https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اس فائل میں مکمل 2 جلدیں ہیں

الکاویہ علی الغاویہ

(حصہ اوّل)

جس میں بالخصوص مرزائیوں اور بالعموم ان کذابوں کا رد بلیغ ہے
جنہوں نے تحریف، تنسیخ اور افتراء سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو مصلح قوم،
مہدی، مسیح اور نبی ظاہر کیا اور اسلام کو ایک نامکمل مذہب کی صورت میں
میں پیش کرنے کی مذموم کاوشیں کیں۔

(سنِ تصنیف: 1931)

تصنیفِ لطیف

گنجینۂ علم، قاطع مذاہب باطلہ، الحافظ، الحکیم
حضرت علامہ محمد عالم آسی امرتسری

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/
www.aqaideislam.com/org/net
Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرستِ اَلْکَاوِیَۃ عَلَی الْغَاوِیَۃ (حصہ اوّل)

صفحہ نمبر	تفصیل	نمبر شمار
06	مرزائی قادیانی کون تھا اس کے تاریخی حالات کیا ہیں؟	1
10	مسیح قادیانی سے وفات میں غلطی ہوئی	2
14	مسیح قادیانی کا مراق اور ذیابیطس	3
53	بروز، ظل، انعکاس اور تناسخ	4
65	مرزا صاحب کے مذہبی مقابلے	5
103	نبوت مرزا پر مرزائیوں کی خانہ جنگی	6
118	لاہوری پارٹی کا فرقہ محمودیہ پر فتوائے کفر	7
132	مرزا صاحب کے متعلق ایک شرعی نکتۂ خیال	8
150	تصریحات اسلام اور ختم نبوت	9
187	تصریحات ختم نبوت فی الحدیث	10
195	مرزا صاحب اور ان کے اپنے ذاتی دعاوی	11

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

12	مہدی اور مسیح دو ہیں یا ایک؟	223
13	حیات مسیح برناباس کی زبانی	229
14	اقتباسات انجیل برنابا (برناباس)	231
15	اسلامی تصریحات اور حیات مسیح علیہ السلام	241
16	دلائل حیات مسیح علیہ السلام	250
17	تحریفات المرزائیہ	265
18	اتہامات مرزائیہ	318
19	مباحثات مرزائیہ...... "تَوَفّی"	378
20	پاکٹ بک مرزائیہ	428
21	مرزا صاحب کا سلسلہ باطنی	458
22	مرزا صاحب کے مزید حالات	482
23	مرزا صاحب کی ادبی لیاقت	487
24	اہل قرآن اور چودھویں صدی	498
25	تردید مذاہب جدیدہ	507
26	مرزائی تعلیم پر چند سوالات	541

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ علی من لانبی بعدہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین وبعد فیقول العبد العاصی محمد عالم عفی عنہ **بن عبد الحمید الوتیر الأسی** عفا اللہ عنہما **لیقل من یؤمن باللہ ورسولہ الحمد للہ رب العالمین .... فمن یھد اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ .... فلیستمع ما اقول ولیصنع لما القی علیہ وھو انہ ......**

مرزائی تعلیم کے متعلق علماء اسلام کی تصانیف سے جو مجھے حاصل ہوا ہے اس کو ترتیب دے کر آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ اس کو بنظر استحقار نہ دیکھیں گے اور اگر اس سے کچھ فائدہ ہوا تو مؤلف کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں گے اور اگر کہیں سقم یا نقص نظر آئے گا تو اس کی تصحیح سے بندہ کو مطلع کر کے ممنونیت کا تمغہ حاصل کریں گے۔

میں اس موقع پر اس رسالہ کا نام بھی آپ کو تشریحاً بتانا چاہتا ہوں کہ اس کو ''**کاویہ**'' تصور کیا گیا ہے جو عموماً ئین سازوں کے پاس ہوا کرتا ہے اور جس سے ٹانکے لگایا کرتے ہیں۔ ''**علی الغاویہ**'' سے یہ مطلب ہے کہ جن گمراہ کن لوگوں نے مسلمانوں میں تفریق بین المسلمین کا بیڑا اٹھا رکھا ہے ان کے سینہ پر یا ان کے دل میں جو اتحاد بین المسلمین کو دیکھ کر حسد اور کینہ کا گھاؤ پڑ گیا ہے اس پر **عِلاج بِالکَیّ** کے طریق پر یہ رسالہ داغ دینے کا کام دیتا ہے اور بس۔ کیوں کہ جب انسان علاج سے تنگ آ جاتا ہے تو حسب دستور قدیم ''**آخر الدواء الکی**'' پر عمل پیرا ہو جاتا ہے۔ مگر آج کل چونکہ برف سے یہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

طریق علاج کیا جاتا ہے تو آپ بھی اس کو ''کَیٔ بَارِد'' ہی تصور کریں۔

''رب اشرح لی صدری و یسرلی امری''

ا.....مرزائی قادیانی کون تھا اس کے تاریخی حالات کیا ہیں؟

قادیانی نبی کی تاریخ مختصر یہ ہے کہ اس کی ولادت ۱۲۶۰ھ مطابق ۱۸۴۰ء میں ہوئی اور وفات بمقام لاہور احمد یہ بلڈنگس ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء (۱۳۲۶ھ) کو بروز منگل بتقریب میلہ بھدر کالی آنا فانا تقریباً ایک گھنٹہ میں ہی ہوئی۔ جس کی وجہ بقول بعض بند ہیضہ تھا اور بقول بعض دردگردہ کا دورہ تھا۔

اس وقت کے بالمقابل مخالفت اور تردید کرنے والوں کا خیال ہے کہ حضرت صوفی پیر جماعت علی شاہ صاحب کی بددعا کا نتیجہ ہے کہ جھٹ پٹ اس فتنہ سے نجات ملی۔ بہر حال کچھ بھی ہو وفات فوری ہوئی۔ پھر لاش ریل پر لاد کر بٹالہ ضلع گورداسپور میں اتاری گئی جو موٹروں وغیرہ کے ذریعے اٹھوا کر قادیان کے بہشتی مقبرہ کے ایک کونے میں برسر جوہڑ دفن کی گئی اور اب تک وہیں موجود ہے۔ مگر پہلے کی نسبت اس میں کچھ تبدیلی واقع ہوگئی ہے جس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایک دفعہ مسلمانوں نے یہ آمادگی ظاہر کی تھی کہ نبی کا جسم سلامت رہتا ہے قبر کھود کر دیکھیں کہ آیا اس معیار پر نبوت مرزا صحیح اترتی ہے یا نہیں؟ تو خلیفہ محمود کو رات کے وقت الہام ہوا کہ دشمن قبر اکھیڑ رہے ہیں۔ اس لئے صبح ہی قبر کو مسطح کر کے لکڑی، اینٹ، پتھر اور روڑی سے تقریباً چھ گز مربع میں پختہ کیا گیا تاکہ کوئی مخالف سرنگ لگانے میں بھی کامیاب نہ ہو سکے۔ اس واقعہ سے ہمیں یہ خیال ضرور ہوتا ہے کہ یا تو نبی کا صحیح الجسم رہنا ان کے نزدیک صحیح روایت نہیں ہے اور اگر صحیح ہے تو ''قادیانی نبی'' کی نبوت میں شاید پختہ یقین نہیں ہے اور یہی قرین قیاس بھی ہے کیونکہ لاہوری پارٹی قادیانی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کو مسیح تو مانتی ہے مگر اس قدر نبوت کی قائل نہیں ہے جس قدر قادیانی خلیفہ کے مرید اسکی نبوت کو بڑھا رہے ہیں۔ چنانچہ خلیفہ محمود اپنی کتاب ''انوار خلافت'' کے صفحہ ۵۰ پر لکھتے ہیں کہ **العود احمد** رسول اللہ علیہ السلام کا دوبارہ ظاہر ہونا پہلے کی نسبت اعلیٰ اور افضل ہے اور اس عقیدہ کی بنیاد رجعت کبریٰ کے اصول پر ہے جو مذہب شیعہ سے حاصل کیا گیا ہے' جس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ تو حرمین شریفین میں ظاہر ہوئے ہیں اور اسلام کا بیج بو گئے ہیں مگر دوسری دفعہ آپکا مکمل ظہور قادیان ضلع گورداسپور میں ہوا ہے جس سے اسلام کو تکمیل تک پہنچایا گیا ہے۔ لیکن یہ اصول تناسخ تسلیم کرنے کے بعد صحیح تصور ہو سکتا ہے، ورنہ جب اسلامی اصول کی رو سے سرے سے تناسخ ہی باطل ہے تو رجعت کیسے قابل تسلیم ہو سکتی ہے؟

بعض لوگ تو سرے سے یہی کہتے ہیں کہ جب قادیانی نبی کی لاش قادیان لائی گئی تھی تو اس سے ہی نبوت قادیانی مشکوک ہو چکی تھی' کیونکہ اسلام میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ:

''انبیاء علیہم السلام کا مقام وصال ہی ان کی آرام گاہ ہوتا ہے''

اس اصول کو حضرت یوسف علیہ السلام سے توڑا جاتا ہے' مگر غور سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام بھی پہلے مصر میں ہی دفن ہوئے تھے' آپکا صندوق دریائے نیل کے وسط سے اس وقت نکال کر شام میں پہنچایا گیا تھا جبکہ چند صدی کے بعد بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات ملی تھی اب یہ اصول قائم رہا کہ **''انبیاء علیہم السلام کا مقام وصال ہی ان کی آرام گاہ ہوتا ہے''**۔ اور اس اصول کے مطابق قادیانی نبوت کو بھی اس وقت صحیح ماننا قرین قیاس تھا جبکہ کچھ عرصہ کے لئے لاہور میں قادیانی نبی کو بھی دفن کیا جاتا اور مناسب یہی تھا کہ اس دارالہجرۃ میں ہی مقبرہ بنا رہتا کیونکہ **العود احمد** کے قاعدہ کے مطابق قادیانی نبوت ظل اور وجود ثانی نبوت محمدیہ کے بننے کی دعویدار تھی مگر نہ معلوم کس کمزوری یا مجبوری سے اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

معیار کے مطابق "تصحیح نبوت" نہ کی گئی۔

سلسلۂ نسب کے متعلق "براہین" میں لکھا ہے کہ قرا چار قوم برلاس (مغلیہ خاندان) کا بہترین فرد سب سے پہلے چھٹی صدی ہجری میں مسلمان ہوا اور چغتائی خاندان کا وزیر رہا۔ اخیر میں جنگی وزارت پر بھی مامور ہو گیا تھا۔ اس نے اپنی قوم برلاس کو سمرقند سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر موضع کش میں آباد کیا جہاں اسکے پوتے برقال کے ہاں دولڑکے پیدا ہوئے طراغی اور حاجی برلاس جو شیخ شمس الدین فاخوری کے دونوں مرید بنے اور جب طراغی کے ہاں فرزند پیدا ہوا اور شیخ کی خدمت میں پیش کیا اور شیخ نے سورۂ ملک پڑھتے ہوئے اس کا نام تیمور رکھا۔ برلاس اور اسکی بیوی حلیمہ گو بڑے نامور تھے مگر تیمور نے ان سے حکومت چھین لی تھی اور کش سے نکال دیا تو برلاس خراسان میں جا مرا اور جب تیمور نے خراسان فتح کیا تو وہ علاقہ اپنے چچازاد بھائیوں کو جاگیر میں دیا اور برلاس کی اولاد میں سے ہادی بیگ پیدا ہوا جس نے ۱۰۰۰ھ میں اپنا وطن خراسان چھوڑ کر کش کو اپنی قیامگاہ بنالیا چند ایام کے بعد وہاں سے نکل کر دریائے بیاس کے کنارے جنگل میں پناہ لی اور اسلام آباد گاؤں کی بنیاد ڈالی اور یہیں اپنی قوم کا قاضی بن گیا۔ اب اسلام آباد کو قاضی ماجھی کہنے لگے پھر بگڑ کر صرف قاضی رہ گیا بعد از اں قاضیان بنا اور بگڑ کر قادیان کی شکل اختیار کی۔

سکھوں کے عہد میں قاضی عبیداللہ مغل قادیانی اپنے علاقہ میں حکمران تھے گورنر لاہور نے قاضی صاحب کو قادیان سے نکال دیا اس نے چند نفوس کے سوا سب قادیانی مار ڈالے جن میں سے مرزا گل محمد سلطنت کی طرف سے دوبارہ قادیان کا حکمران بن گیا۔ اس وقت اسکا نام مکہ بھی تھا کیونکہ مرزا گل محمد کے دستر خوان پر رات دن ساٹھ ستر مہمان رہتے تھے اور اسلامی تعلیم کا مرکز تھا اس لئے کاسہ لیسوں نے اسے مکہ کہنا شروع کر دیا مگر سکھوں نے گل محمد کے قبضہ میں صرف پچیاسی دیہات کی ریاست چھوڑ دی۔ باقی خود سنبھال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیٹھے۔اور جب مرزا عطا محمد ولد گل محمد گدی نشین ہوا تو اس وقت صرف قادیان پر ہی قبضہ رہ گیا تھا۔اس وقت اسکے اردگرد چار برج اور فصیل بھی موجود تھی اس کا بھی سکھوں نے محاصرہ کر لیا اور رام گڑھی سکھوں نے سمجھوتہ کی غرض سے قلعہ کے اندر آ کر دروازہ کھول لیا۔اور اپنی فوجیں داخل کر کے قادیان کو فتح کر لیا۔عطا محمد جان بچا کر کسی ریاست میں پناہ گزین ہوا اور وہیں مرا۔تو اس کے بیٹے غلام مرتضی حکیم نے رنجیت سنگھ کے دربار میں رسوخ پیدا کر کے قادیان کو معہ پانچ گاؤں کے دوبارہ حاصل کیا کچھ عرصہ بعد مرزا غلام احمد اس کے ہاں پیدا ہوا۔اور اسی سال رنجیت سنگھ مر گیا (۲۷ رجون ۱۸۳۹ء) غلام احمد کیساتھ ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی مگر وہ جلد مر گئی۔ابتدائی تعلیم مولوی فضل الٰہی کے سپرد ہوئی۔دس سال کے بعد انتہائی تعلیم کے لئے مولوی فضل احمد کے سپرد کیا گیا۔سترہ سال گزرے تو مولوی گل علی شاہ نے فلسفہ، منطق اور نحو کی تکمیل کرائی اور خود مرزا غلام مرتضی نے طب بھی پڑھا دی۔اسکے بعد ریاست واپس دلانے کے مقدمات میں اپنے فرزند غلام احمد کو لگا دیا مگر کامیابی نہ ہوسکی بلکہ اسمیں انعام ماہواری اور پنشن بھی خرچ ہو جاتی تھی مگر پھر بھی ناکامی ہی رہتی تھی اس لئے اسکو سیالکوٹ عدالت خفیفہ میں بھرتی کرا دیا۔چنانچہ قادیانی نبی پندرہ روپے کا محرر مقرر ہوا۔پھر بغرض ترقی روزگار مختاری کے امتحان میں شامل ہوا مگر فیل ہو گیا۔اور نوکری چھوڑ کر گھر بیٹھ گیا اور مسجد میں ڈیرہ لگا لیا۔مرزا غلام مرتضی نے اخیر عمر میں ایک جامع مسجد بنوائی تھی جسکے ختم ہوتے ہی پیچش سے آپ بھی دنیا سے رخصت ہو گئے اور اسی مسجد کے کونے میں حسب وصیت دفن ہوئے اسکے بعد قادیانی نبی جبکہ چالیس برس تک پہنچ گیا تھا۔روزے رکھنے شروع کئے اور خوراک بالکل کم کر دی۔یہاں تک کہ آٹھ پہر میں صرف چند تولے خوراک رہ گئی۔اس کے بعد مذاہب کا مطالعہ شروع کیا تو اسلام کو ہی برحق پایا۔پھر الہامات شروع ہو گئے چنانچہ پہلا الہام **والسماء والطارق** تھا جس میں مرزا غلام مرتضی کی وفات

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کو نماز مغرب کا وقت بتایا گیا تھا۔ پھر **واللہ یعصمک من الناس** کا الہام ہوا جو قادیانی نبی نے انگوٹھی میں نگین پر کھدوالیا تھا چودہویں صدی کے آغاز میں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا جسکے ضمن میں مسیح موعود بروز محمدی وغیرہ سب کچھ آ گیا تھا اور سب سے پہلے ''براہین احمدیہ'' کتاب لکھی جس میں الہام درج کئے جو اخیر عمر تک سنگ بنیاد کا کام دیتے رہے اور اس میں یہ بھی ذمہ لیا کہ اسلام کی صداقت پر تین سو دلائل لکھے جائیں گے مگر افسوس کہ ایک دلیل بھی پوری نہ ہو سکی۔ اس کتاب کے متعلق مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ **اشاعۃ السنہ** میں لکھا تھا کہ یہی کتاب ایسی ہے کہ جس کی نظیر اسلامی دنیا میں نہیں ملتی اور جب یہ کتاب شائع ہو کر لاجواب ثابت ہوئی تو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں بیعت لینی شروع کر دی۔ پھر مخالفین سے اخیر دم تک جھگڑے ہوتے رہے یہاں تک کہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۱۳۲۶ھ کو وفات پائی جیسا کہ اس باب کے شروع میں گزر چکا ہے۔

۲......مسیح قادیانی سے وفات میں غلطی ہوئی

یہ تو ہر ایک کو معلوم ہے کہ لاہور میں مسیح قادیان کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء ۱۳۲۶ھ کے دن فوری طور پر واقع ہوئی ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نو سال پہلے یہ حادثہ پیش آ گیا تھا۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ بائیبل میں حضرت دانیال کا ایک مقولہ یوں درج ہے کہ جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائیگی اور وہ مکروہ چیز جو لوگوں کو خراب کرتی ہے، قائم کی جائے گی ایک ہزار دو سو نوے (۱۲۹۰) دن ہوں گے۔ مبارک ہے وہ انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار تین سو پینتیس (۱۳۳۵) روز تک آتا ہے۔ پر تو اپنی راہ پر چلا جا۔ جب تک کہ وقت اخیر آئے کہ تو چین کرے گا اور اپنی میراث پر اخیر کے دنوں میں اٹھ کھڑا ہوگا۔ (دانیال ۱۲-۱۳)

اس پیشینگوئی کو بغیر سوچے سمجھے مسیح قادیان نے اپنے اوپر بدیں الفاظ چسپاں کیا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ حضرت دانیال نے مسیح قادیانی کا زمانہ بعثت ۱۲۹۰ھ اور زمانہ وفات ۱۳۳۵ھ قرار دیا ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۹۹ تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۴، ۱۱۶) اس کی تائید میں یہ بھی لکھ دیا ہے کہ ٹھیک ۱۲۹۰ھ میں یہ عاجز شرف مکالمہ ومخاطبہ پاچکا تھا۔ (حقیقۃ الوحی ۱۹۰)

اب مرزائیوں نے اس واقعہ پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے چنانچہ لاہوریوں نے تو یہ کہہ کر جان چھڑائی کہ ملہم کا قول حجت نہیں ہوتا اس لئے مسیح قادیانی نے جو کچھ پیشینگوئی مذکور سے سمجھا تھا، غلط تھا۔ (اہلحدیث ۱۸، اپریل ۱۹۳۰ء) البتہ قادیانیوں نے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ:

۱.....مرزا صاحب نے سن ہجری سے مراد سن بعثت نبوی مراد لیا ہے کیونکہ ہجرت سے پہلے دس سال بعثت کا زمانہ ہے اس لئے ۱۳۳۵ھ سے دس سال کم کرنے سے ۱۳۲۵ھ نکل آتا ہے جو تقریباً ۱۳۲۶ھ سے مل جاتا ہے جبکہ مسیح قادیانی نے وفات پائی ہے۔

۲.....اگر یوں کہا جائے کہ ''حقیقۃ الوحی'' میں خاص مدت بعثت اور وفات مذکور نہیں ہوئی بلکہ اس میں یہ دکھایا گیا کہ ۱۳۳۵ھ تک وفات ہوجائیگی تو اس وقت ۱۳۲۶ھ میں وفات کا ہونا مضر نہیں ہے بلکہ اس کی صداقت کا نشان ہے۔

۳.....یوں بھی کہا جاسکتا ہے یہ پیشین گوئی حدود بیعت قادیانی کے اندر اپنی مخصوص صداقت رکھتی ہے اس لئے اگر حدود بیعت سے خارج غیر احمدیوں میں مشتبہ رہے تو کوئی بڑی بات نہ ہوگی کیونکہ ان کے نزدیک سرے سے جب بائیبل ہی محرف اور مشتبہ ہے تو اس قول کی صداقت کیسے پیش ہوسکتی ہے بلکہ غیروں کے نزدیک یہ **بناء الفاسد علی الفاسد** ہوگی۔

۴.....اگر اس پیشین گوئی کو بطریق مفہوم لیا جائے تو کسی مخالف کو دم مارنے کی بھی گنجائش نہ رہی گی۔ کیونکہ انصاف ہمیشہ کمی بیشی پر مشتمل ہوتا ہے۔ (الفضل ۱۶، اپریل ۳۰ء)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیکن ہر ایک غیر جانبدار کو بھی یہ ماننا پڑتا ہے کہ مرزائیوں کی یہ چار تاویلیں صرف طرفداری کی بنیاد پر ہیں۔ ورنہ ''ایام الصلح'' اردو ص ر ۷۵ میں خود مسیح قادیانی کا مقولہ درج ہے کہ رسول اللہ ہجرت سے پہلے تیرہ سال مبعوث ہو کر کفار کی تکالیف برداشت کرتے رہے۔ اب اس حساب سے سن بعثت اور سنہ ہجرت کا باہمی فرق تیرہ سال کا ہوا اور وفات قادیانی میں جب ۱۳۳۵ھ سے تیرہ سال کم کر کے سنہ بعثت قائم کیا جائے تو ۱۳۲۲ھ نکلتا ہے اب اس لحاظ سے مسیح قادیانی کی وفات ۱۹۰۸ھ سے تین چار سال پہلے ہونی چاہیے تھی اور یہ کہنا بھی مفید نہیں ہے کہ یہ پیشین گوئی بیعت کرنے کے بعد موجب یقین ہے کیونکہ مرزا صاحب نے تو اسکو مخالفین کے سامنے اپنی صداقت کا نشان بتلایا ہے اب اگر اس کی تصدیق پر ہی اسکی صداقت منحصر رہی تو صرف ملفوظات میں درج ہونے کے قابل ہو جائے گی، مناظرہ میں اسکو پیش کرنا عبث ہوگا **علٰی هٰذا الْقِيَاس**۔ جب غیر احمدی بائیبل کو ایک تاریخ الرسل اور کلام بشر جانتے ہیں اور وہ بھی کئی تبدیلیوں کے بعد ہمارے سامنے موجود ہوئی ہے تو اس سے کسی پیشینگوئی کا استنباط کرنا شرعی دلیل نہیں ہے صرف عیسائیوں کے مقابلہ میں کچھ کہنے کا مصالحہ ہے ورنہ اصل میں تمام استنباط غلط ہے کیونکہ:

اول: تو کتاب دانیال کے آخری صفحہ پر وہ مقولہ درج ہے جس میں دو ہزار دو سو نوے دن مذکور ہیں سال مذکور نہیں ہیں دنوں کا سال سمجھنا خلاف عقل ہے اب اس حساب سے مسیح قادیانی کو پونے چار سال کے اندر ہی اندر ختم ہو جانا چاہیے تھا اس لئے ہمارے خیال میں مرزائیوں کو یہ مقولہ سخت مضر پڑتا ہے کیونکہ صرف چار سال کی مدت مسیح قادیان کے لئے بہت کم ہوگی۔

دوم: یہ کہ کتاب دانیال کو اول سے اخیر تک پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بخت نصر کے زمانہ میں حضرت دانیال خواب کی تعبیر کرتے تھے اور خود بھی خوابیں دیکھتے تھے جن کا ظہور بہت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جلد ہو جاتا تھا اور جب بخت نصر مر گیا اور اس کا بیٹا تخت نشین ہوا تو اس وقت آپ تعبیر خواب میں مشہور تھے اس کے بعد جب دارا بادشاہ شہر بابل پر حکمران ہوا تو اس وقت آپکو ایک خواب آیا جس کا خلاصہ یوں ہے کہ آپ نے دجلہ پر موجود ہو کر شمالی اور جنوبی باشاہوں کی باہمی کشمکش ایک مہیب صورت میں دیکھی تھی جسکی تعبیر میں آپکو دوسرا خواب آیا کہ فرشتوں نے آ کر بتلایا تھا کہ اس خواب کے ظاہر ہونے میں صرف پونے چار سال رہ گئے ہیں جو بارہ سونوے دن (۱۲۹۰) کے مساوی ہوتے ہیں یہ وہ وقت تھا کہ جب دارا اور سکندر کی لڑائی کا آغاز ہو رہا تھا چنانچہ اس عرصہ میں دارا مارا گیا اور سکندر نے حکومت بابل کو اپنی حکومت میں شامل کر لیا۔ اب خواہ مخواہ مسیح کے متعلق اس مقولہ کو پیش کرنا سراسر غلطی ہے یا مرزا صاحب کو ٹھوکر لگی ہے کیونکہ اس مقولہ کے اول آخر زمانہ کا لفظ موجود ہے شاید انہوں نے اسلام کا آخری زمانہ سمجھ لیا ہوگا جو کسی طرح بھی قرین قیاس نہیں ہے۔

سوم: اس مقولہ میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں کہ "ایک مکروہ چیز بھی قائم کی جائی گی۔" اب اگر اس مقولہ کا تعلق مسیح موعود قادیانی سے مانا جائے تو ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑیگا کہ وہ مکروہ چیز مرزائی تعلیم ہے ورنہ مرزائی ہی بتائیں کہ وہ مکروہ چیز کیا تھی کہ ان کے مسیح کے عہد میں قائم ہوئی۔ مجیب صاحبان اگر ذرا "قائم کی جائیگی" پر گہری نگاہ سے غور کریں گے تو مطلع بالکل صاف نظر آئے گا:۔

چہارم: یہ بھی ایک چیستان بن جاتی ہے کہ مقولہ دانیال میں دنوں کو سال سمجھ کر ۱۲۹۰ھ بعثت مسیح قادیانی سمجھا جائے اور اسی طرح ۱۳۳۵ھ کو خواہ مخواہ دانیال کے ذمہ ڈالنا سراسر افتراء اور بہتان بن جاتا ہے اصل بات یہ ہے کہ مرزائیوں نے ۱۲۹۰ھ بعثت مرزا تو مقولہ دانیال سے استنباط کیا ہے اور العود احمد کی بنا پر ۴۵ سال جناب رسالت مآب کی زندگی سے عمر بعثت و تبلیغ شامل کی ہے اور انہوں نے مرزا کو ۱۳۳۵ھ تک پہنچانے کی تجویز کی تھی مگر خدا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ کو چونکہ منظور نہ تھا۔ ۹ سال پہلے ہی مار ڈالا تا کہ کسی طرح مماثلت محمدیہ پیدا نہ ہوسکے:

پنجم یہ کہ حسب تصریح قادیانی مسیح قادیانی کی تبلیغی عمر ۱۲۹۰ھ سے ۱۳۲۶ھ تک ختم ہو جاتی ہے جو صرف ۳۶ سال بنتے ہیں اب مرزائیوں کا یہ دعویٰ باطل ہو جاتا ہے کہ

"مسیح قادیانی اگر سچا نبی نہ ہوتا تو چالیس سال کے اندر مر جاتا"

اور اگر ۱۳۳۵ھ وفات تصور کیا جائے تو پھر چالیس سال سے پانچ سال زائد ہو جاتے ہیں مگر یہ عمر تو قادیانی مسیح کو نصیب نہیں ہوئی ورنہ عذر پیش ہو سکتا تھا کہ چار پانچ سال کا کیا عذر ہے۔ ایسی کمی بیشی ہوا ہی کرتی ہے لیکن ابتدائی عمر مسیح قادیانی پر تحدید سال کرنا اور وفات میں تخمینی سال پیش کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ مرزائی قوم کا ضمیر بھی ان کو ضرور ملامت کرتا ہوگا کہ ایسی چالبازیوں سے کام نہیں چلتا۔

۳.....مسیح قادیانی کا مراق اور ذیابیطس

مراق وہ جھلی ہے جو پیٹ کے اندرونی اعضائے تغذیہ کو باہر کے صدمات سے بچانے کیلئے لپٹتی ہے حرارت جگر سے جب خون جل کر سوداویت قبول کر لیتا ہے تو اس کا جائے وقوع مراق یا معدہ کا آخری حصہ یا انتڑیوں کا ابتدائی حصہ یا خود طحال یا کوئی اور جگہ جو پردۂ مراق کے نیچے ہوتی ہے بن جاتا ہے جس سے کھٹی ڈکاریں، قبض دائمی، پیٹ کا پھولنا، سوزش موضع مادہ اور تبخیر پیدا ہو جاتی ہے اور اس سے دماغ میں فتور آ جاتا ہے۔

ذیابیطس میں گردے خشک ہو جاتے ہیں اور زیادہ گرمی یا سردی سے ان کی خشکی اس قدر بڑھتی ہے کہ اسکو دفع کرنے کے واسطے گردے مجبور ہو جاتے ہیں کہ جگر سے زیادہ پانی طلب کریں جو مقدار کہ وہ پہلے طلب کیا کرتے تھے مگر چونکہ خود جگر میں پانی کا کوئی خزانہ موجود نہیں ہوتا اس لئے وہ معدہ سے درخواست کرتا ہے اور معدہ بصورت پیاس انسان کو مجبور کرتا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ وہ ہر وقت پانی پیتا رہے مگر بدقسمتی سے اس پانی سے گردے کچھ فائدہ نہیں اٹھاتے۔ کیونکہ جب پانی وہاں پہنچتا ہے تو وہ اسکو اپنی کمزوری کی وجہ سے سنبھال نہیں سکتے اس لئے پانی فوراً مثانہ میں چلا جاتا ہے اور وہاں سے پیشاب بن کر باہر نکل جاتا ہے بغیر اس کے کہ اس میں کچھ بو یا رنگت کی تبدیلی واقع ہو۔ اسی طرح یہ رہٹ چلتا ہوا زندگی کے چار پہر میں انسان کو چھ سیر پانی پینے کیلئے مجبور کرتا ہے اور چونکہ دماغ کی بہترین خوراک گردوں سے ہی جاتی ہے اس لئے دماغ کی کمزوری ظاہر ہونے لگتی ہے اور جب اس کے ساتھ مراق کی تکلیف بھی شامل ہو جاتی ہے تو دماغ کا بالکل ہی ستیاناس ہو جاتا ہے اور جنون کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں، غصہ تیز ہو جاتا ہے، خلوت پسندی کو تقویٰ ظاہر کیا جاتا ہے اور اسی قسم کے پیچ در پیچ حالات دامنگیر ہو جاتے ہیں کہ بیمار کے خیالات اسکے قابو سے باہر نکل جاتے ہیں، کبھی کبھی اسکو دھواں نظر آتا ہے، کبھی بجلی چمکتی نظر آتی ہے کبھی نور میں مبتلا ہو جاتا ہے، تخیلات کا اس قدر زور ہو جاتا ہے کہ جس سے اپنے دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست تصور کرنے لگتا ہے، کبھی خود بادشاہ اور فرشتہ بنتا ہے، کبھی رسول اور کبھی خدا، اور کبھی اخبار بالغیب میں بھی سچا نکلتا ہے وغیرہ وغیرہ غرضیکہ اعتدال مزاج کے خلاف ایسی حرکات کا مرتکب ہوتا ہے جس سے صحیح المزاج کو نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور اسکو وہی لوگ بہترین انسان سمجھتے ہیں کہ جو یا تو خود طبی نکتہ خیال سے مختل الدماغ ہوتے ہیں اور یا وہ پورے طور پر دماغی امراض سے واقف نہیں ہوتے ممکن ہے کہ اعجوبہ پسندی بھی یہاں مقناطیس کا کام دیتی ہو ورنہ طبی تحقیقات میں ایسے خیالات اور حرکات کو سفاہت اور جنون سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس قسم کی حکایات ان کی کتابوں میں درج بھی ہیں۔

آجکل چونکہ پوری صحت انسانی دماغ میں گزشتہ ایام کی نسبت بہت کم پائی جاتی ہے اور لوگ تمدن جدید میں آکر تیز گرم مصالحوں، چٹ پٹی غذاؤں اور تیز سریع النفوذ ادویہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے معتاد ہو گئے ہیں اس لئے حرارت کبدی کی شکایت سے ایسے امراض مذمنہ کے شکار ہو رہے ہیں کہ انکا علاج کرنا مشکل ہو گیا ہے اور اسی تمدن کا نتیجہ ہے کہ حرکت قلب کے بند ہونے سے غیر محدود ناگہانی اموات وقوع میں آتی ہیں خفقان، ضعف قلب، نزلہ، زکام، آتشک، جریان اور سل ودق تو ملکی بیماریاں تسلیم کی جا چکی ہیں اور دوران سر یا ذیابیطس یا بواسیر خونی اور بادی سے اگر ایک خاص جماعت مریض ثابت ہو تو کچھ تعجب نہیں ہے اور ممکن ہے کہ انہی امراض کی بنیاد پر لوگوں نے تفہیم الٰہی، اجتہاد جدید، وحی جدید اور جا بجا مہدویت یا مسیحیت کے دعاوی کا اشتہار دینا شروع کر دیا ہے۔ اگر یہ لوگ اپنے دماغ کا تنقیہ کرائیں تو دھرمپال کی طرح امید ہے کہ بہت جلد اپنی دعاوی کی تکذیب میں اپنی تحریرات کو نذر آتش کر دیں مگر وجاہت طلبی اور شہرت آمی کی بلا ایسی دامنگیر ہو رہی ہے کہ توندل کی طرح اپنی شہرتی توند کا علاج کرنے کی بجائے اسے بڑھانا فخر سمجھے ہوئے ہیں۔

مرزا صاحب کی تعلیم پر نظر ڈالنے سے اس امر کی پوری تصدیق ہوتی ہے کہ بیماری کو اپنا مایۂ ناز سمجھنا ان ہستیوں میں زیادہ شیوع پذیر ہو رہا ہے کہ جن میں تقدس، نخوت، خودداری یا خود آرائی نے گھر کیا ہوا ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب نے بھی اپنی صداقت کو اپنی دو بیماریوں دوران سر و کثرت پیشاب میں منحصر کر دیا ہے۔ آپ اربعین ۳ ص ۴ میں بڑی تقدس اور فخریہ لہجہ میں رقمطراز ہیں کہ ”مسیح موعود کے متعلق جو احادیث میں آیا ہے کہ ان پر دو چادریں ہوں گی ان سے مراد حسب تاویل تعبیر خواب دو بیماریاں ہیں جو بندہ میں موجود ہیں دوران سر اور کثرت پیشاب مؤخر الذکر اس شدت سے ہے کہ رات کو سو سو دفعہ پیشاب کرتا ہوں اس کی وجہ سے خفقان اور ضعف قلب اس قدر ہے کہ ایک سیڑھی پر سے دوسری پر پاؤں رکھتا ہوں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ میں اب مرا کہ مرا۔ اب جس شخص کو ہر وقت خوف جان لاحق ہو اور موت سامنے نظر آ رہی ہو اس کو کب جرأت ہو سکتی ہے کہ خدا ئے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

لم یزل کی نسبت افتراء پردازی سے کام لے۔ ڈاکٹروں نے تسلیم کیا ہے کہ کثرت پیشاب کا مریض مسلول و مدقوق کی طرح موت کے نرغہ میں پھنسا ہوا ہوتا ہے اور گھل گھل کر اس کا تمام بدن لاغر ہو جاتا ہے اس لئے مخالفین خود ہی فیصلہ کریں کہ میں کیسے مفتری ہو سکتا ہوں"۔

(اخبی بملفوظہ) اس مضمون کا نام "در دِ دل" رکھا گیا ہے۔

اس تحریر سے دوسرا شبہ جو اس سے بھی بڑا ہے پیدا ہو جاتا ہے وہ یہ ہے کہ آپ مختل الدماغ تھے اس لئے نہ آپ کے اس استدلال پر صحت کی توقع ہو سکتی ہے اور نہ آپ کے ضمنی دعاوی کو صحیح تسلیم کیا جا سکتا ہے کیونکہ آپ اختلال دماغ کے معترف ہیں اس لئے آپ کے کسی دعویٰ کی صداقت پر کوئی دلیل پیش نہیں ہو سکتی۔ ریویو جلد ۲۵ کے پہلے ۲۷ نمبروں میں بار بار آپ لکھ گئے ہیں کہ مجھے مراق ہے مگر یہ مرض موروثی نہیں ہے بلکہ خارجی اثرات کا نتیجہ ہے جیسے قبض دائمی، دماغی کام، کثرت غم و ہم، بد ہضمی، اسہال اور دماغی محنت وغیرہ۔ بہر حال ایسا مریض مصروع کی طرح اپنے خیالات پر قابو نہیں پا سکتا۔ حالانکہ نبی کیلئے ضروری ہے کہ اپنے دماغ پر قابو پائے اور اسے اپنے جذبات پر قابو پانا ضروری ہے۔

ریویو اگست ۱۹۲۶ھ میں لکھتے ہیں کہ مراق، جنون، مرگی، مالیخولیا نبوت کے منافی ہیں کیونکہ ایسے مریض اپنے خیالات اور جذبات پر قابو نہیں پا سکتے۔ (ملخصاً)

ناظرین خود ہی دیکھ لیں کہ مرزا صاحب نے اپنی تکذیب خود اپنے لفظوں سے اپنے ہی کتابوں میں کس صفائی سے کی ہے۔

ذیل کی تحریرات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس گھر کے تمام چیدہ افراد اس موذی مرض مراق کا شکار ہیں۔ کتاب "منظور الٰہی" ص ۳۴۷/۳۴۴ میں آپکا مقولہ درج ہے کہ میری بیوی کو بھی مراق ہے میرے ہمراہ سیر کو وہ بھی جاتی ہے کیونکہ طبی نکتہ خیال سے مریض مراق کو چہل قدمی مفید ہوتی ہے۔ ریویو جلد ۲۵ صفحہ ۸ میں مذکور ہے کہ ضعف اعصاب جس کی وجہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے مراق کا مرض پیدا ہوتا ہے موروثی ہوا کرتا ہے اس کے علاوہ مرض مراق خورد و نوش کی بد نظمی سے بھی پیدا ہو جاتا ہے اور موذی مرض کا اثر جبکہ موروثی ہو تو مدتوں تک آئندہ نسلوں میں چلا جاتا ہے۔ ریویو اگست ۱۹۲۶ء میں مذکور ہے مراق گو مرزا صاحب کو موروثی نہ تھا اور مرزا صاحب سے ہی شروع ہوا ہے مگر اس کا اثر اسکی اولاد میں بھی ضرور موجود ہے چنانچہ خلیفہ محمود صاحب کہا کرتے ہیں کہ مجھے بھی مراق کا مرض ہے اور کبھی کبھی اس کا دورہ پڑتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ موذی مرض اس خاندان میں اب موروثی بن گیا ہے۔ (مفہوم)

اب اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ مراق کا دورہ کبھی کبھی پڑتا ہے اور ہر وقت اس کا اثر نہیں رہتا اس لئے جو اقوال خواہ باپ کے ہوں یا بیٹے کے حالت صحت میں ظاہر ہوتے ہوں گے ان کی صداقت میں کسی قسم کا اشتباہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ ایک اور مشکل پیش آجاتی ہے کہ ہم کو کیسے معلوم ہو کہ فلاں قول حالت مراق میں کہا گیا ہے اور فلاں قول اس مرض کے اثرات ختم ہو جانے کے بعد کہا گیا ہے؟ اس لئے ہمیں ایک فہرست طبی طور پر تیار کرنی چاہئے جس سے ثابت ہو جائے کہ جو افعال یا اقوال زیر اثر مرض مراق کیے گئے ہوں ان پر ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہئے۔ اب اس موذی مرض کے اثرات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ **حب الخلوۃ**: سوداوی مادہ کی خاصیت ہے کہ مریض تنہائی کو زیادہ ترجیح دیتا ہے۔ معراج الدین احمدی لکھتا ہے کہ ''جب مرزا صاحب سیالکوٹ کی ملازمت سے مستعفی ہو کر گھر چلے آئے تو مطالعہ کتب اور مسجد کی عزلت میں آپکو استغراق کمال تک پہنچایا گیا تھا۔ باپ کہا کرتا تھا کہ مجھے تو یہ فکر ہے کہ غلام احمد روٹی کہاں سے کھائے گا؟ وہ تو دنیا کے کسی کام کا بھی نہیں ہے۔ کوئی پوچھتا کہ غلام احمد کہاں ہیں؟ تو باپ کہتا کہ کہیں مسجد میں ہوگا، یقاوہ کی کسی ٹونٹی کے ساتھ لگا ہوا ہوگا، اگر وہاں نہ ملے تو کسی کونہ میں پڑا ہوگا اور اگر وہاں بھی نہ ملے تو کسی لپٹی ہوئی صف میں تلاش کرو، ممکن ہے کہ وہ لیٹا ہوا ہو اور کوئی شخص اسکو صف میں لپیٹ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

گیا ہو کیونکہ اسے تو ہلنے جلنے کی بھی تاب نہیں ہے۔'' دیکھئے مرزا صاحب کا یہ عین عالم شباب ہے اس میں حب خلوت کا یہ عالم ہے کہ اگر کوئی صف میں بھی لپیٹ جائے تو ذرہ بھر احساس نہیں۔ مرید اس خلوت کو استغراق فی ذات اللہ تصور کرتے ہیں مگر جو حالات جس شکل میں ہمارے پیش کئے جاتے ہیں ان میں خلوت ذکر و شغل کی بجائے صرف سستی اور کاہلی کو لئے ہوئے ظاہر ہوتے ہیں اس لئے ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ مرزا صاحب عین شباب میں ہی مراق سے بیمار تھے۔

۲-**فساد الفکر**: اس کے ثبوت میں صرف مسئلہ طاعون ہی کافی ہے۔'' دافع البلاء'' صفحہ ۴ و ۷ میں لکھتے ہیں۔ قادیان طاعون سے اس لئے محفوظ رکھا گیا ہے کہ اس میں خدا کا فرستادہ اور رسول بذات خود موجود تھا۔ چاروں طرف دو دو میل تک طاعون کا زور ہے مگر قادیان طاعون سے پاک ہے بلکہ جو طاعون سے بھاگ کر آیا وہ بھی اچھا ہو گیا۔ یہ بھی لکھا ہے کہ خدا ایسا نہیں ہے کہ میری موجودگی میں قادیان کے لوگوں کو عذاب دے۔'' اخبار الحکم'' ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۲ء میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے فرمایا کہ اگرچہ طاعون تمام بلاد پر اپنا پر ہیبت اثر ڈالے گی مگر قادیان یقیناً یقیناً اس کی دستبرد سے محفوظ رہے گا اور بار بار فرمایا کہ جہاں ایک بھی راستباز ہو گا اس جگہ کو خدائے تعالیٰ طاعون سے بچائے گا۔ مرزا صاحب جب یہ عمارت بنا چکے اور طاعون نے اس عمارت کی اینٹ سے اینٹ بجادی تو قادیان سے یہ عذر پیش کیا گیا کہ حفاظت کا مطلب یہ تھا کہ طاعون قادیان کو جھاڑو کی طرح صاف نہ کر جائے گی اور اتنا نہیں سوچا کہ جھاڑو پھیرنے والا طاعون (طاعون جارف) تو کسی شہر میں ہی نہیں ہوا کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ طاعون کے بعد لوگ پھر آباد ہو جاتے ہیں۔ قادیان میں بھی طاعون آیا لوگ بھاگ گئے اور پھر آباد ہو گئے اس لئے ایسے الہام اور ایسی تاویل کا کوئی خاص مطلب نہیں نکلتا۔ قادیان میں شدت طاعون کا مرزا صاحب خود ہی اقرار کرتے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔''حقیقۃ الوحی'' میں ہے کہ طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیاں میں طاعون زوروں پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔ اور صفحہ ۲۳۲ میں ذرا اس مطلب کو دبی زبان سے لکھا ہے کہ ایک دفعہ کسی قدر شدت سے طاعون قادیان میں ہوئی۔ اب مرزائی گو یہ کہہ سکتے ہیں حفاظت قادیان کا زمانہ دوسرا ہے اور طاعون کا زمانہ اور ہے مگر اہل بصیرت کیلئے ایسی تاویل بالکل غلط ہوگی کیونکہ مرزا صاحب کی ہستی بقول مرزائیاں راستبازی کا نمونہ تھی اور آپ تمام عمر قادیان ہی میں رہے، اس لئے جو بھی زمانہ مراد لیا جائے گا اس میں یہ وقت پیش آئے گی کہ مرزا صاحب کی موجودگی میں عام آبادیوں کی طرح وہاں بھی شدت سے طاعون کا حملہ ہوا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ سوچ کر الہام نہیں کیا کرتے تھے بلکہ جلدی سے کچھ لکھ دیا اور جب جھوٹا نکلا تو حاشیہ آرائی شروع کر دی۔ کیا یہ بھی صداقت ہے؟

۳-نسیان: اس کے متعلق ''براہین احمدیہ'' کا وجود ہی کافی ثبوت ہے کہ اس میں دعوی تو یہ کیا ہے کہ تین سو دلائل صداقت اسلام پر پیش کئے جائیں گے مگر آگے چل کر سب کچھ بھول گئے ساری براہین میں ایک دلیل بھی مستقل پیرایہ میں پیش نہیں کر سکے اور دیباچہ میں لکھا ہے کہ اس میں اعلان، مقدمہ، چار فصلیں اور ایک خاتمہ ہوگا مگر کتاب شروع ہوئی تو اعلان میں مخالفین کے سامنے اسقدر بیجا شروط پیش کیں کہ دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے صرف اپنے بچاؤ کی صورت نکالی تھی ورنہ کوئی ذی عقل نہ ہی انکی شرائط پیش کرتا ہے اور نہ ہی انکو قبول کر سکتا ہے۔ اعلان کے بعد جب مقدمہ شروع ہوتا ہے تو اپنی کتاب کی تعریف میں فوائد لکھتے لکھتے دور تک چلے گئے ہیں اور کم از کم دس خوبیاں بیان کر کے کتاب کو لاجواب ثابت کیا ہے اور چوتھے فائدہ میں تین سو دلائل کا دعوی پیش کیا ہے جن میں سے صرف ایک دلیل شروع کی ہے اور وہ بھی پوری نہیں کر سکے خدا خدا کر کے جب مقدمہ ختم ہوتا ہے تو فصل اول شروع ہو جاتی ہے اور اس میں دس تک تمہیدیں چلی گئی ہیں اور پانچویں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تمہید میں بیان کیا ہے کہ معجزہ اور شعبدہ یکساں نہیں ہوتے اور شعبدہ کی تشریح میں حضرت مسیح کے معجزات کی بنیاد ایک حوض قدیم بتائی ہے کہ اس کے پانی سے لوگوں کا علاج کرتے تھے گویا آپ کے متعلق اپنے طرف سے شطارہ اور شعبدہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ فصل اول جب ختم ہو جاتی ہے تو تین فصلوں کا خیال قائم نہیں رہا فوراً ان کی جگہ باب اول شروع کر دیا ہے جس کا وعدہ شروع میں نہیں کیا تھا پھر ایسا نسیان ہوا کہ دوسرا باب بھی لکھنا بھول گئے اور کتاب ختم ہو گئی۔ ہاں یہ جدت ضرور دکھائی ہے کہ حواشی در حواشی لکھ کر ناظرین کیلئے ایک گورکھ دھندا بنا دیا ہے جن میں سے گیارہواں حاشیہ تردید آریہ میں تفسیر سورۃ فاتحہ کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اور آریوں کو مطاعن و مثالب کے پیرایہ میں دعوت مقابلہ دیتا ہے اور حاشیہ علی الحاشیہ نمبر ۴ میں برہمو سماج پر دل کھول کر طعن و تشنیع کی ہیں اور اشتعال آمیز باتوں سے ان کی خوب خبر لی ہے اور ثابت کیا ہے کہ برہمو سماج کا یہ خیال غلط ہے کہ الہام نہیں ہو سکتا۔ اسکے ثبوت میں اپنے الہام لکھنے شروع کر دیئے ہیں جو عربی، فارسی، انگریزی خالص اور انگریزی غیر خالص میں دکھائی دیتے ہیں۔ اس موقع پر مرزائی کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے تین سو دلائل ضمنی طور پر بیان کر دیئے ہیں مگر ہمارا مطالبہ تو ایسی طرز بیان کا ہے کہ جس طرز میں پہلے استدلال کو بیان کرنا شروع کر دیا تھا اگر ضمنی ہی بیان مطلوب تھا تو پہلے استدلال کو صریحی طور پر بیان کرنا کیوں شروع کیا تھا لیکن جب ایفاء وعدہ میں نسیان ہو گیا تو مرزائیوں کا فرض ہے کہ جب مرزا صاحب نے اپنا مراق تسلیم کیا ہے تو مرزائی نسیان بھی ضرور تسلیم کرلیں۔ اس موقع پر ''ازالہ'' کا بیان بھی باعث استعجاب ہے کہ مسیح کو صلیب پر تین گھنٹے گزرے تھے۔ پھر صفحہ ۳۴۳ پر لکھا ہے کہ نہیں صرف دو گھنٹے۔ اخیر پر صفحہ ۳۸۰ میں ارشاد ہوا ہے کہ چند منٹ ہی گزرے تھے کہ مسیح کو صلیب سے اتار لیا گیا۔ بہر حال مراق کی تائید کیلئے یہ بیان اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۴۔تعلّی: بھی مالیخولیا کا وصف لازم ہے۔ طب کی کتابوں میں ''حکایات الجانین'' مطالعہ کرو تو یہ ثابت ہو جائے گا کہ جن خواندہ اشخاص کو مالیخولیا شروع ہو گیا ان میں سے چند ایسے بھی تھے کہ انہوں نے اپنے آپ کو فرشتہ، پیغمبر یا خود خدا ہی تصور کر لیا تھا اور انمیں تحقیر کا ایسا مادہ پیدا ہو گیا تھا کہ کسی کو اپنا ہمسر تصور نہیں کرتے تھے چنانچہ مرزا صاحب میں بھی بعینہ یہی اوصاف موجود ہیں۔

الف.....حضرت مسیح کی تحقیر کرتے ہوئے ''ضمیمہ انجام آتھم'' میں ابتدائی صفحات پر لکھتے ہیں کہ نعوذ باللہ بچارے مسیح کی پیشینگوئیاں یہی تھیں کہ قحط پڑے گا، طاعون آئے گا زلزے آئینگے جو شخص ایسے اقوال کو پیشنگوئی تصور کرتا ہے اسپر خدا کی لعنت ہو تو پھر کیوں مسیح اسرائیلی نے ایسے اقوال کو پیشینگوئیاں بنالیا تھا۔ درحقیقت اسکے ہاتھ میں سوائے مکر و چالا کی کے کچھ نہ تھا۔ عیسائیوں نے اگرچہ مسیح کے معجزات بیان کئے ہیں مگر دراصل کوئی معجزہ بھی اس سے پیدا نہیں ہوا اور جسکی تین دادیاں زناکار ہوں۔ بھلا وہ شخص کیونکر اپنے آپ کو شریف النسب قرار دے سکتا ہے ممکن ہے کہ مسیح اس رشتہ کے سبب ہی رنڈیوں سے تیل کی مالش کرایا کرتا تھا ورنہ کون متقی گوارا کر سکتا ہے کہ رنڈیاں اپنی کمائی سے اسکے سر پر تیل لگائیں اور عطر ملیں یا پاؤں اپنے بالوں سے جھسیں۔

''اعجاز احمدی'' صفحہ ۱۴ میں ہے کہ اس سے تو یحییٰ نبی ہی اچھا تھا کیونکہ نہ تو اس نے شراب پی تھی اور نہ ہی غیر محرم عورتوں نے اسکو چھوا تھا۔ مسیح کی تو تین پیشینگوئیاں بھی غلط نکلی تھیں۔

''ازالۂ اوہام'' کے صفحات ۱۲۰ سے ۱۳۰ تک مطالعہ کرنے سے مرزا صاحب یوں کہتے ہوئے دکھائے دیتے ہیں کہ مسیح تو اپنے باپ یوسف کیساتھ مصر میں بائیس سال تک بڑھئی کا کام کرتا رہا ہے اور جو شعبدے اس نے ظاہر کئے ہیں اگر میں انکو اپنی کسر شان نہ سمجھتا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تو میں اس سے بازی لے جاتا مسیح نے مصر سے جو کچھ سیکھا تھا۔ اس سے ظاہری بیماریاں دور کر سکتا تھا مگر اندرونی بیماریاں اس سے دور نہ ہو سکتی تھیں۔ الغرض سامری کی طرح اسکے تمام معجزات شعبدے تھے۔

''فتح المسیح'' صفحہ ۴۸ پر لکھتے ہیں کہ مسیح کی چند دادیاں متعہ کی مرتکب ہوئی تھیں بلکہ خالص زنا کی مرتکب ہوئی تھیں۔

''کشتی نوح'' میں لکھتے ہیں کہ مریم پر لوگ معترض ہیں کہ اس نے تارک الدنیا ہونے کا طریق چھوڑ کر یوسف سے کیوں نکاح کیا؟ حالانکہ یوسف کی پہلی بیوی موجود تھی۔ میں کہتا ہوں کہ وہ مجبور تھی۔ کیونکہ اسکو حمل ظاہر ہو چکا تھا۔

''حقیقۃ الوحی'' ص/۱۴۸، ۱۵۵ میں لکھتے ہیں کہ مجھے شروع شروع میں شرم آتی تھی کہ مسیح کے مقابلہ میں اپنی شان بڑھاؤں مگر جب مجھے یقین ہو گیا کہ میں نبی ہوں تو میں نے وہ عقیدہ چھوڑ دیا۔ آج اگر مسیح میرے زمانہ میں ہوتا واللہ جس قدر مجھ سے خوارق صادر ہوتے ہیں اس سے نہ صادر ہوتے اور جب خدا و رسول نے بلکہ تمام انبیاء نے مسیح آخر الزمان کی شان بڑھائی ہے تو میں مسیح پر فوقیت کا دم کیوں نہ بھروں؟

''دافع البلاء'' ص/۱۳، پر مذکور ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اس امت میں مسیح آخر الزمان بھیجا ہے جو مسیح ناصری سے افضل ہے اور اسکا نام غلام احمد رکھا ہے۔

''کشتی نوح'' ص/۶۵، میں مذکور ہے کہ مسیح شراب پیتا تھا۔ پس یہی وجہ ہے کہ یورپین اقوام سب کی سب شراب پیتی ہیں۔ مرزا صاحب کا مشہور شعر ہے کہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء)

''قصیدہ الہامیہ'' میں یوں کہا ہے کہ:

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

"عیسیٰ کجاست کہ بنہد پا بہ منبرم"

اس موقع پر یوں عذر کیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے یسوع کو برا بھلا کہا ہے یعنی اس فرضی انسان کو جسے عیسائیوں نے خدا کا بیٹا بنا رکھا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو برا نہیں کہا جسکی تعریف قرآن کرتا ہے۔ سو اسکا جواب نیچے کی حکایت سے دیا جا سکتا ہے کہ وہ منطقی اپنی ماں کو گالیاں دیتے تھے۔ کسی نے روکا تو جواب دینے لگے کہ ماں کا تعلق ہم دونوں سے ہے اور ہم میں سے جو بھی جب اسے گالیاں دیتا ہے اسی وقت اپنا تعلق نظر انداز کر دیتا ہے اور اس حیثیت سے اسکو دیکھتا ہے کہ دوسرے کی ماں ہے میری ماں نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ "نبی کی ہتک کسی طرح بھی جائز نہیں ہوتی۔" اور بعض الفاظ ایسے ہیں کہ ان میں کوئی تاویل چل ہی نہیں سکتی چنانچہ "اس سے بہتر غلام احمد ہے۔" کے فقرہ میں صاف ہے کہ اپنے آپ کو بڑھا کر حضرت عیسیٰ کی (نہ کہ مسیح کی) تحقیر کی ہے۔ عیسیٰ کجاست کا فقرہ عام محاورہ میں بڑے زور کی تحقیر ہوتی ہے اور جو تاویلیں کی جاتی ہیں وہ سب کی سب اس الہام سے باطل ہو جاتی ہیں کہ پہلے مجھے معلوم نہ تھا مگر اب میں حضرت مسیح ناصری پر اپنی فضیلت کیوں ظاہر نہ کروں؟ کہا جاتا ہے کہ اگر حضور کا ادنیٰ غلام حضرت مسیح پر فوقیت رکھتا ہے تو حضور کی ہی تعریف نکلتی ہے مگر اس امر کا خیال نہیں رکھا گیا کہ حضور کی تعریف اسی صورت میں موزون ہوتی ہے کہ آپ کے ارشاد کے خلاف نہ ہو، ورنہ مردود ہوگی۔ آپ کا ارشاد ہے کہ "میری تعریف ایسی نہ کرو کہ جس میں دوسرے نبی کی توہین ہو۔" اور ہم دیکھتے ہیں کہ صراحۃً نبی کی تعریف تو کجا اپنی ہی تعریف میں مرزا صاحب مست ہیں۔

ب...... مرزائی تعلیم کی ابتدائی کتابوں کا مطالعہ کرنے والے بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کا طرز کلام بہت دل آزار تھا۔ عربی میں جو نظم یا نثر لکھی ہے اس میں بہت سا حصہ آپ نے اغیار کو گالیاں دینے میں صرف کر دیا ہے اردو میں بھی جہاں کہیں موقع پایا ہے خوب دل

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کھول کر گندے الفاظ استعمال کئے ہیں اور نام لے کر گالیاں دی ہیں۔ عذر کیا جاتا ہے کہ قرآن میں بھی تو صم، بکم، عمی وغیرہ کہا گیا ہے مگر مرزائی یہ نہیں سوچتے کہ قرآن شریف کا طرز کلام عام الفاظ میں اور واقعیت پر مبنی ہے لیکن مرزا صاحب کا کلام نام لیکر خصوصیت سے اغیار کی تحقیر کرتا ہے اور ایسے سنگین الفاظ استعمال کئے ہیں کہ گنوار بھی ان کے استعمال سے پرہیز کرتے ہیں۔ مرزائی اسکا جواب یوں بھی دیتے ہیں کہ انجیل میں حضرت مسیح کا وعظ منقول ہے کہ جس میں آپ نے اغیار کو سانپ کے بچے وغیرہ کہا تھا۔ مگر مرزا صاحب کے کلام میں اور حضرت کے کلام میں پھر بھی عقل سلیم کے نزدیک ہزاروں کوس کا فرق ہے کیونکہ آپ نے بھی کسی شخص کا نام لے کر گالیاں نہیں دیں اور نہ ہی ایسے ثقیل لفظ استعمال کئے ہیں جو مرزا صاحب نے استعمال کئے ہیں۔

مثال کے لئے ''قصیدہ اعجازیہ'' مطالعہ کرو۔ اور دیکھو کہ کس طرح جناب پیر مہر علی شاہ صاحب کا نام لے کر گندے الفاظ سے یاد کیا ہے حالانکہ انہوں نے اپنی تصانیف میں صراحتہ تہذیب سے گرا ہوا کوئی لفظ بھی مرزا صاحب کیلئے استعمال نہیں کیا۔ شاید یہ عذر ہو کہ انہوں نے مرزا کو دجال وغیرہ لکھا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ مذہبی لفظ تھا اس کے جواب میں مرزا صاحب نے بھی تو کسر نہیں چھوڑی لیکن اس موقع پر بحث تو تہذیبی الفاظ میں ہے کہ مرزا صاحب کہاں تک اس سے دور چلے گئے ہیں ناظرین خود ہی آئندہ نظم و نثر میں معلوم کر لیں گے کہ گندہ ذہنی کس قدر قادیانی مسیح نے کی ہے۔ ہاں طبی نکتہ خیال سے جو کچھ بھی مرزا صاحب نے گنواروں کی طرح گالیاں دی ہیں ان کا حق تھا کیونکہ آپ مراقی تھے۔ اور مراقی کو تھوڑی بات پر بہت جلد طیش آ جاتا ہے۔ جس کو تقدس کے گرویدہ مرید شان جلالی سے تعبیر کیا کرتے ہیں اور اغیار کی نظر ایسی مقدس ہستی کو ادنیٰ تہذیب کی بھی مالک نہیں سمجھتی۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ج.....تحقیر اقوال میں آ کر احادیث صحیحہ کے متعلق تو صاف ہی فیصلہ کر دیا ہے کہ آپ کی زندگی میں احادیث کی صحت وسقم کا معیار آپ کی رائے ہوگی۔ یہ مسیح جسے چاہے اپنے حالات کے موافق سمجھ کر صحیح تصور کرے اور جسے چاہے ردی کی ٹوکری میں پھینک دے جس کا صاف مطلب یوں نکلتا ہے کہ آج تک امت محمدیہ کے ناقدان احادیث جس قدر گزرے ہیں وہ سب کے سب تنقید حدیث کے اصول سے بے خبر تھے۔اور اگر بے خبر نہ تھے تو یوں ماننا پڑتا ہے کہ ان کے زمانہ میں معیار تصحیح اور تھا۔اور مرزا صاحب کے زمانہ میں دوسرا معیار قائم ہوا ہے اور یہ صاف مراق ہے۔کیونکہ سچائی اور صحت کے اصول کبھی بدل نہیں سکتے۔

د.....تحقیر عقائد میں یوں کہا ہے کہ عیسائیوں نے در پردہ اسلام قبول کر کے اپنے عقائد پھیلانے شروع کر دیئے تھے اور حضرت مسیح کی فوقیت ثابت کرنا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ذمہ افتراء باندھ کر یہ عقیدہ منوایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام ابھی تک آسمان پر زندہ موجود ہیں۔اور اخیر زمانہ میں بھی وہی آسمان سے اتر کر اسلام کو روشن کریں گے گویا اسلام حضرت مسیح علیہ السلام ہی کی نصرت واعانت کا محتاج ہے۔پھر لکھا ہے کہ ''حیات مسیح کا عقیدہ شرک اکبر ہے اور شرک کا بڑا ستون ہے۔'' اور یہ بھی لکھا ہے کہ شیطان کی تقلید میں یہ عقیدہ گھڑا گیا ہے۔کیونکہ خدا بھی حی وقیوم ہے اور حضرت مسیح بھی ابھی تک حی وقیوم تسلیم کیے جاتے ہیں۔گویا مرزا صاحب نے صاف لکھ دیا ہے کہ میرے سے پہلے تمام امت محمدیہ نعوذ باللہ مشرک تھی اور جب تک کہ سرسید کی تعلیم سے متاثر نہ ہوئے وہ خود بھی حیات مسیح کا قول کرنے کی وجہ سے مشرک تھے۔یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ مشرک مدعی نبوت نہیں ہوسکتا۔

۵- **بلند پروازی:** مریض مراق جب اپنے خیالات سوداویہ میں بدمست رہتا ہے تو دماغی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

خشکی کے باعث ایک دفعہ جو خیال دماغ میں بیٹھ گیا نکل نہیں سکتا بلکہ اس کی حاشیہ آرائی میں دور تک چلا جاتا ہے۔ مرزا صاحب کو چونکہ شروع میں کتب بینی کا مرض لگا ہوا تھا اس لئے اپنے تقدس کا خیال یہاں تک بڑھ گیا کہ جب مناظرہ میں کچھ جواب نہ بن پڑتا تو بد اخلاقیوں اور ذاتی اتہامات کی بنا پر مدمقابل کے حق میں بددعائیں کرنے لگ جاتے تھے جس سے اپنے بچاؤ کی صورت پیدا کر لیتے اور اصل موضوع بحث سے مدمقابل کو ایسا غافل کرتے کہ اسکو اپنی جان کے لالے پڑ جاتے اور آخر یہ مبحث قرار پاتا کہ آیا یہ بددعا سچی ہے یا نہیں۔ بہر حال مرزا صاحب کی جو بھی تحریر ہو گی یا جو بھی مناظرہ پڑھو گے، اس میں اپنے تقدس کی تمہید ساتھ ساتھ چلتی ہوئی نظر آئی گی۔ کیونکہ امراض سوداوی میں جب مواد سر میں جمع ہو جاتا ہے تو کبر اور نخوت کی بیماری بھی پیدا ہو جاتی ہے جس میں انسان یہی سمجھتا ہے کہ ہمچو من دیگرے نیست۔ اب ہم ذیل میں اپنے تمام بیانات کی سند خود مرزا صاحب کے کلام سے ہی پیش کرتے ہیں چنانچہ مرزا صاحب نے "درثمین" کی آخری نظموں میں لکھا ہے کہ مرزائی پارٹی کے سوا دنیا میں کوئی انسان نہیں ہے سب جانور ہیں۔ احادیث قابل اعتبار نہیں رہی مرزا صاحب کو خود خدا نے سمجھا دیا ہے کہ مسیح وفات پا چکے ہیں، وحی جاری ہے، نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ حیات مسیح کا قول شرک اور تقلید شیطان ہے اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ تناسخ کے طور پر آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک جس قدر نبی گزرے ہیں ان میں مرزا کی روح بار ہا مختلف روپ لے کر ظاہر ہوتی رہی ہے۔ گویا تناسخ کا مسئلہ اس کے نزدیک اپنے عقائد کا اصل اصول تھا۔

انتخاب نظم درثمین

چھوڑ کر فرقاں کو آثارِ مخالف پر جمے　　سر پہ مسلم اور بخاری کے دیا ناحق کا بار

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جبکہ ہے امکان کذب و کجروی اخبار میں | پھر حماقت ہے کہ رکھیں سب انہیں پر انحصار
جبکہ ہم نے نور حق دیکھا ہے اپنی آنکھ سے | جبکہ خود وحی خدا نے دی خبر یہ بار بار
پھر یقیں کو چھوڑ کر کیوں کر گمانوں پر چلیں | خود کہو رویت ہے بہتر یا نقول پر غبار؟
تفرقہ اسلام میں لفظوں کی کثرت سے ہوا | جس سے ظاہر ہے کہ راہ نقل ہے بے اعتبار
صد ہزاروں آفتیں نازل ہوئیں اسلام پر | ہو گئے شیطان کے چیلے گردنِ دیں پر سوار
نقل کی تھی اک خطا کاری مسیحا کی حیات | جس سے دیں نصرانیت کا ہوگیا خدمت گزار
موت عیسیٰ کی شہادت دی خدا نے صاف صاف | پھر احادیث مخالف رکھتی ہیں کیا اعتبار؟
گر گماں صحت ہو پھر قابل تاویل ہیں | کیا حدیثوں کیلئے فرقاں پر کر سکتے ہو وار
گردنوں میں ان کے ہے سب عام لوگوں کا گناہ | جنکے وعظوں سے جہاں کے آگیا دل میں غبار
روضہ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک! | میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار
دیکھتا ہوں اپنے دل کو عرش رب العالمین | قرب اتنا بڑھ گیا جس سے ہے اترا مجھ میں یار
ابن مریم ہوں مگر اترا نہیں میں چرخ سے | نیز مہدی ہوں مگر بے تیغ اور بے کارزار
بن کے رہنے والو تم ہرگز نہیں ہو آدمی | کوئی ہے روباہ کوئی خنزیر اور کوئی ہے مار
یاد وہ دن جبکہ کہتے تھے یہ سب ارکان دین | مہدیٔ موعود حق اب جلد ہوگا آشکار
پھر وہ دن جب آگئے اور چودھویں آئی صدی | سب سے اول ہوگئے منکر یہی دیں کے منار
ہے غضب کہتے ہیں اب وحی خدا مفقود ہے | اب قیامت تک ہے اس امت کا قصوں پر مدار
نعمتیں دیں میرے مولیٰ نے وہ اپنے فضل سے | جن سے ہیں معنی انعمت علیکم آشکار
مجھ کو کافر کہہ کے اپنے کفر پر کرتے ہیں مہر | یہ تو ہے سب شکل انکی ہم تو ہیں آئینہ دار
ساٹھ سے کچھ برس میرے زیادہ اس گھڑی | سال ہے اب تیسواں دعوے پہ از روئے شمار
تھا برس چالیس کا میں اس مسافر خانہ میں | جب کہ میں نے وحی ربانی سے پایا افتخار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

غیر کیا جانے کہ دلبر سے ہمیں کیا جوڑ ہے — وہ ہمارا ہو گیا اس کے ہوئے ہم جاں نثار
میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں — نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار
اک شجر ہوں جسکو داؤدی شکل کے پھل لگے — میں ہوا داؤد اور جالوت میرا شکار
پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب — گر نہ ہوتا نام احمد جس پہ میرا سب مدار
ملت احمد کی ڈالی تھی جو مالک نے بنا — آج پوری ہو گئی ہے اے عزیزان دیار
اسمعوا صوت السماجاء المسیح جاء المسیح — نیز بشنواز زمیں آمد امام کامگار
آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں — ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار
آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ — چاند سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار
تو نے طاعون کو بھی بھیجا میری نصرت کیلئے — تا وہ پورے ہوں نشاں جو ہیں سچائی کا مدار

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے — بے اسکی معرفت کا چمن نا تمام ہے
دنیا میں جس قدر ہے مذاہب کا شور و شر — سب قصہ گو ہیں نور نہیں ایک ذرہ بھر
پر یہ کلام نور خدا کو دکھاتا ہے — اس کی طرف نشانوں کے جلوہ سے لاتا ہے

اس کی قسم کہ جس نے یہ سورت فاتحہ اتاری ہے — اس پاک دل پہ جسکی وہ سورت پیاری ہے
یہ میرے رب سے میرے لئے اک گواہ ہے — یہ میرے صدق دعوے پہ مہر آلہ ہے
پھر میرے بعد اوروں کی ہے انتظار کیا — توبہ کرو کہ جینے کا ہے اعتبار کیا

ابن مریم مر گیا حق کی قسم! — داخل جنت ہوا وہ محترم
مارتا ہے اس کو قرآں سر بسر — اس کے مر جانے کی دیتا ہے خبر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ نہیں باہر رہا اموات سے ہو گیا ثابت یہ تیس آیات سے
کوئی مردوں سے کبھی آیا نہیں یہ تو فرقاں نے بھی بتلایا نہیں
عہد شد از گرد گار بچگوں! غور کن در **انھم لا یرجعون**

بر خلاف نص یہ کیا جوش ہے سوچ کر دیکھو اگر کچھ ہوش ہے
کیوں بنایا ابن مریم کو خدا سنت اللہ سے وہ کیوں باہر رہا
مر گئے سب پر وہ مرنے سے بچا اب تلک آئی نہیں اس پر فنا
مولوی صاحب یہی توحید ہے؟ سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے؟
کیا یہی توحید حق کا راز تھا؟ جس پہ برسوں سے تمہیں اک ناز تھا

آؤ لوگو! کہ یہاں نور خدا پاؤ گے لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے
آج ان نوروں کا اک زور ہے اس عاجز پر ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے
جب سے یہ نور ملا نور پیغمبر سے ہمیں! ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے
ربط ہے جان محمد سے میری جاں کو مدام دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے
زعم میں ان کے مسیحائی کا دعویٰ میرا افتراء ہے جسے از خود ہے بنایا ہم نے

چن لیا تو نے مجھے اپنے مسیحا کیلئے سب سے پہلے یہ کرم ہے میری جانا تیرا
کس کے دل میں یہ ارادے تھے یہ تھی کس کو خبر کون کہتا تھا کہ یہ ہے بخت درخشاں تیرا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"ضمیمہ انجام آتھم" میں اپنی تہذیب کا ایسے فقروں میں پورا ثبوت دیا ہے کہ اے ظالم مولویاں! اے بدذات فرقہ مولویاں! نادان جاہل اور بے سمجھ کا لفظ تو آپ کے نزدیک معمولی تہذیب تھی۔ کیونکہ آپ کو خدائی کا دعویٰ تھا تو پھر کون بشر ہے کہ مقابلہ میں آکر ایسے لفظ کا مستوجب نہ ہوتا؟

"حقیقۃ الوحی" ص ۸۴ر۸۷ میں اپنے وحی کو عام کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ قرآن شریف میرے منہ کی باتیں ہیں۔" وہ اگرچہ اس کی تاویل کریں گے مگر ہم نے اس طرز ادا سے یہ ضرور نتیجہ نکال لیا کہ قرآن شریف کو مرزا صاحب نے بالکل معمولی کلام سمجھا ہوا تھا۔"

آئینہ کمالات اسلام" ص ر۵۴۸ میں آپ نے بالکل ہی تہذیب کو جواب دیدیا ہے۔ جناب درافشانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ" میرے نہ ماننے والے حرام زادے ہیں۔" خوب! مدعی نبوت اور یہ حیا سوز فقرے!!! مرزائی ان فقرات کی خود کچھ تاویل کریں۔ مگر ہمارے نزدیک تو صرف ایک ہی تاویل ہے وہ یہ کہ مراقی آدمی آپے سے باہر ہو جاتا ہے اور تقدس کی آڑ میں جو کچھ بھی کہہ گزرے کفش بردار اور کاسہ لیس سبحان اللہ کی گواہی سے اس کو شان جلالی کا نام دیا کرتے ہیں۔ مگر انہوں نے یہ بھی خیال نہیں کیا کہ نبی کریم ﷺ (**لم یکن فحاشا**) تو فحش گوئی سے کوسوں دور تھے۔ اور (**کان المرزا فحاشا**) آپ مرزا فحش گو ہے۔ اب اتباع رسول میں انعکاس کا دعویٰ اور ظل اور بروز کا ادعاء کیسے ہوسکتا ہے؟

ہم اس موقع پر ناظرین کو یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ مرزا صاحب کا بنیادی اصول صرف وہی تھا جو ان کے" درثمین" میں یا اس کے بعض چیدہ چیدہ فقرات میں مذکور ہو چکا ہے۔ اسی اصول کو کئی طرز پر اپنی تمام کتابوں میں شائع کیا ہے۔ اور انہیں ساتھ امور مذکورۃ الصدر کو دہراتے دہراتے ساتھ کتابیں لکھ ماری ہیں۔ سر دست ہم آپ کے عقائد پر بحث

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں کرتے۔ کیونکہ ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ مرزائی مذہب کا بُعد مذہب اسلام سے کن وجوہات اور کس درجہ پر ہے۔ عام لوگ کہا کرتے ہیں کہ وہ بھی اہل سنت ہیں اور اہل قبلہ ہیں ان کو کیوں خارج از اسلام سمجھا جاتا ہے؟ لیکن ان کی لاپرواہی ہے یا بے سمجھی ہے کہ جب اس مذہب کے عقائد، تمدن، فروعات ہم سے الگ ہیں اور توہین انبیاء یا تحقیر امت ان کے نزدیک ایک ضروری عقیدہ ہے تو کس طرح اہل سنت و جماعت میں داخل ہونے کے مستحق ہو سکتے ہیں؟

ناظرین ذرا غور کر کے یہ بھی سمجھ لیں کہ لاہوری پارٹی کے عقائد بھی وہی ہیں جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں اب جو لوگ ان کو قادیانیوں سے ہلکا سمجھتے ہیں، سخت غلطی پر ہیں۔

ھداھم اللہ تعالیٰ.

متذکرہ بالا اشعار کا مطلب سلیس نثر میں یوں ہے کہ:

۱......حیات مسیح کا قول خلاف قرآن ہے۔

۲......اور امام مسلم و بخاری کے ذمہ افترا ہے۔ ورنہ وہ بھی وفات مسیح کے قائل تھے۔

۳......احادیث میں کذب و کجروی ہے اس لئے ان پر اعتبار کرنے والے احمق ہیں۔

۴......میں نے (مرزا نے) اپنی آنکھ سے خدا کا دیدار کیا ہے۔

۵......اور خدا نے اپنے زبانی بتایا ہے کہ مسیح مر گیا ہے۔

۶......اس لئے تمہاری شنید میری دید کے مقابلہ میں کب برابر اتر سکتی ہے۔

۷......احادیث کے لفظ چونکہ مختلف ہوتے ہیں اس لئے لوگوں میں اختلاف پڑ گیا ہے۔ اور سب احادیث کا اعتبار جاتا رہا ہے۔

۸......احادیث کے ماننے والے (عالم، محدث، امام سب کے سب) شیطان کے چیلے ہیں۔

۹......احادیث نے یہ غلط مسئلہ بتایا ہے کہ مسیح علیہ السلام زندہ ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۰......احادیث کے رو سے اسلام عیسائیت کا ماتحت ہو گیا ہے۔

۱۱......قرآن نے مسیح علیہ السلام کو صاف مردہ ذکر کیا ہے۔

۱۲......اب احادیث کا اعتبار ہی کیا ہے، بالفرض اگر صحیح مانی جائیں تو ان میں تاویل ہو سکتی ہے۔

۱۳......اور احادیث مان کر قرآن پر حملہ کرنا کفر ہے۔

۱۴......جن لوگوں نے وعظ کے ذریعہ حیات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ شائع کیا ہے، تمام سننے والوں کا گناہ ان کی گردن پر ہوگا۔

۱۵......حیات مسیح علیہ السلام کی تردید کر کے اپنا تقدس بیان کیا ہے کہ میں نے ہی نسل انسان کو کمال تک پہنچایا ہے۔

۱۶......خدا میرے دل میں ہے۔

۱۷......قاب قوسین سے بڑھ کر میرا تقرب ہے کہ خدا نے میرے اندر ڈیرہ لگایا ہے۔

۱۸......میں خود مسیح ہوں مگر وہ فرضی مسیح نہیں جو آسمان سے اتر کر تمہیں آ ملے گا۔

۱۹......میں امام مہدی ہوں مگر وہ نہیں کہ جس کو تم امام مہدی سمجھ رہے ہو۔ کیونکہ تم تو انسان ہی نہیں ہو بلکہ جانور ہو۔

۲۰......لومڑی، سؤر اور سانپ کی طرح تم چالبازی بے غیرتی اور ایذا رسانی میں لگے رہتے ہو تم کو انسان کون کہہ سکتا ہے۔ (انسان دیکھنے ہوں تو قادیان میں آؤ تم کو بڑے لمبے چوڑے انسان دکھائے جائینگے) چونکہ شروع شروع میں عام مولوی صاحبان مرزا صاحب کو ولی سمجھتے تھے مگر جب مرزا صاحب کے مراق پر ان کو اطلاع مل گئی تو سب کنارہ کش ہو گئے تھے۔ اس لئے اپنے دوستوں کو مخاطب ہو کر کہا ہے کہ تم خود ہی کہتے تھے کہ۔

۲۱......امام مہدی آنے والا ہے اب جبکہ میں آ گیا ہوں تو بھاگتے کیوں ہو؟

۲۲......ثابت ہوا کہ تم منکر اسلام ہو۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۳...... یہ بالکل ناممکن ہے کہ وحی بند ہو، ورنہ یہود و نصاریٰ اور ہنود کی طرح ہم بھی روایات سے ثابت کیا کریں گے کہ نبی آیا کرتے تھے۔

۲۴...... اس لئے ضروری ہے کہ مجھے نبی تسلیم کرو تا کہ ان کو وحی اور نبوت کا نمونہ سامنے پیش کیا جائے کہ دیکھو اسلام میں یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے ورنہ تم بھی نبی بن کر دکھلاؤ۔

۲۵...... **اتممت علیکم نعمتی** سے مراد رسول اللہ کا عہد مبارک نہیں بلکہ میرا زمانہ مراد ہے۔

۲۶...... مفسرین جاہل تھے۔ چونکہ میں نبی ہوں اس لئے مجھے کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ بلکہ میں شیشہ ہوں اور میرے مخالفین کو اپنا ہی کافرانہ چہرہ نظر آتا ہے۔

۲۷...... سچا نبی چالیس سال تک زندہ رہتا ہے میں تیس سال گزار چکا ہوں۔ اور چالیس برس کی عمر میں مجھے وحی آ گئی تھی۔

۲۸...... اس لئے میری نبوت کا منکر کافر ہے۔ (افسوس پھر بھی کسر رہ گئی اور نو سال پہلے ہی اپنی تکذیب پر مرزا نے خود ہی مہر لگا دی) تم بیوقوف ہو۔

۲۹...... تم میری قدر نہیں کرتے۔

۳۰...... خدا تو مجھ پر عاشق ہے میں اس کی بلائیں لیتا ہوں اور وہ مجھ پر جان دیتا ہے۔

۳۱...... درحقیقت میں ہی ایک نبی ہوں باقی انبیاء میرا ظل ہیں۔

۳۲...... بلکہ میں خدا ہوں انبیاء کے روپ میں ظاہر ہوتا رہا ہوں۔

۳۳...... اور یہ میرا آخری روپ ہے۔ (یہاں تناسخ کا مسئلہ حل کیا ہے۔ مؤلف) میں ہی داؤد کا باپ ہوں بلکہ میں خود ہی داؤد ہوں۔

۳۴...... میں نے ہی جالوت کو مارا تھا۔ (ارے حضرت خوب کہی۔ مؤلف)

۳۵...... چونکہ میرا نام احمد (قابل تحریف۔ مؤلف) ہے۔ اس لئے خدا نے مجھ کو مسیح تو بنا دیا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔مگر صلیب پر نہیں چڑھایا تاکہ مسیح ناصری کی طرح ملعون نہ ٹھہروں کیونکہ توریت کے رو سے جو صلیب پر لٹکتا ہے وہ ملعون ہوتا ہے۔(توہین مسیح میں اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی۔مؤلف)

۳۶......محمد رسول اللہ ﷺ میرے پیش خیمہ تھے۔

۳۷......اسلام کی اصل تکمیل میرے آنے سے ہوئی ہے۔

۳۸......آسمان اور زمین سے میری صداقت کی آوازیں آرہی ہیں (مگر صرف آپ نے ہی سنیں تھیں۔مؤلف)

۳۹......اور نعرے لگا رہی ہیں کہ میرے مرید بن جاؤ وقت جاتا ہے۔

۴۰......آسمان میرا گواہ ہے۔

۴۱......کیونکہ اس پر دمدار ستارے میری صداقت کیلئے نمودار ہوئے تھے۔

۴۲......اور شمس وقمر کا گرہن بھی میری علامت ہے،قرآن شریف میں سورہ والشمس میں میرا ہی زمانہ بیان ہوا ہے۔

۴۳......مرض طاعون بھی میرا تائیدی نشان ہے جو صرف مخالفین کیلئے مخصوص ہے میرے مریدوں کو کبھی طاعون نہیں پڑیگا اگر طاعون سے بچنا ہے تو میرے مرید بن جاؤ اور اگر مرید بن کر بھی مر جاؤ تو یہ سمجھوں گا کہ تمہارا دل انکاری تھا۔اس لئے جب قادیان میں طاعون پڑا تھا تو قادیان کے رہنے والے تین سو تیرہ (۳۱۳) مر گئے تھے۔جن میں سے ایڈیٹر اخبار "بدر" بھی تھا۔قرآن شریف کی تعریف میں کہا ہے کہ اس کے ذریعہ سے انسان نبی بن سکتا ہے اور دوسری مذہبی کتابوں سے نبی نہیں بن سکتا۔اور نہ ہی خدا کو دیکھ سکتا ہے۔

۴۴......میرے مرید بنو میں خدا دکھا دوں گا۔

۴۵......سورۂ فاتحہ کی تعریف میں کہا ہے کہ یہ سورۃ میری ہی صداقت کا نشان ہے۔کیونکہ اس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں **الحمد** کا لفظ موجود ہے جس سے میرا نام احمد مشتق ہوا ہے محمد کا نام جلالی بھی اس سے ہی مشتق تھا۔ مگر وہ گزر چکا ہے اب جمالی رنگ دکھایا گیا ہے۔ **رحمانیة** بھی جلالی صفت ہے اسکے بعد **رحیمیت** جمالی صفت کا اب ظہور ہوا ہے۔ ''**یوم الدین**'' سے مراد ظہور مسیح کا زمانہ ہے کیونکہ اسوقت حکومت برطانیہ نے انصاف کرنا شروع کر دیا ہے اور **صراط مستقیم** نبوت حاصل کرنے کا طریق ہے کہ جس پر چلنے سے ہزاروں آدمی نبی کی مقام پر پہنچ گئے تھے مگر مسیح کا نام مجھے ہی عنایت ہوا ہے۔ ''**مغضوب علیھم**'' سے فرقہ مولویاں مراد ہے اور ''**ضالین**'' سے مراد پادری ہیں۔ کیونکہ جب میں محمد بن کر آیا تھا تو ان دولفظوں سے عرب کے یہود و نصاری مراد تھے۔ اور اب جبکہ میں احمد کا روپ بدل کر آیا ہوں اور ظل محمدی کہلاتا ہوں تو مولوی اور پادری بھی پرانے یہودیوں اور پادریوں کے ظل ہوں گے کیونکہ قرآن شریف میں مذکور ہے ﴿**کمابدأنا اول خلق نعیده**﴾ ہم جیسے شروع کرتے ہیں ویسے ہی لوٹاتے ہیں تو اسلام کا آغاز جلالی رنگ میں تھا اب دوسرا دورہ جمالی رنگ میں ہوا ہے تو جس طرح نبوت نے دوہرا پہلو دکھایا ہے اسی طرح یہودیت اور عیسائیت بھی دوسرا پہلو دکھا رہی ہے۔ (صاحبان اس تحریف قرآنی پر مرزا صاحب یہ فخر کرتے تھے کہ میرے جیسی تفسیر قرآنی کوکوئی نہیں لکھ سکتا۔ چنانچہ سورۂ فاتحہ کی تفسیر میں'' اعجاز المسیح ''، لکھی جس پر بہت حیص بیص ہوئی اور اسی کا خلاصہ تفسیر آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ مؤلف)

۴۶...... اے اللہ تو نے مجھ کو ہی مسیح بننے کیلئے منتخب کیا ہے۔

۴۷......کیونکہ دوسرے اس نام کے حقدار نہ تھے۔

۴۸......وفات مسیح قرآن شریف کی تیس آیات سے ثابت ہے۔

۴۹......اور مردہ کبھی واپس نہیں آتا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۵۰......اس لئے نزول مسیح کا مسئلہ خلاف قرآن ہوا۔

۵۱......تم مسیح کو خدا سمجھتے ہو اس لئے تم مشرک ہو۔

۵۲......مولویو! کیا تم اس مسئلہ کے رو سے مشرک اور کافر نہیں ہو؟ اور شیطان کے چیلے نہیں ہو؟ کیا تم نے حیات مسیح مان کر اسلام اور توحید کا دم بھرا تھا؟

پھر قادیان کی تعریف میں لکھتا ہے کہ

۵۳......لوگو! طور موسیٰ کی بجائے طور تسلی قادیان بن گیا ہے ہم اس پر چڑھ کر لوگوں کو خدا کی زیارت کراتے ہیں۔

۵۴......آج کل خدا کے نور دل میں امنڈتے چلے آرہے ہیں انہوں نے ہر رنگ میں ہم کو رنگ ڈالا ہے مطلب یہ ہے کہ ہم کرشن مہاراج بھی ہیں۔ اتباع رسول سے مجھے یہ نور حاصل ہوئے ہیں۔

۵۵......اور خدا مجھ سے یکجان ہو گیا ہے۔

۵۶......اور میں محمد سے یکجان ہو گیا ہوں اس لئے تثلیث کا مسئلہ بھی حل ہو گیا ہے اور ختم رسالت کی مہر بھی نہیں ٹوٹی۔'' (اس تقریر نے تو مراقیت کا پورا ثبوت دیدیا ہے کیونکہ لگاتار دعوے چلے آتے ہیں اور دلیل ایک بھی نہیں دی۔ مؤلف)

۵۷......اخیر میں لکھتا ہے کہ لوگ مجھے گالیاں دیتے ہیں۔

۵۸......اور میں ان کا دعا گو ہوں۔ (ہاں ذرا لوگوں کو جانور، سور، مشرک اور کافر کہہ دیا تو کیا ہوا ہماری تقدس کے سامنے لوگوں کی کیا جرأت ہے کہ ہماری گندہ زبانیوں کو گالیاں سمجھیں۔ مؤلف)

اب ہم اشعار کا خلاصہ ختم کر کے یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ مرزا صاحب اردو شاعری میں بالکل ہی طفل مکتب تھے۔ ملاحظہ ہو۔ درختوں پر گل داؤدی لگانا، پھول کی جگہ پھل

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

استعمال کرنا، اور خان کی جگہ خانہ اور یوں کہنا کہ کیا جوڑ ہے ان اشعار کے علاوہ بندش الفاظ بالکل کمزور ہے۔ ان شاء اللہ کسی آئندہ مقام پر اس بیان کو مفصل ذکر کیا جائے گا۔ جہاں مرزائیوں کی سلطان القلم کی لیاقت علمی پر بحث ہوگی۔

۶- خدائی دعویٰ: کتب طب مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی ایک مالیخولیا کے بیماروں نے انسانیت سے بڑھ کر دعوے کئے تھے اور پیشگوئیاں بھی کی تھیں۔ جو عموماً سچی نکلتی تھیں۔ مرزا صاحب کو بھی چونکہ دوران سر مالیخولیا مراقی تھا اس لئے یہ کہنا بالکل آسان ہے کہ آپ کا خدائی دعویٰ، دعویٰ نبوت، دعویٰ مماثلۃ مسیح اور ظل و بروز وغیرہ یہ سب کچھ ان دونوں بیماریوں کا ہی اثر تھا اگر تقدس کا بھوتنا آپ کو اجازت دیتا اور آپ علاج کراتے تو یقیناً آپ کو اس مخمصہ سے نجات مل جاتی مگر جب دیکھا کہ مالیخولیا سے ماننا زیادہ ہوتی ہے تو علاج چھوڑ ہی نہیں دیا بلکہ اس میں ترقی کرنے کیلئے وہ اسباب اختیار کئے گئے کہ جن سے تقدس بھی بڑھتا گیا اور دنیاوی زندگی کا لطف بھی آ گیا اور ایسی گدی قائم کر گئے جو جدی گدی سے بھی بڑھ کر مفید ثابت ہوئی۔

(الف) ظل و بروز: پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک بقول "**یجری اللّٰہ فی حلل الانبیاء**" تناسخ کا مسئلہ صحیح ہے اور آپ نے "درثمین" کے مذکور الصدر شعروں میں یہ بھی بتایا ہے کہ خود مرزا صاحب کی روح مختلف روپ بدلتی ہوئی آخری روپ میں آئی ہے جس سے ہم اس نتیجہ تک پہنچ گئے ہیں کہ خدا کا انسان میں روپ بدلنا یا ایک روح کا مختلف انسانوں میں تبدیل ہو کر آنا یہ دو عقیدے مرزا صاحب کے نزدیک تسلیم شدہ تھے اس لئے اگر مرزا یہ دعویٰ کریں کہ میں خدا ہوں یا یوں کہیں کہ خدا مرزا ہے یہ سب کچھ ماننا پڑیگا۔ علیٰ ھذا القیاس اگر مرزا صاحب یوں ارشاد فرمائیں کہ میں محمد ہوں یا یوں لکھیں کہ محمد مرزا ہے تب بھی صحیح ماننا پڑیگا جیسا کہ آپ کی حسب ذیل تحریرات اس نکتہ آفرینی پر کافی روشنی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈال رہی ہیں۔ مرزا صاحب ۱۹۰۱ء سے پہلے اپنا مسلک صاف کرنے کیلئے بڑی جدو جہد سے کام کرتے رہے کہ جس میں ان کو کبھی نبی منذر ہونے کا دعویٰ کرنا پڑا، کبھی ختم رسالت کا مسئلہ سنگ راہ واقع ہوا، کبھی ظہور مہدی و مسیح کی پیشگوئیاں ہمت بڑھاتی تھیں اور کبھی مسیح کے متعلق حیات و ممات کے شکوک واوہام کا دفعیہ کرنا پڑتا تھا۔ غرض یہ کہ ۱۹۰۱ء تک آپ نے یہ تمام دشوار گھاٹیاں طے کر کے آخری منزل مقصود پر پہنچ کر اعلان کر دیا تھا کہ

''میرا کوئی حق نہیں ہے کہ رسالت یا نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں اور جب میں مسلمان ہوں تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں ایسا دعویٰ کروں؟ (حمامۃ البشریٰ) جس جگہ میں نے اپنی نبوت اور رسالت سے انکار کیا ہے اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ میں ایسا رسول یا نبی نہیں ہوں کہ جناب رسالت مآب کی شریعت کو منسوخ کر کے نئی شریعت آپ کے برخلاف قائم کروں اور میں اس سے کبھی انکار نہیں کر سکتا کہ جناب رسالت مآب کی تابعداری میں مجھے نبوت اور رسالت ضرور مل گئی ہے۔ علاوہ بریں نبی کے دو معنی ہیں ایک وہ جو مستقل طور پر وحی پاتا ہو تو میں اس معنی کے رو سے نبی نہیں ہوں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے کثرت کیساتھ مکالمہ پانے والا بھی نبی ہوتا ہے اور جو خدا کا پیارا غیب کی خبریں خدا کی طرف سے حاصل کرے وہ بھی نبی ہوتا ہے اور جب مجھے مکالمہ الہیہ اور اخبار بالغیب حاصل ہیں تو ضرور نبی ہونے کا دعویٰ میری طرف سے صحیح ہوگا جس کا مجھے انکار نہیں ہے اور جو لوگ مجھے اس بنیاد پر کافر کہتے ہیں کہ میں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے' وہ غلطی پر ہیں' کیونکہ انکو یہ معلوم نہیں ہے کہ ہمارے ہاں نبوت کا کیا معنی ہے؟ ورنہ کبھی ایسی حرکت نہ کرتے۔ (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ) کیونکہ یہ ثابت حقیقت ہے کہ اصلی رسالت بالوحی (بغیر اقتداء کے) حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر منقطع ہو کر ختم ہوگئی ہے اور آپ کے بعد جو شخص نبوت مستقلہ کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور کافر ہے۔ (دین الحق، ص ۲۷)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ نبوت کا دعویٰ دو قسم پر ہے **اول** یہ کہ پہلی شریعت کو منسوخ کرنے کیلئے کیا جائے جیسا کہ "بہائی مذہب" میں بہاء اللہ کو مستقل نبی اور ناسخ شریعت اسلامیہ مانا گیا ہے۔ **دوم** یہ کہ اسلامی خدمات کو اپنے ذمہ لینے کیلئے نبوت کا دعویٰ کیا جائے اور خدا کی طرف سے الہام پا کر نبوت کا خطاب حاصل ہو تو اس قسم کا نبی پکا مسلمان ہوتا اور ایسی نبوت کفر نہیں ہے۔

جب مرزا صاحب نے اپنی خانہ زاد منطق سے "دو قسم" کے ادعائے نبوت تجویز کر لیے اور اس اعتراض سے رہائی حاصل کی کہ "جناب رسالت مآب ﷺ کے بعد مدعی نبوت کافر ہوتا ہے۔" تو دوسری ایک اور مشکل پیش آ گئی وہ یہ تھی کہ جناب رسالتماب ﷺ کی نبوت چونکہ آخری نبوت تھی اس لئے دعویٰ نبوت جدید اگر چہ تابعداری کی حیثیت میں کیا جائے، غلط ہو گا ورنہ یہ ماننا پڑے گا کہ حضور کی نبوت آخری نبوت نہ تھی۔ مرزا صاحب نے اسکا جواب یوں دیا ہے کہ

"جب تابع نبی حضور کا ظل اور سایہ ہوتا ہے اور وہ مانتا ہے کہ حضور کی نبوت ہر طرح سے کامل تھی اور اس کی نبوت ناقص ہے تو اس کا مطلب یوں ہوا کہ میری نبوت حضور کی نبوت کا ایک جزو ہے اور اسی میں داخل ہے۔" (ازالہ، ۵۰۷)

"کیونکہ مجھے خدا نے اپنے رسول کا بروز بنایا ہے (گویا آپ کی روح نے ہی نبوت کا دعویٰ کیا ہے) اور جب صورت محمدی کا ظہور ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے "نبی" اور "رسول" کہہ کر پکارا اس لئے میرا نام "محمد" اور "احمد" بھی رکھا گیا۔ اب نبوت محمدیہ "محمد" کو ہی مل گئی، کسی غیر کو نہیں ملی۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

آئینہ کمالات اسلام، ص، ۳۴۶ میں مرزا صاحب کہتے ہیں کہ جب کبھی بھی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلام کے اندرونی فتنے پیدا ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کی روحانیت نے اہل کمال میں روپ بدلا تھا جن کا نام خدا تعالیٰ کے نزدیک ''محمد'' اور ''احمد'' کہا گیا اور ایسے باکمال ظلِ نبی کہلاتے ہیں اور ایسے نبی ایک نہیں ہزاروں گزرے ہیں۔

توضیح المرام، ص ۱۱، میں ذکر کیا ہے کہ ''نبوت کاملہ کا دروازہ ہر وقت بند ہے اور نبوت جزویہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہوا ہے جس میں کثرت مکالمہ اور مبشرات و منذرات کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔''

ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ، ص ۶۴، میں کہتے ہیں کہ ''ہر قسم کی نبوت ختم ہو چکی ہے مگر ایک قسم کی نبوت ہر وقت کھلی ہے جس کا مفہوم صرف کثرۃ مکالمہ اور مبشرات و منذرات ہیں لیکن وہ بھی اتباع رسول سے وابستہ ہے۔''

ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ، ص ۲۲، میں لکھا ہے کہ ''میں اپنی نبوت سے مراد صرف کثرہ مکالمہ لیتا ہوں اور ایسی نبوت اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک بھی تسلیم شدہ امر ہے اور جو شخص اس نبوت کے سوا کسی اور قسم کی نبوت کا مدعی ہے اس پر خدا کی لعنت ہو۔''

چشمہ معرفت، ص ۳۲۴، میں لکھتا ہے کہ حضور کی ذات سے تمام کمالات نبوۃ ختم ہو گئے مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہ ہوئی یعنی وہ نبوت جو آپ کی تابعداری سے حاصل ہوتی ہے کیونکہ یہ آپ کی نبوت کا ہی ظل اور مظہر ہے۔

ان عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ ''نبوت تابعہ چونکہ ختم رسالت کا ظل ہے اس لئے اس کا وجود کوئی اور وجود نہیں ہے بلکہ یہ نبوت' نبوت محمدیہ کا مظہر اور جمالی رنگ ہے۔''

بہر حال مرزا صاحب نے تناسخ اور حلول کی بنیاد پر اپنی نبوت کی عمارت کھڑی کی ہے اور ان کا یہ لکھنا بالکل غلط ہے کہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک نبوت تابعہ جاری ہے کیونکہ صوفیائے کرام نے جن کمالات نبوت کے جاری رہنے کا یقین کیا ہے انکا نام ''کرامت''

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

رکھا ہے ان کے نزدیک منصب نبوت سے اس کو تعبیر کرنا کفر ہے جیسا کہ آئندہ کسی موقع پر اس کی تصریح کی جائے گی چونکہ مرزا صاحب کا دماغ صحیح نہ تھا اس لئے تصریحات صوفیہ کو انہوں نے خواہ مخواہ نبوت تابعہ سمجھا اور تمام صوفیاء و اولیاء و اصفیاء کو بھی نبی بنا کر چھوڑا حالانکہ امت محمدیہ میں سے کسی مقبول بارگاہ یزدانی سے دعویٰ نبوت نہیں سنا گیا اور اگر نبوت تابعہ صرف کمال اتباع کا نام رکھا جائے اور تھوڑی دیر کیلئے مرزا صاحب کی خانہ زاد اصطلاح کے مطابق ولی اور نبی کو ایک پلیٹ فارم پر کھڑا کیا جائے تو مرزا صاحب کا یہ کہنا غلط ہو جائیگا کہ ''میرا منکر کافر ہے'' حالانکہ کسی ولی پر ایمان لانا اسلام میں ضروری قرار نہیں دیا گیا۔ مثلاً جناب شیخ المشائخ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمة الله تعالیٰ علیه تمام اولیاء کے سرتاج مانے گئے ہیں مگر آپ نے یہ نہیں لکھا کہ میرا منکر کافر ہے تو پھر مرزا صاحب کو کیا حق حاصل ہے کہ اپنے منکر کو کافر کہیں۔ اگر کھینچ تان کر یہ ثابت کیا جائے کہ مرزا صاحب چونکہ ظل نبی ہیں تو انکا انکار کرنا گویا خود نبی کا انکار کرنا ہوگا، تو یہ استدلال ہر مسلمان تابع رسول کے حق میں بھی جاری ہو سکتا ہے کہ جسکی ظلیت اور اتباع کو مرزا صاحب بھی مانتے ہیں اور اس میں جناب کی خصوصیت نہیں رہتی۔ اصل بات یہ ہے کہ مراقی الدماغ کو اپنی تقدس کی جب دھن لگ جاتی ہے تو بے ثبوت باتیں گھڑتا چلا جاتا ہے اور **بناء الفاسد علی الفاسد** کی بنیاد پر اپنے آپ کو خدا سے جا ملاتا ہے اور جب ثبوت طلب کرو تو جیب خالی نظر آتی ہے، ہاں مریدوں کو خوش کرنے کا مصالحہ خوب تیار کیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک پیر کے ملفوظات وحی الٰہی کا حکم رکھتے ہیں، لیکن جو شخص ابھی تک حلقہ ارادت سے باہر کھڑا ہے اس کے نزدیک سوائے شطحیات کے یہ ملفوظات اور کچھ بھی نہیں ہیں۔ ہمارے خیال کی تصدیق خود مرزا صاحب کے اقوال ہیں کہ جن میں عند الصحۃ بیان کیا ہے کہ میرا منکر کافر نہیں ہے۔

چنانچہ اخبار بدر، ج ر نمبر ۱۹، ۲۰، ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء ص ۶، میں جو اقوال مرزا صاحب

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے شائع ہوئے ہیں ان میں لکھا ہے کہ "مرزا صاحب نے اپنی وفات سے پہلے ایک دن فرمایا تھا کہ جو ہم کو کافر نہیں سمجھتا ہم اسے کافر نہیں سمجھتے لیکن جو ہمیں کافر کہتا ہے اگر ہم اس کو کافر نہ جانیں تو حدیث شریف کے خلاف ہوگا۔" اس قول میں اپنی حرکات کو بالائے طاق رکھ کر وجہ تکفیر میں اپنی نبوت کو پیش نہیں کیا۔ بلکہ یہ وجہ گزاری ہے کہ مسلمان کو کافر کہنا کفر ہوتا ہے۔

(ب) مماثلۃ بالمسیح علیہ السلام: عام لوگ اس اشتباہ میں پڑے رہتے ہیں کہ جب مرزائیوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہیں تو مرزا کہاں سے مسیح بن گیا؟ اور اگر مرزا صاحب حضرت عیسیٰ ہی بن کر آئے ہیں تو ان کے صفات ان میں کہاں موجود ہیں؟ اور چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کے نازل ہونے سے پہلے ظہور امام مہدی رضی اللہ عنہ ضروری تھا تو وہ کب ظاہر ہوئے اور اگر خود ہی مرزا صاحب امام مہدی تھے تو ان میں امام صاحب کا حلیہ اور اوصاف کہاں ملتے ہیں؟ اور یہ شبہ بھی پڑتا ہے کہ جب مرزا صاحب امام مہدی اور حضرت مسیح دو نوں بنتے ہیں تو دونوں کے اوصاف کا ان میں موجود ہونا ناممکن ہوگا کیونکہ ایک شخص میں دو آدمیوں کا حلیہ اور صفات کا پایا جانا قرین قیاس نہیں ہے بالخصوص جبکہ ایک جوان ہو اور دوسرا جوانی گزار چکا ہو تو ایسے دو شخصوں کا رنگ ڈھنگ اور وضع قطع بالکل ہی الگ ہوتی ہے اس لئے مرزا صاحب کا دعویٰ بالکل غلط ہے مگر عوام الناس یہ نہیں جانتے کہ مرزا صاحب نے ان مشکلات کو کس طرح حل کیا ہوا ہے اور کس طرح ان تمام اعتراضات سے بچ کر نکل گئے ہیں کہ غیر احمدی دیکھتے ہی رہ گئے ہیں، اور ان حالات کے بعد جب یہ سوالات پیش کئے جاتے ہیں تو مرزائی مناظر یوں کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ تم کو اسلام کی کچھ بھی خبر نہیں ہے مرزا صاحب بھی ایسے آدمیوں کو اپنی تصانیف میں نادان اور جاہل کہہ گئے ہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب نے اس موقع پر اپنے مراق کے زور سے یوں تخیل جما رکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تو مر گئے ہیں اور جن احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح یا عیسیٰ ابن مریم آسمان سے اتریں گے تو چونکہ کوئی مردہ اس دنیا میں واپس نہیں آیا اور نہ آتا ہے اس لئے اس نزول عیسیٰ سے یہ مراد ہے کہ امت محمدیہ میں ایک شخص پیدا ہوگا کہ جس کو خدائے تعالیٰ اپنے الہام میں عیسیٰ کے نام سے پکارے گا اور وہ ابن مریم (ایک پاکدامن عورت کا بیٹا) بن کر ظاہر ہوگا تو گویا ''مسیح'' کا لفظ تین مقام پر استعمال ہوا ہے۔ **ایک** مسیح دجال پر کہ جس سے مراد پادری یا عیسائی لوگ مراد ہیں۔ دوم مسیح ناصری پر جو ابن مریم موضع ناصرہ کے باشندے تھے اور بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے اور واقعہ صلیب کے بعد کشمیر میں ۸۷ برس روپوش ہو کر مر گئے اور محلّہ خانیار میں دفن ہوئے۔ سوم مسیح محمدی پر جس کی متعلق احادیث میں آیا ہے کہ قتل خنازیر اور کسر صلیب کرے گا جس سے مراد یہ ہے کہ عیسائیوں کا مقابلہ کرے گا اور نصرانیت کو جڑ سے اکھیڑ دیگا۔ چنانچہ مرزا صاحب نے ''براہین احمدیہ'' لکھ کر عیسائی مذہب کی بنیاد کھوکھلی کر دی ہے اور اپنے زمانہ میں مرزا صاحب ہی ہدایت پر قائم ہیں ان کے منکر جس قدر بھی ہیں سب گمراہ یا کافر ہیں کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ **لا مھدی الا عیسٰی** مہدی اور عیسیٰ ایک ہیں۔ اس لئے مرزا صاحب ہی امام مہدی بھی ہیں اور چونکہ ''مسیح محمدی'' کے متعلق یہ لکھا ہے کہ وہ حاکم فیصل ہو کر آئیں گے اس لئے مرزا صاحب کو پورا اختیار ہے کہ اپنے اجتہاد سے جس مسئلہ اسلامی کو چاہیں مسترد کر دیں اور جس مسئلہ کو چاہیں قبول کریں اور یہی وجہ ہے کہ مرزا صاحب نے تفسیر اپنی گھڑلی ہے اور مطلب کی حدیثیں چن لی ہیں اگر چہ وہ موضوع تھیں باقی احادیث کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا ہے اگر چہ وہ صحیح اور بالکل سچی تھیں کیونکہ اس وقت احادیث کے صحت وسقم کا معیار صرف مرزا صاحب کی ذات مبارک ہے اور بس۔

ناظرین! اس مراقی اور بے دلیل داستان سازی سے بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا صاحب نے اسلام میں اپنا مذہب قائم کرنے میں کس قدر جرأت سے کام لیا ہے اور کس طرح اسلام کا پہلو بدل ڈالا ہے اہل اسلام کو فخر تھا کہ قرآن وحدیث کے مفہوم کو کوئی نہیں بدل سکتا مگر یہاں آکر یہ دعویٰ ٹوٹتا ہوا نظر آتا ہے۔ کیونکہ ''مسیح محمدی'' کا مسئلہ ایجاد کرنا، احادیث کی صحت وسقم کا معیار اپنی رائے کو قائم کرنا، قرآن شریف کی آیات میں تصرف جدید سے نئے نئے مفہوم پیدا کرنا صاف بتلا رہا ہے کہ مرزا صاحب نے گو لفظ تو اسلام کے تبدیل نہیں کئے مگر معنی اور مفہوم تبدیل کرنے میں ساری کسر نکال دی ہے اور اس پر یہ شوخی دکھلائی ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک قرآن شریف کا ایک حرف یا ایک حرف کا شوشہ بھی منسوخ نہیں ہوا اور باایں ہمہ اپنے الہامات کو قرآن شریف کی طرح قطعی اور وحی ربانی تصور کیا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ انکے خیال میں قرآن شریف کی تکمیل ان الہامات کے ذریعہ سے ہوئی ہے ورنہ اسلام نامکمل تھا جیسا کہ ''درثمین'' کی نظم میں مذکور ہو چکا ہے۔

جن لوگوں نے بہائی مذہب کا مطالعہ کیا ہے وہ سمجھ چکے ہیں کہ جو کچھ بھی مرزا صاحب نے چالیں چلیں ہیں سب کی سب بہائی مذہب سے سیکھی ہیں مگر ذرا نوعیت میں فرق کر لیا ہے تا کہ لوگوں کو سرقہ مذہبی کا شبہ نہ پڑے فرق صرف اتنا رکھ لیا ہے کہ بہائی مذہب کے بانی نے صاف کہہ دیا تھا کہ قرآن شریف بحکم آیۂ **ولکل اجل کتاب** اس زمانہ میں قابل تعمیل کتاب نہیں رہی اس لئے ضرورت تھی کہ دوسری کتاب نازل ہو چنانچہ کتاب اقدس لکھی گئی جس میں اسلام کو منسوخ دکھلایا اور اسی قسم کے اور رسائل لکھے کہ جن میں مناظرانہ پہلو اختیار کر کے اپنی نبوت، اپنی وحی اور اپنے الہام کو ثابت کیا مگر اہل اسلام نے اس کو کافر مطلق قرار دے کر ایران میں قتل کیا اور اس کی تعلیم کو زندقہ اور ارتداد ثابت کیا جب اسکا ایران میں خاتمہ ہو گیا اور اس کی تعلیم سے مرزا صاحب متاثر ہو چکے تو جناب نے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نبوت کا دعویٰ کرنا شروع کر دیا مگر صفائی یہ کی کہ بظاہر اس ایرانی نبی کے خلاف اپنے مذہب کی بنیاد رکھی۔ چنانچہ مرزا صاحب نے قرآن کے الفاظ کو تو نہ بدلا لیکن اس کے مفہوم پر جو تیرہ سو سال سے اہل اسلام میں مسلمہ طور پر تسلیم کیا جا چکا تھا اپنے الہام کی آڑ میں چھاپہ مارا اور احادیث کا تو سرے سے ہی انکار کر دیا سوائے ان احادیث کے جو ان کے مطلب کی ٹھہریں اور اسی طرح تنسیخ سے ثابت کر دیا کہ ''ایرانی مسیح'' (بانی مذہب بہائی) نے قرآن کو قطعاً منسوخ کر دیا اور قابل عمل نہ رہنے دیا تھا۔ مگر مرزا صاحب نے اپنی استادی سے اندر ہی اندر سے اس کی جڑیں اکھیڑ ڈالیں اور بظاہر اسلام کے خیر خواہ، دردمند اور مبلغ اسلام کہلاتے رہے یہی وجہ تھی کہ دورخی چال سے علماء اسلام نے مرزا صاحب کو دجال، کذاب اور مفتری کا خطاب دیکر مسترد کیا اور مسیح ایرانی کی طرح مسیح قادیانی کو بھی جوتے سے ٹھکرا دیا کیونکہ ان کے نزدیک یہ امر پایۂ تحقیق تک پہنچ چکا تھا کہ (**عدو کاشح اضر من عدو فاضح**) کھلم کھلے دشمن سے اندرونی دشمن زیادہ مضر واقع ہوتا ہے۔

(ج) **دعویٰ نبوت**: مرزا صاحب نے اپنے دعاوی کی بنیاد پہلے پہل اپنے تقویٰ اور پرہیز گاری پر رکھی۔ پھر خوابوں کی ذریعہ اپنے مراقی خیالات شائع کئے اور علمائے اہل اسلام ان کی طرف سے خیر خواہی کرتے رہے اور جو خواب الٹا بھی ہوتا اس کی تاویل ایسے طور پر کرتے کہ وہ مرزا صاحب کے حق میں مفید پڑتا لیکن مرزا صاحب نے جب بلند پروازی شروع کی اور سوداوی آوازوں کو فرشتہ کی آواز سمجھنے لگے، تقدس کا زور ہو گیا، مریدوں کی کثرت ہو گئی، مال و دولت بھی جمع ہو گئے تو ''امام مہدی'' بننے کی سوجھی اور اس وقت علمائے اسلام نے مرزا صاحب کی طرف داری چھوڑ دی اور الگ ہو گئے اور اس مسئلہ میں حیص بیص شروع کر دی مگر جب الہام نے زور پکڑ لیا اور حکیم نور الدین اور حکیم احسن امر وہی ساتھ شامل ہو گئے تو ''مثیل مسیح'' بننے کا دعویٰ کیا اور چاروں طرف سے تردید کی بوچھاڑ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہونے لگی۔تب مرزا صاحب کی طرف داری میں دونوں مذکور الصدر حکیم جان توڑ کوشش سے اخیر دم تک لڑتے رہے اور مخالفین کی تردید میں بہت سے رسالے لکھ مارے۔آخر جب مذہب مرزائیت کی بنیاد پڑ گئی اور منارۃ المسیح بنایا گیا تو مثیل مسیح کی بجائے ''مسیح محمدی'' کا رنگ بدلا اور اس نو پید خیال پر ایسے اڑ گئے کہ باوجود ہزار تردیدوں کے اپنے الہام کے ذریعہ سے یہی کہتے رہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں کشف کے ذریعہ یہ مسئلہ بتایا ہے اور آج تک امت محمدیہ میں سے کسی ایک پر بھی یہ مسئلہ منکشف نہیں ہوا۔اس کے بعد جب یہ وادی بھی طے ہو چکی تو یہ منوانا شروع کر دیا کہ مسیح کا لفظ نبوت پر شامل ہے اس لئے مرزا صاحب نبی ہیں مگر خاتم الانبیاء کے ماتحت ہیں ورنہ ایرانی مسیح کی طرح اسلام مٹانے کو نہیں آئے اور جب یہ منزل بھی گزر گئی تو اپنی وفات سے پہلے جو تازہ ترین پرچہ اخبار عام لاہور کا چھپا تھا اس میں اعلان کر دیا کہ ہم بفضل خدا نبی اور رسول ہیں جس کا مطلب یہ تھا کہ تمام قیود سے پاک ہو کر نبوت مطلقہ کا درجہ حاصل ہو گیا ہے اور تمام ابتدائی مدارج طے ہو چکے ہیں اس سے پہلے ''اخبار بدر'' ۵ مارچ ۱۹۰۸ء میں اعلان کیا تھا کہ'' ہمارا دعویٰ کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔''

(د) دعویٰ الوہیت: ''آئینہ کمالات اسلام'' ص/۵۶۵ میں مرزا صاحب نے قرب نوافل کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے استدلال کے موقع پر یوں لکھ دیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا تو میرا غصہ اس کا غصہ ہو گیا، میرا حلم اس کا حلم ہو گیا، میری حلاوت اور تلخی اس کی حلاوت اور تلخی ہو گئی اور میری حرکت و سکون اسی کی حرکت و سکون ہو گئی اور جب میں اس حالت میں مستغرق تھا تو میں یوں کہہ رہا تھا کہ اب ہمیں اپنا نظام جدید پیدا کرنا چاہئے اور نئی زمین بنانی چاہئے تو میں نے زمین و آسمان بالا جمال پیدا کئے جس میں ترتیب و تفریق نہ تھی تو پھر میں نے ترتیب و تفریق شروع کر دی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جبکہ میں نے دیکھا کہ خدا خود ترتیب و تفریق پیدا کرنا چاہتا ہے تب میں نے یقین کیا کہ میں اس کے پیدا کرنے پر پوری قدرت رکھتا ہوں تو میں نے پہلا آسمان پیدا کر لیا اور کہا کہ **انا زینا السماء الدنیا بمصابیح** پھر میں نے کہا کہ **نرید ان نخلق الانسان من سلالة من طین** ہم انسان کو پکی مٹی سے پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

"توضیح المرام" ص ر ۲۷ میں لکھتے ہیں کہ میرا مقام اور حضرت عیسیٰ کا مقام وہ ہے کہ اگر ہم دونوں خدا کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کریں تو صحیح ہوگا اور عنقریب میں دعویٰ کروں گا کہ میں خود خدا ہوں اور مجھ سے الوہیت کا دعویٰ ظاہر ہوگا اور میری تصدیق کرنے والے اسے مان لیں گے۔

"براہین احمدیہ" کا مشہور الہام ہے کہ خدا نے مجھے کہا۔(**انا منک وانت منی. انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی**) میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے۔ تو میری توحید و یکتائی کی جگہ ہے۔

اس واقعہ پر مرزائی تاویل کرتے ہیں کہ زمین و آسمان پیدا کرنے کے متعلق خواب تھا مگر **انا منک وانت منی** تو ضرور ہی الہامی صورت میں ہیں اس لئے اگر پہلا دعویٰ الہام نہ بھی ہو تو دوسرے الہام ملانے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے یوں دعویٰ کیا تھا کہ:

۱......میں اور پیغمبر ﷺ ایک ذات ہیں۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

۲......میں نے یقین کیا کہ میں وہی خدا ہوں۔ (آئینہ کمالات ص ۵۶۵)

۳......میں خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کروں تو صحیح ہے۔ (توضیح المرام ص ر ۲۷)

نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ، مرزا غلام احمد اور خدا تعالیٰ ایک بھی ہیں اور تین بھی اور یہی تثلیث ہے جو اناجیل میں مذکور ہے۔ اور تثلیث کا ماننے والا جب اسلام میں خارج از

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلام قرار دیا گیا ہے تو خود مدعی تثلیث کب اسلام میں داخل رہ سکتا ہے۔

اس موقع پر تناسخ کا مسئلہ بھی حل ہو گیا ہے اور ثابت ہو گیا ہے کہ مرزا صاحب تناسخ کے قائل تھے مگر صرف اپنے لئے اور اپنے تقدس کے واسطے۔ کیونکہ "آئینہ کمالات اسلام ص ۲۵۴" میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت مسیح کو اس زہریلی ہوا کا پتہ لگ گیا جو عیسائیوں میں چل رہی تھی تو آپ کی روح نے آسمان سے اترنے کیلئے حرکت کی اور یاد رکھو کہ" وہ روح میں ہی ہوں۔" اور اسی "آئینہ کمالات" کے ص ۲۴۳ میں یوں بھی لکھتے ہیں کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام کی روح کو عیسائیوں کی دجالیت کا علم ہوا اور صفت دجالیت عیسائیوں میں کمال تک پہنچ گئی تو وہ روح حرکت میں آئی۔ خواجہ کمال الدین نے اپنی کتاب "کرشن اوتار" کے ص ۳۰ میں اس مشتبہ دعوی کا سارا بہروپ کھول کر رکھ دیا ہے آپ لکھتے ہیں کہ "کرشن اپنے وقت میں بے شک ہو گزرا ہے مگر خدا تعالیٰ کو قدرت ہے کہ اپنے ایک ہزار مظہر کرشن کی مانند پیدا کرے چنانچہ وہی ہوا۔ مثلاً پہلا کرشن اوتار نبی عرب جناب محمد رسول اللہ ﷺ عرب میں ظاہر ہوئے اور ان دنوں میں آخری کرشن اوتار مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔"

اب ان تصریحات کے ہوتے ہوئے ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مرزائی تعلیم میں تناسخ اور روپ بدلنے کا مسئلہ ہندوؤں کی طرح تسلیم شدہ امر نہیں ہے۔ کچھ مرزائی اس سے نفرت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ **انا منک و انت منی** کا مطلب یہ ہے کہ میں اور تو ہادی خلق ہونے میں متحد ہیں گویا اس جگہ بعض صفات کے لحاظ سے محبت کے طور پر یہ لفظ کہا ہے جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا **فمن تبعنی فانه منی** میرے تابعدار مجھ سے ہیں اور خود نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ **سلمان منا اهل البیت** حضرت سلمان ہم میں سے ہیں۔ لیکن یہ عذر قابل تسلیم نہیں ہے کیونکہ انسان تو دوسرے انسان کے متعلق اتحاد صفاتی کا دم بھر سکتا ہے مگر خدا تعالیٰ کی صفات اور ذات میں کوئی شریک نہیں ہو سکتا ورنہ توحید کا تخم بھی نہیں رہتا اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلام اور شرک میں صرف لفظی فرق رہ جاتا ہے۔

ان تمام حوالہ جات اور دعاوی سے ہم ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو مراق اور دوران سر ضرور تھا جس کی وجہ سے ان کی دماغی حالت بالکل خراب تھی اور جو جو علامات طبیبوں نے لکھے ہیں سب کے سب آپ میں موجود تھے ورنہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم مرزا صاحب کو آپ کی آخری گھڑی تک ہی صحیح المزاج تسلیم کریں کیونکہ مرزا صاحب کا سارا لٹریچر ہی اس قسم کا ہے کہ کسی جگہ کچھ کہتے ہیں اور دوسری جگہ اس کے خلاف کہنے لگ جاتے ہیں اور مریدوں کو مصیبت آپڑتی ہے کہ دونوں مخالف اقوال کو کیسے درست کر کے دکھلائیں۔ اس لئے کچھ تو تنگ آ کر کہہ دیتے ہیں کہ مرزا صاحب کو اس موقع پر غلطی لگی تھی کیونکہ اجتہادی مسائل میں غلطی کا ہونا بہت ممکن ہے لیکن جس بحث کو ہم نے چھیڑا ہوا ہے وہ اجتہادی نہیں ہے بلکہ الہامی اور کشفی ہے اس میں غلطی کا اعتراف کرنا ان کے خدا اور الہام کرنے والے کو غلط کر دینے کے برابر ہوگا۔

کچھ مرزائی ایسے بھی ہیں کہ جن کو مخالفین کی بات کا کچھ تصور ذہن میں آ جاتا ہے اور وہ کچھ ہٹ دھرمی سے پرہیز کرتے ہیں ایسے موقع پر ان کا یہ عذر ہوتا ہے کہ ایسے الہامات ''متشابہات'' ہیں ہم کو ان کا علم نہیں ہے گویا ایک شخص دعویٰ الوہیت یا تثلیث کر رہا ہے ہم اس کو یوں ہی ٹال دیتے ہیں کہ یہ آیت متشابہ ہے۔

بھلا یہ کون سا اسلام ہے اور کون سی دینداری ہے ورنہ جس قدر اسلام میں ایسے مدعی واجب القتل قرار پا کر جہنم رسید ہو چکے ہوں، کہنا پڑتا ہے کہ وہ بھی صحیح الاسلام تھے اور ان کا دعویٰ بھی کسی تاویل کے ماتحت صحیح تھا۔ حالانکہ خود مرزائی مانتے ہیں کہ سیح ایرانی واجب القتل تھا کیونکہ اس نے بھی نبوت اور الوہیت کا دعویٰ کیا تھا مگر فرق اتنا ہے کہ اس نے نئی شریعت کا دعویٰ کیا تھا اور مرزا صاحب نے تجدید اسلام کا دم بھرا تھا جس کے ضمن میں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ سب کچھ کر گزرے تھے جو مسیح ایرانی نے قتل ہونے تک کرنا تھا۔

ایک محقق لکھتا ہے کہ مراق مرزا کا ثبوت محتاج دلیل نہیں ہے جو لوگ قبر مسیح کے متعلق مرزا صاحب کی تحریر پڑھتے ہیں کہ مسیح کی قبر کوہ جلیل میں ہے یا یوروشلم میں یا مدینہ منورہ میں یا کشمیر میں یا جنہوں نے ''ازالہ اوہام'' کی ان عبارتوں کا مطالعہ کیا ہے کہ جن میں مرزا صاحب یوں رقم طراز ہیں کہ جس مہدی اور مسیح کا انتظار تھا وہ میں ہی ہوں۔ اور جب کوئی خیال آتا ہے تو لکھ دیا ہے کہ جو مسیح دمشق میں اترے گا میں اس سے انکار نہیں کر سکتا ممکن ہے کہ خونی مہدی بھی پیدا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ میرے جیسے ہزاروں مثیل مسیح اور مثیل مہدی پیدا ہوں۔ یا جنہوں نے وفات مسیح کے متعلق مرزا صاحب کا استدلال **توفیتنی** سے پیش کیا ہوا پڑھا ہے کہ جس میں وہ کبھی اسکو ماضی بناتے ہیں اور کبھی مضارع۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ ایسے کلمات صحیح الدماغ کی زبان سے نہیں نکل سکتے اس لئے جو کچھ بھی مرزا صاحب نے کہا ہے یا کیا ہے اپنے مایہ ناز مالیخولیا اور دوران سر کے ماتحت کیا ہے ورنہ صحیح المزاج ایسے متضاد اور مشتبہ اقوال سے ضرور اجتناب کریگا۔

اس موقع پر مرزائی الزامی طور پر جواب دیا کرتے ہیں کہ اگر مخالفین نے مرزا صاحب کو مجنون یا مختل الدماغ کہہ دیا ہے تو یہ سب کچھ آپ کی صداقت کا نشان ہوگا۔ کیونکہ آپ کو بذریعہ الہام کہہ دیا گیا ہے کہ **(ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل)** ''تجھے یہ لوگ وہی گالیاں دیں گے اور وہی اتہام لگائیں گے جو پہلے انبیاء کے بارے میں کہتے تھے۔'' اس عذر کی تردید میں ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ کبھی ہم نے مرزا صاحب کو مجنون کا خطاب نہیں دیا کیونکہ ''مراق اور جنون'' ایک ہی ہوتے ہیں صرف فرق اتنا ہے کہ مراق کمزور ہوتا ہے اور جنون میں مرقیہ علامات نہایت شدت سے ہوتے ہیں۔ مرزا صاحب کو مراقی کہنا گویا مجنوں کہنے کے مساوی ہے لیکن اس عذر کی تردید یوں ہو سکتی ہے کہ انبیاء

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سابقین علیہم السلام میں سے کسی نے اپنے مراق یا جنون کا خود اقرار نہیں کیا اور مرزا صاحب خود اقراری نہیں کرتے بلکہ اس کو اپنی صداقت کا نشان بھی بتلاتے ہیں تو پھر مرزا صاحب کی حالت کو دوسرے انبیاء علیہم السلام کی حالت پر قیاس کرنا کیوں جہالت نہ ہوگا؟ قرآن شریف میں سورۂ سبا کھول کر دیکھو اس میں آپ کو صاف نظر پڑے گی ﴿قُلْ اِنَّمَا اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ﴾ "یا رسول جو لوگ آپ کو دیوانہ یا مجنون کہتے ہیں ان سے صرف ایک امر کا مطالبہ کرو کہ ایک ایک یا جماعت بن کر میرے دماغ کی تشخیص کرو کہ آیا میرے دماغ میں جنون تو نہیں ہے؟"

مگر ہم دیکھتے ہیں کہ کسی کو اس پڑتال کی جرأت نہ ہوئی اور ان کا زبانی دعویٰ غلط ہو گیا کہ رسول کے دماغ میں فتور آ گیا ہے آیا۔ مرزا صاحب نے بھی جو اپنے آپ کو حضور علیہ السلام کا ظہور ثانی بتاتے ہیں کبھی اپنی تصانیف میں اپنے مراق اور اختلال دماغ کی نفی میں کوئی چیلنج دیا ہے کہ کوئی ثابت کرے کہ میں (مرزا) پاگل نہیں ہوں؟ بلکہ یہاں تو فخریہ طور پر کہا جاتا ہے کہ ہمارا دماغ ٹھیک نہیں ہے اور ساتھ ہی "ظہور ثانی" کا دعویٰ بھی ہے اور یہ اجتماع ضدین بھی اہل عقل کے نزدیک ناممکن ہے۔

ہمیں افسوس ہے کہ مرزا صاحب کے عہد میں یا بعد میں جن لوگوں نے دعویٰ مہدویت یا ادعائے نبوت کیا ہے ان کو تو یوں کہہ کر ٹال دیتے رہے کہ وہ پاگل تھے اور ان کا دماغ صحیح طور پر کام نہیں کر سکتا تھا حالانکہ ان کا اپنا اقرار موجود نہ تھا کہ وہ مراقی ہیں مگر مرزا صاحب خود اپنی دیوانگی کا اقرار کرتے ہیں اور یہ مرید انکی تصدیق کرتے چلے جا رہے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ شاید تصدیق کنندگان بھی ایسے ہوں گے۔

"بدر" ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۴ میں منشی احمد حسین احمدی لکھتے ہیں کہ "پیسہ" اخبار میں عبدالعزیز تھانیسری نے خلیفہ وقت ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو میں نے وہ دعویٰ پاؤں سے ٹھکرا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر دور پھینک دیا اور مسکرا کر کہا کہ ایسے مختل الدماغ (مراقی) کی بے جوڑ باتوں پر کون توجہ دے سکتا ہے۔ افسوس کہ منشی صاحب کو مرزا صاحب کے مراق پر اطلاع نہ تھی اور اگر تھی تو اپنا دماغ درست نہ تھا ورنہ کبھی بھی مرزا صاحب کی بیعت میں داخل نہ ہوتے اور کسی وقت بھی "اخبار بدر" میں دوسروں کی تضحیک شائع کرنے میں جرأت نہ کرتے۔ مگر ان کو کیا معلوم تھا کہ ان کی اشاعت نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مرزائیوں نے بھی یہ تسلیم کر لیا ہے کہ "مراقی کا قول معتبر نہیں ہے" لیکن یہ عمل پیرا نہیں ہوئے۔

۴..... بروز، ظل، انعکاس اور تناسخ

مرزائی تعلیم کا کافی طور پر ایک پُر مغز مطالعہ کرنے والا یہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ مرزائی مذہب کے بانی نے پہلے صرف صوفیائے کرام میں اپنی جگہ لی تھی اس کے بعد آپ نے مہدی دوراں، مصلح، منذر اور مامور من اللہ بننے کا دعویٰ کیا تھا اور جب لوگوں میں اسکی پوری شہرت ہوگئی تو مسیح محمدی اور مثیل عیسیٰ علیہ السلام بلکہ مثیل جملہ انبیاء علیہم السلام کا نعرہ لگا دیا اور آخر جب مریدں میں مقبولیت کی استعداد کافی طور پر نظر آئی تو خالص نبوت کا دعویٰ شائع کر دیا۔ مگر جب مرزا صاحب کا اپنا اقرار موجود تھا کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ آخرالانبیاء ہیں تو اپنی نبوت کے لئے کئی بہانے سوچ لئے۔

اول: یہ کہ مسیح محمدی جب مثیل مسیح ناصری ہے اور جب مسیح ناصری کو نبی تسلیم کیا گیا ہے اس لئے مرزا صاحب (مثیل مسیح) کو بھی نبی تسلیم کرنا پڑے گا۔

دوم: یہ کہ ختم رسالت کا دعویٰ اس صورت میں ممنوع ہے کہ مدعی نبوت اسلام کو مٹانے کیلئے نبوت جدید پیش کرے نہ کہ وہ نبی بھی حکم امتناعی میں داخل ہوگا جو اسلام کی تائید میں اپنی نبوت پیش کرتا ہو۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سوم: یہ کہ کمال اتباع نبوی کیوجہ سے میں اور محمد یکذات ہو گئے ہیں اسلئے جو نبوت محمدی ظہور اول میں وقوع پذیر ہوئی تھی وہی نبوت ظہور ثانوی میں نمودار ہوئی ہے یعنی نبوت محمدیہ کیلئے دو دفعہ ظاہر ہونا مقدر میں لکھا تھا اس لئے نبوت قادیانی خود نبوت محمدی ہے کوئی غیر نبوت نہیں ہے۔

چہارم: یہ کہ لفظ خاتم النبیین اور حدیث نزول مسیح کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے مذاہب میں مدعی الہام (نبی) کا موجود ہونا ناممکن ہو گیا ہے مگر اسلام میں جزو نبوت کے ماتحت سلسلہ وحی والہام جاری رکھا گیا ہے جو مسیح کے نام سے اخیر زمانہ میں پایا جائے گا اس لئے نبوت قادیانیہ کا استثناء موجود ہے۔

پنجم: یہ کہ قادیانی نبوت، نبوت محمدی کا ظل اور سایہ ہے۔ یا یوں کہو کہ مرزا صاحب کا آئینہ دل بالکل صاف ہو گیا تھا۔ جس میں نبوت محمدیہ کا پورا نقشہ اور مکمل فوٹو کھنچ گیا تھا اسلئے یہ نبوت بھی ختم رسالت کے برخلاف نہیں ہے کیونکہ یہ اُس ﷺ کا بروز ظل اور عکس ہے اور صوفیائے کرام کے نزدیک ایسی نبوت کا اعتراف بھی موجود ہے۔

ششم: یہ کہ جزوی نبوت اور نبوت کا چالیسواں جزو قیامت تک باقی ہے جس سے مراد مبشرات ومنذرات ہیں جو کثرت مکالمہ کے حاصل کرنے والے کو حاصل ہوتے ہیں۔ اور رویائے صادقہ مثل فلق الفجر رونمائے صدق وصفا ہو کر نبوت بن جاتے ہیں۔

ہفتم: یہ کہ کثرت مکالمہ کا نام ہی ہم نے نبوت رکھ لیا ہے (**ولکل ان تصطلح ولکل امریء مانوی**) اور یہی مراد محدثیت سے ہے جس کا اجراء اور امکان احادیث کی رو سے ثابت ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی محدث سمجھا گیا ہے۔

بہر حال اس قسم کے حیلوں اور بہانوں سے مرزا صاحب نے ختم رسالت کا روڑہ اپنے راستہ سے نکال دیا اور لوگوں کو ایسے گورکھ دھندے میں پھنسا دیا کہ اگر اس کا ایک کندہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کھولتے ہیں تو دوسرا سامنے آجاتا ہے آخر کب تک کھولتے جائیں گے اور آخیر میں کم از کم یہ تو کہنا پڑے گا کہ مرزا صاحب کا ادعا بھی کچھ معنی رکھتا ہے جس کی تردید کوئی آسان امر نہیں ہے لیکن جو شخص اسلامی تعلیم کی تصریحات پر سرسری نظر بھی رکھتا ہے اسکے سامنے یہ تمام عذر بدتر از گناہ ہیں اور انکا بطلان اظہر من الشمس ہے کیونکہ ......

ا...... مسیح محمدی اور مسیح ناصری الگ الگ تسلیم کرنا اسلامی تصریحات کے خلاف ہے اور آج تک کسی آیت یا حدیث میں اس کا ثبوت پیش نہیں کیا گیا اس لئے یہ تفریق مرزا صاحب کی دماغ سوزی کا نتیجہ ہے اور بس! اب اس اختراعی بنیاد پر جو دیواریں اوپر اٹھائی جائیں گی سب کی سب بے بنیاد متصور ہوں گی۔

۲...... یہ عذر پیش کرنا کہ نبوت قادیانی نبوت محمدیہ کے حق میں ہے اسلئے اس کو ممنوع قرار نہیں دیا جائے گا، بالکل غلط ہے کیونکہ امتناع نبوت و ختم رسالت نے تمام قسم کی نبوتوں کا فیصلہ کر دیا ہے۔ مرزا صاحب خود مانتے ہیں کہ ختم رسالت کے ماننے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کوئی نبی خواہ نیا ہو یا پرانا نہیں آسکتا اسی تعمیم کے بعد یہ تعمیم بھی ان پر واجب ہے کہ خواہ تابع یا آپ کے حق میں ہو یا مخالف اور ناسخ اسلام ہو وہ بھی نہیں آسکتا اور یہ تعمیم اسلام میں ابتداء سے چلی آئی ہے اس اجماعی تعمیم کا خلاف صرف مرزا صاحب نے کیا ہے اور وہ بھی صرف اپنی ذات کیلئے۔ ورنہ اگر دوسرے شخص کی نبوت اس معنی میں پیش کی جاتی تو ہمیں امید تھی کہ کبھی اس تعمیم سے انکار نہ کرتے۔

اس موقع پر ہمیں حدیث سازوں کا قصہ پیش نظر آرہا ہے کہ ایک دفعہ کسی حدیث ساز سے پوچھا گیا کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ (**من كذب على متعمدا فليتبوا مقعده من النار**) ''جو شخص مجھ پر افتراء کرتا ہے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں خود ہی تلاش کر لے۔'' اور تم اس حدیث کے خلاف جھوٹی حدیثیں کیوں گھڑا کرتے ہو؟ تو حدیث ساز نے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کہا، کہ اس حدیث میں علی کا لفظ موجود ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے برخلاف اسلام کونقصان پہنچانے کی خاطر حدیث گھڑنا حرام ہے ورنہ باریک اشارہ یہ ہے کہ اگر اسلام کی خاطر یا اس کی تائید میں کوئی افتراء باندھا جائے تو جاتے ہی بہشت کا دروزہ کھلا ہوا ملے گا۔ ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ افتراء ہر حالت میں گناہ کبیرہ ہے خواہ مفید ہو، یا نقصان دہ۔ اسی طرح دعویٰ نبوت ہر طرح ممنوع ہے خواہ مفید ہو خواہ مضر اور یہ اصول بالکل ظاہر ہے کہ حیلہ وبہانہ سے کسی حرام کوحلال نہیں بنایا جاسکتا کیا کوئی شخص زنا اور شراب کواس لئے حلال بنا سکتا ہے کہ حضور نے فرمایا تھا کہ اخیر زمانہ میں زنا اور شراب خوری بہت ہوگی اور جب تک اسکی اشاعت یا اسکا ارتکاب نہ کیا جائے اس پیشینگوئی کی صداقت ظاہر نہیں ہوسکتی اس لئے باریک اشارہ یہ ہے کہ یہ دونوں اخیر زمانہ میں حلال ہو جائیں گے۔ پس اگر مرزا صاحب کا عذر صحیح ہے تو اس بے ایمان کا عذر بھی صحیح ہوگا۔ ورنہ ہمارے نزدیک ایسے حیلے بہانے اہل اسلام کے لیے موزوں اور مناسب نہیں ہیں۔

۳.....نبوت محمدیہ کا دو دفعہ ظہور بھی اسلامی تصریحات کے صریح خلاف ہے اور اس کی بنیاد تناسخ (اور روپ بدلنے) پر ہے اور اہل توحید و اہل شرک کے درمیان بھی مسئلہ امتیازی فرق رکھتا ہے۔ اگر ہم اس کوتسلیم کرلیں تو ہم کو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ حسب تصریحات ہنود انکے راجے مہاراجے سارے خدائے تعالیٰ کا مظہر اور روپ تھے اور یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ ایسے انسان کی پرستش خلاف توحید نہیں ہے۔ اگر یہی بات صحیح تھی تو مرزا صاحب جب تھوڑی دیر کیلئے خدا بن گئے تھے تو مریدوں کو کیوں حکم نہیں دیا تھا کہ مجھے سجدہ کرو اور میری ہی پرستش سے نجات حاصل کرو۔ مگر ایسا کرنے سے مرزا صاحب خود محترز رہے کیونکہ ان کے ضمیر نے خود ان کو بتا دیا تھا کہ ایسے شطحیات کا کچھ خیال نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس قسم کے اتکلیات اعتقادی مسائل میں کارآمد نہیں ہوا کرتے ان سے صرف اتنا ہی فائدہ ہوتا ہے کہ"

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مریدوں نے سن کر اپنا مال و جان قربان کر دیا اور بس۔" اور یہ خیال کرنا کہ ﴿وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ سے اشارہ سمجھ میں آتا ہے کہ" اخیر زمانہ کے لوگوں میں نبوت محمدیہ کا ظہور ثانوی ہوگا۔ جس سے آخری زمانہ کے مسلمان صحابہ کے درجہ تک پہنچ جائیں گے اور وہ یہی جماعت قادیانیہ ہے۔" بالکل غلط ہے کیونکہ اس قسم کے خیالات کا پیدا کرنا قرآن شریف میں تحریف کہلاتا ہے کیونکہ ہمیں اسکا وہ معنی تسلیم کرنا ہوگا جو اسلام کے کسی اصول کے مزاحم نہ ہو اور اس کی بنیاد اسلامی دیوار کو بیخ و بن سے نہ گرا دیتی ہو یا اس سے اسلامی عمارت کو کسی قسم کا خطرہ پیدا نہ ہوا ہو بلکہ ایسے مضرات سے بچنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ قرآن کا مفہوم جو بھی پیش کیا جائے اسکی منقولی سند میں کسی معتبر ہستی کا قول پیش کیا جاسکے تا کہ تحریف و تنسیخ کے الزام سے مخلصی ہو۔ کیا اب مرزائی کوئی منقولی سند اس موقع پر پیش کر سکتے ہیں؟ ورنہ اگر اس قسم کی کج بحثی شروع کی جائے تو ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ نبوت محمدیہ کے ظہور ثانی کی ضرورت ہی کیا ہے کیونکہ ہر وقت اور ہر زمانہ میں خود رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود رہتے ہیں۔ وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ سے یہ مسئلہ بالکل صاف نظر آتا ہے۔ اور اگر انسان بالکل ہی آزاد ہو جائے تو یوں بھی کہہ سکتا ہے کہ رسول ﷺ تو ہر ایک مسلمان کے دل میں موجود رہتے ہیں، اس لئے دل کا حکم وہی ہوگا جو رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہوگا۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ انسان کو اپنی قلبی نبوت ہی کافی ہے کسی دوسری نبوت کی ضرورت نہیں ہے۔ کیا مرزائی اس قسم کے واہیات موشگافی کو جائز رکھیں گے؟

اس موقع پر مرزا صاحب کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ میں اور محمد ایک ہیں، اس لئے محمد کی نبوت محمد کے پاس ہی رہی۔ کیونکہ پہلے تو آدمیوں کا مختلف شخصیات رکھتے ہوئے ایک ذات ہو جانا ہی قرین قیاس نہیں ہے۔ اگر بالفرض آنکھ بند کر کے ہم مان بھی لیں کہ مرزا صاحب ترکی النسل رسول اللہ عربی نسل سے متحد بالذات ہو گئے تھے تو کیا اس سے صرف

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نبوت کا ہی حق حاصل ہوا تھا اس کے سوا حرمین شریفین اور عرب کی سلطنت پر بھی آپ کو کیا دوبارہ قبضہ کرنا ضروری نہ تھا؟ دوسری دفعہ قرآن شریف کا نزول کیوں نہ ہوا؟ قبائل عرب سے دس سال متواتر اور لگا تار لڑائی کیوں نہ کی؟ مساوات کو اپنی تعلیم میں کیوں نہ لیا؟ تحفہ قیصریہ کی بجائے سلاطین غیر اسلام کو تبلیغی پیغام کیوں نہ پہنچائے؟ وغیرہ وغیرہ۔ اگر اس کا یہ جواب دیا جائے کہ مرزا صاحب کی زندگی حضور کی زندگی کا تیسرا حصہ ہے جو مکی اور مدنی زندگی کے بعد ابھی تک ظہور پذیر نہیں ہوئی تھی اور گویا رسول خدا دوسرے جنم میں قادیان تشریف لے آئے تھے تو ہم کہیں گے کہ اس کا مطلب تو یہ نکلتا ہے کہ مرزا صاحب جب مر گئے تھے تو روضہ نبویہ جو ہڑ کے کنارے قادیان میں قرار پایا تھا اور مدینہ منورہ تب خالی ہو گیا تھا کیا کوئی ذی عقل ایسے فضول خیال کو تسلیم کر سکتا ہے؟ ہمیں افسوس ہے کہ مرزائی پارٹی جب معراج جسمانی، حیات مسیح، صعود مسیح، احیاء موتی اور دوسرے خرق عادت معجزات کو قرین قیاس نہیں سمجھتی تو اس بے بنیاد کلام کو کس طرح تسلیم کر بیٹھی ہے کہ مرزا صاحب اور حضور علیہ السلام ایک ہی ہو گئے ہیں۔ اتنا بھی خیال نہیں کیا کہ وفات مسیح کے ثبوت میں تو بار بار یوں کہا جاتا ہے کہ قرآن شریف کے رو سے کوئی مردہ اس دنیا میں واپس نہیں آ سکتا۔ تو پھر رسول خدا ﷺ کیسے واپس آ کر مرزا صاحب سے متحد بالذات بن گئے؟ اور اگر یوں کہا جائے کہ حضور کی روح یہاں قادیان میں آ گئی تھی تو تناسخ کا عقیدہ ہو گا۔ اور اگر یوں کہا جائے کہ آیا کچھ نہ تھا صرف فرط محبت سے مرزا صاحب نے اپنے آپ کو فقط ایک دفعہ خیال کر لیا تھا کہ میں اور حضور ایک ہو گئے ہیں تو ہم بھی کہیں گے کہ اس وقت مراق کے سبب انجرات شدت سے ضرور سر چکرا رہے ہوں گے ورنہ کوئی عقل مند ایسا قول شائع کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ تعجب کی بات ایک اور بھی یہاں پیدا ہوتی ہے کہ مرزا صاحب ''آئینہ کمالات'' میں خود کہہ چکے ہیں کہ حضور مسیح کی روح حرکت کرتے کرتے مجھ میں آ گھسی تھی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اب یہ تناسخ بھی نہ ہوا کیونکہ اس میں صرف ایک روح چکر لگاتی ہے اور یہاں مرزا صاحب کے جسم میں تین روحیں جمع ہوگئی ہیں۔خود ایک مرزا صاحب کی روح، حضرت مسیح کی روح اور حضرت رسول کریم ﷺ کی روح اگر کتاب ''نزول المسیح'' اور'' درثمین'' کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم نہیں کس کس کی روح مرزا صاحب کے بدن میں حلول کرتی تھی۔اس لئے ہمیں خیال آتا ہے کہ مرزا صاحب نے''حلول جسمانی'' اور''حلول روحانی'' دونوں کوتسلیم کیا تھا جس کو سوائے ان چند دشمنان عقل کے کسی نے تسلیم نہیں کیا تھا کہ جن کو''نصیریہ یا اسماعیلیہ فرقہ'' کہتے ہیں۔اور اہل اسلام نے ان کو پوری ہمت خرچ کر کے صفحہ روزگار سے مٹا دیا تھا۔مگر معلوم ہوتا ہے کہ اس زہریلی ہوا کے جراثیم قادیان میں آ نکلے تھے۔جہاں چاروں طرف حلول ہی حلول نظر آتا ہے وہاں جا کر دیکھئے آپ کو بیت المقدس، جنۃ البقیع، مکہ معظمہ، مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ، منارۃ المسیح، کوفہ، خارجی، شیعہ اور قوم یزید سب کچھ بروزی طور پر نظر آئے گا۔ایسے سادہ لوگوں کو کس کس جگہ میں متنبہ کیا جائے۔آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے کوئی کس کس بات کا جواب دے اور کس کس کو سمجھائے؟

ع ہر بن موئے زخم شد پنبہ کجا کجا نہم؟

۴...... یہ امر بھی تصریحات کے خلاف ہے کہ قادیانی نبوت کا استثناء موجود ہے۔ہم کہتے ہیں کہاں ہے؟ مرزا صاحب سے پیشتر جس قدر بھی اسلامی تعلیم موجود ہے اس میں کہیں نہیں آیا کہ قادیانی نبوت کا استثناء صحیح مانا گیا ہے اور اگر یہ خیال ہے کہ جزو نبوت باقی تھی تو اس سے تمام امت بہرہ ور ہوتی رہی ہے مرزا صاحب کو خصوصیت کہاں سے آ گئی تھی کہ انہوں نے اعلان کر دیا کہ مجھے نہ ماننے والے حرامزادے ہیں اور یہ کیوں کہہ دیا تھا کہ

ع داد آن جام را مرا بتمام

پہلے لوگ جو جام نبوت سے تھوڑا بہت حصہ لیتے رہے مگر مجھے سارا جام مل گیا تھا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس کا مطلب یہ ہے کہ اتحاد ذاتی کی وجہ سے ساری کی ساری نبوت جناب میں منتقل ہوگئی تھی اس لئے نبوت کا اعلان کیا گیا۔ بہر حال پہلے پہل یہ کہنا صرف تمہیدی اشاعت تھی کہ مجھ میں جزو نبوت ہے بعد میں یہ راز کھل گیا کہ ساری نبوت بھی آ گئی ہے اگر ۱۹۰۱ء تک مرزا صاحب کو یہ بھی خبر نہ ہوئی کہ آپ ادھوری نبوت کے مالک ہیں یا پوری نبوت کے؟ کیا کوئی مرزائی کوئی ایسا نبی پیش کر سکتا ہے کہ جس نے حسب تصریحات قرآن وحدیث تدریجی طور پر آہستہ آہستہ نبوت حاصل کی ہو اور ایسا بے خبر رہا ہو کہ جب تک کسی مرید نے نہیں پو چھا جناب کو اپنی خبر ہی نہیں کہ میں کیا ہوں؟ پورا ہوں کہ ادھورا؟

۵...... یہ بہانہ کرنا بھی بے محل ہے کہ مرزا صاحب آئینہ کی طرح شفاف ہو گئے تھے جس میں تمام انبیاء علیھم السلام کا فوٹو اتر آیا تھا۔ اس لئے وہ تمام انبیاء علیھم السلام کا عکس ہو گئے تھے اور عکسی نام رکھ لیا تھا کیونکہ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ شیشہ میں کثیف اشیاء کا عکس پڑتا ہے لطیف اشیاء کا فوٹو نہیں لیا جا سکتا۔ تو معلوم ہوا کہ دنیا میں ایک ایسی جماعت بھی خلاف تجربہ عقیدہ رکھتی ہے کہ مرزا صاحب تو لطیف تھے اور باقی انبیاء علیھم السلام بالخصوص حضور کثیف جسم کے مالک تھے۔ ہاں اگر تعاکس یا انجلاء کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے پھر بھی کسی حد تک قرین قیاس ہوتا۔ اس پر طرہ یہ ہے کہ باوجود اس کے جناب کو حضور کی غلامی کا بھی دعویٰ ہے اور مرزا محمود نے تو کہہ دیا ہے کہ مرزا صاحب ''افضل المرسلین'' تھے اونچ نیچ کی ضرورت نہیں رکھی۔ اور دیکھئے کہ یہ استدلال ثابت کرتا ہے کہ مرزا صاحب میں صرف فوٹو آ گئے تھے اور روح کوئی نہیں آئی تھی اور استدلال سابقہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے جسم میں روحیں آئی تھیں اس لئے دونوں استدلال متناقض ہوئے اور دعوائے نبوت کا ثبوت پیش نہ ہوا۔ کیا کوئی مرزائی اس تخالف بیانی کو اٹھائے گا؟

اس بہانہ کی تصحیح کیلئے یوں بھی کہا جاتا ہے کہ صوفیائے کرام میں ایسے لوگ بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

گزرے ہیں کہ جنہوں نے مرزا صاحب کی طرح بروز نبوت اور ظل رسالت کی آڑ لے کر اپنے آپ کو نبی اور ظل الٰہی ظاہر کیا تھا۔

اس استدلال کا جواب یوں ہے کہ......

الف......صوفیائے کرام کے نزدیک وحدت وجود کا مسئلہ کسی حد تک قابل تسلیم سمجھا گیا ہے جس میں وہ نہ صرف اپنا اتحاد ذات محمدیہ سے ثابت کرتے ہیں بلکہ ان کے نزدیک ہر ذرہ بھی اپنے خالق سے متحد فی الذات ہے اور پھر یہ بھی کہتے ہیں:

ع اگر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

کیا مرزا صاحب بھی اس عقیدہ پر قائم ہیں؟ ان کے دلائل سے تو ثابت ہوتا ہے کہ اپنی رسالت کی دھن میں صرف ذات رسول اور ذات الٰہی سے اتحاد پیدا کرتے ہیں اور جملہ کائنات سے اتحاد کے قائل نہیں ہیں۔ اس لئے صوفیائے کرام کے اقوال سے استدلال قائم کرنا بالکل غلط ہوگا۔

ب......صوفیائے کرام کے اقوال میں سے ایک قسم وہ ہے کہ جن کو ہم تسلیم نہیں کر سکتے کہ واقعی انہوں نے کہے ہیں بلکہ خواہ مخواہ ان کے ذمہ تھوپ دیئے گئے ہیں ورنہ ان کی شان اس سے برتر تھی کہ ایسے بے محاورہ یا غلط سلط الفاظ استعمال کرتے۔ سوا ایسے کلمات جو خود ہی صحیح نہیں ہیں۔ وہ قابل استدلال نہیں ہو سکتے جب تک کہ یہ ثابت نہ کیا جائے کہ واقعی انہوں نے ہی ایسے فقرات اپنے منہ سے نکالے تھے۔

ج......فلسفیانہ اصول کے بنیاد پر جو تحقیق مولانا بحر العلوم یا دوسرے بزرگوں نے پیش کی ہے۔ ان سب کو ملا کر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ صوفی اگرچہ فیضان نبوت سے بہرہ ور ہوتا ہے مگر کسی وقت بھی وہ مجاز نہیں ہے کہ کسی طرح کی نبوت کا دعویٰ کر سکے ورنہ اسلام سے خارج سمجھا جائے گا۔ لیکن افسوس ہے کہ مرزا صاحب کی نبوت کے ثابت کرنے میں صوفیائے کرام کے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کلمات اور تحقیقات سے بروز وانعکاس وغیرہ تو پیش کیا جاتا ہے لیکن یہ نہیں پیش کیا جاتا کہ انہوں نے ختم رسالت کے بعد دعویٰ نبوت کو خواہ وہ کسی طرح ہی ہو ممنوع بھی قرار دیا ہے اب خود ہی سوچ لیں کہ یہ کتنا بڑا ظلم ہے۔

د......ادعائے نبوت کے مقام پر علمائے شریعت جو واقعی وارث انبیاء علیھم السلام ہیں۔وہ حسب تصریحات اسلام مجبور ہیں کہ جو شخص بھی ختم رسالت کے بعد مدعی نبوت (جزوی، بروزی، انعکاسی، صدیقی، تبعی) یا خواہ کسی قسم کا مدعی نبوت ہو، وہ حسب تصریحات مرزا صاحب بھی خارج از اسلام ہے (دیکھو، ۲۱۴، ۲۱۳، ۲۸۲) خواہ خود مرزا صاحب ہی ہوں یا کوئی صوفی ہو یا اولیائی کا دم بھر تا ہو اس لئے اگر یہ ثابت کیا جائے کہ جن صوفیاء کا کلام پیش کیا گیا ہے کہ انہوں نے ہی مرزا صاحب کی طرح دعویٰ نبوت کیا تھا اور اسکو الہامی رنگ چڑھایا تھا اور پھر اس کی اشاعت کرا کرا اپنے منکرین کو کافر، حرامزادے اور غیر انسان قرار دیا تھا تو علمائے اسلام مجبور ہوں گے کہ احترام ختم رسالت قائم رکھتے ہوئے انکو بھی اسلام سے خارج قرار دیں اس لئے ایسے استدلالات سے مرزا صاحب کی نبوت کا ثابت کرنا بالکل لا حاصل ہوگا اور بس۔

ھ......اسلامی سلطنت خاندان عباسیہ میں جب آ گئی تھی تو آہستہ آہستہ ایرانی فتوحات کی وجہ سے عیاشی نے قدم جمانا شروع کر دیا تھا جس کا اثر شعراء اسلام پر کافی طور پر پڑا۔ بالخصوص فارسی شعراء تو چونکہ ایران اور شیراز کے ہی رہنے والے تھے گو انہوں نے اسلام کے ظاہری تعزیرات سے عیاشی کا ارتکاب تو ترک کر دیا تھا مگر قلم اور زبان اُسی مذاق سے آشنا ضرور تھے۔ اس لئے جو بھی شعر لکھتے خواہ وہ کسی اسلامی نکتہ خیال سے لکھا جاتا مگر استعارات و تشبیہات وہی ہوتے جو قبل از اسلام تھے۔ اس کے علاوہ اسی عہد اسلامی میں مرتدین ''قرامطہ'' کا بڑا زور تھا۔ جا بجا ان کے نام لیوا پیدا ہو چکے تھے۔ سلطنت نے ہر چند اس مذہب کو جڑ سے اکھاڑ اکھاڑا مگر ان کے اکھاڑے اندر ہی اندر جم چکے تھے۔ قرامطہ کا مسلک کسی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حد تک ''بروز، انعکاس، حلول اور اکتساب النبوۃ'' کے عنوانات میں ظہور پذیر ہو چکا تھا۔ اس قسم کی باتوں کا وجود اسلامی عقائد، اسلامی احکام یا اسلامی مسائل میں کہیں نہیں ملتا۔

اخیر پر یہاں ایک اور بھی شبہ پڑتا ہے کہ مرزائی پارٹی میں جب قرآن مجید کا مفہوم ایک نئے ڈھانچہ میں ڈھالا گیا ہے تو بہت ممکن ہے کہ صوفیائے کرام کا کلام بھی ان چابکدست استادوں کی استادی سے نہ بچ سکا ہو اس لئے ناظرین کا فرض ہے کہ صرف ان کے کہے سے سچ نہ مان لیا کریں بلکہ ان کا فرض ہے کہ صوفیائے کرام کا ان کی خود اپنی تصنیف میں لکھا ہوا دیکھیں کہ اسی کلام کا ماقبل و مابعد کس مضمون کو ادا کر رہا ہے۔ آخر جب ہر طرح سے اطمینان ہو جائے تو پھر ہمارے دس جوابوں کی طرف متوجہ ہوں ورنہ کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(۶) مرزائیوں کا اثبات نبوت مرزا صاحب میں یہ دعویٰ بھی قابل سماعت نہیں ہے کہ ''مرزا صاحب نے لفظ نبوت سے صرف اس قدر مراد لیا ہے کہ ان کو اخبار بالغیب اور کثرت مکالمہ سے سرفراز کیا گیا ہے اور یہ صرف اصطلاحی لفظ ہے جو دوسرے مفہومات سے الگ ہے''۔ کیونکہ مرزا صاحب اگر صرف یہی حجت پیش کرتے تو پھر بھی ان کو ہرگز اجازت نہ تھی کہ کسی قسم کی خانہ ساز نبوت کا دعویٰ کرتے۔ کیونکہ اس میں اہل اسلام کو سخت دھوکہ دہی، **فساد فی الدین**، خلاف تصریح اسلامیہ، اور سخت فرقہ بندی کا اندیشہ تھا، چنانچہ وہی ہوا اور مرزائیوں نے الگ اڑہائی اینٹ کی مسجد کھڑی کر کے اغیار کو اپنی خانہ ساز نبوت کے انکار پر اسلام سے خارج سمجھ لیا ہے یہ تو اینٹ کی مثال ہے کہ سردی کے وقت رات کو ایک اونٹ نے ایک عربی سے کہا تھا کہ مجھے صرف گردن خیمہ کے اندر کر لینے دو تو عربی ذرا پیچھے ہٹ گیا پھر دو ٹانگیں بھی اندر کر لیں تو عربی کھڑا ہو گیا۔ آخر جب اونٹ سارا ہی اندر آ گیا تو عربی (مالک خیمہ) سے کہا کہ باہر چلے جاؤ تمہاری یہاں جگہ نہیں ہے۔ اسی طرح مرزا صاحب نے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آہستہ آہستہ جب پاؤں جمائے اور ایک جماعت تیار کر لی تو آخیر میں اہل اسلام کو اسلام سے ہی جواب دیدیا اور تمام اسلام پر خود ہی قابض ہو بیٹھے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب پہلے سے چھپے رستم تھے۔ اور بعض نبض شناس اہل علم ''براہین احمدیہ'' کے زمانہ سے قیاس کر رہے تھے۔ کہ یہ شخص ضرور نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ چنانچہ ان کا یہ دعویٰ صحیح نکلا اور ایسا صحیح نکلا کہ مرزا صاحب کی کوئی پیشینگوئی بھی ایسی صحیح نہیں نکلی اور زراندوزی کی ایسی گدی قائم کر گئے ہیں کہ آج قادیان پیرس کا نمونہ بن رہا ہے۔ اور اسلامی تمدن سے وہاں روز افزوں روگردانی ہو رہی ہے اور احکام اسلامیہ کو توڑ موڑ کر معاشرت مغربیہ پر قربان کیا جا رہا ہے غالباً مرزا صاحب کا اپنی نبوت سے بھی یہ ہی مطلب تھا جو حاصل ہو گیا ہے ایک پڑھا لکھا آدمی کسی گاؤں میں گمنام ہو کر زندگی بسر کر رہا تھا آخر اپنی کروٹ بدلی اور دعویٰ کیا کہ میں اللہ ہوں۔ یہ کہنا تھا کہ چاروں طرف سے شہرت ہو گئی اور ایک بڑے بھاری مجمع میں جواب دہی کے لئے پیش ہوا۔ تو بحث کیلئے صرف چند اہل روشناس منتخب کئے خلوت میں کہنے لگا کہ میرا دعویٰ مطلقاً خدائی کا نہیں ہے۔ الّا پنجابی زبان میں 'کچے' اور 'بے عقل' کو کہتے ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ میں اللہ ہوں یہ ان کی غلطی ہے میرا کیا قصور ہے؟ اس پر تمام نے کہا کہ مولوی صاحب اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔ تم نہیں سمجھے آخر جب لوگ چلے گئے تو مدعی الوہیت نے صاف کہہ دیا کہ میں اللہ ہوں۔ علمائے اسلام بھی میرے دعوے کو تسلیم کر چکے ہیں۔ اس کے بعد اپنی جماعت تیار کر کے جنگ زرگری شروع کر دی۔ اور بڑے پیر صاحب بن کر ایچ پیچ کی باتوں میں خوب مال کھایا اور آخر لوگوں کا ستیاناس کر کے دنیا سے رخصت ہوا۔ اسی طرح مرزا صاحب نے بھی پہلے پہل محدثیت کا دعویٰ کیا اور اصطلاحی نبوت کا دم بھرا۔ پھر حسب عقیدہ محمودیہ نبوت میں ترقی کرنا شروع کر دیا آخیر عمر میں اپنے غیر مشروط نبی ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور لوگوں میں اختلافات کا دروازہ کھول کر چل دیئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

۵...... مرزا صاحب کے مذہبی مقابلے

پہلا مقابلہ ۱۸۷۸ء جنگ تناسخ

مرزا صاحب نے سب سے پہلے آریوں سے مقابلہ کیا ان کی تردید میں اخبار ''سفیر ہند'' کے ذریعہ مضامین شائع کرائے جن میں زیر تنقیح یہ مسئلہ تھا کہ آیا ''تناسخ'' کا مسئلہ درست ہے یا غلط؟ ۲۴ مارچ ۱۸۷۸ء میں مرزا صاحب نے اشتہار دیا کہ اگر ''آریہ'' یہ ثابت کریں کہ روحیں بے انت ہیں تو ہم ان کا پانچ سو روپیہ دیں گے۔ آریوں نے کہا کہ اگرچہ روحیں بے انت نہیں ہیں مگر بوقت ضرورت انکو ''مکتی'' سے نکال کر تناسخ جاری رکھا جاتا ہے اور اس پر مناظرہ کی درخواست کی۔ مرزا صاحب نے اس کے جواب میں ۱۰ رجون ۱۸۷۸ء کو اشتہار دیا کہ مناظرہ خاص مجلس میں ہو اور تین آدمی (دو برہمو ایک عیسائی) منصف مقرر ہوں۔ اور جلسہ میں صرف تین تقریریں ہوں پہلے ہماری پھر آریوں کی اور اخیر میں پھر ہمارا جواب الجواب سن کر مجلس برخاست کی جائے۔ یہ شرائط چونکہ یکطرفہ تھیں آریوں نے غالباً منظور نہ کیں اور باتوں ہی باتوں میں یہ بحث طول کھینچ گئی جس کا نتیجہ سوائے منافرت کے کچھ نہ ہوا۔

دوسرا مقابلہ ۱۸۸۰ء جنگ الہامی

مرزا صاحب کی پہلی تصنیف ''براہین احمدیہ'' ہے جس کی ترتیب و تالیف کے متعلق ''مراق مرزا'' میں کافی روشنی ڈالی جا چکی ہے اس کتاب کی اشاعت سے پہلے اور اپنی ناموری حاصل کر لینے کے بعد ایک اشتہار دیا جس میں اس کی نشر و اشاعت کیلئے دو طریق پیش کئے۔ اول یہ کہ ہر ایک مسلمان بھائی اپنی جیب سے چندہ بھیج کر شرکت حاصل

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کرے۔دوم یہ کہ اشاعت سے پہلے ہر ایک دردمند اسلام پانچ پانچ روپے میں کتاب اصولیت کو قبول کرے تا کہ جس قدر تیار ہوتی جائے اس کے نام روانہ کی جایا کرے اور یوں بھی لکھا کہ اگر اغنیاء ایک دن کا خرچ جوان کے باورچی خانہ میں ہوتا ہے بھیج دیں تو یہ کام بآسانی سرانجام پا سکتا ہے اور یوں بھی تحریر کر دیا کہ کوئی مخالف اسلام اگر اس کا جوب ان شرائط کے ماتحت دیگا جو" جلد اول" میں بیان کی گئی ہیں تو اس کو دس ہزار روپے انعام دیئے جائیں گے۔

بہر حال یہ کتاب چھپی اور لوگوں نے پانچ پانچ روپے پیشگی بھیج کر اپنے اخلاص کا اظہار کیا مگر جب نشر و اشاعت کا وقت آیا تو اس کی قیمت بیس، پچیس روپے تک بھی وصول کی گئی اور کافی روپیہ جمع ہو گیا۔ (کلمۂ فضل رحمانی) اور اس وقت تک بھی مرزا صاحب نے کوئی دعویٰ نہیں کیا اور صرف" خاکی غلام احمد قادیانی" لکھ کر مضمون ختم کر دیا کرتے تھے۔ پہلے "رئیس قادیان" لکھتے تھے اب "خاکسار" بن گئے۔ آپ کی یہ پہلی تبدیلی ہے اور اس کتاب کے اندر برہمو سماج، آریہ سماج اور عیسائیوں کو خوب اشتعال دلا کے مقابلہ میں آمادہ پیکار کر دیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آریوں نے "تکذیب براہین احمدیہ" لکھی جسمیں اسلام پر وہ حملے کئے کہ اس سے پہلے جن کا نام ونشان تک نہ تھا اور جن کا باعث صرف یہی کتاب ثابت ہوئی یہ مقابلہ اخیر میں الہامی مقابلہ تھا کیونکہ اس کتاب میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ" اگر مخالفین اسلام کے مذہب میں صداقت ہے تو آؤ میرے الہام کے مقابلہ میں الہام کرو۔"

ان الہامات کو دیکھ کر عاقبت اندیش طبائع نے مرزا صاحب سے تنفر کا اظہار کیا اور بعض حضرات پھر بھی آپ کی تائید میں قائم رہے چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں اس کتاب کی بڑی تعریف وتوصیف کی۔ (دیکھو سیرت مسیح)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تیسرا مقابلہ ۱۸۸۷ء، ۱۸۸۸ء جنگ بشیر

۱۸۸۷ء میں مرزا صاحب کے دو جوان فرزند بقید عمر ۲۰، ۲۲ سال موجود تھے۔
۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو مرزا صاحب نے اشتہار دیا کہ خدائے تعالیٰ نے الہام میں مجھے کہا ہے "اے مظفر تجھ پر سلام۔" اور ایک لڑکا دینے کا وعدہ بھی کیا ہے جو تمہارا مہمان ہو کر آتا ہے اور جس کا نام (عموائیل) بشیر بھی ہوگا۔ وجیہ، پاک، زکی، ذکی، صاحب فضل، صاحب شکوۃ اور عظمت و دولت، صاحب نفس مسیحی و روح الحق، کلمۃ اللہ، شافی امراض، فہیم، حلیم، علیم علوم ظاہری و باطنی، فرزند دلبند ارجمند، مظہر الاول والآخر، مظہر الحق والعلا، كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ، نور علی نور، ممسوح عطر عنایات الٰہی، منجی اسیران قوم، زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گیں، تب اپنی نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ (غرض یہ کہ تمہارے گھر حضرت مسیح جنم لینگے)
چونکہ مرزا صاحب نے یہ "اشتہار ہوشیار پور" میں شائع کیا تھا۔ اور جناب کی اس وقت اہلیہ انبالہ چھاؤنی میں اپنے باپ (میر ناصر نواب صاحب) کے گھر گئی ہوئی تھی۔ اس لئے قادیاں میں سے دو آدمیوں (سلطانی، صابر علی) نے شائع کر دیا کہ مرزا صاحب کے گھر فرزند پیدا ہو چکا ہے جس کا ابھی تک لوگوں سے اظہار نہیں کیا تھا۔ اس لئے یہ پیشینگوئی غلط ہے اس پر مرزا صاحب نے ۲۲ مارچ ۸۶ء کو ایک جوابی اشتہار شائع کیا کہ ابھی تک میرا کوئی تیسرا فرزند پیدا نہیں ہوا۔ صرف وہی دو ہیں جو بیس سال سے موجود ہیں لیکن نو سال تک الہام کے مطابق ایک لڑکا ضرور پیدا ہوگا خواہ دیر سے ہو، خواہ جلدی ہو۔ اور یہ پیشگوئی دو سال سے پہلے خاص خاص آدمیوں کے سامنے ظاہر بھی کر دی گئی ہے اور یہ خیال کرنا بھی غلط ہے کہ ہم نے حمل دیکھ کر یہ کہا ہے کیونکہ "حمل" دیکھنے سے قطعی طور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ واقعی لڑکا ہی ہو گا یا لڑکی۔

بالفرض اگر لڑکے کا یقین بھی ہو جائے تو یہ کس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ لڑکا ایسا ہوگا اس لئے ہم کہتے ہیں کہ یہ آسمانی نشان ہے جو رسول خدا ﷺ کی صداقت کیلئے ظاہر ہوگا۔ کیونکہ دُعا کے ذریعہ ایک خاص روح منگوائی گئی ہے جس میں صفاتِ مذکورۃ الصدور موجود ہونگے اور اس قسم کی روح کا جسمانی حالت میں ظاہر ہونا ان تمام روحوں سے زیادہ بڑھ کر شانِ صداقت ہوگا جو حضرت مسیح یا دیگر انبیاء کی دُعا سے (بقول بائبل) دوبارہ زندہ ہوئی تھیں اور کچھ دیر بعد پھر الگ ہوتی تھیں۔ کیونکہ وہ روحیں معمولی تھیں جن کا آنا نہ آنا برابر تھا۔ لیکن یہ روح ایک عظیم الشان ہے کہ جس کے آنے سے کمال اسلام ظاہر ہوگا۔ اس لئے یہ معجزہ احیائے موتی سے بڑھ کر ثابت ہوگا۔ اس اشتہار پر لوگوں نے اعتراض کیا کہ نو برس تک لمبی پیشینگوئی صداقت کا نشان نہیں ہے تو مرزا صاحب نے ۸/اپریل ۱۸۸۶ء کو اشتہار دیا کہ آج الہام کے ذریعہ سے یوں معلوم ہوا ہے کہ بہت جلد ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جو ''مدت حمل'' تجاوز نہیں کریگا مگر معلوم نہیں ہوا کہ آیا یہ وہی لڑکا ہے جس کے صفات مذکور ہو چکے ہیں یا کوئی اور دوسرا لڑکا ہوگا۔

بہر حال مرزا صاحب نے لوگوں کو ایک الجھن میں ڈالدیا جو کسی طرح سلجھ نہ سکتی تھی۔ بدقسمتی سے ان دنوں میں موجودہ حمل سے لڑکی ہوئی اور لوگوں نے اعتراض کیا کہ ولد موعود مدت حمل سے تجاوز کر گیا ہے حالانکہ موجودہ حمل سے اس کا وعدہ دیا گیا تھا۔ مرزا صاحب نے اس کے جواب میں ۷/اگست ۷۸ء کو اشتہار دیا کہ میں نے کب کہا تھا کہ موجودہ حمل سے وہ لڑکا ہوا۔ بلکہ میں نے تو یہ کہا تھا کہ اگر اب نہ ہوا تو دوسرے حمل سے ضرور پیدا ہوگا۔ آخر وہ لڑکا (جو اس موعود کے علاوہ ہے) ۷/اگست ۷۸ء کو پیدا ہو گیا ہے اور یہ جو کہا گیا تھا کہ مدت حمل سے تجاوز نہیں کرے گا۔ اس سے مراد صرف یہی تھا کہ بہت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جلد پیدا ہوگا اور دوسرے حمل میں پیدا ہوگا۔ اور ہم کو اپنے الہام کی تشریح کرنے کا پورا اختیار ہے۔ اب مرزا صاحب نے یہ سمجھا کہ یہ وہی لڑکا ہے کہ جس کو "عنموائیل" کہا گیا ہے حالانکہ یہ وہ نہ تھا بلکہ اس کی پیشگوئی ابھی ملتوی کی گئی تھی۔ اور یہ لڑکا درمیان میں دوسری پیشگوئی کے ماتحت پیدا ہوگیا تھا اور اس میں صفات مذکورۃ الصدور کا پایا جانا ضروری نہ تھا۔ مگر مرزا صاحب کو اجتہادی غلطی لگ گئی تھی اور یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ یہی "عنموائیل" ہے اس لئے اس کا نام جھٹ بشیر رکھ دیا اور خیال کیا کہ یہی لڑکا دنیا کو برکتیں دے گا۔ لیکن بدقسمتی سے یہی بشیر ۴، نومبر ۱۸۸۸ء کو مر گیا۔ اب لوگوں نے اعتراض کیا کہ آپکے بشیر کا کیا ہوا؟ اس پر مرزا صاحب نے یکم دسمبر ۸۸ء کو جواب شائع کیا کہ "پہلے الہام میں ایک لڑکا بتایا گیا تھا۔ لیکن بعد میں اپریل کے الہام میں ایک دوسرا لڑکا بھی مجھے عنایت ہوا جس کو میں پہلا سمجھا تھا اور یہ میری اجتہادی غلطی تھی۔ بہر حال ابھی تک وہ موعود نہیں آیا۔ انتظار رکھو۔" اور جب یہ تاویل شائع کی گئی تو لوگوں نے خیر خواہی کے طور پر کہا کہ ایسے الہام یا کشف کا ظاہر کرنا مناسب نہیں ہے کہ جس سے فضیحت ہوتی ہو۔ تو مرزا صاحب نے اسی اشتہار میں یوں لکھا کہ "ہم نے اپنا کام (اظہار کشف) خدا کے بھروسہ پر کرنا شروع کر دیا ہے۔ غیر کو ہم مردہ سمجھتے ہیں اور بعض مولوی صاحبان بھی ہم پر ہنسی اڑاتے ہیں۔ درحقیقت جب دنیا اور غفلت کا کیڑا ان کی ایمانی فراست کو بالکل کھا گیا ہے بدقسمتی سے یہ لوگ اپنی بیماریوں کو صحت خیال کرتے ہیں اور کمالات الٰہی اور قرب ولایت کی عظمت بالکل ان کے دلوں سے اٹھ گئی ہے اگر یہی حالت رہی تو ان کا ایمان نبوت پر قائم رہنا معرض خطر میں پڑ جائے گا۔"

اب اس ساری بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ مرزا صاحب الہام کرتے تھے مگر اس کے پورا کرنے میں ان کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔ چنانچہ لوگ کہتے تھے کہ وہ الہام پورا نہیں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوا۔اور جناب کہتے تھے کہ ایک آنچ کی کسر باقی رہ گئی تھی۔ورنہ پورا ہونے میں شک نہیں تھا۔اس موقع پر ناظرین غور کریں کہ عنموائیل کی پیشینگوئی کیوں شائع ہوئی اور اس سے کون مراد تھا۔غالباً مرزا صاحب کا یہ مقصد تھا کہ اپنے تقدس کی بنیاد یوں رکھ دیں کہ آپ ولی یا مہدی وقت بنیں تا کہ نو سال تک مسیح گھر ہی پیدا ہو جائیں کیونکہ جس قدر بھی عنموائیل کے اوصاف لکھے ہیں وہ سب کے سب قرآن شریف میں حضرت مسیح کے متعلق مذکور ہیں لیکن مرزا صاحب کو اس الہام میں کامیابی نہ ہوئی' حسب منشاء اپنے گھر مسیح پیدا نہ ہو سکا۔اس لئے غالباً یہ خیال کیا ہوگا کہ اگر بالفرض بشیر مسیح ہو کر پیدا ہوا بھی تو معلوم نہیں کب جوان ہوگا اور کب ہمیں اس سے فائدہ کی امید ہوگی اس بنا پر آپ نے اس الہام کو ملتوی کر دیا۔اور یہ تجویز سوچی کہ خود ہی مہدی بن کر مسیح بن جائیں تا کہ دونوں لطف خود ہی اٹھائیں۔چنانچہ ایسا ہی ہوا اور قربت ولایت اور کشف کے مدعی بن کر لوگوں کو مردہ، غافل اور بے ایمان قرار دینا شروع کر دیا۔ورنہ پہلے اپنے آپ کو صرف خاکسار ہی لکھتے تھے اور اہل اسلام کو اپنا بھائی جانتے تھے۔لیکن اس اشتہار کے بعد اپنا لقب مبلغ رکھ دیا تھا۔اور لوگوں کو مردہ اور بے ایمان کہنا شروع کر دیا اور یہ مرزا صاحب کے مدارج کی پہلی سیڑھی تھی۔جس پر آپ نے پاؤں رکھا تھا پھر ترقی کرتے کرتے نبی بن گئے تھے۔اور ''عنموائیل'' کی پیشینگوئی کو ایسا نظر انداز کر دیا کہ اپنی تصانیف میں ذکر تک نہیں کیا۔اور جب خلیفہ محمود گدی نشین ہوئے تو اس وقت پیشینگوئی معرض بحث میں آ گئی۔چنانچہ عنموائیل بننے کے کئی ایک دعویدار بن کر مقابلہ میں آئے۔لیکن مرزا محمود نے سب کو شکست دی اور اپنے نام کے ساتھ بشیر کا اضافہ کر لیا۔اور ''الفضل اخبار'' شائع کر کے اپنے علم و فضل کا اظہار بھی کرنے لگے۔سفر یورپ میں اگر کچھ بھی کامیابی ہو جاتی تو برکت حاصل کرنے کا الہام بھی پورا ہو جاتا مگر یہ کمی باقی رہ گئی ورنہ دوسرے اجزاء کھینچ تان کر پورے کر لئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے۔ مگر ہمارے نزدیک اس الہام کی حقیقت نہ تو مرزا صاحب نے ظاہر کی تھی اور نہ ہی مرزا محمود نے اس کو ظاہر کرنے دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب پر جب عیسائیوں کی طرف سے یہ اعتراض کیا گیا کہ حضرت مسیح تو مردے زندہ کیا کرتے تھے اور حضرت رسول اللہ نے کوئی مردہ زندہ نہیں کیا۔ تو مرزا صاحب نے جواب سے عاجز آ کر ایک الہام پیش کر دیا تھا۔ جس میں یہ ظاہر کرنا مطلوب تھا کہ خاص بچہ کا پیدا ہونا مردہ زندہ کرنے سے بہتر ہے کیونکہ مردہ کی روح بہت جلد واپس چلی جاتی ہے اور بچہ دیر تک زندہ رہے گا وغیرہ وغیرہ۔ جس سے یہ مطلب تھا کہ جس مسیح پر عیسائی نازاں ہیں وہ تو ہمارے گھر پیدا ہونے والا ہے اور ہم اس کے باپ ہیں۔ لیکن اب مرزا محمود بتائیں کہ آیا ان کو دعویٰ مسیحیت کرنا ضروری تھا یا نہیں؟ اگر ضروری ہے تو مرزا صاحب کا دعویٰ مسیحیت بالکل غلط ہو جاتا ہے۔ بہر حال یہ ایک ایسا گورکھ دھندہ ہے کہ جس کا جواب مرزائی تعلیم میں موجود نہیں ہے مگر ہم صرف ایک فقرہ سے جواب دے سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کو شروع سے ہی مراق تھا اور یہ الہام بھی اسی کا نتیجہ ہے اور بس۔

چوتھا مقابلہ ۱۸۹۱ء جنگ دہلی

۱۸۸۸ء میں بمقام لدھیانہ اشتہار بیعت دیا اور لوگ دھڑا دھڑ مرید ہونے لگے اور خاصی جماعت تیار ہوگئی۔ اس کے بعد ۶ / اکتوبر ۱۸۹۱ء کو مرزا صاحب دہلی چلے گئے۔ اور وہاں مولوی نذیر حسین کو مخاطب کر کے اشتہار دیا کہ ''چونکہ آپ نے مجھے ملحد کہا ہے اور خود احادیث نبویہ کے خلاف حیات مسیح کا قول کرتے ہو، سخت افسوس ہے۔ تمہارے طعن سے امام ابوحنیفہ بھی نہیں بچ سکے تو ہم کس طرح بچ سکتے تھے۔ مولوی عبدالحق کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ گوشہ نشین ہیں اس لئے ان کو مخاطب نہیں کیا جاتا۔ آپ حیات مسیح پر مناظرہ کریں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تاکہ باہمی فیصلہ ہو جائے۔" اس اشتہار کے شائع ہونے پر مولوی نذیر حسین کے شاگرد جمع ہوگئے۔ اس وقت مرزا صاحب کوٹھی نواب لوہارو بازار بلیماران میں مقیم تھے۔ حاجی محمد احمد نے بھوپال سے مولوی محمد بشیر کو بلوا کر مناظرہ مقرر کیا۔ مولوی صاحب نے حیات مسیح کا ثبوت اپنے ذمہ لیا۔ بحث کوٹھو لوہارو میں ہوئی۔ اور فریقین کے دس دس آدمی منتخب کئے گئے جن میں سے مولوی عبد المجید اور مولوی محمدی حسین کی شمولیت سے انکار کیا گیا۔ مولوی صاحب نے پانچ دلائل حیات مسیح کے متعلق لکھ کر پیش کئے جس کا جواب مرزا صاحب نے کل دس بجے پر ٹال دیا آخر دوسرے روز جواب دیا مگر جلسہ میں اسے پڑھ کر نہ سنایا۔ اور چھ دن تک تین رتین پرچے تیار ہوگئے تھے۔ چوتھا پرچہ شروع ہی تھا کہ مرزا صاحب نے عذر کیا کہ میرے خسر بیمار ہیں بحث ادھوری چھوڑ کر دہلی سے قادیان کو روانہ ہوگئے۔ جس میں مرزا صاحب کو شکست ہوئی۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ مرزا صاحب "ازالۃ الاوہام" اور "توضیح المرام" لکھ چکے تھے۔ اور براہین احمدیہ کے تمام مطالب کو اپنے اوپر منطبق کر کے یہ اعلان کر دیا تھا کہ مسیح کا نزول مرزا صاحب کا ظہور ہی ہے اور بس۔

پانچواں مقابلہ ۱۸۹۳ء جنگ مقدس

جون ۱۸۹۳ء میں مرزا صاحب امرتسر میں ڈپٹی عبد اللہ آتھم پادری سے الوہیت مسیح پر نبرد آزما ہوئے۔ ۱۵ یوم (دن) زور آزمائی ہوتی رہی۔ جو بحث تھا کوئی فیصلہ نہ بن پڑا آخر تنگ آکر مرزا صاحب نے جلسہ کے موقع پر یہ اعلان کیا کہ اگر ۱۵ سال کے اندر آتھم نہ مرے گا، تو میں جھوٹا ورنہ وہ جھوٹا۔ (یعنی دسمبر ۱۸۹۴ء تک) اور یہی مرزا صاحب کا آخری حربہ تھا کیونکہ مذہبی دلائل سے آپ کی جیب ہمیشہ خالی رہتی تھی آخر تنگ آمد بجنگ آمد کی پناہ لے کر سامعین کی توجہ پھیر دیتے تھے۔ اور اسی میں اپنی کامیابی کا راز مضمر کیا ہوا تھا لیکن خدا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کی قدرت آتھم کی موت بمقام فیروز پور ۲۷ جولائی ۹۶ء کو ہوئی اور ایک سال پونے گیارہ ماہ کا وقفہ پڑ گیا تو ''انجام آتھم'' میں مرزا صاحب نے اس کی وجہ یوں بیان کی کہ الہام میں بعد کو یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر آتھم اپنے دل میں خائف نہ ہوا تو تاریخ مقررہ پر مرے گا، ورنہ کچھ توقف کیا جائیگا۔ اور لوگوں نے جب اس جواب کو پسند نہ کیا تو آپ نے یوں کہا کہ ارے سالا مر تو گیا' چار دن کی تقدیم و تاخیر کیا حقیقت رکھتی ہے؟ (حقیقۃ الوحی ص ۱۸۵) پھر کہا کہ ارے نالائق قوم! جب وہ وعید کے مطابق مر گیا ہے تو میعاد کی بحث کرنا کیا مطلب رکھتی ہے؟ (سراج منیر، ۹۲) الغرض مرزا صاحب کا یہ الہام بھی ادھورا ہی تھا اور اس میں بھی وہی استادی رکھی تھی کہ ایک آنچ کی کسر باقی تھی ورنہ دل میں توبہ کرنا یا ڈرنا ایک حاشیہ ہے کہ جس سے ہر ایک الہام کو درست کیا جا سکتا ہے۔

چھٹا مقابلہ ۱۸۹۳ء مباہلہ غزنویہ

جون ۱۸۹۳ء میں مرزا صاحب نے آتھم کے بعد مولوی عبدالحق غزنوی کو مباہلہ کیلئے مجبور کیا۔ مولوی صاحب نے کہلا بھیجا تھا کہ چونکہ آج کل آتھم کے مقابلہ میں آپ مصروف ہیں۔ اور ۱۵/ جون ۹۳ء کو آپ کو لاہور بھی بغرض مناظرہ جانا ہے اس لئے تاریخ مباہلہ بڑا ناموزوں ہوگا مگر مرزا صاحب نے جواب دیا کہ ''لاہور میری طرف سے حکیم نور الدین یا احسن امروہی جائیں گے تاریخ مباہلہ سے گریز کرنا انسان کا کام نہیں ہے۔'' یہ جواب سنتے ہی مولوی صاحب بھی تیار ہو گئے۔ چنانچہ دونوں فریق ۱۰/ ذی قعدہ ۱۰ھ کو دو بجے بعد از ظہر عیدگاہ (متصل رام باغ امرتسر) میں حاضر ہو کر روبقبلہ ہو کر اونچی آواز سے ایک دوسرے کو بدیں الفاظ بددعائیں دیتے تھے کہ اگر مرزا ''دجال مفتری کذاب'' اور ''محرف کلام اللہ'' ہے تو وہ غارت ہو، ورنہ مولوی عبدالحق غارت ہو جائے اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

آپس میں لعنتیں بانٹتے تھے اور جب تھک کر واپس آگئے تو مرزا صاحب نے رسالہ ''حجت الاسلام'' میں لکھا کہ اگر اس مباہلہ کے بعد ایک سال تک کوئی نشان ظاہر نہ ہوا تو میں خدا کی طرف سے نہ ہوں گا مگر جب سوا سال تک آتھم نہ مرا تو لوگوں نے کہا کہ مرزا صاحب کو مباہلہ میں شکست ہوئی جبکہ مرزا نے جواب دیا کہ اگر وہ نہیں مرا تو نہ سہی، میرے مرید تو پہلے سے بڑھ گئے ہیں۔ بس میرے لئے یہی نشان صداقت کافی ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۴۰) اور مرزا صاحب ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو مر گئے اس طرح فوری موت سے مرزا صاحب کا خاتمہ ہوگیا۔ اخیر نو سال بعد ۶ مئی ۱۹۱۷ء کو مولوی صاحب بھی چلتے بنے۔ ﴿کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام﴾

ساتواں مقابلہ ۱۸۸۱ء۔ ۱۹۰۵ء (نکاح محمدی) جنگ محمدی

یہ مقابلہ بڑا زبردست تھا۔ اس کا تذکرہ عموماً مجالس مناظرہ میں آیا کرتا ہے کیونکہ اس میں فریق مخالف متعدد زبردست ہستیاں تھیں۔

۱......محمدی بیگم، زوجہ آسمانی مرزا صاحب، ہمشیرہ زادہ مرزا امام الدین۔

۲......سلطان محمد، شوہر محمدی بیگم پٹی ضلع لاہور۔

۳......عزت بی بی، منکوحہ فضل احمد ولد مرزا غلام احمد مدعی مسیحیت۔

۴......احمد بیگ والد محمدی بیگم سکنہ ہوشیار پور۔

۵......شوہر ہمشیرہ احمد بیگ۔

اصل واقعہ یوں تھا کہ مرزا صاحب کو (معلوم ہوتا ہے) مخالفین اسلام اسلامی نکاح زینب کے مسئلہ میں بہت دِق کرتے تھے اور مسلمانوں نے بھی ان کا قافیہ تنگ کرنا شروع کردیا تھا کہ مسیح تو آپ بن گئے مگر آپ پر یہ کیسے عائد ہوسکتا ہے کہ (بمضمون حدیث

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نبوی) مسیح ۴۵ سال تک حکومت کرے گا اور اس اثنائے حکومت میں ایک شادی کرے گا اور اس کی اولاد بھی ہوگی۔ مرزا صاحب چونکہ تقدس کا شکار تھے اس لئے ان سے کوئی جواب تو نہ بن پڑا آخر ایک پیشگوئی کر دی کہ محمدی بیگم سے میرا نکاح آسمان پر ہو چکا ہے اور زمین پر اس کا ظہور بھی ہوگا اور اگر (میرے فرضی سسرال) انکار کریں گے تو آسمانی سسر اور میری بیوی کا شوہر ظاہری دونوں مر جائیں گے۔ (۲۱ راگست ۱۸۹۴ء تک) تو میری باطنی بیوی بیوہ ہو کر پھر میرے پاس آ جائے گی۔ اس کے بعد اپنے رشتہ داروں کو سفارشی خط لکھے اور الہام پورا کرنے میں منتیں بھی کیں مگر سب اکارت گئیں آخر لوگ ضد پر اڑ گئے نکاح نہ ہونے دیا۔ مرزا سلطان محمد اور محمدی بیگم، مرزا صاحب کی وفات کے بعد کئی سال تک صحیح و سلامت زندہ رہے اور بال بچوں میں پھولے پھلے مگر مرزا صاحب کی کچھ پیش نہ گئی اور یہ پیشینگوئی لفظ بہ لفظ غلط نکلی جس سے صاف ثابت ہوگیا کہ مرزا صاحب نہ تو نکاح زینب کا اعتراض اٹھا سکے اور نہ ہی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ صحیح تھا لہٰذا ان کو دجال، مفتری، کذاب اور محرف کلام اللہ و کلام رسول جو کچھ بھی کہا جائے درست تھا۔ آخر جب مرزا صاحب نے محسوس کیا کہ لوگ یہ پیشینگوئی (باوجود ہزار حکمت عملی کیلئے گے) پورا ہونے نہیں دیتے اور خدائے قدوس کی غیرت کا بھی تقاضا یہی ہے کہ الہام کا راز طشت از بام ہو جائے تو لگے بغلیں جھانکنے کہ اب کیا کیا جائے۔ آپ کے روح القدس ٹیچی نے (غالباً) یہ مشورہ دیا ہوگا کہ یوں کہہ دو کہ یہ نکاح فسخ ہوگیا ہے یا ملتوی کر دیا گیا ہے مگر یہ کمال بے شرمی تھا کہ مرزا صاحب کی منکوحہ آسمانی سلطان محمد نے چھین لی تھی اور فسخ نکاح کا انتظار بھی نہیں کیا تھا اسلئے مجبوراً مرزا صاحب نے نکاح ثانی دیکھ کر اپنا نکاح فسخ کرا دیا تھا۔ ٹیچی کی دوسری روایت ہے کہ ''نکاح ملتوی کر دیا گیا تھا گویا اسکا مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب نے یہ جھوٹ کہا تھا کہ پہلے میرا نکاح ہو چکا تھا مگر اب فسخ ہوگیا ہے۔'' بلکہ اصل واقعہ یوں ہے کہ ابھی آسمان

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر نکاح نہیں ہوا تھا، صرف مشورے ہو رہے تھے مرزا صاحب کو (افراط محبت سے) یہ غلطی لگ گئی تھی کہ نکاح ہو چکا ہے بدقسمتی سے التواء نکاح کی مدت مرزا صاحب کی وفات تک پہنچ گئی اور یہ نوبت ہی نہ پہنچی کہ سلطان محمد کی موت واقع ہوتی اور اس کی بیوی بیوہ ہو کر مرزا صاحب کے نکاح میں آتی اس لئے التواء کا لفظ صحیح معنی پر واقع نہ ہو سکا۔ اور اس مقابلہ میں مرزا صاحب کو سخت شکست ہوئی اور دعویٰ مسیحیت بھی خاک میں مل گیا۔ اب مرزائی تو یوں کہتے ہیں کہ یہ پیشگوئی "متشابہات" میں سے ہیں حالانکہ یہ کہنا غلط ہے کیونکہ مرزا صاحب نے اپنی مسیحیت کی صداقت کیلئے یہ سب کچھ کیا تھا تا کہ مخالفین پر اتمام حجت ہو جائے اور یہ ظاہر ہے کہ متشابہات سے اتمام حجت نہیں ہوتی۔ کچھ مرزائی کہتے ہے کہ ٹیچی کی پہلی روایت درست ہے کہ نکاح فسخ ہو گیا تھا۔ مگر اس پر دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ کیا مرزا صاحب کی غیرت کا یہ تقاضا تھا کہ منکوحہ تو مرزا صاحب کی ہو مگر چلی جائے سلطان محمد کے گھر، شاید نکاح آسمانی سے مراد صرف تاملہ ہو گا لیکن اس کی تصریح کہیں نہیں ملتی۔ دوم یہ کہ صداقت مسیح کی تو یہی علامت تھی جو ظہور پذیر نہ ہوئی تو اب مرزا صاحب کو مفتری کیوں نہ کہا جائے گا۔ حکیم نور الدین صاحب کی پارٹی یوں کہتی ہے کہ الہام میں ہے کہ ایک لڑکی (احمد بیگ کی) تمہارے نکاح میں آئے گی۔ اب اگر وہ شخصی طور پر نہیں آئی تو ممکن ہے اس کی اولاد میں سے کوئی اور لڑکی کی (بحکم علم میراث) مرزا صاحب کی اولاد میں سے کسی لڑکے کے ساتھ شادی ہو جائے مگر یہ جواب بالکل ہی غلط ہے کیونکہ اولاً یہاں وراثت کا کوئی تنازع ہی نہ تھا کہ علم میراث کی اصطلاح سے اس مشکل کو حل کیا جاتا اور اگر "بنت" کے لفظ سے اس کی اولاد مراد لی جاسکتی ہے تو مرزا صاحب سے مراد (بحکم میراث) آپ کے آباؤ اجداد ہوں گے نہ کہ اولاد در اولاد۔ کیونکہ تقسیم ترکہ کے وقت اگر باپ مر چکا ہو تو دادا وارث ہوا کرتا ہے نہ کہ بیٹا یا پوتا۔ اب اس اصول کے مطابق یہ مفہوم پیدا ہوگا۔ کہ مرزا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب کا کوئی گدی نشین جدی امجد محمدی بیگم کی کسی پوتی سے نکاح کرے گا اور یہ بالکل بے جوڑ بات ہے۔ **ثانیاً** اگر مرزا صاحب کے قائم مقام (بموجب رواج) اولاد در اولاد لی جائے تو جس مشکل کیلئے یہ تکلیف کی گئی ہے وہ عقدہ تو لاینحل ہی رہ گیا ہے کیونکہ بموجب حدیث شریف کے تو یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح خود نکاح کریں گے اور خود انکی اولاد بھی ہوگی اور یہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ اور **ثالثاً** اگر یہ مراد ہو کہ مسیح کی اولاد میں سے کوئی بچہ نکاح کرے گا اور خود مسیح نکاح نہیں کریں گے تو یہ ماننا پڑتا ہے کہ حضرت مسیح کی اولاد حضرت آدم کی طرح بغیر ماں باپ کے ہوگی۔ کیونکہ جب خود باپ کی شادی ہی نہ ہوگی تو اس کی صلبی اولاد کیسے ہوسکتی ہے؟ اس لئے نورالدین صاحب کا جواب کسی طرح بھی صحیح نہیں ہوسکتا۔ اور مجبوراً ماننا پڑتا ہے کہ مرزا صاحب اپنے اقرار کے مطابق مسیح نہ بن سکے اور یہ پیشگوئی سراسر غلط نکلی جس کی تفصیل مختصر طور پر مرزا صاحب کی اپنی زبانی یوں ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے رشتہ داروں کو یوں کہلا بھیجا تھا کہ ......

اشتہار ۱۰؍ جولائی ۱۸۸۸ء :

خدائے تعالیٰ نے کہا ہے کہ نکاح کے لئے سلسلہ جنبائی کر کے انکو بتاؤ کہ جو برکات ۲۰؍ فروری ۱۸۸۰ء کے اشتہار میں درج ہے تم کو مل جائیں گی۔ ورنہ خسر اور داماد دونوں مرجائیں گے اور لڑکی خراب ہوگی۔ **کذبوا بایتنا کذابا. کانوا بھا یستھزء ون فسیکفیکھم اللّٰہ. یردھا الیک. لاتبدیل لکلمات اللّٰہ. ان ربک فعال لما یرید. انا معک وانک معی. عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا.**

خط اول، بنام علی شیر وروانگی از لدھیانہ اقبال گنج ۱۸۹۱ء :

تم بہت اچھے آدمی ہو تمہارا اور محمدی بیگم کا نکاح عید سے دوسرے دن ہونے والا ہے تمہاری بیوی مشیر کار ہے اگر وہ اپنے بھائی احمد بیگ کو سمجھائے تو بہت جلد کاروائی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمارے حق میں ہو جائے گی۔کیا تم مجھے روسیاہ، ذلیل اور خوار کرنا چاہتے ہو؟ اور آگ میں ڈال دو گے۔سنا ہے کہ وہ کہتی ہے کہ مرزا غلام احمد مرتا بھی نہیں، مرتے مرتے پھر جی اٹھا۔کیا میں چوہڑا چمار ہوں۔(م،نہیں تم ابا جان تو ضرور ہو۔)اس کو سمجھاؤ ورنہ عزت بی بی کو طلاق ہو جائے گی۔ اور باقی رشتے بھی ٹوٹ جائیں گے۔ (خوب دھمکی تھی مگر عزت بی بی کو طلاق نہ ہوئی، بلکہ الہام واپس لیا گیا۔)

واقعی مرزا صاحب کو اس موقع پر جو ناکامی ہوئی ہے، نا قابل تلافی ہے آتش فراق میں جلنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔جب رشتہ داروں نے لاپروائی کی تو مرزا صاحب نے اپنے خسر کو پرزور لکھا کہ ......

خط بنام احمد بیگ ۲۷ جولائی ۹۲ء:

خدا کی قسم مجھے الہام ہوا ہے کہ تیری لڑکی (مسمات محمدی بیگم) سے نکاح کروں گا اور یہ الہام دس لاکھ آدمیوں میں شائع بھی ہو چکا ہے (کیا تم اتنے ہی بے رحم ہو گئے کہ میرے جیسے عاجز کی مدد نہ کرو گے؟) تم میرے معاون بنو۔ورنہ لوگ میری پگڑی اڑائیں گے۔(م،ایسی اڑی کہ مرزائی تا قیامت یاد کریں گے) پھر رحمنی کو لکھا کہ ......

خط بنام والدہ عزت بی بی:

تم کو واضح ہو کہ احمد بیگ اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے نہیں کرنا چاہتا اس لئے اس کا علاج میں نے یوں سوچا ہے کہ میرا بیٹا فضل احمد تیری لڑکی کا طلاق نامہ بدیں الفاظ لکھ کر تیار رکھے کہ

''جس وقت محمدی بیگم کا نکاح غلام احمد کے سوا کسی دوسرے سے ہوا اسی وقت سے عزت بی بی کو تین طلاق۔'' اور میں نے حکیم نور الدین کو کہلا بھیجا ہے کہ اس حکم کی تعمیل کرائے ورنہ فضل احمد عاق اور لاوارث متصور ہوگا۔(م،مرزا صاحب کو یہ معلوم نہ تھا کہ عاق بھی وارث

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو جاتا ہے اور بایں علم و دانش مسیح بن گئے تھے)

خط از عزت بی بی بنام والدہ خود :

والدہ صاحبہ تم اگر مرزا صاحب کا نکاح محمدی بیگم سے نہیں کرنا چاہتیں تو مجھے آ کر قادیان سے لے جاؤ۔ کیونکہ غیر سے نکاح کرنے کے وقت ہی مجھ پر تین طلاق پڑ جائیں گی۔ (افسوس ان گیدڑ بھبکیوں سے رشتہ دار نہ ڈرے اور غیر سے نکاح ہو گیا)

کرامات الصالحین :

اب دوسری چال چلی گئی اور الہام گھڑے گئے کہ

دعوت بالتضرع والابتهال فاخبرني اني ساجعل بنتا من بناتهم آية سماها وقال انها ستجعل ثيبة ويموت بعلها وابوها الى ثلث سنة (م، سنين) من يوم النكاح ثم نردها اليک بعد موتهما.

ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۱۰ :

سلطان محمد کی تقدیر مبرم ہے اس کا انتظار کرو، اگر میں جھوٹا ہوں، (م، اس میں کیا شک ہے) تو میری موت آ جائے گی اور یہ پیشگوئی پوری نہ ہوگی۔ (م، ایسا ہی ہوا)

حقیقۃ الوحی، ص ر ۱۹۱ :

لوگ کہتے ہیں کہ اگر الہام سچ ہے تو خود بخود واقع ہو جائے گا تم اس قدر منت سماجت اور جدو جہد اس کے پورا کرنے میں کیوں کر رہے ہو۔ احمقو! (ہمارے الہام کوشش کا نتیجہ ہوتے ہے) اس لئے کہ اس کے سر انجام دینے میں کوشش کرنا اور معاونت کرنا، طریق مسنون ہوگا (م، یہ سنت مرزائی ہے ورنہ سنت نبوی میں ایسی جدو جہد اور منت سماجت کا پتہ نہیں چلتا)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

الحکم ۳۰ رجون ۱۹۰۵ء :

چونکہ رد کا معنی واپس دلانے کا ہے اس لئے الہام میں یہ اشارہ ہے کہ محمدی کا نکاح دوسری جگہ ہوگا پھر وہ بیوہ ہوکر میرے نکاح میں آئے گی۔ (انگور کھٹے ہیں)

ضمیمہ انجام آتھم ص ر۳۱۱ :

یہ جو آیا ہے کہ مسیح نکاح کریں گے اور آپ کی اس نکاح سے اولاد بھی ہوگی۔ اس سے مراد کوئی ایسا نکاح ہے جو ایک خاص نشان رکھتا ہوگا ورنہ ایسے قول سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ (م، خاص نشان بنانے کی کوشش تو بہت کی گئی مگر مسیح نے منہ کی کھائی)

تتمہ حقیقۃ الوحی ۱۹۰۶ء ص ر۳۲ :

محمدی بیگم سے میرا نکاح آسمان پر پڑھا گیا تھا مگر اس کا ظہور اس شرط سے مشروط تھا کہ یہ لوگ توبہ نہ کرتے۔ (**ایتھا المراۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک**) لڑکی نے توبہ کی اور میرا نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا (م۔ مگر زنا کاری کس کے ذمہ لکھی گئی اور بے غیرتی کس کے حصہ میں آئی۔ کیا بلاء سے مراد مرزا صاحب ہیں۔ کیا جملہ ندائیہ بھی شرط بنتا ہے؟ اور **توبی** کب سے **تابت** کے معنی میں ہوا؟)

ضمیمہ انجام آتھم، ص ر۵۴ :

اس الہام کا دوسرا جزو (واپسی یا موت سلطان محمد) پورا نہ ہوا تو میں برے سے برا ٹھہروں گا۔ (اس میں کیا شک ہے) اے احمقو! (مریدوں سے خطاب ہے اور آپ ان کے سردار ہیں) یہ انسان کا افتراء نہیں ہے (دماغی مراق کا نتیجہ ہے) پختہ وعدہ ہے ٹل نہیں سکتا۔ جب یہ وعدہ پورا ہو جائے گا کیا یہ احمق جیتے رہیں گے بلکہ ان کی ناک کٹ جائے گی۔ (مرزائی بتلائیں کہ ناک کس کی کٹی، اور سیاہ داغ کس کے چہرہ پر آیا؟)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ضمیمہ ص/۲۲۳:

الامر ای موت السلطان محمد قائم علی حاله لا یرده احد باختیاله، والقدر مبرم. سیأتی وقته فوالله انه الحق، وجعلت هذا الالهام معیارا لصدقی فی دعوای وادعائی بالمسیح، وما قلت الا بعد ما نبهت من ربی.

شہادت القرآن، ص/۸۰:

یہ پیشنگوئی عظیم الشان ہے اور اس کی چھ جزئیں ہیں موت احمد بیگ، موت سلطان محمد، حیات دختر تا نکاح ثانی، حیات مرزا، نکاح ثانی ۳ سال تک، حیات احمد بیگ ڈھائی سال تک تا شادی اول دختر خود (م، ناظرین خود اندازہ لگائیں کہ کیسی تشریح و تفصیل سے سمجھایا گیا ہے کیا اب بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ متشابہات میں سے ہیں)

الغرض اس مقابلہ میں مرزا صاحب کی تکذیب خوب ہوئی ہے اور مرزائیوں کا یوں کہنا کہ لڑکی کا باپ مرگیا تھا اور باقی لوگوں نے توبہ کرلی تھی اس لئے نکاح فسخ ہوگیا تھا، بالکل بے سود ہے کیونکہ جس مطلب کے لئے یہ الہام چلایا گیا تھا، وہ تو کسی صورت میں پورا نہ ہوا۔ وہ الہام یہ تھا کہ ''مسیح کی شادی بڑی دھوم سے ہوگی۔''

الحکم ۱۰/اگست ۱۹۰۱ء (بیان عدالت):

احمد بیگ کی دختر مرزا امام الدین کی ہمشیرہ زادی ہے وہ مجھ سے بیاہی نہیں گئی مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہوگا۔ وہ سلطان محمد سے بیاہی گئی ہے، جیسا کہ الہام میں تھا۔ عدالت میں میری تضحیک کی گئی ہے ایک وقت آتا ہے کہ عجیب اثر پڑے گا اور سب کے سر ندامت سے نیچے ہوں گے۔ لڑکی کے باپ کے مرنے اور خاوند کے مرنے کی پیشینگوئی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

شرطی تھی لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی، اس لئے چھ ماہ کے اندر مر گیا اس کا خوف خاندان پر پڑا اور خصوصاً شوہر پر۔ اس لئے خدا نے ان کو مہلت دی مگر وہ لڑکی میرے نکاح میں ضرور آئے گی۔ (ہاں ضرور آئے گی)

اشتہار انعامی ۴

مرزا سلطان محمد بڑا سخت جان ہے ہم نے بہت تخویف کی، خط بھیجے۔ اس نے مطلق پرواہ نہ کی۔ (م، گو بظاہر اکڑا رہا مگر معلوم ہوتا ہے کہ حسب روایت حضرت ٹیچی اندر سے ضرور توبہ کرتا ہوگا۔ اور توبہ بھی اول درجہ کی کی ہوگی تب ہی تو اس کو مرزا صاحب کے مرنے کے بعد ۱۹۳۰ء تک جینا نصیب ہوا) اس مقام پر توبہ کا مفہوم صرف اتنا نکلتا ہے کہ ٹیچی کہہ دے کہ فلاں شخص مرزا صاحب کی دھمکی سے متاثر ہو گیا ہے ورنہ ترک فعل بد اور اعلان رجوع ضروری نہیں ہے کیونکہ یہ اسلامی توبہ ہے اور وہ قادیانی توبہ ہے۔ اگر یہ معنی نہ لیا جائے تو سلطان محمد کی توبہ صحیح نہیں رہ سکتی ہے کیا اس نے بیوی چھوڑ دی تھی؟ یا کیا بیوی نے اس کے گھر رہنے سے انکار کر دیا تھا؟ اگر نہیں، تو ترک فعل کا کیا ثبوت بنے گا۔ اور اسلامی توبہ کیسے متصور ہوگی؟ کیونکہ گناہ صرف نہ تھا کہ مرزا صاحب کو چھوڑ کر اس کی بیوی کا نکاح دوسری جگہ کرایا گیا تھا شاید یہ اخلاقی گناہ ہوگا۔

آٹھواں مقابلہ ۱۸۹۹ء سہ سالہ جنگ

۵ر نومبر ۱۸۹۹ء کو مرزا صاحب نے اعلان کیا کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے لے کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک (تین سال کے اندر) میری صداقت کیلئے کوئی نہ کوئی ضرور ہی آسمانی نشان ظاہر ہوگا، ورنہ میں ایسا ہی مردود، ملعون، کافر، بے دین اور خائن ہوں گا جیسا کہ مجھے خیال کیا گیا ہے۔ اس اعلان کیلئے بڑی لمبی چوڑی دعا شائع کی گئی جس کا ضروری اقتباس یہ ہے کہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

''یا اللہ اگر کوئی تصدیقی نشان نہ دکھلائے گا تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھوں گا۔ اور تمام ان الزاموں، تہمتوں اور بہتانوں کا مصداق سمجھوں گا جو مجھ پر لگائے گئے ہیں۔ اور جو لوگ یوں کہہ دیتے ہیں کہ جھوٹے بھی تحدی کرتے ہیں اور ان کی تائید بھی ہوتی ہے وہ جھوٹے ہیں اور چاہتے ہیں کہ سلسلہ نبوت کو مشتبہ کردیں کیونکہ تیرا قہر تلوار کی طرح مفتری پر گرتا ہے اور تیرے غضب کی نظر بھی کذاب کو بھسم کردیتی ہے۔''

مرزا صاحب کا یہ اعلان بھی خالی گیا اور کوئی ''آسمانی نشان'' ظاہر نہ ہوا، جو زیر بحث آنے کی حیثیت رکھتا ہو اس لئے مرزا صاحب نے خود ہی اپنے اوپر افتراء پردازی کا الزام قائم کردیا۔

نواں مقابلہ ۱۹۰۰ء، جنگ گولڑہ

۲۰ رجولائی ۱۹۰۰ء کو جناب پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی سے اعلان کیا گیا کہ پیر صاحب لاہور شاہی مسجد میں آکر میرے مقابل سات گھنٹے ''زانو بزانو بیٹھ کر چالیس آیاتِ قرآنی کی عربی میں تفسیر لکھیں جو تقطیع کلاں بیس ورق سے کم نہ ہو۔ پھر جس کی تفسیر عمدہ ہو گی، وہ مؤید من اللہ سمجھا جائے گا لیکن اس مقابلہ کیلئے پیر صاحب کی شمولیت یا ان کی طرف سے چالیس علماء کا پیش کردہ مجمع ضروری ہے اس سے کم ہوں گے تو مقابلہ نہ ہوگا۔ پیر صاحب نے اگست ۱۹۰۰ء کو شاہی مسجد لاہو میں ایک مجمع کثیر کے ساتھ ڈیرہ لگا دیا۔ مگر قادیان سے مرزا صاحب نے حرکت تک نہ کی۔ اگر آجاتے تو بعد میں اپنے سامنے تصفیہ کر لیتے کہ کس کو علماء میں شامل کرنا ہے اور کسے خارج کرنا ہے، مگر تاریخ مقررہ پر پیر صاحب حاضر تھے اور لوگ دھڑا دھڑ جلسہ میں شریک ہو رہے تھے تو دیواروں پر اشتہار لگے ہوئے نظر آتے تھے۔ جن پر یہ لکھا تھا کہ ''پیر صاحب مناظرہ سے بھاگ گئے ہیں''۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اصل واقعہ یوں ہے کہ مرزا صاحب کی تردید میں پیر صاحب نے سب سے پہلے قلم اٹھایا تھا اس وقت مرزا صاحب کی طرف سے حسن امروہی اور مولوی نور الدین جواب دہی کیلئے مامور ہوئے تھے۔ زیر بحث اس وقت مرزا صاحب کا دعویٰ مسیحیت، وفات مسیح اور تحریف کلام اللہ وکلام رسول تھا مسک عارف تحفہ گولڑویہ وغیرہ مرزا صاحب کی طرف سے شائع ہوئے تھے پیر صاحب نے ''شمس الہدایہ'' لکھ کر مرزائیوں کا تمام بخیہ ادھیڑ دیا تھا مگر انہوں نے اس کی تردید میں ''شمس بازغہ'' لکھی تھی جس میں بحث یہ بھی چل گئی تھی کہ عربیت پر حاوی کون ہے؟ پیر صاحب یا مرزا صاحب؟ کیونکہ زیر بحث کلمہ توحید کی ترکیب نحوی کو لاکر پیر صاحب نے احسن امروہی کا ناطقہ بند کر دیا تھا اب مرزا صاحب نے عربیت کا زور دکھلانے کی خاطر پیر صاحب کو تفسیر لکھنے کی دعوت دی تھی۔ خیال یہ تھا کہ پیر صاحب عربی میں تفسیر لکھنے کی جرأت نہ کریں گے مگر آپ تشریف لے آئے اور آپ کے مرید بھی آپ کی طرف سے بحث کرنے کو تیار تھے۔ اگر مجلس میں آجاتے تو غالباً پیر صاحب تک نوبت ہی نہ پہنچتی آپ کے مرید ہی مرزا کو آڑے ہاتھوں لے لیتے۔ اگر بالفرض اور کوئی نہ بڑھتا تو مولوی محمد حسن صاحب مرحوم فیضی رئیس بھیں ضرور آگے بڑھنے کو تیار بیٹھے ہوئے تھے اور یہ شخص اس سے پیشتر ایک دفعہ خاص قادیاں جا کر مرزا صاحب کے دانت کھٹے کر آیا تھا۔ جس کا مختصر واقعہ یوں ہے کہ راجہ جہانداد خان رئیس جہلم مرزا صاحب کا مرید ہو گیا تھا اور چونکہ مولوی صاحب کا دوست تھا مولوی صاحب نے اس تبدیلی مذہب کو پسند نہ کیا اس لئے راجہ صاحب سے مناظرہ ٹھہر گیا جس میں راجہ صاحب ہار گئے۔ اور مولوی صاحب سے درخواست کی کہ قادیان آکر اپنی تشفی کر لیں اسلئے مولوی صاحب بمعہ راجہ صاحب اور چند احباب کے لاہور آئے اور ملا محمد بخش وغیرہ دس، گیارہ اصحاب کو صرف شہادت موقع کیلئے ہمراہ لے کر قادیان پہنچے وہاں مرزا صاحب نے مولوی صاحب سے تعارف قدیم کا سلسلہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

گانٹھ کر خیر مقدم کا فریضہ ادا کیا اور بہترین طریق پر خاطر مدارات کی۔ اثنائے سفر میں مولوی صاحب نے ایک قصیدہ عربیہ لکھ رکھا تھا اس کا جواب مرزا صاحب سے طلب کیا اور لفظ نبوت پر تبادلہ خیالات کیلئے کہا مگر مرزا صاحب نے صاف کہہ دیا کہ میں اپنی طرف سے کوئی دعویٰ نبوت نہیں کرتا ہوں یہ صرف تعریفی الفاظ ہیں جو شائع کئے جاتے ہیں۔ اس پر رلجہ صاحب کو یقین ہو گیا کہ مرزا صاحب نے بحث سے گریز اختیار کیا ہے، اس لئے بیعت تڑوا کر یہ ساری جماعت واپس لاہور آ گئی۔ مگر بدقسمتی سے قادیانی اخباروں میں یہ شائع ہو گیا کہ مولوی محمد حسن صاحب بمعہ اپنے رفقاء کے مرزا صاحب سے بیعت کر گئے ہیں چنانچہ اس غلط افواہ کی تردید "پیسہ اخبار" لاہور میں مولوی صاحب نے نہایت بسط سے کر دی اور سارے واقعہ کو کھول کر بیان کر دیا۔ غرض یہ کہ مرزا صاحب نے مقابلہ پر ہتھیار ڈال دیئے اور جب پیر صاحب واپس چلے گئے تو مرزا صاحب نے "اعجاز المسیح" لکھی جس میں نصف سے زیادہ صفحات تک گالیاں دیں اور باقی نصف میں سورہ فاتحہ کی تفسیر عربی میں لکھی جس میں اپنی خود ساختہ تحریف قرآنی کا پوری طور پر ثبوت دیا' پیر صاحب کی طرف سے "سیف چشتیائی" لکھی گئی جس میں بالاستیعاب مرزائی تعلیم کی پوری تردید کی گئی اور "اعجاز المسیح" کے اغلاط کی ایک طویل فہرست مولوی محمد حسن صاحب سے تیار کروا کر شامل کر دی۔ کتاب کی نوعیت یہ ظاہر کرتی تھی کہ پیر صاحب نے تصحیح کی ہے جب یہ کتاب قادیان پہنچی تو مرزا صاحب اپنی آخری تصنیف نزول المسیح لکھ رہے تھے۔ اس میں ذکر کیا ہے کہ ہم نے خیال کیا کہ پیر صاحب نے عربی میں کوئی کتاب لکھی ہوگی مگر دیکھا تو اردو میں تھی اس لئے ردی کی ٹوکری میں پھینک دی۔ اس کے بعد تصحیح اغلاط کے متعلق بحث چھڑ گئی۔

مرزائیوں نے پیر صاحب پر طعن شروع کر دیا اور مولوی صاحب کو اپنا مدمقابل سمجھ لیا اس اثناء میں مولوی صاحب کچھ عرصہ بیمار رہ کر وفات پا گئے۔ اور مولوی کرم الدین

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب دبیر نے مولوی صاحب کے لڑکے نابالغ کی طرف سے حق توکیل حاصل کر کے مرزا صاحب پر دعویٰ دائر کیا کہ انہوں نے مولوی صاحب کو "کذاب اور لئیم" کہا ہے تین سال تک یہ مقدمہ چلتا رہا۔ آخری میں فریقین پر جرمانہ ہوا اور مرزا صاحب نے اپیل کے ذریعہ جرمانہ واپس کرا لیا مگر حضرت دبیر نے نہ تو اپیل کی اور نہ ہی جرمانہ معاف کرایا کیونکہ جرمانہ کی مقدار بہت قلیل تھی۔ اس مقدمہ کے دوران مرزا صاحب نے پیسہ اخبار لاہور میں پیر صاحب اور دبیر صاحب کے خلاف بہت زہر یلے الہام شائع کیے مگر وہ سارے کے سارے ہی غلط نکلے اور آج یہ تینوں موجود ہیں مگر مرزا صاحب کا وجود نہیں ملتا۔ اگر زندگی اور موت ہی معیار صداقت تھا تو مرزا صاحب، پیر صاحب اور دبیر صاحب کی عین حیات میں کیوں مر گئے؟

دسواں مقابلہ ۱۹۰۱ء نومبر۔ اعلان نبوت، جنگ تکفیر

در پردہ شروع سے ہی مرزا صاحب کے متعلق متفطن طبائع محسوس کر رہی تھیں کہ یہ شخص کچھ دعویٰ کرے گا مگر مرزا صاحب نے پورے طور پر کچھ نہ بتایا کہ آپ کیا ہیں؟ کبھی مہدی بنتے، کبھی مسیح اور مثیل مسیح اور کبھی انکار بھی کر دیتے۔ اور جب مثیل مسیح کا مسئلہ انہوں نے حل کر لیا تو اپنی نبوت کے متعلق کاروائی کرنی شروع کر دی کیونکہ حضرت مسیح کی نبوت مسلمہ تھی مگر تاہم یہ فیصلہ نہ کر سکے کہ آیا آپ کی نبوت کس قسم کی ہے، مستقل ہے یا غیر مستقل، مثالی ہے یا اصلی، تشریعی ہے یا غیر تشریعی؟ بڑی جدو جہد اور تفحص و تمحیص کے بعد آپ نے مستقل نبوت کا دعویٰ شائع کیا اور اس میں وہ تمام شکوک رفع کر دیے جو آپ کی نیرنگی طبع کے متعلق تھے مثلاً یہ کہ "خاتم الرسل" کے بعد کوئی نبی نیا ہو یا پرانا، نہیں آ سکتا یا یہ کہ آپ کی نبوت جزوی اور صرف بشرات پر مبنی ہے یا یہ کہ آپ کی نبوت صرف درجہ ولایت یا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

محدثیت تک محدود ہے یا یہ کہ وہ تشریعی اور جدید نہیں ہے۔ ان سب شکوک کے متعلق آپ نے فیصلہ کر دیا کہ خدا کے فضل وکرم سے ہم نبی اور رسول ہیں اور ہماری نبوت تشریعی جدید ہے مگر اسلام کی ناسخ نہیں ہے بلکہ اسلام کا اصلی رخ دکھلانے کیلئے ہے علمائے اسلام نے اسلامی تعلیم کو تاریکی میں ڈال دیا تھا۔ میرا کام یہ ہے کہ ان کے خلاف اسلام کے اصلی معارف اور حقائق پیش کروں جو آج تک کسی پر منکشف نہیں ہوئے اور جن کی بنیاد صرف الہام اور وحی جدید پر ہے، نہ کہ پرانے دلائل اور فرسودہ خیالات پر۔ گویا آپ نے اپنی شریعت کا نام ''اسلام'' ہی رکھا مگر قرآن وحدیث کے مطالب کو ایسے طور پر تبدیل کر دیا کہ مخالفین اسلام کو خوب موقع مل گیا کہ وہ کہیں کہ اسلام میں ترمیم واقع ہو گئی ہے اور ابدیت اسلام کا دعویٰ غلط ثابت کر دیا کیونکہ جس قدر مرزا صاحب نے ختم رسالت اور اپنے ادعائے نبوت میں مطابقت پیدا کی تھی، وہ سب کی سب یا تو تناسخ اور رجعت پر مبنی تھی اور یا اس کی بنیاد حلول اور سریان پر رکھی تھی جو سراسر حکمائے یونان کا مذہب تھا۔ ورنہ اسلامی تصریحات تمام کی تمام اس کے خلاف تھیں۔ جیسا کہ ''مراق مرزا صاحب'' میں تفصیلاً بیان ہو چکا ہے۔ اس دعویٰ کا اعلان کرنا تھا کہ اہل اسلام نے مقابلہ پر ان کی تکفیر کرنی شروع کر دی جس کے جواب میں بجائے اس کے کہ مرزا صاحب کو ندامت ہوتی الٹا یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ لوگ خود کافر ہیں کیونکہ ایک نبی کو کافر کہتے ہیں، یہودی صفت ہیں کہ زمانہ حاضرہ کے مسیح کی تکفیر کرتے ہیں۔ ذرية البغايا ہیں کہ مسیح کی بیعت نہیں کرتے۔ اور نشان صداقت ہیں کیونکہ حسب روایات احادیث مہدی کی تکفیر منصوص ہے۔ اس اعلان کا نام آپ نے ''ایک غلطی کا ازالہ'' رکھا جس کا ضروری اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بعض مرید ہماری تعلیم سے ناواقف ہیں اور مخالفین کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہم نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ا...... جو وحی میرے پر نازل ہوئی ہے اس میں سینکڑوں دفعہ مجھے مرسل، رسول اور نبی کہا گیا ہے اور اس وقت تو بالکل تصریح اور توضیح کے ساتھ یہ لفظ موجود ہے۔

۲...... "براہین احمدیہ" کو بائیس برس ہو چکے ہیں اس میں صاف لکھا ہے کہ **محمد رسول اللہ جری اللہ فی حلل الانبیاء. ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرعلی الدین کلہ**، دنیا میں ایک نذیر آیا (دنیا میں ایک نبی آیا) جس سے مراد میں ہوں اور مجھے **محمد رسول اللہ** اور **جری اللہ** کہا گیا ہے۔ اب یہ اعتراض کرنا کہ یہ عقیدہ خاتم النبیین کے خلاف ہے، بالکل غلط ہوگا کیونکہ ﴿ **وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ** ﴾ میں ایک پیشینگوئی ہے کہ ہندو، یہودی، عیسائی یا رسمی مسلمان کیلئے پیشگوئیوں کے تمام دروازے بند کئے گئے ہیں اور نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئی ہیں مگر سیرت صدیقی کی ایک کھڑکی کھلی ہوئی ہے یعنی **فنا فی الرسول** کی۔ پس جو اس کھڑکی سے اندر آتا۔ اس پر نبوت محمدی کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ (یعنی وہ محمد بن کر نبی بن جاتا ہے) اب خاتم النبیین کے یہ معنی ہوئے کہ **لاسبیل الی فیوض اللہ (النبوۃ) من غیر توسط محمد علیہ الصلوۃ و السلام** میں بھی محمد اور احمد ہوں اور اس نبوت میں شریک ہوں۔ (گویا نبوت محمدی ایک مفہوم کلی ہے جس کے افراد کثیر التعداد ہیں اور یہ نبوت شخصی نہیں ہے تاکہ جاری نہ رہ سکے) اور یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرت مسیح اتریں گے اور چالیس برس سے زائد حکمران رہیں گے، بالکل معصیت ہے کیونکہ نبوت عیسوی منقطع ہو چکی ہے اور نبوت محمدی جاری ہے۔ اور یہ لازم آتا ہے کہ رسول اللہ کی شان حضرت مسیح سے کم ہو۔ کیونکہ آپ کی نبوت چالیس برس رہی ہے اور مسیح کی نبوت چالیس سے زیادہ تصور کی گئی ہے۔ جس جگہ میں نے نبوت اور رسالت سے انکار کیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ میں مستقل (بغیر توسط محمد کے) اور صاحب شریعت جدید (مخالف اسلام کے) نہیں ہوں۔ ورنہ میں وہ نبی ہوں جس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کوظلی طور پر محمد احمد کہہ کر آنحضرت کا ہی وجود قرار دیا گیا ہے، اس لئے ختم رسالت کا مفہوم صحیح رہا اور میں بھی نبی بن گیا۔ اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی معہ نبوت محمد یہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں اور اس طرح آنحضرت اگر ہزار دفعہ بھی دنیا میں بروزی رنگ میں آ جائیں تو ختم رسالت کی مہر نہیں ٹوٹتی۔ اس بروزی رنگ میں میرا وجود درمیان میں نہیں ہے کیونکہ میں خود محمد اور احمد بن چکا ہوں۔ اب نتیجہ یوں نکلتا ہے کہ خود آنحضرت نے ہی اپنے دوسرے وجود میں اپنی نبوت سنبھال لی ہے اور محمد کی نبوت محمد کے پاس رہی ہے، غیر کے پاس نہیں گئی۔

اور یہ بروز ایک خدائی وعدہ تھا کہ ''وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ'' اخیر زمانہ کے لوگوں میں پیغمبر کو بھیجا جائے گا، جو عہد صحابہ کو نہیں پا سکے اور یہ قاعدہ ہے کہ سب انبیاء کو اپنے بروز پر غیرت نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ انہی کی صورت اور انہی کا نقش رہتا ہے لیکن دوسرے پر ضرور غیرت ہوتی ہے۔

حقیقۃ الوحی، ص ۳۹۰ مطبوعہ ۱۹۰۱ء میں ہے کہ لوگ افتراء کرتے ہیں کہ میں نے نبوت (خلاف اسلام) کا دعویٰ کیا ہے کیونکہ جس نبوت کا دعویٰ کرنا خلاف قرآن ہے میں اس کا مدعی نہیں ہوں بلکہ میں امتی بن کر نبی ہوا ہوں اور نبی سے مراد صرف یہ ہے کہ بکثرت شرف مکالمہ الٰہیہ و مخاطبہ پاتا ہوں۔

اس اعلان میں مرزا صاحب نے خلاف اسلام نبوت کے متعلق متعدد غلطیاں کی ہیں۔

اول: یہ کہ نبوت محمد یہ کو شخصیت سے نکال کر مفہوم کلی بنا ڈالا ہے۔ جس پر کوئی دلیل نہیں دی۔

دوم: یہ کہ اپنے آپ کو پیغمبر کا وجود ثانی قرار دیا ہے اور ثبوت نہیں دیا کہ آپ ایسے کیوں ہیں؟

سوم: یہ کہ شخص واحد کا وجود ہمیشہ ایک ہی ہوا کرتا ہے اور ہزار شیشوں میں جو عکس پڑتا ہے اس کو وجود شخصی نہیں کہا جا سکتا۔ ورنہ ایک انڈے کو ایسے موقع پر ہزار انڈے بنا سکتے ہیں۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

چہارم: یہ کہ اصلی وجود کے غائب ہونے سے تمام ظلی وجود غائب ہو جاتے ہیں اسلئے یہ ضروری تھا کہ مرزا صاحب پیغمبر کے عہد میں پیدا ہوتے اور آپ کی وفات سے مرزا صاحب بھی مر جاتے۔

پنجم: یہ کہ سیرت صدیقیہ کی کھڑکی میں داخل ہونے والا اگر نبی بن سکتا ہے تو ضروری تھا کہ سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر بروزی نبی تسلیم کئے جاتے۔

ششم: یہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا بروز تسلیم نہ کرنا (حالانکہ احادیث میں نزول مسیح مذکور ہے) اور پیغمبر کا بروز ثابت کرنا محض تحکم اور زبردستی ہے۔

ہفتم: یہ کہ مرزا صاحب نے مفہوم جزوی کو مفہوم کلی میں تاویل کرنے سے الحاد کا دروازہ کھول دیا ہے کیونکہ بعینہ اسی اصول سے جبریل، مسیح، مہدی بلکہ خود ذات باری تعالیٰ بھی مفہوم کلی میں تحویل ہو سکتے ہیں۔ تو پھر آپ ہی بتائیں کہ توحید کہاں رہی؟

ہشتم: یہ کہ اگر کوئی شخص توحید بمعنی اقرار بشخصیت الٰہیہ چھوڑ کر ایک نیا معنی اختراع کرے کہ تمام کائنات کو ایک ہی ذات کا مظہر بتائے اور **جعل المختلفین ذاتا واحدا** کا قول کرے تو کیا ایسی توحید اور شرک متحد اور یکساں نہ ہوں گے؟ اسی طرح تمام نبوتیں نبوت محمدیہ کا مظہر قرار دے کر ہزاروں بروزی نبوتیں ہو سکتی ہیں تو پھر نبوت مسیح کے بروز سے آپ کو کیوں گریز ہے؟

نہم: یہ کہ جب بروزی وجود میں نبوت محمدیہ کو کئی ہزار دفعہ تسلیم کیا گیا ہے تو حضور کی نبوت کا زمانہ، نبوت مسیح سے ہزاروں دفعہ زیادہ ہو جائے گا۔ اور یہ کہنا غلط ہوگا کہ "عند النزول" آپ کی نبوت کا زمانہ نبوت محمدیہ کے زمان سے زیادہ ہونا تسلیم کرنا پڑتا ہے۔

دہم: یہ کہ جس قسم کا بروز پیش کیا گیا ہے وہ 'تناسخ' کے مساوی ہے اس لئے اسلام اس کو تسلیم نہیں کر سکتا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

یازدہم: یہ کہ مرزا صاحب اس لئے بروز محمد بنے ہیں کہ ان کو محمد کہا گیا ہے۔ پس اگر یہی قاعدہ صحیح ہے تو مرزا صاحب کو (بذریعہ وحی قادیانی) تمام انبیاء، تمام اولیاء، سلاطین اور بانیان مذہب کے نام سے جب بلایا گیا ہے۔ تو آپ ہی بتائیں کہ مرزا صاحب کس کس کا بروز بنیں گے؟ ہمیں بروز کرشن اور بروز مسیح کے وقت یہ ماننا پڑتا ہے کہ مرزا صاحب کفرو اسلام کے لئے معجون مرکب تھے یا مداری کا پٹارہ تھے جو جی چاہا ظاہر کر کے کام چلتا کیا۔

دوازدہم: یہ کہ مرزا صاحب کی یہ تحقیق نہ کسی اسلامی تحقیق پر مبنی ہے اور نہ کسی فلسفیانہ اصول سے مطابقت رکھتی ہے اس میں صرف مراق سے مدد لی گی ہے اس لئے قابل التفات نہیں ہے۔

سیزدہم: یہ کہ اگر اسی طریق سے کوئی مرید مرزا صاحب کا ظل بن جائے اور تمام جائداد یا حقوق مالیت کا مدعی بن جائے تو کیا مرازئی تسلیم کرلیں گے؟

چہاردہم: یہ کہ اگر کسی خیالی ترکیبوں سے کسی کی شخصیت منتقل ہو سکتی ہے تو دنیا میں اسی بہانہ سے ہر ایک دوسرے پر دعویدار ہو سکے گا۔ پس اس لئے یہ تقریر بالکل فضول ہے۔

پانزدہم: یہ کہ ﴿لَمَّا يَلْحَقُوْا﴾ کی آیت سے بروز ثابت کرنا اہل تحقیق کا مذہب نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی تعلیم اور قرآن شریف چونکہ قیامت تک قائم ہیں اس لئے آپ کی رسالت صرف آپ کے زمانہ تک محدود نہیں ہے بلکہ تمام نوع انسانی کیلئے واجب التسلیم ہے جو قیامت تک پیدا ہوں گے۔ الغرض اس اعلان میں مرزا صاحب نے تمام اہل اسلام سے مقابلہ کیا مگر ہتھیار بالکل کھوٹے استعمال کئے ہیں اس لئے بجائے کامیاب ہونے کے موجب تضحیک اسلام بنے ہیں۔

گیارہواں مقابلہ ۱۸۹۷ء جنگ پشاور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء کو مرزا قادیانی نے اشتہار دیا کہ کتاب ''جنگ مقدس'' (مناظرہ آتھم) کیساتھ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کا اشتہار شامل کیا گیا تھا اس میں درج تھا کہ ''اندرمن مرادآبادی اولیکھرام پشاوری'' اگر منظور کریں تو ان کی نسبت پیشینگویاں شائع کی جائیں تو اندرمن نے اعراض کیا اور کچھ عرصہ بعد مر گیا۔ مگر لیکھرام نے اجازت دی تو الہام ہوا **عِجلاً جسداً له خوار. له نصبٌ وعذاب** آج ۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء کو مجھے الہام ہوا کہ وہ اپنی بدزبانیوں کی وجہ سے چھ سال کے عرصہ کے اندر مر جائے گا اگر اس پر ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا خارق عادت اور اپنے اندر ہیبت رکھنے والا ہو گا، تو میں مامور من اللہ نہیں ہوں۔ اور ہر ایک سزا کے بھگتنے کیلئے تیار ہوں بے شک مجھے رسی ڈال کر پھانسی دیا جائے کیونکہ انسان کا پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا تمام رسوائیوں سے بڑھ کر ہے۔ (سراج منیر، ص ۱۱۲)

اس سے پیشتر عبداللہ آتھم اور سلطان محمد شوہر محمدی بیگم کی موت کی پیشینگوئی کا اعلان بھی ہو چکا تھا لوگ منتظر تھے کہ یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے مگر نتیجہ سوائے ناکامیابی کے کچھ نہ ہوا۔ کیونکہ عبداللہ آتھم تو بجائے ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کے ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء میں مرا۔ سلطان محمد آج ۱۹۳۰ء تک زندہ ہے۔ اور لیکھرام کے متعلق چونکہ تمام اہل اسلام کو اشتعال تھا اس لئے مرزا صاحب کی پیشگوئی کو دخل دینا قرین قیاس نہیں ہے۔ کیونکہ ایسے اشتعال کے موقع پر راجپال اور شردہانند کی موت کافی ثبوت ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس اگر کسی سر فدائی نے پنڈت لیکھرام پشاوری کا کام بھی تمام کر دیا تو کیا تعجب ہوگا۔ کیونکہ اس میں مرزا صاحب اپنی طرف سے کسی حکمت عملی کا ارتکاب نہیں مانتے۔ اور نہ ہی لوگوں میں مشہور ہے کہ قاتل کوئی مرزائی تھا صرف اتنا ہی سنا گیا ہے کہ پشاور سے نکل کر لاہور میں اس نے دچھو والی کے کسی مندر میں پناہ لی تھی کیونکہ پٹھانوں سے اس کو زیادہ خطرہ تھا مگر قاتل نے پیچھا نہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چھوڑا اور کچھ دنوں کیلئے آریہ بننے کی خواہش کی پنڈت صاحب کا خدمت گزار رہا اور اسی مندر میں اس ہندو قاتل نے ۶ / مارچ ۱۸۹۷ء کو چھری مار کر پیٹ چاک کر دیا اور خود بھاگ گیا جس کا سراغ آج تک نہیں ملا کہ وہ کون تھا؟ قیاس غالب ہے کہ وہ برہمو سماجیہ ہو گا۔ کیونکہ مسلمانوں کی طرح برہمو سماج بھی آریوں کے ہاتھ سے ہمیشہ نالاں رہتے ہیں۔ ورنہ مسلمانوں کو ہندو بن کر مندر میں خدمت گزار رہنے کی کیا ضرورت تھی' بہر حال یہ موت بھی اتفاقیہ طور پر ہوئی۔ اور ان مذہبی دشمنیوں کی زیر اثر ہوئی جو آریوں نے غیر آریوں سے برپا کر رکھی تھیں ورنہ نہ کوئی نشان مرزا تھا اور نہ کوئی خرق عادت کے طور پر یہ قتل ہوا تھا کیونکہ اس قسم کے قتل کئی دفعہ ہوئے اور آئندہ ہونے کا احتمال ہے۔ اس کے علاوہ لیکھر ام لاہور ہسپتال میں زیر علاج رہا۔ ڈاکٹروں نے اطمینان دلایا کہ اب جانبر ہو جائیں گے مگر زخم کاری تھا لیکھر ام نے مایوسی کے عالم میں دم دیدیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید علاج میں بھی کمی رہ گئی تھی۔

بارھواں مقابلہ ۱۹۰۲ء جنگ غیب دانی

۱۹۰۲ء میں موضع مُد ضلع گورداسپور میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری مدعو کئے گئے۔ زیر بحث یہ مسئلہ تھا کہ آیا مرزا صاحب کی پیشینگوئیاں کچھ اصلیت بھی رکھتی ہیں یا کہ صرف تخمینی باتیں ہیں جو "حدیث النفس" اور "انجرات مراقیہ" سے بڑھ کر حیثیت نہیں رکھتیں۔ سرور شاہ مرزائی نے مقابلہ میں آ کر بڑی جدوجہد سے ان کو الہامی ثابت کرنا چاہا مگر مولوی صاحب نے ایک پیشینگوئی بھی سچی نہ نکلنے دی اور امر واقعی بھی یہی تھا کہ جن لوگوں کے متعلق مرزا صاحب نے موت کی پیشینگوئی کی تھی ان میں سے اگر کوئی مرا بھی تھا تو قانون قدرت کے ماتحت مرا تھا۔ مرزا صاحب کی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

عادت تھی کہ گول مول لفظ شائع کر دیتے تھے جس کی تاویل زکام تک بھی کی جاسکتی تھی اور اگر فریق مخالف پر کوئی تکلیف نہ آتی تو وہ لفظ محفوظ رکھے جاتے جو پھر کسی موقع پر کام آ جاتے تھے اگر چہ موقع ہاتھ سے نکل گیا ہوتا مگر مرزا صاحب کی صداقت کا اعلان ضرور ہو جاتا۔ واقعات پر نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی راستباز نے اپنی صداقت کیلئے وہ طریق اختیار نہیں کئے تھے جو مرزا صاحب نے (قلمی، درہمی اور زبانی) اختیار کر رکھے تھے کیونکہ یہ طریق عام اشتہار بازوں کے ہوتے ہیں ورنہ مقبولان بارگاہ الٰہی کی کوئی ایک نظیر بھی نہیں ملتی کہ کسی نے پیچھے پڑ کر اپنی بات منوائی ہو مگر یہاں یہ عالم ہے کہ ایک بات کہی 'پیر و مرید' دونوں اشاعت کے پیچھے لگ گئے، پھر اخبارات میں شائع کی اس کے بعد خود ہی وہ کتابی صورت میں نقل کی۔ ایک دفعہ نہیں ہزار دفعہ عربی، فارسی اور اردو میں مختصر اور مطول طریق پر اسی کو رٹتے رہے اور اس کی مختلف نوعیتیں قائم کر لیں صرف اس خیال سے کہ کسی نوعیت کے ماتحت تو واقعات موافقت کریں گے اگر بالکل ہی ناکامی رہی تو اخیر میں کہہ دیا کہ یہ متشابہات میں داخل ہو گئی ہیں یا اس کا کوئی اور پہلو بدل دیا۔ چنانچہ اس موقع پر بھی مرزا صاحب نے ایک چال چلی تھی وہ یہ کہ جب مرزائیوں کو ''مُد'' میں شکست فاش ہوئی تو مرزا صاحب کو بڑا طیش آیا۔ اور عربی نظم میں تک بندی لگانی شروع کر دی۔ فرط جوش غضب میں پانچ سو سے زیادہ شعر لکھ مارے جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو دل کھول کر گالیاں دیں اور جب وہ بخار نکل گیا تو اپنے دعاوی کی رٹ لگانی شروع کر دی۔ اخیر میں جب اس سے فارغ ہوئے تو پیر صاحب اور سید علی حائری اور مولوی اصغر علی صاحب روحی وغیرہ کو کوسنا شروع کر دیا اور کچھ ایسے لفظ بھی کہے کہ اگر ان کے متعلق کچھ ذرہ بھر بھی حالات دگرگوں ہونے کی خبر مرزائیوں کو لگ جائے تو آج بھی ان کو پیشینگوئی کے سانچے میں ڈھال لیں۔ یہ قصیدہ نام کو تو ''الہامیہ'' اور ''اعجازیہ'' ہے مگر اس قدر شاعرانہ انداز سے گرا ہوا ہے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ اگر کسی غلط شعر کا حوالہ دینا ہوتو اس قصیدہ سے بڑھ کر کوئی مصالحہ موزون نہ ہوگا۔ بایں ہمہ مرزا صاحب نے اپنے ہمہ دانی کا یوں غرور دکھلایا تھا کہ لوگوں کو بڑی عجلت کے ساتھ ویسا ہی جواب لکھنے پر دعوت دی جس کا جواب مولوی اصغر علی صاحب روحی اور دیگر بزرگوں نے لکھا اور اخبارات میں شائع کیا اور عموماً اہل علم نے اس کو اس لئے نظر انداز کر دیا کہ غلط اشعار کا جواب کیا دیا جائے۔ چنانچہ مولانا محمد علی مونگیری نے اس کی تردید میں ایک ''قصیدہ جوابیہ'' لکھا اور ساتھ ہی ''قصیدہ اعجازیہ'' کے اغلاط چھپوا کر شائع کر دیئے جس کا جواب الجواب مولوی اسماعیل مرزائی قادیانی نے دیا جس کا ماحصل یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے اشعار پر اعراب غلط لکھے تھے اس لئے عروضی غلطیاں بکثرت موجود ہیں اگر نئے اعراب لگائے جائیں تو انکی تصحیح ہوسکتی ہے۔ مثلاً مرزا صاحب ایک مصرعہ کو یوں پڑھتے ہیں **بِاَخِ الْحُسَیْنِ وَوُلْدِہٖ اذ اُحْصِرُوْا**۔ اور یہ غلط ہے کیونکہ مرزا صاحب نے بحر طویل میں شعر کہنے شروع کئے تھے اور یہ مصرعہ ''کمال استغراق فی المراق'' کی وجہ سے بحر کامل میں زبان سے بے ساختہ نکل گیا تھا اس لئے مولوی اسماعیل صاحب اسے یوں اعراب دے کر پڑھتے ہیں **بِاَخِ الْحُسَیْنِ وُلْدِہٖ اِذْ اُحْصِرُوْا**

معزز ناظرین! خود ہی اندازہ لگائیں کہ مرزائی لٹریچر کس قدر لچر اور پوچ ہے۔ باعقل بھی اسے پسند نہیں کرسکتا۔

تیرھواں مقابلہ ۱۹۰۳ء جنگ ثنائی نمبر ۱

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ''تاریخ مرزا'' میں لکھتے ہیں کہ جب میں ۱۸ سال کا تھا تو مخلصانہ حیثیت میں قادیان گیا اور جس خلوص سے میں وہاں حاضر ہوا۔ چشم دید واقعات اور مرزا صاحب کی بے اعتنائی سے وہ سارے کا سارا ہی تبدیل ہوگیا۔ ان کے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مکان پر دھوپ میں جگہ ملی۔ انتظار کے بعد مرزا صاحب نے بغیر سلام کے مزاج پرسی کے بجائے مکان پرسی شروع کر دی۔ کہاں سے آئے ہو، اور کیوں؟ میں مختصر جواب دے کر واپس امرت سر آ گیا اور جب تحصیل علم سے فراغت پا کر دوسری دفعہ در دولت پر حاضر ہوا تو اس وقت مرزا صاحب مسیح بن چکے تھے اور موضع مد کا مشہور مقابلہ بھی پیشینگوئیوں کی پڑتال کے متعلق وقوع پذیر ہو چکا تھا جس میں فریق مخالف سرور شاہ کو شکست ہوئی تھی اور اس کا تدارک مرزا صاحب قصیدہ عربیہ میں کر چکے تھے اور "اعجاز احمدی" ص ۱۱ مطبوعہ ۹۲ء میں اعلان کر چکے تھے کہ اگر مولوی ثناء اللہ قادیان میں آ کر کوئی ایک بھی میری پیشینگوئی غلط ثابت کر دیں تو فی پیشینگوئی ایک سو روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اور اسی اعجاز احمدی، ص ۲۳ میں یہ بھی لکھا تھا کہ میں نے "نزول المسیح" میں ڈیڑھ سو پیشینگوئیاں لکھ رکھی ہیں جن کو غلط ثابت کرنے میں مولوی صاحب ڈیڑھ ہزار روپے کا انعام پانے کے مستحق ہوں گے۔ اس کے بعد توہین کرتے ہوئے مرزا صاحب نے لکھا کہ میرے مرید ایک لاکھ ہیں اگر میں ان سے سفارش کروں گا تو مولوی صاحب کو ایک لاکھ روپیہ حاصل ہو جائے گا اور جبکہ ان پر قہر الٰہی نازل ہے اور دو دو آنہ کیلئے در بدر خراب ہوتے ہیں اور مردے کفن اور پیسوں پر گزارہ کرتے ہیں تو ایک لاکھ روپیہ ان کیلئے بہشت ہوگا اور اگر اس تحقیق کیلئے شرائط کے ماتحت قادیان نہ آئیں تو لعنت ہے اس لاف و گزاف پر جو انہوں نے موضع مد میں مباحثہ کے وقت کی اور سخت بے حیائی سے جھوٹ بولا۔ انہوں نے بغیر علم اور پوری تحقیق کے عام لوگوں کے سامنے تکذیب کی۔ وہ انسان کتوں سے بدتر ہوتا ہے جو بے وجہ بھونکتا ہے اور وہ زندگی لعنتی ہے جو بے شرمی سے گزرتی ہے۔

اور صفحہ ۳۷ میں لکھا کہ مولوی صاحب تمام پیشینگوئیوں کی تصدیق کیلئے قادیان نہیں آئیں گے اور پیشینگوئیوں کی تصدیق کرنا ان کیلئے موت ہوگی اور اگر اس چیلنج پر وہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مستعد ہوئے کہ کاذب صادق سے پہلے مر جائے تو ضرور پہلے مریں گے۔

مولوی صاحب ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان پہنچ گئے۔ اور اطلاعی رقعہ لکھا کہ آپ چونکہ بنی نوع کی ہدایت کے لئے مامور ہیں اس لئے میری تفہیم میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ رکھیں اور اجازت دیں کہ عام مجلس میں آپ کی پیشینگوئیوں کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ مرزا صاحب نے جواب لکھ بھیجا کہ اگر آپ صدق دل سے شبہات رفع کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی خوش قسمتی ہوگی اگرچہ میں ''انجام آتھم'' میں لکھ چکا ہوں کہ گروہ مخالف سے ہرگز مباحثات نہیں کروں گا مگر آپ کے شبہات رفع کرنے کو تیار ہوں۔ آپ اقرار کریں کہ منہاج نبوت سے باہر نہیں جاؤں گا اور صرف وہ اعتراض کروں گا جو دوسرے انبیاء پر وارد نہ ہوں۔ آپ کو صرف تحریری شبہ پیش کرنا ہوگا اور وہ بھی صرف ایک دو سطر میں جس کا جواب مجلس میں آپ کو سنایا جائے گا۔ ایک دن میں صرف ایک شبہ حل کیا جائے گا کیونکہ ہمیں فرصت نہیں ہے اور آپ چوروں کی طرح بلا اطلاع آ گئے ہیں آپ کو منہ بند رکھنا ہوگا، صم بکم رہنا ہوگا، آپ شبہ پیش کریں تین گھنٹہ کے بعد آپ کو جواب ملے گا۔ جو ایک گھنٹہ تک بیان ہوتا رہے گا اس پر بھی اگر شبہ پیدا ہو تو پھر لکھ کر دو سطر میں پیش کرنا ہوگا۔ میں ۱۴ جنوری تک یہاں ہوں کیونکہ ۱۵ جنوری کو مجھے جہلم جا کر تاریخ مقدمہ مولوی کرم الدین صاحب دبیر بھگتنا ہے اگر آپ کو یہ منظور نہیں تو ہمارا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الغرض یہ مختصر خاکہ اس کا جواب ہے جو مرزا صاحب نے بار بار دہرا کر دیا تھا۔ مولوی صاحب نے اس کا جواب یوں دیا کہ آپ نے تحقیق کیلئے بلایا ہے (رفع اشتباہ کیلئے نہیں بلایا) لیکن میں فراخ دلی سے اس بے انصافی کو بھی قبول کر لیتا ہوں مگر اتنی اجازت ضرور دیجئے گا کہ میں اپنا شبہ پڑھ کر سناؤں اور مجلس میں جانبین سے کم از کم پچیس آدمی ضرور ہوں اور آپ کے جواب پر بھی مجھے تنقید کرنے کا حق دیا جائے آپ نے مجھے چور اور ملعون قرار دیا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے خدا اس کا بدلہ آپ کو دے۔ اس کے جواب میں مولوی حسن امروہی نے مرزا صاحب کی طرف سے جواب لکھا کہ آپ کو تحقیق حق مطلوب نہیں ہے کیونکہ آپ مناظرہ کی صورت پیش کر رہے ہیں جس سے مرزا صاحب متنفر ہیں۔ یہ جواب لے کر مولوی صاحب معہ اپنے رفقاء کے امرتسر واپس چلے آئے اور مرزا صاحب کی جان چھوٹی۔

مرزا صاحب کا تقدس زور پر تھا۔ وہ مخالف کو بھی ایسا مرید سمجھتے تھے کہ جس سے کوئی جرم سرزد ہو چکا ہو اور اپنی ہی شرائط پر کلام کرنا چاہتے تھے۔ غیر کی طرف سے مطلق توجہ نہ ہوتی تھی اور ایسے بہانے سے ٹالتے تھے کہ تقدس بھی قائم رہ جاتا اور فیصلہ بھی نہ ہوتا۔ اور ایسی باتیں کرتے تھے کہ جن کو عقل سلیم قبول نہیں کرتی۔ مثلاً اسی مناظرہ میں ادھر تو تحقیق کے لئے بلایا ہے اور ادھر مناظرہ سے گریز کیا ہے اور ایک طرف ڈیڑھ سو پیشینگوئی پر تنقید کرنے کو کہا ہے اور دوسری طرف صرف چار دن کی مہلت میں روزانہ چار گھنٹہ میں تمام شکوک رفع کرنے کا ذمہ لیا ہے، یہ مذاق نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

چودھواں مقابلہ ۱۹۰۷ء جنگ ثنائی نمبر ۲

۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب نے ایک طویل البیان اشتہار سپرد قلم کیا اور مولوی ثناء اللہ صاحب سے کہا کہ اپنے اخبار 'اہل حدیث' امرتسر میں اسے شائع کریں اس کے نیچے جو چاہیں لکھ دیں۔ اس کا ضروری اقتباس یہ ہے کہ آپ مجھے مفتری، کذاب، دجال، ٹھگ اور مفسد وغیرہ لکھتے رہتے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ! اگر میں ایسا ہی ہوں جیسا کہ مجھے 'اہل حدیث' امرتسر میں کہا گیا ہے اور مفتری، مفسد اور کذاب ہوں۔ تو مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں ہی مجھے ہلاک کر اور میری موت سے مولوی صاحب اور انکی جماعت کو خوش کر۔ (مولوی صاحب) اگر میں ایسا ہی ہوں تو میں آپ کی زندگی میں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی عمر نہیں ہوتی بلکہ آخر وہ اپنے دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے اگر میں ایسا نہیں ہوں تو آپ مکذبین کی سزا (ہیضہ یا طاعون وغیرہ) سے نہیں بچیں گے بجز اس کے کہ میرے سامنے توبہ کریں اور میرے متعلق بدزبانی چھوڑ دیں۔ یا اللہ! مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو مفسد اور مفتری ہے اس کو دنیا سے صادق کی زندگی میں اٹھا لے یا کسی ایسی آفت میں مبتلا کر جو موت کے برابر ہو۔ آمین ثم آمین۔

'اخبار بدر' ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء میں شائع ہوا کہ جو دعا مانگی گئی تھی وہ قبول ہو گئی ہے کیونکہ اس دعا کے متعلق الہام ہوا ہے **اجیب دعوۃ الداع اذا دعان** صوفیاء کی بڑی کرامت استجابت دعا ہے اور بس۔ اس مقابلہ میں مرزا صاحب اپنی بددعا کے شکار ہو گئے اور مکذبین کی دعا سے نہ بچ سکے بلکہ فوری موت سے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو رخصت ہو گئے۔ اگر ہم اس موقع پر مان لیں کہ واقعی مرزا صاحب مستجاب الدعوات تھے تو ہمیں پورا حق حاصل ہے۔ مرزائیوں کا یہ عذر غلط ہے کہ بددعا مولوی صاحب کی منظوری سے مشروط تھی جیسا ''کہ اعجاز احمدی'' میں گزر چکا ہے۔ کیونکہ وہ واقعہ ۱۹۰۲ء کا ہے اور یہ دعا ۱۹۰۷ء میں مانگی گئی ہے اس لئے اس کا اس واقعہ سے وابستہ کرنا غلط ہوگا۔ اس کے علاوہ بددعا کے موقع پر دشمن سے منظوری لینا یہ معنی رکھتا ہے کہ وہ دشمن بھی اس بددعا میں پیش کردہ الفاظ میں شریک کار ہو جائے جس کا ماحصل یہ نکلتا ہے کہ دشمن اپنے نقصان کیلئے بددعا کرنے والے کو بزرگ سمجھ کر وکیل بنائے۔ بھلا مولوی صاحب، جبکہ مرزا صاحب کو کاذب جانتے تھے، کب اپنی بددعا کرنے میں بزرگ سمجھ کر وکیل بنا سکتے تھے ورنہ در پردہ مرزا صاحب کے تقدس کا اقرار لازم آتا تھا جو کسی صورت میں قابل تسلیم نہ تھا۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو بددعا میں قبولیت کا پورا وثوق نہیں ہوتا تھا اس لئے عدم قبولیت کو رفع کرنے میں دو طریق

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اختیار کرتے تھے۔ اول یہ کہ فریق مخالف بھی مرزا صاحب سے ہم نوا ہو جائے تا کہ مباہلہ کی صورت پیدا ہو جائے اور چونکہ اپنے لئے بددعا کا قبول ہونا زیادہ قرین قیاس ہے اس لئے مرزا صاحب کی حوصلہ افزائی ہو جاتی تھی۔ دوم یہ کہ فریق مخالف توبہ نہ کرے اور توبہ سے مراد ان کے نزدیک صرف خاموشی تھی، ترک فعل مراد نہ تھا کہ جس سے بنائے مخاصمت پیدا ہو گئی تھی اور اس حیلہ سے مرزا صاحب کی ناکامیوں کو کامیاب بنانا آسان تھا اور عدم منظوری کے موقع پر جھٹ کہا جاتا تھا کہ یہ اندر سے توبہ کرتا ہے۔ مگر مولوی صاحب کے متعلق کوئی حیلہ پیش نہیں کیا۔ چنانچہ فیصلہ بہاولپور ۲۶ بیانہ جو خلیفہ نورالدین صاحب کے عہد میں ۱۹۱۲ء کو تین سو انعامی رقم پر مولوی صاحب کے حق میں ہوا تھا صاف ثبوت ہے اس امر کا کہ مرزائی اس بحث پر کبھی جیت نہیں سکتے۔ مرزائیوں نے اس موقع پر یہ عذر بھی پیش کیا تھا کہ ''صادقین'' موت کی تمنا کیا کرتے ہیں اس لئے مرزا صاحب اگرچہ مفتری بن کر مر گئے تھے، تاہم سچے تھے۔ اس کا جواب یوں ہے کہ مرزا صاحب اگرچہ اپنے دعوے میں سچے نہ تھے مگر افتراء اور کذب میں ضرور صادق تھے اس لئے ہم بھی مان لیتے ہیں کہ ''صادقین'' اگرچہ افتراء میں ہی سچے ہوں، موت چاہتے ہیں۔ قرآن شریف میں بھی ﴿ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ ﴾ کا خطاب اہل افتراء یہودیوں سے ہی ہے۔ غور کرو اور خوب سمجھو کہ مرزا صاحب اپنے افتراء میں سچے تھے۔

پندرھواں مقابلہ ۱۹۰۸ء جنگ پٹیالہ

''چشمہ معرفت'' ص ۳۲۱ میں مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ مسلمانوں میں میرے کئی ایک دشمن میرے مقابلہ میں کھڑے ہوئے تھے، مگر ہلاک ہو گئے جن میں سے آخری دشمن ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی ہے جس کا دعویٰ ہے کہ ''۴ راگست ۱۹۰۸ء تک میں اس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔" یہ بیس برس تک میرا مرید رہا آخر اس نے یہ عقیدہ ظاہر کیا کہ بغیر اتباع رسول ﷺ کے اور بغیر قبول اسلام کے بھی نجات ہو سکتی ہے۔ میں نے اس کو سمجھایا مگر وہ باز نہ آیا تو میں نے اپنی جماعت سے اس کو خارج کر کے مرتد قرار دیدیا اب میں نے اس کے مقابلہ میں یہ پیشینگوئی کی ہے کہ "وہ میری زندگی میں مر جائے گا اور میں محفوظ رہوں گا۔"

اس موقع پر ایک معتبر مسلمان کا بیان ہے کہ یہی ڈاکٹر صاحب قادیانی نبوت سے منکر ہو کر لاہور آئے تھے اور محمدن ہال موچی دروازہ میں تین روز تک ایک ایک گھنٹہ لیکچر دیا تھا کہ میں نے کیوں "قادیانی مذہب" چھوڑا جو میں نے اپنے کانوں سے سنا تھا اور اس لمبے چوڑے لیکچر کا خلاصہ یہ تھا کہ میں عموماً مرزا صاحب کی خدمت گزاری کو اپنی سعادت سمجھتا تھا اور میرے سپرد ایک خاص خدمت کی ہوئی تھی کہ ماہ بماہ ایک تولہ مشک خالص بہم پہنچایا کروں جو ساٹھ ستر روپے تک دستیاب ہوتی تھی اور حکیم نور الدین صاحب کی معیت سے ایک یاقوتی تیار کرتا تھا جو مرزا صاحب کی قوت جسمانی قائم رکھنے کی خاطر ماہ بماہ تیار ہوتی تھی۔ بٹالہ شہر سے رات دن ڈاک جاتی تھی جس پر سوڈہ کی بوتلیں اور برف وغیرہ لائی جاتی تھی۔ قادیان میں قصابوں کو حکم تھا کہ مغز اور ہڈیاں مرزا صاحب کے گھر پہنچائیں تاکہ ان کی یخنی مرزا صاحب نوش کیا کریں اس قسم کے تکلفات خورد و نوش میں بہت تھے جن میں مریدوں کا روپیہ بے دریغ صرف ہوتا تھا۔ مجھے ایک دن یاقوتی تیار کرتے ہوئے خیال پیدا ہوا کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کی خوراک تو بالکل سادہ تھی اور پوشاک میں بھی کوئی تکلف نہ تھا۔ یا اللہ مرزا صاحب فنافی الرسول ہو کر ماہواری سینکڑوں کی یاقوتی کیوں کھا جاتے ہیں؟ میں نے دو چار دن تک تو اس کو شیطانی وسوسہ خیال کیا مگر ایک دن مرزا صاحب سے پوچھنا ہی پڑا۔ آپ نے مجھے ڈانٹ کر لاحول کا وظیفہ بتایا کچھ دن وہ بھی پڑھا مگر یہ خیال تبدیل نہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوا۔معذرت کے طور پر مرزا صاحب سے دوسری دفعہ عرض کیا گیا تو آپ نے کثرت اشغال، کثرت ہموم وغموم اور ضعف دماغ کا بہانہ پیش کیا جس پر میں نے یہ عذر کیا کہ آنحضرت علیہ السلام سے بڑھ کر نہ آپ کو کام کرنا پڑتا ہے اور نہ آپ کو جان کا خطرہ رہتا ہے تو اس آرام کی زندگی میں آپ کی ذاتی خوردونوش میں اس قدر تکلفات کیوں؟ انبیاء میں جسمانی اور روحانی طاقت خدا کی طرف سے ہوتی ہے روکھا سوکھا کھا کر ہزاروں پر بھاری ہوتے ہیں مگر آپ ہیں کہ سینکڑوں روپے کی یاقوتی اور مرغن ہفت الوان نعمت کھا کر بھی تبلیغ اسلام میں صرف گھر بیٹھے ہی کاغذی گھوڑے چلایا کرتے ہیں۔پس یا تو آپ فنا فی الرسول نہیں ہے یا یہ واقعات غلط ہیں۔مرزا صاحب نے حکیم نورالدین صاحب سے کہلا بھیجا کہ اس مریض ایمان کے شکوک رفع کرنے میں کوشش کریں چنانچہ میں انکے سپرد کچھ دن رہا۔مگر میری تشفی نہ ہوئی آخر الامر مرزا صاحب سے پھر ملتجی ہوا کہ جناب میرے شکوک کا تشفی بخش جواب دیجئے اس وقت مرزا صاحب جلال میں تھے اور میرے متعلق بہت سی شکایات بھی سن چکے تھے۔مجھ خادم سے کہا کہ تم کافر ہو گئے ہو تمہارا نام رجسٹر ایمان سے نکال دیا گیا ہے۔ مجھے اس وقت غیرت اسلامی نے جوش دلا کر یوں گویا کیا کہ **امنت باللّٰہ وملٰئکتہ الخ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ** میں مسلمان ہوں فرمانے لگے۔ تم مرتد ہو گئے ہو تمہارے ان الفاظ کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔اس وقت مجھے ایک اور شبہ پیدا ہو گیا اور عرض کیا کہ ''یہ اسلام بھی ایک خوب مذہب ہے کہ جس کی ڈوری غیر کے ہاتھ میں ہے،کل آپ کہیں گے کہ جاؤ تمہاری بیوی کو بھی طلاق دیتا ہوں' اگر یہی مرزا کا اسلام ہے تو بس میرا اسلام ہے۔ یہ کہہ کر میں نے وہ مذہب چھوڑ دیا۔اور دین فطرت یعنی مذہب اسلام کی طرف رجوع کیا جو خدا کے فضل وکرم سے اس وقت مجھے حاصل ہے۔''

مرزا صاحب کا مذکورہ بالا بیان اور یہ لیکچر دونوں آپس میں زمین وآسمان کا فرق

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

رکھتے ہیں۔ اس لئے یہ ماننا پڑتا ہے کہ شاید ڈاکٹر صاحب نے پہلے وہ شبہ پیش کیا ہو جو مرزا صاحب نے بیان کیا ہے اور دوسرا شبہ کہ جس میں مرزا صاحب کی ذرہ خفت تھی آپ نے بیان کرنا مناسب نہ سمجھا ہو اور ڈاکٹر صاحب نے اپنی بریت کا اظہار کرتے ہوئے بیان کر دیا ہو۔ بہر حال ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اس جان کے کھیل میں کون مارا گیا۔ جواب ظاہر ہے کہ ''مرزا صاحب مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو آسمانی نشان سے ہلاک ہوئے اور ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب ۱۴ سال بعد ۱۹۲۲ء تک زندہ رہا جس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب بھی ایک دن اپنے ہی مرید کا شکار ہو گئے تھے۔

صیاد نہ ہر بار شکارے ببرد باشد کہ یکے روز پلنگش بدرد

۶......نبوت مرزا پر مرزائیوں کی خانہ جنگی

جب مرزا صاحب ۱۹۰۸ء میں مر گئے تو آپ کے بعد اس جگہ حکیم نور الدین صاحب بھیروی جانشین ہو کر خلیفہ اول قرار پائے تقریباً چھ سال تک آپ نے بڑی سرگرمی سے کام کیا مگر شریعت مرزائیہ میں کوئی نمایاں تبدیلی واقع نہ ہوئی۔ جب حکیم نور الدین صاحب چار سال کے بعد وفات پا چکے تو اختلاف رائے پیدا ہو گیا کہ آیا حکیم محمد حسن صاحب امروہی مستحق خلافت ہیں یا کوئی اور؟ بڑی بحث و تمحیص کے بعد آخر یہ فیصلہ ہوا کہ حکیم صاحب کی شخصیت لاثانی ہے اس لئے آپ کے حق میں ووٹ زیادہ نکلے اور آپ جب بیعت لینے کھڑے ہوئے تو آپ نے مرزا صاحب کے صاحبزادہ میاں محمود صاحب کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ تم لوگوں نے مجھے انتخاب کیا ہے اور میں اس صاحبزادہ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ آپ کا یہ کہنا تھا کہ لوگوں میں نمک حلالی کی صدائیں بلند ہو گئیں مگر خواجہ کمال اینڈ کمپنی چونکہ شروع سے ہی صاحبزادہ صاحب سے اختلاف رائے رکھا کرتے تھے اور ان

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے دلوں میں آپ کا وقار علمی بہت کم تھا اسلئے انا خیر منہ کا نعرہ لگاتے ہوئے اور آستان خلافت سے سرتابی کرتے ہوئے سیدھے لاہور آ پہنچے اور مسئلہ خلافت کے منکر ہو بیٹھے اور اپنے تنظیم قائم کرنے کے لئے مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے کو اپنا امیر جماعت منتخب کر کے الگ جماعت بنا ڈالی۔اب مرزائی جماعت میں فرقہ بندی پیدا ہوگئی اور تمام فرقوں کو مٹا کر اخیر دو حصوں میں منقسم ہوئی۔'قادیانی' اور'لاہوری'۔اوران میں اختلافی مسائل بھی پیدا ہو گئے جن میں ایک بڑا اہم مسئلہ ''نبوت مرزا'' کے عنوان سے دیر تک زیر بحث رہا۔وجہ یہ ہوئی کہ مرزا صاحب اور خلیفۃ الاول کے عہد میں اعلان نبوت مرزا کو چنداں فروغ حاصل نہیں ہوا تھا کیونکہ ان کو پھر بھی اسلام کا پاس خاطر کچھ نہ کچھ ملحوظ تھا مگر مرزا محمود نے گدی سنبھالتے ہی نبوت مرزا کو زیر بحث لاکر لاہوری اور قادیانی مرزائیوں کو کفر اور ارتداد تک پہنچا دیا۔ چنانچہ لاہوری پارٹی اور خلیفہ معزول حکیم امروہی، مرزا صاحب کو عکسی نبی ماننے لگے۔اور مرزا محمود صاحب آپ کو اس درجہ سے اوپر ترقی دے کر مستقل نبی ثابت کرنے کی کوشش کرنے لگے۔اسی کشمکش میں محمد حسن امروہی اینڈ کمپنی لاہوری پارٹی میں شامل ہو کر خلیفہ محمود کی تردید میں تالیف وتحریر سے برسر پیکار بن گئے۔غالباً ان کو افسوس ہوا ہوگا کہ جس امید پر آپ نے اپنے ہاتھوں سے مرزا محمود کو خلیفہ منتخب کیا تھا اس پر تمام پانی پھر گیا تھا۔کیونکہ آپ کو خیال تھا کہ صاحبزادہ صاحب ہم سے پوچھ کر کام چلائیں گے۔جس سے میری عزت بھی بنی رہے گی۔مگر صاحب زادہ صاحب بڑے ہوشیار تھے۔کسی کے ماتحت کب رہ سکتے تھے۔آخر اختلاف رائے کا یہ نتیجہ نکلا کہ لاہوری پارٹی، قادیانی جماعت کو آج تک کافر کہتی ہوئی دکھائی دیتی ہے کہ انہوں نے نبوت مستقلہ کو مرزا صاحب کے ذمہ لگا دیا ہے اور قادیانی پارٹی لاہوری جماعت کو اس لئے مرتد کہتی ہوئی سنائی دیتی ہے کہ انہوں نے خلافت کا انکار کر کے بغاوت کی ہے اور مرزا صاحب کی مستقل نبوت کو تسلیم نہیں کیا۔جس کی تفصیل یہ ہے کہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا صاحب نے چودھویں صدی کے تمام مذہبی مناصب و مراتب طے کرتے ہوئے اخیر میں نبوت پر آ کر قدم جمائے تھے جس میں قادیانی اور لاہوری دونوں قسم کے مرزائی اختلاف رائے رکھتے ہوئے تکفیر و ارتداد تک پہنچ گئے۔ اب لاہوری پارٹی کا خیال ہے کہ مرزا صاحب صرف لغوی نبی تھے کہ جن کی نبوت کے انکار سے کافر نہیں ٹھہرتا۔ اور قادیانی پارٹی کا عقیدہ ہے کہ آپ کی نبوت دوسرے انبیاء کی طرح اصطلاحی اور مستقل نبوت تھی۔ شروع میں گو آپ امتی نبی، لغوی نبی، عکسی نبی، بروزی نبی اور ظلی نبی یا مجازی نبی تھے لیکن اخیر میں آپ مستقل اور حقیقی تشریعی نبی بن چکے تھے۔

جب بقول ہر دو فرقہ زیر حکم آیت ﴿ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ﴾ پیغمبر علیہ السلام کو دو دفعہ دنیا میں پیدا ہونا تسلیم کیا گیا ہے تو جب آپ ظہور اول میں نبی تشریعی حقیقی اور مستقل تھے تو ظہور ثانی میں بھی بقول محمود وہی حیثیت رکھتے ہوئے نبی تسلیم کئے جائیں گے جو ظہور اول میں تھی بلکہ آیت ﴿ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا ﴾ کے ضمن میں آپ کا ظہور ثانی ظہور اول سے افضل اور اکمل ہونا سمجھا جاتا ہے چونکہ **ليظهره على الدين كله** کا وعدہ بھی ظہور ثانی سے وابستہ ہے اور انسانی تجربہ بھی ثابت کرتا ہے کہ جب ایک چیز کو دوسری دفعہ بنایا جاتا ہے تو اس کی پہلی ساخت سے دوسری ساخت بہترین نمونہ پر ہوتی ہے۔ جس کی طرف **العود احمد** کا اشارہ پایا جاتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ مرزا صاحب افضل المرسلین تسلیم نہ کئے جائیں اس سے قطع نظر کر کے ہم جب یہ دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کے آئینہ وجود میں تمام انبیاء سابقین کا عکس موجود ہے اور خود پیغمبر کا ظل بھی وہاں موجود ہے تو اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی شان تمام انبیاء سے برتر ہے کہ جن میں تمام اظلال اور عکس موجود نہ تھے بلکہ خود پیغمبر علیہ السلام کو بھی یہ درجہ حاصل نہ تھا جو مرزا صاحب کو حاصل تھا کیونکہ آپ میں صرف (اگر ہو سکتے ہیں تو) انبیاء سابقین

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے عکس موجود ہو سکتے ہیں اور اپنا عکس اور ظل موجود نہیں ہو سکتا۔ پس اس دلیل کی بنا پر جو شخص مرزا صاحب کو ایسا نبی نہیں مانتا یا تردد کرتا ہے یا ماننے میں خاموشی اختیار کرتے ہوئے خالی الذہن رہتا ہے تو وہ بحکم آیت ﴿نؤمن ببعض ونکفر ببعض﴾ ﴿اُولٰئک ھم الکافرون حقًا﴾ کافر ہے اور ایسے لوگوں سے ترک موالات بحکم آیت ھذا ﴿لا یتخذ المؤمنون الکافرین اولیاء﴾ اشد ترین اور محکم ترین فرض ہوگا۔ کیونکہ آیت ﴿واذ اخذ اللہ میثاق النبیین (الی) لتؤمننّ بہ﴾ ظاہر کرتی ہے کہ تمام انبیاء سابقین کہ جن میں خود پیغمبر اسلام بھی داخل ہیں، یہ وعدہ لیا گیا تھا کہ جب مسیح موعود کا ظہور ہوگا تو تم کو اس کی تصدیق کرنی ہوگی پس جبکہ مرزا صاحب کی تصدیق خود پیغمبر اسلام پر فرض ہے تو دوسرا کون شخص ہو سکتا ہے کہ جس پر یہ تصدیق فرض نہ ہو۔

اب پانچ دلائل سے مرزا محمود صاحب نے اپنے باپ کی نبوت کے ثابت کرنے میں وہ تمام خامیاں پوری کر دی ہیں جو مرزا صاحب سے اپنے آخری اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" میں بھی پوری نہ ہو سکی تھیں،

ع پدر اگر نتواند پسر تمام کند

اور واقعی آپ پر یہ فرض بھی تھا کیونکہ مرزا صاحب (تیسرے مقابلہ میں) جب آپ کو مسیح موعود اور ظل الٰہی بلکہ ایک معنیٰ میں خود خدائے منزل (کرشن روپ) بنا چکے ہیں تو بحکم ﴿وبالوالدین احسانًا﴾ اگر آپ نے اپنے باپ کو افضل المرسلین واجب الاتباع علی خیر الرسل قرار دیا ہے تو کون سی بڑی بات ہوگئی ہے بلکہ ﴿ھل جزاء الاحسان الا الاحسان﴾ پر پورا عمل کرتے۔ تو ان پر یہ بھی فرض تھا کہ اپنے باپ کو افضل الالٰہ بھی ثابت کرتے پھر ہم بھی مان لیتے کہ اس خلف الرشید نے بر والدین کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا ہے۔ مگر تاہم ہمیں امید ہے کہ آپ کسی تازہ ترین تحریر یا تقریر میں اس کمی کو پورا کرنے میں دریغ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ کریں گے۔

بہر حال مرزا محمود لاہوری پارٹی کے مقابلہ میں بہت بڑا غلو کر رہے ہیں کیونکہ مرزا صاحب کو لاہوری پارٹی کے افراد مجلس صرف ظلی نبی، امتی نبی، تابع نبی، غیر تشریعی نبی، لغوی نبی یا محدث اور مجدد مسیح موعود تو مانتے ہیں مگر مستقل نبی، حقیقی نبی اور مطاع الانبیاء یا افضل المرسلین نہیں مانتے۔ کیونکہ ان کے نزدیک حسب فرمودۂ مسیح قادیان **اهدنا الصراط المستقيم** پڑھ کر پانچ وقتہ نماز میں ہمیں ہدایت ہے کہ ہم خدائے تعالیٰ سے **منعم عليهم** کے راستہ پر چلنے کی توفیق طلب کریں تاکہ رفتہ رفتہ کسی وقت ہم بھی صدیق، شھداء اور انبیاء بن سکیں اور ہم کو بھی **العلماء ورثة الانبياء** کا تمغہ حاصل ہو جائے اور کسی موقع پر **علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل** کے ضمن میں کسی نہ کسی نبی کا مثیل بن کر تجدید اسلام کا کام اپنے ہاتھ میں لے سکیں جیسے کہ مرزا صاحب نے یہ تمام فضائل حاصل کر کے نبوت بروزی کا دعویٰ کیا ہے اور مجدد اسلام کے بعد مسیح موعود بن چکے ہیں کیونکہ مسلم کی حدیث میں مسیح کو نبی کہا گیا ہے اور جزو نبوت (یعنی نبوت کا چھیالیسواں حصہ) بھی چونکہ کل نبوت میں داخل ہوتی ہے۔ اس لئے جزوی انبیا کا ظہور خیر القرون سے آج تک جاری ہے۔ اگر یہ فیضان نبوت یا اجرائے نبوت کو تسلیم نہ کیا جائے تو یہ امت خیر الامم کا لقب پانے کی مستحق نہیں رہ سکتی بلکہ مردود یا ملعون کا لقب پانے کی سزاوار ٹھہرے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہود کی فضیلت قرآن شریف میں ﴿جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْبِيَآءَ﴾ سے ظاہر کی گئی ہے اب اگر اس امت میں یہ فضیلت تسلیم نہ کی جائے تو یہ ماننا پڑے گا کہ پیغمبر اسلام کے ظہور اول کے بعد جس طرح یہودیوں اور عیسائیوں کا مذہب صرف اس بنا پر مردہ ہو گیا ہے کہ ان میں ﴿لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ کی پیشینگوئی کے رو سے انبیا کا آنا بند ہو چکا ہے اسی طرح اسلام بھی بعثت انبیاء سے خالی ہو کر مردہ مذہب بن جائیگا۔ اور تازہ ترین

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

الہام یا وحی جدید کا نمونہ مخالفین کے سامنے پیش نہیں کر سکے گا۔ اس کے علاوہ احادیث نبویہ بھی اس پر شاہد ہیں کہ اس امت میں محدث ہوں گے جو کثرت مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو کر نبوت ظلی کا دعویٰ کرتے ہوئے امتی نبی کہلائیں گے۔ اب ثابت ہو گیا کہ یہ نبوت صرف درجہ کرامت تک پہنچ کر رہ جاتی ہے جس میں فنافی الرسول کا وہ مقام پیش آتا ہے کہ اس میں جو امور پیغمبر اسلام کی طرف بحیثیت نبوت منسوب ہوتے ہیں وہ بعینہ فانی فی الرسول کی طرف بھی منسوب ہو جاتے ہیں اس لئے پیغمبر اسلام کی تصدیق ہی مرزا صاحب کی تصدیق ہوگی الگ تصدیق کی ضرورت نہ رہے گی۔ اور مرزا صاحب کی بیعت اسی طرح مدار نجات ہوگی جس طرح نبی کریم ﷺ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا نجات بخش ہو سکتا ہے اور تجدید بیعت کی ضرورت اسی وقت زیادہ سخت ہوتی ہے جبکہ اسلام پر مخالف ہوائیں چل رہی ہوں تاکہ بادِ مخالف سے متاثر ہو کر ایمان مردہ نہ ہو جائے۔ پس یہی وہ بیعت ہے جو قبول اسلام کے بعد تبلیغ کیلئے غزوات اسلامیہ میں لی گئی تھی۔ اور تجدید خلافت اسلامیہ میں بھی اس کو فرض سمجھا گیا تھا اور اب صوفیائے کرام میں یہی جاری ہے تاکہ تبلیغ اسلام میں کسی تنظیم کے ماتحت ایک جماعت کھڑی ہوئی نظر آئے۔ خود مرزا صاحب نے بھی آخری اعلان میں اس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ خاتم النبیین کے تحت میں ایک پیشینگوئی مضمر ہے جو میرے سوا کسی کو معلوم نہیں ہوئی۔ وہ یہ ہے کہ نبوت کے تمام دروازے بند ہو چکے ہیں۔ مگر جب اپنے گھروں میں حضور نے خوخہ ابی بکر کھلا رکھا تھا تو اس میں یہ اشارہ تھا کہ سیرت صدیقی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے کھلا ہوا ہے جس میں فنافی الرسول ہونے کے بعد داخل ہو کر بردِ نبوت پہنی جا سکتی ہے جو خود محمد رسول اللہ ﷺ نے پہنی ہوئی تھی۔ چنانچہ سب سے پہلے صدیق اکبر نے یہ چادر پہن کر ولایت کبریٰ کا درجہ حاصل کیا تھا اور تبلیغ اسلام کی خاطر مسلمانوں سے تجدید بیعت کی اور آخری زمانہ میں مسیح موعود نے اعلان کیا کہ میری

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیعت اور میری تعلیم موجب نجات ہے۔

اربعین ۳۸ میں ہے: واتخذوا من مقام ابراھیم (مرزا) مصلی۔ واصنع الفلک (تعلیم مرزائی) باعیننا۔ سلام علی ابراھیم (مرزا) فاتبعوہ۔

اربعین نمبر۴ میں ہے: اھل الشرق والغرب یجب علیھم ان یدخلوا فی بیعۃ خلیفۃ الاسلام کیونکہ اس وقت صرف وہی فرقہ ناجیہ ہے جو خلیفۃ اللہ مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے ورنہ تجدید بیعت سے تغافل کرنا اگرچہ کفر تو نہیں ہے مگر فرقہ ناجیہ میں شمولیت کو مشکوک کر دیتا ہے۔ (مگر غیر ناجی اور کافر کہنا ایک ہی بات ہے)

مرزا محمود کے اقوال اگرچہ اظہر من الشمس ہیں جن کو نقل کی ضرورت نہیں ہے مگر تاہم اتمام حجت کے لئے ان کا اقتباس ضروری ہے۔ چنانچہ آپ نے لکھا ہے کہ

انوار خلافت، ص ر۵۰: (اب) واخرین منھم میں دو بعثوں کا ذکر ہے اور چونکہ احادیث میں نزول مسیح مذکور ہے اس لئے دوسری بعثت سے مراد مرزا قادیانی ہیں اور کوئی نہیں ہوسکتا۔

انوار خلافت، ص ر۳۸: ما ننسخ من ایۃ معلوم ہوتا ہے کہ دوسری دفعہ کام کرنے میں زیادہ خوبی والی شئے مراد ہوتی ہے اسی واسطے العود احمد کا محاورہ جاری ہوگیا ہے۔ پس دوسری بعثت پہلی بعثت سے عمدہ اور بہتر ہوگی۔ پس مرزا صاحب احمد (قابل تعریف) اور مسیح علیہ السلام سے بہتر ثابت ہوگئے۔ (اسی شکست وریخت کا نام ہی تناسخ ہے)

فضل ۱۹۱۴ء، نمبر ۱۲۲، ص ر۸: مرزا صاحب بلحاظ نبوت کے ایسے ہیں جیسے اور پیغمبر، اور ان کا منکر کافر ہے۔

تشحیذ الاذہان، ص ر۱۴۰، نمبر۴، ج۶: جو مرزا صاحب کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا، وہ بھی کافر ہے۔

تشحیذ الاذہان، ص ر۱۴۱، نمبر۴، اپریل ۱۹۱۱ء: مرزا صاحب نے اس کو بھی کافر ٹھہرایا ہے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جو سچا جانتا ہے مگر بیعت میں توقف کرتا ہے۔

فضل، ج ۲، جنوری ۱۹۱۵ء: جس آیت میں رسولوں کا انکار کفر قرار دیا گیا ہے مرزا صاحب بھی چونکہ رسولوں میں شامل تھے اس لئے آپ کا انکار بھی کفر ہے۔ (اس لئے مرزا صاحب کے منکر انکو کافر کہنے سے کافر نہیں ہیں)

قول فصل، ص ۳۳: صرف فرق یہ ہے کہ مرزا صاحب نے بالواسطہ نبوت پائی ہے اور دوسرے انبیاء نے بغیر واسطہ کے۔ پس جو حال منکر نبی کا قرآن شریف میں مذکور ہے، وہی حال مرزا صاحب کے منکر کا ہے۔

حقیقۃ النبوۃ، ص ۲۰۴: اگر آپ کو نبی نہ مانا جائے تو وہ نقص پیدا ہوتا ہے جو انسان کو کافر بنانے کیلئے کافی ہے۔

فضل ۳، ج ۳، ص ۷، ۲۹ رجون ۱۵ء: پس مسیح موعود کے نبی اللہ اور احمد ہونے سے انکار کرنا حضور کی بعثت ثانی اور احمد اور نبی اللہ ہونے سے انکار ہے جو منکر کو دائرہ اسلام سے خارج اور پکا کافر بنا دینے والا ہے۔ (مرزا صاحب کا یہ کہنا غلط ہے کہ ہم کسی کو کافر نہیں کہتے بلکہ وہ مسلم کو کافر کہہ کر خود کافر بن رہے ہیں)

فضل ج ۳، ۱۰، ص ۶، ۱۵ رجولائی ۱۵ء: حدیث **ستفرق امتی** سے ظاہر ہے کہ فرقہ ناجیہ کے سوا سب ناری ہیں اور **اخرین منھم** سے ثابت ہے کہ وہ فرقہ ناجیہ سب سے آخری فرقہ ہے کیونکہ **اخرین** اسم تفضیل ہے جس کے معنی ہیں "بہت ہی پیچھے آنے والا" اور حدیث **کیف تھلک امۃ...... و ابن مریم اخرھا** سے معلوم ہوتا ہے کہ **اخرین** کا گروہ مرزا صاحب کی جماعت ہے اور آیہ **اخرین** سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود باعتبار کمالات نبوت و رسالت کے محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں اور تہتر (۷۳) فرقہ میں سے ایک کا ناجی ہونا ظاہر کرتا ہے کہ مسیح موعود پر ایمان لانے سے ناجی بنے گا اور حضور کے صحابہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں شمار ہوگا اور منھم سے معلوم ہوگیا کہ جس طرح عہد صحابہ میں ان کے سوا دوسرے فرقے ناری تھے اور کافر تھے اسی طرح آخرین کے زمانہ میں ان کے سواسب فرقے ناری اور کافر ہیں۔ پس بعثت اول میں منکرین کو کافر قرار دینا اور بعثت ثانی میں منکروں کو کافر قرار نہ دینا حضور کی ہتک اور آیت سے استہزاء ہے۔ (مرزا محمود صاحب قدرت ثانیہ ہیں اور مرزا صاحب کا بروز اول ہیں اور حضور کا بروز ثانی ہیں اب انکا منکر بتاؤ کیسا ہوگا)

ذکر الٰہی، ص/۶۰: مرزا صاحب عین محمد تھے کیونکہ آپ کے کامل مظہر تھے اس لئے آپ کے مقابل میں خادم ہیں اور جب آپ کو الگ تصور کیا جائے تو آپ کو عین محمد کہا جائے گا۔ پس میرا ایمان ہے کہ مرزا صاحب حضور کے نقش قدم پر چلتے چلتے عین محمد بن گئے تھے۔ (مرزا محمود چونکہ مرزا صاحب کا بروز ہیں اس لئے وہ بھی عین محمد ٹھہرے)

حقیقۃ النبوۃ، ص/۲۳۲: خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ کوئی شخص نبی نہیں بن سکتا جب تک کہ حضور کے نقش قدم پر چل کر غلامی اختیار نہ کرے اور جب دروازہ نبوت کھلا ہوا ہے تو مسیح موعود ضرور نبی ہیں۔

حقیقۃ النبوۃ، ص/۱۳۸: ہمارا عقیدہ ہے کہ اس آیت میں سوائے مسیح موعود کے کوئی نبی نہیں گزرا کہ جس کا یہاں ذکر ہو۔

حقیقۃ الوحی، ص/۳۹۱: ابدال واقطاب واولیاء میں سے صرف مجھ کو ہی اسم نبی دیا گیا ہے اور میرے سوا کسی کو اس کا حق بھی نہیں ہے۔ (جیسا کہ **کان اللہ نزل من السماء** کی آیت صرف خلیفہ محمود کو خدا کا لقب دے رہی ہے)

حقیقۃ الوحی، ص/۳۳۱: چونکہ اخرین صرف مسیح موعود کی جماعت ہے اس لئے ثابت ہوا کہ مسیح موعود ہی رسول تھے۔

ریویو موسومہ کلمۃ الفصل، ص/۱۴۶: اگر نبی کریم کا منکر کافر ہے تو مسیح موعود کا منکر بھی کافر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہ تھے۔اس لئے اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں ہے تو نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں اور یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے بعثت اول میں آپ کا منکر کافر ہو اور آپ کی دوسری بعثت میں جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ ،اکمل اور اشد ہے آپکا انکار کفر نہ ہو۔

کلمۃ الفصل، ص/۱۰۵: کیا اس بات میں کوئی شک ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد (ﷺ) کو اتارا جب تک **اخرین منھم** کی آیت موجود ہے اس وقت تک تُو مجبور ہے کہ مسیح موعود کو محمد کی شان میں قبول کرے۔(ہم مجبور نہیں ہو سکتے)

کلمۃ الفصل، ص/۱۱۳: مسیح موعود کو تب نبوت ملی تھی جب کہ اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا تھا اور اس قابل ہو گیا تھا کہ ظلی نبی کہلائے۔پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کو اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کر کھڑا کر دیا۔(بالکل خیالی بات ہے)

حقیقۃ النبوۃ، ص/۲۵۷: نبی کریم کے شاگردوں میں سے علاوہ بہت سے محدثوں کے ایک نے نبوت کا درجہ بھی پایا ہے اور نہ صرف نبی بنا بلکہ اپنے مطاع کے کمالات کو ظلی طور پر حاصل کر کے بعض اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا ہے۔(ہاں خدا بھی بنا ہے)

کلمۃ الفصل، ص/۱۱۶: امت محمدیہ میں سے صرف ایک شخص نے نبوت کا درجہ پایا ہے اور باقیوں کو یہ رتبہ نصیب نہیں ہوا۔(اس ایک کو بھی یہ درجہ نصیب نہیں ہوا)

کلمۃ الفصل، ص/۱۵۸: اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو مبعوث کرے گا۔پس مسیح موعود خود رسول اللہ تھے جو اشاعت اسلام کیلئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔(قول بالتناسخ ہے)

کلمۃ الفصل، ص/۱۱۳: مسیح موعود کی ظلی نبوت کوئی گھٹیا نبوت نہیں ہے بلکہ خدا کی قسم اس نبوت نے جہاں آقا کے درجہ کو بلند کیا وہاں غلام کو بھی اس مقام پر کھڑا کر دیا جس تک

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انبیائے بنی اسرائیل کی پہنچ نہیں تھی۔ مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے اور ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے اپنے آپ کو بچائے۔ (غلط)

کلمۃ الفصل ،ص ر ۱۱۷: مسیح موعود تمام انبیاء کا مظہر ہے جیسا کہ اس کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **جری اللہ فی حلل الانبیاء** اس سے اس کے آنے سے گذشتہ تمام انبیاء پیدا کئے گئے۔ پس سلسلہ موسوی سے سلسلہ محمدی بڑھ گیا کیونکہ ان انبیاء کے علاوہ جو تورات کی خدمت کیلئے مبعوث ہوئے تھے خود موسیٰ علیہ السلام بھی تو اس سلسلہ میں دوبارہ دنیا میں بھیجے گئے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کے وجود باوجود میں پورا ہوا۔ (یہ عجیب قسم کا تناسخ ہے کہ ساری دنیا مرزا صاحب میں ظاہر ہوگئی تھی)

الفضل ،ص ر ۶، ج ر ۳، ۳۸، مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۱۵ء: جب اللہ تعالیٰ نے **و اذ اخذ اللہ میثاق النبیین** میں سب نبیوں سے عہد لیا جن میں نبی کریم بھی شامل ہیں کہ جب تم کو کتاب (تورات و قرآن) اور حکمت (منہاج نبوت اور حدیث) دوں پھر تمہارے پاس ایک رسول مصدق (مسیح موعود) آئے تو تم اے نبیو! ضرور اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد فرض سمجھنا۔ پس جب تمام انبیاء پر فرض ہے کہ مسیح موعود پر ایمان لائیں تو ہم کون ہیں جو نہ مانیں۔ (اس دعوے میں مسیح ایرانی بھی شریک ہے)

تفسیر پارۂ اول ،ص ر ۱۲، فرقہ محمودیہ: **و بالآخرۃ ھم یوقنون** میں اس وحی کا ذکر کیا ہے جو پیچھے آنے والی ہے جس کا وعدہ آیت **و آخرین منھم** میں دیا گیا ہے یعنی وہ وحی جو رسول کریم کی بعثت ثانی میں مسیح موعود پر نازل ہوگی۔ (اتنا بھی معلوم نہیں کہ آخرت کا لفظ مذکر کیلئے ہے یا مؤنث کیواسطے)

کلمۃ الفصل ،ص ر ۱۱۷: کیا یہ پرلے درجہ کی بے عزتی نہ ہوگی کہ ہم آیہ **لانفرق**...... میں داؤد اور سلیمان وغیرہ کو تو شامل کریں اور مسیح موعود جیسے عظیم الشان نبی کو شامل نہ کریں بلکہ یوں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہی چھوڑ دیا جائے۔

الفصل، ص ۴/ ۱۵، ۱۵ جولائی ۱۵ء: مسیح موعود نے "خطبہ الہامیہ" میں بعثت ثانی کو بدر کر رکھا ہے اور بعثت اول کو ہلال۔ جس سے لازم آتا ہے کہ بعثت ثانی کا کافر بعثت اول کے کافروں سے بدتر ہے۔ **اخرین منھم** سے مسیح کی جماعت صحابہ میں داخل ہے جو نبی پر ایمان لانے سے صحابہ بنتی ہے کسی امتی پر ایمان لانے سے صحابہ نہیں بنتی۔ (یہ تین حوالے مسلمانوں کو کافر بنانے میں مشین کا کام دیتے ہیں)

ازہاق الباطل، ص ۳۲ القاسم علی: حضرت اقدس نے جو زمانہ امتی بن کر گزارا ہے وہ غلام احمد اور مریم بن کر گزارا ہے جب اس سے ترقی پا کر احمد اور ابن مریم بن گئے تو نہ غلام احمد رہے اور نہ مریم۔ یہ ایک نکتہ ہے جو صرف خدا نے مجھے ہی سمجھایا تھا پس امتی کے درجہ سے ترقی پا کر نبی بن جانے پر بھی آپ کو نبی نہ کہنا ایسا ہے کہ کسی پٹواری کو ڈپٹی کلکٹر بن جانے کے بعد پھر پٹواری کہتے جانا اور ڈپٹی کلکٹر نہ کہنا جو در اصل اس کی توہین اور گستاخی ہے۔ (عورت سے مرد یا ماں سے بیٹا کب سے بننا شروع ہوا ہے؟)

کلمۃ الفصل، ص ۱۱۸: اب حقیقی نبوت سے مراد شریعت جدید ہے ورنہ لغوی معنی کے لحاظ سے ہر ایک نبوت حقیقی نبوت ہے جعلی یا فرضی نہیں ہوتی۔ اور مسیح موعود بھی حقیقی نبی تھا اور مستقل نبوت سے مراد وہ نبوت ہے کہ جو بلا واسطہ حاصل ہو ورنہ لغوی معنی کے لحاظ سے ہر ایک نبی مستقل ہی ہوتا ہے عارضی نہیں ہوتا۔ اور مسیح موعود بھی مستقل نبی تھا۔ (تب ہی تو اسلام نے اسے دجال، کافر اور مفتری کہا ہے)

حقیقۃ النبوۃ، ص ۱۸۴: اللہ تعالی نے مسیح موعود کا نام نبی رکھا اور شریعت اسلام نے جو معنی نبی کے کیے ہیں اس معنی سے حضرت صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں ہاں شریعت جدیدہ نہ لانے سے مجازی نبی ہیں۔ (ہاں تحریف قرآن اور تحریف احادیث کیوجہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے آپ حقیقی اور شریعت جدیدہ کے مالک ضرور ہیں)

ان عبارتوں میں فرقہ محمودیہ نے آٹھ اقرار کئے ہیں۔

اول: یہ کہ نبی کریم بلکہ تمام انبیاء نے قادیان میں دوسرا جنم لیا تھا جس کو ہم حلول یا تناسخ آسانی سے کہہ سکتے ہیں اور حضرت اکمل بھی 'بدر نمبر ۴۳، جلد ۲ میں شاعرانہ انداز پر مانتے ہیں۔

شعر

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل!
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

دوم: یہ کہ اہل اسلام عموماً اور لاہوری پارٹی خصوصاً اسلام سے خارج ہیں کیونکہ مرزا صاحب کو نبیں مانتے۔ پس مسلمانوں کو شرم کرنی چاہئے کہ جو فرقہ تم کو مسلمان ہی نہیں سمجھتا اس کو اپنا نمائندہ سمجھنا کہاں تک بے غیرتی ہوگی۔

سوم: یہ کہ فرقہ ناجیہ اس وقت فرقہ محمودیہ ہی ہے اس کی شان پیغمبر کی شان کے برابر ہے۔ مسلمانوں کو عموماً اور لاہوریوں کو خصوصاً ڈوب کر مر جانے کا مقام ہے کہ ایسے مذہبی دشمن کو اپنا رہنما سمجھ کر اس سے بہتری کی توقع رکھتے ہیں۔

چہارم: یہ کہ امت محمدیہ میں سوائے مسیح موعود کے کوئی نبی نہیں گزرا جس سے ثابت ہوا کہ یہ لوگ ولایت کو نبوت ظلیہ نہیں کہتے ورنہ لاہوریوں کی طرح تمام اولیاء کو ظلی نبی مان لیتے۔

پنجم: یہ کہ مسیح موعود کی شان تمام انبیاء سے بڑھ کر ہے اور اس کا منکر بھی اشد ترین کفار میں سے ہوگا۔

ششم: یہ کہ مسیح موعود کی اطاعت تو انبیاء کے ذمہ بھی فرض ہے دوسرے لوگ کس باغ کی مولی ہیں کہ اطاعت کے انکار سے کافر نہ ہوں۔

ہفتم: یہ کہ مسیح موعود کو امتی کہنا کفر ہے اور اس بنیاد پر لاہوری پارٹی کا کفر بالکل ظاہر ہے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیونکہ وہ مرزا صاحب کو امتی نبی تسلیم کرتی ہے۔

ہشتم :یہ کہ مرزا صاحب کو مستقل اور حقیقی نبی لغت کے طور پر کہا جا سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب نے بار ہا کہا ہے کہ کثرت مکالمہ سے میں محدث کے درجہ پر ہوں۔ جس پر ارسال کا لفظ قرآن شریف میں بولا گیا ہے اس واسطے وہ رسول ہوا۔ اور لغت میں بھی بھیجے ہوئے کو رسول کہتے ہیں اور غیب دان ہونے سے نبی کہلاتا ہوں۔ اب مرزا محمود کہتے ہیں کہ جب آپ لغت کی بنیاد پر نبی اور رسول تھے تو اس میں کیا حرج ہے کہ مرزا صاحب کو لغت کے لحاظ سے مستقل اور حقیقی بھی کہا جائے اس کا جواب لاہوریوں کے ذمہ میں ہے۔

اہل اسلام کے نزدیک جب یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ بعثت انبیاء منقطع ہو چکی ہے اور آغاز دعاوی میں اس کو مرزا صاحب بھی مانتے تھے تو اس تمام سردردی کا جواب صرف اس لاہوری پارٹی کے ذمہ آپڑتا ہے جو مرزا صاحب کو سچا مان کر ان آٹھ باتوں کا اقرار نہیں کرتی ۔ ورنہ جب مسلمان مرزا صاحب کو سرے سے سچا ہی نہیں مانتے تو ایسی باتوں کو بناء الفاسد علی الفاسد سمجھ کر ردی کی ٹوکری میں ٹھکرا کر پھینک دیں گے مگر تاہم مرزا صاحب کی علمی لیاقت کا اندازہ لگانے کیلئے اور لاہوری پارٹی کا علمی تخمینہ لگانے کیلئے ہم بھی بطور قرض حسنہ اس مقام پر چند نوٹ لکھ دیتے ہیں تا کہ ناظرین محظوظ ہو کر لطف اٹھائیں اس لئے ہم کہتے ہیں کہ بانی فرقہ محمودیہ نے اس مقام پر بری طرح غلطی کی ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ قرآن شریف پر سوائے سطحی اور تقلیدی بیانات کے ذرہ بھر بھی عبور نہیں' ورنہ ایسے غلط معنی کر کے موجب ہلاکت نہ بنتے۔

اول: یہ کہ مرزا محمود نہیں مانتے کہ کوئی رسول بھی اپنی وفات کے بعد واجب الاطاعۃ رہ سکتا ہے ورنہ بروز ثانی کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور یہ عقیدہ مقتضی ہے کہ ہر ایک زمانہ میں ایک نہ ایک بروز موجود رہے اس لئے حضور کا صرف ایک ہی بروز تسلیم کرنا خلاف اصول ہوگا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دوم: یہ کہ اخرین کا معنی بہت ہی پیچھے کرنا غلط ہے کیونکہ علمائے لغت کے نزدیک اخرکا لفظ الاخریا اخرمن سے مختصر ہو کر استعمال ہوا ہے جو تفضیل بعض یا تفضیل نفسی کے معنی دیتا ہے اور اس وقت اخرین سے مراد وہ تمام اہل اسلام ہوں گے جو عہد صحابہ کے بعد شروع ہوتے ہیں اور جن کا وجود قیامت تک رہنا تسلیم کیا گیا ہے اور یہی معنی ہی درست ہیں ورنہ مرزا محمود صاحب کے ترجمہ کے رو سے عہد صحابہ کے بعد اور مرزا صاحب کے ادعائے مسیحیت کے اول، درمیان کا زمانہ نہ بعثت اول میں داخل رہتا ہے اور نہ بعثت ثانیہ میں۔اس لئے ترجمہ یوں ہوگا کہ حضور کی بعثت امیین میں ہوئی تھی اور امیین کے بعد دوسرے لوگوں میں بھی آپ ہی مبعوث تسلیم کئے گئے ہیں جو ابھی تک (صحابہ کی عین حیات میں) ان سے نہیں مل سکے بلکہ بعد میں پیدا ہوں گئے اور یا بعد میں ان کی جماعت میں شامل ہوں گے۔مرزا محمود کا فرض ہے کہ اپنی غلطی تسلیم کر کے یہ زعم باطل دل سے نکال دے کہ نبی کریم کی دو بعثتیں قرآن میں مذکور ہیں اور خواہ مخواہ اپنے ترجمہ کی بنیاد پر مخالفین اسلام کے مسئلہ حلول اور تناسخ کو تقویت نہ دیں اور یہ بھی یاد رہے کہ بروز کی آڑ لینے میں کچھ فائدہ نہیں ہے کیونکہ آپ کا ترجمہ صرف اس صورت میں صحیح بیٹھ سکتا ہے کہ جس طرح نبی کریم خارجی طور پر ظاہر ہوئے تھے اسی طور پر دوسری بعثت میں خارجی طور پر ہی پیدا ہوتے ورنہ بروز کا کچھ معنی نہیں رہتا۔

سوم: یہ کہ بروز سے مراد صوفیاء کرام کے نزدیک صرف ظہور تشابہ صفات ہے اور اس موقع پر مرزا صاحب نے تناسخ کے معنی میں لیا ہے اور یہ ایسا مغالطہ ہے کہ اس سے کفر و اسلام مشتبہ ہو جاتا ہے علاوہ بریں یہ بروز کوئی اعتقادی مسئلہ نہیں ہے صرف تعلیم فلسفہ کا اثر ہے۔

چہارم: یہ کہ امیین سے مراد صحابہ لینا، پھر اس لفظ کو منھم کے بعد قادیانی جماعت لینا قرین قیاس نہیں ہے کیونکہ اسلام میں خود نزول آیت کے وقت ام القریٰ صرف مکہ مراد تھا قادیان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کا وجود ہی اس وقت نہ تھا جس کا وجود گیارہویں صدی میں مؤرخین نے تسلیم کیا ہے۔

پنجم یہ کہ اگر مرزا صاحب مرزائیوں کے نزدیک واقعی بروزی محمدی اور بعثت ثانیہ ہیں تو کیوں الہام مرزا کو قرآن شریف کا اکتیسواں پارہ قرار نہیں دیتے اور کیوں اپنی نمازوں میں مرزا صاحب نے قرآن شریف کی بجائے پڑھنا پسند نہیں کیا تھا اور کیوں یہ نہ کہہ دیا کہ اب قرآن میں اضافہ ہو گیا ہے اور مسیلمہ کذاب کی طرح کیوں نہ کہہ دیا کہ بعثت اول کا قرآن فرقان اول ہے اور بعثت ثانیہ کا قرآن فرقان ثانی ہے ورنہ معلوم ہوتا ہے کہ فرقہ محمودیہ کی ضمیر خود انکو ملامت کر رہی ہے کہ کس طاغوت کی پیروی میں ہلاک ہو رہے ہیں:

فان امتریت فی ھذہ النقول فعلیک بالعقائد المحمودیة للسید المدثر الجیلانی. ولا بد لک ان تنشد فی الامة القادنیة المحمودیة ھذا الشعر

ع اذا کان الغراب دلیل قوم یھدیھم طریق الھالکینا

۷...... لاہوری پارٹی کا فرقہ محمودیہ پر فتوائے کفر

تصریحات مذکورۃ الصدر سے معلوم ہو سکتا ہے کہ فرقہ محمودیہ کے خیال میں فرقہ کمالیہ (لاہوری پارٹی) مرزا صاحب کو مستقل مطاع الرسل نہ ماننے سے اشد ترین کافرین میں سب سے پہلے داخل ہیں۔ اب ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ لاہوری پارٹی کس طرح فرقہ محمودیہ کو کافر قرار دیتی ہے اور مرزا صاحب کو ظلی نبوت کے اوپر جانے سے روکتی ہے اور کیسے اقوال مرزا صاحب کو اپنے دلائل میں بیان کرتی ہے۔ (خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو)

نشان آسمانی ص ۲۸: میں ایمان محکم رکھتا ہوں کہ حضور خاتم الانبیاء ہیں اور اس امت میں کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو یا پرانا۔ قرآن کا ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں ہے ہاں محدث آئیں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

گے جن میں نبوت تامہ کے بعض صفات ظلی اور مکالمہ کی صفت پائی جائے گی اور بلحاظ وجود کے شانِ نبوت سے رنگین کئے جائیں گے جن میں سے میں بھی ہوں۔ (م، مگر وہ مدعی نبوت نہ ہوں گے)

شہادۃ القرآن، ص/۵۳: خدا تعالیٰ نے انعام دینے کے بعد **اهدنا الصراط المستقیم** کا حکم دیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس امت کو ظلی طور پر تمام انبیاء کا وارث قرار دیا ہے تاکہ یہ وجود ظلی ہمیشہ قائم رہے اور خلیفۃ الرسول بھی ظلی طور پر در حقیقت اپنے مرسل کا ظل ہوتا ہے۔

حجۃ اللہ، ص/۳، ۱۹۰۸ء: مولوی محمد حسین بٹالوی نے کہا کہ آج اسلام میں ایسے لوگ موجود نہیں ہیں گویا اس نے یہود و نصاریٰ کی طرح اسلام کو بھی مردہ تصور کیا ہے اسلام کی ذلت اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ اس کو بھی مردہ مانا جائے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی پر دو سو علماء کا فتویٰ کفر موجود ہے مگر دو سو برس کے بعد انکو کامل اور پاکباز انسان مانا گیا اور ایسی قبولیت ہوئی کہ دنیا مانتی ہے ہاں یہ سچ ہے کہ نبی آتے ہیں تو انکو مخول کیا جاتا ہے (گویا یہ بھی نبی تھے! اور مرزا صاحب کے مرنے کے بعد اسلام پھر مردہ ہو گیا ہے۔ کیا کوئی زندہ کریگا؟)

کرامات الصادقین، ص/۵۸: خدا جب ہاتھ پکڑتا ہے تو کسی نبی تک پہنچا دیتا ہے اور حسب اقتضائے حالات زمانہ اس نبی کا کمال، جمال، علم، عقل، نام اور نور عطا کرتا ہے نبی کی روح اور اس کی روح دو متعاکس شیشے ہو جاتے ہیں ایک کا عکس دوسرے میں پڑتا ہے مگر نبی مثل اصل ہوتا ہے اور ولی مثل ظل کے۔ (م، مگر نبی کا مثل نہیں ہوتا)

حقیقۃ الوحی، ص/۱۵۴: ہمیں حکم ہے کہ عبادات و اخلاق میں رسول کریم ﷺ کی پیروی کریں اگر ہم میں وہاں تک استعداد نہیں ہے تو یہ کیوں حکم ہوا، **انعمت علیهم** جس میں بیان کیا ہے کہ یا اللہ جس قدر نبی، صدیق، اور شہداء گزرے سب کے صفات ہم میں ظلی طور پر جمع

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کر۔ (م، کیا خدا کی پیروی سے خدا بن جاؤ گے)

آئینہ، ص ر ۳۴۶، ۳۷۵: اللہ تعالیٰ بعض اولیاء کو بعض انبیاء کے قدم پر بھیجتا ہے پس وہ ولی ملاءِ اعلیٰ میں اسی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اولیاء میں بہت سے ایسے ہیں کہ ان کے نام آسمان میں نبیوں کے نام رکھے گئے ہیں ان کے نور سے نور اور خلق سے خلق حاصل کرتے ہیں ہمارے نبی کریم کی روحانیت ظہور مفاسد کے وقت بروز کرتی رہتی ہے۔ اور حقیقت محمدیہ کا ظہور کسی کامل متبع کے وجود میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ مہدی کے بارے میں جو آیا ہے کہ **اسمه اسمی وخلقه خلقی** اسی کی طرف اشارہ ہے صدہا ایسے لوگ گزرے ہیں کہ جن میں حقیقت محمدیہ متفق تھی اور خدا کے نزدیک ظلی طور پر انہوں نے **محمد** اور **احمد** کا نام پایا تھا (م۔ ایسے نام شیطانی وساوس ہیں)

فتح الاسلام، ص ر ۱۷: صحابہ رضی اللہ عنہم رسول خدا کی عکسی تصویر تھے۔

ایام صلح، ص ر ۳۵: وجود عمر وجود نبی تھا بوجہ ظل کے۔ (م، تو پھر **لانبی بعدی** کیوں وارد ہوا؟)

فتح الاسلام، ص ر ۱۷، سراجدین کے سوالوں کا جواب: جو شخص تعلیم الٰہی کو اپنا امام بنائے گا وہ مسیح کی شان میں آجائے گا اور اس تعلیم سے ہزاروں مسیح گزرے اور ہزاروں مثیل آئیں گے۔ (اب کون ہے؟)

سرالخلافہ، ص ر ۳۲: ابوبکر کتاب نبوت کا نسخہ اجمالیہ تھا اور تمام آداب میں ظل نبی کریم علیہ السلام تھا۔

اخبار الحکم ۲۹، ۱۷ راگست ۱۸۹۹ء: اصطلاح اسلام میں نبی یا رسول وہ ہے جو شریعت جدیدلا کر احکام سابقہ کو منسوخ کرے اور نبی سابق کی امت نہ کہلا کر مستقل طور پر خدا سے احکام حاصل کرتا ہے یہاں (میری نبوت میں یہ معنی نہ سمجھو۔ (جیسے الّا کچے کا نام ہے)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اربعین، ص ۱۸: جری اللہ فی حلل الانبیاء کا مطلب استعارہ کے طور پر یہ ہے کہ خدا جس کو بھیجتا ہے وہ رسول ہوتا ہے جیسا کہ مسیح کو حدیث مسلم میں مجازی طور پر رسول کہا گیا ہے اور غیب کی خبر پانے والا نبی ہوتا ہے اس جگہ یہی لغوی معنی مراد ہیں، اصطلاحی معنی الگ ہیں۔ (م۔ بلکہ یہ مرزائی اصطلاح ہے)

اخبار عام، ۲۳ مئی ۱۸ء: میں صرف اس لئے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی میں نبی کثرت سے پیشینگوئیاں کرنے والے کو کہتے ہیں۔ (پھر تو جفر رمل اور نجوم سے بھی نبوت حاصل ہوسکتی ہے)

بدر مؤرخہ ۱۷، اپریل ۱۹۰۳ء: محی الدین ابن عربی کہتے ہیں کہ نبوت غیر تشریعیہ جاری ہے مگر میرا اپنا مذہب یہ ہے کہ یہ نبوت بھی مسدود ہے صرف انعکاس نبوت جاری ہے (م۔ ہاں اس لئے آپ الٹے نبی ہیں)

ضمیمہ براہین نمبر ۵، ص ۱۴۱، ۱۸۲: اصلی نعمت خدا سے مکالمہ ومخاطبہ ہے جو انبیاء کو دی گئی ہے اور ہمیں حکم ہوا ہے کہ **اھدنا الصراط المستقیم** پڑھ کر ہم سے یہی نعمت طلب کرو کہ تمہیں دوں گا کہ اگر یہ نہ ہوتا تو اس امت پر نعمتوں کے تمام دروازے بند تھے۔ چونکہ احادیث سے ثابت ہے کہ آنے والا مسیح امتی ہوگا تو کلام الٰہی میں اس کا نام نبی رکھنا صرف اس لئے ہے کہ کثرت مکالمہ سے مشرف ہوگا ورنہ اس امت میں کوئی امتی نبی نہیں آسکتا تھا۔ اور مردہ ہوکر خدا سے دور اور مہجور ہوجاتی اور **اھدنا الصراط المستقیم** کی تعلیم نہ ہوتی اور خاتم النبیین سے یہ مراد نہیں ہے کہ کثرت مخاطبہ بھی بند ہے ورنہ شیطان کی طرح یہ امت بھی خدا کی رحمت سے دور اور لعنتی ہوتی۔ (م۔ چنانچہ اب مرزائی لعنتی ہیں)

اخبار عام نمبر ۲۷،۲۰، ۱۳ مئی ۱۹۰۸ء: میں ہر کتاب میں لکھتا آیا ہوں کہ میری نبوت صرف کثرت مکالمہ پر مبنی ہے خدا مجھ سے بولتا ہے اور میری باتوں کا جواب بھی دیتا ہے۔ (م، تو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر تم 'کلیم اللہ' ہوئے)

بدر ۲۴ مئی، ص ر ۸، ۱۹۰۸ء : ہم نے کوئی ان معنوں میں دعوائے رسالت نہیں کیا جیسا کہ ملاں لوگوں کو بہکاتے ہیں اور جو ہمارا دعویٰ منذر اور ملہم ہونے کا ہے وہ متابعت شریعت میں ہے اور ہمیشہ سے ہے آج کا نہیں چوبیس (۲۴) سال سے یہ الہام ہے **جری اللہ فی حلل الانبیاء** (م، یہ تناسخ ہے)

انجام آتھم، ص ر ۲۸ : بعض دفعہ ایسے الفاظ استعارہ اور مجاز کے طور پر بعض اولیاء کی نسبت استعمال ہو جاتے ہیں، سارا جھگڑا یہ ہے جس کو نادان متعصب کھینچ کر لے گئے ہیں۔ آنے والے مسیح کا نام جو نبی اللہ رکھا گیا ہے وہ انہی مجازی معنی کے رو سے ہے جو صوفیائے کرام کا معمولی محاورہ اور امر مسلم ہے ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا؟ (م، کوئی محاورہ نہیں)

چشمہ معرفت، ص ر ۳۲۴ : خدا نے ارادہ کیا تھا کہ نبی کریم کے کمالات متعدیہ کے اظہار اور نیز اثبات کیلئے کسی شخص کو آپ کی پیروی کی وجہ سے وہ مرتبہ کثرت مکالمہ کا بخشے جو اس وجود پر عکسی نبوت کا رنگ پیدا کرے سو اس طور پر خدا نے میرا نام نبی رکھا اور نبوت محمدیہ میرے آئینہ نفس میں منعکس ہوگئی اور صرف ظلی طور پر مجھے یہ نام دیا گیا۔ (م، تو پھر نبی کثیف ٹھہرے اور تم لطیف)

مواہب الرحمٰن، ص ر ۶۶ : خدا را مکالمہ است باولیائے خود ایشاں را رنگ انبیاء دادہ می شود و در حقیقت انبیاء نیستند زیرا کہ قرآن شریف حاجت شریعت را بکمال رسانید۔ (م، یہ خوب محاورہ ہے)

ضمیمہ حقیقۃ الوحی، ص ر ۶۴ : **سمیت نبیا علی وجہ المجاز لاعلی وجہ الحقیقۃ.**

(نعم کالیاقوت للحیوان)

ازالہ، ص ر ۳۴۹ : آنے والا مسیح محدث ہونے کی وجہ سے مجازاً نبی بھی ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ضمیمہ براہین نمبر۵،ص ر۱۳۹،۱۸۴: اگر نبوت کے معنی صرف کثرت مکالمہ کئے جائیں تو کیا حرج ہے؟ خصوصاً جبکہ قرآن شریف نے امید دلائی ہے کہ ایک امتی شرف مکالمہ الہیہ سے مشرف ہوسکتا ہے اور خدا کے اولیاء سے مکافات ہوتے ہیں اور اسی نعمت کے تحصیل کیلئے ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ سکھایا گیا ہے تو پھر اس نعمت کے حاصل ہونے سے کیوں انکار کیا جاتا ہے کیا وہ نعمت جو انبیاء کو دی گئی تھی، درہم و دینار ہیں؟ یاد رہے کہ صفات باری کبھی معطل نہیں ہوتے۔ پس وہ بولنے کا سلسلہ ختم نہیں کرتا اور ایک گروہ ایسا بھی رہے گا جس سے کلام کرتا رہے گا۔ کوئی شخص دھوکا نہ کھائے میں بار بار لکھ چکا ہوں کہ میری نبوت مستقل نبوت نہیں ہے۔ کوئی مستقل نبی امتی نہیں ہوسکتا مگر میں امتی ہوں اور میرا نام نبی اعزازی ہے۔ جو اتباع نبی سے حاصل ہوتا ہے تا کہ حضرت عیسیٰ سے تکمیل مشابہت پیدا ہو۔ (بالکل خانہ ساز اصول ہے)

تمہ چشمہ معرفت،ص ر۶۰: میں نے نبی کریم کی پیروی میں عجیب خاصیت دیکھی ہے کہ سچا پیرو درجہ ولایت تک پہنچ جاتا ہے۔ (کتنے پہنچے)

حقیقۃ النبوۃ،ص ر۲۳،۲۷،۲۵ر مئی ۱۹۰۸ء: نبوت کا لفظ جو اختیار کیا گیا ہے، خدا کی طرف سے ہے۔ جس پر پیشینگوئی کا اظہار بکثرت ہوا سے نبی کہا جاتا ہے خدا کا وجود خدا کے نشانوں کے ساتھ پہچانا جاتا ہے اس سے اولیاء اللہ بھیجے جاتے ہیں۔ مثنوی میں لکھا ہے کہ آں نبی وقت باشد اے مرید۔ ابن عربی بھی یوں ہی لکھتے ہیں' حضرت مجدد بھی یہ عقیدہ ظاہر کرتے ہیں کیا سب کو کافر کہو گے؟ یاد رکھو یہ سلسلہ نبوت قیامت تک جاری رہے گا۔

ایک غلطی کا ازالہ: میں اس طور پر جو وہ خیال کرتے ہیں نہ نبی ہوں اور نہ رسول، مجھے بروزی صورت نے نبی بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول رکھا ہے۔ (صاف جھوٹ ہے)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ایام صلح ص ۱۶۳/۱۳۸: تمام امت کا اس پر اتفاق ہے کہ غیر نبی بروز کے طور پر قائم مقام ہو جاتا ہے۔ علماء امتی کے معنی بھی یہی ہیں۔ ایک حدیث میں علماء کو انبیاء کا وارث بھی بنایا ہے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ چالیس آدمی ابراہیم کے قلب پر ہوں گے۔ تمام مفسرین کا قول ہے کہ **انعمت علیھم** میں ''تشبیہ بالانبیاء'' مذکور ہے۔ کتاب ''اقتباس الانوار'' میں ہے کہ **روحانیت کمل بر ارباب ریاضت چنان تصرف میفرمائد که فاعل افعال شان میگردد۔ وایں مرتبه را بروز میگویند۔ درفصوص الحکم می نویسد که بغرض بیان کردن نظیر بروز میگوید که محمد بود که بصورت آدم در مبدء ظهور نمود در خاتم الولایت که مهدی ست نیز روحانیت محمد مصطفی بروز و ظهور خواهد نمود وایں را بروزات کمل می گویند نه تناسخ وبعضے برانند که روح عیسی بروز کنند و نزول عبارت همیں نزول است مطابق ایں حدیث: لامهدی الا عیسی**۔ (آگے لکھتا ہے کہ یہ قول مردود ہے تم نے یہ کیوں نہ لکھا؟)

براہین ۵ ص ۱۲۵: اور محی الدین عربی ایک اپنی کتاب میں (جو ان کی آخری تصنیف ہے) لکھتے ہیں کہ عیسیٰ تو آئے گا مگر بروزی طور پر یعنی کوئی شخص امت محمد یہ کا عیسیٰ کی صفت پر آئے گا۔ صوفیاء کا مذہب ہے کہ بعض کاملین اس طرح پر دنیا میں آتے ہیں کہ ان کی روحانیت کسی اور پر تجلی کرتی ہے اور اس وجہ سے دوسرا شخص پہلا شخص ہی ہو جاتا ہے۔ (کتاب کا نام کیوں نہیں لیا)

ایام صلح ۴۷: نزول مسیح مجسم عنصری کو آیت ''**وخاتم النبیین**'' بھی روکتی ہے اور حدیث بھی روکتی ہے کہ **لانبی بعدی**۔ کیونکر جائز ہے کہ نبی کریم خاتم الانبیاء ہوں اور کوئی دوسرا نبی آجائے اور وحی نبوت شروع ہو جائے کیا اب یہ ضرورت پیش نہیں آتی کہ حدیث نزول مسیح

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لفظوں کا ظاہر سے ضرور پھیرا جائے۔ (تم نہیں سمجھے)

ایام صلح، ص ر ۷۵: حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ محدث بھی انبیاء ورسل کی طرح مرسلوں میں داخل ہوتے ہیں۔ (غلط)

ایام صلح، ص ۱۶۳: جب مسیح میں (حسب عقیدہ اسلام) شان نبوت مضمر ہوگی تو بلاشبہ ختم رسالت کے منافی ہوگا کیونکہ درحقیقت وہ نبی ہے اور قرآن کے رو سے نبی کا آنا ممنوع ہے۔ (کیا تم میں نبوت مضمر نہیں؟)

ایام صلح، ص ر ۷۴: اگر کوئی نبی (نیا ہو یا پرانا) آئے تو ہمارے نبی کریم کیونکر خاتم الانبیاء رہیں۔ ہاں وحی ولایت اور مکالمات الٰہیہ کا دروازہ بند نہیں ہے۔ (پھر تم نبی کیوں بنے؟)

براہین، ص ر ۵۰۴ حاشیہ ۳: جری اللہ فی حلل الانبیاء کے معنی ہیں کہ منصب ارشاد انبیاء کا حق ہے مگر غیر کو بطور استعارہ ملتا ہے تا کہ ناقصین کو کامل کریں۔ پس یہ لوگ اگرچہ نبی نہیں ہیں مگر انبیاء کا کام ان کے سپرد ہوتا ہے۔ (پھر تم نبی کیوں بنے؟)

ازالہ، ص ر ۴۲۱: جس حالت میں رویائے صالحہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں تو محدثیت جو قرآن شریف میں نبوت اور رسالت کے ہم پہلو بیان کی گئی ہے اور جس کیلئے بخاری میں حدیث بھی موجود ہے اس کو اگر نبوت مجازی قرار دیا جائے یا ایک شعبہ قویہ نبوت کا ٹھہرایا جائے تو کیا اس سے نبوت کا دعویٰ لازم آئے گا۔ (ہاں ضرور)

سراج منیر، ص ر ۲: جھوٹے الزام مجھ پر مت لگاؤ کہ حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ کیا تم نے نہیں پڑھا کہ محدث بھی رسول ہوتا ہے۔ کیا قرأت محدث کی یاد نہیں ہے؟ کیسی بیہودہ نکتہ چینی ہے کہ مرسل ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟ ارے نادانو! بھلا یہ بتاؤ کہ جو بھیجا گیا ہے اس کو عربی میں رسول اور مرسل کہیں گے یا کچھ اور؟ بار بار کہتا ہوں کہ نبی، مرسل اور رسول جو میرے الہام میں ہیں حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں اور اسی طرح مسیح کا نبی ہونا بھی حقیقی طور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پرنہیں ہے۔ یہ فہم ہے جو مجھے خدا نے دیا ہے جس کو سمجھنا ہے سمجھ لے۔ (کہ صرف شیطانی وسوسے ہے)

اشتہار ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء: (مرزا صاحب دہلی کے مناظرہ میں لکھتے ہیں) میں نے سنا ہے کہ شہر دہلی میں علماء یہ مشہور کرتے ہیں کہ میں مدعی نبوت ہوں اور منکر عقائد اہل سنت ہوں۔ اظہاراً للحق لکھتا ہوں کہ یہ سراسر افتراء ہے۔ بلکہ میں اپنے عقائد میں اہل سنت والجماعت کا عقیدہ رکھتا ہوں اور ختم المرسلین کے بعد مدعی نبوت و رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت آدم سے شروع ہو کر نبی کریم پر ختم ہو گئی۔ یہ وہ عقائد ہیں کہ جن کے ماننے سے کافر بھی مسلمان ہو سکتا ہے تم گواہ رہو میں ان عقائد پر ایمان رکھتا ہوں۔ (افسوس تم قائم نہ رہے اور وحی ولایت گھڑ لی)

اشتہار ۲۳، اکتوبر ۱۸۹۱ء: اب میں خانۂ خدا (جامع مسجد دہلی میں) اقرار کرتا ہوں کہ جناب کے ختم رسالت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اسے بے دین اور منکر اسلام سمجھتا ہوں۔ اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ (**جزاک اللہ خیرا**)

انجام آتھم ص ر ۲۷: کیا بدبخت مفتری جو خود نبوت اور رسالت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے؟ اگر قرآن پر اس کا ایمان ہے تو کیا وہ کہہ سکتا ہے کہ بعد خاتم الانبیاء کے میں نبی ہوں لیکن میرے الہام میں مجھے نبی کہا گیا ہے وہ حقیقت پر محمول نہیں ہے، مجازی استعارہ کے طور پر ہے جو بعض اولیاء کی نسبت بھی استعمال ہوا ہے۔ (**غلط ہے**)

قرآن وحدیث: ان الذین امنوا و کانوا یتقون لھم البشری (۱۰: ۱۵) لم یبق من النبوۃ الا المبشرات (بخاری) رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین من النبوۃ...... ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا نبی بعدی ولارسول. فشق ذلک علی الناس فقال لکن المبشرات. فقالوا یارسول اللہ ما المبشرات

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

قال رؤیا المؤمن (المسلم) وھی جزء من اجزاء النبوۃ۔(قلت یرد دعواہ وھو لایدری)

توضیح مرام ص ۹: اس بات کو بحضور دل یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نبوت کہ جس کا سلسلہ جاری رہے گا نبوت تامہ نہیں ہے بلکہ صرف جزوی نبوت ہے جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کے اسم سے موسوم ہے۔(غلط ہے)

اب تحریر سابقہ معہ اپنی تائیدی تحریرات کے مرزا محمود کی طرف سے لاہوری پارٹی کو کافر ثابت کرتی ہے جیسا کہ تحریرات ہذا معہ تائیدی تحریرات کے لاہوریوں کی طرف سے مرزا محمود کو خارج از اسلام اور کافر ثابت اور واضح کرتی ہیں۔اور ہمیں ان دونوں پارٹیوں کے متعلق قلم اٹھانے کی ضرورت نہیں رہی۔(عوض معاوضہ گلہ ندارد)ان دونوں نے ایسا فیصلہ کیا ہے کہ جواب ترکی بترکی پورا ہو جاتا ہے مگر تاہم ہمیں حق حاصل ہے کہ لاہوری مسلک پر کچھ تنقید کریں اور بتائیں کہ لاہوریوں نے مرزا صاحب کے ماننے میں پورا حق ادا نہیں کیا۔اور مرزا صاحب کے وہ دعاوی نظر انداز کر دیئے ہیں کہ جن میں آپ نے استقلال نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔اس لئے بوجوہ ذیل لاہوری مسلک غلط ہے۔

اول: یہ کہ جب ازالۂ غلطی کے اعلان میں مرزا صاحب نے یہ لکھا ہے کہ میں اور محمد ایک ہو گئے ہیں اور اپنے اندر تمام کمالات محمدیہ نبوت کے جذب کر چکا ہوں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ مرزا صاحب کو کامل نبوت کا مدعی تصور نہ کیا جائے۔کیا انتقال کی وجہ سے نبوت محمدیہ کوئی امر دیگر(نبوت غیر مستقل)بن گئی تھی یا مرزا صاحب میں کوئی ایسی استعداد موجود نہ تھی کہ نبوت کاملہ کو قبول نہ کر سکتے تھے بہر حال اتحاد حلولی مان کر یہ ممکن نہیں کہ مرزا صاحب کو حسب عقیدہ مرزا محمود، نبی مستقل نہ مانا جائے۔

دوم: یہ کہ جب مرزا صاحب نے تدریجی ترقی حاصل کرتے کرتے ظلی نبوت حاصل کر لی تھی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

توحقیقی نبوت کے حاصل کرنے میں جو آپ نے ایک سبیل نکالی تھی کہ میری نبوت عین نبوت محمدیہ ہے، وہ کیوں تسلیم نہیں کی جاتی۔کیا وہاں جا کر ترقی رک گئی تھی؟اور جب مرزا صاحب نے ترقی رکنے کے متعلق کہیں اشارہ تک نہیں کیا تو کیا وجہ ہے کہ آپ کو مدعی نبوت تشریعی نہ مانا جائے؟

سوم: یہ کہ ایک تحریر میں مرزا صاحب نے مولوی صاحبان کی شکایت کی ہے کہ وہ ان کو نبی بننے کا اتہام لگاتے ہیں۔تو دوسری تحریر ملا کر پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے اس اتہام کا دفعیہ یوں کیا ہے کہ میں نے خلاف شریعت نبویہ کے کسی مخالف نبوت کا اعلان نہیں کیا۔بلکہ میری نبوت عین محمدیہ ہونے کی وجہ سے شریعت اسلام کے مخالف نہیں بلکہ تائید میں ہے۔غور کرنے سے یہی بات ماننی پڑتی ہے کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد تائیدی انبیاء اگرچہ مستقل نبی تھے مگر ان کی جزوی تبدیلی شریعت موسوی کی تائید میں تھی، مخالف نہ تھی۔علیٰ ہذا القیاس مرزا صاحب کی تجدید شریعت بھی برائے نام اسلام ہی کی تائید میں ہے اور اسلام کا (بزعم خود) اصلی رخ دکھانے کیلئے ہے ورنہ اسلام مٹانے کیلئے نہیں، اس لئے لاہوریوں کا فرض ہے کہ تائیدی نبی کے عنوان سے مرزا صاحب کو مستقل نبی تسلیم کریں۔

چہارم: یہ کہ جب مرزا صاحب کا اپنا قول موجود ہے کہ بعثت ثانی میں آپ کی روحانیت اشدوا قویٰ ہے اور بعثت اول بمنزلہ ہلال کے ہے اور بعثت ثانی بمنزلہ بدر کے ہے تو کم از کم مرزا صاحب کو اس درجہ میں نبی مستقل کا خطاب ضرور دیا جانا چاہیے ورنہ یہ دونوں تحریریں بالکل نکمی رہ جائیں گی۔اور فی الواقع اصلی حق تو ہے کہ مرزا صاحب کو بقول محمود افضل المرسلین کا خطاب دیا جائے اور کسی قسم کی بے ایمانی نہ برتی جائے۔بہر حال اس کا جواب لاہوری مرزائیوں کے پاس کوئی نہیں ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پنجم: مرزائیوں کی طرف سے پیش کردہ اولیاء امت کا قول بالبروز کرنا بالفرض اگر ہو بھی تو وہ ادعائی قول نہیں ہے اور نہ ہی مرزا صاحب کی طرح انہوں نے اپنے آپ کو نبی کہلانے کی دعوت دی اور نہ ہی اپنی صداقت پر پیشنگوئیوں سے مسلح ہو کر لڑے، کیونکہ ان کے نزدیک بروز صرف تشابہ فی الصفات ہے اور دعوی نبوت کفر ہے جیسا کہ تحریرات پیش کردہ سے خود ظاہر ہے۔ مگر مرزا صاحب کی تعدی، مرزا صاحب کا ادعائے نبوت اور منکرین سے لڑائی کرنا، ساری عمر صرف اثبات نبوت میں رٹ لگاتے رہنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ بروز کا معنی گو شروع میں تشابہ فی الصفات تھا' مگر اخیر میں عینیت روحانی بلکہ حلول روحانی اور تناسخ تک پہنچ چکا تھا اس لئے محمودی فرقہ حق بجانب ہے اور لاہوری منکر رسالت ہیں۔

ششم: یہ کہ ابتدائے اسلام سے درجہ ولایت کو تسلیم کیا جا چکا ہے اور درجہ محدثیت بھی قابل تسلیم ہے مگر نہ اس عنوان سے جو مرزا صاحب نے یہ دونوں درجے تسلیم کرانے کی ٹھان لی تھی۔ بلکہ ایسی سادگی سے تسلیم ہیں کہ ادعائے نبوت کو ان کے مفہوم سے کچھ بھی اشتباہ نہیں ہے۔ اسی بنیاد پر اسلام نے خاتم النبیین کی تصریح کے بعد کسی عنوان سے بھی ادعائے نبوت کو تسلیم نہیں کیا بلکہ مدعی کو خارج از اسلام ثابت کیا ہے۔ اب اگر لاہوری پارٹی کا خیال درست ہو تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب صرف ولایت کے ہی مدعی تھے تو اس کو نبوت کے رنگ میں بار بار کیوں اڑ کر مسلمانوں کے خلاف اڑتے رہے اور اگر کہا جائے کہ مرزا صاحب کو چونکہ مسیح بننا تھا اس لئے نبوت کا عنوان بھی اختیار کرنا پڑا تو پھر یہ امر مشتبہ رہ جاتا ہے کہ آیا ولایت ''بعنوان مسیحیت'' یا ولایت ''بعنوان نبوت'' کا مصداق اور مدعی کوئی امتی ہو گزرا ہے یا نہیں؟ اگر ہو گزرا ہے جیسا کہ مرزا صاحب نے کہا ہے، ہزاروں بروز ہو گزرے ہیں تو مخالفین کے سامنے اس امر کی تصدیق کیلئے نقلی ثبوت بہم پہنچائے جانے چاہیے تھے، نہ یہ کہ صرف دعویٰ کر کے چلتے بنتے اور اگر کوئی نہیں گزرا جیسے کہ مرزا محمود کا قول

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ امت محمدیہ میں ولی بعنوان نبی صرف (مرزا صاحب) ایک ہی گزرا ہے تو وہ تمام ثبوت مفید مطلب نہیں رہتے، جو ملفوظات اولیائے امت سے اخذ کئے گئے ہیں اس لئے مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ مرزا صاحب کی اصلیت کو اگر کچھ سمجھا ہے تو مرزا محمود نے سمجھا ہے' ورنہ لاہوری پارٹی تو یا دیدہ دانستہ چشم پوشی کرتی ہے اور مرتد ہو رہی ہے اور یا محض لاعلمی کی وجہ سے مخالفت پر اڑی ہوئی ہے اور اپنی کمزوری کو رفع نہیں کرتی۔

ہفتم: یہ کہ حسب تصریحات مرزائی محدث اور کلیم اللہ ہم معنی ہیں اور قرآن شریف میں **ومنهم من كلّم الله** وارد ہے جس میں خاص موسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے پس اگر صرف مرزا صاحب کی محدثیت پر ہی نظر کی جائے تو مرزا صاحب کو کم از کم موسیٰ علیہ السلام کی شان کا پیغمبر ضرور ماننا پڑتا ہے اور آپ کو انبیاء مرسلین اولوالعزم کی صف میں شمار کرنا پڑتا ہے اور تمام انبیاء کے متعلق یوں ماننا پڑتا ہے کہ وہ سب کلیم اللہ تھے۔

ہشتم: یہ کہ مکالمہ الٰہیہ قرآن شریف میں تین طرح مذکور ہے۔ اول پس پردہ بلا توسط جبریل جو موسیٰ علیہ السلام سے ہوا اور اسی خصوصیت سے کلیم اللہ کہلائے۔ دوم فرشتہ (جبرائیل) بھیج کر جو انبیاء علیہم السلام سے عموماً تعلق رکھتا ہے۔ اور اسی بناء پر قرآن شریف کو **انه لقول رسول كريم** کہا گیا ہے۔ سوم القاء قلبی سے جو الہام یا انکشاف سے تعلق رکھتا ہے، جو عموماً اولیاء کرام میں پایا گیا ہے۔ اور مرزا صاحب نے اپنے مکالمہ کو مخاطبہ سے تعبیر کیا ہے اور وہ بھی کثرت سے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ موسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر کلیم اللہ تھے۔ اسی وجہ سے اپنے کلام کو مرزا صاحب نے وحی الٰہی بتایا ہے اور قرآن شریف کی طرح اسے قطعی قرار دیا ہے اب لاہوری فرقہ بتائے کہ جب مرزا صاحب محدث بمعنی کلیم اللہ ہوئے اور ان کا کلام صرف الہام یا کشف نہیں بلکہ درجہ الٰہی ٹھہرا تو وہ کہاں سے صرف ولایت پر قائم رہے اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ گو ابتدائی حالت میں آپ ولی ہوں مگر درجہ نبوت تک ضرور پہنچ گئے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے۔اس لئے لاہوری فرقہ غلطی پر ہے۔

نہم: احادیث نبویہ کے رو سے اس امت میں محدثین کی قلت ثابت ہے مگر مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ایسے محدث ہزاروں گزرے ہیں اور خود نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ عہد سابقہ میں گو محدث تھے اور اس امت میں اگر کوئی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔اس نوعیت کلام سے قلت محدثین صراحۃً مذکور ہے جو مرزا صاحب کے خیال کی تردید کرتی ہے اس لئے کہنا پڑتا ہے کہ مرزا صاحب کا وہی کلام قرین قیاس ہے جس میں آپ نے صرف مسیح موعود ہی کو ضرور ثابت کیا ہے اور وہ تمام خیالات غلط یا منسوخ ہیں کہ جن میں بروزات کی بھرمار کی گئی ہے اس لئے لاہوری فرقہ اس مقام پر بھی غلط رائے رکھتا ہے۔

دہم: یہ کہ ''**انعمت علیھم**'' سے مراد نعمت مخاطبہ الٰہیہ لینا غلط ہے اور یہ کہنا بھی غلط ہے کہ ''**اولٰئک مع النبیین**'' سے مراد حصول درجہ نبوت ہے کیونکہ مَعَ معاشرت معہ مصاحبت میں استعمال ہوا کرتا ہے ورنہ ﴿**اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُحْسِنِيْنَ**﴾ میں تمام نیکو کار حصول درجہ الوہیت کے حق دار ہوں گے اس لئے ﴿**اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ**﴾ میں اسوہ نبویہ پر چلنے کی توفیق طلب کرنا یا اس پر قائم رہنا مراد ہوگا، نہ یہ کہ خدا سے نبوت کا سوال ہو کیونکہ وہ مانگنے سے حاصل نہیں ہوتی اور نہ ہی ریاضت یا جفاکشی سے حاصل ہوتی ہے **ذلک فضل اللّٰه یوتیه من یشاء**.

یازدہم: حسب تحقیق محدثین محدث وہ کامل مومن ہوتا ہے کہ جس میں کامل فراست ایمانیہ اور نور ایمان کمال تک پہنچا ہوا ہوتا ہے اور ماحول کے واقعات اس پر ایسے منکشف ہوتے ہیں کہ گویا اس کو کسی نے اپنے لفظوں میں بطریق روایت حدیث سنائے ہیں نہ یہ کہ خدائے تعالیٰ کا مکالمہ کثرت سے پا کر نبی اور مرسل ہو جاتا ہے۔اور اگر کسی نے یوں کہا ہے تو اہل تحقیق کے خلاف لکھا ہے اس لئے نہ حضرت عمر اول المحدثین نبی تھے اور نہ بعد میں کوئی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

محدث نبی ہوا۔ اور اس معنی سے لاہوری فرقہ مرزا صاحب کو بروزی نبی ثابت نہیں کر سکتا۔

(نوید ظفر مسلم)

۸...... مرزا صاحب کے متعلق ایک شرعی نکتۂ خیال

فرقہ محمودیہ اور فرقہ لاہوریہ کے متعلق معلوم ہو چکا ہے کہ یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کو کافر یا مرتد کہتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ فرقہ محمودیہ کے نزدیک لاہوری مرزائیوں کی طرح جملہ اہل اسلام بھی کافر ہیں اور لاہوری فرقہ کے خیال میں اگرچہ اہل اسلام اس قدر کافر نہیں ہیں جس قدر کہ قادیانیوں کے نزدیک اشدترین کافر ہیں مگر تاہم فرقہ ناجیہ میں داخل نہیں ہے اور بیعت مرزا صاحب کو اپنے امیر جماعت کے ہاتھ پر فرض جانتے ہیں ورنہ مسلمانوں سے ترک موالات وہ بھی فرقہ محمودیہ کی طرح کرتے ہیں۔ اور طریق عمل میں یا طریق عبادت میں دونوں فرقے مسلمانوں سے الگ رہتے ہیں سوائے اس صورت میں "تقیہ" پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے مذہب کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ یہ ان کی خاص سنت مرزائیہ ہے۔ چنانچہ بھی بوقت ضرورت اپنی نبوت سے منکر ہو بیٹھتے تھے۔

تحریرات مذکورۃ الصدر سے یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ مرزائیوں کے دونوں فرقے (محمودیہ اور لاہوریہ) نبوت مرزا کے قائل ہیں۔ ہاں فرق صرف اتنا ہے کہ لاہوری مرزا صاحب کو امتی نبی، ظلی نبی، بروزی نبی وغیرہ وغیرہ مانتے ہوئے اور مخالفین کے سامنے ان کو صرف مجدد، محدث اور اولیاء میں شمار کرتے ہیں۔ برخلاف اس کے قادیانی مرزائی مرزا صاحب کو ترقی دیتے ہوئے نبی مستقل، افضل المرسلین مطاع الانبیاء اور عین محمد بھی یقین کرتے ہیں۔ اس کے بعد تعلیم مرزا اور عقائد مرزا میں پھر دونوں جا کر متفق ہو جاتے ہیں اور یہ علی الاعلان کہتے ہیں کہ "اسلام کا طرز عمل وہی صحیح ہے جو مرزا صاحب نے بحیثیت مجدد

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہونے کے پیش کیا ہے۔ ورنہ اسلام کا وہ پہلو تاریک ہے اور نا قابل عمل ہے جو مرزا صاحب کے ہوش سنبھالنے سے پہلے خیر القرون سے چلا آیا ہے۔'' کیونکہ مرزا صاحب کا قول ہے کہ ''میری تعلیم اور میری بیعت ہی موجب نجات ہے''۔ اس لئے ہمارے نزدیک دونوں ایک باپ کے ہی بیٹے ہیں۔ اور اہل اسلام کا متفقہ اعلان ہے کہ مدعی نبوت خواہ کسی رنگ میں اپنے آپ کو تمہارے سامنے پیش کرے خارج از اسلام ہوگا۔ چنانچہ مرزا صاحب سے پہلے کئی ایک ایسے حیلہ ساز نبی گزرے ہیں اور مدعی اسلام بن کر اپنے کیفر کردار کو جا پہنچے ہیں۔ اسکی تازہ ترین مثال علی محمد باب مسیح ایران ہے کہ جس نے اسلام ہی کا صحیح پہلو دکھلانے میں اپنی نبوت کا اعلان کیا تھا۔ اور قرآن شریف کی آیات سے اپنی نبوت کا ثبوت دیا تھا اور اسلامی روایات سے ہی ثابت کیا تھا کہ اب تجدید اسلام کی ضرورت ہے چنانچہ اس نے اپنی امت میں نئے عقائد اور نئے احکام جاری کر دیئے۔ اور جب ایران میں وہ اپنے دعاوی کے زیر اثر قتل ہو گیا اور اس کی تعلیم نے کثرت سے شیوع پا کر لوگوں کو دعوئ نبوت کی راہ دکھلا دی۔ تو مرزا صاحب نے بھی ان حیلہ بازیوں سے فائدہ اٹھا کر ادعائے نبوت میں پاؤں جمانے شروع کر دیئے۔ پہلے مجدد بنے، پھر مہدی، پھر مثیل مسیح، اس کے بعد ترقی کرتے کرتے بقول فرقہ محمودیہ افضل المرسلین تک پہنچ گئے اور جب کسی سے نبوت کے متعلق جواب دینا پڑتا تو یوں کہہ دیتے کہ ''میں مدعی نبوت نہیں جیسا کہ تم نے خیال کیا ہے'' جس کا مطلب مخاطب یوں سمجھتا کہ واقعی مرزا صاحب کو کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ نہیں ہے۔ مگر دراصل مخاطب کو الو بنا کر ٹال دیتے تھے کیونکہ وہ اپنے کلام میں ایسے لفظ بول جاتے تھے کہ جس کا مطلب یوں نکلتا تھا کہ میں اپنی طرف سے بطور افتراء خلاف اسلام میں مدعی نبوت نہیں ہوں بلکہ مجھے اسلام کی ترقی کا دعویٰ ہے اور خدا کی طرف سے مامور و منذر ہوں میں خود نہیں بنا' اللہ نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے۔ چنانچہ یہ مطلب انہوں نے اپنی کتابوں میں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مختلف مقام پر کئی ایک طریق سے بیان کیا ہے۔اس لئے حقیقت شناس نگاہیں شروع سے ہی تاڑ گئی تھیں کہ اس دال میں کچھ کالا نظر آتا ہے۔ چنانچہ وہی ہوا جو کچھ انہوں نے قوت فراست سے محسوس کیا تھا۔ اور ہر چند اپنے دعویٰ نبوت کو تصوف یا لغت کی آڑ لے کر پوشیدہ کرنا چاہا مگر آخر معلوم ہوگیا کہ جناب صاف ہی مدعی نبوت ہیں اس لئے تاویل کے خس و خاشاک کو دور کر کے ہم آپ کا اصلی مدعا اصلی صورت میں استدلالی طریق پر پیش کرتے ہیں' تاکہ ناظرین خود ہی ملاحظہ فرما کر فیصلہ کرلیں کہ مرزا صاحب نے اخیر میں علی الاعلان اور شروع میں در پردہ نبوت کا دعویٰ کر کے لوگوں کو مشتبہ حالت میں رکھ کر یہ پتہ نہ لگنے دیا تھا کہ آپ ہیں کیا؟ مگر رگ و ریشہ سے واقف سمجھتے تھے کہ آپ وہی ہیں کہ جس کو آج خارج از اسلام یقین کیا جاتا ہے یعنی بوجوہات ذیل مدعی نبوت (تامہ مستقلہ) تھے، یا کچھ اس سے بھی بڑھ کر تھے۔

اول: یہ کہ ''حقیقۃ الوحی'' میں بغیر کسی تاویل کے مرزا صاحب نے اپنا الہام پیش کیا ہے کہ خدا نے مجھے کہا ہے: **انک لمن المرسلین،انا ارسلنا الیکم رسولا، کیف ارد ما اوحی الی منذ۴۳سنة (وھو اشارة الی ما فی البراھین الاحمدیة من الالھام وھو ان نبیا جاء کما یدل علیه اشتھار ازالة الغلط)انی اقسم فی بیت اللّٰه الشریف ان ما اوحی الی ھو کلام اللّٰه الذی انزل وحیه علی موسی وعیسٰی وشھد لی الارض والسماء بانی انا خلیفة اللّٰه. وکان مما وجب فی قضاء اللّٰه تعالٰی ان یکذبونی کما وقع فی حقیقة الوحی انی وجدت خطاء کثیرا فضلا من اللّٰه تعالٰی اعنی النعمة العظمی التی اعطیھا الانبیاء من قبل (ای کثرة المخاطبة من اللّٰه تعالٰی) وفی حقیقة الوحی فامنت بما اوحی الی کما امنت بالکتب السماویة، وامنت بما انزل علی کما امنت**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بالقران و اتیقن انه کلام الله کالقران. وقوله تعالیٰ هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ الایة اشارة الی ای اننی الرسول المرسل لاظهار الاسلام علی جمیع الادیان، وما انزل الی من الالهام ففیه لفظا لرسول المرسل والنبی الاکمل فکیف الانکار، واوحی الی محمد رسول الله (ای انک محمد رسول الله کما یدل علیه "اشتہار ایک غلطی کا ازالہ") هکذا کله فی ضمیمة کتابه حقیقة الوحی۔ان الہامات کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کا کلام الٰہی ہے اور اس پر وہ مسجد میں قسم کھانے کو بھی تیار ہیں کہ میں نبی ہوں اور میرا کلام کلام الٰہی ہے جس پر ایمان دار کا یقین کرنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ قرآن شریف کو حق ماننا ضروری ہے۔اور جب اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے میری تصدیق کی ہے تو میرا منکر ویسا ہی کافر ہوگا جیسا کہ انبیاء کا منکر کافر ہوتا ہے (اس کی تائید میں دیکھو نمبر ۱۴۹)

دوم: یہ کہ اربعین نمبر ۴، ص/۶، میں ہے اگر یوں کہا جائے کہ مفتری صاحب شریعت ہلاک ہوجاتا ہے تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے کیونکہ مفتری کے ساتھ شریعت کی تخصیص نہیں کی گئی،شریعت کیا ہے؟ یہی چند اوامر ونواہی کا مجموعہ۔پس جو نبی یہ اوامر ونواہی بیان کرے وہی صاحب شریعت ہوگا۔پس منکروں کا یہ اعتراض کہ رسول صاحب شریعت ہوتا ہے تم صاحب شریعت کیوں نہیں ہو؟ دفع ہوجاتا ہے کیونکہ جو وحی میرے پر نازل ہوئی ہے اس میں بھی اوامر ونواہی موجود ہیں۔مثلا قل للمؤمنین یغضوا من ابصارهم۔اس قسم کے بہتیرے الہام ہم نے "براہین احمدیہ" میں مدت ہوئی لکھ رکھے ہیں۔اگر ہمارے رسالت پر یہ اعتراض ہو کہ شریعت قدیمہ کی بجائے شریعت جدیدہ سے رسول مامور ہو کر آتا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ سارے احکام قدیم منسوخ ہوجائیں ورنہ قرآن کریم ناسخ نہ رہے گا کیونکہ اس میں صحف سابقہ اور کتب قدیمہ کے احکام بھی موجود ہیں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بلکہ مراد یہ ہے کہ شریعت جدیدہ میں شریعت قدیمہ کی صرف جزوی ترمیم و تنسیخ ہوتی ہے اور اس لحاظ سے مرزائی شریعت میں اس امر کے ثابت کرنے میں صرف وفات مسیح کا مسئلہ شائع کرنا ہی کافی ہوگا کہ یہ بھی شریعت جدیدہ ہے اگر یہ مراد ہو کہ شریعت جدیدہ میں سارے احکام منصوص ہوں، تو یہ غلط ہوگا۔ کیونکہ اس وقت اجتہاد اور قیاس شرعی کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ اربعین نمبر ۳، ص/۳۵، میں ہے کہ **ارسل رسوله** سے مراد میں ہوں۔ اربعین نمبر ۲، ص/۳۲ میں لکھتے ہیں کہ احادیث میں آیا ہے کہ اس امت میں ابراہیم ظاہر ہوگا (اور میں وہی ہوں) پس جو شخص اس کا تابع ہوگا نجات پائے گا اور جو منکر رہے گا وہ گمراہ ہوگا۔ اور یہ بھی ہے کہ **ارسلنا احمد الی قومه فقالوا کذاب اشر**۔ اور اربعین نمبر ۴، ص/۱۵ پر یوں بھی ہے کہ میں نے ظنیات یعنی روایات اسلامیہ کو چھوڑ کر اپنی یقینی دلائل کی طرف رجوع کیا ہے جس سے مراد میرے اپنے الہام ہیں۔ میں ان پر ایسا ہی پختہ ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ تورات اور انجیل پر۔

سوم: یہ کہ "انجام آتھم" میں مذکور ہے **انی مرسلک وجاعلک للناس اماما، انی مرسل من الله ومامون وامينه فامنوا بما يقول المرزا لان منکره فی النار.** وفی الاستفتاء **ومارميت اذ رميت**. وفی ضمیمة حقیقة الوحی: **وما ارسلنک الارحمة للعالمین.اعملوا علی مکانتکم، لعلک باخع نفسک، دنی فتدلّٰی، سبحان الذی اسرٰی بعبده لیلا،ان کنتم تحبون الله، اٰثرک الله علی کل شیء.نزلت سرر من السماء لکن سریریک فوق السرر کلها، انا فتحنالک فتحا، لولاک لما خلقت الافلاک، انا اعطيناک الکوثر،اراد الله ان يبعثک مقاما محمودا**۔ اور "تتمہ حقیقۃ الوحی" میں ہے کہ میں نے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ دوسرے انبیاء نہیں دکھا سکے۔ اور خدا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ نے معجزات کا دریا چلا دیا ہے جو قطعی طور پر پیغمبر کیلئے بھی نہیں چلا۔ بخدا اگر یہ معجزات زمان نوح علیہ السلام میں ظاہر ہوتے تو غرق تک نوبت ہی نہ پہنچتی والذی نفسی بیدہ ان اللّٰہ ھو ارسلنی وسمانی نبیا وسمانی مسیحا موعود واظھرلی من الایات ما تنیف علی ۳۰۰۰۰۰ (۳ لاکھ)

چہارم: یہ کہ اعجاز احمدی میں ہے مومن جاء حکما فلہ ان یرد من الاحادیث ماشاء ویقبل منھا ما شاء اذ الحکم علی ماجاء فی البخاری ھو الذی یقبل رایہ رفعا للاختلاف ویعلم بان حکمہ نافذ وان لہ اختیارا بان یحکم بوضع الاحادیث وتصحیحھا. ولیس مبنی ما ادعیتہ ھذہ الاحادیث بل مبناہ القران وما اوحی الی من الالھامات. واما الروایات فلا اقبلھا الا ما وافقنی منھا. واما المخالف منھا فمردود عنی حطاما وانی انا مصداق ھذہ الایۃ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی. العجب انھم یعترضون علی فیصیرون کافرین ولوکانوا من اھل التقوی فی شیء لما اعترضوا علی بما یرد علی غیری من الانبیاء والاولیاء. قد ظھرت لی من الایات نحو عشرۃ مائۃ الف. لہ خسف القمر المنیر وان لی. خسفا القمران المشرقان أتنکر؟

پنجم: یہ کہ حاشیہ ''تریاق القلوب'' میں ہے کہ انسان ملہم اور محدث کے انکار سے کافر نہیں ہوتا مگر نبی صاحب شریعت کے انکار سے ضرور کافر ہو جاتا ہے۔ تحفہ گولڑویہ ص/۱۸ میں ہے کہ خدا نے مجھے کہا ہے کہ تم اس شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھو جو تجھ کو کافر کہتا ہے یا تیرے ماننے میں تردد کرتا ہے کیونکہ قطعاً ایسے لوگوں کے پیچھے نماز حرام ہے۔

فتاویٰ احمدیہ، ص/۸۲ جلد اول میں ہے کہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو اور اگر کسی کو میری دعوت نہ پہنچی ہو تو اول میری دعوت پہنچاؤ کہ اگر وہ مان جائے تو اس کے پیچھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نماز پڑھ لو ورنہ نہ پڑھو۔ سیرۃ الابدال ص۴۲ میں ہے کہ ہم کو قرآن کریم سے معلوم ہوا ہے کہ ''اخر الخلفاء علی قدم عیسٰی علیہ السلام فلیس لاحد ان ینکرہ والا فلہ العذاب حیثما کان وقال فی حاشیۃ خطبۃ سیرۃ الابدال، الفتح المبین ظھر فی عھد الرسالۃ وبقی الفتح الاخر فی عھد المسیح وھو اعظم منہ والیہ اشیر بقولہ ''سبحان الذی اسری بعبدہ'' الایۃ ان اللّٰہ خلق اٰدم فاستزلہ الشیطان ثم خلق اللہ المسیح المحمدی لیکسر شوکتہ ویھزمہ۔

''براہین'' میں ہے کہ اگر میری آیات کی تصدیق کرنے والے دنیا میں ایک جگہ کھڑے کئے جائیں تو بھاری سے بھاری فوج بھی ان سے نہ بڑھ سکے۔

ششم: یہ کہ اربعین نمبر۲، ص۳۲ میں ہے کہ ماینطق عن الھوٰی ان ھوالا وحی یوحٰی'' دافع البلاء'' میں ہے کہ ماکان اللّٰہ لیعذبھم وانت فیھم. بایعنی ربی (خدا نے میرے ہاتھ پر بیعت کی) کنت منی بمنزلۃ اولادی (تو میرے بیٹوں کی جگہ ہے) انت منی وانا منک (تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں) واصنع الفلک باعیننا ووحینا. ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ (جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں) یوحی الی انما الھکم الہ واحد، الخیر کلہ فی القران.

ہفتم: یہ کہ بقول ''فرقہ محمودیہ'' یہ اشتہار ایک غلطی کا ازالہ اعلان نبوت ہے اور واقعی اگر اس کے موضوع پر غور کیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اصلی نبوت کا اعلان ہے ورنہ بروزی اور مجازی نبوت کا اعلان تو کتابوں میں ہزار دفعہ ہو چکا تھا۔ ایک جگہ مذکور ہے کہ قول بعدم نبوت غلط ہے اور اس کے ساتھ ہی مرزا محمود کی وہ تفسیر بھی پڑھ لیجئے جو اذا خذ اللّٰہ میثاق النبیین میں کی ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہشتم: یہ کہ بقول مرزا محمود مرزا صاحب اگر چہ مشتبہ طور پر نبی تھے مگر بعد میں ظاہر ہو گئے تھے چنانچہ حقیقت النبوۃ ص ۱۲۱ مجریہ ۵ مارچ ۱۹۱۵ء میں لکھتے ہیں کہ چونکہ ۱۹۰۱ء سے آپ نے نبی کا لفظ اپنے اوپر بار بار اطلاق کیا ہے اور ''تریاق القلوب'' لکھنے کے بعد 'حقیقۃ الوحی' سے نبوت کے متعلق عقیدہ میں تبدیلی کی ہے یہ بات ثابت ہے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے وہ حوالے جن میں آپ نے اپنے نبی ہونے کا انکار کیا ہے اب منسوخ ہیں اور ان سے حجت پکڑنا غلط ہے۔

القول الفصل ص ۲۴ مجریہ ۳۰ جنوری ۱۹۱۵ء میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب ایسے نبی ہیں کہ جن کو آنحضرت کے ذریعے سے نبوت ملی ہے۔ پس ۱۹۰۲ء سے پہلے کی کسی تحریر سے حجت پکڑنا بالکل جائز نہیں ہو سکتا۔ اب ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہے کہ مرزا محمود نے ۳۰ جنوری ۱۹۱۵ء کو منسوخی تحریرات مرزا کا فیصلہ ۱۹۰۲ء سے شروع کیا اور تین ماہ بعد مارچ ۱۹۱۵ء کو اسی فیصلہ کی ایک اور تاریخ پہلے یعنی ۱۹۰۱ء قرار دیدی شاید اس کی وجہ یہ ہو گی کہ ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۲ء کے درمیان میں بھی کسی پوشیدہ ڈائری کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہو گا کہ آپ کو کسی قسم کا شک نہیں ہے کیونکہ نبوت کا اعلان ۱۹۰۱ء سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسی تاریخ سے پہلے تنسیخ بھی شروع ہونی ضرور تھی۔ ہاں تعجب ضرور ہے کہ 'حقیقۃ النبوۃ' کو جب تک ۱۹۰۷ء میں شائع نہیں کیا اس اعلان کو بھی مخفی رکھا ہے۔ یعنی گویا اعلان نبوت چھ سال تک مخفی رہا۔ ممکن ہے کہ زمانہ کی رفتار اس سے مانع رہی ہو۔ بہر حال 'حقیقۃ النبوۃ' میں مرزا محمود نے تبدیلی عقیدہ کی وجہ یہ بھی لکھی ہے کہ نبوت کا مسئلہ آپ پر ۱۹۰۰ء یا ۱۹۰۱ء کو منکشف ہوا تھا یا یوں کہو کہ قرآن شریف سے آپ نے نبی کی تعریف نئے عنوان سے سمجھی تھی یا یوں کہو کہ جو درجہ آپ کو دیا گیا تھا اسے آپ نبوت نہ سمجھتے تھے۔ تو جب آپ کو ہوش آیا کہ خدا نے تو ان کو نبی بنا دیا ہے اور نبی کی تعریف بھی کچھ اور ہے تو آپ نے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

زور سے اعلان نبوت کر دیا۔

نہم: یہ کہ رسالہ ''طاعونی علاج'' جو طاعون وہیضہ کے دنوں میں قادیان سے شائع ہوا تھا۔ اس میں مرزا صاحب کی صداقت انبیاء کی طرح شائع کی گئی تھی۔ چنانچہ اس میں لکھا ہے کہ اخرجنا لهم دابة الارض ای جراثيم الطاعون لايدخل المدينة طاعون و رجال مثيل المسيح الدجالة سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح کے وقت دجال اور طاعون اکٹھے آئیں گے اور كانوا باياتنا لايوقنون سے ثابت ہوتا ہے کہ منکرین نبوت مرزا میں طاعون پھیلے گا۔قال فی ''البراهين'' من دخله كان آمنا يعني ان القاديان امن من الطاعون وفی اشتهار البيعة اصنع الفلک باعيننا، انهم مغرقون ای مهلكون بالطاعون وفی نور الحق ان العذاب قد تقرر وفی حمامة البشری تهنيت الوباء فان هلاک الناس اولی من ضلالهم وفی اشتهار انی رايت فی المنام ان ملائكة العذاب فی الفنجاب يغرسون اشجارا سوداء ای اشجار الطاعون.قال فی بهاگوت گيت. بعر

چو بنیاد دیں ست گردد بے نمایم خود را بشکل کے

فمظهر الربوبية اليوم هو المسيح القاديان ثم نشر فی ......

فبانكاركم ظهرت خبايا التفات. .... وادعی ڈوی فی امريكا انه الياس النبی بدعاء فهلک بدعاء المسيح فی سنة واحدة و نشرفی بلقان غلبت الروم فكان كما قال. اس نوعیت کے استدلال سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب خود بھی مدعی نبوت تھے اور بقول محمود یہ، مرزائی بھی آپ کو نبی مانتے ہیں۔

دہم: یہ کہ مرزا صاحب نے توہین مسیح علیہ السلام میں اپنا سارا زور خرچ کر دیا ہے جیسا کہ دعوی مرزا میں گزر چکا ہے۔اس لئے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب ضرور مدعی نبوت حقیقی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے۔ ورنہ مجازی نبی یا کوئی ولی کسی نبی سے افضل ہونے کا دم نہیں بھرتا اور یہ عذر بالکل ناقابل سماعت ہے کہ مرزا صاحب نے یسوع کو گالیاں دی ہیں مسیح بن مریم کو گالیاں نہیں دیں۔ کیونکہ جو حوالہ ''براہین احمدیہ'' کا نقل ہو چکا ہے اس میں مسیح، عیسیٰ بن مریم اور یسوع تینوں عنوان موجود ہیں اور بطریق کنایہ ایسی توہین کی ہے کہ سوائے شاطر کے کوئی بھی اسکا ارتکاب نہیں کر سکتا۔ بالفرض یہ عذر صحیح ہے تاہم یہ شعر :

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

صاف عیسیٰ ابن مریم کی تحقیر ظاہر کر رہا ہے کیونکہ امتی کسی نبی پر فضیلت نہیں پا سکتا۔ علاوہ اسکے اس شعر کی طرز ادا بھی ایسی ہے کہ خواہ مخواہ مخاطب کو انتقام پر آمادہ کر دیتی ہے۔

اب نیچے اہل اسلام کی تحقیق لکھی جاتی ہے جو آج سے پہلے مرزا صاحب جیسے مدعیان نبوت کے خلاف انہوں نے لکھی تھی اور جس کے ماتحت کئی ایک مدعیان نبوت سزائے قتل کو پہنچ چکے تھے۔

اول: ''شفائے قاضی عیاض'' اور اس کی شروح میں لکھا ہے کہ جو شخص مدعی نبوت ہے وہ مرتد ہے۔ اسی طرح وہ شخص بھی مرتد ہوگا کہ جس نے دعوائے نبوت کی دعوت دی ہو کیونکہ یہ کفر بکتاب اللہ وکفر بحدیث رسول ہے۔ اگر صرف وحی کا دعویٰ کرے اور نبوت کا دعویٰ نہ کرے یا صفائی قلب کے ذریعہ تحصیل نبوت کا مدعی ہو یا وہاں تک پہنچنے کا مدعی ہو وہ بھی کافر ہے کیونکہ **لانبی بعدی** اور **خاتم النبیین** دونوں صریح حکم ہیں، جن کی تاویل کرنا خلاف دیانت اور خلاف اجماع مسلمین ہے پس جو شخص ایسے نصوص قطعیہ کی تاویل کرتا ہے یا ایسا قول کرتا ہے کہ جس میں امت محمدیہ کی جہالت ثابت ہوتی ہو یا وہ ایسے کام کرتا ہے جو عموماً کفار سے ہی صادر ہوتے ہیں تو وہ بھی کافر ہوگا اگر چہ مدعی اسلام بھی ہو۔ ''شرح ملا علی قاری، ص ر ۳۹۳'' میں ہے کہ امت محمدیہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ جو شخص کسی نبی کی توہین کرتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے یا گالیاں دیتا ہے یا اس کی کسر شان کرتا ہے وہ واجب القتل ہے۔ اور ص/۵۴۵ میں ہے کہ جو شخص انبیاء کو برا کہے اسے قتل کرنا فرض ہے اور یہی حکم ہے اس شخص کا جس نے کسی نبی کی تکذیب کی یا بے عزتی کی۔ شفاء ص/۴۳۱ میں ہے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ نبی کریم ﷺ کا رنگ کالا تھا اسے قتل کرنا واجب ہے' کیونکہ اس نے توہین کی ہے۔

دوم: کتاب الفصل میں ہے یہ امر پایۂ یقین کو پہنچ چکا ہے کہ جو شخص ذرہ بھر ان احکام سے انکار کرتا ہے جو نبی کریم ﷺ نے بیان کئے ہیں وہ کافر ہوگا اور وہ بھی کافر ہے کہ جس نے نبی کریم ﷺ کے بعد دوسرا نبی ممکن سمجھا یا کسی نبی کی توہین کرتے ہوئے مخول کیا اور ص/۱۸۰، میں ہے کہ **کیف یستجیز مسلم ان یثبت نبیا اٰخر بعد النبی ﷺ الا ما استثناہ النبی ﷺ فی نزول ابن مریم علیہ السلام فی اٰخر الزمان۔** اور ص/۲۹۴، ۳ میں مذکور ہے کہ **من قال ان اللّٰہ ھو فلان اوان اللّٰہ یحل فی جسم او أن نبیا ینزل غیر ابن مریم علیہ السلام فلا خلاف فی تکفیرہ۔** (ذرا مرزائی غور سے پڑھیں)

سوم: **فی "شرح الفقہ الاکبر" من انکر الاخبار المتواترۃ المعنویۃ کفر. قال فی حاشیۃ الاشباہ اذا کانت فی المسئلۃ وجوہ توجب الکفر ووجہ واحد یمنعہ فعلی المفتی ان یمیل الی ذلک الوجہ الواحد الا اذا صرح بارادۃ توجب الکفر. فی رد المختار من تکلم بالکفر ھازلا کفر ولا اعتداد باعتقاد. وفی الاشباہ ویکفر اذا شک فی صدق النبی او سبہ اونقصہ او حقرہ اونسبہ الی الفواحش کالعزم علی الزناء فی یوسف اوقال لم یعصموا حال النبوۃ وقبلھا.واذا لم یعرف ان محمدا اٰخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات والجھل بھالیس بعذر. قال فی ملتقط**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

الیواقیت نحن نکفر من کفره المجتهدون من الائمة لا بقول غیرهم.
اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص متواتر اور مسلمہ مسائل کا اعتقاد نہیں رکھتا بلکہ ان کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے اور وہ بھی کافر ہے جو کسی نبی کی توہین کرتا ہے یا کہتا ہے کہ وہ معصوم نہ تھے، جیسا کہ اہل قرآن کا عقیدہ ہے۔

چہارم: قال ابن حبان من ذهب الی ان النبوة مکتسبة یلزمه ان تسلب ایضا کما یقوله الیهود فی بلعام انه کان نبیا فی بنی مراب فسلبت نبوة (ابن حزم) ومن زعم انها مکتسبة فهو زندیق ومن عقائد الزنادقة انهم یطلبون ان یصیروا انبیاء (شرح عقائد السفارینی) ومن جمله ماکفروا به تجویز النبوة بعد النبی ﷺ وباکتسابها. والسلطان صلاح الدین الایوبی قتل عمارة الیمنی الشاعر لانه قال باکتسابها فی قوله (شعر)

وکان مبدء هذا الدین من رجل سعی فاصبح یدعی سید الامم ﷺ

اتی عمر برجل سب النبی ﷺ فقتله فقال وقال من سب الله او نبیا فاقتلوه. وقال ابن عباس یستتاب فان رجع والا فقتل. کتب ابو بکر الصدیق الی المهاجر فی امرأة سبت النبی ﷺ لو لا ما سبقتنی لامرتک بقتلها لان حد الانبیاء لایشبه الحدود فمن تعاطی من مسلم فهو مرتد او من معاهد فهو محارب غامر قد یحمل الساب فینقل السب عن غیره فهو کفر خفی اذا التعریض به کالتصریح (الصارم المسلول لابن تیمیه) قبل الاجماع علی تحریم روایة ما هجی به النبی قرأته و کتابته (شفاء قاضی عیاض) أیما مسلم سب النبی او حقره فقد کفر وبانت امرأته (کتاب الخراج) الکافر بسب النبی لا یقبل توبته ومن شک فی کفره کفر (درمختار)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نجم:حدیث من صلی صلوتنا......المراد به لا یجوز تکفیر اهل القبلة بذنب ولیس المراد به مجرد التوجه الی قبلتنا فان الضلاة من الروافض القائلین بان علی هو الله اوان الوحی قد غلط لیسوا مؤمنین (شرح فقه اکبر) والذین انفقوا علی ماهو من ضروریات الدین واختلفوا فیما سواها کصفات الباری فاختلفوا فی تکفیرهم ولا نزاع فی تکفیر اهل القبلة المواظب علی الطاعات طول عمره باعتقاد قدم العالم ونفی الحشر بالاجساد وموجبات الکفر (شرح مقاصد،۲۶۸) ان غلا اهل الهواء وجب اکفار لانه لیس من الامة (کشف البزدوی، ۳،۲۳۸) الخلاف تکفیر المخلاف فی ضروریات الاسلام فمن انکرها او استهزأ بها فهو کافر لیس من اهل القبلة ومعنی عدم تکفیر اهل القبلة ان لا یکفر بارتکاب المعاصی ولا بانکار الامور الخفیة (نبراس،۵۷۲) اهل القبلة المراد منه عن هوموافق ضروریات الاسلام من غیر ان یصدر منه شئ من موجبات الکفر نحو حلول الله فی بعض الاجسام المتلبس بشئ من موجبات الکفر ینبغی ان یکون کافرا بلاخلاف (شرح التجرید لابن امیر الحاج) تلعب الزنادقة والملاحدة بأیات بالبواطن التی لیست من الشرع فی شئ فبلغ مبلغهم فی تعفیة اثار الشرعیة ورد العلوم الضروریة المنقولة عن السلف. ویسیر الخلاف لا یوجب التعادی بین المسلمین وهوما وقع فی غیر الضروریات (ایثار الحق،ص/۴۱۳) ومراد الامام ابی حنیفة فی قوله لا نکفر اهل القبلة عدم التکفیر بالزنب کالزناء والشراب (منحة الخالق.کتاب الایمان لابن تیمیه) عن انس قال رسول الله ثلث من اهل الایمان للکف عمن قال لا اله الا الله ولانکفره

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بذنب ولانخرجه عن الاسلام (ابوداود فی الجهاد) وعن انس ایضا من شهد ان لا اله الا اللّٰه واستقبل قبلتنا وصلی صلوتنا و اکل ذبیحتنا فهو المسلم له ماله وعليه ماعليه وفی البخاری الا ان تری کفر براحا (صراحا) وفی البخاری یتکلمون بالاستثناء وهم دعاة الی ابواب جهنم من اجابهم اليها قذفوه فيها وما ورد فی حديث ثلثون رجالا المراد به المدعون بالنبوة وما فی بعض الروايات زيادة علی الثلثين فالمراد انهم كذابون لا يدعون النبوة کالفرق الداعية الی خلاف ما جاء به محمد ﷺ (منحة الخالق) ومن جحد شيئا من الفرائض بشبهة فيطالب بالرجوع وان نصب القتال قوتل وان رجع والا فقتل (فتح الباری ١٢،٢٤٨) ان تحریرات سے اہل قرآن کا کفر بھی ثابت ہوگیا ہے کیونکہ وہ بھی اصول اسلام سے منکر ہیں اور اہل قبلہ میں داخل نہیں ہیں۔

ششم: قال الغزالی فی کتابه التفرقة بین الایمان والزندقة یجب الاحتراز عن التکفیر فان الخطاء فی تکفیر الف کافر اهون منه فی سفک دم مسلم. قال ابن بطال ذهب جمهور العلماء الی ان الخوارج من المسلمین لقوله ﷺ یتماری فی الفرقة ولان من ثبت له عقد الایمان بیقین لم یخرج منه الا بیقین. قال الغزالی فی الوسیط: الخوارج من الجماعة منهم اهل ردة ومنهم من خرج یدعوا لی معتقداته اعتصاما بالقران والسنة فمنهم الامام حسین واتباعه ومنهم من خرج طلبا للحکموته وهم البغاة.قال ابن دقیق العید المسائل الاجماعیة قد یصحبها التواتر عن الشارع فلا خلاف فی تکفیر من خالفها اذ هو مخالف للجماعة. وعن محمد بن الحسن انه قال من صلی خلف من یقول بخلق القران اعاد صلوته (فتح القدیر) تبرأ من

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

القدرية عبد الله بن عمر وجابر وابوهريرة وابن عباس وانس بن مالک وعبدالله بن ابی اوفی وعقبة بن عامر و اقرانهم واوصوا خلافهم بان لايسلموا عليهم ولايصلوا على جنائزهم ولايعودوا رضاهم (عقيدة الاسفرائنی ۲۵۲) قال الثورى من قال ان القرآن مخلوق فهو كافر لا يصلى خلفه. قال ابو عبد الله البخارى ما باليت صليت خلف الجهمى والرافضى ام صليت خلف اليهود والنصارى لا يسلم عليهم ولا يعادون ولايناكحون ولايشاهدون ولاتوكل ذبائحهم (خلق افعال العباد للبخاری) قال محمد بن الحسن والله لا اصلى خلف من يقول بخلق القرآن. قاله ابو يوسف ناظرت ابا حنيفة ستة اشهر فاتفق رأينا ان من قال بخلق القرآن فهو كافر (كتاب العلوم) قال ابوحنيفة لجهم اخرج عنى يا كافر (مسايره) سئل ابو يوسف اكان ابو حنيفة يقول بخلق القرآن؟ فقال معاذ الله ولا انا اقوله اكان يرى جهم؟ (كتاب الاسماء للبيهقى) اكثر اقوال السلف بتكفيرهم كليث وابن لهيعة وابن عيينة وابن المبارك ووكيع و خفص بن غياث وابو اسحاق هيثم وعلى بن عامر وهو قول اكثر المحدثين والفقهاء والمتكلمين فيهم وفى الخوارج والقدرية واهل الهواء المضلة واصحاب البدع المضلة وهو قول احمد (شفائے عیاض) والسنة ما اشتهر عن السلف وصح بطريق النص ولولاه لكان البدع كلها من السنن اذ لها شبهة بالعمومات والمحتملات والمستخراجات (ايثار الحق،۱۰۱) لاحاجة الى تفسير اركان الاسلام وانما يفسره المحرف (ايثارالحق،۱۵۵) سمع على رجل يقول ان الحكم الا لله قال كلمة حق اريد بها غيره. وكل من انكر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

رؤية الله او يؤول بما لا يسمع في الاسلام وكذا القائل بانه عليه السلام خاتم النبيين لكن معناه المنع التسمية فقط واما بمعنى البعثة والعصمة فهو موجود في الائمة فهو زنديق. قد اتفق جمهور الحنيفة والشافعية على قتل من يجرى هذا المجرى (مسوی) لاتجوز الصلوة خلف اهل الهواء عند الامام (رد المختار) قالت الروافض لا يخلوا الزمان من نبي ومن ادعى النبوة في زماننا كفر ومن ركن اليه فهو ايضا كافر (تمهید ابی الدکتور السالمی) قتل عبد الملک بن مروان متنبياً و صلبه وفعل مثله غير واحد من الخلفاء والملوک باشباههم واجمع العلماء على صواب رايهم فخلافه كفر. وكذا من انكر النقل المتواتر في عدد ركعات الصلوة وقال انه خبر واحد (شفائے عیاض) ان المبتدعة وان اثبتوا الرسل لكن لا بحيث يثبتهم الاسلام فاثباتهم عدم (رد المختار) التواتر اما اسناداً واما طبقة كتواتر القران والعمل باركان الاسلام والتوارث كالسواک وغيره (اکفار الملحدین) خبر الواحد يعمل به في حكم التكفير وان كان جحده ليس بكفر (صواعق حقہ) اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ مرزائیوں سے میل ملاپ، غمی شادی اور عبادات ومعاملات میں نہ رکھو۔ اہل قرآن امۃ مسلمہ اور دیگر فرقہ ہائے اہل قرآن کے متعلق بھی یہی حکم ہے۔ اور جو لوگ امام اعظم کے بارے میں بدظنی کہتے ہیں کہ آپ قرآن شریف کو قدیم نہ جانتے تھے وہ بھی اس عبارت کو غور سے پڑھیں۔

ہفتم: قال الامام الشعراني في كتابه اليواقيت والجواهر ليست النبوة مكتسبة حتى يتوصل اليها كما ظنه الحمقى وقد أفتى المالكية بكفر من قال ان النبوة مكتسبة. ولا تلحق الولاية بداية النبوة ابدا فلوان وليا تقدم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

الی عین یاخذ منها الانبیاء لاحترق وان اللّٰہ سد باب النبوة والرسالة عن کل مخلوق بعد محمد الی یوم القیمة. وان مقام النبی ممنوع دخوله. وغایة معرفتنا به من طریق الارث النظر الیه کما ینظر من هو فی اسفل الجنة الی من هو فی اعلی اعلیین اوکما ینظر اهل الارض الی کوکب فی السماء. وقد فتح لابی یزید من مقام النبوة قدرخرم الابرة فکاد یحترق (یواقیت) قال ابن العربی من قال ان اللّٰہ امره انی فلیس ذلک الصحیح انما هو تلبیس لان الامن قبیل الکلام وهو مسدود. ثم قال ان ابواب الامر والنهی قد سدت فکل من یدعیها بعد محمد ﷺ فهو مدعی الشریعة اوحی بها الیه سواء وافق شرعنا او خالف. فان کان المدعی مکلفا ضربنا عنقه والا فضربنا عنه صفحا (فتوحات مکیہ) شیخ اکبر کے نزدیک بھی مرزا صاحب واجب القتل اور کافر ثابت ہو رہے ہیں۔

ہشتم: قال النووی تحت حدیث قد یکون فی الامم قبلکم محدثون فان یکن احد فی امتی فانه عمر بن الخطاب المحدث ملهم او مصیب فی رأیه (او قال فی الفتح الاصابة غیر النبوة) اومن یلقی فی روعه شئ قبل الاعلام (وهوالمعتمد عندالبخاری) اومن یجری الصواب علی لسانه وروی متکلمون فالمتکلم من یکلم فی نفسه اومن یکلمه الملائکة. ولیس المحدث من یکلمه اللّٰہ اویخاطبه کما زعمه المرزا...... هذا. قال المجدد فی در المعرفة مکتوب مشائخنا لایثبتون الکلیة والجزئیة بین العالم وخالقه ومن الصوفیة من قال العالم ظل اللّٰہ ومن قال انما الموجود هواللّٰہ والاعیان ما شمت رائحة الموجود فیرد علیهم الاشکال فیحتملون فی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

الجواب فانهم والا فكادوا كاملين لكن كلامهم يهدى الناس الى الاتحاد والزندقة. و فى مكتوب: ومشائخنا لايفترون بترهات الصوفة ولايفتنون بمواجيدهم ولايختارون فصا (اى فصوص الحكم) على نص وفى مكتوب وعمل الصوفية كابى بكر الشبلى وابى الحسن النورى ليس بحجة حلالا وحرمة انما الحجة قول الامام وصاحبيه. وفى مكتوب: واعلم كلامهم ليس بحجة مالم يوافق الشرع. وان الصوفية المستقيمة الا حوال لم يتجاوزوا.

نہم: جب مرزا صاحب دعویٰ نبوت سے انکار کرتے تھے تو خود ہی مدعی نبوت پر کفر کا فتویٰ لگاتے تھے۔ اور دین الحق، ص ۴۷ مصنفہ خلیفہ نور الدین صاحب مجریہ ۲۷، جنوری ۱۹۱۰ء میں یوں لکھتا ہے۔ ''یاد رہے کہ جو شخص رسول اللہ کے بعد مدعی رسالت اور مدعی نبوت ہو گا۔ پس وہ کافر اور جھوٹا ہے اور میرا ایمان ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر نبی کریم ﷺ پر آ کر منقطع اور ختم ہو گئی ہے''۔ معلوم ہوتا ہے بقول محمود ۱۹۰۲ء سے مرزا صاحب نے اعلان نبوت کیا ہے مگر ایسا گورکھ دھندہ بنا گئے ہیں کہ نور الدین صاحب کو بھی معلوم نہ ہوا کہ اصل بات کیا تھی؟ یا شاید عدم توجہ سے کسی نے خلافت اول کے اندر بھی احساس نہ کیا ہو لیکن جب مرزا صاحب کی نسبت علمائے اسلام کی رائے مرزا محمود نے دیکھی اور اعلان نبوت کا بخوبی مطالعہ کیا تو ان کو بھی علمائے اسلام سے متفق ہونا پڑا۔

دہم: قتل مرتد کا مسئلہ قرآن شریف میں سنت قدیمہ ہے جس کو اسلام نے بھی جاری کیا تھا حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ **من بدل دینا فاقتلوہ** جو مذہب اسلام تبدیل کرے اسے مار ڈالو۔ صدیق اکبر کے زمانہ میں جب مسلمانوں نے زکوۃ کی فرضیت سے انکار کیا آپ نے نہ اس وجہ سے ان کو مار ڈالا کہ انہوں نے بغاوت کی تھی بلکہ صرف اس وجہ سے کہ انہوں نے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ادائیگی زکوٰۃ اپنے اوپر لازم نہیں سمجھی تھی۔ اگر صرف بغاوت موجب قتال ہوتی تو حضرت عمر آپ سے بحث نہ کرتے۔ ''فتح الباری جلد ۱۲'' میں مذکور ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان زندیقوں کو آگ میں جلوا دیا تھا کہ جنہوں نے آیات قرآنیہ اور عبادات اسلامیہ میں تبدیلی پیدا کی تھی تو حضرت ابن عباس نے فرمایا تھا کہ ''میں ہوتا تو ان کو جلانے کی بجائے مروا ڈالتا۔'' کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے **من بدل دینا فاقتلوہ**۔ امام بخاری نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابو موسیٰ نے یمن میں ایک مرتد کو قتل کر ڈالا تھا جو پہلے مسلمان تھا اور پھر یہودی بن گیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ **ھذا اقضاء اللہ ورسولہ** تفسیر روح المعانی، جلد خامس میں ہے کہ بنی اسرائیل گوسالہ پرستی کے پاداش میں قتل کئے گئے تھے کیونکہ انہوں نے ایک تو مذہب توحید چھوڑ دیا تھا اور دوسری توہین موسیٰ کے مرتکب ہوئے تھے۔ کہتے تھے کہ آپ کو خدا کا پتہ نہیں چلا تب ہی تو پہاڑ پر چلے گئے ہیں۔ سامری چونکہ منافق تھا اس کو **لامساس** کی سزا دی گئی۔ جو اصل سے بھی بدتر تھی۔

اب خلاصہ یہ ہے کہ اگر مرزا صاحب کسی ایسی اسلامی سلطنت میں مدعی نبوت ہوتے جہاں اسلامی تعزیرات جاری ہوتی تھیں' تو آپ پر دس طریق کے فرد جرم لگ جاتے۔ ادعائے نبوت حقیقی، ادعائے نبوت غیر تشریعی، اکتساب نبوت، تکفیر اہل اسلام، انکار ختم رسالت معہ اجرائے نبوت، تحقیر انبیاء معہ توہین عیسیٰ بن مریم، استہزاء بمسائل الاسلام، تجویز عقائد جدیدہ، ارتداد عن مذہب الاسلام، تضلیل امت محمدیہ و تحریف قرآن و حدیث۔

۹...... تصریحات اسلام اور ختم نبوت

اجرائے نبوت کے متعلق مرزا صاحب سے پہلے مسیح ایران (علی محمد باب) نے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

یوں کہا تھا کہ نبی اصطلاح قدیم میں خواب دیکھنے والے کو کہتے ہیں اور خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ حضور کی بعثت سے خواب دیکھنے والوں کا زمانہ ختم ہوگیا ہے اور مشاہدہ کرنے والوں کا زمانہ شروع ہوگیا ہے جو اپنی کشفی حالت میں دیکھ کر احکام الٰہی بیان کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے حضور نے فرمایا کہ **علماء امتی افضل من انبیاء بنی اسرائیل** یعنی ائمہ اہل بیت انبیاء بنی اسرائیل سے افضل ہیں اور قرآن شریف میں ہے کہ ﴿ **يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ** ﴾ خدا تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے القاء وحی کیلئے انتخاب کر لیتا ہے اور یوں بھی آتا ہے کہ ﴿ **إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ** ﴾ جب تمہارے پاس رسول آئیں تو تمہیں انکی اطاعت کرنا ہوگا۔ پس بعثت رسل اور القاء وحی قرآن شریف کی رو سے ہمیشہ کیلئے جاری ہے اور انقطاع وحی رسالت کا دعویٰ کرنا خلاف قرآن وحدیث ہے مگر بدقسمتی سے مسلمانوں میں ختم رسالت کا مسئلہ جاری ہوگیا ہے اور کہتے ہیں کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ یہود اور عیسائی بھی کہتے تھے کہ زمین و آسمان کا ٹل جانا ممکن ہے، مگر ہماری شریعت کا زوال ممکن نہیں ہے۔ مسلمانوں نے بھی ایسا ہی کہنا شروع کر دیا کہ ہمارے نبی آخر الزمان نبی ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور وہ بات سچ نکلی جو حضور نے فرمادی تھی کہ **لتسلکن سنن من قبلکم** تم لوگ بھی یہود و نصاریٰ کی سنت پر چلو گے اسی واسطے حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے تھے کہ **انھم ائمۃ الکتاب ولیس الکتاب معھم** یہ لوگ قرآن کی پیشوائی کرتے ہیں اور قرآن کو اپنا پیشوا نہیں سمجھتے اگر قرآن شریف پر عمل کرتے تو پارہ اول میں صاف لکھا تھا کہ ﴿ **فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى** ﴾ میری طرف سے تم کو ہدایت آیا کرے گی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ رسول آیا کریں گے۔ پھر سورۂ آل عمران، رکوع ۹ اور سورۂ احزاب، رکوع اول میں ارشاد ہے کہ خدا تعالیٰ نے انبیاء سے عہد لیا تھا کہ ایک نبی علی محمد باب آئے گا اور تم کو واجب ہے کہ اسکی اطاعت کرو اور مدد کیلئے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کھڑے ہو جاؤ۔

اب یہ معلوم ہو گیا کہ **ارسال رسل، سنت اللہ** ہے جو کبھی تبدیل نہیں ہو سکتی ﴿**فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلاً(ای تحویلا)**﴾ (ماخوذ از کتاب مبین و کتاب التوضیح لابی البرکات البابی) فرقہ محمودیہ بھی آیت میثاق سے اپنے نبی قادیانی کو سید المرسلین ثابت کرتا ہے۔ اصل میں قرآن شریف پر پورا عبور نہ ہونے کی وجہ سے یہ سب کچھ گھڑا گیا ہے۔ ورنہ اگر تاریخ قرآن پر نظر ڈالی جائے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ یہ دونوں آیتیں ﴿**اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ**﴾ اور ﴿**اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى**﴾ مکی سورتوں میں مذکور ہیں کہ جن میں بحکم ﴿**اِنَّهٗ لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى**﴾ کتب سماویہ سابقہ کے مضامین دہرائے گئے ہیں اور احکام قدیمہ کو دہرا کر توجہ دلائی گئی ہے کہ اسلام کی دعوت توحید صرف آج سے نہیں بلکہ حضرت آدم سے دعوت توحید چلی آئی ہے اور انبیاء سابقین بھی یہی دعوت دیتے رہے ہیں، نہ یہ کہ ان آیات میں امت محمدیہ کو کہا گیا تھا کہ تم میں ہدایت آئے گی یا رسول آئیں گے ان میں تو رسول، ہدایت کے لئے آ چکا تھا تو پھر ان کو کہنے کی کیا ضرورت تھی؟ اور مکہ میں ابھی ابھی مٹھی بھر مسلمان تھے امت کہاں تھی؟ اور اسلام کا آغاز تھا اور یہ موقع ہی نہ تھا کہ ان سے کہا جاتا کہ تم بگڑ و گے تو اس وقت رسول بھیجے جائیں گے کہ آمدی و کے پیر شدی کا حساب تھا۔ اس واسطے یوں خیال کرنا بالکل غلط ہے کہ ان آیات میں امت محمدیہ سے خطاب ہو رہا ہے۔ ہاں دراصل پیدائش آدم سے تا ظہور نبی آخر الزمان تمام امم سابقہ مخاطب ہیں اور ان آیات میں اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ بعثت رسل سنت الٰہی ہے اور اس کے مطابق حضور کی بعثت بھی ہوئی ہے اسی بعثت کی تائید کیلئے آیت میثاق بھی سورہ آل عمران اور سورہ احزاب میں ذکر ہوئی ہے کہ چونکہ انبیاء سے یہ وعدہ لیا گیا تھا کہ وہ ایک دوسرے کے مصدق اور ناصر بنیں اس لئے انبیاء سابقین نے نبی آخر الزمان کی تصدیق اور آپ کی نصرت کیلئے اپنی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنی شریعت میں امت کو احکام نافذ فرما دیئے۔ اور اسی اصول کی مطابق خود حضور نے بھی انبیاء سابقین کی تصدیق کی اور ان کے احترام قائم رکھنے میں بڑے زور سے کام لیا اور قیامت کو بھی ان کی تصدیق کیلئے کھڑے ہو کر عدم تبلیغ کا دھبہ ان سے دور کریں گے اور امت محمدیہ بھی آپ کی تائید میں انبیاء کی نصرت و تائید میں کھڑی ہو جائے گی۔ تاکہ یہ عہد خداوندی پورا ہو کہ ﴿لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾ اور ﴿لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾ اس لئے آیات سابقہ کا خلاصہ یا مطلب یہ ہوا کہ نبوت محمدیہ کے اثبات کیلئے اہل کتاب کو توجہ دلائی گئی تھی کہ وہ اپنے پرانے مخطوطات مطالعہ کر کے آپ کی تصدیق کریں ورنہ اگر امت محمدیہ کو خطاب سمجھا جائے تو نبوت محمدیہ مقام استدلال میں بالکل خالی رہ جاتی ہے۔ کیا کوئی مسلمان گوارا کر سکتا ہے کہ آپ کی نبوت بلا دلیل رہے؟ خاتم النبیین کے ماتحت نبی کا معنی خواب دیکھنے والا کرنا بالکل غلط ہے کیونکہ خواب تو چھیالیسواں جزو نبوت ہے، جو آپ کے بعد امت محمدیہ کو عنایت ہوا ہے تو پھر اس کا انقطاع کیسے ہوگا؟ اس معنی کی تائید میں یہ کہنا کہ پہلے انبیاء خواب دیکھتے تھے اور انکی کتابوں کا نام رؤیا رکھا گیا تھا، کچھ مفید نہیں پڑتا کیونکہ ان کو نبوت اس لئے نہیں ملی تھی کہ ان کو خواب آتے تھے بلکہ نبوت کا مفہوم وحی الٰہی تھی جو خوابوں کے علاوہ انکو دی گئی تھی اس لئے خاتم النبیین کا صحیح مفہوم یہ ہوگا کہ ''حضور کے بعد وحی رسالت نہیں آئے گی جیسا کہ خود حضور نے بھی فرمادیا تھا کہ **لا نبی بعدی** کہ میرے بعد وحی نبوت منقطع ہو چکی ہے اور کوئی نبی جدید مبعوث ہو کر نہیں آئے گا۔''

پہلا مغالطہ

مرزائی اور بہائی دونوں جریان نبوت کیلئے قرآن شریف سے دو قسم کے استدلال

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پیش کرتے ہیں۔ **اول**: یہ کہ ﴿اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ﴾ ''تمہارے پاس رسول آئیں گے'' یا یہ کہ ﴿فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى﴾ کہ'' تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت یعنی کتاب اللہ آئے گی۔''

اور اس کا **جواب** یہ ہے کہ یہ خطاب عام مخلوقات بنی نوع انسان کیلئے ہے صرف امت محمدیہ سے خطاب نہیں ہے۔

دوم: یہ کہ ﴿اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ﴾ (سورہ احزاب اور سورہ آل عمران) خدا نے انبیاء سے عہد لیا تھا کہ ایک رسول آئے گا اور تم کو اس کی تصدیق کرنا ہوگی۔ جس سے مراد مرزائیوں کے نزدیک مسیح قادیانی ہے اور بہائیوں کے نزدیک مسیح ایران بہاء اللہ ہے۔

اس کا **جواب** یہ ہے کہ ''آل عمران'' میں ماقبل و مابعد مطالعہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ آئیں گے تو تم کو تصدیق کرنا ہوگی کیونکہ اس آیت میں یا تو مراد صرف انبیاء بنی اسرائیل ہیں کہ جنہوں نے اپنی اپنی امت سے حضرت نبی کریم ﷺ کی تصدیق کی نصیحت کی تھی اور وعدہ اطاعت لیا تھا۔ اور خود بنی اسرائیل کا وعدہ بذریعہ انبیاء مراد ہے، کیونکہ یہ آیت حضور کے حق میں ہے کسی دوسرے کے حق میں نہیں ہے اور سورہ احزاب میں'' **اخذ میثاق**'' سے مراد عہد تبلیغ ہے جو ہر ایک نبی سے لیا گیا ہے تا کہ قیامت میں اس کی تصدیق کی جائے۔ اور دونوں آیتوں کو ایک آیت سمجھ کر نئے نبی کی تصدیق کیلئے وعدہ نکالنا تشریحات آیت سے بالکل خلاف ہے اور اسلام نے اسکی تصدیق بھی نہیں کی اس لئے یہ خود رائی اہل اسلام کو منظور نہیں ہے۔ اس کے علاوہ اگر یہ کسی نئے نبی کی تصدیق مراد لی جائے تو یہ کیا ضروری ہوگا کہ اس سے مرزا صاحب ہی مراد لئے جائیں مسیح ایران ان سے پہلے تھا اسے مراد کیوں نہیں لیا جاتا؟

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دوسرا مغالطہ

سورہ مومن میں مذکور ہے کہ ﴿لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا﴾ خدا کبھی کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔ یہ مقولہ کفار کا ہے اس لئے بعثت انبیاء جاری رہے گی۔

اس کا **جواب** یہ ہے کہ یہ مقولہ قرآن شریف میں **مومن ال فرعون** کی طرف سے درج ہوا ہے کہ جس نے اپنی قوم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کی دعوت دی تھی اور ڈانٹ کر بتایا تھا کہ اے قوم تم میں پہلے یوسف علیہ السلام نبی ہو کر آئے اور تم نے ان کی تصدیق سے تنگ آ کر کہا تھا کہ یوسف علیہ السلام کے مرنے کے بعد کوئی رسول نہیں آئے گا تو وہ بات غلط نکلی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام مبعوث ہو کر آ گئے۔ اب اس واقعہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضور ﷺ کے بعد بھی بعثت انبیاء کا انکار **مومن ال فرعون** نے مردود قرار دیا تھا کیونکہ زیر بحث اس وقت صرف بعثت موسیٰ علیہ السلام تھی، نہ کہ بعثت انبیاء بعد خاتم النبیین۔ اب ایک واقعہ کو دوسرے واقعہ پر چسپاں کرنا محض بے انصافی ہے۔ جس کی تصدیق اسلامی روایات میں نہیں ملتی۔

تیسرا مغالطہ

مرزائی ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ سے بعثت انبیاء یوں ثابت کرتے ہیں کہ مکالمہ الہیہ نعمت عظیم ہے جو انبیاء کو دی گئی تھی اور امت محمدیہ کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ **منعم علیھم** کا راستہ طلب کیا کرے۔ جس کی تشریح آیت ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ﴾ کرتی ہے۔ پس جو شخص انبیاء کے راستہ پر چلے گا تو ان کی تابعداری میں نبوت حاصل کرلے گا چنانچہ بقول مرزا مسیح قادیانی اسی اصول سے نبی بنایا گیا تھا کیونکہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ظہور مسیح ابن مریم کی پیشینگوئی مرزا صاحب سے ہی وابستہ تھی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ صراط مستقیم سے مراد وہ طرز عمل ہے جو اس آیت میں مذکور ہے۔ ﴿ وَاِنَّکَ لَتَهْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴾ (شوریٰ) کہ آپ لوگوں کو صراط مستقیم کی راہ بتلاتے ہیں۔ جس کو صراط اللہ کہا گیا ہے اور یہ وہی راستہ ہے کہ سورہ یوسف میں آپ کو ارشاد ہوا ہے کہ آپ اعلان کر دیں کہ ﴿ عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ ﴾ میں اور میرے تابعدار صراط مستقیم اور بصیرت افزا طریق پر قائم ہیں۔ اس کی تصریح آپ سے فرقہ ناجیہ کی تعریف میں یوں مروی ہے کہ **ما انا علیه واصحابی** یہ صراط مستقیم وہ اسلامی طریق عمل ہے کہ جس پر میں قائم ہوں اور میرے اصحاب۔ اب خلاصہ یوں ہوا کہ ہمیں حکم ہے کہ ہم بدیں الفاظ دعا کریں کہ ہم کو اسوہ حسنہ پر قائم رہنے کی توفیق عنایت فرمائی جائے اور یہی صراط مستقیم ﴿ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ ﴾ میں حضور کیلئے مخصوص تھا اور امت کیلئے ﴿ فَاتَّبِعُوْنِیْ ﴾ میں خاص ہو گیا ہے اور **منعم علیهم** سے تمام صحابہ بھی مراد ہیں کیونکہ ﴿ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِ ﴾ (سورہ احزاب) میں صحابہ ہی کو مراد رکھا گیا ہے اور تخصیص انبیاء کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اگر مان لیا جائے کہ انبیاء کے راستہ پر چلنے سے انسان نبی بن سکتا ہے تو یہ بھی لازم آتا ہے انسان خدا بھی بن جائے کیونکہ اسی صراط مستقیم کو صراط اللہ بھی کہا گیا ہے۔ اور **مع** کا لفظ ہمیشہ مصاحبت مع غیریت ظاہر کرتا ہے جیسا کہ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴾ میں ہے کہ اس کی امداد و نصرت نیکوکاروں کے ہمراہ رہتی ہے ورنہ یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا محسنین کا روپ بدلتا رہتا ہے۔ ممکن ہے کہ آریہ کی طرح مرزائی بھی اس کو تسلیم کریں کیونکہ وہ مان چکے ہیں کہ خدا بھی روپ بدلتا ہے۔ اور تاریخ قرآن پر نظر ڈالنے سے بالکل مطلع صاف ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں ایک اصول کی طرف اشارہ ہے جو **المرء مع من احب** میں مذکور ہے۔ چنانچہ ایک صحابی نے حضور ﷺ سے عرض کیا تھا کہ دنیا میں تو آپ کا نیاز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حاصل ہے آخرت میں چونکہ درجات مختلف ہوں گے آپ سے نیاز کیسے حاصل ہوگا؟ تو اس کا جواب اس آیت میں یوں دیا گیا تھا کہ اطاعت رسول نیاز حاصل کرنے کا بہترین طریق ہے۔ جس کی تشریح حضور ﷺ نے احادیث میں فرمادی ہے کہ اہل جنت ایک دوسرے سے جب چاہیں گے ملاقات کریں گے ان کو کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ اب اس معیت سے مراد **معیت فی الجنۃ** ہے' نہ کہ **معیت فی النبوۃ** اگر **معیت فی النبوۃ** مراد لی جائے تو یوں ماننا پڑے گا کہ مرزا صاحب سے پہلے کوئی بھی صراط مستقیم پر نہ تھا کیونکہ کسی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ پس ثابت ہوا کہ مرزائی قرآن شریف میں تحریف معنوی کے مرتکب ہیں اور انکو تصریحات اسلام سے کوئی سروکار نہیں رہا۔

چوتھا مغالطہ

﴿یَجْتَبِی مِنْ رُّسُلِهٖ﴾ سے معلوم ہوتا ہے کہ" آئندہ نبی ہوں گے اور ان کو اطلاع علی الغیب میں انتخاب کیا جائے گا۔"

اس کا جواب یہ ہے بعثت انبیاء کے سلسلے میں آپ آخری نبی ہوکر مبعوث ہوئے تھے اور اپنی صداقت پیش کرنے کیلئے **سنۃ اللہ** پیش کیا کرتے تھے جس کی ایک نظیر یہ بھی ہے کہ اطلاع علی الغیب خاصۂ انبیاء ہے اس لئے ہم کو بھی اطلاع علی الغیب ہو جاتی ہے۔ اب اس مقام پر ایک اصول کو پیشگوئی تصور کرنا غلط ہوگا ورنہ لازم آئے گا کہ امت محمدیہ کو آئندہ انبیاء پر ایمان لانا ضرور ہو، نہ کہ حضرت رسول اللہ ﷺ پر، کیونکہ اسی آیت کے اخیر پر مذکور ہے ﴿فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ﴾ اور یہ مذکور نہیں ہے کہ **امنوا باللہ وھذا الرسول**

پانچواں مغالطہ

﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا﴾ ﴿وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا خَلَا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

فِيهَا نَذِيرٌ﴾ ﴿وَإِن مِّن قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا أَوْ مُعَذِّبُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے ایک اصول پیش کیا ہے کہ ہم رسول بھیج کر اتمام حجت کر لیتے ہیں تو اہل قریہ کی نافرمانی پر ہم عذاب دیتے ہیں اور یہی قاعدہ قیامت تک چلے گا اور اسی کے ماتحت ہم تمام بستیوں کو ہلاک کر دیں گے یا سخت عذاب میں مبتلا کریں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سلسلہ بعثت جاری ہے۔

جواب یہ ہے کہ بیشک اس مقام پر ایک اصول مذکورۃ ہے مگر یہ مذکور نہیں ہوا کہ ایک نبی کی بعثت کا زمانہ خاص حد تک ہے اس لئے ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کی بعثت کا زمانہ قیامت تک ہے اور اسی کے ماتحت یہ تمام واردات واقع ہونے والی ہیں۔ ورنہ اگر بعثت نبی کا زمانہ صرف حیات تک رہنا تسلیم کیا جائے تو اس غلط اصول کے مطابق ہر ایک زمانہ میں اور ہر ایک بستی میں ایک نہ ایک رسول کا مبعوث ہونا ضروری ہو جاتا ہے۔ کیونکہ **قریۃ** کا لفظ ہر چھوٹی بڑی بستی کو شامل ہے۔ ارے قادیان کا نبی تو تیرہ سو سال بعد تم کو مل گیا اردگرد کی تمام بستیوں کے نبی کس نے دریافت کئے اور نہیں تو ام القریٰ بٹالہ، لاہور، امرتسر، دہلی اور پشاور کا نبی تو بتایا جائے تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ ہر ایک بستی میں یا ہر ایک ام القریٰ میں ضرور نبی آتے ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے قرآن کے اصلی مطالب کو خیر باد کہہ دیا ہے۔ ورنہ اصل مطلب یہ ہے کہ جن بستیوں کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے ان میں بیشک انبیاء ضرور مبعوث ہوتے آئے ہیں اور ان کی نافرمانی سے ان پر عذاب بھی آ چکا تھا۔ اب حضور کی بعثت کے وقت بھی یہی قاعدہ بتایا گیا ہے کہ حسب دستور سابقہ اب بھی ام القریٰ مکہ میں رسول مبعوث ہوا ہے اور اس کے نہ ماننے سے بھی عذاب ہو گا۔ اور یہ جو کہا گیا ہے کہ ہم ایک بستی کو ہلاک یا معذب کریں گے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جب بھی بربادی آتی ہے تو وہاں ایک رسول ضرور ہوتا ہے' کیونکہ بربادی کے اسباب

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہزاروں ہوتے ہیں جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے کہ زنا بھی موجب بربادی ہے اور جھوٹی قسم بھی موجب بربادی ہے اور اگر بربادی کو زیراثر بعثت انبیاء ہی لینا ضروری سمجھا جائے تو پھر بھی بعثت رسل کے سلسلہ کا ثبوت نہیں ہے کیونکہ آپ کی بعثت تا قیامت ہے اور یہ تمام واقعات اسی بعثت محمدیہ کے ماتحت ہیں جو صرف ایک دفعہ ہی عرب میں ہو چکی ہے اور اگر بعثت ثانی کا قول کیا جائے تو ہر ایک بستی میں بعثت ثانیہ کو تسلیم کرنا پڑیگا۔ اور بخی سرور کی طرح ہر گھر میں ایک ایک محمد ہوگا اور کروڑوں کی تعداد میں بعثت ثانیہ ظہور پذیر ہوگی۔

چھٹا مغالطہ

﴿هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی...... لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ﴾ اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے کہ خدا تعالیٰ ایک نبی مبعوث کرے گا جس کو خدا تعالیٰ تمام ادیان پر مظفر و منصور کرے گا۔ مطلب یہ ہے کہ وہ نبی مرزا صاحب ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ وقت نزول سے پہلے ایسے رسول کا ظہور ہو چکا ہے کہ جس کو تمام ادیان پر غلبہ ہوگا۔ وہ نبی خود رسول کریم ﷺ ہی ہیں کہ جنہوں نے یہود و نصاریٰ، بت پرست، ستارہ پرست اور مادہ پرست اقوام پر ظاہری اور باطنی دونوں طرح غلبہ حاصل کیا تھا جیسا کہ تاریخ اسلام اس پر شاہد ہے۔

اگر اس آیت کا یہ معنی لیا جائے کہ خدا تعالیٰ نے ایسے رسول کو بھیجنا تقدیر میں مقرر کر لیا ہے جس کو آئندہ کسی وقت میں قیامت سے پہلے بھیجے گا اور اس سے تمام ادیان کو مغلوب کرے گا۔ تو اس لحاظ سے رسول سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے جو اسلامی سلطنت قائم کر کے یہود و نصاریٰ کو داخل اسلام کریں گے اور سوائے اسلام کے کوئی دوسرا دین قبول نہ کریں گے اور یہود و نصاریٰ کا ایسا استیصال ہوگا کہ ان کا نام و نشان تک نہیں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

رہے گا۔ اگر چہ ایسے اہل کتاب میں خود اسلام قبول کرنے کے بعد بھی پرانی عداوتیں قائم رہیں گی اور منافقانہ صورت میں مسلمان بنیں گے' لیکن مغلوب ہو کر اسلام کے نیچے دب کر رہیں گے۔ اسلام کو دبانے والی طاقت دنیا میں اس وقت کوئی نہ ہوگی یہ معنی بھی اہل اسلام کو مقبول ہے۔

تیسرا معنی اسکا یوں کیا جاتا ہے اس آیت سے مراد مرزا صاحب ہیں کہ جنہوں نے گھر بیٹھے ہی اپنے خیال میں تمام ادیان پر غلبہ پالیا ہے۔ اور انگریزی حکومت کی خامہ بوسی میں تن، من، دہن، سب کچھ وقف کر دیا ہے۔ اور خود عیسائیت میں جذب ہو کر اپنا اسلامی احساس بھی کھو بیٹھے ہیں اور بھنگن کی طرح اپنی قوت شامہ ضائع کرنے کے بعد کہنے لگ گئے ہیں کہ میرے آنے سے تمام بدبو جاتی رہی ہے۔ یہ معنی اگر چہ داخلہ بیعت کے بعد تو ماننا پڑتا ہے کیونکہ مرزا صاحب جب بعثت ثانیہ محمدیہ کا ظہور ہیں تو قرآن شریف بھی نزول ثانی کا ظہور ہوگا۔ گو پہلے نزول میں آیت سے نبی کریم مراد ہوں مگر نزول ثانی میں (براہین احمدیہ کے اندر) اس رسول سے مراد مرزا صاحب ہیں۔ لیکن جو شخص ابھی تک بیعت نہیں کرتا اس سے یہ توقع رکھنا کہ صرف ہمارے کہنے سے رسول سے مراد مرزا صاحب تسلیم کرلے، بالکل قرین قیاس نہیں ہے' کیونکہ اس کے نزدیک یہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے' اس پر کوئی قابل تسلیم دلیل پیش نہیں کی گئی۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت مسیح کا ایک نشان بھی مرزا صاحب میں تسلیم نہ کیا جائے' کیونکہ آپ محکوم ہیں، حاکم نہیں۔ آپ عجمی المولد ہیں، دمشقی المظہر نہیں۔ اور آپ کا نزول بعد ظہور مہدی ہے، مگر مرزا صاحب سے پہلے کوئی مہدی نہیں ہوا جو مرزائیوں کے نزدیک تسلیم کیا گیا ہو۔ بہر حال ایسی بیشمار علامتیں ہیں جن میں سے ایک کا وجود بھی بغیر تاویل کے مرزا صاحب میں نہیں پایا جاتا۔ آخر تاویل کب تک چلے گی۔ اگر تاویل ہی کا سلسلہ چلانا منظور ہے تو ہم کسی بندر کو تاویل سے انسان ثابت کرتے ہیں کیا آپ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

منظور کر لیں گے؟ براہین احمدیہ ص ۴۹۹ میں ایک دعویٰ کیا تھا کہ ہمارے زمانہ میں تمام اطراف عالم میں اسلام پھیل جائے گا مگر وہ بھی پورا نہ ہوا اور آپ مر گئے۔

ساتواں مغالطہ

﴿مُبَشِّراً بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ﴾ اس آیت میں خود حضرت مسیح علیہ السلام نے پیشینگوئی کی ہے کہ میرے بعد ایک رسول احمد نامی آئے گا۔ رسول اکرم کا نام تو محمد تھا، احمد نہ تھا۔ اس لئے یہ پیشینگوئی مرزا صاحب سے تعلق رکھتی ہے بیشک نزول اول میں اس کا تعلق حضور سے تھا مگر نزول ثانی میں اس کا تعلق مرزا صاحب سے ہے۔ پس اس سے نزول مسیح اور جریان نبوت دونوں کا ثبوت مل جاتا ہے۔

جواب یہ ہے کہ مادری نام بھی تو مرزا صاحب کا غلام احمد ہے صرف احمد نہیں ہے۔ اگر یہ عذر ہو کہ خدا تعالیٰ نے اپنے الہام میں احمد کہہ کر پکارا ہے تو ہم بھی کہیں گے کہ حضور کا نام بھی آسمان میں احمد تھا۔ صحف متقدمہ تاریخ قدیم اور اقوال سابقین میں بھی آپ کا نام احمد ہی معلوم ہوتا ہے۔ آپ کی والدہ نے بھی تفہیم الٰہی کے مطابق آپ کا نام احمد ہی رکھا تھا۔ آپ کے جدامجد عبدالمطلب نے البتہ آپ کا نام محمد رکھا تھا جو مکہ میں زیادہ مشہور ہو گیا تھا۔ اور مخالفوں نے آپ کو محمد کی بجائے مذمم کہنا شروع کر دیا تھا۔ اس وجہ سے مسلمانوں نے محمد ہی کہنا شروع کر دیا اور احمد کثیر الاستعمال نہ رہا۔ ورنہ دونوں نام علمیت کے لحاظ سے برابر حیثیت رکھتے تھے۔ ان میں سے کوئی بھی وصفی نام نہ تھا جیسا کہ مرزائیوں کا خیال باطل ہے اس واسطے یہ دلیل بھی داخلہ بیعت کے بعد مفید ہو سکتی ہے۔ ورنہ اس سے پہلے جب بعثت ثانیہ اور نزول ثانیہ ہی ہمارے نزدیک مسلّم نہیں تو ہم کیوں بے بنیاد بات پر اپنا ایمان تبدیل کریں۔ اور خارج از بیعت ایک ہی دلیل لکھی ہے اور وہ بھی صرف ایک

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دعویٰ کہ احمد وصفی نام ہے اور محمد ذاتی نام ہے۔ اس لئے یہ آیت نبی کریم پر چسپاں نہیں ہو سکتی تو اسکے جواب میں ہم نے بھی دو باتیں پیش کر دی ہیں۔ **اول** یہ کہ مرزا صاحب کا نام بھی اسم علم تو غلام احمد ہے ہاں وصفی طور پر (بقول مرزایاں) احمد وصفی لقب ہوگا، علم ذاتی نہیں ہو سکتا اس لئے اس آیت سے نہ جریان نبوت ثابت ہوئی اور نہ صداقت مرزا کا نشان ملا۔

آٹھواں مغالطہ

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ﴾ اللھم صل علی محمد. ان محمدا رسول اللہ. من محمد رسول اللہ اس قسم کی عبارتیں قرآن شریف، درود شریف، اذان اور تبلیغی خطوط میں موجود ہیں' کہ جن سب میں محمد کا لفظ مذکور ہوا ہے اور کسی جگہ بھی احمد کا لفظ نہیں آیا اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح نے جس احمد کی بشارت دی تھی وہ محمد نہیں ہے، احمد ہے۔

اس کا جواب یوں ہے کہ خود مرزا صاحب اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ" احمد سے مراد محمد ﷺ ہی ہیں کوئی اور نہیں"۔ چنانچہ آئینہ کمالات، ص ۴۲ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ اس دنیا میں تمام بنی نوع انسان کا آنا جانا یکساں ہے مسیح بھی اسی طرح دنیا سے مر کر رخصت ہوا۔ ابھی تک اگر زندہ ہے تو **من بعدی اسمہ احمد** کی پیشینگوئی نبی کریم ﷺ پر صادق کیونکر ہوئی کیا نزول مسیح کے بعد کوئی اور احمد آئے گا۔ اربعین مجریہ ۱۹۰۰ء میں ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے دو نام ہیں۔ **اول** محمد جو توراۃ میں مذکور ہے **محمد رسول اللہ والذین معہ** کا اشارہ اسی کی طرف ہے۔ دوم احمد جو انجیل میں مذکور ہے اور **من بعدی اسمہ احمد** سے مراد یہی نام ہے۔ اگر کسی اور کی سند مرزائیوں کے نزدیک معتبر ہو سکتی ہے تو "مدراج النبوۃ" میں لکھا ہے کہ حضرت حسان بن ثابت نے ہاتف سے سنا تھا کہ **یا احمد یا احمد اللہ اعلی وامجد اتاک بک ما وعدک بالخیر**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

یااحمد ایک یہودی نے کہا تھا کہ **قد طلع نجم احمد اللیلة** ۔ خدا نے آدم سے کہا تھا کہ **اخر الانبیاء من ذریتک احمد** ۔ حضرت موسیٰ سے کہا تھا کہ جو ''احمد کا منکر ہے وہ داخل جہنم ہوگا۔'' طلحہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں سوق بصریٰ ملک شام میں گیا تو ایک راہب نے پوچھا کہ کیا احمد مکہ میں پیدا ہوگئے ہیں؟ میں نے کہا ہاں! کہا وہ آخر الانبیاء ہیں مدینہ میں ہجرت کریں گے۔ ایک یہودی مکہ میں اترا تھا تو میلاد کی رات کہنے لگا کہ آج قریش میں احمد ظاہر ہو گئے ہیں۔ یہود خیبر، یہود فدک، یہود بنی قریظہ اور یہود بنی نضیر کے پاس ایک تحریر موجود تھی جس میں حضور کی صفت لکھی ہوئی تھی چنانچہ لیلۃ المیلاد میں سب کہتے تھے کہ **طلع نجم احمد** ۔ ابن بطا یہودی کا قول ہے کہ میرے پاس ایک تحریر ہے کہ **فیه ذکر احمد** ۔ مقوقس مصر کا قول ہے کہ **لیس بینه وبین عیسٰی نبی وهو اخر الانبیاء امرنا عیسٰی باتباعه وهو النبی الذی اسمه احمد** ۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ مدینہ میں یہود کہتے تھے کہ ''حرم شریف میں ظہور احمد قریب ہے۔'' تو میں نے زبیر بن باطا رئیس الیہود سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ سرخ ستارہ نمودار ہو گیا ہے جو ظہور نبی کی علامت ہے' اس وقت انبیاء میں سے کوئی نہیں رہا کہ جس کا انتظار ہو' صرف نبی احمد آخر الانبیاء کا انتظار باقی ہے۔ آپ ہجرت کر کے یثرب آئیں گے۔ عبداللہ بن سلام سے خود حضور ﷺ نے دریافت کیا تھا کہ میرے متعلق تورات میں کیا لکھا ہے' تو آپ نے کہا کہ اس میں ہے **من صفته کذا او کذا و اسمه احمد** ۔ ''عجائب القصص'' فارسی میں ہے کہ حضور ﷺ کی والدہ ایک دفعہ مدینے آئی تھیں تو حضور سے کسی یہودی نے پوچھا تھا کہ آپ کا نام کیا ہے؟ تو میں نے کہا **اسمی احمد** تو اس نے میرے ممیال کو بتایا کہ **هذا هونبی هذه الامة** یہ سن کر والدہ بہت جلد مکہ واپس چلی آئی تھیں۔ ام ایمن کہتی ہیں کہ دوپہر کو دو یہودی آ کر کہنے لگے کہ **اخرجی الینا احمد** پھر دیکھ کر کہنے لگے کہ **هذا هو**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی ھذہ الامۃ بہ یقع القتل والاسر۔

''کنزالعمال'' میں لکھا ہے کہ آپ نے فرمایاانا دعوۃ ابراھیم وبشری عیسیٰ صفتی احمدکان اخر من بشرلی عیسیٰ ابن مریم ان اللّٰہ اعطانی مالم یعط احد قبلی من الانبیاء وانا احمد قال لی اللّٰہ لن اخزیک فی امتک یااحمد وفی مسلم عن ابی موسی الاشعری انہ سمی لنا محمد واحمد وقال انا احمد وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبی. کہ آپ کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے دایہ حلیمہ سے کہا کہ حضور پیدا ہوئے تھے تو آپ کا منہ آسمان کو تھا اور ہاتھوں سے زمین پر ٹیک لگائی تھی۔ اس وقت آواز غیب سے آئی کہ اس کا نام 'احمد' رکھنا۔ فی فتوح الشام، سفیان ہذلی کا بیان ہے کہ ہمارا قافلہ شام کو جارہا تھا کہ رات کو ہمیں ایک آواز آئی قد ظھر احمد فی مکہ واپس آکر دیکھا تو ٹھیک ایسا ہی تھا۔ خالد بن ولید کہتے ہیں کہ مجھے بحیرہ راہب کا دوست میساح ملا کہنے لگا کہ ھل وقع لنبیکم معراج قلت نعم قال ھو الذی اخبر بہ عیسیٰ ابن مریم. حاکم حلب یوقنا عیسائی مسلمان ہوا تو اہل طرابلس سے کہا کہ قلت بشارتی عیسیٰ ابن مریم وھو دین احمد اور اسی نے ابوعبیدہ سے کہا ھو الذی بشربہ عیسیٰ' جب حضور تجارت کیلئے شام گئے تھے تو ابوسہیل راہب (مصاحب بحیرہ) نے کہا تھا کہ ھو الذی بشر بہ عیسی ابن مریم۔ ھامان نے خالد بن ولید سے کہا بشر بہ المسیح۔ ہرقل نے اراکین سلطنت سے کہا ھذا ھوالنبی الذی بشرنا بہ عیسیٰ ابن مریم۔ موضح القرآن میں ہے کہ انہ محمد فی الدنیا واحمد فی السماء۔ اتقان میں ہے کہ سموہ احمد ومحمدا قبل ان یکون ۔''فتح البیان'' میں ہے کہ احمد ھو نبینا معناہ اکثر حمدا للّٰہ اوانہ یحمد اکثر مایحمد غیرہ وانما اختار عیسیٰ ھذا الاسم لانّ حمدہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ اسبق من حمد الناس لہ۔''امام کرخی'' کا قول ہے کہ انما ذکرہ باحمد لانہ مکتوب فی الانجیل ومسمی بہ فی السماء و ھواسبق من تسمیۃ بمحمد قال النبی ﷺ کیف صرف اللہ عنی شتم قریش انھم یشتمون مذمما وانا محمد۔ حاشیہ'بیضاوی' میں ہے کہ حضور کے نام چار ہزار ہیں جن میں سے ستر نام اسمائے الٰہی سے اشتراک رکھتے ہیں اور آپ کے نام توقیفی ہیں جن میں نئے نام داخل نہیں کر سکتے۔ قال بعض المحققین انما اشتھراسم محمد فی القریش لانھم سموہ مذمما فترک المسلمون لفظ احمد جواباً لہٗ ففی موضع الشتم تبدیل الاسم لیس بعجاب اذ سمی عمرو بن ھشام ابا جھل وسموہ ابا الحکم وسمی عبد العزی بن عبد المطلب، ابالھب(اھل النار) صرفا عما ارادوہ من صباحۃ وجھہ۔

قال تبع فیہ شعرا :

شھدت علی احمد انہ رسول من اللہ باری النسم

لہ امۃ سمیت فی الزبور وامۃ احمد خیر الامم

فلو مد غمری الی عصرہ لکنت وزیرا لہ وابن عم

رفاعۃ بن زھیر:

او ما تحی من احمد یوم القیمۃ والخصوم

مسلم:

وادخل الجنۃ ذات نسق مجاور الاحمد فی المرفق

خالد بن ولید :

وانی نجم بنی مخزوم وصاحب لاحمد الکریم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنہا:

ماذا علی من شم تربۃ احمد — ان لا یشم مدی الزمان غوالیا
بشیر نذیر ھاشمی مکرم — عطوف رؤوف من یسمی باحمد

حضرت علی کرم اللہ وجھہ :

وسبطا احمد ولدانی منھا — وایکم لہ سھم کسھمی

مرزا صاحب :

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم — آنچناں از خود خدا شد کز میاں افتادہ میم
گرچہ نسوبم کند کس سوئے الحاد وضلال — چوں دل احمد نے بینم دگر عرش عظیم
برتر گمان ووہم سے احمد کی شان ہے — جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

اسی قسم کے اشعار مرزا صاحب کے بہت ہیں، جو ''براہین'' میں مذکور ہیں۔

نواں مغالطہ

﴿مِن بَعْدِی اسْمُهُ اَحْمَد﴾ کی پیشینگوئی مرزا صاحب پر اس لئے صادق آتی ہے کہ انجیلوں میں جو فارقلیط کا لفظ موجود ہے اس کا صحیح معنی حاذم الشیطان ہے جو حضور پر منطبق ہے (کیونکہ ''فارق'' بمعنی ڈرانے والا ہے اور ''لیط'' بمعنی شیطان ہے)اور بعضوں نے فارقلیط کا معنی مُعَزِّی یامُسَلِّی کیا ہے اوراس سے مراد بھی حضور ہی ہیں کیونکہ آپ نے من قال لا الٰہ الا اللّٰہ دخل الجنۃ کا اعلان کر کے بتلا دیا تھا کہ اسلام ہی راہ نجات ہے، جس میں آ کر انسان کو اطمینان خاطر حاصل ہوسکتا ہے۔﴿الا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب﴾اور جو لوگ ''فارقلیط'' کا ترجمہ 'احمد' یا 'محمد' کرتے ہیں تو وہ حسب تحقیق

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مصنف ینابیع الاسلام غلط ہے کیونکہ (بقول مصنف مذکور) یونانی زبان کا اصل لفظ ''پیری کلی طاس'' تھا جس کے معنی تسلی دینے والا ہے مسلمانوں نے اسے پیری کلیوطاس سمجھا اور اس کا ترجمہ احمد کرکے **من بعدی اسمہ احمد** کی پیشینگوئی کو صادق بنانے کی کوشش کی۔

جواب اس مغالطہ کے دفعیہ میں یوں کہا جاتا ہے کہ اگر **من بعدی اسمہ احمد** کا مفہوم انجیل سے ثابت نہ ہو اور یہ نہ مانا جائے کہ ''فارقلیط'' کا جو لفظ انجیلوں میں وارد ہے۔ اس سے مراد احمد ہی ہے تو یہ ماننا پڑتا ہے کہ قرآن شریف نے ایک ایسی پیشینگوئی حضرت مسیح کی طرف سے پیش کی ہے کہ جس کی تصدیق اناجیل سے نہیں ہوتی۔ حالانکہ مغالطہ ۸ کے جواب میں ہم نے کئی ایک غیر مسلم کے اقوال بھی پیش کئے ہیں کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اناجیل میں اس پیشگوئی کا ذکر ضرور ہوا ہے۔ اب مرزائی مسلک کے مقابلہ میں ایسے تمام اقوال کو ناقابل تسلیم قرار دینا قرین قیاس نہ ہوگا، اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ ''فارقلیط'' کا معنی احمد ہی ہے اور مسلی یا معزی نہیں ہے اور مصنف ینابیع الاسلام کا کہنا بالکل غلط ہے 'کیونکہ اناجیل میں اصل لفظ'' پیری کلیوطاس' تھا جس کو غلطی سے ہو کاتب نے'' پیری کلی طاس'' (بحذف واو) لکھ دیا تھا اور اس قسم کا محو و اثبات اناجیل کے قلمی نسخوں میں کثیر الوقوع تھا۔ اب پیرکلی طاس کا ترجمہ کبھی تو ''مسلی یا معزی'' سے کیا جاتا ہے اور کبھی صاف ہی'' روح القدس'' ہی کو اس کا صحیح مفہوم تصور کیا گیا ہے۔ اس لئے خود اناجیل کے تراجم بھی غیر معتبر ہوگئے ہیں۔

کتاب'' اظہار الحق'' میں مولوی رحمت اللہ مرحوم مہاجر مکی لکھتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام یہود میں پیدا ہوئے اور بیت المقدس کے پاس قریہ ناصرا اور بیت لحم میں پرورش پا کر عبرانی زبان میں انجیل حاصل کی اور بقول نصاریٰ آخری لفظ بھی'' ایلی ایلی لما سبقتنی'' آپ نے عبرانی میں ہی بولے تھے اور واقعہ صلیب کے بعد حواریوں کو مختلف ممالک میں نکال دیا تھا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کیونکہ یہودیوں نے اصلی انجیل تلف کر دی تھی اور قتل و غارت سے عیسائی مذہب کی بیخ کنی کرنا شروع کر دیا تھا۔ یہ لوگ پہاڑوں اور غاروں میں پوشیدہ طور پر اپنا مذہب شائع کرتے رہے اور کچھ عرصہ بعد یہودیوں کی طاقت کمزور ہوگئی تو حواریوں نے آبادی کی طرف رخ کیا' چنانچہ یوحنا یہودی ایران میں آیا اور اس نے ۹۵ء میں ''سیرت مسیح'' یونانی زبان میں (بقول نصاریٰ) مرتب کر کے عیسائیت کی دعوت دی اور اس تاریخی کتاب کا نام ''انجیل یوحنا'' نام پڑ گیا۔ اصل انجیل جو خود حضرت مسیح نے عبرانی زبان میں لکھوائی تھی۔ اس میں آپ نے صاف لکھا تھا کہ میرے بعد احمد آئے گا۔ انجیل یوحنا میں اس کا ترجمہ ''پیری کلیوطاس'' کیا گیا۔ جو قلمی نسخوں میں نقل در نقل ہونے سے پیری کلی طاس بن گیا۔ بہر حال عیسائیت نے یونان میں پرورش پا کر ادھر ادھر پھیلانا شروع کر دیا اور نجران میں پہنچ گیا۔

چنانچہ تیسری صدی عیسوی میں وہاں کے حکمران ذونواس نے عیسائیت قبول کی اور مدینہ شریف کے پاس عیسائیوں کا مرکز بن گیا۔ جس سے دوسرے عرب بھی خال خال عیسائی ہو گئے۔ کیونکہ نجاشی عیسائی نے ان پر حکمرانی شروع کر دی تھی اور جب اسلامی حکومت نے اپنے قوت بازو سے سلطان محمد ثانی کے عہد میں قسطنطنیہ فتح کیا تو یونانی عیسائی ۱۴۵۳ء میں یورپ کو بھاگ گئے اور وہاں اپنی ''انجیل یونانی'' سے تعارف کرایا اور ۱۴۸۰ء میں ولیم ٹنڈیل پیدا ہوا اور جوان ہو کر سٹل ساڈبری میں اتالیق بن گیا۔ اس کے بعد وہ ۱۵۲۳ء میں لندن آیا اور ارادہ کیا کہ انجیل کا ترجمہ انگریزی میں کر لے' مگر کامیاب نہ ہوا۔ پھر وہاں سے نکل کر کولون آ گیا۔ وہاں کے مشہور تاجر ھمفری نے اس کا ترجمہ انگریزی میں شائع کیا مگر لوگوں نے اسے باغی سمجھ کر نکال دیا اس نے شہر وارمس جا کر دوسری دفعہ ترجمہ شائع کیا اور اس پر حواشی بھی بڑھائے اور جب یہ ترجمہ لندن پہنچا تو پادریوں نے اسے غلط قرار دیا اور سوائے دو نسخہ کے تمام نسخے جلوا دیئے۔ اس کے بعد اس نے تیسری دفعہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیلجیم میں ترجمہ شائع کرنے کا ارادہ کیا تو گرفتار ہو گیا اور ڈیڑھ سال قید کے بعد ۱۵۳۶ء میں اس کو پھانسی دے کر لاش جلائی گئی۔ اس کے بعد تراجم کا رواج ہو گیا۔ چنانچہ آج کل پچھتر (۷۵) زبانوں میں انجیل کے تراجم موجود ہیں' لیکن جو ترجمہ انگریزی میں موجود ہے اس میں ولیم مذکور کا ترجمہ ۱۸۰۵ء تک ملتا ہے کیونکہ اس کا ترجمہ بہت نفیس اور سلیس زبان میں تھا۔

اب معلوم ہو گیا کہ عرب نے یورپ سے پہلے ''انجیل یوحنا'' پر پورے گیارہ سو سال اطلاع حاصل کر لی تھی اور پیری کلیوطاس کو احمد ہی سمجھا تھا اس لئے ممکن ہے کہ اس گیارہ سو سال کے عرصہ میں جو نسخہ قلمی نقل در نقل ہونے کے بعد یورپ پہنچا ہو، اس میں پیری کلی طاس ہو جس کا ترجمہ انہوں نے تسلی دینے والا کر دیا ہو۔ یا کسی نسخہ میں ''پاری کلیو طاس'' ہو اور کسی میں ''پاری کلی طاس''۔ انگریزی تراجم شائع ہونے کے بعد جب انجیل یوحنا کا ترجمہ عربی میں شائع کیا گیا تو کسی نے اس لفظ کو 'بارقلط'' کی صورت میں معرب بنایا اور کسی مترجم نے ''فارقلیط'' کی شکل میں پیش کیا ہو۔ جس کی تشریح شروع شروع میں تو احمد سے ہی کی گئی' جیسا کہ مصنف ینابیع الاسلام بھی مانتا ہے۔ مگر بعد میں بارقلط اور فارقلیط کا مفہوم الگ الگ قرار دے کر اسلام کی ذہنیت کو غلط ثابت کیا گیا اور کہہ دیا کہ مسلمانوں نے اس مقام پر احمد کے سمجھنے میں غلطی کی ہے حالانکہ مصنف مذکور کی رائے تاریخی طور پر خود غلط ہے' کیونکہ اصل یونانی لفظ عرب میں یورپ سے پہلے سو سال گیارہ پہنچ چکا تھا اور انہوں نے صحیح طور پر اس کا ترجمہ احمد کر لیا تھا اور چونکہ عبرانی زبان ان کی ہمسایہ زبان تھی اور ملک شام میں آمد و رفت کثرت سے تھی جس سے وہ بخوبی عبرانی زبان کے ماہر ہو چکے تھے اس لئے ہم بوثوق کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے خود عبرانی زبان کے اصلی لفظ کو بھی یونانی زبان کے لفظ سے ضرور مطابق کیا ہو گا اس تحقیق تک انگریزوں کے عیسائی بننے سے پہلے پہنچ چکے تھے کہ اس لفظ سے احمد نبی ہی مراد ہیں۔ آخر جب اسلام آیا تو اس وقت بھی یورپ عیسائیت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے ناواقف تھا مگر عرب کے عیسائیوں نے مسلمانوں کے سامنے صاف اقرار کیا کہ **من بعدی اسمہ احمد** کی پیشینگوئی انجیل میں موجود ہے اور کسی نے یہ عذر نہیں پیش کیا کہ اس لفظ کا معنی روح القدس ہے یا معزی یا مسلی ہے۔ (کیونکہ ایسی ایجاد کرنے والے یورپین ابھی تک عیسائیت سے بے خبر بیٹھے ہوئے تھے)

اب تیرہ سو سال تک اسلام نے عربی عیسائیوں کی تحقیق کے مطابق سمجھا ہوا کہ پاری کلیوطاس ہی ''انجیل یوحنا'' میں مذکور ہوا ہے اور اسی کا ترجمہ احمد ہے۔ مگر جب عیسائیوں نے انگریزی تراجم کے بعد عربی میں تراجم شائع کئے تو مترجمین نے اس لفظ کو ''فارقلیط'' یا ''فارقلط'' معرب بنایا۔ پھر بھی مسلمان یہی سمجھتے رہے کہ اس لفظ کی تعریب میں بھی یہی معنی مذکور ہیں' لیکن مصنف ینابیع الاسلام سب کے بعد یہ دعویٰ پیش کرتا ہے یہ لفظ فارقلیط غلط طور پر معرب بنایا گیا ہے اور اس کے معنی احمد کے نہیں ہیں کیونکہ اس کی تعریب پاری کلی طاس سے واقع ہوگئی ہے نہ پاری کلیوطاس سے۔ مگر ہم ضرور کہیں گے کہ اس تعریب میں غلطی تمہارے عیسائی مترجمین نے ہی کی ہوگی جس کے ذمہ دار وہ خود ہوں گے اور مسلمان جو اس پیشینگوئی میں احمد سمجھتے ہیں اس کی بنیاد یہ تعریب نہیں ہے بلکہ وہ اصلی لفظ یونانی ہے کہ جس سے اسلام سے پہلے عربوں نے احمد سمجھ لیا تھا اب خواہ اس کو موڑ توڑ کر پاری کلیوطاس بناؤ یا پاری کلی طاس تمہارا اختیار ہے ورنہ ہزار سال کے بعد کی تحقیق اس سے پہلے تحقیقات پر کچھ اثر نہیں ڈال سکتی۔

اب ہم یہ ثابت کرتے ہیں کہ پاری کلیوطاس کا ترجمہ بجائے احمد کے انہوں نے روح القدس یا مسلی غلط طور پر کیا ہے' کیونکہ انجیل میں یوں مذکور ہے کہ حضرت مسیح نے فرمایا کہ میں خدا سے تمہارے لئے پیری کلیو طاس طلب کروں گا تاکہ تمہارے پاس وہ ہمیشہ رہے، جب تک میں نہ جاؤں گا وہ نہیں آ سکتا وہ تمہیں غلطیوں پر سرزنش کرے گا اور تم پر حاکم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوگا۔ میں تمہیں نہیں بتاتا وہ تم کو حق بات سمجھائے گا اور وہ خود اپنی طرف سے نہیں بولے گا۔ بلکہ خدا کی طرف سے حکم پا کر بولے گا۔ عیسائی کہتے ہیں کہ واقعہ صلیب کے بعد پنتکوست کے دن روح القدس آیا اور اس نے حواریوں کو تسلی دی اور یہ پیشینگوئی سچی ہوگئی لیکن غور کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہ غلط ہے' کیونکہ روح القدس پہلے بھی آتا تھا اس کے آنے کی پیشینگوئی کرنا اور کہنا کہ جب تک میں نہ جاؤں گا وہ نہیں آئے گا اور اس کو ہمیشہ ساتھ رہنے والا بتانا اور حاکم تصور کرنا یہ سب ایسی باتیں ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ پاری کلیوطاس سے مراد روح القدس نہیں ہے بلکہ انسان مراد ہے ورنہ حضرت مسیح کے بعد چوبیس (۲۴) آدمی اپنے اپنے زمانہ میں اس پیشینگوئی کے بعد نبوت کے مدعی نہ بنتے جن میں سے ایک مدعی ''مونٹانس'' بھی تھا جیسا'' تاریخ کلیسا''مطبوعہ ۵۶ء میں مذکور ہے اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ظہور احمدی سے پہلے ہی یہ ثابت ہو چکا تھا کہ'' آنے والا انسان ہوگا، فرشتہ نہیں۔'' اور جب آپ کا ظہور ہوگیا تو ساری پیشینگوئی واقع ہوگئی۔ کیونکہ آپ صادق القول، حاکم الاسلام، ناہی عن المنکر، آمر بالمعروف، دائم الاسلام اور قائل بالوحی تھے اور اس وقوع کی تصدیق یوں بھی ہے کہ انجیل برنباس میں صاف لکھا ہے کہ احمد آئے گا۔'' کتاب الاعمال'' میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قول منقول ہوا ہے کہ'' خدا تعالیٰ میرے جیسا تمہارے بھائیوں سے ایک نبی مبعوث کرے گا اور اس کے منہ میں اپنا کلام ڈالے گا۔''

(۱۔باب) 'یوحنا' میں ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام سے سوال ہوا کہ وہ نبی تم ہو؟ کہا نہیں۔

''تفسیر کشاف'' میں لکھا ہے کہ حواریوں نے پوچھا کہ آپ کی امت کے بعد کوئی اور بھی امت ہے تو آپ نے فرمایا'' ہاں'' امت احمد ابھی باقی ہے اور وہ صلحاء، پاکدامن ہوں گے۔

عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا مثیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بنایا تھا مگر یہ غلط ہے کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح حضور ﷺ نے پہلے شرائع کو منسوخ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا تھا جہاد کا حکم دیا تھا، والدین سے پیدا ہوئے تھے، نہ کہ مسیح علیہ السلام۔ اور موسیٰ علیہ السلام نے بنی مصر سے نکل کر شہر یثرب (جو اس وقت ایک کاہن کے نام پر موجود تھا) کو ہجرت کی تھی آپ ﷺ نے بھی مدینہ منورہ کو اپنا دار ہجرت بنایا اور آپ ﷺ بنی اسماعیل سے پیدا ہوئے کیونکہ **من اخوانکم** کا لفظ موجود ہے اور عیسیٰ علیہ السلام بنی اسحاق سے پیدا ہوئے تھے، اس لئے مثیل موسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ ہیں عیسیٰ علیہ السلام نہیں۔

دسواں مغالطہ

مجمع البحار میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول مذکور ہے کہ **قولوا خاتم النبیین و لاتقولوا لانبی بعدہ** اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے بعد نبوت جاری ہے۔

جواب یہ ہے کہ اگر یہ قول صحیح ہے تو اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح زندہ ہیں کیونکہ آپ نے **بعدہ** سے یہ مراد لیا ہے کہ یوں نہ کہو کہ حضور کے بعد کوئی نبی زندہ نہیں ہے۔ اور یہ مراد نہیں ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث ہوگا۔ کیونکہ "کنز العمال" میں خود عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک روایت منقول ہے کہ **لم یبق من النبوۃ بعدہ شئ الا المبشرات.** حضور ﷺ کے بعد کسی قسم کی نبوت باقی نہیں ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جریان نبوت کے قائل نہ تھیں۔ انہوں نے جو کچھ کہا ہے صرف نزول مسیح بجسم عنصری کو پیش نظر رکھ کر کہا ہے اور بس۔

گیارہواں مغالطہ

حضرت مغیرہ جریان نبوت کے قائل تھے کیونکہ ان کے پاس کسی نے کہا کہ **خاتم الانبیاء لانبی بعدہ** تو آپ نے فرمایا کہ جب تم نے خاتم الانبیاء کہا ہے بس یہی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کافی ہے اور لانبی بعدہ کہنے کی کیا ضرورت ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ پھر حضرت مغیرہ نے فرمایا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بجسم عنصری اترنے والے ہیں تو پھر یہ فقرہ کیسے صحیح ہوسکتا ہے کہ کوئی نبی آپ کے بعد ظاہر ہونے والا نہیں ہے۔ (تفسیر درمنثور) بہرحال ہمیں **لا نبی بعدہ** کا معنی سوچ لینا چاہئے تاکہ آئندہ کسی قسم کا اشتباہ نہ رہے کیونکہ اس میں **بعدہ** خبر کے مقام پر آیا ہے اور خبر افعال عامہ یا افعال خاصہ سے محذوف ہے۔ اس لئے پہلا معنی یہ ہے کہ **لا نبی مبعوث بعدہ** حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی۔ مرقات حاشیہ مشکوٰۃ میں یہی معنی لیا گیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

دوسرا معنی یہ ہے کہ **لا نبی خارج بعدہ** حضور کے بعد کسی نبی کا ظہور نہیں ہوگا۔ حضرت مغیرہ نے یوں سمجھ کر اسے غلط قرار دیا ہے۔

تیسرا معنی ہے کہ **لانبی حی بعدہ** حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی زندہ نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہی سمجھ کر اس حدیث سے انکار کیا ہے کیونکہ حیاتِ مسیح علیہ السلام کی روایت خود ان سے مروی ہے۔

چوتھا معنی یہ ہے کہ **لا نبی یکون بعدہ** حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا یا پرانا نبی نہیں ہوگا۔ یہ مرزا صاحب کا مذہب تھا، جو بعد میں تبدیل ہوگیا تھا۔

یہاں قابل تعجب یہ بات پیدا ہوگئی ہے کہ مسلمان حضور علیہ السلام پر جریان نبوت کو ختم کردیتے ہیں اور مرزائی مسیح قادیانی کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتے۔ اب مغالطوں کا جواب حضور کے بعد اسی طرح ہے جیسا کہ مرزا صاحب کے بعد ہوسکتا ہے۔ زیادہ کرید کی ضرورت نہیں ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بارہواں مغالطہ

لوعاش ابراھیم لکان نبیا اگر حضرت ابراہیم بن محمد علیہ السلام زندہ رہتے تو نبی ہوتے۔ اور یوں بھی آیا ہے کہ **لو کان ابراھیم حیا لکان نبیا**، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کے بعد نبوت کا امکان تھا۔

جواب یہ ہے کہ مدارج النبوۃ میں صاف لکھا ہے کہ یہ حدیث امام نووی کے نزدیک موضوع ہے تو پھر اس سے استدلال کیسے صحیح ہوسکتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوسکتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ یا عباس رضی اللہ عنہ نے بطور مبالغہ کہہ دیا ہوگا ورنہ حضور ﷺ نے یوں نہیں فرمایا تھا۔ موضوعات کبیر ص ۶۸ میں "ملا علی قاری" کہتے ہیں کہ **لو صار عمر نبیا لکان من اتباعه** اور اسی طرح **لوعاش ابراھیم لکان نبیا** کو اگر صحیح تسلیم کیا جائے تو یہ معنی ہوں گے کہ بالفرض اگر کوئی نبی ہو بھی جائے تو اسے شریعت محمدیہ کے ماتحت رہنا پڑے گا۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ **لو کان موسٰی حیا لما وسعه الا اتباعی** اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو وہ بھی میرے ہی تابع ہوتے۔ اسی طرح دوسرے انبیاء کی بعثت بھی بند ہو چکی ہے۔ اس واسطے کوئی نبوت ظہور میں نہ آئی اور جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی زندگی آپ کے بعد ناممکن تھی اسی طرح خاتم النبیین نے تمام دوسری فرضی نبوتوں کو بھی ممنوع قرار دیا اور نزول مسیح میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ آپ بھی حضور کی امت ہوں گے اور اسی شریعت کے تابعدار ہوں گے اور اپنی شریعت پر حکم نہ کریں گے کیونکہ ان کی نبوت حضور ﷺ کے بعد شروع نہیں ہوئی بلکہ پہلے شروع ہوئی اور ختم بھی ہو چکی تھی۔

تیرہواں مغالطہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

"لا نبی بعدی" کا معنی یہ ہے کہ آپ کے بعد مستقل کوئی نبی نہ ہوگا۔ جیسا کہ ما انذر اباؤھم سے مراد قبلیہ متصلہ ہے۔ پس جس طرح آپ کے پہلے چھ صدی کے اوپر نبی آئے ہیں اسی طرح آپ سے چھ صدی کے بعد نبی کا آنا ممکن ہوگا۔

جواب یہ ہے کہ پھر تو مثیل مسیح کو چھٹی صدی میں پیدا ہونا چاہئے تھا یہ چودہویں میں کیوں پیدا ہوا؟ خوب تک بندی جوڑی ہے کیا مرزا محمود طبابت سے پیٹ پالتے ہیں؟ مرزا صاحب کا باپ تو طبابت پیشہ تھا تو پھر یہ کیوں طبیب نہ ہوئے؟ ایسے قیاسات صرف وہم کے درجہ پر ہیں ان کو حجت شرعیہ قرار نہیں دیا سکتا۔

چودہواں مغالطہ

اس زمانہ کا مجدد کون ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب ہیں جنہوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور حدیث **لا مھدی الا عیسیٰ** سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب عیسیٰ بھی ہیں اور عیسیٰ کی نبوت تسلیم شدہ ہے اس لئے اجرائے نبوت ثابت ہوا۔

جواب یہ ہے کہ اس زمانہ کا مجدد مرزا صاحب کو کون تسلیم کرتا ہے؟ ہر ایک فرقہ اپنے لئے الگ مجدد تجویز کرنے کا حق دار ہے۔ حضرات بریلوی مولوی احمد رضا خان صاحب کو تسلیم کرتے تھے دیوبندی مولوی رحمت اللہ صاحب کو اہلحدیث سید اسماعیل شہید کو اور ہمارے نزدیک مجدد کی شخصیت ممنوع ہے۔ حج الکرامہ میں لکھا ہے کہ ہر ایک جماعت علمائے اسلام مجدد وقت کہلاتی ہے جو احیائے سنت کا کام کرتے رہتے ہیں **ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا** میں بیشک یہ تو مذکور ہے کہ ہر ایک صدی کے سر پر ایک مجدد آتا ہے جو احیائے اسلام کرتا ہے مگر صدی کا نام معلوم نہیں کہ ہجری ہے یا عیسوی یا کوئی اور؟ کیونکہ سنہ ہجری حضرت عمر کے زمانہ میں تجویز ہوا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھا۔اور سنہ عیسوی کا رواج اس وقت مسلمانوں میں نہ تھا۔اگر رواج تھا تو سنہ بعثت یا سنہ فیل کا رواج تھا۔اس کے بعد پھر یہ معلوم نہیں کہ سرے کیا مراد ہے' ابتدائے صدی یا اختتام صدی کی ہے متعلق کوئی دلیل نہیں ملتی اور صرف زبانی کہہ دینا کافی نہیں ہے اس کے علاوہ **من یجدد** میں **من** لفظ عام ہے اس میں شخصیت نہیں ہے اس لئے ایک جماعت بھی مجدد ہو سکتی ہے اور ایک یا ایک سے زیادہ بھی۔اس سے مرزا صاحب جب شخصی طور پر مجدد نہیں بن سکتے تو پھر دوسرے دعاوی کیسے صحیح ہوں گے،ورنہ ایسے دعاوی کے حقدار تمام مجددین ہوں گے تخصیص مرزا کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

پندرہواں مغالطہ

"**مسجدی اخر المساجد**"میں حضور نے اپنی مسجد کو آخری مسجد کہا ہے حالانکہ مسجد نبوی کے علاوہ بیشمار مسجدیں موجود ہیں۔اسی طرح" **اخر الانبیاء** "کے بعد کئی ایک نبی ہو سکتے ہیں اور اخر کا لفظ انقطاع نبوت کی دلیل نہیں ہے۔

جواب یہ ہے کہ **اخر المساجد** سے مراد **اخر المساجد النبویۃ** ہے اور مطلب یہ ہے کہ حضور کی مسجد نبویہ اپنی نوعیت میں آخری مسجد ہے جیسا کہ مسجدی کا لفظ بتا رہا ہے کہ آپ کی مسجد نبوی مراد ہے اور ترغیب وترہیب میں" **اخر المساجد النبویۃ**" کی تصریح بھی موجود ہے۔اب اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب حضور ﷺ کی مسجد کے بعد مسجد نبوی کوئی نہیں اس لئے کوئی نبی بھی آپ کے بعد نہیں ہوگا،ورنہ اس کی مسجد بھی مسجد نبوی کہلائے گی اس لئے یہ حدیث انقطاع نبوت کی زبردست دلیل ہے۔

سولہواں مغالطہ

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضور تم میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر رسول خدا اور خاتم النبیین یعنی روحانی باپ ہیں۔ اور نبوت کے سلسلہ میں جس قدر انبیاء آنے والے ہیں وہ تمام آپ کے روحانی بیٹے ہیں اور آپ کی تابعداری میں انبیاء کہلانے کے مستحق ہیں۔ ورنہ جو نبی آپ کے تابعداری کے خلاف مدعی نبوت ہو وہ چونکہ آپ کا روحانی بیٹا نہیں اس لئے نبی کہلانے کا مجاز نہیں ہے اور یہ نبوت جزوی نبوت ہوگی جو نبوت ثانیہ کی ۱/۴۶ جزو تسلیم کی گئی ہے۔ جس کی ابتداء رؤیائے صالحہ سے ہوتی ہے اور یہی وہ نعمت ہے کہ جس کا سوال ہمیں ﴿ **اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ** ﴾ میں تعلیم کیا گیا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر بالفرض یہ خیال درست ہو تو مرزا صاحب کی تخصیص کی کوئی وجہ نہیں ہے بلکہ یہ ضروری تھا کہ اول التابعین (تابعداری میں پہلے) حضرت صدیق اکبر نبی ہونے کا دعویٰ کرتے۔ اس موقع پر لکن صرف اس قدر استدراکیہ نہیں ہے کہ جس سے پچھلے مفہوم کے خلاف بیان کیا جاتا ہے، ورنہ یہ مفہوم نکلتا ہے کہ **ولکن ابا احدی من نسائکم** حالانکہ یہ بھی غلط ہے اس لئے اسکو **لکن** انتقالیہ کہا جائے گا جس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ پہلے مضمون کے علاوہ ایک مضمون جدید شروع ہونا بتایا جاتا ہے۔

سترہواں مغالطہ

جب یوں کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح آسمان سے نازل ہوں گے تو **لانبی بعدی** کیسے ثابت رہے گا کیونکہ آپ کے بعد نبی تو آ گیا اور نبوت بھی جاری رہی' کیونکہ حضرت مسیح کی نبوت بھی ان کے پاس ہی رہے گی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ **لا نبی بعدی** کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد بعثت انبیاء کا سلسلہ بند ہے' نہ یہ کہ اگر انبیاء سابقین میں سے بھی کوئی آپ کے بعد ظاہر ہو تو وہ بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ آئے گا۔ حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت بعثت میں مقدم ہے، اب تک ان کے زندہ رہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ پھر سے نبی ہو کر آئیں گے۔

اٹھارہواں مغالطہ

خاتم انگوٹھی کو کہتے ہیں یا خاتم سردار کے معنی میں آتا ہے یا خاتم بمعنی کامل ہے اور کبھی تعریفی موقع پر آخر کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے، جیسا کہ متنبی کو خاتم الشعراء کہا گیا ہے۔ مگر کسی طرح بھی لفظ خاتم سے یہ ثابت نہیں ہے کہ آپ کے آنے سے نبوت بند ہو گئی ہے۔ کیا ایک نعمت کے بند ہونے سے حضور کی عظمت ظاہر ہو گی یا زیادہ ہونے سے آپ کی فوقیت دوسرے انبیاء پر ثابت ہو گی۔ اس لئے یہ کہنا پڑتا ہے کہ نبوت جاری ہے جیسا کہ پہلے بھی جاری تھی۔ لیکن کوئی نبوت آپ کی منظوری اور آپ کی تصدیقی مہر کے سوا جاری نہ ہو گی' اس لئے جو نبی آپ کے ماتحت نہ ہو گا وہی کافر، بے ایمان، مفتری، کاذب اور دجال ہو گا اور جس پر آپ کی تصدیقی مہر ہو گی وہ نبی تابعدار خادم شریعت ہو گا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہا گیا ہے کہ **لوکان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی** اور مسیح کے متعلق بھی نبی کا لفظ آیا ہے، جس سے مراد امتی نبی ہے، ورنہ اسرائیلی نبی نہیں ہے۔

جواب یہ ہے کہ اس تمام تقریر کی بنیاد اس پر ہے کہ آیت **وخاتم النّبیین** میں لفظ ''**خاتم**'' بمعنے آخر نہیں ہے اور آخر ہے تو بطریق مبالغہ ہے ورنہ اس کا معنی جامع النّبیین اور سید النّبیین ہو گا۔ لیکن لغت میں **خاتم القوم اٰخرھم** آیا ہے اور حدیث شریف میں خواتیم **سورۃ البقرہ** سے حقیقی طور پر آخری آیات مراد ہیں اور اس آیت کے نزول سے پہلے جس قدر یہود و نصاریٰ کی تحریرات ملتی ہیں ان میں بھی '' آخر الانبیاء'' کا ہی انتظار کیا گیا ہے اور بعد میں بھی جس قدر اسلامی تصریحات ملتی ہیں ان میں بھی آپ کو **اٰخر**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

النبیین ہی تسلیم کیا گیا ہے۔ اس لئے سیاق و سباق دونوں کی بنیاد پر ''خاتم النبیین'' کا معنی آخری نبی ہی ہوگا۔ نبی ساز یا تصدیق کنندہ نہ ہوگا' کیونکہ اس معنی کی تصدیق نہ لغت میں ہے اور نہ کوئی تصریح قدیم یا جدید اس کی تائید کرتی ہے۔ پس ہم حضور کو نبی کامل، سید المرسلین، افضل الانبیاء اور مصدق الانبیاء مانتے ہیں تو اس لفظ کے ماتحت نہیں مانتے بلکہ ایسے مضامین کیلئے دوسرے موقع پر ہزاروں تصریحات موجود ہیں' جن سے ہمارا مطلب پورا ہو جاتا ہے اور چونکہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل وارد ہے اور نزول مسیح کا مسئلہ عقائد اسلامیہ میں داخل ہے۔ اس لئے آپ ﷺ کے آنے سے نبوت کا بند ہو جانا یہ معنی نہیں رکھتا کہ اب دنیا میں کوئی شخص بھی احکام شرعیہ پر عمل درآمد کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔ بلکہ یہ معنی ہے کہ آپ کی شریعت چونکہ پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ اس لئے نبی جدید بھیج کر اس کو ترمیم و تنسیخ کی ضرورت نہیں رہی' گویا آپ کا وجود آسمان نبوت پر عین سمت الراس پر قائم ہونے والا سورج تھا اور باقی انبیاء کا وجود طلوع آفتاب یا نصف النہار کے کسی درجہ پر تھا۔ اس لئے تکمیل نبوت کی وجہ سے اور عدم احتیاج نبوت جدیدہ کی وجہ سے آپ پر نبوت ختم ہوئی ہے جو ایک اعلیٰ درجہ کا امتیازی مرتبہ ہے اور نہ اس طریق پر بند ہوئی ہے کہ ابھی نبوت تکمیل کو نہیں پہنچی تھی اور آپ سنگ راہ واقع ہو گئے ہیں۔ بہر حال ایسے ناپاک خیال حضور ﷺ کے متعلق گستاخی کا موجب ہیں۔

انیسواں مغالطہ

﴿وَمَا اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤی﴾ کے بعد ایک قرأت میں و لا محدث بھی وارد ہوا ہے۔ اور ایک روایت میں آتا ہے کہ سیکون فی امتی محدثون ای متکلمون۔ پس آیت اور حدیث کے ملانے سے معلوم ہوا کہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

رسالت یا نبوت کا سلسلہ امت محمدیہ میں جاری رہے گا۔

جواب یہ ہے کہ قرآن شریف میں ہوا اور پانی کے متعلق بھی **ارسلنا** کا لفظ واقع ہے اس لئے صرف **ارسلنا** کے لفظ سے نبوت کا ثبوت نہیں ہے اور اس آیت میں بھی انبیاء سابقین کی نبوت کا ثبوت **ارسلنا** سے نہیں ہے، بلکہ اس مطلب کیلئے دوسرے دلائل ہیں جو اپنی جگہ پر مذکور ہیں اور حدیث صحیح یوں ہے کہ **لو کان فی امتی احد لکان عمر**۔

بیسواں مغالطہ

یا عم انت خاتم المهاجرین کما انی خاتم النبیین اس حدیث میں حضور ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو "**خاتم المهاجرین**" فرمایا ہے حالانکہ آپ کے بعد بھی ہجرت کا مسئلہ جاری ہے اور تشبیہ دینے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے بعد بھی اسی طرح سلسلہ نبوت جاری رہے گا۔

جواب یہ ہے کہ اس مقام پر ہجرت مکہ مراد ہے مطلق ہجرت مراد نہیں ہے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ تک اس ہجرت کا اعتبار رہا جس کی وجہ سے صحابہ مہاجرین کہلائے، ورنہ بعد میں ہجرت کرنے والوں کو مہاجرین صحابہ کا لقب نہیں دیا گیا۔ اس لئے یہ روایت انقطاع نبوت کی دلیل بن گئی۔ کیونکہ اب یہ معنی ہوئے کہ اے چچا تم **خاتم المهاجرین** ہو تمہارے بعد جو بھی مکہ چھوڑ کر مدینہ میں آئے گا اس کو مہاجر کا لقب نہیں ملے گا' جس طرح کہ میں خاتم الانبیاء ہوں، میرے بعد بھی جو شخص مدعی نبوت ہوگا (خواہ کسی طرح کا ہو) وہ بھی تسلیم نہیں کیا جائے گا' بلکہ مفتری، کذاب اور ملعون ہوگا۔

اکیسواں مغالطہ

فیکم النبوة والمملکة حضور ﷺ نے حضرت عباس سے فرمایا تھا کہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تمہارے خاندان میں سلطنت اور نبوت رہے گی' جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ بنی عباس میں نبوت بھی جاری رہی ہے۔

جواب یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے کسی معتبر روایت سے اس کو تسلیم نہیں کیا گیا، اس لئے آیت قرآنیہ کے مقابلہ میں اس کو تسلیم کرنا یا اس کو آیت کی مخصص سمجھنا بیوقوفی ہوگی۔ علاوہ اسکے اگر اس حدیث کو واقعات کی رو سے دیکھا جائے تو **فیکم النبوۃ** کا ظہور کسی خلیفہ وقت بنی العباس کے عہد میں نہیں ہوا۔ اسلئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا ورنہ کیا مجال تھی کہ اس پیشینگوئی کا ظہور نہ ہوتا۔

بائیسواں مغالطہ

ابوبکر خیر الناس الا ان یکون نبی حضور نے فرمایا ہے کہ صدیق اکبر بنی نوع انسان سے افضل ہیں مگر یہ کہ کوئی نبی ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے بعد نبوت جاری ہے ورنہ مضارع (**یکون**) وارد نہ ہوتا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کا مفاد یہ ہے کہ **الا ان یکون نبی مراداً بالناس** اگر 'ناس' کے لفظ سے انبیاء مراد ہوں تو پھر آپ کو خیر الناس کا لقب نہیں ملے گا۔ اس کی تائید واقعات کے علاوہ تمام وہ روایات بھی کرتی ہیں جو فضیلت صدیق رضی اللہ عنہ میں مروی ہیں۔ اس لئے اس سے یہ مراد لینا کہ ایک نبی ہوگا، کلام کو بے ربط کرتا ہے اور استدلال جریان نبوت کی تکذیب کرتا ہے۔

تیئیسواں مغالطہ

"**انا مقفی**" حضرت ابوموسیٰ اشعری کی روایت میں ہے کہ آپ نے اپنا نام مقفی بتایا ہے' جس کا مفہوم یہ ہے کہ انبیاء آپ کے بعد آئیں گے وہ حضور کے مقفی ہوں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

گے اور پیرو کہلائیں گے اور حضور ان کے مطاع اور مقفی ہوں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبوت کا سلسلہ جس طرح پہلے جاری تھا اسی طرح اب بھی جاری ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ مقفی اسم مفعول ہے جو بہ شہادت آیت ﴿ **وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ** ﴾ ماضی کی تحویل میں آکر **الذی قفی بہ** کے معنی دیتا ہے' کہ آپ سب کے آخر لائے گئے ہیں۔ ورنہ مستقبل کے معنی میں اگر اس کی تحویل کیا جائے تو یوں ہوگا کہ "**الذی سوف یقفی بہ**" وہ نبی کہ جس کو بعد میں بھیجا جائے گا اور یہ معنی غلط ہے' کیونکہ آپ نبی ہوکر مبعوث ہو چکے تھے۔ اور اگر یہ تحویل کی جائے کہ "**الذی یقفی بالغیر بعدہ**" کسی غیر کو آپ کے تابعدار بنا کر بھیجا جائے گا تو متدل کا مطلب تو پورا ہو جائے گا لیکن مقفی کا لفظ ایسی تحویل وتبدیل کو برداشت نہیں کرتا۔ اس لئے یہ استدلال بالکل عربی زبان سے ناآشنائی کی وجہ سے غلط ہے۔

چوبیسواں مغالطہ

"**خاتَم**" بمعنی مہر اور "**خاتِم**" بمعنی مہر اور ختم کرنے والا۔ جاراللہ زمخشری، ابو حیان اور ابوعبیدہ یہ تینوں **خاتَم** کو آخری قرار دیتے ہیں۔ مگر چونکہ اس پر کوئی عربی محاورہ پیش نہیں کرتے اس لئے معلوم ہوتا ہے انہوں نے اپنے عقیدہ کے مطابق یہ معنی کئے ہیں' جیسا کہ کوئی عیسائی **الکلمۃ** کا معنی حضرت مسیح کرے، تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ واقعی لغت میں بھی "**کلمۃ**" کا یہی معنی ہے۔ البتہ مفردات راغب میں یوں مذکور ہے کہ "**انہ ختم النبوۃ ای تمھا و کملھا**"۔ جس کی تائید حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی ہوتی ہے کہ حسنین کو ابوعبدالرحمٰن اسلمی **خاتِم النبیین** پڑھا رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا تھا کہ ان کو **خاتَم النبیین** پڑھاؤ۔ اب معلوم ہو گیا کہ تکمیل نبوت یہاں مراد ہے، انقطاع نبوت یہاں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مراد نہیں ہے۔ کیونکہ حسب ذیل تصریحات اجرائے نبوت کی تائید کرتی ہیں۔

۱.....انه صار کالخاتم الذی یتزینون به ویختمون به (فتح البیان، جلد سابع، ص ۲۸۲)

۲.....انه به ختموا فهو کالطابع لهم (بحر محیط)

۳.....ختم به النبیون فلا یوجد نبی یامره الله بالتشریع (شاہ ولی اللہ)

۴.....قالت عائشه رضی الله عنها خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعده وهذا لا ینافیه لانه اراد لا نبی ینسخ شرعه (مجمع البحار)

۵.....لا امکان للبخل فی المبدأ الفیاض (مرزا جان جانان)

۶.....حصول کمالات النبوة لا ینافی ختم الرسالة (مجدد الالف الثانی)

۷.....مطلق النبوة لم ترتفع (الیواقیت والجواهر)

۸.....انما نقطت نبوة ناسخة بعده لا ماهی تابعة له (فتوحات مکیة)

۹.....لو عاش ابراهیم لکان نبیا وکذا لو صار عمر نبیا لکان من اتباعه لا یخالف قوله خاتم النبیین کقوله لو کان موسیٰ حیا لما وسعه الا اتباعی کعیسیٰ وخضر والیاس علیہ السلام (ملا علی القاری)

اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن شریف کے تمام معانی جو آپس میں ایک دوسرے کے مخالف نہ ہوں قابل تسلیم ہیں. اس لئے خاتم کا معنی اگر 'تکمیل نبوت' یا 'زینت نبوت' بھی کئے ہیں تو ہم ماننے کو تیار ہیں مگر ساتھ ہی ہم آخر الانبیاء بھی تسلیم کرتے ہیں اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ خاتم سے ''آخر الانبیاء'' مراد نہ لیں کیونکہ لانبی بعدی میں اس کی تشریح موجود ہے۔ غیر مسلم کی تصریحات آپا کو آخر الانبیاء تسلیم کرتی ہیں اور آج تک اجماع امت میں یہی چلا آ رہا ہے کہ جس نے آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا اس کا خاتمہ کیا گیا۔ اس واسطے جو شہادتیں اوپر لکھی گئی ہیں ان کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ حضور علیہ السلام کے بعد

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کوئی اور بھی نبی آسکتا ہے۔ کیونکہ

ا۔۔۔۔ **انما الاعمال بخواتیمھا، اعطیت خواتیم البقرۃ** میں "**خاتم**" کو خود حضور علیہ السلام نے آخر کے معنی میں لیا ہے۔ ﴿**رَحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتَامُهٗ مِسْکٌ**﴾ وغیرہ میں متعدد جگہ قرآن شریف میں خدا نے اس کو 'بندش' یا 'انقطاع' کے مفہوم میں استعمال کیا ہے۔ اس لئے زمخشری وغیرہ نے یہی معنی لیا ہے۔ تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے اپنے اعتقاد سے یہ معنی گھڑ لئے ہیں۔

۲۔۔۔۔ "مفردات الراغب" نے اگر تکمیل نبوت کا معنی کیا ہے تو اس کو 'خاتم' بمعنی 'آخر' سے بھی انکار نہیں ہے۔

۳۔۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسنین کو اگر خاتم تلقین کیا ہے تو اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ آپ حضور کو آخر الانبیاء نہیں مانتے تھے کیونکہ "**خاتم الشیء اخرہ**" ایک عام محاورہ ہے۔

۴۔۔۔۔ فتح البیان، بحر محیط اور شاہ ولی اللہ نے اگرچہ مہر کا معنی کیا ہے مگر پھر بھی اس سے تکمیل کے رنگ میں آخری نبوت ہی مراد لی ہے۔

۵۔۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے "**لانبی بعدی**" سے "**لا نبی خارج**" سمجھا تھا اس لئے اس قول سے منع کرتی تھیں، ورنہ اگر **لانبی مبعوث بعدی** سمجھتیں تو کبھی انکار نہ کرتیں۔ انکار کی وجہ بھی نزول مسیح کا قول تھا۔

۶۔۔۔۔ علامہ شعرانی، ابن عربی، مرزا جان جاناں، حضرت مجدد اور ملا علی قاری یہ تمام حضرات انقطاع نبوت کے قائل تھے اور اجراء کمال نبوت سے مراد ان حضرات کی صرف فیوض محمدی ہے، ورنہ یہ مطلب نہیں ہے کہ نبوت بھی جاری ہے۔ لیکن ان کا یہ قول البتہ مشتبہ ہے کہ اگر کوئی نبی ہوگا تو حضرت مسیح کی طرح تابع شریعت نبوی ہوگا اور مخالف یا ناسخ شرع محمدی نہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوگا۔ اس قول سے مرزا صاحب نے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہا ہے کہ میں بھی تابع نبی ہوں۔ مخالف نبی نہیں ہوں' تا کہ شریعت کو منسوخ کروں۔ لیکن مرزا صاحب پھر بھی حق بجانب نہیں ہے کیونکہ اسلام میں تابع نبی ایک نمونہ نزول مسیح تسلیم کیا گیا ہے جو مرزا صاحب کی تابعداری کے بالکل خلاف ہے۔ اگر ان بزرگوں کو یہ معلوم ہوجاتا کہ تابعداری کا ایک یہ معنی بھی ہے کہ ظلی طور پر اور تناسخ کے طریق سے خود حضور انور ﷺ کو دوسری دفعہ پیدا کیا جا سکتا ہے تو وہ کبھی اپنے بیان کو مشتبہ نہ چھوڑتے۔

پچیسواں مغالطہ

"لانبی بعدی" میں ایسی ہی نفی ہے کہ جیسی لاصلوۃ لجار المسجد الا فی المسجد. اذا هلک کسری فلا کسری بعده وانها هلک قیصر بعده

پس جس طرح مسجد کے ہمسایہ کی نماز دوسری مسجد میں جائز ہے، اگر چہ خالی نقص سے نہیں اور کسریٰ وقیصر کی سلطنت بعد میں بھی قائم رہی اگر چہ کمزور حالت میں تھی اسی طرح نبوت بھی آپ کے بعد باقی رہ سکتی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر انقطاع نبوت کے بیرونی دلائل نہ ہوتے کہ جن کو یہود ونصاریٰ نے بھی تسلیم کیا ہے تو یہ حدیث قابل تاویل تھی مگر اب اگر تاویل کر کے اجرائے نبوت کا قول کیا جائے تو سب سے پہلے فیصلہ جات اسلامیہ کے رو سے ملحد یا مرتد اور زندیق اور تابع بن کر واجب القتل بننا پڑتا ہے اور انسان کو کچھ شرم بھی تو چاہیے' آخر اجماع امت بھی تو کوئی چیز ہے۔ تمام اہل اسلام کے مقابلہ میں صرف اپنی رائے کو صحیح ماننا کتنا بڑا ظلم ہے ''صلوۃ الجار'' میں کوئی تصریح موجود نہیں ہے۔ کہ انسان اپنے گھر نماز نہیں پڑھ سکتا' بلکہ نوافل کا گھر پڑھنا ہی بہتر ہے۔ اس لئے اس جگہ صلوۃ سے مراد فرائض ہیں۔ کیونکہ مسجد

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں جماعت ہوتی ہے گھر میں پڑھے گا تو اس کو ثواب جماعت نہیں ملے گا۔ اور یہ کہنا غلط ہے کہ قیصر و کسریٰ حضور ﷺ کے بعد بھی رہے' کیونکہ فارس کی سلطنت کسریٰ کے مرنے سے برباد ہو گئی تھی اور قیصر روم ملک شام سے نکل کر روم کے کسی گاؤں میں مسلمانوں سے پناہ گزین ہو گیا تھا اور عرب سے اس کی سلطنت بھی نیست و نابود ہو گئی تھی۔ **ھکذا فسرہ النووی رحمۃ اللہ علیہ**

چھبیسواں مغالطہ

تفسیر درمنثور میں ﴿ وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَھُنَّ ﴾ کی تشریح میں **فی العدد** لکھا ہے کہ زمینیں بھی سات ہیں۔ بقول ابن عباس ان میں بھی انبیاء کا سلسلہ آدم علیہ السلام سے حضرت محمد ﷺ تک موجود ہے۔ پس خاتم النبیین سے اگر یہ مراد ہو کہ آپ کے سوا آپ کے زمانہ میں یا بعد کوئی نبی نہیں ہے تو یہ سلسلہ انبیاء باطل ہو جائے گا، اس لئے اجرائے نبوت صحیح ہوا۔

جواب یہ ہے کہ ہماری زمین کا تعلق دوسری زمینوں سے نہیں ہے اس لئے ہر ایک زمین کے احکام مختلف ہو سکتے ہیں اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ بعض کے نزدیک اسرائیلیات میں شمار ہوتی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اس میں یوں وارد ہوا ہے کہ **فیھا محمد کمحمدکم** جس کا مطلب یہ ہے کہ سات زمینوں میں بھی محمد ﷺ ہیں اور وہ بھی اپنی زمین میں خاتم النبیین ہیں۔ تو زیادہ سے زیادہ یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ خاتم النبیین مجموعی طور پر سات ہیں اور اس امر میں سب شریک ہیں کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا اور اس میں کوئی ہرج نہیں۔ ہاں اگر یہ ثابت ہو جائے کہ دوسرے خاتم النبیین کے بعد یہ سلسلہ نبوت جاری ہے تو ہماری زمین میں بھی شبہ کی گنجائش ہوگی' لیکن حسب تحقیق مفسرین یہ امر بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ دوسرے خاتم النبیین بھی یا تو حضور ﷺ سے پہلے ہو گزرے ہیں اور یا اگر ہم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

عصر تھے تو آپ کے تابع ہو کر رہے تھے۔ مگر حضور ﷺ کی وفات کے بعد ان کا وجود نہیں ملتا کیونکہ آپ کی نبوت حسب تحقیق اہل اسلام جن وانس اور **کافۃ الناس** کے لئے تھی، کہ جس میں تمام **سبع ارضین** کے باشندے بھی شامل ہے اس لئے حضور ﷺ آخری نبی ٹھہرے، تو تمام زمینوں میں بھی بعثت انبیاء بند کر دی گئی ہے۔

ستائیسواں مغالطہ

خاتم النّبیین کے بعد "**کلھم**" کا لفظ نہیں ہے اس لئے یہاں بعض الانبیاء مراد ہیں۔

جواب **لا نبی بعدی** نے "**کلھم**" کا مفہوم ادا کر دیا ہے کیونکہ نبی سے بڑھ کر وحی کا مفسر نہیں ہو سکتا۔

۱۰.....تصریحات ختم نبوت فی الحدیث

حضور نبی اکرم ﷺ کے آخری نبی ہونے میں امت کا اتفاق ہے۔ جس کی تصدیق نزول آیت "**وخاتم النّبیین**" سے پہلے اور پیچھے ہر طرح پایۂ یقین تک پہنچ چکی ہے مگر تاہم رفع شکوک کیلئے لکھا جاتا ہے کہ

اول: یہ کہ مغالطہ ۹،۸ میں یہود و نصاریٰ کی تصریحات موجود ہیں کہ جن میں حضور ﷺ کو صاف لفظوں میں **اخر الانبیاء** کے عنوان سے آخری نبی یقین کیا گیا تھا اور کسی قسم کی تاویل وہاں نہیں کی گئی تھی۔

دوم: یہ کہ جس قدر مغالطات کے جواب لکھے گئے ہیں ان میں بھی یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضور ہی آخری نبی ہیں اور آپ ہی کو خاتم النّبیین قرار دیا گیا ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سوم: یہ کہ جو کچھ اسلامی فیصلہ جات لکھے گئے' وہ بھی اسی بنیاد پر ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا ہے' جو مدعی نبوت ظاہر ہوئے تھے خواہ کسی رنگ میں تھے' ان کو واجب القتل سمجھا گیا۔

چہارم: ذیل کی تصریحات نبویہ جو خود حضور ﷺ نے فرمائی ہیں وہ بھی ثابت کرتی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور خاتم النبیین کا وہی معنی صحیح ہے جو اہل اسلام نے سمجھا ہے، نہ وہ معنی جو مرزائیوں نے گھڑ لیا ہے۔

مسلم و بخاری: حدیث اللبنۃ : **فکنت انا سددت موضع اللبنۃ** میں ہی آخری اینٹ قصر نبوت ہوں! کیا اب وہ ٹوٹ گئی تھی کہ مرزا صاحب نے وہ کمی پوری کی یا کہ مرزائی اینٹ اس سے بہتر تھی؟

مسلم و بخاری: حدیث سیاسۃ الانبیاء: **کلما ھلک نبی خلفہ نبی و انہ لانبی بعدی** (ابوہریرہ) بنی اسرائیل میں انبیاء حکمران رہے، جب ایک مرتا تو دوسرا پیدا ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس جگہ بندش الفاظ نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ کے خلفاء نبی قطعاً نہیں ہو سکتے۔

ترمذی و ابوداؤد: **خلافۃ النبوۃ ثلاثون عاما**، میرے بعد خلافت راشدہ تیس سال ہوگی پھر سلطنت میں تبدیلی ہو جائے گی اس میں حضور ﷺ نے نبوت کو جاری نہیں کیا (سفینہ)

نسائی و ابوداؤد: **لیس یبقی من النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ**، اب صرف رؤیائے صالحہ ہی باقی ہیں، نبوت باقی نہیں رہی۔ (ابوہریرہ)

کنز العمال: **انا مکتوب عند اللہ خاتم النبیین** میں خدا کے نزدیک آخری نبی لکھا جا چکا ہوں اور یہ فیصلہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بھی پہلے کا ہے۔ (عرباض بن ساریہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مشکوٰۃ: انا خاتم النبیین ولا فخر، میں آخری نبی ہوں اور یہ واقعیت ہے کوئی فخریہ یا تعریفی لفظ نہیں ہے۔ (جابر)

(مرزائی خوب غور کریں کیونکہ وہ اسے تعریفی لفظ ہی سمجھتے ہیں)

درمنثور: و محمد نبی و هو خاتم النبیین۔ مردہ سے سوال ہوتا ہے تو وہ اقرار کرتا ہے کہ حضور ہی میرے پاک نبی ہیں اور حضور ہی خاتم الانبیاء اور آخری نبی ہیں۔ (تمیم الداری)

کنزالعمال: حدیث نزول آدم فی الهند: قال جبریل اخر ولدک من الانبیاء حضرت آدم ہندوستان میں اترے تو آپ کو وحشت ہوئی۔ پھر جبریل نے اذان کہی اور محمد رسول اللہ کہا حضرت آدم نے کہا کہ وہ کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ آپ کی اولاد میں سے آخری نبی ہے۔ (ابو ہریرہ)

نوٹ: لنکا میں قدم آدم کی زیارت گاہ مشہور مقام ہے جس کی تصدیق اس حدیث سے ہوتی ہے۔

احمد: حدیث التودیع لانبی بعدی اطیعوا ما دمت فیکم۔ حضور نے دنیا سے دل برداشتہ ہو کر فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اس لئے جب تک میں تم میں موجود ہوں اطاعت کرو۔ (ابن عمر) اس حدیث سے بروز ثانی کا مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ وہ باطل ہے ورنہ ایسے موقع پر آپ ضرور امید دلاتے۔

حدیث الشفاعة: انت رسول اللہ وخاتم النبیین قیامت کے دن حضرت مسیح علیہ السلام کے پاس سے ناامید ہو کر آپ کے پاس عرض کریں گے کہ آپ آخری نبی ہیں آپ ہی ہماری سفارش کریں۔ (ابو ہریرہ)

مشکوٰۃ: حدیث قرب القیامة: انا و الساعة کهاتین حضور ﷺ نے دو انگلیاں اٹھا کر فرمایا کہ میں اور قیامت ان دونوں کی طرح مقدم و موخر ہیں۔ (انس) درمیان میں اگر کوئی نبی ہوتا تو حضور یوں کہنے کا حق نہیں رکھتے تھے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ترمذی: لوکان بعدی نبی لکان عمر اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوتے۔ (عقبہ بن عامر) اس حدیث میں اگر مرزا صاحب اہل نبوت ہوتے تو ضرور ان کا نام ہوتا۔

حدیث انقطاع نبوت: ان الرسالة و النبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی و لا نبی چونکہ بعثت انبیاء کا سلسلہ بند ہو چکا ہے اس لئے میرے بعد نہ کسی قسم کا نبی آ سکتا ہے اور نہ کسی قسم کا رسول۔ (انس بن مالک) لا نفی جنس نے بروز کو روک دیا ہے۔

ابن ماجہ: ذهبت النبوة و بقيت المبشرات نبوت چلی گئی اور رؤیائے صالحہ رہ گئیں۔ (ام کرز)

ابن ماجہ: انا اخر الانبياء وانتم اخر الامم- میں آخری نبی ہوں اس لئے تم آخری امت ہو۔ (ابو امامہ)

ترمذی: حدیث استخلاف علی: لا یکون بعدی نبی- آپ کو حضور ﷺ نے ایک موقع پر اپنا خلیفہ بنایا تو آپ نے کہا کہ لوگ مجھے کیا نہیں گے؟ (کہ میں جنگ میں شریک ہونے کے قابل نہیں رہا) تو حضور نے فرمایا کہ کیا تم کو یہ منظور نہیں ہے کہ موسیٰ کے بعد ہارون کی جگہ ہو مگر فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آنے کا۔ (حضرت جابر)

مسلم: حدیث الدجاجلة: سيكون فی امتی كذابون ثلثون كلهم يزعم انه نبی انا خاتم النبيين لا نبی بعدی (ثوبان) اس حدیث میں بجز ش الفاظ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ مرزا صاحب کی نبوت صحیح نہ تھی۔ قال فی الفتح ليس المراد من ادعى النبوة مطلقا فانهم لا يحصون كثرة لكون غالبهم عن جنون او سوداء بل المراد به من له شوكة- مرزا صاحب بھی مراقی تھے۔

حدیث التفضیل: ختم بی النبیون مجھے فضیلتیں دی گئی ہیں جن میں سے ایک یہ کہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے آنے سے نبی ختم کئے گئے۔ (ابو ہریرہ) نبوت جاری رہے تو آپ کی فضیلت کیا رہی؟

بخاری: لم یبق من النبوۃ الا المبشرات (ابو ہریرہ) اور مسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہی لفظ حضور ﷺ کی مرض موت میں مروی ہیں جس سے ثابت ہوا کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی محکم ہے۔

مسلم: انا اخر الانبیاء ومسجدی اخر المساجد (عبد اللہ بن ابراہیم) وعند النسائی خاتم الانبیاء وخاتم المساجد انا محمد واحمد والمقفی (ابو موسیٰ اشعری) قال النووی المقفی ھو العاقب (آخری نبی)

بخاری: انا العاقب الذی لیس بعدہ نبی (جبیر بن مطعم)

منتخب کنز العمال وطبرانی: قال فی خطبۃ یوم حجۃ الوداع ایھا الناس انہ لا نبی بعدی ولا امۃ بعدکم (ابوامامہ)

احمد: فی امتی کذابون دجالون سبعۃ وعشرون منھم اربع نسوۃ وانی خاتم النبیین لا نبی بعدی (حذیفہ)

طحاوی: انہ کذاب من ثلثین کذابا یخرجون قبل الدجال لوگوں نے مسیلمہ کے متعلق گفتگو کی تو آپ نے فرمایا کہ یہ بھی تیس کذاب میں سے ایک ہے۔ (ابوبکرہ)

بیہقی ودیلمی ابن کثیر: لا نبی بعدی ولا امۃ بعد امتی (ضحاک وابن وائل) انی جعلتھم اخر الامم۔ (انس)

ابوحبان فی کتابہ: اول الانبیاء ادم واخرہ محمد ۔ (ابوذر)

ابن کثیر ودر منثور: کنت اول النبیین فی الخلق واخرھم فی البعث ۔ (ابوہریرہ)

کنت اول الناس فی الخلق واخرھم فی البعث ۔ (قتادہ)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کنزالعمال: ذھبت النبوۃ لا نبوۃ بعدی الا المبشرات–(انس وحذیفہ)

طبرانی،درمنثور،ابن جریر،احمد: انہ لانبی بعدی (علی ابن عباس،عمر،جبشی بن جنادہ،اسماء بنت عمیس،مالک بن حسن،عقیل بن ابی طالب،عبداللہ بن عمرو)

کنزالعمال: انا مقفی والحاشر والماحی والخاتم والعاقب (ابن عباس وابوموسیٰ وابوطفیل) انما بعثت فاتحا وخاتما (ابوقتادہ) انی خاتم الف نبی اذا کثر (جابرو ابوسعید)

الحاکم کنزالعمال: فیقول قوم نوح امتک اخر الامم (وھب بن منبہ،معاذ) نحن اخر الامم (ابن عباس) نحن الأخرون السابقون (ابوہریرہ) نحن اخیرھا واخیرھا (بھز بن حکیم)

المختصر للطحاوی: لا وحی الا القران (ابن عباس) اس لئے مرزا صاحب کی وحی باطل ٹھہری۔

کنز،طبرانی،فتح: یا عم انک خاتم المھاجرین فی الھجرۃ کما انا خاتم النبیین فی النبوۃ (ابن شھاب) قال انصب انت خاتم النبیین (عمر بن الخطاب، عائشہ،ابوہریرہ) یقول عیسٰی ابن مریم ان محمدا خاتم النبیین قد حضر الیوم فی المحشر (ام ہانی) یقولون فتح اللّٰہ بک و ختم (سلمان رضی اللہ عنہ)

شرح الشفاء،مدارج النبوۃ: عرض علی النبی ﷺ حمار یسمّی یزید بن شھاب فقال ان کثیرا من اولادی صاروا مراکب الا نبیاء فلم یبق منھم الا انا ومن الانبیاء الا انت فادخلنی فی مراکبک، قال فی غیاث اللغات وبحر الجواھران من الحمیر ما ھو طویل الاذان، یعظمہ النصاریٰ لانہ کان من مراکب المسیح ابن مریم۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تسمية نبينا خاتم الانبياء لان الخاتم اخر القوم (كليات ابى البقاء)

خاتم النبيين اى اخرهم (لسان العرب) وهكذا فى القاموس وشرحه تاج العروس وفى مفردات الراغب تمها بمجيئه.

وفى ابن كثير والبيضاوى عن ابن مسعود لكن نبينا ختم النبيين. وكذلک يدل عليه قوله تعالى ﴿اكملت لكم دينكم﴾ عند ابن كثير ﴿انى رسول الله اليكم جميعا﴾ ﴿وما ارسلناک الا كافة للناس﴾ ﴿الارحمة للعلمين﴾ الذى ختم النبوة وطبع عليها فلا تفتح لاحد بعده (ابن جرير) فمن رحمة الله وتشريفه لمحمد انه ختم النبيين (ابن كثير) ثم قال اذا كان لا نبى بعده فلا رسول بالطريق الاولى لان الرسول اخص من النبى (ابن كثير) انه خاتم الانبياء والمرسلين (زرقانى شرح مواهب) معنى وقوله اخر الانبياء لاينبأ احد بعده وعيسىٰ ممن نبى قبله فلا اشكال (زمخشرى) يلزم من كونه خاتم النبيين خاتم المرسلين (سيد محمد آلوسى فى روح المعانى) لانبوة بعده اى لا معه (خازن) لاينبأ احد بعده (مدارک) وكذا صرح به الفخر الرازى فى تفسيره: ﴿لانذركم به ومن بلغ﴾ لمن كان حيا فى زمنه ومن يولد بعده (ابن كثير) هذا الدين كمال الى يوم القيمة كما قال تعالى ﴿اليوم اكملت لكم دينكم﴾ ﴿لانذركم به ومن بلغ﴾ قال كعب من بلغه القران فقد ابلغه محمد (ابن كثير) ﴿ومن يكفر به من الاحزاب فالنار موعده﴾ اى الناس كلهم الى يوم القيمة فان اسلموا فقد اهتدوا.

قال السيوطى فى الخصائص الكبرى عن زياد بن لبيد كان على بعض اطام المدينة اذ سمع يا اهل يثرب قد ذهبت نبوة بنى اسرائيل هذا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نجم قد طلع بمولد احمد اخر الانبیاء مهاجرة الی یثرب وعن زید بن عمر وبن نقیل انی بلغت البلاد اطلب دین ابراهیم وکل من اساله من الیهود والنصارٰی والمجوس یقول هذا الدین وراء ک وینعت النبی ویقول لم یبق نبی غیره. وعن عمر وبن حکم حدثنی بعض عمومتی ان ورقة کانت عنده یتوارثونها فی الجاهلیة. فلما قدم النبی ﷺ المدینة اتوه بها واذا فیها بسم اللّٰه وقوله الحق. وقول الظلمین فی تباب. هذا الذکر لامة تاتی اخر الزمان الخ. قال الشعبی فی مجلة ابراهیم علیہ السلام یاتی النبی الامی الذی یکون خاتم الانبیاء. وعن محمد بن کعب القرظی اوحی اللّٰه الی یعقوب انی ابعث النبی الذی تبنی امته هیکل القدس وهو خاتم الانبیاء اسمه احمد. وعن کعب الاحبار قال دانیال البخت نصر فی تعبیر رؤیاه اما الحجر فدین اللّٰه یقذف به هذه الامة فی اخر الزمان لیظهر علیها.

قال ابونعیم فی دلائل النبوة قال موسٰی انی اجد فی الالواح امة هم الاخرون رب اجعلهم امتیقال تلک امة محمدﷺ وعن کعب قال ان ابی کان من اعلم الناس بالتوراة لما حضر الموت قال انی حبست عنک ورقتین فیهما نبی یبعث قد اظل زمانه (الی اخر ما قال) ثم نظرت فیهما اذا فیهما محمد رسول اللّٰه خاتم النبیین لانبی بعده.

قال فی الکنز قال ابو بکر الصدیق عند وفات النبی فقد نا الوحی والکلام من عند اللّٰه وعن انس قال ابو بکر لعمر انطلق بنا نزورام ایمن کما کان یزورها النبی فاتیاها فوجداها تبکی وتقول ان خبرالسماء قدانقطع عنا. وفی شمائل الترمذی عن علی کان بین کتفی النبی خاتم النبوة وهو خاتم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

النبیین وفی نهج البلاغة عن علی عند غسله بابی انت وامی لقد انقطع بموتک مالم ینقطع بموت غیرک من نبوة الانبیاء واخبار السماء.

قال الحافظ ابن قیم فی کتابه الفرقان لم یکن النبی محتاجا الی غیره فی النبوة لا الی نبی سابق ولا الی نبی لاحق. وعن الراغب الاصفهانی مثله فی مفرداته. وعن ابن حزم فی النحل والملل وجب الاقرار بان وجود النبوة بعد النبی ﷺ باطل لا یکون البتة.

١١......مرزا صاحب اوران کے اپنے ذاتی دعاوی

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مرزا صاحب اپنی نبوت منوانے میں کامیاب نہیں ہو سکے بلکہ اسلامی تصریحات نے ان کو نہ صرف غلط قرار دیا ہے بلکہ ان پر دس فرد جرم بھی لگا دیئے ہیں کہ جن کی وجہ سے آپ ہی خارج از اسلام بن گئے ہیں۔ اور کسی وجہ سے اہل اسلام سے موالات کرنے کے مجاز نہیں رہے۔ اب ذیل میں مرزائیوں کے وہ دعاوی بیان کئے جاتے ہیں کہ جن کے رو سے مرزا صاحب کو مہدی یا مسیح محمدی ثابت کیا جاتا ہے جو سرتاپا غلط ہیں۔

''پہلی دلیل''

معراج دین احمدی نے ''سیرت المسیح'' میں لکھا ہے کہ قادیان اصل میں کدعہ کا بگڑا ہوا ہے اور اسی گاؤں میں ظہور مہدی ہونا قرار پایا ہے۔ اور مرزا صاحب اپنے ازالہ، ص/۱۲۳ پر لکھتے ہیں کہ ''شاہان دہلی کی طرف سے ہمارے مورث اعلیٰ کو (دریائے بیاس کے پاس ماجھ کے علاقہ میں) قضاء کا عہدہ ملا ہوا تھا کہ جس کی وجہ سے وہ قاضی ماجھی کہلاتے تھے اور گاؤں کا نام اصل میں تو اسلام پور تھا مگر لوگ قاضیاں ماجھی بھی کہتے تھے اور جب وہ قضا چھوٹ گئی تو صرف قاضیاں رہ گیا۔ پنجابی تلفظ نے اس کو (ض کی جگہ د بدل

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کر) قادیان بنا دیا۔" آخر میں کادیان کہنے لگے اور جب لوگوں نے مخالفت مذہبی کے زمانہ میں اس کو کید سمجھ کر غلام احمد کادیانی (کیدیانی) لکھنا شروع کیا تو بصرف از کثیر سرکاری کاغذات میں مرزائیوں نے قادیان لکھوایا۔ مگر مخالفین چونکہ وہی پرانی رٹ لگاتے رہے اور ماخذ قید کی طرف کسی کی توجہ نہ ہوئی' اس لئے قاضیان بنوانے کی کوشش نہ کی گئی۔ بہر حال اس بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ قول کہ یہ لفظ "کدعہ" کا بگڑا ہوا ہے، غلط ہے۔ اس کے علاوہ مرزا صاحب اپنے ضمیمہ ص/۴۱ میں لکھتے ہیں مہدی اس گاؤں سے نکلے گا کہ جس کا نام کدعہ ہے (معرب قادیان) خدا اس مہدی کی تصدیق کرے گا اور خدا اس کے دوست جمع کرے گا جو تین سو تیرہ (۳۱۳) عدد اہل بدر کے مساوی ہوں گے اور ان کے نام بقید سکونت وولدیت پورے طور پر ایک فہرست مطبوعہ میں درج ہوں گے۔ بحمد اللہ یہ پیشینگوئی میرے حق میں پوری ہوئی۔

اس عبارت میں قادیان کو معرب تصور کرنا اور اصل لفظ "کدعہ" قرار دینا دو وجہ سے غلط ہے۔ "اول" یہ کہ بقول خود مرزا صاحب قادیان کو قاضیاں ثابت کر آئے ہیں جو خاص عربی لفظ ہے۔ "دوم" یہ بقول خود قادیان کو بھی عربی بتاتے ہیں' چنانچہ اپنے ازالہ، ص/۷۶ میں لکھتے ہیں کہ کشفی طور پر میں نے اپنے بھائی غلام قادر مرحوم کو قرآن شریف پڑھتے دیکھا تھا' چنانچہ انہوں نے یہ آیت بھی پڑھی کہ "انا انزلناہ قریبا من القادیان" (ہم نے مرزا صاحب کو مسیح بنا کر قادیان کے قریب اتارا ہے کیونکہ یہاں کے لوگ چونکہ شریر النفس واقع ہوئے ہیں اس لئے پہلے نوشتوں میں شاید اس کو دمشق سے تعبیر کیا گیا ہے او ر دمشق چونکہ یزیدیوں کی جگہ ہے، ظہور امام مہدی وہاں نہیں ہوا بلکہ قادیان کے قریب مشرقی کونہ میں جہاں مرزا صاحب کا موروثی مکان ہے وہاں ہوا) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیان عربی لفظ ہے کہ جس کو استعارہ کے طور پر "دمشق" بھی کہتے تھے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

باوجود اس قدر غلط لکھنے کے پھر مرزا صاحب اس کے بعد لکھتے ہیں کہ ''باغ داد بگڑ کر بغداد ہوا، لودی آنہ بگڑ کر لودھیانہ، امرت سرا نبر سر، کاشمیر کشمیر، اور بکہ سے مکہ ہوا۔ بلکہ یثرب بیار ابدل کر مدینۃ النبی، طابہ اور طیبہ وغیرہ بن گیا اور اندر پرست شاہ جہاں کے زمانہ میں دہلی بنا، پھر آجکل ''دلی'' کہتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کا غالب گمان یہی تھا کہ قادیان کدعہ ہی تھا۔ لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ واقعی کدعہ مقام ظہور امام ہے یا کوئی اور دوسری بستی ہے جس سے مراد قادیان لینا بالکل غلط ہے؟ اس لئے جب ہم بھائیوں کی تحریرات دیکھتے ہیں تو اور بھی یقین ہو جاتا ہے کہ قادیان کدعہ سے مراد نہیں ہو سکتا کیونکہ اول تو مقام ظہور ''کرعہ یا کراع'' ہے جس کی اصلیت حج الکرامۃ ص ۳۵۸ میں کو، لکھی ہے جو فارس میں ایک بستی کا نام ہے۔ ہاں ''کدہ'' کادیان سے ملتا جلتا نظر آتا ہے مگر وہ بھی ''مرو'' کے مضافات میں ایک بستی کا نام ہے اور مرو خود خراسان میں داخل ہے، جو فارس کا ایک حصہ ہے اس لئے ''کد'' بھی فارس میں ہی ہوا، پنجاب میں نہ ہوا۔ کامل ابن اثیر، جلد ششم، تحت احوال ابن مقنع میں دیکھنے سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ ''کد'' یا ''کر'' فارس میں دو مقام ہیں فارس سے باہر نہیں ہیں۔ اور فارس دمشق سے مشرق میں واقع ہے۔ اس لئے جن روایات میں آیا ہے کہ مہدی کا ظہور شرقی دمشق سے ہوگا اس سے مراد بھی خراسان ہی ہے (دیکھو حج ص ۴۰۸) اب مرزا صاحب کا یوں تاویل کرنا کہ پنجاب بھی شرقی دمشق ہے بالکل بے بنیاد تاویل ہوگی۔ کیونکہ اس تاویل کی اس وقت ضرورت تھی جبکہ دمشق کے قریب ترین مواضع میں ہمیں ''کر'' یا ''کد'' نہ ملتے۔ مگر اب ان کی موجودگی میں قادیان کو مقام ظہور امام بنانا بالکل قرین قیاس نہ ہوگا۔

خود مرزا صاحب بھی اپنی تحریر میں اسی خیال کی تائید کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ مقام ظہور حسب تبادر ذہن وحسب تحقیق اہل اسلام قادیان نہیں ہے بلکہ کوئی اور مقام

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے جو دمشق سے قریب تر ہے۔

چنانچہ اپنے ازالہ، ص ر ۳۰ میں آپ ہی لکھتے ہیں کہ بہت ممکن ہے کہ خاص دمشق کے قریب سے ہی کوئی مہدی (مثیل مسیح) نمودار ہو جائے۔

اور ''احقاق الحق، ص ر ۴'' پر لکھتے ہیں کہ میں یہ نہیں کہتا کہ جس مسیح کی اسلام نے خبر دی ہے وہ میں ہی ہوں بلکہ بہت ممکن ہے کہ کوئی اور مسیح ہو کہ جس پر بغیر تاویل کے یہ اسلامی لفظ صادق آتے ہوں۔ اور تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی ضمیر بھی آپ کو تاویل بعید کے ارتکاب پر اندر ہی اندر ملامت کرتی تھی مگر تقدس مانع تھا اس لئے در پردہ اپنے قول کی تردید بھی کر گئے ہیں۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ واقعی مرزا صاحب نے اس غلطی کو محسوس کر لیا تھا کیونکہ لدھیانہ کے مضافات میں ایک اور قصبہ بھی قادیان کے نام سے مشہور ہے اور وہیں مرزا صاحب کا ہم عصر ایک گوجر قوم غلام احمد قادیانی نمبردار ہو گزرا ہے' جہاں مرزا صاحب کی تمام داستان سازی باطل ہو کر رہ جاتی ہے' کیونکہ یا تو وہاں بھی مرزا صاحب اپنے آباؤ اجداد کا قبضہ ثابت کر کے اپنے گاؤں کی وجہ تسمیہ جاری کریں اور یا یہ اقرار کریں کہ یہ لفظ دراصل ''کادی اور آں'' کلمہ نسبت سے مرکب ہے' جس کا مفہوم یوں نکلتا ہے کہ یہاں آرائیں قوم کے باشندے رہتے تھے، تاکہ دونوں گاؤں کی وجہ تسمیہ مشترکہ طور پر صحیح ہو سکے۔ ورنہ وہاں کا غلام احمد گجر بھی مرزا صاحب کے مقابلہ میں کھڑا ہو کر حق دار تھا کہ وہ بھی مسیح اور مہدی بنے۔ اور مرزا صاحب کا یہ دعویٰ غلط ہو جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صرف میں ہی ہوں کوئی دوسرا آدمی اس نام کا نہیں ہے۔ (ازالہ) اگر اسلامی روایات سے مقابلہ کیا جائے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ مقام ظہور امام کو قادیان قرار دینا سراسر جہالت ہے۔ کیونکہ قادیان کی بنیاد ۱۰۰۰ء ہجری میں پڑی ہے اور ''کرعہ'' کا مقام خود حضور ﷺ کے وقت موجود تھا۔ علی ہذا القیاس قادیان پنجاب میں ہے اور 'کرعہ' یا 'کراع' مقام ظہور عرب بلکہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یمن میں ہے۔ جیسا کہ ان تحریرات سے ثابت ہوتا ہے۔ کراع الغمیم موضع علی مرحلتین من مکة عند بئر عسفان ثم قال هو موضع بین مکة والمدینة (مجمع البحار، ج، ۳ ص، ۲۰۷) ثم قال مکة من تهامة وهی من ارض الیمن ولذا فقال الکعبة الیمانیة (بحار الانوار، جلد ثالث، ص، ۵۰۳) اور یہی قرین قیاس بھی ہے کہ امام صاحب یمن میں پیدا ہوں گے مدینہ میں حسب روایات پرورش پائیں گے اور مکہ میں ظاہر ہوکر بیعت لیں گے۔ بہر حال یہ استدلال بالکل کمزور ہے اور اس کی تائید میں اگر ۳۳ درجہ طول لے کر دمشق کی مشرق میں بنایا جائے تو اور مضحکہ خیز امر بن جاتا ہے کیونکہ تعیین حدود میں ہمیشہ ماحول قریب مراد ہوا کرتا ہے دور دراز کی حدود اربعہ مراد نہیں ہوئے۔ مرزا صاحب نے اپنے خیال میں 'کدعہ' اور 'قادیان' کو جواہر الاسرار قلمی کی تحریر پر بنیاد رکھ کر متحد بنا لیا تھا اور کسی کی نہ سنی۔ اسی طرح جب تین سو تیرہ (۳۱۳) مریدوں کی نوبت آئی تو وہ بھی پورے نہ ہوئے تو مجبوراً مردے مرید بھی اس فہرست میں شامل کرکے کام چلتا کیا۔ اور اس پیشینگوئی میں ذرہ خیال نہ کیا کہ یہ بھی شرط تھی کہ وہ مرید مہدی کے پاس جمع ہوں گے۔ بہر حال لے دے کر مسیح اور مہدی بن گئے اور چاروں طرف سے اظہار ناراضگی ملامت کے ووٹ اور تکفیری فتاوے شروع ہوگئے اور پیشینگوئی کے خلاف ذرہ بھر مقبولیت نہ ہوئی تو دوسری چال چل دی کہ مہدی کو لوگ کافر بھی کہیں گے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ مقبولیت عام تھی یا نفرت؟ تو خود فیصلہ ہو جائے گا کہ مرزا صاحب کہاں تک حق بجانب تھے۔

ع　　بدنام ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا؟

"دوسری دلیل"

﴿لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ ﴿ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ﴾ میں بتایا گیا ہے کہ صحابہ کا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک گروہ ابھی عرب سے نہیں ملا اور وہ گروہ ایک نبی کے ماتحت قرار پایا ہے جو خود محمد ہی ہوگا ورنہ یہ لوگ صحابہ میں داخل نہ ہوں گے۔ اور ''ترمذی'' میں مروی ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ عرب کے بدلہ میں دوسری قوم اسلامی خدمت کیلئے تیار ہوگی تو' حضور نے حضرت سلمان ؓ سے کہا کہ '' **لو کان الدین عند الثریا لناله رجال من ابناء فارس**'' اہل فارس دین کی خدمت کریں گے جو ثریا تک پہنچ کر ناممکن الحصول ہوگیا ہوگا۔ اور مرزا صاحب کا مورث اعلیٰ مرزا ہادی بیگ سمرقند سے نکل کر خراسان آیا تھا اور خراسان بقول حج ص ۳۵۸/ فارس میں داخل تھا کیونکہ سمرقند توران میں واقع ہے اور توران وایران دونوں فارس میں شامل تھے۔ یاقوت حموی لکھتا ہے کہ ع

علت سمرقند ان یقال لها زین خراسان جنة الکوثر

اگرچہ اس وقت یہ علاقہ فارس میں شامل نہیں رہا مگر بوقت تکلم ضرور شامل تھا اور ہادی بیگ ولد برلاس یزدجرد کی اولاد میں سے'' ساسانی'' کہلاتا تھا' جن کی ایک خاص قوم'' مغل'' قرار پائی تھی جس میں ترک بھی شامل ہوگئے تھے۔ تو اس سلسلہ نسب کو ساسانی، مغل اور ترک تینوں لقب حاصل ہوگئے تھے' مگر جب ہند میں آئے تو انہوں نے اپنا نسب نامہ فراموش کر دیا اور مرزا صاحب نے بذریعہ کشف والہام پھر یہ ثابت کیا کہ آپ اہل فارس یا اہل سمرقند مغل، ترک اور ساسان کی اولاد ہیں اور آپ پر وہ حدیث بھی صادق آگئی کہ **اذا رأیتم الرایات السود خرجت من خراسان فاتوها فان فیها خلیفة الله المهدی** (رواہ احمد عن ثوبان) جب خراسان میں تم کو سیاہ علم دکھائی دیں تو ان کے نیچے آجاؤ کیونکہ ان کے نیچے خلیفہ مہدی ہوگا۔ مرزا صاحب کا مورث اعلیٰ خراسان سے ہو گزرا تھا اگرچہ اس وقت علم موجود نہ تھے مگر کم از کم آدمی نکلے تو تھے اسی طرح مرزا صاحب بھی اگرچہ جسمانی طور پر وہاں موجود تو نہ تھے مگر (**باعتبار مایکون کے**) بحیثیت بذر اور تخم کے تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

موجود تھے بہر حال اس موقع پر ہوا پھر بھی سہارہ ہم کو مفید رہے گا۔

اس کا جواب یوں دیا گیا کہ **یستبدل قوما غیر کم** میں قوم کا لفظ وارد ہوا ہے اسی طرح اسی حدیث میں صحیحین کے نزدیک **رجال من ابناء فارس** وارد ہے۔ (ابو نعیم نے اپنی کتاب "حلیہ" میں بھی بروایت ابو ہریرہ **قوم من ابناء فارس** ہی لکھا ہے) خود مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں بحوالہ تحفہ گولڑویہ، ص ۲۴/ "**خذوا التوحید یا ابناء فارس**" ہی تسلیم کیا تھا اس لئے شخصی طور پر مرزا صاحب مراد نہیں ہو سکتے اور نہ ہی آپ کی قوم مراد ہو سکتی ہے، کیونکہ آپ کے مورث اعلیٰ تمر لنگ اور چنگیز خان مسلمانوں کی تباہی کے باعث ہوئے ہیں اور ان کی بدولت بغداد کی سلطنت اسلامیہ کا خاتمہ ہوا ہے۔ علاوہ بریں اگر براہین احمدیہ کے الہام ہی آپ کو القاب دینے میں کافی ہیں تو آپ کو ھامان اسلام بھی کہا جا سکتا ہے' کیونکہ وہاں یہ الہام بھی موجود ہے۔ **اوقد لی یاھامان**۔ آپ کا فارسی النسل ہونا بھی کسی تاریخی ثبوت پر مبنی نہیں ہے صرف الہام ہی الہام ہے جس کو بیرون حدود بیعت میں تسلیم کرنا گناہ عظیم تصور کیا گیا ہے، کیونکہ مرزائی مؤرخ بھی اس الہام کی تکذیب کرتے ہیں۔ چنانچہ معراج الدین نے "سیرت المسیح" میں آپ کو "برلاس" کی اولاد ثابت کیا ہے جو صرف مغل اور تیمور کے رشتہ دار قوم تھی۔ اور "عسل مصفّٰی، جلد دوئم ص ۴۵۲/" میں ہے کہ مرزا صاحب کے اسلاف سمر قند سے ہندوستان میں آئے تھے اور وہ سمر قند ان ایام میں تاتار چینی میں شامل تھا۔ اور خود مرزا صاحب کے الہام نے بھی اس کی تائید کی ہے کہ میری ایک دادی چینی نسل کی بھی تھی اور ایک دادی سید بھی تھی۔ (حقیقۃ الوحی، ص ۲۰۲) اس لئے وہ الہام غلط ہوا کہ مرزا صاحب فارسی النسل تھے' مگر تاہم مرزائی بدستور رٹ لگائے جاتے ہیں کہ آپ حضرت سلمان کی نسل سے مغل فارسی النسل تھے اگرچہ یہ ثابت نہیں کرتے کہ حضرت سلمان فارسی کب سمر قند میں آباد ہو گئے تھے اور کیا سلمان فارسی یزدجرد کی اولاد بھی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے اور یہ کہ کیا سلمان فارسی نے عرب سے ہجرت اختیار کر لی تھی اور یہ بھی نہیں سمجھتے کہ اس کے دو دعویدار اور بھی موجود ہیں۔

اول: حضرت امام اعظم کے تابعدار کہ جنہوں نے بطریق روایت ثابت کیا ہے کہ ایک روایات میں رجل من بناء فارس بھی وارد ہوا ہے جس سے مراد "سراج الامۃ" حضرت امام اعظم مراد ہے اور یہ دعویٰ حنفی مذہب میں تسلیم کیا جا چکا تھا' مگر مرزا صاحب نے اس دعویٰ پر بلاوجہ تورہ چنگیز خانیہ کے زیر ہدایت چھاپہ مارا۔

دوم: علی محمد باب مہدی ایران کے مرید مرزائیوں سے پہلے اس کے دعویدار بن چکے ہیں اس لئے مرزا صاحب کا دعویٰ تیسرے نمبر پر قابل سماعت نہیں ہوسکتا' کیونکہ احناف کے بعد ایرانیوں کے وجوہات ودعوے بہت پختہ اور سچے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ انکی بنیاد تاریخی شہادتوں پر ہے اور مرزا صاحب کا بیان صرف الہام پر مبنی ہے۔ بابیوں کا بیان ہے کہ مقام ظہور امام خاص ایران ہے کیونکہ حج الکرامۃ ص ۳۶۷/ ۳۶۷ اور ۳۸۳ میں مذکور ہے کہ امام صاحب اہل ایران سے لڑیں گے۔ (مگر مرزا صاحب نہ ایران گئے اور نہ وہاں لڑے) اور آپ کے اصحاب گو عجمی ہوں گے لیکن ان کی گفتگو عربی زبان میں ہوگی (اور مرزائی پنجابی میں بول چال کرتے ہیں اور عربی میں مرزا صاحب اس وقت خود طفل مکتب تھے تو مریدوں سے کیا توقع ہوسکتی ہے کہ عربی زبان میں روزمرہ کی گفتگو کریں جس کا وجود مرزا صاحب کے زمانہ میں بھی نہیں ملتا) اور ان کا محافظ ایک معصوم (نبی اور مسیح ایران) ہوگا جوان کی جنس سے نہ ہوگا اور عموماً اہل فارس ہی عجم سے مراد ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حاکم نے بروایت ابی ہریرہ لکھا ہے کہ اہل فارس کو ایک بہت بڑا حصہ اسلام کا دیا جائے گا۔ پس اس دلیل سے سید محمد علی باب مہدی ایران کی صداقت کا تسلیم کرنا مرزا صاحب کی صداقت سے بہتر ہوگا کیونکہ اس مسلک میں کسی تاویل بیجا کو نہیں لیا گیا اور حضرت باب شیراز میں ظاہر ہوئے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور آپ کے مرید سارے ہی ابناء فارس تھے' جنہوں نے خراسان میں سیاہ جھنڈے قائم کیے تھے اور اہل فارس نے ان کا مقابلہ کیا تھا اور یہ سب عجمی تھے ان میں ایک بھی عربی النسل نہ تھا۔

اسلام کے نزدیک چونکہ مقام ظہور امام کا فیصلہ خاص یمن قرار دیا گیا ہے اس لئے یہ کمزور بیانات تسلیم نہیں کئے گئے اور یہ کہنا پڑا ہے کہ ابناء فارس کی پیشینگوئی کا تعلق ظہور مہدی سے نہیں ہے بلکہ اس سے مراد صرف اتنی ہے کہ اسلام کی خدمت عرب کے بعد عجمی کریں گے اور خاص کر اہل فارس اس میں بہت حصہ لیں گے جیسا کہ تواریخ اسلامیہ سے ثابت ہوتا ہے۔

"تیسری دلیل"

﴿كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا﴾ میں نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو مثیل موسیٰ علیہ السلام قرار دیا گیا ہے۔ پس جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش چودہ صدی کے بعد ہوئی تھی اسی طرح ضروری ہے کہ مثیل موسیٰ (حضور انور ﷺ) کے بعد مثیل مسیح مرزا صاحب) کی پیدائش بھی چودہویں صدی میں ہو۔ چنانچہ مرزا صاحب اپنے ازالہ ص/۱۵۸ میں لکھتے ہیں کہ "غلام احمد قادیانی" کے اعداد تیرہ سو ہیں اور صرف میرا ہی دعویٰ کرنا یہ دلیل ہے اس امر کی کہ میں ہی اس صدی میں مسیح ہو کر آیا، ورنہ تم آسمان سے مسیح کو اتار لاؤ۔

اس کا جواب یہ ہے کہ

اول: تو یہی غلط بات ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضور انور ﷺ کے درمیان چودہ صدیاں یقیناً گزری تھیں اور اگر مان بھی لیں کہ کسی ایک روایت میں چودہ صدیاں ہی منق

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں تو مرزا صاحب بھی کسی ایک روایت میں جو بالکل بے اعتبار ہے مثیل مسیح بن جائیں گے کیونکہ حضور کے بعد چودہ صدیاں سن ھجری کے حساب سے لی جاتی ہیں اور حضور ﷺ سے پہلے یہ سنہ موجود نہیں تھا' اسلئے یہ کیسے یقیناً معلوم ہوسکتا ہے کہ ماقبل و مابعد کی چودہ صدیاں مقدار میں یکساں ہوں گی۔ علاوہ اس کے سنہ ہجری کا آغاز بھی ''محرم'' سے ہوا ہے، حالانکہ ہجرت ربیع الاول میں ہوئی تھی' اس لئے یہ حساب بھی تخمینی بنتا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان مختلف بیانات سے ثابت ہوتا ہے کہ چودہ صدیاں نہ تھیں بلکہ سولہ صدیاں تھیں یا کچھ کم و بیش۔ بہر حال پندرہ صدیاں یقینی نہیں ہیں۔ جیسا کہ ذیل کی روایات سے ثابت ہوتا ہے۔

۱.....تولد موسیٰ علیہ السلام ۲۴۳۳ عبری وجود عالم۔ تولد المسیح علیہ السلام ۴۰۰۰ والفرق ۱۵۶۷

۲.....تولد موسیٰ علیہ السلام ۳۸۱۹ سیپ ٹواجنٹ۔ تولد المسیح علیہ السلام ۵۳۸۶ والفرق ۱۵۶۷

۳.....تولد موسیٰ علیہ السلام ۲۷۴۵ سامریہ۔ تولد المسیح علیہ السلام ۴۳۰۵ والفرق ۱۵۶۰

۴.....بعض کا خیال ہے کہ تولد موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام کا باہمی فرق ۱۵۷۱ سال ہے۔

۵.....احسن امروہی تفسیر غایۃ البرہان کے مقدمہ میں بعثت موسیٰ و عیسیٰ کا باہمی فرق ۱۴۸۱ سال لکھتے ہیں۔

۶.....''تبیین الکلام'' ج ۱/، میں ہے کہ ان دونوں کے درمیان بعثت کی رو سے ۱۵۲۱ سال کا فرق ہے۔

۷.....نواب صدیق لکھتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۱۸ صدی میں تھے۔

۸.....ٹامس رابنسن تورات فارسی کے خاتمہ پر لکھتے ہیں کہ سب کا اتفاق ہے کہ میلاد مسیح اور بعثت ابراہیم کے درمیان ۱۹۲۱ سال کا فرق ہے اور یہود و نصاریٰ کا اس پر اتفاق ہے کہ موسیٰ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ السلام کی بعثت ابراہیم کے بعد ۳۴۶ سال میں ہوئی ہے۔جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ میلاد مسیح میلاد موسیٰ کے ۱۵۷۱ بعد میں ہوا۔

۹..... مرزا صاحب اپنے ازالہ کے ص ۱۱۵ پر لکھتے ہیں کہ میلاد النبی ﷺ اور ابراہیم علیہ السلام کے درمیان ۲۰۰۰ سال کا فرق ہے اور میلاد المسیح اور بعثت نبوی کے درمیان ۶۰۹ سال کا فاصلہ ہے تو اس حساب سے موسیٰ علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام کا درمیانی فاصلہ ۱۵۹۱ ہوتا ہے۔ بہر حال مرزا صاحب کے اپنے حساب کے رو سے بھی کسی طرح چودہ صدیوں کا فاصلہ نہیں بن سکتا سوائے اس کے کہ من گھڑت باتوں سے کوئی نئی بات پیدا کی جائے۔

مرزا صاحب کا یہ استدلال بھی غلط ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے عدد پورے تیرہ سو ہوتے ہیں اس لئے وہ مہدی ہیں، کیونکہ ان کے سوا کئی ایک اوروں کے بھی اتنے ہی عدد ہیں۔ اب کیا وہ بھی حق رکھتے ہیں کہ چودھویں صدی کا مجدد، مسیح یا مہدی کہلائیں؟ وہ یہ ہیں:

۱..... مہدیٔ کاذب محمد احمد برم سوڈانی۔

۲..... سید احمد پیر لشکر نیچر علی گڑھی۔

۳..... مرزا امام الدین ابواوتار لال بیگیان کادیانی۔
(یہ مرزا صاحب کے بڑے بھائی تھے کہ جو پیر خاکروباں کے نام سے مشہور تھے)

۴..... مولوی حکیم نورالدین مستحام بھیروی۔

۵..... مولوی کامل سید نذیر حسین دھلوی۔

۶..... بندہ بیچارہ فضل احمد مجیب۔

۷..... مولوی محمد حسین ہوشیار بٹالوی۔

۸..... غلام احمد قادیانی (قوم مغل سکنہ قادیان ضلع لودھیانہ)۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۹.....غلام احمد قادیانی۔

(قوم قریشی ہم عمر مرزا صاحب ساکن قادیان ضلع گورداسپور متصل دورانگلہ)

اب مرزا صاحب قادیانی ساکن قادیان متصل بٹالہ کی تخصیص نہ رہی۔ اور ازالہ ص ۱۸۵ کی تحریر غلط نکلی کہ خدا نے کہا کہ غلام احمد قادیانی کے عدد تیرہ سو ہیں اس لئے تم ہی مسیح موعود اور مجدد اس صدی کے ہو۔ اور یہ بھی غلط ہوا کہ تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کے سوا کوئی غلام احمد قادیانی اور نہیں ہے۔ (منتخب از کلمہ رحمانی) قاضی فضل احمد صاحب لودھیانوی لکھتے ہیں کہ میں نے ﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ﴾ کے جواب میں غور کیا تو مرزا صاحب کا خیال کرتے ہوئے فوراً یہ جواب ملا کہ ﴿تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ﴾ جس کے اعداد پورے تیرہ سو (۱۳۰۰) تھے۔ (الفقیہ امرتسر ۲۸ مارچ ۱۹۳۰ء)

''چوتھی دلیل''

روایات کے مطابق ۱۳۰۰ ہجری دنیا کی عمر کا ساتواں ہزار سال ہے، جس میں امام مہدی کا ظہور قرار پایا ہے۔ اس لئے مرزا صاحب کا دعویٰ جو عین ۱۳۰۰ ہجری میں کیا، صحیح ہوگا۔

جواب یہ ہے کہ محققین یورپ کے نزدیک ۱۸۷۲ء سے ساتواں ہزار سال شروع ہو جاتا ہے۔ (لے نیل ڈان ج ۲) اور مرزا صاحب کا دعویٰ ۱۸۸۲ء، ۱۳۰۰ھ کو ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے دعوے میں دس سال لیٹ ہو گئے تھے اور اگر سن ولادت پیش کیا جائے تو اس میں بھی مرزا صاحب ناکام ہیں، کیونکہ ۱۲۶۰ھ، ۱۸۴۲ء مرزا صاحب کی پیدائش کا سال ہے اور سید علی محمد باب کے ''ادعائے مہدویت'' کا سال ہے اور روایت **انما الایات بعد المائتین** سے مراد اگر **بعد الالف** لیا جائے تو یہ زمانہ بھی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیرہویں صدی کا ہی نکلتا ہے' کہ جس میں مہدی ایران اور مسیح ایران ظاہر ہو چکے تھے۔ اس کے علاوہ مرزا صاحب کے شریک کار مہدی سوڈانی بھی ہیں کہ تیرہویں صدی ہجری میں جنہوں نے مرزا صاحب سے بڑھ کر کامیابی حاصل کی تھی۔ اس لئے ایک غیر جانبدار شخص کی نگاہ میں یہ مسئلہ بالکل مشتبہ رہ جاتا ہے اور کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا کہ ع

من بکہ اقتدار کنم قبلہ کیے امام دو

جیسا کہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہوتا ہے۔

نام امیدوار	سن پیدائش	سن دعوی مسیحت ومہدویت	سن وفات	کل عمر
مرزا صاحب	۱۲۵۰ھ/۱۸۳۲ء	۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء	۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء	۶۶ سال
علی محمد باب	۱۲۲۰ھ	۱۲۶۰ھ/۱۸۴۳ء	۱۲۶۷ھ	۴۷ سال
بہاء	۱۲۲۸ھ	۱۲۶۸ھ	۱۳۰۹ھ/۱۸۹۲ء	۸۰ سال
مہدی سوڈان	۱۲۵۹ھ/۱۸۳۲ء	۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء	**	**

"پانچویں دلیل"

﴿وَاِنَّا عَلٰی ذَهَابٍ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ﴾ اور ﴿وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ میں بتایا گیا ہے کہ قرآن شریف ایک زمانہ میں دنیا سے اٹھ جائے گا تو حضور انور کا بروز آخر زمانہ میں ہوگا۔ ان عدد سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ زمانہ ۱۲۷۴ھ/۱۸۵۷ء کا ہے جس میں غدر ہوا اور اسلامی سلطنت ہندوستان سے جاتی رہی' اس وقت مرزا صاحب بالغ تھے، جس کو آپ کے بلوغ کا زمانہ کہا جاسکتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب یہ ہے کہ پہلے تو یہ سمجھنا کہ بہ کا مرجع آیت میں قرآن شریف ہے ماء کیوں نہیں؟ جو پہلے مذکور ہے۔ دوسرے یہ کہ ظہور امام اور ذہاب قرآن کا زمانہ ایک قرار دینا کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے اور اگر یوں کہا جائے کہ ایسے وقت میں رسول آیا ہی کرتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس وقت وہ بالغ بھی ہوا کرتے ہیں' بلکہ یہ مطلب ہے کہ اس وقت وہ مدعی ہو کر تبلیغ رسالت کیا کرتے ہیں، مگر مرزا صاحب کو ابھی ۲۵ سال کا انتظار ہے کہ وہ کب مدعی ہوں اور کب تبلیغ کریں۔ ''تا تریاق از عراق آوردہ شود، مار گزیدہ مردہ شود''

اس کے علاوہ اعداد جمل کوئی پختہ دلیل نہیں ہے، ورنہ جن مخالفوں نے مخالف پہلو پر مرزا صاحب کی تاریخیں اخذ کی ہیں وہ بھی درست ہوں گی۔ پیدائش ''الا فی الفتنۃ سقطوا (۱۲۵۹)۔'' دعویٰ مسیحیت و مہدویت ''افی الفتنۃ سقطوا م لا'' (۱۳۰۰) بلوغ، شباب ظلم (۱۲۷۵)۔ وفات ڈوبا غلام احمد ڈوبا (۱۳۲۶)۔ مرگ قادیانی ہیضہ سے۔ غضب کی نگاہ اور ''فی العذاب و الضلال البعید (۱۹۰۸)'' اور قادیان کے متعلق یوں کہا جا سکتا ہے کہ احادیث میں اسی جگہ کی طرف اشارہ ہے ''ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان (۱۰۰۰)'' اور عذر کی تکلیف چونکہ دس سال تک رہی ہے اس لئے ۳۷ بھی وہی سنہ ہوگا۔ (کلمہ رحمانی ص ۷۵، ۵۹)

قال فی عمدۃ التنقیح فی دعوۃ المھدی والمسیح یدبر الامر (الاسلام) من السماء الی الارض (ینز له من السماء) ثم (بعد المائتین) یعرج (ذلک الدین) الیه فی یوم کان مقدارہ الف سنة مما تعدون (ای یشرع رفع الدین) بعد سنة ۲۶۰، اذھو زمان اختفاء الامام ای سنة ۱۲۶۰

(۲) لا تحرک به لسانک الایة فالمراد فیه بالبیان الحدیث اذبه

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

فصل القران ثم صار تكميل الحديث الى سنة ٢٦٠،(وهو زمان تصنيف صحيح المسلم) فشرع زمان الرجوع الى الالف فتم التدبير والرجوع الى سنة ١٢٦٠ ، وهوزمان ظهور الباب من آل فارس(وهو الشيراز) حيث جبل بيبتون و يقال له مطلع العلوم ومطلع اهل فارس اذلا يبقى من الاسلام الارسمه و لا من القران الا اسمه وفى الحديث اقرء وا القران قبل ان يرفع فناله رجل من الثريا ـ وفى الحجج المراد بقوله عليه السلام الأيات بعد المائتين اما ايات صغرى وهى شرور حد ثت فى الاسلام واما ايات كبرى بعد الالف اى فى المائة الثالثه عشر. قال ابوالبركات فى كتابه التوضيح هذه الأيات تقع فى المابة الأخيرة من اليوم الذى وعد به عليه السلام امته بقوله ان صلحت امتى فلها يوم وان فسدت فلها نصف يوم من ايام الرب وان يوماعندربک کالف سنة مما تعدون هكذا فى الجواهر ثم قال المجلسى ان لكل امة مدة معلومة تنتفى بعدها لقوله تعالىٰ لكل امة اجل فاذا جاء اجلهم لا يستاخرون ساعة ولا يستقدمون وهى لهذه الامة الف سنة لقوله تعالىٰ يدبر الامر الأية ولما مضى سنة ٢٦٠، الى زمان الامام العسكرى حسن بن على وغاب عن الناس وظهرت الفتن بعده فظهر القائم بعده بعد يوم الرب اى الف سنة ١٢٦٠،واليه نظر قوله تعالىٰ ويستعجلونک بالعذاب اذ قالوا ان كان هذا هو الحق من عند ربک فامطر علينا حجارة من السماء اوائتنا بعذاب اليم فقال لهم اللّٰه تعالىٰ لكم ميعاد يوم لا تستاخرون عنه ساعة ولا تستقدمون. قال الآسى هذه الاستدلالات وان كانت على غير شيء لكنها عند الخصم على شيء خطير.

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''چھٹی دلیل''

مرزا صاحب کی تصدیق کیلئے ۱۳۱۱ھ کو ایک ہی رمضان شریف میں کسوف وخسوف کا اجتماع ہوا' جو ظہور مہدی کی علامت احادیث میں لکھا تھا۔

جواب یہ ہے کہ حدیث کی عبارت یہ ہے **ان لمهدينا ايتين لم تكونا منذ خلق الله السموات والارض ينكسف القمر الاول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس فى نصف منه**۔ (رواہ الدار قطنی عن محمد بن علی)

اول: اس حدیث شریف کو رسول اللہ ﷺ کا قول نہیں کہا۔

دوم: اس کے راوی جعفر جعفی اور عمرو ہیں جن کو اسماء الرجال میں محدثین نے کذاب، وضاع الحدیث لکھا ہے اس لئے ان کی حدیث قابل استدلال نہیں ہے۔

سوم: مرزا صاحب کے زمانہ میں اجتماع کسوف وخسوف جو ہوا تھا وہ یوں تھا کہ ۱۳ کو چاند گرہن ہوا تھا اور ۲۷ کو سورج گرہن ہوا' جو کسی طرح اس حدیث کا مصداق نہیں بن سکتا' کیونکہ اس میں لکھا ہے کہ رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن ہوگا اور پندرہ کو سورج گرہن۔

چہارم: یہ کہ ظہور مہدی ایران 'باب' کے وقت ۱۲۶۷ھ میں بھی خسوف وکسوف کا اجتماع رمضان شریف میں بعینہ ہوا تھا جس طرح کہ مرزا صاحب کے عہد میں ہوا تھا۔ آیا وہ بھی مہدی تھا؟

پنجم: یہ کہ رمضان شریف میں عام طور پر اجتماع کسوف وخسوف کئی بار مرزا صاحب سے پہلے بھی ہو چکا ہے جیسا کہ کتاب ''یوز آف دی گلولیس'' میں لکھا ہے کہ دورۂ قمر ۲۲۳ سال کا ہوتا ہے، جس میں دس دفعہ یہ اجتماع رمضان شریف میں ہو چکا ہے۔ اور اگر یہ معنی لیا جائے کہ ہلال کو گرہن ہو تو علم نجوم کے لحاظ سے ناممکن ہو جاتا ہے۔ مگر مرزا صاحب نے اس حدیث کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ممکن الوقوع بنانے میں یوں کوشش کی ہے کہ **اول لیلۃ** سے مراد ایام بیض کی پہلی رات ہے کیونکہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ میں عموماً چاند گرہن لگتا ہے اور **نصف منہ** سے مراد لیالی محاق کی درمیانی رات ۲۷ رتاریخ رمضان ہے' کیونکہ اس وقت چاند سیاہ ہو جاتا ہے۔ گویا یوں کہا گیا ہے کہ چاند گرہن اپنی راتوں میں سے پہلی رات کو ہوگا اور سورج گرہن انہی راتوں (۲۶، ۲۷، ۲۸) کے درمیانی رات میں ہوگا مگر یہ ساری کوشش بے فائدہ ہے' کیونکہ ایسے اجتماعات کئی دفعہ ہو چکے ہیں۔ اور حدیث کا دعویٰ ہے کہ آج تک ایسا اجتماع نہیں ہوا اس لئے یہ تاویل بیجا غلط اور بلا ضرورت اور علامت جہالت ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو بہت ممکن ہے کہ کوئی ستارہ ہلال رمضان کے سامنے سے گزر کر چاند گرہن پیدا کرے اور پندرہ کو سورج گرہن بھی ہو جائے' وہاں اگر چاند گرہن میں زمین کو بھی چاند کے سامنے مانا جاوے تو پھر پہلی تاریخ کو چاند گرہن ممکن نہ ہوگا۔ لیکن یہ شرط ضروری معلوم نہیں ہوتی کیونکہ اگر کوئی دمدار ستارہ یا کوئی اور قسم کا ستارہ جو ابھی تک دریافت نہیں ہوا چاند کے نیچے سے گزر کر اسے سیاہ کر دے تو کیا اس کو چاند کا گرہن نہ کہیں گے؟ اور مرزا صاحب کا یوں کہنا کہ قمر کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلی تاریخ مراد نہیں ہے کیونکہ ہلال کو قمر نہیں کہتے، غلط ہے۔ کیونکہ عام محاورات میں یوں کہتے ہیں کہ **شهور قمرية** تو کیا اس وقت ہلال کی تاریخ مراد نہیں ہوتی ۔ اسی طرح قرآن شریف میں ﴿ **وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ** ﴾ موجود ہے اور اس میں اسکی منزلوں کا ذکر ہے تو کیا ہلال کے لئے منزل کوئی بھی نہیں ہے؟ اس لئے یہ ماننا پڑتا ہے کہ قمر عام ہے اور ہلال بدر خاص نام ہے۔ اور مرزا صاحب کا کہنا غلط ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''ساتویں دلیل''

ظہور امام کی دلیل دمدار ستاروں کا نکلنا بھی ہے' چنانچہ وہ بھی مرزا صاحب کے عہد میں پایا گیا۔

جواب یہ ہے کہ دمدار ستارے ہمیشہ نکلتے رہتے ہیں اس لئے یہ کوئی خاص نشان صداقت نہیں ہوسکتا ورنہ مرزائیوں کو باب کی صداقت بھی تسلیم کرنا ہوگی' کیونکہ باب نے ۱۲۶۰ھ/۱۸۴۳ء میں دعویٰ نبوت کیا اور ۱۲۶۲ھ/۱۸۴۵ء میں اکفلی ستارہ دمدار نمودار ہوا تھا کہ جس کی دو ''دمیں'' تھیں اور ۱۳۰۰ھ ۱۸۸۲ء میں بھی ایک دمدار ستارہ نکلا تھا مگر اس وقت مرزا صاحب اور بہاء دونوں مدعی تھے اور یا مرزا صاحب ابھی مدعی بننے کو تھے' اس لئے یہ بھی نشانِ صداقتِ مرزا نہیں ہوسکتا۔ ۱۸۴۳ء اور ۱۸۶۱ء میں جو ستارے دمدار نمودار ہوئے تھے اس وقت نہ مرزا صاحب مدعی نظر آتے ہیں اور نہ بہاء۔ اہل نجوم کا قول ہے کہ ۳۳ سال کے دورے میں دمدار ستارے نمودار ہو جاتے ہیں۔ مگر ہر وقت کسی مدعی کو اپنا نشان صداقت تصور کرنا نہیں سنا گیا، ورنہ آج تک کئی امام آخر الزمان پیدا ہو کر مر جاتے۔ انکا یہ بھی قول ہے کہ کئی دفعہ انکا گزر کرہ ہوا میں ہوتا ہے تو شعلہ انداز ہو جاتے ہیں اور کبھی نکتہ تقاطع ارض سے نہیں گزرتے تو شعلہ انداز بھی نہیں ہوتے۔ یہی وجہ تھی کہ ۱۴ نومبر ۱۸۶۶ء کو تو وہ شعلہ افگن ہو کر نمودار ہوئے اور ۱۸۹۹ء میں ان کا ظہور نہ ہوا اور ۱۸۸۵ء میں جو ظہور ہوا وہ بالکل معمولی تھا حیرت انگیز نہیں تھا' اس لئے قابل ذکر ہی نہیں ہوسکتا تو پھر اس کو نشان صداقت قرار دینا کیسے صحیح ہوگا۔ (عمدۃ التحقیق)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

”آٹھویں دلیل“

قصیدۂ اول: خواجہ نعمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ

قدرت کردگار ے بینم ۱ حالت روز گار ے بینم
از نجوم ایں سخن نمی گویم ۲ بلکہ از سر یار ے بینم
در خراسان و مصر وشام وعراق ۳ فتنہ کار زار ے بینم
ہمہ را حال میشود دیگر ۴ گر یکے در ہزار ے بینم
قصہ بس عجیب ے شنوم ۵ غصہ در دیار ے بینم
غارت وقتل ولشکر بسیار ۶ از یمین و یسار ے بینم
بس فرو مائگان بے حاصل ۷ عالم وخوند کار ے بینم
مذہب دین ضعیف ے یابم ۸ مبدء افتخار ے بینم
بوستان عزیز ہر قوے ۹ گشتہ غم خوار و خوار ے بینم
منصب وعزل و تنگی اعمال ۱۰ ہر یکے را دوبار ے بینم
ترک و تاجیک رابہم دیگر ۱۱ خصم گیرو دارے بینم
مکرو تزویر وحیلہ درہر جا ۱۲ از صغار وکبار ے بینم
بقعہ خیر سخت گشتہ خراب ۱۳ جائے جمع شرار ے بینم
اند کے امن گر شورامروز ۱۴ در حد کو ہسارے بینم
گرچہ ے بینم ایں ہمہ غم نیست ۱۵ شادیئے غمگسار ے بینم
بعد ازاں سال چند سال دگر ۱۶ عالمے چوں نگار ے بینم
بادشاہے شام دانائی ۱۷ سرورے باوقارے بینم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حکم اسل صورتے دگرست ۱۸ نہ چوں بیداد وارے بینم

غ رسال چوں گزشت از سال ۱۹ بوالعجب کاروبار ے بینم

گہ در آئینہ ضمیر جہان ۲۰ گرد زنگ و غبارے بینم

ظلمت ظلم ظالمان دیار ۲۱ بے حد وبے شمار ے بینم

جنگ و آشوب وفتنہ و بیداد ۲۲ درمیان وکنارے بینم

بندۂ خواجہ وش ہے بینم ۲۳ خواجہ را بندہ وارے بینم

ہر کہ اوبود بار یاب امسال ۲۴ خاطرش زیر بار ے بینم

سکہ نوزنند بر رخ زر ۲۵ در ہمش کم عیارے بینم

لیک از حاکمان ہفت اقلیم ۲۶ دیگرے را دو چار ے بینم

ماہ را رو سیاہ ے نگرم ۲۷ مہر ر اول فگار ے بینم

تاجر از دور دست وبے ہمراہ ۲۸ ماندہ در رہگذار ے بینم

حال ہندو خراب ے بینم ۲۹ جورزنگ دستار ے بینم

بعض اشجار بوستان جہاں ۳۰ بے بہار وثمار ے بینم

ہمدلی و قناعت کنجی ۳۱ حالیا اختیار ے بینم

غم مخور زانکہ من دریں تشویش ۳۲ خرمی وصل یارے بینم

چوں زمستان بے چمن بگزست ۳۳ شمس خوش بہار ے بینم

دور او چوں شود تمام بکام ۳۴ پسرش یاد گار ے بینم

بند گان جناب حضرت او ۳۵ ہمہ را تاجدار ے بینم

بادشاہے تمام ہفت اقلیم ۳۶ شاہ عالی تبارے بینم

صورت وسیرتش چو پیغمبر ۳۷ علم وحلمش شعارے بینم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ید بیضا کہ بود تابندہ ۳۸ باز با ذوالفقار مے بینم
گلشن شرع را ہمے بویم ۳۹ گل دین را بہار مے بینم
تا چہل سال اے برا درمن ۴۰ دور آن شہسوار مے بینم
عاصیاں آں امام معصوم ۴۱ خجل و شرمسار مے بینم
غازی دوستدار دشمن کش ۴۲ ہمدم و یار غار مے بینم
زینت شرع ور ونق اسلام ۴۳ محکم واستوار مے بینم
گنج کسرے قتقد اسکندر ۴۴ ہمہ برروے کارے بینم
بعد ازاں خود امام خواہد بود ۴۵ پس جہاں رام وار مے بینم
ا ح م د مے خوانم ۴۶ نام آں نامدار مے بینم
دین و دنیا از دشود معمور ۴۷ خلق از وبختیار مے بینم
مہدیئے وقت وعیسٰی دوران ۴۸ ہر دورا شہسوار مے بینم
ایں جہاں راچو مصر مے نگرم ۴۹ عدل اور احصار مے بینم
ہفت باشد وزیر سلطانم ۵۰ ہمہ را کامگار مے بینم
بر کف دست ساقیے وحدت ۵۱ بادۂ خوشگوار مے بینم
تیغ آہن ولان زنگ زدہ ۵۲ کند وبے اعتبار مے بینم
گرگ بامیش وشیر با آہو ۵۳ در چرا باقرار مے بینم
ترک عیار دست مے نگرم ۵۴ خصم او در خمار مے بینم
نعمت اللہ نشتہ در کنجے ۵۵ از ہمہ بر کنار مے بینم

۴۳ سے ثابت ہوتا ہے کہ ظہور مہدی کے وقت ضعف اسلام دور ہو جائے گا اور وہ ۱۳۰۰ کے بعد کا زمانہ ہے، کہ جس میں مجدد وقت کا انتظار تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴۰ سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب چالیس سال تک اپنا کام کریں گے۔

۳۷ سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب بروز محمدی ہوں گے۔

۴۶ سے ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو احمد نام لے کر پکارے گا۔

۴۷ سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب تبلیغ اسلام کریں گے۔

۳۶ سے ثابت ہے کہ وہ خلیفۃ اللہ ہوگا اور

۴۸ سے ثابت ہے کہ عیسیٰ اور مہدی ایک ہی شخص کے نام ہیں۔

۱۹ سے ثابت ہے کہ بارہ سو کے بعد تیرہ سو ہجری میں مہدی کا ظہور ہوگا۔

جواب یہ ہے کہ یہ استدلال اس وقت تسلیم ہوسکتا ہے کہ اس کے دعویدار صرف مرزا صاحب ہی ہوں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے مدعی دو اور بھی ہیں۔ **اول**: تابعداران سید احمد بریلوی۔ (دیکھو سوانح احمدیہ) اور یہی ہیں کہ جن کو مرزا صاحب نے خود مسیح بن کر یحییٰ اور مہدی کا خطاب دیا تھا مگر بعد میں انکاری ہو بیٹھے تھے۔ بہرحال یہ لوگ مرزا صاحب کے ہم عصر تھے۔ **دوم**: بابی مذہب کے شیدائی یہ کہتے ہیں کہ ۱۳۰۰ میں باب کا زمانہ ہے۔ اور شعر نمبر ۱۹ میں اصل شعر یوں بتاتے ہیں۔ "غ، ر، س چوں گزشت از سال" یعنی جب ۱۲۶۰ گزریں گے تو حضرت باب کا ظہور ہوگا۔

عام اہل اسلام کا خیال ہے کہ یہ قصیدہ اور ایسے کئی ایک قصائد ۱۸۵۷ء میں غدر کے وقت مسلمانوں کی طفل تسلی دینے کیلئے اختراع کئے گئے ہیں ورنہ اصل میں کسی "کشف صحیح" پر ان کی بنیاد نہیں ہے۔ پچھلے ترک موالات کے دنوں میں دو قسم کے اور قصیدے بھی شائع ہوئے تھے ایک کا قافیہ "شوذ" تھا اور دوسرے کا "بیانہ" وغیرہ۔ اور اس میں مختلف التواریخ اور متباین المضامین تھے اس لئے ایسے قصائد قابل اعتبار ہی نہیں، تاکہ ان کی صداقت پر کسی کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دعوٰی شناخت کیا جا سکے۔ اسکے علاوہ یہی قصیدہ دوسری جگہ اگر دیکھو گے تو جزوی طور پر ضرور مختلف ہوگا۔ چنانچہ ایک جگہ پر (بقول بعض) یوں لکھا ہے۔ م، ح، م، د مے بینم؟ اور شعر ۴۶ جس سے یہ ثابت ہے کہ امام مہدی کا نام حسب روایات محمد ہوگا، احمد نہ ہوگا۔ مرزائیوں نے خواہ مخواہ احمد بنالیا ہے۔ اسی طرح ممکن ہے کہ شاہ ولی اللہ کی پیشینگوئی بھی مشترکہ طور پر اختلافی ہو اس لئے وثوق سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس سے مراد فلاں مدعی ہے اور فلاں نہیں۔ اور دراصل فقراء کی پیشینگوئیاں ظنی یا وہمی ہوتی ہیں' ان کا اعتبار مسئلہ شرعیہ میں نہیں ہوتا۔

قصیدہ دوم خواجہ نعمت اللہ ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ

راست گویم باشاہے در جہاں پیدا شود　　نام آں تیمور شاہ صاحبقران پیدا شود
بعد ازاں میراں شاہ کشورستاں گردد پدید　　والیٔ صاحبقراں اندر زمان　پیدا شود
چوں کند عزم سفر او از فنائے سوئے بقا　　بعد ازاں احوال شاہ انس وجاں پیدا شود
بعد ازاں گردد عمر شاہان شاہ مالک رقاب　　گردد آں شاہ مدعی بس مہربان پیدا شود
شاہ بابر بعد ازاں در ملک کابل بادشاہ　　پس بدہلی والیٔ ہندوستان پیدا شود
از سکندر چوں رسد نوبت بہ براہیم شاہ　　ایں یقین داں فتنہ در ملک آں پیدا شود
باز نوبت چوں رسد شاہ ہمایوں راز حق　　ہمدراں افغان یکے از آسماں　پیدا شود
حادثہ رو آورد سوئے ہمایوں بادشاہ　　وآنکہ نامش شیر شاہ باشد جہاں　پیدا شود
چوں رود در ملک ایراں پیش اولاد رسول　　تا کہ قدر و منزلش از قدرداں　پیدا شود
شاہ شاہاں مہربانیہا کند در حق او باوقار　　عزتش چوں خسرواں　پیدا شود
تازمانی آنکہ او لشکر بیارد سوئے ہند　　شیر شاہ فانی شود پسرش برآں　پیدا شود

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پس ہمایوں آمدہ گیرد تمامی ملک ہند　　بعد زاں اکبر شاہ کشورستاں پیدا شود
بعد ازاں شاہ جہانگیر است گیتی را پناہ　　آید در جہاں بدر جہاں پیدا شود
چوں کند عزم سفر آں شاہ سوئے دار البقا　　ثانی صاحب قراں اندر جہاں پیدا شود
ثانی صاحب قراں تا چہل شاہی میکند　　تا کہ پسرش خود بہ پیشش آں زمان پیدا شود
فتنہ ہادر ملک آرد نیز بس گرد خراب　　از عجائب ہا بود گر آب وناں پیدا شود
در تحیر خلق ماند چوں چنیں گردد جہاں　　مشتری از آسماں آتش فشاں پیدا شود
راستی کمتر بود کذب و دغل گردد فزوں　　دوست گردد دشمنی اندر میاں پیدا شود
ہمچناں در عشرہ باشی بادشاہی میکند　　تا زفرزندان اوکوچک بداں پیدا شود
او بر آید پر کند اوازہ خود در جہاں　　و الی در خلق عالم سر فشاں پیدا شود
اندر آں اثنا قضا از آسمان آید پدید　　آنکہ نام او معظم بے گماں پیدا شود
خلق را فی الجملہ دردوران او گردد سکون　　بر جراحت ہائے مروم مرہم آن پیدا شود
نادر آید او زایران می ستاند ملک ہند　　قتل دہلی پس بزور جہد آں پیدا شود
بعد ازاں شاہ قوی زور است احمد بادشاہ　　او بملک ہند آید حکم آں پیدا شود
چوں کند عزم سفر آں شاہ سوئے دار البقا　　رخنہ اندر خاندانش زاں میاں پیدا شود
قوم سکھاں چیرہ دستی چوں کند بر مسلمیں　　تا چہل ایں دور بدعت اندراں پیدا شود
بعد زاں گیرد نصاریٰ ملک ہندوستان تمام　　حکم شاں صد سال در ہندوستان پیدا شود
چوں شود در دور آنہا جور و بدعت را رواج　　شاہ غربی بہر قتلش خوش عناں پیدا شود
قاتل کفار خواہد شد شاہ شیر علی　　حامیٔ دین محمد ﷺ پاسباں پیدا شود
درمیان این آں گردد چوبس جنگ عظیم　　قتل عالم بے شبہ در جنگ آں پیدا شود
فتح یابد از خدا آں شاہ بزور خود تمام　　قوم عیسیٰ علیہ السلام راشکستے بے گماں پیدا شود

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

غلبۂ اسلام ماند تا چہل در ملک ہند بعد ازاں دجال ہم از اصفہاں پیدا شود
او برائے دفع آں دجال ے گویم شنو عیسیٰ آید مہدی آخر زماں پیدا شود
پانصد و ہفتاد ہجری آں زمانے گفتہ شد یک ہزار وسی صد ہشتاد آں پیدا شود
سالہا چوں ہزدہ می بگزرد فرمان او شور غوغا اختلافش زاں میاں پیدا شود
نعمت اللہ را چو آگاہی شد از اسرار حق گفتۂ او بے گماں بر مہر ماہ پیدا شود

نوٹ: اس قصیدہ میں امام آخر الزماں کا نام نہیں بتایا گیا اور نہ ہی پہلے قصیدہ سے مطابقت رکھتا ہے۔

قصیدہ سوم خواجہ نعمت اللہ ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ

چوں آخری زمانہ آید دیں زمانہ ۱ شہباز سدرہ بینی بر دست رائیگانہ
بینی تو عیسوی را بر تخت پاشاہی ۲ گیرند مومناں را باحیلہ وبہانہ
احکام دین و اسلام چوں شمع گشتہ خاموش ۳ عالم جہول گردد جاہل شود عالمانہ
در شہر کوہ کشلاک نوشند خمر بیباک ۴ ہم بھنگ، چرس، تریاق نوشند باغیانہ
فاسق کند بزرگی بر قوم از سترگی ۵ پس خانہ بزرگی سازند بے نشانہ
در کوہ گلہ باناں در شہرہا خراماں! ۶ باشند چو پادشاہاں سازند خوش مکانہ
آن عالمان عالم گردند ہم چوں ظالم ۷ پس شستہ رو خود را بر سر نہند عمامہ
زینت دہند خود را باشملہ وجبہ ۸ گوسالہ ہائے سامر باشند درون جامہ
ہم بنگ ہائے رشوہ، ہر قاضی چو حشوہ ۹ با غمزہ و کرشمہ گیرند ہم علامہ
ہر مومن نزاری در چنگ قاضی آری ۱۰ چوں سگ پے شکاری قاضی کند بہانہ
ہم مفیان فتویٰ دہند بے جا ۱۱ از حکم شرع سازند بیروں لبے بہانہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

در مکتب و مدارس علم نجوم خوانند ۱۲ ہم اعتقاد بے جانہند بے کرانہ

فسق وفجور در کو رائج شود بہر سوء ۱۳ مادر بدختر خود سازد بے بہانہ

در ہند سندھ ومدارس اولاد گورگانی ۱۴ شاہی کنند اتا شاہی چو ظالمانہ

تا مدت سہ صد سال در ملک ہند وبنگال ۱۵ کشمیر و شہر گوپال گیرد تا کرانہ

صد سال حکم ایشاں در ملک بلخ وتوراں ۱۶ آخر شود بیکساں در کہف غائبانہ

آں راجگان پنگی مخمور ومست بھنگی! ۱۷ در ملک شاہ فرنگی آئند غالبانہ

صد سال حکم ایشاں در ملک ہند ے داں ۱۸ آرید اے عزیزاں ایں نکتہ بیانہ

طاعون و قحط یکجا در ہند درگشت پیدا ۱۹ پس مومناں بمیرند ہر جا ازیں بہانہ

مردے زنسل ترکاں رہزن شود چو سلطاں ۲۰ گوید دروغ دستاں در ملک ہندیانہ

دو کس بنام احمد گمراہ کنند بے حد ۲۱ سازند از دل خود تفسیر فی القرانہ

اسلام واہل اسلام گردد غریب منداں ۲۲ در ملک بلخ وتوراں در ہند و سندھیانہ

در شرق و غرب یکسر حاکم شوند کافر ۲۳ چوں میشود برابر ایں حرف ایں بیانہ

از پادشاہ اسلام عبد الحمید ثانی! ۲۴ چوں کیقباد و کسریٰ مے باشد عادلانہ

بر او نصاریٰ ہر سو اغوا غلو نمایند ۲۵ پس ملک او بگیرند با حیلہ وبہانہ

برکوہ قاف میداں باشد زردس فرماں ۲۶ خوارزم وجیرہ یکساں گیرند تا کرانہ

جاپان و چین وایراں خرطوم ہم کہستاں ۲۷ ہم ملک مصر و سوداں گیرند تا کرانہ

قتل عظیم سازند در دشت مرد میداں ۲۸ بر قوم ترکماناں آئند غالبانہ

شاہ بخارا توراں تابع شود بدیشاں ۲۹ تا آنچہ شعر خوانم گیرند تا کرانہ

نیپال وملک تبت، چترال تنگہ پربت ۳۰ پس ملک ہائے گلگت گیرند باغیانہ

روشہ چوشاہ شطرنج بریک بساط ییتم ۳۱ از بہر ملک وہم گنج آئند مدعیانہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سرحد جدا نمائند از جنگ باز آئند ۳۲ صلح فریب سازند صلح منافقانہ

کافر چو مومناں را ترکیب دیں نمایند ۳۳ از حج مانع آئند و ز خواندن قرآنہ

در عین بے قراری ہنگام اضطراری ۳۴ رحمے کند چو باری بر حال مومنانہ

ناگاہ مومناں را شور رائے پدید گردد ۳۵ با کافراں نمائند جنگے چورستمانہ

گردد زنو مسلماں غالب زفیض رحماں ۳۶ یعنی کہ قوم افغاں باشند شادمانہ

آخر حبیب اللہ صاحب قرآں من اللہ ۳۷ گیرد ز نصر اللہ شمشیر از میانہ

رود اٹک دو سہ بار از خون تاب کفار ۳۸ تر میشود بیکبار جریاں جارحانہ

پنجاب شہر لاہور ہم ڈیرہ جات بنوں ۳۹ کشمیر ملک منصور گرند غائبانہ

چوں مردمان اطراف ایں مژدہ کہ شنوند ۴۰ یک بار جمع آئند بر باب عالیانہ

قوم فرانس وایراں بر ہم نمودہ اول ۴۱ با انگلش واطالی آئند جارحانہ

ایں غزوہ تا بہ شش سال باشد ہمہ بدنیا ۴۲ خوں ریختہ بقرباں سلطان غازیانہ

حامد شود علمدار در ملک ہائے کفار ۴۳ فی النار گشتہ کفار از لطف آں یگانہ

اعراب نیز آئند از کوہ ودشت و ہاموں ۴۴ سیلاب آتشینے از ہر طرف روانہ

آخر بموسم حج مہدی خروج سازند ۴۵ آں شہرۂ خروجش برا مشہور رد جہانہ

خاموش نعمت اللہ اسرار حق مکن فاش ۴۶ در سال کنت کنزا باشد چنیں بیانہ

باشد کی بجائے گشتہ پڑھیں تو یہ مطلب نکلتا ہے کہ یہ نظم ۵۴۸ھ میں تیار ہوئی ہے۔

نوٹ: اگر پہلے قصیدے میں شعر ۴۶ مرزا صاحب کے حق میں ہو تو قصیدہ نمبر ۳ کا شعر ۱۲۱ اس کی تردید کر رہا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

''نویں دلیل''

۱.....مولوی عبداللہ صاحب غزنوی نے فرمایا تھا کہ قادیان سے ایک نور نکلے گا مگر میری اولاد اس سے محروم رہے گی۔ (براہین احمدیہ ص ۲۴۸)

۲.....گلاب شاہ مجذوب نے (بقول کریم بخش ناخواندہ کے) کہا کہ عیسیٰ جوان ہو گیا۔ تمام حالات بتا کر کہا کہ اس کا نام غلام احمد ہے۔ (ازالہ ص ۷۰۷)

۳.....نواب صدیق الحسن نے کہا ہے کہ مہدی کی تکفیر ہوگی۔

۴.....براہین احمدیہ کے شائع کرنے کو خود حضور انور نے ارشاد فرمایا۔ (براہین ص ۲۴۸)

۵.....اسی طرح متعدد اولیاء اللہ نے آپ کی تصدیق کی ہے جس کی تصریح عسل مصفی کے اخیر ہے۔

جواب: بہت ممکن ہے کہ ان لوگوں نے غلطی کھائی ہو اور بعد میں جب مرزا صاحب کو اسلام کے خلاف دیکھا ہو تو انکار کر دیا ہو۔ مہدی کی تکفیر کا مسئلہ بھی کشف پر مبنی ہے اس لئے یہ بھی قابل التفات باقی نہیں رہا۔ خواب کا معاملہ تو یہ سب سے کمزور اور خیالی دلیل ہے۔ مرزا صاحب حضور انور کو دیکھتے ہیں کہ آپ نے فرمایا'' براہین'' شائع کرو۔ ''ازالۃ الاوہام'' میں صوفی محمد لکھنوی کا خواب لکھا ہے کہ بقول حضور انور مرزا بڑا خراب آدمی ہے۔ اب ناظرین خود ہی سوچیں کہ دونوں خواب کیسے صحیح ہو سکتے ہیں ایسے لوگوں کو خدا ہدایت دے' کیونکہ عجیب رنگ میں حضور انور کو بدنام کر رہے ہیں کہ آپ بھی کسی جگہ کچھ کہتے اور کسی جگہ کچھ۔

یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب حضور انور ﷺ کا ارشاد ہے کہ خواب میں شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا اس لئے خواب میں حضور ﷺ کا آنا اصلی ہوگا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب یہ ہے کہ خواب دیکھنے والے کو شیطان پھر بھی دھوکا دے سکتا ہے۔ اس لئے خوابوں کا اعتبار مطلقاً نہیں ہے اور کسی مسئلہ شرعیہ کے ثابت کرنے میں کار آمد نہیں ہو سکتیں۔ ہاں پیغمبر کے خواب، صحابہ کے خواب اور سچا درور کھنے والوں کے خواب سچے نکلتے ہیں۔ مگر آج کل وہ لوگ نہیں رہے۔ اس لئے آجکل کے خواب حدیث النفس، بخارات غذائیہ، بخارات دماغیہ، اور تسویلات شیطانیہ سے اگر مشتبہ نہ ہوں، تو پھر قابل توجہ ہو سکتے ہیں، ورنہ مشکل ہے۔

۱۲...... مہدی اور مسیح دو ہیں یا ایک؟

مرزائیوں کے خیال میں مرزا صاحب مسیح اور مہدی دونوں تھے اور بہائی مذہب میں چونکہ الگ الگ ہوئے ہیں اس لئے ان کا آپس میں ایک دفعہ جو مقابلہ ہوا ہے اس موقع پر وہی نقل کر دینا کافی ہے۔

(مرزائی) امام مہدی کے متعلق جو روایات آئی ہیں سب موضوع ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ''صحیح مسلم و بخاری'' میں ان کو روایت نہیں کیا گیا اور نہ ہی ''موطا امام مالک'' میں ان کا نشان ملتا ہے۔ اور حسب تحقیق مرزا صاحب معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ محدثین کے بعد گھڑ لیا گیا ہے' کیونکہ ابن خلدون نے ان تمام روایات کو مخدوش قرار دیا ہے۔ اور ان میں ایسا شدید اختلاف موجود ہے کہ وہ ایک دوسرے کی خود ہی تردید کر رہے ہیں۔ اس لئے جنہوں نے ان کو تسلیم کیا ہے ان کو باہمی مطابقت پیدا کرنے میں یوں کہنا پڑا ہے کہ

۱..... مہدی علیہ السلام شخصی نام نہیں ہے بلکہ ایک جماعت کا نام ہے جو مختلف اوقات میں ہو گزرے ہیں اور ممکن ہے کہ ان میں سے کوئی ابھی باقی بھی ہو۔

۲..... مہدی علیہ السلام اولادِ علی رضی اللہ عنہ سے تعلق رکھتا ہے' فاطمی ہونا ضروری نہیں۔ (ابوداؤد حج الکرامۃ)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۳......اولادِ امام حسن رضی اللہ عنہ میں سے کوئی ایک مہدی بن کر ظاہر ہوگا۔

۴......اولادِ امام حسین رضی اللہ عنہ میں سے کوئی ایک مہدی بن کر ظاہر ہوگا۔ (ابن عساکر)

۵......مہدی حسنین رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے ہوگا۔ (حج)

۶......حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور جعفر رضی اللہ عنہ بھی اہل بیت میں داخل ہیں کیونکہ مہدی ان کی اولاد میں سے ہوگا۔

۷......مہدی بنی امیہ میں ظاہر ہوگا کیونکہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا قول ہے کہ "میری اولاد میں مہدی ہوگا" جو دنیا کو اپنے عدل سے پُر کر دیگا۔ (تاریخ الخلفاء)

۸......مہدی علیہ السلام اولادِ عباس رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہوں گے۔ (حج)

۹......مہدی علیہ السلام کا ظہور قریش کے کسی قبیلے میں سے ہوگا۔ (کنز)

۱۰......اولادِ علی رضی اللہ عنہ اور اولادِ عباس رضی اللہ عنہ دونوں سے آپ کا تعلق ہوگا۔ (حج)

۱۱......اتنا ثابت ہوا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور امت محمدیہ میں ہوگا۔ خدا جس کو چاہے مہدی بنا دے۔

۱۲......محققین کا اصلی مذہب یہ ہے کہ ایک شخص پیدا ہوگا جو مسیح علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام دونوں کہلائے گا۔ کیونکہ **اولاً**: ابن ماجہ اور حاکم نے بروایت انس ذکر کیا ہے کہ **لا یزال الامر الا شدۃ و لا الدینا الا ادبارا و لا الناس الا شحا و لا تقوم الناس الا علی شرار الناس و لا المھدی الا عیسٰی ابن مریم۔ وثانیاً ﴿کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا﴾**– میں ارشاد ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ مثیل تھے اور آیت ﴿لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ﴾ میں ارشاد ہے کہ "**اخر الخلفاء**" سلسلہ موسویہ میں حضرت مسیح تھے اسی طرح ضروری ہے کہ سلسلہ محمدیہ مماثلۃ بسلسلہ الموسویہ میں بھی آخری خلیفہ محمدی وہ ایسا مہدی ہوگا جو مسیح بھی کہلائے گا اور اسی بنا پر اس خلیفہ کو ابن مریم کہا گیا ہے۔ **ثالثاً** نشانات مسیح

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تقریباً ایک ہی ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مہدی اور مسیح صرف ایک شخص کے ہی صفاتی نام ہیں جیسے نزول امطار، کثرت زروع، ترک جہاد، وجود عدل، کسر صلیب، اہلاک ملل، ظہور من المشرق، دخول فی بیت المقدس و بیت اللہ الشریف۔ رابعاً بروایت احمد یہ وارد ہوا ہے کہ **یوشک من عاش منکم ان یلقی عیسیٰ ابن مریم اماما مهدیا وحکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر وتضع الحرب اوزارها**۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ مسیح ہی امام، حکم اور مہدی کہلائے گا۔

۱..... اختلاف پیدا ہونے سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ تمام روایات ہی موضوع ہیں ورنہ جس قدر اختلافی مسائل ہیں ان کی بنیاد روایت موضوعہ پر ماننی پڑے گی۔

۲..... مسئلہ مہدی کو بنظر تحقیر دیکھنا خبث باطن یا جہالت اسلامی ظاہر کرتا ہے ورنہ اگر واقعی قابل نفرت ہوتا تو اصحاب الجرح والتعدیل یا ائمہ کبار اور اماماں اسلام اس سے نفرت کا اظہار کرتے۔

۳..... تعدد مہدی کا قول غلط ہے کیونکہ جب محدثین نے اصول حدیث کی رو سے احادیث صحیحا الگ کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ امام مہدی شخص معین ہے۔ تو پھر کون سے امور ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ ہم اختلاف رفع کرنے کی خاطر ایک نیا مسئلہ پیدا کریں کہ مسیح اور مہدی ہزاروں آئیں گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو اس مسئلہ میں تحقیق نصیب ہی نہیں ہوئی۔

۴..... یہ قول بھی غلط ہے کہ جس حدیث کو ''موطا'' نہیں نقل کرتا وہ حدیث ہی موضوع ہے۔ کیا اس کی بابت قرآن شریف میں وارد ہو چکا ہے کہ **لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین**۔ اگر یہ تسلیم کیا جائے تو یہ ماننا پڑے گا کہ ''صحاح ستہ'' موضوعات پر مشتمل ہوں۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۵......یہ اصول بھی غلط ہے کہ جو احادیث صحیحین میں نہیں ہیں وہ مردود ہیں اور یہ اصول بھی غلط ہے کہ جو حدیث صحیحین میں درج ہیں وہ تمام واجب القبول ہیں کیونکہ بقول مرزا صاحب بہت سی ایسی روایات ہیں کہ جن کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تسلیم نہیں کیا۔

۶......یہ بھی غلط ہے کہ صحیحین میں امام مہدی کا ذکر نہیں آیا ان کی روایت ہے **کیف انتم اذا نزل ابن مریم وامامکم منکم وعند مسلم فیقال لعیسی صل بنا فیعتذر بعضکم اولی ببعض فیقتدی المسیح بالمھدی**(فتح الباری)**اذا ینزل عیسی علی افیق (وھو جبل عند بیت المقدس) وبیدہ حربۃ فیاتی بیت المقدس ویقتل الدجال والناس فی صلوۃ الصبح والامام یؤم بھم**(فتح الباری، ص ۳۵۷ء)

(۷) یہ اصول بھی غلط ہے کہ جس کتاب کے متعلق تفصیل مذکور ہو تو دوسری کتابیں مجمل ہو جاتی ہیں دیکھئے قرآن شریف میں تورات کیلئے ﴿وَفِیْهِ تَفْصِیْلَ کُلِّ شَیْءٍ﴾ مذکور ہے اور ﴿یَااُخْتَ هٰرُوْنَ﴾ کا لفظ تورات میں مذکور نہیں ہے، بلکہ کسی صحیفۂ قدیم میں اس کا ذکر نہیں آیا۔

۸......یہ بھی اصول غلط ہے کہ جس کو ابن خلدون غیر محقق تصور کرے وہ واقع میں بھی ایسی ہو کیونکہ وہ محض مورخ ہے اس کا کوئی حق نہیں ہے کہ اصحاب الحدیث کے مقابلہ میں اپنی تحقیق پیش کرے۔

۹......شوکانی نے پچاس روایات لکھی ہے۔ ملا علی قاری، ابن حجر، ابن تیمیہ، ابن قیم وغیرہ سب نے اس بات کو تسلیم کیا ہے۔

۱۰......اگر تعدد مہدی صحیح ہے تو چونکہ مہدی و مسیح ایک ہیں اس لئے یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ مسیح بھی ایک جماعت ہو کر کچھ ہو کر گزرے ہیں اور کچھ گزریں گے۔

۱۱......اگر اختلاف روایات باعث تعدد ہے تو مسیح کو بھی متعدد ماننا پڑے گا کیونکہ نزول مسیح

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں بھی اختلاف ہے۔حدیث اختلاف اولاً **فی مقام نزوله الشرقی دمشق عند المنارة البیضاء**(ترمذی،نواس بن سمعان) **اوروحاء** (روح المعانی) **اوجبل افیق قریب بیت المقدس** (وحکاہ کنزالعمال،حجج) **وثانیاً فی مکة ایمکث اربعین سنة** (کنز العمال) **او ۴۵ سنة** (حجج) **او سبع سنین اوتسع عشرة سنة** (کما هو عند مسلم)

۱۲......کچھ نشانات پائے جانے سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ واقعی قادیانی مدعی امام مہدی تھا اس لئے ضروری ہے کہ علامات مختصہ کا امتحان کیا جائے مثلاً ''**کونه من نبی فاطمة،اسمهٔ محمد،حیوته بعد الدعوة، ملکه سبع سنین، انتظار المسیح، ابطال الجزیة، وضع الحرب،نزول جبریل، اقتداء کعیسیٰ، نزول عیسیٰ، اعلان ظهور، بمنی ومزدلفه،اخذ البیعة فی الحطیم**''ان گیارہ نشانات میں جو پورا اترے وہ مہدی ہوگا۔

۱۳......یہ کہنا بھی غلط ہے کہ یہ اختلاف آج تک رفع نہیں ہوا۔کیونکہ حجج میں ہے کہ مہدی کا اہل بیت سے ہونا متواتر ہے اورآل عباس کی روایات تمام ضعیف یامردود ہیں۔شوکانی نے توضیح میں لکھا کہ یانبیال کی طرف امام صاحب عباسی ہوں گے اور یا یہ روایات قابل استدلال نہیں ہیں۔ایک محقق کا قول ہے کہ مہدی عباسی کی حدیث ہی اور ہے کیونکہ اس کے یہ لفظ ہیں''**منا السفاح منا المنصور ومنا المهدی**''(بیہقی)

۱۴......قول عمر کہ وہ بنی امیہ سے ہے امیر معاویہ اس کی تردید کرتے ہیں کہ''**هو من اولاد علی** رضی اللہ عنہ۔''(حجج طبرانی)مرزا صاحب خود بھی مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ''**ان بعض جداتی من بنی فاطمة**''اور''عسل مصفی''میں تسلیم کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی فاطمہ میں داخل ہوئے تو آپ سید بھی بن گئے۔

۱۵......بنی فاطمہ تسلیم کرنے سے امام مہدی پر تمام عنوان صادق آتے ہیں۔**من الامة من**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اهل البيت من الحسن ابا من الحسين أمًّا.

۱۶۔۔۔۔ لامهدی الا عیسیٰ، قابل استدلال نہیں کیونکہ اس کا راوی محمد بن خالد ہے۔ وهو متفرد به ومجهول عند البخاری قال فی الحجج: حديثه مضطرب و ضعيف لا يعارض الصحاح.

۱۷۔۔۔۔ اگر صحیح ہو تو بقول شوکانی یوں تاویل ہوگی کہ لامهدی کاملا الا عیسیٰ۔ یا یوں کہیں گے کہ ان میں اتحاد زمانی مراد ہے کہ کقوله واما امرنا الا واحد.

۱۸۔۔۔۔ کما سے استدلال کرنا اس وقت مفید ہوتا ہے کہ عیسیٰ سے پہلے مہدی بھی مانا جائے ورنہ تشبیہ تام نہ رہے گی مگر ''عسل مصفّٰی'' میں یوں لکھا ہے کہ سید احمد بریلوی ۱۲۰۱ میں یحییٰ کی طرح مبشر مرزا پیدا ہوئے تھے مگر مرزا صاحب نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ سید احمد کے پیرو چونکہ گمراہ ہیں اس لئے داستان سازی میں مشغول رہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مسیح آسمان سے اترے گا۔ بھلا جھوٹا ایسا نہ کہے تو کیا کہے؟

۱۹۔۔۔۔ اب ثابت ہوا کہ مہدی سید ہوگا اور ختم رسالت کی وجہ سے نبی نہ ہوگا۔ اور مسیح کو بطریق توصیف کہا گیا ہے ورنہ اس کو بطور اسم علم کے مہدی نہیں کہا گیا جیسا کہ وارد ہوا ہے کہ عليكم بسنة الخلفاء الراشدين المهديين (ابو داؤد) ولجرير اللّٰهم اجعله مهديا (کنز العمال) ولابی ذرّ من سره ان ينظر الی عيسی ابن مريم فلينظر الی ابی ذر الغفاری۔ (ابن عساکر عن انس) ولن تهلک امة انا اولها وعيسیٰ اخرها والمهدی اوسطها (حاکم ابو نعيم، ابن عساکر) فبطل ما قال فی العسل المصفی اذا ذكر المهدی منفردا فالمراد به رجل صالح فعليه ان يقول ايضا ان المسيح اذا ذكر منفردا فالمراد به رجل سياح ليرتفع الامر من البين. هذا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۳...... حیات مسیح برناباس کی زبانی

قرآن شریف میں صراحۃً مذکور ہے کہ واقعہ صلیب کے متعلق دو قسم کے خیال پیدا ہو گئے تھے۔ اول یہ کہ مسیح صلیب پر مر گیا اور اس کی لاش کو اتار کر قبر میں رکھا گیا۔ تین روز بعد مسیح زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گیا، یہ خیال بائبل کی جگہ ان انجیلوں میں موجود ہے، جن کو عیسائی مانتے ہیں اور قرآن شریف انکار کرتا ہے۔ دوم وہ خیالات ہیں جو موجودہ اناجیل اربعہ کے علاوہ اسلامی تصریحات اور ''انجیل برناباس'' میں موجود ہیں۔ جن میں یوں بتایا گیا ہے کہ مسیح زندہ اٹھا لیا گیا اور اس کے بجائے دوسرا آدمی ہمشکل سمجھ کر رات کو صلیب پر قتل کیا گیا۔ اس اختلاف کی وجہ سے ''ینابیع الاسلام'' میں اعتراض کیا گیا ہے کہ اسلام کا جب یہ دعویٰ ہے کہ قرآن شریف مصدق انجیل ہے تو اس میں واقعہ صلیب کو کیوں نہیں مانا گیا؟ اس کا جواب مسلمانوں کی طرف سے یوں دیا گیا تھا کہ جس انجیل کی قرآن تصدیق کرتا ہے، وہ ایک کتاب تھی جو خود مسیح نے عبرانی زبان میں وحی پا کر حواریوں کو دی تھی۔ اور واقعہ صلیب کے وقت وہ تلف کر دی گئی تھی۔ جس میں قرآن شریف کے مطابق رفع مسیح بغیر صلیب مذکور تھا اور واقعہ صلیب میں چونکہ بڑی گڑبڑ پیدا ہو گئی تھی اور حواری اصل واقعہ کے وقت بھاگ گئے تھے اور جو پاس تھے ان کو بھی اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ اس لئے صحیح طور پر بیان نہیں کر سکے کہ اصل واقعہ کس طرح ہوا۔ بلکہ انہوں نے اپنے قیاس اور شنید سے جو صحیح تصور کیا، لکھ دیا چنانچہ برنابا حواری نے جو حالات لکھے ہیں وہ وہی خیالات ہیں جن کی تصدیق قرآن کرتا ہے اور اس نے یہ ظاہر کیا ہے کہ یہ تمام واقعات میرے چشم دید تھے' اس لئے موجودہ عیسائی اگرچہ اس کو تسلیم نہیں کرتے لیکن اسلام ضرور تسلیم کرتا ہے اور اناجیل اربعہ کو اس واقعہ کے متعلق مشکوک قرار دیتا ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزائیوں نے "انجیل برنابا" کو عیسائیوں کی طرح نا قابل تسلیم سمجھ کر اناجیل اربعہ کو ہی صحیح سمجھا ہے اور باہمی اختلاف کو یوں مٹایا کہ قرآن شریف میں جن لوگوں نے واقعہ صلیب سے انکار کیا وہ بے خبر تھے۔ اور "ماصلبوہ" کا معنی ہے کہ یہودیوں نے اس کی ہڈیاں نہیں توڑی تھیں اس لئے "شبہ لهم" مسیح نیم مردہ ہو کر مردہ کے مشابہ بن گیا تھا، اس لئے مردہ سمجھ کر حواریوں کو اس کی لاش دی گئی تھی انہوں نے قبر نما غار میں تین دن تک مرہم حوار یین سے علاج کیا تو اس کے زخم فوراً درست ہو گئے۔ اور کشمیر کو چلا گیا' پھر وہیں ۸۷ برس تک روپوش رہ کر محلہ خانیار میں دفن ہوا۔ اور یہ داستان سازی بڑی کوشش کے بعد تیار ہوئی اور اس کے ثابت کرنے میں کسی سیاح چینی کی انجیل پیش کی جاتی ہے جو کسی طرح بھی نہ انجیل برنابا کا مقابلہ کر سکتی ہے اور نہ اناجیل اربعہ کے ہم پلہ ہے' کیونکہ وہ غیر معروف ہونے کے علاوہ تمام انجیلی بیانات کے خلاف ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے اس کی مشتبہ عبارتوں کو اپنے مطلب کے مطابق ڈھال لیا ہے، ورنہ مرزائیوں کا فرض تھا کہ وہ "چینی انجیل" کا ترجمہ شائع کرتے' مگر اب ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آیا اس انجیل کا وہی مطلب ہے جو مرزا صاحب نے سمجھا تھا یا کچھ استادی سے کام لیا گیا ہے برخلاف اس کے مسلمانوں نے انجیل برنابا کا ترجمہ اردو میں شائع کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ مرزائیوں کی داستان سازی بالکل غلط ہے نہ اس کی تائید اسلام کرتا ہے اور نہ نصرانیت یا یہودیت بلکہ صرف مرزائیت کا خانہ ساز مسئلہ ہے۔ اگرچہ یہ انجیل تین سو صفحہ سے زائد تک چلی گئی ہے مگر ہمیں چونکہ صرف حیات کا مسئلہ درکار ہے اس لئے اس سے اس مسئلہ کے متعلق چند اقتباسات ذیل میں لکھے جاتے ہیں تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ اسلامی نکتہ خیال سے مسیح کے حالات زندگی کیسے ہیں۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۴......اقتباسات انجیل برنابا (برنباس)

۱......"موضع ناصرہ" میں رہنے والی پارسا مریم علیہا السلام کے پاس جبریل نے آکر کہا کہ خدا نے تجھے ایک نبی کی ماں ہونے کیلئے چنا ہے' کہا کہ انسان کے بغیر بیٹا کیسے جنوں گی؟ کہا کہ یہ بات خدا کے نزدیک محال نہیں ہے، کیونکہ اس نے بغیر انسان کی موجودگی کے آدم علیہ السلام پیدا کیا تھا۔ کہا اچھا خدا کی مرضی۔ اب مریم کو اندیشہ ہوا کہ یہودی اسے بدنام کریں گے اس لئے اپنے رشتہ دار یوسف نجار (عبادت گزار) سے نکاح کیا اور جب اس نے دیکھ کر مریم کر چھوڑنے کا ارادہ کیا تو خواب میں اس کو بتایا گیا کہ مت ڈرو صرف مشیت ایزدی سے "یسوع" نبی پیدا ہوگا۔

۲......قیصر روم (اوغسطس) نے حاکم یہودیہ (ہیرودس اکبر) کو حکم دیا کہ اپنے علاقہ کی مردم شماری کرے اس لئے یوسف کو اپنے گھر (بیت اللحم) جانا پڑا۔ اور ایک سرائے میں وہاں پہنچ کر قیام کیا تو مسیح پیدا ہوئے۔ سات روز کے بعد "ہیکل" میں ختنہ کیا گیا۔ پورب کے تین مجوسی مسیح کا ستارہ دیکھ کر اور یہودیہ پہنچ کر بیت المقدس میں آٹھہرے اور مسیح کا پتہ پوچھا تب بادشاہ نے نجومیوں سے پوچھ کر ان کو بتایا کہ وہ بیت اللحم میں پیدا ہوا ہے، تم وہاں جاؤ اور واپس ہوکر مجھے ملنا۔ مجوسی ستارے کے پیچھے ہولئے اور بیت اللحم میں جاکر مسیح پر نیاز چڑھائی۔ بچہ نے خواب میں کہا کہ تم بادشاہ سے نہ ملو۔ تب وہ سیدھے اپنے گھر چلے گئے۔ یوسف مریم کو مصر لے آیا اور پیچھے بیت اللحم کے بچوں کو مار ڈالنے کا حکم جاری ہوا (کیونکہ حاکم کو 'یسوع' سے بڑا خطرہ تھا) اور یوسف حاکم کی وفات تک مصر میں رہا۔ سات سال کے بعد یوسف یہودیہ سے واپس آیا تو "ارخیلاؤس بن ہیرودس" وہاں کا بادشاہ تھا اسلئے اس سے ڈر کر جلیل میں چلا گیا۔ یسوع بارہ سال کا ہوا تو بیت المقدس سجدہ کرنے آیا اور لوگوں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے بحث کی جس سے وہ دنگ رہ گئے تو والدین کے ہمراہ ناصرہ میں آ ٹھہرا۔

۳.....''یسوع'' تیس برس کا ہوا تو جبل زیتون پر زیتون لینے کو پھر ماں بیٹا دونوں گئے تو بعد از نماز یسوع کو بذریعہ وحی بتایا گیا کہ وہ یہود کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہے والدہ نے تصدیق کی کہ مجھے یہ پہلے ہی بتایا گیا تھا۔ تو تبلیغ کیلئے یسوع پہلی دفعہ بیت المقدس آئے اور راستہ میں ایک کوڑھی کو دعا سے اچھا کیا تو اس نے چلا کر کہا اے بنی اسرائیل اس نبی کی پیروی کرو۔

۴.....تب آپ دوسری دفعہ معہ یہود کے ہیکل میں نماز پڑھنے کیلئے بیت المقدس آئے اور شہر میں شور مچ گیا۔ کاہنوں نے منبر پر کھڑا کر کے لوگوں کو وعظ سننے کا حکم دیا اور آپ نے وعظ میں تمام فقیروں، استادوں اور علمائے بنی اسرائیل کو خصوصیت سے آڑے ہاتھوں لیا، تب وہ باطنی طور پر مخالف بن گئے۔ مگر بظاہر تسلیم کیا اور آپ اپنے مریدوں کے ہمراہ تبلیغ کیلئے وہاں سے چل دیئے۔

۵.....چند دن بعد مسیح ''جبل زیتون'' پر دوسری دفعہ گئے اور وہاں ساری رات نماز میں دعا کی کہ ''مجھے پوجاریوں سے بچا جو میرے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں۔'' صبح خدا کی طرف سے کہا گیا کہ دس لاکھ فرشتے تیری حفاظت کریں گے جب تک کہ تیرا کام انتہا تک نہ پہنچے اور دنیا کا اختتام نہ ہو تب تک تم نہ مرو گے تو آپ نے سجدہ کیا اور ایک دنبہ قربانی کیا۔ پھر اردن کے گھاٹ سے عبور کر کے چلے گئے۔ اور چالیس دن روزہ رکھا پھر اورشلیم تیسری بار واپس آ کر تبلیغ کی اور لوگ مطیع ہو گئے۔ جن میں آپ نے بارہ حواری چن لئے۔ اور اوس، پطرس، بانابا (برنباس جس نے یہ انجیل لکھی) متی عشار، یوحنا، یعقوب، اندراوس، یہودا، مبر تولواماوس نیلبس، یعقوب ثانی، یہوداخر یوطی غدار۔

۶.....عید مظال کے موقع پر ایک امیر نے ماں بیٹے دونوں کو مدعو کیا اور آپ نے وہاں پانی کو شراب بنایا۔ اور حواریوں کو وعظ کی کہ سیاح بنو اور تکالیف سے نہ گھبراؤ، اشعیا کے وقت دس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہزار نبی کا قتل ہوا تھا۔ایک گال پر تھپٹر پڑے تو دوسری آگے کر دو۔آگ پانی سے بجھتی ہے آگ سے نہیں بجھتی، خدا ایک ہے، نہ اس کا بیٹا ہے، نہ باپ، پھر دس کوڑھے جو آپ کی دعا سے اچھے ہو گئے ان سے کہا کہ میں تمہارے جیسا انسان ہوں۔لوگوں سے جا کر کہو کہ ابراہیم علیہ السلام سے جو وعدے خدا نے کئے تھے نزدیک آ رہے ہیں' پھر آپ دوسری دفعہ ناصرہ کو روانہ ہوئے۔راستہ میں جہاز ڈوبنے لگا مگر آپ کی دعا سے بچ گیا۔ناصرہ میں علماء نے معجزہ طلب کیا تو آپ نے فرمایا کہ بے ایمانوں کو نشانی نہیں ملے گی کیونکہ کوئی نبی اپنے وطن میں قبول نہیں کیا جاتا۔اس پر لوگوں نے آپ کو سمندر میں ڈبونا چاہا، مگر آپ بچ گئے۔

۷...... پھر آپ ''کفرناحوم'' میں آئے اور ایک شیطان دور کیا' لوگ ڈر گئے اور کہا کہ اس علاقہ سے نکل جاؤ۔تو آپ صور اور صیدا میں آئے اور ''کنعانی عورت'' کا جن نکالا اگرچہ وہ یہودی نہ تھی اور آپ صرف بنی اسرائیل کی طرف مبعوث تھے۔

دوسری دفعہ عید مظال کے وقت آپ چوتھی دفعہ'' اور شلیم'' میں آئے اور پوجاریوں کو بحث میں لاجواب کیا۔اتنے میں ایک بت پرست نے اپنے بیٹے کیلئے آپ سے دعا کروائی تو وہ تندرست ہو گیا اور گھر جا کر باپ نے بت توڑ ڈالے۔پھر آپ نے توحید کی طرف پوجاریوں کو دعوت دی۔اور بیمار مذکور کا ذکر کر کے ان کو نادم کیا' تو وہ قتل کے درپے ہو گئے۔اس لئے آپ وہاں سے صحراء اردن میں آ گئے اور چار حواریوں کے شکوک رفع کئے اور انہوں نے باقی آٹھ حواریوں کو بھی سمجھایا، مگر یہودا خریوطی نہ سمجھا۔

۸...... پھر آپ کو فرشتہ نے پانچویں دفعہ'' اور شلیم'' بھیجا تو آپ نے ہفتہ کے دن تبلیغ کی تو پوجاریوں کا سردار کہنے لگا کہ تم ہمارے خلاف تبلیغ نہ کرو' آپ نے کہا کہ میں ان سے نہیں ڈرتا جو خدا سے نہیں ڈرتے اور جنہوں نے کئی نبی مار ڈالے اور ان کو کسی نے دفن بھی نہ کیا۔ رئیس الکہنہ نے گرفتار کرنے کا ارادہ کیا مگر لوگوں سے ڈر گیا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۹......نبوت کے دوسرے سال آپ ''نائین'' کو پہلی دفعہ گئے وہاں آپ نے ایک بیوہ کا لڑکا بڑے اصرار کے بعد زندہ کیا اور لوگ عیسائی ہوئے مگر رومانیوں نے عیسائیوں سے کہا کہ ہم تو ایسے پیر کو خدا جانتے ہیں تم نے تو کچھ قدر ہی نہیں کی۔ اب شیطان کے بہکانے سے اختلاف رائے پیدا ہوگیا تو ایک فرقہ نے کہا کہ یہ خدا ہے، دوسرے نے کہا کہ خدا محسوس نہیں ہوتا اس لئے یہ خدا کا بیٹا ہے، اور تیسرا توحید کا قائل رہا اور آپ ''کفرناحوم'' میں چلے گئے اور ایک مجمع کثیر میں آپ تبلیغ کرکے جنگل کو نکل گئے۔

۱۰......ایک دفعہ ''قریۃ السامریہ'' پہنچے تو انہوں نے روٹی بھی نہ دی۔ تو یعقوب اور یوحنا نے کہا کہ آپ بددعا کریں کہ ان پر آگ برسے۔ آپ نے فرمایا کیا صرف اس لئے کہ انہوں نے ہم کو روٹی نہیں دی۔ کیا تم نے ان کو رزق دیا ہے؟ یونس علیہ السلام نے نینوی والوں کو بددعا دی تھی، تو آپ کے جانے کے بعد انہوں نے توبہ کرلی وہ تو بچ گئے مگر آپ کو مچھلی نے نگل کر نینوی کے پاس پھینک دیا تھا' تب دونوں حواری تائب ہوئے۔

۱۱......چھٹی بار آپ ''عید فصح'' منانے اورشلیم آئے۔ وہاں بیت الصدیٰ چشمہ پر ایک لونجھا ۳۸ سال سے بیٹھا تھا اور جب چشمہ میں جوش آتا تھا تو بیمار اس میں جاکر شفا حاصل کرتے تھے مگر اس کو کسی نے اندر نہ جانے دیا تھا۔ آپ نے دعا کی، اس کو اچھا کیا۔ لوگ جمع ہوگئے تو آپ نے تبلیغ کی اور بحث میں پوجاریوں کو لاجواب کیا اور وہاں سے روانہ ہوکر حدود قیصریہ میں آئے اور حواریوں سے پوچھا کہ میں کون ہوں؟ پطرس نے جواب دیا کہ آپ خدا کے بیٹے ہیں' تب آپ نے ناراض ہوکر اس سے توبہ کرائی مگر عام لوگوں میں یہ خیال پیدا ہوکر جم چکا تھا تو آپ جلیل میں چلے آئے اور بیماروں کو اچھا کیا۔

۱۲......رات کو حواریوں سے کہا کہ اب امتحان کا وقت آگیا ہے۔ تب فرشتہ نے بتایا کہ یہودا آپ کا اندرونی دشمن ہے اور کاہنوں سے اندرونی سازش رکھتا ہے' تو آپ نے فرمایا کہ ایک

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حواری ہلاک ہوگا۔ برنباس نے پوچھا وہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ خود ہی ظاہر ہو جائے گا۔ میں دنیا سے جاتا ہوں۔ میرے بعد ایک رسول آئے گا جو میری تصدیق کرے گا اور بت پرستی کو دور کردے گا پھر آپ کوہ سینا پر چلے گئے اور چالیس دن میں وہیں رہے۔ پھر اورشلیم کو ساتویں دفعہ چلے، راستہ میں کسی نے کہا یہ اللہ ہے اور اپنی قوم کو آپ کے پاس لایا تو آپ نے کہا "نہیں میں بشر ہوں"۔

۱۳......اس کے بعد آپ صحرائے تیرو میں گئے اور حواریوں کو نماز روزے کی تلقین کی اور ان کو کھانا لانے کے واسطے کسی بستی میں بھیجا۔ تو سب چلے گئے مگر برنباس آپ کے پاس رہا تو آپ نے فرمایا کہ اے برنباس میرا ایک شاگرد مجھے تیس روپے میں بیچ دے گا اور میرے نام پر قتل کیا جائے گا، خدا مجھ کو زمین سے اوپر اٹھالے گا اور اس شاگرد غدار کی شکل مسیح کردیگا اور ہر ایک یہی سمجھے گا کہ وہ مسیح ہے' مگر جب مقدس رسول آئے گا تو میرے نام سے یہ دھبا اڑادے گا خدا تعالیٰ یہ قدرت اس لئے دکھائے گا کہ میں نے مسیا کا اقرار کیا ہے جو مجھے یہ بدلہ دے گا کہ میں زندہ ہوں اور موت کے دھبے سے بری ہوں۔ برنباس نے کہا کہ آپ مجھے بتائے وہ شاگرد کون ہے؟ میں اس کا گلا گھونٹ کر مار ڈالوں۔ آپ نے نہ بتایا اور کہا میری ماں کو یہ بات بتادو تاکہ اس کو تسلی رہے۔

۱۴......تب آپ نے آٹھویں دفعہ اورشلیم آکر تبلیغ کی اور پجاریوں نے رومانی فوج کو اطلاع دی کہ آپ بت کو برا کہتے ہیں اس لئے وہ واجب القتل ہیں مگر آپ کو نہ پاسکے کیونکہ آپ بحر جلیل میں کشتی پر سوار ہو چکے تھے' مگر لوگوں نے ہجوم کیا تو آپ نے لنگر ڈال کر ان کو ساحل کے قریب تبلیغ کی اور "نائن" کو دوسری بار چلے گئے۔ وہاں ایک یتیم کے گھر قیام کیا اور اس کی ماں نے بڑی خدمت کی تب لوگوں نے مشورہ دیا کہ آپ کو اپنا بادشاہ بنا لیں مگر آپ وہاں سے بھاگ گئے اور پندرہ دن تک حواریوں کو بھی نہ ملے۔ تب یوحنا،

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

یعقوب اور برنباس نے آپ کو پا کر عرض کی اے معلم! تو ہم سے کیوں بھاگ گیا تھا؟ کہا کہ اس لئے بھاگا ہوں کہ شیطانی فوج میرے قتل کا سامان کر رہی ہے دیکھو گے کہ پوجاری حاکم رومانی حاکم سے میرے قتل کا حکم حاصل لیں گے کیونکہ ان کو میرے باشادہ بننے کا خطرہ لگا ہوا ہے اور میرا ایک شاگرد مجھ کو ان کے حوالے کر دے گا جیسا کہ یوسف مصر میں بیچا گیا تھا مگر خدا تعالیٰ اس کو پکڑا دے گا اور حضرت داؤد کا حکم پورا ہوگا۔ (چاہ کن را چاہ در پیش) مجھے ان کے ہاتھوں سے بچا کر دنیا سے اٹھالیگا۔

دوسرے دن آپ کے شاگرد دو، دو ہو کر حاضر ہوئے اور باقیوں کا انتظار دمشق میں کیا تو ان کو موت کے متعلق وعظ کیا کہ ''انسان کو عارضی گھر کا خیال نہ کرنا چاہیے بلکہ اصلی وطن (آخرت) کا سامان کرنا چاہیے۔ پھر کہا کہ میں تم کو اس لئے نہیں کہتا کہ میں اب مر جاؤں گا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ دنیا کے اختتام تک زندہ رکھا جاؤں گا۔

۱۵...... یہودا آپ کا توشہ دان سنبھالے رہتا تھا کہ جس میں نذرانے ہوتے تھے صرف اس خیال سے کہ آپ جب بادشاہ بن جائیں گے تو مجھے بھی اچھا عہدہ مل جائے گا۔ اب انکاری ہو کر کہنے لگا کہ اگر یہ نبی ہوتا تو ضرور جان لیتا کہ میں اس کا چور ہوں حکیم ہوتا تو سلطنت لینے سے نہ بھاگتا۔ اب اس نے رئیس الکھنہ کو وہ تمام ماجرا سنا دیا جو ''نائین'' میں پیش آیا تھا تو پوجاریوں نے یہ سوچا کہ آپ ہماری بت پرستی سے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مسیا بنی اسماعیل سے ہوگا اور داؤد سے نہیں آئے گا اور لوگوں میں آپ کی قبولیت بہت عام ہو چکی ہے اور لوگ آپ کو بادشاہ بنانا چاہتے ہیں۔ مناسب ہے کہ حاکم رومی سے مدد لے کر آپ کو رات کے وقت گرفتار کیا جائے، ورنہ اس کی بادشاہی میں ہم تباہ ہو جائیں گے۔

۱۶...... اس وقت تمام شاگرد دمشق میں تھے آپ ہفتہ کی صبح کو ناصرہ تیسری دفعہ چلے آئے اور لوگوں سے ملاقات کر کے یہودیہ چلے گئے راستہ میں شاگردوں نے ہر چند روکا مگر آپ نے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا کہ میں ان سے نہیں ڈرتا۔تم موجودہ فریسیوں کے خمیر سے ڈرتے رہو کیونکہ خمیر کی ایک گولی من بھر آٹے کو خمیر بنا دیتی ہے۔

۱۷......پھر نویں دفعہ اورشلیم میں آئے اور فوج گرفتار کرنے کو آئی' مگر قابو نہ پا سکی تو نہر اردن عبور کر کے آپ صحرا میں چلے گئے۔ پوجاریوں نے آ کر بحث کی تو تنگ ہو کر سنگباری شروع کر دی مگر آپ بچ نکلے اور وہ آپس میں ہی ہزار آدمی تک مر مٹے' تو آپ معہ اصحاب کے سمعان کے گھر آ گئے۔ینقوذیموس نے کہا کہ آپ اورشلیم سے نکل کر قدرون کے نالہ سے پار چلے جائیں تو آرام میں رہیں گے۔آپ کی والدہ کو فرشتہ نے سب حال بتایا تو روتی ہوئی اورشلیم آ گئیں اور اپنی بہن مریم سالومہ کے گھر قیام کیا۔

۱۸......اب رئیس الکھنہ نے یورشلیم میں جلسہ کیا جس میں کچھ لوگ اس کی تقریر سن کر مرتد ہو گئے۔اور پوجاری ہیرودس اصغر کے پاس چلے گئے۔اس سے فوج لے کر آپ کو تلاش کرنے لگے مگر نہ پایا۔اسی وقت آپ نے فرمایا کہ وہ وقت آ گیا ہے کہ میں دنیا سے چلا جاؤں گا، تکلیف محسوس نہ کروں گا۔ینقوذیموس کے باغ میں آپ رہتے تھے کہ ایک دن آپ نے یہود غدار سے فرمایا کہ جو تمہیں کرنا ہے جاؤ کرو۔تو مخبری کرنے کو اورشلیم چلا گیا۔ دوسروں نے سمجھا کہ عید فصح کیلئے کچھ خریدنے گیا ہے' تو یہودا نے رئیس سے جا کر کہا کہ اگر تمیں روپے دیدو تو میں آج رات ہی حضرت مسیح کو بمعہ گیارہ حواریوں کے تمہارے قبضہ میں کر دوں گا۔رئیس نے رقم ادا کر کے یہودا کے ہمراہ ایک دستہ فوج کا مشعلیں اور ہتھیار دے کر روانہ کر دیا۔

۱۹......اس رات آپ نے یہودا کو روانہ کر کے ینقوذیموس کے باغ میں سو رکعت نماز پڑھی اور جب فوج آئی تو آپ نے حواریوں کو گھر جا کر جگایا مگر وہ نہ جاگے جب خطرہ زیادہ ہو گیا تو خدا نے جبرائیل، رفائیل، اور اوریل کو بھیج کر گھر کی جنوبی کھڑکی سے آپ کو اٹھا لیا اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تیسرے آسمان پر اپنے پاس رکھ لیا۔

۲۰.....تب یہودا زور کے ساتھ اس کمرہ میں داخل ہوا جہاں سے آپ اٹھائے گئے تھے اور شاگرد سو رہے تھے اور اس نے ان کو جگانا شروع کر دیا۔ تو خدا تعالیٰ نے اس وقت اپنی قدرت دکھائی کہ بولی اور شکل میں آپ کے مشابہ بن گیا۔ اور حضرت مسیح کو تلاش کرنے لگا، یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ یہ وہی مسیح ہے تو ہم نے کہا کہ اے معلم تو ہی تو ہمارا معلم ہے کیا تو ہم کو بھول گیا ہے۔ اس نے مسکرا کر کہا احمقو! یہودا اسخر یوطی کو نہیں جانتے ہو۔ اتنے میں سپاہی اندر آ گھسے اور اس کو مسیح سمجھ کر گرفتار کر لیا۔ ہر چند اس نے کہا کہ میں وہ مسیح نہیں ہوں، مگر انہوں نے اسے مخول سمجھ کر ایک نہ سنی۔ کہا کہ میں ہی تو تم کو لایا ہوں تم مجھے ہی باندھ لوگے؟ سپاہیوں نے جانا کہ وہ ان سے فریب کرتا ہے تب انہوں نے اس کو مکے اور لاتیں مار کر ذلیل کیا اور اور شلیم کو گھسیٹتے ہوئے لے چلے اور یوحنا اور پطرس ساتھ گئے اور انہوں نے برنباس سے آ کر کہا کہ تمام کاہن جمع تھے اور قتل کرنے پر اتفاق کیا تھا اور یہودا نے وہاں دیوانگی سے بہت باتیں کیں مگر انہوں نے مخول سمجھا یہ خیال کرتے ہوئے کہ یہی وہ مسیح ہے اور موت سے ڈر کر باتیں بناتا ہے اور جنون کا اظہار کر رہا ہے۔

۲۱.....صبح جلسہ ہوا اور ''رئیس الکہنہ'' نے گواہی لی کہ یہ مسیح ہے میں یہ کیوں کہوں کہ رئیس نے ہی جانا کہ وہ مسیح ہے بلکہ تمام شاگردوں نے بھی اعتقاد سے یہ کہا کہ یہ وہی مسیح ہے حضرت مریم بھی اپنے اقارب و احباب کے ہمراہ وہیں آ گئیں آپ نے بھی یہودا کو اپنا بیٹا مسیح سمجھ کر رونا شروع کر دیا۔ برنباس کہتا ہے کہ خدا کی قسم میں اس وقت وہ بات بالکل بھول گیا تھا کہ آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ میں دنیا سے اٹھا لیا جاؤں گا اور دوسرا شخص میری جگہ عذاب دیا جائے گا اور میں دنیا کے خاتمہ تک نہ مروں گا۔ تب برنباس، یوحنا اور مریم صلیب کے پاس گئے تو یہودا کو مشکیں باندھ کر رئیس کے سامنے لائے' تب اس نے تعلیم اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

شاگردوں کے متعلق پوچھا، مگر یہودا نے جواب نہ دیا گویا کہ وہ دیوانہ ہے۔ پھر خدا کی قسم دلا کر پوچھا کہ سچ کہو تب اس نے کہا کہ میں سچ کہتا ہوں کہ میں وہی یہودا اسخر یوطی ہوں جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں مسیح کو تمہارے ہاتھ میں دیدوں گا، مگر میں نہیں جانتا کہ تم کیوں پاگل ہو گئے ہو اور چاہتے ہو کہ میں ہی مسیح ناصری بن جاؤں؟

۲۲......تب اسے مشکیں باندھے ہوئے بیلاطس (حاکم اورشلیم) لے گئے اور وہ در پردہ حضرت مسیح کا خیر خواہ تھا اور چونکہ وہ یہی سمجھتا تھا کہ یہودا ہی مسیح ہے اس لئے کمرہ میں لے جا کر پوچھنے لگا کہ مسیح بتاؤ کہ رئیس الکھنہ نے معہ تمام قوم کے کیوں تجھ کر میرے سپرد کیا ہے۔ کہا کہ میں سچ کہوں گا تو تم نہیں مانو گے۔ حاکم نے کہا کہ میں یہودی نہیں ہوں سچ بتاؤ۔ مجھے اختیار ہے کہ چھوڑ دوں یا قتل کروں۔ کہا کہ میں یہودا اسخر یوطی ہوں اور یسوع جادوگر نے مجھے اپنی شکل پر بدل دیا ہے۔ مگر رئیس اور قوم نے شور مچا دیا کہ تو مسیح ناصری ہے، ہم اسے خوب پہچانتے ہیں تب حاکم نے خود بری الذمہ ہونے کیلئے اس کو "ہیرودس اصغر" کے پاس بھیج دیا، کیونکہ مسیح کو وہ جلیل کا باشندہ تھا۔ یہودا نے وہاں بھی جا کر انکار کیا مگر اوروں کی طرح ہیرودس نے بھی اس پر ہنسی اڑائی اور اس کو سفید کپڑے پہنا دیئے (جو پاگلوں کا امتیازی لباس تھا) اور بیلاطس کے پاس واپس روانہ کر دیا اور کہا کہ بنی اسرائیل کو انصاف عطا کرنے میں کمی نہ کرے۔ تب اس نے اسکوان کے حوالے کر دیا کہ مجرم ہے اور موت کا مستحق ہے تو وہ اسے جمجمہ پہاڑی پر لائے، جہاں صلیب دیا کرتے تھے وہاں اسے ننگا کر کے صلیب پر لٹکا دیا تو یہودا سخت چلایا۔ برناباس کہتا ہے کہ یہودا کی آواز چہرہ اور تمام شکل حضرت مسیح کے مشابہ ہونے میں یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ شاگردوں اور مومنین تمام نے یہی سمجھا کہ وہ مسیح ہے۔ تب بعض لوگ حضرت مسیح کو جھوٹا نبی سمجھ کر مرتد ہو گئے، کہتے تھے کہ اس کے معجزات جادو تھے اور یہ کہنا غلط نکلا کہ "میں نہیں مروں گا جب تک کہ دنیا کا خاتم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

قریب نہ ہو جائے اور وہ دنیا سے لے لیا جائے گا۔'' اور جو لوگ دین پر مضبوطی سے قائم رہے انہوں نے بہت غم کیا اور آپ کا کہنا بالکل بھول گئے کیونکہ انہوں نے یہودا کو آپ سے بالکل ہی مشابہ دیکھا تھا اور اسی غلط فہمی میں ینقو ذیموس اور یوسف اباریما تھائی کی سفارش سے یہودا کی لاش پیلاطس سے حاصل کر کے یوسف کی نئی قبر میں (جو اس نے پہلے بنا رکھی تھی) ایک سو رطل خوشبو بھر کے یہودا کو دفن کیا)

۲۳......تب برنباس، یعقوب اور یوحنا مریم کے ہمراہ ناصرہ گئے اور وہ فرشتے جو مریم کے محافظ تھے آسمان پر گئے اور تمام ماجرا مسیح سے کہا تو آپ نے والدہ کا غم سن کر خدا سے دعا مانگی کہ مجھے والدہ سے ملنے کی اجازت ہو۔ تب فرشتے اپنی حفاظت میں آپ کو نور کے شعلوں میں مریم کے گھر واپس لے آئے جہاں آپ کی والدہ اور دونوں خالہ 'مرثا' اور 'مریم مجدلیہ'، اور برنباس یوحنا، یعقوب اور پطرس مقیم تھے۔ آپ کو دیکھ کر یہ سب بیہوش ہو گئے مگر آپ نے یہ کہہ کر تسلی دی کہ میں زندہ ہوں۔ تب والدہ نے پوچھا کہ بیٹا تو پھر خدا نے تیری تعلیم کو کیوں داغدار بنایا اور کیوں اقارب اور احباب کے نزدیک تیری موت دکھلائی اور بدنام کیا۔ فرمایا! اماں! سچ جانوں میں نہیں مرا اور مجھ کو اللہ نے دنیا کے خاتمہ تک محفوظ رکھا ہے، یہ کہہ کر چار فرشتوں کو شہادت کیلئے طلب کیا' تب فرشتوں نے تصدیق کی۔ تب برنباس نے پوچھا کہ چوروں کے درمیان قتل ہونے کا دھبا تو آپ پر ہمیشہ لگا رہے گا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے بعد محمد رسول اللہ ﷺ آئیں گے اور یہ دھبا اڑائیں گے اور لوگوں پر واضح کر دیں گے کہ میں زندہ ہوں۔ پھر برنباس کو آپ نے اپنے حالات قلمبند کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا کہ میری والدہ کو جبل زیتون میں لے جاؤ کیونکہ میں وہاں سے آسمان کو چڑھوں گا۔ تب وہ مریم کو وہاں لے گئے اور فرشتے تمام کے سامنے مسیح کو آسمان کی طرف اٹھا لے گئے۔

خلاصہ یہ ہے کہ یہ انجیل صاف بتا رہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ بجسم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عنصری آسمان پر اٹھائے گئے۔ یہودا اپنے کیفر کردار میں مشابہ بالمسیح بن کر مصلوب ہوا۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام نے اخیر میں یہ بھی فرما دیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ (احمد، محمد، مسیا) آپ سے قتل صلیب کا دھبا اٹھا دیں گے اب ان تصریحات کے ہوتے ہوئے ہم کس زبان سے کہہ سکتے ہیں کہ (یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ) کی پیشینگوئی سے مراد مرزا صاحب ہیں کیونکہ مرزا صاحب تو یہود کے موافق اپنے زعم باطل میں آپ کو قتل اور مصلوب کر چکے تھے اور دشمنان اسلام کو اپنی طرف سے کامیابی دے چکے تھے۔ صرف ہڈی توڑنے کے سوا باقی سارا کام ختم ہو چکا تھا۔

۱۵......اسلامی تصریحات اور حیات مسیح علیہ السلام

الف: مؤرخ ''طبری'' لکھتا ہے کہ حضرت مریم اور یوسف (چچا زاد رشتہ دار) دونوں ایک مسجد میں خادم تھے جو جبل صیہون کے پاس تھی' آپ ایک دن چشمہ سے پانی لینے گئیں تو جبرائیل نے نفخ کیا' جس سے آپ کو حمل رہ گیا۔ یوسف نے بدظن ہو کر پوچھا کہ کیا بیج کے سوا بھی کوئی پودا ہوتا ہے' تو آپ نے فرمایا کہ سب پودے ابتداء میں بغیر بیج کے تھے' آدم کا بھی ماں باپ نہ تھا' تو یوسف خاموش ہو گئے اور جب وضع حمل کے آثار پیدا ہوئے تو یوسف آپ کو مصر لے گئے' ابھی دور ہی تھے کہ درد زہ شروع ہو گیا، تو گدھے پر سے اتر کر ایک کھجور کے نیچے ڈیرہ لگا دیا۔ اور وہاں حضرت مسیح پیدا ہوئے۔ سردی کا موسم تھا فرشتوں نے آ کر آپ کو تسلی دی اس رات تمام بت سرنگوں ہو گئے شیاطین آ لپکے' مگر ناکام رہے اور یہ عہد کیا کہ اس کی زندگی میں اس کا کام تمام کر ڈالیں گے۔ مجوسی ستارہ دیکھ کر مُر، لوبان اور سونا کی نیاز چڑھا گئے' کیونکہ مُر سے شفا ہوتی ہے اور اس نبی سے شفا حاصل ہوگی۔ لوبان اس لئے کہ اس کا دھواں سیدھا آسمان کو جاتا ہے اور یہ نبی بھی سیدھا آسمان کو جائے گا اور سونا اس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لئے کہ تمام مال و دولت کا سردار ہے اور یہ نبی بھی اپنے زمانہ میں بہترین شخص ہوگا۔ (ہیرودس کا قصہ مذکور ہے) پھر بارہ سال آپ مصر میں رہے (اور یہی ربوہ کا مقام ہے) آپ زمیندار کے گھر رہتے تھے ایک رات اس کی چوری ہوگئی۔ تو آپ نے وہاں کے خیرات خوار جمع کر کے ایک اندھے اور ایک لنجے کو پکڑ کر کہا کہ تم نیچے بیٹھو اور اندھے کو کاندھے پر اٹھاؤ۔ اس طریق سے وہ زمیندار کے خزانہ تک پہنچ گئے تو آپ نے ان کو چور ثابت کیا اور واپس شام آ گئے۔ تیس سال کے تھے کہ آپ نے اعلان نبوت فرمایا اور تین برس بعد خدا نے آپ کو اپنی طرف اٹھالیا۔

ب: ایک روز تین شیطانوں نے انسانی بھیس میں ایک جلسہ کیا، لوگ جمع ہوئے تو ایک شیطان نے کہا کہ مسیح خود خدا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ خدا رحم میں نہیں آتا، یہ خدا کا بیٹا ہے۔ تیسرے نے کہا کہ دوسرا مستقل خدا ہے۔ اب عیسائیوں میں شرک پیدا ہو گیا اور جب واقعہ صلیب قریب تھا تو آپ نے حواریوں سے کہا کہ میرے لئے تاخیر اجل میں دعا کرو۔ مگر وہ سب سو گئے اور دعا نہ کر پائے تو آپ نے فرمایا کہ میں جاتا ہوں اور ایک حواری تیس درہم سے مجھ کو بیچ ڈالے گا، چنانچہ وہ تیس درہم رشوت لے کر آپ کو گرفتار کرانے آیا۔ تو وہ خود ہی آپ کا شبیہ بن گیا اور انہوں نے اس کو صلیب دیدیا اور آپ نے بعد از صلیب ایک اور جگہ جمع ہونے کا حکم دیا۔ تب حواری تو ایک کم تھا اور وہ نہ تھا کہ جس نے مخبری کی تھی۔ کسی نے کہا کہ وہ پھانسی لے کر مر گیا ہے۔

عیسائیوں کا یہ مذہب ہے کہ سات گھنٹے مسیح مرے تھے پھر زندہ کر کے اٹھا لئے گئے۔ پھر آسمان سے اتر کر "مریم مجدلیہ" کے ہاں اتر کر حواریوں کو تبلیغ کیلئے روانہ کیا، چنانچہ پطرس اور پولس روما کو گئے (پولس حواری نہ تھا) متی اور اندراہس انسان خواروں کے ملک کو، فیلبوس افریقہ کو، یحنس فسوس (قریہ اصحاب الکھف) کو یعقوب اور شلیم کو، ابن تلما عرب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کواور سیمون بربرکوروانہ ہوئے اور جو حواری باقی رہ گئے ان کو یہودیوں نے دھوپ میں بٹھا کر عذاب دینا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ سلطان روم نے عیسائیت قبول کی تو یہودیوں کو مار ڈالا اور صلیب پرستی شروع ہو گئی۔

ج: قال الطبری ملک الشام صار بعد طیباریوس الی جایوس ثم ابنه قلودیوس ثم نیرون الذی قتل پطرس وبولس وصلبه منکسا ثم بوطلایوس ثم اسفسیالوس وبعد رفع عیسٰی اربعین سنة وجه ابنه ططوس فهدم بیت المقدس قتل الیهود ثم اخرون ثم هر قل.فالزمان بین تخریب بخت نصر الی الهجرة الف سنة وبین ملک اسکندر والهجرة ۹۲۱ سنة وبین ظهوره ومولد عیسی۳۰۳ سنة وبین مولده وارتفاعه۳۲ سنة.وبین ارتفاعه الی الهجرة ۵۸۶ سنة (فانظرو کیف اعاد مرارا لفظة الارتفاع)

ابن جریر نے بیان کیا ہے کہ جب یہود نے آپ کو ایذا رسانی شروع کی تو آپ بمعہ والدہ کے سفر میں ہی رہنے لگے۔ اس کے بعد انہوں نے حاکم دمشق کے پاس شکایت کی بیت القدس میں ایک شخص بغاوت پھیلا رہا ہے تو اس نے حاکم بیت القدس کی طرف حکم بھیجا کہ ایسے آدمی کو فوراً سولی چڑھا کر قتل کر دو۔ جب یہودی گرفتار کرنے کو آئے۔ تو اس وقت آپ اپنے حواریوں میں بیٹھے تھے (کہ جن کی تعداد ۱۲ سے ۱۸ تک بیان کی جاتی ہے) تو انہوں نے بروز جمعہ بعد العصر آپ کو محاصرہ میں لے لیا۔ تب آپ نے کہا کہ میرا شبیہ کون بننا چاہتا ہے تا کہ میری جگہ مصلوب ہو کر میرے ساتھ جنت میں جائے۔ ایک نوعمر جوان آدمی اٹھا آپ نے ہر چند ٹالا مگر اس کے سوا کسی نے جرأت نہ کی۔ تو جس کوٹھری میں تھے اس کا ایک روشندان کھول کر نیند کی حالت میں آپ کو فرشتے آسمان پر لے گئے جب کوٹھری سے حواری باہر آ گئے تو شبیہ کو لے جا کر صلیب پر لٹکا دیا۔ اب جو لوگ کمرہ میں تھے انہوں نے کہا کہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مسیح آسمان پر ہے اور جو لوگ باہر تھے ان کو یقین ہو گیا کہ مسیح کو انہوں نے قتل کر ڈالا ہے۔

جریر نے خود آنحضرت ﷺ کا بیان بھی نقل کیا ہے کہ قیامت سے پہلے اہل روما دابق یا عمان میں اتریں گے۔ تو مدینہ شریف سے ایک لشکر مقابلہ کو نکلے گا اور رومی کہیں گے کہ ہمارے قیدی واپس کرو تو مسلمان انکار کریں گے۔ پھر لڑائی شروع ہوگی تو ایک ثلث مسلمان بھاگ جائیں گے، ایک ثلث شہید ہوں گے، باقی ایک ثلث روم پر فتح پائے گا اور قسطنطنیہ فتح کرے گا، غنیمت تقسیم ہو رہی ہوگی تو کوئی آواز دے گا کہ مسیح دجال آپڑا ہے تو وہ ملک شام میں پہنچیں گے تو دجال کو دیکھ لیں گے کہ وہ آرہا ہے' تب لڑائی کی صفیں تیار کریں گے تو نماز فجر کا وقت ہو جائے گا، تب حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ امام مہدی کہیں گے کہ آپ نماز پڑھائیں مگر آپ امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ پھر جب آپ کی نظر دجال پر پڑے گی تو وہ نمک کی طرح پگھلنا شروع ہو جائے گا' مگر آپ اپنے نیزہ سے اس کو خود جا کر قتل کریں گے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ معراج کی رات جب حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات ہوئی تو قیامت کا ذکر چھڑ گیا تو عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے خدا سے وعدہ ہے کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو میرے پاس دو نیزے ہوں گے، تو وہ مجھے دیکھ کر پگھلنا شروع ہوگا اور جب یہود کا خاتمہ ہوگا اور لوگ واپس چلے جائیں گے تو یاجوج ماجوج نکل کر تباہی ڈالیں گے۔ تو میری دعا سے خدا ان کو ہلاک کر دے گا اور ان کے جسم بارش کے ذریعہ سمندر میں چلے جائیں گے' تو پھر اس کے بعد قیامت آئے گی۔ (ابن ماجہ) آپ نے یوں بھی فرمایا ہے کہ اس وقت (امام مہدی علیہ السلام کے ماتحت) تین شہر ہوں گے ایک بحرین میں دوسرا شام میں اور تیسرا حیرہ میں۔ لوگ اختلاف رائے میں ہوں گے کہ مسیح دجال ستر ہزار فوج لے کر نکلے گا کہ جن میں اکثر یہودی اور عورتیں ہوں گی اور ان کے سر پر تاج ہوں گے' تب مسلمان ''جبل افیق'' پر جمع ہوں گے اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بھوک سے تنگ آئیں گے تب آواز آئے گی کہ امداد غیبی آ گئی ہے تو حضرت مسیح علیہ السلام آئیں گے (ابن ماجہ)

ایک وعظ میں آپ نے فرمایا کہ خروج دجال کی خبر ہر ایک نبی دیتا رہا ہے۔ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو اگر میرے زمانہ میں ظاہر ہوا تو میں خود سنبھال لوں گا میرے بعد ظاہر ہوا تو تم اپنا بندوبست کرو۔ شام و عراق کے درمیان خروج کرے گا۔ تو دائیں بائیں پھیلے گا و نبوت کا دعویٰ کرے گا اور کہے گا کہ "**انا نبی لانبی بعدی**" میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ پھر کہے گا کہ میں رب ہوں۔ ایک آنکھ بیٹھی ہوگی دوسری ابھری ہوئی، پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر خواندہ و ناخواندہ شناخت کر سکے گا۔ اس کے ہاتھ میں جنت اور دوزخ ہوں گے، تم کو اگر دوزخ میں ڈالے تو سورہ کہف پڑھو' تا کہ اس کی آگ سرد ہو جائے۔ ایک عربی کے والدین زندہ کرے گا تو دو شیطان اس کے والدین بن کر کہیں گے کہ بیٹا یہی رب ہے اسے مان لو۔ ایک کو دو حصوں میں چرواڈالے گا پھر زندہ کر کے پوچھے گا کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہے گا۔ وہی جو تجھے اور مجھے پیدا کرنے والا ہے، تم دجال ہو' آج مجھے خوب اطمینان ہو گیا ہے۔ وہ بارش اور قحط بھی اپنے ساتھ رکھے گا جو قوم اسے مانے گی اس کو بھرپور کر دے گا اور جو نہ مانے گا اسے تباہ کر دے گا۔ مکہ اور مدینہ پر چونکہ فرشتوں کا پہرہ ہوگا اس لئے وہاں نہ جا سکے گا۔ مگر مدینہ شریف کے پاس "ضریب احمر" کے مقام پر کھڑا ہو کر لوگوں کو دعوت دے گا تو منافق زن اور مرد نکل کر اس کے لشکر میں شامل ہو جائیں گے' اس دن کا نام "یوم الخلاص" پڑ جائے گا۔ اس وقت عرب قلیل تعداد میں امام صاحب کے ماتحت بیت المقدس میں جمع ہوں گے تو صبح کی نماز میں نزول مسیح ہوگا۔ دجال دیکھ کر بھاگے گا تو آپ فرمائیں گے کہ تیرا قتل میرے ہاتھ سے مقدر ہے' تو خود جا کر قتل کریں گے اور یہود کو شکست ہوگی۔ شجر و حجر بھی ان کو پناہ نہ دیں گے صرف ایک "غرقد" درخت کی آڑ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں پناہ لے سکیں گے۔ اس کی سلطنت چالیس دن ہوگی یا جس مدت تک کہ خدا کی مرضی ہوگی۔ جن میں سے ایک دن ایک سال ہوگا اور آخری ایک سلطنت کا کہ ایک دروازہ سے نکل کر دوسرے تک پہنچو گے تو شام ہو جائے گی اور نماز اپنے اپنے وقت پر انداز ہ لگا کر پڑھنا ہوگی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تین سال پہلے ایک ایک حصہ کم ہوتے ہوتے بارش بالکل بند ہو جائی گی۔ اور عبادت گزار تسبیح اور تہلیل سے پیٹ بھر لیا کریں گے۔ (کنز العمال)

اس کے بعد حضرت مسیح کا عہد مبارک ہوگا۔ آپ حاکم عادل ہوں گے۔ یہود پہلے ہی تباہ ہو چکے ہوں گے تو وہ اور بھی تباہ ہو جائیں گے، جزیہ قبول نہ ہوگا، صرف اسلام قبول ہوگا۔ مال و دولت آپ کے عہد میں بکثرت ہوگی اور لوگ سیراب ہوں گے یہاں تک کہ ایک انار ایک کنبہ کو کافی ہو جائے گا۔ آپ صلیب اور خنزیر کو نیست و نابود کر دیں گے اور عیسائیت کا بھی خاتمہ ہو جائے گا، صرف خدا ہی کی پرستش ہوگی۔ قریش اپنی سلطنت پر قائم ہو جائیں گے۔ زمین جوان ہو کر حضرت آدم کے وقت جیسی نباتات نکالے گی۔ گھوڑے چند روپوں میں ملیں گے کیونکہ دنیا میں امن قائم ہوگا۔ لڑائی کا نام و نشان تک نہ رہے گا، بیل کی قیمت بڑھ جائے گی کیونکہ کھیتی میں بہت ضرورت پڑ جائے گی۔ نزول کے وقت آپ کے سر سے پانی کے قطرے گرتے ہوں گے۔ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے، آپ پر دو زعفرانی چادریں ہوں گی، آپ کے دم سے یہودی خود ہی بھسم ہوں گے۔ "باب لد" میں دجال کو قتل کریں گے۔ دمشق کے مشرقی جانب سپید مینار کے پاس ٹھہریں گے آپ "فج روحاء" کے مقام سے حج بھی کریں گے۔ آپ شادی کریں گے، آپ کے بچے ہوں گے، آپ کی وفات پر اہل اسلام جمع ہو کر نماز جنازہ پڑھیں گے اور روضہ نبویہ میں آپ کو دفن کیا جائے گا۔ (کنز العمال)

یاجوج ماجوج کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیام جبل طور پر ہوگا۔ اور یہ قوم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''بحیرہ طبریہ'' کو بھی پی کر خشک کر دے گی۔ پھر ان کے آخری حصہ کا گذر ہوگا تو کہیں گے کہ کبھی یہاں پانی ہوتا تھا۔ مسلمان ایسے تنگ ہوں گے کہ ایک بیل کا سر یا خود ایک بیل سو درہم سے زیادہ عزیز ہوگا۔ حضرت کی بدعا سے انکو پھوڑا نکل کر تباہ کر دے گا اور ان کی لاشوں سے بدبو پھیل جائے گی۔ پھر دعا کریں گے تو بڑے بڑے پرندان کی لاشیں اٹھا لے جائیں گے اور بعد میں بارش ہو کر زمین صاف ہو جائے گی۔ اس کے بعد ایک ہوا چلے گی تو مسلمان مر جائیں گے اور بے ایمان باقی رہیں گے جن پر قیامت قائم ہوگی۔ (کنز العمال)

ان تصریحات کو پیش نظر رکھ کر یہ نتیجہ نکلتا ہے امام مہدی کی سلطنت ملک شام میں اس وقت ہوگی کہ قسطنطنیہ بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل چکا ہوگا۔ عرب کی سلطنت از سر نو قائم ہوگی یہودی قوم کا ناد جال خدائی دعوی کرتے ہوئے اسلام کو مٹانے کیلئے نکلے گا مگر حضرت مسیح علیہ السلام کے نازل ہونے سے یہودی سلطنت بالکل تباہ ہو جائے گی اور ملک شام میں آپ کم از کم چالیس سال حکومت کریں گے اور صاحب اولاد ہو کر مدینہ شریف میں روضہ نبویہ کے اندر دفن ہوں گے۔ اور بعدہ اسلام مٹ جائے گا اور بد کرداروں کیلئے قیامت قائم ہوگی۔ (کنز العمال۔ ابن جریر)

یہ واقعات بالکل صاف بتا رہے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت امام مہدی ملک شام میں ظاہر ہوں گے ان کا تعلق ہندوستان وغیرہ میں نہیں ہے اور جو لوگ اس پیشینگوئی کو افسانہ خیال کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں' کیونکہ زمانہ کے انقلابات میں آئے دن کئی ایک نئی نئی صورتیں پیش آتی رہتی ہیں کہ جن کا کسی کو وہم وخیال تک بھی نہیں ہوتا۔ اس لئے ممکن ہے بلکہ یقین ہے کہ اندرون عرب میں ایسے واقعات پیش آئیں جن کا اثر قسطنطنیہ تک بھی پہنچ جائے۔ اگر چہ اس وقت اس پیشینگوئی کے آثار موجود نہیں ہیں لیکن موجود ہوتے کچھ دیر نہیں لگتی۔ خدا جب چاہتا ہے تو گریٹ وار پیدا کر کے دنیا کا نقشہ ہی بدل دیتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے اور مسلمان ایسے مٹ جاتے ہیں کہ لنگوٹی سنبھالنے کو مستقل حکومت خیال کر لیتے ہیں۔

جس طرز پر اسلامی تصریحات نے ظہور مہدی اور نزول مسیح کو پیش کیا ہے وہ حاکمانہ رنگ ہے محکومانہ یا رعیتانہ بو اس میں نہیں آتی۔ اور یہ ایسے واقعات ہیں کہ ان کے ظہور پذیر ہونے میں کچھ اشکال بھی نہیں گو آج تک مجموعی طور پر یہ تمام واقعات پیش نہیں آئے' لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ سرے سے ناممکن ہیں۔ دنیا کی مادی ترقی، انکشافات جدیدہ اور علوم وفنون کی تبدیلیاں یا اقوام میں سیاسی اور تمدنی انقلابات یہ سب کے سب ایسے امور ہیں کہ جن کے سامنے اس پیشینگوئی کا اظہار اصل رنگ میں دکھائی دینا کوئی ناممکن بات نہیں رہ جاتی۔ اور جن لوگوں نے عجلت پسندی سے یا اس پیشینگوئی کے بعض الفاظ کی بنیاد پر یا کسی غلط فہمی اور مغالطہ اندازی سے یہ یقین کیا ہے یا یقین دلانے کی کوشش کی ہے کہ ایسے واقعات ظہور پذیر ہو چکے ہیں یا یہ کہ ان کا جائے وقوعہ ہندوستان یا کوئی دوسرا ملک ہے انہوں نے دیدہ و دانستہ اس پیشینگوئی کے تمام اجزاء پر نہ کبھی خود غور کیا ہے اور نہ کسی کی توجہ اس کی طرف منعطف ہونے دی ہے۔ ورنہ بالکل صاف ہے کہ خروج مہدی اور نزول مسیح کے آثار ابھی تک نمایاں طور پر کہیں بھی نمودار نہیں ہوئے۔ اور قیامت کے آثار جو ۲۰۰ھ ہجری سے ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ (البتہ ان میں ترقی ہو رہی ہے معلوم نہیں کب تک پایہ تکمیل کو پہنچ کر ایک دفعہ پھر اسلام ہی اسلام دنیا میں نظر آنے کا موقع پیدا ہوگا۔)

حضور ﷺ نے قرب قیامت کے علامات سینکڑوں بیان کئے ہیں۔ جن میں سے جس قدر آج ہمارے سامنے موجود ہیں ان کو قلم بند کیا جاتا ہے۔

بدزبان لوگ پیدا ہوں گے جو سلام بھی گالیوں میں دیں گے، کتاب اللہ پر عمل پیرا ہونا باعث توہین ہوگا، جھوٹ زیادہ ہوگا اور سچائی بہت کم ہوگی۔ اپنی ظنی رائے پر فیصلہ ہوگا۔ بارش زیادہ ہوگی اور پھل کم ہوگا، زمانہ ساز آدمی بہتر خیال کیا جائے گا۔ قرآن کی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بجائے خانہ زاد اصول پیش کیے جائیں گے، لیکچرار بہت تیار ہوں گے، شراب نوشی بکثرت ہوگی۔ اسلامی جہاد ترک ہو جائے گا، شریف النسل کسمپرسی کے عالم میں ہوں گے اور کم ذات عالی قدر ہو جائیں گے۔ دنیا میں عامل بالقرآن نہ رہیں گے، نوعمر ایک دوسرے پر گدھوں کی طرح چڑھیں گے، تجارت اس قدر ہوگی کہ عورتیں بھی اس کام میں امداد کریں گی اور جہاں کہیں مال جائیگا نفع نہ ہوگا۔ رذیل عالم ہوگا اور شریف جاہل۔ گدھوں اور کتوں کی طرح برلب سڑک عورتوں اور بچوں سے بدفعلی کی جائے گی۔ چھوٹے پر رحم نہ ہوگا اور بڑے کی عزت نہ ہوگی، حرام زادے کثرت سے ہوں گے، بلا ضرورت قسم کھائیں گے۔ ناگہانی موتیں واقع ہوں گی، ایمانداری کم ہو جائے گی، بے ایمان اپنی اپنی قوم پر حکومت کریں گے، عورتیں اکڑ کر چلیں گی، جاہل عبادت گزار ہوں گے اور اہل علم بے عمل ہوں گے۔ شراب کو شربت بنائیں گے اور سود کو خرید و فروخت، رشوت ستانی تحفہ بن جائے گا اور چندہ کے مال سے تجارت چلے گی۔ ایماندار کو جانور سے بھی ذلیل سمجھا جائے گا، نیک عمل برے تصور ہوں گے اور برے عمل نیک عمل خیال کئے جائیں گے۔ زہد و تقویٰ صرف روایات میں نظر آئے گا اور دکھاوٹ کیلئے پرہیزگاری ظاہر کی جائے گی۔ اولاد سے سکھ نہ ہوگا، والدین کہیں گے کہ اس کی بجائے پلا پالتے تو بہتر ہوتا یا پتھر ہوتا تو کسی کام آتا۔ گانے والیاں مہیا کی جائیں گی۔ نوعمر حکمران ہوں گے، ناپ تول میں کمی بیشی ہوگی۔ مسلمان کے پیٹ میں قرآن شریف کی ایک آیت بھی نہ ملے گی۔ لا الہ الا اللہ کی رسم ہوگی اور اس کی حقیقت سے کوئی بھی واقف نہ ہوگا، غیر قوم میں نکاح زیادہ پسند ہوگا اور اپنی رشتہ دار عورت پسند نہ آئے گی۔ وغیرہ وغیرہ (کنز العمال)

ناظرین! اس سے اندازہ لگالیں کہ جس نبی کی یہ پیشینگوئیاں آج لفظ بلفظ وقوع پذیر ہو کر نظر آرہی ہیں۔ اس کی وہی پیشینگوئیاں کب لفظ بلفظ سچی نہ نکلیں گی جو حضرت امام مہدی اور حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق بیان فرمائی ہیں! اسلام سے بے خبر تعلیم یافتہ ذرا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

فطرت اسلام پر متوجہ ہو کر سوچیں کہ ان کا یہ کہنا کہاں تک صحیح ہوگا کہ یہ روایات جھوٹی ہیں یا اگر جھوٹی نہیں تو ان سے استعارات یا مجاز مراد ہے۔ نہایت شرم کی بات ہے کہ حضور علیہ السلام کی باقی تمام پیشینگویاں تو لفظ بلفظ سچی نکلیں لیکن مہدی و مسیح کے متعلق سب کی سب استعارات بن جائیں۔ یہ خوب منطق ایجاد ہوئی ہے جس سے بے ایمانی کی بدبو آ رہی ہے۔ خدا اس سے بچائے۔ آمین

۱۶......دلائل حیات مسیح علیہ السلام

پچھلی تحقیق سے گو یہ ضرورت نہیں رہی کہ مستقل طور پر حیات مسیح کے بارے میں کوئی عنوان قائم کیا جائے مگر تاہم ناظرین کے آرام کیلئے ذیل میں قرآن شریف، احادیث نبویہ اور اقوال ائمۃ و مفسرین سے دلائل لکھے جاتے ہیں۔ تاکہ بوقت ضرورت کام آئیں۔

﴿وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ﴾(نساء) یہودیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو نہ قتل کیا ہے اور نہ صلیب پر چڑھایا ہے، لیکن یہ بات ضرور ہے کہ ان کو اشتباہ ضرور ہوا ہے۔ انجیل برناباس میں ہے کہ یہودا کو انہوں نے مسیح سمجھ کر قتل کر ڈالا تھا۔ اس لئے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کشمیر میں ۸۷ سال رہ کر دفن ہوئے ہیں، سراسر غلط ہوگا۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ﴾(نساء) (جو یہود و نصاریٰ) آپ کے متعلق اختلاف کرتے ہیں وہ خود شک میں ہیں۔ یقینی طور پر نہ کوئی عیسائی کہہ سکتا ہے کہ آپ خدا تھے اور نہ کوئی یہودی کہہ سکتا ہے کہ آپ ہی کو قتل یا صلیب پر چڑھایا گیا ہے۔ اب جو شخص یقینی طور پر یوں کہے کہ کشمیر میں جا کر حضرت مسیح نے وفات پائی تھی، وہ بات شکی ہوگی یقینی نہیں ہوسکتی۔

﴿مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ﴾(نساء) جو یہودی وفات مسیح کے قائل ہیں انکو کسی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

طرح اپنے قول کا یقین نہیں ہے۔ صرف ایک خیال ہے جس کی تابعداری کر رہے ہیں۔ اب مرزائی بھی مرزا صاحب کے کہنے پر وفات مسیح کے قائل ہیں اور مرزا صاحب بھی پہلے حیات مسیح کے قائل تھے اور بعد میں انہوں نے اپنا عقیدہ بدل ڈالا تھا۔ اور غیر مصدقہ اناجیل اور غیر مشہور اقوال اور غیر موجہ استدلالات سے یہ کہہ دیا تھا کہ مسیح وفات پا چکے ہیں۔ اگر انجیل برنابا دیکھ لیتے تو امید تھی کہ پھر اپنی رائے کو تبدیل کر لیتے۔

﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ﴾ (نساء،۰۰) نہیں نہیں بلکہ خدا نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا تھا۔ اس آیت میں وفات مسیح کے قائل یہودیوں کے متعلق مسلمانوں کو سمجھایا ہے کہ ان کی بات بالکل صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا نے خود ان کی ایذا رسانی سے بچا کر اپنی طرف اٹھالیا تھا۔ (دیکھو انجیل برنابا، تاریخ طبری، درمنثور اور ابن جریر)

﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ (نساء) جو بھی اہل کتاب ہوگا آپ کے عہد میں آپ کی تصدیق کریگا کہ واقعی آپ نبی ہیں خدا نہیں ہیں۔ اور یہ تصدیق آپ کی موت سے پہلے ہوگی۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی موت ابھی تک نہیں ہوئی اور بحکم حدیث نبوی آپ کے نزول کے بعد چالیس سال حکومت کرنے سے پیچھے آئے گی۔ (کنز العمال)

﴿اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا﴾ (مائدہ) عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح خود خدا ہیں۔ تو اس الوہیت کو توڑنے کیلئے حضور سے کہا گیا ہے کہ آپ ان کو سمجھا دیجئے کہ اگر خدا تمام باشندگان زمین کو اور مسیح کو مار ڈالے تو کون اس کا کچھ بگاڑ سکتا ہے؟ اور جب حضرت مسیح کی والدہ کو خدا نے موت دی تھی تو اس وقت حضرت مسیح نے خدا کا کیا بگاڑ لیا تھا؟ مراد یہ ہے کہ اگر آپ خدا ہوتے تو ضرور مقابلہ میں اتر تے۔ اس آیت میں یہ تو یقینا ثابت ہوگیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی تو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت مسیح علیہ السلام اس وقت ضرور زندہ تھے، ورنہ یہ دھمکی درست نہیں رہتی۔ اس جگہ یہ بھی یادرکھو کہ ''وامه'' اصل میں یوں ہے'' وقد اهلک امه ''حضرت مسیح سے پیشتر آپ کی والدہ کو خداتعالیٰ وفات دے چکا تھا۔ جیسا کہ ﴿فَأَجْمِعُوْا أَمْرَكُمْ (وادعوا) وَ شُرَكَائَكُمْ﴾ ﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ (وتقبلوا) وَالْإِيْمَانَ﴾ ﴿وَامْسَحُوْا بِرُؤُوْسِكُمْ (واغسلوا) وَأَرْجُلَكُمْ﴾ معطوف میں فعل محذوف ہیں جو ذرا غور سے خود بخود معلوم ہو سکتے ہیں۔ جیسے علفته بتناوسقيته ماء. ياليت زوجک قدغدا، متقلداسيفا(او متوشحا) رمحا شراب البان و(اکال)تمر واقطه.

﴿اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ﴾ (ال عمران) حضرت مسیح یہود کی ایذا رسانی سے تنگ آگئے تھے تو خداتعالیٰ نے آپ کو تسلی دی کہ میں آپ کو اپنی طرف قبض کرلوں گا۔ (یا آپ کو پوری زندگی عطا کروں گا) اور اپنی طرف اٹھالوں گا۔ اور یہود کی نجاست سے اور ان کی بدنامیوں سے پاک کروں گا۔ انجیل برنباس میں دیکھو خداتعالیٰ نے کس طرح آپ کو اپنی طرف اٹھالیا اور کس طرح حضور کے ذریعہ آپ سے تمام بدنامیاں دور کرڈالیں۔ جو یہود آپ کے متعلق مشہور کررہے تھے۔

﴿اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ (زخرف) ''حضرت مسیح قیامت کا ایک علم ہیں۔'' اس میں آپ کے نزول کو آثار قیامت میں داخل کیا ہے اور احادیث میں تصریح موجود ہے کہ آپ کے نزول کے بعد بہت جلد دنیا کا خاتمہ ہوجائے گا۔ (ابن کثیر)

﴿فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا﴾ (بنی اسرائیل) بروایت حضرت ابن عباس اس کا معنی یوں ہے کہ '' قیامت کا وقت جب نزدیک آئے گا تو ہم تم کو اکٹھا کرلیں گے۔'' یعنی حضرت مسیح علیہ السلام دنیا کو ایک ہی مذہب پر جمع کریں گے ان کے عہد میں یا تلوار ہوگی یا اسلام۔ ٹیکس، جزیہ، وغیرہ قبول نہ ہوگا۔ (تفسیر عباسی)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِہٖٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ﴾ (الصّٰفّٰت) حضرت یونس علیہ السلام کا حال خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اگر وہ خدا کی یاد میں نہ لگے رہتے تو مچھلی کے پیٹ میں ہی قیامت کے دن تک ٹھہرتے۔ اس آیت نے بتا دیا ہے کہ ایک نبی اور ایک مچھلی جیسا جانور قیامت تک (حضرت مسیح علیہ السلام سے زیادہ عمر میں) زندہ رہ سکتے ہیں۔ اس لئے یہ کہنا غلط ہوگا کہ قرآن شریف میں قیامت تک کی زندگی کسی جاندار کیلئے مذکور نہیں ہے۔

﴿فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ﴾ (حجر) ابلیس نے مہلت مانگی تھی تو اس کو وقت معلوم یعنی نفخہ اولیٰ یا قیامت تک مہلت دے کر کہا گیا کہ تم ان میں شامل ہو کہ جن کو مہلت دی گئی ہے۔ یعنی طویل العمر اور بھی ہیں اور تم بھی طویل العمر ہو کر قیامت تک زندہ رہو گے اس آیت میں ایک منحوس ہستی کو بھی قیامت تک زندہ رکھا گیا ہے تو مقدس ہستی کو زندہ کرنا کیوں ناممکن ہوگا؟

﴿ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی﴾ (صف) ”خدا وہ ہے کہ جس نے اپنا رسول ہدایت دے کر بھیجا تا کہ تمام مذاہب پر دین حق کو غالب کرے۔“ ایک روایت کے مطابق اس آیت میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے عہد میں اسلام ہی اسلام ہوگا دوسرے مذہب کا نام تک نہ ہوگا۔ ”براہین احمدیہ“ میں ہے کہ یہ آیت چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق مانی گئی ہے اس لئے بعد میں مرزا صاحب نے کوشش کی تھی کہ اپنے او پر وارد کریں مگر آپ کے عہد میں غیر مذاہب کو بڑی ترقی ہوئی اور اسلام مغلوب ہوتا گیا اور مرزا صاحب کا غذی گھوڑے ہی دوڑاتے ہوئے دنیا سے چل بسے۔

﴿فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ﴾ (مائدہ) قیامت کو آپ سے سوال ہوگا کہ کیا آپ نے شرک کی تعلیم دی تھی؟ تو آپ جواب دیں گے کہ میں نے تو لوگوں کو تیرا حکم سنایا تھا اور جب تک میں ان میں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

موجود رہا۔ان پر رقیب رہا۔لیکن "جب تو نے مجھے زندہ دنیا سے اٹھالیا تھا تو تب سے تیری رقابت شروع ہوگئی تھی۔" اس آیت میں بھی آپ کی حیات مذکور ہے۔

(ارشاد الساری، روح المعانی، معالم وغیرہ)

﴿وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ﴾ (ال عمران) کہ حضرت مسیح علیہ السلام دنیا و آخرت میں ذی وجاہت ہیں۔اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ گو اولاً زمین پر آپ کو ذی سلطنت نہیں بنایا گیا۔مگر ثانیاً آسمان پر اور ثالثاً بعد نزول دنیا میں ہی آپ ذی وجاہت ہیں اور خدا کے مقربین میں داخل ہیں اور ملکوتی زندگی آپ کو عطا کی گئی ہے۔(فتح البیان) یہ آیت رفع جسمانی کی بہترین دلیل ہے۔

﴿وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا﴾ (ال عمران) حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو فرشتہ نے پیغام الٰہی سنایا تھا کہ خدا تعالیٰ آپ کو ایک لڑکے کی بشارت دیتا ہے جو بچپن اور بڑھاپے میں لوگوں سے کلام کرے گا۔تینتیس (۳۳) سال کی عمر میں وفات مسیح کو ماننے والوں کے نزدیک واقعہ صلیب پیش آیا۔اور اس سے پہلے بچپن اور جوانی میں آپ نے کلام کیا جس کا ثبوت اناجیل سے ملتا ہے،مگر مرزائیوں کے نزدیک کشمیر میں حضور کی ۸۷ سال عمر گزری ہے،جو خاص بڑھاپے کی عمر ہے مگر اس وقت کا کلام یا تبلیغ موجود نہیں ہے اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ آپ کا کلام بڑھاپے کے وقت بعد میں ہوگا جو آپ سے نزول کے بعد وقوع پذیر ہوگا ۔اب مجبوراً ماننا پڑتا ہے کہ آپ ابھی زندہ ہیں۔ورنہ بڑھاپے کا کلام موجود نہیں ہوسکتا اور یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ کشمیر کا نظریہ صرف خیالی بحث ہے۔

﴿وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ﴾ (ال عمران) خدا تعالیٰ نے حکمت عملی فرمائی کہ کسی دوسرے کو شبیہ بعیسیٰ بنا کر سولی دلا دیا،کیونکہ اس نے غداری کی تھی اور حضرت مسیح علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھالئے گئے۔اگر مرزائیوں،یہودیوں،اور عیسائیوں کی طرح مانا جائے تو خدا کی حکمت عملی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کا ثبوت نہیں ملتا۔

﴿وَاِذْ کَفَفْتُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ عَنْکَ﴾ (مائدہ) خدا تعالیٰ حضرت مسیح علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ "میں نے آپ سے یہودیوں کو روک دیا تھا۔" لیکن یوں مانا جائے کہ انہوں نے آپ کی بے عزتی کی اور سولی پر چڑھا دیا تو رکاوٹ کیسے ثابت ہوئی۔ حدیبیہ کے موقع پر خدا نے رکاوٹ کی تھی تو خون ریزی رک گئی تھی مگر یہاں بقول مرزائیاں وہ نہیں رکی۔ اس واسطے ماننا پڑتا ہے کہ دراصل واقعہ یوں ہی تھا کہ یہودا کو آپ کی جگہ صلیب پر چڑھایا گیا اور آپ صاف بچ کر آسمان پر چلے گئے۔

﴿وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ (النساء) یہ بھی ایک شاذ قراءت ہے۔ کیونکہ اس میں "ن" فعل حال پر داخل ہوا ہے مگر محمد بن علی (وھو بن الحنفیة) کہتے ہیں کہ اس آیت کا ترجمہ یوں ہے کہ جو بھی اہل کتاب ہیں اپنی موت سے پہلے ان کو پورا انکشاف ہو جاتا ہے کہ واقعی حضرت مسیح علیہ السلام نبی برحق تھے اور وہ زندہ ہیں اور پھر اخیر زمانہ میں نازل ہو کر اسلام کی خدمت کریں گے اور کسی یہودی مجوسی کو نہیں چھوڑیں گے۔ (درمنثور)

﴿اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ (زخرف) یہ بھی قراءت ہے جس کا ترجمہ یوں ہے کہ آپ کا "نزول جسمانی" تصدیق قیامت کیلئے ایک آسمانی نشان ہوگا اور آپ کا وجود ہی صداقت اسلام کے لئے کافی ہے۔ (درمنثور)

تائیدی طور پر معراج، قصہ اصحاب کہف اور حضرت عزیر علیہ السلام کا قصہ بھی قابل استدلال ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اب احادیث نبویہ بیان کی جاتی ہیں کہ جن میں صاف طور پر بیان ہے کہ آپ علیہ السلام زندہ ہیں اور نزول فرمائیں گے۔

۱...... ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولدله ویمکث خمسا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

واربعین سنة (ذکرہ ابن الجوزی فی کتابه الاذاعة لما کان وما سیکون بین یدی الساعة) وفیه لفظة الی الارض دلیل علی ان النزول من السماء لان من الابتدائیة لابد لها من الی الانتهائیة، فرد ما قیل ان النزول...... حضرت مسیح علیہ السلام زمین پر (آسمان سے) اتریں گے اور شادی کریں گے اور آپ کی اولاد بھی ہوگی اور پینتالیس (۴۵) سال تک رہیں گے۔

اس معیار کے مطابق مرزا صاحب بالکل ناکام رہے کیونکہ مسیح بننے کے بعد آپ نے محمدی بیگم کا نکاح کرنا چاہا تا کہ اس سے اولاد ہو، مگر ناکامی ہی رہی۔ اس کے بعد ارادہ کیا کہ بشیر کی پیشگوئی سے یہ مشابہت پیدا کرلیں گے مگر یہ بھی غلط نکلی۔ پھر یہ ظاہر کیا کہ بقول دانیال ۱۳۳۵ھ میں مریں گے تو (۹) سال پہلے ہی مر گئے۔ بہرحال اس حدیث کے مطابق مسیح بننے کی آپ نے بڑی کوشش کی مگر ہر طرح ناکامی رہی اور اخیر کہنا پڑا کہ یہ بھی ایک قصہ تھا۔

۲......ابوهریره مرفوعا کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم وامامکم منکم۔ جب (عیسیٰ) ابن مریم آسمان سے تم میں اتریں گے حالانکہ تمہارا امام تم میں سے موجود ہوگا تو تمہاری کیا کیفیت ہوگی۔ (کتاب الاسماء والصفات للبیهقی) یعنی ادھر دجال ہوگا ادھر امام مہدی جماعت کو کھڑے ہوں گے، لڑائی تیار ہوگی اور اس وقت نزول مسیح ہوگا' تو یہ ایک عجیب کیفیت ہوگی اور عجیب منظر ہوگا۔ مرزا صاحب نے وامامکم منکم کو ابن مریم پر معطوف بنا کر یوں معنی کیا ہے کہ" جب ابن مریم اترے گا اور تمہارا امام جو تم میں سے ہوگا۔" یوں کرنے سے یہ کوشش کی ہے کہ عیسیٰ ابن مریم تم "محمدیوں" سے پیدا ہوگا کیونکہ نزول من السماء" پیدا ہونے" کے معنی میں بھی آیا ہے۔ جیسے انزل من السماء ماء۔ میں کہ پانی اسی دنیا میں پیدا ہو کر اترتا ہے۔ مگر معطوف معطوف علیہ دو الگ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

الگ ہوتے ہیں، تو معنی صحیح یوں ہوگا کہ عیسیٰ ابن مریم بھی اتریں گے اور تمہارا امام بھی اتریں گے۔ اب اگر ''اترنے'' کا معنی پیدا ہونا ہے تو مرزا صاحب سے پہلے امام مہدی کا پیدا ہونا بھی ضروری ہوگا۔ مگر مرزا صاحب امام بھی خود ہی بنتے ہیں۔ اور اگر واقعی اترنا مراد ہے تو امام کو بھی اتارنا تسلیم کریں۔ اس لئے یہ جملہ حالیہ ہوگا، جس کا ترجمہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ اور یوں کہنا بھی بیجا ہے کہ'' وامامکم'' عیسیٰ کا عطف تفسیری ہے' کیونکہ عربی میں عطف تفسیری عطف بیان کو کہتے ہیں اور وہاں حرف عطف 'و' نہیں ہوتا۔ اور 'و' تفسیر کیلئے کبھی نہیں آئی۔ پس ثابت ہوا کہ محض خیالی تفسیر سے یہ مسئلہ حل کیا ہے، ورنہ کوئی نقلی ثبوت موجود نہیں ہے۔

۳......**الحسن البصری مرفوعاً قال ﷺ للیھود، ان عیسیٰ لم یمت وانه راجع الیکم قبل یوم القیٰمة** (ابن کثیر) ''یہودیوں کو آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں مرے (جیسا کہ مرزائی اور یہودی کہتے ہیں) اور ضرور قیامت سے پہلے تمہاری طرف آنے والے ہیں۔'' مرزا صاحب اگر وہی تھے تو یہود سے لڑتے' مسلمانوں کے پیچھے کیوں پڑ گئے تھے۔ اور کیوں اصلی یہودیوں کو چھوڑ کر اپنے خانہ ساز یہود سے الجھتے رہے۔ شاید ان کو نقلی یہودی ہی چاہیے تھے؟ کیونکہ خود بھی نقلی مسیح ہی تھے۔

۴......**عبد اللّٰہ بن مسعود مرفوعاً قال لقیت علیہ السلام لیلة اسری بی ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ فتذاکروا امر الساعة فقال عیسیٰ وفیما عھد الی ربی ان الدجال خارج ومعی قضیبان فاذا رآنی ذاب کم یذوب الرصاص وفی روایة معی سیف** (مستدرک) حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جس رات مجھے سیر کرائی گئی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی، تو قیامت کا ذکر چھڑ گیا، تو پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سپرد کیا تو آپ نے لاعلمی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ظاہر کی، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی ایسا ہی کہا، اخیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے کہ قیامت کے صحیح ظہور کا تو اللہ ہی کو علم ہے، مگر اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جو وعدے مجھ سے خدا نے کئے ہیں ان میں ایک یہ وعدہ بھی ہے کہ دجال نکلے گا جبکہ میرے پاس دو شاخیں ہوں گی (یا دو نیزے) اور دجال دیکھ کر سیسہ کی طرح پگھلے گا۔

مرزا صاحب کے دو نیزے ''براہین احمدیہ'' اور ''ازالۃ الاوہام'' ہوں، مگر یہ دونوں ایسے خراب تھے کہ جب سے ان کا ظہور ہوا عیسائیوں کی ترقی ہوتی گئی۔ چنانچہ ''سراج الاخبار'' جہلم ۲ دسمبر ۱۹۱۳ء میں لکھا ہے کہ ۱۹۰۱ء میں پنجاب کے عیسائیوں کی مردم شماری سینتیس ہزار چھ سو پچانوے (۳۷۶۹۵) تھی اور ۱۹۱۱ میں تریسٹھ ہزار چورانوے (۶۳۰۹۴) ہوئی تو ان دس سالوں میں پچیس ہزار تین سو ننانوے (۲۵۳۹۹) بڑھے اور یہی وہ دس سال ہیں کہ جن میں بقول مرزا محمود مرزا صاحب کو اپنے متعلق یقین ہو گیا تھا کہ آپ افضل المرسلین ہیں اور عیسائیت کی ٹانگ توڑنے آئے ہیں۔

(ندائے تبلیغی نمبر (۱) قادیان مارچ ۱۹۳۰ء)

۵.....ابوھریرہ مرفوعا انی اولی الناس بعیسی ابن مریم لانہ لم یکن بینی وبینہ نبی وانہ نازل فاذا رأیتموہ فاعرفوہ انہ رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض علیہ ثوبان ممصران کان راسہ یقطر وان لم یصبہ بلل فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویدعو الناس الی الاسلام ویھلک اللّٰہ الملل کلھا الا الاسلام ویھلک اللّٰہ الدجال ثم تقع الامانۃ علی الارض حتی ترتع الاسود ومع الابل والنمار مع البقر والذئاب مع الغنم ویلعب الصبیان مع الحیات ولا تضرھم فیمکث اربعین ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون۔ (مسند احمد وفتح الباری)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اس حدیث میں آٹھ نشان ہیں جن میں سے پہلا اور آٹھواں آپ (عیسیٰ علیہ السلام کی) کی حیات ثابت کرتے ہیں۔ باقی چھ نشان ایسے ہیں کہ جن سے مرزا صاحب کی تکذیب ہوتی ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب نہ سپید رنگ سرخ تھے، نہ دوزرد چادروں میں رہتے تھے، نہ ان سے صلیب ٹوٹی، نہ غیر مذاہب برباد ہوئے، نہ ہی ان کا دجال (قوم عیسائی) برباد ہوئی اور نہ ہی امن قائم ہوا۔ بلکہ آئے دن ملک میں بیماریاں، فتنہ فساد اور ابتری پھیلی اور خود حکومت برطانیہ (دجال) کے وفادار رعیت تھے یہ کب بادشاہ بنے اور کب جزیہ موقوف کیا؟ بلکہ اپنی رعیت اور مریدوں پر جزیہ لگا دیا ہے کہ اپنی جائیداد میں ماہواری چندہ دیا کریں۔ ورنہ ان کا نام دفتر اسلام سے کٹ جائیگا۔

۶......ابو مالک وان من اهل الكتب الا ليومنن به. عند نزول عيسىٰ ابن مريم لا يبقى احد من اهل الكتب الا امن به (ابن جرير)

۷......ابن عباس قبل موته اى قبل موت عيسىٰ وانه علم للساعة اى نزول عيسىٰ قبل يوم القيمة قال ابن جرير افقه الناس عبد الله بن عباس وان روى عنه ان ضمير موته راجع الى اهل الكتاب لكن ليس ذلك مذهبه ومراده بهذه الاية. بل هو من المباحث اليومية وبيان امر واقعى لان مذهبه ان الضمير راجع الى عيسىٰ كما يدل عليه سياق الاية وما روى عنه انه علم للساعة غير هذافليس مراداهها لما تقرر عنده حيوة عيسىٰ علیہ السلام

(ابن جرير)

خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ ابن عباس سے ان دو آیتوں میں ضمیر کے مرجع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا اور بھی ہو سکتے ہیں مگر یہ مراد نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا مرجع ہو ہی نہیں سکتے۔ اس لئے اس امر کی نفی ابن عباس سے منقول نہیں ہوئی کہ حضرت مسیح زندہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں ہیں۔ بلکہ ان کا مذہب بھی دوسرے صحابہ کی طرح یہی ہے کہ آپ ابھی تک زندہ ہیں جیسا کہ روایت بتا رہی ہے۔ اب مرزائیوں کا یہ کہنا غلط ہوگیا، کہ ابن عباس وفات مسیح کے قائل تھے۔

۹......(حذیفة بن اسید) اشرف علینا رسول اللّٰہ ﷺ ونحن نتذاکر الساعة قال لاتقوم الساعة حتی ترد عشرایات طلوع الشمس من مغربھا' الدخان، الدابة،یاجوج وماجوج، نزول عیسٰی ابن مریم، دجال، ثلثة خسوف،خسف بالمشرق خسف بالمغرب وخسف بالعرب، ونار من قعرعدن۔(مسلم)

(عبد اللّٰہ بن سلام) یدفن عیسٰی ابن مریم مع رسول اللّٰہ وصاحبیه فیکون قبره رابعا(البخاری فی تاریخه)ثم قال مکتوب فی التورٰة صفة محمد وعیسٰی ابن مریم یدفن معه۔(ترمذی)

۱۰......(عائشة) قلت یا رسول اللّٰہ انی اری ان اعیش بعدک افتاذن لی ان ادفن الی جنبک فقال وانّٰی لک بذلک الموضع ما فیه الاموضع قبری وقبر ابی بکروعمروعیسٰی ابن مریم۔(رواه احمد، کنز، ابن عساکر)

۱۱......(عبد اللّٰہ بن عمر) ینزل عیسٰی ابن مریم الی الارض فیتزوج و یولد له یمکث ۴۵ سنة ثم یموت ویدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر (رواه ابن الجوزی فی الوفاء)اس حدیث میں چوتھی قبر مسیح کی ہے اور فی قبری سے مراد مقبرہ ہے' کیونکہ حدیث عائشہ میں موضع قبر کا لفظ موجود ہے اور ملا علی قاری بھی لکھتے ہیں کہ قبر سے مراد مقبرہ ہے۔ مرزا صاحب کی روحانی قبر اگر مراد ہو تو شیخین کی قبر بھی روحانی ہوگی اور یہ سارا سلسلہ ہی نقلی بن جائے گا۔

(ابو مودود)وقد بقی فی البیت موضع قبر(ترمذی)مطلب یہ ہے کہ روضہ نبویہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ایک قبر کی جگہ ابھی خالی پڑی ہوئی ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دفن کریں گے۔ مرزائی یہ اعتراض تو کرتے ہیں کہ کیا گنبد گرا کر دفن کیا جائے گا؟ مگر اپنا ذرا خیال نہیں ہے کہ ان کے مسیح کو مدینہ شریف جانا نصیب نہیں ہوا اور مرا تو جوہڑ کے کنارے قادیان میں دفن ہوا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ''بروز'' کے طور پر یہ بھی مقبرہ نبویہ ہی ہے۔

لیکن پھر اعتراض پڑتا ہے کہ مرزا صاحب کی قبر ''روضہ نبویہ'' ہوا، خلیفہ اول نورالدین اور خلیفہ محمود کی قبر شیخین کی نقل ہوئی' تو چوتھی قبر حضرت مسیح کی کہاں سے لائیں گے کہ مرزا صاحب پھر ایک دفعہ اور مسیح بن کر آئیں گے۔ حالانکہ وہ کہہ چکے ہیں کہ میرے بعد کوئی مسیح نہیں آئے گا۔ یہ منطق ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔

۱۲ ......ابوهريره مرفوعا ليهلن عيسٰى ابن مريم بفج الرحاء بالحج او بالعمرة او بهما جميعا(مسلم) يقتل الخنزير ويمحى الصليب ويجمع له الصلوة ويعطى المال حتى لا يقبل ويضع الخراج وينزل الروحاء فيحج او يعتمر او يجمعهما وتلا ابوهريرة" وان من اهل الكتب" الاية استشهاد عليه،يوشك ان ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا......فيضع الجزية و يفيض المال ويكون السجدة واحدة لله رب العلمين ثم اعاد وان من اهل الكتب ثلثا.(رواه المسلم) والذى نفسى بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم والذى نفسى بيده لينزلن فيكم ابن مريم. یہ حدیث مختلف طریق کے ساتھ ابو ہریرہ سے مروی ہے اور اسی میں پانچ بڑے نشان بتائے گئے ہیں۔

اول...... یہ کہ حضرت مسیح حج کریں گے مگر مرزا صاحب کو حج نصیب نہ ہوا۔ بلکہ پوچھا بھی تو ''فج روحا'' میں نہ پہنچا اور باتیں بنانے لگ پڑے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ پنجاب ایک کھلا میدان ہے، اس میں دعوت اسلام کو حج کہا گیا ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دوم.....محو صلیب اور عیسائیت کو دنیا سے مٹانا۔ مگر مرزا صاحب کے عہد میں عیسائیت پھیلی۔

سوم..... "روحا" میں اترنا جو اہل الشام کا مکہ کا راستہ ہے' مرزا صاحب کو شام جانا ہی نصیب نہ ہوا تو روحا کے طریق سے حج کرنا کیسے نصیب ہوسکتا تھا۔

چہارم.....جزیہ کا قانون منسوخ کرنا اور اس کی بجائے صرف اسلام قبول کرنا۔ مرزا صاحب خود ٹیکس اور مال گزاری دیتے تھے کسی سے جزیہ نہ لینا ان سے کیسے ممکن تھا۔

پنجم ......مال دینا مگر مرزا صاحب خود چندہ لیتے تھے۔ اور مریدوں سے فراہمی چندہ سے کتابیں اور اخبارات چھاپ کر تبلیغ مرزائیت کرتے تھے۔ اس موقع پر بہانہ کرتے تھے کہ ہم انعامی اشتہارات دیتے ہیں کوئی لیتا نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ لوگ لیتے تھے، ٹال مٹول سے دینے تک نوبت ہی نہ پہنچنے دیتے تھے۔ سچے ہوتے تو عیسائی جب آتھم کا جلوس نکال کر مرزا صاحب کی پیشینگوئی جھوٹی ثابت کر کے قادیان گئے تھے اور رسی گلے میں ڈالنا چاہتے تھے تو گھر سے کیوں نہ نکلے تھے؟

کتاب "کلمہ فضل رحمانی" میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ اگر میری پیشینگوئی جھوٹی نکلے تو میرے گلے میں رسی ڈال کر تشہیر کرو۔ مگر موقع آیا تو ایک کوٹھری میں جا گھسے۔ اس کے علاوہ مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا صاحب کے خلفاء کا عہد مرزا صاحب کا ہی عہد ہے۔ اس لئے اگر اس عہد میں پیشینگوئی پوری ہو جائے تو یہ ہی سمجھو کہ مرزا صاحب کے عہد میں ہی پوری ہوئی۔ پس اسی اصول پر ہم بھی کہتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ نے خلیفہ نور الدین کے عہد میں لودہیانہ میں مرزائیوں سے ایک مناظرہ کے موقع پر تین سو روپیہ جیتا تھا۔ تو اب وہ بات بھی غلط ہوگئی کہ ہم دیتے ہیں لیتا کوئی نہیں۔

۱۳......**ابن عباس مرفوعا لن تهلك امة انا اولها وعيسى ابن مريم اخرها والمهدى اوسطها** (احمد و ابونعیم) اس حدیث میں تین محافظ الگ الگ بیان کئے گئے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں اول خود حضور ﷺ دوم عیسیٰ علیہ السلام اور تیسرے امام مہدی علیہ السلام جو پہلے دو کے درمیان آئیں گے۔ اب اگر ایک کو دوسرے میں داخل کریں، جیسا کہ ''بروز'' میں کیا گیا ہے تو تین ہستیاں الگ الگ قائم نہیں رہ سکتیں۔

۱۴.....**انہ خلیفتی فی امتی** (ابوداؤد) ''حضرت مسیح علیہ السلام میری امت میں میرے خلیفہ ہیں۔'' مطلب یہ ہے کہ شریعت اسلام کے مطابق حکومت کریں گے اور اگرچہ آپ نبی ہیں مگر اپنی نبوت کے احکام پر نہ چلیں گے۔ ورنہ ان کی شریعت منسوخ نہ رہے گی۔

۱۵.....**ینزل عیسیٰ ابن مریم مصدقا بمحمد علی ملتہ اماما مھدیا حکما عدلا** (کنز، جلد سابع) اس حدیث میں آپ کو امام اور مہدی بھی کہا گیا جیسے خلفاء راشدین کو بھی ''مہدی'' کہا گیا ہے۔

۱۶..... **(ابو ہریرۃ مرفوعا) یوشک من عاش منکم ان یلقی عیسیٰ ابن مریم اماما مھدیا حکما عدلا** (احمد) اس میں یہ اشارہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کریں گے۔ کیونکہ آپ اس وقت تک زندہ تھے۔ (باتفاق المحدثین)

۱۷.....**(جابر بن عبد اللہ مرفوعا) فینزل عیسیٰ ابن مریم، فیقول امیر الناس صل بھم فیقول لا فان بعضکم امام بعض** (کنز) اس حدیث میں صاف مذکور ہے کہ **امامکم منکم** اور **امیر الناس** سے مراد امام مہدی ہیں ورنہ یہ مراد نہیں ہے کہ بوقت نزول مسلمانوں کا امام کوئی اور نہ ہوگا۔

۱۸.....**(ابن عباس مرفوعا) فعند ذلک ینزل اخی عیسیٰ ابن مریم من السماء** (کنز) اس حدیث میں آسمان سے نزول صاف طور پر مذکور ہے اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آپ سے جدی رشتہ داری کا تعلق ہے اور مرزا صاحب کو حضور سے رشتہ داری کا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تعلق ہرگز نہیں ہے کیونکہ آپ کا سلسلہ نسب عجمی ہے اور آپ کا مورث اعلیٰ چنگیز خان یا تیمور لنگ اور یزدجرد ہے۔

۱۹ ...... انی لا اترککم یتامی وانی اٰتیکم عن قلیل...... وانا حی (مستدرک بحوالہ انجیل مطبوعہ بیروت ۱۸۸۲ء، ۱۸، باب/۱۴)

۲۰ ...... ابوھریرۃ مرفوعا لیھبطن ابن مریم حکماعدلا...... ولیقفن علی قبری ویسلمن علی ولاردن علیہ (ابن عساکر) اس حدیث میں ھبوط کا لفظ نزول عیسیٰ علیہ السلام کیلئے استعمال ہوا ہے۔ اس میں مرزا صاحب کی تاویل نہیں چلتی۔ ورنہ یہ بھی ثابت کریں کہ ھبوط بمعنی ولادت ہے۔

۲۱ ...... (عبد اللہ بن سلام) یدفن عیسیٰ ابن مریم مع رسول اللہ وصاحبیہ فیکون قبرہ رابعا (بخاری فی تاریخہ) اس حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر چوتھی بتائی گئی تھی۔ مگر مرزا صاحب مرے تو اکیلے ہی تھے کم از کم بروزی تین اور قبریں تو پہلے موجود ہونی چاہیے تھیں۔ اب اگر بعد میں ہوئیں تو کون تسلیم کرے گا کہ حدیث کا مفہوم یہی ہے جو گھڑا جاتا ہے۔

۲۲ ...... (عن الربیع مرسلا) الستم تعلمون ان ربنا حی وان عیسیٰ یاتی علیہ الفناء— (ابن جریر، ابن ابی حاتم) نجران کے عیسائی حضور ﷺ سے مدینہ پاک میں مناظرہ کو آئے تھے، تو حضور ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدائی دعویٰ کی تردید میں بیان فرمایا تھا کہ خدا تو زندہ ہے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فناء آئیگی تو پھر کیسے خدا ہوئے؟ مطلب یہ ہے کہ آپ ابھی زندہ ہیں اور پھر انتقال فرمائیں گے۔

۲۳ ...... (سعید بن المسیب) بقی فی البیت موضع قبر (درمنثور مشکوٰۃ) عن عبد اللہ بن عمر...... فیدفن معی فی قبری ای فی موضع قبری وعبر عنھا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بالقبر لقرب قبره بقبره فکانهما فی قبر واحد(مرقاۃ) فاقوم انا و عیسٰی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر(رواه ابن الجوزی فی کتابه الوفاء) وعن ابن عباس فعند ذلک ینزل اخی عیسیٰ ابن مریم من السماء (ابن اسحاق وابن عساکر) فهذه الاحادیث تدل صراحة ان النزول بمعنی الهبوط من السماء وان امة عیسیٰ بیاض الی الحمرة وان مقبرة النبی هو مدفن عیسیٰ ابن مریم۔

۱۷......تحریفات المرزائیہ

''تحریف'' سے مراد یہ ہے کہ قرآن وحدیث کا مفہوم اس طرح بیان کیا جائے کہ اسلامی تصریحات میں ان کا پتہ نہ چل سکے۔ تحریف کنندہ جو خیال پیش کرتا ہے وہ خود ہی اس کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ پھر وہ جب نقلی دلیل نہیں لا سکتا تو سرے سے یوں کہہ دیتا ہے کہ مفسر اور محدث حقیقت اسلام سے ناواقف تھے۔ یہود و نصاریٰ نے اسلام میں داخل ہو کر ایسا قطع برید کر دیا تھا کہ آج تک اس کا امتیاز مشکل ہے اور اگر کسی کی وقعت ذرہ بھر دل میں رکھتے ہیں تو اس کا کلام لیکر اس طرح بدل ڈالتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ واقعی اس کا مذہب بھی یہی ہے۔ حالانکہ اس کا مذہب اس تبدیلی کی تکذیب کرتا ہے۔ بعض دفعہ دوسرے کا کلام اس طرح مختصر کر دیتے ہیں کہ اگر پورا کلام نقل کریں تو ان کے خلاف ہو جاتا ہے۔ مگر یہ ایسی استادی کھیلتے ہیں کہ اول سے اخیر تک اپنے موافق کر لیتے ہیں اور یہ لوگ اس کی بھی پرواہ نہیں کرتے کہ جس کا کلام پیش کیا جاتا ہے آیا اس نے کبھی یوں کہا بھی ہے یا نہیں۔ اور یہ بیماری آج تمام مدعیان تجدید، مصلحان اسلام اور ترمیم کنندگان مسائل شرعیہ میں موجود ہے۔ جب ایسے لوگوں کا کلام پڑھا جائے یا کوئی تقریر یا تحریر سنی جائے اس میں صاف کہہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دیتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں کو وسائل تحقیق میسر نہیں ہوئے تھے۔ جہالت کا زمانہ تھا، تعلیم عام نہ تھی، فلسفہ اور طبعیات نے ترقی نہیں پکڑی تھی۔ اس لئے وہ خلاف عقل توہم پرستی، قصہ پرستی اور نقل پرستی میں پڑے رہے۔ خصوصاً مفسرین کا وجود تو اسلام کیلئے موجب بدنامی تھا کیونکہ ان میں تمام اسرائیلیات بھری پڑی ہیں۔ اور وہ ایسی روایات ہیں کہ "اناجیل اربعہ اور بائیبل" بھی ان کی تصدیق نہیں کرتی۔ اور نہ ان میں کوئی معقول بات نظر آتی ہے۔ اس واسطے جب ایسے لوگوں کے سامنے تفاسیر سے کوئی بات پیش کی جاتی ہے تو گو عام احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے یوں تو نہیں کہہ سکتے کہ یہ تفاسیر قابل اعتبار نہیں ہیں۔ مگر انہی تفاسیر سے ایسی عبارتیں توڑ موڑ کر پیش کر دیتے ہیں جو انکے اپنے عین مطلب کے مطابق ہوتی ہیں اور عقیدہ اسلامیہ کیخلاف ہوتی ہے۔ اور کھلم کھلا اعلانیہ جھوٹ بولنے سے ذرا شرم نہیں کرتے، یہی کہتے چلے جاتے ہیں کہ مفسر یا محدث کا مذہب ہمارے موافق ہے۔ حالانکہ اسی مفسر یا محدث کی ان تحریرات پر جب نظر ڈالی جائے، جو اس نے اپنا عندیہ اور مذہب بتانے کیلئے لکھی ہوتی ہیں تو ان کے بالکل خلاف نکلتی ہے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ سچ کہو کہ آیا واقعی اس کا مذہب وہی ہے جو تم نے بیان کیا ہے تو صاف کہہ دیتے ہیں کہ ایسی احادیث یا تفسیری اقوال تو ہمارے نزدیک معتبر ہی نہیں ہیں۔ ہم تو صرف الزامی طور پر پیش کر رہے تھے۔ اس لئے ناظرین کو خبردار رہنا چاہیے کہ عام تارکین اسلام کے متعلق عموماً اور مرزائیوں کے متعلق خصوصاً یہ خیال کرنا بالکل غلط ہوگا کہ عام تفاسیر اہل اسلام یا کتب حدیث پر ان کو ایمان ہے ان کا ایمان تو صرف ان چند احادیث یا آیات پر ہے جو ان کے بانی مذہب نے تسلیم کئے ہیں اور ان کو وہ مفاہیم قرآن اور مطالب حدیث سچے معلوم ہوتے ہیں، جو ان کے دعاوے اور مسلک سے مطابقت رکھتے ہوں۔ اس لئے ان کے سامنے عام کتب مسلمہ اہل اسلام کا حوالہ پیش کرنا، یا جماع امت سے استدلال قائم کرنا بالکل لغو اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بے فائدہ ہوگا اور جب تک ان کج بحثوں سے کج بحثی نہ کی جائے ان سے جان چھڑانی مشکل ہو جاتی ہے۔ لیکن ہمارا روئے سخن اس وقت صرف ان لوگوں کی طرف ہے جو ابھی ایسی بیماریوں سے صحیح سلامت رہ کر اسلام قدیم پر جمے ہوئے ہیں۔ ان کی واقفیت کیلئے ذیل میں مسئلہ حیات مسیح میں مرزائیوں کی چند تحریفات پیش کرتے ہیں، جن سے خود معلوم ہو جائے گا کہ ان کے بڑے میاں' تحریفات میں کہاں تک پہنچ چکے ہیں؟ اور کس انداز سے اپنے آپ کو اہل قرآن، اہل حق، احمدی، بہائی، مصطفائی یا امانی کہہ کر دلدادگان اسلام ظاہر کر رہے ہیں۔ اصل میں خالی لفافہ ہی پاس رہ گیا ہے، ورنہ اسلام سے روشنی کو چھپاتے ہوئے ادھر ادھر کی باتیں بتاتے ہیں جس کا اظہار بہت جلد کر دیں گے۔

''تحریفات نمبر اول اور توفّی''

قائلین وفات مسیح کی طرف سے یہ آیات پیش کی جاتی ہیں۔ ﴿لَاتَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ﴾(روم) ﴿قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ﴾(مائدہ وال عمران) ﴿كَانَا يَاْكُلَانِ الطَّعَامَ﴾(مائدہ) ﴿يَاعِيْسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ﴾(ال عمران) ﴿كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِم﴾(المائدہ)﴿هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ﴾(ال عمران) ﴿وَاَوْصَانِىْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا﴾ (مریم) ﴿اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ﴾ (المائدہ)﴿اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ﴾(زخرف)﴿لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ﴾ (البقرہ)

ان آیات سے وفات مسیح یوں ثابت کی جاتی ہے کہ آیت اول کی رو سے جب مخلوقات الہیہ میں تبدیلی نہیں ہے تو عام اصول موت کے خلاف ابھی تک مسیح علیہ السلام کیسے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مستثنٰی ہو سکتے ہیں؟ دوسری آیت یہ ثابت کرتی ہے کہ حضور سے پہلے جس قدر رسول تھے سب مر چکے تھے۔ تیسری آیت یہ پیش کرتی ہے کہ حضرت مسیح اور آپ کی والدہ دونوں خوراک کھایا کرتے تھے۔ اور عام بنی نوع انسان کی طرح وہ بھی خوراک کے محتاج تھے اور جب ماں مر گئیں اور خوراک نہیں کھاتی تو بیٹا بغیر خوراک کے آج تک کیسے رہ گیا ہے؟ چوتھی آیت میں خدا تعالیٰ نے مسیح کو یہ حکم دیا تھا کہ میں تم کو موت دوں گا، رفعت دوں گا، یہود کی بد نامی سے پاک کروں گا اور تیرے تابعدار کو بے فرمانوں پر غالب کروں گا۔ یہ چار وعدے ہیں جن میں سے پچھلے تین وعدے تو پورے ہو چکے ہیں۔ تو پھر سب سے پہلا وعدہ کا پورا ہونا بھی ماننا پڑتا ہے کہ موت مسیح واقع ہو چکی ہے اور جس وقت قرآن نازل ہوا تھا اس وقت تک چاروں وعدے پورے ہو چکے تھے۔ ورنہ یہ لازم آتا ہے کہ خدا نے اپنے کلام میں غیر موزوں لفظ بیان کئے ہیں۔ کیونکہ اس وقت موت مسیح کو جو ابھی تک واقع نہیں ہوئی سب کے اخیر بیان کرنا ضروری تھا۔ پانچویں آیت میں ہے کہ قیامت کو حضرت مسیح سے پوچھا جائے گا کہ آیا تم کو علم ہے کہ عیسائیوں میں ''تثلیث'' کا مسئلہ کس نے شائع کیا تھا؟ تو آپ جواب میں کہیں گے کہ مجھے معلوم نہیں، جب تک میں بنی اسرائیل میں رہا تب تک تو ان کے حالت سے خبردار رہا۔ اور جب سے توفی ہوئی تو تو ہی ان کا نگران ہے ورنہ میرا کوئی تعلق نہیں رہا۔ اب اگر نزول مسیح مان کر یہ مانا جائے کہ آپ یہود و نصاریٰ کو بزور شمشیر اسلام میں داخل کریں گے اور ان کے حالات سے بخوبی واقف ہو کر بعد میں مریں گے تو خدا کے سامنے کیسے اپنی لاعلمی کا اظہار کر دیں گے۔ کیا جھوٹ بولیں گے؟ علاوہ بریں اس آیت کا طرز بیان صاف بتا رہا ہے کہ تثلیث کا مسئلہ آپ کی توفی کے بعد ہوا تھا۔ تو جب بوقت نزول آیت وجود تثلیث مانا جاتا ہے تو موت مسیح ماننے میں کیا عذر ہو سکتا ہے کیونکہ توفی کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

وجود پہلے ہے۔اب نزول مسیح اگر تسلیم کیا جائے تو یہ ماننا پڑتا ہے کہ ''تثلیث'' کا وجود پہلے ہو اور آپ کی وفات بعد میں ہو جو سراسر خلاف ترتیب آیت ہذا ہے۔ **چھٹی** آیت میں بتایا گیا ہے کہ خدا ہی ناقابل تغیر ہے اور حیات مسیح ماننے سے یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ حضرت مسیح ناقابل تغیر ہیں۔ جو آج تک نہ بوڑھے ہوئے اور نہ بھوک پیاس سے مرے اور یہ عین شرک ہے۔ **ساتویں** میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت مسیح نے وعدہ کیا تھا کہ میں نماز پڑھتا رہوں گا اور زکوۃ بھی ادا کیا کروں گا جب تک کہ میں زندہ ہوں اب چونکہ آپ زکوۃ کسی کو نہیں دیتے اس لئے آپ کی زندگی بھی ختم ہو چکی ہے۔ **آٹھویں** آیت میں بتایا گیا ہے کہ حضرت مسیح آپ کی والدہ اور اس وقت کے تمام آدمی مر چکے ہوئے ہیں۔ کیونکہ 'انْ' حرف شرط اس جگہ بمعنی 'اِذْ' ہے جو فعل ماتحت کو ماضی بنا دیتا ہے۔ (دیکھو تاج العروس) **نویں** آیت میں آپ کو ''عبد'' کہا گیا ہے جو اپنے معبود سے نیچے ہوتا ہے۔ اب اگر اس کو زندہ مانا جائے تو اس کو بھی حی قیوم ماننا پڑیگا۔ **دسویں** آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ مومنین کا یہ وصف ہے کہ وہ کہیں کہ ہم کسی ایک نبی کو دوسرے پر فوقیت یا خصوصیت نہیں دیتے۔ اب اگر حضرت مسیح کو اب تک زندہ مانا جائے' جبکہ دوسرے وفات پا چکے ہوں تو صاف ظاہر ہے کہ اس آیت کے برخلاف ان کے ماننے میں تفریق پیدا ہو جائے گی۔

اس تحریف کا جواب مختصر تو یہ ہے کہ یہ ترجمہ عقائد اسلامیہ اور تصریحات اسلام کے بالکل مخالف ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی کہے کہ کلام میں ''**ایاک نعبد وایاک نستعین**'' موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا خدا کسی دوسرے خدا کی عبادت کرتا ہے اور اپنے کاروبار میں اس سے مدد طلب کرتا ہے۔ پس جس طرح یہ تشریح ناقابل توجہ ہے۔ اسی طرح تحریف مرزائی بھی قابل التفات نہیں صرف فرق اتنا ہے کہ اس تشریح کا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

باعث جہالت اسلامی ہے اور تحریف مذکور کی وجہ تجدید اسلام اور ترمیم مذہب ہے۔ لیکن تاہم ہمیں جواب دینا ضروری معلوم ہوتا ہے تا کہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ مرزائیوں نے کس طرح اسلام کو بدلنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ آیت اول میں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ خدا کی مخلوقات میں تبدیلی نہیں ہے اور جو اصول فطرت ہیں ان میں تبدیلی ممکن نہیں ہے۔ مثلاً یہ ممکن نہیں ہے کہ بنی نوع انسان کبھی گھوڑا بن جائے اور کبھی بھیڑ بکری یا کبھی یہ ممکن نہیں ہے کہ رات کی جگہ دن آ جائے اور دن کی جگہ رات گھس آئے، ورنہ خلق اور موت کا طریق یہاں مراد نہیں ہے، کیونکہ پیدائش بحکم آیت ﴿ الا لہ الخلق والامر ﴾ دو قسم سے ہے۔ امر تکوینی سے پیدائش کی مثال حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اور ہزاروں نئی نئی پیدائش نمودار ہو رہی ہے جس کا اقرار مرزائی بھی کرتے ہیں۔ علی ہذا القیاس۔

موت کا طریق بھی مختلف ہے، کوئی کسی طرح مرتا ہے اور کوئی کسی طرح۔ مسیح کی وفات اگر چہ سرسری آدمیوں کی طرح واقع نہیں ہوگی مگر ایسے طریق پر ضرور واقع ہوگی کہ جیسے طویل العمر اور معمر ہستیوں میں واقع ہوتی ہے یا ہوگی۔ جن میں حضرت خضر اور حضرت الیاس یا ملائکہ مقربین بھی داخل ہیں اور آپ بھی بحکم آیت ﴿ ومن المقربین ﴾ حیات ملکی سے سرفراز ہو چکے ہیں۔ اور اگر ذرا محدود خیالی چھوڑ دیں تو یوں ماننا پڑتا ہے کہ شہدائے اسلام کی وفات اور انبیاء کا اس دنیا سے انتقال عام بنی نوع انسان سے مختلف ہوا ہے، ورنہ انبیاء کی بیبیوں سے حرمت نکاح کی کوئی وجہ نہیں نظر آتی۔ اور ''حیات النبی'' کا مسئلہ بالکل غلط ٹھہر جاتا ہے۔ اس لئے اس آیت سے موت کا وقوع ایک ہی طرح سمجھنا غلط ہوگا۔ اس کے علاوہ آیت پیش کردہ میں موت یا وفات کا لفظ موجود نہیں ہے صرف خلق کا لفظ موجود ہے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ جس کے اختلاف میں مرزائی بھی ہمارے ساتھ ہیں۔

اور دوسری آیت کا ترجمہ یوں کرنا بالکل غلط ہے کہ حضور انور سے پہلے تمام انبیاء مر چکے ہیں' کیونکہ یہی آیت خود حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق بھی مذکور ہے تو پھر کیا حضرت مسیح سے پہلے بھی تمام انبیاء مر چکے تھے' حالانکہ خود حضرت مسیح اور حضور انور پر اس وقت تک موت کا ورود نہیں ہو چکا تھا۔ نیز اس آیت میں ''**خلت**'' کا ترجمہ ''**ماتت**'' کرنا بھی خلاف عقیدہ اسلامیہ ہے۔ کیونکہ ''**خلا الیه**'' کا معنی ہے اس کی طرف گیا۔ **خلا منه** کا لفظی معنی اس سے گزر گیا، خواہ مرا ہو یا ابھی زندہ ہو۔ اور صرف **خلا** کا معنی **مضی** اور **جری** کے ہیں۔ (دیکھو منتہی الادب) اور جس جگہ **ماتت** کا معنی لیا گیا ہے تو تسامح اور وسعت دے کر کیا گیا ہے۔ جس طرح کہ موت کی جگہ انتقال، صعود اور **مضی لسبیله** استعمال کر لیا کرتے ہیں۔ اس طرح **خلا** اس جگہ استعمال کرتے ہیں کہ جہاں صریح موت کا لفظ استعمال کرنے سے طبیعت رک جاتی ہے۔ کیونکہ یا تو وہ مرنے والا بزرگ ہستی کا مالک ہوتا ہے یا جن کے متعلق ایسے لفظ استعمال ہوتے ہیں وہ سارے موت کا شکار نہیں ہوتے' اگرچہ اپنے اپنے عہدہ سے فارغ ہو کر بے تعلق ہو چکے ہوتے ہیں۔ تو اس عہدہ سے سبکدوش ہونے کے بعد اگرچہ سارے نہ مرے ہوں مگر اس عہدہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے یوں کہنا درست ہوتا ہے کہ

قد خلا من قبله قوم کثیر وسبخا و بعده غیر ومیر

اس عہدیدار کے پہلے کئی عہدیدار گزر چکے ہیں۔ اب ایسے الفاظ سے تمام گزشتہ عہدہ داروں کی موت سمجھ لینا غلط ہوگا۔ اسی طرح اس آیت کا ترجمہ بھی **حیات** و **ممات** کو پیش رکھ کر یوں ہوگا کہ حضور انور ﷺ سے پہلے رسول اپنے اپنے منصب رسالت پر رہ چکے ہیں، جن میں سے کچھ تو وفات پا چکے ہیں اور کچھ ابھی تک زندہ ہیں۔ جیسے حضرت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

خضر علیہ السلام، ادریس علیہ السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام۔ اس لئے ''**خلت**'' کا لفظ ''**ماتت**'' کے معنی میں نہیں ہے۔ اس کی تائید سنۃ الٰہیہ سے بھی ہوتی ہے کیونکہ اسکے متعلق ایک دفعہ ﴿**قَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ**﴾ وارد ہے اور دوسری جگہ ﴿**مَضَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ**﴾ آیا ہے جس سے مراد **جریان مع التجدد** مراد ہے۔ جس کا مطلب یوں نکلتا ہے کہ حضور سے پہلے رسولوں کا سلسلہ رسالت بدستور جاری ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر **خلت** کا معنی **ماتت** مان بھی لیں تو پھر بھی مرزائیوں کا ترجمہ دووجہ سے غلط ہوگا۔ کیونکہ اولاً اس میں **الرسل** کا معنی تمام رسول کیا گیا ہے حالانکہ **جماعة من الرسل** صحیح بن سکتا ہے۔ ورنہ لازم آتا ہے کہ خود حضور بھی اپنے آنے سے پہلے وفات پا چکے ہوتے۔ کیونکہ آپ کا موجود ہونا اس دعویٰ کے خلاف ہوگا کہ تمام رسول مر چکے ہیں۔ **ثانیاً** اس آیت سے محرف نے وہ تمام رسول مراد لئے ہیں جو حضور سے پہلے تھے اور یہ ارادہ کرنا اس لئے غلط ہے کہ **من قبله** کا فقرہ **الرسل** کی صفت واقع نہیں ہوا۔ کیونکہ موصوف سے پہلے عربی میں اس کی صفت نہیں آسکتی اور اگر اس کو عطف بیان بنایا جائے تو وہ بھی صحیح نہ ہوگا۔ کیونکہ **من قبله** کا وصف **الرسل** کا وصف لازمی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ کسی زبان دان نے اس کو صفت یا عطف بیان نہیں بنایا۔ اس لئے بغیر سند لغت کے یہ معنی کرنا غلط ہوگا کہ وہ تمام رسول جو آپ کے پہلے تھے، مر چکے ہیں۔ اب صحیح ترجمہ اس آیت کا یوں ہوگا کہ ''کئی ایک رسول حضور ﷺ سے پہلے آتے رہے اور اپنی اپنی ڈیوٹی دے کر فارغ ہو چکے۔'' **لان الام فيه لاجنس لاللاستغراق وان الظرف ليس صفة للرسل بل هو مفعول فيه لخلت ومن زائدة كقوله تعالىٰ لله الامر من قبل** بہرحال اس آیت سے اس وقت وفات مسیح کا وہم ہو سکتا تھا کہ وہاں **کلهم** کا لفظ موجود ہوتا۔ یا کوئی ایسی تصریح اصلاحی موجود ہوتی کہ وہاں آل کا معنی **کلهم** لیا جاتا۔ اب صرف محرف کے کہنے سے کیسے یقین ہو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سکتا ہے کہ یہاں **کلھم** ہی مراد ہے۔ **تیسری آیت** سے یہ سمجھنا بالکل غلط ہے کہ انسانی ہستی ہر وقت غذا کی محتاج ہے۔ کیونکہ تسبیح وتہلیل اور تسکین قلبی بھی کبھی پاک ہستیوں میں غذائے جسمانی سے مستغنی قرار دیتی ہے۔ مثلاً اصحاب کہف پورے تین سو سال بغیر غذائے جسمانی کے زندہ رہے۔ خود حضور ﷺ صوم وصال میں غذا کے محتاج نہیں ہوتے تھے۔ ایک صوفی نے بیس سال تک تسبیح وتہلیل تک زندگی حاصل کی تھی۔ (دیکھو فتوحات مکیہ) حضرت خضر علیہ السلام ہماری خوراک کے بغیر زندہ ہیں۔ تمام ملائکہ غذائے جسمانی کے محتاج نہیں ہیں۔ اسی طرح جب حضرت مسیح ملکی صفات ہو چکے ہیں۔ تو ان کی خوراک بھی یادِ الٰہی ہوگی۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ دجال سے پہلے تین سال مطلقاً بارش نہ ہوگی اور سخت قحط پڑ جائے گا۔ تو کسی نے سوال کیا تھا کہ ہم تو اب صبر نہیں کر سکتے اس وقت مسلمان کیا کریں گے؟ تو حضور نے فرمایا تھا کہ وہ لوگ یادِ الٰہی سے زندہ رہیں گے۔ (رواہ احمد) اس کے علاوہ خوراک کی ضرورت دنیاوی آب وہوا میں ہے اور انسان جب اس سے اپنی وابستگی علیحدہ کر لے تو دوسری جگہ کی آب وہوا چونکہ محلل اشیاء نہیں ہوتی۔ وہاں انسان غذا کا محتاج نہیں ہوتا۔ تصریحات قرآنیہ میں بہشت کی آب وہوا کے متعلق حضرت آدم سے یوں کہا گیا تھا کہ ﴿ **وَأَنَّکَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحٰی** ﴾ آپ کو وہاں نہ بھوک ہوگی نہ پیاس اور نہ کپڑے خراب ہوں گے اور نہ آپ ننگے ہوں گے۔ اب ان نظائر کے ہوتے ہوئے حضرت مسیح کے متعلق یہ خیال کرنا کہ اب بھی وہ محتاج غذائے جسمانی ہیں، آپ کی توہین ہوگی۔

چوتھی آیت میں'' **متوفی** '' کا لفظ اسم فاعل ہے جو فقرہ کے درمیان فعل مستقبل

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بن گیا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ میں آپ کو وفات دوں گا جس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ آپ سے وعدہ ہوا تھا اور یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ وعدہ پورا بھی ہو گیا تھا۔ بلکہ ایفاء وعدہ کی داستان مرزائیوں نے خود گھڑ لی ہے۔ ورنہ احادیث کی رو سے ابھی اس ایفائے وعدہ میں بڑی دیر ہے' جس کو امام مہدی کے بعد چالیس سال تک پورا کرنا ہوگا۔

یہ کہنا بے سود ہے کہ دوسرے تمام وعدے پورے ہو گئے ہیں۔ تو یہ وعدہ جو سب سے پہلے تھا کیوں پورا نہ ہوا؟ کیونکہ اس آیت میں چار وعدے مذکور ہیں ان کی ترتیب مذکور نہیں ہے یہاں ترتیب پیدا کرنا محرفین کی دماغ سوزی کا نتیجہ ہے، ورنہ حرف 'و' ہزاروں جگہ قرآن شریف میں موجود ہے جہاں ترتیب مراد نہیں ہے یہ پہلے ہو اور وہ دوسرے نمبر پر ہو۔ سورہ فاتحہ ہی کھول کر دیکھ لیں **ایاک نعبد وایاک نستعین** مذکور ہے مگر یہ مراد ہر گز نہیں ہے کہ عبادت کا نمبر اول ہے اور استعانت کا دوسرا۔ اسی طرح سورہ مائدہ میں انبیاء کی فہرست دی ہے جس میں تمام بے ترتیب مذکور ہیں۔ آیت وضو کے اندر بھی ترتیب فرض نہیں ہے ورنہ جو شخص بارش میں پاک ہو جاتا ہے یا نہر میں کود پڑتا ہے' اس کے غسل سے نماز ادا کرنا جائز نہ ہوتا۔ بہر حال محرفین کے نزدیک اس آیت کے بعد خود یہی آیت یوں ہے۔ کہ **فتوفاہ اللّٰہ ورفعہ وطھرہ وجعل اتباعہ فوق الذین کفروا**، مگر اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ شاید اس قرآن میں موجود ہو کہ جس میں یہ آیت ہے کہ **انا انزلناہ قریبا من القادیان**۔ ورنہ ہمیں امید نہیں ہے کہ اس کے سوا کسی اور قرآن میں موجود ہو۔

اسلام کے نزدیک اس آیت کو دو طریق سے حل کیا گیا ہے اول **توفی** کو بمعنی موت لے کر جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے تو اس وقت چار وعدوں کا پورا ہونا یوں قرار پایا ہے کہ آپ حسب تصریح انجیل برناباس و دیگر تصریحات نبویہ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تا کہ یہود کی دستبرد سے رہا ہو جائیں اور حضور انور ﷺ کی بعثت سے آپ کے متعلق جو شکوک و اوہام تھے، ان سے آپ کو پاک کیا گیا۔ اور ہمیشہ کیلئے عیسائی اور اہل اسلام تابعداروں کو یہود پر فوقیت دی گئی اور اخیر میں چالیس سال تک حکومت کے بعد آپ وفات پا کر مدینہ طیبہ میں دفن ہوں گے۔

اب اگر ترتیب وار ہی ان کا ایفاء ضروری سمجھا جائے تو ایک اور مشکل آپڑتی ہے کہ جس کو محرفین بھی نہیں اٹھا سکتے وہ یہ ہے کہ یہود پر متبعین کا غلبہ (وعدہ) نمبر۲ اسلام سے پہلے ہو چکا تھا اور تطہیر (وعدہ) نمبر۳ ظہور اسلام کے وقت حضور انور ﷺ کی زبانی قرآن مجید کے نزول سے ہوئی ہے۔ پس جب واقعات کی رو سے وعدہ نمبر۳،۴ میں ترتیب پیدا نہیں ہوئی تو بہت ممکن ہے کہ وعدہ نمبر۱،۲ میں بھی ترتیب وقوعی پیدا نہ ہوئی ہو۔ اس لئے یہ کہنا صحیح ہو جاتا ہے کہ **رفع** کے بعد **توفی** کا وقوع قرار پایا ہے اور صرف تجویز عقلی ہی نہیں بلکہ اس تقدیم و تاخیر کی نقل ہمارے پاس بقول مرزا (افقہ الصحابہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی موجود ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ جب اس موقع پر حضرت ابن عباس کا قول پیش کیا جاتا ہے تو کبھی اظہار نفرت کیا جاتا ہے اور کبھی تغلیط کی جاتی یا اسے اسرائیلی روایت سمجھ کر ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جاتا ہے اور اتنا بھی خیال نہیں کیا جاتا کہ قرآن شریف اسلام سے پہلے یہود کے پاس موجود ہی کب تھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی تشریح یہودیوں سے سیکھی ہو۔

دوسرا مسلک یہ ہے کہ ''**توفی**'' کا معنی اس جگہ قبضہ میں لینے کے ہیں جس کو مرزا صاحب نے بھی ''براہین احمدیہ ص۵۱۹'' میں حیات مسیح کا قول کرتے ہوئے تسلیم کیا ہے اور توضیح المرام، ص۳ میں لکھتے ہیں کہ احادیث اخبار اور بائیبل کے رو سے جن نبیوں کا اس جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا وہ دو نبی ہیں **ایک** ''یوحنا'' کہ جس کو ''ایلیا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

''اور ادر لیس بھی کہتے ہیں اور دوسرے مسیح ابن مریم کہ جس کو یسوع اور عیسیٰ بھی کہتے ہیں۔ اور حکیم نورالدین صاحب نے بھی اسی معنی کی بنیاد پر **هوالذی ارسل رسوله** کو حضرت مسیح سے وابستہ کیا ہے اور تصریحات اسلامیہ تو ہزاروں ہی ہیں کہ جن میں یہاں **توفی** کا معنی قبض جسمانی کیا ہے' تو اب ان دو وعدوں میں ترتیب خود بخود آ جائے گی اور واقعات کے مطابق مطلب یوں ہوگا کہ جب آپ کو یہود نے تنگ اور بدنام کیا' تو آپ کی تسلی کو خدا نے کہا'' کہ میں تجھے قبض کر کے اپنے آسمان پر اٹھالوں گا۔''

(دیکھو انجیل برناباؔ اور تاریخ طبری)

اس موقع پر بعض محرفین یوں غلط پیش کرتے ہیں کہ حیات مسیح کا مسئلہ منسوخ ہو چکا ہے اس لئے براہین سے حوالہ نہیں دیا جا سکتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ انبیاء کے عقائد میں ترمیم و تنسیخ نہیں ہوتی۔ (ورنہ ایسا شخص نبی نہیں ہوسکتا) ہاں البتہ احکام میں ترمیم اور تنسیخ ہوا کرتی ہے۔ مگر یہ مسئلہ عقائد کے متعلق ہے اس لئے اس میں ترمیم ناممکن تھی۔ اس کے علاوہ اگر ہم 'براہین احمدیہ'' کو اس مسئلہ میں منسوخ مان لیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوگا کہ وہاں جو الفاظ یا ان کے معنی بیان ہوئے ہیں وہ غلط بھی ہو گئے ہیں۔ کیونکہ یہ دو مفہوم آپس میں لازم اور ملزوم نہیں ہیں۔ ورنہ قرآن شریف میں جو آیات منسوخ سمجھی گئی ہیں، وہ غلط بھی ہو جائیں گے۔ پس براہین اگر منسوخ ہو جائے تو ہزار دفعہ ہو جائے ہمیں کچھ مضر نہیں ہے کیونکہ بقول مرزائیاں وہ ساری کتاب وحی الٰہی ہے اس لئے گو منسوخ ہو جائے مگر غلط نہیں ہو سکتی۔ ورنہ یہ کہنا پڑے گا کہ مرزائیوں کا خدا غلط فقرے بولتا رہا ہے اور اگر اس اصول کا خیال کیا جائے کہ مرزائیوں کے نزدیک وحی الٰہی میں نسخ جائز ہی نہیں ہے تو پھر یہ عذر پیش کرنا بالکل غلط ہو جائے گا کہ ''براہین'' منسوخ ہوگئی ہے۔ یہ وجہ ہے کہ صاف نہیں کہتے کہ وہ منسوخ ہے، کچھ گول مول کہہ دیا کرتے ہیں جس کا صحیح مطلب کچھ بھی نہیں نکلتا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پانچویں آیت میں یہ اصول پیش کرنا کہ حضرت مسیح کی وفات کے بعد وجود تثلیث ہوا ہے، بالکل غلط ہے جیسا کہ انجیل برنابا اور طبری وغیرہ بتا چکے ہیں۔ اور یہ کہنا بھی غلط ہے کہ خدا کی طرف سے اشاعت تثلیث کا سوال ہوگا۔ کیونکہ ﴿ ءَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ﴾ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سوال ''تعلیم تثلیث'' سے ہوگا کہ آیا اس کی تعلیم دینے والا کون ہے؟ تم ہو یا کوئی اور؟ تو اس کا جواب آپ نفی میں دیں گے کہ میں نے یہ تعلیم نہیں دی۔ میں تو وحدانیت کی تعلیم دیتا رہا ہوں اس کے بعد اپنی مخلصی ثابت کرنے کو اپنی بے تعلقی ظاہر کریں گے کہ جب تک میں ان میں موجود تھا، تب تک میں جواب دہی کا ذمہ دار تھا۔ اب جب میرا تعلق رہا ہی نہیں ہے تو میں جواب دہ کیسے بن سکتا ہوں۔ اس لئے خدایا تجھے پورا اختیار ہے کہ چاہے ان کو عذاب کرے یا بخش دے۔ اگر عذاب دے گا تو تجھ پر کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ وہ تیرے بندے ہیں اور اگر بخش دے گا تو پھر بھی تیرے ہی ہیں۔

چھٹی آیت کا جواب یہ ہے کہ حضرت مسیح کو **حی قیوم** نہیں سمجھا گیا ورنہ ہمارے رسول اللہ ﷺ عیسائیوں کے مقابلے میں **یاتی علیه الفناء** پیش نہ کرتے۔ پس اگر طول عمر سے کوئی **حی قیوم** بن جاتا ہے تو مرزائیوں کو ۶۶ سال کے بعد جو بھی ہو مار ڈالنا چاہئے تاکہ کہیں شرک لازم نہ آجائے۔ ۶۶ سال اس واسطے مقرر کئے جائیں تاکہ مرزا صاحب کا وجود اس آیت کے خلاف ثابت نہ ہو۔

ساتویں آیت میں **صلوٰۃ و زکوٰۃ** سے مراد طریق اسلام نہیں ہے بلکہ ان کا اپنا طریق مراد ہے، اس لئے اپنے اوپر قیاس کرنا غلط ہوگا۔ اور اگر لفظ کا خیال رکھا جائے تو صرف یہی معنی ہے کہ عبادت اور پاکدامنی کا عہد تھا جواب بھی آپ پورا کر رہے ہیں۔ اور اگر آنکھ بند کر کے یہی مان لیا جائے کہ انجیل میں قرآنی تعلیم کے مطابق زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تھا۔ تو اس وقت یہ بھی ماننا پڑے گا کہ ایسی زکوۃ کے وجوب کیلئے نصاب کا ہونا بھی ضروری ہے۔ تو آپ جب دنیا سے بے تعلق ہیں تو زکوۃ کیسے واجب ہوگی؟ اس لئے محرفین پہلے آپ کی جائیداد ثابت کریں پھر ہم ادائیگی زکوۃ کی سبیل سوچ لیں گے۔

آٹھویں آیت کا جواب یہ ہے کہ 'ان' اگر چہ 'قد' کا معنی دے سکتا ہے اور 'اذ' کا معنی نہیں دیتا۔ مگر یہ کسی دلیل سے ثابت نہیں ہوا کہ اس آیت کا بھی یہ معنی ہے کہ حضرت مسیح بھی مر گئے۔ اور ماں سمیت سارے مر گئے تھے کیونکہ ان کا ایک وقت ہی سب کا معاً مر جانا کسی تاریخ سے ثابت نہیں ہے۔ بالفرض اگر یہ ارادہ صحیح بھی ہو تو یہ کہاں سے ثابت ہو گیا کہ جو معنی مسلمان کرتے ہیں وہ معنی صحیح نہیں ہے۔ اسلامی معنی یہ ہے کہ کون ہے کہ خدا کا کچھ بگاڑ سکے۔ جب کہ وہ حضرت مسیح اور تمام مخلوق کو معاً مار ڈالنے کا ارادہ کرلے۔ حالانکہ اس سے پہلے مسیح کی والدہ کو موت دے چکا ہے۔

نویں آیت میں وفات مسیح کا کوئی ذکر نہیں۔ اور یہ اصول گھڑنا کہ طول عمر سے عبد معبود کی حد تک پہنچ جاتا ہے، بالکل غلط ہے۔ ورنہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام والیاس علیہ السلام آج سے پہلے خدا بن چکے ہوتے۔ اور اگر یہ تسلیم نہیں ہے تو بموجب آیت قرآنی ابلیس تو دیر سے خدا بنا ہوتا۔

دسویں آیت کا یہ مطلب ہے کہ ہم تمام انبیاء کو منجانب اللہ اور سچا سمجھتے ہیں۔ ورنہ یہ مطلب نہیں کہ سب انبیاء کی پیدائش، حیات، حالات زندگی اور وفات بھی یکساں تھی۔ اور یکساں ہی مانتے ہیں یہ معنی صرف محرفین کی ایجاد ہے۔ ورنہ کوئی مفسر اسلام یا کوئی محدث اسلام اس طرح کے معنی کے تصدیق کرتا ہوا نظر نہیں آتا اور نہ ہی آئے گا۔ اس لئے اس آیت سے بھی وفات مسیح کا تعلق پیدا کرنا ایسا ہی ہے کہ کسی نے کہا تھا کہ کیا کھاؤ گے؟ کہا! دال۔ کہا تو پھر ہم بھی پاؤں سے ننگے نہیں ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

''تحریفات نمبر دوم اور رفع''

﴿مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْناً بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ﴾(نساء) ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾(نساء) ﴿وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا وَّجَعَلَنِيْ مُبَارَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ﴾(مریم) ﴿وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا﴾(مریم) ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾(فاتحہ) ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾(آل عمران) ﴿وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ﴾(نحل) ﴿وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ﴾(یٰس) ﴿وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ﴾(بقرہ)

پہلی آیت بتا رہی ہے کہ یہودیوں نے حضرت مسیح کو یقیناً قتل نہیں کیا تا کہ صلیب پر مر کر ملعون ہوتے بلکہ خدا نے آپ کو طبعی موت دیکر کشمیر میں بڑے مرتبہ تک پہنچایا تھا۔ **دوسری آیت** میں ہے کہ جو بھی یہودی ہے۔ وہ اپنی موت سے پہلے آپ کی طبعی موت پر ایمان لاتا ہے۔ **تیسری آیت** ظاہر کرتی ہے کہ حضرت عیسٰی بابرکت انسان ہیں اب اگر ان کو آسمان پر مانا جائے تو وہاں کون سی برکت دیتے ہوں گے۔

چوتھی آیت میں ہے کہ خدا تعالیٰ سے آپ نے سلامتی کی دعا کی ہے جب کہ آپ مریں گے اور کشمیر جانے سے یہ دعا پوری ہوگئی۔ **پانچویں آیت** میں بتایا گیا ہے کہ صراط مستقیم کی دعا کرو۔ اور یہ نہیں کہا کہ تم آسمان پر جا کر زندہ رہنے کی بھی دعا کرو۔ **چھٹی آیت** میں امت محمدیہ کو بہترین امت کہا گیا ہے کیونکہ دجال کو قتل کرے گی اور مسیح کی امداد کرے گی۔ اور مسیح ناصری کو جب تک مرا ہوا تصور نہ کیا جائے تو مسیح محمدی کی امداد کیسے کرے گی۔ **ساتویں آیت** میں بتایا گیا ہے کہ خدا تم کو وفات دیتا ہے تو کیا حضرت مسیح اس حکم سے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

باہر رہ گئے؟ آٹھویں آیت میں یہ تصریح موجود ہے کہ جو لوگ بڑی عمر پاتے ہیں۔ ان کے حواس ٹھیک نہیں رہتے اور سب کچھ بھول جاتا ہے۔ تو کیا مسیح دو ہزار سال بعد شیخ فانی ہو کر اتریں گے تو پھر ان سے بہتری کی امید کیا ہو سکتی ہے۔ نویں آیت میں ہے کہ بڑی عمر کا آدمی منکوس ہو جاتا ہے اور اس کی عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔ تو کیا تم ایسی حالت میں حضرت مسیح کو لانا چاہتے ہو؟ دسویں آیت ظاہر کرتی ہے کہ بنی نوع انسان کیلئے زمین میں رہنے سہنے کا مقام مقرر کیا ہوا ہے تو پھر کیا کسی کو آسمان پر بھی رہنے کی قیام کی اجازت ہو سکتی ہے؟ اس لئے ان تمام آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ وفات مسیح کا عقیدہ حق ہے اور حیات مسیح کا عقیدہ خلاف قرآن ہے۔

اس تحریف کا جواب یہ ہے کہ جو معنی آیات مذکورہ کے کئے گئے ہیں اس کا نشان کسی اسلامی کتاب سے نہیں ملتا یہ سب کچھ مرزائی تعلیم کا نتیجہ ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ آریہ بھی تناسخ کا ثبوت قرآن شریف سے پیش کرتے ہیں کہ ﴿مَانَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ﴾ ﴿وَنُنْشِئَكُمْ فِيْمَالَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ﴿فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ﴾ ﴿اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ﴾ ﴿كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ﴾ وغیرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان، پرند، چرند اور لکڑی وغیرہ سب حالت بدلتے رہتے ہیں اور یہی تناسخ کا اصول ہے' مگر ان آیات کا معنی جو اسلام نے لیا ہے اس کے لحاظ سے تناسخ کا ثبوت نہیں ملتا۔ اسی طرح ان آیات سے بھی وفات مسیح ثابت نہیں ہوتی جو یہاں پیش کی گئی ہیں۔ کیونکہ پہلی آیت میں مذکور ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو قتل اور صلیب سے بچا کر اپنی طرف اٹھا لیا تھا اور وعدہ پورا ہو گیا تھا کہ میں تجھ کو اپنے قبضہ میں لا کر اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ (دیکھو انجیل برنا باہ اور احادیث مذکورہ) اور یہاں ''رفعہ'' سے یہ مراد لینا غلط ہے کہ آپ کو طبعی موت سے وفات دیکر رفعت دی تھی کیونکہ ایسی رفعت عام بنی نوع انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ آپ سے وعدہ کرنے کا کیا مطلب تھا کہ ہم تجھے رفعت دیں گے کیا آپ کو شروع

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حیات سے رفعت مرتبہ حاصل نہ تھی؟ اور وعدہ دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو رفعت آپ کو دی جائے گی وہ رفعت جسمانی تھی جو واقعہ صلیب کے وقت ظاہر ہوا اور نہ جو رفعت منزلت آپ کو پہلے ہی حاصل تھی، اس کا وعدہ کرنا تحصیل حاصل یا ایک قسم کا مخول بن جاتا ہے۔ تم اگر کسی سے اس چیز کے دینے کا وعدہ کرو۔ جو اس کے پاس پہلے ہی حاصل ہے تو کیا یہ وعدہ لغو اور بے فائدہ نہ ہوگا؟ **دوسری آیت** میں ''**لیومنن به**'' سے یہ مراد لینا کہ یہود کو قتل مسیح کا ایمان حاصل ہوتا ہے دو وجہ سے غلط ہے **اول**: یہ کہ ان کو تو پہلے ہی اپنے زعم میں یقین ہے کہ ہم نے حضرت مسیح کو صلیب پر قتل کر ڈالا تھا اور اناجیل اربعہ میں یہ بالتصریح موجود ہے کہ آپ صلیب پر مر چکے تھے تو اندریں حالات یوں کہنا کیسا بے معنی ہوگا کہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) آپ کے قتل پر ایمان لے آتے ہیں۔ **دوم**: یہ کہ ''**لیومنن**'' میں نون مشدد علامت استقبال ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ آئندہ ایمان لے آئیں گے اور اس کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی ہے کہ نزول مسیح کے وقت اہل کتاب سب کے سب آپ کے تصدیق کر لیں گے اور یہی وہ معنی ہے کہ جس کو اسلام نے قبول کیا ہے۔ اور جس کی تائید صحف قدیمہ اور احادیث نبویہ سے ہو رہی ہے اس لئے اس کے خلاف کوئی اور معنی تراش کرنا تحریف میں داخل ہوگا۔

تیسری آیت میں مطلقاً وفات مسیح کا ذکر نہیں ہے ایک ایک دو دو آیتوں کی مثال ہے ہر ایک جگہ مرزائی وفات مسیح کا ہی راگ گاتے ہیں بھلا یہ بتائیں کہ اس آیت کے رو سے اگر وفات مسیح تسلیم کی جائے تو کیا کشمیر میں دفن ہونے کے بعد آپ کی برکت ظاہر ہوئی تھی؟ آپ تو کہتے ہیں کہ حضرت مسیح وہاں ستاسی (۸۷) سال روپوش ہو کر مر گئے۔ نہ تبلیغ کی، نہ گرجا بنایا اور نہ کوئی اپنا نشان چھوڑا۔ تو پھر برکت کیسی؟ اس لئے اس آیت سے اسلام میں یہ مراد ہے کہ آپ کا وجود بابرکت ہے۔ واقعہ صلیب سے پہلے آپ کی ذات سے لوگوں کی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ظاہری اور باطنی بیماریاں دور ہوئیں۔ اور نزول کے بعد اسلام آپ کی برکات سے بہرہ ور ہوگا اور اس کی تمام مردہ طاقتیں ظاہر ہوں گی۔ اور باقی رہا آسمان کا مقام، سو وہ بھی برکت سے خالی نہیں کیونکہ اب مقربین میں داخل ہیں۔ اور اب بھی صوفیائے کرام کی روحیں آپ سے روحانی برکات حاصل کر رہی ہیں۔ (دیکھو فتوحات مکیہ)

چوتھی آیت میں مرزائیوں نے عیسائیوں کی چال چلی ہے۔ وہ بھی کہا کرتے ہیں کہ قرآن شریف نے بھی واقعہ صلیب میں آپ کی موت کو تسلیم کیا ہے۔ کیونکہ ''**یوم موت**'' سے مراد صلیب پر مرنے کا دن ہے۔ اور ''**یوم ابعث حیا**'' سے مراد وہ دن ہے کہ جب آپ مرنے کے بعد تیسرے دن اپنی قبر سے نکل کر آسمان کو چلے گئے تھے۔ اب اگر مرزائیوں کا معنی مانا جائے تو عیسائیوں کا معنی بھی ماننا پڑتا ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایک معنی تسلیم ہوا اور دوسرا متروک ہو۔ اس لیے ہمیں اس مطلب کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ جو اسلام نے یہاں پر تسلیم کیا ہے کہ یوم ولادت میں آپ شیطانی عوارض سے محفوظ رہے حالانکہ آپ غیر محفوظ جگہ میں پیدا ہوئے تھے۔ (دیکھو مشکوۃ اور انجیل برنباس) یوم وفات میں آپ کو مسلمان روضہ نبویہ میں دفن کریں گے اور حضور انور کے پاس آپ کو جگہ ملے گی۔ جہاں کسی قسم کا کھٹکا نہ رہے گا اور ''**یوم بعث بعد الموت**'' میں آپ حضور ﷺ کے ہمراہ ایک مقبرہ سے اٹھیں گے اور جو حفاظت اس وقت حضور کی ہوگی آپ بھی اس میں داخل رہیں گے۔ اب اسلامی معنی کو چھوڑ کر تحریف کرنا مسلمان کا کام نہیں ہے۔

پانچویں آیت سے وفات مسیح پر استدلال قائم کرنا، ایک واہیات اصول پر مبنی ہے کہ جو واقعہ ایک کیلئے موجب رفعت ہو تو وہ سب کے لئے موجب رفعت ہوتا ہے۔ اگر یہ اصول صحیح ہے تو آپ ہی بتائیں کہ اگر معراج موجب رفعت ہے تو کیا تم نے جوا لا ہے کی طرح یہ بھی خدا سے مانگا ہے؟ شہادت حسین ؓ بھی موجب رفعت ہے کیا تمہارے بانی مذہب نے بھی خدا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے مانگی تھی؟اور ہزاروں امور موجب رفعت ہیں۔کیا تم سب مانگا کرتے ہو؟اور جب یہ فطرت کا تقاضا ہے کہ انسان اپنی وسعت کے مطابق پاؤں پھیلایا کرتا ہے۔تو اپنی وسعت سے بڑھ کر واجب امور کا مطالبہ کرنا ایسا ہوگا کہ کوئی ﴿ **اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ** ﴾ کہہ کر دعا کرے۔کہ یا اللہ مجھے اپنے راستہ پر چلا کر خدا بنا لے۔شاید مرزائی یہ دعا کرتے ہوں گے مگر اسلام یہ سکھاتا ہے کہ جس راستہ پر مقدس ہستیاں تھیں اسی راستہ پر خدا ہم کو قائم رہنے کی توفیق عطا کرے۔آمین

چھٹی آیت میں امت محمدیہ کو ''بہترین امت'' اس لئے نہیں کہا گیا کہ مرزا صاحب کی تصدیق کرنے کو کھڑی ہو جائے گی۔بلکہ قرآن شریف کے رو سے اس لئے اس کو یہ لقب عطا ہوا ہے کہ یہ **امر بالمعروف ونهي عن المنكر** کے لئے مامور ہوئی ہے۔انبیاء سابقین کی تصدیق کیلئے ہر وقت تیار رہتی ہے اور خیر المرسلین کی تابعدار بن کر **خير الامم** کا لقب حاصل کرتی ہے۔پس ان وجوہات کو چھوڑ کو ایک نئی وجہ گھڑنا کہ جس کا ثبوت کسی جگہ سے بھی نہیں ملتا،ایسا ہے کہ کوئی کہے کہ ﴿ **وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ** ﴾ عبادت کا حکم یقین آنے تک ہے۔اس لئے جن کو خدا کی ہستی کا یقین آگیا ہے،ان پر عبادت فرض نہیں ہے کہ محرفین اس تحریف کو اپنی تحریفات میں داخل کر کے اپنی جماعت کو عبادت سے آزاد کر ڈالیں گے؟اور **يضل به ما يشاء** کی مثال پیدا کریں گے؟

ساتویں آیت میں عام حکم ہے کہ خدا تم کو وفات دیتا ہے جس کی رو سے ہر ایک انسان اپنے مقررہ وقت پر مر جاتا ہے اور مرنے کی مدت نہ کسی نے آج تک مقرر کی ہے اور نہ ہوگی۔ورنہ جو شخص آج سو سال سے زیادہ عمر پا کر مرتا ہے۔اس آیت کے خلاف ہوگا۔اور کہا جائے گا کہ عام مدت موت سے بڑھ کر کیوں زندہ تسلیم کیا جاتا ہے۔اس لئے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اس تحریف کے پاؤں نہیں ہیں اور سوائے بے سمجھی کے کچھ ثابت نہیں کرتی۔

آٹھویں آیت میں ''ارذل العمر'' کی کوئی حد مقرر نہیں ہے اپنے قوائے جسمانی کے ماتحت انسان کم وبیش ''**ارذل العمر**'' تک پہنچتا ہے۔ اور یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر ایک انسان ''ارذل العمر'' تک پہنچتا ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ کوئی پہنچتا ہے اور کوئی نہیں پہنچتا ہے۔ حضرت مسیح بھی حسب روایات سابقہ 'ارذل العمر' تک نہیں پہنچے۔ کیونکہ آپ نزول کی بعد ایک عربی عورت سے شادی کر کے صاحب اولاد ہوں گے۔ اب آپ کی نسبت یہ خیال کرنا کہ آپ چونکہ دو ہزار سال تک زندہ ہیں 'ا**رذل العمر** تک پہنچ گئے ہیں۔ دو وجہ سے سطحی بات ہے۔ **اول** یہ کہ جب حضرت مسیح کی پیدائش ہوئی تھی اس وقت کے ماحول کی عمریں بڑی لمبی ہوتی تھیں۔ جن پر آج کل کا اندازہ ٹھیک نہیں بیٹھ سکتا۔ مشہور ہے کہ رستم گیارہ سو سال تک زندہ رہ کر مر گیا۔ تو اس کی ماں رو کر کہتی تھی کہ بچہ مرد نہ چیزے دید نہ چیزے خورد۔ اگر یہ روایت صحیح ہے تو خیال باطل کرنے کو کافی ہے کہ انسان ساٹھ (۶۰) ستر (۷۰) سال تک ارذل العمر تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر اس وقت کے دوسری عمر میں دیکھی جائیں تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ ہزار دو ہزار سال تک انسان کا ارذل العمر تک پہنچنا ضروری نہیں ہے۔ چنانچہ اصحاب کہف تین سو نو (۳۰۹) برس تک زندہ رہ کر بھی جوان رہے۔ ''سام'' کی عمر ہزار (۱۰۰۰) سال تھی۔ ''متوشلح'' نوسو اناسی (۹۷۹) سال تک زندہ رہا۔ حضرت نوح علیہ السلام ایک ہزار چار سو (۱۴۰۰) سال تک تبلیغ کرتے رہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کی عمر ایک ہزار چار سو پچاس (۱۴۵۰) سال تھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نو سو تیس (۹۳۰) سال تک اپنی اولاد کی پرورش کرتے رہے۔ حضرت شیث علیہ السلام نو سو بارہ (۹۱۲) سال تک احکام خداوندی بجا لاتے رہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کی عمر تین سو چھپن (۳۵۶) تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ایک سو بیس (۱۲۰) اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دوسو تئیس (۲۲۳) سال کی عمر تھی۔ حضرت انوش علیہ السلام کی عمر چھ سو سال (۶۰۰) سال ہے اور حضرت ہود علیہ السلام کی چونسٹھ (۶۴) سال۔" کتاب المعمرین" میں ان معمر لوگوں کا ذکر ہے جن کی عمریں کئی سینکڑے سالوں تک پہنچیں۔ باوجود اس کبرسنی کے ارذل العمر تک کوئی نبی نہیں پہنچا۔ اور نہ ہی کسی اسلامی شہادت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی نبی ارذل العمر کا شکار ہوا تھا۔ کیونکہ یہ ایک ذلیل زندگی ہے اور خدا کے مقرب بندے اس سے محفوظ رہتے ہیں۔ دوم یہ کہ احادیث نبویہ کی رو سے آپ کی عمر زیادہ سے زیادہ ایک سوبیس (۱۲۰) یا ساٹھ (۶۰) سال تک ہے اور وہ زمانہ جو آپ آسمان پر گزار رہے ہیں وہ دنیاوی زندگی محسوب نہیں کیا گیا۔ ورنہ حضور ﷺ اپنی احادیث میں آپ کی عمر اپنے عہد میں کم از کم چھ سو (۶۰۰) سال تک ظاہر فرماتے۔ اس لئے ارذل العمر سے بچانے کی خاطر نزول مسیح کا انکار کرنا ایک جہالت ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ یہ کمال بیبا کی ہے کہ اپنے خیال کی بنیاد پر اسلامی روایات کو رد کیا جاتا ہے بھلا کجا تم اور کجا فرمان نبوی۔ کیا پدی کیا پدی کا شوربہ۔ ایسے محرفین کو ایسی کمال بے باکیوں سے دست بردار ہونا چاہیے ورنہ وہ توہین الانبیاء کے مرتکب ہوں گے۔

نویں آیت کی تشریح سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ معمر آدمی **منکوس فی الخلق** ہو جاتا ہے۔ اگر اس کا یہ مطلب لیا جائے کہ لوگ ساٹھ ستر سال کی عمر تک معمر کہلانے لگتے ہیں تو آج کل صحیح ہوگا۔ مگر گزشتہ زمانہ میں معمر کی حد دو ہزار سال تک معلوم ہوتی ہے اور **نکوس فی الخلق** نہیں ہوا اور آئندہ زمانہ میں بھی ممکن ہے کہ آج کل کا اندزہ غلط ثابت ہو جائے اور اگر یہ مطلب لیا جائے کہ جو انسان اپنی پوری عمر پا کر درجہ شیخوخت تک پہنچ کر" پیر فرتوت" بن جاتا ہے' تو اس کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں۔ تو یہ معنی قابل تسلیم ہے' مگر قرآن شریف میں یہی نہیں کہا گیا کہ ہر ایک معمر **(کل من نعمرہ)** کو ہم درجہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

شیخوخت میں بے سمجھ کر دیتے ہیں۔ اگر محرفین نے یہی سمجھا ہے تو یہ ان کی غلط فہمی ہوگی ورنہ اسلام انبیاء کو ایسی حالت سے منزہ سمجھتا ہے حضور علیہ السلام کی یہ دعا تھی کہ **اللھم انی اعوذبک من الھرم** یا اللہ شیخوخت سے مجھے بچائیو۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ تریسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں آپ کے قوائے جسمانی برقرار تھے اور سوائے سترہ بال کے کوئی بال بھی سپید نہیں ہوا تھا۔ بہر حال انبیاء کو اس آیت سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ بالخصوص حضرت مسیح علیہ السلام تو ایک سو بیس (۱۲۰) سال کی عمر تک پہنچ کر بھی معمر شیخ فانی تسلیم نہیں کئے گئے کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آپ شادی کر کے صاحب اولاد بھی بنیں گے۔ اب ایک طرف محرفین کا قول ہے اور دوسری طرف حضور ﷺ کا فرمان ہے جس کی مرضی ہو وہ حضور کے خلاف محرفین کا اسلام قبول کر کے اسلام قدیم سے خارج ہو جائے اور جو چاہے اسلام میں داخل رہے۔

دسویں آیت میں عام قاعدہ بیان ہوا ہے کہ بنی نوع انسان کا مقام زمین ہے اور ہم بھی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح اخیر زمانہ میں پھر زمین میں ہی دفن ہوں گے۔ اسلئے کچھ مدت کے لئے **استقرار فی الارض** کے خلاف عارضی قیام آسمان میں کر لینا مضر نہیں پڑتا ورنہ کسی کو چار پائی پر بھی سونے کی اجازت نہ رہے گی۔ اور جو لوگ غباروں میں اڑ کر ستر ہزار فٹ تک اوپر چلے جاتے ہیں یا ہوائی جہاز میں کچھ مدت کیلئے زمین سے الگ ہو کر عارضی قیام کر لیتے ہیں۔ یا سمندر میں ساری عمر جہازوں کے ملاح رہتے ہیں۔ ایسے خوش فہم محرفین کے نزدیک **استقرار فی الارض** کیخلاف ہوں گے جو صریح حماقت میں داخل ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ ایسے محرفین قرآن شریف کو توڑ موڑ کر موجودہ خیالات کے مطابق کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ورنہ یہ نہیں کہ اپنے خیالات کی ترمیم قرآن شریف یا احادیث سے کریں اب یہ کہنا مشکل ہو گیا ہے کہ یہ لوگ قرآن و حدیث پر ایمان رکھتے ہیں کیونکہ ان لوگوں نے صرف اتنا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہی قرآن تسلیم کیا ہے کہ جس قدر خیالات مغربیہ سے موافقت رکھتا ہے، ورنہ دوسرے احکام سے یا تو صراحۃً انکار کر دیتے ہیں یا اگر کچھ شرم دامنگیر رہے تو نیک نیتی یا بدنیتی سے توڑ موڑ کر قرآنی مفاہیم کی نوعیت بدلنے لگ جاتے ہیں۔

''تحریفات نمبر سوم اور خلود''

﴿ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفاً وَّشَيْبَةً﴾ (روم) ﴿قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ﴾ (اعراف) ﴿وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَداً لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خَالِدِيْنَ﴾ (انبیاء) ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ (مائدہ) ﴿لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلاً﴾ (فاطر) ﴿وَمَاجَعَلْنَالِبَشَرٍمِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ﴾ (انبیاء) ﴿تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْخَلَتْ لَهَامَاكَسَبَتْ﴾ (بقرہ) ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا﴾ (بقرہ) ﴿وَهُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ﴾ (الانعام) ﴿ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ﴾ (المومنون) **پہلی آیت** سے ثابت کیا جاتا ہے کہ جوانی کے بعد بڑھاپا آتا ہے۔ اور طاقت کے بعد کمزوری آتی ہے۔ تو حضرت مسیح بوقت نزول کمزور ہوں گے تو اسلام کی خدمت کیا کر سکیں گے۔ **دوسری آیت** سے ثابت ہوتا ہے کہ موت وحیات کا سلسلہ بنی نوع انسان کیلئے زمین سے وابستہ ہے۔ تو حضرت مسیح کا آسمان پر چلا جانا اور مدت دراز تک وہاں قیام رکھنا کیسے قرین قیاس ہو سکتا ہے؟ **تیسری آیت** سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا جسم ایسا نہ تھا کہ خوراک نہیں کھاتے تھے۔ اور ان کو دنیا میں ہمیشہ کا رہنا میسر نہ تھا تو پھر حضرت مسیح علیہ السلام کا اب تک بغیر خوراک کے زندہ رہنا کیسے متصور ہو سکتا ہے؟ **چوتھی آیت** سے ثابت کیا ہے کہ حضور انور پر تکمیل اسلام ہوئی' جو بڑی نعمت عظیم الشان ہے اب اگر طول عمر پا کر رفعت سماوی بھی نعمت ہوتی۔ تو حضور کو ایسی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نعمت عظمٰی سے کیوں خالی رکھا گیا تھا؟ **پانچویں آیت** سے یہ ثابت کیا ہے کہ حیات مسیح قانون فطرت کے خلاف ہے اور خدا تعالیٰ اپنی سنت تبدیل نہیں کرتا۔ **چھٹی آیت** سے ثابت کیا ہے کہ چونکہ حضور سے پہلے کسی کو **خلود فی الدنیا** نصیب نہیں ہوا۔ اس لئے حیات مسیح علیہ السلام کا قول غلط ہے۔ **ساتویں آیت** سے ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء کی تمام جماعت گزر چکی ہے۔ تو حضرت مسیح ابھی تک کیوں باقی رہ گئے ہیں۔ **آٹھویں آیت** میں خدا تعالیٰ نے ہم کو امۃ وسط بنایا ہے اور نزول مسیح سے یہ لازم آتا ہے کہ ان کی امت (نصاریٰ) یہ خطاب پا کر **خیر الامم** بن جائے کیونکہ اب تو وہی **اخر الامم** ہوگی۔

نویں آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ **نفس واحدۃ** سے حضرت مسیح بھی پیدا ہوئے تھے تو تمام بنی نوع سے اشتراک ضروری تھا۔ تو پھر کیوں ابھی تک آپ کو زندہ تصور کیا جاتا ہے؟ **دسویں آیت** سے معلوم ہوتا ہے کہ سب مرنے والے ہیں تو پھر حضرت مسیح کیوں نہیں مرے؟

ان سب کا جواب مختصر طور پر یوں ہے کہ وفات مسیح سے ایک آیت بھی وابستہ نہیں ہے۔ ان میں عام حالات بیان کئے گئے ہیں کہ جن کا ہر فرد انسان میں اور ہر وقت پایا جانا ضروری نہیں ہے۔ مثال کے طور پر ہندوستان کو کالے آدمی کہا جاتا ہے۔ مگر باوجود اس کے کشمیری ایسے گورے ہوتے ہیں کہ مغربی انسان ان کے ہم پلہ گورے نہیں ہوتے۔ اس لئے ایسے اصول کو "علوم متعارفہ" کہتے ہیں، ان کو "اصول کلیہ" نہیں کہا جاسکتا۔ ورنہ ضروری ہے کہ **پہلی آیت** کے رو سے کوئی انسان بھی ایسا نہ پایا جائے کہ جس کو طاقت کے بعد کمزوری لاحق نہ ہوئی ہو۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ کئی بچے اور جوان بوڑھا ہونے سے پہلے ہی مر جاتے ہیں۔ تو پھر یہ آیت ان پر کیسے شامل ہوسکتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس حضرت مسیح بھی اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں۔ کیونکہ ان کو ابھی تک کمزوری لاحق نہیں ہوئی۔ **دوسری آیت** سے صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ موت وحیات کا سلسلہ ہم سے تعلق رکھتا ہے اور یہ معلوم نہیں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتا کہ ہر ایک سے ایسے سلسلہ کا تعلق یکساں اور ایک خاص مدت تک ہوتا ہے کہ اس واسطے حضرت مسیح سے بھی اس سلسلہ کا تعلق ہو جائے گا اگر چہ کچھ دیر بعد ہو۔ کیونکہ آخر آپ دفن آسمان پر نہیں ہوں گے، زمین پر ہی آ کر وفات پائیں گے۔ **تیسری آیت** میں کفار کے ایک عام اشتباہ کا جواب دیا گیا ہے کہ رسول اور نبی کی شان نہیں کہ بازاروں میں پھرے، کھائے، پیئے، اور بول و براز کرے ورنہ ہم میں اور اس میں فرق ہی کیا ہوا۔ اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ نبی بھی چونکہ انسان ہوتا ہے اس لئے کھانا، پینا اس کیلئے ضروری سمجھا گیا ہے ہاں اگر نبی فرشتے ہوتے تو پھر ان کو خوراک سے کوئی تعلق نہ ہوتا لیکن خوراک ضروری ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ہر وقت کھاتے رہتے ہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ عند الضرورت کھاتے پیتے ہیں۔ حضرت مسیح بھی کھاتے پیتے رہے ہیں۔ اب چونکہ عارضی طور پر ایسی آب و ہوا میں ہیں کہ جہاں اس خوراک کی ضرورت نہیں ہے اس لئے پھر وہ جب زمین پر آئیں گے تو عند الضرورت کھانا کھائیں گے۔ اس لئے حیات مسیح کا قول اس آیت کے خلاف نہ ہوا۔ **چوتھی آیت** میں صرف تکمیل اسلام کا ذکر ہے باقی انعامات کا ذکر نہیں ہے۔ اور چونکہ ﴿**تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ**﴾ کا ارشاد بتا رہا ہے کہ بعض انبیاء خاص خاص انعام پا گئے ہیں تو حضور میں طول عمر کا انعام نہ پایا جانا تکمیل اسلام کے خلاف ثابت نہیں ہوا۔ اور یہ جہالت کا سوال ہے کہ حضور میں انبیاء سابقین کی مخصوص نعمتیں کیوں نہیں پائی جاتیں۔ ورنہ حضور بھی بغیر باپ کے پیدا ہوتے اور آپ کی والدہ محترمہ کا ذکر بھی ایک لمبی سورۃ میں درج ہوتا اس لئے حضور میں طول عمر کا نہ پایا جانا یہ اس امر کا ثبوت نہیں ہے کہ حیات مسیح کا قول کرنا غلط ہے۔ **پانچویں آیت کا تعلق** ''اکرام المومنین'' اور ''تعذیب الکفار'' سے ہے جیسا کہ اس آیت سے پہلے چند آیات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ تمام امور الٰہیہ سے اس آیت کا تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شب و روز انقلاب ہوتا رہتا ہے۔اور سلسلہ تولید و ممات میں قسم قسم کی نیرنگیاں ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔سردی،گرمی،بارش،قحط،مرض،اور عافیت بھی ایک اصول پر نہیں ہے۔اب اگر حیات مسیح کا مسئلہ ایسے انقلابات کے ماتحت تسلیم کیا جائے تو کون سا ظلم ہوگا۔**چھٹی آیت** میں یہ بتایا گیا ہے کہ کسی انسان کو ہمیشہ کیلئے دنیا میں رہنا نصیب نہیں ہے اور ہم بھی مانتے ہیں کہ حضرت مسیح بھی آخر فوت ہو کر دفن ہوں گے تو پھر اس آیت کیخلاف کیسے ہوگا۔**ساتویں آیت** میں ذکر ہے کہ رسول اپنا منصب تبلیغ خالی کر کے چلے گئے ہیں۔جن میں سے کچھ وفات پا چکے ہیں اور کچھ زندہ ہیں ایسی بات کو ملحوظ رکھ کر ماتت کا لفظ اختیار نہیں کیا تاکہ انبیاء کی دونوں قسموں پر یہ آیت شامل ہو جائے۔

آٹھویں آیت میں ہم کو امۃ وسط کا خطاب دیا گیا ہے جس میں خود حضرت مسیح بھی داخل ہیں ورنہ یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کوئی الگ امت تجویز کریں یا اپنی امت سابقہ کو بڑھائیں گے بلکہ یہ مطلب ہے کہ اسلام کی خدمت میں یہود و نصاریٰ کے مذہب کو مٹا کر دنیا میں چالیس سال تک اسلام ہی اسلام کر ڈالیں گے اس لئے حیات مسیح کا مسئلہ آیت ہذا کے خلاف نہ رہا۔**نویں آیت** میں پھر ایک اصول متعارفہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور معترض نے اس کو اصول کلیہ سمجھ رکھا ہے۔اس لئے حیات مسیح کو اس آیت کے خلاف سمجھنے کی ذمہ داری خود اس پر عائد ہوتی ہے ہم اس کے جوابدہ نہیں ہیں۔**دسویں آیت** میں بھی وقوع موت کو اصول متعارفہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ورنہ یہ مطلب نہیں کہ بنی نوع انسان کے موجود ہوتے ہی موت کا وقوع ہو جاتا ہے بلکہ موت کا بھی خاص موقع ہے کہ جس سے انسان پس و پیش نہیں ہوسکتا۔علی ہذا القیاس حضرت مسیح بھی اپنے وقت پر موت کا ذائقہ چکھیں گے۔اس لئے ہمارا عقیدہ اس آیت کیخلاف بھی نہ ہوا،ہاں محرف کے عقیدہ کے خلاف ضرور ہے اور ہونا بھی چاہیے۔کیونکہ اسے دعویٰ تو قرآن دانی کا بڑا ہے مگر دیکھنے سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معلوم ہوا ہے کہ مغز قرآن سے ناواقف ہے اور اس کو اتنی تمیز نہیں کہ اصول متعارفہ اور اصول کلیہ میں تمیز کر سکے شاید یہی قوم اس آیت میں بطور قاعدہ کلیہ مخاطب ہے۔ ﴿اِنَّکُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ﴾

''تحریفات نمبر چہارم اور رقی''

﴿ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ﴾(الروم) ﴿کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ﴾(الرحمن) ﴿اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ﴾(النساء) ﴿وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ﴾(نحل) ﴿قَالَ شُرَکَآؤُهُمْ مَّا کُنْتُمْ اِیَّانَا تَعْبُدُوْنَ﴾ (یونس) ﴿اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ﴾ (الانبیاء) ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰی اُولٰٓئِکَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ﴾(الانبیاء) ﴿اَوْ تَرْقٰی فِی السَّمَآءِ﴾(بنی اسرائیل) ﴿اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ﴾ (یونس) ﴿ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً﴾(الزمر) ﴿ اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِیْنَةٌ ﴾ (الحدید)

ان آیات میں وفات مسیح کا ذکر ہے کیونکہ:

پہلی آیت میں انسانی زندگی کے چار درجات بیان ہوئے ہیں خلق، رزق، حیات، اور موت۔ **دوسری آیت** میں ہر ایک چیز کو فانی کہا گیا ہے۔ اب اگر حضرت مسیح کو اب تک زندہ بجسم عنصری مانا جائے تو ان دو آیتوں کے خلاف ہوگا کیونکہ وہ اب تک باقی ہیں فانی نہیں ہوئے اور حیات کے بعد موت نہیں آئی۔ **تیسری آیت** میں ہے کہ موت تم کو ہر جگہ پا سکتی ہے مگر بڑا تعجب ہے کہ اب تک حضرت مسیح کو نہیں پا سکی۔ **چوتھی آیت** میں تمام معبودان باطل

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کو مردہ کہا گیا ہے اور جب عیسائی حضرت مسیح کی عبادت کرتے ہیں تو وہ کیوں مردہ نہ بنے۔ **پانچویں آیت** میں بتایا گیا ہے کہ معبودان باطلہ کو معلوم نہیں ہے کہ ان کی عبادت ہوتی بھی ہے یا نہیں؟ اگر پھر حضرت مسیح کو دوبارہ نازل ہو کر حکمران سمجھا جائے تو آپ کو اپنی پرستش کا ضرور علم ہو جائے گا۔ اب قیامت کو کیسے کہہ سکیں گے؟ کہ ہمیں اپنی پرستش کا علم نہیں ہے اس لئے حیات مسیح اور نزول مسیح کا عقیدہ خلاف قرآن ہے۔ **چھٹی آیت** میں بتایا گیا ہے کہ تمام معبودان باطلہ دوزخ کا ایندھن بنیں گے مگر وہ معبود مستثنیٰ ہیں کہ جن کے متعلق خدائی فیصلہ بہتری میں ہو چکا ہے۔ جن میں حضرت مسیح بھی شامل ہیں۔ پھر بتایا گیا ہے کہ نزول آیت کے وقت ایسے مقدس انسان دوزخ سے الگ رکھے گئے ہیں۔ اب اگر حضرت مسیح مرے نہیں ہیں تو ان کا یہ فیصلہ کس طرح ہو گیا کہ دوزخ سے الگ ہیں۔ **ساتویں آیت** اس امر کا بیان ہے کہ حضور انور سے کفار ملہ نے یہ درخواست کی تھی کہ آپ اگر نبی ہیں تو ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ کر دکھلائیں تو چونکہ آسمان پر انسان کا چڑھنا ناممکن تھا اس لئے حضور کو حکم ہوا کہ آپ ان کے جواب میں یوں کہیں کہ میں فرشتہ نہیں ہوں کہ آسمان پر چڑھ کر دکھاؤں۔ میں انسان رسول ہوں اس لئے نہیں چڑھ سکتا۔ حضور کے انکار سے ثابت ہوا کہ جب خاتم المرسلین آسمان پر نہیں جاسکتے تو حضرت مسیح کیسے آج تک زندہ ہیں۔ **آٹھویں آیت** میں بتایا گیا ہے کہ دنیاوی زندگی نباتات کے مانند ہے نباتات تازہ ہو کر بعد میں زرد ہو جاتی ہے اسی طرح انسانی زندگی میں تغیر ہو جاتا ہے مگر حیات مسیح اس آیت کے خلاف متغیر نہیں ہوئی اس لئے یہ عقیدہ خلاف قرآن ہوا۔ **نویں آیت** میں بارش کی مثال دیکر تغیر حیات کا تصور دلایا گیا ہے اور غیر متغیر حیات کو خلاف قرآن قرار دیا گیا ہے۔ **دسویں آیت** میں بتایا گیا ہے کہ دنیاوی زندگی میں زینت اور تفاخر وغیرہ داخل ہیں اور یہ نہیں بتایا گیا کہ دنیاوی زندگی میں آسمان پر بھی چلا جانا متصور ہے اس لئے ان دس حوالہ جات

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح کو زندہ ماننا خلاف قرآن ہے۔

اس تحریف کا جواب یہ ہے کہ ان آیات میں سے ایک آیت بھی حضرت مسیح سے متعلق نہیں ہے جو کچھ کہا محرفین نے ضمنی اشارات سے سمجھا ہے وہ چونکہ اسلامی عقیدہ کے خلاف ہے اس لئے ان ضمنی اشاروں سے کوئی اسلامی مسئلہ نہیں بن سکتا۔ کیونکہ یہ ضمنی اشارے بھی کسی دلیل پر مبنی نہیں ہیں۔ مثلاً

پہلی آیت سے یہ اصول سمجھنا کہ انسانی زندگی کے چار حصے ہیں۔ خلق، رزق، حیات اور موت۔ اور اس سے نتیجہ نکالنا کہ ان میں طول عمر یا **صعود الی السماء** مذکور نہیں ہوا۔ یہ سب خوش فہمی کا اثر ہے کیونکہ یہ آیت اپنے موقعہ پر شان الٰہی ذکر کرتی ہوئی بندوں سے خراج عبادت لینا چاہتی ہے۔ اور آپ ہیں کہ خلاف موضوع انسانی زندگی کا تقسیم اوقات نکالنے میں بیٹھ گئے ہیں۔ خود ہی سوچیں کہ اگر یہ نکتہ آفرینی صحیح ہے تو لوٹ کر اسی آیت کو پھر غور سے دیکھ لیجئے۔ کہ آپ کے مقصد کے خلاف ہو رہی ہے کیونکہ اس میں ترتیب حالات یوں دی گئی ہے۔ کہ خلق، رزق، ممات اور حیات اگر آپ کے بالمقابل کوئی عیسائی اجتہاد کرنے بیٹھ گیا تو وہ بآسانی کہہ سکے گا کہ اس میں حضرت مسیح کے حالات درج ہیں۔ کیونکہ آپ مر کر زندہ ہوئے اور آسمان پر چڑھ گئے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں۔ کہ اس آیت میں تمام حالات درج نہیں۔ اور نہ ہی یہ درج ہے کہ حیات کے بعد موت کب آئے گی۔ حضرت مسیح کو اگر ہمیشہ کے لئے زندہ مانا جاتا تو پھر یہ آیت تردید کر سکتی تھی۔ مگر اب تو محرفین کی لیاقت ظاہر کر رہی ہے کہ وہ ایسے خوش فہم ہیں کہ اگر ان سے یوں پوچھا جائے کہ ''**انتم لا تعلمون**'' سے کیا مراد ہے تو صاف کہہ دیں گے کہ انسان ظلوم وجہول کی جہالت مراد ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ علم خدا کی صفت ہے، انسان اس میں شریک نہیں ہے اس لئے اور نہ سہی کم از کم یہ ثابت ہوگا کہ مرزائی علم سے عاری ہیں۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دوسری آیت میں بتایا گیا ہے کہ ہر چیز کو فانی بنایا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح پر بھی فنا آنے والی ہے۔ **یاتی علیه الفناء۔**

تیسری آیت میں موت کا تعاقب مذکور ہے اس لئے حضرت مسیح بھی موت کا ذائقہ چکھیں گے۔

چوتھی آیت میں حضرت مسیح کو محرفین نے معبودان باطلہ میں داخل کیا ہے۔ حالانکہ اس آیت کی رو سے ان میں آپ داخل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ معبود غیر خالق ہیں۔ اور حضرت مسیح بحکم آیت ﴿اَنِّیْ اَخْلُقُ لَکُمْ مِنَ الطِّیْنِ﴾ مجازاً خالق تھے۔ اور اگر ان میں شامل کر لیا جائے تو یہ ضروری نہیں ہے کہ ان معبودوں کی عین عبادت کے وقت ان کو موت آ گئی ہو۔ بلکہ فرعون، ہامان وغیرہ کی مدتوں عبادت ہوئی اور دیر بعد ان کو وفات دی گئی۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ بھی دیر بعد وفات پانے والے ہیں اور آئندہ جس کی بھی عبادت ہوگی وہ بھی آئندہ ہی مریگا، اب مرا ہوا نہیں ہے۔

پانچویں آیت میں بتایا گیا ہے۔ کہ معبود اپنی عبادت گزاروں کی عبادت سے بے خبری ظاہر کریں گے تو جس طرح اس آیت سے خود اپنی عبادت کرانے والا فرعون، ہامان وغیرہ خارج ہے' اسی طرح حضرت مسیح بھی اس سے خارج ہیں۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ یہ آیت تمام معبودان باطلہ کو شامل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس کی شمولیت صرف بتوں تک جا کر ٹھہر جاتی ہے' ورنہ انسان پرستی کے متعلق یہ آیت بحث نہیں کرتی۔ ورنہ آپ ہی بتائیں کہ فرعون خود اپنی عبادت کراتا رہا ہے تو قیامت کو وہ کیسے انکار کر سکے گا؟

چھٹی آیت میں معبودان باطلہ کو بحکم آیت ﴿وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ دوزخ کا ایندھن قرار دیا گیا ہے' جن میں سے ابھی کئی ایک پیدا بھی نہیں ہوئے' اس لئے ابھی تک یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ فلاں فلاں معبود شخصی طور پر ایندھن نہیں ہے۔ بلکہ ایک اصول

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ماتحت قیامت کو یہ فیصلہ ہوگا' اس لئے **مُبْعَدُوْنَ** کا ترجمہ یوں کیا جائے گا کہ ایسے لوگ دور رکھے جائیں گے۔ تاکہ حضرت مسیح کے بعد آئندہ موجود ہونے والے معبود اور راست گو بھی اس راستگاری میں شامل ہوسکیں۔ اگر انصاف سے دیکھیں تو اس آیت میں کچھ اشتباہ ہی نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح کو جب علم ہوتا تھا تو آپ روک دیتے تھے۔ اسی طرح نزول کے بعد بھی جس کو ایسا دیکھیں گے مار ڈالیں گے۔ اب اگر کوئی آپ کی عبادت کرے گا تو نہ آپ کو اس کا علم ہوگا اور نہ رضامندی۔ اس لئے آپ کا انکار قیامت کو صحیح ٹھہرے گا۔

ساتویں آیت میں ہے کہ کفار مکہ نے حضور سے ناممکن امر کی درخواست کی تھی۔ ہم کہتے ہیں کہ آسمان پر چڑھنے کا سوال ممکن تھا ورنہ اس سوال کو یوں نہ بدلتے۔ کہ ﴿**لَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّکَ**﴾ ہم آپ کے آسمان پر چلے جانے کو نہیں مانیں گے۔ جب تک کہ خدا کی طرف سے ہمارے نام پر ایک چٹھی بھی نہ لاؤ۔ اور اس تبدیلی کی وجہ بھی خاص تھی۔ کیونکہ ان کے ماحول میں یہود و نصاریٰ آباد تھے اور سال بسال حج کے موسم پر تبادلہ خیالات کا موقعہ بھی ملتا رہتا تھا۔ اس لئے یہ بہت قرین قیاس ہے کہ ان کے نزدیک چونکہ آسمان پر انبیاء کا جانا یقینی تھا۔ کفار نے اسے ممکن سمجھ کر ایک کڑی شرط لگا کر ناممکن بنا دیا تھا۔ محرفین نے اس موقعہ پر غور نہیں کیا' ورنہ یہ استدلال ان کو واپس لینا پڑتا۔

آٹھویں آیت کا جواب دیا گیا ہے کہ انسانی زندگی کو نباتات کے بقاوفنا سے تشبیہ دی گئی ہے' مگر وقت کی تعیین نہیں کی گئی۔ اس لئے بقاء وفناء میں تقدیم و تاخیر واقع ہو رہی ہے اور آپ کی زندگی بھی معرض فنا میں ہے۔

نویں آیت میں بھی یہی مضمون ہے اور

دسویں آیت میں دنیاوی زندگی کا ناپائدار ہونا بتایا گیا ہے۔ جو آج نہیں تو چند سال یا چند صدیوں کے بعد ضرور نیست و نابود ہو جائے گی۔ اس لئے یہ آیت بھی باقی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ الفناء کی موید ثابت ہوتی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جس قدر آیات پیش کی گئی ہیں۔ محرفین نے خواہ مخواہ ان کو حیات مسیح کے خلاف بنالیا ہے ورنہ اس کی سب مؤید ہیں۔

''تحریفات نمبر پنجم اور ختم نبوت''

﴿مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ (الاحزاب) ﴿فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (الانبیاء) ﴿يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً﴾ (الفجر) ﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ﴾ (القمر) ﴿وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ﴾ (الحجر) ﴿مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ﴾ (الحشر) ﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ (النساء) ﴿نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا﴾ (المرسلات) ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ (الزخرف) ﴿يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ﴾ (بنی اسرائیل)

آیت اول کا یہ مطلب ہے کہ ''حضور انور آخری نبی ہیں اور آپ کی نبوت سب سے آخری نبوت ہے اور آپ نے سب کے اخیر پر رتبہ رسالت حاصل کیا۔ حضور کے بعد کسی کو نبی بنا کر نہیں بھیجا جائے گا۔'' مگر محرفین نے یہ سمجھا ''کہ آپ کے بعد کوئی نبی زندہ نہیں'' اور یہ مفہوم غلط ہے' کیونکہ رسالت حاصل کرنا اور بات ہے اور رسالت حاصل کردہ کے ساتھ زندہ رہنا اور بات ہے۔ اس کی مثال یوں دیا کرتے ہیں کہ ایک آدمی کے بیٹے مختلف ہوں' سب سے آخری بیٹا اگر مر جائے اور درمیانی یا سب سے بڑا بیٹا ابھی تک زندہ ہو۔ تو وہ آخری بیٹا نہیں بنے گا۔ علی ہذا القیاس آخری نبی ہمارے حضور انور ﷺ ہی ہوں گے۔ اگر چہ آپ کی وفات کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک زندہ ہوں مگر آپ آخری

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی کا خطاب نہیں پاسکتے۔

دوسری آیت کا مطلب یوں ہے کہ ”کفار مکہ سے کہا گیا تھا کہ یہ تمہارا کہنا غلط ہے کہ اگر خدا کو ہماری طرف احکام بھیجنا مطلوب تھا تو کوئی فرشتہ بھیجتا۔ کیونکہ جس قدر پہلے رسول آئے ہیں وہ تمام بشر تھے۔ ایک بھی ان میں سے فرشتہ نہ تھا۔ جو نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ تم کو شک ہے تو یہودیوں سے دریافت کرلو۔ کہ وہ آدمی تھے یا کہ فرشتے!“ مرزائیوں نے خواہ مخواہ اپنی ذہن میں اس آیت کا مطلب بدل کر کہا کہ ”اگر تم کو وفات مسیح میں شک ہے تو یہودیوں سے جاکر پوچھ لو!“ مگر یہ نہیں خیال کیا کہ اگر یہودیوں سے پوچھا جائے گا تو وہ زور سے کہہ دیں گے کہ آپ مقتول بالصلیب ہو چکے تھے۔ کیا مرزائی مان لیں گے؟ شاید ہمارے مقابلہ میں مان لیں۔ کیونکہ وہ بھی **مماتی** ہیں اور یہ بھی **مماتی** ہیں۔ اس آیت میں اتنا بھی خیال نہیں کیا کہ پوچھنے کو تب کہا گیا ہے کہ جب ہمیں علم نہ ہو ورنہ علم کی صورت میں ہمیں ان سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

تیسری آیت میں یہ ذکر ہے کہ نزع کے وقت اہل ایمان سے کہا جاتا ہے کہ چلو اپنے رب کے پاس جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اور خوشی خوشی عباداللہ المقربین میں شامل ہو جاؤ۔ مرزائیوں نے اس کو وفات مسیح سے یوں وابستہ کیا ہے کہ حضرت مسیح کو **رفعت الی اللہ** حاصل ہوگئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے پاس بلالیا ہے اس لئے اب مُردوں میں شامل ہوکر داخل جنت ہوگئے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک یہ اصول ہے کہ جو بھی خدا کے پاس جاتا ہے وہ مرا ہوا ہی جاتا ہے' زندہ نہیں جاسکتا۔ مگر اتنا خیال نہیں کیا کہ خود فرشتے زندہ ہیں وہ کیسے خدا کے پاس موجود ہیں؟ حضرت موسیٰ کوہ طور پر خدا کے پاس حاضر ہوئے تھے، وہ کیسے زندہ تھے۔ حضور انور ﷺ شب معراج میں دیدار الٰہی سے مشرف تھے اور ”**قاب قوسین**“ کا قرب حاصل تھا تو حضور انور ﷺ کو کس طرح زندہ تصور کیا گیا تھا؟ مرزا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب نے جب خود خدا بن کر زمین و آسمان پیدا کیا تھا۔ کیوں نہ مر گئے؟ (دیکھو ۴)

چوتھی آیت میں مذکور ہے کہ "متقین جنت میں خدا کے پاس ہوں گے۔" مرزائی کہتے ہیں کہ جب خدا نے حضرت مسیح کو اپنے پاس لیا ہے تو ضرور اس کے پاس اب موجود ہیں اور جنت میں داخل ہیں' اس لئے آپ کی وفات ثابت ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر یہی معنی صحیح سمجھا جائے تو اس سے وفات مسیح کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو بھی متقی ہے اس وقت جنت میں داخل ہو چکا ہے اور دنیا میں کوئی متقی نہیں رہا۔ اب ہمیں تو یہیں رہنے دیجئے۔ اپنے مرزا صاحب کی خیر منایئے۔ وہ اپنی زندگی میں متقین کی صف سے جب نکل گئے تو نبی کیسے بنے تھے؟ اصل بات یہ ہے کہ احمدیوں کو قرآن شریف نہیں آتا۔

پانچویں آیت میں یہ مذکور ہے کہ جب اہل جنت بہشت میں داخل ہوں گے تو ان کو کوئی نکال نہیں سکے گا اور یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ پابہ زنجیر ہو کر قید ہیں' نکل نہیں سکتے۔ کیونکہ سورہ صافات میں خود خدا نے کہا ہے کہ "اہل جنت نکل کر دوزخیوں سے بات چیت کریں گے" حضور انور ﷺ کا بیان ہے کہ "آپ شب معراج میں جنت کی سیر کر آئے تھے" احادیث میں مذکور ہے کہ "شہداء کی روحیں پرندوں کی طرح جہاں چاہیں اڑ کر چلی جاتی ہیں۔" مرزا صاحب مانتے ہیں کہ جب حضرت مسیح کی روح کو عیسائیوں کی شرارت کا پتہ لگا تو قادیان میں غلام احمد بن کر ظاہر ہوئی۔ اب مرزائی بتائیں کہ کیا قادیان بھی جنت میں داخل ہے؟ یا یوں کہنا غلط ہے کہ اہل جنت اپنے ارادہ سے باہر جانے کے مجاز نہیں ہے؟ اب اس آیت سے وفات مسیح ثابت کرنا غلط ہوگا۔ کیونکہ وہ اگر بالفرض مر کر ہی جنت میں گئے تو بقول مرزائیاں پنجاب میں نکل بھی آئے ہیں۔ اور اگر یہ مانا جائے کہ آپ ابھی زندہ ہیں تو آپ کا ابھی تک جنت میں مستقل طور پر داخلہ نہیں ہوا۔ کیونکہ آپ بھی ملائکہ مقربین میں رہتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

چھٹی آیت میں مذکور ہے کہ" حضور انور ﷺ جو کچھ تم کو کہیں اس پر عمل کرو" مثلاً آپ نے صاف فرمادیا ہے کہ بخدا عیسیٰ ابن مریم ارے یہودیوں تمہیں آ کر ٹھیک کرے گا۔ (دیکھو ۳۹۶) اور ہم مسلمان بھی اس کو تسلیم کرتے ہوئے حیات مسیح کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ ورنہ محرفین نے جو کچھ سمجھا ہے کہ رسول (مرزا صاحب) نے جب تم کو وفات مسیح کا مسئلہ بتا دیا ہے تو تم اس کو مان لو، بالکل غلط ہے کیونکہ اولاً یہ حکم مرزائی بننے کے بعد جاری ہوسکتا ہے۔ ورنہ ہم مرزا صاحب کو رسول ہی نہیں مانتے تو ہماری طرف اس کلام کا روئے سخن کیسے ہو سکے گا۔ ثانیاً یہ ماننا پڑتا ہے کہ تیرہ سو سال تک یہ آیت بغیر تعمیل کے ہی پڑی رہی تھی مرزا صاحب آئے تو اس پر عمل ہونا شروع ہوا ہے۔ حالانکہ یہ دو وجہ سے غلط ہے۔ **اول** یہ کہ مرزا صاحب سے پہلے وفات مسیح کا مسئلہ سرسید نے شائع کیا تھا اور اس سے پہلے فلاسفر اور کچھ معتزلہ بھی وفات ہی کو مانتے چلے آئے ہیں۔ مرزا صاحب کا معاملہ تو (کے آمدی وکے پیر شدی) کے مشابہ تھا۔ بات تو آپ نے بھی وہی کہی تھی مگر ذرا الہام کی دم لگا لی تھی۔ حضرت ابن عربی فرماتے ہیں کہ **المعتزلة واليهود والنصارىٰ الذين ينكرون الرفع الجسماني** (فتوحات ۳۶۹) "معتزلہ یہود اور کچھ نصاریٰ بھی رفع جسمانی کا انکار کرتے ہیں۔" اب معلوم نہیں کہ مرزائی یہودی ہیں۔ یا معتزلہ یا ایک قسم کے عیسائی کہ رات دن حیات مسیح کی تردید میں ڈٹے رہتے ہیں۔ **دوم** یہ کہ لفظ 'ما' عربی زبان میں 'جو کچھ' کا معنی دیتا ہے۔ مرزا صاحب نے تو صرف وفات مسیح کا مسئلہ ہمیں بتایا ہے جس کو ہم صرف ایک مسئلہ کہہ سکتے ہیں اور جس کو ہم جو کچھ نہیں کہہ سکتے۔

ساتویں آیت میں حکم ہوا ہے کہ ﴿ أُولِي الْأَمْرِ ﴾ کی اطاعت کرو جس سے مراد سلطان وقت لیا جاتا ہے یا مذہبی پیشوا اور ائمہ ہدیٰ مراد ہیں۔ اور مرزا صاحب ان میں داخل نہیں ہیں کیونکہ نہ آپ بادشاہ تھے اور نہ کسی مذہبی پیشوا یا امام وقت نے وفات مسیح کا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مسئلہ شائع کیا تھا۔اس لئے محرفین کا یوں کہنا غلط ہے کہ مرزا صاحب ﴿ اُولِی الْاَمْرِ﴾ تھے۔ کیونکہ یہ جمع کا صیغہ ہے جس سے جماعت مراد ہے۔ ہمیں تو ﴿ اُولِی الْاَمْرِ﴾ میں سے ایک بھی وفات مسیح کا قائل نہیں ملتا۔ آپ ایک جماعت پیش کرتے ہیں اور بلا ثبوت ہمیں کیسے باور ہو سکتا ہے کہ مرزا صاحب کا کہنا واجب التعمیل ہے۔ لاہوری پارٹی حضرت مسیح کو بغیر باپ کے نہیں مانتی اور مرزا صاحب آپ کو بغیر باپ کے مانتے ہیں' البتہ یہ آیت اگر ان کو سنائی جائے تو شاید کچھ کار آمد ہو سکے۔ مگر وہ بھی ایسے گستاخ واقع ہوئے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کو بعض دفعہ اجتہادی مسائل میں غلط گو بھی کہہ دیا کرتے ہیں۔ اور ہم بھی تصدیق کرتے ہیں کہ آپ غلط گو ہی تھے۔ اس لئے اس آیت کو ہمارے سامنے پیش کر کے وفات مسیح منوانے کی توقع رکھنا مشکل نظر آتا ہے۔

آٹھویں آیت میں بتایا گیا ہے کہ ''زمین ہڈیوں کو جمع کرنے والی ہے خواہ ان لوگوں کی ہڈیاں ہوں جو ابھی زندہ ہیں یا مردوں کی اور یا ان لوگوں کی ہڈیاں ہوں جو ابھی تک پیدا ہو کر مرے بھی نہیں۔'' اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ''زمین زندہ اور مردوں کو جمع کرنے والی ہے اور ان کو بھی جو پیدا ہوں گے''۔ اب اس سے وفات مسیح ثابت کرنا کمال بے وقوفی ہے' کیونکہ اس آیت میں جب آئندہ نسلیں بھی داخل ہیں جو ابھی تک پیدا ہو کر نہیں مریں اور وہ بھی داخل ہیں جو ابھی زندہ ہیں تو' حضرت مسیح کی زندگی کا انکار کیوں کیا جا سکتا ہے؟ کیا صرف اس لئے کہ آپ عارضی طور پر زمین کی سطح پر نہیں رہتے تو آپ ہی بتائیں کہ کون اس کی سطح سے ہر وقت لپٹا رہتا ہے؟ اس لئے اس حکم سے حضرت مسیح بھی باہر نہیں ہیں' کیونکہ آخر آپ بھی دفن ہو کر پیوند زمین بن جائیں گے۔

نویں آیت میں مذکور ہے کہ ''حضرت مسیح کا ظہور قیامت کا ایک زبردست نشان ہے''۔ محرفین کہتے ہیں۔ کہ اس کے بعد یوں بھی آیا ہے کہ ﴿ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت مسیح خدا کے پاس ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ خدا کے پاس زندہ بھی رہ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس جگہ ﴿عنده﴾ سے مراد مفسرین کے نزدیک مقام ملائکہ مراد ہے۔ (دیکھو تفسیر کشاف وغیرہ) ہمیں ان کی شوخی طبع سے خوف ہے کہ کہیں یہ نہ کہہ بیٹھیں کہ علم خدا کا وصف ہے جو خدا سے الگ نہیں ہو سکتا اس لئے حضرت مسیح بحیثیت علم ہونے کے خدا کی صفت تھے اور غیر محسوس بھی تھے۔ اگر یوں کہہ دیں تو ''تثلیث'' کا ثبوت قرآن سے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک قرآن شریف کے متعلق یوں ہدایت ہے کہ ﴿قُلْ فِيهِ مَاشِئْتَ﴾ ''جو مرضی ہو کہتے جاؤ۔''

دسویں آیت میں حکم ہے کہ ''قیامت کو ہر ایک امت اپنے اپنے نبی کے نام سے پکاری جائے گی۔ یا ان کے اپنے اپنے اعمال نامے دے کر اٹھایا جائے گا۔'' محرفین کہتے ہیں کہ ظہور مسیح کے بعد جو مسلمان مریں گے کیا حضرت مسیح کے نام سے پکارے جائیں گے؟ ہم کہتے ہیں کہ مرزائی اپنی فکر کریں کہ وہ کس نبی کی امت بن کر پکارے جائیں گے۔؟ قادیانیوں کو سخت مشکل پیش آئیگی۔ کیونکہ ان کے نزدیک افضل المرسلین مرزا صاحب ہیں۔ اب ان کو چھوڑ کر حضور انور ﷺ کی امت بنا کیسے گوارا کریں گے؟ اس لئے اب ہی ان کو لازم ہے کہ اعلان کر دیں کہ ہمارا امام اور نبی غلام احمد قادیانی ہے، نہ کہ حضور ﷺ کہ جو بات کل قیامت کو کھلنی ہے آج ہی کھل جائے۔ لو ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا امام اور پیغمبر حق احمد مجتبیٰ آخر الزمان نبی ﷺ ہیں۔ ہم انہی کے نام سے اٹھیں گے! اور جو لوگ ظہور عیسیٰ ابن مریم کے وقت ہوں گے وہ بھی حضور کے نام پر ہی اٹھیں گے۔ کیونکہ بحکم حدیث ''لو كان موسىٰ حيا لما وسعه الا اتباعي'' جب حضرت مسیح خود حضور کے تابعدار ہو کر امت محمدیہ میں اٹھیں گے تو آپ کے تابعدار اہل اسلام کس طرح امت محمدیہ میں داخل ہو کر حضور ﷺ کے نام پر نہ اٹھیں گے؟

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

”تحریفات نمبر ششم اور ربوہ“

﴿دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا﴾(الانعام)﴿اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ﴾(النساء)﴿وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى﴾(البقرۃ)﴿وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾(الجمعۃ)﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ﴾(الانعام)﴿وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ﴾(المؤمنون)﴿اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ﴾(یٰس)﴿وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ﴾(آل عمران)﴿وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا﴾(البقرۃ)﴿اُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ﴾(المائدۃ)﴿يَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ﴾(الفرقان) ان گیارہ آیات کو وفات مسیح پر یوں چسپاں کرتے ہیں کہ:

آیت اول میں ہر ایک کے اعمال مقرر ہیں۔ اب عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں تو کیا کام کرتے ہیں؟ اسکا **جواب** یہ ہے کہ وہی کام کرتے ہیں جو تمہارے نزدیک ستاسی (۸۷) سال روپوش ہو کر کشمیر میں کرتے رہے تھے۔ کیا وہاں کوئی تبلیغی نشان آپ دکھا سکتے ہیں؟ ہمارے نزدیک فرشتوں میں داخل ہو کر تسبیح وتقدیس کرتے ہیں اور اپنی نبوت کا کام ختم کر چکے ہوئے ہیں۔

دوسری آیت میں بتاتے ہیں کہ مسلمان وہ ہیں جو تمام انبیاء کی حیات وممات کو یکساں تسلیم کریں۔ تو پھر کیوں حضرت مسیح کو زندہ تسلیم کیا جاتا ہے؟ کیا کوئی اور نبی بھی زندہ ہے۔ اس کا **جواب** یہ ہے کہ ہم انبیاء کو منجانب اللہ ہونے میں سب کو یکساں مانتے ہیں۔ ورنہ حالات زندگی میں ان کو یکساں نہیں مان سکتے۔ کیونکہ ہر ایک کی سوانح حیات الگ الگ تھی۔ اب صرف سانحہ موت ہی کو لیجئے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو کھڑے ہوئے موت آئی۔ حضرت نوح علیہ السلام کو چودہ سو (۱۴۰۰) سال کے بعد آئی۔ اور حضرت یوسف

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ السلام کو مصر میں آئی تھی۔ خضر والیاس علیہ السلام ابھی تک زندہ ہیں۔اب خود ہی بتایئے کہ سانحہ وفات سب کا کیسے یکساں ہوا؟ اور یہاں پر یہ وہم کرنا کہ ہم وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں تو ہم آپ کو ہمیشہ کیلئے زندہ سمجھتے ہیں، بالکل غلط ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک قیامت سے پہلے آپ بھی وفات پائیں گے۔

تیسری آیت میں وفات مسیح پر کوئی دلیل نہیں ہے اور اگر یہ وہم ہے کہ اس میں **(خلت)** کا لفظ آیا ہے تو اس کی بحث پہلے ہو چکی ہے۔

چوتھی آیت میں وفات مسیح کی طرف اشارہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں یہ مذکور ہے کہ حضور انور ان آئندہ نسلوں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں۔ جو ابھی تک **(امیین)** میں شامل نہیں ہوئی۔ اگر یہ وہم ہے کہ اگر نزول مسیح حق ہوتا تو آخرین کے متعلق خدا تعالیٰ یوں بیان کرتا کہ ''وہ حضرت مسیح کے ہاتھ پر بیعت کریں گے''۔ تو اس کا **جواب** یوں ہے کہ اگر اس میں نزول مسیح کا ذکر نہیں ہے تو حدوث مسیح قادیانی کا بھی ذکر نہیں ہے تو جس طریق سے مرزائی یہاں پر اپنے مسیح کو داخل کر سکتے ہیں ہم بھی اسی طریق سے اپنے مسیح کو داخل کر لیں گے کیونکہ یہ اپنی اپنی دماغ سوزی کا نتیجہ ہے ورنہ یہ آیت مضمون پیش کردہ میں سے کسی ایک کی بھی متحمل نہیں ہے۔

پانچویں آیت میں وفات مسیح کو یوں ثابت کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح بنی اسرائیل میں جب تک موجود رہے ہیں تو آپ کو ان کی شرارتوں کا علم تھا اور اگر نازل ہوں گے تو پھر آپ کو ان کی **تثلیث** کا علم ضرور ہی ہوگا۔ لیکن جب قیامت کو '**تثلیث**' کے متعلق سوال ہوگا تو آپ لاعلمی ظاہر کر دیں گے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو علم نہیں ہے۔ اور نازل بھی نہ ہوں گے ورنہ کیا معاذ اللہ خلاف واقع بیان دیں گے؟ اس کا **جواب** دو طریق پر ہے۔ **اول** یہ **(شہید)** کا معنی مشاہدہ کرنے والا یہاں مراد نہیں ہے بلکہ ''**رقیب**'' یا ''**مخبر**'' کے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

معنی میں یہ لفظ استعمال ہے جیسا کہ ﴿لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ﴾ میں امت محمدیہ کو امم سابقہ پر "شهید علی الناس" کہا گیا ہے جس کا معنی صرف یہی ہے کہ ہم ان کے خلاف مخبر ہو کر ان کی تکذیب کریں گے اور کہیں گے کہ یہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی نہیں آئے بلکہ ضرور آئے ہیں اور ہم اس امر کی تصدیق کرتے ہیں اور اس بات کو اپنے ذمہ لیتے ہیں لیکن حضرت مسیح **تثلیث** کے متعلق اپنے آپ کو بالکل الگ رکھ کر غیر جانبدار رہنا پسند کریں گے۔ کیونکہ جب آپ کو **تثلیث** کا علم ہوتا تھا تو آپ لوگوں کو منع کرتے تھے۔ رفع کے بعد حواریوں کے ذریعہ **تثلیث** کا عقیدہ محکم ہو گیا تھا۔ اس لئے اس کی ذمہ داری آپ پر عائد نہیں ہوگی۔ اب آپ کا جواب درست ہوگا کہ **تثلیث** کا مسئلہ میری ذمہ داری سے باہر ہے ہاں اگر میں نے کہا ہوتا یا میں معلوم کر کے ان کو نہ روکتا تو میری ذمہ داری مخدوش ہو سکتی تھی۔

دوسرا طریق جواب یہ ہے کہ مرزائیوں کے نزدیک حضرت مسیح کشمیر میں ستاسی (۸۷) سال روپوش رہے ہیں۔ اور کشمیری اقوام بھی ان کے نزدیک یہودی ہیں اور مسیح کی بھیڑیں ہیں۔ جن کو آپ سمجھانے آئے تھے تو آپ ایک سو بیس (۱۲۰) سال بنی اسرائیل میں ہی رہے اب اگر "**شهید**" کا معنی **عالم بالاحوال** کیا جائے تو پھر بھی یہ کہنا صحیح نہیں ہو سکتا کہ "جب تک میں ان میں رہا تو ان سے باخبر رہا۔" کیونکہ ستاسی (۸۷) سال ان کی بے خبری اور روپوشی کا زمانہ ہے۔ اب اگر حیات مسیح مان کر یہ جواب صحیح نہیں بن سکتا تو وفات مسیح مان کر بھی صحیح نہیں بن سکتا۔

چھٹی آیت میں ربوہ کا معنی کشمیر لے کر وفات مسیح ثابت کی گئی ہے کہ ماں بیٹا دونوں کشمیر میں پناہ گزین ہوئے تھے۔ اس کا **جواب** یہ ہے کہ اسلام کے نزدیک حسب تحقیق تواریخ اسلام "**ربوہ**" سے مراد مصر کا وہ گاؤں ہے کہ جہاں آپ کی ولادت ہوئی تھی اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیر دوس اکبر کے ظلم سے بھاگ کر پناہ گزین ہوئے تھے۔ (دیکھو انجیل برناباس) اور کشمیر کو جائے پناہ بنانا تو اریخ اسلامی کے خلاف ہے' کیونکہ آپ کی والدہ مریم جلیل میں ہی رہی ہیں (دیکھو انجیل برناباس) اور اگر ربوہ سے مراد کشمیر ہی ہے تو "اوینا" سے وفات مسیح ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ماوٰی وملجا انسان کے لئے وہ جگہ ہوتی ہے کہ جہاں خطرات سے بچ کر پناہ لے۔ اب اگر کشمیر کو بالفرض آپ کی جائے پناہ سمجھا جائے تو صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ ماں بیٹا وہاں بچ کر نکل آئے تھے اور یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہاں مر بھی گئے تھے۔ مرنے کے وقوعہ کو یہاں پر شامل کر لینا خلاف قرآن یا قرآن پر زیادتی ہوگی۔ اس لئے اس آیت سے وفات مسیح کو ثابت کرنا غلط ہوگا۔

ساتویں آیت میں 'ایجاد امر' کا ذکر ہے کہ خدا تعالیٰ جب چاہتا ہے تو "کن" کہہ کر پیدا کر لیتا ہے۔ ورنہ حیات و وفات مسیح کا کوئی ذکر نہیں ہے اور اگر یوں کہا جائے کہ مرزا صاحب نے یہ مسئلہ ایجاد کیا ہے اور یہ خدا کے حکم سے ہوا ہے تو ہم یوں کہیں کہ حیات مسیح کا مسئلہ اس سے پہلے ایجاد ہو چکا ہے اس لئے ﴿ **لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ** ﴾ کے رو سے یہ تبدیل نہیں ہو سکتا اور مرزا صاحب کو دھوکہ لگا ہوا ہے کہ خدا کے حکم سے وفات مسیح کا مسئلہ ایجاد ہوا ہے' کیونکہ خدا کے احکام میں اختلاف نہیں ہوا کرتا۔

آٹھویں آیت میں یہ بیان ہے کہ حضرت مسیح یہودیوں کی طرف رسول ہو کر آئے تھے۔ محرفین کا خیال ہے کہ نزول مسیح اگر صحیح ہو تو یوں کہنا پڑتا ہے کہ آپ امت محمدیہ کی طرف بھی رسول ہو کر آئیں گے؟ اور یہ خلاف قرآن ہے اور اگر یوں کہا جائے کہ آپ اس وقت رسول نہیں ہوں گے۔ تو ہم پوچھتے ہیں کہ آپ کی رسالت کیوں جاتی رہے گی؟ مگر اہل اسلام اس کا جواب یوں دیتے ہیں کہ یہی آیت ثابت کر رہی ہے کہ آپ نے تبلیغ رسالت کا کام صرف یہودیوں سے متعلق رکھا تھا۔ آپ انہی کے رسول ہیں' پھر انہی کی طرف بحکم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

احادیث ظاہر ہو کر آئیں گے مگر چونکہ آپ کی شریعت منسوخ ہو چکی ہو گی اس لئے شریعت محمدیہ کے ماتحت تبلیغ توحید کریں گے اور یہ تبلیغ بحیثیت امت محمدیہ میں داخل ہونے کے ہو گی۔ جیسا کہ پہلے بار بار مذکور ہو چکا ہے۔

نویں آیت میں محرفین نے یہ مفہوم گھڑا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہودیوں سے کہا تھا کہ ارے یہودیو! تم نے حضرت مسیح کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا تو تمہارا آپس میں جھگڑا پڑ گیا تھا۔ کیونکہ تم اسے نہیں مار سکے تھے۔ اور وہ نیم مردہ ہو کر تم کو مقتول نظر آیا تھا اور لوگوں نے اسے اتار کر اسے اچھا کر لیا تھا اور کشمیر کو بھاگ گیا تھا اور تم کو یقین ہو گیا تھا کہ تم اس کو نہیں مار سکتے۔ مگر تم دیدہ ودانستہ اس واقعہ کو چھپاتے تھے تا کہ تم اپنے آپ کو اپنے ارادوں میں کامیاب ظاہر کر سکو۔ لیکن خدا کو منظور تھا کہ اس راز کو طشت از بام کر دے۔ چنانچہ مرزا صاحب کی زبان سے اس کی ساری قلعی کھول دی گئی۔ ﴿وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ﴾ کا اشارہ اسی طرف ہے۔ چنانچہ آپ نے یہ بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے حکم قہری کے ذریعہ یہود کو حکم دیا تھا کہ تم حضرت مسیح کو صلیب پر پورا قتل نہ کرو۔ بلکہ کچھ قتل کر کے چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ چلے گئے اور حضرت مسیح زندہ ہو گئے۔ ﴿فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا﴾ کا اشارہ اسی طرف ہے۔ ﴿كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى﴾ میں اشارہ ہے کہ اسی طرح کی حکمت عملیوں سے خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو موت سے بچایا کرتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تحریف قرآنی یہودیوں سے بھی بڑھ کر ہے اور ہمارے لئے کافی ثبوت ہے کہ مرزائی اپنے خیالات کے ماتحت قرآن کی تحریف میں منہمک رہتے ہیں۔ اور عمداً اسلامی روایات کو ملیامیٹ کر دیا کرتے ہیں۔ گویا وہ چاہتے ہیں کہ اسلامی عقائد، اسلامی روایات، اسلامی تصریحات اور اسلامی مسلمات کو مٹا کر ایک نیا مذہب گھڑا جائے کہ جس کا نام تو اسلام ہی ہو۔ مگر اس کی روح ''ازالۃ الاوہام'' اور ''براہین احمدیہ'' کے الہامات ہوں۔ اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بقول شخصے ان کا قرآن براہین احمدیہ ہے۔اور''ازالۃ الاوہام''یا''توضیح المرام''اور دوسری کتب احادیث رسول ہیں اربعین کے چاروں نمبران کی بائیبل ہے۔اگر یہ صحیح ہے تو ان کا تعلق اسلام سے لفظی ہے۔اور ہمارے نبی کو امام نہیں مانتے جس طرح کہ اہل اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کو نبی تو مانتے ہیں مگر اپنا امام نہیں مانتے۔اسی طرح انکا امام مرزا صاحب ہے۔ان کی شریعت ہی ان کا دستور العمل ہے ورنہ ہمارے نبی کی شریعت شرائع قدیمہ منسوخہ میں درج ہو چکی ہے۔اسی واسطے مرزا صاحب ہم کو مسلمان نہیں سمجھتے۔بلکہ رسمی مسلمان کا لقب دیتے ہیں۔جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم میں اسلام کا نشان موجود ہے ورنہ خود اسلام موجود نہیں ہے۔ شعر

ع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

دسویں آیت اور گیارھویں آیت سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ حضرت مسیح بازاروں میں پھرتے تھے اور آپ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے اور ضرور مر بھی گئے ہوں گے۔ورنہ بتاؤ کہ جو ایسا ہوا ابھی تک نہیں مرا۔ **جواب** میں گزارش ہے کہ دونوں آیتیں ماقبل و مابعد پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لئے بیان کی گئی ہیں کہ اہل مکہ یوں کہتے تھے کہ خدا کا رسول فرشتہ ہونا چاہیے،نہ یہ کہ ہماری طرح عوارض انسانی میں مبتلا ہو۔تو اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ انبیاء سابقین تمام بشر تھے۔ان میں سے کوئی بھی فرشتہ نہ تھا۔اور عوارض انسانی میں مبتلا تھے۔موت وحیات کا سلسلہ بھی ان سے وابستہ تھا۔چنانچہ جس طرح وہ اپنے اپنے وقت میں پیدا ہوئے۔اسی طرح اپنے اپنے وقت مقررہ پر وفات پائیں گے۔یہ مطلب چھوڑ کر مرزائیوں نے''حیات وممات مسیح''کا مضمون یہاں پر چھیڑ دیا ہے اور ذہن میں یہ خیال جما رکھا ہے کہ''حیات مسیح''کا معنی ہے کہ''آپ کی وفات واقع نہ ہوگی اور آپ قیامت تک بھی نہ مریں گے۔''اور یہی غلط خیال پھیلا کر لوگوں کو گمراہ کرنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

شروع کر دیا ہے۔ ورنہ اگر تبلیغ کرتے ہوئے ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کرتے کہ اسلام میں نزول کے بعد وفات مسیح کو تسلیم کیا گیا ہے۔ تاکہ سارا جھگڑا ہی جاتا رہتا۔ مگر ایسے استا کاروں سے کب امید ہو سکتی ہے کہ اسلامی رواداری میں ایک لفظ بھی کہیں۔

''تحریفات نمبر ہفتم اور بہائی''

قرآن شریف کے معانی اختراع کرنے میں مرزائیوں نے بابی مذہب کی پیروی اختیار کی ہے۔ ابوالبرکات بابی اپنی کتاب ''التوضیح'' میں لکھتے ہیں کہ ''پیشینگوئی'' کا اصل مطلب، امام آخرالزمان کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں ہے اور علمائے ظاہری سے ان کا اصل مقصد پوشیدہ رکھا گیا ہے اور قرآن شریف میں یہ مضمون صاف لکھا ہوا ہے کہ امام آخرالزمان کی شریعت سے شریعت محمدی منسوخ ہو جائے گی۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ کہ ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ احکام وارکان اسلامیہ قدیمہ ایسے بے اثر ہو جائیں گے کہ ان سے نور ایمان حاصل نہ ہوگا اور نہ ہی ان سے دیانتداری اور خلوص نیت پیدا ہوں گے۔ ﴿وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ﴾ ائمہ اسلام کے وعظ اور بیانات غیر موثر ہو جائیں گے۔ کیونکہ امام آخرالزمان سے بے گانگی ہو جائے ہوگی۔ ﴿فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ﴾ سے مراد امام الزمان ہیں جو غائب ہو کر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور کچھ لوگ ہدایت پاتے ہیں اور کچھ لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں۔ ﴿یَوْمَ یُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ﴾ امام آخرالزمان ''جبل کرمل'' سے اعلان نبوت کریں گے جو بیت المقدس کے قریب ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس مرزائی مفسر بھی قرآن شریف کے وہ معانی معتبر اور یقینی سمجھتے ہیں۔ جو ان کے امام الزمان حضرت مرزا صاحب نے بیان کئے ہوں یا آپ کی رائے سے اتفاق رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ﴿اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا﴾ دنیا میں ایک

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

زلزلہ آئے گا۔ ﴿وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا﴾ زمین سے معدنیات کوئلے وغیرہ نکال دے گی۔ ﴿یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا﴾ مطبع کے ذریعہ اخبارات جاری ہوں گے اور فون کے ذریعہ جمادات باتیں کریں گے۔ ﴿وَالْوَزْنُ یَوْمَئِذِ ن الْحَقُّ﴾ اور امتحانات میں اعمال کا وزن ہوگا جیسا کہ ﴿وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ﴾ سے معلوم ہوتا ہے ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ﴾ آسمان کو غیر مجسم مانا جائے گا۔ ﴿وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ﴾ ستارے پھٹ کر منتشر ہو جائیں گے۔ ﴿وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ﴾ محکمہ انہار جاری ہوگا۔ ﴿وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ﴾ پرانی قبروں کی کھدائی مصر وغیرہ میں شروع ہو جائے گی۔ ﴿وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ﴾ ریل گاڑی کی وجہ سے اونٹ لادنے کی ضرورت نہ رہے گی۔ ﴿وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ﴾ چڑیا گھر بن جائیں گے۔ ﴿وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ﴾ مشرقی اور مغربی مخلوقات مخلوط ہو جائیں گے۔ ﴿وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ﴾ دختر کشی بند ہو جائے گی۔ اور اس پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ ﴿اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ﴾ اخبارات شائع ہوں گے۔ ﴿اِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ﴾ آسمانی موجودات کو خوب تحقیق کیا جائے گا۔ ﴿وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ﴾ آگ سے کارخانے چلیں گے۔ ﴿وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ﴾ امام الزمان کی بیعت کا زمانہ مراد ہے۔ ﴿عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ﴾ نتائج امتحانی مراد ہیں۔ ﴿اَلْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ﴾ آبدوز کشتیاں مراد ہیں۔ ﴿وَاللَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ﴾ جہالت چلی جائے گی۔ ﴿وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ﴾ نئی روشنی ظاہر ہوگی تو رسول کریم مرزا صاحب کا ظہور ہوگا۔ ﴿وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ﴾ آخری وحی پر یقین رکھنے والے اور مرزا صاحب کو ''آخر الانبیاء'' ماننے والے ہی ایماندار ہیں۔

یہ چند تحریفی نمونے اس لئے پیش کئے گئے ہیں تاکہ ''بہائی'' اور ''مرزائی'' کا مذہب معلوم ہو جائے کہ ہر ایک اسلامی خیالات اسلامی تحقیقات چھوڑ کر اپنے بانی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مذہب کو قرآنی پیشینگوئیوں کے مطابق کرتے ہیں۔ جو انہوں نے اسلام چھوڑ کر گھڑ لی ہیں۔ اور بڑے دہڑلے سے کہتے ہیں کہ جو حالات اسلام میں بہشت کے متعلق پیش کئے گئے ہیں۔ ان سے مراد زمانہ حال کا تعیش ہے۔ اور اس میں قرآن کی صداقت کا راز مضمر سمجھتے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک جنت و نار کی حقیقت صرف دنیاوی رنج و راحت ہے اور زمانہ حال جس قدر مذہب چھوڑ کر وحشیت کی طرف آ رہا ہے۔ اسی قدر 'مرزائی' اور 'بہائی' خوش ہوتے ہیں اور اپنے اپنے امام کی صداقت کا نشان قرار دیتے ہیں۔ ان قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے امام ترک مذہب، تعیش، ناجائز محبت، غیر موزوں اتحاد اور نامناسب مساوات ہی سکھلانے آئے تھے اس لئے مسلمانان زمانہ حال کو اپنے اسلام پر قائم رہنا چاہیے اور ایسے تارکین اسلام سے پرہیز واجب ہے۔

''ازالہ، صفحہ ۱۰۰۔ ۱۳۵'' سورۃ القدر کی تحریف کی ہے کہ خدائی کام 'لیلۃ القدر' میں ہی ہوتے ہیں۔ حضور کو نبوت بھی اسی رات ملی تھی اور عظیم الشان رات میں نبی نزول فرماتا ہے ﴿تَنَزَّلُ الرُّوْحُ﴾ اس کے بعد ''سورۃ بینہ'' میں اس کی مثال بیان کی ہے کہ اہل کتاب سخت بلاؤں میں مبتلا تھینچات دینے کو فرشتوں کے ساتھ حضور انور نازل ہوئے۔ اس کے بعد سورہ زلزال نازل کی جس میں مسیح قادیانی کے نزول کا بیان یوں ہے کہ دماغی زمین سخت جوش کھائے گی ﴿اِذَا زُلْزِلَتْ﴾ اور جو خیالات ملکیہ یا بہیمیہ ان میں بھرے پڑے ہیں سب نکل آئیں گے اور دلی خیالات ظاہر ہوں گے۔ ﴿اَخْرَجَتْ﴾ اور جب اچھے برے خیالات انتہا تک پہنچ جائیں گے تو خدا رسیدہ لوگ کہیں گے کہ یہ انسانی کام نہیں ہے خدا کی قدرت ہی کا ظہور ہو رہا ہے۔ (اوحی) اب لوگ دو گروہ ''مرزائی اور غیر مرزائی'' ہو جائیں گے۔ غیر مرزائی دنیا پرست اپنے نتائج بداعمال سے پائیں گے۔ اور مرزائی خدا پرست اپنے نیک اعمال کا بدلہ اپنی آنکھ سے دیکھ لیں گے (نباء عظیم) کے مطابق یہی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تفسیر ہے، اور جو تشریح مفسرین نے لکھی ہے، بالکل غلط ہے۔ یہ مرزا صاحب کا ایمان ہے حالانکہ جو تفسیر اسلام نے کی ہے تو ابن جریر اور ابن کثیر نے اس کی سند حضور انور تک پہنچائی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلامی تفسیر خود حضور انور کی فرمائی ہوئی تفسیر ہے اور یہ دیکھئے مرزا صاحب ہیں کہ اپنے آقا کی تفسیر کو مسترد اور غلط کرتے ہیں اور ساتھ ہی غلام آبق کا دعویٰ بھی ہے۔

"تحریفات نمبر ہشتم اور دجال معہ یاجوج ماجوج"

قرآن شریف میں جو تحریفات انہوں نے کی ہیں اس باب میں اور اس سے پہلے بابوں میں پیش کی گئی ہیں' ناظرین خود ہی اندازہ لگائیں کہ اسلام کو اندر ہی اندر سے کس طرح یہ لوگ چوہوں کی طرح کتر گئے ہیں۔ مرزا صاحب بھی ان سے نالاں نظر آتے ہیں۔ چنانچہ اپنے ازالہ، ص ۷۶ میں لکھتے ہیں کہ "مجھے الہام ہوا کہ علماء نے میرے گھر کو بدل دیا۔ میری عبادت گاہ میں ان کے چولھے ہیں میری پرستش گاہ میں ان کی تھوتھیاں پیالیاں رکھی ہوئی ہیں۔ اور چوہوں کی طرح احادیث نبوی کو کتر رہے ہیں"۔ مرزائی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کے نزدیک ایسے لوگ غیر احمدی ہیں۔ مگر اہل تحقیق واقعات پر نظر ڈال کر مرزا صاحب کو معذور سمجھتے ہیں کیونکہ ان کو اپنے الہام سمجھنے میں اجتہادی غلطی لگی تھی اور چونکہ غیر احمدی علماء کا داخلہ مرزا صاحب کے معبد اور گھر میں کبھی نہیں ہوا۔ اس لئے ان سے مراد احسن امروہی، حکیم نور الدین، روشن علی وغیرہ ہیں کہ جنہوں نے تمام تحریفات کا بیڑہ اپنے سر پر اٹھایا ہوا ہے۔ ان کی کتابیں مسک عارف، شمس بازغہ اور نور الدین یا تفسیری نوٹ اصول مذہب قرار دی گئی ہیں اور ان کا خلاصہ مرزا صاحب نے "ازالۃ الاوہام" وغیرہ میں الہامی رنگ میں ظاہر کیا ہے اور ان کے متبعین نے ان الہاموں پر استدلالی رنگ چڑھا کر اسلام جدید کی بنیاد کو پختہ کر دیا ہے' مگر ساتھ ہی یہ کہتے رہتے ہیں کہ جو شخص اسلام کی تعلیم کو بدلے یا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

قرآن مجید کے ایک حرف کو بھی نا قابل عمل سمجھے، وہ کافر ہے۔ سچ ہے کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور ہوتے ہیں۔ ان منافقوں نے اسلام سارا ہی بدل ڈالا ہے اور پھر اسلام کو نہیں چھوڑتے۔ دیکھئے کیا کہتے ہیں "**دابة الارض**" طاعونی کیڑے ہیں جو مرزا صاحب کی تائید کے لئے بھیجے گئے تھے۔ یاجوج ماجوج انگریز اور روس ہیں کیونکہ "اجیج" آگ کو کہتے ہیں اور یہ لوگ آگ سے کارخانے چلاتے ہیں۔ (اب مرزائی بھی چلاتے ہیں کہ وہ بھی یاجوج ماجوج ہو گئے ہیں) اور تاریخ سے ثابت ہو گیا ہے کہ ان اقوام کے آباؤ اجداد کے نام یاجوج ماجوج ہیں۔ اور پہاڑی علاقوں سے نکل کر بڑی سرعت کے ساتھ دنیا میں پھیل گئے ہیں۔ (مگر جہاں پھیلنا لکھا ہے وہاں مسیح کی دعا سے ان کی موت بھی بہت جلد لکھی ہے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ مدعی مسیحیت خاک ہو گیا اور یاجوج ماجوج نہیں مرے شاید طفل تسلی دینے کیلئے یوں کہہ دیں گے کہ روحانی طور پر مر چکے ہیں) اصحاب کہف بھی انگریز ہیں جو (کوٹھی) کہف میں رہتے ہیں جس میں دھوپ اندر نہیں آ سکتی۔ کتا بھی دروازے پر بیٹھا رہتا ہے اور خواب خرگوش ہوتے ہیں اور نیند میں بھی ان کی آنکھ بند نہیں ہوتی یا یوں کہو کہ تم ان کو ہادی خلق سمجھتے ہو حالانکہ یہ گمراہ قوم ہے۔ تین سو (۳۰۰) سال تک جو لوگ غار میں پڑے تھے ان کے متعلق تحقیق جدید نے فیصلہ کیا ہے کہ جب وہ بھاگ کر غار میں داخل ہوئے تھے تو سلطان عصر نے غار کے دہانہ پر دیوار چنوا دی تھی۔ اور آغاز اسلام میں ان کی ہڈیاں یورپ پہنچ چکی تھیں۔ "دجال" سے مراد قوم انگریز ہے کیونکہ لغت میں اس کے معنیٰ "**الرجال الکثیرون**" لکھا ہے۔ (غلام احمد بھی لغت کی رو سے حضور انور کا تابعدار ہوتا ہے اس لئے تمام مسلمان مسیح بن گئے ہیں) ریل گاڑی اس قسم کا گدھا ہے کہ جس میں ساٹھ تک گاڑیاں ہوتی ہیں اور دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کے فاصلہ سے مراد یہی چالیس گاڑیاں ہیں (اسپیشل ٹرین چھوٹی ہوتی ہے اور مال گاڑی کے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈبے سوتک ہوتے ہیں اب یہ چھوٹے گدھے اور لمبے گدھے کس کے لئے ہیں' یہ سب کچھ مانا مگر کہیں یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح بھی اسی خر دجال پر سواری کرے گا؟ یا ساری دنیا اس پر سواری کرے گی۔ اگر لکھا ہے تو ساری دنیا عموماً اور مرزائی خصوصاً دجال ہوں گے۔)''طوال الاذان'' یاجوج ماجوج کی صفت ہے۔ اس سے مراد تار برقی اور فون ہے جس کے ذریعہ سے دور دراز کی باتیں سنی جا سکتی ہیں' مگر سنتے کون ہیں اگر یہ خیال کیا جائے تو مرزائی بھی یاجوج ماجوج ہیں۔ یہ دجال خوب ہے کہ یاجوج ماجوج بھی خود ہی بن جاتا ہے اور اصحاب کہف بھی خود بن جاتا ہے۔ اب اس دجال نے دور دراز سے دیکھنے کا آلہ بھی تیار کر لیا ہے' معلوم ہوتا ہے کہ وہ دجال نہیں ہے ورنہ اس کی تیز نگاہ کا بھی ذکر ضرور ہوتا۔ ایک صحابی نے دجال اور جساسہ کا ذکر کیا ہے اس کے لفظ ہیں **رایت کذا و کذا**۔ جس سے مراد یہ ہے کہ اس کو ایک خواب آتا تھا۔ (اب جہاں رایت ہوگا وہاں خواب ہی مراد ہوگا) انگریزی ٹوپی کا بیرونی دائرہ ک، ف، ر سے بنتا ہے جو دجال کی پیشانی پر رکھی گئی ہے اور ہر ایک خواندہ ناخواندہ اس علامت سے دجال کی شناخت کر سکتا ہے (مگر یہ ٹوپی زمانہ وحشیت میں یورپ سے نکلی ہوئی ہے) اور آج مرزائی بھی پہنتے ہیں اس لئے وہ بھی دجال اور کافر ہیں۔ **عین طافئة** انگریزوں کی مادی آنکھ ہے عین ممسوحہ اس کی وہ بھی روحانی آنکھ ہے۔ یہ نہیں بتایا کہ وہ یہودیوں کا بادشاہ بھی ہوگا۔ شاید اس کی خاص رعیت مرزائی ہوں گے جن میں بالخصوص وفات مسیح کا عقیدہ گھڑا گیا ہے۔

''الایام القصار'' ریل کے اور جہاز کے ذریعہ سال کا راستہ ماہ میں اور ماہ کا راستہ ہفتہ میں اور ہفتہ کا راستہ ایک دن میں اور ایک دن کا راستہ ایک گھنٹہ میں طے ہو سکتا ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

”تحریفات نمبر نہم اور نزول عیسیٰ علیہ السلام“

ینزل عیسیٰ بن مریم۔مرزا صاحب پیدا ہوں گے کیونکہ ”نزول باراں“ سے مراد وجود بارش ہوتا ہے۔عیسیٰ نجات دینے والے کو کہتے ہیں اور بیعت مرزا موجب نجات ہے۔مریم کے معنی ”عابدہ“ ہے۔آپ کی والدہ نہایت صالح عبادت گزار تھی اور چونکہ آپ کا روحانی باپ مرشد کوئی نہ تھا' اس لئے بھی آپ ابن مریم بن گئے تھے۔(اس عقدہ کشائی سے ہم بھی عیسیٰ ابن مریم بن سکتے ہیں)**حکما** مرزا صاحب کو اختیار ہے کہ جس مسئلہ کو چاہیں لیں اور جسے چاہیں نہ لیں۔(مگر پھر بھی دعویٰ ہے کہ ہم شریعت جدیدہ ناسخہ نہیں لائے)**عدلاً** اعتدال کی راہ (تعلیم مرزائی) نکالے گا۔**یقتل الدجال** انگریزوں کے دجل وفریب سے لوگوں کو مطلع کرے گا۔(کانگریس اس کام میں بازی جیت گئی ہے)**یکسر الصلیب** صلیبی مذہب کو مرزا صاحب نے ”براہین احمدیہ“ لکھ کر شکست دی ہے(مگر جنگ مقدس میں آپ لاجواب ہو کر بددعاؤں کے کھوٹے ہتھیاروں پر اتر ے تھے اور بددعا بھی پوری نہ ہوئی۔براہین پر ناز تھا وہ بھی بعد کی تحریرات سے منسوخ ہوگئی)**یقتل الخنزیز**۔خنزیز صفت والوں کو مرزا صاحب نے روحانی طور پر مار ڈالا ہے(یہ خوب بہانہ ہے ورنہ ولایت میں مرزائی بھی ان میں شامل ہوتے جاتے ہیں) **یذوب الدجال**۔مرزائیوں کی دیکھ کر انگریزی قوم خود بخود بھسم ہو جاتی ہے۔(لیکن مرزا صاحب ہمیشہ شکر گزار رہے کہ خدا نے ان کو انگریزی عمل داری میں پیدا کیا ہے)”انجام آتھم“ وغیرہ میں پادریوں کا خون ٹپکتا ہوا نظر آتا ہے۔**ینزل شرقی دمشق** قادیاں میں پیدا ہوگا کیونکہ دمشق کا معنی ”جماعت کثیر“ ہے اور قادیاں بھی ایک بڑا قصبہ ہے اور مرزا صاحب کا گھر قادیاں کے مشرقی جانب ہے اور ویسے بھی دمشق شہر سے قادیاں مشرق میں واقع

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ **المنارة البیضاء** مرزا صاحب نے پیدا ہو کر اپنی مسجد میں ایک لمبا مینار بنوا ڈالا ہے یا یہ معنی ہے کہ منارہ (نورانی جگہ) خود قادیاں ہے۔ **بین مهزودتین** مرزا صاحب دو بیماریوں (مراق اور ذیابیطس) میں مبتلا تھے۔ (تعجب ہے کہ کشف کو بھی خواب سمجھ کر دو زرد چادروں کو بیماریاں بنا ڈالا ہے)۔ **واضعا یدیه علی اجنحة ملکین** حکیم امروہی اور حکیم بھیروی مرزا صاحب کے تکیہ گاہ تھے ان کے سہارے آپ نے مذہبی چالیں چلی تھیں۔ **طأطا راسه قطر** مرزا صاحب کی تصویر میں قطرے ٹپکتے نظر آتے ہیں (سوال یہ ہے کہ بوقت نزول یعنی پیدائش سر سے قطرے ٹپکتے تھے یا نہیں اس کی کوئی شہادت نہیں ملتی) **یقتل الدجال بباب لد** لدھیانہ میں مرزا صاحب نے عیسائی مذہب کا خاتمہ کر دیا ہے۔ **یحرز عباد اللّٰہ الی الطور**۔ قادیاں میں مرزائیوں کو حیات و ممات میں مرزا صاحب نے جمع کر لیا ہے (جمع کرنے والے مر گئے اور قوم ابھی تک ساری جمع نہ ہوئی) **تضع الحرب اوزارھا**۔ مرزا صاحب نے مذہبی لڑائی (جہاد) کے منسوخ ہونے کا فتویٰ دیا ہے (اور ساتھ یہ دعویٰ ہے کہ میری شریعت جدیدہ اور ناسخ نہیں ہے) **یحثی المال فلا یقبله احد**۔ انعامی اشتہار مرزا صاحب نے شائع کئے اور کسی نے انعام حاصل نہ کیا۔ **یضع الجزیة** آپ نے جزیہ کا مسئلہ بھی منسوخ کر دیا ہے۔ **یجعل الملل ملة واحدة**۔ آپ نے تمام مذاہب کے اصلی مسائل کو اسلام ہی ثابت کیا ہے اور ''نانک، کرشن رام اور زردشت'' وغیرہ کو **مرسل من اللّٰہ** ثابت کیا ہے۔ **یترک الصدقة** آپ نے زکوٰۃ موقوف کر دی ہے اور اس کی بجائے ماہواری چندہ مقرر کر دیا ہے جو چالیسویں حصہ کی بجائے دسویں حصہ تک وصول کیا جاتا ہے۔ **تنزع حمة کل ذات حمة** ایسی دوائیں نکل آئی ہیں کہ بچھو، سانپ لوگ ہاتھ میں لے کر کھیلتے رہتے ہیں۔ **تقع الامانة علی الارض**، دنیا میں ہر طرح سے امن ہوگا اور انگریزوں کی عملداری میں امن سے سفر کیا جاتا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ترقع الاسود مع الابل والنمار مع البقر والذئاب مع الغنم سرکس میں شیر بکری ایک جگہ دکھائے جاتے ہیں۔انگریزوں کی حکومت میں سرکاری مہریں شیر بکری سے بنتی ہیں اور ویسے بھی مالدار اور مفلس کی پرورش یکساں ہوتی ہے۔(اب یہ امر مشتبہ ہوگیا ہے کہ مرزائیوں کے نزدیک یہ دجال کے اوصاف ہیں یا مسیح کے؟)**یتوفی ویصلی علیه المسلمون** مرزا صاحب مرگئے اور صرف مسلمانوں نے آپ کا جنازہ پڑھا۔اور ثابت ہوا کہ اسلام مرزائیوں میں ہی ہے باقی غیر احمدی سب کافر ہیں۔(اور وہ مرزائی بھی کافر ہیں جو ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے اور یا ان کو شرکت نماز جنازہ حاصل نہ ہوئی تھی)**یرتفع التباغض**۔بہائی تو کہتے ہیں کہ یورپ میں تو کمال اتحاد ہو رہا ہے۔زن و مرد کمال خوشی سے ایک جگہ رہنے لگ گئے ہیں اور رفتہ رفتہ ساری دنیا میں اتحاد ہی اتحاد ہو جائے گا۔مگر مرزائی کہتے ہیں کہ مرزائی آپس میں اتحاد قائم رکھتے ہیں اور غیر سے افتراق پیدا کرتے ہیں (تاہم لاہوری اور قادیانی اختلاف تکفیر تک پہنچ کر بھی نہیں اٹھا)

''تحریفات نمبر دہم اور معراج نبی ﷺ''

معراج نبوی کے متعلق اختلاف پہلے ہی موجود ہے کہ آیا وہ بیداری میں ہوا تھا یا خواب میں؟ مگر آگے چل کر اس بات پر دونوں فریق متفق ہو جاتے ہیں کہ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے وہ حقیقی طور پر دیکھا ہے لیکن مرزائی کہتے ہیں کہ آپ نے کوئی اصلی چیز نہیں دیکھی صرف خیالی تصورات کا نقشہ آپ کو پیش ہوا تھا۔اس واسطے''حدیث معراج'' میں تحریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بروئے قواعد تعبیر خواب بیت المقدس،براق،جبرائیل اور میکائیل کو دیکھنے سے مراد علی الترتیب عزت،بزرگی،فتح اور تبلیغ اسلام ہے۔اسی طرح پہلے آسمان سے مراد کی عمر ہے،دوسرے سے علم وحکمت،تیسرے سے عزوجاہ،چوتھے سے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سلطنت، پانچویں سے قتال بالکفار، چھٹے سے عزت اور آبرو اور ہفتم سے کامل فتحیابی۔ رویت الٰہی سے قوت دین فتح، باب السماء سے قبولیت دعا، نزول رب سے نصرت و مغفرت، عرش سے عزت وجاہ، کرسی سے علم لدنی، لوح محفوظ سے قبولیت کلام، سدرۃ المنتہیٰ سے ایفائے وعدہ، شرح صدر سے علوم الٰہیہ، انہار سے ترقی دولت و اقبال، جنت سے بشارت الٰہیہ، طوبیٰ سے حصول مراد، شراب سے ذکر الٰہی، شہد سے علم ودانش، دودھ سے فطرت، مروارید سے حکمت، قلب کو چیرنے سے مراد فہم وادراک ہے۔ اسی طرح امامت انبیاء کی تعبیر یہ ہے کہ ''آپ کے ماتحت نبی آئیں گے۔ جن میں سے ایک مسیح قادیانی بھی ہے۔'' اور یہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ میں نے اہل جنت کی باتیں سنی تھیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ عظیم الشان بڑے بڑے لوگ آپ کے ماتحت ہوں گے۔ علیٰ ہذا القیاس ملاقات آدم کی تعبیر بزرگی اور عظمت ہے۔ ملاقات عیسیٰ سے حکمت و لیاقت کی طرف اشارہ ہے۔ ملاقات یحییٰ سے مراد توفیق ایزدی ہے اور زیارت یوسف سے مراد یہ ہے کہ آپکے قریبی رشتے دار آپ سے مخالفت کریں گے۔ اور کسی الزام میں پھنسائیں گے۔ مگر آپ اس تہمت سے بری الذمہ ثابت ہوں گے۔ ملاقات ادریس سے مراد رفعت درجات ہے۔ ملاقات موسیٰ سے مراد یہ ہے کہ آپ کو اہل وعیال کے مصائب برداشت کرنے پڑیں گے۔ اور ملاقات ملائکہ سے مراد یہ ہے کہ آپ کو ایسی سلطنت نصیب ہوگی جس کے کارکنان داخلی وخارجی نہایت دیانت داری سے کام کریں گے۔ اگر مرزائی **صوم وصلوٰۃ** کی تعبیر بھی پابندی اور سرگشت سے کردیتے تو آج تمام دلدادگان تمدن یورپ ان کے زیر احسان ہوجاتے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۸......اتہامات مرزائیہ

مرزائیوں کے نزدیک شاید یہ بھی کار ثواب ہے کہ اپنے مذہب کی تائید میں کبھی کسی مصنف کی عبارت کا اختصار اس طرح کرتے ہیں کہ دیکھنے والے کو یقین ہو جاتا ہے کہ واقعی مرزائیوں کا کہنا سچ ہے۔ کبھی ایسی تاویل کرتے ہیں کہ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس مصنف یا امام کا مذہب مخالف اہل السنّت والجماعت ہو کر مؤید مرزائیت ہے۔ کبھی یوں ہی کہہ دیتے ہیں کہ یہ لو اجماع اصحابہ یا اجماع امت ہو گیا ہے۔ دیکھنے والے حیران رہ جاتے ہیں کہ:

آنچہ مے بینم بہ بیداری ست یارب یا بخواب

اس موضوع کے متعلق ان کی استادیوں کے چند نمونے دکھلائے جاتے ہیں کہ ناظرین کسی دوسرے موقعہ پر ان کے فریب سے بچ سکیں۔

اتہام اول اور خطبہ صدیقیہ

مرزائی وفات مسیح کے متعلق لکھتے ہیں کہ حضور انور ﷺ کی جب وفات ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفات سے انکار کر دیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا' جس میں باتفاق رائے صحابہ تسلیم ہوا کہ مسیح کی وفات ہو چکی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے وفات مسیح پر اجماع نہیں کیا تھا اور نہ ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وفات مسیح کو وفات حضور کیلئے سند کے طور پر پیش کیا تھا۔ ''مواہب لدنیہ'' باب وفات النبی ﷺ میں یہ واقعہ یوں مذکور ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ جب حضور کی وفات ہوئی تو صدیق اکبر ''سخ'' سے تشریف لائے (مدینہ کے پاس سخ ایک بستی تھی کہ جسمیں میں صدیق اکبر کا سکونتی مکان تھا) تو آپ نے حضور کو دیکھ کر کہا کہ ''**بابی انت وامی لا یجمع اللہ**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیک موتتین" " میرے والدین آپ پر فدا ہوں آپ پر دو موتیں خدا جمع نہ کرے گا۔" اس فقرہ سے مطلب یہ تھا کہ آپ کو ایک دفعہ وفات آچکی ہے اور جو لوگ یوں کہتے ہیں کہ حضور دوبارہ دنیا میں آکر مخالفین سے لڑیں گے، غلط ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ آپ کو ان لوگوں کی طرح دو دفعہ وفات نہیں دینا چاہتا جو طاعون سے ڈر کر باہر غیر ممالک میں چلے گئے تھے یا اس نبی کی طرح جو بیت المقدس پر گزرا تھا تو ان کو موت آگئی تھی اور پھر زندہ ہو گئے تھے۔ اصل واقعہ یوں ہے کہ حضور کی وفات سے لوگ سخت بے چین ہو گئے تھے اور روتے روتے ان کے اوسان خطا ہو گئے۔ حضرت عثمان کی زبان بند ہو گئی اور ایسے نڈھال ہو گئے تھے کہ لوگ پکڑ کر اٹھاتے بٹھاتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن انیس میں مطلق حس وحرکت کی طاقت نہیں رہی تھی اور اسی غم میں مر گئے تھے اور حضرت بلال دیوانہ ہو گئے تھے۔ حضرت عمر دیکھ کر یہ سمجھے ہوئے تھے کہ آپ پر غشی طاری ہو گئی ہے اور منافقوں نے آپ کی وفات کی خبر اڑا دی ہے' اس لئے آپ جوش میں آکر تلوار ہاتھ میں لے کر کہتے پھرتے تھے۔ کہ "جو شخص حضور کی وفات کا قول کرے گا میں اسے مار ڈالوں گا۔ خدا کی قسم جب تک کہ منافقوں کے ہاتھ، پاؤں نہیں کاٹیں گے آپ وفات نہ پائیں گے"۔ حضرت سالم سے لوگوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر سے کہو کہ آپ کو سمجھائیں کیونکہ آپ کے حواس قائم تھے تو آپ نے مسجد میں خطبہ دیا جس میں آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْخَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ﴾﴿اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ﴾﴿وَمَاجَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِکَ الْخُلْدَ﴾ پھر فرمایا کہ جو شخص حضور کو خدا سمجھا ہے آج وہ سمجھ لے کہ خدا زندہ ہے اور حضور وفات پا چکے ہیں۔ تب حضرت عمر نے ہوش سنبھالا اور کہا کہ مجھے ان آیات کا مفہوم پیش نظر نہ تھا۔ دوسرے روز جب صدیق اکبر کی بیعت ہوئی تو حضرت عمر نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ کل جو کچھ میں نے کہا تھا، غلط تھا۔ میرا خیال تھا کہ رسول خدا ہم سب کے بعد وفات پائیں گے'

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مگر مجھے اس کا ثبوت قول خداوندی اور قول رسول میں نہیں ملا۔ ابونصر فرماتے ہیں کہ قول عمر کا مطلب یہ تھا کہ حضور پر وفات نہیں آئی (صرف غشی طاری ہے) اور کبھی نہیں وفات پائیں گے یہاں تک کہ وہ اسلام کو تکمیل تک نہیں پہنچالیں گے اور منافقوں کا خاتمہ نہیں کریں گے۔ "ازالۃ الخفاء" میں ہے کہ حضرت عمر یوں فرماتے تھے کہ" **ان محمدا رفع کما رفع عیسیٰ بن مریم وسیعود الینا حیا**" حضور حضرت عیسیٰ کی طرح مرفوع ہو گئے ہیں اور ہماری طرف دوسری بار زندہ رہ کر آئیں گے۔ بعض روایات میں یوں ہے کہ حضرت عمر کو یہ بات قرین قیاس معلوم نہ ہوئی کہ حضور تکمیل اسلام سے پہلے ہی دنیا سے رخصت ہو جائیں گے۔ یا آپ کو یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ حضور کی شان خدا تعالیٰ نے اس قدر بلند کی ہے کہ موت کا آنا ممکن نہیں ہے۔ ان دونقلوں سے یہ ثابت ہوا کہ حیات مسیح کا عقیدہ صحابہ میں تسلیم شدہ اور یقینی تھا اور یہ بھی مانتے تھے کہ آپ "**مرفوع الی السماء**" ہیں اور یہ بھی فیصلہ ہو گیا کہ حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کی غلط فہمی دور کرنے میں آیات مذکورہ کے ساتھ یہ شبہ اٹھایا ہے کہ ایک رفیع الشان نبی کو موت نہیں آسکتی۔ یا یہ کہ حضور سب کے آخیر وفات پائیں گے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ اس غلط فہمی کو دور کرنے میں حضرت صدیق اکبر نے صرف یہ پیش کیا ہے کہ انبیاء سابقین پر وفات واقع ہوئی تھی اور یہ پیش نہیں کیا کہ چونکہ حضرت عیسیٰ وفات پا چکے تھے اس لئے حضور بھی وفات پا چکے ہیں حالانکہ حضرت عمر کہہ رہے تھے کہ حضور حضرت عیسیٰ کی طرح زندہ ہو کر واپس تشریف لائیں گے۔

اتہام دوم اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

وفات مسیح پر استدلال پیش کرتے ہوئے یوں بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وفات مسیح کے قائل تھے کیونکہ آپ نے ﴿**مُتَوَفِّیکَ**﴾ کا معنیٰ '**ممیتک**'

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے کیا ہے۔ ''تفسیر عباسی'' میں یہ بھی مذکور ہے کہ آپ کو وفات ہوئی۔ اور یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ میں اہل کتاب کو ﴿مَوْتِهٖ﴾ کا مرجع بنایا ہے اور چونکہ آپ ''افقہ الناس'' تھے اس لئے آپ کا قول وفات مسیح میں پختہ سند ہوگا۔ اس کو ثبوت یوں دیا گیا ہے کہ مرزا صاحب ازالہ میں لکھتے ہیں کہ ﴿رَافِعُکَ﴾ کو ﴿مُتَوَفِّيْكَ﴾ سے پہلے سمجھنا تحریف قرآنی اور ترتیب قرآنی کو بگاڑنا ہے اور ﴿لَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ﴾ سے مراد رفع لینا الحاد اور تحریف ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں اول سے آخر تک بلکہ صحاح ستہ میں ﴿تَوَفّٰی﴾ بمعنی موت کا التزام کیا گیا ہے۔ پھر صفحہ ۳۰۳، میں لکھا ہے کہ یہ کہنا نہایت لغو اور بے اصل بات ہے کہ مسیح علیہ السلام جسم خاکی کیساتھ آسمان پر چڑھ گئے تھے اور اسی جسم خاکی کے ساتھ اتریں گے۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو کم از کم سو صحابہ کے نام پیش کرو کہ جنہوں نے اس معنی پر اجماع کیا ہو۔ ایک، دو کا نام مفید نہ ہوگا۔ ص ۳۷۲/ پر لکھا ہے کہ مفسرین نے ﴿لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ﴾ کی تفسیر میں غلطی کی ہے کیونکہ جو اہل کتاب نزول سے پہلے مر چکے ہوں گے وہ کیسے آپ پر ایمان لائیں گے؟ بلکہ صحیح معنی یوں ہے کہ ہر ایک اہل کتاب ایمان رکھتا ہے کہ ہم قتل مسیح میں متردد ہیں اور ایمان اہل کتاب کو حضرت مسیح کی موت طبعی ماننے سے پہلے حاصل ہوتا ہے۔ اور بیوقوف مولویوں نے یہ بات نہیں سمجھی جو ہمیں بطریق الہام منکشف ہوئی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب کی زبان درازی کی یہ خوبی ہے کہ ایک جگہ تو حضرت ابن عباس کو 'افقہ الناس' کا خطاب دے کر یاد کرتے ہیں اور جب آپ کا حوالہ پیش کیا جاتا ہے تو دوسری جگہ محرف اور ملحد کا خطاب دے کر لغو گو بھی کہہ جاتے ہیں۔ ہاں سچ ہے کہ جب مرزا صاحب کی بدزبانی سے حضرت مسیح جیسی پاک ہستی نہ بچ سکی تو ان کے مقابلہ میں حضرت ابن عباس کی کیا وقعت ہو سکتی ہے؟ اور مفسرین یا مولوی غلط گو، یا بے وقوف

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ضروری ٹھہریں گے۔ وکم من عائب قولا صحیحا وافته من الفهم السقیم، دماغ اپنا صحیح نہیں ہے۔ بیوقوف لوگ ہوگئے۔ مرزا صاحب اگر اسلامی کتب کا مطالعہ کرتے تو امید تھی کبھی اس جہل مرکب میں نہ پھنس جاتے۔ دیکھئے ''مفسر ابن جریر'' اپنی تحقیق میں یوں لکھتے ہیں کہ ﴿قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ کا مرجع حضرت عیسیٰ ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ موت عیسیٰ سے پہلے عہد عیسیٰ کے اہل کتاب سب کے سب آپ کی تصدیق کریں گے اور کوئی بھی بغیر تصدیق کے نہیں رہے گا۔ اور یہ روایت کے ہر ایک اہل کتاب اپنی موت سے پہلے قرآن یا حضور انور کی تصدیق کرتا ہے اور مرتے وقت فوراً صداقت اسلام منکشف ہو جاتی ہے' اگرچہ تلوار سے اس کا سر کٹ جائے۔ یہ گو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ سے منقول ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کا مذہب وفات مسیح تھا یا یہ کہ دوسری روایت آپ سے صحیح نہیں ہے بلکہ تحقیق شدہ بات یوں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ کا مذہب یہی ہے کہ حضرت مسیح زندہ ہیں (جیسا کہ پہلے مذکور ہو چکا ہے) مگر ساتھ ہی حضرت ابن عباس کا یہ بھی خیال ہے کہ ﴿مَوْتِهٖ﴾ کا مرجع اہل کتاب بھی بن سکتا ہے' نہ یہ کہ اہل کتاب ہی اس کا مرجع ہیں (حضرت مسیح مرجع نہیں ہیں) اس قسم کی روایات کو ''مفاوضات یومیہ'' کہتے ہیں اور ان سے مراد صرف توسیع خیالات ہوتی ہے تعیین مذہب مراد نہیں ہوتی۔ اگر آپ نے حضرت ابن عباس کا مذہب دیکھنا ہو تو یہ دیکھئے۔

۱...... بروایات ابی نعیم فرماتے ہیں کہ ''حضرت عیسیٰ نازل ہو کر شادی کر کے صاحب اولاد ہوں گے۔ آپ کی شادی قوم شعیب میں ہوگی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سسرال ہیں''۔ (مرزا صاحب مسیح ہونے کے بعد شادی نہیں کر سکے اور جن سے شادی کا ارادہ کیا وہ بھی چنگیز خانی مغل تھے)

۲...... بروایت امام جلال الدین سیوطی'' درمنثور'' میں مذکور ہے کہ ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عِبَادُکَ﴾ کی تشریح یوں ہے کہ حضرت عیسیٰ قیامت کو یوں عرض کریں گے کہ ''یا اللہ اگر تو اہل کتاب کو عذاب دینا چاہتا ہے تو ان کا کوئی عذر نہیں ہے کیونکہ انہوں نے شرک کیا تھا اور اگر تو ان میں سے ان لوگوں کو بخش دے جو میرے عہد میں شرک چھوڑ کر میری درازیٔ عمر اور نزول من السماء الی الارض پر ایمان لے آئے ہیں تو مستحق مغفرت ہیں' کیونکہ تو غفور رحیم ہے۔

۳..... بروایت ابن کثیر ﴿ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ میں ضمیر کا مرجع حضرت عیسیٰ ہیں۔ کیونکہ ما قبل اور مابعد میں آپ ہی کا ذکر ہے۔ حضرت ابن عباس، ابو ہریرہ، ابو العالیہ، ابن مالک، عکرمہ، حسن، قتادہ، اور ضحاک وغیرہم نے حضور سے روایت کیا ہے کہ حضرت مسیح قیامت سے پہلے نزول فرمائیں گے۔ ان تصریحات نے فیصلہ کر دیا۔ کہ ابن عباس کی اصلی رائے یہی تھی کہ حضرت مسیح زندہ ہیں اور جو کچھ توفی کے متعلق موت وغیرہ کا معنی کیا ہے وہ آپ کا مذہب نہیں ہے صرف احتمال عقلی کے طور پر آپ نے بیان کیا ہے کہ یہ بھی معنی ہو سکتا ہے اور دوسرے معنی کی نفی نہیں کی۔ باقی رہا تقدیم و تاخیر کا مسئلہ سو وہ بھی اسلام میں تسلیم شدہ امر ہے جس سے مرزا صاحب خود غافل تھے۔ کیونکہ اگر قرآن شریف کو آپ غور سے مطالعہ کرتے تو آپ کوئی جگہ پر تقدیم و تاخیر کا پتہ لگ جاتا۔ اسی طرح اگر آپ 'اتقان فی علوم القرآن' ہی اٹھا کر دیکھ لیتے تو آپ کو معلوم ہو جاتا کہ کس کس جگہ قرآن شریف میں تقدیم و تاخیر لینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ﴿ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهِ جَهْرَةً﴾ ﴿فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ ﴿ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝ قَيِّمًا ﴾ میں ابن عباس نے ﴿ جَهْرَةً﴾ کا تعلق ﴿قَالُوْٓا﴾ کے ساتھ بتایا ہے۔ ﴿فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ کا تعلق ﴿ لَا تُعْجِبْكَ﴾ سے اور ﴿ قَيِّمًا﴾ کا تعلق ﴿عِوَجًا﴾ سے اسی طرح قتادہ سے مروی ہے کہ ﴿اِنِّیْ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿مُتَوَفِّیکَ وَرَافِعُکَ﴾ میں اصل یوں ہے"انی رافعک ومتوفیک"اور﴿لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوا یَوْمَ الْحِسَابِ﴾ میں اصل یوم الحساب، بما نسوا ہے۔ اور اس کا یہ مقصد نہیں ہے کہ خدائے تعالیٰ کے کلام میں کمزوری ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ انسانی دماغ کو اصل مفہوم سمجھنے کیلئے یوں نقشہ جمانا پڑتا ہے تاکہ اصل مطلب میں شبہ نہ پڑے' کیونکہ فصحاء کا کلام عوام الناس کی طرز تحریر سے بالاتر ہوتا ہے۔ پس اگر ابن عباس سے تقدیم وتاخیر مروی ہے تو کون سی بڑی بات ہوگی؟ "تفسیر درمنثور" میں بھی ملحوظ رکھ کر یوں تشریح کی گئی ہے کہ "اخرج ابن اسحق ابن بشر وابن عساکر من طریق جوهر عن الضحاک عن ابن عباس رافعک ثم متوفیک فی آخر الزمان" جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابن عباس کے نزدیک حیات مسیح کا مسئلہ صحیح ہے اور 'و' حرف عطف میں چونکہ یہ جائز ہوتا ہے کہ مقدم کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم بیان کیا جائے' اس لئے قرآنی موجودہ ترتیب بھی درست رہی اور "حیاۃ مسیح" کا مسئلہ بھی صحیح ہوگیا۔ اور قول بالتقدیم والتاخیر سے یہ سمجھنا کہ قرآنی ترتیب، الفاظ میں تحریف ہے، بالکل غلط ہے کیونکہ 'و' حرف عطف کے موقع پر قرآن شریف میں متعدد جگہ میں ایسا ہوا ہے اور محاورات کے رو سے صحیح ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ علی بن ابی طلحہ کی روایت سے ابن عباس کا قول پیش کرنا مخدوش ہے کیونکہ قسطلانی کا قول ہے کہ "علی اور ابن عباس کی ملاقات ثابت نہیں ہے۔" "تقریب" میں ہے کہ یہ "شہر حمص" میں رہتا تھا اس نے ابن عباس کو نہیں دیکھا، گو صادق ہے مگر کبھی غلطی کر جاتا ہے۔ خلاصہ میں ہے کہ امام احمد کا قول ہے کہ وہ منکرات روایت کرتا تھا۔ رحیم کا قول ہے کہ اس نے ابن عباس سے تفسیر نہ سنی۔ اب اگر ان عبارات کا خیال کیا جائے تو ابن عباس سے ﴿تَوَفِّی﴾ بمعنی موت کا ثبوت مشکل ہو جائے گا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اتہام سوم اور حضرت عائشہ وابن عمر رضی اللہ عنہ

حضرت عائشہ اور ابن عمر سے ایک روایت پیش کی جاتی ہے کہ جس سال حضور وفات پائے ہیں آپ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام اس سے پہلے سال میں ایک دفعہ قرآن شریف کا تکرار کرتے تھے اب کی دفعہ دو دفعہ تکرار کیا ہے۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں ساٹھ سال کے بعد دنیا سے رخصت ہونے والا ہوں' کیونکہ جو نبی آیا ہے اس نے پہلے نبی سے نصف عمر پائی ہے اور حضرت عیسیٰ ایک سو بیس سال زندہ رہے ہیں۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح وفات پا چکے ہیں' ورنہ پیش کردہ کے کوئی معنی نہیں ہو سکتے۔ اور یہ حدیث طبرانی اور متدرک نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ **رجالہ ثقات ولہ طرق** اس کا جواب یوں دیا گیا ہے، کہ **اولاً** اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب اگر نبی تھے' تو آپ کی عمر تیس سال ہونی چاہیے تھی مگر ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ۶۸ سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں اور اس معیار کے مطابق نبی ثابت نہیں ہو سکے۔ **ثانیاً** اس معیار کو جب اوپر سلسلہ انبیاء میں جاری کیا جائے تو کسی سلسلہ نبوت میں بھی یہ معیار عمر جاری نہیں ہو سکتا ورنہ لازم آتا ہے کہ حضرت آدم کی عمر سب سے لمبی ہونی چاہیے تھی اور حضرت نوح کی عمر چھوٹی ہوتی تاکہ تناسب قائم رہتا۔ مگر حضرت نوح کی عمر ایک ہزار چار سو پچاس (۱۴۵۰) سال ہے اور حضرت آدم کی عمر نو سو تیس (۹۳۰) ہے۔ **ثالثاً** اس حدیث میں لفظ **عاش** مذکور ہوا ہے جس کے معنی صرف زندگی بسر کرنے کے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ ابھی کچھ عمر حضرت مسیح کی باقی ہو کیونکہ یہ عمر واقعہ صلیب سے پہلے کی ہے، اس کے بعد **مات** مذکور نہیں ہوا۔ **رابعاً** ممکن ہے کہ اس روایت میں آپ کی تمام عمر قبل **رفع** اور بعد **نزول** کو جمع کیا گیا ہو کیونکہ دوسری روایات میں آپ کی عمر **عند الرفع** اسی (۸۰) سال یا اس کے قریب معلوم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتی ہے اور نزول کے بعد کی عمر چالیس (۴۰) سال مذکور ہوئی ہے اور سب ملا کر ایک سو بیس (۱۲۰) سال ہوتے ہیں۔ **خامساً** اس حدیث میں یوں وارد ہوا ہے کہ" **ان عیسٰی عاش عشرین ومائة سنة**" اور اصول نحو یہ اور فصاحت کے مطابق چھوٹا اسم عدد بعد میں آنا چاہیے تھا تا کہ عبارت یوں ہوتی کہ "**ان عیسیٰ عاش مائة وعشرین سنة**" اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا کمزور فقرہ حضور کی زبان فصیح سے نہیں نکلا۔ **سادساً** یہ حدیث دوسری روایات صحیحہ کے خلاف اور معارض ہے کیونکہ اسی طبرانی کی روایت علامہ سیوطی نے "بدور سافرہ" میں یوں نقل کی ہے کہ جب اہل جنت بہشت میں داخل ہوں گے تو ان کا قد وقامت حضرت آدم کے برابر ہوگا۔ حسن، حضرت یوسف کے برابر۔ عمر میلاد مسیح یعنی تینتیس (۳۳) سال کے برابر ہوگی اور ان کی زبان عربی (لسان محمد ﷺ) ہوگی۔ دیکھو تنبیہ الغافلین، فتاوی حدیثیہ، مشارق الانوار، حاوی الارواح، جلد اول، ابن کثیر جلد ۹، الطبقات الکبریٰ جلد اول میں مذکور ہے کہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ **عند الرفع** آپ کی عمر ساڑھے بتیس سال تھی اور آپ کا زمانہ نبوت صرف تیس ماہ رہا۔ "**وقد رفع الله مع الجسم وهو حي الى الله ويرجع الى الدنيا فيصير ملكا ثم يموت**"۔

تاریخ ابن جریر، جلد دوم، میں آپ کی عمر عند الرفع ابن عباس کے نزدیک بتیس (۳۲) سال لکھی ہے۔ پھر لکھا ہے کہ "**وقد رفع الله مع جسمه وهو حي الى الان**" حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں فیصلہ کرتے ہیں۔ "**انه رفع وله ثلث وثلثون سنة في الصحيح**"۔ **سابعاً** مرزائیوں کا کوئی حق نہیں ہے کہ آپ کی عمر ایک سو بیس (۱۲۰) سال بتائیں' کیونکہ ان کے نبی اس سے کم وبیش عمر بتا کر ثابت کر گئے ہیں کہ یہ عمر قطعی اور یقینی نہیں ہے۔ کیونکہ آپ نے "تحفہ ندرہ" میں لکھا ہے کہ اوری شلیم میں بطرس کی ایک دستخطی دستاویز سریانی زبان میں دریافت ہوئی ہے کہ حضرت مسیح واقعہ صلیب کے بعد پچاس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سال کی عمر پاکر وفات پاگئے ہیں۔اور واقعہ صلیب کے وقت آپ کی عمر تینتیس (۳۳) سال تھی۔ یہ تحریر گو ہمارے نزدیک قابل اعتبار نہ ہو مگر مرزائی اس کے منکر نہیں ہو سکتے کہ کل عمر مسیح تراسی (۸۳) سال تھی۔اور یہ بھی لکھا ہے کہ پطرس کی عمر اس وقت تقریباً چالیس (۴۰) سال تھی۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ آپ کی عمر بیس (۲۰) سال تھی اور یہی صحیح ہے' پھر آپ کی رائے تبدیل ہوگئی۔اور اپنی کتاب ''مسیح ہندوستان'' کے صفحہ ۳۷، پر لکھ دیا کہ یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ آپ کی عمر ایک سو پچیس (۱۲۵) سال تھی۔ پھر اس کی تائید ''ریویو آف ریلیجنز'' کے ---- پر بھی کی گئی ہے اب معلوم ہوگیا کہ مرزا صاحب کو عمر مسیح میں سخت تردد تھا۔ ثانیاً مرزائیوں کے محقق بھی اسی تردد میں مبتلا ہیں' چنانچہ 'فاروق' ص/۱۶، میں لکھا ہے کہ ولادت ۱۷۵، صلیب ۱۳۱۵، وفات ۱۴۰۲ کل عمر ۱۲۷۔اور واقعہ صلیب آپ کو چالیسویں سال میں پیش آیا ہے۔ مؤرخ معراج الدین براہین احمدیہ کے اخیر لکھتا ہے کہ ۹۰ میں آپ کا انتقال ہوگیا تھا۔ مولوی جلال الدین سکھیوانی ''تشحیذ الاذہان'' اگست ۱۹۰۲ء میں لکھتے ہیں کہ مسیح کی عمر عند الوفات ایک سو تیس (۱۳۰) سال تھی۔ ''تذکرہ الشہادتین'' ص/۱۲۷، اور ریویو ۱۹۰۳ء ص/۴۲۹ میں لکھا ہے کہ ﴿ وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِيْنٍ ﴾ سے مراد کشمیر ہے، کیونکہ وہاں جا کر آپ نے ایک سو بیس (۱۲۰) سال کے بعد وفات پائی تھی۔اب اگر ان کو الگ الگ عمریں سمجھی جائیں تو مسیح کی کل عمر ایک سو ترپن (۱۵۳) سال بن جاتی ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب عمر مسیح عند الصلیب تینتیس (۳۳) سال تسلیم کر چکے ہیں۔ بہرحال نہ مرزا صاحب کو یقین تھا کہ حضرت مسیح کی عمر ایک سو بیس (۱۲۰) سال ہے اور نہ آپ کے حواری ایک خاص مقدار عمر پر قائم ہیں۔ پس اندریں صورت یہ فیصلہ نہیں دیا جا سکتا کہ مرزائی حدیث مذکور الصدر کو وفات مسیح ثابت کرنے میں حق بجانب ہیں۔ تاسعاً جب حضرت عائشہ اور ابن عمر حیات مسیح کے قائل ہیں تو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ان کی روایت کو وفات مسیح پر محمول کرنا کمال بددیانتی ہوگی۔

اتہام چہارم اور امام بخاری

امام بخاری کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے وفات مسیح کو ثابت کیا ہے کیونکہ آپ نے حضرت ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ **متوفیک** بمعنی **ممتیک** یہ بھی روایت کیا ہے کہ حضور نے فرمایا ہے کہ" قیامت کو جب میرے کچھ تابعدار دوزخ کو روانہ کئے جائیں گے تو میں کہوں گا اصحابی یہ تو میرے تابعدار ہیں ان کو کہاں لیجاتے ہو، تو مجھے جواب ملے گا کہ آپ کو کیا معلوم ہے کہ انہوں نے آپ کی مفارقت کے بعد کیا کیا کام کئے تھے' تو اس وقت میں حضرت مسیح کی طرح کہوں گا ﴿ **اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ** ﴾ مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی وفات کے بعد قوم مرتد ہوگئی تھی۔ اسی طرح حضور کی وفات کے بعد بھی کچھ لوگ مرتد ہو گئے تھے جس کا اشارہ '**فاقول کما قال اخی**' میں ہے۔ اور یوں بھی روایت کیا ہے کہ" **کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و اما مکم منکم**" "تمہارا امام ابن مریم تم میں سے ہی پیدا ہوگا"۔ بعض روایات میں '**امکم**' بھی وارد ہے کہ جب اتر کر تمہارا امام بنے گا۔ اس کے علاوہ آپ نے حضرت مسیح کا حلیہ حضور کی زبانی معراج میں یوں بیان کیا ہے کہ" **احمر جعد عظیم الصدر**" آپ کا رنگ سرخ گھنگریالے اور سینہ چوڑا تھا۔ اور آپ کا خواب یوں بیان کیا ہے" **ادم سبط الشعر**" آپکا رنگ گندم گوں اور بال سیدھے ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک مسیح ناصری کا حلیہ وہ ہے جو پہلے بیان کیا ہے اور مسیح محمدی کا وہ حلیہ ہے جو بعد میں بیان کیا ہے اور دو مسیحوں کا قول اس بات کا پختہ ثبوت ہے کہ مسیح ناصری وفات پا چکے ہیں اور مسیح محمدی بعد میں پیدا ہوگا۔ جیسا کہ دونوں کے فوٹو دیکھ کر ناظرین خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ ابن عباس کا مذہب یہی ہے کہ حضرت مسیح زندہ ہیں۔ اور جس روایت کو امام بخاری نے نقل کیا ہے وہ ضعیف ہے جیسا کہ اتمام دوم میں گزر چکا ہے اور متعدد مقامات پر مختلف طریق سے آپ کے مذہب کی تخریج ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ جن بزرگوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح کی عمر عند الرفع ایک سو بیس (۱۲۰) سال تھی انہوں نے ابن عباس اور حضرت عائشہ کا مذہب حضرت مسیح کی حیات ہی نقل کیا ہے۔ چنانچہ مصنف حجج الکرامۃ طبرانی اور ابن عساکر ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ''حضرت مسیح نازل ہو کر چالیس (۴۰) سال زندہ رہیں گے۔'' اور ابن ابی شیبہ، احمد، ابوداؤد، ابن جریر اور ابن حبان کہتے ہیں کہ پھر وفات پا کر مقبرہ نبویہ میں دفن ہوں گے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ''دجال کو قتل کر کے چالیس سال زندہ رہیں گے۔'' امام احمد کی روایت ابوہریرہ سے ایک یوں بھی ہے کہ آپ پینتالیس (۴۵) سال زندہ رہیں گے۔ ممکن ہے کہ یہی صحیح ہو کیونکہ کم مدت بتانے میں کبھی کسر خیال نہیں کیا جاتا۔ مسلم کی روایت ہے کہ ''حضرت ابن عمر کے نزدیک صرف سات سال زندہ رہیں گے۔'' نعیم بن حماد کی روایت میں آیا ہے کہ ''انیس (۱۹) سال زندہ رہیں گے۔'' ان اختلافات کو مطابقت کی صورت میں لانے کے لئے یوں کہا گیا ہے کہ ''**عند الرفع الی السماء**'' آپ کی عمر تینتیس (۳۳) سال تھی اور نزول کے بعد سات (۷) سال زندہ رہ کر چالیس (۴۰) سال پورے کریں گے۔ احمد بن محمد قسطلانی ''مواہب لدنیہ'' میں لکھتے ہیں کہ ''تینتیس (۳۳) سال عند الرفع کا قول نصاریٰ کا مذہب ہے۔'' جیسا کہ وہب بن منبہ نے کہا ہے۔ مگر جو احادیث نبویہ میں ثابت ہوا ہے وہ یہی ہے کہ ''**عند الرفع الی السماء**'' آپ کی عمر ایک سو بیس (۱۲۰) سال تھی جیسا کہ طبرانی اور حاکم نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نے مرض موت میں فرمایا کہ ''**ان جبرائیل کان یعارضنی القران فی کل عام مرة وانه عارضه**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مرتین واخبرنی انه لم یکن نبی الا عاش نصف عمر الذی کان قبله وانه اخبرنی ان عیسیٰ ابن مریم علیهما السلام عاش عشرین ومائة سنة ولا ارانی الا ذاهبا علی راس ستین (ورجاله ثقات وله طرق)"۔ "شرح مواہب" میں علامہ زرقانی مالکی لکھتے ہیں کہ ابن کثیر کہتے ہیں کہ مجھے ابن عمر کا قول (کہ آپ سات سال بعد نزول زندہ رہیں گے) مخالف معلوم ہوتا تھا۔ اور یہ خیال تھا کہ روایت مشہورہ کے ساتھ (کہ عند الرفع آپ کی عمر تینتیس (۳۳) سال تھی) اس کو ملا کر چالیس (۴۰) سال کا قول کروں۔ اس کے بعد "مرقاۃ الصعود" میں فرماتے ہیں کہ امام بیہقی نے فیصلہ کیا ہے کہ "آپ چالیس (۴۰) سال زندہ رہیں گے۔" اور جس روایت کو امام مسلم نے ابن عمر سے بیان کیا ہے کہ "**ثم یمکث الناس بعده سبع سنین**" اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ قتل دجال کے بعد لوگ حضرت عیسیٰ کے ماتحت سات (۷) سال رہیں گے بلکہ یہ مطلب ہے کہ آپ کی موت کے بعد سات (۷) سال لوگ آرام میں رہیں گے۔ اب میرے نزدیک یہ فیصلہ بچند وجوہ پختہ معلوم ہوتا ہے۔ **اول** یہ کہ حدیث مسلم (قول عمر) میں یہ تصریح نہیں ہے کہ حضرت مسیح خود قتل دجال کے بعد سات (۷) سال زندہ رہیں گے جیسا کہ **یمکث الناس بعده** میں گزر چکا ہے مگر حدیث ابوداؤد میں یہ تصریح موجود ہے کہ خود حضرت عیسیٰ چالیس (۴۰) سال زندہ رہیں گے۔ **دوم** یہ کہ روایت ابن عمر میں **ثم** کا لفظ موجود ہے جس میں اشارہ ہے کہ **یمکث الناس** کا وقوع کسی واقعہ کے بعد ہوگا اور یہاں وہ واقعہ حکومت عیسیٰ ہے۔ اب مطلب یوں ہوا کہ حکومت کے بعد لوگ سات (۷) سال آرام میں رہیں گے۔ **سوم** یہ کہ **بعده** کا مرجع حضرت عیسیٰ مراد لینا زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ قتل دجال کو اس کا مرجع بنایا جائے۔ **چہارم** یہ کہ اس مشکوک قول کی تائید میں کوئی اور حدیث مروی نہیں ہوئی۔ بلکہ جس قدر صحیح روایات آئی ہیں وہ چالیس (۴۰) سال یا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پینتالیس (۴۵) سال حکومت عیسیٰ کو ثابت کرتی ہیں اس لئے یہ صحیح ہے کہ قول ابن عمر کو اس خیال پر محمول کیا جائے کہ آپ کا خیال تھا کہ حکومت عیسیٰ کے بعد لوگ سات (۷) سال آرام میں رہیں گے۔ طبرانی ابو ہریرہ سے مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ "**یمکث فی الناس اربعین سنة**" امام احمد آپ سے یوں روایت کرتے ہیں کہ "**یلبث عیسیٰ فی الارض اربعین سنة**"۔ امام طبرانی نے بھی ابن مسعود سے یہی لفظ نقل کئے ہیں، اس لئے قول واحد احادیث کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد قول ابن عمر کی مخالفت میں لکھتے ہیں کہ اس کی بنیاد قول نصاریٰ پر ہے کہ عندالرفع آپ کی عمر تینتیس (۳۳) سال تھی یہی قول نصاریٰ امام حاکم وہب بن منبہ سے روایت کر کے فرماتے ہیں کہ اس کا ایک راوی عبدالمنعم بن ادریس بھی ہے مگر محدثین نے اس کی تکذیب کی ہے۔ اور اگر یہ روایت صحیح بھی ہو تو حضور کا فرمان نہیں ہے بلکہ زعم نصاریٰ ہے اور جو صحیح احادیث نبویہ میں وارد ہوا ہے وہ یہی ہے کہ آپ کی عمر عندالرفع ایک سو بیس (۱۲۰) سال تھی۔ اب مرزائی نہیں کہہ سکتے کہ حضرت عائشہ اور ابن عمر کا مذہب وفات مسیح کا تھا اور یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ ۱۲۰ سال کی روایت وفات مسیح کی دلیل ہے کیونکہ محدثین نے اس کو حیات مسیح پر ثبوت پیش کیا ہے۔

اسی طرح امام بخاری لکھتے ہیں کہ اذ ظرف کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور ماضی اس جگہ بمعنی مضارع ہے، کیونکہ حضرت عیسیٰ سے قیامت کو سوال ہوگا کہ کیا تم نے تثلیث پھیلائی ہے؟ تو آپ کہیں گے کہ نہیں میں یہی کہتا رہا ہوں کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کو ایک جانو۔ اب اسی مقولہ کو رسول خدا ﷺ بھی نقل کریں گے کہ "میں بھی وہی بات کہوں گا جو حضرت عیسیٰ کہیں گے کہ میرے بعد معلوم نہیں کہ یہ لوگ کیا کچھ کرتے رہے"۔ پس اس جگہ دو قول کی مماثلت صرف بعدیت میں ہے جو حضرت عیسیٰ میں بطور رفع ہوئی اور حضور انور میں بطور وفات ہوئی۔ کیونکہ ان کی حدیث میں یہ لفظ ہے کہ "**مذ فارقتهم**"

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جب آپ ان سے الگ ہوئے۔"**مُذ مِتُّ**" کا لفظ نہیں ہے یعنی جب سے آپ کی وفات ہوئی۔ اور امام بخاری نے چونکہ یہ بھی حدیث نقل کی ہے کہ "**کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم**"۔ اور شراح بخاری لکھتے ہیں کہ **والحال ان امامکم المهدی موجود فیکم من قبل نزوله**، تو اس صورت میں یہ کہنا غلط ہوگا کہ امام بخاری وفات مسیح کے قائل تھے۔ اس کے علاوہ صرف روایت کرنا بخاری کے مذہب کی دلیل نہیں ہوسکتی کیونکہ عام طور پر مصنفین وہ روایات بھی نقل کر دیتے ہیں کہ جس میں انکا مذہب مروی نہیں ہوتا۔ باقی رہا اختلاف حلیہ کا مسئلہ سو وہ بھی اس طرح پر ہے کہ **جعد** سے مراد شارحین بخاری نے 'قوی الجسم' اور 'طاقتور' مراد لیا ہے' کہ حضرت مسیح جسم کے موٹے اور پھولے ہوئے نہیں ہیں۔ اور **احمر** کا لفظ بھی انہوں نے ادم کے مرادف سمجھا ہے۔ اب ایک طرف بخاری کے شارحین دو روایتوں سے صرف مسیح ناصری سمجھتے ہیں اور ایک طرف مرزائی دو مسیح ثابت کرتے ہیں۔ ناظرین خود ہی سوچ لیں کہ آیا شارحین کا قول معتبر ہے کہ جن کو مراد بخاری پر زیادہ اطلاع تھی یا مرزائیوں کا قول جو نہ تو بخاری کے ہم عصر تھے اور نہ انہوں نے شارحین کا زمانہ پایا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ **صاحب الدار ادری بما فیھا**، صاحب خانہ کو اپنے گھر کی زیادہ خبر ہوتی ہے غیر کو کیا معلوم کہ دخل در معقولات کا مرتکب ہو۔ اس لئے محدثین کا قول اس مقام پر معتبر ہوگا۔ اور مرزائی کا خانہ زاد قول تحریف سمجھا جائے گا۔ کیونکہ اس قول کی تائید کسی نقلی شہادت سے آج تک نہیں ملی اور نہ ملنے کی امید ہو سکتی ہے۔ اور اگر صرف لفظی اختلاف پر دو مسیح کا قول کیا جاتا ہے تو مرزائیوں کو لازم ہے کہ دو موسیٰ کا قول بھی کریں۔ کیونکہ بروایت مسلم آپ کا حلیہ یوں ہے کہ "**رجل ضرب جعد**" آپ ہلکے پھلکے طاقتور جسم کے مالک تھے۔ اور سیرۃ ابن ہشام جلد دوم میں بروایت ابن اسحاق یوں مذکور ہے کہ "**رجل ادم طویل اقنی**" آپ گندم گوں طویل القامت بلند

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بنی ہیں۔ اب اگر جعد اور طویل کا مقابلہ کیا جائے تو یوں سمجھا جاتا ہے کہ ایک موسیٰ تو پست قامت تھے اور دوسرے موسیٰ دراز قامت تھے اور اگر تاویل کر کے دونوں لفظوں کو یوں ایک مفہوم پر لایا جائے کہ جعد سے مراد صرف جسمانی طاقت ہے، اس لئے آپ طاقتور دراز قامت ثابت ہو کر ایک ہی موسیٰ ثابت ہوتے تھے تو اسی طرح حضرت عیسیٰ بھی ایک ہی ثابت کئے گئے ہیں۔ کہ ''**جعد الجسم سبط الشعر بین الادمة والحمرة**'' آپ طاقتور سیدھے بالوں والے کچھ سرخی مائل گندم گوں تھے۔ اس کے علاوہ بیرونی شہادت بھی اس امر کی تائید کرتی ہے کہ اہل شام جہاں آپ پیدا ہوئے تھے یا اہل مصر جہاں آپ نے پرورش پائی تھی۔ ان کا حلیہ بھی عموماً یہی ہوتا ہے۔ ہاں آج کل کے فوٹو جو بیشک چونکہ یورپ سے شائع ہوتے ہیں آپ کو یورپین وضع قطع کے بنا کر سرخ رنگ ثابت کرتے ہیں' مگر یہ صرف صفائی ہے، ورنہ اصل فوٹو جو اہل شام کی وضع قطع ظاہر کرے اس میں موجود نہیں ہے کیونکہ واقعہ صلیب کے وقت کوئی عیسائی موجود نہ تھا۔ اور نہ اس سے پہلے کسی نے آپ کا فوٹو اتارا تھا' اس لئے ان فرضی فوٹوؤں سے سرخ رنگ ثابت کرنا بالکل غلط ہوگا۔ اور اس موقعہ پر مرزا صاحب کا فوٹو لے لیجئے۔ اس میں سپیدر نگ دکھایا گیا ہے اور دعویٰ یہ ہے کہ مسیح محمدی گندم گوں ہوگا۔ تو جس تاویل سے مرزا صاحب کو گندم گوں ثابت کیا جا سکتا ہے' وہی تاویل حضرت مسیح کے حلیہ میں بھی ہو سکتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضرت مسیح کو ''عظیم الصدر'' بھی کہا گیا ہے مگر ان فرضی فوٹوؤں میں نمایاں طور پر آپ کا سینہ معمول سے نہیں دکھایا گیا ' اس لئے بھی یہ نا قابل اعتبار ہے۔ زیادہ تحقیق کرنا ہو تو باب '' حیاۃ المسیح '' دیکھو۔

اتہام...... امام مالک یا ابن حزم

امام مالک اور ابن حزم کے متعلق بھی یوں بیان کیا گیا ہے کہ یہ دونوں بھی وفات

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مسیح کے قائل تھے (مکتوب عربی) دھوکہ دینے کے لئے یوں کہا جاتا ہے کہ **قال مالک مات** (مجمع البحار) **قال ابن حزم مات** (جمل حاشیۃ جلالین) **ثم قال رای النبی روحا روحا ومن کذب بهذا فقد انسلخ عن الاسلام بلا شک** (الفصل) اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ مرزائی پوری عبارت نقل نہیں کرتے اور نہ ہی وہ مقام پیش کرتے ہیں جہاں انہوں نے اپنی تحقیق لکھی ہے یا اپنی تحقیق کی بناء پر کوئی مسئلہ بیان کیا ہے۔ صرف قطع وبرید کر کے چوہوں کی طرح (بقول مسیح قادیانی) احادیث کو کتر کر پیش کرتے ہیں۔ اس سے صرف ان کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ الزامی طور پر ہمیں لاجواب کر دیں، ورنہ ان کو ان بزرگوں کی تحقیق پر ذرہ بھر بھی اعتبار نہیں ہے۔ بلکہ یوں کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے اسلام کو ڈبو دیا ہے اور جب ان بزرگوں کی تحقیق پیش کی جاتی ہے تو صاف منکر ہو کر کہتے ہیں کہ یہ حوالے جات اگر غلط ہوں تو ہمیں کیا؟ چونکہ یہاں سے یوں ہی معلوم ہوتا تھا اس لئے ان کو پیش کیا گیا تھا اس لئے یہ اگر صحیح ہوں یا غلط ہوں، ہمارے نزدیک یکساں ہیں۔

مگر ہم ناظرین اہل اسلام کے رفع اشتباہ کے لئے ذرہ تفصیل سے کام لیتے ہیں کہ ابن حزم اپنی کتاب ''فصل'' کے ص/۷۷، پر صاف لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح زندہ ہیں۔ (دیکھو ص/۲۲۹) اور امام مالک کے متعلق یوں کہا گیا ہے کہ ''مجمع البحار'' میں آپ کا قول نقل کر کے اخیر میں تاویل بھی کی ہے۔ پوری عبارت یوں ہے کہ **قال مالک مات لعله اراد رفعه علی السماء او حقیقة ویجی اخر الزمان لتواتر خبر النزول** (مجمع البحار للشیخ محمد طاهر، ص/۸۶) مگر مرزائی تعلیم نے اس تاویل کو نقل نہیں کیا جو عبارت عُتْبِیّہ میں نقل ہوئی ہے ابی وغیرہ نے شرح مسلم میں اس کو موافق عقیدہ اسلام کے ہی نقل کیا ہے۔ علاوہ بریں اگر آپ کا مذہب وفات مسیح ہوتا تو علامہ زرقانی مالکی آپ کے تابعدار ہو کر حیات مسیح کو زوردار الفاظ میں نہ لکھتے۔ **واذا نزل سیدنا عیسٰی فانه**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

يحكم بشريعة نبينا بالهام اوباطلاع على الروح المحمدى او بماشاء الله من استنباط لها من الكتاب والسنة ونحو ذلك. واختلف فى موته قبل رفعه بظاهر قوله تعالىٰ ﴿انى متوفيك﴾. قال الحافظ وعليه اذا نزل الى الارض للمدة المقدرة له يموت ثانياً. وقيل معنى متوفيك رافعك من الارض فعلى هذا لايموت الا فى اخر الزمان. قال فى موضع اخر رفع عيسىٰ وهو حى على الصحيح ولم يثبت رفع ادريس وهوحى بطرق مرفوعة (شرح مواهب لدنیہ) اتہام چہارم میں مسیح کے متعلق جو کچھ "علامہ مذکور" نے بیان کیا ہے اس کا ایک ایک لفظ مرزائی تعلیم کی تردید کرتا ہے۔

اتہام پنجم اور امام شعرانی یا شیخ ابن عربی

شیخ اکبر کے متعلق یوں کہا جاتا ہے کہ آپ اپنی تفسیر میں یوں لکھتے ہیں کہ اتصل روحه عند المفارقة عن العالم السفلى بالعالم العلوى اور امام شعرانی طبقات میں لکھتے ہیں کہ رفع على كما رفع عيسىٰ اور یواقیت میں لکھتے ہیں کہ لو كان موسىٰ عيسىٰ حيين (الحدیث) جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک وفات مسیح صحیح ہے۔

جواب یوں دیا گیا ہے کہ تفسیر ابن عربی کے متعلق ابھی تک اشتباہ ہے کہ آیا آپ کی تصنیف ہے یا آپ کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ کیونکہ شیخ اکبر کو بدنام کرنے کے لئے لوگوں نے عقائد ملحدہ لکھ کر ذمہ لگا دیئے تھے جن کی تردید امام شعرانی نے یواقیت میں کی ہے اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آپ نے وہاں اپنا مذہب بیان کیا ہے۔ اسی طرح یواقیت میں سید علی الخواص کا قول مذکور ہوا ہے، امام نے اپنا مذہب بیان نہیں کیا۔ البتہ مرزائیوں کے مذہب

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں چونکہ قطع وبرید اور خیانت فی النقل کا رثواب ہے اور دجل وفریب یا افتراء واتہام فرض اولین ہے، اس لئے امت دجال نے صفت دجالیت کا ظہور پیدا کر کے عوام الناس کی آنکھوں میں مٹی ڈالنے کی بے فائدہ کوشش کی ہے۔ مگر اہل اسلام نے فوراً دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی دکھا کر اصل واقعہ پیش کر دیا ہے کہ ہر دو امام حیات مسیح کے قائل ہیں اور روفاتیوں کو صلوٰتیں سناتے ہیں۔ کیونکہ یواقیت ۲، ۳۹ میں درج ہے کہ سید علی الخواص کہا کرتے تھے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی اسی طرح رفع جسمانی سے مرفوع الی السماء ہو گئے ہیں جس طرح کہ عیسیٰ بن مریم مرفوع الی السماء ہوئے تھے اور اسی طرح زمین پر دوبارہ اتریں گے جس طرح کہ حضرت مسیح آسمان سے نزول فرمائیں گے۔ اور یواقیت ۲، ۲۹۰ کی بحث ۶۵ میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ قتل دجال کے بعد مریں گے۔ فتوحات مکی باب ۳۶۹، ۳ میں مذکور ہے کہ ما الدلیل علی نزول عیسیٰ ابن مریم؟ ھو قولہ تعالیٰ ﴿وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ﴾ فالمعتزلۃ و الفلاسفۃ و الیھود و النصاریٰ الذین ینکرون الرفع الجسمانی یؤمنون بہ. والدلیل الثانی قولہ تعالیٰ ﴿وَاِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ﴾ والظاھران الضمیر لعیسیٰ ابن مریم اذ المذکور ھولا غیرہ فی الحدیث اذ المسلمون فی الصلوٰۃ اذا بعیسیٰ ینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق وعلیہ بردان ویداہ علی الملکین. فالحق ان عیسیٰ ابن مریم رفع الی السماء بالجسم العنصری والایمان بہ واجب لقولہ تعالیٰ ﴿بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ﴾ وعن ابی طاھر القزوینی ان کیفیۃ الرفع والنزول ثم کیفیۃ المکث فی السماء بلا اکل وشرب کلھا مفوض الی اللّٰہ تعالیٰ. اس کے بعد آپ نے اعتراضات کا دفعیہ کیا ہے کہ اول ﴿وَمَا جَعَلْنَاھُمْ جَسَدًا لَّایَاْکُلُوْنَ الطَّعَامَ﴾ سے مراد دنیاوی زندگی ہے کیونکہ اس میں مواد تحلیل ہوتے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

رہتے ہیں۔ ورنہ آسمانی زندگی اس نقص سے پاک ہے۔ چنانچہ فرشتے وہاں تسبیح کو اپنی غذا بنا لیتے ہیں اور تہلیل سے اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔ علاوہ بریں پاک ہستی دنیا میں بھی بغیر آب ودانہ کے زندہ رہ سکتی ہے۔ مثلاً حضور انور ﷺ متواتر روزے رکھتے تھے اور خوراک نہیں کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ میرا خدا مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ اور تم میں سے میرے جیسا کون ہے؟ کہ صوم وصال رکھے اور خدا تعالیٰ اس کی غذا تسبیح وتہلیل بنائے۔ دوم آپ نے فرمایا کہ جب دجال کے وقت کمال قحط ہوگا تو مومنین کی خوراک تسبیح وتہلیل ہوگی۔ سوم ابوطاہرہ کا قول ہے کہ شہر ابھر (ممالک مشرقیہ) میں ایک شخص مسمّی ''خلیفہ فراط'' دیکھا گیا تھا کہ جس نے بائیس سال تک کھانا نہیں کھایا تھا، صرف عبادت الٰہی میں مشغول رہتا تھا اور وہی اس کی خوراک تھی اور تعجب ہے کہ بدن میں کمزوری کی علامات ظاہر نہیں تھیں۔ مرزا صاحب بھی جب مسلمانوں کے ہم عقیدہ تھے۔ بدر اپریل ۱۹۰۵ء میں مرزا کی طرف سے تسلیم مذکور ہے کہ اصحاب کہف بھی بغیر خوراک کے تین سو سال تک زندہ رہے اور جب جاگ اٹھے تو ان کو خوراک کی ضرورت پڑی اب ان نظائر سے یہ شبہ دور ہوسکتا ہے کہ انسان بغیر خوراک کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ باقی رہی حدیث **''لو کان موسیٰ و عیسیٰ''** تو اس کا جواب آگے آتا ہے۔

اتہام ششم اور ابن قیم

مرزا صاحب کی ''سر الخلافہ'' میں ہے کہ حافظ ابن قیم نے اپنی ''کتاب زادالمعاد'' میں کہا کہ **واما ما یذکر عن المسیح انہ رفع الی السماء ولہ ثلاث و ثلاثون سنۃ فھو قول النصاریٰ۔** اور صفحہ ۳۶ میں ہے **الانبیاء انما استقرت ارواحھم ھناک مفارقۃ بعد البدن۔** اور ''مدراج السالکین'' میں لکھا ہے کہ **''لو کان**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعهما الا اتباعی"ان عبارات سے ثابت ہوتا ہے کہ حافظ ابن قیم حیات مسیح کے قائل نہ تھے۔

جواب یہ ہے کہ زادالمعاد میں پہلی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ بعثت انبیاء چالیس (۴۰) سال کو ہوا کرتی ہے اور جو یہ روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ تیس (۳۰) سال کے تھے کہ آپ کو نبوت ملی اور تینتیس (۳۳) سال کو رفع ہوا۔ یہ روایت نصاریٰ نے کی ہے ورنہ احادیث مرفوعہ میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ مرزائیوں نے الٹی سمجھ سے اس مطلب کو وفات مسیح پر خواہ مخواہ چسپاں کر کے عوام الناس کو حیران کر دیا ہے کہ لو جی! ابن قیم اور ابن تیمیہ دونوں وفات مسیح کے قائل تھے۔ اسی طرح **مفارقة الارواح** کا مطلب بھی وفات مسیح سے تعلق نہیں رکھتا کیونکہ یہ ایک عام اصول بیان ہوا ہے جس میں خصوصیت کے ساتھ حضرت مسیح کا ذکر نہیں ہے۔ مدارج السالکین کی عبارت میں موسیٰ کے بعد عیسیٰ کا ذکر کرنا صرف اس لئے ہے کہ اگر آج زمین پر موسیٰ و عیسیٰ بھی زندہ ہوتے تو وہ بھی حضور کی اطاعت کرتے کیونکہ حضور کی رسالت عام ہے اور قیامت تک ہے۔ مرزا صاحب نے اصل مطلب بگاڑ کر لوگوں کے سامنے پیش کیا اور اصل عبارت پورے طور پر نقل نہیں کی تاکہ دھوکہ دہی میں فرق نہ آنے پائے۔ دیکھئے اصل عبارت یوں ہے کہ **ومحمد ﷺ مبعوث الی جمیع الثقلین فرسالته عامة لجمیع الجن والانس فی کل زمان ولو کان موسیٰ وعیسیٰ حیین لکانا من اتباعه. واذا نزل عیسیٰ ابن مریم فانما یحکم بشریعة محمد ﷺ. فمن ادعیٰ انه مع محمد کالخضر مع موسیٰ اوجوز ذلک لاحد من الامة فلیجدد اسلامه. ولیشهد انه مفارق لدین الاسلام بالکلیة فضلا عن ان یکون من خاصة اولیاء اللّٰه وانما هو من اولیاء الشیطان.قلت ان هذه العبارة نص فی ان المرزائیة کذابون.** دیکھئے اس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

عبارت میں نزول مسیح کا صاف اقرار موجود ہے۔اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ یہ دونوں وفات مسیح کے قائل تھے۔

اتہام ہفتم وقبر کشمیر

مرزا صاحب نے اپنی تصانیف میں ذکر کیا ہے کہ مسیح کی قبر ''جلیل'' میں ہے' جو بیت المقدس سے ۷۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ (ازالہ،ص ۴۷۳) یوں بھی لکھا ہے کہ مسیح کی قبر بیت المقدس میں ہے اور اس پر ایک بڑا گرجا بھی بنا ہوا ہے۔ (اتمام الحجہ،ص ۱۹) یہ بھی لکھا ہے کہ کشمیر میں ہے(راز حقیقت،ص ۲۰)اور ''کشتی نوح'' ص ۲۵۴ میں لکھا ہے کہ مسیح کی قبر ''کاشغر'' میں اب تک موجود ہے۔مرزا بشیر احمد حاشیہ (Review of Religious) جولائی ۱۹۱۷ء میں لکھتے ہیں کہ یہ دوسری قبر شیخ نصیر الدین کی ہے۔اورازالہ نمبر، چہارم میں فرماتے ہیں کہ اخویم مولوی نور الدین کہتے ہیں کہ ہم چودہ سال ریاست جموں کشمیر میں ملازم رہے ہیں۔یسوع کی قبر کشمیر محلہ خانیار میں معلوم ہوئی تھی اور تحقیق سے معلوم ہوگیا کہ یسوع کی قبر کشمیر میں ہی ہے۔

ان حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی تعلیم میں یسوع کی قبر کے متعلق آج تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا کہ کہاں ہے؟یا ہے بھی یا نہیں؟باپ، بیٹا،حواری تینوں مختلف بیان دیتے ہیں۔غیر جانبدار کو کیسے یقین آ سکتا ہے کہ واقعی جو قبر کشمیر میں ہے حضرت مسیح کی ہے' کیونکہ ان کے نزدیک یسوع اور ہے اور عیسیٰ اور جیسا کہ توہین عیسیٰ میں مرزائی عذر کیا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے یسوع کو گالیاں دی ہیں، مسیح یا عیسیٰ کو گالیاں نہیں دی۔مرزا صاحب 'ست بچن' حاشیہ ۹ میں لکھتے ہیں کہ یسوع کی خبر قرآن شریف میں نہیں دی کہ یہ کون تھا؟اس لئے مرزا صاحب نے دل کھول کر توہین مسیح میں سارا اندرونی بخار نکال لیا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تھا۔ست بچن،ص ۱۵۹ میں لکھتے ہیں کہ عیسائیوں کا خدا یسوع مسیح بتیس (۳۲) سال کی عمر پا کر اس دارالفناء سے گزر گیا۔اور رسالہ نور القرآن،ص ۲۳، میں لکھتے ہیں کہ عیسائی اس بد تہذیبی سے تکذیب کرتے ہیں کہ خدائی تو بھلا کون مانے اس غریب کو نبوت سے بھی جواب دیدیتے ہیں۔اب اگر یہی خیال کیا جائے کہ یسوع کی خبر قرآن شریف میں نہیں ہے تو مرزائی کس لئے یسوع کی قبر کشمیر میں ثابت کرتے ہیں؟اور کس طرح وفات مسیح ثابت ہوگی؟ کہ ﴿اٰوَیۡنٰهُمَاۤ اِلٰی رَبۡوَۃٍ﴾ ذات قرار معین میں قبر یسوع مسیح کی طرف اشارہ ہے۔کیا اب اس کا ذکر قرآن میں آگیا ہے؟اس لئے ہم کہتے ہیں کہ حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں اب تک ثابت نہیں ہوئی۔اگر اثبات قبر میں یسوع اور مسیح کو ایک تسلیم کیا جائے تو ہم سوال کریں گے کہ توہین مسیح میں یسوع اور مسیح کو ایک کیوں نہیں تسلیم کیا گیا؟دراصل مرزا صاحب کو معلوم ہوتا ہے کہ کسی بات کا یقین نہ تھا کہ یسوع اور مسیح ایک ہیں یا دو!جیسا جی نے جیسا کہا وہ کہتے گئے۔تعجب یہ ہے کہ کئی ایک مقام میں اقرار بھی کر گئے ہیں کہ یسوع اور مسیح ایک ہیں۔اور پھر جب ہوش سنبھالتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہماری رائے اس یسوع کی نسبت ہے کہ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور پہلے انبیاء کو چور اور بٹمار کہا۔(ضمیمہ انجام آتھم، ص ۱۳)دونوں کو ایک مانتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مسیح کا بیان کہ میں خدا ہوں،خدا کا بیٹا ہوں،میری خودکشی سے نجات پائیں گے۔کوئی آدمی اس کو دانا اور راستباز نہیں کہہ سکتا۔مگر خدا کا شکر ہے کہ ابن مریم پر یہ سب جھوٹے الزامات ہیں۔

(نور القرآن،ص ۳،جون لغایت اگست ۱۸۹۵ء)

یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے ''جوش مراق'' میں حضرت مسیح کی توہین تو کردی مگر بعد میں خیال پیدا ہوا کہ لوگ کافر کہیں گے اس لئے عذر اور بہانے بنائے کہ یسوع اور ہے اور مسیح اور۔مگر جب یہ بات پرانی ہوگئی اور قبر مسیح کا ذکر شروع ہوگیا تو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

یسوع کی قبر ثابت کر کے حضرت مسیح کی قبر ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اگر مرزا صاحب کو مراق نہ ہوتا تو ہم ضرور کہہ دیتے کہ آپ نے یہ جان بوجھ کر دجل مخادعت اور فریب کیا ہے۔ مگر یہ بھی خیال آتا ہے کہ شاید تو ہین مسیح کے وقت آپ کو یہ معلوم نہیں تھا کہ یسوع کی لفظی تحقیق کیا ہے' شاید اس ناواقفی کی وجہ سے انہوں نے دو شخص تسلیم کئے ہوں گے۔ لیکن ہم ناظرین کے سامنے ذیل کی چند سطور پیش کرتے ہیں کہ یسوع اور عیسیٰ ایک ہیں، دو نہیں ہیں۔

لغات عبرانی ص ۱۶۲ میں مذکور ہے کہ یسوع اصل میں یشع (יֵשׁוּעַ) ہے جس کا معنی نجات دینے والا ہے۔ یونانی زبان میں اس کو حسب تحقیق گینش ڈکشنری، ص ۳۷۴، ای اے سوس (ΙΗΣΟΥΣ) بنایا گیا تھا جس کو عربی میں عیسیٰ کی صورت میں تبدیل کیا گیا ہے اور انگریزی میں جے سس (Jesus) کہتے ہیں۔ مرزا صاحب نے اپنی کتاب ''سرمہ چشم آریہ'' کے آخری ورق پر انگریزی اشتہار شائع کیا تھا جس میں جی سس کرسٹ لکھ کر یہ ثابت کیا تھا کہ میں اسی کے مشابہ اور مثیل ہوں اور اردو میں اس کا ترجمہ مسیح ابن مریم لکھوایا تھا۔ شمعہ حق کے حاشیہ ۴۶ میں خود آپ نے جی سس کرائیسٹ کا ترجمہ عیسیٰ ابن مریم لکھا ہے۔ تمام اناجیل اور کتب معتبرہ اس بات کی شاہد ہیں کہ ''عیسیٰ ابن مریم کو ہی یسوع یا جی سس کریسٹ کہا گیا ہے۔'' پس اندریں حالات یہ فیصلہ آسانی سے ہوسکتا ہے کہ گو پہلے ناواقفیت کی وجہ سے آپ نے دو شخص سمجھے ہوں گے مگر بعد میں آپ نے ایک سمجھ کر بھی اپنے کئے سے رجوع نہیں کیا۔ بالفرض محولہ بالا عبارات میں مرزائی کچھ تاویل کر سکتے ہیں' تو یہ ان کا طرز عمل کہ یسوع کی قبر کشمیر میں ہے۔ اس امر پر زبردست دلیل ہے کہ مرزا صاحب نے یسوع اور مسیح کو ایک شخص ہی تصور کیا تھا اور باقی سب بہانے تھے، جو پیش کئے گئے تھے۔ اور افسوس ہے کہ ایسے بہانہ جس میں آدمی ایک افضل المرسلین کا خطاب دیا جاتا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے، کتنی بڑی جہالت ہے۔ نئی روشنی کی سیاہی میں پھنسنے والے اگر یہی واقعہ سوچ لیں تو آج ہی بیعت مرزائی سے دست بردار ہو جائیں، مگر جو آرام اس مذہب میں ہے اسلام میں کب نصیب ہوا، اس لئے ان سے توقع بہت کم ہے۔ اب ہم ذیل میں وہ مراسلات درج کرتے ہیں۔ جو تحقیق قبر مسیح میں اہل کشمیر کی طرف روانہ کئے گئے اور جن کا جواب خلاف عقیدہ مرزائیہ دیا گیا۔

جواب چٹھی ۱

قاضی فضل احمد معرفت خواجہ غلام محی الدین صاحب میونسپل کمشنر، لودیانہ!

میں نے تحقیق کی ہے کہ مقبرہ روضہ بل جامع مسجد سے واپس آتے ہوئے بائیں جانب پڑتا ہے مگر تاریخ کو سامنے رکھ کر یوں کہنا پڑتا ہے کہ وہ مقبرہ سید نصیر الدین صاحب کا ہے، نہ کہ یوز آصف کا مقبرہ۔ جامع مسجد سے آتے ہوئے دائیں طرف انزمرہ اور روضہ بل میں کوچہ یار خان اور نالہ مار بھی واقع ہیں۔

خواجہ شیر محمد اعظم شاہ تاریخ کشمیر اعظمی میں لکھتے ہیں کہ حضرت سید نصیر الدین خانیاری از سادات عالی شان ست در زمرہ مستورین بود بتقریبے ظہور نمود مقبرہ میر قدس سرہ در محلہ خانیار مهبط فیوض الٰهی است۔ در جوار ایشاں سنگ قبرے واقع شدہ در عوام مشهور است که آنجا پیغمبرے آسود ست که در زمان سابقه در کشمیر مبعوث شده بود۔ این مکان بمقام آں پیغمبر معروف است در کتابے از تاریخ دیده ام که بعد از قضیه دور دراز حکایتے مے نویسد که یکے از سلاطین زاده هابراه زهد تقویٰ آمده ریاضت عبادت بسیار کرد برسالت دوم کشمیر مبعوث شده در کشمیر آمده بدعوت خلایق

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مشغول شده از رحلت در محله انز مره آسود دراں کتاب نام آن پیغمبر یوزاصف نوشت انز مره و خانیار متصل واقع ست۔ از ملاحظه ایں عبارت صاف عیاں ست که یوزآصف در محله انز مره مدفون ست در کوچه خانیار مدفون نیست۔ وایں یوزآصف از سلاطین زادها بوده ست و ای عبارت تواریخ مخالف ومناقض اراده حضرت میرد است زیرا که یسوع خود را بکسے از سلاطین وغیره انتساب نکرده اند فقط والسلام۔

راقم خواجہ سعد الدین فرزند خواجہ ثناء اللہ مرحوم از کوٹھی خواجہ ثناء اللہ۔

غلام حسن از کشمیر ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۱۴ھ

جواب دوم۲: اطلاع باد چوں اقام کرده بود که در شهر سری نگر در ضلع خانیار پیغمبر آسوده ست موسوم ساز موجب آں خود بذات بابت تحقیق کردن۔ آں در شهر رفته همیں تحقیق شده که پیشتر از دو صد سال شاعرے معتبر صاحب کشف بوده ست۔ نام آں خواجه اعظم دیده مری داشته یك تاریخ از تصانیف خود نموده که دریں شهر اسباب معتبر ست دراں بهمیں عبارت تصنیف ساخته است که در ضلع خانیار در محله روضه بل میگویند که پیغمبر آسوده ست یوزآصف نام داشته وقبرے دوم در آنجا اولاد زین العابدین سید نصیر الدین خانیاری ست و قدم رسول هم در آنجا موجود است۔ اکنوں در آنجا بسیار مرجع اهل تشیع وارد بهر حال سوائے تاریخ خواجه اعظم صاحب موصوف دیگر سندے صحیح ندارد۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کتبہ: سید حسب شاہ از کشمیر ۲۲؍ذ الحجہ ۱۳۱۴ھ

اب مرزا صاحب کی یہ تاویل کہ یسوع کا یوز بن گیا ہے اور چونکہ آپ افسوس کرتے ہوئے غمگین رہا کرتے تھے اس لئے ان کو آسف کہا گیا، بالکل غلط ہے کیونکہ یہ لفظ آصف ہے آسف نہیں ہے اور اس وجہ سے بھی غلط ہے کہ یسوع غمگین رہتے تھے۔ کیونکہ مقاصد الصالحین ص ۱۸ مطبوعہ نظامی میں لکھا ہے کہ حضرت یحییٰ سے آپ نے فرمایا تم کہ ہمیشہ غمگین کیوں رہتے ہو؟ **انیست من رحمة اللّٰه**، تو آپ نے یسوع سے کہا کہ تم ہمیشہ خوش کیوں رہتے ہو؟ **آمنتَ من مکر اللّٰه**۔ اتنے میں حضرت جبرائیل نے آکر فیصلہ کیا کہ خدا کی جناب میں انسان کو اپنے کئے پر نادم ہو کر غمگین رہنا بہتر ہے اور لوگوں کے سامنے خدا کے فضل کا امیدوار رہ کر خوش رہنا چاہیے۔

۳..... خواجہ سید مہر علی شاہ صاحب قبلہ اپنی کتاب ''سیف چشتیائی'' ص ۱۶۵ میں لکھتے ہیں کہ مخلصی عزیز جیو کشمیری جو ایک بڑا نامی متدین آدمی ہے اس کا بیان ہے کہ کشمیر میں مرزا صاحب کے بھیجے ہوئے کئی آدمی ایک متبرک مزار کے مجاوروں کو روپیہ کا طمع دے کر دستخط کروانا چاہتے تھے کہ ہم ابا عن جد سنتے ہیں کہ یہ مزار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے مگر مجاوروں نے جھوٹ بولنا گوارا نہ کیا بلکہ ان کو بے عزت کر کے نکالا۔ یہ شہادت دیکھ کر ''راز حقیقت'' کا تمام اصلی راز منکشف ہو جاتا ہے اور ایام صلح کی تمام مصالحت بھی معلوم ہو جاتی ہے۔

اتہام ہشتم اور اکمال الدین

مرزا صاحب روضۃ الصفا جلد اول ص ۱۳۳ میں لکھتے ہیں کہ یہودی آپ کے عہد میں بارہ قبائل تھے جن میں سے نو قبائل کو بخت نصر نے تبت، کشمیر، ہند اور افغانستان کو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جلا وطن کر دیا تھا۔ کیونکہ ان لوگوں کی وضع قطع اور شہروں یا بستیوں کے نام وہی ہیں جو ملک شام میں تھے۔ مثلاً بابل، گلگت، طور، صور، صیدا، بابل، تخت سلیمان، نینوی وغیرہ حضرت مسیح واقعہ صلیب کے بعد کشمیر کو آئے اور وہاں اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی خبر لی اور ستاسی (۸۷) سال بعد وفات پا گئے۔ اور یہ بھی مشہور ہے کہ آپ نے اپنی معشوقہ مریم کو خدا کے سپرد کیا اور وہاں سے ''کوہ جلیل'' میں آئے جو بیت المقدس سے تیس میل کے فاصلہ پر ہے اور دشمنوں سے خوف کھا کر اس پر چڑھ گئے۔ اس وقت پہاڑ پر ابر چھایا ہوا تھا تو لوگوں نے خیال کیا کہ آپ آسمان کو چڑھ گئے ہیں۔ حواریوں نے بھی یہی خیال کر لیا تھا۔ یا یوں اصل واقعہ پر پردہ ڈالتے ہوئے **رفع سماوی** کا قول ظاہر کیا۔ مگر آپ نے شہر نصیبین پہنچ کر سلطان اڑیسہ کو خط لکھا کہ میں اب آسمان کو جاؤں گا اور تمہاری طرف چند حواری بھیجتا ہوں۔ کتاب ''کروی فلشن'' میں ہے کہ جب کائفس کاہنوں کے سردار کو معلوم ہوا کہ آپ صلیب نہیں دیئے گئے تو اس نے قیصر روم کو شکایتی خط لکھا کہ پیلاطوس نے یوسف اور حواریوں سے سازش کی بنا پر مسیح کو صلیب سے بچا لیا ہے تو پیلاطوس کو عتاب نامہ پہنچا جس سے اس نے غصہ کھا کر یوسف کو قید کر لیا۔ اور ایک رسالہ حضرت مسیح کی تلاش میں روانہ کیا کہ وہ آپ کو پکڑ کر واپس لائیں۔ مگر چونکہ آپ کشمیر پہنچ چکے تھے وہاں تک کوئی نہ پہنچا۔ کشمیریوں نے یسوع کے نام کو کچھ تبدیل کر کے یوں کہنا شروع کر دیا تھا کہ یوز آصف، یوز آصف پھر ارض سولابت میں آئے اور وہاں تبلیغ وحدانیت کی۔ وہاں سے نکل کر بہت شہروں میں وعظ کیا اور کشمیر کو واپس آئے اور وہیں قیام کیا اور وہیں ستاسی (۸۷) سال بعد واقعہ صلیب فوت ہو گئے۔ (اکمال الدین واتمام النعمۃ)

اس تحریر میں مرزا صاحب نے خواہ مخواہ یوز آصف کی سوانح عمری کو یسوع کی زندگی پر چسپاں کیا ہے، ورنہ اصل کتاب دیکھنے پر یہ تحریر ہر طرح سے مخالف ہے۔ کیونکہ اس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں یہ تحریر نہیں ہے کہ اس قبر کا مالک کبھی بیت المقدس سے جان بچا کر زندگی بسر کرنے کو یہاں آیا تھا۔ کیونکہ اکمال الدین کی عبارت اصل تحریر کے مطابق یوں ہے کہ" راجہ جنیسر ملک صولابت (سولابت) کا باشندہ تھا۔ اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا جس کا نام اس نے یوز آصف رکھا۔ جب وہ بالغ ہوا تو حکیم منوھر لنکا سے اس کے پاس آیا۔ راجہ نے اس کی عزت وآبرو سے تواضع کی۔ اور اپنے بیٹے یوز آصف کا اتالیق مقرر کیا۔ شہزادہ نے اس سے مذہبی تعلیم حاصل کی اور دنیا سے بے تعلق رکھنے کی تعلیم نے اس کا دل بادشاہت سے برداشتہ کر دیا۔ اور حکیم منوہر اس کا تعلیمی نصاب مکمل کر کے وہاں سے چلا گیا۔ تو ایک دفعہ شہزادہ کو فرشتہ نظر آیا۔ اس نے خدا کی رحمت کی اس کو بشارت دی اور کچھ راز بتایا جس پر وہ عمل پیرا رہا۔ پھر فرشتہ نے اسے حکم دیا کہ سفر کیلئے تیاری کرے تاکہ میں تیرے ہمراہ یہاں سے نکل کر ہو جاؤں۔ اس کے بعد شہزادہ ہجرت کرتے ہوئے اپنے ملک سے نکل گیا تو اس نے ایک صحرا میں پانی کے پاس ایک درخت دیکھا جہاں اس نے کچھ دن قیام کیا اور وہاں اس کو وہی فرشتہ نظر آیا۔ پھر اس نے بستیوں میں وعظ کہنا شروع کیا تو کچھ مدت کے بعد اپنے اصلی وطن سولابت کو واپس چلا گیا اور والدین نے بڑے تپاک سے اس کا استقبال کیا۔ اور شہزادہ نے ان کی توحید کی دعوت دی۔ کچھ مدت کے بعد شہزادہ کشمیر میں آیا اور وہاں کے باشندے اس سے مستفید ہوئے اور اس نے ان کو بھی توحید کی دعوت دی۔ چنانچہ یہ یہیں رہنے لگا۔ اور جب مرنے لگا۔ تو اپنے چیلے یابد کو توحید ہی کی وصیت کی اور جہاں فانی سے رخصت ہوا۔

اب اس عبارت کو حضرت مسیح پر منطبق کرنے لئے یہ ضروری ہے کہ سولابت کا معنی بیت المقدس کیا جائے اور حکیم منوہر سے مراد روح القدس لیا جائے۔ اسی طرح والدین سے مراد یوسف اور مریم ہوں اور ان کو کسی علاقہ کا بادشاہ بھی تصور کیا جائے۔ اور جب تک

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ امور ثابت نہ ہوں، حضرت مسیح کے سوانح سے اس عبارت کا تعلق پیدا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح انجیل کی رو سے بھی مرزا صاحب کے مخالف پہلو کو ثابت کرتی ہے، کیونکہ اس میں اگرچہ مسیح کا ذکر ہے لیکن اس میں اس بات سے صاف انکار ہے کہ مسیح نے واقعہ صلیب کے بعد کشمیر وغیرہ کو سفر کیا تھا، کیونکہ اس میں صاف لکھا ہے کہ ایک بچہ پیدا ہوا جس میں خدا بولتا تھا۔ اس نے توحید کی دعوت دی۔ اور اس کا نام یسوع رکھا گیا۔ جب وہ تیرہ سال کا ہوا تو سوداگروں کے ہمراہ ملک سندھ کو نکل گیا اور ''بنارس'' و ''جگن ناتھ'' کے مضافات میں چھ سال تک اپنے کام میں مشغول رہا۔ اور بتایا کہ وید خدا کا کلام نہیں ہے اور یہ بھی کہا کہ بت پرستی چھوڑ دو کیوں کہ وہ نہیں سنتے۔ اس پر براہمنوں نے اس کو مار ڈالنے کی ٹھان لی کیونکہ عام لوگ اس کے تابع ہو گئے تھے۔ یسوع کو اس ارادہ کی خبر لگ گئی تو رات ہی رات جگن ناتھ سے نکل کر نیپال کو چلا گیا۔ پھر کوہ ہمالیہ کو عبور کرتا ہوا راجپوتانہ آ پہنچا۔ اور وہاں سے فارس پہنچ کر تبلیغ شروع کی۔ تو وہاں کے بت پرستوں نے اس کو وعظ توحید سے روک دیا تو ملک شام میں آ گیا۔ اور اس وقت اس کی عمر انتیس (۲۹) سال تھی اب جا بجا وعظ کرنا شروع کیا اور ہزاروں لوگ تابع ہو گئے۔ چند حکام نے بادشاہ سے پلاطوس جا کر شکایت کی کہ عیسیٰ نامی ایک واعظ اس ملک میں وارد ہوا ہے جو اپنی سلطنت کی دعوت دیتا ہے اور تیرے خلاف لوگوں میں جوش پھیلا رہا ہے۔ چنانچہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ تابع بھی ہو گئے ہیں۔ پلاطوس نے اسے گرفتار کر کے موابذ (مذہبی سرداروں) کے پیش کیا۔ مگر حضرت عیسیٰ جب یروشلم آئے تو لوگوں نے بڑے اعزاز سے آپ کا استقبال کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ بہت جلد تم لوگ ظالموں سے رہائی پا کر ایک قوم بن جاؤ گے اور تمہارا دشمن بہت جلد تباہ ہو جائے گا جو خدا سے خوف نہیں کرتا۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں بنی اسرائیل سے ہوں۔ میں نے سنا تھا کہ میرے بھائی اور بہنیں ظالموں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ہاتھ گرفتار ہیں اس کے بعد آپ نے جابجا شہر بشہر وعظ کہنا شروع کیا اور عبرانیوں سے یہ بھی کہنا شروع کیا کہ بہت جلد تم نجات پاؤ گے۔ تب جاسوسوں نے پوچھا کہ کیا ہم قیصر روم کے ماتحت رہ کر اپنے بادشاہ پلاطوس کا حکم مانتے رہیں یا اپنی نجات کا انتظار کریں تو آپ نے جواب دیا کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ تم قیصر روم سے نجات پاؤ گے۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ تم بہت جلد گناہوں سے نجات پاؤ گے۔ اس کے بعد آپ نے مختلف مقامات پر توحید کا وعظ تین (۳) سال تک کیا اور آپ کی عمر بتیس (۳۲) سال تک پہنچ گئی۔ جاسوسوں نے اپنا کام شروع رکھا۔ اور پلاطوس کو یہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ لوگ کہیں حضرت مسیح کو سچ مچ ہی بادشاہ نہ تسلیم کر لیں۔ اب آپ کے ذمہ بغاوت کا جرم لگا کر آپ کو اندھیری کوٹھری میں بند کیا گیا اور مجبور کیا گیا کہ آپ بغاوت کا اقبال کریں۔ مگر آپ نے نہ کیا اور تکالیف برداشت کرتے رہے۔ اور جب دربار میں آپ پیش کئے گئے تو پلاطوس نے پوچھا کہ ''کیا تم نے یوں نہیں کہا کہ مسیح کو خدا نے اس لئے بھیجا ہے کہ لوگوں میں بغاوت پھیلا کر خود بادشاہ بن جائے؟'' جواب میں آپ نے فرمایا کہ جب تم صلیب پر قتل کر سکتے ہو تو اس کی کیا ضرورت ہے کہ خواہ مخواہ لوگوں سے اس جرم کا اقبال کرایا جائے۔ اس روکھے جواب پر پلاطوس نے غصہ کھا کر آپ کو صلیب پر لٹکانے کا حکم دیا۔ اور باقی مجرموں کو رہا کر دیا تو سپاہیوں نے آپ کو بمعہ دو چوروں کے صلیب دیا۔ تو سارا دن لاش صلیب پر رہی۔ سپاہیوں کا پہرا تھا۔ تابعدار لوگ دیکھ دیکھ کر روتے تھے اور ان کو اپنی جان کا خوف بھی لگ رہا تھا۔ شام کے قریب مسیح کی روح خدا کے پاس چلی گئی۔ اب پلاطوس کو ندامت آئی کہ اس نے برا کیا ہے۔ اس لئے اس نے آپ کی لاش آپ کے رشتہ داروں کے سپرد کی۔ جس کو انہوں نے صلیب خانہ کے پاس ہی دفن کر دیا۔ اور لوگ اس قبر کی زیارت کرنے لگے۔ (دیکھو انجیل سیاح، روسی مسٹر نکولس نوٹووچ) جس سے مرزا صاحب نے مسیح کا سفر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہندوستان میں ثابت کیا ہے۔اور واقعات کو پس وپیش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسیح واقعہ صلیب کے بعد ہندوستان آئے تھے اور یہاں سے کشمیر جا کر وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ناظرین خود سوچ سکتے ہیں کہ جب بانی مذہب کا یہ حال ہوگا تو تابعدار کیوں نہ بات کا بتنگڑ بنائیں گے۔

اتہام نہم اور ایلیا

ملا کی نبی کی کتاب میں یوں مذکور ہے کہ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ "ہولناک دن سے آنے کے پیشتر ایلیا نبی تمہارے پاس بھیجوں گا"۔(آیت ۵)اور جب خدا نے چاہا کہ ایلیا کو آسمان پر لے جائے۔تب ایلیا الیسع کے ساتھ جلجال سے چلا۔(۲ سلاطین)اور جب دونوں تو جاتے تھے تو ایک آتشی رتھ اور آتشی گھوڑوں نے درمیان میں آکر دونوں کو الگ الگ کر دیا۔اور ایلیا بگولے میں ہو کر آسمان پر چلا گیا۔اور ایلیا کے جانے کے وقت ایلیا کی چادر گر پڑی جو الیسع نے اٹھالی۔(۲ سلاطین)اس پیشینگوئی کے مطابق یہودی منتظر تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیشتر الیاس آسمان سے اتریں گے مگر کوئی نہ اترا۔جیسا کہ متی میں مذکور ہے کہ شاگردوں نے حضرت مسیح سے پوچھا کہ فقیہ کیوں کہتے ہیں؟ کہ ایلیا کا آنا ضروری ہے۔یسوع نے جواب دیا کہ الیاس ضرور پہلے آئیگا اور بندوبست کرے گا۔پر میں تم سے کہتا ہوں کہ الیاس تو آچکا۔لیکن انہوں نے اس کو نہیں پہچانا۔بلکہ جو چاہا اس سے کیا اس طرح ابن مریم بھی اس سے دکھ اٹھائے گا۔تب شاگردوں نے سمجھا کہ ایلیا سے مراد یوحنا (یحییٰ علیہ السلام) ہیں۔

اور "متی" میں مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا جو الیاس آنے والا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو۔"مرقس" میں بھی یونہی مذکور ہے۔اب یہاں نزول ایلیا سے مراد یحییٰ علیہ السلام کا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ظہور ہے جو حضرت الیاس سے کمال مشابہت رکھے گا جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اصطلاح نبوت میں جس نبی کے نزول کی بابت لکھا جاتا ہے کہ وہ ضرور آئیگا اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ ایسا شخص پیدا ہوگا جو پہلے کے مشابہ ہوگا۔ اسی طرح نزول مسیح سے بھی مراد ظہور مثیل ہے۔ اور جب ختم نبوت دوسرے نبی کے آنے سے روکتی ہے تو اس لئے بھی ماننا پڑتا ہے کہ حضرت مسیح وفات پا چکے ہیں۔ اور خود نہیں آئیں گے بلکہ آپ کا مثیل پیدا ہوگا۔ اس کے علاوہ اگر یہ مانا جائے کہ ایک اسرائیلی نبی تکمیل اسلام کے لئے آئیگا۔ تو اس امت کی اس میں سخت توہین بھی ہوتی ہے کیا اس میں کوئی ایسا قابل آدمی نہیں ہے جو اسلام کی خدمت کرے اور یہودیوں کے نبی کی محتاج ہے؟ تو پھر ''**علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل**'' اور ﴿ **كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ** ﴾ کی فضلیت کیا رہی؟

اہل اسلام نے اس مقام پر یوں تحقیق کی ہے کہ حضور کی پیشینگوئی کتب سابقہ سماویہ میں موجود ہے اور آپ کے نام مختلف طور پر ذکر کئے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک نام ایلیا بھی ہے۔ اب ایلیا سے مراد الیاس لینا یا تو عیسائیوں کی تحقیق ہے، یا مرزائیوں کا عقیدہ ہے۔ ورنہ اہل اسلام اس سے محترز ہیں۔ جیسا کہ ذیل کی عبارات سے بالکل واضح ہے۔

۱......ابن قیم ''ہدایۃ الحیاز'' سے دلیل ۳۴ میں لکھتے ہیں کہ انجیل متی میں مذکور ہے کہ جب حضرت یحیٰی کو قید کیا گیا تو آپ نے شاگردوں کو حضرت مسیح کو طرف روانہ کیا۔ تاکہ پوچھیں کہ ایل آپ ہیں یا کوئی اور ہے۔ تاکہ ہم اس کا انتظار رکھیں۔ تو حضرت مسیح نے فرمایا کہ حضرت یحیٰی سے بڑھ کر کوئی پیدا نہیں ہوا۔ توریت اور کتب انبیاء ایک دوسرے کے مؤید ہو کر موجد ہیں۔ اب تمہاری خواہش ہے تو مان لو۔ ایل بالکل تیار ہے کہ آ جائے اب جس کے کان ہیں سن لو۔ اب ایل عبرانی زبان میں خدا کو کہتے ہیں۔ اور خدا کا آنا اصطلاح کتب سماویہ میں نبی کا آنا ہوتا ہے۔ جیسا کہ توریت میں مذکور ہے کہ خدا طور سینا سے آیا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲......علامہ قرانی اپنی کتاب الاجوبۃ الفاخرہ میں لکھتے ہیں کہ انجیل میں حضور کی پندرہویں پیشینگوئی یہ ہے کہ ''متی کی انجیل'' میں یوں مذکور ہے کہ شاگردوں نے حضرت مسیح سے پوچھا کہ اے معلم! کتب میں آیا ہے کہ ایلیا آئے گا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ایلیا آئے گا اور تم کو ہر چیز سکھلائے گا۔ اور میں تم کو کہتا ہوں کہ ایلیا آ گیا۔ مگر لوگوں نے اسے نہ پہچانا۔ اور جو جی میں آیا اس کے ساتھ کیا۔ اب عیسائیوں نے یہ سمجھا کہ ایلیا سے مراد حضرت نے اپنی ذات مراد لی ہے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ ایلیا آ گیا۔ اور انہوں نے پہلا فقرہ چھوڑ دیا ہے کہ ایلیا آئیگا جس سے مراد ہمارے نبی آخرالزماں ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ عیسائیوں کی طرح مرزائیوں نے بھی ایلیا سے مراد حضرت مسیح لیا ہے اور دوسرا فقرہ چھوڑ دیا ہے اور اہل اسلام کے خلاف چلے ہیں۔

۳......فارق ص ۵۷ میں ہے کہ ''متی'' کا قول کہ جو ایلیا آئے گا وہ یہی ہے یعنی حضرت یحییٰ ہے۔ خود یحییٰ اس کی تردید کرتے ہیں۔ جیسا کہ یوحنا نقل کرتا ہے کہ حضرت یحییٰ سے پوچھا گیا کہ آپ ایلیا ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں ایلیا نہیں ہوں۔ مرزائی اور عیسائی غور کریں کہ جس کی تائید میں آپ زور لگا رہے ہیں اور وہ خود منکر ہے۔ مدعی سست گواہ چست کا معاملہ ہے۔

۴......''سفر ملاخیا'' میں ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ میں تمہارے پاس ایلیا نبی بھیجوں گا یوم الرب سے پیشتر کہ عظیم الشان اور خوفناک دن ہے۔ اس عبارت میں صاف مذکور ہے کہ ایلیا سے مراد حضور انور ﷺ ہیں، یحییٰ علیہ السلام مراد نہیں ہیں۔

۵......''ذیل الفارق'' میں ہے کہ ایلیا اور احمد کے اعداد ۵۳ مساوی ہیں۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایلیا سے مراد یہود کے نزدیک ظہور احمدی مراد ہو کیونکہ وہ اعداد سے بھی دلیل قائم کیا کرتے ہیں۔ ایک محقق کا قول ہے کہ مَاءُ دُ مَاءُ دُ کے اعداد بھی احمد کے مساوی ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جس کے معنی ''صحف متقدمہ'' میں عظیم رعظیم ہیں اور ایلیا کا معنی بھی عظیم نزد خدا ہیں۔ اس لئے ثابت ہوا کہ حضور کی پیشینگوئی مختلف عنوان میں قدیم زمانہ سے چلی آئی ہے۔

٦...... حسب ذیل اقتباسات بھی ظاہر کرتے ہیں کہ ''صحف متقدمہ'' میں حضور انور کی پیشینگوئی کی تھی، حضرت الیاس کے ظہور ثانی کی پیشینگوئی نہ تھی۔ کیونکہ بائبل میں مذکور ہے کہ حضرت ہاجرہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو آپ نے اس کا نام اسماعیل رکھا فرشتوں نے کہا کہ نبی اسحاق کے مقابلہ میں زندہ رہے گا۔ (پیدائش) ابراہیم سے خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا کہ میں تجھے اقوام کثیر کا باپ بناؤں گا۔ اور سارہ سے اسحاق پیدا کروں گا، جسے برکت دوں گا۔ اور اسماعیل کو بھی برکت دوں گا۔ اب دونوں بیبیاں سلوک سے نہ رہتی تھیں اس لئے حضرت ابراہیم ہاجرہ کو مکہ چھوڑ گئے تو ہاجرہ رونے لگیں تو آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اسماعیل کو بھی کئی اقوام کا باپ بنائے گا اب ابراہیم ایک سو پچھتر (١٧٥) سال تک زندہ رہے۔ اور اسماعیل و اسحاق دونوں نے آپ کی وفات کے بعد ''مزرع عفرون'' میں دفن کیا۔ اس کے بعد موسیٰ کو خدا نے فرمایا کہ میں بنی اسماعیل کی طرف تیرے جیسا نبی بھیجوں گا۔ (استثناء ١٨) یہ بھی مذکور ہے کہ خدا سینا سے آیا۔ سعیر سے طلوع کیا اور فاران سے جلوہ گر ہوا۔ اس کے ہاتھ میں شریعت ہے۔ (استثناء ٣٣) چونکہ اسماعیل کو وہ فاران میں رہتے تھے اس لئے اس میں اشارہ حضور انور کی طرف ہوا۔ یوں بھی لکھتا ہے کہ لوگوں نے حضرت یحییٰ سے پوچھا کہ آپ ہی وہ آخرالزمان نبی ہیں تو آپ نے انکار کر دیا۔ (یوحنا) حضرت موسیٰ نے فرمایا تھا کہ اے بنی اسحاق تمہارے بھائیوں میں خدا تعالیٰ میرے جیسا نبی مبعوث کرے گا۔ (اعمال) اور مسیح کا قول ہے کہ جس پتھر کو معماروں نے پھینک دیا تھا، وہی آخری پتھر بنا۔ (متی) یہ مفہوم حدیث لبنہ کے موافق ہے اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب تک میں خدا کے پاس نہ جاؤں گا تمہارا معین نہیں آئے گا جو تمہیں راہ ہدایت بتائے گا۔ (یوحنا) اس میں بھی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور کی ہی پیشینگوئی ہے۔یعقوب نے آپ کا نام ''شیلون'' بتایا جس کا معنی عبرانی میں ''جگ داتا'' ہے(ذیل الفارق ص ۷) حضرت عیسیٰ کے نزدیک آپ کا لقب ارکون العالم ہے یعنی سید العالمین ۔ (یوحنا)

۷.....عبارات مذکورۃ الصدر سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ''ایل''(بزرگ) خدا کا نام ہے اور ایلیا(بزرگ ہستی) اسم صفت ہے جو ہر ایک نبی پر اطلاق ہو سکتا ہے۔اسی بنا پر حضرت الیاس کو بھی ایلیا کہا گیا اور حضرت خاتم المرسلین کو بھی ایلیا کہہ کر پکارا گیا۔بروایت انجیل حضرت مسیح نے صلیب پر ایلی ایلی لما سبقتنی پکارا تھا لوگوں نے یوں سمجھا تھا کہ آپ یحییٰ کو پکارتے تھے۔اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جس کے ظہور کی دھوم دھام تھی وہ حضرت الیاس کا ظہور نہ تھا بلکہ حضرت نبی آخر الزمان کا ظہور مراد تھا ورنہ خود حضرت یحییٰ ظہور ایلیا کا مصداق بن جاتے۔لیکن عیسائیوں اور مرزائیوں نے موجودہ تراجم کی بنیاد پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔کہ ظہور ایلیا سے مراد ظہور یحییٰ تھا مگر تصریحات اسلام اور محققین اسلام کے نزدیک یہ خیال شروع سے آج تک غلط چلا آیا ہے اس لئے مرزائیوں کا یہ وہم دلانا کہ شروع میں ظہور ایلیا سے مراد نزول الیاس تھا،بالکل غلط ہے جس کی تائید سوائے عیسائیوں کے اسلام میں کہیں نہیں ملتی۔ہاں ہم عیسائیوں کا قول بھی ماننے کو تیار ہیں مگر آئے دن تراجم کی ترمیم وتنسیخ نے ان کے اقوال کو غیر معتبر بنا دیا ہے بالخصوص ایسے مسائل میں تو وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا کر مخالف مطلب پیدا کرتے ہیں جو اسلام کی تائید میں ہو،مگر افسوس ہے کہ مرزائی عیسائیوں کی پناہ لیتے ہیں۔اور اسلام کی تحقیقات کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔شاید اس لئے کہ یہ بھی عیسائی ہیں۔

۸.....ذیل میں عربی اشعار نقل کیے جاتے ہیں جو ایک محقق عالم اسلامی کے قلم سے نکلے ہوئے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بینته توراتکم والاناجیل وهم فی جحوده شرکاء

ان یقولوا بینته فما زالت بها عن قلوبهم عشوآء

من هو الفارقلیط والمخمنا وبالحق تشهد الخصماء

أخبرتکم جبال فاران عنه مثل ما اخبرتکم سیناء

واتاکم من المهیمن قدیس وکم اخبرت به الانبیاء

وصفت ارضه نبوة شعیا فاسمعوا ما یقوله شعیاء

او نور الاله تطفئه الافواه وهو الذی به یستضاء

۹......ہمیں افسوس ہے کہ آج تک جو پیشینگوئیاں اسلام نے حضور پر منطبق کی تھیں آج ہم دیکھتے ہیں کہ کچھ تو مسیح ایران اپنے اوپر منطبق کرتا ہے اور رہی سہی مرزا صاحب سنبھال لیتے ہیں اور حضور کے حق میں ایک پیشینگوئی بھی نہیں رہنے دیتے اس لئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ ایسے غارتگروں سے پرہیز رکھیں۔

اتہام وہم اور محمد بن جریر طبری

ابن سلیم انصاری روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری عورت نے نذر مانی ہوئی تھی کہ ''راس الجماء'' پر جائے گی (جو مدینہ شریف کے پاس وادی عقیق کا ایک پہاڑ ہے) تو میں بھی اس کے ساتھ گیا۔ وہاں جا کر ایک قبر دیکھی جس کے سر اور پاؤں پر ایک ایک کتبہ لکھا ہوا تھا۔ میں وہ دونوں اٹھا کر روانہ ہوا۔ راستہ میں ایک تو میں نے پھینک دیا کیونکہ میں تھک گیا تھا۔ اور دوسرا ایک عالم سریانی سے پڑھوایا۔ وہ نہ پڑھ سکا۔ پھر میں نے یمن کے عالم زبور کو پیش کیا جو خط مسند لکھا کرتا تھا۔ وہ بھی نہ پڑھ سکا۔ تو میں نے وہ پھر اپنے صندوق کے نیچے رکھ دیا چند سال بعد موضع ماہ کے باشندے فارسی النسل تجارت کیلئے آئے۔ انہوں نے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ پڑھ کر سنایا کہ یہ قبر رسول اللہ عیسیٰ بن مریم کی ہے جو ان ممالک کی طرف بھیجے گئے تھے وہ لوگ جب آباد تھے تو حضرت مسیح ان کے پاس آئے اور یہیں دفن ہوئے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس عبارت میں عربی کے یہ الفاظ ہیں کہ" **هذا قبر رسول الله عيسىٰ ابن مريم الى هذا البلاد**" جن کا مفہوم یہ ہے کہ وہ ان ممالک کی طرف مبعوث ہوئے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کا کوئی شاگرد ان ممالک کی طرف بھیجا گیا تھا نہ یہ کہ آپ خود یہاں آئے تھے۔ کیونکہ آپ بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے، نہ اس قوم کی طرف جو مدینہ کے پاس اس وقت آباد تھی۔ اور جس کا نام نہیں بتایا گیا کہ وہ کون تھی؟ ہاں اس عبارت میں کچھ سقم موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو اللہ کا لفظ یہاں سہو کاتب سے لکھا گیا ہے اور اصل عبارت یوں ہے کہ" **هذا قبر رسول عيسىٰ ابن مريم**"۔ یہ قبر ہے عیسیٰ ابن مریم کے ایک شاگرد کی اور یا لفظ **الله** مضاف مضاف الیہ میں فاصلہ واقع ہو گیا ہے اور یا رسول کا لفظ شروع عبارت سے فروگزاشت ہو چکا ہے اور اصل عبارت یوں ہے کہ **هذا قبر رسول الله عيسىٰ ابن مريم** یہ قبر ہے رسول اللہ عیسیٰ ابن مریم کے شاگرد کی۔ اگر **الى هذا البلاد** کا فقرہ عبارت میں نہ ہوتا تو اس تاویل کی ضرورت نہ پڑتی کیونکہ یہ فقرہ ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مسیح مراد نہیں ہیں۔ بلکہ ان کا کوئی شاگرد مراد ہے اور یہ تصحیح قرین قیاس بھی ہے کیونکہ یہ کتاب یورپ میں طبع ہوئی ہے اور ہر ایک صفحہ میں اس کی عبارات کی تصحیح ساتھ ساتھ کی گئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصحح سے یہ فقرہ فروگزاشت ہو گیا ہے۔ کتاب میں اسی طرح کے سقم ابھی تک کئی ایک موجود ہیں، جو مطالعہ سے معلوم ہو سکتے ہیں اور ہماری اس تصحیح کی تائید دوسری کتابوں سے ثابت ہوتی ہے کہ جنہوں نے بعینہ یہی واقعہ بیان کیا ہے دیکھئے" کتاب الوفا" باب سوم میں یہی واقعہ لکھ کر شاگرد کا نام بھی بتایا ہے جس کے لفظ یہ ہیں۔ **فاخرجت اليهما الحجر فقراه فاذا فيه انا عبد الله**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

الاسود رسول رسول اللہ عیسی ابن مریم الی اھل قری عرینة (عن ابن زبالہ) اس کے بعد ساتویں باب میں بروایت زبیر لکھتے ہیں کہ راس جماء ام خالد پر ایک آدمی کی قبر پائی گئی جس پر یوں مرقوم تھا کہ انا اسود بن سوادة رسول رسولِ اللہ عیسیٰ ابن مریم الی ھذہ القریة۔ اور بروایت ابن شہاب کہتے ہیں کہ وجد قبر علی جماء ام خالد اربعون ذراعا فی اربعین ذراعا مکتوب فی حجر فیه انا عبد اللہ من اھل نینوی رسول رسول اللہ عیسٰی ابن مریم علیھا السلام انی ارسلت الی اھل ھذہ القریة فادرکنی الموت فاوصیت ان ادفن فی جماء ام خالد۔ جماء ام خالد پر ایک ۴۰*۴۰ قبر پائی گئی۔ اور وہاں ایک کتبہ ملا جس میں یہ مرقوم تھا کہ میں نینوی کا باشندہ ہوں۔ حضرت مسیح کا مبلغ بن کر یہاں آیا تو میری اجل آ گئی میں نے وصیت کی کہ کوہ جماء میں مجھے دفن کیا جائے۔ اب ان تصریحات کے موجود ہوتے ہوئے کون مسلمان ایمان دار یقین کر سکتا ہے کہ محمد بن جریر جو حضرت مسیح کو اپنی تاریخ میں جسم عنصری سے آسمان پر زندہ مانتا ہے ایسی روایت بھی درج کرے گا جو وفات مسیح کی مثبت ہو اور اگر بالفرض ایسی روایت ذکر بھی کرتا تو اس کا فرض تھا کہ حسب معمول اس کی تنقید بھی کرتا۔ جیسا اپنی کتاب میں ذبح اسماعیل اور عہد بخت نصر میں ان کی تنقید کی ہے اس لئے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ابن جریر نے بھی اپنی کتاب میں رسول رسول اللہ لکھا ہوگا مگر چھپنے میں غلط چھپ گیا ہے اور مرزائیوں کو موقعہ مل گیا ہے کہ وفات مسیح کا اتہام ابن جریر پر لگائیں آخر وہی بات نکلی کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہوتا ہے۔

اتہام یازدہم اور ابن کثیر وصاحب کشاف

وفاقی فرقہ یوں بھی کہا کرتا ہے کہ کشاف میں ﴿مُتَوَفِّیۡکَ﴾ کا ترجمہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ممیتک حتف انفه کیا ہے اور" **ولو کان موسٰی وعیسٰی حیین لما وسعهما الا اتباعی**"۔ یہ حدیث ابن کثیر یواقیت ترجمان القرآن وغیرہ کتابوں میں درج ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان بزرگوں کے نزدیک "وفات مسیح" کا مسئلہ صحیح ہے۔ مگر اس کی روایت مرفوع نہیں بتا سکتے کہ کس صحابی کی روایت ہے اور جس کتاب سے بھی روایت کرتے ہیں صرف اتنا ہی لکھا ہوا ہوتا ہے کہ **فی بعض الروایات، روی، جاء** وغیرہ اس لئے اس غیر مستند حدیث کا احادیث مرفوعہ کے مقابلہ میں کوئی اعتبار نہیں ہے۔ **دوسرا جواب** یہ ہے کہ اتہام نمبر ۶ میں گزر چکا ہے کہ ابن قیم نے "مدارج السالکین" میں حضور انور کی رسالت عامہ بیان کرتے ہوئے یہ لفظ لکھ دیئے ہیں اور اپنی طرف سے حدیث **لو کان موسٰی** میں **عیسٰی** کو بھی درج کر دیا ہے جس کو ناظرین نے حدیث نبوی سمجھ لیا ہے حالانکہ بالکل غلط ہے۔ **اولاً** اس وجہ سے کہ ابن قیم نے اس فقرہ کو روایۃً نہیں لکھا۔ **ثانیاً** اس وجہ سے کہ اس فقرہ کے ساتھ حضرت عیسٰی کے نزول کا مسئلہ لکھ دیا ہے۔ اگر وفات مسیح کا استدلال اس قول سے قائم ہو سکتا تو ابن قیم ساتھ ہی قول حیات مسیح نہ کرتے۔ **ثالثاً** اس وجہ سے کہ اس قول کے ماقبل و مابعد کا مطالعہ کرنے سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ اگر عہد رسالت نبویہ میں دنیا میں یہ دونوں پیغمبر بلکہ انکے سوا کوئی اور بھی رسول ہوتے تو ان کو بھی اطاعت رسول آخر الزمان واجب ہوتی۔ **رابعاً** اس وجہ سے کہ **روی، جاء** وغیرہ ایسے لفظ اقوال الرجال پر بھی مستعمل ہوتے ہیں۔ اس لئے اس جگہ بھی مراد قول ابن قیم ہے اور یہ مراد نہیں ہے کہ یہ قول رسول ہے۔ اب قول الرجال سے قول النبی کو مسترد کرنا بے ایمانی ہوگی۔ **خامساً** اس وجہ سے کہ یواقیت میں گو لفظ عیسٰی درج ہے مگر امام شعرانی نے اس موقعہ پر فتوحات کا حوالہ دیا ہے اور یہی مقام جب فتوحات سے دیکھا گیا ہے تو اس میں لفظ عیسٰی درج نہیں ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ غلطی سے کسی مصحح نے طباعت کے وقت درج کر دیا ہے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا کسی دوسرے مہربان نے یہ زیادتی کی ہے۔ کیونکہ بقول مصنف عقیدہ اسلام اس قلمی نسخہ میں صرف موسیٰ کا لفظ ہے عیسیٰ کا لفظ وہاں موجود نہیں ہے۔ بہر حال ایسے مشتبہ قول سے ابن کثیر، امام شعرانی، شیخ اکبر وغیرہ کو متہم کرنا انصاف نہیں ہے، کیونکہ ان بزرگوں نے حیات مسیح کے اثبات میں دوسرے مقامات پر بڑے زور سے کام لیا ہے۔ خدا تعالیٰ ان چالبازوں سے بچائے جو اسلام میں رخنہ اندازی کے درپے ہو کر لوگوں کے سامنے جھوٹ کو سچ کر دکھلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تعجب ہے کہ "کشاف" کی بھی پوری عبارت نہیں لکھی تا کہ دھوکہ دہی میں کسر باقی نہ رہے۔ دیکھئے اصل عبارت یوں ہے۔

انی متوفیک ای مستوفی اجلک ومعناہ انی عاصمک من ان تقتلک الکفار ومؤخرک الی اجل کتبتہ لک ومميتک حتف انفک لا قتلا بایدیھم ورافعک الی سمائی ومقر ملائکتی.

اتہام دوازدہم اور حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ

وفاتی فرقہ نے ایک دفعہ یہ بھی ظاہر کیا تھا کہ جب ۲۷ رمضان کو حضرت علی کرم اللہ وجھہ کی وفات ہوئی تو امام حسن رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا تھا کہ "**قد قبض اللیلۃ رجل لم یسبقہ الاولون، لقد قبض فی اللیلۃ التی عرج فیھا بروح عیسٰی ابن مریم علیھما السلام**۔" یہ وہ رات ہے کہ جس میں حضرت عیسیٰ کی روح قبض ہوئی اور یہ خطبہ صحابہ کے سامنے دیا گیا تھا جو سب نے تسلیم کیا کہ حضرت مسیح وفات پا چکے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ احادیث مرفوعہ کے مقابلہ میں اقوال الرجال کچھ حیثیت نہیں رکھتے اس لئے یہ روایت قابل عمل نہیں ہے۔ علاوہ بریں یہ روایت "طبقات الکبریٰ لمحمد سعد" سے لی گئی ہے جو یورپ میں چھپی ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ اصل عبارت یوں ہو کہ **عرج فیھا بروح**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اور یہ تاویل قرین قیاس بھی ہے کیونکہ آپ نے حضرت علی کیلئے قبض کا لفظ استعمال کیا ہے اور حضرت عیسیٰ کیلئے لفظ عروج کا۔ اب اس تفنن عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ عروج بالروح سے مراد رفع جسمانی ہے کیونکہ اسی کتاب کے جلد اول پر حضرت ابن عباس کا قول درج ہے کہ **وانه رفع بجسده وانه حی الان وسیرجع الی الدنیا فیکون فیها ملکا ثم یموت کما یموت الناس (الی آخره)** جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کتاب ہذا کا مذہب ''وفات مسیح'' نہیں ہے اور نہ صحابہ کا اجماع وفات مسیح پر ہوا اور نہ ہی عروج بروح عیسیٰ سے انہوں نے وفات مسیح کا مفہوم سمجھا۔ سب سے بڑی بات جو اس روایت کو صحیح معنی پر لے جاتی ہے یہ ہے کہ اسی روایت میں 'درمنثور' نے یہ لفظ نقل کئے ہیں کہ'' **لیلة اسری بعیسیٰ**'' جس رات حضرت عیسیٰ کو لے جایا گیا اور یہ بھی روایت کی ہے کہ **لیلة قبض موسیٰ** حضرت علی کی وفات اسی رات ہوئی کہ جس میں حضرت موسیٰ کی وفات ہوئی۔ اب ان اختلافات نے تمام استدلالات کی تشریح کر دی ہے کہ عروج عیسیٰ سے مراد رفع جسمانی ہے، وفات نہیں ہے۔

اتہام سیزدہم اور حاطب رضی اللہ عنہ

''مدارج النبوۃ'' میں لکھا ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ کو حضور انور نے مقوقس حاکم اسکندریہ کے پاس بغرض تبلیغ روانہ فرمایا تھا تو اس نے آپ پر اعتراض کیا کہ تمہارے نبی کو ہجرت کرنے کی کیا ضرورت پڑی؟ کیوں نہ آپ نے کفار مکہ کے حق میں بددعا کی کہ وہ سب ہلاک ہو جاتے۔ تو آپ نے جواب دیا کہ حضرت عیسیٰ کو جب یہودیوں نے صلیب پر چڑھا کر قتل کیا تھا تو انہوں نے ان کے خلاف بددعا کیوں نہ کی تھی؟ مقوقس لاجواب

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو گیا۔ اس روایت کے رو سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح وفات پا چکے ہیں اور یہی مذہب مصنف مدارج النبوۃ کا ہی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مرزائیوں نے صحیح عبارت نقل نہیں کی۔ اس لئے اپنے ارادہ میں ناکام رہے ہیں۔ اسد الغابہ، خصائص کبریٰ، اور استیعاب میں اصل عبارت یوں ہے کہ **ان حاطب بن ابی بلتعة قال لمقوقس حین اعترض علیه انک تشهد ان المسیح نبی فماله اذا ارادوا صلبه لم یدع علیهم ان یهلکهم الله حتی رفعه الله تعالیٰ فی السماء الدنیا فلما سمع مقوقس هذا الکلام قال انک لحکیم جئت من حکیم،** حاطب نے مقوقس کو جواب دیا تھا کہ آپ بھی تو حضرت مسیح کو نبی مانتے ہیں مگر جب یہودیوں نے آپ کو صلیب دینے کا ارادہ کیا تھا تو آپ نے کیوں نہ ان کو بددعا دی حتی کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اٹھا لیا۔ اب اس روایت سے ثابت ہوا کہ مرزائیوں نے عبارت نقل کرنے میں خیانت کی ہے اور خواہ مخواہ حاطب جیسی ہستی کو بدنام کیا ہے۔

اتہام چہاردہم اور محدثین

عام طور پر وفات مسیح کا ثبوت دیتے ہوئے محدثین کو بدنام کیا جاتا ہے کہ جنہوں نے یہ روایتیں نقل کی ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک وفات مسیح کا مسئلہ صحیح تھا۔ چنانچہ صحیحین میں ہے کہ ''**لعن الله الیهود والنصاری اتخذوا قبور انبیائهم مساجد**'' یہود و نصاریٰ کو خدا لعنت کرے کیونکہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا تھا۔ عیسائیوں کی قبر پرستی اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ حضرت مسیح کی قبر تسلیم کی جائے اور آپ کی وفات واقع ہو چکی ہو۔ جواب میں یوں کہا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی قبر بھی معلوم نہیں تھی تو یہودی کس کی قبر کو مسجد بنا کر پرستش کرتے ہوں گے۔ صرف حضور ﷺ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نے نشان دیا تھا کہ بیت المقدس کے پاس ہے مگر آج تک یہود نے اس پر قبضہ نہیں بنایا۔ اس طرح حضرت مسیح کی قبر بھی ابھی تک دنیا میں صحیح طور پر موجود نہیں ہے۔ انیس سو سال بعد جو کشمیر میں قبر بتائی جاتی ہے وہ بھی یسوع یا یوز آصف کی قبر بتائی جاتی ہے، حضرت مسیح کی قبر نہیں بتائی جاتی کیونکہ مرزائی یسوع اور مسیح الگ الگ دو ہستیاں تسلیم کرتے ہیں۔ بالفرض اگر یہ قبر حضرت مسیح کی ہی تصور کی جائے۔ تو پھر بھی اس حدیث شریف سے اس کی تکذیب ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر یہ قبر واقعہ طور پر ہوتی تو عیسائی اس کی پرستش ضرور کرتے۔ لیکن پرستش تو کجا عیسائی اسے تسلیم ہی نہیں کرتے۔ اب اس حدیث سے پرستش کے قبر عنوان سے وفات مسیح کو کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس حدیث میں نہ حضرت موسیٰ کا نام ہے اور نہ عیسیٰ کا۔ صرف قبر پرستی کا ذکر ہے یہود و نصاریٰ نے باقی انبیاء بنی اسرائیل کی قبور کو پرستش گاہ بنالیا تھا۔ عیسائیوں کے نزدیک چونکہ حضرت مسیح صلیب سے اتار کر تین دن کیلئے دفن کئے گئے تھے وہی جگہ قبر قرار پا چکی تھی۔ جس کی پرستش ہوتی ہے یا حضرت مسیح کی مورتی اور نقل قبر ان کے ہاں بنائی جاتی ہے' جس کو گرجاؤں میں پوجتے ہیں۔ بہر حال اس حدیث میں ایسے مجسمات یا فرضی قبریں یا دوسرے انبیاء کی قبریں مراد ہو سکتی ہے۔ جن کی پرستش کرتے ہیں اور حالات خارجی اس امر کے متقاضی نہیں ہے کہ اس حدیث میں جب تک قبر مسیح اور اس کی پرستش تسلیم نہ کی جائے، اس کا صحیح مفہوم پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ اس طرح تسلیم کرنے سے یہ حدیث بالکل خیالی رہ جاتی ہے اور اہل اسلام کے ذمہ بڑا اہتمان بن جاتا ہے۔

واقعات بتا رہے ہیں کہ مسیح کی قبر پرستی کشمیر میں نہیں ہوئی اور نہ اب ہو رہی ہے اور جس قبر کی پرستش ہوتی ہے وہ بیت المقدس میں ہے اور پرستش کرنے والے آپ کو آسمان پر زندہ مانتے ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ حضرت مسیح صرف تین دن اس میں رہے تھے پھر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

زندہ ہو کر آسمان پر چلے گئے تھے۔ اس لئے مرزائیوں کا یہ مطلب بالکل ثابت نہیں ہو سکتا کہ حضرت مسیح اب زندہ نہیں ہیں۔ اور آپ کی قبر کی پرستش کشمیر میں ہو رہی ہے۔

احادیث ذیل کا بھی مرزائیوں نے مطلب بگاڑ کر وفات مسیح کی دلیل بنائی ہیں کہ:

۱..... ”انه وجد فی السموات ادم و ادریس وموسی وعیسی“ (رواه الشیخان)

۲..... ”لو ان اخی عیسی ابن مریم کان یمشی ولو زاد یقینا لمشی فی الهواء“ (رواه الحکیم عن زافر بن سلیم)

۳..... ”ولو ان اخی عیسی ابن مریم کان احسن یقینا مما کان لمشی فی الهواء وصلی علی الماء“ (رواه الدیلمی عن معاذ)

۴..... ”اعمار امتی ما بین الستین الی سبعین“ (ترمذی)

۵..... ”ما منکم من نفس منفوسة تاتی علیها مائة سنة وهی حیة یومئذ“

۶..... ”کان فیما خلا من اخوانی من الانبیاء ثمانیة الاف ثم کان عیسی ابن مریم ثم کنت انا بعده“ (رواه الحاکم و الترمذی)

۷..... ”ابو بکر خیر الاولین و الأخرین الا النبیین و المرسلین“.

۸..... ” اول الرسل ادم واخرهم محمد (حاکم)

۹..... ”بعثت الی الناس عامة“ (رواه احمد و النسائی)

۱۰..... انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیمة (مسلم)

۱۱..... ”مابعث نبی الا شابا“ (رواه ابن مردویه)

۱۲..... ”ما بعث الله نبیا فی قوم ثم یقبض الا جعل بعده فترة وملا جهنم من تلک الفترة“ (طبرانی عن ابن عباس)

۱۳..... ”قال الله لعیسی ابن مریم انی باعث بعدک امة ان اصابهم ما

www.alahazratnetwork.org

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

یحبون حمد واوان اصابھم ما یکرھون صبروا" (طبرانی)

۱۴..... "ان لکل امة اجلا وان لا متی مائة سنة فاذا مرت لامتی مائة سنة اتاھا ما وعد اللہ بھا" (رواہ الطبرانی)

۱۵..... "لم یبعث اللہ نبیا الابلسان قومہ".

۱۶..... "بی ختم النبیون".

۱۷..... "لو کان بعدی نبی لکان عمر".

۱۸..... "علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل"

۱۹..... "اقول کما قال العبد الصالح".

۲۰..... "مسجدی اٰخر المساجد".

۲۱..... "انا اٰخر الانبیاء".

۲۲..... "انا تلک اللبنة".

ھذہ الاحادیث تدل علی ان المسیح ابن مریم لیس بحی وانہ لیس بنازل من السماء.

جواباً گزارش ہے کہ:

حدیث ۱: میں حضور ﷺ نے حضرت مسیح کو آسمان پر دیکھا تھا اور دوسرے انبیاء بھی اگرچہ زمین میں دفن تھے ان کو بھی آسمان پر دیکھا تھا۔ اب دفن شدہ جب آسمان پر چلے گئے تو زندہ کے چلے جانے میں کیا شک ہوسکتا ہے۔ حضور خود زندہ تھے اور احیاء و اموات دونوں سے ملاقات کررہے تھے۔

حدیث ۲،۳: میں حضرت مسیح کا ہوا میں چلنا اور پانی پر دوڑنا اس صورت میں مذکور ہے کہ آپ کی قوت ایمانیہ انتہائی طاقت کو پہنچ گئی ہوتی اور قبل الرفع اس کا وقوع نہیں ہوا۔ اور عند

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الرفع بھی آپ اپنی ذاتی قابلیت سے نہیں اٹھائے گئے بلکہ آپ کا اٹھایا جانا اس وعدہ کے ماتحت تھا جو خدا نے ﴿ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ ﴾ میں دیا تھا۔

حدیث ۴،۵: میں امت محمدیہ کی کمی عمر مذکور ہے اور حضرت مسیح بھی جب آپ کی امت میں نازل ہو کر داخل احکام شرع ہوں گے تو آپ چالیس کے قریب ہی عمر پا کر دنیا سے رخصت ہو جائیں گے۔

حدیث ۶: میں حضور نے بعثت بیان فرمائی ہے کہ عیسیٰ کے بعد میری بعثت ہوئی۔ ورنہ یہ مطلب نہیں ہے کہ پہلا نبی دوسرے کے بعد زندہ بھی نہیں رہ سکتا یا دو نبی ایک وقت میں زندہ نہیں رہ سکتے۔

حدیث ۷: میں حضرت ابوبکر صدیق کی افضلیت کا ذکر ہے۔ اور اس میں انبیاء کو مستثنیٰ کیا گیا ہے، پس اگر استثناء سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعد میں نبی کوئی نہیں آئے گا تو یہ بھی ثابت ہو جائے گا کہ پہلے بھی نبی کوئی نہیں آیا۔

حدیث ۸: میں حضور کو آخری نبی بتایا گیا ہے، اس لئے مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت غلط ہوا اور حضرت مسیح کا نزول صحیح ہوا' کیونکہ آپ کی بعثت پہلے ہو چکی تھی۔ اس کی مثال یوں دیا کرتے ہیں۔ مثلاً زید کے چار بیٹے ہیں۔ سب سے بڑا زندہ رہا اور باقی مر گئے۔ تو کیا وہ پہلا آخری بیٹا بن جائے گا؟ نہیں آخری وہی چوتھا بیٹا تھا۔ جو زندہ رہ کر مر چکا ہے، کیونکہ یہ گنتی پیدائش کی رو سے شروع ہوئی ہے، موت کے لحاظ سے نہیں ہوئی۔

حدیث ۹: میں حضور کی بعثت عامہ کا ذکر ہے اور اسی کے ماتحت حضرت مسیح بھی اسلامی حکومت قائم کریں گے۔

حدیث ۱۰: میں کثرت تابعداروں کی مذکور ہے کیونکہ حضرت مسیح کے تابعدار بھی نزول کے بعد آپ ہی کے تابعدار شمار ہوں گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث ۱۱: میں عموماً بعثت کا ذکر ہے کہ شباب میں ہوتی ہے اور حضرت مسیح بھی تیس یا چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے تھے۔ اور عند النزول بھی آپ کا شباب قائم ہوگا۔ کیونکہ آپ نکاح کریں گے اور آپ کی اولاد بھی ہوگی۔

حدیث ۱۲: میں ''فترۃ'' کا ذکر ہے اور حضور کے بعد بھی ''فترۃ'' کا زمانہ شروع ہو چکا ہے۔ جس میں اہل النار بھی پیدا ہوگئے ہیں اگرچہ تبلیغ بدستور جاری ہے اور حضرت مسیح بھی تبلیغ اسلامی میں کوشش فرمائیں گے۔

حدیث ۱۳: میں لمۃ محمدیہ کا ذکر ہے جس میں آپ خود داخل ہوں گے۔ اور امت محمدیہ ہی کی خدمت میں چالیس سالہ حکومت کریں گے، ورنہ احکام نصرانیت جاری کر کے امت محمدیہ کو نصاریٰ نہیں بنائیں گے۔

حدیث ۱۴: میں آرام کی عمر بتائی گئی ہے کہ سو سال بعد اس میں پریشانی پیدا ہو جائے گی۔ ورنہ یہ مطلب نہیں ہے کہ حضرت مسیح کے وقت بھی امن قائم نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس وقت میں بھی آپ کو مخالفین سے برسر پیکار ہونا پڑے گا۔

حدیث ۱۵: میں مذکور ہے کہ نبی کو اپنی قوم کے زبان میں احکام نازل ہوتے ہیں چنانچہ حضور کو عربی میں قرآن شریف نازل ہوا اور حضرت مسیح پر عبرانی میں انجیل اتری تھی اور جب آپ نازل ہوں گے تو تفہیم الٰہیہ سے عربی بھی سمجھ لیں گے۔ کیونکہ آپ کے عہد میں عربی اور عبرانی دو زبانیں قریب قریب علاقوں میں بولی جاتی تھیں۔ اس لئے دونوں تقریباً ایک ہی سمجھی جاتی ہیں۔ اب بھی یہودی عربی اور عبرانی دونوں بول سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مرزائیوں کے نزدیک جب آپ کو کشمیر، مصر، ہندوستان اور دور دراز ممالک میں سفر کرنا پڑتا تھا تو ظاہر ہے کہ آپ صرف عربی ہی نہیں سیکھ چکے تھے بلکہ تمام زبانیں سیکھ چکے تھے۔ جو ایشیا میں بولی جاتی تھیں مگر تاہم آپ پر انجیل اتری تو صرف عبرانی میں اتری تھی۔ حضور کے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

وقت میں بھی قرب و جوار میں فارسی، عبرانی، حبشی اور مصری وغیرہ بولیاں بولی جاتی تھیں۔ مگر قرآن شریف اترا تو صرف عربی زبان میں اترا۔ لیکن افسوس ہے کہ مرزا صاحب کو الہام ہوتے ہیں اور وحی آتی ہے۔ تو پنجابی، فارسی، عربی، عبرانی اور انگریزی میں آتی ہے۔ حالانکہ آپ کی قوم کی زبان صاف پنجابی تھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس معیار کے مطابق نبی نہ تھے۔

حدیث ۱۶ سے ۳۰ تک یہ بیان کیا ہے کہ آپ کی بعثت آخری ہے اور آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔ ورنہ یہ مطلب نہیں ہے کہ زندگی کے لحاظ سے بھی آپ آخری نبی ہیں کیونکہ اسلام نے یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام بھی آپ کے بعد سو سال تک یقیناً زندہ رہے تھے۔ اختلاف صرف اتنا ہے کہ سو سال بعد بھی اب تک آپ زندہ ہیں یا نہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح بھی بعثت کے لحاظ سے پہلے ہیں اور اختتام اور زندگی کے رو سے حضور کے بعد ہیں اور حضرت خضر، الیاس اور حضرت ادریس بھی روایات کے رو سے جب زندہ ہیں اور ان کا اختتام عمر حضرت مسیح سے بھی بعد میں ہوگا۔ کیونکہ وہ ملکوتی زندگی بسر کر رہے ہیں اور اس زندگی کا اختتام قیامت کو ہوگا۔

اتہام پانزدہم اور مفسرین

عام طور پر یوں بھی کہتے ہیں کہ مفسرین بھی وفات مسیح کے قائل ہیں اور ان کی عبارتیں جو کسی دوسرے مقام پر ہوتی ہیں، نقل کر کے حیران کر دیتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان کی اصلی عبارتیں حضرت مسیح کے متعلق نقل کی جائیں۔

”**ألستم تعلمون ان ابنا حی و ان عیسی یاتی علیه الفناء**“. (ابن جریر)

مرزائیوں نے یوں تحریف کی ہے **لقد اتی علیه الفنا** حالانکہ یہ کوئی موقع مضارع کو ماضی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں لینے کا نہیں ہے اور کوئی لغوی سند بھی پیش نہیں کی۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ رفعه جبريل الى السماء من الكوة (روح المعانی تحت اية ﴿ومكروا﴾) ورفعه منه الى السماء (روح المعانی تحت اية ﴿انا قتلنا﴾) عن ضحاک ان فی الاية تقديما وتأخير او المعنى انى متوفيک بعد انزالک من السماء (معالم وعن قتادة ابن كثير، مجمع البحار جلد ثالث، مدارک، تفسير كبير، خازن، ابو السعود، كشاف، بحرمحيط، فتح البيان) انه علم للساعة اى امارة ودليل على وقوع الساعة (معالم، كشاف، مدارک، تفسير كبير، جمل وجيز، جلالين، خازن، جامع البيان، روح المعانی، ابو مسعود، بيضاوى، قنوى، درمنثور، محيط) وفيما عهد الى ربى ان الدجال خارج ومعى قضيبان (ابن كثير) ان عيسى لم يمت وانه راجع اليكم قبل يوم القيمة (ابن كثير).

فلو سلم ان المسيح اثنان ناصرى وقاديانى. فالناصرى يقول انى نازل من السماء واما القاديانى فلم يقل شيئا فافهم وتدبر.

قول الحسن فی ﴿متوفيک﴾ وفاة المنام فرفعه اللّٰه وهو نائم (ابن كثير) فسقط ما قيل ان الميت ليس براجع لقوله تعالىٰ ﴿انهم لا يرجعون﴾ لان الموت مرادف المنام ههنا. لااترككم يتامى وانا اتيكم عن قليل واناحى (مستدرک، احمد) ليهبطن عيسى ابن مريم وليقفن على قبرى ويسلمن على ولاردن عليه (ابوهريرة، ابن عساكر) يوشک من عاش منكم كانه اشار الى خضر علیہ السلام ان يلقى عيسى ابن مريم (احمد) ينزل عيسى ابن مريم مصدقا بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم على ملته (كنز) الاانه خليفتى فی امتى (ابوداؤد) لن تهلک امة انا اولها وعيسى اخرها والمهدى اوسطها (احمد، ابونعيم)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزائی اس روایت کو یوں بگاڑتے ہیں کہ مرزا صاحب نے پہلے مہدویت کا دعویٰ کیا تھا اور اخیر میں عیسیٰ بن گئے تھے یہ خاص تحریف ہے۔ کیونکہ وہ تو مریم بھی بن گئے تھے، ایک دفعہ حیض بھی آیا تھا، پھر ایک دفعہ خدا بھی بنے تھے، یہ سب کچھ بنتے تھے آدمی کہاں تک مانتا جائے گا۔ **ینزل** کا معنی پیدائش کرتے ہیں مگر **یھبطن** میں یہ تحریف نہیں چل سکی۔ **لیوشک ان ینزل فیکم ابن مریم** (رواہ البخاری) "**فینزل عیسیٰ ابن مریم فیقول الامیر تعال صل بنا فیقول لا**" (رواہ مسلم فی صحیحہ) مرزائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ ابن مریم ہی امام ہوں گے، امام مہدی کا وجود نہیں ہے۔ مگر اس حدیث میں صاف مذکور ہے کہ یہ دو شخص ہیں اور آپ اس وقت امامت صلوٰۃ کا انکار فرمادیں گے۔ کیونکہ امام صاحب نے شروع کی ہوگی ورنہ امامت کبریٰ یعنی حکومت اسلامی اور خلافت محمدی سے انکار نہیں کریں گے۔ "**یدفن مع رسول اللہ ﷺ فیکون قبرہ رابعا**" (تاریخ بخاری) "**لیھلن بفج الروحاء**" (مسلم عن ابی ہریرہ) "**یتزوج ویولد**" (مشکوۃ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

اتہام شاز دہم اور اقوال الرجال

مرزائی فقہ نام لے لیکر لوگوں کو بدنام کرتا رہتا ہے کہ اہل سنت میں سے چند ایک وفات مسیح کے بھی قائل ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے جیسا کہ ذیل کی تحریرات اس کی تائید کرتی رہتی ہیں۔ **قبل موتہ ای قبل موت عیسیٰ** "**عن ابی ہریرۃ والذی نفس ابی القاسم بیدہ لینزلن عیسیٰ ابن مریم. واقرءوا ان شئتم ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ﴾ الاٰیۃ**" (ابن حجر عسقلانی) **اولی بالصحۃ ھو انہ لا یبقی من اھل الکتب بعد نزول عیسیٰ الا اٰمن قبل موتہ** (ابن کثیر) **اما الذی قال لیؤمنن**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بمحمد قبل موت الکتابی مما لاوجه له لانه اشد فسادا مما قیل لیومنن قبل موت الکتابی لانه خلاف السیاق والحدیث. فلا یقوم حجة بمحض الخیالی فالمعنی لیومنن بعیسی قبل موت عیسٰی(ابن جریر) فاندفع ما قیل ان عیسی قد مات وصلب فی قول النصاریٰ واما الروایة عن ابن عباس قیل موتهم فضعیف لان روایة علی بن طلحة لم یثبت سماعه عن ابن عباس واما نجیح عن مجاهد عن ابن عباس لو ضربت عنقه لم تخرج نفسه حتی یومن بعیسی فهو مدلس لم یسمع التفسیر کله عن مجاهد بل عن قاسم بن ابی بزة وربما دلس وهو من السادسة (میزان وتقریب) واما محمد بن حمید قال حدثنا ابن نمیلة یحی بن واضح ناحسین بن واقد عن یزید النحوی عن عکرمة عن ابن عباس لایموت الیهودی حتی یشهد ان عیسی عبد اللّٰه ورسوله ولو عجل علیه بالسلاح قال الذهبی محمد بن حنیف ضعیف کثیر المناکیر(ابن ابی شیبة)فیه نظر(بخاری)اشهد انه کذاب (کوسج) کنا نتهمه ما رایت اجرأ علی اللّٰه منه کان یقلب الحدیث(صالح) (میزان)متوفیک ای متمم عمرک ورافعک الی سمائی واصونک عن ان یتمکنوا من قتلک (رازی) مستوفی اجلک (کشاف) لما خطرفی بعضهم ان اللّٰه رفع روحه لاجسده ذکر انه رفعه بتمامه اذ تأید بقوله لا یضرونک من شئ (رازی)لما زعم النصاری ان اللّٰه رفع روح عیسی وبقی فی الارض ناسوته رد اللّٰه علیهم برفعه بجسده وروحه جمیعا الی السماء (خازن)آخذک وافیا بروحک وبدنک فیکون ﴿ورافعک﴾ کالمفسرله (روح المعانی) ﴿متوفیک﴾ یدل علی جنس التوفی اصعادا او موتا ورافعک تعیین له

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ولم یکن تکرارا. اجعلک کالمتوفی فی انقطاع الخبر (رازی) ﴿اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ﴾ عن شهواتک وحظوظ نفسک فصار حاله کحال الملائکة فی زوالها (مفاتیح الغیب) متوفی عملک فبشره اللّٰه تعالٰی بقبول طاعته واعماله (رازی) عن الربیع مینمک علی حد قوله یتوفیکم باللیل (معالم، درمنثور) وما قیل فی الدر المنثورعن وهب او ابن اسحاق ان اللّٰه توفاه سبع ساعات او ساعات ثلث من نهار ثم رفعه اللّٰه افتراء وبهتان لیس الازعم النصاری (روح المعانی) عن ابن عباس ممیتک قال ابن رحیم لم یسمع علی بن طلحة التفسیر عن ابن عباس وله اشیاء منکرات (میزان)بین علی وابن عباس مجاهد لم یسمعه منه (تهذیب التهذیب) ارسل علی عن ابن عباس ولم یره (تقریب) قال البخاری ما ادخلت فی کتابی الا ماصح المراد منه الاحادیث السنة دون التعالیق والاثار الموقوفة علی الصحابة ومن بعدهم والاحادیث المترجم بها ونحو ذلک(فتح المغیث) قال القرطبی ان اللّٰه رفعه من غیر وفات ولانوم وهو اختیار الطبری وابن عباس(روح المعانی) فرد ما قیل ان الکرمانی قال ممتیک عند ابن عباس(عمدة القاری ۵۳) الصحیح رفع عیسی علی السماء من غیر وفات کما رجحه اکثر المفسرین واختاره ابن جریر (ابوالسعود) اتفق اصحاب الاخبار والتفاسیر علی رفع ببدنه حیا انما اختلفوا فی انه مات قبل الرفع اونام (تلخیص الحبیر)قد تواترت الاخبار بنزول عیسٰی حیا جسما اوضح ذلک الشوکانی فی مولف مستقل وصحح هذا القول الطبری (فتح البیان) اجمع الامة علی ما تضمنه الحدیث المتواتر من ان عیسٰی فی السماء وانه ینزل فی اخر الزمان (بحر محیط)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

الاجماع علی انه حیّ فی السماء (وجیز) الدلیل علی نزول عیسی قوله﴿ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ﴾ (یواقیت) القول الصحیح بانه رفع وهوحیّ (ارشاد الساری) ان اللّٰه رفعه وهو حی فی السماء الرابعة (فتوحات مکیة) فاندفع ما قیل ان الشیخ قائل بوفاته الانه قال اتصل روحه عند المفارقة عن العالم السفلی بالعالم العلوی (تفسیر ۱،۶۲۰) فلما توفیتنی رفعتنی الی السماء واخذتنی وافیا وما قیل انه رفعه بعد الوفاة فلیس بشیء (فتح البیان) قبضنی بالرفع الی السماء کما یقال توفیت ماله اذا قبضته. روی هذا عن الحسن وعلیه الجمهور وعن الجبائی امتنی وادعی انه رفعه بعد موته وعلیه النصاری (روح المعانی) فلما رفعتنی فالمراد به وفاة الرفع (خازن) توفیتنی بالرفع الی السماء کقوله﴿اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ﴾ فان التوفی اخذ الشیء وافیا (ابو سعود) مراد وفاة الرفع الی السماء (رازی) ذهب الجمهور فلما توفیتنی اذا کان یوم القیمة وقیل هذا القول عند رفعه الی السماء الاولی والاول اولی (فتح البیان) فما قال المرزا فی ازالته انهم لا یستحیون اذا یجعلون الماضی بمعنی المضارع مع اذ. اذ یجعله مختصا بالماضی. فمردود اذ قد یفید الظرفیة کقوله تعالیٰ ﴿وَلَوْ تَرٰی اِذْ وُقِفُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ﴾ وقال ابن کثیر روی ابن عساکر عن موسی الاشعری قال" قال رسول اللّٰه اذا کان یوم القیمة یدعی بعیسی فیکون نعمة ثم یقول عانت قلت للناس لایة حکی ابن اسحاق عن قتاده عن الحسن ان الضمیر فی قوله انه علم للساعة لعیسی فان السیاق فی ذکره کذا عن مجاهد وابی هریرة وابن عباس وابی العالیة وابی مالک وعکرمة والحسن وقتاده وضحاک

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

وغيرهم (ابن كثير) وانه اى خروج عيسى قبل القيمة خرجه الحاكم وابن مردوية عن على و ابى هريرة مرفوعا (فتح البيان، معالم، كشاف، وغيرهم من التفاسير) المقربين اشارة الى الرفعه الى السماء(ابو سعود)فيه تنبيه علو مرتبة وانه رفعه على السماء (فتح البيان) كونه من المقربين رفع الى السماء وصحبة الملائكة (كشاف) كان اختصاصه عن سائر البشر بالولادة عن غير اب وبالعلم بالمغيبات وبالرفع الى السماء (رازی) قد اجتمعت الامة على نزول لم يخالفه احد من اهل الشريعة سوى الفلاسفة الملاحدة ممن لا يعتد بخلافه وليس ينزل بشريعة مستقلة عند النزول وان كانت النبوة قائمة به (سفارينى) من قال ان بعد محمد نبيا غير عيسٰى فانه لايختلف اثنان فى تكفيره (ابن حزم فى فصله، ١٦٩/٣، ١٨٠/٣، ٢٥٥/٣، ٢٤٠/٢) فاندفع ما قيل ان ابن حزم قائل بوفاته (حاشية جلالين) ورد ما فهم من قوله ان النبى رأى الانبياء روحا روحا ليلة المعراج (فصل ٤٨/١) بينا الناس قياما يستمعون لاقامة الصلوة فتغشاها فاذا عيسٰى قد نزل (الامام مالک فى العتبية) فرد ما قيل انه قال بموته (مجمع البحار) وكذالک رفع الروح عيسى المرتضى حقا عليه جاء فى القرآن فرد ما قيل انه قائل بوفاته اذ قال انما استقرت ارواحهم بعد مفارقة البدن (زادالمعاد) وقال اما ما يذكر عن المسيح انه رفع وله ثلاث وثلاثون سنة فهوقول النصارى (زادالمعاد) الاحاديث الواردة فى نزوله متواترة (كتاب الاذاعة للشوكانى) لو كان موسى و عيسىٰ حيين (اى فى الارض) لكانا من اتباعه واذا نزل عيسٰى فانما يحكم بشريعة محمد ﷺ (مدارج السالكين لابن قيم) وجاعل الذين اتبعوک سيظهر غلبة المسلمين على النصارى عند

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نزول المسیح (الجواب الصحیح لابن تیمیة) عن کعب اذ سمعوا اصوتا فی الغلس اذا بعیسی وتقام الصلوة فیرجع الامام ویقوله عیسی تقدم فلک اقیمت الصلوة ثم یکون امام المسلمین بعد (مرقاة) فلما توفیتنی التوفی هوالرفع (تفسیر مظهری) ان عیسی یاتی علیه الفناء (ابن هشام).

انصاری مصر والشام لا یقولون بصلبه بل یقولون برفعه بجسده وان نزول من اشراط الساعة (الجواب) نصاری سوریا اقربهم الی العلم بالصلب واهل مصرکک فشهادتهم احق بالقبوله. وانکرمعهم تسع منهم(الفارق) ان بطریق القسطنطینة فوطس نقل عن کتاب سیر الحواریین ان عیسی لم یصلب بل انما صلب مکانه (چراغ علی) انما الصلب من مخترعات بولس واتباعه الذین لم یروا المسیح (دی یونس)کان اصل العبارة فی سفیر دانیال ان المسیح یقع السعی فی قتله ولا یقع فحرفوها ان المسیح یقتل (عقیدة السلام)عاش عیسٰی خمسا وعشرین سنة و مائة ای قبل الرفع (ما ثبت بالسنة) ومن قال ان عیسی ینزل بروزا وهو مردود (اقتباس الانوار)

نواب صدیق الحسن کے ذمہ وفات مسیح کا قول لگایا گیا ہے کیونکہ آپ نے حدیث ’’عاش مائة وعشرین سنة‘‘نقل کی ہے حالانکہ انہوں نے اس حدیث کو عند الرفع عمر عیسٰی پر دلیل بیان کی ہے اور اپنی کتاب ’’حجج الکرامة‘‘ میں نزول مسیح کا مستقل ذکر کیا ہے اور ترجمان القرآن تفسیر ابن کثیر کا ترجمہ ہے۔ اس میں ’’مات الانبیاء کلهم‘‘ اگر مذکور ہے تو حضرت عیسٰی کا اس میں نام نہیں ہے۔ علی الہجویری معروف داتا گنج بخش کے ذمہ بہتان لگایا گیا ہے کہ آپ نے ’’کشف المحجوب‘‘ میں وفات مسیح کا قول کیا ہے حالانکہ اس میں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

صرف اتنا مذکور ہے کہ حضور شب معراج میں حضرت مسیح کو دوسرے انبیاء کی صف میں ملے تھے۔ اب اتنی بات سے یہ سمجھ لینا کہ دوسروں کی طرح وہ بھی وفات پا چکے تھے کمال خوش فہمی ہوگی۔ تفسیر محمدی منزل اول میں یہ لفظ مذکور ہیں ''موت عیسیٰ نوں'' ہوئی۔ مگر اس نے کسی کا قول نقل کیا ہے، اپنا مذہب بیان نہیں کیا۔ لطائف القرآن میں مذکور ہے'' **وجب نزوله ببدن اخر**'' اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ تناسخ کے طریق مرزا صاحب میں حضرت مسیح جنم لیں گے، بلکہ یہ مراد ہے کہ ان کا نزول جسم ملکوتی میں ہوگا اور یہ قول خلاف عقیدہ اسلام ہے۔ امام قسطلانی نے ''**عاش اربعين سنة**'' روایت کیا ہے۔ ''زرقانی'' نے قول نصاریٰ تینتیس (۳۳) سال عمر بیان کی ہے۔ اصابہ مستدرک اور حاشیہ جلالین میں ایک سو بیس (۱۲۰) سال کی عمر مذکور ہوئی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی یوں منقول ہے مگر یہ تمام اختلافات عمر عند الرفع میں ہیں۔ آپ کی تمام عمر کسی نے نہیں بتائی۔ تفسیر التوضیح المجید میں اگر لفظ ﴿ **تُوَفّي** ﴾ کا معنی موت کیا ہے تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس مفسر نے وفات مسیح کا قول بھی کتاب اللہ سے کیا ہے۔ حضرت خواجہ محمد پارسا نے اگر حدیث ''**لو كان موسىٰ وعيسىٰ**'' ذکر کی ہے تو ان کو دھوکہ لگا ہوا ہے ورنہ یہ ابن قیم کا قول ہے، حدیث نہیں ہے کما مر۔ خاقانی کہا ہے کہ کجا عیسیٰ مریم کہ مردہ زندہ میکرد ے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اب دنیا میں نہیں ہے اور یہ مطلب نہیں ہے کہ آسمان پر بھی زندہ نہیں ہے۔ میبذی شارح دیوان کا قول ہے کہ روح عیسیٰ در مہدی بروز کند و نزول عیسیٰ مراد از ہمیں بروز است۔ یہ عبارت مرزائیوں کو سخت مشکلات میں ڈالتی ہے کیونکہ مرزا صاحب نے دعاوی میں **لا مهدى الا عيسى**، کہہ کر مہدی کا انکار کیا ہے اور اس عبارت میں عیسیٰ کا انکار کیا ہے ورنہ ہمارے نزدیک یہ قول مردود ہے کیونکہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ احمد مقری مالکی کا قول ہے کہ **انما كان الامام منا لئلا يخالف قوله** ﷺ **لا**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نبی بعدی (لمحہ الطیب) اس کا مطلب یہ ہے کہ امام مہدی امت محمدیہ میں پیدا ہوں گے اور نبی ہونے کا دعویٰ نہ کریں گے۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے مہدی ہوکر مسیحیت کے پیرایہ میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ فقیہ ابواللیث سمرقندی نے ''بستان ص ر ۳۳۵'' میں آپ کی عمر تین سو تینتیس (۳۳۳) روایت کی ہے۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ آپ نے یہ ساری عمر گزاری بھی ہے۔ اس لئے اس قول سے وفات مسیح پر استدلال قائم کرنا صحیح نہیں ہے۔ سید مظہر حسن سہارنپوری التہذیب الحسین میں لکھتے ہیں کہ حضور نے شب معراج میں انبیاء کی روحیں دیکھی تھیں۔ مگر یہ نہیں تصریح کی کہ حضرت عیسیٰ کو بھی روحانی حالت میں دیکھا تھا۔ حالانکہ وہ تو پہلے ہی روح کہلاتے تھے۔ اسلئے وفات کا الزام سید صاحب پر نہیں لگ سکتا مولوی غلام حیدر اور علمی نے خطبات الجمعہ میں کہا ہے کہ عیسیٰ کہاں، ہارون کہاں اور ہم بھی کہتے ہیں کہ عیسیٰ کہاں، کیا اس سے وفات مسیح ثابت ہوگی؟

مولوی محمد جان لکھتے ہیں۔ شعر

سنو یارو جویں اگلے سدھارے نہ مڑ کے ول ساڈے مڑ کے آئے

یعنی جو مر گئے ہیں وہ نہیں مڑے مگر حضرت مسیح نہیں مرے۔ مولوی غلام رسول کا قول ہے ''گئے سب چھوڑ یہ فانی اگر دانا و نادان ہے۔'' فقیر اللہ صحاف کا قول ہے ع

از اولیاؤ اتقیا واز اصفیا وانبیاء رفتند ازیں دارالفناء انا الیہ راجعون

خطبات حنفیہ میں ہے کہ آدم سے لیکر اب تک ع

جس قدر پیدا ہوئے دخت وپدر جب کر چکے عمریں بسر ہوکر فنا جاتے رہے

ان اقوال کا مطلب یہ ہے کہ عام طور پر یہی حال ہے کہ لوگ مر گئے ہیں۔ سرسید نے اگرچہ ''وفات مسیح'' کا قول کیا ہے تو وہ مرزائیوں کا دادا ہے، ورنہ اہل سنت والجماعت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ قاضی غلام محی الدین امام بٹالر نے مسیح کی عمر اگر ایک

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سو تیس (۱۳۰) سال لکھی ہے تو عندالرفع مراد ہوگی ورنہ اس کا قول حجت شرعی نہیں ہے۔ اسی طرح یوں کہنا بھی بے فائدہ ہے کہ مولوی ان شاء اللہ ایڈیٹر وطن نے ﴿**مُتَوَفِّیکَ**﴾ کا معنی **ممیتک** کیا ہے۔ یا سید رشید رضا نے رسالہ منار میں لکھا ہے کہ **التوفی معناہ الموت حقیقۃ اذ ھو المتبادر**۔ یا ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار نے لکھا ہے کہ مسیح نے موت کا پیالہ پی لیا ہے۔ یا ایڈیٹر المنیر غلام حسین کا قول ہے کہ تمام انبیاء مر گئے ہیں۔ (نومبر ۱۲ء) یا شجاع اللہ ایڈیٹر رسالہ الملۃ میں لکھا ہے کہ **وفات الانبیاء کلھم حق**، یا ابو الکلام نے کہا ہے کہ وفات مسیح کا قول حق ہے۔ (پیغام صلح ۲۳ء) یا مولوی چراغ علی و خرم علی نے کہا ہے کہ وفات مسیح ہو چکی ہے۔ وغیرہ وغیرہ ایسے اقوال ہیں کہ جو اسلامی حیثیت سے حجت شرعی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ صراحتہ اجماع امت، قرآن وحدیث اور تحقیق اسلام کے خلاف ہیں اسی طرح اگر مولوی عبدالسمیع رام پوری نے ''انوار ساطعہ'' میں لکھا ہے کہ روح عیسیٰ اور روح ادریس نے آسمان پر دو ہزار سال کی مسافت طے کی ہے، تو اس کا مطلب یوں ہے کہ وہ دونوں ابھی تک زندہ ہیں ورنہ مردوں کی روحوں کی رفتار کا ذکر کبھی کسی نے نہیں کیا۔

یہ بھی لکھا گیا ہے کہ **ثبت اجتماع ارواح الانبیاء فی البیت المقدس وایضا قال انزلت ارواح الانبیاء الی البیت المقدس لیلۃ المعراج** اور حضرت عیسیٰ خود روح تھے تو پھر یہ قول حیات مسیح کے خلاف نہ ہوا۔ مصنف التاویل الحکم شرح متشابہ خصوص الحکم میں مذکور ہے کہ **فالمسیح میت کما فی التوراۃ**، مگر یہ مذکور نہیں ہے کہ **المسیح مات** اسی طرح ''اسبغول کچھ نہ پھول'' کے مطابق باقی اقوال بھی رہنے دو ان سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

اخیر میں مرزا صاحب کا قول نقل کیا جاتا ہے کہ جس میں انہوں نے جب وہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلمان تھے، اقرار کیا ہے کہ ''حیات مسیح کا قول صحیح ہے۔''اور خلیفہ نورالدین نے بھی اس کی تائید کی ہے۔ ﴿اِذْ قَالَ اللّٰهُ یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ﴾ خدا نے فرمایا ہے کہ ''اے عیسیٰ میں لینے والا ہوں اور بلند کرنے والا ہوں اپنی طرف''۔ (تصدیق براہین احمدیہ ص/۵۸ از طرف نورالدین بھیروی) ﴿اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ﴾ میں تجھے پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھا لوں گا۔ (براہین، ص/۵۱۹) اے عیسیٰ میں تجھے کامل اجر بخشوں گا۔ یا وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھا لوں گا۔ (براہین ص/۵۵۷) پھر براہین ص/۳۶۱ میں لکھتے ہیں کہ ''حضرت مسیح نے کہا تھا کہ میرے بعد ایک دوسرا آنے والا ہے وہ سب باتیں کھول دے گا اور علم دین کو بمرتبہ کمال پہنچا دے گا۔ سو حضرت مسیح انجیل کو ناقص کی ناقص ہی چھوڑ کر آسمان میں جا بیٹھے''۔ براہین، ص/۳۶۹ میں ہے کہ مسیح ایسے ایسے دکھ اٹھا کر باقرار عیسائیوں کے مر گیا۔ اور براہین ص/۴۹۹ میں لکھتے ہیں کہ ﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی﴾ جسمانی اور سیاست کے طور پر حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے، قرآن کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع اطراف و آفاق میں پھیل جائے گا۔ ''توضیح المرام'' ص/۳ میں لکھا ہے کہ اب ہم صفائی کے ساتھ بیان کرنے کیلئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے۔ وہ دو نبی ہیں **ایک** یوحنا جن کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے اور **دوسرے** مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔ اب مرزائی بتائیں کہ ان تصریحات کے ہوتے ہوئے وفات مسیح کا قول کیوں کیا جاتا ہے؟ کیا صرف اس لئے کہ مرزا صاحب نے عقیدہ بدل دیا تھا یا اس لئے کہ یہ تحقیق اسلامی تصریحات کے خلاف تھی؟ نہیں بلکہ اس لئے کہ مرزا صاحب اور خلیفہ نورالدین نے اسلام چھوڑ دیا تھا اور اپنے آپ کو فلاسفہ ملاحدہ میں شامل کر کے ایک نئے اسلام کی بنیاد ڈالی تھی جو کسی طرح بھی اہل اسلام کے نزدیک معتبر نہیں ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۹...... مباحثات مرزائیہ ...... "تَوَفّی"

ا...... **توفی** کا لفظ قرآن شریف میں ہر جگہ موت کے معنی میں استعمال ہوا ہے بالخصوص جبکہ اس کا فاعل خدا ہو، مفعول انسان اور باب تفعل ہو۔ اس اصول سے ﴿ **مُتَوَفِّیکَ** ﴾ کا معنی **ممیتک** ہوا۔

جواب: اپنی طرف سے ایسے قیود لگانا لغت کے رو سے ناجائز ہے عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ جہاں کہیں کسی لفظ کی سند محاورات عرب سے پیش کی جاتی ہے وہاں فاعل، مفعول یا باب کی تخصیص نہیں کی جاتی۔ ابھی ہم دکھائیں گے کہ صلب کے معنی میں مرزائی محاورات پیش کرتے ہیں تو کسی قسم کی ایسی خصوصیت پیش نہیں کرتے، ورنہ ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ **رَفع** کا لفظ **توفّی** کے بعد یا تو خود **توفّی** کا لفظ **رَفعْ** سے پہلے ضرور زندہ آسمان پر اٹھالے جانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اگر مرزائی اپنے دعویٰ پر انعام کا اشتہار دیتے ہیں تو ہم بھی اعلان کرتے ہیں کہ اگر ہمارے شرائط کے ماتحت **توفی یا رفع** کا معنی موت یا رفع مراتب کے معنی کہیں دکھایا جائے تو ہم بھی جو چاہیں انعام دینے کو تیار ہیں۔ اور اگر ایسی خصوصیات سے آزاد ہو کر تحقیق کرنا مقصود ہے تو یہ معاملہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ کیونکہ **توفی** کا اصل **وفاء** ہے، موت نہیں جس کا مفہوم **قبض الشي وافیاً** پورا پورا لینے کے ہیں۔ جیسے **تَوَفَّیْتُ مَالَهٗ** میں نے اس کا مال وصول کرلیا۔ **تَوَفَّیْتُ عَدَدَ الْقَوْمِ** میں نے اس کی پوری پوری مردم شماری کر ڈالی۔

شعر

ان بنی الادرد لیسوا من احد ولا توفاهم قریش فی العدد

بنی ادرد کوئی ہستی نہیں رکھتے اور نہ ہی قریش نے ان کو اپنی مردم شماری میں لیا ہے یا اس کا مفہوم نیند وغیرہ بھی ہوتا ہے جیسے **قال ابو نواس شعرا فلما توفاه رسول الکری**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وديت العينان فی الجفن "جب نیند کا قاصد آ گیا اور آنکھوں نے پلکوں کے نیچے چلنا شروع کیا۔" قال الزجاج فی قوله تعالیٰ ﴿حَتّٰی اِذَا جَاءَ تْهُمْ رُسُلُنَا یَتَوَفَّوْنَهُمْ﴾ کو جب ہمارے فرشتے کفار کو عذاب دینے آتے ہیں۔ وقیل بمعنی یسئلونهم اور یا ان سے سوال کرتے ہیں۔ اب ان مثالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ توفی کا معنی سوال، وصول، نیند، مردم شماری، وصولیت اور عذاب دینا بھی ہے۔ اب ہم مرزائی شرائط کے ماتحت بھی توفی کا معنی غیر موت دکھاتے ہیں۔

اول...... ﴿اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا﴾ کہ اللہ تعالیٰ نفسوں کو موت کے وقت قبض کر لیتا ہے۔ اور یہ معنی صحیح نہیں ہو سکتا کہ ان کو موت کے وقت مار ڈالتا ہے کیونکہ روح اور جسم میں مفارقت کا نام موت ہے۔ اب خود ایک دفعہ جدا ہونے کے وقت دوبارہ جدائی کیسے ہوگی؟

دوم...... ﴿یَتَوَفّٰکُمْ بِالَّیْلِ﴾ رات کو خدا تم کو نیند دیتا ہے نہ یہ کہ مار ڈالتا ہے۔ ورنہ ہر روز صبح لوگوں کی جائداد ورثاء میں تقسیم ہو جایا کرے اور بیوی دوسرے کے گھر چلے جائے۔

سوم...... "تاج العروس" میں ہے۔ توفاه الله: ادرکه الموت، یعنی اس کو موت آ گئی۔ یہ معنی نہیں کہ وہ مر گیا۔ اور ان دو معنوں میں فرق ہے۔

چہارم...... صحاح میں ہے کہ قبض روحه خدا نے اس کی جان کو قبض کر لیا، نہ یہ کہ اس کو مار ڈالا' کیونکہ یہ مفہوم بعد میں پیدا ہوتا ہے۔ جیسے کسرته فانکسر یعنی میں نے اسے توڑا اور توڑنے کے بعد وہ ٹوٹ گیا۔

پنجم...... مرزا صاحب نے براہین کے باب اول میں ص ۵۱۹ پر اپنے الہام لکھے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے کہا ہے یا احمدی...... ﴿اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ﴾ پھر اس کا اردو میں خود ہی ترجمہ بھی کیا ہے کہ " میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

(مرزائیوں کو) اہل اسلام پر غلبہ دوں گا۔'' ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ یہ الہام پورا ہوا یا نہیں۔ ہم تو صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اس الہام میں متکلم خدا تعالیٰ ہے اور مخاطب مرزا صاحب ہیں اور خدا نے آپ پر **توفی** کا لفظ حسب شرائط مرزائیہ استعمال کیا ہے اور مخاطب مرزا صاحب نے اپنے الہام کا خود ہی تکمیل نعمت سے ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ اب اس سے بڑھ کر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے کہ حسب شرائط مرزائیہ بھی **توفی** کا معنی ہر جگہ موت یا قبض تام یا قبض ناقص نہیں ہے اب اگر یہ عذر کیا جائے کہ براہین کے وقت مرزا صاحب حیات مسیح کے قائل تھے اور اس خیال کے دباؤ سے آپ نے معنی کر لیا تھا تو ہم کہیں گے کہ اس الہام میں حضرت مسیح کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ صرف مرزا صاحب سے باتیں ہو رہی ہیں اور آپ کو مسیح بنایا جا رہا ہے اور طرح طرح کی امنگیں پیدا کی جا رہی ہیں کہ تمہیں رفعت ہو گی اور مرزائی غیروں پر فوقیت پائیں گے۔ انہی امید افزائیوں کے مطابق **توفی** کا ترجمہ بھی تکمیل نعمت کے سوا کرنا مرزا صاحب نے پسند نہیں کیا تھا اور انہی امیدوں کی امنگ میں آپ کے قلم سے تکمیل نعمت کا وعدہ لکھا گیا، نہ اس دباؤ سے کہ اس وقت مرزا صاحب حیات مسیح کے قائل تھے۔ سوچو اور خوب غور کرو کہ مرزا صاحب کو موت کے وعدہ دینے میں کچھ خوبی ہی پیدا نہیں ہو سکتی تھی۔ کیونکہ ادھر ادھر تو غلبہ اور کامیابی کا وعدہ دیا گیا تھا اور اگر بیچ میں موت کا وعدہ بھی کیا جاتا تو سارا لطف جاتا رہتا اور کلام بے جوڑ بن جاتا۔ اخیر میں ہم یوں بھی کہتے ہیں کہ اگر بالفرض عقیدہ تبدیل ہو چکا تھا تو اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ الہامی زبان بھی غلط ہو گئی ہے۔ کیا جو کتاب منسوخ ہو جاتی ہے وہ محاورات کے رو سے **غلط** بھی ہو جاتی ہے؟ اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ تنسیخ اور چیز ہے اور تغلیط اور ہے۔ اب اگر نسخ اور **غلط** کو ہم معنی تصور کیا جائے تو اس الہامی عبارت میں ماننا پڑتا ہے کہ مرزا صاحب کا ملہم اس وقت عربی الفاظ بیجا اور غلط استعمال کرتا تھا اگر اس کو معلوم ہو جاتا کہ **توفی** سے موت کا مفہوم ہی مراد لیا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جاتا ہے تو کبھی مرزا صاحب کو توفی کا وعدہ نہ دیتا۔ بلکہ اس جگہ صاف یوں کہتا کہ یا احمدی انی مکمل نعمتی علیک میں تجھ پر اپنی نعمت مکمل کرنے والا ہوں۔ اگر چہ توفی اپنے اصلی مفہوم (موضوع لہ) میں موت کا ہم معنی نہیں ہے کیونکہ موت نفس اور جسم کے باہمی تعلق کو توڑنے کا نام ہے مگر عام محاورہ میں قرآن شریف موت کی جگہ استعمال کرتا ہے۔ تو آیت زیر بحث میں وہی معنی کیوں نہ لیا جائے گا؟

لفظ توفی کی نظیر لفظ یقین ہے۔ عام محاورات میں اس کا معنی پختہ اعتبار کا ہے۔ جیسا عین الیقین اور حق الیقین مذکور ہے مگر صرف ایک جگہ میں موت کا معنی بھی لیا گیا ہے کہ ﴿وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ﴾ تادم مرگ خدا کی عبادت کرو۔ اسی طرح توفی کا لفظ قرائن کے ماتحت گو موت کا معنی دیتا ہے مگر صرف ایک جگہ ﴿مُتَوَفِّیْکَ﴾ میں چونکہ ﴿رَافِعُکَ﴾ کے ساتھ مستعمل ہوا ہے اپنے اصلی معنی میں استعمال کیا گیا ہے اس کے نظائر اور بھی بہت ہیں۔ دیکھئے موت کے معنی میں یہ فقرے بھی استعمال ہوتے ہیں۔ انتقال ہوگیا، وصال ہوگیا، صعود ہوا، خدا کی طرف گیا، رخصت ہوگیا۔ مضی لسبیلہ، قضی نحبہ، انتقل الی رحمۃ اللہ وغیرہ اب یہ لفظ اپنے اپنے اصلی معنی کی رو سے موت کے معنی میں استعمال نہیں ہو سکتے مگر لازمی معنی عام محاورات میں مردہ کے بارے میں اس کا معنی موت ہی لیا جاتا ہے۔ مگر جب کسی خاص موقعہ میں زندہ پر استعمال کئے جائیں تو وہاں موت کا معنی سمجھنا بیوقوفی ہوگا۔ مثلاً ہم اپنے مہمان کے متعلق یوں کہتے ہیں کہ یہاں سے رخصت ہوگیا۔ دوست ملے تو کہیں گے کہ وصال یا وصل محبوب ہوگیا ہے۔ پٹواری تبدیل ہوتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہ منتقل ہوگیا ہے اور انتقال اراضی میں بھی یہی لفظ مستعمل ہے بہر حال ایسے مشتبہ الفاظ کے استعمال میں پہلے فیصلہ ہونا ضروری ہے کہ آیا وہ انسان زندہ ہے یا مر چکا ہے اس کے بعد توفی وغیرہ کا استعمال صحیح ہوگا۔ ورنہ اگر غور سے دیکھا جائے تو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

توفی وغیرہ کے لفظ سے نہ زندگی ثابت ہو سکتی ہے اور نہ موت۔ اس کی نظیر **کشف عن ساق** ہے اس کا معنی پنڈلی سے کپڑا ہٹانا مراد ہوگا' کہ جب کسی نے واقعی پاؤں ننگے کئے ہوں گے اور کمال ہوشیاری یا کمال تشدد کا مفہوم سمجھا جائے گا۔ جب کہ کسی نے محنت سے یا تشدد سے کام لینا شروع کیا ہو اور اس وقت پاؤں کا ننگا کرنا یا ڈھانپے رکھنا ملحوظ نہیں ہوتا۔ اور جب تک کسی خاص موقعہ کی تعیین نہ ہو لے **کشف ساق** کا استعمال جائز نہیں ہے، ورنہ یہ لفظ اپنے معنی میں مشتبہ رہے گا۔ ایسے الفاظ کے لفظی معنی یا موضوع لہ مطابقی کو حقیقت کہتے ہیں۔ اور دوسرے معنی کو محاورہ یا مجازی یا کنایہ کہتے ہیں۔ حقیت اور کنایہ کا ایک ہی طرح استعمال کرنا غلط ہوگا۔

۲......یقین کا معنی آیت پیش کردہ میں بھی پختہ علم کے ہو سکتے ہیں۔ اور معنی یوں ہو سکتا ہے کہ خدا کی عبادت یہاں تک کرو کہ درجہ غیب سے اور مرتبہ شک سے نکل کر درجہ یقین اور مشاہدہ تک پہنچ جاؤ۔

(ج) ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہاں یقین کا معنی موت ہی استعمال ہوا ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ یقین بمعنی موت عموماً لیا گیا ہے کیونکہ ایک معنی مراد لینا دوسرے کی نفی نہیں ہوا کرتا بہرحال لفظ **توفی** سے وفات مسیح ثابت کرنا خلاف محاورہ ہے۔

۳......﴿**مُتَوَفِّیکَ**﴾ اس میں اگر وفات مراد نہ ہو تو اس پر یہ اعتراض پڑتا ہے کہ یہود ونصاریٰ قیامت سے پہلے ختم ہو جائیں گے، کیونکہ احادیث کی رو سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کے عہد حکومت میں اسلام ہی اسلام ہوگا کوئی دوسرا مذہب دنیا میں نہ رہے گا۔ حالانکہ قرآن شریف میں صاف مذکور ہے ﴿**اَلْقَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ**﴾ ہم نے قیامت تک یہود ونصاریٰ کے درمیان بغض وعداوت ڈال رکھی ہے اور جب ان کا وجود ہی نہ رہے گا تو ان کا بغض اور عداوت قیامت تک کیسے متصور ہو سکتا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے؟

جواب: یہود و نصاریٰ قومی نام ہیں جس طرح بنی اوس اور بنی خزرج قومی نام تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد بھی عہد مسیح میں وہ یہود و نصاریٰ ہی کہلائیں گے۔ اور ان میں بنی امیہ اور بنی ہاشم کی طرح قیامت تک بغض وعناد قائم رہے گا۔ اگر یہ نام مذہبی تصور کئے جائیں تو پھر یوں مطلب ہوگا کہ یہود و نصاریٰ میں عداوت وبغض کی شقاوت قیامت تک قائم رہے گی۔ اگرچہ اسلام قبول کرنے سے وہ مسلمان ہی کہلائیں گے۔

۴...... اسلام میں تو محبت اور الفت کی تعلیم ہے تو پھر بغض وعناد کیسا؟

جواب: لاہوری اور قادیانی دونوں مسلمان تو بنتے ہیں، مگر آپس میں یہود و نصاریٰ کی طرح اندر ہی اندر چھریاں چلتی رہتی ہیں۔ موجودہ اقوام اسلام میں بھی جس اتفاق واتحاد کی توقع کی جارہی ہے وہ کہیں نہیں ملتا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ گو کمال اسلام کے وقت یہ نقص رفع ہوجائے مگر ناقص الایمان مسلمانوں میں ایسے نقائص کا موجود رہنا ناممکن نہیں ہے۔ برادران یوسف ایک مذہب کے پیرو تھے مگر انہوں نے حضرت یوسف سے جو کچھ کیا خود ظاہر ہے۔ ایک مرزائی کی تحقیق ہے کہ ﴿ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴾ وغیرہ الفاظ سے یہ مراد ہوا کرتا ہے کہ یہ معاملہ دیر تک رہے گا تو ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کا بغض بھی دیر تک رہنا مراد ہے، بالخصوص قیامت تک رہنا مطلوب نہیں ہے یا بقول بعض المحققین یہ مراد ہے کہ گو یہود و نصاریٰ برائے نام حکومت عیسوی میں مسلمان تو ہوجائیں گے مگر چند اہل کتاب پھر بھی اپنے مذہب پر ذلت کی حالت میں قائم رہیں گے۔ تو بحکم للاکثر حکم الکل یوں کہا گیا ہے کہ اس وقت اسلام ہی اسلام رہے گا۔ اور باقی مذہب مٹ جائیں گے۔

۵...... دعویٰ کیسے ہوسکتا ہے کہ **عند النزول** سب یہود و نصاریٰ آپ پر ایمان لے آئیں گے حالانکہ احادیث کی رو سے دجال (یہودی) کے ماتحت ستر ہزار یہودی مسلح لشکر جرار بن

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کر حضرت مسیح سے برسرِ پیکار ہو جائیں گے۔

جواب: اسے رہنے دیجئے، پہلے آپ مرزا صاحب کی ناکامی سن لیجئے۔ ''سیرت مسیح'' کے ص ر۵۵ پر لکھا ہے کہ مرزا صاحب کا ارادہ تھا کہ ہر ایک ملک میں عربی زبان مروجہ ملکی زبان کی طرح ہو جائے اور یہ وہ ارادہ تھا کہ جس کے پورے ہونے کے بغیر اسلام اپنی جڑوں پر قائم نہیں رہ سکتا۔ مگر مرزا صاحب مر گئے اسلام کو قائم نہ کیا۔ ''ازالۃ الاوہام، ص ر۷۷۳'' میں لکھتے ہیں کہ میں صاف صاف بیان کرنے سے نہیں رک سکتا کہ تفسیر شائع کرنا میرا کام ہے، دوسرے سے ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ اب مرزا صاحب کی کوئی مطبوعہ تفسیر موجود نہیں سوائے اس کے کہ انہوں نے جابجا تحریفی اقوال اپنی تصانیف میں بقول مرزا صاحب طاعون کے سیاہ پودوں کی طرح پھیلا دیئے ہیں۔ ورنہ مرزا محمود بھی اس ارادہ کو پورا نہیں کر سکے۔ لاہوریوں نے گالیوں اور تحریفات سے بھری ہوئی تفسیر شائع کی ہے جس کے متعلق کچھ مرزائی کہتے ہیں کہ ''جب یہ بنی اسرائیل دمشق قادیان سے نکلے تھے تو ان کے سامری نے مرزا صاحب کے زیورات تفسیری چورا لئے تھے جن کو بعد میں تفسیری عجل کی صورت میں گویا کر دکھلایا تھا۔'' اخبار بدر ۹ر جولائی ۱۹۰۰ء میں مرزا صاحب نے شائع کیا تھا کہ ''میرا کام کہ جس کے لئے میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور تثلیث کی جگہ توحید پھیلاؤں۔ حضور کی جلالیت دنیا پر ظاہر کروں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں۔ اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے۔ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے وہ کام کر دکھلایا جو مسیح یا مہدی نے کرنا تھا تو میں سچا ہوں۔ اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ ہیں کہ میں جھوٹا ہوں''۔ اس پیشینگوئی کا ایک حرف بھی واقعات کی رو سے سچا نہیں نکلا۔ مگر ''الفضل'' ۷ر مئی ۱۹۲۹ء میں اس کو سینما کی تصویری تماشا گاہ میں یوں جلوہ گر بنایا ہے کہ آپ کی باطل شکن صدا نے گمراہی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے قلعوں کو مسمار کر دیا ہے، کفر اپنے ساز و سامان کے ساتھ زندہ درگور ہو گیا ہے۔ مگر حقیقت شناس نگاہیں کب ایسی لفاظی سے مرزائی نبوت کی تصدیق کرنے میں دھوکا کھا سکتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب ''براہین احمدیہ'' کو پورا نہیں کر سکے بھلا دوسرے ارادے کب پورے ہو سکتے ہیں مگر مریدوں کی چالاکی قابل تحسین ہے، کہ اس سرمایہ حقانیت کے ساتھ حضرت مسیح کے عہد حکومت پر اعتراض کرتے ہیں کہ ستر ہزار یہودی اور دجال تو یہودی ہی رہ کر مارے جائیں گے اور اتنا نہیں سوچتے کہ جہاں یہ لکھا ہوا ہے کہ تمام اہل کتاب ایمان لائیں گے وہیں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ آپ یہود کو تہ تیغ بھی کریں گے۔ اب آیت وحدیث کو ملا کر ایماندار آدمی سمجھ سکتا ہے کہ پہلے لڑائی مسلمانوں سے چھڑی ہوئی ہوگی جس کا خاتمہ حضرت مسیح علیہ السلام کریں گے اور اپنی عہد حکومت میں **لایقبل الا الاسلام** اسلام ہی کو منظور فرمادیں گے۔ جزیہ یا تاوان وغیرہ اہل کتاب سے منظور نہ کریں گے تب تمام اہل کتاب مسلمان ہو جائیں گے۔ اور تمام ایمان اہل کتاب کا وقوع وفات مسیح سے پہلے ہونا ضروری ہے۔ آغاز حکومت کے وقت ضروری نہیں ہے۔ ﴿**قَبْلَ مَوْتِهٖ**﴾ کو مکرر مطالعہ کیجئے گا اور یہ بھی مطالعہ کیجئے کہ حضرت ابن عباس کی روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ جو اہل کتاب اب مرتے ہیں ان سے **عند النزع** جبراً ایمان قبول کرایا جاتا ہے۔

۲...... ﴿**مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ**﴾ میں رفعت منزلت مراد ہے رفعت جسمانی مراد نہیں ہے جیسا کہ **رفعته الى السلطان** میں نے اس کو بادشاہ کا مقرب بنادیا۔ **یرفعک اللّٰہ یا عم** (کنز، ج ۷) **اذا تواضع العبد یرفعه اللّٰہ الی السماء السابعة** (کنز، ج ۲) **ان اللّٰہ یرفع بھذا القران اقواما ویضع اخرین** (کنز، ج ۲) **التواضع لایزید العبد الارفعة فتواضعوا یرفعکم اللّٰہ** (کنز، ج ۲) اور یوں بھی دعا پڑھی جاتی ہے کہ **اللّٰھم ارحمنی واھدنی وارزقنی وارفعنی** لسان العرب میں ہے کہ **الرفع عند الوضع**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ومن اسماء اللّٰہ تعالٰی الرافع الذی یرفع المومن بالاسعاد واولیاءہ بالتقرب اورقرآن شریف میں ہے ﴿ یَرْفَعُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ﴾ (المجادلہ) ﴿ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ ﴾ (النور) ﴿ خَافِضَۃٌ رَّافِعَۃٌ ﴾ (الواقعہ)

جواب: رفع کا لفظ جسم کے متعلق بھی قرآن شریف میں مذکور ہے جیسے ﴿ رَفَعَ اَبَوَیْہِ عَلَی الْعَرْشِ ﴾ (یوسف) ﴿ سُرُرٌ مَّرْفُوْعَۃٌ ﴾ (غاشیہ) ﴿ رَفَعْنٰہُ مَکَانًا عَلِیًّا ﴾ (مریم)

"رفع النبی وامتہ الی السماء" (بخاری، مشکوۃ) "من رفع حجرا من الطریق کتبت لہ حسنۃ" (طبرانی) "رفعت زینب الصبی الی رسول اللّٰہ" (مشکوۃ کتاب الجنائز) علامہ سیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں کہ جو لوگ آسمان پر بجسم عنصری اٹھائے گئے ہیں۔ ان کے متعلق ایک روایت یوں ہے کہ "امام یافعی کفایۃ المعتقدین" میں شیخ عمر بن الفارض سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ایک ولی کے جنازہ پر حاضر ہوئے اور جب ہم جنازہ پڑھ نکلے تو فضائے آسمان سبز پرندوں سے بھر گیا۔ اور ایک بڑے پرندے نے لاش کو منہ میں لے کر اوپر کو پرواز کیا۔ پھر ایک آدمی ہوا سے نازل ہو کر کہنے لگا کہ کچھ تعجب نہیں ہے کیونکہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے حواصل میں ہوا کرتی ہیں۔

دوسری روایت ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم سے کی ہے "بنی اسرائیل میں ایک کنارہ کش فقیر تھا قحط کے وقت لوگ اس سے امداد اور اعانت طلب کرتے تھے جب وہ مر گیا تو اس کی تجہیز و تکفین کی گئی۔ تو آسمان سے ایک تخت اترا۔ جس پر ایک آدمی نے اس کو رکھ دیا اور تخت آسمان کو اڑ گیا۔ اور دیکھتے ہی غائب ہو گیا۔"

تیسری روایت یوں ہے کہ "حضرت ابوبکر صدیق کے غلام عامر بن فہیرہ مقام "بیر معونہ" پر شہید ہوئے اس موقع پر عمرو بن امیہ ضمری کہتا ہے کہ ان کی لاش آسمان کو چلی گئی جس کو دیکھ کر ضحاک بن سفیان کلابی مسلمان ہو گیا اور حضور کی طرف یہ واقعہ لکھ کر روانہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ فرشتوں نے اس کا جسم ڈھانپ لیا تھا اور ملاء اعلیٰ (جنت) میں اٹھا لئے گئے تھے''۔ (رواہ ابو نعیم و البیہقی فی دلائل النبوۃ و ابن سعد و الحاکم)

چوتھی روایت یوں ہے'' کہ حضرت طلحہ کو جب احد کی لڑائی میں انگلی کے زخم سے تکلیف ہوئی۔ تو آپ نے کہا ہائے (حس) حضور نے فرمایا کہ اگر تم بسم اللہ کہتے تو تم کو خدا تعالیٰ آسمان پر اٹھا لیتا۔ لوگ دیکھتے اور تم عین وسط آسمان پہنچ جاتے''۔

(رواہ النسائی و البیہقی و الطبرانی عن جابر و غیرہ)

پانچویں روایت یوں ہے کہ ابونعیم مجدد وقت نے رفع جسمانی کے متعلق یوں لکھا ہے کہ اگر یوں سوال کیا جائے کہ حضرت مسیح کیسے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر مرفوع کئے گئے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ خود امت محمدیہ میں چند ایک ایسے بھی ہیں جو آسمان پر بجسم عنصری اٹھائے گئے ہیں تو پھر خود حضور جسم عنصری کے ساتھ کیسے نہ جا سکے تھے؟ پھر ان کے نام لکھتے ہیں، عامر بن فہیرہ، حبیب بن عدی اور علاء بن الحضرمی وغیرہ ان روایات کے علاوہ مطلق رفع جسمانی کا ثبوت رفع یدین کا مسئلہ بھی ہے کہ جس میں رفعت و منزلت مراد نہیں ہے کہ بلکہ خود جسمانی ہاتھ کو جسمانی کان تک اٹھانا مراد ہے۔ اب یہ کہنا کہ **رفع** سے مراد **رفع** منزلت ہی ہوا کرتا ہے، غلط ہے۔ بلکہ صحیح یوں ہے کہ اپنے اپنے موقعہ پر دونوں استعمال صحیح ہیں اور جس استعمال کے قرائن موجود ہوں گے وہی معنی مراد ہوگا۔ جیسے کہ **توفی** اور **رفع** کا ایک جگہ عطف کے ساتھ خاص طرز پر بیان ہونا ایک دوسرے کو استعمال میں لا رہا ہے کہ **توفی** سے مراد قبض جسمانی ہے اور رفع سے مراد رفع جسمانی۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح علیہ السلام کو تو رفع منزلت، اور تقرب الٰہی پہلے ہی حاصل تھا تو پھر اس آیت میں وعدہ دینا کہ آپ کو رفع منزلت اور تقرب عنایت ہوگا کیا معنی رکھتا ہے؟ کیا آپ پہلے **رفیع المنزلۃ عند اللہ** نہ تھے یا آپ کو **تقرب الی اللہ** حاصل نہ تھا؟ اور اگر یہ مراد ہو کہ لوگوں کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سامنے آپ کو تقرب اور رفع منزلت حاصل ہوگا۔ اور وہ بدنامی جو یہودی دے رہے تھے اس سے نجات ہوگی۔ تو واقعات اس کی تائید نہیں کرتے کیونکہ نزول قرآن تک اور بعد میں یہودی آپ کو **متقرب الی اللہ** اور رفیع الدرجہ نہیں سمجھتے اور واقعہ صلیب کے وقت بھی جو لوگ حاضر تھے اور یقین کرتے تھے کہ انہوں نے صلیب پر مجرمانہ حیثیت سے حضرت مسیح کو قتل کیا تھا اور کسی قسم کی رفعت منزلت ان کے دلوں میں حاصل نہ ہوئی تھی۔ اور اگر اس سے مراد یوں ہو کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک رفعت منزلت ہوگئی تھی تو اس کو وعدہ کے پیرایہ میں ظاہر کرنا بے فائدہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس امر مخفی پر جب لوگوں کو اطلاع ہی نہیں تھی تو ایسے رفعت سے بظاہر کیا فائدہ ہوا۔ اب ہم **حیات الانبیاء** کی وہ تصریحات لکھتے ہیں۔ جو مرزائیوں کو بھی تسلیم ہیں۔

اول: الیواقیت والجواہر، ص ۱۸۹، میں مذکور ہے کہ الیاس اور خضر **علیہما السلام** حضور کی شریعت پر عمل پیرا ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ بھی **بعد النزول** شریعت محمدی کے تابع ہوں گے۔

دوم: مجمع البحار، جلد اول، ص ۳۵۰، میں مذکور ہے کہ حضرت خضر کا نام بلیا ہے اور کنیت ابوالعباس۔ کہتے ہیں کہ ابراہیم کے عہد میں آپ پیدا ہوئے تھے **(وھو حی موجود الیوم علی الاکثر)** وہ اکثر اہل اسلام کے نزدیک زندہ اور اب بھی موجود ہیں اور صوفیائے کرام اور صلحائے امت کا اس پر اتفاق ہے اور آپ سے ان کی ملاقات کی حکایات بھی مروی اور مشہور ہیں۔

سوم: ''توضیح المرام، ص ۳'' میں مذکور ہے کہ اسی جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا صرف دو نبیوں کیلئے مخصوص کیا گیا ہے ایک ادریس اور دوسرے حضرت مسیح۔ **(انتھی بمفھومہ)**

چہارم: ''ازالہ الاوہام، ص ۴۸۰'' میں حکیم نورالدین کا خط لکھا ہوا ہے جس میں آپ یوں رقم طراز ہیں کہ جب حضرت موسیٰ نے **انا اعلم** (میں بڑا عالم ہوں) کہا تب خدا نے حضرت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

خضر کا پتہ دیا اور جب حضرت موسیٰ حضرت خضر کو جا ملے تو آپ کو ان کے سچے علوم تک رسائی نہ ہوئی تب حضرت نے فرمایا کہ ﴿ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴾

پنجم: بحوالہ مذکور یوں بھی لکھا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر کے ساتھ حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات ہوئی۔ حضرت شیخ عبد القادر "قلائد الجواہر" میں فرماتے ہیں کہ جاء نبی ابو العباس الخضر علیہ السلام۔

ششم: "فتوحات مکیہ، باب ۵۷۵" میں لکھا ہے کہ شب معراج میں جب حضور آسمان پر گئے تو حضرت عیسیٰ سے ملاقات ہوئی اور آپ کو جسمانی طور پر ملے کیونکہ ابھی تک نہیں مرے۔ بلکہ آسمان پر خدا نے ان کو ٹھہرایا ہوا ہے۔ وہی ہمارا شیخ اول ہے اور آپ کی عنایت ہم پر ہمیشہ ہوتی رہتی ہے ہم سے کبھی غفلت نہیں کرتے ان شاء اللہ تعالیٰ عند النزول میں آپ کو ملوں گا۔ (کیا مرزا صاحب سے ملاقات کرنے کو آپ چاہتے تھے؟)

ہفتم: فتوحات باب ۳/۷ میں لکھا ہے کہ حضور کے بعد تین نبی خدا کے فضل سے اب تک زندہ ہیں اول ادریس علیہ السلام بقی حیا بجسدہ واسکنہ اللہ فی السماء الرابعۃ۔ دوم حضرت الیاس علیہ السلام، سوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام وکلاھما من المرسلین۔

۲ ...... ﴿مَا صَلَبُوْهُ﴾ کا معنی ہے کہ یہودیوں نے حضرت مسیح کو صلیب پر چڑھانے کے بعد آپ کی ریڑھ کی ہڈی نہیں توڑی تھی' کیونکہ قاموس میں ہے کہ صلب العظام استخرج ودکھا۔ اس نے ہڈیوں سے چربی نکالی۔ حدیث میں ہے کہ لما اتی المدینۃ اتاہ اصحاب الصلب۔ جب حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اصحاب صلب حاضر ہوئے ای الذین یجمعون العظام ویستخرجون ودکھا ویأتدمون بہ۔ یعنی وہ لوگ جو ہڈیاں جمع کر کے ان کا مغز نکال کر شوربا پکاتے تھے۔ اب ثابت ہو گیا کہ حضرت مسیح نیم مردہ ہو گئے تھے اور لاش کو حواریوں نے لے کر علاج کیا تو آپ اچھے ہو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کر کشمیر چلے گئے تھے۔

جواب: ماصلبوہ کا مفعول بہ اگر عظم یا عظام کا لفظ ہوتو بیشک چربی نکالنے کا معنی ہوگا۔ مگر یہاں تو مفعول بہ حضرت مسیح کو بنایا گیا ہے اور یہ معنی ہے کہ حضرت مسیح کو انہوں نے صلیب پر نہیں کھینچا تھا۔ سولی کھینچنے کو فارسی میں کہتے ہیں ''بردار کشیدن'' اور عربی میں کہتے ہیں 'صلب' جس کا ترجمہ عربی میں اہل لغت نے **القتلة المعروفة** کیا ہے یعنی وہی طریق قتل جو مشہور ہے کہ ایک چوکھٹ لے کر چاروں طرف مجرم کے ہاتھ پاؤں رکھ کر میخیں لگا دیتے ہیں اور وہ سسک سسک کر مر جاتا ہے۔ مگر اسلام کی ہدایت میں یہ نہیں ہے۔

بہر حال چار میخہ لگانا اور چوکھٹ کو کسی بلند جگہ پر لٹکانا صلب کہتے ہیں۔ فرعون نے بھی یہی دھمکی دی تھی کہ ﴿ **لَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ** ﴾ میں تم کو چار میخہ کر کے کھجوروں کے درخت پر لٹکا دوں گا۔ خونی ڈاکوؤں کے متعلق بھی قرآن شریف میں یہی حکم ہے کہ ﴿ **اَوْ يُصَلَّبُوْا** ﴾ ان کو صلیب پر لٹکایا جائے اور یہ معنی نہیں ہے کہ ان کی ہڈیوں سے مغز نکال کر شوربا پکایا جائے۔ یوسف نے بھی فرمایا تھا کہ ﴿ **وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ** ﴾ ''دوسرے کو صلب دیا جائے گا۔ اور اس کا سر پرندے کھائیں گے'' یہ نہیں کہا کہ صلیب پر اس کی ریڑھ کی ہڈی توڑی جائے گی اور شوربا نکالا جائے گا تا کہ نیم مردہ حالت میں نہ اتار لیا جائے۔ اس کے علاوہ ہزاروں شخص مصلوب ہوئے۔ مگر کسی تاریخ معتبر نے یہ نہیں بتایا کہ ان کی ریڑھ کی ہڈی سے چربی نکالی گئی تھی۔ اور اگر طبی نکتہ خیال سے دیکھا جائے تو ریڑھ کی ہڈی میں سرے سے چربی ہی نہیں ہوتی۔ تو پھر اس کا نکالنا کیسے ہوگا؟ معمولی طالب علم علم تشریح کے جاننے والے بھی آپ کو سمجھا سکتے ہیں کہ ریڑھ کی ہڈیوں میں چربی یا مغز بھرا ہوا نہیں ہوتا، کیونکہ سب ٹھوس ہوتی ہیں ہاں انکے ملنے سے اعصاب دماغی کے ادھر ادھر جانے کیلئے ایک راستہ ضرور بن جاتا ہے اب اگر کوئی ریڑھ کو توڑ کر چربی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نکالنے کی توقع رکھتا ہے اور یا دماغی پٹھے اس کی نظر میں مخ یا مغز نظر آتے ہیں تو وہ بلاشک ایک بے نظیر جاہل اور لاثانی بیوقوف ہوگا۔ اگر ﴿مَاصَلَبُوْہُ﴾ کا معنی یوں کیا جائے **ما کسروا عظامہ** تو ہم کہیں گے کہ اس کے ساتھ یہ فقرہ بھی شامل کر لینا ضروری ہے کہ **لیأتدموا بھا** اس کی ہڈیوں کا شوربا نکالیں تاکہ حدیث پیش کردہ اور قاموس کا حوالہ پیش کردہ پورے طور پر صادق آ جائے کیونکہ عربی زبان میں صرف کسر عظام کا محاورہ نہیں ملتا۔ اصل بات یہ ہے اناجیل مروجہ واقعہ صلیب کو ثابت کرتی ہیں اور قرآن شریف میں واقعہ صلیب سے انکار ہے جیسا کہ اناجیل غیر مروجہ اور تواریخ قدیمہ میں بھی مذکور ہے۔ مگر جن لوگوں نے موجودہ اناجیل اربعہ کو معتبر سمجھ رکھا ہے ان پر یہ اعتراض واقع ہوتا ہے کہ جب قرآن شریف مصدق انجیل ہے تو پھر یہ انکار کیونکر صحیح ہوگا۔ اس کے جواب میں عیسائیوں کے خوشامدیوں نے یوں ایک نظریہ قائم کیا ہوا ہے کہ قرآن شریف بھی واقعہ صلیب سے منکر نہیں ہے، بلکہ ان کے مطابق قرآنی فقرہ کا معنی بھی یہی ہے کہ مسیح کو صلیب پر تو کھینچا گیا تھا۔ مگر اس کی ہڈیاں نہیں توڑی گئی تھیں۔ لیکن اس معنی تراشی میں انہوں نے تمام اہل اسلام کے خلاف کیا ہے۔ لغت کی کچھ پرواہ نہیں کی اور مسلمات اسلامیہ کو بدل ڈالا۔ بجائے اس کے کہ اناجیل کو غیر معتبر ثابت کرتے خود قرآن میں تحریف کرنی شروع کر دی ہے اور عیسائیوں کو یہ کہنے کا موقعہ دیا ہے کہ اگر بائبل کے تراجم میں تحریف معنوی ہوئی ہے تو قرآن شریف بھی اس تحریف سے بچا ہوا نہیں ثابت ہوتا۔ غضب تو یہ ہے کہ اس معنی تراشی پر اس قدر ناز کیا جاتا ہے کہ اس کے مقابلہ میں مفسرین اسلام، محدثین اسلام اور ائمہ اسلام کو اس موقعہ پر غلط گو کہا جاتا ہے اور صاف کہا جاتا ہے کہ وہ اصل مفہوم سے بے خبر تھے۔ صرف چودھویں صدی کے اجتہاد نے یہ عقدہ حل کیا ہے مگر کس نے حل کیا؟ پنجاب کے چند باشندوں نے کہ جنہوں نے نہ عربی میں پوری دسترس حاصل کی تھی، نہ اہل زبان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے اس معنی کی تحقیق کی، نہ محاورات قدیمہ کا لحاظ رکھا اور نہ خود خلاف ورزی اسلام کا خوف ان کے دل میں آیا تھا۔ خیال آیا تھا تو صرف یہی کہ اناجیل کی تصدیق ضرور ہونی چاہیے جس سے شہرت بھی ہو جائے گی اور عیسائی بھی خوش ہو جائیں گے۔ افسوس کہ اتنا خیال نہیں کیا کہ ''اناجیل مروجہ'' نہ تو آپس میں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں، اور نہ ہی خود محققین یورپ ان کو کلام الٰہی سمجھتے ہیں۔ تو پھر اندریں حالت کس کام پر جرأت کر رہی ہیں اور آئندہ کس کس اختلاف کی تصدیق میں تحریف کا ارتکاب کریں گے؟ اور تعجب یہ ہے کہ موجودہ تحریف بھی کسی پختہ دلیل پر قائم نہیں' کیونکہ **اول** تو اس صورت میں یہ آیت یوں ہونی چاہیے تھی کہ **ارکبوه علی الصلیب** ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَاصَلَبُوْهُ﴾ صلیب پر چڑھا تو دیا تھا مگر نہ اسے قتل کیا تھا اور نہ اس کی ہڈیاں توڑی تھیں۔

دوم یہ کہ محرفین نے صلب کا معنی یوں کیا ہے کہ صلیب پر چڑھانے کے بعد ہڈیاں توڑنا تو اس کی سند کیوں نہ پیش کی؟ کہ جس میں انسان مفعول بہ ہو اور فعل بصورت ماضی معروف ہو۔ جیسا کہ **توفی** میں شرائط لگا کر اپنے بچاؤ کی صورت پیدا کی ہے۔

سوم یہ کہ جس لفظ سے **اناجیل** کی تصدیق تصور کی گئی ہے وہ تو بہر صورت مخدوش ہی رہا ہے، کہ جس پر کوئی قرینہ موجود نہیں ہے۔

چہارم یہ کہ اگر کوئی ایسے محرفین سے سوال کرے کہ صلیب دینے کا ترجمہ عربی زبان میں کس فقرہ سے کیا جائے گا تو اس کا جواب کچھ سوا نہیں ہے کہ 'صلب' سے ہوگا کیونکہ خود محرفین اپنی تصانیف میں **مصلوب** کا لفظ اس شخص کیلئے استعمال کرتے ہیں کہ جو صلیب پر کھینچا گیا ہو اور اس کی ہڈیاں نہ توڑی گئی ہوں۔

پنجم یہ کہ حسب تحقیق ماہرین لغت اصل لفظ چلیپا تھا جس کو عربی میں صلیب بنایا گیا ہے اور اس سے صلب مصدر پیدا کر کے گردان **صلب یصلب** پیدا ہوئی ہے اور یوں بھی آیا ہے کہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ثوب مصلب وفیہ تصالیب دوسرا لفظ خالص عربی **صلب** یہی موجود ہے، کہ جس سے **صلب العظام** وغیرہ محاورات پیدا ہوئے ہیں۔ محرفین نے اس تحقیق کو پس پشت ڈال کر نصاریٰ کی پیروی میں اپنا نام تو پیدا کرلیا ہے مگر اہل اسلام میں افتراق اور اختلاف رائے سے بد نام ضرور ہوگئے ہیں۔ اور ان کو کچھ پرواہ نہیں ہے سچ ہے کہ **لعن اخر هذه الامة اولها۔**

ششم یہ کہ آج کل **شنق** کی جگہ بھی **صلب** استعمال ہوتا ہے۔ اگر آج کی تحقیق ہی معتبر ہے تو محرفین کا فرض ہوگا کہ **ما صلبوہ** کا معنی **ما شنقوہ** کریں کہ انہوں نے حضرت مسیح کا گلا بھی نہ گھونٹا تھا۔ خود مرزا صاحب آتھم کے مقابلہ میں یوں رقم طراز ہیں کہ ''اگر میں جھوٹا ثابت ہوا تو میرے گلے میں رسی ڈالی جائے اور سولی چڑھایا جائے۔'' معتبر ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آتھم جب میعاد مقررہ پر نہیں مرا، تو عیسائی رسی لے کر مرزا صاحب کے در دولت پر سولی دینے کو حاضر ہوگئے تھے۔ مگر آپ حرم سرائے سے باہر نہیں نکلے تھے۔

۷..... ﴿شُبِّهَ لَهُمْ﴾ حضرت مسیح کو **مشبہ بالمصلوب** کردیا تھا۔

جواب: اگر آپ کو صلیب پر کھینچ کر یہودی اور مرزائیوں کے خیال میں نیم مردہ کردیا تھا تو آپ کو مصلوب کہا جائے گا مشبہ بالمصلوب نہیں کہا جاسکتا۔ اسی طرح اگر کسی کا گلا گھونٹا جائے تو اسے بھی مشنوق یا مخنوق کہتے ہیں مشبہ بالمخنوق نہیں کہتے۔ کیونکہ فعل **شنق، خنق** اور **صلب** واقع ہوچکے ہیں۔ اب تشبیہ کے کیا معنی ہیں تشبیہ اس موقعہ پر ہوتی ہے کہ یہ فعل صادر نہ ہوں اور ان کی بجائے کوئی اور فعل وارد ہوا ہو کہ جس کو ان فعلوں سے مشابہت پیدا ہوسکے تاکہ تشبیہ اور طرفین تشبیہ (مشبہ اور مشبہ بہ) الگ الگ پیدا ہوسکیں کیونکہ ایک فعل یہ صلاحیت نہیں رکھتا کہ اس میں تشبیہ جاری ہوسکے۔ '**ضرب**' کو ہی دیکھ لیجئے اگر کسی کو معمولی چوٹیں آئیں اور دوسرے کو بہت چوٹیں آئیں تو ان میں قدر مشترک **ضرب** مساوی طور پر متحقق ہوگی، نہ یہ کہ پہلے کو دوسرے سے تشبیہ دے کر کہا جائے گا کہ **قلیل الضرب، کثیر**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

الضرب سے مشابہ ہے بالخصوص ان افعال میں جو کلی متواطی کی طرح استعمال ہوتے ہیں ان میں قلت و کثرت یا ضعف و شدت کا خیال کرنا خام خیالی ہوگی۔ صلب کا مفہوم بھی ایسا ہے کہ صلیب پر لٹکانے سے متحقق ہو جاتا ہے اس میں کمی بیشی یا شدت وضعف کا امکان نہیں ہوتا۔ انگریزی قانون میں بھی پھانسی کا مفہوم رسی سے لٹکانا لیا گیا ہے اور اس میں جاں بحق ہونا لازم ذاتی تصور کیا گیا تھا' مگر اس خیال سے کہ کسی کو یہ موقع نہ ملے کہ جاں بحق ہونا ضروری نہیں ہے اس لئے قانون مذکور میں یہ لفظ بڑھا دیئے گئے ہیں' کہ مجرم کو رسی سے لٹکایا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے اور یہ ایزادی جب تک نہیں ہوئی تھی عام محاورات کی رو سے رسی سے لٹکانا اور مر جانا لازم وملزوم تصور کئے گئے تھے۔ اسی طرح صلب کا لفظ بھی ہمیشہ سے اپنے لازم موت کے ساتھ ہی استعمال ہوتا رہا ہے اور **مصلوب** کو مردہ ہی تصور کیا جاتا تھا اور حضرت مسیح کے سوا مرزائی بھی کوئی ایسی نظیر پیش نہیں کر سکتے کہ جس میں **مصلوب** نہ مرا ہو اور ''اناجیل اربعہ'' کہ جن کی تصدیق مرزائیوں کو ملحوظ ہے وہ بھی **مصلوب** کو میت ہی مانتی ہیں۔ چنانچہ ان میں یوں لکھا ہے کہ مسیح صلیب پر مر گیا اور دفن ہونے کے بعد تین دن قبر میں پڑا رہا پھر دوبارہ زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گیا۔ اس کی تصدیق خود قرآن شریف سے بھی وہ حاصل کرتے ہیں کہ حضرت مسیح نے فرمایا ہے کہ ﴿**وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا**﴾ اب مرزائیوں کا نظریہ کہ مسیح صلیب پر سے زندہ اتار لئے گئے تھے نہ اسلام اس کی تائید کرتا ہے اور نہ عیسائیت اس کو مان سکتی ہے۔ اس لئے مرزائیوں کی تحقیق قابل التفات نہیں ہے۔

۸......﴿**شُبِّهَ لَهُمْ**﴾ میں اگر تشبیہ نہیں ہے تو پھر کیا معنی ہوگا؟

جواب: اسلام نے اس موقعہ پر اس لفظ کے 'دو معنی' کئے ہیں۔

اول یہ کہ **اوقع الشبهة لهم** یہودیوں کو شبہ میں ڈال دیا گیا تھا جیسا کہ ''انجیل برنباس''

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نے تصریح کی ہے کہ ''حضرت مسیح کے عوض یہودا مقتول ہوا تھا اور چونکہ اس کی شکل وشباہت پورے طور پر حضرت مسیح کی مانند ہی ہوگئی تھی اس لئے وہ اسے مسیح ہی سمجھتے تھے اور انہوں نے اپنے خیال میں حضرت مسیح ہی کو صلیب پر لٹکایا تھا'' تب ہی تو قرآن شریف میں ان کا مقولہ یوں درج ہوا ہے ﴿اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ﴾ ہم نے ضرور حضرت مسیح کو قتل کر ڈالا تھا۔ بہرحال اس معنی کی تائید ایک اصول کے ماتحت بھی ہوتی ہے کہ جب فعل بغیر فاعل کے مذکور ہوتو اس وقت اس کا تعلق اپنے مصدر سے ہوجاتا ہے، جیسے عام طور پر کہتے ہیں **لدار اوتسلسل ای لوقع الدور او لوقع التسلسل** اس مسئلہ کی زیادہ تشریح دیکھنا منظور ہوتو 'مطول' میں نظر ڈالئے آپ کو سب کچھ منکشف ہوجائے گا۔

دوم یہ کہ **الذین حضروا الصلیب من ائمة الیهود اوقعوا اتباعهم فی الاشتباه** جن لیڈروں نے آپ کو صلیب پر لٹکایا تھا انہوں نے اپنے عقیدت مندوں میں یہ امر مشتبہ کردیا تھا کہ آیا مسیح مصلوب ہوئے ہیں یا یہودا مقتول ہوا ہے کیونکہ تحقیق کرنے پر نہ مسیح وہاں پائے جاتے تھے اور نہ یہودا موجود تھا۔ حالانکہ تھوڑی دیر پہلے دونوں وہاں موجود تھے اسی اشتباہ کی وجہ سے بنی اسرائیل تین فرقے بن گئے تھے۔ **اول** ''یعقوبیہ'' کہ جنہوں نے یوں سمجھ رکھا تھا کہ حضرت مسیح خود خدا تھے اس لئے آسمان پر چلے گئے۔ **دوم** ''نسطوریہ'' جنہوں نے آپ کو ابن اللہ تصور کرلیا تھا کہ تکلیف کے وقت بیٹا اپنے باپ کے پاس چلا گیا ہے۔ **سوم** ''اہل حق'' کہ جنہوں نے آپ کو زندہ رسول مان کر یہ یقین کرلیا تھا کہ آپ بجسم عنصری آسمان پر چلے گئے ہیں اور آپ کی جگہ کوئی دوسرا شخص مصلوب ہوا ہے مگر اہل حق مغلوب رہے اور اہل باطل ان کو دباتے رہے' یہاں تک کہ حضور ﷺ کا ظہور ہوا اور ان کی تائید میں قرآن شریف نازل ہوا۔ تب اہل حق غالب ہوئے اور اہل باطل مغلوب ہوگئے۔ (رواہ ابن ابی حاتم عن ابن عباس ثم رواہ النسائی عن ابی کریب عن ابی معاویہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۹......شبہ کی ضمیر دوسری ضمیروں کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے اس لئے اس کا معنی یوں ہوا کہ آپ **مشبہ بالمقتول** بنائے گئے تھے۔

جواب: بالمقتول کا لفظ اپنی طرف سے لگایا گیا ہے ورنہ صرف **شبہ** کا معنی یہ ہوسکتا ہے کہ آپ مشتبہ حالت میں رکھے گئے تھے اور اختلافی حالت پیش آگئی تھی، چنانچہ قاتلین بھی گو بظاہر تو کہتے تھے کہ **انا قتلنا المسیح** مگر اس قول کی بنیاد صرف ظن اور تخمین ہی تھی۔ ورنہ کوئی بیرونی ثبوت ان کے پاس موجود نہ تھا اس واسطے خدا تعالیٰ نے فرمایا ﴿**وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا**﴾ یعنی **ما قتلوہ عن یقین ای لیس لھم یقین وعلم بان الذی قتلوہ ھو المسیح بل لھم ظن فیہ وتخمین.** ان کو یہ پورے طور پر یقین نہ تھا کہ مقتول مسیح ہی تھا بلکہ جو کچھ انہوں نے کہا ہے ظنی اور اپنے خیال کے مطابق کہا تھا۔

۱۰......**ما قتلوہ قتلا یقینا** بھی بعض مفسروں نے بیان کیا ہے جس کا یہ مفہوم ہے کہ مسیح پورے طور پر قتل نہیں ہوئے تھے۔

جواب: یہود کی عادت تھی کہ پہلے قتل کرتے پھر اس کو صلیب پر لٹکا دیتے اس لئے مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت مسیح زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے اس لئے نہ تو صلیب پر لٹکانے سے پہلے ان کو قتل کیا گیا تھا اور نہ صلیب پر آپ دیئے گئے تھے۔ اس لئے قتل بہر دو وجہ واقع نہیں ہوا۔ اور جو کچھ وہ کہتے ہیں صرف تخمین اور خیال ہے۔ **قتلا یقینا** جن مفسرین نے بیان کیا ہے ان میں سے کوئی بھی وفات مسیح کا قائل نہیں ہے اس لئے ان کے قول کا یہ معنی نہیں ہوسکتا ہے کہ قتل تام نہیں ہوا تھا اور قتل ناقص واقع ہوا تھا کیونکہ بعض مفسرین نے اس کو یوں سمجھا ہے کہ **قتلا عن یقین** اس قتل کا تعلق یقین سے نہیں ہے بلکہ صرف خیال سے ہے۔

الحاصل انہ منصوب بنزع الحافض لامفعول مطلق حتی یوھم الخلاف اگر مفسرین کا پہلا قول موہم خلاف ہے تو دوسرے قول سے اس وہم کا رفع بخوبی ہو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سکتا ہے۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ یہ ضمیر مقتول کی طرف جاتی ہے کہ جو مقتول ہوا تھا اس کے متعلق ان کو خود اشتباہ تھا کہ آیا وہ مسیح ہے یا یہودا ہے یا کوئی اور ہے کیونکہ بعض روایات میں ہے کہ مقتول کا نام بھی ''یسوع'' یا ''بار بان'' تھا اور یا ''باراباس'' تھا اور ممکن ہے کہ یہ تین لفظ یہودا کے لقب ہوں جیسا کہ مورخ طبری اور مورخ رینان لکھتا ہے۔ بہر حال قول بالتشبیہ باطل ہے۔

۱۱...... ﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ﴾ میں یہ مذکور ہے کہ پہلے الفاظ سے معلوم ہوتا تھا کہ حضرت مسیح کو نیم مقتول کرنے سے ذلت پیدا ہوئی تھی اس لئے یہ سمجھایا گیا کہ نہیں خدا نے آپ کو رفعت قرب الٰہی بخشا ہے کیونکہ تکالیف سے مراتب بڑھتے ہیں۔

جواب: آپ کی زندگی میں ہی آپ کو پہلا وعدہ دیا گیا تھا کہ میں آپ کو زندہ اٹھا لوں گا۔ ﴿مُتَوَفِّيْكَ﴾ اور یہ مطلب نہ تھا کہ میں آپ کو مار ڈالوں گا اس طرح کا وعدہ کچھ معنی نہیں رکھتا، دوسرا وعدہ یہ تھا کہ میں آپ کو آسمان پر زندہ اٹھا لوں گا ﴿وَرَافِعُكَ اِلَيَّ﴾ اور یہ معنی نہیں ہے کہ رفعت منزلت بوقت صلیب دوں گا ورنہ یہ لازم آتا ہے کہ اس سے پہلے آپ رفیع المنزلت نہ تھے اور تکالیف سے انبیاء کو رفعت منزلت نہیں ہوتی بلکہ ترقی درجات ہوتی ہے جو رفع منزلت کے بعد حاصل ہوا کرتی ہے۔ اب یہ دونوں وعدے پورے ہو گئے اور خدا نے آپ کو زندہ اپنی طرف اٹھا لیا۔ یہود کہتے تھے کہ ہم نے مسیح کو قتل کیا اور صلیب بھی دیا اس کی تردید خدا نے کی کہ ﴿مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ﴾ پھر انہوں نے کہا کہ ﴿اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ﴾ ہم نے بے شک حضرت مسیح کو قتل کیا اور صلیب بھی دیا اس کی تردید خدا نے کی کہ ﴿مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ﴾ پھر انہوں نے کہا کہ ﴿اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ﴾ ہم نے بیشک حضرت مسیح کو قتل کر دیا تھا تو اس کی تردید خدا نے کی کہ انہوں نے یقینی طور پر قتل نہیں کیا تھا ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا﴾ ان کو کسی قسم کا یقین ہی نہیں بلکہ وہ شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۲......یہودی حضرت مسیح کو ذلیل سمجھتے تھے کیونکہ انہوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ مصلوب ملعون ہوتا ہے اس لئے ﴿رَفَعَهُ اللّٰهُ﴾ کہا گیا۔

جواب: حضور ﷺ کے زمانہ میں یہودی حضرت عیسیٰ کو صرف ذلیل ہی نہیں سمجھتے تھے بلکہ مقتول اور مصلوب بھی سمجھتے تھے اس لئے خدا تعالیٰ نے ان کے دو قول کی تردید مسلمانوں کو سمجھائی کہ ﴿مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ﴾ ان کا تیسرا قول کہ مقتول ملعون ہوتا ہے اس کی تردید یوں فرمائی کہ ان کا دعویٰ یقینی طور پر غلط ہے کہ **ما قتلوه یقینا ای اقول لکم عن یقین**، میں سچ کہتا ہوں کہ انہوں نے آپ کو قتل نہیں کیا بلکہ اصل بات یوں تھی کہ خدا نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا تھا ﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ﴾ عربی زبان میں **بل** کا لفظ دو طرح استعمال ہوتا ہے **اول** عاطفہ ہو کر مفردات میں۔ **دوم** استدراکیہ بن کر فقرات میں، اور یہاں فقرات میں استعمال ہے اس لئے وہ عاطفہ نہیں ہے بلکہ صرف ابتدائیہ ہے اور اس کی غرض وغایت یہ ہوتی ہے کہ **اولاً** بقول شیخ رضی دفع غلطی کے لئے لاتے ہیں مثلاً اگر کوئی یہاں ﴿مَاقَتَلُوْهُ یَقِیْنًا﴾ سے غلط طور پر قتل ناقص کا وقوع سمجھے تو اس کا دفعیہ کیا گیا کہ کسی قسم کا قتل نہیں ہوا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف اٹھالیا تھا اور عدم قتل اور **رفع الی اللّٰه**، کا زمانہ قریب قریب ہے۔ **ثانیاً** بقول مصنف متن متین ومنتہی الارب یہاں حرف ابتداء ہے حرف عطف نہیں اور وہ دو طرح استعمال ہوا ہے۔ **اول اضراب** یعنی ابطال کلام ماقبل کیلئے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہودیوں کا دعویٰ ان آیات میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بڑے زور سے دعویٰ کیا تھا کہ حضرت مسیح کے قتل پر ان کو کامیابی حاصل ہوگئی ہے مگر خدا تعالیٰ نے اس دعویٰ کو باطل کیا اور مسلمانوں کو یوں یقین دلایا کہ ان کا قول باطل ہے بلکہ اصل واقعہ یوں ہے، کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف اٹھالیا تھا۔ اور اس طرز استعمال سے یہ امر پایۂ یقین کو پہنچ جاتا ہے کہ **بل** ابطالیہ کا ماقبل اور مابعد جمع نہیں ہو سکتے، اس لئے قتل تام ہویا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ناقص، **رفع الی اللہ** کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتا اور یہ کہنا صحیح نہ ہوگا کہ حضرت مسیح نیم مقتول ہوکر رفعت منزلت کے مستحق ہوئے تھے۔ دوم انتقال کیلئے جس کا مفہوم یہ ہے کہ پہلے کلام کو ناکافی سمجھ کر دوسرا کلام 'بل' سے شروع کیا جاتا ہے اور بتایا جاتا ہے کہ اس موقع پر دوسرا کلام نہایت عظیم الشان اور قابل توجہ ہے۔ پس اگر **بل** انتقالیہ مراد لیا جائے تو پھر بھی رفع جسمانی مہتم بالشان اور قابل توجہ ہوسکتا ہے۔ صرف رفع منزلت یا رفع درجات مراد لینا قرین قیاس نہیں ہے، کیونکہ **اولاً** وہ امر مخفی ہے' سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کو اس کا علم نہیں ہے۔ **ثانیاً** یہود کی تردید اسی میں ہوسکتی ہے کہ رفع جسمانی مراد لی جائے کیونکہ یہ رفع خصوصیت سے دوسرے انبیاء میں نہیں پائی گئی۔ **ثالثاً** نزول قرآن کے عہد تک کسی نے رفعت منزلت کا قول نہیں کیا، نہ یہودی اس کے قائل ہوئے اور نہ عیسائیوں نے اس واقعہ میں رفعت منزلت کا عقیدہ قائم کیا۔ اس لئے ہر طرح سے انکار رفع جسمانی خیال قادیانی ہے یا وسوسہ شیطانی ہے۔ ورنہ یہ قول انسانی نہیں ہے۔

۱۳...... **لکن** حرف عطف استدراک کے لئے ہے **﴿وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ﴾** میں یہ شک رفع کیا گیا ہے کہ کوئی خیال کرے کہ حضرت مسیح بالکل خالی چھوٹ گئے تھے۔ **لکن** نے آ کر بتایا کہ نہیں نیم مقتول ضرور ہوئے تھے۔

جواب: قتل اور صلب یہودی مذہب میں خصوصاً اور باقی مذاہب میں عموماً موجب تذلیل اور باعث لعنت ہے کیونکہ یہ دونوں سزائیں سخت مجرموں کو دی جاتی ہیں۔ پس اگر نیم مقتول یا نیم مصلوب حضرت مسیح کو بزعم قادیانی خیال کیا جائے تو کم از کم یہ تو ماننا پڑتا ہے کہ پورے طور پر حضرت مسیح اس تذلیل وتلعین سے نہیں بچ سکے اور اتنا الزام بھی اس وقت ہے کہ ہم اس واقعہ میں اپنا پہلو قائم رکھیں ورنہ اگر یہودیوں کا پہلو لیا جائے تو وہ بالکل کامیاب ہو چکے تھے اس لیے یہاں **لکن** کا استعمال خلاف تصریحات اسلامیہ کچھ معنی نہیں رکھتا بلکہ صحیح وہی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے جو اہل اسلام نے اس موقع پر لکھا ہے کہ **لکن** حرف عطف اس وقت ہوتا ہے کہ جب کہ مفردات میں استعمال ہو اور جب فقرات میں استعمال ہو تو بقول منتہی الارب یہ حرف ابتداء ہے جو حرف استدراک کے لئے استعمال ہوتا ہے اور پھر استدراک کے دو معنی ہیں۔ اول یہ کہ **لکن** کے بعد میں وہ فقرہ لایا جائے جو اس سے پہلے فقرہ کا بالکل مخالف ہو جیسا کہ اس آیت میں ہے کہ ﴿**مَا قَتَلُوْهُ وَمَاصَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ**﴾ یہودی آپ کو نہ ہی قتل کر سکے اور نہ ہی صلیب پر لٹکا سکے۔ لیکن اتنی بات ضرور ہوئی ہے کہ حضرت مسیح ان کیلئے مشتبہ حالت میں رکھے گئے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ اگر چہ اپنے خیال میں کامیاب ہو گئے تھے مگر دراصل ایک مغالطہ میں پڑے رہے ہیں۔ دوم یہ کہ ماقبل عبارت سے کوئی شبہ پیدا ہو تو اس کا دفعیہ کیا جائے چنانچہ اس موقع پر ﴿**مَا قَتَلُوْهُ وَمَاصَلَبُوْهُ**﴾ سے یہ وہم پیدا ہوتا ہے کہ جب حضرت مسیح نہ قتل ہوئے اور نہ صلیب ہوئے تو پھر یہودیوں کا یہ کہنا کیسے واقع ہوا کہ ہم نے حضرت کو قتل کر دیا تھا تو اس کا جواب ﴿**وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ**﴾ میں دیا گیا ہے کہ ہاں انہوں نے بھی ایک مشتبہ شخص کو مار ڈالا تھا اس لئے وہ اپنے خیال میں سچے ہیں مگر فی الحقیقت وہ سچے نہیں ہیں جھوٹ بولتے ہیں۔ اسی مضمون کو ترقی دے کر آگے بیان کیا ہے کہ سب کو یقین بھی نہیں ہے بلکہ ماحول کے حالات دریافت کرنے والے یہودی خود مشکوک حالت میں ہیں مگر چونکہ اپنی کامیابی اسی میں دیکھتے ہیں تو نسلاً بعد نسل اسی ظن اور خیال کی پیروی کرتے آئے ہیں ﴿**مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ**﴾ مگر ہمیں تعجب آتا ہے کہ قادیانی فرقہ بھی صرف ظن کا ہی تابع ہو کر مدت سے یہودی بنا ہوا ہے اور چالاکی سے اہل اسلام کو کہتے ہیں کہ یہ یہودی ہیں۔ ہاں یہودی خود ہیں اور بدنام ہم ہیں: ع

چہ دلاور ست دزدے کہ بکف چراغ دارد

۱۴......لغت میں خلا بمعنی مات آیا ہے اس لئے ﴿**قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ**﴾ کا یہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

معنی ہوا کہ **ماتت الرسل قبله** اور استدلال کی شکل یوں ہوئی کہ **محمد**ﷺ **رسول وکل رسول قد خلا** اور نتیجہ یوں ہوا کہ **محمد**ﷺ **خلا** اور اسی طریق استدلال سے حضرت صدیق اکبر نے صحابہ کے سامنے حضور کی وفات ثابت کی تھی اور جب تک حضرت مسیح کو میت نہ مانا جائے اس دلیل کا دوسرا جزو (کبریٰ) پیدا نہیں ہوسکتا۔

جواب: طریق استدلال دو قسم ہوتا ہے کہ **ایک** ''اقترانی'' جو پیش کیا گیا ہے۔ دوم غیر اقترانی' کہ جس میں تمثیل کے ذریعہ سے بھی نتیجہ حاصل کیا جاتا ہے حضرت صدیق اکبر نے یہاں قیاس تمثیلی استعمال کیا ہے۔ جس کی شکل یوں ہے کہ **ان محمدا قد خلا کخلو الرسل**، حضور کا **خلو** دوسرے انبیاء کی طرح ہوا ہے اور **خلو رسل** کا مفہوم عام ہے کہ سب کا **خلو** ہو یا بعض کا اور اس طرح بھی عام ہے کہ **خلو** بمعنی موت ہو یا بمعنی عن الفرائض ہو اس لئے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت نہیں ہوئی کیونکہ ان میں خلو بمعنی الفراغ ہوا ہے، بمعنی موت نہیں۔ اور اس موقع پر جس شعر سے استدلال پیش کیا جاتا ہے کہ ''**اذا سید منا خلا قام سید**'' جب ہمارا کوئی پریزیڈنٹ اپنی ڈیوٹی گزار چکتا ہے تو دوسرا کھڑا ہو جاتا ہے۔ وہ بھی درست نہیں ہے کیونکہ اس میں بھی خلو کا مفہوم فراغ عن الفرائض ہی لیا گیا ہے کیونکہ شاعر کی قوم کے سردار قتل بھی ہوتے تھے اور قید بھی ہوتے تھے اور کچھ ویسے ہی تقاضائے عمر سے ریٹائر یا مستعفی ہو جاتے تھے تو ان چاروں صورتوں میں اس شعر کا مفہوم پایا جاتا ہے' ورنہ اگر موت ہی مراد ہو تو باقی تین صورتوں میں معلوم نہیں ہوسکتا کہ دوسرا شخص قائم مقام ہوا یا نہ ہوا۔ اور جن لوگوں نے '**خلا**' کا معنی موت یہاں اس لئے لیا ہے کہ **من** حرف جار بعد میں آیا ہے تو ان کی نہایت زبردستی ہے کیونکہ یہاں **منا** سید کی صفت ہے، **خلا** کا صلہ نہیں ہے۔ چنانچہ اس کا اشارہ ہم نے ترجمہ میں کر دیا ہے کہ ''ہمارا سردار'' **ای السید الکائن منا**۔ کیونکہ اس وقت اس کا ترجمہ یوں ہوگا کہ'' جب

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کوئی سردار ہم سے بیزار ہو جاتا ہے تو دوسرا کھڑا ہو جاتا ہے۔'' اب اگر شاعر کا مطلب بھی مان لیا جائے تو وفات مسیح کیلئے کبھی سند نہیں بن سکتا کیونکہ عرب میں ''خلیؔ'' اس آدمی کو کہتے ہیں جو فارغ ہو۔ **خلا من الامر** کا یہ معنی ہے کہ وہ اس کام سے بیزار ہو گیا اور اس کا کوئی تعلق اس سے نہیں رہا۔ وفات کا معنی صرف ایک محاورہ میں لیا گیا ہے کہ **خلی مکانہ ای مات** (منتہی الارب) مگر یہاں نہ آیت میں مکان کا لفظ موجود ہے اور نہ شعر، میں اس لئے وفات مسیح کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔

قیاس اقترانی کا طریق بھی اس جگہ ایمانداری سے استعمال نہیں ہوا۔ کیونکہ **قبلہ** کا لفظ کبریٰ میں نہیں لیا گیا ورنہ حداوسط مکرر نہیں رہتی اور نتیجہ بھی غلط نکلتا ہے۔ جیسے **محمد رسول، وکل رسول قد خلا من قبل. محمد قد خلا من قبل**۔ یہ بھی خیال رہے کہ یہی آیت حضرت عیسیٰ ﷺ کے متعلق بھی مذکور ہے تو کیا وہاں بھی یوں کہا جا سکتا ہے کہ **عیسٰی رسول. وکل رسول قد خلا** ہر گز نہیں کہہ سکتے کیونکہ اگر 'من قبل' حذف کریں تو آیت کا مفہوم ناقص رہ جاتا ہے اور ملائیں تو حداوسط مکرر نہیں رہتی علاوہ بریں کلیہ کبریٰ بھی متحقق نہیں ہوتی کیونکہ اس وقت حضور ﷺ اور حضرت عیسیٰ ﷺ ضرور اس حکم سے خارج ہو جاتے ہیں۔

اور اگر **من قبل** ظرف لغو مفعول فیہ نہ سمجھی جائے تو '' **الرسل** '' کی صفت نہیں بن سکتی کیونکہ یہاں موصوف موخر ہے۔ عطف بیان کا اگر خیال ہو تو وہ بھی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ وہ ایک مخصوص اور مشہور لفظ ہوا کرتا ہے جو کسی حد تک معطوف کا معنی خود ہی ادا کرتا ہے' مگر ہم دیکھتے ہیں کہ **من قبلہ** کا مفہوم اس نوعیت سے خارج ہے کیونکہ **من قبلہ** سے **الرسل** کا مفہوم کسی طرح بھی ادا نہیں ہو سکتا۔

اگر یہ خیال ہو کہ یہ اسم حالیہ ہو گا تو تقدیم حال کی وجہ بیان کرنا مشکل ہو گا' کیونکہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقدیم حال صرف اس وقت ہوتی ہے کہ ذوالحال اسم نکرہ ہو اور **الا** وغیرہ وہاں موجود نہ ہوں۔ جیسے **جاءنی راکبارجل، وما جاءنی رجل الاراکبا**۔ ذوالحال اگر مجرور بالحرف ہوتو بعض کے نزدیک اس پر بھی تقدیم جائز ہے۔ جیسے **فمطلبها کهلا علیه شدیداً** (بوڑھا عورت کو مشکل سے طلب کر سکتا ہے) اور ان دونوں صورتوں کے سوا ذوالحال پر اسم حالیہ مقدم نہیں ہوسکتا' اس لئے یہ خیال بھی غلط ہوا کہ **من قبل الرسل** سے حال مقدم ہے۔ زیادہ تشریح دیکھنا ہوتو ''متن متین'' کا مطالعہ کرو۔

۱۵.....لغت میں 'دجال' کا معنی جماعت کثیر ہے اس لئے اس سے مراد عیسائی قوم ہے جو اپنی مردم شماری میں بہت زیادہ ہے۔

جواب: اسم علم میں معنی لغوی مراد نہیں ہوتے بلکہ اسی میں صرف مدلول علمی مراد ہوتا ہے' اگرچہ لغوی مدلول اس میں نہ بھی پایا جائے جیسے ''سلطان'' بہت سے آدمی اپنا نام رکھتے ہیں مگر پیٹ سے بھوکے ہوتے ہیں۔ غلام نابالغ بچے کو کہتے ہیں یا زرخرید نوکر کو۔ مگر ہزاروں غلام آبق ایسے ہیں کہ ساٹھ سال تک غلام ہی کہلاتے ہیں اور کسی نے ان کو کوڑی سے بھی نہیں خرید کیا ہوتا۔ اسی طرح دجال بھی مسیح یہود کا اسم علم ہے جو احادیث میں مذکور ہے۔ ''منتہی الارب'' میں ہے کہ ''دجال جھوٹے فریبی اور کلام کو تحریف کرنے والے کو کہتے ہیں اور مسیح کذاب کا بھی لقب ہے کہ آخر زمانہ میں ظاہر ہوگا اور خدائی کا دعویٰ کرے گا۔'' پھر اسی کی وجہ تسمیہ بیان کی ہے کہ اس کو اس لئے دجال کہا گیا ہے کہ وہ جھوٹ بولے گا۔ (**دجل**) اور اپنی جھوٹی باتوں کو سچائی کی ایسی آب دے گا کہ وہ سچی معلوم ہوں گی۔ (**دجل بالذهب**) اور خزانے اس کے تابع ہوں گے۔ (**الدجال الذهب**) اور ایک گروہ عظیم اس کا پیرو ہوگا۔ (**الدجالة الرفقة العظیمة**) اور زمین کو ناپاک کردیگا۔ (الدجال السرجین) اور بدسرشت اور بدخیال آدمی اس کے تابع ہوں گے (**دجل الناس لقطاؤهم**) اب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مخالفین اگر الٹ کر یہ ساری صفات مسیح قادیانی میں ثابت کر کے اسے دجال کہیں تو ہمارے خیال میں انگریزوں کو دجال کہنے کی نسبت انکا یہ قول زیادہ قرین قیاس ہوگا۔

۱۶...... "کنز العمال" میں احادیث دجال میں رجال کا لفظ بھی آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اخیر زمانہ میں عیسائی دنیا میں پھیل جائیں گے اور وہی دجال بھی ہیں۔

جواب: کنز العمال میں طباعت کی کئی غلطیاں رہ گئی ہیں اور یہاں بھی غلطی سے دجال کی بجائے رجال کا لفظ لکھا گیا ہے اور جب دوسرے نسخوں سے مقابلہ کیا گیا ہے تو وہاں بھی یہ لفظ دجال ہی نکلا اس لئے غلط لفظ کو پیش کر کے اپنا مطلب ثابت کرنا غلط کاروں کا کام ہوگا ورنہ دیانتدار آدمی ایسی چالاکی سے محترز رہتے ہیں۔ بالفرض اگر کسی حدیث میں رجال کا لفظ بھی آیا ہے تو اس سے مراد انگریزوں کی بجائے مرزائی ہوسکتے ہیں جو مختلف ممالک میں تبلیغ مرزائیت کیلئے اپنے وطن سے دور دراز نکل گئے ہیں۔ اور مرزا صاحب نے بھی ایک جگہ لکھا ہے "میری جماعت اس قدر ہے کہ اگر ان کو ایک جگہ کھڑا کیا جائے تو بڑے سے بڑے لشکر بھی شمار میں اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔" اور براہین کے الہامات میں ایک انگریزی الہام بھی مذکور ہے کہ۔ "آئی ول گویو اے گریٹ پارٹی اوف اسلام" خدا نے کہا تھا کہ "اے مرزا میں تم کو ایک بڑی جماعت دوں گا۔"

۱۷...... قرآن شریف میں ہے کہ کسی انسان کو خلد (ہمیشہ کی زندگی) نہیں دی گئی تو مسیح ابھی تک کیوں زندہ ہیں؟

جواب: خلود اور طول عمر میں فرق ہے۔ زمین و آسمان، عرش و کرسی اجرام فلکیہ اور ملائکہ یا ارواح ہزاروں ایسی مخلوقات ہیں جو باوجود فانی ہونے کے ابھی تک قائم ہیں اور قائم رہیں گے۔ کتاب المعمرین لابی حاتم السجستانی میں جن لوگوں کی عمریں تین سو سال سے زیادہ گزری ہیں انکی مختصر فہرست دی گئی ہے۔ جس کا اقتباس درج کیا جاتا ہے:

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

لقمان بن عادیا ۳۲۰، سطیح (ولد فی زمن السیل العرم وعاش الی ملک ذی نواس) ۳۰ قرن، ربیع بن ضبع ۳۴۰،مستوغربن ربیعة ۳۳۰، دریدبن نهد ۴۰۶ ،ابن حمة الدوسی اسمه کعب اوعمر ۳۹۰، زهیربن جناب ۴۲۰، فضیل بن عبدالله (وهوجد زهیر بن جناب)۷۰۰، یتم الله بن ثعلبة ۵۰۰، ذوجدن الحمیری ۳۰۰، عبدالمسیح بن عمر ۳۵۰، حاوث بن مضاص ۴۰۰، قس بن ساعدة الایادی ۳۸۰، ثعلبه بن کعب بن زید ۳۰۰، طیئی بن ادد ۵۰۰، کعب بن رداه ۳۰۰، حارثه بن عبیده ۵۰۰، عباد بن سعید ۳۰۰، ذو الاصبع عدوانی ۳۰۰.

یہ لوگ اسی زمانہ میں تھے جبکہ حضرت مسیح کا زمانہ تھا۔اب اگر حضرت مسیح کو زندہ مان لیا جائے تو سطیح سے بھی زیادہ عمر کے نہ ہوں گے کیونکہ اسکی عمر تین ہزار سال تھی۔ لان القرن علی الاصح مائة سنة لقوله علیہ السلام لغلام "عش قرنا" فعاش مائة سنة.

(منتہی الارب)

"فتوحات مکیہ" اور "ازالۃ الخفاء" میں زریت بن برثملا کی حکایت یوں مذکور ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب کے عہد میں حضرت سعد کو قادسیہ کا حاکم مقرر کیا گیا تھا اور انہوں نے بحکم خلیفہ نضلہ بن معاویۃ انصاری کو کوہ حلوان کی طرف عراق میں جہاد کرنے کو تین سو (۳۰۰) مجاہد کی معیت میں روانہ کیا اور جب نضلہ رضی اللہ عنہ وہ علاقہ فتح کر کے واپس آئے تو کوہ حلوان میں عصر کا وقت ہو گیا، نماز کیلئے اذان کہی تو پہاڑ سے ایک تصدیقی آواز آئی پوچھا گیا تم کون ہو؟ کہا میں زریت بن برثملا ہوں ۔حضرت مسیح نے اپنے نزول من السماء تک یہاں ٹھہرنے کو کہا ہے، یہ شخص سپید ریش بزرگ تھا، اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کہلا بھیجا اور وصیت کی کہ اسلامی خدمات تندہی سے انجام دیں' کیونکہ نزول مسیح

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قریب آ رہا ہے۔ نضلہ نے اور بھی بہت سے سوال و جواب کئے پھر وہ غائب ہو گیا۔ نضلہ نے سعد کو یہ واقعہ لکھا اور سعد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعد کو جواب میں لکھا کہ تم خود وہاں جاؤ اور میرا سلام عرض کرو۔ چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ چار ہزار (۴۰۰۰) مجاہدین کی معیت میں کوہ حلوان میں چالیس دن تک ٹھہرے رہے مگر وہ بزرگ پھر ظاہر نہ ہوا۔ یہ روایت کنز العمال میں بھی مذکور ہے اور لکھا ہے کہ من حیث الروایۃ صحیح نہیں ہے مگر فتوحات مکیہ میں اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ اہل کشف کے نزدیک یہ روایت صحیح ہے کیونکہ ان کو واقعات کی اصلیت شیشہ کی طرح معلوم ہو جاتی ہے۔ بہر حال اس روایت کی رو سے زریت کی عمر حضرت عمر کے عہد تک کم از کم سات سو (۷۰۰) سال ضرور تھی اور نزول مسیح تک معلوم نہیں کتنی ہو جائے گی؟

۱۸...... حضرت عائشہ اور امیر معاویہ معراج روحانی کے قائل ہیں تو اسی طرح پھر حضرت مسیح باتفاق اہل اسلام کیسے بجسم عنصری آسمان پر اٹھائے گئے؟

جواب: یہ دونوں واقعات آپس میں لازم ملزوم نہیں ہیں' اسلئے یہ منطق غلط ٹھہرتی ہے کہ چونکہ معراج جسمانی میں اختلاف ہے اس لئے وفات مسیح کا قول متفقہ طور پر صحیح ہے۔ مگر ہم اس مسئلہ کو دوسری طرح بھی حل کر سکتے ہیں کہ "مدارج النبوۃ" میں لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام کو چونتیس (۳۴) دفعہ معراج ہوا ہے۔ جن میں سے ایک جسمانی طور پر ہوا تھا باقی روحانی طور پر ہوئے تھے اور جسمانی معراج کے وقت حضرت عائشہ ابھی شیر خوار تھیں یا بہت چھوٹی بچی تھیں کیونکہ یہ واقعہ ہجرت سے کم از کم ایک سال پہلے وقوع پذیر ہوا ہے اور زیادہ سے زیادہ پانچ سال، اور حضور کے حرم سرا میں حضرت عائشہ کو باریابی ہجرت کے بعد نصیب ہوئی ہے۔ اس لئے حضرت عائشہ کا یہ قول کہ شب معراج کو حضور کا جسم مبارک غائب نہ ہوا تھا، صحیح روایت نہیں ہے' بلکہ یا تو اس کا یوں مطلب لیا جا سکتا ہے کہ جسم بغیر روح کے غائب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ ہوا تھا بلکہ دونوں (جسم مع الروح) کو سیر ہوئی تھی اور یا یوں کہ انہوں نے اپنا عندیہ بیان کیا تھا کہ اس رات آپ کہیں باہر نہیں گئے تھے بلکہ ام ہانی کے گھر سوئے تھے۔ ساری رات حاضری کا قول نہیں کیا اس لئے ممکن ہے کہ جس وقت حضور ﷺ معراج کو تشریف لے گئے ہوں حضرت عائشہ جو نو عمر تھیں، سو رہی ہوں۔ اس کی تائید اس قول سے بھی ہوتی ہے جو کنز العمال میں حضرت ابو بکر صدیق سے مروی ہے کہ آپ اس رات حضور کے پاس تشریف لائے تو حضور کو نہ پایا۔ عرض کیا کہ میں نے آپ کو ہر جگہ تلاش کیا مگر آپ نہیں تھے تو حضور نے فرمایا کہ ''میں آسمان پر گیا ہوا تھا۔'' اس قول سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ بے شک اس رات تو تھے اپنے گھر ہی (بیت ام ہانی) مگر تھوڑی دیر کے لئے غائب ضرور ہو گئے تھے جس کو بیٹی نے محسوس نہیں کیا تھا اور باپ نے دریافت کر لیا تھا۔ باقی رہا امیر معاویہ کا جھگڑا تو وہ روایت اس لئے قابل وثوق نہیں ہے کہ اس وقت تک امیر معاویہ کا اسلام ثابت نہیں تو پھر ان کو کمالیت اسلام کے متعلق روایات سے کیسے تعلق پیدا ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر آپ نے سن آٹھ (۸) ہجری میں اسلام قبول کرنے کے بعد یہ روایت کی ہے تو روایت در روایت کا شبہ پڑتا ہے۔ ورنہ عینی مشاہدے کی بنیاد پر یہ روایت بھی خیال نہیں کی جا سکتی۔

ہمیں اس موقعہ پر آج کل کے محققین پر سخت افسوس ہے کہ اگر حیات مسیح کے متعلق ذرہ بھر شبہ ہو تو روایات پر جرح کر کے فوراً وفات مسیح ثابت کر لیتے ہیں، مگر معراج جسمانی کے متعلق ایسی آنکھیں بند کی ہیں کہ اپنے سارے عقائد کی بنیاد صرف قول عائشہ وقول معاویہ پر رکھ ڈالی ہے۔ جو کسی طرح بھی قابل وثوق نہیں ہیں، کیونکہ یہ دونوں اقوال خود قول حضور کے خلاف ہیں۔ صدیق اکبر ان کی تکذیب کرتے ہیں اور قرآن شریف میں ﴿اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا﴾ موجود ہے جو کبھی نیند کے موقع پر استعمال نہیں ہوا اور نہ ''فِی الْمَنَام'' کا لفظ اس ساری آیت میں موجود ہے اور یہ بھی موجود ہے کہ ﴿ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اُخریٰ عِندَ سِدرَةِ المُنتَهیٰ ﴿ حضور نے جناب باری تعالیٰ کو دوبار دیکھا سدرۃ المنتھی کے پاس۔ اور یہ بھی لکھا ہے ﴿ مَازَاغَ البَصَرُ وَمَا طَغٰی ﴾ حضور کی نظر میں نہ فتور آیا تھا اور نہ اس نے کوئی غلطی کی تھی۔ ایسی تصریحات کے ہوتے ہوئے کوئی عقلمند نہیں کہہ سکتا کہ یہ خواب تھا یا کشفی حالت تھی۔ کیا خدا تعالیٰ کو کشفی حالت یا خواب بیان کرنے کیلئے یہ ضرورت محسوس ہوئی تھی کہ یوں فرمائے کہ ﴿ مَازَاغَ البَصَرُوَمَا طَغٰی ﴾ نہیں نہیں صرف ان لوگوں کا شبہ دور کرنا مطلوب تھا کہ جن کو یہ خیال گزر رہا تھا کہ شاید حضور کی نظر نے غلطی کھائی ہوگی یا انوار تجلیات سے آنکھ چندیا گئی ہوگی۔ اس لئے آپ کا بیان مشتبہ ہے۔ اور سنئے اس کی تائید اس آیت سے بھی ہوتی ہے کہ ﴿ اَوحٰی اِلٰی عَبدِهٖ مَا اَوحٰی ﴾ جو کچھ خدا تعالیٰ نے وحی کرنا تھا وحی کر دیا۔ اب خوابی فرقہ بتائے کہ کیا حضور کی وحی سو کر ہوا کرتی تھی۔ قرآن شریف میں تو تین طرح کی وحیوں کا ذکر ہے مگر 'وحی منامی' کا ذکر نہیں ہے اس خیال کی تردید خود حضور نے بھی فرمائی ہے کہ ''خدا تعالیٰ نے اپنا ید قدرت میرے کاندھوں پر رکھا جس کی سردی دیر تک محسوس کرتا رہا ہوں۔ تو مجھے اس کی برکت سے **علم الاولین والاخرین وما کان وما سیکون** سب کچھ حاصل ہوگیا''۔ خود مشرکین عرب نے بھی اس خیال کو صحیح نہیں سمجھا ورنہ صبح کو آپ سے مشاہدات بیت المقدس کی تشریح نہ پوچھتے۔ کیا وہ ایسے ہی بیوقوف تھے کہ خوابوں کا آنا بھی قرین قیاس نہیں سمجھتے تھے اور اس رات جو قافلہ شام سے مکہ کو آرہا تھا وہ بھی اس واقعہ کو جسمانی قرار دیتا ہے، کہ ہم آرہے تھے تو ہمارے اونٹ ڈر گئے تھے اور ہمارے مشکیزہ سے پانی خشک ہوگیا تھا کہ جس سے ہم نے معلوم کیا کہ کوئی سوار جا رہا ہے اور مشک سے اس نے نوش فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ دربان بیت المقدس کی شہادت بھی اس کی تردید کرتی ہے کیونکہ اس رات وہ پھاٹک بند کرتا تھا مگر وہ بند نہ ہوتا تھا تو وہ یوں ہی چھوڑ گیا تھا۔ صبح آتے ہی اس نے پاؤں کے نشان دیکھے تھے کہ ایک سواری آئی ہے اور پھر نکل

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

گئی ہے ان تمام واقعات کی تشریح ''مدارج النبوت'' میں دیکھو۔

۱۹......شیعہ کے نزدیک ناممکن ہے کیونکہ خدا لطیف وخبیر ہے اور **لا یدرکہ الابصار** ہے۔

جواب: شیعہ گو دیدار الٰہی کے منکر ہوں مگر حیات مسیح کے منکر نہیں ہیں اور جس نے ان دونوں مسئلوں کو لازم وملزوم سمجھا ہے وہ بیوقوف ہے۔ علاوہ بریں رؤیت اور چیز ہے اور ادراک اور چیز ہے ہم سورج کو دیکھتے ہیں یہاں ہماری رویت ہے۔ مگر ادراک یعنی پورے طور پر گہری نظر سے دیکھنا نہیں ہے' اسی طرح ہم بھی رؤیت کے قائل ہیں، ادراک ذات الٰہیہ کے قائل نہیں ہیں۔ حضرت عائشہ سے بھی ادراک کی نفی معلوم ہوتی ہے' رؤیت بصری کی نفی معلوم نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ معراج کا واقعہ آپ سے پوشیدہ رہا ہے۔

۲۰......آیت مذکورہ میں بعض کے نزدیک دیدار جبرائیل مراد ہے تو پھر معراج جسمانی کیسے ٹھہرا؟

جواب: جب صاف ذکر ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک اس وقت آپ تھے تو اس میں کوئی شک نہیں رہ جاتا ہے کہ حضور بیت المقدس تک جسمانی طور پر ﴿**اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا**﴾ کے ماتحت تشریف لے گئے تھے اور وہاں سے عرش معلیٰ تک ﴿**وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی**﴾ کے رو سے پہنچ چکے تھے اور یہ رسائی قرآن کے رو سے ہر طرح ثابت ہے' خواہ دیدار الٰہی کا قول کیا جائے یا دیدار جبرائیل کا۔ دیدار جبرائیل کے متعلق بھی اصلی صورت کا دیدار مراد ہوگا ورنہ معمولی صورت میں تو حضور ﷺ سے کئی دفعہ ملاقات کر چکے تھے۔

۲۱......**کنت انت الرقیب علیھم** میں صاف مذکور ہے کہ حضرت مسیح قیامت کو دو اقرار کریں گے۔ اول یہ کہ مجھے اپنی قوم کی خبر **توفی** سے پہلے رہی ہے بعد میں نہیں رہی۔ دوم یہ کہ میری خبر گیری بنی اسرائیل میں موجود رہنے تک محدود تھی اور بعد میں مجھے اطلاع ان کے حالت کے متعلق نہ تھی۔ تو دونوں صورتوں میں نزول مسیح باطل ہو جاتا ہے' ورنہ یوں کہنا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

لازم تھا کہ میں دوبارہ نزول کے بعد بھی خبر گیر رہا ہوں' مگر آپ اس کی نفی کریں گے۔ کیا کذب بیانی کا ارتکاب کریں گے؟

جواب: کذب بیانی کا الزام تو مرزائی تعلیم کے مطابق بھی قائم رہتا ہے' کیونکہ ''آئینہ کمالات اسلام'' میں مرزا صاحب مانتے ہیں کہ نصاریٰ کی ابتری کا حال آسمان پر بھی آپ کو معلوم تھا۔ ورنہ کشمیر میں بھی جب تک بنی اسرائیل میں رہے اس ستاسی (۸۷) سال کے عرصہ دراز میں بھی آپ کو اہل فلسطین اور اہل شام کی مطلقاً خبر نہ تھی۔ تو باوجود موجود رہنے کی بھی آپ کو علم نہیں رہا' اب موجودگی اور علم کو لازم وملزوم قرار دے کر یہ کہنا بھی غلط ہوگا کہ جب تک میں بنی اسرائیل میں رہا تب تک مجھے علم تھا۔ اس لئے یہ ثابت کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ تثلیث کا عقیدہ آپ کی موجودگی میں پیدا نہیں ہوا۔ واقعہ صلیب کے بعد متصل ہی پولوس یہودی نے نصرانیت میں تثلیث کا عقیدہ پھیلانا شروع کر دیا تھا اور اس سے پہلے بھی حسب تصریح مورخین وحسب تصریح ''برنباس'' تثلیث کی بنیاد پڑ چکی تھی اور فساد قوم متحقق ہو چکا تھا۔

۲۲...... چونکہ آپ کا بیان لاعلمی کے متعلق قرآن میں مذکور ہے' اس لئے بیرونی روایات کا اعتبار نہیں رہے گا۔

جواب: قرآن شریف میں لاعلمی کا ذکر نہیں ہے بلکہ بے سمجھی کی وجہ سے یہ نظریہ خواہ مخواہ قرآن کے ذمہ تھوپ دیا گیا ہے' ورنہ محققین اہل تفسیر نے جو کچھ بیان کیا ہے اصل میں وہی درست ہے کہ سرکاری گواہ جب عدالت کو خود مدعی دیکھتا ہے تو اپنی رپورٹ کو عدالت کے سپرد کر کے یوں کہہ سکتا ہے کہ عدالت خود معاملہ زیر بحث کو خوب جانتی ہے مجھے عدالت سے بڑھ کر کیا علم ہو سکتا ہے۔ اس طرز کے جواب کو **تفویض العلم الی الغیر** کہتے ہیں جو ہمیشہ بڑوں کے سامنے چھوٹے آدمی استعمال کرتے ہیں' اور اسی طرز جواب کو تمام انبیاء بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

برتیں گے۔ آیت زیر بحث سے چند سطور پہلے دیکھئے، یوں مذکور ہے کہ ﴿یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ﴾ اس دن خدا تعالیٰ تمام انبیاء کو کہ جن میں حضرت مسیح بھی شامل ہوں گے جمع کر کے سوال کرے گا کہ بتاؤ تمہاری کامیابی کیسی رہی؟ اور تمہاری اجابت یا قبولیت کس درجہ پر رہی؟ تو تمام انبیاء یک زبان ہو کر یوں کہیں گے: یارب! ہمیں کہنے کی کیا ضرورت ہے تو خوب جانتا ہے۔ ہمیں اصلی واقعات کا کچھ بھی علم نہیں ہے ﴿لَا عِلْمَ لَنَا﴾ باوجود یہ کہ ان کو اپنی امتوں کا حال معلوم ہوگا مگر اپنی اطلاع وہی کو کمال وضوح کی وجہ سے باری تعالیٰ کے ذمہ ڈالیں گے ورنہ اگر تفویض العلم الی الغیر کا مسئلہ باطل سمجھا جائے تو نعوذ باللہ تمام انبیاء کے حق میں کذب بیانی کا الزام پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ مرزائیوں کو اس مقام پر قرآن شریف کے اصلی مقاصد سمجھنے پر قدرت حاصل نہیں ہوئی۔ اس لئے خود بھی ٹھوکر کھائی ہے اور لوگوں کو بھی غلط راستہ بتا رہے ہیں۔ زیادہ تشریح دیکھنی ہو تو تفسیر کبیر اور تفسیر روح المعانی کا مطالعہ کریں۔

۲۳.....مرزا صاحب مہدی تھے اس لئے قادیان اصل میں کدعہ تھا اور چونکہ مسیح بھی تھے اس لئے یہی شرقیہ دمشق ہے۔

جواب: قادیاں کی وجہ تسمیہ میں پہلے یوں کہا گیا ہے کہ قاضیاں تھا بگڑ کر قادیان بن گیا۔ مگر اس وقت مرزا صاحب مدعی نہ تھے اور دعویٰ کے بعد اس کے دو نام بدل گئے ہیں اور یہ تبدیلی ظاہر کرتی ہے کہ یہ سب کچھ غلط ہے کیونکہ اسی علاقہ میں دو گاؤں اور بھی قادیان موجود ہیں۔ اور ان کی وجہ تسمیہ میں مہدویت اور مسیحیت کا کچھ اثر نہیں ہے اس لئے ہم اس کی وجہ تسمیہ وہاں سے لے کر یوں کہتے ہیں کہ کادی ارائیں ہوتے ہیں۔ اس علاقہ میں یہی قوم آباد تھی اس لئے یہ تین گاؤں ارائیوں کے نام پر مشہور ہیں اور قادیان دمشق سے مشرقی خط بھی واقع پر نہیں ہے کیونکہ قادیان سے دو ہزار میل کے فاصلہ پر خط مشرقی چلتا ہوا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ترکستان کو نکل جاتا ہے جیسا کہ نقشہ سے ظاہر ہے۔

۲۴...... آپ کی کل عمر ایک سو (۱۲۰) سال ہے، تینتیس (۳۳) سال کو رفع ہوا نزول کے بعد ستاسی (۸۷) سال زندہ چاہیے تھا۔ احادیث میں چالیس (۴۰) یا پینتالیس (۴۵) سال کا عدد ہے یہ تعارض کیسے اٹھ سکتا ہے اس لئے یوں کہنا پڑتا ہے کہ بعد نزول از صلیب آپ کی عمر کشمیر میں ستاسی (۸۷) سال گزری ہے۔

جواب: جن روایات میں آپ کی عمر ایک سو (۱۲۰) سال مذکور ہے علامہ زرقانی نے ثابت کیا ہے کہ یہ عمر قبل از رفع کی ہے عمر بعد النزول اس کے علاوہ ہے اور کل عمر اس حساب سے ایک سو ساٹھ (۱۶۰) سال یا ایک سو پینسٹھ (۱۶۵) سال بنتی ہے۔

۲۵...... کسر صلیب سے مراد مباحثہ مذہبیہ ہے ورنہ لکڑی کو توڑ کر حضرت مسیح کیا کریں گے؟

جواب: آپ حکومت اسلامی قائم کریں گے اور گرجے گرا کر صلیب پرستی دور کریں گے۔ قیامت کو بت پرستوں کے بتوں کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اسی طرح عیسائیوں کو مغلوب کر کے ان کا بت اکبر (صلیب) بھی خاک میں ملا دیا جائے گا۔

۲۶...... یہودیوں پر بحکم قرآن قیامت تک ذلت لکھی ہوئی ہے، وہ مسیح کے زمانہ کب لڑیں گے؟ اگر یہ روایت صحیح ہے تو اس سے مراد مولوی ہیں جو مرزا صاحب سے لڑتے ہیں۔

جواب: مسیح دجال یہودیوں پر زبردستی حکومت کرے گا اور ان کو چاہے گا کہ مسلمانوں پر غلبہ کرے مگر اس ارادہ میں کامیاب نہ ہوگا۔ کیونکہ قیامت تک اسلام کے مقابلہ پر ان کو ذلت لکھی ہوئی ہے۔ اور اگر علمائے اسلام یہودی ہیں تو مرزائی مولوی صاحبان بھی یہودیوں سے کم نہیں ہیں کیونکہ یہودیوں کی طرح کلام الٰہی کو تحریف کے ذریعہ سے نیا لباس پہنا رہے ہیں۔ اور اعداد و الفاظ سے استدلال قائم کرنا بھی یہودیوں کی طرح ان میں ہی موجود ہے۔ اور وفات مسیح میں یہودیوں کی بھی ناک کاٹ ڈالی ہے۔ یہودی مسلمانوں کے دشمن

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں تو مرزائی بھی ان سے کم نہیں ہیں۔

۲۷.....'لا یقبل الا الاسلام' سے مراد تبلیغ ہے ورنہ ﴿ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ﴾ کے خلاف ہوگا۔

جواب: جب دجال مسلمانوں پر فوج کشی کرے گا تو اس وقت مسلمانوں پر جوابی حملہ فرض ہو گا جس میں وہ مارا جائے گا اور نصاریٰ بھی چونکہ ان کے طرف دار ہوں گے اس لئے ان سے بھی جہاد کرنا پڑے گا اور حکومت اسلامیہ قائم کرنے کے واسطے نہ کسی سے جزیہ لیا جائے گا اور نہ غیر سے معاہدہ کیا جائے گا، کیونکہ فتنہ ارتداد زوروں پر ہوگا اور توحید و شرک کا فیصلہ جہاد کے سوا نہ ہو سکے گا۔ ﴿ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَةٌ ﴾ کا مقام ہوگا۔

۲۸......لایرکب علی فرس ابداً ۔مسیح کی علامت ہے تو پھر جہاد کیسے وقوع پذیر ہوگا؟

جواب: قیام حکومت کے بعد مسلمانوں کو جہاد کی ضرورت نہ رہے گی، ورنہ یہ مطلب نہیں کہ مسیح مطلقاً جہاد نہ کریں گے۔

۲۹...... یذوب الدجال کالملح، کا وقوع یوں ہوا ہے کہ عیسائی مرزائیوں کے مقابلہ میں پانی پانی ہو جاتے ہیں۔

جواب: صرف منہ سے کہنا آسان بات ہے ورنہ جب سے مرزائی مذہب شروع ہوا ہے عیسائیت کو وہ قبولیت ہوگئی ہے کہ اسلام ان کے مقابلہ میں پانی پانی ہو رہا ہے اور خود مرزائی مذہب کے پیرو عیسویت میں جذب ہو رہے ہیں اور عیسائیت قبول کر رہے ہیں۔ ذرا آنکھ کھول کر تمدن اور معاشرت مرزائیہ پر نظر دوڑائیے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح عیسائیت کی خاطر قرآن میں تحریف کر رہے ہیں۔

۳۰......یاجوج ماجوج دو شخص تھے کہ جن کی اولاد اہل یورپ ہیں ان کے ڈھانچے لندن (گلیڈ ہال) میں موجود ہیں اور چونکہ انہوں نے آگ سے بہت کام لیا ہے، اس لئے بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ان کو یاجوج ماجوج کہا جاسکتا ہے (کیونکہ اجیج آگ کو کہتے ہیں) دجال کی بھی یہی قوم ہے۔ مرزا صاحب کے عہد میں مذہبی طور پر فنا ہو چکے ہیں۔

جواب: یہ نظریہ بالکل غلط ہے کیونکہ خروج یاجوج و ماجوج حضرت مسیح کے زمانہ میں لکھا ہوا ہے اور اقوام یورپ مرزا صاحب کے آباؤ اجداد سے بھی پہلے موجود ہیں۔ اسی طرح تمام انسان کم و بیش آگ سے کام لیتے ہیں اور آتش پرست تو عرصہ دراز تک آگ کی پرستش کرتے رہے ہیں، تو پھر کیا یہ سب 'یاجوج ماجوج' ہوں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ احادیث کے رو سے ایک قوم مخصوص کا اسم علم 'یاجوج ماجوج' قرار پایا ہے۔ اس لئے اگر وضعی معنی کے طور پر مرزائی بھی 'یاجوج ماجوج' بن جائیں تو اصل مقصد میں کچھ نقص پیدا نہ ہوگا۔ جیسا کہ مسیح کا لفظ بھی اشتراکی طور پر تین آدمی ظاہر کرتا ہے۔ دجال، قادیانی، اور ابن مریم

۳۱...... **یجعله اللہ حکما** سے مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب حق و باطل میں قطعی فیصلہ کریں گے۔

جواب: حضرت مسیح تو واقعی حاکم اور فیصل ہوں گے، مگر مرزا صاحب کی زندگی تو تحریف و تنسیخ اسلام میں گزری ہے۔ اگر یہی حکومت مراد ہے تو مسیح ایرانی نمبر اول پر حکم عادل تصور ہوگا' کیونکہ اس نے سرے سے قرآن ہی کو منسوخ کر دیا ہے۔

۳۲...... **یمکث عیسٰی اربعین**، وارد ہوا ہے معلوم نہیں کہ چالیس (۴۰) سال حضرت مسیح حکومت کریں گے یا کم و بیش؟

جواب: خواہ آپ حکومت ایک دن ہی کریں مگر صداقت مرزا کا تعلق اس سے کیسے ہوسکتا ہے؟ اگر یہ مراد ہے کہ حضور ﷺ کو دجال، یاجوج ماجوج اور مسیح کا علم نہیں دیا گیا۔ تو مرزا صاحب پر تین الزام قائم ہوتے ہیں۔ اول جہالت اسلامی' کیونکہ صحیح روایات میں چالیس (۴۰) سال آپ کی حکومت محقق کی گئی ہے۔ دوم توہین رسالت' کہ مرزا کو تو ان تینوں کا علم ہے، مگر حضور پر یہ تینوں مشتبہ تھے۔ اس الزام کے رو سے مرزا صاحب کافر واجب القتل

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے۔سوم دوران سر کیونکہ اپنی عمر اسی (۸۰) سال بتاتے تھے اور چالیس (۴۰) سال کے بعد دعویٰ کیا تھا اور چالیس (۴۰) سال کی عمر کا قول خود احادیث کو دیکھ کر کیا تھا۔ اور یہاں آ کر بھول گئے تھے اور خدا نے بھی چالیس (۴۰) سال تک مسیح نہ رہنے دیا۔

۳۳......**فلا یجد الکافر ریح نفسہ الامات**، میں مذکور ہے کہ کافر حضرت مسیح کے دم سے مر جائیں گے۔ مرزا صاحب کی تبلیغ ایسی ہی ہے۔

جواب: اس حدیث میں حضرت مسیح کا معجزہ بیان ہوا ہے جیسا کہ ''**شاھت الوجوہ**'' میں حضور ﷺ کا معجزہ مذکور ہے کہ آپ نے کنکریاں پھینک کر تمام کو اندھا کر دیا تھا اور مرزا صاحب کی تبلیغ سے ہزاروں مسلمان گمراہ ہو چکے ہیں اور ان کے دل مر چکے ہیں' جن کو وہ کافر کہا کرتے ہیں۔ اگر صلاح الدین ایوبی یہ دعویٰ کرتا تو درست ہو سکتا تھا کیونکہ ۱۰۹۶ء میں بطرس ناسک چھ لاکھ عیسائی فوج لیکر مصر پر چڑھ آیا تھا اور اس نے جنگ صلیبی میں عیسائیوں کو شکست دی تھی۔

۳۴......**یقتل الخنزیر**، میں اشارہ ہے کہ عیسائیوں کو لاجواب کر دیا جائے گا۔

جواب: نہیں قتل خنزیر کی رسم اور اس کا استعمال حضرت مسیح کی زندگی میں بند ہو جائے گا کیونکہ اہل کتاب کا خاتمہ ہو جائے گا اگر مرزا صاحب کے عہد پر یہ مضمون منطبق کیا جائے تو یہ مطلب نکلتا ہے کہ قتل خنزیر کی بجائے خود قتل ہو گئے ہیں تحریف کتاب اللہ اور ترک احادیث رسول اللہ میں عیسائیوں کے مقابلے پر دم چھوڑ بیٹھے ہیں جہاد موقوف کر دیا ہے اور عیسائیت کو ہی اپنا اسلام سمجھ لیا ہے اور تمدن یورپ میں جذب ہو رہے ہیں۔

۳۵......**یضع الجزیۃ**، میں اشارہ ہے کہ مرزا صاحب جہاد بند کر دیں گے۔

جواب: حکم الٰہی کو بند کرنا رسول کا اختیار نہیں ہوتا اب اگر مرزا صاحب نے جہاد اسلامی کو بند کرنے کا فتویٰ دیا ہے تو اگر بذریعہ وحی دیا ہے تو آپ کا یہ دعویٰ باطل ہو جاتا ہے کہ ''میں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلام کا ناسخ ہو کر نبی نہیں بنا'' اور اگر اجتہادی طور پر فتویٰ دیا ہے تو سراپا غلط ہے۔ مگر حضرت مسیح کے عہد میں چونکہ کمال تبلیغ کے بعد حکومت اسلامی تسلیم ہو چکے گی اس لئے جہاد کی ضرورت نہ رہے گی، ورنہ آپ بھی اس حکم میں ترمیم نہ کریں گے' کیونکہ نسخ شریعت کا ارتکاب سوائے مخالف اسلام کے کوئی نہیں کر سکتا۔

۳۶......**یہلک الملل کلها**، میں اشارہ ہے کہ تمام ادیان کے مقابلہ میں مرزا صاحب کی تعلیم غالب رہے گی۔ ورنہ **لا اکراه فی الدین**، اور **لو شاء ربک لجعل الناس امة واحدة**، وغیرہ کے خلاف ہے۔

جواب: بالکل غلط ہے ورنہ بتائیں کتنے آریہ مغلوب ہوئے، کتنے عیسائی معترف ہوئے یا کتنے بابی مذہب کے پیرو مرزائیت میں داخل ہوئے۔ بلکہ واقعات بتا رہے ہیں کہ بابی مذہب نے ان کا ناک میں دم کر دیا ہوا ہے۔ عیسائیت زوروں پر ہے اور آریہ وغیرہ کی کوشش سے فتنہ ارتداد جاری ہے اور مرزائیت سے لوگ توبہ کر رہے ہیں اس لئے اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اس وقت اسلام ہی اسلام ہوگا جیسا کہ ﴿**لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ**﴾ میں مرزا صاحب خود بھی مان چکے ہیں۔

۳۷......**یمکث اربعین** میں اشارہ ہے کہ چالیس سال مرزا صاحب اپنے مذہب کی تبلیغ کریں گے۔

جواب: واقعات نے اس کی تکذیب کی ہے کیونکہ اسی (۸۰) سال کی عمر تک آپ نہیں پہنچ سکے' ساٹھ (۶۰) ستر (۷۰) کے درمیان ہی وفات پائی تھی اور ٹیچی فرشتہ نے جو کچھ بتایا تھا کہ مرزا صاحب کی عمر اسی (۸۰) سال ہوگی غلط وحی تھی۔ اور مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کی ایک بین دلیل ہے۔

۳۸......**یصلی علیه المسلمون صلوة الجنازة** میں اشارہ ہے کہ جنہوں نے مرزا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب پر جنازہ پڑھا ہے وہی مسلمان ہیں باقی سب کافر ہیں۔

جواب: اس اصول سے تو مرزائی بننے کی یہ ایک شرط بھی معلوم ہوتی ہے کہ پہلے جنازہ پڑھا جائے اور اگر مرزا صاحب پر جنازہ کی رسم جاری نہ رکھیں تو صرف وہی لوگ مسلمان رہ سکتے ہیں جو آپ کی لاش پر حاضر ہوئے تھے اور جو نہیں پہنچ سکے تھے وہ غیر حاضری کی وجہ سے بے ایمان ہو چکے تھے۔ بہر حال یہ نظریہ اس وجہ سے بھی غلط ہے کہ حدیث کا ترجمہ غلط کیا گیا ہے۔ صحیح ترجمہ یوں ہے کہ "حضرت مسیح پر لوگ نماز جنازہ پڑھیں گے۔" یوں ترجمہ غلط ہوگا کہ جو لوگ جنازہ پڑھیں وہی مسلمان ہوں گے کیونکہ اس وقت یوں عبارت ہونی چاہئے **الذین یصلون علیه هم المسلمون فی عهده،** بہر حال یہ نظریہ مرزائیوں کے اس دعویٰ کو بھی باطل کرتا ہے کہ ہم کسی کو کافر نہیں کہتے لوگ مسلمان (مرزا) کو کافر کہہ کر خود بخود کافر کہہ رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہیں اور کھانے کے اور۔ بظاہر اسلام سے اتنی محبت کہ کسی کو کافر کہنے کے روادار نہیں ہیں مگر جنازہ کا ایسا حکم ہوا ہے کہ اس میں غیر حاضری کی وجہ سے اپنی جماعت بھی کافر ہو رہی ہے حالانکہ اسلام میں نماز جنازہ فرض کفایہ ہے بعض کی ادا سے سب کا ادا ہو جاتا ہے مگر یہاں فرض عین قرار دیا جاتا ہے جس کی وجہ یا تو اسلامی ناواقفی ہے اور یا تحریف اور تنسیخ اسلام جو مرزا صاحب کی تعلیم کو ناسخ شریعت اسلامیہ قرار دیتی ہے۔

۳۹......حدیث معراج میں آیا ہے کہ **معی قضیبان** اس سے خود مرزا صاحب کی زبان اور قلم مراد ہیں۔

جواب: معراج بیداری میں واقعی جسمانی واقع ہوا تھا اور خواب نہ تھا کہ تعبیر کی ضرورت پڑے اور مرزا صاحب نہ جسمانی طور پر وہاں موجود تھا اور نہ روحانی طور پر۔ کیونکہ ان کے نزدیک جسم کی گرمی سے روح پیدا ہوا کرتی ہے اس لئے قرآن و حدیث یا سیف و قلم خود مسیح

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ السلام کی مراد ہیں۔

۴۰.....ان ربکم لیس باعور، میں اشارہ ہے کہ انگریزی مذہبی آنکھ سے کانے ہیں۔

جواب: مرزا صاحب خود کانے ہیں ہدایت کی آنکھ بند ہے جو سوجھتی ہے الٹی ہی سوجھتی ہے اور تحریف و تنسیخ اسلام کی آنکھ اس قدر روشن اور ابھری ہوئی ہے کہ یہود و نصاریٰ بھی ان کے سامنے پانی بھرتے ہیں۔ دعویٰ یہ کیا ہے کہ اسلام منسوخ نہیں مگر اندر ہی اندر ایک مسئلہ بھی اپنی اصلیت پر قائم نہیں رہنے دیا' اس مخادعت کا اجر خدا ہی آپ کو دے گا۔

۴۱.....خروج دجال کا مقام متعین نہیں ہے چونکہ ایک روایت میں 'ملتقی البحرین' ہے، دوسری میں ہے کہ مشرق ہے اور تیسری میں ہے کہ شام یا عراق ہے اس لئے اس سے پادری لوگ مراد ہیں۔

جواب: کیسی بے تکی بات ہے کہ چونکہ مقام معین نہیں ہے تو پادری مراد ہیں' خود مرزائی کیوں مراد نہیں ہیں؟ حالانکہ ان کو معلوم ہے کہ دجلہ فرات کا مقام اتصال مدینہ شریف سے مشرقی سمت میں عراق و شام میں واقع ہے مگر ایسی بات گھڑی ہے کہ احادیث کو ہی بے اعتبار کر دیا ہے۔ اب بتائیے کہ کیا پادری وہاں سے پیدا ہوئے ہیں کہ جہاں سے خروج دجال مذکور ہوا ہے یا مرزا صاحب کے آباؤ اجداد سے بھی پہلے یورپ میں موجود تھے؟

۴۲.....عهد متبنی: مکتوب بین عینی الدجال ک ف ر فیقرءه کل من یعرف ومن لا یعرف کہ دجال کے سر پر انگریزی ٹوپی ہوگی۔

جواب: انگریزی ٹوپی تو خود مرزائیوں کے سر پر بھی ہوتی ہے' کیا یہ بھی دجال ہیں؟ ورنہ حدیث کا مقصود یہ ہے کہ علم وجدانی سے ہر ایک عالم و جاہل اس تحریر کو پڑھے گا جیسا کہ اپنا اعمال نامہ پڑھے گا۔ ﴿اقرأ کتابک﴾، قرآن شریف میں اس کی شہادت دے رہا ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۴۳......حدیث میں آیا ہے کہ دجال مکہ مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا چنانچہ پادری وہاں نہیں جا سکے۔

جواب: یوں کہو کہ مرزائی وہاں نہیں جا سکے اور نہ ہی مرزا صاحب کو وہاں جانا نصیب ہوا ہے۔ اور چونکہ حج کو منسوخ سمجھتے ہیں اس لئے حج کا ارادہ ہی نہیں کیا۔ اور نہ ہی کسی کو حج کرنے کے لئے کہا۔ ابھی حال کا واقعہ ہے کہ جاوا سے ایک مرزائی مبلغ مکہ شریف میں پہنچا تھا تو ابن سعود نے کان سے پکڑ کر نکال دیا تھا۔ (دیکھو اخبار "ام القریٰ" مجریہ اکتوبر ۱۹۳۰ء) بلکہ یوں کہنا بیجا نہ ہوگا کہ مرزائیوں کے نبی نے حج منسوخ کر دیا ہے اس کی بجائے قادیان کی حاضری بڑے دنوں میں سالانہ جلسہ کے موقع پر ضروری سمجھتے ہیں۔ یہی انکا کعبہ ہے اور یہی ان کا روضہ نبوی جس پر درود پڑھتے رہتے ہیں اور چند سال سے قبر پرستی بھی شروع ہو گئی ہے۔ اور خوب نذر و نیاز کا سلسلہ جاری ہو گیا ہے، یہی سلسلہ جاری رہا تو عیسائیوں کی طرح گھر گھر میں مرزا پرستی شروع ہو جائے گی۔

۴۴......تقارب زمان کا مسئلہ مرزائی عہد میں پورا ہوا ہے کہ ریل نے سالوں کے سفر دنوں میں طے کر دیے ہیں۔

جواب: ہوائی جہازوں نے اور بھی تقرب زمانی پیدا کر دیا ہے اور یہ ایجاد مرزا صاحب کے بعد ہوئی ہے اور ریل کی ایجاد ۱۸۰۰ء سے پہلے کی ہے جب کہ ابھی مرزا صاحب کے آباؤ اجداد بھی پیدا نہیں ہوئے تھے۔ اس لئے نہ ریل نشان صداقت ہے اور نہ ہوائی جہاز۔ اس کے علاوہ مسیح ایرانی اس حدیث کا مطلب اختصار عبادات لیتا ہے، اس لئے اس نے صرف تین نمازیں شائع کی ہیں اور وہ بھی بے وضو پڑھی جاتی ہیں۔ اسلام کے نزدیک دونوں تاویلیں مردود ہیں، کیونکہ اسلام میں دجال کے عہد میں دنوں کا لمبا ہونا تسلیم کیا گیا ہے جس میں نمازیں تخمینہ لگا کر ادا کرنے کا حکم ہوگا اور قرب قیامت میں دنوں کی چھوٹائی مقرر ہے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ جس کے بعد بہت جلد دنیا ختم ہو جائے گی۔

۴۵......**یترک الصدقۃ** میں اشارہ ہے کہ مرزا صاحب زکوۃ نہیں لیں گے کیونکہ ان کے عہد میں مال بکثرت ہوگا اور مرزائی مالدار ہوں گے۔

جواب: کئی مرزائی بھوکے مرتے ہیں۔ہاں یہ بات ضرور ماننی پڑتی ہے کہ اس جماعت میں اسلامی طور پر زکوۃ ادا کرنے کا مسئلہ ترمیم پا چکا ہے اور اس کی بجائے چندہ بیعت کی کمیٹیاں جا بجا قائم کر دی گئی ہیں۔اور اس فعل نے ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب نے زکوۃ کو بھی منسوخ کر دیا تھا اور یہ جھوٹ کہا تھا کہ میں ناسخ شریعت نہیں ہوں۔تاریخی طور پر اگر دیکھا جائے تو مسلمانوں میں آجکل افلاس کمال تک پہنچ چکا ہے اور مرزا صاحب کی پیدائش سے پہلے آسودہ حال تھے۔اور سلاطین اسلام کے وقت تو دنیا کے مالک تھے اور اس قدر مال دار تھے کہ عبدالرحمٰن بن عوف کا ترکہ جب تقسیم ہوا تھا تو آپ کی چار بیویوں کو آٹھواں حصہ ملا تھا جس میں سے ایک کا حصہ چالیس ہزار درہم تھا مگر اب یہ حال ہے کہ ہر جگہ سے عیسائیوں نے مسلمانوں کو اپنے اندر جذب کرنا شروع کر دیا ہے اور کسی جگہ بھی حکومت خود اختیاری ان کے پاس موجود نہیں رہی۔اگر ان حالات پر نظر ڈالی جائے تو مرزا صاحب کا ظہور وبال اسلام تھا' جس سے رہی سہی برکات بھی کافور ہو گئی تھیں۔

۴۶......مرزا صاحب کے عہد میں قحط واقع ہوا تھا جو ظہور مسیح کی علامت ہے۔

جواب: ہاں ظہور مسیح دجال کی علامت ہم بھی مانتے ہیں کہ پہلے ہوگا جس کے متصل خروج دجال ہوگا اور اس کے بعد متصل ہی نزول مسیح کا زمانہ ہے جو مسلسل طور پر یہ تینوں یکے بعد دیگرے ظاہر ہوں گے ناواقفی کی وجہ سے مرزا صاحب نے یوں سمجھ رکھا ہے کہ نزول مسیح کے بعد ہوگا اتنا بھی نہیں سوچا کہ پادریوں کو آپ ہی دجال کہہ آئے ہیں۔کیا ان کے آنے سے پہلے قحط تھا بعد میں نہیں ہوا یا بعد میں ہوا پہلے نہیں ہوا۔احادیث میں تو خروج دجال کی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامت امساک باراں لکھی ہے اگر آپ منظور کرتے ہیں تو بسم اللہ۔

۴۷..... فتنہ دجال سے بچنے کیلئے حضور ﷺ نے سورہ کہف پڑھنے کا حکم دیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی دجال ہیں کیونکہ اس میں عیسائیوں کا ہی ذکر ہے (دجال کا نام تک نہیں لیا گیا)۔

جواب: عجیب کھیل دکھایا ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک عیسائی حکومت، عیسائی افسر جو کوٹھیوں میں رہتے ہیں اور پادری تین قسم کے دجال تھے۔ اور ان کے مقابلہ میں صرف ایک مسیح قادیانی کھڑا ہوا تھا جس نے انگریزی حکومت اور انگریزی افسروں (دو قسم کے دجالوں) کے سامنے تو ہاتھ جوڑ دیئے تھے مگر تیسرے قسم کے دجال (پادریوں) کو گھر بیٹھے ہی مغلوب کر لیا تھا۔ اور یہ نظریہ بھی عجیب قسم کا ہے کہ جن آیات میں جس کا ذکر ہو اسی نوعیت کے ساتھ اس کی تاثیر وابستہ ہوتی ہے اگر یہ صحیح ہے تو اسی سورہ کہف میں ''ذوالقرنین'' کا بھی ذکر آیا ہے اور مرزا صاحب اپنے الہام کے رو سے 'ذوالقرنین' بھی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ذوالقرنین دجال ہوگا جس سے کہ حضور نے خوف دلایا ہے اور جس کے دفعیہ میں سورہ کہف پڑھنے کا حکم دیا ہے کیا مرزائی اس ذوالقرنین سے مراد دجال لے سکتے ہیں؟

۴۸..... ''یقتل الدجال بباب اللد'' میں اشارہ ہے کہ ایک مقدمہ باز حکومت کے عہد میں پادریوں کو مرزا صاحب شکست دیں گے۔

جواب: باب سے مراد حکومت لینا اور لد سے مراد قوم لد لینا عجیب قسم کی نکتہ آفرینی ہے۔ پہلے خود کہہ چکے ہیں کہ حکومت نصاریٰ (قوم لد) بھی دجال ہے تو مفہوم یوں پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے دجال اول کی حکومت کی پناہ میں دجال دوم کو شکست دی ہے۔ اس سے بہتر تو ہمارے خیال میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے شہر لدھیانہ کے دروازہ کے پاس دجال صفت مرزائیوں کو شکست دی تھی۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۴۹......تطلع الشمس من المغرب، سے مراد مغربی اقوام کا اسلام قبول کرنا ہے ورنہ ﴿وَالشَّمۡسُ تَجۡرِیۡ لِمُسۡتَقَرٍّ لَّهَا﴾ کے خلاف ہوگا۔

جواب: فرداً فرداً قبولیت اسلام کا وجود ممالک مغربیہ میں پہلے سے ہی موجود ہے ظہور مسیح قادیانی سے کوئی خصوصیت نہیں ہے اس لئے اگر طلوع الشمس کی تحریف ہی کرنا ہے تو ایرانی مسیح کی تحریف زیادہ قرین قیاس ہے کہ ممالک مغربیہ کی مادی ترقی مراد ہے۔ اگر ہدایت مطلوب ہو تو بغیر تحریف کے ماننا پڑتا ہے کہ علامات قیامت سے ایک یہ بھی علامت ہے اور جس آیت سے یہ مفہوم مخالف سمجھا گیا ہے اس میں یہ مذکور نہیں ہے کہ ہمیشہ سورج یوں ہی چلتا رہے گا بلکہ صرف یہ مذکور ہے کہ وہ چلتا ہے اور ان دو فقروں میں بالکل فرق ظاہر ہے۔

۵۰......دابة الارض حضرت مسیح کی عہد میں ریل گاڑی ہے یا مخالف علمائے سوء ہیں جو اپنی مہر کو سلیمانی مہر تصور کرتے ہیں اور اپنی مہر تکفیر سے دلوں کو زخمی کرتے رہتے ہیں۔

جواب: دابة الارض، احادیث کے رو سے ایک نوعیت کا جانور ہوگا جو حق و باطل کے لئے خدائی نشان ہوگا اور اہل سنت والجماعت کے نزدیک بغیر تاویل کے مسلّم ہے، مگر جو لوگ اہل بدعت ہیں ان کے نزدیک ابھی تک اس کا مصداق معین نہیں ہوا کہ کیا شے ہے۔ بانی مذہب اہل قرآن عبداللہ چکڑالوی کا عقیدہ تھا کہ ''دابۃ الارض'' سے مراد ظہور مسیح ہے۔ ایک محرف کا قول ہے کہ دابۃ الارض گراموفون ہے جو اجزائے ارضیہ سے پیدا ہوا ہے اور لوگوں سے باتیں کرتا ہے۔ ایک حضرت لکھتے ہیں کہ دابۃ الارض عیسائی اقوام ہیں جو سریع السیر ہونے کی وجہ سے تمام دنیا پر چھا گئی ہیں۔ خود مرزائیوں کے تین قول ہیں۔ ایک یہ ہے کہ وہ ریل گاڑی ہے اور اسی کو خر دجال کا لقب بھی دیا ہے۔ دوم یہ کہ طاعونی کیڑے ہیں جو مرزا صاحب کی تصدیق کیلئے پیدا ہوئے تھے۔ سوم یہ کہ مولوی صاحبان ہیں جو ان پر مہر تکفیر لگاتے ہیں۔ اب ان اختلافات کے ہوتے ہوئے ہم کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے، سوائے اس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے کہ ہم کہیں کہ ان لوگوں کے نزدیک خر دجال، دابۃ الارض، طلوع الشمس من المغرب اور دیگر اشراط الساعۃ پر ایمان نہیں ہے مگر چونکہ اسلامی تعلیم میں ان کو بڑی اہمیت دی گئی ہے اس لئے صاف انکار بھی نہیں کر سکتے اور تاویلیں کر کے اپنے انکار کو پوشیدہ کر رہے ہیں، ورنہ اس کی تہہ میں سوائے اس کے کچھ نہیں کہ الزامی طور پر اسلامی علماء کو نیچا دکھائیں اور مخالفین سے بھی یہ سن لیں کہ دابۃ الارض اگر ریل گاڑی ہے تو مسیح قادیانی سے دوسو سال پہلے کیوں ایجاد ہوئی ہے؟ اور علمائے اہل اسلام کو علمائے سوء کا خطاب مرزا صاحب سے پہلے تمام ایسے لوگوں نے دیا ہوا ہے جنھوں نے دعویٰ نبوت کیا اور ان کے فتویٰ سے اپنے کیفر کردار کو پہنچ گئے۔ اور اگر وجہ تکفیر ہی علماء سوء کو دابۃ الارض بتاتی ہے تو خود مرزا صاحب دابۃ الارض ہیں کہ جنہوں نے اپنے منکرین پر فتویٰ کفر لگایا تھا اس کے بعد مرزائی جماعت ہے جو اپنے سوا کسی کو مسلمان ہی نہیں سمجھتی اور جا بجا تحریف و تنسیخ اسلام سے اہل اسلام کے سینوں پر مونگ دلتی پھرتی ہے۔ بہر حال اگر دابۃ الارض کی شخصیت سے انکار ہو تو ہم جسے چاہیں اسے دابۃ الارض بنا سکیں گے یہ کیا ضروری ہے کہ مرزا صاحب کی تاویل تو درست ہو اور ہماری تاویل غلط ہو جائے۔

۵۱......مدفن عیسیٰ ارض مقدس یعنی قادیان ہے۔

جواب: حضور ﷺ نے جو صحیح طور پر فرمایا ہے وہ یہی ہے کہ حضرت مسیح آپ کے مقبرہ میں دفن ہوں گے اور ارض مقدس کی رویت اگر ہے تو اس سے مراد قادیان نہیں ہے کیونکہ اس میں تحریف و تنسیخ اسلام کی نجاست ہر وقت موجود رہتی ہے۔

۵۲......حضرت عائشہ کے خواب میں تین چاند دکھائی دیئے تھے، جس کی تاویل حضرت صدیق اکبر نے حضور ﷺ کی وفات پر **ھذا اول اقمارک** فرمایا تھا اور حضرت عیسیٰ کی قبر اگر وہاں ہوتی تو آپ کو چار چاند نظر آتے۔ حضور، شیخین اور حضرت مسیح۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب: حضرت عائشہ کا قول پہلے گزر چکا ہے کہ چوتھی قبر کی جگہ اپنے لئے تجویز کرتی تھیں مگر بتایا گیا کہ یہ جگہ حضرت مسیح کے لئے ہے۔ اور تین چاند کا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ تین چاند شیخین اور حضرت مسیح ہوں یا حضرت ابو بکر نے تعبیر کے وقت حضرت مسیح کو نظر انداز کر دیا ہو کیونکہ **اقمارک** (تیرے چاند) کہنے میں یہ اشارہ تھا کہ جس سے حضرت عائشہ کو قریبی رشتہ تھا، ورنہ واقع میں حضور سورج تھے اور باقی تین چاند تھے۔

۵۳......کیا قبر پھاڑ کر یا روضہ نبویہ گرا کر حضرت مسیح کو دفن کریں گے۔

جواب: گنبد خضرا کی بنیاد بعد میں ۶۷۸ھ کو پڑی ہے۔ ممکن ہے کہ حضرت مسیح کے عہد تک نہ رہے اور یا اس کی کوئی دوسری شکل ہو جائے اس لئے اس واقعہ کو مان لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۵۴......اگر حضرت عیسیٰ کا وہاں دفن ہونا یقینی ہوتا تو حضور کی وفات کے وقت کیوں اختلاف ہوتا۔

جواب: انہی قرائن سے تو یہ بات ثابت ہوئی تھی کہ آپ حجرہ میں ہی دفن ہوں گے۔ ورنہ پہلے اس امر کی تحقیق کی طرف کسی کو خیال تک بھی نہ تھا۔

۵۵......**واضعا یدیہ علی کتفی ملکین** سے مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب حکیم احسن امروہی اور حکیم نور الدین بھیروی کے سہارے پر عیسویت کا دعویٰ کریں گے ورنہ نزول ملائکہ سے عذاب آنا یقینی ہے۔

جواب: اس میں کیا شک ہے ہم مانتے ہیں کہ اگر یہ دونوں بزرگ نہ ہوتے تو مرزا صاحب مغلوب ہو چکے تھے۔ اور نزول ملائکہ کبھی رحمت کے لئے بھی ہوا کرتا ہے۔ خود مرزا صاحب کا ٹیچی فرشتہ بار بار روپے دینے کو آیا تھا۔ حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے خواب میں ٹیچی فرشتہ دیکھا تھا کہ جس نے مرزا صاحب کے دامن میں بہت سا روپیہ ڈال دیا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تھا۔ نام پوچھا تو اس نے کہا میرا نام ٹیچی ٹیچی ہے یعنی عین وقت ضرورت پر آنے والا۔ پھر مرزا صاحب کو بہت روپیہ آنے لگا۔

۵۶......یاجوج ماجوج یہی انگریز ہیں کیونکہ تار برقی لیے کانوں کا کام دے رہی ہے۔

جواب: اس لیے کان سے تو مرزائی بھی یاجوج ماجوج بن سکتے ہیں کیونکہ وہ بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

۵۷......مرزا صاحب اگر اس صدی کے مجدد نہیں تو اور کون ہے؟

جواب: مجدد کی بحث پہلے گزر چکی ہے، مگر یہاں بھی اتنا کہہ دینا ضروری ہے کہ مجدد کا کام احیاء سنن ہوتا ہے اور مرزا صاحب ناسخ شریعت اور محرف کلام اللہ اور لاعب باحادیث رسول اللہ، مکفر امت محمدیہ، مرتکب تضلیل امت احمدیہ اور مدعی نبوت جدیدہ واقع ہوئے ہیں اس لئے آپ کو مجدد کہنا غلط ہوگا۔

۵۸......**لا نبی بعدی** نزول مسیح کا معارض ہے۔

جواب: اگر اس کے معارض ہے تو نبوت مرزا کے بھی مخالف ہے اور اسلام نے اس کا مطلب یوں بیان کیا ہے کہ "**لانبی مبعوث بعدی**" اسلئے اس حدیث سے مرزا صاحب کی نبوت باطل ٹھہرتی ہے۔

۵۹......کیا اسلام ایک اسرائیلی نبی کا محتاج ہے۔

جواب: نزول مسیح بطور خدمت اسلامیہ واقع ہوگا ورنہ ﴿**انا لہ لحفظون**﴾ کی وجہ سے یہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ اس لئے نہ وہ مسیح ناصری کا محتاج ہے اور نہ مسیح قادیانی کا زیر احسان ہے، بلکہ وجود مسیح قادیان اس کیلئے باعث بدنامی ہے۔

۶۰......مسیح نازل ہوں گے تو بالکل بوڑھے ہوں گے۔

جواب: بوڑھے تب ہوتے کہ کرہ ارض پر رہتے اور آسمان پر رہنے والے بوڑھے نہیں ہوتے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا جبرائیل علیہ السلام حضور ﷺ کے وقت بوڑھے تھے؟

۶۱......قرآن شریف عربی میں ہے وہ آتے ہی اس کی تعلیم کی تبلیغ کیسے کریں گے؟

جواب: مرزا صاحب نے قصیدہ اعجازیہ بناتے وقت بقول خود خدا سے تعلیم پائی تھی۔ کیا حضرت مسیح کیلئے ہی علم باطنی کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ انبیاء ہمیشہ علم لدنی رکھتے ہیں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ "اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ " ہم انبیاء کسی سے پڑھتے نہیں ہیں مگر ﴿عَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾ کے طور پر خدا کے زیر تعلیم ہو کر حالت طفولیت میں ہی کہہ دیتے ہیں ﴿اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتَانِىَ الْكِتَابَ﴾ (الآیۃ) اس معیار نبوت سے مرزائی نبوت بالکل کافور ہو جاتی ہے کیونکہ مرزا صاحب ظاہری تعلیم حاصل کرنے میں بھی ایسے کند ذہن واقع ہوئے تھے کہ وکالت کے امتحان میں فیل ہو گئے تھے۔ کیا کوئی نبی فیل بھی ہوا ہے؟

۶۲......آسمان کوئی چیز ٹھوس نہیں ہے کہ جس پر وہ گزارہ کرتے ہوں یا اگر وہ ٹھوس ہے تو کروی شکل ہے کہ جس پر ٹھہرنا مشکل ہوتا ہے۔

جواب: مرزا صاحب خود کروی زمین پر رہتے تھے اور جن لوگوں نے آسمان کو "ایتھر" کہا ہے وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ ستاروں میں مخلوقات آباد ہے تو ذرا آپ کو بھی کسی ستارہ میں مقیم سمجھ لیں کیا حرج ہے؟

۶۳......حضرت مسیح اب تک حی قیوم ہیں یہ تو شرک ہوا؟

جواب: ہاں جبریل اور زمین و آسمان بھی قیوم ہیں، ابلیس بھی حی قیوم ہے کیا یہ شرک نہیں ہے اگر شیطان مر گیا ہے تو اس کی قبر دریافت کرو!

۶۴......کیا یہ ہتک نہیں ہے کہ رسول تو زمین میں دفن ہوں اور حضرت عیسیٰ آسمان پر مانے جائیں؟

جواب: حضور کے عہد میں جبریل آسمان سے آتے تھے۔ کیا اس معیار سے ان کی شان بھی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بڑھ گئی ہے؟ اگر یہی معیار ہے تو حضور کی والدہ کی تعریف بھی قرآن سے استنباط کرو کیونکہ حضرت مریم والدہ عیسیٰ کی تعریف موجود ہے۔ ورنہ یہ معیار غلط تسلیم کرو۔

۶۵...... حیات مسیح سے عیسائیت کی تائید ہوتی ہے۔

جواب: کیا اسلام مصدق نصرانیت نہیں ہے؟ اور کیا مرزائیت نے واقعہ صلیب کو تسلیم کر لینے میں عیسائیت کا ستون قائم نہیں کیا؟ اور کیا تحریف و تنسیخ اسلام کے ارتکاب میں غیر مسلموں کو یہ کہنے کا موقعہ نہیں دیا کہ اسلام ترمیم ہو چکا ہے' اگر یہ واقعات صحیح ہیں (اور ضرور صحیح ہیں) تو تائید نصرانیت کا الزام اسلام پر عائد نہیں ہوتا بلکہ مرزائیت پر وارد ہوتا ہے۔

۶۶...... مسیح اب بیٹھے بیکار کیا کر رہے ہیں؟

جواب: جبریل کیا کر رہے ہیں، نفخ صور سے پہلے اسرافیل کیا کر رہے ہیں؟ یہ ایسا جاہلانہ سوال ہے کہ خدا اپنی مخلوق پیدا کرنے کے بعد اب فارغ ہو کر کیا کر رہا ہے؟ بھلا حضرت مسیح ستاسی (۸۷) سال کشمیر میں بیکار اور روپوش ہو کر کیا کر رہے تھے؟ ان باتوں کا اگر کوئی جواب ہے تو حضرت مسیح کی بیکاری کا بھی جواب بن سکتا ہے کہ ذکر و شغل میں مشغول رہتے ہیں۔

۶۷...... مرزا صاحب ذوالقرنین تھے اور ان کی زندگی میں تین قسم کے سن پورے سیکڑے ہو گئے تھے جیسا کہ ذیل کے نقشہ سے ظاہر ہے جس میں ہم عمر مرزا صاحب کے ساتھ سن عیسوی کے مطابق صدیوں کا اختتام بھی دکھاتے ہیں۔

(۱) ۵۶۰۰، ۱۸۴۰، یہود (۴) ۹۰۰، ۱۸۴۲، بروسٹہ (۸) ۲۶۰۰، ۱۸۴۷، روی (۹) ۹۰۰، ۱۸۴۸، بکری (۱۳) ۱۹۰۰، ۱۸۵۲، عیسوی، انطاکیہ (۱۴) ۲۶۰۰، ۱۸۵۳، بخت نصر (۱۶) ۱۹۰۰، ۱۸۵۵، عیسوی جولین (۲۳) ۱۹۰۰، ۱۸۷۳، اکتیسی (۳۶) ۲۰۰۰، ۱۸۷۵، صوریہ (۴۰) ۱۸۰۰، ۱۸۷۹، ۷۱ ء تباہی یورشلیم (۴۳) ۱۳۰۰، ۱۸۸۴، ہجری (۴۵) ۱۲۰۰، ۱۸۸۴،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈایوکلیشن (۴۶) ۳۹۰۰، ۱۸۸۵، ابراہیمی (۴۸) ۲۶۰۰، ۱۸۸۷، جولین (۴۹) ۲۲۰۰، ۱۸۸۸، مقدونی (۵۱) ۲۰۰۰، ۱۸۹۰، صدونیہ ۱۳۰۰ فصلی الٰہی (۵۳) ۴۷۰۰، ۱۸۹۲، قسطنطنیہ فلکی ۱۳۰۰ فصلی (۵۴) ۱۳۰۰، ۱۸۹۳، بنگلہ (۵۵) ۱۳۰۰، ۱۸۵۴، صعودی (۵۹) ۴۷۰۰، ۱۸۹۸، سکندر (۶۱) ۱۹۶۰۸۵۳۰۰۰، ۱۹۰۰ء۔

آریہ اس نقشہ میں خطوط وحدانیہ کے درمیان مرزا صاحب کی عمر کا سال لکھا گیا ہے اور اس کے بائیں طرف سن عیسوی کے اوپر وہ سن لکھا گیا ہے جو اپنی صدی کو پہنچ چکا تھا۔

جواب: مرزا صاحب کے ہم عمر جس قدر بھی انسان گزرے ہیں، سب ذوالقرنین کہے جا سکتے ہیں اور یہ اقتران ہر سو سال کے بعد شروع سے ہی چلا آیا ہے اور آئندہ بھی چلا جائے گا۔ اور ہر سو سال کے بعد ذوالقرنین کا وجود ماننا پڑتا ہے ماضی اور مستقبل میں بیشمار آدمی ذوالقرنین ماننے پڑتے ہیں مگر جن سالوں میں بھی ایسا اقتران نہیں ہوا ان میں مرزا صاحب کو ذوالقرنین نہیں بتایا گیا مثلاً ۱۹۰۰ کے بعد آٹھ سال تک مرزا صاحب ذوالقرنین نہیں رہے نیز اس نقشہ سے یہ دعویٰ بھی باطل ہو جاتا ہے کہ آپ نے جب دعویٰ کیا تھا تو اس وقت آپ کی عمر چالیس سال تھی کیونکہ اس وقت آپ کی عمر ۴۳ سال دکھائی گئی ہے اور اگر ان تمام صدیوں کا اختتام مرزا صاحب کی عمر میں معتبر ہو تو آپ ذوالقرون ہیں ذوالقرنین نہیں ہیں۔

۲۰...... پاکٹ بک مرزائیہ

۶۸...... ''توفّی'' بمعنی غیر موت بشرائط پیش کردہ مرزا صاحب نے ہزار روپیہ پیش کیا ہے آج تک کسی نے نہیں لیا۔

جواب: صرف زبانی باتیں ہیں لوگ مانگتے ہیں ویسے ہی ٹال دیتے ہیں۔

۶۹...... یہ کیا وجہ ہے کہ ﴿ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي ﴾ جب حضور فرمائیں گے تو اس جگہ موت مراد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوگی؟

جواب: کیونکہ اس وقت حضرت مسیح مر چکے ہوں گے، ورنہ اگر غور سے دیکھا جائے تو ''**توفیتنی**'' کا معنی ''مفارقت'' وہاں مراد ہے جو حضرت مسیح کی طرف سے منقول ہے' کہ جب تو نے مجھے بنی اسرائیل سے الگ کر دیا (اور بقول مرزا یہ ستاسی (۸۷) سال کیلئے کشمیر میں روپوش کر دیا تھا) اسی طرح حضور سے بھی کہا جائے گا کہ **لا تعلم ما احدثوا بعدک منذ فارقتھم** کہ آپ کی مفارقت کے بعد آپ کو کیا معلوم کہ یہ لوگ کیا کرتے رہے ہیں' تو اس وقت آپ یہ آیت بطور اقتباس پڑھیں گے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی توفی سے مراد مفارقت ہی لیں گے جو دونوں حضرات میں مشترک مفہوم پیدا ہو چکا ہے۔

۷۰...... ''**فلما توفیتنی**'' سے مراد یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں موجودگی کے بعد متصل ہی توفی ہوئی ہے کیونکہ اس میں ف موجود ہے اور آپ **توفی** کے بعد لاعلمی ظاہر کرتے ہیں اگر نزول مسیح مانا جائے تو نہ تو لاعلمی کا اظہار درست ہو سکتا ہے اور نہ موجودگی کے بعد متصل ''**توفی**'' آ سکتی ہے بلکہ کئی سو سال بعد'' **توفی**'' ہو جاتی ہے نیز وجود تثلیث بھی'' **توفی**'' کے پہلے ہو جاتا ہے حالانکہ آیت میں مذکور ہے کہ **توفی** کے بعد تثلیث تھی۔

جواب: اگر ستاسی (۸۷) سال کشمیر میں آپ کو روپوش زندہ تصور کیا جائے تو وجود تثلیث آپ کی زندگی میں ہی ماننا پڑتا ہے اور چونکہ حضرت مسیح دو دفعہ دنیا میں تبلیغ کے لئے آ چکے ہوں گے تو قیامت کے دن ''تبلیغ اول'' کے متعلق جو سوالات ہوں گے ان کا تعلق ''تبلیغ ثانی'' سے ہرگز نہ ہوگا۔ قادیانیوں نے خواہ مخواہ دونوں کو ایک جگہ زیر بحث لانے کی کوشش کی ہے جو سراسر خوش فہمی ہے۔

۷۱...... اکیس (۲۱) جگہ قرآن شریف میں اور متعدد جگہ احادیث، لغت اور محاورات میں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''توفی ''موت کے بیں معنی ہے تو اس آیت میں یہ معنی کیوں نہیں لیا جاتا۔

جواب: اس مسئلہ میں ہم کو احادیث نبویہ نے مجبور کیا ہے کہ'' توفی '' کا معنی موت نہ لیا جائے قرآنی آیات کا اقتضاء بھی یہی ہے لغات میں بھی ہزاروں حوالے موجود ہیں جن میں ''توفی '' بمعنی موت نہیں ہے خود مرزا صاحب کا الہام براہین میں موجود ہے کہ جس میں ''توفی '' کا معنی موت نہیں ہوسکتا۔

۷۲......بخاری میں'' توفی '' بمعنی موت ہے عموماً مفسرین بھی یہی معنی لیتے ہیں۔

جواب: غلط ہے۔

۷۳......﴿ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ ﴾ (قصص) میں بتایا گیا ہے کہ قرآن شریف بالترتیب نازل ہوا ہے اس لئے تقدیم وتاخیر کا قول خلاف قرآن ہے۔

جواب: اولاً یہ حملہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ پر ہے۔ ثانیاً جہالت مسائل پر دال ہے۔ اور ﴿وَصَّلْنَا﴾ کا یہ مطلب ہے کہ صحف آسمانی یکے بعد دیگرے آتے رہے ہیں اور یہ مطلب نہیں ہے کہ آیات میں لفظوں کی تقدیم وتاخیر بھی مراد نہیں ہے ورنہ آپ ہی بتائیں کہ تمہارے ہاں ﴿قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ﴾ میں من قبلہ کو صفت مقدم کیوں بنایا جاتا ہے؟

۷۴......خلا کے بعد من آئے تو موت کا معنی آتا ہے اور ﴿قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلِ﴾ میں من قبلہ صفت مقدم ہے۔

جواب: خلا منہ کا معنی ہے کہ اس نے دھوکہ دیا موت کا معنی نہیں ہے۔ دیکھو ۵۵۴

۷۵......﴿إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ اللّٰهِ الَّذِي﴾ (ابراهیم) ﴿ وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ٥ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ﴾ (الصٰفٰت)

واخر عهد لنا موبق غدير و جذع لها مقبل

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

(حماسۃ، باب الھجاء)

یہ تین جگہ ہیں کہ جن میں صفت اپنی موصوف سے پہلے مذکور ہے۔

جواب: پہلے مذکور ہونے کا یہاں یہ مطلب ہے کہ ایک چیز کے حالات پہلے بیان کئے گئے ہیں اور بعد میں اس کا نام لیا گیا ہے ورنہ یہ مطلب نہیں ہے کہ اصول نحویہ کی رو سے بھی صفت اپنے موصوف سے پہلے آگئی ہے۔ مرزائیوں کو جس جگہ ٹھوکر لگی ہے اس میں اللہ کے لفظ سے دوسری آیت شروع ہوتی ہے۔ اور **ھو** مقدر مان کر نیا جملہ اسمیہ تسلیم کیا گیا ہے۔ اور شعر میں بھی یہ انقطاع صفت مراد ہے۔ مرزا صاحب **توفی** کی سند اپنی شرائط کے ماتحت مانگتے تھے اس لئے ہمارا بھی حق ہے کہ ہم اپنی شرائط کے ماتحت مرزائیوں سے سند طلب کریں کہ ﴿ **مِنْ قَبْلِهِ** ﴾ کا لفظ دکھاؤ جو کسی جگہ صفت مقدم بنا ہوا ہو۔ ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ **خلت** اور **الرسل** کا لفظ بھی موجود ہو اور صفت موصوف فاعلی حالت میں ہوں۔ ان تین شرائط کے ماتحت کوئی مرزائی صفت کو مقدم نہیں دکھا سکتا۔

۷۶..... ''سورہ نحل'' میں ہے کہ معبودان باطلہ مخلوق ہیں اور مر چکے ہیں۔

جواب: آیت کا مفہوم غلط بیان کیا گیا ہے کیونکہ اس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ جن لوگوں کی پرستش ہوئی ہے یا ہوگی وہ سب فانی ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح کی بھی پرستش ہوتی ہے تو وہ بھی فانی ہیں ورنہ اس زمانہ میں جس انسان کی پرستش ہورہی ہے یا آئندہ نسلیں پرستش کریں گی اس آیت سے خارج رہ جاتی ہیں۔

۷۷..... ﴿ **فِيهَا تَحْيَوْنَ** ﴾ میں بتایا گیا ہے کہ انسانی زندگی زمین پر ہی گزرتی ہے پھر مسیح آسمان پر کیوں زندہ ہیں؟

جواب: کیا ہوا میں بلند پروازی، سمندر میں جہازرانی اور غباروں میں زندگی بسر کرنا مرزائیوں کی اس آیت کے خلاف نہیں؟ اور مسیح کی زندگی خلاف ہے! بہت خوب۔ یہ تو وہی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بات ہوئی کہ کسی نے کہا تھا کہ قبر میں مردے زندہ ہو جاتے ہیں کیونکہ ﴿فِيهَا تَحْيَوْنَ﴾ موجود ہے کہ تم زمین کے اندر زندہ ہو جاؤ گے یا زندہ ہوتے ہو اور زندگی گزارتے ہو۔

۷۸...... "لاياتي مائة سنة وعلى الارض نفس منفوسة اليوم"

(مشکوٰۃ، قرب ساعۃ)

جواب: حضرت مسیح آسمان پر زندہ ہیں اور حدیث کا تعلق زمین سے ہے۔ علاوہ بریں عمر خضر اور عمر معمرین صحابہ اس سے مستثنیٰ ہیں جیسا کہ کتب احادیث میں مذکور ہے۔

۷۹...... رسول بشر ہوتے ہیں ان کا آسمان پر زندہ رہنا ناممکن ہے۔

جواب: آج کل کا ارتقاء مریخ پر زندگی بسر کرنے کو تسلیم کرتا ہے، اس لئے یہ نظریہ غلط ہے۔

۸۰...... معراج جسمانی ہوا تھا مگر وہ جسم برزخی تھا۔

جواب: جسم برزخی موت کے بعد ہوتا ہے تو کیا حضور علیہ السلام وفات پا چکے تھے؟

۸۱...... معراج کے واقعہ میں مذکور ہے کہ آپ جاگے تو مسجد حرام میں تھے۔

جواب: معراج کے بعد پھر سو گئے تھے، تو پھر جاگ اٹھے تھے اور تعجب کرتے تھے کہ باوجود اتنی سیر کے پھر مسجد میں ہی تھے۔

۸۲...... والسلام علیّ میں آپ نے رفع جسمانی کا ذکر نہیں کیا۔

جواب: ہاں اقامۃ کشمیر کا بھی ذکر نہیں کیا۔

۸۳...... اوصانی بالصلوٰۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ تمام عمر میں نماز پڑھتے رہیں گے۔

جواب: کیا اور کوئی کام نہ کریں گے؟ اگر یہ نکتہ آفرینی درست ہے تو ذرا اوصانی پر بھی ہاتھ صاف کر دیجئے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو مرتے وقت یہ وصیت کی تھی تو گویا خدا کے مرنے کے بعد حضرت مسیح نے تبلیغ کی تھی اب اگر وصیت کا معنی معروف نہیں ہے تو صلوٰۃ کا مفہوم بھی صرف یاد الٰہی ہوگا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۸۴......﴿وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلَانِ الطَّعَامَ﴾ (مائدہ) میں ماں بیٹا دونوں اکٹھے معلوم ہوتے ہیں تو پھر حضرت مریم کو زندہ کیوں نہیں مانا جاتا؟

جواب: یہ آیت عیسائیوں کے مقابلہ میں ہے کہ خدا غذا کا محتاج نہیں اور یہ ماں بیٹا غذا کے محتاج تھے اور یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر وقت غذا کھاتے رہتے تھے۔ یہ آپ لوگوں کی خوش فہمی ہے۔

۸۵......﴿وَاٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ﴾ (مومنون) میں ایواء مذکور ہے جو صلیب کے بعد ہوا تھا۔

جواب: حضرت مسیح پیدا ہوئے تھے تو اس وقت شاہی حکم ہوا تھا کہ بچے مار ڈالے جائیں اس لئے حضرت مریم آپ کو لے کر مصر چلی آئی تھیں۔ ایک اور مقام پر آپ کو پناہ ملی تھی۔ (دیکھو انجیل برنباس) اسلام میں واقعہ صلیب تسلیم نہیں کیا گیا اسلئے ایواء بعد الصلیب کا وجود نہیں ہے۔

۸۶......﴿اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ﴾ میں مذکور ہے کہ جن کی پرستش ہوئی ہوگی وہ غفلت کا عذر پیش کریں گے۔

جواب: کیا اگر کوئی مرزائی دیدہ دانستہ اپنی پرستش کروائے تو وہ بھی غفلت کا ذکر پیش کر سکے گا؟ سچ ہے کہ بقول شخصے مرزائیوں پر قرآن کا اصلی مقصد نہیں کھلا، ورنہ اس آیت میں ان خدا رسیدہ لوگوں کا ذکر ہے کہ جو انسان پرستی سے روکتے تھے مگر لوگ ان کی پرستش سے غائبانہ طور پر باز نہیں رہتے تھے حضرت مسیح کے حالات پڑھنے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے اس واسطے وہ اپنی لاعلمی ظاہر کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔

۸۷......﴿جَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا﴾ کا ترجمہ نفاعا لکھا ہے تو کیا حضرت مسیح اب فرشتوں کو نفع دے رہے ہیں؟

جواب: پہلے آپ نے کہا ہے کہ وہ ہر وقت نماز ہی پڑھتے تھے اب کہتے ہیں کہ آپ ہر وقت نفع

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دیتے تھے۔ یہ عجیب منطق ہے۔واقعہ صلیب کے پہلے جس طریق پر بر والدین، نفع، صلوٰۃ، زکوٰۃ وغیرہ جس طریق پر اور جن شرائط پر موقوف تھے اب بھی ویسے ہی ہیں۔

۸۸......جو معمر ہوتا ہے وہ بچوں سے بھی عقل وشعور میں کم ہو جاتا ہے۔

جواب: انبیاء میں ارذل العمر کا تحقق نہیں ہے، ورنہ کسی ایک کی زندگی باوجود معمر ہونے کے بغیر عقل وشعور کے پیش کرو۔

۸۹......﴿**لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ**﴾ میں فی الارض مرقوم ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین پر ہی استقرار بنی آدم ہوتا ہے، آسمان پر نہیں ہوتا۔

جواب: مرزائی اگر اسی آیت میں ﴿**فِيْ**﴾ پر غور کرتے تو زندہ ہی زمین کے پیٹ میں رہتے اور کسی وقت بھی اپنا اتصال زمین سے نہ جوڑتے۔ اب بھی موقع ہے کہ زندہ ہی زمین میں گھس کر رہا کریں۔

۹۰......جن آیات سے نزول مسیح ثابت کیا جاتا ہے کیا وہ آیات نزول مسیح کے بعد قرآن سے نکال دی جائیں گی تا کہ آئندہ کوئی دوسرا مدعی پیدا نہ ہو سکے۔

جواب: ﴿**يَأْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ**﴾ کی پیشنگوئی بقول مرزائیہ، مرزا صاحب کے آنے سے پوری ہو چکی ہے تو کیا اب انہوں نے یہ آیت قرآن سے نکال دی ہے؟ اس کے علاوہ مرزائی تعلیم میں قرآن شریف کا اکثر حصہ مرزا صاحب سے تعلق رکھتا ہے۔ جیسا کہ باب تحریفات مرزائیہ میں گزر چکا ہے اب دیکھئے کہ ان کو قرآن سے نکال دیتے ہیں یا منسوخ سمجھتے ہیں۔

۹۱......"**لو كان موسىٰ وعيسىٰ حيين**" کی حدیث مشہور ہے اگر چہ اس کی سند نہیں ہے "نخبۃ الفکر" میں لکھا ہے کہ مشہور حدیث کیلئے سند کی ضرورت نہیں۔

جواب: یہ حدیث نبوی نہیں بلکہ ابن قیم کا قول ہے جو خود نزول مسیح کا قائل تھا۔ (دیکھو اتمام)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۹۲......''لم یکن نبی الا عاش نصف الذی قبلہ'' سے معلوم ہوتا ہے کہ اولوالعزم پیغمبر نصف عمر پا کر فوت ہو چکے تھے جیسے آدم علیہ السلام کی عمر ایک ہزار نوسوبیس (۱۹۲۰)، حضرت نوح علیہ السلام کی عمر نوسوساٹھ (۹۶۰)، حضرت ابراھیم علیہ السلام کی عمر چارسواسی (۴۸۰)، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر دوسوچالیس (۲۴۰)، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ایک سوبیس (۱۲۰) اور حضرت علیہ السلام کی عمر ساٹھ (۶۰) سال تھی۔

جواب: یہ قاعدہ مرزائیوں کو سخت مضر پڑتا ہے پہلے اس وجہ سے کہ حضرت آدم دو ہزار (۲۰۰۰) سال تک زندہ رہے مگر ارذل العمر تک نہ پہنچے، دوم یہ کہ یہ تناسب عمر تاریخ سے ثابت نہیں ہے۔ سوم یہ کہ مرزا صاحب کو بروز اکمل اور افضل المرسلین ومطاع الانبیاء کا خطاب دیا جاتا ہے۔ اسلئے ان کی عمر اس تناسب سے تمیں (۳۰) سال ہونی چاہیے تھی۔ اب یا یہ نظریہ غلط ہے اور یا مرزا صاحب والوالعزم نبی نہ تھے اور نہ ہی وہ حق دار تھے کہ ان کو احمد جری اللّٰہ کا لقب دیا جائے۔ زیادہ تشریح کیلئے دیکھو اتمام چہارم۔

۹۳......شب معراج میں مذکور ہے کہ تمام انبیاء کی ملاقات روحانی ہوئی تھی۔

جواب: اسی حدیث کی شرح میں محدثین نے حضرت مسیح کی جسمانی ملاقات بھی لکھی ہے اگر وہ حدیث مقبول ہے تو یہ تشریح بھی نظر انداز نہ ہوگی۔

۹۴......''خطبہ صدیقیہ'' اور اختلاف حلیہ بھی وفات مسیح کی دلیل ہیں۔

جواب: ان میں کوئی اشارہ نہیں ہے۔

۹۵......حضور نے قصر رسالت میں اپنے آپ کو آخری اینٹ کہا ہے۔

جواب: بعثت کے رو سے حضرت مسیح قصر رسالت میں درمیانی اینٹ ہیں۔

۹۶......اگر نزول مسیح تسلیم ہوتو لازم آتا ہے کہ آپ بنی اسرائیل کی طرف مبعوث نہ رہیں اور حلت غنیمت، روئے زمین کا سجدہ گاہ ہونا اور بعثت عامہ وغیرہ خصوصیات نبویہ غلط ٹھہرتی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔

جواب: آپ کا نزول تبلیغ رسالت کیلئے نہیں ہوگا بلکہ تبلیغ اسلام کیلئے ہوگا اس لئے یہ خصوصیات نبویہ پر دستبرد نہیں ہے، ورنہ مرزا صاحب کا وجود بھی ناممکن ٹھہرتا ہے۔

۹۷.....تابعداران مسیح زیادہ ہوں گے؟

جواب: نہیں۔ نزول کے بعد مسلمان حضور ﷺ ہی کے تابعدار کہلائیں گے کیونکہ خود حضرت مسیح علیہ السلام بھی حضور ﷺ کے ہی تابعدار ہوں گے۔

۹۸.....حضرت عمر نے کہا تھا "**رفع محمد کما رفع عیسیٰ**" حضرت حسن نے کہا تھا کہ **عرج فیھا بروح عیسیٰ ابن مریم**.

جواب: اس کا جواب اتہامات میں گزر چکا ہے۔

۹۹.....کنز العمال میں ہے کہ حضرت مسیح کو مکان تبدیل کرنے کا حکم ہوا تھا، تا کہ کشمیر میں محفوظ رہیں۔

جواب: انجیل برنباس میں صاف لکھا ہے کہ واقعہ صلیب کے پہلے آپ اپنے گھر سے نکل کر ایک حواری کے گھر چلے گئے تھے۔

۱۰۰.....کنز العمال میں مذکور ہے کہ خدا کو وہ غرباء بہت عزیز ہیں جو دین کی خاطر حضرت عیسیٰ سے جا ملتے ہیں۔

جواب: مطلب غلط طور پر بیان کیا گیا ہے، ورنہ صاف مطلب یوں ہے کہ نزول مسیح کے وقت مسلمان نہایت ابتر حالت میں ہوں گے اور آپ کی معیت میں دجال سے بھاگ کر مذہبی لڑائی سے اپنی حفاظت کریں گے۔

۱۰۱.....**اعوذبک من فتنۃ المحیا و الممات** سے ثابت ہوتا ہے کہ حیات مسیح کا قول فتنہ ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب: پھر تو وفات مسیح کا قول بھی فتنہ ہوا کیونکہ اس حدیث میں ممات کا لفظ بھی موجود ہے

۱۰۲......عرائس البیان میں شیخ اکبر لکھتے ہیں۔ **وجب نزوله فی اخر الزمان بتعلقه ببدن اخر**

جواب: شیخ اکبر حیات مسیح کے قائل ہیں۔ اور یہ قول صوفیاء کے نزدیک غلط ہے جیسا کہ اقتباس الانوار کی عبارت سے ظاہر ہے اور نیز بقول مجدد صاحب اس موقعہ پر صوفیاء کا قول معتبر نہیں ہے۔ دیکھو باب مرزا صاحب کے متعلق اسلامی نکتۂ خیال۔

۱۰۳......زاد المعاد، اور فتح البیان میں حیات مسیح سے انکار ثابت ہوتا ہے۔

جواب: غلط ہے۔ دیکھو باب اتہامات۔

۱۰۴......**رفعه الله** رفع روح مع الجسم ہے، یعنی دونوں کو خدا تعالیٰ نے رفعت دی تھی۔

جواب: اگر رفع الجسم مع الروح کہہ دیتے تو کیا ہی خوب تھا کہ احمدی اور محمدی مل بیٹھتے۔

۱۰۵......رفع کا فاعل اللہ ہو تو رفعت منزلت مراد ہوتی ہے۔

جواب: یہ شرط کسی اہل لغت سے منقول نہیں ہے بلکہ ﴿**وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا**﴾ میں رفعت مکانی مراد ہے۔

۱۰۶......**الیه** کا مرجع خدا تعالیٰ ہو تو اس سے مراد بھی رفعت منزلت ہوتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نہ مکانی ہے نہ زمانی۔

جواب: ایسے موقع پر حذف مضاف ہوتا ہے جیسے **انی مهاجر الی ربی ای الی بیت الله۔ الیه یصعد ای محل کرامته** اسی طرح **رفعه الیه ای الی سماءه کما فسره اهل الاسلام**۔

۱۰۷......''**صلب**'' کا معنی ہے سولی پر مار ڈالنا۔

جواب: سولی پر چڑھانا بھی لغت میں ہی لکھا ہے **صلبه** برادر کشید (منتہی الارب)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۰۸......تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ یہود ونصاریٰ بالتواتر کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح کو مصلوب ومقتول اپنی آنکھ سے دیکھا ہے اور مصلوب دیر تک زندہ بھی رہتا ہے پس اگر مصلوب حضرت مسیح کا شبیہ ہوتا تو صاف انکار کردیتا۔

جواب: تفسیر کبیر میں اس قسم کے بہت اعتراض کر کے ساتھ ساتھ جواب بھی دیئے ہیں مرزائیوں کی یہ چالاکی ہے کہ اعتراض تو تفسیر کبیر سے نقل کردیتے ہیں مگر جواب لکھنے کی جرأت نہیں کرتے اور تعجب ہے کہ یہ حوالہ اگر ہمیں مضر ہے تو ان کو بھی مفید نہیں ہے کیونکہ اس میں تصریح کی گئی ہے کہ صلب کا معنی سولی پر چڑھانا بھی ہے، نہ کہ سولی پر مارنا ہی مراد ہوتا ہے۔ انجیل برنباس میں شبیہ مسیح کا حال بالتفصیل لکھا ہوا ہے کہ وہ (یہودا) چلا کر کہتا تھا کہ میں مسیح نہیں ہوں مگر یہود اپنی کامیابی اسی میں دیکھتے تھے کہ اسے مار ہی ڈالیں۔

۱۰۹......کیا خدا نے یہود سے فریب کھیلا تھا؟ اور کیا اپنے پیارے کی شکل کی بے حرمتی کرنا اسے پسند تھا؟

جواب: یہ جاہلانہ سوال ہے **یفعل اللہ ما یشاء**، پر معترض ہونا حماقت ہے۔ معترض کو یہ خیال نہیں آیا کہ مرزا صاحب کو شبیہ مسیح بنا کر بقول شخصے کس طرح دجال، مفسد، کذاب، مفتری مشہور کرایا تھا۔ کیا محبت کا یہی تقاضا تھا؟

۱۱۰......شبہ میں حیات مسیح ماننے پر ضمیر کا مرجع نہیں ملتا۔

جواب: نہ ملے کیونکہ **اوقع الشبھۃ لھم** کے معنی میں ہے۔

۱۱۱......روایات مختلف ہیں کہ کس پر القاء وشبہ ہوا؟

جواب: پھر بھی قدر مشترک اتنا ثابت ہو گیا ہے کہ القاء شبہ ہو گیا ہے۔ زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں ہے مرزا صاحب کے متعلق بھی اتنا تو ثابت ہے کہ آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ باقی رہا یہ کہ آپ کیسے نبی تھے؟ یہ اصل مقصد کیلئے مضر نہیں ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۱۲.......﴿ اِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ ﴾ میں یہی مذکور ہے کہ جو بھی یہودی ہے اپنے مرنے سے پہلے اس پر یقین رکھتا ہے کہ ﴿ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ ﴾ ہم نے عیسیٰ کو قتل کر دیا تھا۔

جواب: اس آیت میں یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ جو اہل کتاب ہیں عہد مسیح میں آپ کی موت سے پہلے آپ پر ایمان لے آئیں گے اور یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ اپنی موت سے پہلے وہ ایمان لے آتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور نازل ہو کر حکومت کریں گے۔ اب ان دو احتمالوں کے ہوتے ہوئے یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ وہ قتل مسیح پر ہی ایمان لاتے ہیں اور کسی چیز پر ایمان نہیں لاتے۔ **اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال**.

۱۱۳.......ہزاروں یہودی مرتے ہیں، ایمان کا ثبوت ان میں نہیں ہے۔

جواب: موت کے وقت ان کو پورا انکشاف ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح دوبارہ نزول فرمائیں گے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ زبان سے بھی کہیں جیسا کہ بقول مرزائیہ موت کے وقت یہ کبھی نہیں سنا گیا کہ وہ کہتے ہوں کہ ہم نے مسیح کو مار ڈالا تھا۔

۱۱۴.......دجال اور ستر ہزار یہودی اس کے پیرو آپ کے عہد میں ایمان نہیں لائیں گے۔

جواب: مگر ان کو انکشاف اور مشاہدہ ضرور ہو جائے گا۔

۱۱۵.......﴿ وَاَلْقَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ﴾ میں مذکور ہے کہ یہودی قیامت تک بغض رکھیں گے تو پھر مسلمان کیسے ہوں گے؟

جواب: کچھ مارے جائیں گے، کچھ اسلام قبول کریں گے اور باہمی بغض اسلام کے خلاف نہیں ہے۔ لاہوری اور قادیانی مرزائی آپس میں بغض رکھتے ہیں، ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں اور ایک دوسرے کی ابتری میں کوشش کرتے ہیں، مگر پھر بھی وہ قادیانی نبی کی امت ہیں انسانی پیدائش کو اول میں ﴿ بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ﴾ کا انعام ملا ہوا ہے، اس سے اسلام کی نفی نہیں ہو سکتی۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۱۶...... ﴿لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ﴾ کے ماقبل ومابعد یہودیوں کی شرارت کا ذکر ہے۔اس لئے یہ جملہ بھی شرارت سے ہی تعلق رکھتا ہے۔

جواب: جملہ معترضہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ان کی شرارتوں کا بدلہ ان کو دنیا میں بھی مل جائے گا اور ان کی کذب بیانی ظاہر ہو جائے گی۔اور یہ طرز بیان قرآن شریف میں کئی جگہ درج ہے۔مثال کیلئے دیکھو۔ ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ اس کے ماقبل ومابعد میں معاملات کا ذکر ہے مگر یہاں عبادات کا ذکر درمیان میں آ گیا ہے۔

(دیکھو سورہ بقرہ رکوع ۳۰)

۱۱۷...... ﴿يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِ شَهِيْدًا﴾ میں مذکور ہے کہ قیامت کو ہی آپ یہودیوں کیخلاف شاہد ہوں گے،لہذا نزول مسیح باطل ہوا۔

جواب: یہی معنی اگر لیا جائے تو واقعہ صلیب سے پہلے کی شہادت بھی منفی ہو جاتی ہے۔

۱۱۸......اگر یہودی مان لیں گے تو برخلاف شہادت کیسی ہوگی؟

جواب: حدیث کی رو سے جنہوں نے اختیاری طریق پر نہیں مانا وہ قتل ہوں گے یا نزول سے پہلے مر چکے ہوں گے۔ان کے خلاف شہادت ہوگی۔

۱۱۹......آیت میں مذکور ہے کہ تمام اہل کتاب ایمان لائیں گے اور مسیح کی تصدیق کریں گے یا کرتے ہیں حالانکہ مقتول یا بے خبر یہودی اس کلیہ میں داخل نہیں ہو سکتے۔

جواب: بقول مرزائیہ تمام یہودیوں کا ایمان بالقتل تسلیم کیا گیا ہے مگر واقعہ صلیب سے پہلے یہودی ضرور اس کلیہ سے مستثنیٰ ہیں اور یہ آیت تمام یہودیوں کو شامل نہ رہی' اس لئے خاص افراد مراد ہوں گے۔تمام دنیا کے یہودی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے پیدا ہو کر حضرت مسیح علیہ السلام تک تھے' مراد نہیں ہو سکتے۔

۱۲۰...... ﴿اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ میں مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ کا بغیر باپ کے پیدا ہونا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

قیامت کی علامت ہے۔

جواب: یہ معنی نہ نیچری مانتے ہیں اور نہ لاہوری کیونکہ ان کے نزدیک حضرت مسیح کا باپ تھا ہمارے نزدیک تو سرے سے یہ معنی غلط ہے کیونکہ احادیث نبویہ اس کی تائید نہیں کرتیں۔

۱۲۱...... یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ قرآن شریف قیامت کو جاننے والا ہے یعنی اس کے پڑھنے کا یقین ہو جاتا ہے۔

سے قیامت کا یقین ہو جاتا ہے۔

(ج) علم کا معنی بتانے والا نہیں آتا۔

۱۲۲...... یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہودیوں کی بہ نسبت حضرت مسیح کو قیامت کا زیادہ یقین تھا۔

جواب: یہ بلا ثبوت بات ہے اور یہاں "**اعلم للساعة**" مذکور نہیں ہوا۔ مناسب تھا کہ **اعلم بالساعة** ہوتا کیونکہ **اعلم** کے بعد قرآن شریف میں 'ب' زیادہ ہوتی ہے۔

۱۲۳...... یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مسیح یہودیوں کی تباہی کے وقت کو خوب جانتے تھے۔

جواب: یہاں تباہی کا ذکر سیاق وسباق میں نہیں ہے اور نہ ان کی تباہی کا علم اس قابل تھا کہ اس پر اتنا زور دیا جاتا اور **علام للساعة** کی تاویل کرنا قرآنی محاورہ نہیں ہے بلکہ **علام بالساعة** چاہئے تھا' جو یہاں نہیں بن سکتا۔

۱۲۴...... ﴿ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ ﴾ میں اشارہ ہے کہ **ان مثیل المسیح علامة للساعة و هلاک المخالفین**، مثیل مسیح کیوقت مخالفین برباد ہو جائیں گے۔ اس جگہ "مثل" مراد ہے جیسا کہ اس آیت میں ہے کہ ﴿ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِىْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ ﴾ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی ہے آپ کو بھی اس کی مثل کتاب دی جائے گی۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب: ﴿اَلْکِتٰبَ﴾ میں 'ال' کا لفظ مذکور ہے جس سے مراد مطلق آسمانی کتاب ہے خواہ قرآن ہو یا توریت اور معنی یوں ہے کہ آپ کو آسمانی کتاب دی جائے گی یہاں "مثل" کا لفظ محذوف نہیں ہے۔ **انه** میں خصوصیت سے حضرت عیسیٰ مذکور ہے اور **الکتب** میں عام اور کلی مفہوم مراد ہے اس لئے جزئی مفہوم کو کلی مفہوم پر قیاس کرنا جہالت ہے۔ اور **ثناها بنی اسرائیل** میں بھی مفہوم کلی ہے۔ **خذ الدرهم و نصفه**، میں بھی مطلق درہم مراد ہے کوئی خاص شخصیت مراد نہیں ہے۔

۱۲۵......اگر حضرت مسیح قیامت کی علامت تھے تو کفار مکہ کو اس سے کیا فائدہ ہوا؟

جواب: تاریخ قرآن عبور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کفار مکہ یہودیوں سے باتیں سیکھ کر قرآن پر معترض ہوئے تھے۔ اس لئے حضرت مسیح کا ذکر درمیان میں آ گیا تھا۔

۱۲۶......﴿ اِنَّهٗ ﴾ کا مرجع صرف مسیح نہیں ہے بلکہ اس سے اور چیزیں بھی مراد لی گئی ہیں۔

جواب: مگر حضرت مسیح کو مرجع بنانے سے انکار نہیں کیا گیا اس لئے ہمیں جائز ہوگا کہ اس آیت سے حیات مسیح پر دلیل قائم کریں۔

۱۲۷......یہاں ﴿ عِلم ﴾ مذکور ہے' عَلَم ' مذکور نہیں تو حضرت مسیح علامت قیامت کیسے ہوں گے؟

جواب: لَیُؤْمِنَنَّ کی جگہ **لیؤمنُنَّ** تائیدی طور پر مرزائی تسلیم کرتے ہیں اور یہاں دوسری قرأت عَلَم کے لفظ سے منظور نہیں کرتے' یہ کمال بے انصافی ہے۔ اب **علم للساعة** سے مراد یہ ہے کہ آپ کا وجود نزول کے وقت قیام قیامت کی ایک پختہ دلیل ہوگی اور مجبوراً منکرین قیامت کو یقین کرنا پڑے گا۔

۱۲۸......﴿ اِذْ کَفَفْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ عَنْکَ ﴾ میں مذکور ہے کہ یہودی آپ کو موت تک نہیں پہنچا سکے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب: یہ خیالی معنی ہے کوئی اسلامی تحریر اس کی تائید نہیں کرتی۔ بلکہ اسلام میں یہ مذکور ہے کہ گو یہودیوں نے ایذا رسانی کی مگر واقعہ صلیب میں یہودی ایذا رسانی سے بالکل روک دیئے گئے۔ ﴿مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ﴾ مفہوم بھی یہی ہے یوں سمجھو کہ یہودی کہتے تھے کہ مسیح ہمارے قبضے میں آ گئے تھے اس کا جواب دیا گیا کہ غلط ہے وہ قبضہ میں نہیں آئے تھے یہود اقبضہ میں آیا تھا جس کو مسیح سمجھ کر مار ڈالا تھا۔

۱۲۹...... بخاری کی حدیث " **کیف انتم اذا نزل عیسیٰ ابن مریم فیکم**" میں لفظ "**من السماء**" مذکور نہیں ہے اور یہی روایت بیہقی میں مذکور ہے، البتہ وہاں بحوالہ بخاری ومسلم **من السماء** کا لفظ لکھا ہے جب درمنثور میں علامہ سیوطی نے یہی روایت نقل کی ہے تو پھر اس میں **من السماء** کا لفظ موجود نہیں ہے، معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ بیہقی نے بھی روایت نہیں کیا' بلکہ جب ۱۳۱۳ھ میں یہ کتاب چھپی ہے تو اس میں یہ لفظ بڑھا دیا گیا ہے۔

جواب: کنز العمال میں یوں مروی ہے کہ " **عن ابن عباس مرفوعا ینزل عیسیٰ ابن مریم من السماء علی جبل افیق اماما هادیا وحکما عادلا علیه برنس له مربوع الخلق اصلت سبط الشعر بیده حربة**" اور یہ روایت یقیناً اور ہے کہ جس میں **من السماء** کا لفظ صریحاً موجود ہے۔ امام بخاری کی تمام روایتیں صحیح بخاری میں منحصر نہیں ہیں، کیونکہ آپ کی اور کتابیں بھی ہیں کہ جن میں آپ نے صحیح احادیث بیان کی ہیں۔ بالفرض اگر بیہقی نے یہ لفظ تشریحی طور پر بڑھا دیا ہو تو پھر بھی قابل وثوق ہے کیونکہ بقول مؤلف عسل مصفی مرزائیوں کے نزدیک امام بیہقی مجدد وقت تھے۔

۱۳۰...... "**نزول**" کا لفظ دجال وغیرہ کیلئے بھی آیا ہے کیا وہ بھی آسمان سے اترے گا؟

جواب: جس شخص کے بارے میں " **توفی**" اور "**رفع الی السماء**" کا یقیناً آ چکا ہے اس کے بارے میں نزول کا لفظ "**من السماء**" ہی مراد ہے اور یہ "**نزول من السماء**"

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلام میں ایسا مشہور ہے جیسا کہ مرزائیوں کے نزدیک ''**لو کان موسٰی وعیسٰی حیین**'' کی حدیث مشہور ہے۔

۱۳۱......مسیح کے بارے میں خروج، بعث، اور نزول تین لفظ ہیں اور موضع نزول میں بھی اختلاف ہے۔

جواب: کچھ ہو مگر قادیان کو موضع نزول نہیں بتایا گیا اور نہ ہی نزول سے مراد تولد لیا گیا ہے بالفرض اگر نزول عیسٰی کا ترجمہ **یتولد فیکم** کیا جائے تو دو وجہ سے غلط ہوگا۔ **اول** یہ کہ تولد انسانی کیلئے **نزول من السماء** استعمال نہیں ہوا۔ **دوم** یہ کہ عیسٰی صبح کے وقت دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر رکھ کر اتریں گے اور امام مہدی کے پیچھے نماز ادا کریں گے اور ان کے ہاتھ میں نیزہ ہوگا، سر پر ٹوپی ہوگی، پیشانی کے بال جھڑ گئے ہوں گے۔ کیا مرزا صاحب صبح کے وقت پیدا ہوتے ہی نماز صبح میں شریک ہوئے تھے؟ کیا آپ کے سر پر لمبی چوڑی کوئی ٹوپی بھی تھی؟ کیا آپ کے ہاتھ میں نیزہ بھی تھا؟ کیا آپ کی پیدائش مجمع کثیر میں لڑائی کے موقع پر ہوئی تھی؟

۱۳۲......معراج الدین ''سیرت مسیح'' میں لکھتا ہے کہ بقول شیخ محی الدین بن عربی ''مسیح توام (جوڑا) پیدا ہوگا چنانچہ مرزا صاحب کے بعد لڑکی ہوکر مر گئی تھی''۔ تو کیا نزول مسیح کے وقت کسی عورت کا نزول بھی لکھا ہے؟

جواب: کیوں شیخ اکبر کو یونہی بدنام کیا ہے جبکہ بار بار ''فتوحات'' میں نزول مسیح بجسم عنصری لکھ چکے ہیں۔ بقول شخصے مرزا صاحب کی ہمشیرہ دوسرے حمل سے پیدا ہوئی تھی مطلب کیلئے دو حملوں سے پیدا ہونے والوں کو بھی توام (جوڑا) لکھ دیا ہے۔ غالباً شیخ اکبر نے امام مہدی کے تولد میں توام لکھا ہوگا مگر مرزائیوں نے مسیح کا تولد بنالیا ہے یہ خوب دجالیت ہے۔ بہرحال مرزائی یہ بتائیں کہ کیا مرزا صاحب پیدا ہوتے ہی مہدی، مجدد، عیسٰی اور افضل

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

المرسلین بن گئے تھے؟ یا تادم مرگ یہ امر مشتبہ رہا ہے کہ آپ کیا ہے کیا بننا چاہتے تھے۔ اگر ینزل کا ترجمہ یدعی المسیحیة والمهدویة کیا جائے تو کوئی عربی محاورہ پیش کرنا ہوگا۔

۱۳۳……وامامکم کا عطف عیسیٰ پر ہے تو اگر نزول سے مراد نزول من السماء ہو تو لازم آتا ہے کہ امام مہدی بھی آسمان سے نازل ہوں گے۔

جواب: یہ جملہ حالیہ ہے وامامکم اور فامکم جملہ نزل پر عطف ہے جس کا مطلب محدثین کے نزدیک یہ ہے کہ نزول مسیح کے وقت امام المسلمین حضرت مہدی پہلے موجود ہوں گے اور ان کے بعد حضرت مسیح امام المسلمین بن جائیں گے۔ امامکم مبتدا ہے منکم خبر ہے اگر وھو امامکم بنایا جائے تو منکم کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ امامکم کی اضافت منی ہی منکم کا کام دیتی ہے اس لئے جو کچھ مرزائیوں نے سمجھا ہے غلط ہے۔

۱۳۴……حاتم سے مراد سخی ہوتا ہے اور قارون سے مراد مالدار، اسی طرح نزول عیسیٰ سے مراد مثیل عیسیٰ مراد ہوگا۔

جواب: حقیقت ومجاز اپنے اپنے موقع پر صحیح ہیں مگر جس جگہ تواتر اور اجماع اسلام سے حقیقت مراد ہو تو صرف خیالی گھوڑے دوڑا کر بغیر قرائن کے مجاز مراد لینا صحیح نہ ہوگا۔ ورنہ یوں کہنا صحیح ہوگا کہ غلام احمد قادیانی سے مراد کوئی ایسا شخص ہے جو خلاف اسلام مدعی نبوت بنا ہو ورنہ مرزا صاحب نے ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ یا نوردین کا وجود قادیان میں نہیں پایا گیا بلکہ اس سے مراد خود (بقول مرزائیہ) مرزا صاحب ہی تھے۔ اسی طرح امروہی کا وجود بھی قادیان میں نہیں پایا گیا اس سے مراد خوبصورت یا پسندیدہ اخلاق مرزا صاحب ہی ہیں۔ اور 'محمد' کا معنی ہے تعریف کیا گیا۔ مرزا صاحب کی بھی تعریف خدا نے کی تھی اس لئے قادیان میں مرزا صاحب کا ہی وجود تھا، حکیم بھیروی وامروہی موجود نہ تھے۔ کیا آپ کو یہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

منظور ہے؟

۱۳۵......''لتسلکن سنن من قبلکم'' میں حضور نے امت محمدیہ کو مشابہ بالیہود کہا ہے۔ اسی طرح امت کا مصلح بھی مشابہ بالمسیح ہوگا۔

جواب: اگر یہی بات ہے تو زید اسد میں زید کی دم بھی تلاش کرنی پڑے گی اور اس کو مفترس بھی کہنا پڑے گا کیونکہ ایسی تشبیہ سوائے اشتراک فی النوعیۃ کے صحیح نہیں ہوسکتی ورنہ عام تشبیہ ذاتیات کے علاوہ ہوا کرتی ہے اور مثیل مسیح بھی ذاتیات مسیح سے خالی ہوگا۔

۱۳۶......''فانزل فاقتله'' ابن ماجہ نے ابن مسعود سے روایت کی ہے اس کا راوی ضعیف ہے (تہذیب التہذیب) اور یہ قول ابن مسعود کا ہے حضور کا قول نہیں ہے۔

جواب: اگر یہ روایت ضعیف ہے تو دوسری روایات کے چونکہ موافق ہے اس لئے معتبر ہوگی۔ اور یہ قول ابن مسعود کا نہیں ہوسکتا کیونکہ ابن مسعود نے حضرت مسیح سے شب معراج میں یہ نہیں سنا۔ اس لئے یہ ماننا پڑتا ہے کہ حضور ﷺ سے سن کر یہ قول آپ نے کیا تھا اور یہ حدیث مرفوع ہے۔

۱۳۷......''فیدفن معی فی قبری'' (ابن جوزی) یہ حدیث دوسری کتابوں میں مذکور نہیں ہے۔

جواب: مشکوٰۃ میں مذکور ہے اور ملا علی قاری نے اپنی شرح میں اس کی تشریح کی ہے کہ قبر سے مراد مقبرہ ہے۔

۱۳۸......یہ حدیث حضرت عائشہ کے قول کے خلاف ہے کہ میں نے تین چاند دیکھے تھے کہ میرے گھر داخل ہوئے ہیں جن سے مراد حضور اور شیخین ہیں۔

جواب: یہ حدیث ''تاریخ طبرانی'' اور ''بخاری'' میں بھی مذکور ہے۔ ''درمنثور'' میں بھی اس کا ذکر موجود ہے اور حضرت عائشہ سے ایک اور روایت بھی ہے کہ آپ نے حضور سے عرض کی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تھی کہ میں آپ کے بعد ممکن ہے کہ زندہ رہوں' کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ آپ کے پاس دفن کی جاؤں تو آپ نے فرمایا تھا کہ نہیں! کہ یہ جگہ حضرت صدیق اکبرو عمر اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کیلئے مخصوص ہو چکی ہے۔ (دیکھو دلائل النبوۃ، ابن عساکر، کنزالعمال)

۱۳۹...... یہ حدیث اگر سچی تھی تو حضرت عمر نے کیوں اجازت مانگی تھی؟ کہ میں یہاں دفن کیا جاؤں۔

جواب: اس حدیث کے فیصلہ پر ہی تو حضرت عائشہ نے اجازت دی تھی۔

۱۴۰...... تو پھر حضور کے دفن پر کیوں اختلاف ہوا تھا؟

جواب: اس وقت سے پہلے حضرت عائشہ کا فیصلہ معلوم نہ تھا اور یہ **'حدیث الاقمار'** کے بعد حضور نے فیصلہ کیا تھا' وہی قطعی قرار دیا گیا اور اس حدیث الاقمار کو ترک کیا گیا۔

۱۴۱...... **''فاقوم بین ابی بکر و عمر''** سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح وہاں دفن نہ ہوں گے۔

جواب: شیخین کی قبریں نزدیک ہیں اور حضرت مسیح کی قبر ذرا دور ہے۔

۱۴۲...... **''یدفن فی الارض المقدسة''** (عینی شرح بخاری)

جواب: یہ قول مرجوح ہے کیونکہ حضور نے آپ کا مدفن روضۂ نبویہ مقرر کیا ہے۔

۱۴۳...... **''ینزل الی الارض''** سے معلوم نہیں ہوتا کہ حضرت مسیح آسمان سے اتریں گے کیونکہ یوں وارد ہے'' **لینزلن طائفة من امتی ارضا یقال لها بصرة''**

جواب: **الی الارض** کا لفظ یہاں نہیں اور 'الی' کا لفظ 'من' کا مقتضی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ'' **ینزل من السماء الی الارض** ''

۱۴۴...... بی۔اے، کی ایک ڈگری موجود ہے' اگر کوئی ذہین لڑکا مر جائے تو کہہ سکتے ہیں کہ اگر وہ زندہ رہتا تو بی۔اے پاس ہو جاتا' اسی طرح یہ حدیث بھی ہے سے ۱۰ کی، جو لفظ خاتم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

النبیین ﷺ کے بعد وارد ہوئی ہے کہ" لو عاش ابرهیم لکان نبیا صدیقا رواه ابن ماجه وقال شهاب الخفاجی لا کلام فی صحته "

جواب: پہلے گزر چکا ہے کہ یہ حدیث نبوی نہیں ہے۔ اگر صحیح ہے تو کسی صحابی کا قول ہے اور وہ بھی یوں کہ" لوکان بعدی نبی لعاش ابراهیم "حضرت حسنین رضی اللہ عنہ زندہ رہے مگر نبوت نہ ملی، کیا یہ مستحق نہ تھے؟

۱۴۵......" خاتم النبیین" کا معنی ہے: زینة الانبیاء، مصدق الانبیاء، اور اخر الانبیاء التشریعین۔

جواب:"لانبی بعدی" کا فرمان ثابت کرتا ہے کہ آپ آخر الانبیاء بعثة وزمانا ہیں اس لئے تشریعی انبیاء مراد لینا خلاف مسلمات اسلام ہے۔

۱۴۶......خاتم النبیین میں استغراقیہ کیوں مانا جاتا ہے؟ کیا رسول اور نبی دو چیزیں ہیں۔ صحیح یوں ہے کہ ﴿قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ﴾ میں جنسی ہے، کیونکہ یہ آیت خود حضرت مسیح کے حق میں بھی اتری ہے اور خاتم النبیین میں ال استغراقی ہے، کیونکہ حضور نے کسی نبی کے مبعوث ہونے کا ذکر نہیں کیا، بلکہ انقطاع نبوت پر مہر کر دی ہے کہ 'لانبی بعدی'۔ مسیح کے نزول کی خبر دی ہے مگر آپ کی بعثت پہلے ہو چکی تھی۔ کیا مرزا صاحب بھی پہلے مبعوث ہو چکے تھے؟ ورنہ وہ مثیل مسیح نہ تھے۔

۱۴۷......آپ نے فرمایا کہ" انا اخر الانبیاء ومسجدی اخر المساجد "پس جس طرح باقی مساجد مظہر مسجد نبوی ہیں اسی طرح باقی انبیاء بھی آپ کے مظہر ہیں۔

جواب: مظہر کا لفظ بے جا استعمال کیا جا رہا ہے اسی لفظ نے تو مرزائیوں کو گمراہ کر دیا ہے اور قادیان کو بیت المقدس، مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ اور معلوم نہیں کس کس کا مظہر بنا رکھا ہے۔ مگر دیکھو تو وہاں سوائے مظہر پیرس کے کچھ نظر نہیں آتا اور کبھی مظہر اور بروز سے تناسخ کا معنی لیا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جاتا ہے اگر مساجد میں بھی مظہر کی گنجائش ہے تو قادیان کی مسجد حرام کو اپنا قبلہ کیوں نہیں بنایا جاتا اور جب وہاں حج ہوسکتا ہے تو قبلہ بنانے کو کیا مانع ہے؟ براہین حقہ میں ظہیر الدین مرزائی نے بڑے زور سے مشورہ دیا ہے کہ قادیان کو قبلہ بنایا جائے مگر شاید اس لئے کامیابی نہیں ہوسکی کہ وہاں کی مسجد حرام میں بیت اللہ شریف کی عمارت کھڑی کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ اس کا اصلی جواب ''مغالطات'' میں دیکھو۔

۱۴۸...... حضرت النبی ﷺ نے حضرت عباس کو ''خاتم المھاجرین'' کہا ہے اور حضرت علی کو خاتم الاولیاء اور خود حضور خاتم الانبیاء ہیں واقعات نے ثابت کیا ہے کہ اس جگہ ہجرت مکہ مراد ہے اور ولایت بلاواسطہ، اسی طرح نبوت تشریعیہ۔

جواب: خاتم المھاجرین کا جواب 'مغالطات' میں دیکھو، خاتم الاولیاء کی روایت تفسیر صافی کی ہے، جس سے شیعہ کے نزدیک ولایت سے مراد خلافت ہے اور خاتم الانبیاء کا مفہوم اسلام میں تشریعی اور غیر تشریعی دونوں کو شامل کر دیا گیا ہے۔

۱۴۹...... حضور کو سورج کہا گیا ہے اس لئے کئی چاند آپ کا مظہر ہوں گے۔

جواب: چاند کو سورج کا مظہر نہیں کہا جاتا۔ تمام کائنات روشنی حاصل کر رہی ہے۔ کیا سب کو مظہر قرار دے کر سورج کہا جائے گا؟ غور کرو تو اسی دلیل سے مرزا صاحب کی نبوت باطل ٹھہرتی ہے۔

۱۵۰...... **کما صلیت علی ابراھیم**، میں اشارہ ہے کہ آل ابراھیم میں نبوت تھی اور آل محمد میں بھی نبوت رہے گی۔

جواب: یہ دلیل بالکل غلط ہے درود وسلام جاری رکھنے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم دعا کرتے ہیں کہ ''یا اللہ آل محمد میں نبی مبعوث کیا کر۔'' کیا نبوت کسی کے حق میں دعا کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ مرزا صاحب کی نبوت چغتائیہ خاندان میں تھی' کیا چغتائی بھی آل

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

رسول تھے؟ اس لئے یہ دلیل صرف مریدوں پر ہی اثر ڈال سکتی ہے، ورنہ غیر جانبدار کے نزدیک شطحیات سے بڑھ کر نہیں ہے۔ کیا غضب ہے کہ صریح حکم نبوی ''**لا نبی بعدی**'' کا مقابلہ کیا جاتا ہے اور وہ بھی تسویلات نفسانیہ سے۔

۱۵۱......حضور کے وقت تکمیل دین تھی۔ مرزا صاحب کے عہد میں تکمیل اشاعت تھی۔

جواب: تکمیل اشاعت اسلام کا دعویٰ غلط ہے۔ ہاں اگر تکفیر اہل اسلام کی اشاعت مراد ہے تو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ تکمیل اشاعت کیا خاک ہوئی، مرزا صاحب کے بعد حرمین میں مرزائی مبلغ جاتے ہیں تو کان سے پکڑ پکڑ کر نکالے جاتے ہیں۔ کابل میں جاتے ہیں تو قتل کئے جاتے ہیں۔ کیا اسی کا نام غلبہ ہے؟ تفصیل کیلئے دیکھو باب ''دلائل حیوۃ المسیح'' زیر آیت ﴿**هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ**﴾

۱۵۲......﴿**مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًا ۢ بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗ**﴾ میں تورات کی تصدیق کرتے ہوئے حضرت مسیح علیہ السلام نے محمد ﷺ کی تصدیق کی ہے اور مرزا صاحب کی بشارت دی ہے۔

جواب: مرزا صاحب نے خود تسلیم کیا ہے کہ حضور کی بشارت انجیل میں موجود ہے۔ دیکھو بحث مغالطات، یہ امت عجیب ہے کہ اپنے نبی کی ہی تکذیب کرتی ہے۔ کیا تصدیق اور بشارت کا مفہوم ایک نہیں ہوتا ہے؟ اگر نہیں تو حضور کی بشارت حضرت مسیح نے نہیں دی۔

۱۵۳......مرزا صاحب کے خاندان میں غلام قادر، غلام مرتضیٰ وغیرہ نام تھے۔ اس لئے اسم علم امتیازی طور پر احمد ہی تھا اور ''غلام'' کا لفظ مشترک تھا جو اسم علم میں داخل نہیں ہے۔

جواب: پھر تو یہ کہنا پڑتا ہے کہ جس خاندان میں یہ نام ہوں عبدالرحمٰن، عبداللہ، اور عبدالرحیم وہ سب خدائی دعویٰ کر سکتے ہیں کیونکہ ان کے اصلی نام اللہ، رحمٰن، اور رحیم ہیں اور عبد کا لفظ فالتو ہے۔ (معاذ اللہ)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۵۴......"ثم بعثنا من بعدھم موسیٰ" (اعراف) میں مذکور ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اور ھود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام کے بعد موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تھا اور درمیان میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کا ذکر نہیں ہے۔

جواب: ﴿مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ﴾ میں بعدیت متصل ہے اور اس خیال کی تردید حضور ﷺ نے فرمادی ہے۔ (دیکھو بحث مغالطات) اس لئے حضرت مسیح کے بعد حضور کا ہی آنا مقرر تھا۔

۱۵۵......لما جاء ھم، میں ماضی بمعنی مضارع ہے۔

جواب: اس جگہ ماضی اپنی جگہ پر استعمال ہے کیونکہ حضور کے آنے پر ہی لوگوں نے آپ کو ساحر اور قرآن کو سحر مبین کہا ہے اور مرزا صاحب کو لوگوں نے دجال مفتری، کذاب، یا مراقی کہا ہے اور شعر و شاعری کے رو سے غلط گو شعر در بذی اور غلط نویس کا خطاب دیا ہے۔

۱۵۶......﴿اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ کا عطف اگر ﴿اُمِّیّٖنَ﴾ پر ہو تو مرزائی مراد ہیں۔ اور اگر ﴿رَسُوْلًا﴾ پر ہو تو مرزا صاحب اور آپ کی اولاد مراد ہوگی۔

جواب: پہلا عطف درست ہے اور ﴿اٰخَرِیْنَ﴾ سے مراد صحابہ کرام کے بعد کے مسلمان ہیں ورنہ یہ مطلب ہوگا کہ بعثت اول ﴿اُمِّیّٖنَ﴾ میں ہوئی ہے اور بعثت ثانیہ مرزائیوں میں ہوئی ہے اور درمیانی تیرہ سو سال فترۃ کا زمانہ تھا۔ اس کی پوری بحث نبوت مرزا میں گزر چکی ہیں۔ اور دوسرا عطف درست نہیں ہے ورنہ لازم آتا ہے کہ مرزا صاحب کا سارا خاندان مدعی رسالت ہو۔ اور یہ نہیں ہوسکتا کہ **بعث اخرین** میں مرزا صاحب تو نبی بن جائیں اور باقی افراد نبی نہ بنیں کیونکہ بعثت کا لفظ ایک فقرہ میں نبی اور غیر نبی کیلئے ایک جگہ استعمال ہونا قرین قیاس نہ ہوگا اس لئے ممکن ہے کہ مرزا محمود کو بھی مرزائی نبی ہی مانتے ہوں اور جب تک یہ سلسلہ چلا جائے گا نبی در نبی ہی پیدا ہوتے جائیں گے۔ شاید یہی وجہ ہو کر مرزا محمود نے شریعت احمدیہ میں ترمیم و تنسیخ شروع کردی ہے اور اپنے باپ کے خلاف چلنا شروع کر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دیا ہے۔ اس نظریہ سے معلوم ہوگیا ہے کہ مرزائیوں کے نزدیک جو بھی خلیفہ ہوگا' وہ نبی ہی ہوگا مگر اب ان کا فرض ہے کہ اسلام سے دستبردار ہو جائیں اور اعتراف کر لیں کہ اسلام کے مسلمات ان کے ہاں غلط ہیں۔

۱۵۷...... ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ﴾ میں امت محمدیہ کو اگر بہترین کا لقب دیا گیا ہے تو ضروری ہے کہ ان کا انعام نبوت بھی دیا جائے ورنہ یہ مخول بن جائے گا۔

جواب: مخول تو یہ ہے کہ تیرہ سو سال تک یہ انعام بند رہا ہے۔ اگر کھلا ہے تو صرف چغتائی خاندان کیلئے! کیا دوسرے لوگ امت محمدیہ نہ تھے اس تجویز کے مطابق تو گھر گھر نبی پیدا ہونا چاہئے تھا ورنہ وہ امت میں داخل نہ رہیں گے۔

۱۵۸......امت جماعت کا نام ہے ہر ایک کیسے نبی ہو سکتا ہے۔

جواب: تم ہر ایک کا نبی ہونا تسلیم کر واس کا علاج '' کان ابراھیم امة '' سے ہو جائے گا۔

۱۵۹...... ﴿مَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ میں بتایا گیا ہے کہ بعثت رسل کے بعد عذاب آتا ہے تو مرزا صاحب بھی عذاب لے کر آئے تھے۔

جواب: اگر ما نحن بمعذبین، ہوتا تو مرزائیوں کو گنجائش تھی کہ نبوت چغتائیہ کا سلسلہ چلاتے مگر آیت میں گزشتہ انبیاء کا ذکر ہے جس قدر امتیں تباہ ہو چکی ہیں ان کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے پیغمبروں کی نافرمانی کی تھی حضور نے اپنی امت کے استیصال کی کبھی دعا نہیں کی کیونکہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں۔ احادیث کی رو سے ہلاکت عامہ امت محمدیہ کیلئے بند ہے۔ اس لئے جزوی تکالیف سے کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر آیت مذکورہ کو امت محمدیہ پر بھی منطبق کیا جائے تو عذاب سے مراد بقرینہ امم سابقہ عذاب عامہ ہوگا جس سے قوم کا کوئی فرد بھی زندہ نہ رہے اور ایسا عذاب ابھی تک نہیں آیا تا کہ چغتائی بھی نبوت کے حق دار ثابت ہو سکیں۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۶۰......﴿اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ﴾(ھود) میں مرزا صاحب کو شاھد کہا گیا ہے۔

جواب: شیعہ کے نزدیک حضرت علی شاہد ہیں۔ سنیوں کے نزدیک حضرت سلمان فارسی ہیں ایرانیوں کے نزدیک انکا اپنا مسیح مراد ہے۔ اب مرزا صاحب کے مرید کیوں چنگیز خانیہ ڈاکہ مار رہے ہیں۔ دراصل آیت کا مطلب صرف اتنا ہے کہ حضور کے پاس اپنی صداقت کے دلائل موجود تھے۔ اور بیرونی شاہد بھی صحف متقدمہ سے شہادت گزار تھے اس میں خواہ مخواہ ایک نبی کی آمد مراد لینا ایک اور ایک دو روٹیوں کی مثال ہے۔ مفسر ابن کثیر نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ جو شخص فطرت پر قائم ہو اور اس کو حضور ﷺ (**شاهد منه**) خدا کی طرف سے صداقت قرآن کی شہادت بھی دیتے ہوں اور آپ سے پہلے اس کو تورات کا بھی خیال ہو تو وہ قرآن پر ضرور ایمان لے آئے گا۔ اب دیکھئے شاہد الٰہی کون ہے؟

۱۶۱......حضور کو مقفی کہا گیا ہے اس لئے مرزا صاحب آپ کے بعد آئے۔

جواب: ''تقفیہ'' کے دو مفعول آتے ہیں پہلا ''مقدم الزمان'' اور دوسرا ''موخر الزمان'' اس لئے حضور ہی ''آخر الزمان'' نبی اور مقفی ہیں اور یہ لفظ مقدم الزمان کیلئے نہیں آتا۔

(دیکھو منتہی الارب)

۱۶۲......مشکوۃ باب الفتن میں ہے کہ'' **تكون النبوة فيكم ثم يرفعها الله ثم تكون ملكا وجبرية ثم تكون خلافة على منهاج النبوة**۔''

جواب: اس حدیث نے رفع نبوت کا فیصلہ کر دیا ہے۔ باقی خلافت کا ذکر ہے کہ جس میں نبوت کا ثبوت نہیں ملتا۔

۱۶۳......حضرت عائشہ اور مغیرہ کے قول سے اجرائے نبوت ثابت ہوتی ہے۔

جواب: ایسے اقوال کا جواب پہلے گزر چکا ہے اور صوفیاء کا مذہب بھی بیان ہو چکا ہے جن کا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خلاصہ یہ ہے کہ قول رسول کے مقابلہ میں کسی کا قول معتبر نہیں ہے خواہ صحابی ہو یا صوفی۔

۱۶۴...... ''واشوقا الی اخوانی الذین یاتون من بعدی'' (الحدیث)

(انسان کامل مصنفہ عبدالکریم بن ابراہیم جیلانی باب ۶۳)

جواب: یہ حدیث موضوعات صوفیہ میں سے ہے اور بغیر اسناد کے مذکور ہوئی ہے۔ اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اس مقام پر کلام صوفیاء کا اعتبار نہیں ہے کیونکہ جو صوفی انتہا تک پہنچ چکے ہیں وہ بقول مجدد صاحب ذرہ بھر شریعت کے خلاف نہیں ہیں۔ اور جو مستقیم الحال نہیں ہے ان کے کلام کا اعتبار نہیں ہے۔ دیکھو باب ''تکفیر مرزا۔''

۱۶۵...... مفتری قرآن شریف کے رو سے ناکام، مغضوب علیہ، ذلیل، معذب، ملعون، تارک الاسلام، مغلوب، مقطوع الوتین، اور تیئیس (۲۳) سال کے اندر ہلاک ہو جاتا ہے۔ مگر مرزا صاحب میں یہ باتیں نہیں پائی جاتیں۔

جواب: یہ باتیں مرزا صاحب میں موجود تھیں۔ الہام میں ناکام تحریف قرآن میں مغضوب علیہ، مقابلہ میں ذلیل اور مغلوب، بیماری سے معذب، اپنے منہ سے ملعون، ترمیم اسلام سے تارک اسلام اور ۱۹۰۱ء میں اعلام نبوت کر کے مقطوع الوتین ہوئے۔

۱۶۶...... ابتدائی عمر کا بے لوث ہونا، الٰہی نصرت کا شامل حال ہونا، روز افزوں ترقی اور مخالفین کی کمی الٰہی قانون کے مطابق مرزا صاحب کی صداقت کا نشان ہے۔

جواب: مرزائیوں کی تعلیم مطالعہ کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ درحقیقت ان کی تین شریعتیں ہیں۔ اول ''شریعت مسیح'' جس میں مرزا صاحب نے ابتدائی تعلیم کچھ دی تھی اور بعد میں کچھ۔ دوم ''شریعت محمودی'' جس میں مرزا صاحب کو افضل المرسلین منوایا جاتا ہے اور چغتائی خاندان کا بچہ بچہ نبی ہے۔ سوم ''شریعت پیغامی'' جس میں مرزا صاحب کو صرف ایک وقتی مجتہد کا لقب دیا جاتا ہے جو کئی مسائل میں غلطی کر گیا تھا اور اس کے انکار سے اسلام میں کچھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

فرق نہیں پڑتا۔امید ہے کہ آئندہ دوران خلافت قادیانی اور عہد امارت پیغامی میں اور دو جدید شریعتیں تجویز ہوں گی جوان تینوں کے منسوخ کرنے پر آمادگی ظاہر کریں گی اور یہ سچ ہے کہ مسیحی تعلیم جو مرزا صاحب نے تجویز کی تھی منسوخ ہو چکی ہے اور جس قدر مفتریوں کے نشانات تسلیم کئے گئے ہیں سب موجود ہیں اور صادق کا نشان ایک بھی نہیں ہے اور موجودہ پارٹیاں برائے نام مرزائی ہیں ورنہ حقیقت **تنصر** اور **تفرنج** کے پیرو ہیں۔ اس کی شہادت ہمیں بابی اور بہائی مذہب کے پیرووں سے ملتی ہے' چونکہ اسلامی نام مقبول ہو چکا ہے اس لئے قرآن شریف کو منسوخ کر کے بھی وہ مسلمان کہلاتے ہیں۔اسی طرح یہ لوگ بھی ترمیم اسلام اور ترمیم تعلیم مرزا کے مرتکب ہو کر بھی اسلامی نام نہیں چھوڑتے ،ورنہ اصل اسلام سے کوسوں دور جا پڑے ہیں۔

۱۶۷......مرزا صاحب وعدہ کے سچے محبوب الخالق، زمین وآسمان سے نشانات پانے والے، پیشینگوئیوں میں پورے اترنے والے تھے۔اور یہی معیار صداقت بطور حدیث کے مقرر ہے۔

جواب: مخالفین کے نزدیک کاذب الوعد تھے۔آج تک **توفی** بمعنی غیر موت پر ہزاروں روپیہ انعام کا وعدہ دے کر مکرے ہوئے ہیں۔مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بڑے مداح تھے آخر مکذب بن گئے،لوگوں نے دجال مفتری اور مراقی کہا، پیشینگوئیوں کا حال باب ''مرزا صاحب کے مذہبی مقابلے'' میں معلوم ہو چکا ہے۔نشانات آسمانی کی کلی بھی کھل گئی ہے اور یہ امر اب تک مشتبہ ہے کہ پیشینگوئیوں کے صحیح کرنے میں صرف الہام ٹیچی کام کرتا تھا یا کوئی اندرونی ذرائع بھی تھے۔ بقول شخصے شملہ کے پہاڑ آپ کی تائید میں تھے،جس سے تنسیخ بنگالہ،ظہور زلازل، یا ظہور کواکب کا اعلان ہوتا تھا۔

۱۶۸......ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں بھی ہے۔اس الہام میں مرزا صاحب کو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہندوؤں کیلئے کرشن بنایا گیا ہے اور گیتا میں کرشن کا قول ہے کہ "یدا یدا ہی دہر یہ گلا نر یہوتی بہارت ابھیت دہانم دہرمسیہ تدا تمانم سرجا میہم" جب بیدینی کا زور ہوتا ہے تو میں جنم لیتا ہوں۔ کلکی پوراں مترجمہ ہر دیال میں ہے کہ احمد نے محبت سے کہا کہ اے طوطے اس جگہ ہم اشنان کریں گے۔

جواب: اسلام نے یہ نہیں بتایا کہ مسیح موعود کرشن بھی ہوگا اور تناسخ کو بروز سمجھے گا یا اس کا نام احمد ہوگا اس لئے یہ عہدہ مرزا صاحب کو ہی مبارک رہے تو بہتر ہے ورنہ اسلام ایسی آلودگیوں سے پاک ہے۔

۱۶۹..... کلجگ میں بھگوان جی کا کلکی اوتار لکھا ہے جو ایک برہمن کے گھر "سنبھل" میں پیدا ہوگا اور "بشن" کہلائے گا۔ تجدید اسلام کرے گا اور بغیر ہتھیاروں کے لڑے گا، راجے اس کے سامنے مر جائیں گے (گیتا) اور مرزا صاحب کا الہام ہے کہ **یخرج الصدور الی القبور**. تشحیذ ستمبر ۱۹۱۹ء۔

جواب: اس تحریر سے غلام احمد، غلام مرتضیٰ اور قادیان مراد لینا کمال بددیانتی ہے آریہ تو اسے نہیں مانتے مگر یہ بن بلائے مہمان بنتے ہیں۔ جناب اگر ادھر چلے جاتے تو اسلام کو تو چین آجاتا۔

۱۷۰..... "جنم ساکھی کلاں" میں لکھا ہے کہ گرونانک نے کہا ہے کہ میرے بعد سو سال بٹالہ کے قریب جٹیہ بھگت کبیر جیسا ہوگا۔ حدیث میں ہے کہ "**المسیح المنتظر له نسب فی الحراث والاکارین**"۔

جواب: مرزا صاحب پہلے کرشن تھے اور جٹیہ بھگت بنے اور کبیر کی طرح اسلام سے بیزار ہوئے۔

۱۷۱..... نانک مسلمان تھا کیونکہ اس کے چولے پر آیۃ الکرسی، سورہ اخلاص، کلمہ توحید اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسمائے الٰہی لکھے ہوئے ہیں اور اس نے جنم ساکھی میں اسلام اور حضور کی تعریف لکھی ہے۔

جواب: بھگت کبیر رسالہ تناسخ میں لکھتا ہے کہ محمد کی نجات نہیں ہوئی (معاذ اللہ)۔ دوسرے جنم میں ست گرو کا آپدیش کرے گا تو نجات پائے گا۔ جنم ساکھی گورمکھی میں نانک کا قول ہے کہ وہ پندرہ سو سال بعد کسی شہید کے گھر پیدا ہوگا تو پدیش سنگورو سے نجات پائے گا۔ اس نے کئی تناسخ عبور کر لئے ہیں، صرف ایک جنم باقی رہ گیا ہے، تو مرشد کامل اسکو مکتی دے گا۔ دھرگرنتھ میں لکھا ہے کہ مدامداتی رما تا پیغم محمد اچھا انسان نہ تھا۔ ثابت ہوا کہ نانک مسلمان نہ تھا۔ گو صلح کل بن کر اسلام کی تعریف کرتا تھا مگر اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اس طرح کے غیر مسلم ہزاروں ملتے ہیں۔

۱۷۲......کرشن اور رام چندر نبی تھے۔ (تفسیر وحیدی دست دھرم و چار محمد قاسم نانوتوی ومباحثہ جھانپور ص ۳۱) اس لئے مرزا صاحب کرشن ہوکر بھی کافر نہ بنے۔

جواب: قرآن شریف میں صرف یہ ہے کہ ﴿وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ﴾ مگر کرشن وغیرہ کا نام نہیں لیا گیا اور جن خوشامدیوں نے نام لے کر کرشن کو نبی بنایا ہے انہوں نے قرآن کے خلاف کہا ہے ورنہ صرف احتمال اور گمان سے کرشن نبی بن سکتا۔ مجدد صاحب بھی صرف اتنا ہی لکھتے ہیں کہ یہاں انبیاء کے انوار نظر آتے ہیں مگر کسی کی تعیین نہیں کرتے۔ (مکتوبات ۱،۲۵۹) اور یہ ظاہر ہے کہ نبی کی لاش اس کے مذہب کے مطابق نہیں جلائی جاتی بلکہ دفن ہوتی ہے۔ اس لئے ہم آسانی سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ دونوں نبی نہ تھے۔

۱۷۳......اصحاف کہف کی ہڈیاں یورپ پہنچ چکی ہیں۔

جواب: ۱۸۸۵ء میں مشن یارقندو کاشغر کابل اور روس کے درمیان حد بندی کرنے گیا تھا۔ تو تیرہ ہزار (۱۳۰۰۰) فٹ کی چڑھائی پر دشت پامیرا در بام دنیا میں پہنچا۔ اور وہاں سے بدخشان میمنہ وغیرہ عبور کرتے ہوئے چارشنبہ پہنچ گئے تو ڈاکٹر حشمت علی انچارج میڈیکل یار

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

قندمعہ چند رفقاء کے موضع سمگان گئے جہاں سادات بخارا تقریباً تیس گھر آباد تھے دیکھا تو شمال و مغرب کو ایک سلسلہ کوہ دو میل تک جاتا تھا جس کا ارتفاع دشت پامیر سے آٹھ سو (۸۰۰) فٹ ہوگا۔ ایک چوٹی پر اصحاب الکہف کا غار تھا کہ جس کے سر پر لکڑی کا دروازہ تھا جس پر ایک کتبہ ۱۶*۱۸ انچ لگا ہوا تھا اس پر قصیدہ فارسی قاضی بخارا کی طرف سے لکھا ہوا تھا۔ موم بتی لے کر دس (۱۰) گز تک ہم سیدھے گئے بیس (۲۰) گز دائیں چلے پھر لکڑی کی سیڑھی آئی۔ جس پر بمشکل چڑھے، آگے چل کر ایک حجرہ پانچ (۵) گز مربع دیکھا جہاں سات شخص شمالاً جنوباً سوئے ہوئے پائے گئے' جن پر لحاف پڑے تھے۔ جنوب کی طرح پاؤں میں کتا، ہرن اور باز بھی دکھائی دیئے۔ ہمارا ارادہ ہوا کہ لحاف اٹھا کر دیکھیں مگر روک دیا گیا' کیونکہ کسی نے اس طرح دیکھا تھا تو اندھا ہوگیا تھا۔ یہ بیان ان دنوں'' صادق الاخبار بہاولپور'' میں چھپا تھا اور رسالہ کی صورت میں مفت بھی تقسیم ہوا تھا۔ بام دنیا کو ٹیبل لینڈ اوف پامیر کہتے ہیں کیونکہ اس کا طول و عرض صرف ایک ہزار (۱۰۰۰) فٹ ہے دشت پامیر میں ایک دنبہ پایا جاتا ہے کہ جس کے سینگ ۵۰ تاغایت ۹۰ فٹ تک لمبے ہوکر سر کے اردگرد پیچ و پیچ لپٹے ہوئے ہوتے ہیں اور گائے کے برابر ہوتا ہے اس کو چکار اور ریراولیس پولی بھی کہتے ہیں۔ پشاور ۱۵رمنزل، کابل ۱۵رمنزل، شکر غاں ۵رمنزل، مزار شریف ۲رمنزل، میمنہ ۷رمنزل، المار ارمنزل، قیصار ارمنزل، چار شنبہ ارمنزل، کہف اور سمگان اجودھاں جانا چاہے اس راستہ سے جا سکتا ہے۔

۲۱...... مرزا صاحب کا سلسلہ باطنی

مرزا صاحب ازالہ میں لکھتے ہیں کہ ہم بے مرشد ہیں۔ مگر ہم ثابت کرتے ہیں کہ مندرجہ ذیل ہستیاں ضرور آپ کیلئے فیض رساں تھیں:

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱......مسیلمہ الکذاب قبیلہ بنی حنیفہ کا نبی:

حضور ﷺ سے درخواست کی تھی کہ نبوت میں شریک کرلیں تو آپ نے مسترد کیا تھا۔اس نے زنا اور شراب حلال کر دی تھی۔حضرت ابوبکر کی خلافت میں ایک لاکھ کی جمعیت میں خالد بن ولید کی لڑائی میں وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا۔اس نے فرقان اول اور فرقان ثانی اپنے مریدوں میں شائع کئے تھے۔

۲......اسود عنسی بن کعب سبسن عوف :

سحیق و شقیق اس کے وزیر تھے کہ کثرت شراب نوشی کی وجہ سے ذوالخمار کہلاتا تھا حضور کی مرض موت سے چھ ماہ پہلے دعوی کیا تھا۔آپ نے وفات سے پہلے پانچ روز اس کے قتل کی خبر دی تھی۔تو فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا۔

۳......صافی بن صیاد:

اس کے متعلق دجال ہونے کا شبہ تھا مگر اخیر میں مسلمان ہو گیا تھا۔

۴...... طلحہ بن خویلد:

نماز سے سجدہ موقوف کر دیا تھا۔حضور نے ضرار بن ازور کی قیادت میں مسلمان بھیجے اس کی قوم بنی اسد کو شکست ہوئی۔دوسری لڑائی میں غطفان بھی شامل ہوئے مگر پھر شکست کھا کر مسلمان ہو گیا۔

۵......سجاح بنت الحارث بن سوید من بنی تمیم امہا من بنی تغلب:

مسیلمہ کے پاس یمامہ میں جا کر اس سے نکاح کر لیا تھا اور اپنی امت کیلئے دو نمازیں فجر اور عشاء مہر میں بخشوالی تھیں اور خود نبوت سے دستبردار ہو گئی تھی۔خلافت معاویہ میں مسلمان ہوئی اور بصرہ میں مقیم رہ کر مری' اس پر سمرہ بن جندب نے نماز جنازہ پڑھائی۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۶......مختار ثقفی:

واقعہ کربلا کے بعد متصل ہی یزید شکار پر گیا تو پانی کی تلاش میں ایک عربی کے پاس چلا گیا' اس نے شناخت کر کے قتل کر ڈالا۔ اور مختار ثقفی اہل بیت کی حمایت میں کھڑا ہو گیا۔ چنانچہ اس نے تمام یزیدیوں کو مار ڈالا، خولی قاتل حسین کے ٹکڑے ٹکڑے کیے۔ ایک کوفی نے ابن زیاد کا سر کاٹ کر مختار کے پاس بھیج دیا پھر مختار ۶۶ھ میں مدعی نبوت ہو کر مقتول ہوا۔

۷...... احمد بن حسین کوفی ابو الطیب:

مدعی نبوت ہوا۔ بنی کلب اس کے تابعدار تھے۔ امیر حمص نے اس کو قید کر لیا اور اس کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ امیر حلب سیف الدولہ کے حکم سے ۳۴۷ھ میں مارا گیا۔ کیونکہ اپنے شعر میں اپنے آپ کو حضرت صالح سے تشبیہ دیتا تھا۔ بقول بعض کہیں جا رہا تھا تو کسی نے موقع پا کر راستہ میں ہی مار ڈالا۔

۸...... بہبود زنگی:

اس مدعی نبوت نے بصرہ میں مسلمانوں کو قتل کیا۔ خلیفہ معتمد باللہ کے ہاتھ سے ۲۲۶ھ میں قتل ہوا۔ اور اس کا سر شہروں میں پھرایا گیا۔

۹......ابو القاسم یحییٰ المعروف بذکرویہ بن شیرویہ قرمطی خوزستانی:

اس نے عرب کے اکثر حصہ پر تسلط جما لیا تھا اور خلیفہ اسلام کے لشکر کو بارہا شکست دی تھی۔ دمشق کو اپنا کعبہ تجویز کیا تھا، نمازیں صرف دو رکھی تھیں اور اس کے عہد میں مجوسیوں نے عید نوروز بغداد میں ۲۷۸ھ کو منائی تھی آخر خلیفہ مکتفی باللہ نے اسے پکڑ کر ۲۸۸ھ میں قتل کیا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۰......عیسیٰ بن مہرویہ قرمطی:

ذکرویہ کا چچازاد بھائی، مدثر اور امیر المومنین مہدی کہلاتا تھا مگر مکتفی باللہ خلیفہ نے اسے بھی قتل کر دیا۔

۱۱......سلیمان قرمطی ابوالطاہر:

۳۱۲ھ میں مرض جدری سے مرا، خدائی دعویٰ کرتا تھا۔ مکہ شریف پر حج کے دنوں میں چڑھائی کی اور ستر ہزار حاجی مار ڈالے۔ پھر حجر اسود کو اپنے دارالخلافہ حجر (بحرین) کو لے گیا اور دو سال تک حج بند ہو گیا اور حجر اسود بائیس سال تک قرامطہ کے پاس ہی رہا۔

۱۲......ابوجعفر محمد بن علی شیعی:

اس کا مذہب تھا کہ حق و باطل میں امتیاز کرنا جنت ہے اور امتیاز نہ کرنا دوزخ ہے۔ نکاح کی ضرورت نہیں، نماز روزہ چھوڑنا ہی عبادت ہے اور جس نے اپنے نفس پر حکومت کی وہی بادشاہ ہے۔ انبیاء نے احکام الٰہی پہنچائے تو تھے مگر (معاذ اللہ) ایمانداری سے کام نہ لیا تھا۔ خلیفہ راضی باللہ نے ۳۲۲ھ میں اسے قتل کیا۔

۱۳......نبی الباسنہ:

باسنہ صنعانیاں کے پاس ایک گاؤں تھا وہاں اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور معجزات دکھائے۔ ایک حوض تھا اس میں ہاتھ ڈال کر درہم و دینار نکال کر دکھلاتا تھا ابوعلی محمد بن مظفر حاکم وقت نے مقابلہ کیا تو پہاڑ میں پناہ گزین ہو گیا اور وہاں کسی لشکری نے موقعہ پا کر اس کو مار ڈالا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۴ استاذ سیس نبی خراسان:

خلیفہ منصور کے عہد میں ۱۵۰ھ کو مدعی نبوت ہوا۔ اور لڑائی میں "اخشم" اور "حازم" دو سپہ سالاروں نے اسے گرفتار کر لیا۔ اس کی امت تین لاکھ تھی، ستر ہزار مارے گئے، باقی چودہ ہزار گرفتار ہوئے۔ صرف ایک سال میں اتنی سرعت سے ترقی کی تھی۔

۱۵...... نبی نہاوند:

نبوت کا دعویٰ کیا قبیلہ بنی سواد اس کے تابعدار بن گئے تو چار یار بھی مقرر کئے مگر چند ایام میں ہی خلیفہ وقت المستظہر باللہ نے ۴۹۹ھ میں اسے قتل کر ڈالا۔

۱۶...... نبی کاوہ المعروف عطاء المقنع:

کاوہ شہر میں اس نے خدائی دعوےٰ کیا۔ پست قامت اور بد صورت تھا اس لئے سنہری برقعہ پہنے رہتا تھا۔ خلیفہ مہدی نے گرفتار کرنا چاہا تو قلعہ میں پناہ گزین ہو کر جوہر کی رسم ادا کی اور آگ جلا کر خود بمعہ اہل وعیال کود پڑا اور اپنی امت سے کہا کہ میں آسمان پر جاتا ہوں جو چاہے میرے ہمراہ آسکتا ہے۔

۱۷...... آدم خراسانی عثمان بن نھیک:

یہ ایک رئیس زادہ تھا اس نے دعویٰ کیا کہ میں حضرت آدم کا بروز ہوں۔ ہشیم بن معاویہ کو اپنا جبرائیل مقرر کیا۔ خلیفہ منصور نے مقابلہ کیا تو اس کی امت نے قصر خلافت کا محاصرہ کر لیا آخر معن بن ذائدہ نے ان کو شکست دی اور عثمان کو بمعہ حواریوں کے قتل کر ڈالا۔

۱۸...... بیہقی کتاب المحاسن والمساوی میں لکھا ہے:

کہ خلیفہ رشید کے عہد میں ایک نے بروز نوح کا دعویٰ کیا۔ کہا کہ میں بعثت اول

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ساڑھے نوسو سال گزار چکا ہوں ابھی پچاس سال باقی گزارنے آیا ہوں خلیفہ نے اسے صلیب دیا تو کسی ظریف نے دیکھ کر کہا کہ نوح کی کشتی تو ٹوٹ گئی مگر مستول ابھی باقی ہے جس پر آپ سوار ہیں۔

۱۹ خلیفہ مامون کے عہد میں ایک نے نبوت کا دعویٰ کیا:

حاجب خلیفہ (باڈی گاڈ) نے پوچھا کہ صداقت کا نشان بتاؤ تو یوں بکواس کی کہ اپنی ماں لاؤ ابھی بچہ جناؤں گا۔ تو اس نے کہا کیا تمہاری اپنی ماں نہیں ہے؟ تو پھر اسے قتل کیا گیا۔

۲۰...... نبیہ السودان:

افریقہ میں ایک عورت نے نبوت کا دعویٰ کیا مگر لوگوں نے ہی اس کا کچومر نکال دیا۔ ایک اور نے دعویٰ کیا کہ لا نبی بعدی میں آدمیوں کی نبوت منقطع ہے عورت ہوسکتی ہے۔

۲۱......لا نبی:

کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنا نام ''لا'' رکھا **لا نبی بعدی** پڑھ کر کہا' کہ حضور نے فرمایا تھا کہ میرے بعد ایک نبی ہوگا جس کا نام لا ہے۔

۲۲......عبیداللہ مہدی افریقی:

۲۹۲ھ میں پیدا ہوا۔ اور ۲۲ سال گزار کر مرا۔ (ابن اثیر)

۲۳......حسن بن صباح:

اس نے اپنی جنت بنائی۔ امت کا نام فدائی رکھا۔ کہا کہ کشتی نوح غرق نہیں ہوئی اور نہ ہوگی۔ ۵۱۸ھ میں ۳۵ سال کے بعد مرا۔

www.ataunnabi.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۴......عبدالمومن افریقی:

سنہ۳۰۰ھ میں ۲۳ سال کی تبلیغی عمر پا کر مرا۔

۲۵......عبداللہ بن تومرث:

مہدی بن کر مسلمانوں سے نبرد آزما ہوا۔بیس (۲۰) سال حکومت کی اور پچیس (۲۵) سال تبلیغ کی۔

۲۶...... الحاکم بامر اللہ المصری:

نے خدائی دعویٰ کیا،لوگوں سے سجدہ کرایا،نئی شریعت گھڑی اور حلال وحرام کی نئی حد بندی کی۔اور ۲۵ سال تک تبلیغ کرتا رہا۔(ابن اثیر)

۲۷......میر محمد حسین دمشقی المعروف بقرمود

"عالمگیر" کے زمانہ میں لاہور آیا اور الہام کے زور سے طلوع وغروب اور دو پہر کو بھی نماز پڑھنے کا حکم دیا۔امت کا نام 'فرمودی' رکھا۔فرخ سیر کے عہد میں دہلی چلا گیا۔محمد شاہ کے زمانہ میں وہیں مرا۔

۲۸......یوز نبی:

"خلیفہ معتمد باللہ" کے زمانہ میں تھا۔بہت مدت زندہ رہا اور ۲۵۶ھ میں قتل ہوا۔

۲۹......مسیح مسافر:

کہیں سے سندھ میں آیا۔اور مرزا صاحب کی طرح مہدی اور مسیح ہونے کا معا دعویٰ کر دیا۔(دیکھو مجمع البحار)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۳۰......ھود نبی:

ماں کا نام مریم تھا، اس لئے مسیح ابن مریم آسانی سے بن گیا۔ ابن تیمیہ کے ساتھ وفات مسیح میں بحثیں کرتا تھا۔

۳۱......جاودان نبی:

مجوسی تھا۔ مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا تھا۔ مزدکی طرح اس نے نیا مذہب ایجاد کیا تھا۔

۳۲ یحییٰ بہاری الملقب الہ اللہ:

''صوبہ بہار'' میں ایک وکیل اور شیعہ مذہب کا ایک بڑا رئیس زمیندار ہے۔ بیرسٹری پاس کرنے پر اس نے اسلام کو خیر باد کہہ دیا۔ اور ایک کتاب اردو میں ڈیڑھ ہزار صفحہ کی مرتب کی' جس کا نام 'فرمان ناسخ قرآن' رکھا۔ جس میں اس نے بیان کیا کہ یحییٰ اصل میں 'یاحی'' ہے' گویا میں ہمیشہ زندہ رہنے والا خدا ہوں۔ اور روپ بدل کر پہلے آدم بنا پھر شیث، یہاں تک کہ عیسیٰ بن گیا اور لوگوں نے مجھے مار ڈالنے کا ارادہ کیا مگر میں ناراض ہوکر اپنی مادر مہربان مریم کے پاس عرش پر چلا گیا۔ چھ سو سال کے بعد میں 'محمد' بن کر آیا تو میں نے اظہار ناراضگی میں پانچ وقت کی اٹھک بیٹھک اور زمین پر ناک رگڑنا مقرر کر دیا۔ مگر دشمنوں نے میری سلطنت لینے کو مجھے کثرت ازدواج میں مبتلا کر دیا۔ آخر عائشہ کے حسن نے مجھے ایسا گرویدہ کر دیا کہ اس کا باپ سلطنت پر قابض ہوگیا اور عائشہ نے مجھے زہر دے کر مار ڈالا۔ میرا جسم زہر سے پھٹ گیا۔ میری لاش اندر ہی دبا دی اور لوگوں سے یہ راز مخفی رکھا۔ اب تیرہ سو سال تک مسلمان عذابی احکام میں مبتلا رہے اور ایسے ذلیل ہوگئے کہ کسی کام کے نہ رہے تو میری ماں مریم نے ترس کھا کر مجھے دوبارہ دنیا میں بھیجا ہے' کہ اب یہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

عذابی احکام منسوخ کروں۔ اس لئے اب میں کہتا ہوں کہ قرآن چھوڑ دو اور نئی روشنی کے احکام فرض سمجھو۔ آتوار کو گرجا میں میری حمد و ثناء پڑھا کرو۔ اس کے بعد اس نے اپنی تعریف میں مختلف نظمیں لکھی ہیں۔ اور اپنے حالات درج کئے ہیں ہندوؤں کو بھی مخاطب کیا ہے اور ان کے سارے جنم لکھ کر ان کا آخری اوتار بھی بنا ہے۔ اخیر میں اپنے حواریوں کی فہرست بھی دی ہے جو اس نے یورپ اور ایشیا میں سفر کر کے مرید بنائے تھے۔ مخالفین کا نام ''کفچلی پلغو نلف'' رکھا ہے اور مرید ہوتے پر اس لفظ کا معنی بتانے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ کتاب مرزائی کتب خانوں میں بھی ملتی ہے۔ خال خال دوسرے لوگوں کے پاس بھی موجود ہے۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو لاہور آیا تو ''اخوت عامہ اور افلاس گناہ عظیم ہے'' پر دو لیکچر دیئے۔ پہلا لیکچر موچی دروازہ کے باہر تھا۔ اور دوسرا آریہ کالج میں دیا۔ جس میں اس نے بتایا کہ موجودہ ترقی ہی اسلام ہے جو دنیا کے ہر کونہ میں پھیل کر رہے گا۔ اس پر اخبار ''انقلاب'' نے تردید شائع کی تو اس نے اخبار ''ملاپ'' میں ایک مضمون شائع کیا کہ میرا کلمہ ہے کہ **لاالٰہ الا اللہ یحیٰ عین اللہ**، اس کی تصحیح یوں ہے کہ یحییٰ اصل زندہ کو کہتے ہیں اور اس کے تین فرد ہیں، موت، حیاۃ اور اللہ۔ جب پہلا یحییٰ دوسرے کو کھا کر **لمن الملک الیوم** کا نعرہ لگائے گا تو یحییٰ نمبر ۳ جو ''عین اللہ'' ہے اس کو تباہ کر دے گا۔ **انا السید البھاری یحییٰ خان عین اللہ علام الدھر لا اوبالی شانہ** (مرزائیوں کے لئے اس نے تاویل کا دروازہ کھول دیا ہے۔)

۳۳......سید محمد مہدی جونپوری :

''سکندر لودھی'' کے زمانے ۹۰۱ھ میں مدعی ہوا۔ اور ۹۱۰ھ میں افغانستان گیا اور قندھار جا کر موضع فراہ میں مر گیا۔ اس کے بعد پانچ شخص اس کا مذہب پھیلانے لگے شیخ خضر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ناگوری، شیخ عبداللہ نیازی، ملا مبارک بدایونی، ملا عبدالقادر بدایونی اور اس کا بیٹا سید محمود بن محمد جونپوری۔ ان کے بعد آخری مبلغ شیخ علائی تھا اور سلطان سلیم شاہ بن شیر شاہ نے فتویٰ تکفیر مرتب کروا کر اس کو قتل کرا دیا۔ مہدی جونپوری نے بیت اللہ شریف میں حطیم کے پاس ایام حج میں اپنی مہدویت کا اعلان کیا۔ ۹۰۳ھ میں اپنے وطن مالوف میں واپس آ کر تبلیغ میں مصروف ہوگیا۔ چنانچہ راجپوتانہ گجرات اور سندھ میں مسلمانوں نے بکثرت اس کی بیعت کی۔ ہدیہ مہدویہ، استقصاء کبیر اور شواہد میں لکھا ہے کہ ۹۰۵ میں اس نے یہ اعلان کیا کہ ۱۸ سال سے خدا نے مجھے مہدی اور نبی بنایا ہوا ہے' مگر میں مناسب نہ سمجھتا تھا کہ اعلان کروں۔ اب خدا نے مجبور کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر تم نے اعلان نہ کیا تو تم کو خائن فی التبلیغ کا خطاب دیا جائے گا۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ میں مہدی اور مسیح ہوں میرا منکر کافر ہے کیونکہ مہدی اور مسیح دو عنوان ہیں' جن سے مراد ایک نبی کا ظہور ہے۔ میں افضل الانبیاء ہوں' مجھے علم الاولین والاخرین دیا گیا ہے۔ اب جو احادیث میری تعلیم کے خلاف ہوں چھوڑ دو۔ آزاد خیال لوگوں نے اپنی تصانیف میں مہدی جونپوری کو مصلح قوم ثابت کیا ہے اور مخالفین کو کتے لکھا ہے۔ مگر مذہبی نکتہ خیال سے وہی بات ہے جو ہم نے لکھ دی ہے۔

۳۴......مرزا علی محمد باب ایرانی:

۱۲۳۵ھ میں پیدا ہوا۔ ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۲۶۰ میں مدعی مہدویت ہوا اور شعبان ۱۲۶۲ میں مارا گیا۔ حدیث میں آیا ہے کہ '**انامدینة العلم و علی بابها**' اس لئے باب کہلاتا تھا۔ جس سے یہ مطلب تھا کہ میں باب الوصول الی اللہ ہوں۔ اسکے مریدوں میں ایک صبح ازل کہلاتا تھا۔ اس کے حق میں پیشینگوئی کی کہ **لیظهره علی الدین کله** کا مصداق ہوگا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۳۵......صبح ازل:

اپنے پیر کے بعد صبح ازل نے مہدویت ثانیہ کا دعویٰ کیا اور بغداد کے مضافات میں اپنا مرید خانہ قائم کیا۔ مگر اس کا بھائی مرزا حسین علی مزاحم ہوا، جس سے اس کو کامیابی پورے طور پر نہ ہو سکی۔ اس کا مذہب ازلی کہلاتا تھا۔

۳۶......مرزا حسین علی بہاء:

اس نے مہدی بن کر صبح ازل سے سخت مقابلہ کیا اور دونوں بھائی تکفیری توپ وتفنگ سے خوب لڑتے رہے یہاں تک کہ صبح ازل کو شکست فاش ہوئی تو سر اٹھا نہ سکا۔ بہاء ۲ رمحرم ۱۲۳۳ کو پیدا ہوا۔ ۱۲۶۹ میں مسیح بنا۔ ۱۲۷۹ میں طہران چھوڑ کر بغداد پہنچا۔ ۱۲۸۵ میں شہر عکاء میں اقامت کی تا کہ بقول شیعہ ظہور مہدی کا مقام بہم پہنچے۔ ۱۲۸۸ میں ایڈریا نوپل بھیجا گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ عکاء میں قیام ۱۲۶۲ھ کو ہوا۔ اور اس وقت صرف ۷۲ مرید تھے۔ ۱۲۹۸ تک شاہی حکم سے وہیں نظر بند رہا۔ چالیس (۴۰) سال قید رہ کر پچھتر (۷۵) سال کی عمر میں عکاء سے ایک میل کے فاصلے پر بجی باغ میں قتل کیا گیا۔

بابی اور بہائی اپنے صداقت یوں پیش کرتے ہیں کہ **اولاً** توریت میں ظہور امام کا وقت یوم اللہ اور یوم الرب ظہور ایلیا اور ظہور اللہ مذکور ہے۔ انجیل میں اس کو یوم الرب ظہور یحییٰ اور ظہور ثانی بتایا گیا ہے۔ قرآن شریف میں ﴿**یَوْمُ الْقِیٰمَةِ**﴾ ﴿**یَوْمُ السَّاعَةِ**﴾ ﴿**یَوْمُ الْجَزَاءِ**﴾ اور ﴿**یَوْمُ الدِّیْنِ**﴾ کہا گیا ہے۔ احادیث میں ظہور مہدی اور قیام روح اللہ لکھا ہوا ہے اور کلام ائمہ میں ظہور اول (باب) اور ظہور ثانی (بہاء حسین نوری) آیا ہے۔

ثانیاً حضرت موسیٰ نے **یوم اللہ** یعنی ظہور امام کی ۱۵۰۰ سال انجیل سے پہلے خبر دی تھی تو حضرت مسیح ارض مقدس میں پیدا ہوئے اور انہوں نے دعوت دی کہ **توبوا الی اللہ قد**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اقترب ملکوت اللہ۔ ۶۲۰ سال گزرے تو حضور خاتم المرسلین کی بعثت ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ﴿ اَتٰی اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ﴾ ﴿اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ﴾، انا علی نسم الساعة، اور اس کے وعدے کے مطابق ۱۲۶۰ میں حضرت باب شیرازی پیدا ہوئے۔ آپ نے سات سال دعوت دی کہ بشری بشری صبح الهدی قد تنفس اور الواح مقدسہ سے دنیا کو آگاہ کیا اور چونکہ وارد تھا کہ لا بدلنا من آذربیجان، تو حکومت وقت نے قید کے بعد آپ کو تبریز میں شہید کیا۔ (وفات پائی) آپ کے بعد قصبہ نور سے مرزا حسین علی نوری الملقب بہاء اللہ الاقدس الابھی مسیح موعود ظاہر ہوئے اور حکومت ایرانی ترکی نے آپ کو شہر عکاء میں ۲۴ سال نظر بند کر دیا۔ تو احادیث کا مفہوم صادق ہوا کہ ظہور امام عکاء ہے آپ نے الواح مقدسہ سے تبلیغی احکام شاہان وقت کے نام بھیجے اور کتاب اقدس نازل ہوئی۔ جس میں موجودہ علم و عمل کی تلقین کی گئی اور اسلام سے سبکدوش کر دیا تھا اور یہ وعدہ پورا ہوا کہ تری الارض غیر الارض. اشرقت الارض بنور ربها۔ ﴿لِكُلِّ امْرِیءٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ﴾ اخیر عمر میں کتاب ''عہد اقدس'' لکھی اور ۲ رذی قعدہ ۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۲ء میں شہادت پائی۔ ثالثاً الٓم لا اله الا اللّٰه میں امام حسین ظاہر ہوئے۔ الٓمٓصٓ میں سفاح پیدا ہوا۔ الٓمٓرٰ کے شامل ہونے پر ۱۲۷۲ کو حضرت باب ظاہر ہوئے جو حروف مقطعات بلا تکرار جمع کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ رابعاً ۲۲۶ میں حسن بن علی امام عسکری پوشیدہ ہو گئے۔ ﴿فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ﴾ کا اشارہ آپ کی طرف ہی ہے تو آپ کے بعد اختلاف پیدا ہو گیا۔ حدیث میں ہے کہ لوگ امام کو بوڑھا سمجھیں گے مگر آپ عندالظہور جوان ہوں گے۔ امام جعفر صادق کے نزدیک آپ کی عمر ۴۵ سال ہوگی۔ حضرت علیؓ کا قول ہے کہ مشرقی ستارہ کی تابعداری کرو وہ تمہیں منہاج رسول پر چلائے گا اور تم سے شریعت اسلام کا بوجھ اتار دے گا۔ سرگین چشم، درمیانہ قد، تن اور خسارہ پر خال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سیاہ، مشرق سے نمودار ہوگا۔ اور شہر عکاء میں قیام کرے گا، ظلمت کو دور کرے گا، نئی روشنی پھیلائے گا اور علم وفضل سے لوگوں کو مالا مال کر دے گا اور اپنی کتاب سے اس قدر اصلاح قلوب کرے گا کہ قرآن سے نہیں ہوسکی۔ آپ کے حواری اہل عجم ہوں گے مگر عربی میں کلام کریں گے۔ آپ کا محافظ خاص وزیر ہوگا جو اس قوم سے نہ ہوگا۔ سب قتل ہوں گے آپکا نزول 'مرج عکاء' میں ہوگا۔ ''کتاب الغیبۃ'' میں ہے کہ امام کا ظہور گھنے درختوں میں ہوگا' جو بحیرہ طبریہ کے کنارہ پر ہوں گے۔ عکاء بھی بحیرہ طبریہ کے پاس ہی نہر اردن کے پاس واقع ہے جو ہیرودس نے نکالی تھی اور شہر طبریہ ارض مقدس میں ہے۔ یہ ملک کثرت نباتات سے بلا دسوریہ کہلاتا ہے۔ **خلاصا** توریت میں مقام بیعت'' جبل کرمل'' بیت المقدس کے پاس مذکور ہوا ہے جس کی طرف ﴿**یَوْمَ یُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّکَانٍ قَرِیْبٍ**﴾ میں اشارہ ہے۔ تو روح اللہ عکاء میں تھے اور ندا ء مہدی حضرت باب کہ میں تھی۔ علامہ مجلسی اپنی کتاب بحار میں لکھتے ہیں کہ اہل اسلام امام سے ان کفار سے بھی بڑھ کر بدسلوکی کریں گے جو انہوں نے حضور سے کی تھی۔ کافی میں ہے کہ **بہ کمال موسیٰ وبھاء عیسیٰ و صبر ایوب** امام کے حواری مقتول ہوں گے، ذلیل ہوں گے اور ان کے خون سے زمین رنگین ہوگی۔ وہی خدا کے پیارے ہیں اور **اولئک ھم المھتدون حقہ** حسن بن علی فرماتے ہیں کہ اس وقت منہ پر تھوکا جائے گا، لعنتیں برسائی جائیں گی۔ امام ابوجعفر کا قول ہے کہ اہل حق چھن چھن کر صاف رہ جائیں گے تو امام کے اصحاب بنیں گے اور خدا کے نزدیک عزت پائیں گے۔ حضرت علی کا قول ہے کہ **کما بداکم تعودون**، اہل حق ابتدائے اسلام میں مظلوم تھے اخیر میں بھی مظلوم ہی ہوں گے۔ یہ بھی فرمایا ہے کہ حجۃ اللہ ہمیشہ موجود ہے اگر وہ نہ ہوتو دنیا غرق ہو جائے مگر لوگ اسے نہیں شناخت کرتے اور برادران یوسف کی طرح حجۃ اللہ ان کو شناخت کرتے ہیں۔ کافی اور کتاب البحار میں ہے کہ امام دعوت جدیدہ کتاب

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اقدس دے گا' جیسے کہ حضور نے دعوت جدیدہ (قرآن) پیش کی تھی۔ ذیل کی تحریرات بھی اس کی مؤید ہیں یخالف فی احکامہ مذهب العلماء (یواقیت) بنا یختم الله الدین کما فتح بنا (ملا علی قاری) یختم به الدین کم افتح بنا (مشارق الانوار) یقوم القائم بامر جدید علی العرب شدید، یبایع الناس بامر جدید و کتاب جدید وسلطان جدید من السماء (ابونصیر فی اخبار) اول من یتبعه محمد وعلی الثانی (مجلسی) اب یہ کہنا کہ ختم رسالت اور انقطاع وحی اسلامی عقیدہ ہے، غلط ہوگا' کیونکہ یہ تحریرات اس کی تردید کررہی ہیں۔ساوساً کاہنوں سے عہد نمرود میں نجم خلیل کی خبر دی تھی (ابن اثیر) اور عہد فرعون میں نجم موسیٰ کی (مثنوی مولانا روم) یہودیوں اور مجوسیوں نے نجم المسیح کی (انجیل) یہودیوں اور چند آدمیوں نے نجم احمد خاتم المرسلین علیہ السلام کی اور نجومیوں اور دو معتبر عالموں نے نجم القائم کی خبر دی ہے' جن کے نام نامی یہ ہیں شیخ احمد احساوی اور سید کاظم رشتی' انہوں نے ولادت امام سے پہلے ہی بتا دیا تھا۔''تیمور خوارزمی'' کا قول ہے کہ جو ستارے ۱۲۳۰ سے ۱۲۵۰ تک نمودار ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ انقلاب عظیم ہوگا۔''مرزا آقا خاں منجم منوچہر'' کا قول ہے کہ ایک آدمی پیدا ہوگا جو شریعت جدیدہ کی دعوت دے گا۔سابعاً سریانی زبان قدیم ہے حضرت آدم کی زبان بھی یہی تھی۔ مذہب صابی حضرت شیث علیہ السلام سے منقول ہے یہی دین اقدام الادیان ہے' اس میں کمزوریاں پیدا ہوگئی تھیں تو ان کے رفع کرنے کو حضرت ابراہیم علیہ السلام مبعوث ہوئے پھر کمزوریاں پیدا ہوئیں تو حضرت ختم المرسلین تشریف لائے اخیر زمانہ میں جب اس دین میں تاثیر نہ رہی تو حضرت بہاء تشریف لائے اور کتاب اقدس کی تعلیم دی۔

حسین علی بہاء نے سلطان ناصر الدین کو اس مضمون کا خط بھیجا تھا کہ مجھے علم ماکان ومایکون دیا گیا ہے جس میں یہ نہیں بتایا گیا کہ نبوت اور رسالت بھی بند ہوگئی ہے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ورنہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ خدا نے اس سخاوت میں کنجوسی اختیار کر لی ہے۔ میں خود ایک دفعہ سویا ہوا تھا کہ اچانک الطاف الہیہ نے مجھے بیدار کر کے مجبور کیا کہ میں خدا کا نام اطراف عالم میں پھیلاؤں۔ بخدا میری خواہش ہے کہ اس تبلیغ میں میرا سر نیزہ سے پرویا جائے کیونکہ خدا کی راہ میں مصائب آیا ہی کرتے ہیں۔ وہ دن بہت قریب ہیں کہ لوگ اس دین میں جوق در جوق داخل ہوں گے اور میں جو کچھ کہہ رہا ہوں خدا کے علم سے کہہ رہا ہوں۔ اور مکتب البیان میں داخل تھا جبکہ لوگ ابھی غافل تھے اگر ہم پردہ اٹھائیں تو تم سب ہلاک ہو جاؤ۔ خبردار یہ یوم نباء عظیم ہے نبی وقت کی حاضری سے کوتاہی نہ کرنا (انتہی مفہوما) یہ بھی مشہور ہے کہ جب باب مقتول ہوا۔ تو بہاء نے محمد علی قاچار پر گولی چلا دی تھی اور گرفتار ہو گیا۔ ''قرۃ العین'' بھی گرفتار ہو چکی تھی۔ عبد البہاء کا چونکہ رسوخ بہت تھا اس لئے یہ ثابت کیا گیا کہ بہاء اس سازش میں شریک نہ تھا اس لئے یہ رہا ہو گیا اور باقی قتل ہوئے۔

شریعت بہائیہ کے احکام مشتے از خروارے یہ ہیں

۱.....نو رکعتیں نماز فرض ہیں۔ (دو صبح دو مغرب اور پانچ پچھلی رات کو)

۲.....نماز جنازہ چھ رکعتیں ہیں۔

۳.....صلوۃ کسوف وخسوف منسوخ ہیں۔

۴.....سوائے جنازہ کے جماعت کی ضرورت نہیں، عید نوروز کا روزہ رکھا کرو۔

۵.....راگ میں کوئی حرج نہیں۔

۶.....بردہ فروشی حرام ہے۔

۷.....خروج منی سے غسل واجب نہیں۔

۸.....کوئی چیز نجس نہیں ہے، مشرک بھی نجس نہیں ہے۔

۹.....میت کو ریشم کے پانچ کپڑوں میں لپیٹو یا کم از کم ایک میں۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۰......مہینہ میں کم از کم ایک دفعہ ضیافت احباب فرض ہے اگرچہ پانی سے ہو۔

۱۱......میت کو اتنی دور نہ لے جاؤ کہ راستہ میں ایک گھنٹہ وقت گزر جائے۔

۱۲......۱۹ ماہ کے یہ نام رکھو۔ بھاء، جلال، جمال، عظمۃ، نور، رحمۃ، کلمات، کمال، اسماء، عزۃ، مشیۃ، علم، قدرۃ، قول، سائل شرف، سلطان، ملک، عطاء۔

۱۳......وضو معاف ہے سجدہ بھی معاف ہے۔

۱۴......بھاء اور جلال میں عید کیا کرو۔

۱۵......البیان کے سوا کوئی مذہبی کتاب نہ پڑھو۔

۱۶......نماز جمعہ حرام ہے۔

۱۷......نکاح میں والدین سے پوچھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

۱۸......روزے ۱۹ ہیں۔

۱۹......قبلہ عکہ ہے۔

۲۰......کتاب البیان قرآن سے افضل ہے۔

۲۱......بیت اللہ گرا کر شیراز میں مکان خریدو۔

۲۲......مردے کو سونے کی انگوٹھی اور ہیکل پہناؤ۔

۲۳......بوڑھے اور بیمار کو نماز معاف ہے۔

۲۴......پردہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۲۵......تعدد ازواج حرام ہے۔

۲۶......کتاب المبین میں لکھا ہے کہ حضور بھی فرماتے ہیں کہ اگر ''بہاء'' کا وجود نہ ہوتا تو کوئی صحیفہ آسمانی نہ اترتا کیونکہ بہا محبوب رب العالمین ہے اور سلطان الرسل

۲۷......جو گالیاں دے اس پر ۵۰ مثقال جرمانہ لگاؤ۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۸...... ہر ایک شہر میں دار العدالۃ قائم کرو جس میں چندہ ہو اور اس سے تعلیم مروجہ کی اشاعت کرو تا کہ کوئی جاہل نہ رہے۔

۳۷..... قرۃ العین طاہرہ قزوینیہ:

جب "باب" نے دعویٰ کیا کہ مشیت اول حضرت آدم سے منتقل ہو کر اس کی ذات تک پہنچ چکی ہے تو زرین تاج بھی اس کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئی اور اپنے اشعار میں طاہرہ تخلص کرتی تھی۔ اور اس مذہب کی نشر و اشاعت میں منہمک ہوگئی اور برہنہ رو ہو کر اپنے داخل طریق ہم مشربوں سے ملنے جلنے لگی تو کسی نے باب کے پاس شکایت کی کہ اس کا چال چلن مشتبہ ہے تو باب نے جواب دیا کہ "**ھی طاھرۃ عفیفۃ لا تظنوھا بسوء**" اب وہ طاہرہ مشہور ہوگئی۔ علامہ فقیہ محمد صالح قزوینی کی بیٹی تھی۔ علامہ محمد تقی مجتہد کی بھتیجی اور ملا محمد بن محمد تقی کی زوجہ، جب اس نے بابی مذہب قبول کیا تو قزوین سے نکل کر کربلا میں تبلیغ کا کام شروع کر دیا' وہاں کی حکومت نے اسے بغداد بھیج دیا اور حکومت بغداد نے اسے ہمدان نکال دیا' مگر وہاں کوئی مزاحم نہ ہوا۔ اور جب اس کی جماعت ایک کثیر التعداد تیار ہو چکی تو قزوین واپس آ کر اپنے رشتہ داروں کو دعوت دی' لیکن اس کے تمام رشتہ دار بابی مذہب کے دشمن تھے، اس لئے وہاں سے نکل کر تہران گئی' اس خیال سے کہ اگر بادشاہ ایران محمد شاہ قاچار بابی مذہب قبول کر لے تو پانچوں انگلیاں گھی میں ہو جائیں گی۔ مگر باب نے اسے حکماً واپس قزوین منگا لیا۔ بڑی حیص بیص کے بعد نکاح فسخ کرا کے بدشت اور مزندران کو چلی گئی اور گاؤں بگاؤں تبلیغ میں مصروف ہو کر بابی مذہب کو فروغ دیا' لیکن اہل اسلام نے حکومت کو متوجہ کیا کہ اس فتنہ کے انسداد میں انتظام کیا جائے۔ تو اس وقت طاہرہ نے اپنی حفاظت خود اختیاری کیلئے کافی جمعیت پیدا کر لی تھی۔ حکومت نے گرفتاری کے لئے فوج روانہ کی تو قصبہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نور کے پاس فریقین کی فوجوں میں سخت لڑائی ہوئی' مگر طاہرہ کو سلطان ناصر الدین قاچار کے پاس گرفتار کر کے لے گئے۔ طاہرہ نے پہنچتے ہی تبلیغی خطبہ دیا جس سے بادشاہ متاثر ہو کر کہنے لگا کہ

این را میکشید کہ طلعتے زیبا دارد

مگر محمد خاں محتسب کے زیر حراست رکھی گئی اور بابیوں کو اجازت دی کہ اس سے ملاقات کریں اور وہ بھی حرم سرا تک دعوت دیتی رہی۔ جب معاملہ طول پکڑ گیا تو محتسب نے طاہرہ سے کہا کہ اگر تم بابی مذہب چھوڑ دو تو رہائی یقینی ہے' ورنہ قتل کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ لیکن اس نے ایک نہ مانی۔ دوسرے روز دربار میں پیش ہوئی تو بجائے توبہ کے ایک طول طویل تبلیغی خطبہ دیا کہ جس سے حاضرین باغیرت مسلمانوں کا نائرہ غضب سخت شعلہ زن ہو گیا' کیونکہ اس میں باب کی تعریف تھی اور حضور کی سخت توہین تھی۔ بقول شخصے حکم دیا گیا کہ خچر کی دم سے اس کے بال باندھ کر خچر کو دوڑایا جائے تا کہ اسی حالت میں طاہرہ مر جائے۔ بہر حال اس کی لاش ایک ویران کنوئیں میں پھینک دی گئی' جو ''بستان ایلخانی'' کے پاس ہی تھا اور اوپر سے پتھر برسا کر کنواں پُر کر دیا گیا۔ کہتے ہیں کہ حسب ذیل قصیدہ دربار میں اس نے خطبہ تبلیغی میں فی البدیہہ کہا تھا:

''قصیدہ طاہرہ''

جذبات شوقک الجمت بسلاسل الغم والبلا | ہمہ عاشقان شکستہ دل کہ دہند جان خود برملا
لمعات وجہک اشرقت بشعاع وجہک اعتلی | زچہ رو الست بربکم نزنی؟ بزن کہ بلی بلی
اگر آں صنم زمر ستم پے کشتن من بے گناہ | لقد استقام بسیفہ فلقد رضیت بما رضی
تو کہ غافل از مے وشاہدی پے مرد عابد زاہدی | چہ کنم کہ کافر وجاحدی ز خلوص نیت اصفقا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تو ز ملک جاہ و سکندری من و رسم و راہ قلندری ۔۔۔ اگر آں خوش ست وتو درخوری وگر ایں بدست مرا سزا

بجواب طبل الست تو زولا چہ کوس بلیٰ زدند ۔۔۔ ہمہ خیمہ زد بدر دلم سپہ غم و حشم بلا

چہ شود کہ آتش حیرتے زنی ام بقلۂ طور دل ۔۔۔ فصلکتہ ودککتہ متدکدکا متزلزلا

پے خوان دعوت عشق او ہمہ سب زخیل کرد بیاں ۔۔۔ رسد ایں صفیر مہیمنے کہ گردد غمزدہ الصلا

بلہ اے گروہ امامیاں بکشید ولولہ رامیاں ۔۔۔ کہ ظہور دلبر باعیاں شدہ فاش وظاہر وبرملا

گرناں بود طمع بقاز ناں بود ہوس لقا ۔۔۔ زوجود مطلق مطلقا برآں صنم بشویدلا

طلعت زقدس بشارتے کہ ظہور حق شدہ برملا ۔۔۔ بزن اے صبا تو بحضرش بگروہ زندہ دلاں صدا

بلہ اے طوائف منتظر زعنایت شہ مقتدر ۔۔۔ مہ مفتخر شدہ مشتہر متبھیا متحللا

دو ہزار احمد مجتبیٰ زبر دق آں شہ اصفیاء ۔۔۔ شدہ مختفی شدہ در خفا متدثرا متزملا

تو کہ فلس ہائے حیرتی چہ زنی زبحر وجود دم ۔۔۔ بنشیں چو طاہرہ ومبدم بشنو خروش انگ لا

ہمیں چونکہ کلام مرزا سے مقابلہ کرنا ہے اس لئے طاہرہ کا دوسرا قصیدہ بھی درج کیا جاتا ہے جو اس نے ”باب“ کے بارے میں کہا ہے۔

”قصیدہ دوم طاہرہ“

گر بتو افتدم نظر چہرہ بچہرہ روبرو ۔۔۔ شرح دہم غم ترا نکتہ بنکتہ موبمو

از پے دیدن رخت ہمچو صبا فتادہ ام ۔۔۔ کانہ بخانہ در بدر کوچہ بکوچہ کو بکو

دور دہان تنگ تو عارض عنبریں خطت ۔۔۔ غنچہ بغنچہ گل بگل لا بلالہ بو ببو

میرود از فراق تو خون دل از دو دیدہ ام ۔۔۔ دجلہ بدجلہ یم بیم چشمہ بچشمہ جو بجو

مہر ترا دل حزیں بافتہ برقماش جان ۔۔۔ رشتہ برشتہ نخ بنخ تار بتار پو بپو

دردل خویش طاہرہ گشت ونیافت جز ترا ۔۔۔ صفحہ بصفحہ لا بلا پردہ بپردہ تو بتو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ممکن ہے کہ اس کے اشعار اور بھی ہوں مگر ہمیں اتنے ہی دستیاب ہوئے ہیں۔
جو فارسی زبان میں کلام مرزا سے اس قدر بڑھے ہوئے ہیں کہ کلام مرزا ان کے سامنے پانی بھرتا ہے۔یہی دیکھئے ''داد آں جام را مرا بہ تمام''۔

۳۸......فرقہ قرامطہ:

ایک فرقہ ''فرقہ قرامطہ'' ظاہر ہوا جن کے عقائد یہ تھے کہ مسلمانوں کو قتل کرو۔نمازوں سے مراد پانچ تن پاک ہیں۔تیس روزے تیس انسانوں کے نام ہیں جو صرف مریدوں کو بتائے جاتے ہیں۔اہل بیت کا ذکر نماز، وضو اور غسل جنابت سے مستغنی کر دیتا ہے۔خالق ارض و سماء حضرت علی ہیں اور وہی اس دنیا کے خدا ہیں۔خدا تعالیٰ کا بروز اسم اور معنی شناخت کرنا ہر زمانہ میں فرض ہے، یعنی برائے نام نبی اور ہوتا ہے جو دعویٰ نبوت کرتا ہے' مگر در حقیقت اصل نبی اور ہوتا ہے کہ جس کی یہ مدعی تائید کرتا ہے۔چنانچہ حضرت آدم اسم تھے اور حضرت شیث اصلی نبی تھے۔حضرت یعقوب اسم تھے اور حضرت یوسف معنی تھے۔کیونکہ یوسف ہی اپنے بھائیوں کی مغفرت کے مالک تھے اور ﴿ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ﴾ کہا تھا۔حضرت موسیٰ بھی اسم تھے اور حضرت یوشع معنی تھے کیونکہ ان کے لئے ہی سورج واپس آیا تھا۔حضرت سلیمان اسم تھے اور معنی آصف کیونکہ انہوں نے تخت بلقیس حاضر کیا تھا اور حضور ﷺ اسم تھے اور حضرت علی معنی تھے یعنی حضرت علی کی الوہیت کیلئے حجاب ہوئے تھے اور سلمان فارسی وصول الی اللہ کا باب تھے۔ایک شاعر لکھتا ہے کہ

اشهد ان لا اله الا حيدرة الا نزع البطين
ولا حجاب عليه الا محمد الصادق الامين
ولا طريق اليه الا سلمان ذوالقوة المتين

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اصل انبیاء کی فہرست یوں بیان کی ہے۔ ھابیل، شیث، یوسف، یوشع، آصف شمعون الصفا حیدر (ابن قیم) ایک شاعر شان علی میں یوں لکھتا ہے کہ

علی ست فرد بمثیل علی ست مثل بے بدل — علی ست مصدر دوم علی ست صادر اول
علی ست خالی از خلل علی ست عاری از علل — علی ست شاہد ازل علی ست نور لم یزل
کہ فرد لایزال را — وجود اوست مظہرا
زمام ملک خویش را سپرد حق بدست او — چہ اولیاء چہ انبیاء تمام پائے بست او
یکے ہموار محو او — یکے مدام مست او
بہر صفت کہ خوانمش او مقام پست او — نظر بلا مکان نما ببیں مقام حیدرا
چو ایں جہاں فنا شود علی فناش میکند — قیامت ز بپاشود علی بپاش میکند
کہ دست دست او بود ولی خداش میکند — وما رمیت اذ رمیت بر تو فاش میکند
کہ اوست دست کردگار — اوست عین داورا

(دیوان وفائی)

مشارق انوار الیقین میں ہے کہ عن علی انا اخذت العبد علی الارواح فی الازل، انا المنادی الست بربکم انا منشی الارواح انا صاحب الصور، انا مخرج من فی القبور، اناجاوزت بموسیٰ فی البحر، واغرقت فرعون وجنوده، انا ارسیت الجبال الشامخات وفجرت العیون الجاریات انا ذلک النور الذی اقتبس موسیٰ نار الهدی، انا حی لایموت۔

۳۹.....عبداللہ بن سبا یہودی:

بصرہ میں مسلمان ہو کر ظاہر ہوا۔ اور اصل میں مقصد یہ تھا کہ حضرت علی سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

یہودیوں کی تباہی کا بدلہ لے اور کوفہ اور مصر میں آ کر اہل بیت کے حالات سے لوگوں کو اشتعال دیا۔ چنانچہ عہد عثمانی میں ایک دفعہ تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر حضرت مسیح نزول ثانی کریں گے تو حضرت ﷺ کا نزول ثانی بھی ضروری ہے، ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ آپ کی شان کم ہے۔ تابعداروں نے اس مسئلہ پر ایمان قبول کیا اور اس عقیدہ کا نام رجعۃ رکھا گیا۔ دوسری تقریر میں کہا کہ حضرت موسیٰ کے وزیر حضرت ہارون تھے تو کیا حضرت کے ﷺ وزیر حضرت علی نہ ہوں گے؟ ورنہ کسر شان ہوگی تو تابعداروں نے حضرت عثمان کا خاتمہ کرکے حضرت علی کو خلیفہ تسلیم کیا۔ ایک دن پھر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عثمان کو تو حضرت علی نے قتل کرایا تھا اس لئے ان سے قصاص لینا فرض ہوگا۔ تو اب تابعداروں نے حضرت علی کا خاتمہ کر دیا۔ پھر ایک دن تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حضرت موسیٰ کے بعد لوگ گوسالہ پرستی سے مرتد ہو گئے تھے۔ اسی طرح تمام صحابہ بھی مرتد تھے اور صرف حضرت سلمان، ابوذر، مقداد اور حضرت علی ایمان پر قائم تھے۔ حضرت ہارون قیامت سے پہلے یہود میں نازل ہوں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ حضرت علی بھی قیامت سے پہلے نازل ہوں تاکہ مخالفین سے بدلہ لیں۔ حضرت ہارون کے وارث علمی آپ کے بیٹے ''شبیر وشبر'' تھے۔ اس لئے علوم و معارف علی کے وارث بھی حضرت امام حسن وحسین ہیں اور ان کا نام بھی ''شبیر وشبر'' رکھا۔ (ناسخ التواریخ، مقاصد الاسلام)

بہرحال شیعہ جعفریہ امامیہ کا یہ مذہب نہیں ہے کہ حضرت علی خدا کے بروز تھے اور متصرف فی القضاء، والقدر تھے اور یہ عقائد نصیریہ اور سبائیہ فرقہ کے ہیں جو یہاں پنجاب میں بہت کم پائے جاتے ہیں۔

۴۰...... مرزا غلام احمد قادیانی:

''براہین احمدیہ'' کے پہلے چار جزو لکھنے تک تو مسلمانوں کے ہم عقائد رہے، مگر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جب سر سید کی تصانیف اور بابیوں کا مذہب مطالعہ کیا تو ''ازالۃ الاوہام'' اور ''توضیح المرام'' میں براہین کی عبارتوں کا کچھ اور ہی مطلب گھڑ لیا اور جب ۱۳۰۰ھ کے بعد آپ نے مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو یہ کوشش کی کہ اپنے آپ کو مثیل مسیح ثابت کریں۔ اس کے بعد ۱۹۰۱ء کا زمانہ آیا تو بقول مرزا محمود یہ سارے مراتب طے کرتے ہوئے مستقل اعلان نبوت کیا اور منکرین کو صرف اس بناء پر کافر قرار دیا کہ وہ آپ کی بیعت میں داخل نہیں ہوتے یا کم از کم امام وقت کی شناخت میں قاصر ہیں۔ اور جب ۱۹۰۸ء میں آپ رخصت ہوئے تو یہ عقائد چھوڑ گئے کہ

۱......مسیح دو ہیں ناصری اور محمدی۔

۲......مسیح موعود اور مہدی موعود ایک ہی آدمی کی صفتیں ہیں۔

۳......معراج جسمانی نہیں ہوا۔

۴......بروز کا مسئلہ درست ہے۔

۵......مسح رقبہ جائز نہیں ہے۔

۶......جمع بین الصلوات جائز ہے۔

۷......بقول مرزا محمود مرزا صاحب افضل الرسلین ہیں۔

۸......مرزا صاحب کی قوت استعداد یہ حضور سے بھی بڑھ کر ہے۔

۹......مسلمان یہودی ہیں۔

۱۰......انگریز دجال ہیں۔

۱۱......ریل خر دجال ہے۔

۱۲......بقول تحقیق جدید مرزا صاحب کے خاندان کا بچہ بچہ نبی ہے۔

۱۳......مرزا صاحب سید ہیں کیونکہ آپ کی شادی سادات کے گھر ہوئی ہے یا آپ کی ایک

www.aqaideislam.com.pk

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دادی سادات کے گھر تھی۔

۱۴...... اصحاب کہف یاجوج ماجوج بھی انگریز ہیں۔

۱۵...... دابۃ الارض مولوی صاحبان ہیں کہ ان کے فتویٰ تکفیر نے دلوں کو زخمی کردیا ہے۔

۱۶...... جنت و دوزخ روحانی لذت والم کا نام ہے۔

۱۷...... حضور آخری نبی نہیں ہیں۔

۱۸...... جہاد قطعاً بند ہے۔

۱۹...... مسلمانوں سے ترک موالات فرض ہے۔

۲۰...... قرآن شریف کا جو مفہوم مسلمانوں نے سمجھ رکھا ہے غلط ہے۔

۲۱...... مرزا صاحب کی تعلیم نے جو مفہوم قرار دیا ہے وہ اصلی مفہوم ہے۔

۲۲...... لفظی ترمیم و تنسیخ گو قرآن میں ناجائز ہے مگر معنوی تنسیخ ضروری تھی جو مرزا صاحب نے کردی ہے۔

۲۳...... حیات مسیح کا اعتقاد رکھنا تقلید شیطانی اور ستون شرک ہے۔

۲۴...... خدا روپ بدلتا ہے۔

۲۵...... بروزی رنگ میں مرزا صاحب کبھی مریم بنے اور کبھی عیسیٰ۔

۲۶...... از آدم تا ایندم جس قدر بزرگ ہو گزرے ہیں ان سب کا بروز مرزا صاحب ہیں اور

۲۷...... غیر احمدی تمام گندی ہستیوں کا بروز ہیں۔

۲۸...... قادیان بھی تمام مقامات مقدسہ کا بروز ہے۔

۲۹...... بڑے دنوں میں مرید بطور حج یہیں حاضر ہوتے ہیں۔

۳۰...... مکہ شریف کا دودھ خشک ہو گیا ہے اس کی بجائے قادیان میں دودھ آ گیا ہے۔

۳۱...... جنت البقیع مرزا صاحب کا مقبرہ ہیں۔ بقول ظہیر الدین اروپی نماز میں کعبہ شریف

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی قادیان ہی ہونا چاہیے (دیکھو براہین حق)۔

۳۲..... ہر ایک مجدد ایک غلطی درست کرنے آیا تھا اور

۳۳..... مرزا صاحب آخری مجدد حیات مسیح کی غلطی میں ترمیم کرنے آئے تھے (گویا تمام مجدد دین وقتاً اسلام میں ترمیم و تنسیخ ہی کرنے آئے تھے)

۳۴..... مرزا صاحب کا کلام وحی الٰہی ہے (اس لئے تاریخی حالات کے خلاف بھی قابل تسلیم تھے)

۳۵..... مسیح کی قبر کشمیر میں ہے۔

۳۶..... ستاسی (۸۷) سال آپ روپوش رہے تھے۔ سود تبلیغی کاموں میں خرچ ہوسکتا ہے۔

۳۷..... تمدن یورپ واقعی نئی روشنی ہے۔

۳۸..... انبیاء سابقین سے غلطیاں ہوئیں۔ اور مرزا صاحب سے بھی غلطیاں ہوئیں۔

۳۹..... ان کی پیشینگوئیاں غلط نکلیں۔ مرزا صاحب کی پیشینگوئیاں بظاہر غلط نکلیں ورنہ جب اصل مقصد پورا ہوگیا تھا۔ تو پیشینگوئی کے پورے کرنے کی کیا ضرورت رہتی ہے۔

۴۰..... چندہ دینا ضروری ہے۔

۴۱..... ورنہ جماعت سے خارج کیا جائے گا۔

۴۲..... مرزا صاحب کے بعد اور نبی بھی ہوسکتے ہیں مگر

۴۳..... مسیح محمدی کوئی اور نہیں ہوسکتا۔ (دیکھو ازالۃ الاوھام)

۲۲..... مرزا صاحب کے مزید حالات

مرزا صاحب کی تصویر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہمیشہ پگڑی پہنے رکھتے تھے مگر نزول مسیح کی احادیث میں مسیح کے سر پر ٹوپی مذکور ہے۔ آپ میں تقدس کا بڑا زور تھا اس لئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مخالف کو کتا، سؤر، احمق، جنگلی جانور، بے ایمان، کافر، حرامزادہ، مکھی مچھر وغیرہ سب کچھ کہہ جاتے تھے‘ حالانکہ یہ مشہور ہے کہ **الذی لیس بالنبی**، نبی فحش گوئی سے پاک ہوتا ہے۔ مقابلہ میں آ کر ایسے شرائط پیش کرتے تھے کہ خواہ مخواہ دوسرے کو مجبوراً گریز کی راہ اختیار کرنی پڑے حالانکہ انبیاء علیہم السلام دوسرے کی شرائط پر فیصلہ کرنے کو تیار ہوتے تھے۔ مناظرہ میں اصل مبحث سے گریز کر کے بد دعاؤں کا سلسلہ شروع کر دیتے (تنگ آمد بجنگ آمد) جس سے سارا رنگ ہی بدل جاتا تھا۔ آپ کی عادت تھی کہ اپنی تقریر میں ایک بات کو کم از کم تین دفعہ عموماً دہراتے تھے۔ اور یہ غالباً مراق کا اثر تھا‘ کیونکہ جس قدر کسی کو مراق ہوتا ہے اسی قدر اپنا سلسلہ کلام لمبا کرتا ہے اور ایک بات کو بار بار دہراتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام میں یہ کمزوری نہیں پائی جاتی بلکہ قلیل الکلام ہوتے ہیں۔ آپ نے اپنے عقائد میں بار ہا تبدیلی کی لیکن انبیاء کے عقائد نہیں بدلتے۔ آپ کو دوران سر اور مراق کا اقرار ہے‘ لیکن انبیاء نہ ایسی بیماریوں میں مبتلا ہوئے ہیں اور نہ ہی کسی کے کہنے سے اقرار ہی کیا ہے۔ پیشینگوئی کا آپ کو بڑا شوق تھا‘ جو مقابلہ میں یا تو جھوٹی نکلتی تھیں اور یا ان کی تاویل در تاویل کرتے جاتے تھے‘ اگر ایک آدھ سچی بھی نکل آئی تو بانس پر چڑھا لیتے تھے۔ جناب کی آنکھیں نیم خواب رہتی تھیں شاید استغراق ہوگا‘ مگر دماغی مواد کا بوجھ مراق کی آنکھ پر ضرور ہوتا ہے۔ آپ کا کلام اصول وقواعد کے خلاف عموماً ہوتا تھا تو آپ کے مرید آپ کو شیکسپیر ثانی سمجھ لیتے تھے اور کبھی فرماتے کہ ہمیں شاعری مطلوب نہیں ہے صرف تفہیم مطلوب ہے۔ اور کبھی اپنے اشعار کو الہامی بتا کر دماغ سوزی بھی کرتے تھے۔ آپ کی تعلیم کا یہ اثر ہے کہ آپ کی امت آپ کے تحقیقی مسائل پر تنقید کرتی ہے۔ مثلاً یہ کہ آپ مسیح کو بغیر ماں باپ کے مانتے تھے اور لاہوری بغیر باپ کے نہیں مانتے۔ آپ کہتے ہیں کہ ہم تشریعی نبی ہیں۔ (دیکھو اربعین) اور لاہوری کہتے ہیں کہ آپ صرف مجتہد تھے جو کبھی غلطی بھی کر جاتے تھے اور آپ کا کلام وحی نہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تھا وغیرہ وغیرہ۔ آپ نے قادیان میں ایک اونچا مینار شروع کیا تھا جو ترقی مرزائیت کا معیار قرار دیا گیا تھا اسے مرزا محمود نے مکمل کیا ہے اب اسے ''منارۃ المسیح'' کہتے ہیں جو دور سے نظر آتا ہے شاید کسی زمانہ میں حجاج قادیان کے لئے میقات مقرر ہو کر یہ حکم حاصل کرے کہ جب نظر آنے لگے تو وہ لبیک لبیک کا نعرہ کسا کریں۔ درمیانہ قد، کشادہ پیشانی کی وجہ سے مہدی موعود کا حلیہ لئے ہوئے تھے۔ سیدھے بال گندمی رنگ سے مسیح محمدی بنتے تھے' گویا دو شخصوں کا حلیہ آپ میں موجود تھا۔ یہ نہیں سوچا کہ زید اس طرح تو ایک ایک عضو کی مشابہت سے ہزاروں کا مدعی بن سکتا ہے۔ کہتے ہیں ایک دفعہ گرم لقمہ آپ نے چبایا تھا تو بے ساختہ ران پر ہاتھ مار کر یوں کہا تھا کہ تتا تتا' تو اس وقت وہ پیشینگوئی پوری ہوئی تھی کہ امام مہدی لکنت کی وجہ سے ران پر ہاتھ مار کر کلام کیا کریں گے۔ باقی رہی سہی سلطنت اور حکومت اسلامی تو امام مہدی کے سات سال اور حضرت مسیح کی چالیس سال، پچیس سال کی مدت میں یکجا جمع کر کے یوں کہہ دیا کہ اس سے مراد سینتالیس (۴۷) سال کے اندر اندر کام کا ختم مراد تھا' کیونکہ ایسے الفاظ سے مراد عرصہ دراز ہوا کرتا ہے۔ سانپ کے ساتھ کھیلنا، شیر اور بکری کا مل کر پانی پینا، اپنے دجال (انگریزوں) کو سپرد کر دیا تھا۔ کیونکہ انہوں نے کارڈوں پر شیر بکری کھڑی دکھلائی ہے۔ اسی طرح حکومت کا ملکی انتظام بھی دجال کے ہی سپرد کر دیا تھا۔ آپ صرف قلمی حکومت اور قلمی لڑائیاں کرتے رہتے تھے۔ مگر افسوس یہ ہوا کہ مسیح مر گیا اور دجال ابھی تک زندہ ہے اور جب تک قادیان میں ریل نہیں گئی تھی ''من کل فج عمیق'' کا الہام کام کرتا رہا۔ عہد محمودی میں جب خر دجال (ریل) کا داخلہ ہوا۔ تو اس الہام کی مدت ختم ہو گئی اور یہ جو کہا گیا ہے کہ دجال **مدینۃ الرسول** میں داخل نہیں ہو گا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ خر دجال امت مسیح کی خدمت کیلئے وہاں داخل ہو سکتا ہے۔ آپ کی وفات لاہور میں ہوئی تھی' تو لاہوری پارٹی کے نزدیک مدینۃ المسیح اور جائے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہجرت لاہور بنا تھا مگر وہاں دجال اور خردجال پہلے سے ہی داخل تھے' آپ کی زندگی میں داخل نہیں ہوئے تھے' اس لئے روایات کے خلاف نہیں ہوا۔ کبھی یوں بھی ارشاد ہوتا تھا کہ دراصل دجال پادری ہیں کہ جنہوں نے آپ مسلمانوں سے مقابلہ چھوڑ دیا ہے اور نمک کی طرح مرزائی تعلیم نے ان کو پگھلا دیا ہے۔ اگر چہ وہ پھسل کر تمام کو عیسائی کر رہے ہیں۔ مگر حقیقت میں وہ مردہ ہو چکے ہیں اور مردہ کی بو سے اب عیسائیت پھیل رہی ہے، ورنہ ان کی زندگی ختم ہو چکی ہے۔

ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب اور مولوی ثناءاللہ کے متعلق یوں کہا جاتا ہے کہ ان کے حق میں بددعا درحقیقت بطور مباہلہ تھی چونکہ انہوں نے مباہلہ قبول نہیں کیا اس لئے مرزا صاحب کی وفات ناکامیابی سے واقعہ نہیں ہوئی، نیز یہ بھی ممکن ہے کہ یہ دونوں اندر سے تصدیق بھی کرتے ہوں اور محمدی بیگم کی پیشینگوئی میں دراصل تخویف مراد تھی۔ وہ لوگ ڈر گئے' اس لئے بچ گئے اگر چہ نکاح نہیں ہوا مگر بددعا تو خالی نہ گئی۔ "مماثلۃ بالمسیح" میں یوں کہا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام کے بعد دیگرے آئے تھے اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثیل حضور علیہ السلام پہلے تشریف لائے اور مرزا صاحب کا ظہور آپ کے بعد ہوا' مگر یہ نہیں خیال کیا کہ حضور کو مثیل موسیٰ اسلام نے تسلیم نہیں کیا ورنہ حضور درحقیقت نبی نہ ہوتے۔ ظہور مسیح کے وقت یہودیوں کی سلطنت پر غیر کا قبضہ تھا مرزا صاحب کے وقت بھی انگریزوں نے یہودیوں (اہل اسلام) کی سلطنت پر قبضہ کر لیا تھا اگر چہ اب تک مسلمان حکمران ہیں لیکن اصل میں انگریز حکمران ہیں حضرت مسیح نے بھی جہاد کا حکم بند کر دیا تھا تو مرزا صاحب نے بھی بند کر دیا تھا مگر باوجود اس کے "غیر تشریعی" "نبی کہلاتے تھے۔ حضرت مسیح کے وقت بھی علمائے سوء تھے' آپ کے عہد میں بھی علمائے سوء تھے جنہوں نے آپ پر تکفیر کا فتویٰ جاری کیا تھا' لیکن یہ علمائے سوء تو مدت سے مدعیان نبوت کی سرکوبی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے آئے ہیں اور کئی مسیح قتل کروا چکے تھے۔ زمان مسیح قادیانی کی کوئی تخصیص نہ تھی۔ مرزا صاحب کی پیدائش ایسے بادشاہ کے عہد میں ہوئی ہے جو مسلمان نہ تھا' جس طرح کہ حضرت علیہ السلام ایسے بادشاہ کے عہد میں پیدا ہوئے تھے جو آپ کے مذہب پر نہ تھا۔ ہاں اتنی کسر رہ گئی کہ مسیح کو والدہ جان بچانے کی خاطر مصر لئے گئی تھی' مگر مرزا صاحب کو نہیں نکالا گیا تھا کیونکہ ان کے حق میں قادیان ہی مصر بن گیا تھا۔ تبلیغ نصرانیت اور قادیانیت بھی یورپ میں مشترکہ طور پر ہے مگر یہ اشتراک مسیح ایرانی پہلے حاصل کر چکا تھا کیونکہ اس کے مرید یورپ میں اٹھارہ لاکھ بتائے جاتے ہیں اور ''مصطفیٰ کمال پاشا'' بھی اسی مذہب کا پیرو خیال کیا جاتا ہے۔ طلوع ستارہ بھی مشترکہ علامت تھی لیکن افسوس کہ مسیح ایرانی یہ اشتراک پہلے حاصل کر چکا تھا۔ ''پلاطوس'' نے حضرت مسیح کو بے قصور ثابت کیا ہے اور مسٹر ڈگلس نے مرزا صاحب کو بے قصور ثابت کیا۔ اگرچہ نوعیت مقدمہ الگ الگ تھی اور تجویز سزا وہاں صلیب تھی اور یہاں جرمانہ۔ مگر ڈوبتے کو تنکے کا سہارہ ضرور ہوتا ہے۔ حضرت مسیح کے بعد طاعون پھیلا' مرزا صاحب کے خود عین حیات میں طاعون پھیلا۔ اس لئے یہ مشابہت بہت معتبر ہو کر ثابت ہوئی' اگر آپ اس کا شکار ہو جاتے تو اور بھی تیز مشابہت ہو جاتی۔ حضرت مسیح یہودی نہ تھے اور مرزا صاحب بھی قریشی نہ تھے اور اس مشابہت سے قریشی یہودی بن گئے۔ ورنہ پہلے آپ سید بننے کی کوشش کر رہے تھے۔ ع

ہاں اگر ضرورت بود روا باشد　　بے ضرورت چنیں خطا باشد

مرزا صاحب کے عہد میں مسیح کی طرح علمی ترقی ہوئی۔ چنانچہ آپ نے وہاں ایک ہائی اسکول کھولا تھا اور ظاہر کیا تھا کہ کسی وقت یہ جامعہ احمدیہ بن جائے گا اور اس سے پہلے اسکول اور کالج کھل چکے تھے ان کو کالعدم شمار کیا گیا ہے۔ اور اسلامی عہد حکومت میں جو علوم وفنون پیدا ہوئے اور جن پر آج تک مسلمان بغلیں بجاتے ہیں وہ بھی ہائی اسکول قادیان

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ الغرض کہ مرزا صاحب کو مہدی اور مسیح بننے میں جو تکالیف برداشت کرنی پڑی ہیں' وہ نہ مسیح ایران کو پیش آئی تھیں اور نہ مسیح جونپوری کو۔ اس لئے تنگ آ کر اخیر میں مجبوراً مستقل نبوت کا دعویٰ کرنا پڑا۔ اور اپنے روحانی آباؤ واجداد (جونپوری اور ایرانی) کی طرح ''اعجاز احمدی'' میں لکھ دیا کہ ''خدا تو مجھ سے بارہا کہہ چکا ہے کہ نبوت کا دعویٰ کرو مگر میں ہی کہتا تھا کہ ابھی موسم نہیں آیا۔ اس لئے اب سارے مراتب طے ہو چکے ہیں اور اعلان نبوت ضروری سمجھا گیا ہے''۔ لیکن مخالفین نے مرزا صاحب کو بروز، تناسخ، نبوت، تشریع احکام، تنسیخ اسلام، تحریف دین مہدویت اور مسیحیت میں ان ہی دعویداروں کی صف میں کھڑا کر دیا ہے۔ جو وقتاً فوقتاً پیدا ہوتے رہے اور اہل حق کی شمشیر براں کا لقمہ بنتے رہے۔

۲۳...... مرزا صاحب کی ادبی لیاقت

مرزائی آپ کو ''سلطان القلم'' کہتے ہیں کیونکہ آپ لکھنے بیٹھتے تھے تو ایک مضمون کو کم از کم اپنی تحریر میں تین دفعہ دہراتے تھے اور نظم و نثر میں تحدی کرتے تھے تو موٹی موٹی گالیاں دیتے تھے۔ قواعد، عروض اور محاورات کا کچھ خیال نہ تھا کیونکہ مسیح ایرانی کی طرح الفاظ کو قیود و قواعد سے آزادی دینے کیلئے مبعوث ہوئے تھے۔ اردو نظمیں آپ نے لکھیں جو درثمین میں موجود ہیں ان میں ہر جگہ پنجابیت کی بو آتی ہے۔ اور بعینہ ان میں وہی رنگ ہے جو پنجابی شاعر اپنی کتابوں میں غزلیات یا مناجات کہہ کر دکھایا کرتے ہیں' جس کا نمونہ ہم پہلے دکھا چکے ہیں۔ فارسی نظم بھی اپنی ہی تعلیات سے پر ہوتی تھے' ورنہ مذاق شاعرانہ اور آمد سے بالکل خالی تھی۔ اگر آپ کی نظم فارسی ''قرۃ العین'' کے سامنے رکھی جائے تو ادبیت کے لحاظ سے بالکل شاخ بے برگ نظر آتی ہے۔ عربی نثر میں تو آپ نے وہ گل کھلائے ہیں کہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

قیامت تک بہار دکھلاتے رہیں گے، جن کا نمونہ ہدیہ ناظرین ہے۔

اول : سیف چشتیائی، ص ۷۰ پر حضرت پیر صاحب قبلہ نے اعجاز المسیح تفسیر فاتحہ) پر یوں تنقید کی ہے کہ **فی سبعین یوما من شہر الصیام، من شہر النصاری،** (۲۰ فروری ۱۹۰۱ء) **کل امرہم علی التقوی، وعندی شہادات من ربی ووجہ کوجہ الصالحین، واکفروہ مع مریدیہ، یریدون ان یسفکو قاتلہ، جعل کلمی وقلمی منبع المعارف، تنکرون باعجازی،** پیر صاحب اسی طرح تنقید کرتے ہوئے دور تک چلے گئے ہیں۔

ایک فضل شیعی نے بھی اسی موضوع پر اعجاز المسیح پر تنقید کرتے ہوئے اول "سرقات حریری وبدیعی" کا ذکر کیا ہے جن میں مرزا صاحب نے کمال جرأت سے کام لیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا ہے کہ حریری اور بدیعی میرے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔

دوم اغلاط کی فہرست دی ہے جن کا اقتباس درج ذیل ہے:

لوی الیہم کزافرۃ (لوی متعدیۃ)کفل امورہم کما ہی عادتہ (ہی بلا مرجع) اتخذ الخفافیش وکر الجنانہم (جنانہم وکرا اوکارا) اکفروہ (کفّروہ) شہداء الکربلا (کربلا بغیرال) یریدون ان یسفکوا قاتلہ ویغتالون (ان یسفکوا دم قاتلہ ویغتالوہ) فما تطرق الی عزم العدی خلل (لاینسب الخلل الی العزم) تنکرون باعجازی (الباء غلط)کاملائی (لیس معناہ الکتابۃ) رجفت الالسنۃ (الرجف للقلوب) الی لاہور وان ہو (وان ہی) رائحۃ من صدق الطویۃ (محاورۃ ہندیۃ) فتح المیدان (ہندیۃ) لہذا الوغی (ہذہ) ماء یسیح (یجری) ارم جدران الاسلام (ارمم) ہذہ الاضمار(ہذا) یُسعٰی(لایستعمل مجہولا) عنین فی رجال اللسن (قبیح

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بازی بصید (قبیح) ما اکلوا الاسما (ماشربوا) وصل الامر الی مداها (مداہ) تفریق الظلام والضیاء (بینهما) عفوعثار الناس (لایستعمل العفو للعثار) سُترعواره (قبیح) البثر یجب ویوثرز لا له (البثر مونث) یفری کل طریق (قبیح) زاد الیراع (الیراع لایستعمل زادا) سقطت صواعق (قبیح) لا یظهر الاعلی (علی للغلبة ولیست مرادة) الی حجره ابٌ (آب) کالسهام اوالحسام (قبیح) اسعت الخصم (الحاجة) قبل هذا المیدان (هندیة الامنطجاع من جنوبهم (عن جنوبهم) هذا المدی الحقیر القلیل (مدی مونث ولاتکون حقیرة) لا شیوخ ولا شباب (قبیح) الطافه اغلاق خزائنه (قبیح) صول الکلاب اهون من صول المفتری (قبیح) طهارة البال لا بعذرة الاقوال (العذرة لا تقابل الطهارة) یندمل جریحهم (قبیح للجریح مفتوة شفتاه (اسنانه) لطفه قتبی (لا یحس القتب للمسیح القادیانی) ساقطا علی صلات (قبیح) وسخ متین (قبیح) اروا من العجز اینابهم (هندیة) من رمضان (شهر رمضان) ملیء فیها (ملئت) تابطت کصدف (و التابط لیس للصدف) کیفیة ایلاف (الف) امرا امر الامور (امضاء) من رکب علیهم (علیها) سورة قوی الصول (قویة والصول قبیح) وانه حق (انها ای السورة) اترک اللغوب والاین (لیسا اختیار بین) من عجائب هذه الصورة انها عرف اللّٰه (عرفت) الاخفاء والدمور (قبیح) للاضلال والافتنان (قبیح) الرجم بمعنی القتل (غلط) فی اللسان العربیة (لا تطابق کهف الظلام (جدید) فاق العظام (من این الکسرة؟) الزام (اسم اضحی) عنت به البلایا(عنته)الکفار (بمعنی الزار عین جدید) انه مفیض لوجود

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

الانسان باذن الله الكريم (لا ياذن الله نفسه) وما من دابة الا على الله رزقها ولوكان فى السماء (الدابة ليست فى السماء وهى مونث) ذكر تخصيصا (خاصة) ام بل (قبيح الاستعمال) يحمده من عرشه(من فوق عرشه) لا يتوب الى احد (لا يتوب على احد)كم من الانعام تذبح (كم من انعام) الحقيقة المحمدية هومظهر الرحمانية (هى) ينتفع الناس من لحوم الجمال (ينتفع بلحوم) غذاء احلى من منبع الرحمة (جديد) امر هذه الصفات تنول (ينول) سبيل الامتنان (سبيل المن على عباده) بعضهم اغترفوا (اغترف) اسم احمد لا تتجلى بتجلى تام (لايتجلى بتجل)طلوع يوم الدين (قبيح) مستغنية من نصر (عن نصر)خصهما بالبسملة (خص البسملة بهما) ورثاء (قبيح) ما ثم شريک (قبيح) تصدون انفسهم (لازم) كانوا مظهر اسم محمد (مظاهر) صاروا ظل محمد (اظلال) مبنى على المعلوم (للمعلوم) ناطق لشكر النعماء (بشكر) ليذب جنود الشيطان (عن جنود) طرق الله ذا الجلال (ذى الجلال) تلک الجنود يتحاربان (تتحارب) هدم عمارت البدعات (جديد) من ارا بهم (قبيح) امر المعروف (امر بالمعروف) النهى عن الذمائم والتوجه الى الرب (اشد قبحا)قطع التعلق من الطريف (عن) القى البحران فى (على) انتن عن المتية (من) من العالمين زمان ارسل فيهم (فيه) تحشر الناس ليقبلوا (يحشر) النيران المجبة (جديد) تكسر الملة بالانياب (جديد) انهدام قوة (وهن) قاموا عليه كالاعداء (اليه) عليک بالمودوع (المودع) بلا قددهم (دهمهم) تسل الاقلام (قبيح) مدينة نقض اسوارها (انتقض) ونعى (فنعى) فلا يسعى عليها

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

(لها) وجب علينا نشهد انها وسائله (شهده حضر اشهد اعلم) عطلت العشار (فى القران للشدة وههنا للرفاهية) لم يبق فيهم روح المعرفة الاقليل الذى هن كالمعدوم (قليل لايوصف المعرفة) الذوق والشوق (جديد) استجيب (اجيب) ظهوره للاستجابة (للاجابة) لا توذى اخيک (اخاک) هذه الآيات خزينة (خزائن) وحجة (وحجج) توسل الائمة (بالائمة) لايوثرون الا (على الا) يقولون على ولدها (لولدها) منهيات الى الصالحات (الغدم التقابل) بعد من (عن) قطع العشيرة (جديد) انهم نور الله (انواره) سواء (ليس مصدرا) على قدم الانبياء (اثر الانبياء) ما قال القران (وما قاله القران) المحبىٖ (غلط) سالت عن ربک (غلط) فقدوا نور عينيهم (عيونهم) سورة بنى اسرائيل يمنع (تمنع) ايام البدر التام (ليالى البدر) يذبهم (يذب عنهم) دعاء صراط الذين انعمت عليهم (ليس دعاء) صهوات المطايا(صهوات الخيول) الفار المذور (المذودة)

دوم: ''براہین احمدیہ'' میں ایک الہام ہے کہ کتاب الولی ذوالفقار علی اس میں مضاف پر ال موجود ہے۔حمامۃ البشریٰ میں مرزا صاحب نے اپنی مدت التواء نبوت یوں ظاہر کی ہے ''عشرسنة'' (بہت خوب!)

سوم: مرزا صاحب کے ''قصیدہ اعجازیہ'' میں چونکہ بڑی تحدی سے کام لیا گیا ہے اس لئے ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اس کی اصلیت کہاں تک درست ہے، یہ قصیدہ ''موضع مد'' کے متعلق لکھا گیا تھا۔ موضع مذکور میں مرزا صاحب کے حواری مولوی ثناء اللہ مقابلہ میں شکست کھا چکے تھے' تو مرزا صاحب نے آتش غیظ وغضب میں داخل ہو کر ۵۳۳ شعر لکھ مارے تھے جن میں اپنی دعاوی، مخالفین کو گالیاں اور ذئب، کلب وغیرہ کے منحوس الفاظ میں ذکر کیا تھا اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اظہار مطلب کے لئے نیچے ترجمہ لکھ کر تشریح بھی کر دی تھی، کیونکہ وہ کلام ایسا تھا کہ **معناہ فی بطن الشاعر** کا مصداق تھا اور اعلان کیا تھا کہ بہت جلد مخالفین جوابی قصیدہ شائع کریں مگر اس اطلاع کے پہنچنے تک مدت تحدی ختم ہو چکی تھی۔ تاہم مخالفین نے جوابی قصائد لکھے اور کلام مرزا پر تنقیدیں شائع کیں اور مرزا صاحب ان کے کسی جوابی قصیدہ پر تنقید نہ کر سکے۔ بہر حال ہمیں جو ذکر کرنا ہے وہ یہ ہے کہ محمد غنیمت حسین علی مونگیری نے دونوں کام کئے تھے، ایک کتاب میں تنقید کرتے ہوئے کلام مرزا کو خلاف محاورات عربیہ، تعقید معنوی اور لفظی سے بھرا ہوا، "سرقات شعریہ" سے عیب ناک اور وزن عروضی سے گرا ہوا ثابت کیا تھا۔ "دوسرے حصہ" میں معارضانہ قصیدہ عربی میں شائع کیا تھا جس میں انہوں نے بھی ایک مناظرہ کا ذکر کیا تھا جس میں مرزائیوں کو شکست فاش ہوئی تھی۔ مولانا کی حیات مستعار نے مہلت نہ دی اور آپ کا انتقال ہو گیا تو مولوی اسمٰعیل جلالپوری مہاجر قادیان نے تردید میں قلم اٹھایا اور مولانا کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے رطب ویابس اور غیر معروف محاورات، اعذا بارده تکلفات نادره اور متروکۃ الاستعمال زحاف ومطرودۃ الشعراء ضروریات شعریہ کی بناء پر مرزا صاحب کا کلام یوں صحیح کیا کہ عجلت کی وجہ سے طبع اول میں سہو کاتب سے غلطیاں رہ گئی تھیں اور اعراب بھی غلط دیئے گئے تھے چنانچہ آپ نے نئے اعراب کی طرف توجہ دلا کر اس قصیدہ کو نئے قالب میں ڈال کر پیش کرنے کی کوشش کی ہے جو تلفظ مرزا سے کوسوں دور ہے گویا نبی کی لغت یا تلفظ اور ہے اور ایک امتی اور مصحح کی لغت اور تلفظ اور ہے۔ جیسا کہ ہم اس کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ تاکہ ناظرین طبع اول کا قصیدہ سامنے رکھ کر اندازہ لگائیں کہ کہاں تک جلالپوری صاحب حق بجانب ہیں۔ مثلاً مرزا صاحب آٹھویں شعر میں پڑھتے ہیں کہ **من ارضهم** اور چونکہ وزن شعر غلط تھا اس لئے جلالپوری نے اسے "**منرضهم**" پڑھا ہے اسی طرح" **اوجس خيفة شره**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

(اوجس خیفه)' اوحی الیها المعشر (الیها لمعشر) کان کاجمة (کاجمة) مدی قد شهروا (قد شهروا) قالوا لیوسف (لیوسف) نحن علی ابو الوفا ابن الهوی (علیا بل وفاء بن الهوای) من بقة یستنسر (یستنسر) فلما اعتدی واحس (وآحس) وغره لیبتهلن (لیبتهلن) لم یتحسر (لم یتحسر) الی هذه الصور (الصور) لیظهر آیته (لیظهر آیة) واحذر (واحذروا) کیف اغبرت السماء بابها (اغبرتا السماء) لاتخیر سبل غی (سبل) فکر (فکروا) احضر (واحضروا) من هو مثل بدر (من هو مثل بدر) مغبّر (مغیر) اذا ابت محبته (محبته) الی ابلغ (انی ابلغ) او اغبر (او اغبروا) وانحتوا اقلامکم (قلامکم) نخر امامک (امامک) لوجهک، بوجهک،یصغر، نصبروا (لوجهک، لوجهک، یصغر، نصبروا) ان جمالک (جمالک) انظر (وانظروا) عفر (عفروا) ومن یشرب الصهباء یصبح مسکر (مسکرا) وهذا التصحیح فی موضعه لکن الشریر لایصلح ففی هذه المأیة فی کل ثلثة منها سقم نضرم فی قلب اضطر اما (قلب لضطر اما)کان محل البحث اوکان میسراً (محز البحث ...... میسر) لیمل حسین او ظفرا واصغر (ظفر او اصغروا) من شان جولرا (جولروا) وازمر (وازمروا) .... من الدنیا وقلب مطهر (قلب مطهر) فسل قلبه زاد الصفا اوتکدر (تکدر) واصل العبارة ازاد صفاء او تکدرا؟ وان کنت تحمده فاعلن واخبر (تحمده واخبروا) فسینظر (فاسینظروا) فاسمعوا ذکر (ذکروا) لا تستاخروا (تستاخروا) الیک ارد محامدی (اومحامدی) من القول قول نبیا (قولن بینا) ومن یکتمن شهادة (یکمنش هادة) ترکت طریق کرام (طریقک رام) لتحقر (لتحقروا) ایها

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

المستکبر (مس تکبروا) من ھھو مرسل (منھو) لیستفسر (یستفسروا) اذیتنا (اذیتنا) کیف تداکتوا(کیفت داکتوا)کیف ومواسھا ما (کیف رموا) کان فی اذیالھم (فذیالھم) ولم اتحیر (ولم اتحیروا) الی الخنجر (الیل خنجر) سمون ابتر (ابتروا) واحذو(واحذروا) کناطف ناطفی (ناطف ناطفی) بلیل مسرۃ (بلیلم مرۃ) کیف تصبح (ھذا اخرالبیت ولم یقدر المصحح علی تبدیلھا الی تسفر وغیرہ فاضطر الی تصحیح دوران راسہ بالشواھد الغیر المقبولۃ) مسیحا یحط من السماء (یحطم السماء) للہ در مذکر (درم ذکر) تبادر (کان علیہ ان یبدلہ الی نبدروا) شطائب جاھلین (شطائب) صحف قبلہ (صحف) لیعزر (لیعزروا) یجرش ولیس فیہ (یجوشوا ولم یصحح تجوش لان القدر مونث) فکل بنا ھو عندہ (ماھو) یستبشر (یستبشرو) فی کفہ حماء (حماء) ولیست کمثلک (کمثلک) ففی ھذہ المائۃ نحو اربعین سقما وتقسم من الاسقام بیتان ونصف وعند فتن تثور (فتن) حدائقنا (حدائقنا) جزاء اھانتھم (اھانتھم) انک مرسل (انک) قضوا مطاعن بینھم (مطاعن) وافیت مجمع لدھم (مجمع) قد جاء قولہ اللّٰہ بالرسل توأسا (بالرسل) اخذ الکمی (اخذ الکمی) بذکر قصورۃ (بذکرق صورہ) زمرھم (زمرھم) ان اکابر القوم (انا اکابر القوم)کان سابرقی اظھر (برقی اظھروا) کان الاقارب کالعقارب (کان الاقارب فاحذر (فاحذروا) صرت اصغر (اصغروا) ان تطلبنی احضر (تطلبنی احضروا) الصالحین یوفقون (الصالحی نی وفقون) وفی ھذہ المایۃ نحو سنۃ عشر سقما ویقتسمھا من الاشعار ستۃ ستۃ. ما یبطر (ما یبطر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/

فطرالقدیر (فطر القدیر) افضل الرسل (افضل الرسل) شفیع الانبیاء (الانبیاء) موثرا (متوثروا) سبل الھدی (سبل) اؤید (اوید) اعصم (اعصم) اخبر (اخبروا) اطابنھا(اطائبھا) ورثت ولست (ورثتو لست) وان رسولنا (وانرسولنا) شانیۃ (شأنی ھی) وابتر (وابتروا) خلق السماء (خلق القمر(المقر) لذو نسب (نسب) فھو (فھو) سنن اللّٰہ (سن اللّٰہ) لذٰلک (لذٰلک) بالمتقدمین (بل مت قدمین) موحوشۃ (موحوشۃ) عامۃ الوریٰ (عامۃ الوریٰ) اصعر (اصعروا) لم اتعذر (لم اتعذروا) من سنن دینکم (سن دینکم) العمران (العرام) عظیم معزر (عظیم معزروا) احضر (احضروا) المھیمن (المھی من) نبآ(نبآء) ففی ھذہ المایۃ نحو خمسۃ وثلثین سقما لکل ثلثۃ من الاشعار واحد کالزمع (کالزمع) انت تدمرین (تدمر) قال المحرف قد حذف ین فضمت الراء کاللذ فی الذین ولم یات فی تدموین من شاھد اذ لا قیاس فی السماع الی وجانبوا(الیوجانبوا) وان تضربن علی الصلاۃ (نع لص لاۃ) سبل خفیہ (سبل) من حقائق (نق) رأیت امر تسر (رأی تمر تسروا) والقلم (القلم)کیف الفراغۃ (الفراغۃ) اضل بہ الضاریٰ (اضلبہ النصاری) و الجاھلین تشیعوا (الجاھلیت شیعوا) فاحضر (فاحضروا) باخ الحسین و ولدہ اذ احصروا (باخ الحسینو لدہ اذا حصروا) شفیع النبی محمد (شفیع النبیم حمد) رسل اللّٰہ (رسل اللّٰہ)خذرنا سقائنکم (سقائنکم) فاجروا طریقتکم (طریقت کم) افضل الرسل (الرسل) عند النوائب (النوائب) ورسل اللّٰہ (رسل) فصار من القتل براز معصفرا (معصفر نباء علی ان الفعل تام لکنہ بمعنی الوجود والبراز لم یخرج من

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

العدم الی الوجود وایضا صار الیه بمعنی رجع) لیوت مبنیة (مبناة وھو من التبیبه وھو کما تری) ببدر واحد (احد) وکان الصحابة (الصحابة) قاموا لبذل نفوسھم (لبذلن فوسھم) من السیوف المغفر (مس یوف المغفروا اردقوا علیھم تسیوف لمغفروا) من الرسل اخر (من الرسل اخروا) وان تظھر (تظھروا) فرأیتھا (فاریت ھا) سنابک مطرفنا (بکطرفنا) عظمة ایتی (عظمت ایتی) یا ابن تصلف (یبنا تصلف) فیھا فضیحتکم (فضیحتکم لتوقر(لیتوقروا) ومن ھو ینصر (ومن ھو ینصروا) لا یتاخر (لایتاخروا) ففی ھذه المسأیة نحو اربعین سقما لکل من الشعرین ونصف سقم واحد بالتحائف (بالتحائیف) من عندکم (من عندکم) این التصلف (این التصلف) خالصه (خالصه) بجھدک (بجھدک)انت تنسج (تنسج ھو تستر(ھو) ذلتنا(ذلتنا) فسیامر(فس یامروا) جدره (جدره) یتبصروا (یتبصروا) لیظھر (لیظھروا) لم نتغیر (لم نتغیروا) کاللواقح (کالواقح) انصر (انصروا) ان قصیدتی (انق صیدتی) فھده المایة بلغت الی ۳۴ شعرا فیھا ستة عشر سقما لکل شعرین سقم واحد تقریباً۔

تقریباً ڈیڑھ سو شعر اس قصیدہ میں اصول جالیہ کے مطابق سقیم ہیں جن کی اصلاح ایسی بھونڈی صورت میں کی گئی ہے کہ کراہت فی السمع ،تعقید لفظی ،خلاف لغت نحویہ اور دخول فی اللغۃ الرویۃ سے مرزا صاحب کی روح بھی ممکن ہے کہ ناراض ہوگئی ہوگی کیونکہ اس اصلاح میں تشدید متحرک کو زیادہ دخل ہے جو قصیدہ میں صرف ایک آدھ جگہ لانے سے ناظم کا عجز ظاہر کرتی ہے اور اگر اسے اپنا اصول ہی بنالیا جائے تو معاذ اللہ قصیدہ اس قابل نہیں رہ جاتا کہ قابل التفات بھی ہو۔ ''خمخانہ جاوید'' جلد اول میں اس اصول کی خوب دھجیاں اڑادی گئی ہیں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب کہ ایک نیم شاعر نے لفظ ید کو مشدد باندھا تھا اور جناب مذکور صحت تشدید پر اڑ رہے ہیں۔

’’نظم تشدید‘‘

چہ خوش گفت شائق فائق غرا کہ چوں ذہن او ذہن رستانہ باشد
یکے شعر نادر کہ در چند وزن شود خواندہ درو شک بمعنی نباشد
دراں لفظ ید را بدال مشدد نوشت است وایں غلط اصلا نباشد
شنید این سخن را چو گرد سخن زانشا کہ ہمترس اصلا نباشد
بگفتا کہ من شاعر خوش فکرم چو من ہیچ مغل گویا نباشد
تو گلستاں را ندانی درست ترا ہیچ شعور و ذکا نباشد
سنو یاد از استاد ست ما را بکلام ماہیچ خطا نباشد
چو تشدید در شعر ضرورت افتد تشدید صحیح چرا نباشد

قصیدہ اعجازیہ میں مرزا صاحب نے تصحیح جلالی سے پہلے ۱۵۸ شعروں میں وزن عروضی سے ناواقفیت ظاہر کی ہے۔ ۳۲ جگہ اقواء ہے، ۱۴ شعروں میں اصراف ہے، دو شعروں میں تاسیس ہے اور ایک شعر میں اجازہ، سرقات کا الزام بھی تقریباً تیس شعروں میں نبھایا ہے۔ خلاف محاورہ الفاظ کا استعمال متعدد جگہ اختیار کر رکھا ہے گندے مضامین اور تعلیات سے لبریز ہے اب کوئی مقابلہ کرے تو کیا کرے۔ بہرحال اگر قدیم شاعری کے معیار پر اس قصیدہ کو رکھا جائے تو نو آموز شاعری کا کلام معلوم ہوتا ہے اور اگر جدید شاعری کے اصول سے تنقید کی جائے تو پھر بھی اس قصیدہ میں نہ کوئی لطف ہے، نہ مزید استعارہ، نہ معنی خیز عبارت، نہ تلمیحات شاعرانہ، نہ عذوبت الفاظ اور نہ رشاقت معانی، اس لئے اگر اس کو شعر ثمینی سمجھا جائے جس میں اعراب کا چنداں خیال نہیں ہوتا اور آج کل مولدین کا مایہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ناز بنا ہوا ہے تو پھر یہی شعر کی سخت ہتک ہوگی۔ قرۃ العین کے عربی الفاظ اپنے اشعار میں شعر حمیلی میں مگر ایسے ولولہ انگیز اور پر لطف ہیں کہ ایک دفعہ پڑھنے سے ذرا لطف آ جاتا ہے اور یہاں انقباض اور بے لطفی سے انسان اس نتیجہ تک پہنچ جاتا ہے کہ جس میاں کے یہ اشعار ہیں معلوم نہیں کہ اس کے دوسرے دعاوی کہاں تک درست ہوں گے؟

۲۴...... اہل قرآن اور چودھویں صدی

اس صدی کے آغاز میں فرقہ بندی کا بڑا زور ہوا۔ اور جس قدر فرقے پیدا ہوئے سب کا یہ دعویٰ تھا کہ فرقہ بندی چھوڑ دو اٹھو خدا کا نام لو۔ اور یہ قاعدہ ہے کہ جس قدر اتحاد کی مختلف آوازیں اٹھائی جائیں اتنے ہی فرقے پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک قوم اور ہر ایک مذہب وملت نے چھوٹی چھوٹی جماعتیں بے شمار پیدا کر دی ہیں۔ ہندوستان کا میوہ پھوٹ صحیح طور پر ہمارے سامنے ہے۔ اگر ان کو اتحاد مطلوب ہوتا تو سب سے پہلے یہ ضروری تھا کہ نئے عقائد، نئے اصول، جدید امتیازات اور انوکھے اجتہادات پیدا نہ کرتے۔ مگر تحریکات جدیدہ نے مسلمانوں کی مذہبی شیرازہ بندی کو ایک ایک جزو میں منتشر کر دیا ہے اور ان کا اب ایک مرکز پر قائم کرنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہے' کیونکہ مسلک قدیم یا مرکز قدیم کو لوگوں نے ٹھکرا دیا ہے۔ اور اسے جمود وانحطاط کا الزام دے کر ترقی اور نئی روشنی کی راہ پکڑ لی ہے۔ جس کا نتیجہ سوائے انشقاق وافتراق کے کچھ اثر نہیں ہوا۔ اور کھلم کھلا اسلامی تعلیم میں دست اندازی اور اس سے دستبرداری کی صدائیں بلند ہو رہی ہے۔ گو بظاہر اللہ اکبر کا نعرہ عنوان مذہب بنایا ہوا ہے، مگر جب غور سے دیکھا جائے تو تمام مذاہب جدیدہ کا مطمح نظر سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ اسلامی قیود سے کسی بہانہ سے رہائی ہو اور تنصر وتفرنج میں جذب ہو کر **الناس علی دین ملوکھم سالکون علی**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

طرائق سلوکھم کا ثبوت دیں۔ غالباً جن بزرگوں نے اس صدی کے متعلق کچھ پیشینگوئیوں میں اشارہ کیا تھا اس کا مطلب یوں ہے کہ اس صدی میں انقلاب مذہبی پیدا ہو کر سیاسی رنگ پکڑ کر ہندوستانیوں کو 'توحش' اور 'تمرد' کی طرف لے جائے گا، ورنہ اسلامی ترقی آغاز صدی سے بند ہو چکی ہے اور اس وقت جو کچھ زعمائے قوم ہمیں امیدیں دلا رہے ہیں ان میں مذہب کا نام ونشان تک نہیں ہے، بلکہ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ روسی تحریک یہاں بھی مذہبی تحریکات کا خاتمہ کر دے گی کیونکہ جس قدر آج تک اس صدی کے مذہب پیدا ہوئے ان سب کا اصلی مقصد اسلام سے روکشی تھی اور یہی تلخ بیج آج تلخ بیل بوٹے پیدا کر رہا ہے اور تلخ پھل بہت جلد ہماری خوراک بن کر اسلامی حلاوت اور مذہبی عذوبت کو دور کرنے کو ہے جیسا کہ ذیل کی تفصیل سے معلوم ہو سکتا ہے۔

پہلا مذہب جو یہاں پیدا ہوا وہ دتے شاھیہ تھا۔ جس میں مساوات، محبت، دلداری، نفس کشی کے اصول پیش کئے گئے تھے اور ان کو غلط طور پر یوں چلایا گیا کہ

۱...... ہر ایک کی بیوی اور دیگر محرمات مشترکہ جائدادیں ہیں۔

۲...... محبت باہمی کا تقاضا ہے کہ اپنے پیر بھائی کا احترام کیا جائے اور غیر سے اسکی حمایت میں دشمنی ہو۔

۳...... دلداری کا مقتضی ہے کہ اگر کوئی دوسرے سے بیوی بھی مستعار مانگے تو انکار نہ ہو۔

۴...... اور نفس کشی کا یہ مطلب ہے کہ عبادات اسلامیہ سے دستبرداری کی جائے، کیونکہ اسلام پر عمل پیرا ہونے سے جمود، تکبر، نخوت اور تحقیر کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ لوگ گالیاں سننے پر خوش ہوتے ہیں۔

۵...... بھنگ نوشی نعم الغذاء ہے۔

۶...... بدن پر زن ومرد کے بال نہیں ہوتے دونوں کا ایک ہی لباس ہوتا ہے۔ ڈنڈہ ہاتھ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں، سر ننگا اور ایک فراخ کوٹ قدم تک لٹکتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

ے....باہمی ملاقات کے وقت اللہ ھادی کا نعرہ کسا جاتا ہے۔

یہ فرقہ گجرات پنجاب میں موجود ہے۔ اور اندر ہی اندر ناخواندہ تکیہ نشینوں میں اپنی مقناطیسی تاثیر سے روس اور جرمنی تک بھی پہنچ چکا ہے۔ انہوں نے گوطبی اصول سے سن باتھ شروع کیا ہے مگر اصول یہی ہیں جو ان میں تسلیم کئے گئے ہیں۔

دوم......چیت رامی فرقہ

اس کے اصول بھی تقریباً یہی تھے مگر ان میں یہ کمال تھا کہ جس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے اسی کو اپنا گرویدہ بنا لیتے۔ مگر یہ فرقہ بہت جلد ختم ہو گیا۔

سوم......نیچری مذہب

سر سید نے تحریک جدید کو کامیاب بنانے کی خاطر فلسفہ جدیدہ کے دلائل سے اسلام کے کئی ایک اصول کھوکھلے کر دیئے۔ مہدی کا لقب پایا۔ اناجیل وقرآن کا تطابق پیدا کیا۔ وفات مسیح اور انکار مہدی کا عقیدہ پھیلایا۔ معجزات کو بھونڈی صورت میں پیش کیا، نبوت کو دیوانگی کی قسم قرار دیا، اور امور غیبیہ میں وہ تاویلیں کیں جو آئندہ کے لئے اصول مسلمہ بن کر تمدن جدید میں جذب ہونے کیلئے شمع ہدایت کا کام دینے لگے اور مسلمانوں نے اس مذہب کو کئی ایک طریق سے ظاہر کیا۔ جیسا کہ ذیل کے مذاہب سے بخوبی معلوم سکتا ہے۔

چہارم......ایران میں بہائی مذہب

نے اسلام سے نکل کر ایک جدید دستور العمل تیار کیا جس میں صاف طور پر تمدن یورپ کی دعوت تھی مگر صفائی یہ کی کہ اسلام کا نام نہیں چھوڑا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ یورپ اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ایشیا میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ بہائی مذہب قبول کیے ہوئے ہیں اور دوسرے مذاہب میں داخل ہو کر اندر ہی اندر مسلمانوں کو اسلام جدید کی طرف راغب کر رہے ہیں ابھی ۱۹۲۵ء کا ذکر ہے کہ قادیان میں یہ لوگ محفوظ الحق علمی وغیرہ کی قیادت سے مرزائیوں میں یہ مذہب پھیلا۔ مدت تک سلسلہ تعلیم اور سلسلہ نشر واشاعت میں یہ لوگ داخل ہو کر اپنا کام کرتے رہے۔ آخر جب پردہ فاش ہوا تو خلیفہ محمود نے یکدم ان کو نکال دیا۔ مگر انہوں نے فوراً قادیانی مذہب کے خلاف ''کوکب ہند'' اخبار دہلی میں شائع کر دیا جو آج اپنے اصول کی اشاعت میں بڑی جدوجہد سے کام کر رہا ہے۔ اس کے معاوضہ میں مرزائیوں نے بھی یہ ٹھان لی ہے کہ مسلمانوں کے تعلیمی مراکز میں داخل ہو کر خواہ کتنی ہی مصیبت برداشت کرنی پڑے مگر اپنی جماعت بندی اور تفرقہ اندازی میں سر توڑ کوشش کریں گے اور یہ مسلمان ہیں کہ رواداری کے اصول کو بیجا طور پر استعمال کرتے ہوئے اپنی باقی ماندہ جمعیت کو بھی غیر کے ہاتھ سے ضائع کر رہے ہیں۔

پنجم ...... مرزائی مذہب

اس مذہب نے شروع میں مسلمانوں سے مل کر کام کیا مگر اخیر میں کئی ایک پلٹے کھا کر مسلمانوں سے علیحدگی کا اعلان کر دیا۔ اور اپنی مذہبی امامت قائم کر کے مسلمانوں سے ترک موالات کا قانون پاس کرایا اور ایسے الگ ہو گئے کہ ہندوؤں کی طرح بوقت ضرورت اشتراک فی العمل کی دعوت بھی دیتے ہیں مگر خصوصیات میں غیر کا داخلہ ممنوع قرار دیا ہوا ہے۔ اور اس مذہب نے تفریق بین المسلمین کو یہاں تک پہنچا دیا ہے کہ جس طرح ہندو مسلمانوں کو ملیچھ اور ناپاک ہستی کا عقیدہ رکھتے ہیں یہ لوگ بھی ان کو یہودی، خنزیر، لومڑ، سانپ، بچھو، احمق، کتے اور حرامزادے تصور کرتے ہیں۔ لیکن بھولے بھالے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلمان پھر بھی ان کے طرز عمل کو اسلامی جذبات کا نمونہ سمجھے ہوئے ہیں اور ان کی اصلی تعلیم سے ناواقفیت کی وجہ سے قادیان کو مایہ ناز سمجھتے ہیں۔ مرزائی جماعت ایسی ہوشیار واقع ہوئی ہے کہ مرزا صاحب کی ابتدائی تعلیم کہ جس سے انکی موجودہ تعلیم مستر د ہو سکتی تھی بالکل بند کر دی ہے اور اس کی نشر و اشاعت کا سلسلہ منقطع کر دیا ہے۔ درمیانی تعلیم جو ۱۹۰۰ء سے شروع ہے البتہ اس کا اظہار جزوی طور پر کیا جاتا ہے، کیونکہ اس میں مرزا صاحب متردد نظر آتے ہیں کہ میں نبی ہوں یا کچھ اور؟ آخری تعلیم جو ۱۹۰۱ء سے شروع ہوتی ہے اس کی اشاعت پر بہت زور دیا جاتا ہے اور اسی کی بدولت اس مذہب میں پھوٹ پڑی ہوئی ہے لیکن موجودہ تعلیم جو خیالات محمودیہ پر شامل ہے اس نے آخری رنگ بدل دیا ہے اور مرزائیت کا وہ مفہوم پیدا کیا ہے جو نہ خلیفہ اول حکیم نور الدین صاحب کو سوجھا تھا۔ اور نہ خود مرزا صاحب ہی اس پر زور دیتے تھے اور خوبی یہ ہے کہ تعلیم محمودیہ بھی دو قسم ہے۔ اول خاص تعلیم جو دائرہ بیعت تک ہی محدود رہتی ہے۔ دوسری تعلیم کہ جس میں رواداری کا پہلو ظاہر کیا ہوا ہے اور مسلمانوں کو شکار کرنے کیلئے دام تزویر کا کام دیتی ہے۔

ششم......اہل قرآن

اس مذہب کا بانی مولوی غلام نبی المعروف عبد اللہ چکڑالوی تھا۔ موضع چکڑالہ ضلع کیمبلپور میں جب حدیث کی تکمیل دہلی سے کر آیا تو وعظ و نصیحت میں عوام الناس کو کافر کہنا شروع کر دیا۔ دو دفعہ مخالفین نے اسے زہر بھی دیا۔ مگر حسن قسمت سے بچ گیا۔ لاہور مسجد چینیاں میں جب مولوی رحیم بخش وفات پا گئے تو اسے امام مقرر کیا گیا' کچھ عرصہ تک تدریس حدیث اور وعظ سے اہل حدیث کو خوش کیا' مگر اخیر میں صرف صحیحین مسلم و بخاری کی تعلیم پر تدریس کو محدود کر دیا دوسرے سال اصح الکتب بعد کتاب اللہ "صحیح البخاری" سنا کر صحیح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلم کا درس بھی بند کر دیا۔ چند ایام کے بعد ''قرآن شریف'' کے ساتھ صحیح بخاری کا توازن شروع کر دیا کہ جو حدیث قرآن کے خلاف ہے' قابل تسلیم نہیں ہے۔ اور اپنے خیال کے مطابق بہت سا حصہ ناقابل عمل قرار دیا۔ اس کے بعد اعلان کر دیا کہ جب قرآن شریف میں ہر ایک چیز کی تفصیل موجود ہے تو حدیث کی مطلقاً ضرورت ہی نہیں ہے۔ اب قرآن شریف سے احکام کا استنباط شروع کر دیا اور ایک تفسیر لکھی جس میں قرآنی شواہد سے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور لوگوں کو صرف اپنے خیالات کی دعوت دی۔ اب مقتدی دو فریق ہو گئے۔ فریق مخالف نے دوسرا امام منتخب کر لیا۔ اب روزانہ جنگ و جدال شروع ہو گیا اور ایک وقت میں دو دو جماعتیں ہونے لگیں۔ مگر اہل قرآن کا نمبر اہل حدیث کے بعد تھا جمعہ بھی اسی طرح ادا کرتے رہے۔ جب حدیث کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ''میرا اصلی مطلب تو عمل بالقرآن ہی تھا مدت تک کتوں کو ہڈی ڈالتا رہا ہوں اب خدا نے مجھے اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا ہے۔'' اس پر اہلحدیث بہت برہم ہوئے اور زبردستی وہاں سے نکال دیا گیا۔ محمد بخش عرف میاں چٹو پٹولی کے مکان میں پناہ لی، وہ مکان طویلہ کی شکل (بازار سریانوالہ) میں تھا اس کو اپنی مسجد بنا لیا۔ کچھ عرصہ بعد میاں چٹو بھی مخالف ہو گئے اور اعلان کیا کہ مولوی صاحب بھی تقلید قدیم سے پورے طور پر نکل کر استنباط احکام نہیں کر سکتے۔ اس لئے مولوی صاحب ایک نواب صاحب کے پاس ملتان چلے گئے۔ وہاں جا کر لوگ کہتے ہیں کہ آپ کو مشتبہ حالت میں دیکھا گیا' تو سنگباری سے نیم مردہ ہو کر واپس چڑا لے آگئے اور کچھ عرصہ بیمار ہو کر وہیں وفات پائی۔ بہرحال اس مذہب نے مختلف عنوان سے شیوع پکڑا۔ گوجرانوالہ میں اہل قرآن کی جمعیت تیار ہو گئی جنہوں نے آپ سے بڑھ کر احکام میں تبدیلی پیدا کی۔

گجرات پنجاب میں بھی ایک جماعت کھڑی ہو گئی جنہوں نے صرف تین

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمازیں تجویز کیں۔ رفتہ رفتہ لاہور، امرتسر میں اس مذہب نے قدم جمالئے۔ چنانچہ اب تک بازار سریانوالہ میں امام مسجد ملا قرآنی کا خاندان ہی چلا آتا ہے اور امرتسر میں میاں احمد دین صاحب نے اپنی جماعت کا نام **امۃ مسلمہ** رکھا اور ایک بسیط تفسیر لکھی کہ جس میں موجودہ خیالات کو داخل کیا اور قرآن شریف کا وہ مفہوم تراش کر پیش کیا جو اسلامی تعلیم سے کوسوں دور تھا مگر چونکہ آپ متوسط الحال ہیں اس لئے آپ کو اپنی تفسیر **بیان للناس** کی اشاعت رسالہ 'بلاغ' کے ذریعہ سے بہتر معلوم ہوئی اور اس رسالہ میں دوسرے ہم خیال بھی اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگے تو ابتدائی اشاعتوں میں یہ ظاہر کیا گیا کہ اطاعت الرسول کوئی چیز نہیں ہے اور جو شخص خدا کے ساتھ حضور کو بھی حاکم یا شارع تصور کرتا ہے وہ شرک فی التوحید کا مرتکب ہے اور ایک تمثیل میں اطاعت رسول کو زنا کے برابر بھی ظاہر کیا' جس پر مولوی ثناء اللہ نے تحریری مباحثہ کیا جس میں ہر دو فریق نے اپنی اپنی جیت سمجھی۔ بہر حال اس رسالہ کی اشاعت سے جو عقائد شائع کئے گئے ہیں سب کا بنیادی اصول صرف یہی ہے کہ اطاعت رسول شرک فی التوحید ہے۔ نماز اس قدر فرض نہیں ہے جیسا کہ اسے سمجھا گیا ہے۔ وضو، غسل، جنابت، زکوۃ اور جماعت بھی چنداں ضروری نہیں ہیں، مردہ کو جلا دینا بھی جائز ہے، تعدد ازواج ممنوع ہے۔ دہلی کے اہل قرآن صرف تین روزے بتلاتے ہیں۔ ''بلاغ'' میں ایک دفعہ یہ بھی شائع ہوا تھا کہ سورج کو قبلہ بنایا جائے۔ 'تردید احادیث' میں تو ہر ایک اشاعت میں خاص اہتمام ہوتا ہے۔ انبیاء **علیھم السلام** کو صرف معمولی انسان سمجھ لیا گیا ہے اور بڑے زور سے ان کا گناہگار، غلط کار اور جوابدہ تصور کیا گیا ہے۔ جس سے آریہ مذہب کو بہت تقویت پہنچ گئی ہے اور یہ لوگ مقابلہ میں آکر آریہ کی تائید میں بہت کوشش کرتے ہیں۔ ان کے بیرونی خیالات بہت دلربا ہیں مگر جوں جوں اندرونی خیالات کا انکشاف ہوتا ہے تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ یہ جماعت اسلامی احکام اور اسلامی تفصیلات سے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جی چرا کر کھڑی ہوئی ہے اور چونکہ قرآن شریف میں طریق تعمیل احکام مذکور نہیں ہے، اسلئے اسکی آڑ میں تمام تفصیلات سے روکش ہو بیٹھے ہیں آیات قرآنی کے مفاہیم میں قطع و برید کر کے موجودہ تمدن یورپ کی اصلاحات کو قرآن شریف سے استخراج کر لیا ہے بابی مذہب کی طرح انہوں نے بھی گویا اسلام کا خاتمہ کر دیا ہے اور وہی احکام جاری کر دیئے ہیں جو بابیوں اور بہائیوں نے جاری کئے ہیں۔ صرف فرق اتنا ہے کہ انہوں نے صاف لفظوں میں قرآن کو منسوخ کر دیا ہے اور یہ لوگ تحریف کے ذریعہ سے اسلام کو خیر باد کہہ رہے ہیں۔

ہفتم......مذہب مصطفائی

غازی مصطفیٰ کمال پاشا کے ہم خیال سلطان عبدالحمید کے عہد سے کوشش کر رہے تھے کہ اسلامی قیود سے کسی طرح رہائی حاصل کی جائے۔ اس وقت اس جماعت کا اصول حریت، عدالت اور مساوات تھا۔ رفتہ رفتہ خلافت اسلامیہ کے نام مٹانے میں انہوں نے بڑی جدوجہد کے ساتھ یہاں تک نوبت پہنچا دی کہ مصطفیٰ کمال پاشا کو جو ایک اسکول ماسٹر تھا اپنا بادشاہ مقرر کر دیا۔ اور چونکہ عرصہ دراز سے اسلامی خون کی بجائے ترکوں میں آباؤ اجداد سے یورپین خون دورہ کر رہا تھا اور وہی لوگ ان کے میاں اور ننھیال بن چکے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنے اقتدار کے وقت اسلام کو چھوڑ دیا اور صاف کہہ دیا کہ ہم یورپ کے صرف اس لئے دشمن ہیں کہ ہم نے اسلامی قوانین کی پابندی کو رواج دیا ہوا ہے۔ فوراً روس اور اطالیہ سے سیاسی اور مذہبی اصول منگوا کر اپنا دستور العمل تیار کیا۔ اسلامی تعلیم اور قرآنی احکام کو یہ سمجھ کر چھوڑ دیا کہ مذہب اسلام چند روایات کا نام ہے جو خاص رفتار زمانہ سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اس لئے آج قرآن کے اصول اس قابل نہیں رہے کہ ان پر عمل پیرا ہو کر ترقی حاصل کی جائے۔ بہر حال جمہوریت کی آڑ میں تجبر و استبداد کے ذریعہ جہاں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مذہب کے اصول اور یورپ کا تمدن واجب العمل قرار دیا گیا۔غریب مسلمانوں کو قتل بیدریغ سے تباہ کیا گیا۔محمد رسول اللہ ﷺ کے نام لیوؤں کو اس بیدردی سے بے خانماں کر دیا کہ عیسائیوں نے بھی اندلس میں مسلمانوں سے ایسا برتاؤ نہیں کیا تھا۔بزور شمشیر تعدد ازدواج کو بند کیا گیا، ہیٹ اور پینٹ (پتلون) لازمی قرار دیکر نماز روزہ سے روک دیا گیا، مذہبی تعلیم بند کر دی گئی، مسجدیں گرا دی گئیں،فریضہ حج کے ادا کرنے سے حکومت نے دستبرداری کی،مردے جلائے گئے،ایوان خلافت میں ناچ گھر تیار کیے گئے،تھیٹر اور سینما کو فروغ دیا گیا،اسلامی پردہ کو جمود اور دشمن صحت تصور کر کے اعلانیہ مستورات کو نچایا گیا۔اب یہ حالت ہے کہ صبح کے وقت جہاں اللہ اکبر کی آواز سے اسلام کی شان نظر آتی تھی' وہاں پیانو اور گراموفون یا گرجہ کی ٹن ٹن سنائی دیتی ہے اور جو لوگ ابھی تک نماز روزہ کے پابند ہیں ان کو اس تحقیر سے دیکھا جاتا ہے کہ عیسائی بھی مسلمانوں کو اس نظر سے نہیں دیکھتے۔یہ لوگ جب مر جائیں گے تو حکومت کی طرح رعایا بھی عیسائی نما دعویدار اسلام باقی رہ جائے گی۔ خدا کی شان ہے کہ فتنہ ارتداد ہندوستان سے اٹھا تھا مگر اس کا نشوونما ترکی میں جا ہوا۔غازی امان اللہ نے بھی یہی بہائی مذہب افغانستان میں پھیلانا چاہا تھا مگر کامیاب نہ ہو سکا اور لوگوں کے دل میں یہ حسرت چھوڑ کر رخصت ہو گیا کہ ہائے اگر آہستہ آہستہ اسلام سے روگشی کرتا تو ضرور کامیاب ہو جاتا' مگر عجلت سے اس کو اپنا تخت ہی چھوڑنا پڑا۔حکومت ایران نے آہستہ آہستہ ترک اسلام کی تعلیم شروع کر دی ہے وہ دن دور نہیں ہے کہ ترکی اور ایران پورے طور پر دونوں بہائی مذہب کے پیرو بن جائیں گے۔

ہشتم......آزاد مذہب

اس دور انقلاب میں جدت پسند لوگوں نے اپنا شعار مذہبی لفظ آزاد بنالیا ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جس کا مفہوم بہت وسیع ہے کچھ تقلید سے آزاد ہیں، کچھ پابندی اسلام سے آزاد ہیں، کچھ افرونسبت مذہبی سے آزاد ہیں۔ جو صرف مسلم کہلانے کے مشتاق ہیں ان کے نزدیک مذہب تفرقہ کا نام ہے۔ کچھ اسلام سے آزاد ہیں، ان کے نزدیک ہر ایک مذہب وملت قابل تحسین ہے۔اور دستور العمل بننے کیلئے سوائے تمدن جدیدہ کے کوئی حق دار نہیں ہے۔سب بانیان مذہب ان کے ہاں لفظوں میں قابل احترام ہیں۔لیکن واجب الاطاعۃ اس وقت صرف اپنی رائے ہے۔ بہر حال آزادی کے شیدائی بہائی مذہب کے بہت مشابہ ہیں۔

۲۵...... تردید مذاہب جدیدہ

۱...... کیا قرآن شریف مفصل نہیں ہے؟

جواب: جس معنی میں اسے مفصل سمجھا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اس میں احکام کی بجا آوری اور ان کے صحت وسقم کے حالات بھی درج ہیں، یہ بالکل غلط ہے ہاں اجمال کے مقابلہ میں اسے مفصل کہنا بیشک صحیح ہے۔ کیونکہ جس مسئلہ کو قرآن نے لیا ہے اس میں اجمال نہیں رکھا۔یہی صفت توریت میں بھی تھی اسے بھی مفصل کہا گیا ہے ورنہ تمام تشریحات کی متکفل نہ وہ ہے نہ یہ ہے۔

۲...... قرآن شریف کو" تبیان لکل شیء" کہا گیا ہے۔

جواب: تبیان سے مراد یہ ہے کہ اس میں امر مشتبہ یا کوئی حکم ایسا مجمل نہیں چھوڑا گیا کہ جس کے سمجھنے میں ہمیں دقت ہو،ورنہ خود قرآن میں دوقسم کی آیات مذکور ہیں۔محکم اور متشابہات مقطعات قرآنیہ ابھی تک لا ینحل پڑے ہوئے ہیں۔حقیقۃ اور مجاز کے الفاظ بھی بکثرت موجود ہیں۔اب ان اقسام کے ہوتے ہوئے ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ کتاب ساری کی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ساری مشرح ہے یہی وجہ تھی کہ حضور ﷺ کو ﴿ لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ ﴾ کا عہدہ سپرد ہوا۔ ورنہ ہر ایک کو خود احکام اخذ کرنے کا حکم ہوتا۔

۳......فہم اور عقل انسانی قرآن سے احکام اخذ کرنے میں کافی ہیں۔

جواب: سب سے پہلے خود حضور ﷺ کو حکم ہوا کہ ﴿ لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ ﴾ پھر حضور کی شان بتائی ہے کہ ﴿ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ ﴾ پھر حکم ہوتا ہے کہ ﴿ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ اب تعلیم نبوی، بیان نبوی، حکمت نبوی اور استنباط احکام وارشادات، اہل علم کا ذخیرہ ہمارے پاس موجود ہے اسے نظر انداز کرکے ہم نئے سرے سے اگر فہم قرآن کی کوشش کریں گے تو خود قرآن کے خلاف ہوگا۔

۴......﴿ وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّکْرِ ﴾ سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف آسان ہے۔

جواب: اس میں کیا شک ہے، مگر اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ تمام تشریحات بھی اس میں مذکور ہیں۔ اور اس کا یہ معنی بھی ہے کہ قرآن شریف حکمت ومعرفت کا خزانہ ہے ﴿ لِلذِّکْرِ ﴾ اسے واسطے کہا ہے ورنہ للقراءۃ کا لفظ ہوتا۔

۵......﴿ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ ﴾ ابھی قرآن شریف ہی ہے تو پھر اور بیان کی کیا ضرورت ہوگی؟

جواب: اگر یہی مراد ہے تو اہل قرآن نے کیوں تفسیریں لکھی ہیں اور ان کی تفسیر بیان للناس اس قدر ضخیم ہے کہ ہزاروں صفحات تک چلی گئی ہے۔ اہل بصیرت کا قول ہے کہ واقعی قرآن شریف اپنے بیان میں ظاہر تھا مگر انہوں نے اسے خواہ مخواہ ظاہر سے پھیر کر ایک چیستان بنا دیا ہے۔ کوئی آیت نہیں چھوڑی کہ جس کو تحریف کرکے موجودہ اصول فلسفہ کی طرف متوجہ نہ کیا گیا ہو۔ اور ایسے معانی مراد لئے گئے ہیں کہ جن کا تعلق بظاہر اسلام سے کچھ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی نہیں ہے اور ایسے پیچیدہ ہیں کہ بڑے غور کے بعد بھی معمہ کی طرح سمجھ میں آتے ہیں اور ان کے مراد لینے سے قرآن سب کا سب مشکل اور پہیلی بن گیا ہے۔ اہل سنت کا یہ مذہب ہے کہ قرآن شریف اپنے معانی میں ظاہر الدلالۃ ہے مگر مذاہب جدیدہ نے اسے پھیر کر خفی الدولہ بنادیا ہے۔

۶......عہد نبوی میں بھی قرآن سب کچھ بتایا کرتا تھا۔

جواب: ہاں بتایا کرتا تھا کیونکہ اس کی مجسم تشریح حضو ﷺ کا وجود موجود تھا جو عملی صورت میں اس کے معانی اور مطلب بیان کرتا تھا اور آپ کے بعد آپ کا فہم قرآن جوامت محمدیہ نے ہمارے تک پہنچایا ہے وہ بیان کرتا چلا آیا ہے' کیونکہ کتاب آسمانی کا بیان ﴿ **لَتُبَيِّنَنَّهُ لِلنَّاسِ** ﴾ کے حکم سے نبی کے سپرد ہے۔ اب جو لوگ اس کا مفہوم بدلنے بیٹھے ہیں یا تو خود نبی ہونے کے مدعی ہیں جیسا کہ مسیح ایرانی اور مسیح قادیانی ہو گزرے ہیں اور یا اہل قرآن ہیں' جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ فہم قرآن ان کو ہی خدا نے عطا کیا ہے۔ بقول شخصے عبداللہ چکڑالوی اپنے خاص مریدوں میں **یا نبی اللّٰہ** سے مخاطب ہوتا تھا۔ اور مولوی احمد دین صاحب بھی تفہیم الٰہیہ کے دعویدار ہیں۔ ''بلاغ'' میں لکھتے ہیں کہ ''جب ہمیں خدا نے فہم قرآن بخشا ہے تو ہم کیوں نہ دوسروں کے اغلاط کی تصحیح کریں۔'' اور یہ قرین قیاس بھی ہے کہ جو شخص آج تحریف کرنے بیٹھتا ہے وہ ضرور مامور من اللہ ہونے کا مدعی ہوتا ہے خواہ اس کا اظہار کرے یا نہ کرے' کیونکہ اسنے منصب نبوت پر چھاپہ مارا ہے اور اپنی امت الگ تجویز کی ہے۔

۷......احادیث میں اختلاف ہے اس لئے قابل ترک ہے۔

جواب: کیا اہل قرآن کے فہم قرآن میں اختلاف نہیں ہے؟ کسی نے قبلہ سورج تجویز کیا ہے کسی نے شطر کعبہ۔ کسی نے ایک نماز تجویز کی ہے کسی نے دو یا تین اور کوئی پانچ نمازوں کا قائل ہے۔ کوئی باجماعت پڑھتا ہے اور کوئی راستہ میں چلتے چلتے پڑھنے کا قائل ہے، کسی کے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہاں نماز جنازہ جائز ہے اور کوئی اسے انسان پرستی سمجھتا ہے اور کوئی احادیث نبویہ کو تحریف کتاب اللہ سمجھتا ہے اور کوئی اپنے خیال میں بعض احادیث کو قرآن کی تشریح سمجھ کر مان بھی لیتا ہے۔ آپس میں ان مدعیان نبوت نے ایسا اودھم مچا رکھا ہے کہ غیر جانبدار کی نظر میں کتاب اللہ کی دھجیاں اڑانے والے ثابت ہو رہے ہیں۔ اور غیر اقوام کی نظروں میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ قرآن کا کوئی صحیح مفہوم ابھی تک فیصلہ نہیں پا چکا، اس لئے وہ خدا کا کلام نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اسلام کا فیصلہ ہے کہ ایسے محرفین کی جماعت کا قلع قمع جب تک نہ ہوگا اسلام چین کی زندگی بسر نہیں کر سکے گا۔

۸...... ایسا اختلاف تو پہلے ہی سے چلا آتا ہے۔

جواب: مگر ساتھ ہی ایسے محرفین کا بھی علاج ہوتا رہا ہے اب اسلامی طاقت اور اسلامی خلافت مفقود ہو چکی ہے۔ تو اسلامی اعمال سے دل چرانے والوں نے اپنی آزادی اور بدعملی کو چھپانے کی خاطر قرآن کو ہی اپنے طرز عمل کے مطابق گھڑنا شروع کیا ہے' تاکہ ان کی غیر شرعی حالت پر کوئی معترض نہ ہو سکے۔ اس کی بنیاد تمدن یورپ کی محبت ہے کہ جس نے مسلمانوں کو اس طرف متوجہ کیا ہے کہ قرآن کو توڑ موڑ کر اس کے مطابق کیا جائے اور یہ جرأت نہیں دکھائی کہ اس تمدن میں ہی اصلاح کریں۔ ہمارے اسلاف کرام نئے خیالات کا خوب مقابلہ کرتے چلے آئے ہیں اور یہ لوگ جونئی روشنی میں جذب ہو چکے ہیں خود قرآن پر ہاتھ صاف کرنے بیٹھ گئے ہیں اور ثابت کر رہے ہیں کہ ان کا اسلام سے محبت ذرہ بھر نہیں ہے ورنہ یہ چالبازی نہ دکھاتے۔

۹...... ہم احادیث مانتے ہیں مگر جو قرآن کے مطابق ہو۔

جواب: کسی حد تک اسلام نے بھی اس اصول کو تسلیم کیا ہے۔ مگر اس کا مطلب یہ نہ تھا کہ تمدن یورپ میں جذب ہو کر یہ مطابقت برتی جائے۔ بلکہ اس کا یہ مطلب تھا کہ محبت اسلام میں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور عشق رسول میں اور اتباع سلف میں مستغرق ہو کر احادیث کا موازنہ کیا جائے۔ کہ آیا وہ اسوۂ حسنہ، اسوۂ نبویہ اور سبیل المومنین کے مطابق ہیں یا نہیں؟ تاکہ صحیح اور موضوع احادیث میں فرق ظاہر ہو جائے۔ اور یہ آپ کو معلوم رہنا چاہئے کہ جب تدوین احادیث کا امر مہم پیش آیا تھا تو غیر اقوام نے بھیس بدل کر موضوع احادیث بھی کہنی شروع کر دی تھیں۔ لیکن اس وقت ''نقادان حدیث'' نے موضوعات کو الگ کر دیا تھا اور غیر موضوع احادیث کے ضعف وقوت پر اصول مقرر بھی کر دیئے تھے۔ جس کے طفیل اصول حدیث کا علم ایجاد ہو کر ہمارے سامنے آج موجود ہے اور جس قدر احادیث کے متعلق بحث وتمحیص کی ضرورت تھی ائمہ اسلام نے اس کا اخیر تک پہنچا دیا تھا۔ اب کوئی حدیث ہمیں نہیں ملتی کہ ان کے زیر تنقید نہ آچکی ہو۔ یا جس کی تنقید وہ نہ کر چکے ہوں۔ جو شخص آج تنقید کا کام اپنے ہاتھ میں لینا چاہتا ہے وہ خادم اسلام نہیں ہے، بلکہ وہ خادم عصر اور تابع احکام یورپ ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اسلامی قیود سے نکل کر دہریت آباد میں اس طرح پہنچ جاؤں کہ میری بجائے اسلام مطعون ہو جائے تو بہتر ہے، ورنہ میری متانت اور اظہار خلوص میں کوئی فرق نہ آنے پائے۔ مگر تاڑنے والے بھی غضب کی نگاہ رکھتے ہیں وہ جھٹ تاڑ جاتے ہیں کہ میاں صاحب کو کون سا سانپ ڈس گیا ہے؟

۱۰......اسلام میں مردہ دبانے کی رسم قرآن سے نہیں لی گئی۔

جواب: قرآن شریف میں صاف آیا ہے کہ ﴿ فَاَقْبَرَهٗ ﴾ ''پھر اسے قبر میں رکھوایا۔'' لغت عرب میں اقبار کا معنی بھی کیا ہے کہ مردہ کو قبر میں دفن کرنے کا حکم دیا جائے۔ جیسا کہ **قال ابن قتیبة واقبرت الرجل امرت بان یقبر. قال اللّٰه تعالیٰ عزوجل ﴿ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ﴾ وقبرته دفنته۔** (ادب الکاتب) آج اگر ترکی نے یا اہل قرآن نے اسے غیر ضروری سمجھا ہے تو صاف قرآن سے انکار ہے جس کا اعتراف صاف لفظوں میں حکومت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ترکی نے بار ہا کر دیا ہوا ہے اور اہل قرآن اندر سے معترف ہو رہے ہیں۔

اا...... ﴿اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰهِ﴾ جب حکم صرف خدا ہی کا ہے تو حکم رسول کا کیا معنی؟

جواب: یہ اعتراض تو ﴿لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ﴾ کی طرح ہے ورنہ صاف ہے کہ حضور ﷺ اپنی طرف سے احکام شرعیہ کے رائج کرنے والے نہ تھے۔ حضور جس طرح وحی کے پہنچانے والے ہیں اسی طرح مسلمانوں کے ولی برحق بھی ہیں ﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾ اور ایسے ولی برحق ہیں کہ جس کا قبضہ مسلمانوں کی جان پر خود ان سے زیادہ تھا۔ اس لئے جس طرح چاہتے تھے اپنی ذاتی حیثیت سے بھی ہماری اصلاح میں قوانین وضع کرتے اسی طرح آپ ہم پر سلطنت کرنے کے بھی حقدار تھے۔ ﴿اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ﴾ بحیثیت سلطان وقت اور حاکم وقت ہونے کے ہم آپ کی رعایا ہیں' آپ جیسے چاہیں اصلاح ملک اور اصلاح تمدن کے احکام جاری فرما سکتے ہیں۔ اسی طرح آپ ہمارے امام پیشوا اور رہبر بھی ہیں۔ ﴿لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ہمارا فرض ہے کہ جس طریق سے اور جس طرز عمل سے حضور نے وحی الٰہی کا خیر مقدم کیا ہے اسی طرح ہم بھی آپ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں اور جو ہدایات احادیث نبویہ نے یا جو طرز عبادت آپ سے منقول ہے اسے ہم شمع ہدایت سمجھ کر مدارج عبودیت کے راستے طے کرتے چلے جائیں۔ اسی طرح آپ کا طرز عمل اور آپ کے ارشادات مبارکہ کی تابعداری، ہماری عقیدتمندی اور ہمارے صحیح اسلام کا معیار قرار دیا گیا ہے۔ ﴿اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ﴾ پس اگر اب ہم حضور سے نقل شدہ فہم قرآن یا طریق معاشرت میں تعمیل کرتے ہوئے سر مو بھی ادھر ادھر ہوں تو یہ سمجھ لو کہ خدا کے ہاں ہمیں قبولیت حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ لعنت کا طوق ہمارے گلے میں پڑ جانے کا خطرہ ہے۔ اسی طرح حضور ﷺ کے تقدس اور ذاتی کمالات نبوت کا احترام بھی ہم پر فرض ہے۔ ﴿تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ﴾

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اگر ہم حضور کے ذاتی ارشاد کے خلاف بھی کرتے ہیں تو حبط اعمال کا خوف دامنگیر ہو جاتا ہے۔ ﴿اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ﴾ اور یہ درجہ صرف تقدس محض کا ہے جو درجہ حکومت اور سلطنت سے اوپر ہوتا ہے کیونکہ حاکم وقت کے خلاف میں حبط اعمال کی تخویف نہیں دلائی گئی۔ اسی طرح ہمیں حکم ہے کہ حضور پر درود وسلام پڑھتے رہیں۔ ﴿صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ جس سے کمال محبت اور استغراق فی اتباع الرسول کا موازنہ ہو سکتا ہے۔ انسان جس قدر حضور ﷺ کی محبت دل میں رکھتا ہے اسی قدر حضور پر درود وسلام پہنچنے پر اپنا وقت صرف کرتا ہے اور جس قدر آپ کی محبت سے دور ہوتا ہے اسی قدر اسکو درود وسلام سے نفرت ہوتی ہے۔ کیا اہل قرآن یا مرزا کے تابعداروں میں یہ صفت موجود ہے۔ جواب صاف ظاہر ہے کہ ان کو تورات والے پیغمبران یورپ کی بلائیں لینے کا خبط سمایا ہوا ہے وہ کیا جانیں کہ شان رسول کیا ہے؟ حضور صرف ڈاکی رسان ہی نہیں ہیں بلکہ آپ کی شان کہیں بڑھ کر ہے۔ ﴿لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى﴾ پڑھو، دیکھو کہ حضور کی ذات بابرکات اور حضور کے خویش واقارب کے ساتھ کس طرح مودت اور اتحاد کا حکم ہے۔ قریش آپ سے بغض رکھتے تھے۔ ان کو حکم ہوتا ہے کہ حضور اور آپ کے اہل بیت تمہارے قریبی رشتہ دار ہیں۔ ان سے مودت اور محبت پیدا کرو۔ کیا امت محمدیہ اس حکم سے سرتابی کرنے کی مجاز ہے؟ اگر حضور کی محبت ہمارے دل میں نہیں ہے تو ہمارا ایمان قرآن پر مطلقا نہیں ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ حضور کی شان رسالت ہمارے لئے بہت کچھ ساتھ لئے ہوئے ہے۔ امامت مطلق، سلطنت مطلق، ولایت علمیہ، رحمت عامہ، رأفت تعلیم کتاب، تعلیم حکمت، تقدس ذاتی، استحقاق مودت، اتباع میں ترقی درجات، خلاف ورزی میں حبط اعمال، روحانیت، ابوت، وجوب عزت وتوقیر، استحقاق سلام وتحیات امت اور ہر کام میں ہمارے لئے معراج منیر، صاحب اسوہ حسنہ، نمونہ اطاعت وحی، اور باب الوصول الی اللہ ہیں اگر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

آیت معراج میں غور کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ حضور کی وہ شان ہے کہ شب معراج میں حضور کو آیات کبریٰ دکھلائی گئیں۔ ﴿قَابَ قَوْسَیْنِ﴾ کا درجہ عطا ہوا ﴿مَازَاغَ الْبَصَرُ﴾ کا رتبہ پایا۔ ﴿مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی﴾ کا اعزاز حاصل کیا اور عبدہ کی شان حاصل کی۔ یہ چند خصوصیات ہیں جو اس وقت سپرد قلم کی گئی ہیں، ورنہ ہزاروں ایسے فضائل ہیں جو ہمارے اسلاف کرام نے مستقل کتابوں میں بیان کئے ہیں۔ (دیکھو شفائے قاضی عیاض، مدارج النبوۃ، جذب القلوب، خصائص کبریٰ وغیرہ) جن کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضور کی شان درجہ رسالت کے علاوہ بھی ایسی ہے کہ ہم آپ کے افعال واقوال کی پیروی میں ہی نجات حاصل کر سکتے ہیں ورنہ ہمیں اسلام سے کوئی تعلق نہیں رہ جاتا۔

۱۲...... ﴿مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ﴾ وارد ہوا ہے کہ اطاعت رسول مشروط باذن اللہ ہے۔

جواب: یہاں اذن بمعنی اجازت نہیں ہے بلکہ بمعنی علم کے ہے۔ جیسے ﴿مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ﴾ اور ﴿یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ بِاِذْنِ اللّٰہِ﴾ کیا مصیبت کے وقت خدا کا حکم نازل ہوتا ہے یا کہ کفار پر غلبہ پانے کے وقت وحی آیا کرتی ہے؟ یہ کلمہ تشریفی ہے جیسا ﴿مَآ اَنْتَ بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ﴾ خدا کے فضل سے آپ مجنون نہیں ہیں۔

۱۳...... رسول کی ہستی بھی مسئول عنہ ہے جیسے کہ امت مسئول عنہ ہے۔

جواب: بیشک مسئول عنہ ہے مگر جو اختیارات آپ کو دیئے گئے ہیں ان میں حضور مسئول عنہ نہیں ہے نبی اور غیر نبی میں یہی فرق ہے۔

۱۴...... ﴿لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ﴾ ﴿لَا تَکُنْ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ﴾ وغیرہ آیات میں حضور کو امت کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔

جواب: اول المومنین ہونا نبی کا فرض ہے۔ اور جو شریعت نازل ہوتی ہے چونکہ اس کا نمونہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بن کر دکھلانا ہوتا ہے اس لئے نبی کا اس پر کار بند ہونا سخت ضروری ہے' مگر تاہم نبی کے تعلقات مختلف ہوتے ہیں۔ اول وہ تعلق جو نبی اور امت کے درمیان ہیں ان میں نبی مطاع و واجب الاطاعۃ ہوتا ہے۔ امت کو نبی کی اطاعت فرض ہوتی ہے اور مسئول ہوتی ہے اس لئے نبی بھی حاکم ہوا۔ اور خدا بھی۔ اس کے علاوہ جن کو خدا تعالیٰ نے مطاع بنایا ہے وہ سب ہی اپنے اپنے مدارج میں غیر مسئول ہیں چنانچہ والدین اپنے درجہ میں غیر مسئول ہیں۔ حکام اپنے درجہ میں غیر مسئول اور مطاع ہیں اور ہر ایک افسر اپنے ماتحت کی نسبت غیر مسئول ہوتا ہے۔ موجودہ حکومت میں گورنر آتے ہیں شاہی احکام جاری کرنے کے علاوہ ذاتی اختیارات سے اصلاحی احکام اور آرڈیننس جاری کرتے ہیں اور غیر مسئول واجب الاطاعۃ بھی ہوتی ہیں۔ کیا خدائی احکام پہنچانے والے یہ اختیار نہیں رکھتے؟

۱۵...... ﴿لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ﴾ میں ذاتی اختیارات کی نفی ہے۔

جواب: یوں تو ﴿لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ﴾ میں بھی اسلام میں تبلیغ کی گنجائش نہیں رہتی۔ اصل مطلب یہ ہے کہ کفار پر بزور شمشیر آپ مسلط نہ تھے کہ جبراً ان کو اسلام میں لاتے اور زبردستی کا اسلام خالص نہیں ہوتا۔ اس لئے حکم ہوتا ہے کہ آپ اکراہ واجبار سے کام نہ لیں مگر یہ مطلب نہیں کہ جو اسلام میں داخل ہو جائے اس پر حقوق النبوۃ کا عائد کرنا بھی ممنوع ہے یا وہ اب **امر بالمعروف** اور **نہی عن المنکر** سے بھی آزاد ہے۔ بلکہ داخلہ اسلام کے بعد جس طرح مسلمان پر اطاعت الٰہی فرض ہے اسی طرح اطاعت رسول بھی فرض ہوگی۔ اور قبل داخلہ اسلام کی حالت میں یہ احکام مطلوب نہیں ہوتے۔ اب ایک حالت کا دوسری حالت پر قیاس کرنا جہالت ہوگا۔

۱۶...... ﴿أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ﴾ شیطان کا تسلط انبیاء پر ہوتا ہے وہ معصوم کیسے ٹھہرے؟

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب: اس آیت میں یہ مذکور ہے کہ تعلیم نبوی میں شیطان صفت آدمی یا خود شیطان اپنے اغواء کیساتھ فساد برپا کرتا ہے۔ مگر ﴿فَيَنسَخُ اللَّهُ﴾ خدا تعالیٰ حق و باطل کا امتیاز کر دیتا ہے۔ بہرحال اس واقعہ کا کچھ بھی اطاعت رسول سے تعلق نہیں ہے۔

۱۷......حکومت تشریعی اور غیر تشریعی خدا ہی کی ہے دوسرا حاکم نہیں ہو سکتا۔

جواب: ہاں اس کی ماتحتی میں سب کچھ جائز ہے۔ ﴿فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ﴾ میں معمولی تنازعات زوجین میں ثالث مقرر کرنے کا حکم ہے جو اپنے فیصلہ میں مطاع واجب الاطاعۃ اور غیر مسئول ہے تو کیا نبی جو اپنی امت کیلئے معلم کتاب ہو کر آتا ہے وہ ثالث سے بھی کم ہو گا؟ اصل بات یہ ہے کہ ایسے معترض احکام اسلام سے جی چراتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اسلام میں بھی داخل رہیں اور کرنا بھی کچھ نہ پڑے۔

۱۸......جنگ بدر میں آپ سے غلطی ہوئی کہ آپ نے فدیہ قبول کیا۔

جواب: اصلاحات میں غلطی ہونا عصمت یا اطاعت نبی میں نقص پیدا نہیں کرتا، کیونکہ یہ تعلق قسم اول کا مسئلہ ہے، جو خدا اور رسول کے درمیان میں قائم ہے۔ تعلق قسم دوم کا مسئلہ نہیں ہے، جو رسول اور امت کے درمیان میں ہے۔ بالفرض اگر مان بھی لیں تو وحی کے ذریعہ سے غلطی رفع ہو کر نقص اٹھ چکا تھا اور آپ کا حکم جو رفع غلطی سے پہلے صادر ہوا تھا اس کو جرم نہیں قرار دیا گیا، جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نبی کا حکم ہر وقت واجب الاطاعۃ ہے خواہ اس کی ترمیم بعد میں کیوں نہ ہو جائے۔

۱۹......مسئلہ ظہار میں حضور نے غلط حکم دیا تھا۔

جواب: دیکھنا یہ ہے کہ جس کو حرام ابدی کا حکم دیا گیا تھا آیا اس نے اس کو واجب التعمیل جانا تھا یا نہیں؟ ظاہر ہے کہ اس نے اس کو واجب التعمیل سمجھا تھا اور یہ بات الگ ہے کہ وہ منسوخ ہو گیا مگر جب تک تھا اس کی تعمیل فرض رہی۔ اس اعتراض سے سائل کا یہ مطلب

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ احادیث نبویہ اب بھی غلط ہوسکتی ہیں، مگر ہم پوچھتے ہیں کہ ان احکام کی منسوخی یا ان کی تغلیط کیسے ممکن ہے؟ وحی نہیں آتی کہ احکام تبدیل کرے۔ کوئی رسول نہیں آیا کہ تفہیم الٰہیہ سے احکام بدل دے اب صرف اپنی رائے سے احکام تبدیل کرنا چہ معنی دارد؟ ہاں اگر مدعیان مذاہب جدیدہ نبوت کے مدعی ہیں تو ایسی اصلاحات کے رو سے خود بخود اسلام کے مقابلہ میں دوسرا مذہب اختراع کرتے ہیں، مگر اس وقت مذہب کا نام اسلام رکھنا دھوکہ بازی ہوگا۔

۲۰...... احادیث میں مذکور ہے کہ یہودیوں نے حضور پر جادو کیا تھا تو اب حضور کی عصمت کیسی رہی؟

جواب: قرآن شریف میں ''مسحور'' کی نفی بمعنی ''مجنون'' کے ہے کیونکہ اس کا اشتقاق سحر سے ہے اور جس کا پھیپھڑا بیمار ہوتا ہے تو ابخرات سے دماغ مختل ہوجاتا ہے، اسے ''مرض جنہ'' کہتے ہیں۔ جس کی نفی ﴿اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ﴾ میں موجود ہے۔ لیکن جادو وغیرہ سے بیمار ہونا شان نبوت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اسلام میں جادو کو باقی اسباب مرض کی طرح تسلیم کیا گیا ہے۔ اس سے حضور ﷺ کو جنون پیدا نہیں ہوا تھا۔ بالفرض اگر مان بھی لیں تو مدت قلیل کا عذر ساری زندگی پر کچھ اثر نہیں ڈال سکتا۔ خصوصاً جب کہ اس حالت خاص میں اجرائے احکام کا ثبوت نہیں ملتا۔ تو تصریحات قرآنیہ کے خلاف نہ ہوگا۔

۲۱...... ﴿مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ﴾ میں حضور کو مذنب کہا گیا ہے تو واجب الاطاعۃ کیسے رہے؟

جواب: نبی اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے میں ذرہ بھر بھی کوتاہی نہیں کرتا۔ ''سورۃ فتح'' میں یہی بتایا گیا ہے کہ ''فتح مبین'' کے بعد سب کا تدارک ہوجائے گا اور آپ کو کافی موقع مل جائے گا کہ پورے طور پر اگلی پچھلی کسر نکال لیں، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ فتح مکہ کے بعد

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿يَدْخُلُوْنَ فِىْ دِيْنِ اللهِ اَفْوَاجًا﴾ کا ظہور ہوا۔ اور یہ پیشینگوئی پورے طور پر صادق نکلی۔ اس آیت میں ذنب سے یہ سمجھنا کہ نبی اپنی امت کی طرح مجرم تھا اور فتح کے بعد یہ جرم معاف ہو جائیں گے سخت توہین رسالت ہے اور کیسی بے جوڑ بات ہے کیا کبھی یہ بھی سنا ہے کہ حضور سے کوئی نا قابل گفتنی امر سرزد ہوا تھا؟

۲۲...... ﴿وَوَجَدَكَ ضَآلًّا﴾ میں حضور کو ضال کہا گیا ہے۔

جواب: لغت میں ضال گمنام کو بھی کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ حضور کو شروع عمر میں کوئی نہیں جانتا تھا اعطائے نبوت کے بعد آپ کا شہرہ ہوا اور موجودہ تراجم سادگی سے کئے گئے ہیں۔ مترجمین کے وقت مذاہب جدیدہ نہ تھے ورنہ وہ بھی سنبھل کر ترجمہ کرتے۔

۲۳...... نکاح زینب میں آپ سے غلطی ہوئی؟

جواب: ایسا ہرگز نہیں ہے۔ حضرت زید نے آپ کے فیصلہ کو واجب التعمیل سمجھا اور حضرت زینب بھی ﴿اِذَا قَضَى اللهُ وَرَسُوْلُهٗ﴾ کا حکم سن کر ﴿مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ﴾ کی تعمیل میں خاموش رہیں گویا یہاں احکام میں تبدیلی ہوئی اور تبدیلی کو بے ایمان غلطی سمجھتے ہیں۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ فریقین نے کس طرح حکم رسول کو واجب الاطاعۃ سمجھا تھا۔ اب اس واقعہ میں تاریک پہلو لینا بے ایمانی ہوگی۔

۲۴...... قصہ ماریہ میں آپ سے کوتاہی ہوئی؟

جواب: دیکھنا یہ ہے کہ جس نے حکم رسول سے سرتابی کی تھی اس کو سرزنش ہوئی یا نہ ہوئی؟ اگر ہوئی ہے تو ہمارا مطلب ثابت ہے کہ حقوق مصطفیٰ کی تعمیل واجب ہے۔ باقی واقعہ پر نکتہ چینی کرنا ہمارا حق نہیں ہے کیونکہ قسم اول سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اگر اس واقعہ کو ہم اپنے درمیان تصور کر لیں تو ذرہ بھر بھی عیب کی بات نہیں ہے مگر یہ شان نبوت ہی ہے کہ ادنیٰ ادنیٰ بات پر بھی اصلاح جاری ہوتی ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۵......وحی متلو اور غیر متلو کہاں سے پیدا ہو گئے؟

جواب: قرآن شریف نے مکالمہ الٰہیہ کے اقسام بیان کئے ہیں جن میں سے **قسم اول** فرشتہ کے وساطت سے نبی پر خدا کا کلام نازل ہوتا ہے اسے 'وحی متلو' کہتے ہیں جو قرآن شریف ہے۔ دوم ﴿مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾ جو تفہیم الٰہی انبیاء کو الٰہی احکام القاء ہوتے ہیں اسے 'وحی غیر متلو' کہتے ہیں۔ تعلیم کتاب اللہ اور بیان حکمت اور اصلاح عالم کے متعلق جو حضور کے اقوال یا افعال منقول ہیں وہ سب اسی قسم کے ہیں۔ سوم انبیاء کے ذریعہ عوام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ یہ کام کرنا ہے اور یہ نہیں کرنا' تو امت براہ راست خدا سے احکام حاصل کرنے کی اہلیت نہیں رکھتی، اس لئے جو شخص امتی بن کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہے یا تشریعی احکام نافذ کرتا ہے یا حضور کے تشریعی احکام جاری کردہ پر نکتہ چینی کرتا ہے وہ کم از کم قرآن کے خلاف ضرور کرتا ہے۔ اسے چاہئے کہ اعلان کر دے کہ اب ہمیں قرآن قدیم کی ضرورت نہیں تا کہ لوگ اس کی اندرونی چال سے واقف ہو جائیں۔

۲۶......اگر یہ مانا جائے کہ نبی بھی واجب الاطاعۃ ہے تو مخالفین کا یہ قول ماننا پڑے گا کہ حضور نے اپنی تن پروری کیلئے (معاذ اللہ) یہ تعلیم پھیلائی تھی۔

جواب: بیشک ع

ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیبے است

اگر مخالفین اپنے بانیان مذہب پر نظر دوڑائیں تو وہ بھی اس تنقید سے رہائی نہیں پا سکتے اور جن لوگوں نے ان کے جواب میں یوں کہنا شروع کیا ہے کہ رسول اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ امت پر نبی کے حقوق بھی نہیں ہوتے۔ جب والدین کے حقوق اور حکام وقت کے حقوق یا ثالث فیصلہ کے حقوق ذاتی طور پر تسلیم کئے گئے ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ امت پر نبی کے حقوق تسلیم نہ کئے جائیں؟

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۷...... نبی اپنی شخصیت کی رو سے مطاع اور واجب الاطاعۃ نہیں ہوتا ورنہ لازم آتا ہے کہ قبل از بعثت بھی واجب الاطاعت ہوتا۔

جواب: (من حیث ھو) ذاتی حیثیت سے بشر اور انسان ہے گو اس حیثیت سے کوئی انسان بھی دوسرے کیلئے واجب الاطاعۃ نہیں۔ نہ والدین کی اطاعت اس درجہ میں فرض ہے اور نہ حاکم وقت اس درجہ میں واجب الاطاعۃ ہوسکتا ہے' مگر خدا کی طرف سے جب حقوق حاصل ہوتے ہیں تو اس وقت بھی پہلی حیثیت کے خیال سے سرتابی کرنا سرکشی ہوگی۔

۲۸...... خدا غیور ہے جب ایک خاوند اپنی بیوی کیلئے دوسرا خاوند تجویز نہیں کرسکتا تو خدا دوسرا حاکم کیسے تجویز کرسکتا ہے۔

جواب: اس سوال میں اگر حاکم سے مراد دوسرا خدا لیا جائے تو تب خاوند کی تمثیل بھی درست بن جائے گی اور مطلب بھی صاف ہوجائے گا کہ خدا اپنی بادشاہت میں کوئی دوسرا خدا حاکم نہیں بنا سکتا، ورنہ یہ معنی ہوجائے گا کہ خدا "احکم الحاکمین" بھی نہیں ہے، کیونکہ جب وہی حاکم ہے تو حاکمین کا وجود کہاں ہوسکتا ہے اب معترض بتائے کہ ﴿ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ ﴾ میں خدا نے دوسرے حاکموں پر اپنی حکومت تسلیم کرانے کے لئے کیوں زور دیا ہے؟

۲۹...... نبی اگر مطاع ہو تو اس کی بندگی کرنی پڑے گی۔

جواب: ہاں اگر نبی خدائی درجہ میں مطاع سمجھا جاتا ہے تو معترض کے نزدیک اس کی عبادت بھی فرض ہوگی مگر ہمارے نزدیک تو نبی اپنی درجہ نبوت میں **مطاع غیر مسئول فی حقوقه** ہے ہم کیسے غیر خدا کی عبادت کرسکتے ہیں۔

۳۰...... جب اذن الٰہی سے نبی کی اطاعت فرض ہے تو ہم حق رکھتے ہیں کہ کلام رسول کو قرآن کے مطابق پائیں تو اطاعت کریں۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب: کلام نبوت پر حق تنقید کسی امتی کو حاصل نہیں ہے اور اذن الٰہی کا مفہوم قرآن شریف میں توفیق الٰہی سے کئی جگہ مراد لیا ہے۔ (دیکھو مفردات راغب) اور جو تطابق کرنے کے لائق تھا امت محمدیہ کر چکی ہے۔ اب نئے تطابق کی اسلام کو ضرورت نہیں رہی۔ ہاں اگر اسلامی قیود سے رہائی پانے کی خاطر تطبیق جدید کا سلسلہ شروع کرنا ہے تو بسم اللہ آپ کو ہی مبارک رہے۔

۳۱..... کلام رسول اگر وحی الٰہی ہے۔ تو نوح علیہ السلام کو اپنے بیٹے کی سفارش سے کیوں روکا گیا تھا۔ ابراہیم علیہ السلام کو قوم لوط کی سفارش پر کیوں سرزنش ہوئی تھی۔ جنگ بدر میں حضور کو کیوں فہمائش کی گئی؟ اور تابیر النخل کا قصہ کیوں غلط ہوا کیا وحی بھی غلط ہوتی ہے؟

جواب: غلطی کا لفظ یہاں پر عائد کرنا سخت غلطی ہے، کیونکہ ایک وحی دوسری وحی کی ناسخ ہو سکتی ہے اور نبی پہلی وحی غیر متلو کی بنیاد پر کوئی حکم دیتا ہے تو وحی متلو اگر اسے تبدیل کر دیتی ہے تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ پہلا حکم غلط تھا۔ بلکہ یوں کہا جائے گا کہ پہلا حکم منسوخ ہو گیا۔ ہاں مخالفین جو نسخ احکام کے قائل نہیں ہیں وہ بیشک اس دھوکہ میں پھنسے ہوئے ہیں کہ انبیاء غلط کار ہوتے ہیں۔ ذرا نوح علیہ السلام کا قصہ دیکھ لیں تو معلوم ہو جائے کہ آپ کس طرح سے عذر کرتے ہیں کہ ﴿اِنَّ وَعْدَکَ الْحَقُّ﴾ اس موقعہ پر یہ بھی واضح کر دینا ضروری ہے کہ نبی بحیثیت نبی ہونے کے جو کچھ فرماتا ہے وحی متلو یا غیر متلو ہوتی ہے اور جو کچھ بشریت کے درجہ میں آ کر فرماتا ہے وہ وحی نہیں ہے۔ مثلاً نبی کسی سے یہ کہے پانی کا لوٹا بھر لاؤ تو گو یہ فقرہ بحیثیت آقائے امت ہونے کے واجب التعمیل ہوگا مگر اس کو وحی غیر متلو نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس حکم کو منصب رسالت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی مکالمہ الٰہیہ اور تفہیم الٰہیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ معترضین نے درجہ رسالت اور درجہ بشریت میں فرق نہیں کیا' اس لئے سب کے سب احکام نبویہ کو غیر وحی قرار دیا ہے۔ حالانکہ ہر ذی عقل کو امتیاز کر لینا فرض تھا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ع گر فرق مراتب نکنی زندیقی

۳۲.....آدم علیہ السلام کو خطا کار اور غلط کار کہا گیا ہے موسیٰ علیہ السلام قتل عمد کے مرتکب ہوئے تھے کیا یہ بھی وحی تھی؟

جواب: یہ فعل بشریت کے درجہ میں سرزد ہوئے تھے' مگر پھر بھی ہم اسے گناہ یا جرم قرار نہیں دے سکتے' کیونکہ قتل کافر جو قتل مسلم پر آمادگی ظاہر کرتا ہو اصولی طور پر گناہ نہیں ہے۔ قتل قبطی کا واقعہ بھی اسی اصول کے ماتحت تھا۔ ہاں حکومت فرعون کا قانون یہ تھا کہ قبطی کی بے ادبی بھی نہ کی جائے۔ تو بیشک اس قانون کی خلاف ورزی کا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ضرور اقرار کیا ہے' مگر خود ہی سوچ لیں کہ کیا یہ اقرار سیاسی ہے یا مذہبی؟ آدم علیہ السلام کا گندم کھانا اپنے اختیار سے نہ تھا۔ بلکہ آپ کو مغالطہ دیا گیا تھا۔ قرآن شریف نے بھی آپ کو معصوم قرار دیا ہے۔ یہ بے ایمانی ہے کہ ہم خواہ مخواہ انبیاء کی تحقیر میں لگے رہیں اور واقعات کا روشن پہلو چھوڑ دیں، ورنہ اس سے بڑھ کر عصمت انبیاء کی کیا دلیل ہو سکتی کہ جو افعال یا اقوال ہمارے خیال میں صحیح اور درست ہیں۔ درجہ نبوت میں وہ گناہ عظیم کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور تقرب میں استغفار کے سبب بنتے ہیں' مگر یہ کہیں سے بھی ثابت نہیں ہوتا کہ ایسے واقعات سے کسی نبی کے وہ حقوق بھی سلب کر لئے گئے ہوں جو جناب الٰہی سے آپ کو عطا ہوئے تھے۔ امت کے لئے تو نبی ہر حالت میں واجب الاطاعۃ رہتا ہے، خواہ اس سے ایسے واقعات سرزد ہوں یا نہ ہوں۔ ع

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

۳۳.....ابراہیم علیہ السلام کے تین جھوٹ مشہور ہیں کیا وہ بھی وحی تھے؟

جواب: یہ تینوں واقعات منصب رسالت سے وابستہ نہ تھے۔ ان کا تعلق صرف بشریت سے تھا' اس لئے ان کے متعلق وحی غیر متلو کا خیال کرنا ہی غلط ہوگا۔ باقی رہی یہ بات کہ آپ کی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حالت مخدوش ہوگئی تھی تو اس کا جواب یہ ہے کہ مجبوری کے وقت اپنا بچاؤ کرنے کی اضطراری حالت کو ملحوظ رکھتے ہوئے انسان کوئی ایک راہ اختیار کر لیتا ہے۔"**من ابتلی ببلیتین فلیختر اھونھما**" قاعدہ ہے کہ جب انسان دو مصیبتوں میں گرفتار ہوتا ہے تو ہلکی مصیبت اسے اختیار کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے حالت اضطراری کو حالت اختیاری پر قیاس کرنا سخت بے ایمانی ہوگی۔

۳۴.....قرآن شریف جب مصدق تورات اور مصدق انجیل ہے تو وہ کیوں قابل عمل نہیں ہیں؟

جواب: (اول) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد یوشع علیہ السلام تھے آپ کے بعد منسی نبی کاذب نے بت پرستی شروع کرادی تھی اور انجیل ضائع ہوگئی یا بقول بعض ہیکل قدس میں دفن کر دی گئی تھی، ورنہ اس سے پیشتر ہیکل میں انجیل محفوظ رہتی تھی۔ ہر سات سال کے بعد یہودیوں کو حکم تھا کہ اسے آکر دہرائیں۔ ۶۲۴ قبل میلاد میں یوسیا کے عہد میں ہیکل از سرنو تعمیر ہوئی تو کسی کنارہ میں توریت کا نسخہ دستیاب ہوا۔ (۲ سلاطین ص ۲۲) منسی اور یوسیا کا زمانہ ۵۷ سال تھا۔ بقول بعض یہ نسخہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دستخطی نسخہ نہ تھا۔ بلکہ اس کی نقل تھی، کیونکہ وہ پہلے ہی ضائع ہو چکی تھی اور یہ بھی تعیین نہیں کہ کس نے نقل کر کے دفن کیا تھا کسی دشمن نے یا کسی دولت مند نے کسی بادشاہ نے یا کسی راہب یا کاہن نے؟ بہرحال نسخہ مدفونہ نہایت مشکوک تھا۔

(دوم) ۶۰۶ قبل میلاد عیسیٰ بخت نصر نے تمام یہودی اور یروشلم سے نکال کر بابل میں ستر سال قید کر دیئے تھے اور اپنی زبان بھول کر کلدانی زبان بولا کرتے تھے۔ (۲ تواریخ ص ۲۷) اس وقت بخت نصر نے ہیکل کو آگ لگا دی اور توریت منقولہ بھی جل گئی۔ ۴۴۵ یا ۴۵۶ قبل میلاد میں حضرت عزیر علیہ السلام نے پھر توریت لکھی (مفتاح الکتاب ص ۲۵) اس کی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دوسری زندگی ڈیڑھ سو سال کے بعد شروع ہوئی اور یہودی اس کے تسلیم کرنے میں مختلف ہوگئے اور آٹھ (۸) جماعتیں بن گئیں۔ چنانچہ سامری اور صدوقی، حضرت موسیٰ کی صرف پانچ کتابوں کو مانتے تھے جو بذریعہ الواح آپ نے مرتب کی تھیں۔ خاسدیم بعد کی الحاقی روایات کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔ فریسین اقوال علماء کو بھی مانتے ہیں۔ بسیدیہ فرقہ ایمان ﴿بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ﴾ رکھتے ہیں مگر حشر اجساد کے قائل نہیں ہیں۔ فقہاء معلم توریت تسلیم کئے گئے ہیں۔ ھیرودیہ فرقہ ہیرودس بادشاہ کی تابعداری میں بت پرستی بھی کرتا تھا۔ جلوتیہ سیاسی جماعت تھی جو ہیرودس کو چین نہیں لینے دیتی تھی۔ لبرتینی منتظمہ جماعت تھی کہ جنہوں نے اپنے شیوخ کے حکم اوری شلیم میں دوسری جگہ ایک ہیکل تیار کی تھی۔

(سوم) ۱۷۰ قبل میلاد میں ملک سوریا (یئوکس اپی فینس) نے ہیکل کو گرادیا اور بت پرستی پر یہودیوں کو مجبور کیا چنانچہ استیوس وہاں معلم بن کر آیا اور اس نے منکرین بت پرستی کو لاکھوں کی تعداد میں مارڈالا۔ کچھ یہودی غلام بنائے اور ہیکل کا خزانہ ۴۵۹۶۰۰۰۰ روپے مالیت کا لوٹ لیا۔ یہودی پھر ایک روز عبادت کیلئے جمع ہوئے تو جرنل اپلو ینوس نے ان پر چھاپا مارا بہت سے یہودی مارے گئے اور جو بچے پہاڑوں میں پناہ گزین ہوئے۔ پھر اس نے ہیکل کا ملبہ سے مذبح کی جگہ اپنے بت جوبتر کی ہیکل تیار کرائی۔ (مفتاح ص ۱۳۴)

تعلیم الایمان میں لکھا ہے کہ بادشاہ نے اڑہائی سال تک یہودیوں کوئی ہیکل تعمیر کرنے سے روک دیا تھا۔ اور توریت کو جلا کر حکم دیا تھا کہ جس کے پاس توریت کا کچھ حصہ بھی ملے اسے مارڈالو۔

(چہارم) ۱۶۵ قبل میلاد میں یہودا مقاریس نے روایات کے ذریعہ سے توریت جمع کر کے ہیکل میں رکھی مگر لیطس رومی نے ۷۰ بعد میلاد میں اوری شلیم کو گرادیا اور تمام اشیاء کو جلا کر راکھ کر دیا، جن میں توریت بھی جل گئی۔ یہودی کچھ مارے گئے کچھ آگ میں جل گئے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور کچھ گرفتار ہوئے۔ (مفتاح ص/۳۲) وجہ یہ تھی کہ یہودیوں نے بغاوت کی تھی تو طیطوس کو بھیج کر اور یروشلیم کو فتح کیا تھا۔ یہودی ہیکل میں پناہ گزین ہوئے تو کسی سپاہی نے آگ لگا دی جس میں وہ سب جل گئے۔ بقول بعض توریت بچا کر ''روما'' کو لے گیا تھا۔ قیصر روم اور ین نے حکم دیا کہ کوئی یہودی اوری شلیم میں داخل ہونے نہ پائے۔ وہاں رومیوں کو بسا دیا اور ہیکل کی جگہ ہل چلوا دیئے اور اپنے بت ''جوپر'' کی ہیکل تعمیر کرائی اور کوہ کلوری پر ایک مجسمہ حجر یہ کھڑا کیا جس کا نام وینس (حسین) رکھا بستی کا نام پہلے اوری شلیم تھا اب ایلیا کے نام سے تبدیل کر دیا۔ (تنقیح آیات ص/۱۸۵)

(پنجم) ۴۰۰ عیسوی میں روما پر اقوام شمالی نے دھاوا بول دیا اور جو کچھ مذہبی یا تعلیمی سامان یا کتب خانے تھے سب کو آگ لگا دی جس میں توریت اور انجیل بھی جل گئی۔

(آفتاب صداقت ص/۲۳۷)

(ششم) شاہ ایران نے عیسائیوں پر حملہ کیا اور گرجے گرا دیئے۔ دس دفعہ یہی حالت ہوتی رہی۔ حملہ آوروں کے نام یہ ہیں۔ نیرو، دولشیان، ترا جن داودین، لوکی ہیر، سبت می سیر، مکسمیان، دیکی، بلوریاں، اریلیان، لا ماشر دیوکلیشیان۔

(ہفتم) ''دافع العقبان'' مطبوعہ الہ آباد ۱۸۴۵ء میں ہے کہ ''جب یہودیوں نے ہیکل تعمیر کی تو سامریہ فرقہ نے کہا کہ ہمیں دوسری جگہ ہیکل بنانے کا حکم ہوا ہے۔'' حضرت عیسٰی سے سوال ہوا کہ ان دونوں میں کون سے ہیکل اپنی جگہ پر واقع ہے تو آپ نے سکوت اختیار کیا۔ بہر حال توریت پانچ دفعہ مری اور پانچ دفعہ زندہ ہوئی۔ اس لئے حضرت موسٰی کی اصلی توریت جو پانچ الواح میں تھی آج نہیں ملتی۔

۳۵......انجیل مقدس تو صحیح طور پر ملتی ہے اسے کیوں واجب العمل نہیں بنایا جاتا؟

جواب: انجیل کا حال بھی معلوم ہو چکا ہے کہ وہ دس دفعہ مر چکی تھی۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳۶.....کیا بائبل خدا کا کلام نہیں ہے؟

جواب: ''کتاب ہارن'' جلد چہارم میں ہے کہ صحیفہ عیسیٰ ابن مریم عبرانی میں تھا۔ ''متی'' نے وہاں سے بہت نقل کیا اور لوقا و مرقس نے کم نقل کیا ہے۔ نورتن اپنی کتاب ''علم الاسناد'' ۱۸۲۳ء میں لکھتا ہے کہ جن لوگوں نے حضرت مسیح کا زمانہ نہیں پایا تھا۔ ان کے لئے ایک مختصر سیرت مسیح لکھی گئی تھی جس میں سے متی لوقا اور مرقس نے اپنی اپنی انجیل میں مضامین نقل کئے ہیں اور یہ انجیلیں مقبول ہوئیں۔ باقی اناجیل غیر معتبر ٹھہریں' کیونکہ ان کا ماخذ وہ صحیفہ نہ تھا۔ ان میں بھی جو نقص باقی رہ گئے تھے مصنفین نے ان کو اپنی طرف سے دو تین دفعہ پورا کر دیا۔ ''تاریخ موشیم'' جلد اول، ۱۸۳۸ء میں ہے کہ ناصریہ اور ابیونیہ کے پاس ایک اور انجیل ہے جو ان اناجیل کے خلاف ثابت کرتی ہے، کہ مسیح انسان تھے اس کو ''انجیل حوارییّن'' کہتے ہیں اور یہ انجیل پہلی صدی عیسوی میں مرتب ہوئی تھی۔ (رومن تواریخ کلیسیا، ج۶/۳، ص۹۷)

۳۷.....اناجیل اربعہ بطریق نقل تو صحیح ہیں؟

جواب: یہ امر بھی مشکوک ہے کیونکہ واقعہ صلیب کے بعد آٹھویں سال میں ۴۱ء (یا چار سال بعد ۳۷ء میں) متی نے انجیل اول عبرانی زبان میں یہودیہ میں آکر عبرانی عیسائیوں کیلئے لکھی تھی اور اس کا یونانی ترجمہ ۶۱ء میں ہوا یہ معلوم نہیں کہ خود متی نے یہ ترجمہ کیا یا کسی اور نے؟ (رومن تفسیر ے مفتاح ۲۲۰) انسائیکلو پیڈیا برٹینکا ج ۱۹/ ۱۹ء میں ہے کہ انجیل متی کے سوا دوسری اناجیل یونانی میں لکھی گئی تھیں۔ متی نے رسالہ عبرانیین بھی عبرانی میں ہی لکھا تھا' بہر حال اب عبرانی انجیل بالکل نہیں ملتی۔ مرقس، تابعی ہے پطرس اور پولس کا شاگرد تھا انہوں نے ہی اسے عیسائی بنایا تھا اس نے ان کے مرنے کے بعد روما میں آکر لاطینی زبان میں انجیل دوم مرتب کی' جس کے متعلق یہ امر ابھی تک مشتبہ ہے کہ اس نے اپنے خیالات کو اپنے شیوخ کے سامنے پیش بھی کیا تھا یا نہیں؟ (طلوع آفتاب صداقت، ص۲۶۹) ''مفتاح'' ص/۲۴۸

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں لکھا ہے لاطینی انجیل کے کچھ ورق کتب خانہ وینس میں موجود ہیں اور اس کا ترجمہ یونانی ملتا ہے اصل کتاب نہیں ملتی۔ اسکاٹ دیباچہ میں لکھتا ہے کہ اس کا سن تالیف معین نہیں۔ مگر غالباً ۵۶ء اور ۶۳ء کے درمیان لکھی گئی ہے۔ **انجیل سوم** لوقا تابعی کی ہے۔ پولس حواری جب تر واس میں آیا تو لوقا طبیب جو انطاکیہ کا رہنے والا تھا ساحل بحیرہ روم میں اسے آملا اور اس کے ہاتھ پر عیسائی ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی سفر کرتا رہا۔ تھیوفلس مصری کی فرمائش سے لوقا نے اپنی انجیل ۶۳ء میں مرتب کی جب کہ وہ 'دیار اخایۃ' میں مقیم تھا اور ایک سال بعد کتاب اعمال الرسل لکھی۔ (مفتاح ج ص ۱۴۰، وتواریخ کلیسا) نوید جاوید میں لکھتا ہے کہ **پطرس** اور پولس دونوں اس کے استاد تھے اس لئے اپنی کتاب میں جمع متکلم کی ضمیریں لکھتا ہے' مگر یہ حیرت ہے کہ حواری انجیل نہیں لکھ سکے۔ انجیل لکھی تو ان کے شاگرد نے لکھی۔ دوسرا تعجب یہ ہے کہ پطرس شیخ مرقس مخلص حواری نہ تھا اور پولس عہد مسیح میں آپ کا دشمن رہا۔ مگر واقعہ صلیب کے بعد یہ دونوں مخلص ثابت ہوتے ہیں اور ان کے شاگردوں سے سن کر انجیلیں لکھتے ہیں۔

انجیل چہارم ''یوحنا'' یہودی کی تالیف ہے جو واقعہ صلیب کے ستر سال بعد ۱۰۰ء میں لکھی گئی۔ وہ اپنی کتاب مکاشفات ۹۵ء میں تالیف کر چکا تھا۔ بعض کا خیال ہے کہ کسی اور نے لکھی ہے' کیونکہ اس میں عبرانی الفاظ کی تشریح غیر زبان میں موجود ہے، ورنہ یہودی کو اس تشریح کی کیا ضرورت تھی؟ برشینڈز معترف ہے کہ دوسری صدی عیسوی میں کسی عیسائی نے یہ کتاب لکھی تھی۔ اسٹاڑلن کا خیال ہے کہ اسکندریہ میں کسی طالب علم نے لکھی تھی ارینوس تلمیذ بولی کارب اور بولی کارب تلمیذ یوحنا ہے۔ ارینوس سے پوچھا گیا کہ کیا یہ کتاب یوحنا کی ہے تو خاموش رہا۔ (نوید جاوید، کانلک ہرلڈ ۱۸۴۴ء مفتاح ص ۲۰۵)

۳۸...... بائیبل تو مسلمہ کتاب ہے جس میں سب کی تصدیق موجود ہے۔

جواب: نوید جاوید میں لکھا ہے کہ توریت کا ذکر تاریخ قدیم میں ہیرودس نے نہیں کیا۔ جو ۴۰۰ء

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قبل میلاد میں ملاکی نبی کا ہم عصر تھا اور نہ ہی گھیومرس ہمعصر یسعا نبی نے کیا ہے، جو ۵۰۷ قبل میلاد مسیح ہوگزرا ہے۔ ''وھسئید معاصر الیاس'' بھی اس کا ذکر نہیں کرتا جو ۹۰۰ قبل میلاد میں تھا ''گیومرس'' اور وھسئید مذہبی مباحثات میں معبودان باطلہ کا ذکر کرتے ہیں مگر توریت کے متعلق کچھ نہیں لکھتے' اس لئے یہ بھی وید کی طرح بلاثبوت روایت ثابت ہوتی ہے ''مفتاح التواریخ'' میں لکھا ہے کہ رسم تی ۳۳۳ ق م، اسکندر کے زمانہ میں تھی یہ قول نصاریٰ ہے کہ توریت ۱۵۰۰ سال قبل مسیح لکھی گئی تھی جو صرف ایک جلد میں تھی۔ ۲۸۴ ق م میں ۷۲ اشخاص کی معیت میں اس کو یونانی زبان میں ترجمہ کیا گیا اور پانچ کتابیں بنائی گئیں۔ (مفتاح ص/۳۳)۔ ''ہدایۃ المسلمین'' مطبوعہ ۱۸۶۸ء لاہور میں ہے کہ ۷۲ عالموں نے ۲۰۰ ق م، میں اس کا ترجمہ کیا تھا تو اب یہ تاریخ بھی مشکوک ٹھہری۔ ہارن جلد ۲، صفحہ ۱۵۶ میں ہے کہ اسحاق یہودی نے ۱۵۰۰ء میں اس پر علامات آیات مقرر کیں۔ مفتاح، ص/۶۱ میں ہے کہ کارڈنل ھرگو نے ۱۲۴۰ء میں اس کے باب مقرر کئے اور رابرٹ اسٹیفینس ناظم مطبعہ سلطانیہ فرانس نے انجیل پر ۱۵۴۵ء میں علامات آیات لکھے اور باب مقرر کئے۔

۳۹...... ''**الرسول** ''کا لفظ بمعنی کتاب اللہ ہے۔

جواب: جب اطاعت کے ساتھ آتا ہے تو اس کا معنی نبی ہوتا ہے کیونکہ اطاعت کتاب کوئی محاورہ نہیں ہے کتاب اللہ کے ساتھ ایمان کا لفظ آتا ہے۔ ﴿**یُؤْمِنُوْنَ بِالْکِتَابِ**﴾ اور یوں نہیں آیا کہ **یطیعون الکتاب و القران**، اس لئے یہ خیال غلط ہے کہ اطاعت نبی کا حکم نہیں ہے۔

۴۰...... ''نبی'' صرف حکم رساں ہوتا ہے۔

جواب: بشرطیکہ نبی کے حقوق امت پر نازل نہ ہوں ورنہ وہ سارے حقوق بھی پانے کا مستحق ہوتا ہے۔ بالخصوص ہمارے نبی تو شارع بن کر بھی آئے ہیں ﴿**یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ**﴾ اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿یَضَعُ عَنۡهُمۡ اِصۡرَهُمۡ﴾ ﴿یُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ﴾ میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔

۴۱.....قرآن شریف میں ہے کہ عیسائی انجیل پر عمل کریں اور یہودی توریت پر تو پھر تبلیغ کیسی؟

جواب: پہلے بیان ہو چکا ہے کہ اصلی توریت اور انجیل ضائع ہو چکی تھیں اور جس قدر بھی ان کے پاس قلمی نسخے موجود تھے ان میں لوگوں نے سنی سنائی باتیں جمع کی ہوئی تھیں اور ان روایات کی اسناد انبیاء تک مرفوع نہ تھی، بلکہ تمام احادیث مرسلہ یا منقطعہ اور موضوعہ کی طرح تھیں اس لئے حدیث متواتر کی طرح واجب التعمیل نہ رہی تھیں۔ عیسائی بھی مانتے ہیں کہ موجودہ بائیبل تواریخ انبیاء ہے ورنہ یہ کلام الٰہی نہیں ہے۔ اگر کسی کسی جگہ بطریق روایت احکام بھی آئے ہیں مگر وہ بلفظ وحی محفوظ نہیں ہیں۔ ان میں راویوں نے اپنی طرف سے کافی الحاقی عبارتیں درج کر دی ہیں۔ قرآن شریف بھی بار بار ذکر کرتا ہے کہ انہوں نے تحریف سے کام لیا تھا اور اپنی طرف سے حواشی لکھ دیئے تھے جن کو قرآن شریف نے ''**اھواء**'' کا لقب دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ ﴿لَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ﴾ تم ان کے خود ساختہ مسائل کی پیروی مت کرو، ان کو بھی دعوت دی گئی تھی کہ نبی امی کی پیروی کرو، اور حضور کو بھی حکم تھا کہ اعلان کر دیں کہ ﴿عَلٰی بَصِیۡرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیۡ﴾ میں اور میرے تابعدار ہدایت پر ہیں۔ اور یوں بھی حکم ہوا ہے کہ ﴿اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا﴾ ''میں سب کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں۔'' اس لئے گو شروع اسلام میں دعوت عامہ نہ تھی مگر بعد میں سب کو دعوت دی گئی اور توریت اور انجیل پر عملدرآمد کرنا منسوخ ہوا۔ اور حضور ﷺ جب مدینہ میں بادشاہ تسلیم کئے گئے تھے تو غیر مذاہب سے معاہدہ کیا گیا تھا کہ اپنے اپنے ''اصول مذہبی'' کے مطابق پابند رہیں، ورنہ اسلام مجبور نہیں کرتا کہ ایک یہودی یا عیسائی کو اصول اسلامی کے مطابق عمل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پیرا ہونے کو کہا جائے۔ عادل بادشاہ کی یہ صفت ہوتی ہے کہ غیر مذاہب سے بھی رواداری کا سلوک رکھے مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسلام بھی عیسائیت اور یہودیت کو تسلیم کرتا ہے اور اپنی تبلیغ نہیں کرتا؟

۴۲..... قرآن شریف میں حضور کا کوئی معجزہ نہیں ہے۔

جواب: انجیل اور توریت میں بھی کوئی معجزہ نہ تھا اور جو معجزے پیش کئے جاتے ہیں وہ تاریخی روایات میں پیش کئے جاتے ہیں' اسی طرح حضور ﷺ کے معجزے بھی تواریخ محمدی، احادیث نبویہ اور کتب سیر میں موجود ہیں انکار کی وجہ نہیں ہو سکتی اور تائید نشان ہر ایک نبی کو ضرور ملتا ہے' چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ید بیضا اور عصائے موسوی دیا گیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو احیاء موتی اور ابراء مرضیٰ عطا ہوا، حضرت صالح علیہ السلام کو ناقہ دی گئی تھی، حضرت نوح علیہ السلام کو غرق، حضرت شعیب علیہ السلام کو حرق، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نجات من النار بخشی گئی اور حضرت لوط علیہ السلام کو اہلاک قریٰ عطا ہوا۔ اسی طرح سے حضور ﷺ کو تائیدی نشان کلام الٰہی کی نظم بندی عطا ہوئی جس کے مقابلہ میں فصحاء عرب عاجز آ گئے اور آج تک اس کے مقابلہ میں ایک آیت بھی نہ لکھ سکے' گو مسیلمہ کذاب نے فرقان اول اور فرقان ثانی لکھا جس میں اس نے لکھا کہ **الذین یغسلون الثیاب بایدیھم اولئک ھم المفلسون، الفیل وما ادراک ماالفیل ذنب قصیر و خرطوم طویل، والنساء ذات الفروج**...... الخ ابوالعلاء معرّی نے بھی قلم اٹھایا اور کہا **اقسم خالق الخیل، والریح الھابة بلیل، بین الشرف ومطالع سھیل، ان الکافر بطویل الویل، وان العمرلمکفوف الذیل، اتق مدارج السیل، وطالع توبة من قبیل، تنج وما اخالک بناج**، مگر وہ بات جو قرآن میں ہے پیدا نہ کر سکے آخر مٹ کر رہ گئے۔ زمانہ حال میں گو "بہائی اور بابی مذہب" نے الہامی کتب لکھ کر قرآن شریف کو منسوخ قرار دیا ہے'

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مگر مقابلہ پر ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔"مرزائی الہامات" اور "اعجاز یہ قصائد" بھی قرآن کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔اس لئے یہ کہنا کہ دوسرے انبیاء کیلئے معجزے تھے اور حضور کا معجزہ کوئی نہ تھا غلط بلکہ سخت بے انصافی ہے۔

۴۳......معجزہ شق القمر مذکور ہے مگر اس کی تائید نہیں ملتی۔

جواب: ید بیضا، احیاء اموات وغیرہ کی تائید کب تواریخ میں ملتی ہے؟ "شق القمر" کا واقعہ اس وقت ہوا جبکہ وہ افق کے قریب تھا۔ کفار مکہ نے افتراحی معجزہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ان میں کوئی منکر نہ رہا۔ بلکہ یوں کہنے لگے کہ ﴿هٰذَا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ﴾، یہ زبردست جادو ہے۔دوسرے ملکوں میں اس وقت وہ منظر موجود نہ تھا کیونکہ اختلاف مطالع سے کسی جگہ چاند غروب ہو چکا تھا اور کسی جگہ طلوع ہی نہیں ہوا تھا اور کسی جگہ ابھی رات ہی نہیں پڑی تھی۔ لوگ بے خبر تھے اور وہ معجزہ آنی فانی تھا اس لئے تواریخ میں مذکور نہیں ہوا۔تو اسلام اس کا ذمہ دار نہیں ہے اور جو لوگ اس معجزہ کو تحریف کر کے قیامت سے وابستہ کرتے ہیں یا اس کو ادیان سابقہ کی منسوخی بتاتے ہیں وہ قرآن کے خلاف کرتے ہیں' کیونکہ اس میں صاف مذکور ہے کہ کفار نے اس واقعہ کو زبردست جادو تصور کیا تھا۔

۴۴......قرآن شریف بھی تو بعد میں مرتب ہوا تھا۔

جواب: قرآن شریف کے بعینہ وہی الفاظ وحی حضور کے وقت سے موجود تھے جن کو بعد میں جمع کر کے کتابی صورت میں شائع کیا گیا تھا اور توریت وانجیل کے الفاظ وحی ضائع ہو چکے تھے۔اس لئے ہم کہتے ہیں کہ قرآن شریف بعینہ وہی ہے جو حضور پر نازل ہوا۔اور وہ نہیں کہہ سکتے کہ بائبل وہی ہے جو انبیاء پر نازل ہوئی تھی۔

۴۵......جمع حدیث سے منع کیا گیا تھا پھر احادیث کیوں جمع کی گئیں؟

جواب: جمع قرآن سے پہلے خطرہ تھا کہ وحی متلو اور وحی غیر متلو آپس میں خلط ملط ہو جائے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اس لئے جب قرآن سے فراغت حاصل کرنے سے یہ اندیشہ جاتا رہا تو جمع احادیث کی طرف توجہ کی گئی کیونکہ وحی غیر متلو کا جمع کرنا بھی ضروری تھا۔ بائیبل یوں جمع نہیں ہوئی کیونکہ وحی متلو ضائع ہو جانے کے بعد ایک ایک کمپنی نے تاریخی طور پر اپنے الفاظ میں اس کو جمع کیا تھا اور جن انبیاء کی طرف اس کے حصے منسوب ہیں وہ بھی انبیاء کی تصنیف نہیں ہیں۔ کیونکہ ہر جگہ صیغہ غائب کے لفظ استعمال کئے گئے ہیں۔ نبی کی اپنی کتاب میں اپنی موت کا ذکر ہے اور ایسے مقامات اور واقعات کا ذکر ہے جو نبی کی اپنی زندگی کے بعد موجود ہوئے تھے اور طرز تحریر ایسا ہے کہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دوسرا شخص حالات ساتھ بیان کر رہا ہے اور قرآن شریف ایسے نقائص سے بالکل منزہ ہے۔

۴۶......معصوم نبی حضرت مسیح کے سوا کوئی دوسرا نہیں نظر آتا۔

جواب: اناجیل کی رو سے بھی یہ مخدوش ہے اور قرآن شریف میں بھی فہرست انبیاء کو ﴿**يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ**﴾ میں درج کیا گیا ہے کہ جس کا یہ مطلب ہے کہ یہ تمام تقرب الٰہی کا وسیلہ ڈھونڈتے تھے اور خوف الٰہی سے لرزاں تھے۔ تو اب جس خیال سے آپ کو معصوم کہا جاتا ہے وہ بات جاتی رہی۔ دوسری بات یہ ہے کہ قرآن شریف نے حضرت مسیح کی پاکدامنی بیان کرنے کا ذمہ لیا ہے اس لئے وہ حالات نظر انداز کر دیئے ہیں کہ جن میں کمزوری کو دخل تھا' تو کیا جس کی بابت قرآن شریف افراط و تفریط میں اعتدال بیان کرتا ہے اس کا یہ معنی ہو سکتا ہے کہ تمام انبیاء پر اس کو افضل تسلیم کرتا ہے بلکہ یوں سمجھنا چاہئے کہ تفریط کے لحاظ سے آپ کو صف انبیاء میں کھڑا کر دیا ہے جو ایک بڑا احسان ہے جس کا معاوضہ عیسائی تعلیم قیامت تک نہیں دے سکتی۔

۴۷......اسلام مانع ترقی ہے جو جمود پیدا کرتا ہے اور اس کی پابندی آج ہمیں ہر گام سے رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب: یہ صرف اسلام سے روکشی کا سبب ہے، ورنہ اس کی عبادات ہر جگہ ادا ہوسکتی ہیں اور اگر انسان یہ ارادہ کرلے تو موجودہ خوراک و پوشاک میں اس کی خاطر اصلاح سے کام لے سکتا ہے یا اس کو ترک بھی کر سکتا ہے۔ بنگالیوں نے اپنے لباس کو تبدیل نہیں کیا، کیا وہ برسر ترقی نہیں ہیں؟ معاملات میں بھی اگر حکومت سے اصلاح طلب کی جائے تو کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہیں ہوسکتی۔ مگر مشکل یہ ہے کہ خود بخود لوگ تمدن یورپ میں جذب ہوئے چلے جاتے ہیں اب اس کا علاج ہو تو کیسے ہو؟

۴۸......تعدد ازدواج مکروہ فعل ہے؟

جواب: انسان کو اعتدال پر چلانے کیلئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے ایک عورت اگر حاملہ ہو تو اڑھائی سال تک زچہ کے قابل نہیں رہتی اور اس اثناء میں مرد کو ضرور ہے کہ یا تو صبر کرے اور بیماریوں میں مبتلا ہو اور یا محرمات کا مرتکب ہو یا دوسری عورت سے تعلق پیدا کرے۔ وہ بھی اگر حاملہ ہو جائے تو تیسری سے صحت قائم رکھ سکتا ہے۔ اسی طرح چار تک طاقتور آدمی اپنی صحت قائم رکھ سکتا ہے۔ قرآن شریف میں بھی جبر نہیں کیا گیا کہ ضرور چار ہی شادیاں ہوں' بلکہ چار تک حسب طاقت اجازت ہے تاکہ صحت قائم رہ سکے، ورنہ یا تو خود بیمار اور بدچلن ہو جائے گا اور یا اولاد یا بیوی دق اور سل میں مبتلا ہو کر بیکار ہو جائے گی۔

۴۹......حضور نے چار سے بڑھ کر کیوں نکاح کئے تھے؟

(ج) حضور ﷺ کیلئے قرآن شریف میں حد بندی نہیں کی گئی۔ شباب میں حضور نے ایک ہی نکاح کیا تھا۔ بعد میں قبل از ممانعت شادیاں فرمائیں۔ حضور ﷺ نے ان کو بھی ایک دفعہ اختیار دے دیا تھا کہ چلی جائیں لیکن انہوں نے آپ ہی کو پسند کیا اور بطور کنیز کے یا خدمت گار کے آپ کے گھر رہتی تھیں۔

۵۰......نکاح صغیر معیوب ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب: حضور ﷺ نے خود صغیرہ سے نکاح کیا اور ام سلمہ کے بیٹے کا نکاح بنت حمزہ سے کیا۔ اس لئے اسلام میں یہ نکاح جائز رکھا گیا' تاکہ اولاد خود سر ہو کر غلطی کا ارتکاب نہ کرے اور جائداد موروثی ہاتھ سے نکل نہ جائے۔

۵۱...... وراثت کا قانون مضر ہے۔

جواب: پوتے کو بیٹے کے ہوتے ہوئے حصہ نہیں ملتا۔ ہاں اگر اس کا باپ حصہ حاصل کر چکا ہے تو اس کا مستحق ہوگا۔ مسلمانوں کی یہ اپنی غلطی ہے کہ پشت در پشت تک مال متروکہ تقسیم نہیں کرتے، ورنہ اسلام انکی غلطی کا ذمہ دار نہیں ہے۔

۵۲...... بیٹی کو اگر وارث بنایا جائے تو غیر کے گھر جائیداد چلی جاتی ہے۔

جواب: مگر غیر کی لڑکی لینے سے آ بھی تو جاتی ہے۔ اس تبادلہ سے کسی کو شکایت کا موقع نہیں رہ جاتا۔ اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں کا اپنا ہی شیرازہ بکھرا ہوا ہے، اسلام سے یوں ہی روٹھ رہے ہیں۔

۵۳...... شفاعت انبیاء قرآن سے ثابت نہیں؟

جواب: شفاعت کا مفہوم یہ ہے کہ انبیاء اپنی عین حیات میں اپنی اپنی گناہ گار امت کے لئے رحم کی درخواست بھی کرتے ہیں اور انہوں نے ان کی ایذا رسانی سے تنگ آ کر ان کی تباہی کا بھی مطالبہ کیا تھا' چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام اپنے بیٹے کے بچاؤ کے لیے لفظوں کی آڑ لے کر رحم کی درخواست کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام قوم لوط پر رحم کھا کر عذاب سے بچاؤ کی کوئی صورت ڈھونڈتے ہوئے دکھائے دے رہے ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام مشرکین نصاریٰ کی سفارش کرتے ہیں کہ ﴿ اِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾ خود قرآن شریف میں مذکور ﴿ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ﴾ الٰہی اجازت کے بغیر کوئی مجاز نہ ہوگا کہ سفارش کرے۔ یوں بھی آیا ہے کہ اگر یہ لوگ آپ کے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پاس معافی کی درخواست کیلئے آتے تو ضرور اپنے خدا کو غفور رحیم پاتے۔ بہر حال اس قسم کے متعدد واقعات ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء مجاز ہیں کہ رحم کی درخواست یا تباہی کی تحریک کریں، ورنہ شفاعت سے یہ مراد نہیں کہ کوئی شخص خدا پر اپنے تقدس یا قوت بازو کی وجہ سے مرعوب کر کے دباؤ ڈال سکتا ہے۔

۵۴......انبیاء پر القاء شیطانی بھی ہوتا ہے تو ان کی تبلیغ صاف کیسے رہی؟

جواب: سورۃ حج میں مذکور ہے کہ جو بھی رسول ہو گزرے ہیں جب وہ خدا کا کلام پڑھنے لگتے تھے تو بعض دفعہ شریر الطبع مخالفین اپنی آواز سے چند فقرے کہہ کر سامعین کو یہ وہم دلاتے تھے کہ یہ بھی خدا کا کلام ہے مگر بعد میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جاتا تھا۔ خود حضور ﷺ ایک دفعہ ''سورہ نجم'' سنا کر تبلیغ فرمارہے تھے تو کسی مخالف نے وقفہ کا موقع پر اسی وزن پر چند فقرے یوں کس دئے تھے کہ **(تلک الغرانیق العلی، ان شفاعھن لترتجی)** یہ بت بھی سفارش کریں گے جس سے سامعین نے تمسخر کے طور پر یوں اڑا دیا کہ لو جی! آج تو حضور بھی ہمارے بتوں کو سراہتے ہیں۔ اور یہ کہہ کر تبلیغی مجلس کا رنگ بدل دیا تھا۔ مگر جن لوگوں نے وہ تمام سورت سنی تھی انہوں نے خود بخود اس آمیزش کلام کا فیصلہ کر لیا تھا' کہ ماقبل مابعد سے یہ فقرے تطابق نہیں کھاتے' کیونکہ اس سورت میں پہلے خود حضور کے اوصاف مذکور ہیں اور تھوڑی دور جا کر خدا کی وحدانیت مذکور ہوتی ہے اور پھر یہ مسئلہ حل کیا جاتا ہے کہ بت پرست فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بناتے تھے اور بتوں کو خدا کی بیبیاں۔ اور تردید کی گئی ہے کہ یہ لوگ اپنی طرف سے اپنے خداؤں اور فرشتوں کے نام خود عورتوں کے عنوانات سے تجویز کرتے ہیں، ورنہ اس کی اصلیت کچھ بھی نہیں' بلکہ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ تمام کا پروردگار ہے خواہ تم ہو یا تمہارے معبود، فرشتے ہوں یا بت۔ اس مقام پر قاضی بیضاوی لکھتے ہیں کہ ''القاء شیطانی'' سے مراد اس جگہ انسانی غفلت ہے' کیونکہ انبیاء

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

چونکہ انسان ہوتے ہیں اس لئے کسی وقت ذکر الٰہی اور تلاوت کلام اللہ میں نسیان بھی ہو جاتا ہے' مگر انبیاء کی شان یہ ہے کہ خدا فوراً اس غفلت بشری کو رفع کر کے اپنے نبی کو اپنی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔ خود حضور ﷺ نے ایک دفعہ نماز میں چار کی بجائے تین رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا تھا تو بعد میں فوراً آپ نے حضور قلب کو قائم کر کے اس نماز کی تکمیل کر لی تھی اور یہ ضروری نہیں کہ دوسرے لوگ بھی فوری تدارک کر سکیں یا خود خدا ان کے لئے تدارک فوری کا ذمہ دار بنتا ہو۔ اور یہ عام تجربہ ہے کہ جب ذکر الٰہی کرنے والے کو حالات، ماحول یا فوری خوشی یا غمی کے خیالات آدباتے ہیں تو اسے وہ لطف نہیں رہتا اور نہ ہی جمعیت قلب قائم رہ سکتی ہے۔ اور یہی اشارہ اس آیت میں بھی ہے، ورنہ اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو بھی رسول آتے رہے ہیں ان کو القائے شیطانی بھی ہوتا تھا کہ جس میں شیطان ان کی زبان سے جو کچھ چاہتا تھا کہلا لیتا تھا۔ جیسا کہ مشہور ہے کہ **تلک الغرانیق**، کا فقرہ خود حضور کی زبان سے سنا گیا تھا، کیونکہ محققین اسلام نے اس طرز پر وجود واقعہ کو ہرگز ہرگز تسلیم نہیں کیا اور صاف لکھ دیا ہے کہ مخالفین نے حضور کو بدنام کرنے کیلئے یہ تہمت باندھی ہوئی ہے گو اسلامی پہلا مورخ ابن اسحاق اس کی تائید یا تردید میں بھی کچھ لکھتا ہے' مگر امام رازی اور بیضاوی اور دوسرے محققین اس طرز واقعہ کی سخت تردید کرتے ہیں اس لئے یہ ماننا پڑتا ہے کہ انبیاء کی تعلیم اور تبلیغ ہمیشہ سے بے لوث رہی ہے

۵۵......حضرت ابراہیم کے تین جھوٹ مشہور ہیں۔

جواب: مشہور مقولہ ہے کہ ''دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز'' اور یہ تسلیم شدہ اصول ہے کہ ''**الضرورات تبیح المحظورات**'' انسان کی آزادانہ حالت میں جو باتیں نامناسب معلوم ہوتی ہیں۔ خطرۂ جان کے وقت وہی حکمت اور مصلحت بن جاتی ہیں۔ اسی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

طرح حضرت ابراہیم نے ظریفانہ طور پر اپنی بت پرست قوم سے نجومی مسلمات کے طور پر ان کے شامل نہ ہونے کی وجہ سے محض ٹالنے کی خاطر پہلے تو طالع پر نظر ڈالی تھی۔ تو پھر کہہ دیا تھا کہ لو آج میری بیماری کا دن ہے میں نہیں جا سکتا' اس لیے وہ لاجواب ہو کر چلے گئے' تو آپ نے موقع پا کر نمرود کے بت خانہ میں جا کر تمام پوجاریوں سے بت خانہ خالی پاتے ہوئے بت توڑنے شروع کر دیئے۔ اور اخیر میں بڑے بت کے کندھے پر کلہاڑا رکھ دیا اور آپ چل دیئے۔ میلے سے واپس آ کر قوم کے لوگ اپنے بت تباہ دیکھ کر سوچنے لگے کہ یہ تباہی کس نے پھیر دی ہے آخر قرار پایا کہ یہ ابراہیم کا ہی کام ہے۔ پوچھنے پر آپ نے ظریفانہ انداز سے یوں اقرار کیا کہ یہ آپس میں لڑ پڑے تھے تو بڑے نے سب کو تباہ کر دیا تھا ۔اب وہ دم بخود ہو کر آپ کے جانی دشمن بن گئے اور تجویز کیا کہ ایک بھاری آتش کدہ بنا کر اس میں آپ کو ڈال دیا جائے تا کہ ایک عبرتناک سزا آپ کو ملے۔ مگر خدا نے آپ کو وہاں سے بچا لیا تو آپ وہاں سے ہجرت پر آمادہ ہو گئے تو آپ کی بیوی بھی ساتھ ہولی۔ راستہ میں ایک مقام پر آپ ٹھہرے تو وہاں کے بادشاہ نے زنا بالجبر کرنے کے لئے پوچھا' کہ تمہارا آپس میں کیا رشتہ ہے؟ تو ابراہیم نے موجودہ رشتہ کو نظر انداز کر کے اضطراری حالت کو ملحوظ رکھ کر اپنی پہلی رشتہ داری کا اظہار کیا کہ ہم چچا زاد بہن بھائی ہیں اور یہ فقرہ زبان پر نہ لائے کہ اب ہم آپس میں میاں بیوی بھی ہیں تا کہ جان بچ جائے کیونکہ وہ بادشاہ نو وارد کو قتل کر کے اس کی بیوی کو زبردستی زنا سے ملوث کر دیا کرتا تھا۔ بہر حال جو لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے ان تین مقامات پر آزادانہ طور پر ایسا طرز کلام کیوں اختیار کیا تھا کہ جس میں طبیعت کی شوخی پائی جائے۔ اور خلاف واقعہ امر کا چکمہ دے کر مخاطب سے قطع کلامی کا راستہ ڈھونڈا جائے، وہ ہمیں بتائیں کہ اگر ایسے موقعہ پر خود (اعتراض کنندہ) مبتلا ہوتے تو کیا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ایسے کلام سے اپنی جان نہ بچاتے؟ بلکہ ہمیں یقین ہے کہ ذومعنی لفظ تو کجا صاف جھوٹ بولنے پر بھی صبر نہ کرتے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے جو کچھ کہا تھا ذومعنی کلام تھا جو ایک پہلو سے سچ ہوتا ہے اور دوسرے پہلو سے اس کا کچھ اور مطلب ہوتا ہے جس کو نہایت محتاط آدمی لفظ کذب سے تعبیر کر سکتا ہے۔ مگر کذب کی تعریف میں نہیں آ سکتا کیونکہ اس میں شرط ہے کہ کلام کا کوئی پہلو بھی صحیح نہ ہو اس کے علاوہ یہ تمام واقعات آغاز شباب میں گزرے ہیں؛ جس میں تمام کمزوریاں عنفوان شباب پر نچھاور ہوا کرتی ہیں۔ تاہم پیغمبر کا شباب پھر بھی اعتدال سے تجاوز نہیں کرتا بلکہ جس مطلب کو پیش نظر رکھتا ہے اس کے وسائل اختیار کرنے میں اپنی جان تک کی پرواہ نہیں کرتا۔

۵۶......نکاح زینب میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

جواب: آج شریف وضیع اور کفو وغیر کفو کی حیثیت کو تمدن یورپ پر نثار کر دیا گیا ہے اور تمام امتیازی مآثر و مفاخر کو خیر باد کہہ کر صرف دھرتی ماتا کی اولاد ہونے کو مساوی طور پر قومیت اور کفو تصور کیا گیا ہے اور صرف دو ہی قومیتیں رہ گئی ہیں مغربی قومیت اور مشرقی قومیت اور وہ بھی توالد و تناسل میں نظر انداز کر دی جاتی ہیں۔ اب اس حالت میں جب کہ ہم اپنی قومیت۔ اور امتیازات خصوصی کو بالکل کھو بیٹھے ہوئے ہیں ہمیں معذور سمجھا گیا ہے کہ ہم غیرت اور عصبیت یا کفو اور قومیت کے امتیازی مفاخر و مآثر کو بنظر تحقیر دیکھیں اس لئے نکاح زینب میں موجودہ طرز معاشرت کو نظر انداز کر کے اگر خود مشرقی غیرت اور تعصب قومی کو جو آج سے دس سال قبل ہم میں خود موجود تھی مطالعہ کیا جائے تو صاف نظر آ جاتا ہے کہ اگر غیر قوم میں شادی ہو جائے۔ تو بیوی کی ناراضگی سے وہ معاہدہ نکاح فسخ کرانا ہی اخلاقی فرض ہو جاتا ہے۔ حضرت زینب قریشی اور ہاشمی النسل حضور کے بہترین رشتہ داروں کی ایک

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پاکیزہ باغیرت پاکدامن عورت تھی' وہ کب گوارا کر سکتی تھی کہ زید سے جو صرف عربی النسل ہی تھا اور غلامی کی کمزوری اس کے مآثر ومفاخر کو کھا چکی تھی، دیر تک نکاح قائم رکھتی۔ گوشروع میں اس نے اپنی طبیعت پر دباؤ ڈال کر بحکم اطاعت رسول سر تسلیم خم کر دیا تھا مگر فطرتی جذبات سے مجبور ہو کر اس امر کی متقاضی ہو رہی تھی کہ اپنی کفو کے اندر ہی دوسرے ہم عصر عورتوں کی طرح باعزت و توقیر زندگی بسر کرے۔ اور اس قسم کا خدشہ خود حضور علیہ السلام کے دل میں بھی پیدا ہو گیا تھا' مگر ظاہری معاہدہ نکاح کی پاس خاطر کو ملحوظ رکھ کر حضور بھی فسخ نکاح پر زور نہیں دیتے تھے' لیکن جب دیکھا گیا کہ زینب اس تحقیر آمیز نکاح کو پسند نہیں کرتی تو اس کے حسب منشا حضور نے اس کو اپنے نکاح میں لے لیا۔ تا کہ جو کمزوری وہ دیکھ چکی تھی اس کا تدارک اور ازالۂ نقصان مکمل طور پر ہو جائے اور اخلاقی طور پر یہ معاملہ سدھر جائے۔ اب اگر اخلاقی کمزوری کا سوال پیش کیا جاتا ہے اور یا حضور کے متعلق شیفتگی کا الزام پیش کیا جائے تو اس کی ذمہ دار وہ چند بے اصل روایات ہیں جو اسلام کے نزدیک قابل تسلیم نہیں ہے۔ اور یا ہماری اپنی اخلاقی کمزوری ذمہ دار ہے جب کہ ہم مسئلہ کفو کو چھوڑ کر سید مراثی، راجپوت، اور جولاہہ کو ایک درجہ سمجھ کر رشتہ داری کر لیتے ہیں۔ اور یا اہل ہنود کی پرانی رسوم کا اثر ذمہ دار ہے کہ جس کو ہم اپنا بیٹا کہہ بیٹھیں وہ حقیقی طور پر بیٹا اور جائز وارث بن جاتا ہے۔ لیکن اسلامی اخلاق ایسی لفظی کاروائی کو بے اصل سمجھ کر سخت مخالفت کرتا ہے کیونکہ اگر صرف لفظی استعمال سے وراثت کے حقوق پیدا ہو سکتے ہیں تو 'ج' کو اختیار ہو گا کہ 'د' کی بیوی یا ماں کو اپنی بیوی یا ماں تصور کر کے وراثت کا استحقاق پیدا کر لے۔ ورنہ یہ ماننا پڑتا ہے کہ جب دوسری رشتہ داریاں لفظوں سے پیدا نہیں ہو سکتیں تو باپ بیٹے کا تعلق لفظوں سے کیسے قرین قیاس ہو سکتا ہے؟ اس لئے ثابت ہوا کہ حضور کا غلام زید درحقیقت آپ کا بیٹا نہ تھا تا کہ یہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

الزام پیدا ہوتا کہ حضور علیہ السلام نے اپنے ہی بیٹے کی منکوحہ سے نکاح کر لیا تھا۔ اور اگر بالفرض مان بھی لیا جائے کہ زید آپ کا اخلاقی بیٹا بن چکا تھا اور حقیقی بیٹے کی حیثیت اس میں پیدا ہو چکی تھی تو پھر بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ابھی تک زینب کی رضامندی پورے طور پر متحقق نہ تھی اس لئے یہ نکاح ابھی صحیح طور پر منعقد ہی نہیں ہوا تھا بلکہ زیر بحث ہو کر امکانی صورت اختیار کر چکا تھا جس کو زینب نے مکمل نہ ہونے دیا تھا اور اپنی اجازت حضور سے وابستہ کر لی تھی۔ اس لئے ہم آسانی سے کہہ سکتے ہیں، کہ حضور نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح نہیں کیا بلکہ متنازع فیہ نکاح کا فیصلہ آپ کے حق میں ہوا ہے جو کسی طرح آج بھی باپ بیٹے کے درمیان ایسے متنازع فیہ نکاح میں اخلاقی کمزوری ظاہر نہیں کرتا۔

۵۷..... حضور نے بیویوں کے کہنے سے شہد چھوڑ دیا۔

جواب: نبی پاکباز ہوتے ہیں لیکن مصلحت خداوندی کے تحت ان سے ایسے امور کا صدور ہوتا ہے جو ان کی عصمت کے منافی نہیں۔ آدم علیہ السلام نے گندم کا دانہ کھا لیا۔ حضرت موسیٰ سبطی کے کہنے پر قبطی پر حملہ آور ہوئے اور آخر کو وہاں سے لوٹنا پڑا۔ اسی طرح بیبیوں کی باہمی کاوش سے ماریہ قبطیہ کے متعلق آپ رنج میں مبتلاء ہوئے۔ اب یہ کہنا کہ آپ نے عائشہ اور حفصہ کی دل جوئی کیوں کی اور کیوں ان کے کہنے سے ماریہ قبطیہ سے قطع تعلق پر آمادگی ظاہر فرمائی۔ صاف اس امر کی دلیل ہے کہ حضور کی نیک نیتی پر حملہ کیا گیا ہے ورنہ اس کی ذمہ داری آپ پر عائد نہیں ہوتی۔

۵۸..... قرآن شریف میں آپ کو عام لوگوں اور بندوں کی طرح خطاب کیا گیا ہے تو کیا اس سے شان نبوت میں فرق نہیں آتا؟

جواب: حضور کا تعلق اپنے خدا سے عابد و معبود کا بھی ہے اور اعزاز و تکریم کا بھی اور حضور کا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تعلق ہم سے مالک وملوک کا ہے جس میں ہمیں پہلے تعلق کے متعلق لب کشائی کی بھی اجازت نہیں ہے۔ اس لئے اس کو پیش نظر رکھ کر گستاخی کرنا اسلام کے سراسر خلاف ہوگا۔

۲۶...... مرزائی تعلیم پر چند سوالات

ا...... مرزائی تعلیم میں دو مسیح تصور کئے گئے ہیں۔ اول ''مسیح ناصری'' جو حضور علیہ السلام نے شب معراج میں دیکھے تھے۔ دوم ''مسیح محمدی'' جو کسی خواب میں حضور نے دجال کے ساتھ طواف بیت اللہ کرتے خاموش دیکھا تھا۔ جس سے مراد مرزا صاحب ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کب مسیح محمدی نے حضور سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمان سے اتروں گا' لیکن مسیح ناصری کا بیان ہے کہ میں نازل ہوکر اشاعت اسلام کروں گا۔ اب مرزا صاحب کا یوں کہنا کہاں تک درست ہے کہ میرے ظہور کی خبر قرآن وحدیث میں بھی موجود ہے۔

۲...... قبر کشمیر کے متعلق آج تک یہی کہا جاتا ہے کہ ''یوز آصف'' کی قبر ہے جو ''یسوع'' سے بگڑا ہوا ہے اور مرزا صاحب کہتے ہیں کہ یسوع کا ذکر قرآن میں موجود نہیں ہے۔ (دیکھو انجام آتھم) تو اب کیسے کہا جاسکتا ہے کہ ''یسوع'' کی قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے۔

۳...... مرزا صاحب نے اپنی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی میں بیان کیا ہے کہ

(الف) خنزیر مرکب ہے خنز اور آر سے۔ یعنی میں اس کو برا جانتا ہوں۔

(ب) سؤر، سؤ، اور آر سے مرکب ہے اس کا معنی بھی برا جانتا ہوں ہی ہے۔

(ج) کافور کفر سے مشتق ہے کیونکہ اس سے شہوات کا مادہ پوشیدہ ہو جاتا ہے۔

(د) فاران فار کا تثنیہ ہے۔ دو بھاگنے والے، وہاں حضرت ہاجرہ اپنے بیٹے کو بھاگ کر لائی تھی۔

(ہ) زنجبیل، زنا اور جبل سے مرکب ہے یعنی پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اس کے استعمال سے قوائے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

شہوانیہ بلند ہوتی ہیں۔

(و) برزخ، برا اور زخ سے مرکب ہے یعنی اس کی کمائی اخیر تک پہنچ گئی۔

(ز) زقوم مختصر ہے ﴿ذُقْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْکَرِیْمُ﴾ کا۔ ذق کے بعد ام لگایا تو ذقوم بن گیا۔ کثرت استعمال سے زقوم مشدد بن گیا۔ ہمیں پوچھنا یہ ہے کہ اس تحقیق کی بنیاد عربی زبان ہے یا کوئی الہامی لغت ہے۔

۴..... عبداللہ آتھم کے متعلق جب بددعا کی گئی تھی تو مرزا صاحب نے اس سے منظوری نہیں لی تھی اور دوسروں سے منظوری لینے کے خواہاں رہے اس کی کیا وجہ ہے؟

۵..... محمدی بیگم کی پیشگوئی کے پورے نہ ہونے کی ایک یہ بھی وجہ بیان کی جاتی ہے کہ قیامت کے دن مرزا صاحب کا نکاح اس سے ہوگا۔ لیکن حدیث شریف میں تو یوں وارد ہے کہ مسیح **عند النزول من السماء** نکاح کرے گا۔ نہ یہ کہ قیامت کو نکاح کرے گا۔ اب یہ جواب کیسے صحیح ہوگا؟

۶..... حضور علیہ السلام کا آسیہ، مریم، کلثوم اخت موسیٰ سے نکاح قیامت کے دن بیان کیا جاتا ہے مگر اس روایت کی تصحیح نہیں کی گئی اس کی کیا وجہ ہے۔

۷..... حضرت یونس علیہ السلام کی قوم سے عذاب اسی وقت ٹل گیا تھا کہ انہوں نے آپ کو نبی حق تسلیم کیا تھا مگر نکاح کے معاملہ میں جن سے عذاب ٹل گیا تھا انہوں نے نہ تو مرزا صاحب کو نبی مانا اور نہ ہی بناء عذاب کو ترک کیا۔

۸..... **انا انزلناہ قریبا من القادیان**، سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیان کے قریب ''دارالوحی'' کے مقام پر دوسری دفعہ قرآن شریف اترا تھا مگر سوال یہ ہے کہ سارا اترا تھا یا اس کا کچھ حصہ؟ اس کا فیصلہ نہیں دیا گیا!

۹..... مرزا صاحب چونکہ حضور کا بروز ثانی تھے اس لئے آپ کے الہامات قرآن شریف کے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ضمیمہ ہوں گے تو اب سوال یہ ہے، کیا قرآن شریف کا کچھ حصہ ابھی تک نہیں اترا تھا؟ اگر یہ صحیح ہے تو قرآن شریف مکمل وحی نہ تھی۔ اگر الہام کو قرآنی درجہ نہیں دیا جاسکتا تو نزول ثانی نزول اول سے بہتر کیسے ہوا؟

۱۰...... مرزائی اپنی نماز میں الہامی عبارت کو کیوں نہیں پڑھتے' حالانکہ وہ قرآن کے مساوی تصور کی گئی ہیں۔

۱۱...... ختم نبوت کے متعلق یوں کہا جاتا ہے کہ تمام نبوتیں منقطع ہوگئیں مگر نبوت محمدیہ قیامت تک جاری رہے گی۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس وقت حضور کو ''خاتم النبوت'' کا لقب ملنا مناسب تھا نہ یہ کہ ''خاتم النبیین'' کا لقب پاتے؟

۱۲...... قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت ''سلسلۂ ابراہیمی'' سے مخصوص ہوگئی تھی تو پھر حضور کے بعد ''سلسلۂ تیموریہ'' سے کس طرح وابستہ ہوگئی؟

۱۳...... بتاؤ کہ نبوت کا دروازہ چودھویں صدی میں صرف مرزاصاحب پر کیوں کھل کر بند ہوگیا؟

۱۴...... مرزاصاحب سے پہلے نہ کسی سچے مدعی نبوت کا پتہ چلتا ہے اور نہ ان کے بعد خود ان کے سلسلہ میں کوئی نبی صادق تسلیم کیا جاتا ہے کیا کوئی اسلامی ثبوت پیش کرسکتے ہیں؟

۱۵...... وفات مسیح کا مسئلہ قرآن شریف سے پیدا کرنا کیسے تسلیم کیا جاتا ہے جبکہ خود حضور کی تصریحات اس کے سراسر خلاف ہوں۔ کیا یہ تفسیر بالرائے نہ ہوگی؟

۱۶...... ''بدر'' جولائی ۱۹۰۶ء میں ہے کہ کسر صلیب کا معنی ہے عیسائی مذہب کی تردید اور مسئلہ تثلیث کا صحیح انکشاف۔ اگر یہی معنی مراد لیا جائے تو یہ تو مرزاصاحب سے پہلے ہی ابن قیم، ابن تیمیہ، مولوی رحمت اللہ اور دیگر مناظران اسلام کے وقت ظاہر ہو چکا تھا' کہ جن کی تصانیف سے مرزائی تعلیم نے بھی فائدہ اٹھایا ہے اب اس کی صداقت کیسی؟

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۷......انجام آتھم، ص ر ۲۷، میں مولوی ثناء اللہ پر مرزا صاحب نے لعنت بھیجی ہے اور ''قصیدہ اعجازیہ'' کے شروع میں دس لعنتیں بھیجی ہیں مگر ان کا کچھ نہ بگڑا انی مهین من اهانک، کا الہام کیا ہوا؟

۱۸......ڈاکٹر عبدالحکیم اور مولوی ثناء اللہ کے بارے میں غیر مشروط اور مشروط بد دعائیں دونوں قسم کی موجود ہیں تو پھر غیر مشروط بد دعاؤں کو بھی زیر بحث کیوں نہیں لایا جاتا؟

۱۹......تفہیمات، ص ر ۶۲۸ میں ہے کہ مولوی ثناء اللہ ابو جہل ہے جو مرزا صاحب کے بعد زندہ رہا۔ مگر ابو جہل تو جنگ بدر میں مارا گیا تھا پھر اب یہ تشبیہ کیسی؟

۲۰......مرزا صاحب نے ترمیم مسائل شرعیہ میں اعجاز کا دعویٰ کیا ہے اور اپنے الہامی استعار میں عربی شاعریت کا وہ ستیاناس کیا ہے کہ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب جیسے زباندانی میں غلط گو تھے ویسے ہی اسلامی عقائد میں بھی غلط گفتار تھے دیکھئے اعجازی کلام کے اشعار کس طرح اپنی ردیف اور قافیہ کو چھوڑتے ہوئے علم عروض کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگا رہے ہیں۔

''اقتباس القصیدۃ الاعجازیہ''

بفضلک انا قد عصمنا من العداء — وان جمالک قاتلی فأت فانظر

دعوا حب دنیاکم وحب تعصب — ومن یشرب الصهباء یصبح مسکرا

وان کان شان الامر ارفع عندکم — واین بهذا الوقت من شان جولرا

وموا کل صخر کان فی اذیالهم — بغیظ فلم اقلق ولم اتحیرا

سئمنا تکالیف التطاوُل من عدیٰ — تمادت لیالی الجوریا ربی انصر

ولا تحسب الدنیا کناطف ناطفی — اقدری بلیل مسرة کیف تصبح

وان شفاء الناس کان بیانه — فهل بعده نحو الظنون نبادر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

وقد مزق الاخبار کل ممزق ــــ فکل بما هو عنده یستبشر

ففکر یهدیک خمس عشرة لیلة ــــ فناد حسینا او ظفروا او اصغرا

رمیت لاغتالن وما کنت رامیا ــــ ولکن رماه الله ربی لیظهرا

ویوم فعلتم ما فعلتم بغدرکم ــــ باخ الحسین وولده اذ احصروا

ووالله ان قصیدتی من مؤیدی ــــ فنثنی علی رب کریم ونشکر

وان کان هذا الشرک فی الدین جائزا ــــ فباللغو رسل الله بالدین بعثروا

ویارب ان ارسلتنی بعنایة ــــ فأید وکمل کلما قلت وانصر

وهذا العهد قد تقرر بیننا ــــ بمد فلم ننکث ولم نتغیر

ایا محسنی بالحمق والجهل والوغا ــــ رویدک لاتبطل ضیمک واحذب

وان حیوة الغافلین لذلة ــــ فسل قلبه زاد الصفا او تکدرا

ترکت طریق کرام قوم وخلقهم ــــ هجوت بمد مدا لتحقرا

وللدین اطلال اراها کلاهف ــــ رد معی بذکر قصوره بتحدر

اتانی کتاب من کذوب یزور ــــ کتاب خبیث کالعقارب یأبر

فقلت لک الویلات یا ارض جولر ــــ لعنت بملعون فانت تدلر

فقال ثناء الله لی انت کاذب ــــ فقلت لک الویلات انت ستحسر

’’آئینہ حق اور تنویر الابصار‘‘ میں ان نقائص کے رفع کرنے میں بہت کچھ لکھا ہے مگر چشم بینا کے سامنے سب ہیچ ہے کیونکہ جس قسم کے عیوب اور قافیہ یاوری کی تبدیلیاں جس کثرت سے اس قصیدہ کے مذکورہ بالا اقتباس میں موجود ہیں آج تک کسی مستند شاعر کے کلام میں موجود نہیں ہیں۔ اور نہ ہی کسی آئندہ شاعر کے کلام میں موجود ہونے کی امید ہو سکتی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ عذر کیا جاتا ہے کلام اللہ کے اغلاط بھی تو مخالفین نے لکھے ہیں تو اگر اسی قصیدہ کے اغلاط کسی نے لکھ دیئے تو کون سے بڑی بات ہوگئی مگر گزارش یہ ہے کہ جولوگ اس نظریہ کی تائید میں قلم اٹھاتے ہیں جب وہ خود ہی شعروشاعری سے بے خبر معلوم ہوتے ہیں تو ان کا یہ عذر اس بارے میں کیسے قابل تسلیم ہوسکتا ہے؟ چنانچہ

۱......احسن امروہی ''شمس بازغہ'' کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:۔(فی بحر التسکین)

واولوا العلم کلهم شهدوا　　انه الا اله الا هو
من شک فيه فقد کفر
ثم قال الرسول قولوا معی　　انه لا اله الا هو

۲......مولوی غلام رسول راجیکی جواب مباہلہ نمبر۲ میں لکھتے ہیں۔(فی بحر التحقیق)

ايرمون ابرار بغير ثبوتهم	اظفر الوشاة بتهمة ومکائد
وحال التقی البار يدری ببرکة	کمال يبارک فيه ليس بکاسد
لذم المقدس والمطهر خيبة	اشاعواعيوب نفوسهم فی الجرائد
وان البغاة بفسقهم وفجورهم	يحبون سبيل الغی طرق المفاسد
ودعویٰ التقاة بغير تقوی سفاهة	ويبلی تقاة المرء عند الشدائد
وانا لانصار الخلافة بالهدی	لاعلاء کلمتها بحق کراشد
وان الخليفة صالح بشؤنه	فلا تغرين اليه عزی المفاسد
وسيدنا المحمود ابن مسيحنا	بشير وفخر الرسل ليس بطارد
البشر رب الکائنات مسيحه	خلافا لوحی بشارة ومواعد

۳......مولوی اللہ دتا صاحب اپنی کتاب ''تفہیمات'' ص/۶۲۹، میں مولوی ثناء اللہ کے متعلق لکھتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کاذب کو لمبی عمر ملتی ہے کہاں — کذب میں پکا تھا اپنے اس لئے زندہ رہا

مستفعلن مستفعلن مستفعلن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

(مولوی صاحب اگر پیمانہ رکھ کر ہی ماپ لیتے تو دوسرا مصرع اتنا طول نہ پکڑتا۔)

۴..... قاضی محمد یار صاحب پلیڈر استحقاق خلافت کیلئے ٹریکٹ نمبر ۸۰ میں لکھتے ہیں:

(فی بحیرۃ الھند)

چراغ شام آخر را صغیر مانے بیند — طلوع صبح صادق را کبیر مانے بیند

تعجب است تعجب است مصیبت است مصیبت است — کہ چشم زرد بینا را ایں نابینا نے بیند

شب تاریک و درد دل وبا ایں رنج تنہائی — ایں حال من امیر دستۂ رفقا نے بیند

بیا قاضی مرنجاں دل وتکیہ بر خدائے کن — کہ دست تو گرفتہ چوں ایں مشکلہائے بیند

ایں اشلیکہ معلق شد نہ ریزد نہ شدہ واپس — بیارد سخت طوفان حیف ایں دنیا نے بیند

ابن مریم وہ مرادی تھا بنا — ہے نزول اس کا مرادی نادام

اس کے بیٹے کیوں ہیں لفظوں پر اڑے — کیوں نہیں یہ سوچتے وقت خرام

ہیں تو باتیں بہت پر کافی یہ ایک — تیرا کچھ جائے نہ میرا بنتا کام

میری غلطی کو مٹادے معاف کر — تو ہے کرنے والا میں انسان نام

نازک مزاج بھی ہوں طبیعت کا سخت بھی ہوں — دیکھو جو غور سے تو یہی صفت اولیاء ہے

جس دل میں ہو چنگاری الفت کی جلنا اس کا — کیا جینا اس کا لہو پینا ہی جو جیا ہے

اب رحم پر اسی کے ہے سارا تانا بانا — نہ رات میں ہے ظلمت نہ روز میں ضیاء ہے

۵..... ''آئینۂ حق نما'' ص ر ۱۰۷، میں ایک شاعر کی ہجو میں خود مرزا صاحب کے اشعار یوں منقول ہیں کہ (فی بحر القدس)

واہ سعدی دیکھ لی گندہ دہانی آپ کی — خوب ہوگی مہتروں میں قدر دانی آپ کی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیت ساری آپ کی بیت الخلاء سے کم نہیں ہے پسند خاکروہاں شعرخوانی آپ کی

اب ناظرین خود انصاف کرلیں کہ ایسے شاعروں کے سامنے''اغلاط قرآنیہ''اور''اغلاط قصیدہ اعجازیہ'' کوایک درجہ پر سمجھنا کوئی تعجب خیز امر نہیں ہے۔ہاں جو شعروسخن سے کچھ بھی واقفیت رکھتے ہیں وہ اس بات پر کبھی متفق نہیں ہوسکتے کہ مرزا صاحب کے کلام پر جو اعتراضات کئے گئے ہیں ویسے ہی تھے جو کلام الٰہی پر کئے گئے تھے۔کیا مرزا صاحب شریعت محمدیہ میں مجدد ہوکر آئے تھے تو شریعت شاعری میں بھی آپ مجدد تھے؟نہیں ہرگز نہیں نہ اسلام میں کئی ایک''قصائد المضیہ''اور بڑی بڑی لمبی نظمیں موجود ہیں کسی ایک میں سے ایسا اقتباس ہمارے سامنے پیش کریں جیسا کہ مرزا صاحب کے عیوب آمیز ننگ شاعری چند اشعار کو پیش کیا گیا ہے۔ہاں یہ ضروری ہے کہ مرزا صاحب کے طرف دار ثابت کریں کہ وہ خود بھی شعروسخن سے آشنا یا سخن فہم ہیں ورنہ جو کچھ''آئینہ حق نماء''میں یا''تنویر الابصار''میں جواباً لکھا گیا ہے وہ اس لئے بھی غلط ہے کہ یہ لوگ خود بھی شعرفہم نہیں ہیں کسی کی طرف داری میں کیا لکھیں گے۔

۲۱.....**بالآخرۃ یومنون** میں آخری وحی مراد لینا کس طرح صحیح ہوسکتا ہے جبکہ کس نے مرزا صاحب سے پہلے کبھی قادیانی وحی پر ایمان کا اظہار نہیں کیا۔کیا وہ سارے ہی فرقے کافر تھے؟یا یہ معنی مراد لینا غلط ہے؟

۲۲.....''علماءسوء''احمدی ہیں یا غیر احمدی جو رات دن تحریف کلام الٰہی اور تبدیل نصوص اسلام کرتے رہتے ہیں۔

۲۳.....آریہ مذہب کے پیرو لکھتے ہیں کہ موجودہ چار وید چار رشیوں پر نازل ہوئے،جو حضرت آدم کی طرح پیدا ہوتے ہی شاعر اور جوان تھے۔تبت کے پہاڑوں پر خدا کا کلام ان پر نازل ہوا۔اور یہ قاعدہ ہے کہ جب دنیا میں ویدکی تعلیم سست پڑ جاتی ہے تو وہی چار رشی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

خدا کا کلام حاصل کر کے ازسرنو وید کی تعلیم دینے آ جاتے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے کسی جنم میں نیک کام کئے تھے جن کا معاوضہ ان کو یہ خدمت ملی ہے اور کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ جب انسان کا باطن صاف ہو جاتا ہے تو براہ راست بھی خدا سے دید بانی حاصل کر سکتا ہے جیسا کہ اس زمانہ میں دیانند سرسوتی (معلم وید) نے وید حاصل کئے تھے اور ان کو سنسکرت کے علاوہ دیسی زبانوں میں بیان کیا تھا' تو گویا اس اصول کا یہ مطلب ہے کہ دنیا میں وید کئی دفعہ اترے اور حسب ضرورت وہ کئی زبانوں میں پڑھے گئے اور حسب ضرورت زمانہ ان کے احکام میں تبدیلی بھی ہوتی رہی۔ اور مرزائی تعلیم سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب کبھی بھی دنیا میں ظلمت چھا جاتی ہے تو نبوت کا نور چمکتا ہے۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ حضور علیہ السلام سے پہلے دنیا میں کئی نبوتیں جاری تھیں، اب ''خاتم الانبیاء'' کے بعد صرف نبوت محمدی کا ہی راج ہے' یہی نبوت روپ بدلتی رہی ہے اور آئندہ بھی بدلتی رہے گی۔ اور یہی قرآن حضور پر پہلے نازل ہوا تھا اب دوسری دفعہ مرزا صاحب پر بمعہ اضافات کے نازل ہوا ہے' کیونکہ مرزا صاحب حضور کے بروز ثانی ہیں اس لئے ضرورت زمانہ کے مطابق قرآن شریف کا مفہوم کچھ اور ہے اور اس کی زبان میں بھی اردو، فارسی اور انگریزی کا اضافہ ہو گیا ہے اب ہمیں پوچھنا یہ ہے کہ کیا بروز کا مسئلہ آریہ مذہب سے تو نہیں لیا اور کیا دیانند کی مقابلہ میں آنے کی خاطر مرزا صاحب نے دعویٰ نہیں کیا تھا تا کہ یہ دیکھایا جائے کہ اگر وید دیانند پر اردو میں اتر سکتے ہیں تو قرآن بھی اردو چھوڑ کئی زبانوں میں اتر سکتا ہے۔

۲۴...... ﴿اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ﴾ میں چار وعدے ہیں جو اپنے اپنے موقع پر چسپاں ہیں۔ **توفی رفع تطھیر** اور **غلبہ تابعین**، مرزائی تعلیم کے رو سے ستاسی (۸۷) سال کی روپوشی جو کشمیر میں ہوئی ہے واقعہ صلیب کا جزو اعظم ہے' اس کا ذکر بھی ضروری تھا، یہاں کیوں نہیں ذکر ہوا۔ حالانکہ یہ جزو اس واقعہ کی جان تھی اگر کہو کہ ''**واوینھما**'' میں مذکور ہے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ اس آیت میں بطور وعدہ کے سفر کشمیر مذکور نہیں ہے۔ **دوم** یہ کہ کشمیر میں **توفی بالموت** اور رفع روحانی ہونا جہاں مخالف نہ تھے' محض بے فائدہ ہوگا۔

۲۵...... ''تطہیر عیسیٰ'' سے مراد اگر نجات از واقعہ صلیب ہے تو مواعید اربعہ میں اس کا نمبر پہلا ہونا ضروری تھا اور اگر اس سے مراد تصدیق محمدی ہے تو غلبہ تابعین کے بعد ہونا چاہیے تھا بہر حال اگر ہم ترتیب توڑنے کا الزام قائم ہے تو تم بھی بچ نہیں سکتے۔

۲۶...... یہ کیا مخول ہے کہ یہودیوں سے نجات دینے کیلئے خدا نے مسیح سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میں تجھے موت دوں گا' یعنی قتل یا صلیب پر نہیں مرنے دوں گا۔ کیا شہادت فی سبیل اللہ جو آپ سے پہلے کئی ایک انبیاء کو نصیب ہو چکی تھی حضرت مسیح کو محروم رکھنا تھا؟ اور کیا **موت فی الفراش** شہادت سے افضل تھی؟

۲۷...... اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ ستاسی (۸۷) سال حضرت مسیح کشمیر میں روپوش رہ کر مر گئے تو کئی سوال پیدا ہوتے ہیں۔ **اول** یہ کہ تین سال کی تبلیغ میں تو یہ اثر تھا کہ آج عیسائی مذہب سب سے بڑا ہے جو شام سے نکل کر یورپ میں جا گھسا تھا۔ مگر کشمیر میں ستاسی (۸۷) سال کی تبلیغ سے ایک عیسائی بھی نظر نہیں آتا۔ **دوم** یہ کہ اگر آپ روپوش رہے تھے اور دشمن کا خوف بھی نہ تھا تو آپ نے تبلیغ کیوں نہ کی۔ **سوم** یہ کہ قیامت کو خدا کے سامنے کیسے کہیں گے کہ جب تک میں یہود میں رہا ان کا نگران حال رہا۔ کیا روپوش بھی نگران حال رہا کرتا ہے؟ **چہارم** یہ کہ ماننا پڑتا ہے کہ آپ کی عین حیات میں اور روپوشی کے لمبے عرصہ میں تثلیث پیدا ہو چکی تھی' کیونکہ واقعہ صلیب کے بعد اسی سال کے اول اول ہی اناجیل مرتب ہو چکی تھیں جن میں آپ کو ابن اللہ کہا گیا تھا' حالانکہ تمہارے نزدیک تثلیث بعد الموت مانی گئی ہے۔ اس کیلئے ہجرت کشمیر کا نظریہ صرف خیالی مسئلہ ہے' جس پر نہ کوئی تاریخی ثبوت ہے اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ آسمانی شہادت موجود ہے۔

۲۸...... ﴿اُولٰئِکَ مَعَ النَّبِیّٖنَ﴾ میں ثابت کیا جاتا ہے کہ 'مع' بمعنی 'من' ہے اور انت منی وانا منک میں تاویل کی جاتی ہے کہ انت من اتباعی تو پھر اولئک مع النبیین میں من اتباعھم کی تاویل کیوں کی جاتی ہے؟

۲۹......اسلام میں حقوق والدین کو مانع وارثت تسلیم نہیں کیا گیا تو مرزا صاحب نے کہاں سے اس کا جواز حاصل کیا تھا؟ کیا اپنے الہام اور وحی سے؟ تو پھر ناسخ شریعت ٹھہرے ورنہ قرآن وحدیث سے اس کا ثبوت دیا جانا ضروری ہے۔ (دیکھو تفہمات ص ۵۴۹)

۳۰......جب ''براہین احمدیہ'' میں تین سو دلائل حقانیت اسلام پر دینے کا وعدہ دیا گیا تھا تو یہ بہانہ کرنا مناسب نہ تھا کہ اب ہم کچھ سے کچھ بن گئے ہیں اس لئے ایفاء وعدہ واجب نہیں رہا۔ کیونکہ اس وعدہ خلافی کا خواہ کوئی سبب ہو بہر حال اس سے مخالفین اسلام تو کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کہہ کر مکر گئے' اگر یہی مبلغ علم تھا تو تین سو دلائل حقہ کی ڈینگ کیوں ماری تھی؟

۳۱......''دیباچہ براہین'' میں مذکور ہے کہ ہمارے خود معجزات تین سو سے زیادہ ہیں اس لئے اب تین سو دلائل حقانیت اسلام کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ یہ تاویل مریدوں میں تو خوب چل گئی ہے مگر اہل اسلام کو تو یہ وہم دلایا گیا تھا کہ خانہ زاد دلائل کے سوا خارجی دلائل ذکر کئے جائیں گے اور اگر اپنی تعلیوں کو ہی دلائل اسلام بنالینا تھا تو پہلے ہی کہہ دیتے تاکہ لوگ بے چین ہو کر کتاب کی پیشگی قیمت تو واپس نہ لیتے۔

۳۲......''حقیقۃ الوحی'' میں لکھا ہے کہ میں نے لوگوں کو گالیاں دینے میں ابتداء نہیں کی اور جب میں نے سعد اللہ لدھیانوی کو گالیاں دیں تو واقعات کا ترجمہ کر دیا گالی وہ ہوتی ہے جو جھوٹ ہو۔ اگر یہی بات ہے تو شروع میں جن حضرات نے مرزا صاحب کو مدعی نبوت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہونے کی بناء پر فتویٰ تکفیری تیار کرایا تھا تو وہ بھی واقعات پر مبنی تھا جھوٹ نہ تھا تو پھر بتاؤ گالیوں کی ابتداء کس کی طرف سے ہوئی؟ اور نہ ماننے والوں کو ''ذریۃ البغایا'' (حرام زادے) کس نے لکھا؟ گو اپنے اپنے خیال میں دعویٰ نبوت فتویٰ تکفیر جھوٹ نہ تھے مگر بعد میں مرزا صاحب نے لوگوں کو لومڑی، خنزیر، سانپ، کتے اور ملعون وحرامزادے وغیرہ کہنا شروع کردیا تھا تو کیا ان گالیوں کا کوئی ثبوت شرعی ان کے پاس موجود تھا؟ اگر نہیں تھا تو پھر گالیاں کیوں نہ ہوئیں؟ اور فتویٰ کے بعد آغاز کس سے ہوا؟ بلکہ فتویٰ سے پہلے ہی مرزا صاحب نے عملی طور پر روپیہ واپس نہ دینے سے جب لوگوں کو پاگل سمجھ لیا تھا تو یہ منحوس مضمون اسی دن سے شروع ہوگیا تھا۔

۳۳.....''ست بچن'' میں ہے کہ راحات، تمر، سبع مسیح کی تین دادیاں بقول نصاریٰ زنا کار تھیں۔

الحکم ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء میں ہے کہ بقول یہود مسیح ایک عورت پر عاشق بھی ہوگیا تھا مگر ہم اس روایت کو صحیح نہیں سمجھتے اہل اسلام کے نزدیک توہین مسیح میں یہ باریک اشارہ ہے جس میں مرزا صاحب نے سب کچھ کہہ دیا ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ ہم ایک معزز کی بظاہر عزت کریں اور اس کے آباؤ اجداد کی برائیاں لکھ کر شائع کرتے ہوئے اپنے آپ کو اس سے بہتر بھی سمجھیں اور اخیر میں کچھ مدت کے بعد کسی پوشیدہ تحریر میں یہ بھی کہہ دیں کہ یہ روایت صحیح نہ تھی۔ پھر دیکھیں ہم ہتک عزت کا دعویٰ دائر ہوتا ہے کہ نہیں؟

۳۴.....''فتح المسیح'' وغیرہ میں لکھا ہے کہ عیسائیوں نے ہمیں گالیاں دیں اس لئے ہم نے بھی ان کے فرضی مسیح کو گالیاں دیں، ورنہ میں جب مسیح کا مثیل ہوں اور اس کی جان سے ایک بجلی اٹھ کر میرے دل میں جاگزین ہوگئی ہے تو میں اس کو برا کیسے کہہ سکتا ہوں؟ ہاں جناب نے ذرا یوں ہی کہا ہے ع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

عیسیٰ کجاست کہ بنہد پا بمنبرم؟

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو — اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور یوں بھی لکھا ہے کہ جب عیسائیوں نے مسیح کو بڑھایا تو غیرت خداوندی نے چاہا کہ مجھے اس سے بہتر ثابت کرے۔ (انجام آتھم) یہ تو وہی مثل ہوئی کہ ع

پیر ما بہم صفت موصوف است لیکن قدرے کافراست

۳۵...... اشتہار اعلان نبوت میں لکھا ہے کہ میں وجود مسیح کا ٹکڑا ہوں۔ پھر کشتی نوح میں لکھا ہے کہ ''میں اس سے بہتر ہوں۔'' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے احترام تھا مگر جب مرزا صاحب مستقل نبی بنے تو وہ احترام جاتا رہا۔

۳۶...... ازالہ اوہام میں مرزا صاحب نے گالیوں کا عذر یوں بیان کیا ہے کہ ''قرآن شریف میں بھی مخالفین کو سخت لفظ کہے گئے ہیں ہم نے اگر کہہ دیئے تو کون سی بڑی بات ہوگئی ہے۔'' انوار الاسلام میں ہے کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ ہم نے کسی نبی کی توہین کی ہے تو اس کا جواب ہے ﴿ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ ﴾ مگر واقعات بتلا رہے ہیں کہ نصاریٰ کے مقابلہ میں حالات مسیح کو اس بری طرز پر بیان کیا ہے کہ آخر مرزا صاحب کو مسیح سے خود بہتر بننا پڑا اور قرآن میں کسی نبی کی ہتک موجود نہیں ہے ہاں کفار مکہ کو بیشک برا کہا گیا ہے' کیونکہ اسلام کے دشمن تھے مگر یہاں یہ معاملہ ہے کہ حامیان اسلام کو مشرک، دجال، علمائے سوء، مقلدین شیطان کہا جاتا ہے جو صحیح روایات اسلام کی بنیاد پر مرزا صاحب کے دعاوی کی تکذیب کرتے ہیں اس لئے یہ قیاس غلط ہوگا۔

۳۷...... چونکہ نبی کا خواب بھی وحی الٰہی کا حکم رکھتا ہے اور مرزا صاحب کو بھی ''محاکاۃ'' کا شوق تھا۔ اس لئے مرزائیوں کو یہ دکھانا پڑے گا کہ **انا انزلناه قريبا من القاديان** بھی قرآن میں موجود ہے؟ یا یہ تسلیم کرو کہ قرآن کا کچھ حصہ ابھی نزول اول سے باقی رہ گیا تھا جو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نزول ثانی میں حاصل ہوا ہے۔

۳۸.....کشتی نوح میں الہام ہے کہ "الخیر کلہ فی القرآن۔" ص ۱۴۷ پر لکھا ہے کہ قرآن کو سب پر مقدم رکھو کیونکہ **لاشفیع ولا نبی الا محمد ولا کتاب الا القران** اور یہ بھی لکھا ہے تائیدی حدیث کو نہ چھوڑو مگر اخیر پر۔ ازالہ ص ۸۸ میں یہ بھی لکھ دیا ہے کہ بقول گلاب شاہ مجذوب مرزا صاحب قرآن کی وہ غلطیاں دور کر دیں گے جو تفسیروں میں اس کی طرف منسوب ہیں۔ گویا مرزا صاحب پہلی تفاسیر کو جو اہل زبان صحابہ اور خاص عربوں سے منقول ہیں غلط قرار دے کر قرآن میں تحریف جدید کریں گے۔ کیا یہ فعل یہود نہیں؟ کیا اس میں تمام مسلمانوں کی توہین نہیں؟ اور کیا اس میں ضمنی تشریع کا ادعا موجود نہیں ہے؟ یا کیا اس میں دیانند کے مقابلہ میں ویدکی طرح نئی شریعت کا دعویٰ نہیں ہے؟

۳۹.....ازالہ میں ہے کہ آج شائستہ دنیا میں رفع جسمانی کا عقیدہ رکھ کر اسلامی فتح ممکن نہیں ہے کیونکہ یہ عقیدہ قرآن سے ثابت نہیں اور جن روایات پر اس کی بنیاد ہے وہ بھی غلط ہیں۔ بہت خوب اگر یہ کون ذی عقل تسلیم کرتا ہے کہ تیموری خاندان کا ایک فرد سید آل رسول بن کر باتوں باتوں میں ہی افضل الرسل بن جائے اور باوجود مذہبی زبان سے پورے طور پر نہ جاننے کے مفسر قرآن بھی اجازی طور پر بن بیٹھے۔

۴۰.....توضیح مرام میں ہے کہ خدا سے انسان کی محبت "مادہ" ہے اور انسان سے خدا کی محبت "نر"۔ اور دونوں کے ملنے سے محبت کا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر لکھا ہے کہ جبرائیل اپنی جگہ پر قائم ہے اور انسان کے دل میں جو محبت کا بچہ پیدا ہوتا ہے اس میں جبرائیل کی تصویر اترتی ہے اس لئے محبت کا بچہ روح القدس بھی کہلاتا ہے اور انسان کیلئے خدا سے کلام سننے اور عجائبات عالم کو دیکھنے کا ذریعہ بن جاتا ہے اور چونکہ جبرائیل خود خدا کے اعضا کی بجائے ہے اس لئے اس کا فوٹو (محبت کا بچہ) بھی وہی جبرائیل ہوتا ہے اور چونکہ محبت کا بچہ خود روح

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

انسانی ہے اس لئے ایسا انسان خدا کا بچہ بننے کا حق دار ہو سکتا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ یہ تثلیث قرآن کی کس آیت سے حاصل کی گئی ہے اگر یوں کہا جائے کہ ﴿ إِنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ ﴾ سے یہ مضمون تراش لیا گیا ہے تو ہم کہیں گے کہ اس کو غلط طور پر استعمال کرنے میں خیانت کی گئی ہے کیونکہ اس کا صاف مفہوم یہ ہے کہ خدا نے انسان میں سمع، بصر، علم، وغیرہ پیدا کر دیئے ہیں جو اس میں بھی موجود ہیں، ورنہ اس میں محبت کا بچہ پیدا کرنے کی طرف کوئی اشارہ نہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ تعلیم یافتہ لوگ بھی ایسی تک بندیوں پر ایمان لے آتے ہیں ممکن ہے کہ ''فتوحات مکیہ'' باب/۵۵ میں ایسی تک بندیوں کی طرف ہی اشارہ ہو کہ انسان کے قلب پر جب شیطان اپنا تسلط جما لیتا ہے اور دعویٰ آفرینی کے اصول اس کے ذہن نشین کرا لیتا ہے تو خود اس میں ایسی طاقت پیدا ہو جاتی ہے جو نکتہ آفرینی اور موشگافی میں اس کی اس طرح دستگیری کرتی ہے کہ ملہم اول حضرت شیطان بھی دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں اور اس طاقت کا نام شیطان معنوی ہوتا ہے ممکن ہے کہ محبت کا بچہ بھی کچھ ایسا ہی ہو بہر حال ناظرین کا فرض ہے کہ تحقیق مرزائیہ کو اس کے مقابل رکھ کر ذرہ غور سے بتائیں کہ کیا یہی نتیجہ نکلتا ہے یا کچھ اور؟

۴۱...... ''براہین'' میں ہے **اغفر ربنا وارحم من السماء ربنا عاج**، اس فقرہ کی ترکیب کر کے سمجھاؤ کہ اس کا مفہوم کیا ہے؟ اور یوں کہہ کر نہ ٹالو کہ یہ متشابہات میں سے ہے کیونکہ یہ جواب صرف احمدیوں کی تشفی کر سکتا ہے ورنہ ہم تو ''عاج'' کی تشریح پر بھی پوچھیں گے کہ تفہیمات میں اگر اس کا معنی یتیم مرزائیوں کا شیر دہندہ یا آسمان وزمین میں ان کی تشہیر کرنے والا صحیح بھی ہو تو یہ سارا فقرہ پھر بھی بے جوڑ مرکب اشراحی کی طرح رہ جاتا ہے۔ کیا ایسے فقرے قرآن کے مقابلے میں وحی کہلانے کے حق دار ہیں؟ ارے کچھ تو خدا کا خوف کرو!

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴۲......''توضیح مرام''میں ہے کہ خدا کو یوں سمجھو کہ ایک بڑا تیندوا ہے جس کی بیشمار تاریں تمام عالم کو محیط ہیں۔''تفہیمات''میں ہے کہ چونکہ قرآن میں ہے کہ ﴿ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ ﴾ اس لئے یہ تفہیمی تشکیل جائز ہوگی' لیکن تاہم فرق ہے کیونکہ قرآن میں نور کی تمثیل ہے اور یہاں ذات باری کی تمثیل ہے اور قرآن کلام الٰہی ہے خدا مجاز ہے کہ اپنی تمثیل کسی طرح ذکر کرے اور یہ کلام بشر کسی طرح بھی وحی نہیں ہے اور اگر اس کو بھی وحی مان لیا جائے تو یہ لازم آئے گا کہ غلام اپنے آقا سے بڑھ کر وحی پاتا تھا۔ذرا سوچ کر جواب دیں؟

۴۳......''تفہیمات''میں ہے کہ بہشتی مقبرہ صرف شرک وبدعت سے بچنے والے متقی پرہیز گاروں کیلئے مخصوص ہے مبلغ غریبوں کا داخلہ مفت ہے اور غیر مبلغ تصدیقی فارم داخل کرنے کے بعد جو دفتر سے ملتا ہے جائیداد کا دسواں حصہ صیغہ تبلیغ میں دے کر داخل ہوسکتا ہے ورنہ صرف عشر مال کافی نہ ہوگا صیغہ تبلیغ کیلئے گو اسی طریق سے خوب مدد پہنچتی ہے۔مگر سوال یہ ہے کہ کیا **محاکاۃ بالنبی** ، کے سوا کوئی اور بھی اس کے جواز کی صحیح دلیل ہے یا صرف ﴿ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ﴾ کہہ کر ٹال دیا جاتا ہے۔کیا مرزا صاحب خدا تھے؟ جو یہ تجارت کرنے بیٹھ گئے تھے؟ یا اپنے آقا سے بڑھ کر زیادہ تکمیل دین کیلئے یوں کہا تھا؟ تشریح سے بیان کریں اور یہ بھی بتائیں کہ وفات مسیح، مسیح محمدی، پاک تثلیث حیات مسیح پر فتویٰ شرک، نزول مسیح سے مراد ظہور مرزا، قرآن کے جدید معنی طرازی، ختم نبوت سے انکار، اسلام قدیم پر مضحکہ اڑانا، وغیرہ یہ سب کچھ مان کر انسان بدعتی بنتا ہے یا نہیں؟ اسی طرح **انبیہ اللہ عینیۃ اللہ**، بروز وتناسخ کو ماننے والا مشرک ہے یا نہیں؟ کیا وہ شخص مسلمان رہ سکتا ہے جو یوں کہے کہ مسیح کو اب تک زندہ ماننے سے شرک لازم آتا ہے جس سے تمام مسلمان مشرک بن گئے ہیں۔

۴۴......ملکہ معظمہ کے حق میں مرزا صاحب نے دعا کی تھی کہ اس کا خاتمہ کلمہ توحید پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو۔(تحفہ قیصریہ)تبلیغی خط کو،گواس نے نہیں پھاڑا تھا مگر اس نے عمل درآمد نہیں کیا تھا اس لئے

الہام ہوا کہ ؎

مدت برطانیہ تاہشت سال بعد ازاں ایام ضعف واختلال (تفہیمات)

مگر سب کو معلوم ہے کہ نہ تو ملکہ مسلمان ہوئی اور نہ اس کے بعد سلطنت برطانیہ کو زوال آیا۔ بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ملکہ کے بعد توسیع ممالک زیادہ ہوئی اور اقتدار بڑھا۔اسی سے باقی الہامات کا اندازہ ہوسکتا ہے۔رہا کانگریس کمیٹی کا خرخشہ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ''رعیت وراعی''میں شکر رنجی پیدا ہونا،زوال سلطنت یا اختلال کا نشان نہیں ہوتا ہاں سلطنت کو زوال یا اختلال اور ضعف کا خطرہ اس وقت ہوتا ہے کہ غنیم برسر پیکار ہو اس لئے ایسی تاویل کرنا کمال خوش فہمی ہوگی اس لئے ہم پوچھیں گے کہ الہام اور دعا کو کیا ہوا۔

۴۵......پیغامی پارٹی کا سوال جب پیش ہوتا ہے کہ وہ مرزا صاحب کو افضل المرسلین نہیں مانتے تو یوں کہہ کر ٹال دیا جاتا ہے کہ ع

آخر کنند دعویٰ حب پیغمبرم (تفہیمات)

مگر غیر احمدیوں کا سوال پیش ہوتا ہے تو صاف کفر کا فتویٰ لگ جاتا ہے حالانکہ آگے چل کر مرزا صاحب کا اعلان ہے کہ **لا نبی الا محمد ولا کتاب الا قرآن** کیا ایمان الرسول اور حب محمد ﷺ ان کو تکفیر سے بچا نہیں سکتی؟اور کیا حب مسیح حب نبی سے زیادہ موثر ہے؟

۴۶......ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۰ میں ہے کہ علی بن حمزہ طوسی اپنی کتاب ''جواہر الاسرار''میں لکھتے ہیں کہ مہدی کا ظہور کدعہ سے ہوگا اور اپنے صحابہ کے نام ۳۱۳ بمعہ ولدیت وسکونت کے صحیفہ مختومہ میں لکھیں گے ہم نے ان کے نام''آئینہ کمالات''میں درج کئے تھے اور اب انجام میں بھی داخل کر لئے ہیں۔ہمیں تعجب اس سے تو چنداں نہیں آتا کہ روایت میں تو یوں ہے کہ **یجمع اصحابہ من اقصی البلاد** اور جناب نام لکھنے بیٹھ گئے جن میں اس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

وقت کچھ مربھی چکے تھے اور چند برگشتہ بھی ہو گئے تھے مگر ہمیں یہ سمجھ نہیں آتا کہ اوپر تو مرزا صاحب سرے سے وجود مہدی کا ہی انکار کرتے ہیں اور **لا مھدی الا عیسیٰ** پر اڑ جاتے ہیں اور ادھران روایات کو اپنے اوپر چسپاں کرنے کی سرتوڑ کوشش کرتے ہیں کہ جن میں مستقل طور پر الگ وجود سے امام مہدی کا ظہور مراد ہے؟ علاوہ بریں کتاب مختوم مرزا صاحب کی کوئی تصنیف نہیں ہے اور جن کتابوں میں نام درج کئے ہیں وہ جناب کا ''آئینہ'' ہے یا ''انجام'' ہے۔

۴۷......ضمیمہ انجام میں ہے کہ ہمیں تین چیزیں ملی ہیں۔قبولیت دعا عموماً اطلاع علی الغیب اور کشف معانی قرآن۔اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ہر ایک دعا کے منظور ہونے کا ٹھیکہ نہیں تھا تو جن کے بارے میں مشروط وغیر مشروط دعائیں منظور نہیں ہوئی تھیں تو کیوں پیچھے پڑھ کر تاویلات کا سلسلہ شروع کر دیا تھا صاف کہہ دینا تھا کہ لو صاحب یہ بد دعائیں منظور نہیں ہوئیں۔اور یہ بھی خیال رہے کہ پہلے زمانہ میں فرقہ باطنیہ ہو گزرا ہے جس کی کچھ تشریح فرقہ قرامطہ میں مذکور ہو چکی ہے اور مرزا صاحب بھی باطن قرآن پر ہی زیادہ زور دیتے تھے۔پس اب کیا یہ دونوں ایک فرقے ثابت ہیں یا الگ الگ؟ اطلاع علی الغیب بھی ایسے طور پر تھی کہ بغیر حواشی اور تشریح در تشریح مع اضافات ملحقہ کے وجود میں نہ آتی تھی اور اگر واقعی اطلاع علی الغیب تھی،تو جابجا ترمیم وتمنیخ کی کیا ضرورت تھی؟ اس سے تو نجوم ورمل کے قواعد ہی اچھے ہیں۔

۴۸......''ضرورت الامام'' میں ہے کہ الہام شیطانی کی دلیل یہ ہے ﴿**تَنَزَّلُ عَلٰی کُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ**﴾ مگر انبیاء سے وہ فوراً دور کر دیا جاتا ہے۔**لقوله تعالیٰ** ﴿**وَمَا اَرْسَلْنَا مِن رَّسُوْلٍ**﴾ اس مقام پر نزول شیطانی اور القاء شیطانی میں فرق نہیں کیا اور آپ کا دعویٰ ہے کہ معارف قرآنی ہم پر منکشف ہو گئے ہیں لیکن جناب کو اتنا بھی خیال نہیں آیا کہ محققین اسلام

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نے کیا لکھا ہے۔ اور جھٹ لکھ دیا کہ انبیاء کو بھی شیطانی الہام ہوتا ہے۔ کیا معاذ اللہ وہ بھی **افاک اثیم** کا مصداق تھے؟

۴۹..... مرزا صاحب کی پیشگوئی جب پوری نہیں ہوتی تو ایک یہ بہانہ کیا جاتا ہے کہ حضرت یونس کی پیشگوئی صحیح نہیں نکلی تھی مگر اس ''محاکاۃ'' (قیاس بحالت نبی) میں دو نقص ہیں۔ **اول** کہ ایسے جواب صرف مریدوں کیلئے ہی مفید ہیں ورنہ ہمارے نزدیک جب مرزا صاحب نبی ہی نہیں ہیں تو محاکاۃ کیسی؟ دوم یہ کہ قوم یونس پر آثار عذاب پیدا ہو رہے تھے تو عام اصول کے مطابق کہ استغفار اور ایمان بالرسول سے عذاب ٹل جاتا ہے انہوں نے آپ کی تصدیق بھی کی اور استغفار بھی کی تو بچ نکلے۔ لیکن مرزا صاحب کے مقابلہ میں لوگ بد دعائیں ہضم کر جاتے ہیں اور مطلقاً تصدیق کے روادار بھی نہیں ہوتے' یہ کیا تماشا ہے؟

۵۰..... ''حقیقۃ الوحی'' میں یہ ہے کہ نزول مسیح کا مسئلہ عیسائیوں کی اختراع ہے اور مطلب ہے کہ مسیح کو نزول اول میں تو عزت حاصل نہیں ہوئی تھی' اب دوبارہ تمام کسر نکال لے گا۔ ہاں **ینابیع الاسلام** میں عیسائیوں نے بھی لکھا ہے کہ معراج جسمانی کا مسئلہ آتش پرستوں سے لیا گیا ہے۔ خواجہ کمال الدین ینابیع المسیحیت میں لکھتے ہیں کہ مسیح کے بغیر باپ پیدا ہونے کا مسئلہ عیسائیوں نے پرانے بت پرستوں سے لیا تھا جو مسلمانوں نے بھی اور مرزا صاحب نے بھی قبول کر لیا تھا۔ اب بتایئے کہ مغربی اور مشرقی عیسائیوں کا قول کہاں تک صحیح ہوگا؟ اور عیسائیوں کی تائید کس نے کی ہے؟ اور اپنے پیر پر حملہ کس نے کیا ہے؟ اور یہ بھی بتائیں کہ کس کس کے کہنے سے ہم کیا کیا چھوڑتے جائیں گے؟

۵۱..... حقیقۃ الوحی میں لکھتا ہے کہ یہ خوب ہے کہ مسیح اترے گا، ہم مسجد کو جائیں گے تو وہ گرجے کو دوڑے گا، ہم روبقبلہ ہوں گے تو وہ بیت المقدس کو منہ کرے گا، خنزیر کھائے گا شراب پئے گا، اسلامی حلال وحرام کی اسے کچھ پرواہ نہ ہوگی، وہ امتی نہ ہوگا اگر اسے تو مسلم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بنایا جائے گا تو اسے مسیح موعود ماننے میں اور بھی ذلت ہوگی کیا اس سے بڑھ کر اسلام کیلئے کوئی مصیبت باقی ہے جب یوں وارد ہے کہ یہی امت یہودی بن جائے گی تو ضرور ہے کہ اسی امت سے مسیح بھی پیدا ہو۔ ورنہ کیا ضرورت ہے کہ مسیح کو لا کر نبوت سے محروم کیا جائے۔ تفہیمات میں ہے کہ اس تقریر کا روئے سخن اندر سے عیسائیوں کی طرف ہے مگر یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ گو کتنی تاویلیں کی جائیں لیکن یہ بات ضرور ثابت ہو جاتی ہے کہ مرزا صاحب نے جس طرح اپنے رسالہ انجام میں یسوع کی آڑ لے کر حضرت مسیح کی توہین کی تھی۔ اسی طرح یہاں نزول مسیح کی آڑ میں نہ صرف مسیح کی توہین کی ہے بلکہ خود حضور کی بھی ایسی توہین کی ہے کہ کسی مخالف اسلام سے بھی ایسی توقع نہیں ہو سکتی۔ اب بتاؤ کہ کیا اسلام نزول کے بعد کے حالات اس طرح بیان کرتا ہے۔ جس طرح کہ مرزا صاحب نے بیان کئے ہیں؟ یا یوں کہیں کہ مرزا صاحب کو اسلامی واقفیت نہ تھی اور یا یوں کہیں کہ دیدہ دانستہ حضور کی پیشینگوئیوں کی تکذیب کی ہے؟

۵۲..... حقیقۃ الوحی میں ہے کہ مولوی اسمٰعیل علی گڑھی اور غلام اللہ صاحب قصوری نے مرزا صاحب کی ہلاکت کی دعائیں کی تھیں مگر وہ ان پر الٹی پڑیں اور خود ہلاک ہو گئے مگر افسوس کہ صوفی جماعت علی شاہ مدظلہ العالی کی بددعا سے مرزا صاحب خود رخصت ہو گئے اور ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشینگوئی نے بھی پیچھا نہ چھوڑا۔ مرزائی بتائیں کہ کیا موت وحیات کی جنگ اپنے اندر کچھ صداقت رکھتی ہے؟

۵۳..... ''نزول المسیح'' میں ہے کہ چودھویں صدی کا ربع بھی گزر گیا مگر مسیح نہ اترا۔ حضرت آدم سے لے کر اب تک چھ ہزار سال بھی پورے ہو گئے۔ حج بند ہو گیا فتنہ ارتداد قائم ہوا۔ طاعون آ گیا ہے مگر مسیح کا کوئی نشان نہیں ہے میرے نشانات کو دیکھنے والے ۲۹ لاکھ ہیں اور ان کو ایک صف میں کھڑا کیا جائے تو کسی بڑی سلطنت کے لشکر کے برابر ہوں گے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جناب یہ سب کچھ درست! مگر سوال یہ ہے کہ کیا اب دور جدید شروع ہوگیا ہے؟ تو دور اول کی جزاء وسزا کا معاملہ کیا ہوا؟ وہ سب کچھ اکارت ہی گیا؟ کہ آدم ثانی قادیان میں آبراجا۔ یہ بھی بتاؤ کہ ۲۹ لاکھ میں سے تصدیق کرنے والے کتنے تھے اور تکذیب کرنے والے کتنے تھے؟ کیا اس طرح کی عبارت آرائی مدعی صداقت کیلئے باعث شرم نہیں ہے؟

۵۴...... ''شہادۃ القرآن'' میں ہے کہ **هذا خليفة الله المهدى** (رواہ البخاری) اور ازالہ میں ہے کہ امام مہدی کے روایات قابل اعتبار نہیں ہیں یہی وجہ ہے کہ شیخین نے امام مہدی کا ذکر نہیں کیا۔ مستدرک اور ابن ماجہ کی روایات کے مطابق ممکن ہے کہ مسیح موعود کے بعد امام مہدی کا ظہور ہو جائے' لیکن دیکھئے ادھر تو یہ کہا جاتا ہے کہ امام بخاری نے امام مہدی کا ذکر نہیں کیا اور ادھر اس کی شہادت پیش کی جاتی ہے کہ آسمانی شہادت کی روایت بخاری میں موجود ہے اور لطف یہ ہے کہ جب یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ بخاری سے یہ روایت دکھائے تو تین طرح کا جواب ملتا ہے۔ **اول** تقدس کے ضمن میں، کہ ممکن ہے کہ عالم کشف میں یا کسی اور جگہ آپ نے ایسی صحیح بخاری بھی دیکھی ہو جس میں یہ روایت موجود ہو ورنہ دنیا میں کوئی صحیح بخاری ایسی نہیں ہے کہ جس میں یہ روایت موجود ہو۔ **دوم** تنقیدی پردہ میں، کہ مرزا صاحب سے سہو ہو گیا تھا ورنہ روایت حجج الکرامہ اور مستدرک وغیرہ میں موجود ہے۔ **سوم** بطرز محاکات، کہ **يكثر بكم الاحاديث بعدى ذكره البخارى** (تلویح ص/۲۶۱)

قال الملا على القارى خير السودان ثلثة: لقمان بلال ومهجع مولى رسول الله رواه البخارى فى صحيحه كذا ذكره ابن الربيع ولكنه ليس بموجود فيه بل هو فى المسند (موضوعات کبیر، ص/۴۴) مگر ہمیں یہ پوچھنا ہے کہ مرزا صاحب نے صحیح البخاری کو متحضر رکھ کر اگر یوں کیا ہے تو کذب ہے ورنہ یہ لازم آتا ہے کہ آپ کو اس پر عبور نہ تھا اور یہ لکھنا بے سود ہے کہ یہ سہو ہے کیونکہ ایک مدعی رسالت سے ایسا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سہو منسوب کرنا نسبت جہالت کے مساوی ہے۔کیا کسی نبی نے ایسی روایت پیش کی ہے جو اصل کتاب کے صحیح نسخہ میں موجود نہ ہو؟ محاکات المحدثین سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسی تعلیمی اور علمی غلطی کسی نبی سے سرزد نہیں ہوئی تھی۔تب ہی تو غیروں سے پناہ لی تھی۔

۵۵.....قصیدہ اعجازیہ میں تائید الٰہی کا دعویٰ ہے اور یہ بھی دعویٰ ہے کہ تاریخ اشاعت کے بعد بیس روز تک **منع مانع من السماء** کے الہام نے تمام کے ذہن مقابلہ میں آنے سے روک دیئے تھے اور جن لوگوں نے بعد میں سر اٹھایا بھی تھا وہ مر گئے تھے۔یہ سب کچھ مانا مگر یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ یہ قصیدہ قابل جواب بھی تھا۔ہاں اگر مرزا صاحب یہ بھی شائع کر دیتے کہ جوابی قصیدہ لکھنے والے ننگ شاعری کا خیال نہ کریں تو غالباً تمام نیم شاعر بھی مقابلہ میں کھڑے ہو جاتے۔

۵۶.....یہ فقرہ کہاں تک درست ہے کہ ''قادیان لاہور سے جنوب و مغرب میں واقع ہے۔'' (اشتہار چندہ منارۃ المسیح) شاید قادیانی جغرافیہ بھی تجدید کا مدعی ہوگا۔

۵۷.....مرزا صاحب بقول محمود محمد ثانی تھے اور محمد اول سے افضل۔مگر ہم دیکھتے ہیں کہ حضور (**لم یکن فحاشا**) فحش گوئی سے محترز تھے۔گو مخالفین حدِ اعتدال سے آپ کی مذمت بھی کرتے تھے مگر حضور نے ننگ اختیار نہیں کیا تھا۔لیکن یہاں یہ حال ہے کہ مرزا صاحب مزے لے کر فحش گالیاں دیتے ہیں اور گالیاں بھی ایسی کہ خدایا پناہ۔بطور نمونہ غور کیجئے۔ فرماتے ہیں کہ میری کتابوں سے ہر ایک محبت رکھتا ہے اور میری تصدیق کرتا ہے ہاں حرامزادے میری تصدیق نہیں کرتے۔(آئینہ کمالات) اے بدذات فرقہ مولویان۔(انجام ص،۲۱) نکاح محمدی بیگم کے خوارق بہت جلد ظاہر ہوں گے اس دن ان احمقوں کیلئے چینا کیسا ہے؟ بندروں اور خنزیروں کی طرح ان کے منہ کالے ہوں گے اور ناک کٹ جائی گی۔(ضمیمہ انجام ص،۵۳) جب لوگوں نے کہا کہ آتھم کے متعلق الہام غلط نکلا تو جواب میں کہا کہ وہ (کمینے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

والے) حرام زادے ہیں۔ (انوارالاسلام) ہمارے دشمن جنگلوں کے سؤر ہیں اوران کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں۔ (نجم الہدیٰ ص ۱۰) **رئیس الدجالین عبد الحق غزنوی وسائر اتباعہ علیہم نعال. لعن اللہ الف الف مرۃ۔** (انجام) محمد نذیر حسین دہلوی ابولہب نالائق ہے اوراس کا کمبخت شاگرد محمد حسین بٹالوی مفتری ہے۔ (مواہب الرحمن، ص ۱۲۷) مولوی سعد اللہ لدھیانوی فاسق، شیطان، خبیث، منحوس نطفۂ سفہاء، رنڈی کا بیٹا اور ولد الحرام ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۴) پچھلے ورقوں میں حضرت مسیح کے متعلق سب وشتم اورتوہین میں بھی مرزاصاحب نے یدطولیٰ حاصل کیا ہے اور جب آپ کا طرز کلام طنزآمیز وذومعنی لفظ اور کنایات آگین ہی اس فہرست میں شامل کرلیا جائے تو کون ثابت کرسکتا ہے کہ ایسا شخص بروزمحمدی توکجا معمولی اعتدال کا بھی مالک ہوگا۔ اس کے علاوہ ان کے پاس کیا ثبوت تھا کہ یہ لوگ حرام زادے ہیں۔

۵۸..... دجال کے متعلق ''ازالہ'' میں لکھا ہے: دجال معہود اقوام یورپین کا مورث اعلیٰ تھا اور علمائے سوء یا اقوام مغربی جو برسراقبال ہیں اور یا پادری سب دجال لغوی طور پر ہیں اگر یہی اصول درست ہے، تو پھر کوئی شکایت نہیں کہ مرزائی یا مرزاصاحب بھی اس کا مصداق بن جائیں۔

۵۹..... عبداللہ آتھم ۲۷؍جولائی ۱۸۹۶ء میں مدت مقررہ کے بعد اس لئے مرا کہ اس نے خوف کے مارے فحش گوئی چھوڑ دی تھی (تفہیمات ص ۵۷۹) مرزاصاحب نے الوصیۃ میں لکھا تھا کہ میری موت قریب ہے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم نے یہ دیکھ کر پہلے لکھا تھا تین سال تک مرزاصاحب مریں گے۔ پھر لکھا جولائی ۱۹۰۷ء سے لے کر چودہ ماہ کے اندر مریں گے۔ پھر کہا کہ ۴؍اگست ۱۹۰۸ء تک۔ یہ بھی لکھا کہ تاریخ موت ۲۱؍ساون ۱۹۶۵ ہے۔ (پیسہ اخبار ۵ مئی ۱۹۰۸ء) بہرحال آتھم اورمرزاصاحب کی موت میں بالکل پوری مشابہت ہے اور جو عذر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

آتھم کے متعلق ہیں وہی عذر مرزا صاحب کے متعلق بھی ہو سکتے ہیں۔

۶۰..... ''تفہیمات'' میں لکھا ہے کہ قطع وتین کی آیت میں یہ شرط ہے کہ مفتری مدعی مکالمہ الہیہ ہو یہ جانتا ہو کہ اس کا مکالمہ خدا سے نہیں ہوتا، خدا کے وجود کا اقراری ہو اور اپنے دعویٰ کا اعلان بھی کرے۔ تب خدا کا عذاب اسے جھٹ دبالیتا ہے ورنہ جن کا دماغ خراب ہو اور دماغی کمزوری سے یہ سمجھ بیٹھے ہوں کہ خدا ان سے باتیں کرتا ہے یا وہ خدا کے ہی منکر ہوں اور یا وہ اپنے دعویٰ کا اعلان نہ کریں تو ان تمام صورتوں میں ان پر ہلاکت کا آنا ضروری نہیں ہے مگر ہماری طرف سے ایک اور بھی شرط ایزاء ہو سکتی ہے کہ وہ تمام اقوال کو خدا پر افتراء نہ کرتا ہو بلکہ بعض اقوال کو خدا کی طرف سے منسوب کرتا ہو کیونکہ بعض الاقاویل کا لفظ بھی آیت میں مذکور ہے اب ان شرائط کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے ایک غلطی کا ازالہ لکھ کر اعلان نبوت کیا ورنہ پہلے اپنے بیان کو مشتبہ ہی رکھتے تھے اس لئے اس آیت کی زد میں چند سال کے اندر ہی آ گئے اور اگر کہا جائے کہ آپ نے براہین کے زمانہ سے اعلان نبوت کیا تھا تو دماغی کمزوری کا سوال پیش ہو جاتا ہے اور پیغامی پارٹی افضل المرسلین مستقل نبی ماننے کو تیار نہیں ہے بہرحال یہ آیت مرزا صاحب کی تائید نہیں کرتی۔

۶۱..... ان عربی عبارتوں کی تفہیم میں جو تشریح کی گئی ہے، اس کو تحریف کہیں یا غلط؟

۱..... **انت منی بمنزلة اولادی کقوله علیه السلام الخلق عیال الله کقوله تعالیٰ فاذکروا الله کذکرکم اباء کم** یعنی خدا کو باپ کہہ کر پکار سکتے ہو۔ (تفہیمات ص۶۴)

۲..... **اسمع ولدی** (بشریٰ ج۱ ص۴۹) **الله امه مجازا** (حقیقۃ الوحی ص۱۴۳) **اوالاصل اسمع واری** (الفضل ۹۶ ج۹) ایسے لفظ اس لئے استعمال کئے گئے ہیں تاکہ عیسائیوں کو معلوم ہو جائے کہ ایک امتی حضرت مسیح سے زیادہ مرتبہ رکھتا ہے۔ (حاشیہ حقیقۃ الوحی ص۸۶)

۳..... **یریدون ان یروا طمثک لکن الطمث لیس فیک** (حقیقۃ الوحی ص۱۴۳)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

والمراد الخبث (اربعین ص۴۴) اوحیض الباطن (روح البیان ۲، ۲۳۶) مریم اذ ذاک (تمیمات ۲۵)

۴..... انت من مائنا وهم من فشل، یعنی تم اسلام پر قائم ہو اور وہ لوگ فاسق و فاجر اور بدمعاش ہیں۔ (حاشیہ انجام ص۵۶)

۵..... بروایت قاضی محمد یار بہ الہام صار المرزا امرأة فتغشاها الله موضوع روایت ہے یا یوں مراد ہے کہ مریم کی طرح خدا نے نفخ روح عیسیٰ مجھ میں کیا اور استعارہ کے طور پر مجھے حمل ہو گیا۔ (کشتی نوح ص۴۷)

۶..... فجاءه المخاض الی جذع النخلة ای جاء بی صعوبة التبلیغ الی اولاد المسلمین الذین لیس فیهم طراوة الایمان (براہین ص۵۵۳)

جذع سے مراد نادان اور احمق مراد ہیں یا بیوقوف مولوی مراد ہیں جن میں ایمان نہیں ہے۔ (کشتی نوح)

۷..... حدیث میں ہے کہ امت محمدیہ میں بعض لوگ مریم کے مشابہ ہیں۔ اور سورہ تحریم میں یہ اشارہ ہے کہ ایک شخص مریم بنے گا تو اس میں عیسیٰ کی روح نفخ ہوگی تو عیسیٰ مریم سے پیدا ہوگا یعنی وہ خود ہی مریم ہونے کے بعد عیسیٰ بن جائے گا اور ابن مریم کہلائے گا۔ (خوب سوجھی) (کشتی نوح ص۴۵)

۸..... رایتنی عین الله والقینت اننی هو (آئینہ ص۵۶۴) قیل هو رویة المنام کقوله رایت ربی فی صورة شاب امرد قطط (موضوعات کبیر ص۴۶) لیس المراد ههنا الحلول بل ما اشیر الیه فی قرب النوافل (آئینہ ص۵۶۶) قال الآلوسی لیس لامراد منه دعوی الربوبیة هل العابد یصیر امعبود العبادته؟ وقیل المراد بعین الله رجوع الظل الی اصله (آئینہ ص۵۶۴) جب طور کی آگ سے انا للہ کی آوز

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

آسکتی ہے تو انسان سے کیوں نہیں آسکتی (صراط مستقیم ص ۱۳) خدا صفت تکوین اپنے انبیاؑ و اولیا کو دیتا ہے (فتوح الغیب مقالہ ۱۶، ۱۰۰)

۹...... ﴿انی خلقت السمآء والارض ...... الخ﴾ بیوقوف مولوی کہتے ہیں کہ میں نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ زمین سے مراد مریدوں کے دل ہیں اور آسمان سے مراد ہمارے نشانات ہیں اور انسان سے مراد حقیقی انسان ہیں۔ (یعنی غیر احمدی انسان نہیں ہیں) ع

بن کے رہنے والو تم ہرگز نہیں ہو آدمی　　کوئی ہے روباہ کوئی خنزیر اور کوئی ہے مار

افسوس کہ لوگ اس تجلی الٰہی سے انکار کرتے ہیں۔ (کشتی نوح ص ۷)

۱۰...... لوگ بدمعاش ہو جاتے ہیں اور معرفت الٰہی نہیں رہتی تو خدا اپنے پیارے کو انا منک وانت منی کہہ کر پکارتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص سچے دل سے میرا مرید ہو جائے گا، میں اسے خدا دکھا دوں گا۔ (الحکم)

وقیل معناہ انت مامور منی وانا ظاھر بتبلیغک (الحکم ۶،۲۰)

وقیل من اتباعی اذ من اتصالیۃ ای ھم متصلون بی (حاشیہ بخاری ۲،۶۲۹)

۱۱...... کان اللّٰہ نزل من السماء ای یظھر بہ الحق (حقیقۃ الوحی ص ۹۵)

۱۲...... نموت فی مکۃ او المدینۃ ای یحصل لی فتح کفتح مکۃ والمدینۃ (میگزین ۱۹۰۶ء)

۱۳...... نرد علیک انوار الشباب ای یحصل لک قوۃ بھا تخدم الدین (تفہیمات)

۱۴...... اوحی الی اسقط من الہ واصیبہ یعنی مبارک احمد بچپن میں ہی مر جائے گا۔ (تریاق القلوب ص ۴۰)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۵...... الارض والسماء معک کما ھو معی،ای یظھر قبولک فی الارض وتصدیقک فی السماء(براہین ۲۱،۵)

۱۶...... انما انت بمنزلة توحیدی وتفریدی ای ارید شھرتک کشھرتی (اربعین ۲۵،۳) فیه اشارة الی ان من لم یومن بالموز الم یومن بتوحید اللّٰہ (تحیمات ص۹۰) جب خدا پوشیدہ ہوجاتا ہے تو اپنا بروز بھیجتا ہے (تفہیمات ص۱۹۲)

۱۷...... الزلزلة لهارکة ظهرت،۴ ا اپریل ۱۹۰۵ء(حقیقۃ الوحی ص۲۲۱) لا ترینی زلزلة الساعة(ریویو ۱۹۰۶ء) اشارة الی حرب اورروبالان الزلزلة قد تجنی بمعنی الشدائد والاھوال والالھام وجوہ وبطون فیمکن ان یصدق بوجه آخر(ضمیمه براهین ۱۰۶،۵)

۱۸...... سرک سری ظھورک ظھوری لولاک لما خلقت الافلاک ای الافلاک الروحانیة (حقیقۃ الوحی ۹۹)

چونکہ آپ بروز محمدی تھے اس لئے یہ حدیث آپ کے حق میں صادق ہوئی۔

(تفہیمات،ص۱۹۵)

من رضیت عنه فانا راض عنه ومن غضب علیه غضبت علیه کقوله علیه السلام من عادی لی ولیا فقد عادیة (تفہیمات ص۱۹۷)

۱۹...... رب سلطنی علی النار ای علی الطاعون، ان الذین یبایعونک، خاتم النبیین، مارمیت (تفہیمات ص۲۰۰)

۲۰...... میں نے اپنی جماعت کے کاغذات پر خدا سے مہر تصدیق لگوائی۔خدا نے سرخی سے اس پر منظوری دی اور قلم چھڑکی تو کرتے پر چھینٹیں پڑیں۔(حقیقۃ الوحی ص۲۵۵) کقوله علیه السلام رایت اللّٰہ فی ثوب اخضر (کتاب الاسماء والصفات ص۳۱۴) عبداللہ بن جلا کہتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Click For More Books

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ ''میں نے مسجد نبوی میں خواب کے اندر حضور سے روٹی مانگی تو آپ نے دی۔ جاگا تو کچھ حصہ ابھی میرے ہاتھ میں تھا۔'' (منتخب الکلام فی تعبیر الکلام ابن سیرین)

ناظرین! یہ چند الہامات ہیں کہ جن کا جواب مرزائیوں کی طرف سے تشبت بالمحاکات کے ساتھ دیا گیا ہے۔ جو صرف مریدوں کیلئے ہی مفید پڑ سکتا ہے ورنہ غیر احمدیوں کے نزدیک جب مرزا صاحب کی شخصیت ہی مخدوش تھی تو ایسے جوابات کیا حقیقت رکھیں گے؟ چھوٹا منہ بڑی بات۔ اور جو تاویلات پیش کی گئی ہیں وہ شطحیات میں داخل ہیں یا مردود روایات ہیں اس لئے جس مدعی نبوت کی بنیاد ایسی کمزور اور غلط عبارات پر ہوگی وہ راسخین فی العلم کے نزدیک کب قابل توجہ ہو سکتا ہے؟

۶۲..... تردید کلمہ فضل رحمانی میں ہے کہ مجسٹریٹ درجہ اول ''لدھیانہ'' نے ایک مقدمہ میں یوں فیصلہ دیا تھا کہ فضل احمد لدھیانوی ناقص التعلیم ہے۔ جیسا کہ اس کی غلط عبارت سے ظاہر ہوتا ہے جو اس نے مرزا صاحب کے مقابلہ میں لکھی تھی اور اس پر اعراب صحیح نہیں لگا سکا اس میں بیشمار اغلاط ہیں۔ تحریر بتاریخ ۲۱ جنوری ۱۹۰۸ء۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ وہی مجسٹریٹ اگر عجز مرزا پر مطلع ہو جاتا ہے تو بعینہ یہی فیصلہ مرزا صاحب کے حق میں بھی دیتا جو مولوی فضل احمد کے حق میں دیا تھا؟ کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ اسی لیاقت کا ایک آدمی تو اس لئے نالائق سمجھا جائے کہ اس نے موجودہ قواعد کے اعراب کے رو سے غلطیاں کی تھیں اور دوسرا اس سے بڑھ کر غلطیاں کرتا ہے تو اس کو محض تقدس کی وجہ سے عربی کے شیکسپیر کا لقب دیا جاتا ہے!

۶۳..... مرزا صاحب اپنی ایک تحریر مضمون (اشتہار ایک عظیم الشان نشان کا پورا ہونا) میں کہتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور نے ۴ رفروری ۱۸۹۴ء میں مولوی محمد حسین بٹالوی سے یہ اقرار نامہ لیا تھا کہ وہ کادیان (کاف) نہ لکھے گا، اور یہ بھی نہ لکھے گا کہ مرزا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دجال اور کذاب ہے اس پر مرزائی تعلیم میں مولوی صاحب کی ذلت کا ثبوت دیا گیا ہے مگر یہ خیال نہیں کیا کہ جس طرح مولوی صاحب سے دستخط لئے گئے تھے اسی اقرار نامہ پر اسی طرح مرزا صاحب سے بھی تو دستخط لئے گئے تھے کہ وہ بھی آئندہ ایسے الہام بند کر دیں گے کہ فلاں مر جائے گا یا فلاں شخص کافر ہے مگر افسوس کہ مرید ابھی تک یہ نہیں سمجھے کہ اگر ایسے الہام خدا کی طرف سے ہوتے تو مجسٹریٹ کو پہلے آد بوچتے کیونکہ اس نے خدا کے خلاف جنگ کی تھی۔ باوجود اس کے پھر جواب دیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب پہلے ہی بند کر چکے تھے ہم پوچھتے ہیں کہ پھر مجسٹریٹ کے سامنے عذر کیوں نہیں کیا کہ ہم چونکہ الہام پہلے ہی بند کر چکے ہیں اس لیے ہم دستخط نہیں کر سکتے۔ بہر حال مخالفین مرزا کی فرضی ذلتوں کے مقابلہ میں یہ ایک ہی ایسی ذلت ہے کہ سونیار کے مقابلہ پر ایک ہی لوہار کی کافی ہو جاتی ہے۔

۶۴..... ''توضیح المرام'' میں مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ یہی تحقیق قریب قیاس ہے۔ بھلا یہ کون سا محاورہ ہے اگر دنیا میں آج مذہبی زبان سے پوری آشنائی رکھنے والے ہوتے تو جھٹ تاڑ جاتے کہ جس شخص کی یہ ذاتی قابلیت ہے وہ باریک مسائل میں کب حق بجانب ہو سکتا ہے مگر نئی روشنی کے دلدادہ یا نیم ملا صم، بکم، عمی، ہو کر ایسے سطحی خیالات کو تسلیم کر رہے ہیں کہ جن کی اصلیت کریدنے کے بعد کچھ بھی نہیں رہتی۔

۶۵..... پہلی صدی کے مجدد حضرت عمر بن العزیز، سالم، قاسم، اور مکول تھے۔

دوسری میں امام محمد بن ادریس شافعی اور احمد بن محمد بن حنبل شیبانی یحییٰ بن عون غطفانی، اشہب بن عبد العزیز، ابو عمرو مالکی، خلیفہ مامون، قاضی حسن بن زیاد حنفی، جنید بن محمد صوفی، سہل بن ابی سہل شافعی، حارث بن سعد بغدادی، احمد بن خالد خلال۔

تیسری میں قاضی احمد بن شریح شافعی بغدادی، ابو الحسن اشعری متکلم شافعی، ابو جعفر طحاوی حنفی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمن نسائی، خلیفہ مقتدر باللہ عباسی، شبلی صوفی، عبید اللہ بن

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حسین، ابوالحسن کرخی حنفی، امام بقی بن مخلد القرطبی، ابوالعباس احمد بن عمر بن شریح شافعی۔

چوتھی صدی میں امام ابوبکر باقلانی، خلیفہ قادر باللہ عباسی، ابوحامد اسفرائنی، حافظ ابونعیم، ابوبکر خوارزمی حنفی، محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، امام بیہقی، ابوطالب ولی اللہ صوفی صاحب قوۃ القلوب، حافظ احمد بن خطیب بغدادی، ابواسحق شیرازی، ابرہیم بن علی فقیہ محدث۔

پانچویں صدی میں محمد بن محمد ابوحامد غزالی، راعونی حنفی، خلیفہ مستظہر باللہ عباسی، عبداللہ بن محمد انصاری ہروی، ابوطاہر سلفی، محمد بن احمد شمس الدین حنفی۔

چھٹی صدی میں محمد عمر فخر الدین رازی، علی بن محمد فخر الدین بن کثیر، رافعی شافعی، یحیٰی بن حبش بن مبرک شہاب الدین سہروردی امام الطریقہ، یحیٰی بن اشرف محی الدین نووی، حافظ عبد الرحمٰن جوزی، شیخ عبدالقادر جیلانی۔

ساتویں صدی میں، تقی الدین بن دقیق العید، شاہ مخدوم فخر الدین سندھی، خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، محمد بن ابی بکر، عبداسد بن الیافعی شافعی، حافظ زین الدین عراقی شافعی قاضی صالح بن عمر بلقینی، علامہ ناصر الدین شاذلی۔

نویں صدی میں عبد الرحمٰن بن کمال الدین المعروف جلال الدین سیوطی، محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی شافعی، سید محمد جونپوری، امیر تیمور گورگانی۔

دسویں صدی ملاعلی قاری، ابرطاہر گجراتی، علی بن حسام ہندی مکی۔

گیارھویں صدی میں سلطان عالمگیر آدم بنوری صوفی شیخ احمد بن عبد الاحد بن زین العابدین فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ۔

بارھویں صدی میں شاہ عبدالغنی محدث دہلوی۔

تیرھویں صدی میں شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر (دیکھو عسل مصفٰی ومجالس الابرار)

یہ فہرست مرزائیوں کے نزدیک مسلمہ ہے جسے پیش کر کے وہ پوچھا کرتے ہیں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ چودھویں صدی کا مجدد کون ہے؟ پھر خود ہی جواب دیتے ہیں کہ مرزا صاحب ہی اس صدی کے مجدد ہیں اور کون ہوسکتا ہے؟ مگر سوال یہ ہے کہ کیا مجدد کیلئے دعویٰ تجدید بھی ضروری ہے؟ کسی مجدد نے کیا اپنے منکر کو کافر قرار دیا ہے؟ جس فہرست میں تیمور جیسے مجدد موجود ہوں اس میں اگر اس سے بہتر علمائے اسلام کا نام درج کیا جائے تو کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ جیسے کہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، مولوی رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی وغیرہم کا نام اپنے اپنے مریدوں کے نزدیک داخل ہوسکتا ہے اور اس وقت بھی ''حکیم الامۃ ومسیح الملۃ'' بننے کے کئی ایک حق دار موجود ہیں۔ اسکے علاوہ یہ فہرست ظاہر کرتی ہے کہ ہر ایک صدی میں ایک سے زائد مجدد ہو گزرے ہیں جو اپنے اپنے دائرہ تاثیر میں تسلیم کئے گئے تھے۔ اس لئے کہ اس صدی میں بھی اگر اپنے اپنے حلقہ تاثیر کے اندر متعدد مجدد تسلیم کر لئے جائیں تو کوئی نقص پیدا نہیں ہوسکتا۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ آیا مرزا صاحب اخیر دم تک اس دعویٰ پر قائم رہے۔ حالات بتلا رہے ہیں کہ آپ چند سال ہی چودھویں کے شروع ہونے سے پہلے مجدد بنے تھے۔ فوراً اس عہدہ سے ترقی پا کر مہدی مسیح اور افضل المرسلین کا درجہ حاصل کیا تھا اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ مرزائیوں کے نزدیک بھی موجودہ صدی مجدد سے خالی گزر رہی ہے۔ ہاں اگر تجدید کا معنی ترمیم اسلام ہو تو ضرور ماننا پڑتا ہے کہ مرزا صاحب بیں صدی کے مجدد اعظم تھے۔ بشرطیکہ ''بہائی مذہب'' کے پیرو معترض نہ ہوں کہ حضرت بہاؤاللہ نے سب سے پہلے اسلام ترمیم کیا تھا۔

۶۲...... یہ کس کے عقائد ہو سکتے ہیں کہ مرزا صاحب اس لئے مسیح موعود ہو کر آئے تھے کہ اپنے مخالفین کو موت کے گھاٹ اتاریں (عرفان الٰہی، تقدیر الٰہی،) قادیان کا جلسہ حج کی طرح ہے۔ (برکات خلافت ۵) قادیان ام القریٰ (مکہ معظمہ ہے) اب اس کی چھاتیوں میں دودھ ہے اور مکہ مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہو گیا ہے۔ (حقیقۃ الرؤیا ۳۶) دنیا میں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نماز، روزہ، قرآن اور محمد ﷺ موجود تو تھے مگر ان میں روح موجود نہ تھی۔ (خطبہ الفضل ۱۱ مارچ ۱۹۳۰ء) مرزا صاحب کا ذہنی ارتقاء حضور ﷺ سے زیادہ تھا۔ (ریویو ۱۹۲۹ء) جو شخص میری گردن پر تلوار رکھ کر یہ اقرار کرے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں کہوں گا کہ تو جھوٹا ہے۔ (انوار خلافت) جو شخص بیعت مرزائیہ میں داخل نہیں وہ کافر ہے۔ (آئینہ صداقت ۳۵)

۶۷......منصب رسالت کو ایسا گرا دیا ہے کہ عبداللطیف گنا چوری اور احمد نور افغانی بھی مدعی ہیں کہ ہم بھی نبوت کی کھڑکی سے گزر آئے ہیں۔ اور مولوی غلام رسول نے جواب مباھلہ نمبر ۲ میں مرزا محمود صاحب کو ''فخر المرسلین'' کا لقب دیا ہے۔ اور پاکٹ بک قادیانیہ میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اب قادیان میں ہی ثبوت جلوہ گر ہوا کرے گی اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ اس وقت مسلمان صرف ایک لاکھ ہیں یا اس سے بھی کم ہیں اور کسی سیاسی استحقاق میں اپنے آپ کو پیش نہیں کر سکتے۔

۶۸......مرہم عیسیٰ علیہ السلام سے وفات مسیح ثابت کی جاتی ہے۔ مگر تعجب ہے کہ ''شراب الصالحین'' کے مرکب سے یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ سلف الصالحین بھی شراب پیا کرتے تھے۔ ایارجات پر نظر ڈال کر یہ بھی ثابت نہیں کیا گیا کہ خدا بھی کسی وقت بیمار تھا اور اتنا بھی نہیں لکھا کہ دہلی میں بھی ایک مسیح ہو گزرا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ایسے تمام الفاظ مبالغہ اور عزت افزائی کے طور پر تجویز کئے گئے ہیں ورنہ ان کی صحت میں کوئی مذہبی نکتہ مضمر نہیں ہے۔

۶۹......''تفہیمات'' میں ہے کہ چالیس دجال مرزا صاحب سے پہلے ختم ہو چکے تھے مگر شروح بخاری میں یوں تصریح موجود ہے کہ ستر یا چالیس دجال وہ ہیں کہ جن کو ملکی اقتدار حاصل ہونا مراد ہے ورنہ رعیت اور تقدس کے شکار غیر محدود ہیں۔ (مزید تشریح کیلئے دیکھو بحث حیات المسیح و ختم نبوت)

۷۰......یہ کہاں تک قرین قیاس ہے کہ غیر احمدی اگر حیات مسیح پیش کرتے ہیں تو قانون قدرت کے خلاف سمجھا جاتا ہے اور تمسخر سے اڑایا جاتا ہے مگر جب خود قانون قدرت کو وسیع

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے ہیں تو یوں لکھتے ہیں کہ باپ کی چھاتیوں سے دودھ جاری ہوا اور اس کے بچے نے چوس کر نشو ونما پائی۔ ایک بکرا روزانہ ڈیڑھ سیر دودھ دیا کرتا تھا اور ایک بیمار کو اپنی ایڑی سے پاخانہ آتا تھا۔ (سرمہ چشم آریہ ص۳۱) ایک کا پھوڑا چیرا گیا تو اس سے دو بچے نکلے اور ایک آدمی کے پیٹ کا آپریشن کیا گیا تو ایک بچہ نکلا۔ (الفضل ج۱۰ص ۲۹، ج۴ نمبر۳۰) ایک مرغی کے ۳۲ دانت تھے۔ (بدر) اور ایک درخت پر روٹیاں لگتی ہیں۔ (فاروق) الزامی طور پر اگر یوں لکھا گیا ہے تو صداقت کے خلاف ہے لیکن اس قول میں کوئی تاویل نہیں چلتی کہ مسیح ناصری نے اگر گہوارے میں ایک دفعہ کلام کیا تھا تو مسیح محمدی یعنی مرزا صاحب کے بیٹے نے شکم مادر میں ہی دو دفعہ کلام کیا تھا۔ دیکھو (تریاق ص۴۱) کیا اس میں خلیفہ محمود صاحب کو بھی حضرت مسیح سے برتر نہیں بتایا گیا۔ کیا اسلام میں اس سے بڑھ کر بھی کوئی اور مصیبت آنے والی ہے کہ ایک ادنیٰ ہستی اعلیٰ ہستی سے بڑھ کر قدم مارتی ہے۔

۱۷..... اگر ''خاتم النّبیین'' کا یہ معنی ہے کہ صرف نبوت محمدی جاری رہے گی تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ خاندان مغلیہ میں سے صرف مرزا غلام مرتضیٰ مرحوم کے گھر اولاد تھی باقی سب بے اولاد تھے یا کم از کم یوں کہنا پڑے گا کہ مرزا غلام احمد صاحب کی اولاد چلے گی۔ دوسرے بھائیوں کا سلسلہ اولاد بند ہو جائے گا کیونکہ تریاق القلوب ص۱۵۷ میں ہے کہ مرزا صاحب خاتم الاولاد ہیں یعنی والدین کے گھر آپ کے بعد کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا۔ یہ فقرہ ظاہر کرتا ہے کہ لفظ خاتم بمعنی آخر ہے۔

''تم الکتاب (الجزء الاول)

بفضلہ تعالیٰ وھو حسبی ونعم الوکیل''

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/
www.aqaideislam.com/org/net
Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

الکاویہ علی الغاویہ

چودھویں صدی ہجری کے مدعیان نبوت
کے مختصر ترین حالات

(جلد دوم، حصہ اول)

جس میں بالخصوص مرزائیوں اور بالعموم ان کذابوں کا رد بلیغ ہے
جنہوں نے تحریف، تنسیخ اور افتراء سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو مصلح قوم،
مہدی، مسیح اور نبی ظاہر کیا اور اسلام کو ایک نامکمل مذہب کی صورت میں
میں پیش کرنے کی مذموم کاوشیں کیں۔

(سنِ تصنیف: 1934ء)

تصنیفِ لطیف

گنجینۂ علم، قاطع مذاہب باطلہ، الحافظ، الحکیم
حضرت علامہ محمد عالم آسی امرتسری

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/
www.aqaideislam.com/org/net
Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرستِ الکاویۃ علی الغاویۃ (جلد دوم، حصہ اول)

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
1	سوانح حیات مسیح ابن مریم علیہ السلام	05
2	حضرت مسیح کے متعلق قادیانی خیالات	29
3	ہجرت کشمیر پر ایک لمحہ نظریہ	42
4	لغات قادیانیہ	56
5	سوانح باب اور اقتباسات نقطۃ الکاف	73
6	انتخاب مقالہ شخصے سیاح کہ در تفصیل قضیۂ باب نوشتہ است	134
7	من یظہرہ اللہ بہاء اللہ شاب یعنی ظہور اعظم اور حقیقۃ شاخصہ	147
8	حکومت ایران کی خدمت میں بہاء اللہ کی درخواست	160
9	الواح بہاء	173
10	رباعیات نقطۃ الکاف	177
11	بہائی مذہب کے مزید حالات	179

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

12	مختصر تواریخ بابیہ	190
13	صداقت بابیت و بہائیت	205
14	اقتباس از کتاب "ایقان"	210
15	نزول مسیح کی پیشگوئی اور بہائی تحریف	213
16	بہائی مذہب کے متعلق اہل اسلام کے خیالات	263
17	مقتبس من "الکتاب القدس"	275
18	اقتباسات کتاب "البریہ"	295
19	کتاب "البریہ" پر ایک سرسری نظر	349
20	حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم رسول اللہ اور صلیب	385
21	سیرۃ المہدی مصنفہ مرزا بشیر احمد سے چند تاریخی نوٹ	392
22	خاص خاص حالات مسیح قادیانی	488
23	اقتباسات کتاب "الوصیۃ"	525
24	مسیح قادیانی کی وفات	543
25	ہلاکت مرزا و کرامت پیر صاحب قبلہ علی پوری	558
26	اقتباسات لیکچر سیالکوٹ ۲ نومبر ۱۹۰۴ء	561

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ لَانَبِیَّ بَعْدَهٗ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَبَعْدُ فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ الْعَاصِیْ مُحَمَّد عَالم عُفِیَ عَنْهُ بْنُ عَبْدُ الْحَمِیْدِ الْوَثِیْرِ الْوَسِیْرِ الْآسِیْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمَا. رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ.

میں اس کتاب کی وجہ تسمیہ پہلی جلد میں بتا چکا ہوں اور یہاں پر صرف یہ امر بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ مرزائی تعلیم بہائی مذہب کی ایک عکسی اور بروزی تصویر ہے جو اسلامی رنگ آمیزی کے ساتھ احمدیہ چوکھٹ میں دکھائی گئی ہے اور جس جس موقع پر بہائی مذہب نے مرزائی تعلیم میں بروز یا جنم لیا ہے اس کی نشاندھی اس کتاب میں کی گئی ہے تاکہ ناظرین دونوں مذاہب کا تطابق خود ہی کر سکیں اور آسانی کے ساتھ اس نتیجہ پر پہنچ جائیں کہ جو متلاشی اسلامی تعلیم چھوڑ کر مرزائی تعلیم قبول کرتا ہے اس کے لئے یہی بہتر ہے کہ پہلے بہائی مذہب کا گرویدہ ہو کر شریعت محمدیہ کو خیر باد کہہ دے تاکہ اپنے عقائد تبدیل کرنے میں اسے کمال آسانی حاصل ہو جائے؟

ا......سوانح حیات حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام

اقتباسات انجیل برنابا (برنباس)

ا......موضع ناصرہ میں رہنے والی پارسا مریم کے پاس جبریل نے آکر کہا کہ خدا نے تجھے ایک نبی کی ماں ہونے کے لئے چنا ہے۔ کہا کہ انسان کے بغیر بیٹا کیسے جنوں گی؟ کہا کہ یہ بات خدا کے نزدیک محال نہیں ہے کیونکہ اس نے بغیر انسان کی موجودگی کے آدم علیہ السلام پیدا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا۔کہا اچھا خدا کی مرضی۔اب مریم کو اندیشہ ہوا کہ یہودی اسے بدنام کریں گے اس لئے اپنے رشتہ دار یوسف نجار (عبادت گزار) سے نکاح کیا اور جب اس نے دیکھ کر مریم کو چھوڑنے کا ارادہ کیا تو خواب میں اس کو بتایا گیا کہ مت ڈرو مشیت ایزدی سے یسوع نبی پیدا ہوگا۔

۲......قیصر روم (اوگسطس) نے حاکم یہودیہ (ہیرودس اکبر) کو حکم دیا کہ اپنے علاقہ کی مردم شماری کرے اس لئے یوسف کو اپنے گھر (**بیت اللحم**) جانا پڑا اور ایک سرائے میں وہاں پہنچ کر قیام کیا تو مسیح پیدا ہوئے۔سات روز کے بعد ہیکل میں ختنہ کیا گیا پورب کے تین مجوسی مسیح کا ستارہ دیکھ کر اور یہودیہ پہنچ کر بیت المقدس میں آٹھہرے اور مسیح کا پتہ پوچھا۔ تب بادشاہ نے نجومیوں سے پوچھ کر ان کو بتایا کہ وہ **بیت اللحم** میں پیدا ہوا ہے تم وہاں جاؤ اور واپس ہوکر مجھے ملنا۔مجوسی ستارے کے پیچھے ہو لئے اور **بیت اللحم** میں جا کر مسیح پر نیاز چڑھائی۔ بچہ نے خواب میں کہا کہ تم بادشاہ سے نہ ملوتب وہ سیدھے اپنے گھر چلے گئے یوسف مریم کو مصر لے آیا اور پیچھے **بیت اللحم** کے بچوں کو مار ڈالنے کا حکم جاری ہوا۔ (کیونکہ حاکم کو یسوع سے بڑا خطرہ تھا) اور یوسف حاکم کی وفات تک مصر ہی میں رہا۔ سات سال کے بعد یوسف یہودیہ سے واپس آیا تو ارخیلاؤس بن ہیرودس وہاں کا بادشاہ تھا۔اس لئے اس سے ڈر کر جلیل میں چلا گیا یسوع بارہ سال کا ہوا تو بیت المقدس سجدہ کرنے آیا اور لوگوں سے بحث کی جس سے وہ دنگ رہ گئے تو والدین کے ہمراہ ناصرہ میں آٹھہرا۔

۳......یسوع تیس برس کا ہوا تو جبل زیتون پر زیتون لینے کو پھر ماں بیٹا دونوں گئے تو بعد از نماز یسوع کو بذریعہ وحی بتایا گیا کہ وہ یہود کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ والدہ نے تصدیق کی کہ مجھے یہ پہلے ہی بتایا گیا تھا تو تبلیغ کے لئے یسوع پہلی دفعہ بیت المقدس آئے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور راستہ میں ایک کوڑھی کو دعا سے اچھا کیا تو اس نے چلا کر کہا کہ "اے بنی اسرائیل اس نبی کی پیروی کرو"۔

۴...... جب آپ دوسری دفعہ معہ یہود کے ہیکل میں نماز پڑھنے کے لئے بیت المقدس آئے اور شہر میں شور مچ گیا۔ کاہنوں نے منبر پر کھڑا کر کے لوگوں کو وعظ سننے کا حکم دیا اور آپ نے وعظ میں تمام فقیروں، استادوں اور علمائے بنی اسرائیل کو خصوصیت سے آڑے ہاتھوں لیا تب وہ باطنی طور پر مخالف بن گئے مگر بظاہر تسلیم کیا اور آپ اپنے مریدوں کے ہمراہ تبلیغ کے لئے وہاں سے چل دیئے۔

۵...... چند دن بعد مسیح جبل زیتون پر دوسری دفعہ گئے اور وہاں ساری رات نماز میں دعا کی کہ مجھے پجاریوں سے بچا۔ جو میرے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں صبح خدا کی طرف سے کہا گیا کہ دس لاکھ فرشتے تیری حفاظت کریں گے جب تک تیرا کام انتہا تک نہ پہنچے اور دنیا کا اختتام نہ ہو تب تک تم نہ مرو گے تو آپ نے سجدہ کیا اور ایک دنبہ قربانی کیا پھر اُردن کے گھاٹ سے عبور کر کے چلے گئے اور چالیس دن روزہ رکھا پھر اورشلیم تیسری بار واپس آ کر تبلیغ کی اور لوگ مطیع ہو گئے جن میں سے آپ نے بارہ حواری چن لئے

۱...... اَوْس	۲...... پطرس
۳...... برناباو برنباس (جس نے یہ انجیل لکھی)	۴...... متی عشار
۵...... یوحنا	۶...... یعقوب
۷...... اشد اوس	۸...... یہودا
۹...... برتولواماؤس	۱۰...... فیلبس
۱۱...... یعقوب ثانی	۱۲...... یہودا خریوطی غدار۔

(بحوالہ، ج/۴، ص/۱۱۹)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۶......عید مظال کے موقع پر ایک امیر نے ماں بیٹے دونوں کو مدعو کیا اور آپ نے وہاں پانی کو شراب بنایا اور حواریوں کو وعظ کی کہ "سیاح بنو اور تکلیف سے نہ گھبراؤ۔ اشعیا کے وقت دس ہزار نبی کا قتل ہوا تھا، ایک گال پر تھپڑ پڑے تو دوسری آگے کردو۔ آگ پانی سے بجھتی ہے آگ سے نہیں بجھتی، خدا ایک ہے، نہ اس کا بیٹا ہے نہ باپ"۔ پھر دس کوڑھے جو آپ کی دعا سے اچھے ہوگئے ان سے کہا کہ میں تمہارے جیسا انسان ہوں لوگوں سے جا کر کہو کہ ابراہیم علیہ السلام سے جو وعدے خدا نے کیے تھے نزدیک آرہے ہیں۔ پھر آپ دوسری دفعہ ناصرہ کو روانہ ہوئے راستہ میں جہاز ڈوبنے لگا مگر آپ کی دعا سے بچ گیا۔ ناصرہ میں علماء نے معجزہ طلب کیا تو آپ نے فرمایا کہ بے ایمانوں کو نشانی نہیں ملے گی کیونکہ کوئی نبی اپنے وطن میں قبول نہیں کیا جاتا اس پر لوگوں نے آپ کو سمندر میں ڈبونا چاہا مگر آپ بچ گئے۔

۷......پھر آپ کفرناحوم میں آئے اور ایک کا شیطان دور کیا۔ لوگ ڈر گئے اور کہا کہ اس علاقہ سے نکل جاؤ تو آپ صور اور صیدا میں آئے اور کنعانی عورت کا جن نکالا اگرچہ وہ یہودی نہ تھی اور آپ صرف بنی اسرائیل کی طرف مبعوث تھے۔

دوسری دفعہ عید مظال کے وقت آپ چوتھی دفعہ اور شلیم میں آئے اور پجاریوں کو بحث میں لاجواب کیا اتنے میں ایک بت پرست نے اپنے بیٹے کے لئے آپ سے دعا کروائی تو تندرست ہوگیا اور گھر جا کر باپ نے بت توڑ ڈالے پھر آپ نے توحید کی طرف پجاریوں کو دعوت دی اور بیمار مذکور کا ذکر کر کے ان کو نادم کیا تو وہ قتل کے درپے ہوگئے اس لئے آپ وہاں سے صحراء اُردن میں آگئے اور چار حواریوں کے شکوک رفع کیے اور انہوں نے باقی آٹھ حواریوں کو بھی سمجھا دیا مگر یہوداخریوطی نہ سمجھا۔

۸......پھر آپ کو فرشتہ نے پانچویں دفعہ اور شلیم بھیجا تو آپ نے ہفتہ کے دن تبلیغ کی تو پجاریوں کا سردار کہنے لگا کہ تم ہمارے خلاف تبلیغ نہ کرو۔ آپ نے کہا کہ میں ان سے نہیں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈرتا جو خدا سے نہیں ڈرتے اور جنہوں نے کئی نبی مار ڈالے اوران کو کسی نے دفن بھی نہ کیا۔ رئیس الکاہنہ نے گرفتار کرنے کا ارادہ کیا مگر لوگوں سے ڈر گیا۔

۹......نبوت کے دوسرے سال آپ فائین کو پہلی دفعہ گئے وہاں آپ نے ایک بیوہ کا لڑکا بڑے اصرار کے بعد زندہ کیا اور لوگ عیسائی ہوئے مگر رومانیوں نے عیسائیوں سے کہا کہ ہم تو ایسے پیر کو خدا جانتے ہیں تم نے تو کچھ قدر ہی نہیں کی۔ اب شیطان کے بہکانے سے اختلاف رائے پیدا ہو گیا تو ایک فرقہ نے کہا کہ یہ خدا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ خدا محسوس نہیں ہوتا اس لئے یہ خدا کا بیٹا ہے اور تیسرا توحید کا قائل رہا اور آپ کفرناحوم میں چلے گئے اور ایک مجمع میں آپ تبلیغ کر کے جنگل کو نکل گئے۔

۱۰......ایک دفعہ **قریۃ السامریہ** پہنچے تو انہوں نے روٹی بھی نہ دی تو یعقوب اور یوحنا نے کہا کہ آپ بددعا کریں کہ ان پر آگ برسے۔ آپ نے فرمایا کیا صرف اس لئے کہ انہوں نے ہم کو روٹی نہیں دی؟ کیا تم نے ان کو رزق دیا ہے؟ یونس نے نینویٰ والوں کو بددعا دی تھی تو آپ کے جانے کے بعد انہوں نے توبہ کر لی تھی وہ تو بچ گئے مگر آپ کو مچھلی نے نگل کر نینویٰ کے پاس پھینک دیا تھا تب دونوں حواری تائب ہوئے۔

۱۱......چھٹی بار آپ عید فصح منانے اور شلیم آئے وہاں بیت الصدی چشمہ پر ایک لونجھا ۳۸ (اڑتیں) سال سے بیٹھا تھا اور جب چشمہ میں جوش آتا تھا تو بیمار اس میں جا کر شفا حاصل کرتے تھے۔ مگر اس کو کسی نے اندر نہ جانے دیا تھا۔ آپ نے دعا سے اس کو اچھا کیا لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے تبلیغ کی اور بحث میں پجاریوں کو لاجواب کیا اور وہاں سے روانہ ہو کر حدودِ قیصریہ میں آئے اور حواریوں سے پوچھا کہ میں کون ہوں؟ پطرس نے جواب دیا کہ ''آپ خدا کے بیٹے ہیں۔'' تب آپ نے ناراض ہو کر اس سے توبہ کرائی مگر عام لوگوں میں یہ خیال پیدا ہو کر جم چکا تھا تو آپ جلیل میں چلے آئے اور بیماروں کو اچھا کیا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۲......رات کو حواریوں سے کہا کہ اب امتحان کا وقت آ گیا ہے تب فرشتہ نے بتایا کہ یہودا آپ کا اندرونی دشمن ہے وہ کاہنوں سے اندرونی سازش رکھتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ ''ایک حواری ہلاک ہوگا۔'' برنباس نے پوچھا وہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا ''وہ خود ہی ظاہر ہو جائے گا میں دنیا سے جاتا ہوں میرے بعد ایک رسول آئے گا جو میری تصدیق کرے گا اور بت پرستی کو دور کرے گا۔'' پھر آپ کوہ سینا پر چلے گئے اور چالیس دن وہیں رہے پھر اورشلیم کو ساتویں دفعہ چلے رات میں کسی نے کہا کہ یہ اللہ ہے اور اپنی قوم کو آپ کے پاس لایا تو آپ نے کہا ''نہیں! میں بشر ہوں''۔

۱۳......اس کے بعد آپ صحرائے تیرو میں گئے اور حواریوں کو نماز، روزے کی تلقین کی اور ان کو کھانا لانے کے واسطے کسی بستی میں بھیجا سب چلے گئے مگر برنباس آپ کے پاس رہا تو آپ نے فرمایا کہ ''اے برنباس! میرا ایک شاگرد مجھے تیس روپے پر بیچ دے گا اور میرے نام پر قتل کیا جائے گا خدا مجھ کو زمین سے اوپر اٹھالے گا اور اس شاگرد غدار کی شکل تبدیل کر دے گا تب ہر ایک یہی سمجھے گا کہ وہ مسیح ہے مگر جب مقدس رسول آئے گا تو میرے نام سے یہ دھبہ اڑا دے گا۔ خدا تعالیٰ یہ قدرت اس لئے دکھائے گا کہ میں نے مسیا کا اقرار کیا ہے جو مجھے یہ بدلہ دے گا کہ میں زندہ ہوں اور موت کے دھبے سے بری ہوں''۔ برنباس نے کہا کہ مجھے آپ بتایئے کہ وہ شاگرد کون ہے میں اس کا گلا گھونٹ کر مار ڈالوں گا۔ آپ نے نہ بتایا اور کہا ''میری ماں کو یہ بات بتا دو تا کہ اس کو تسلی رہے''۔

۱۴......تب آپ نے آٹھویں دفعہ اورشلیم آ کر تبلیغ کی اور پجاریوں نے رومانی فوج کو اطلاع دی کہ آپ بت پرستی کو برا کہتے ہیں، اس لئے وہ واجب القتل ہیں۔ مگر آپ کو نہ پا سکے کیونکہ آپ بحر جلیل میں کشتی پر سوار ہو چکے تھے مگر لوگوں نے ہجوم کیا۔ تو آپ نے لنگر ڈال کر ان کو ساحل کے قریب تبلیغ کی اور فائین کو دوسری بار چلے گئے۔ وہاں ایک یتیم کے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

گھر قیام کیا اور اس کی ماں نے بڑی خدمت کی تب لوگوں نے مشورہ کیا کہ آپ کو اپنا بادشاہ بنالیں مگر آپ وہاں سے بھاگ گئے اور پندرہ دن تک حواریوں کو بھی نہ ملے۔ تب یوحنا، یعقوب اور برنباس نے آپ کو پاکر عرض کی ''اے معلم! تو ہم سے کیوں بھاگ گیا تھا؟ کہا اس لئے بھاگا ہوں کہ شیطانی فوج میرے قتل کا سامان کر رہی ہے۔ دیکھ لو گے کہ پجاری حاکم رومانی حاکم سے میرے قتل کا حکم حاصل کرلیں گے کیونکہ ان کو میرے بادشاہ بننے کا خطرہ لگا ہوا ہے اور میرا ایک شاگرد مجھ کو ان کے حوالے کر دے گا جیسا کہ یوسف مصر میں بیچا گیا تھا مگر خدا تعالیٰ اس کو پکڑا دے گا اور حضرت داؤد کا حکم پورا ہوگا (چاہ کن را چاہ درپیش) مجھے ان کے ہاتھوں سے بچا کر دنیا سے اٹھا لے گا۔''

اب دوسرے دن آپ کے شاگرد دو دو ہو کر حاضر ہوئے اور باقیوں کا انتظار دمشق میں کیا تو ان کو موت کے متعلق وعظ کیا کہ ''انسان کو عارضی گھر کا خیال نہ کرنا چاہیے بلکہ اصلی وطن (آخرت) کا سامان کرنا چاہیے'' پھر کہا کہ ''میں تم کو اس لئے نہیں کہتا کہ میں اب مر جاؤں گا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میں دنیا کے اختتام تک زندہ رکھا جاؤں گا۔''

۱۵...... یہودا آپ کا توشہ دان سنبھالے رہتا تھا کہ جس میں نذرانے ہوتے تھے صرف اس خیال سے کہ آپ جب بادشاہ بن جائیں گے تو مجھے بھی اچھا عہدہ مل جائے گا۔ اب انکاری ہو کر کہنے لگا کہ اگر یہ نبی ہوتا تو ضرور جان لیتا کہ میں اس کا چور ہوں۔ حکیم ہوتا تو سلطنت لینے سے نہ بھاگتا۔ اب اس نے رئیس الکہنہ کو وہ تمام ماجرا سنا دیا جو نائین میں پیش آیا تھا تو پجاریوں نے یہ سوچا کہ آپ ہماری بت پرستی سے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مسیّا بنی اسماعیل سے ہوگا اور داؤد سے نہیں آئے گا اور لوگوں میں آپ کی قبولیت بہت عام ہو چکی ہے اور لوگ آپ کو بادشاہ بنانا چاہتے ہیں۔ مناسب ہے کہ حاکم رومی سے مدد لے کر آپ کو رات کے وقت گرفتار کیا جائے ورنہ اس کی بادشاہی میں ہم تباہ ہو جائیں گے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۶......اس وقت تمام شاگرد دمشق میں تھے آپ ہفتہ کی صبح کو ناصرہ تیسری دفعہ چلے آئے اور لوگوں سے ملاقات کر کے یہودیہ چلے گئے راستہ میں شاگردوں نے ہر چند روکا مگر آپ نے فرمایا کہ "میں ان سے نہیں ڈرتا تم موجودہ فریسیوں کے خمیر سے ڈرتے رہو کیونکہ خمیر کی ایک گولی من بھر آٹے کو خمیر بنا دیتی ہے"۔

۱۷......پھر نویں دفعہ اور شلیم میں آئے اور فوج گرفتار کرنے کو آئی مگر قابو نہ پا سکی۔ تو نہر اُردن عبور کر کے آپ صحرا میں چلے گئے۔ پجاریوں نے آ کر بحث کی تو تنگ ہو کر سنگ باری شروع کر دی مگر آپ بچ نکلے اور وہ آپس ہی میں ہزار آدمی تک مر مٹے تو آپ مع اصحاب کے سمعان کے گھر آ گئے۔ نیقوذیموس نے کہا کہ آپ اور شلیم سے نکل کر قدرون کے نالہ سے پار چلے جائیں تو آرام میں رہیں گے۔ آپ کی والدہ کو فرشتہ نے سب حال بتایا تو روتی ہوئی اور شلیم آ گئیں اور اپنی بہن مریم سالومہ کے گھر قیام کیا۔

۱۸......اب رئیس الکہنہ نے یورشلیم میں جلسہ کیا جس میں کچھ لوگ اس کی تقریر سن کر مرتد ہو گئے اور پجاری ہیرودس اصغر کے پاس چلے گئے اس سے فوج لے کر آپ کو تلاش کرنے لگے مگر نہ پایا اسی رات آپ نے فرمایا کہ "وہ وقت آ گیا ہے کہ میں دنیا سے چلا جاؤں گا اور جہاں جاؤں گا تکلیف محسوس نہ کروں گا۔" نیقوذیموس کے باغ میں آپ رہتے تھے کہ ایک دن آپ نے یہودا غدار سے فرمایا کہ جو تمہیں کرنا ہے جاؤ کرو تو وہ مخبری کرنے کو اور شلیم چلا گیا اور دوسروں نے سمجھا عید فصح کے لئے کچھ خریدنے گیا ہے۔ تو یہودا نے رئیس الکہنہ سے جا کر کہا کہ اگر تمیں روپے دے دو تو میں آج رات ہی حضرت مسیح کو بمعہ گیارہ حواریوں کے تمہارے قبضہ میں کر دوں گا۔ رئیس نے رقم ادا کر کے یہودا کے ہمراہ ایک دستہ فوج کا مشعلیں اور ہتھیار دے کر روانہ کر دیا۔

۱۹......اس رات آپ نے یہودا کو روانہ کر کے نیقوذیموس کے باغ میں سو رکعت نماز پڑھی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور جب فوج آئی تو آپ نے حواریوں کے گھر جا کر جگایا مگر وہ نہ جاگے جب خطرہ زیادہ ہو گیا تو خدا نے جبرئیل، رفائیل اور اوریل کو بھیج کر گھر کی جنوبی کھڑکی سے آپ کو اٹھالیا اور تیسرے آسمان پر اپنے پاس رکھ لیا۔

۲۰......تب یہوداز ور کے ساتھ اس کمرہ میں داخل ہوا جہاں سے آپ اٹھائے گئے تھے اور شاگرد سورہے تھے اور اس نے ان سب کو جگانا شروع کر دیا تو خدا تعالیٰ نے اس وقت اپنی قدرت دکھائی کہ وہ بولی اور شکل میں آپ کے مشابہ بن گیا اور حضرت مسیح کو تلاش کرنے لگا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ یہ وہی مسیح ہے تو ہم نے کہا کہ "اے معلم تو ہی تو ہمارا معلم ہے کیا تو ہم کو بھول گیا ہے؟" اس نے مسکرا کر کہا "احمقو! یہودا اسکریوطی کو نہیں جانتے ہو"؟ اتنے میں سپاہی اندر آ گھسے اور اس کو مسیح سمجھ کر گرفتار کر لیا۔ ہر چند اس نے کہا کہ "میں وہ مسیح نہیں ہوں۔ مگر انہوں نے اسے مخول سمجھ کر ایک نہ سنی۔ کہا کہ "میں ہی تو تم کو لایا ہوں تم مجھے ہی باندھ لو گے"۔ سپاہیوں نے جانا کہ وہ ان سے فریب کرتا ہے تب انہوں نے اس کو مکے اور لاتیں مار کر ذلیل کیا اور اور شلیم کو گھسیٹے ہوئے لے چلے اور یوحنا اور پطرس ساتھ گئے اور انہوں نے برناباس سے آ کر کہا کہ تمام کاہن جمع تھے اور قتل کرنے پر اتفاق کیا تھا اور یہودا نے وہاں دیوانگی سے بہت باتیں کیں مگر انہوں نے مخول سمجھا یہ خیال کرتے ہوئے کہ یہی وہ مسیح ہے اور موت سے ڈر کر باتیں بناتا ہے اور جنون کا اظہار کر رہا ہے۔

۲۱......صبح جلسہ ہوا اور رئیس الکہنہ نے گواہی لی کہ یہی مسیح ہے میں یہ کیوں کہوں کہ رئیس نے ہی جانا کہ وہ مسیح ہے بلکہ تمام شاگردوں نے بھی اعتقاد سے کہا کہ یہ وہی مسیح ہے۔ حضرت مریم بھی اپنے اقارب واحباب کے ہمراہ وہیں آ گئیں آپ نے بھی یہودا کو اپنا بیٹا مسیح سمجھ کر رونا شروع کر دیا۔ برناباس کہتا ہے کہ خدا کی قسم مجھے اس وقت وہ بات بھول گئی تھی کہ آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ "میں دنیا سے اٹھالیا جاؤں گا اور دوسرا شخص میری جگہ عذاب دیا جائے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

گا اور میں دنیا کے خاتمہ تک نہ مروں گا"۔تب برنباس، یوحنا اور مریم صلیب کے پاس گئے تو یہودا کو مشکیں باندھ کر رئیس کے سامنے لائے تب اس نے تعلیم اور شاگردوں کے متعلق پوچھا مگر یہودا نے جواب نہ دیا گویا کہ وہ دیوانہ ہے پھر خدا کی قسم دلا کر پوچھا کہ "سچ کہو"۔ تب اس نے کہا" میں سچ کہتا ہوں کہ میں وہی یہودا اسکریوطی ہوں کہ جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں مسیح کو تمہارے ہاتھ میں دے دوں گا مگر میں نہیں جانتا کہ تم کیوں پاگل ہو گئے ہو اور چاہتے ہو کہ میں ہی مسیح ناصری بن جاؤں۔"

۲۲......تب اسے مشکیں باندھے ہوئے بیلاطس (حاکم اورشلیم) کے پاس لے گئے اور وہ درپردہ حضرت مسیح کا خیر خواہ تھا اور چونکہ وہ یہی سمجھتا تھا کہ یہودا ہی مسیح ہے اس لئے کمرہ میں لے جا کر پوچھنے لگا کہ مسیح بتاؤ کہ رئیس الکہنہ نے تمام قوم کے کیوں تجھ کو میرے سپرد کیا ہے؟ کہا کہ میں سچ کہوں گا تو تم نہیں مانو گے۔ حاکم نے کہا میں یہودی نہیں ہوں سچ بتاؤ۔ مجھے اختیار ہے کہ چھوڑوں یا قتل کروں۔ کہا میں یہودا اسکریوطی ہوں اور یسوع جادوگر نے مجھے اپنی شکل پر بدل دیا ہے مگر رئیس اور قوم نے شور مچایا کہ یہی مسیح ناصری ہے ہم اسے خوب پہچانتے ہیں۔ تب حاکم نے خود بری الذمہ ہونے کے لئے اس کو ہیرودس اصغر کے پاس بھیج دیا کیونکہ مسیح کو جلیل کا باشندہ تھے۔ یہودا نے وہاں بھی جا کر انکار کیا مگر اوروں کی طرح ہیرودس نے بھی اس پر ہنسی اڑائی اور اس کو سفید کپڑے پہنا دیئے (جو پاگلوں کا امتیازی لباس تھا) اور بیلاطس کے پاس واپس روانہ کر دیا اور کہا کہ بنی اسرائیل کو انصاف عطا کرنے میں کمی نہ کرے تب اس نے اس کو ان کے حوالے کر دیا کہ مجرم ہے اور موت کا مستحق ہے تو وہ اسے جمجمہ پہاڑی پر لائے جہاں صلیب دیا کرتے تھے وہاں اسے ننگا کر کے صلیب پر لٹکا دیا تو یہودا سخت چلایا۔ برنباس کہتا ہے کہ یہودا کی آواز، چہرہ اور تمام شکل حضرت مسیح کے مشابہ ہونے میں یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ شاگردوں اور مؤمنین تمام نے یہی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سمجھا کہ وہ مسیح ہے۔ تب بعض لوگ حضرت مسیح کو جھوٹا نبی سمجھ کر مرتد ہو گئے۔ کہتے تھے کہ اس کے معجزات جادو تھے اور یہ کہنا غلط نکلا کہ ''میں نہیں مروں گا جب تک کہ دنیا کا خاتمہ قریب نہ ہو جائے اور وہ دنیا سے لے لیا جائے گا۔'' اور جو لوگ دین پر مضبوطی سے قائم رہے انہوں نے بہت غم کیا اور آپ کا کہنا بالکل بھول گئے کیونکہ انہوں نے یہودا کو آپ سے بالکل مشابہ دیکھا تھا اور اسی غلط فہمی میں نیقو ذیموس اور یوسف اباریماثائی کی سفارش سے یہودا کی لاش بیلاطس سے حاصل کر کے یوسف کی نئی قبر میں (جو اس نے پہلے بنا رکھی تھی) ایک سو رطل خوشبو بھر کے یہودا کو دفن کیا۔

۲۳......تب برنباس، یعقوب اور یوحنا مریم کے ہمراہ ناصرہ گئے اور وہ فرشتے جو مریم کے محافظ تھے آسمان پر گئے اور تمام ماجرہ مسیح سے کہا تو آپ نے والدہ کا غم سن کر خدا سے دعا مانگی کہ مجھے والدہ سے ملنے کی اجازت ہو۔ تب فرشتے اپنی حفاظت میں آپ کو نور کے شعلوں میں مریم کے گھر واپس لے آئے جہاں آپ کی والدہ اور دونوں خالہ مرثا اور مریم مجدلیہ اور برنباس، یوحنا، یعقوب اور پطرس مقیم تھے آپ کو دیکھ کر یہ سب بیہوش ہو گئے مگر آپ نے یہ کہہ کر تسلی دی کہ میں زندہ ہوں۔ تب والدہ نے پوچھا کہ بیٹا تو پھر خدا نے تیری تعلیم کو کیوں داغدار بنایا اور کیوں اقارب واحباب کے نزدیک تیری موت دکھلائی اور بدنام کیا؟ فرمایا اماں سچ جانو میں نہیں مرا اور مجھ کو اللہ نے دنیا کے خاتمہ تک محفوظ رکھا ہے۔ یہ کہہ کر چار فرشتوں کو شہادت کے لئے طلب کیا تب فرشتوں نے تصدیق کی تب برنباس نے پوچھا کہ چوروں کے درمیان قتل ہونے کا دھبہ تو آپ پر ہمیشہ لگا رہے گا۔ فرمایا کہ ''میرے بعد محمد رسول اللہ آئیں گے اور یہ دھبہ اڑائیں گے اور لوگوں پر واضح کر دیں گے کہ میں زندہ ہوں۔'' پھر برنباس کو آپ نے اپنے حالات قلمبند کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا کہ میری والدہ کو جبل زیتون میں لے جاؤ کیونکہ میں وہاں سے آسمان کو چڑھوں گا تب وہ مریم کو وہاں لے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

گئے اور فرشتے تمام کے سامنے مسیح کو آسمان کی طرف لے گئے۔ (تمت اقتباسات انجیل برنباس مطبوعہ لاہور)

خلاصہ یہ ہے کہ یہ انجیل صاف بتا رہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ بجسم عنصری آسمان پر اٹھائے گئے یہودا اپنے کیفر کردار میں مشابہ با لمسیح بن کر مصلوب ہوا اور مسیح علیہ السلام نے اخیر میں یہ بھی فرمادیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ (احمد، محمد، مسیا) آپ سے قتل وصلب کا دھبہ اٹھادیں گے۔ اب ان تصریحات کے ہوتے ہوئے ہم کس زبان سے کہہ سکتے ہیں کہ ﴿وَيَاْتِىْ مِنْ بَعْدِى اسْمُهٗ اَحْمَدُ﴾ کی پیشین گوئی سے مرزا صاحب مراد ہیں کیونکہ مرزا صاحب تو یہود کے موافق اپنے زعم باطل میں آپ کو قتل اور مصلوب کر چکے تھے اور دشمنان اسلام کو اپنی طرف سے کامیابی دے چکے تھے صرف ہڈی توڑنے کے سوا باقی سارا کام ختم ہو چکا تھا۔

اقتباسات از انجیل سیاح روسی مسٹر نکونس نوکروچ

ایک بچہ پیدا ہوا جس میں خدا بولتا تھا۔ اس نے توحید کی دعوت دی اور اس کا نام یسوع رکھا گیا جب وہ تیرہ سال کا ہوا تو سوداگروں کے ہمراہ ملک سندھ کو نکل گیا اور بنارس وجگن ناتھ کے مضافات میں چھ سال تک اپنے کام میں مشغول رہا اور بتایا کہ وید خدا کا کلام نہیں ہیں اور یہ بھی کہا کہ بت پرستی چھوڑ دو کیونکہ وہ نہیں سنتے۔ اس پر براہمنوں نے اس کو مار ڈالنے کی ٹھان لی کیونکہ عام لوگ اس کے تابع ہو گئے تھے یسوع کو اس ارادہ کی خبر لگ گئی تو رات ہی رات جگن ناتھ سے نکل کر نیپال کو چلا گیا پھر کوہ ہمالیہ کو عبور کرتا ہوا راجپوتانہ آپہنچا اور وہاں سے فارس پہنچ کر تبلیغ شروع کی تو وہاں کے بت پرستوں نے اس کو وعظ توحید سے روک دیا تو ملک شام میں آ گیا اور اس وقت اس کی عمر انتیس (۲۹) سال تھی۔ اب جابجا وعظ کرنا شروع کیا اور ہزاروں لوگ تابع ہو گئے چند حکام نے بادشاہ سے پلاطوس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جا کر شکایت کی کہ عیسیٰ نامی ایک واعظ اس ملک میں وارد ہوا ہے جو اپنی سلطنت کی دعوت دیتا ہے اور تیرے خلاف لوگوں میں جوش پھیلا رہا ہے۔ چنانچہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ تابع بھی ہوگئے ہیں۔ پلاطوس نے اسے گرفتار کر کے موابذ (مذہبی سرداروں) کے پیش کیا۔ مگر جب حضرت عیسیٰ یروشلم آئے تو لوگوں نے بڑے اعزاز سے آپ کا استقبال کیا تو آپ نے فرمایا بہت جلد تم لوگ ظالموں سے رہائی پا کر ایک قوم بن جاؤ گے اور تمہارا دشمن بہت جلد تباہ ہو جائے گا جو خدا سے خوف نہیں کرتا۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میں بنی اسرائیل سے ہوں میں نے سنا تھا کہ میرے بھائی اور بہنیں ظالموں کے ہاتھ گرفتار ہیں۔ اس کے بعد آپ نے جا بجا شہر بہ شہر وعظ کہنا شروع کیا اور عبرانیوں سے یہ بھی کہنا شروع کیا کہ بہت جلد تم نجات پاؤ گے۔ تب جاسوسوں نے پوچھا کہ کیا ہم قیصر روم کے تحت رہ کر اپنے بادشاہ پلاطوس کا حکم مانتے رہیں یا اپنی نجات کا انتظار کریں تو آپ نے جواب دیا کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ تم قیصر روم سے نجات پاؤ گے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ تم بہت جلد گناہوں سے نجات پاؤ گے۔ اس کے بعد آپ نے مختلف مقامات پر توحید کا وعظ تین سال تک کیا اور آپ کی عمر بتیس (۳۲) سال تک پہنچ گئی۔ جاسوسوں نے اپنا کام شروع رکھا اور پلاطوس کو یہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ لوگ کہیں حضرت مسیح کو سچ مچ ہی بادشاہ نہ تسلیم کر لیں۔ اب آپ کے ذمہ بغاوت کا جرم لگا کر آپ کو اندھیری کوٹھری میں بند کیا گیا اور مجبور کیا کہ آپ بغاوت کا اقبال کریں مگر آپ نے نہ کیا اور تکالیف برداشت کرتے رہے اور جب دربار میں آپ پیش کیے گئے تو پلاطوس نے پوچھا کہ کیا تم نے یوں نہیں کہا کہ مسیح کو خدا نے اس لئے بھیجا ہے کہ لوگوں میں بغاوت پھیلا کر خود بادشاہ بن جائے؟ جواب میں آپ نے فرمایا جب تم صلیب پر قتل کر سکتے ہو تو اس کی کیا ضرورت ہے کہ خواہ مخواہ لوگوں سے اس جرم کا اقبال کرایا جائے۔ اس روکھے جواب پر پلاطوس نے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

غصہ کھا کر آپ کو صلیب پر لٹکانے کا حکم دیا اور باقی مجرموں کو رہا کر دیا تو سپاہیوں نے آپ کو بمعہ دو اور چوروں کے صلیب دیا تو سارا دن لاش صلیب پر رہی سپاہیوں کا پہرا تھا تابعدار لوگ دیکھ دیکھ کر روتے تھے اور ان کو اپنی جان کا بھی خوف لگ رہا تھا شام کے قریب مسیح کی روح خدا کے پاس چلی گئی اب پلاطوس کو ندامت آئی کہ اس نے برا کیا ہے اس لئے اس نے آپ کی لاش آپ کے رشتہ داروں کے سپرد کی جس کو انہوں نے صلیب خانہ کے پاس ہی دفن کر دیا اور لوگ اس قبر کی زیارت کرنے لگے۔

اکمال الدین واتمام النعمۃ للقمی

مرزا صاحب روضۃ الصفا جلد اول، صفحہ ۱۳۳ سے لکھتے ہیں کہ یہودی آپ کے عہد میں بارہ قبائل تھے جن میں سے دو قبائل کو بخت نصر نے تبت، کشمیر، ہند اور افغانستان کو جلا وطن کر دیا تھا۔ کیونکہ ان لوگوں کی وضع قطع اور شہروں یا بستیوں کے نام وہی ہیں جو ملک شام میں تھے مثلاً بابل، گلگت، طور، صور، صیدا، تخت سلیمان، نینویٰ وغیرہ حضرت مسیح واقعہ صلیب کے بعد کشمیر کو آئے اور وہاں اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی خبر لی اور ستاسی (۸۷) سال بعد وفات پا گئے۔ اور یہ بھی مشہور ہے کہ آپ نے اپنی معشوقہ مریم کو خدا کے سپرد کیا اور وہاں سے کوہ جلیل میں آئے جو بیت المقدس سے تین میل کے فاصلے پر ہے اور دشمنوں سے خوف کھا کر اس پر چڑھ گئے اور اس وقت پہاڑ پر ابر چھایا ہوا تھا تو لوگوں نے خیال کیا کہ آپ آسمان کو چڑھ گئے ہیں۔ حواریوں نے بھی یہی خیال کر لیا تھا۔ یا یوں اصل واقعہ پر پردہ ڈالتے ہوئے رفع سماوی کا قول ظاہر کیا مگر آپ نے شہر نصیبین پہنچ کر سلطان اڑیسہ کو خط لکھا کہ میں اب آسمان کو جاؤں گا اور تمہاری طرف چند حواری بھیجتا ہوں۔ کتاب کروہی فلشن میں ہے کہ جب کائفس کاہنوں کے سردار کو معلوم ہوا کہ آپ صلیب نہیں دیئے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

گئے تو اس نے قیصر روم کو شکایتی خط لکھا کہ پیلاطوس نے یوسف اور حواریوں سے سازش کی بنا پر مسیح کو صلیب سے بچالیا ہے تو پیلاطوس کو عتاب نامہ پہنچا جس سے اس نے غصہ کھا کر یوسف کو قید کر لیا اور ایک رسالہ حضرت مسیح کی تلاش میں روانہ کیا کہ وہ آپ کو پکڑ کر واپس لائیں۔ مگر چونکہ آپ کشمیر پہنچ چکے تھے وہاں تک کوئی نہ پہنچا کشمیریوں نے یسوع کے نام کو کچھ تبدیل کر کے یوں کہنا شروع کر دیا یوز اصف، یوز اسف پھر ارض سولابت میں آئے اور وہاں تبلیغ وحدانیت کی۔ وہاں سے نکل کر بہت شہروں میں وعظ کیا اور کشمیر کو واپس آئے اور وہیں قیام کیا اور وہیں ستاسی (۸۷) سال بعد واقعہ صلیب فوت ہو گئے۔

اس تحریر میں مرزا صاحب نے خواہ مخواہ یوز آصف کی سوانح عمری کو یسوع کی زندگی پر چسپاں کیا ہے ورنہ اصل کتاب دیکھنے پر یہ تحریر ہر طرح سے مخالف ہے کیونکہ اس میں یہ تحریر نہیں ہے کہ اس قبر کا مالک کبھی بھی بیت المقدس سے جان بچا کر زندگی بسر کرنے کو یہاں آیا تھا۔ کیونکہ اکمال الدین کی عبارت اصل تحریر کے مطابق یوں ہے کہ ”راجہ جنیسر ملک صولابت (سولابت) کا باشندہ تھا اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا جس کا نام اس نے یوز آصف رکھا جب وہ بالغ ہوا تو حکیم منوہر لنکا سے اس کے پاس آیا راجہ نے اس کی عزت و آبرو سے تواضع کی اور اپنے بیٹے یوز آصف کا اتالیق مقرر کیا شہزادہ نے اس سے مذہبی تعلیم حاصل کی اور دنیا سے بے تعلق رکھنے کی تعلیم نے اس کا دل بادشاہت سے برداشتہ کر دیا اور حکیم منوہر اس کا تعلیمی نصاب مکمل کر کے وہاں سے چلا گیا تو ایک دفعہ شہزادہ کو فرشتہ نظر آیا۔ اس نے خدا کی رحمت کی اسے بشارت دی اور کچھ راز بتایا جس پر وہ عمل پیرا رہا۔ پھر فرشتے نے اسے حکم دیا کہ سفر کے لئے تیاری کرے تاکہ میں تیرے ہمراہ یہاں سے نکل جاؤں۔ اس کے بعد شہزادہ ہجرت کرتے ہوئے اپنے ملک سے نکل گیا تو اس نے ایک صحراء میں پانی کے پاس ایک درخت دیکھا جہاں اس نے کچھ دن قیام کیا اور وہاں اس کو وہی فرشتہ نظر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

آیا پھر اس نے بستیوں میں وعظ کہنا شروع کیا تو کچھ مدت کے بعد اپنے اصلی وطن سولابت کو واپس چلا گیا اور والدین نے بڑے تپاک سے اس کا استقبال کیا اور شہزادہ نے ان کو توحید کی دعوت دی۔ کچھ مدت کے بعد کشمیر آیا اور وہاں کے باشندے اس سے مستفید ہوئے اور اس نے ان کو بھی توحید کی دعوت دی چنانچہ یہ یہیں رہنے لگا اور جب مرنے لگا تو اپنے چیلے یابد کو توحید کی وصیت کی اور جہان فانی سے رخصت ہوا۔

اب اس عبارت کو حضرت مسیح پر منطبق کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سولابت کا معنی بیت المقدس کیا جائے اور حکیم منوہر سے مراد روح القدس لیا جائے اسی طرح والدین سے مراد یوسف اور مریم ہوں اور ان کو کسی علاقہ کا بادشاہ بھی تصور کیا جائے اور جب تک یہ امور ثابت نہ ہوں حضرت مسیح کے سوانح سے اس عبارت کا تعلق پیدا نہیں ہوسکتا۔

مؤرخ طبری

الف..... مؤرخ طبری لکھتا ہے کہ حضرت مریم اور یوسف (چچازاد رشتہ دار) دونوں ایک مسجد میں خادم تھے جو جبل صیہون کے پاس تھی آپ ایک دن چشمہ سے پانی لینے گئیں تو جبرئیل نے نفخ کیا جس سے آپ کو حمل رہ گیا یوسف نے بدظن ہوکر پوچھا کہ بیج کے سوا بھی کوئی پودا ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا سب پودے ابتداء میں بغیر بیج کے تھے آدم کا بھی ماں باپ نہ تھا تو یوسف خاموش ہوگئے اور جب وضع حمل کے آثار پیدا ہوئے تو یوسف آپ کو مصر لے گئے ابھی دور ہی تھے کہ دردزہ شروع ہوگیا تو گدھے پر سے اتر کر ایک کھجور کے نیچے ڈیرہ لگا دیا اور وہاں حضرت مسیح پیدا ہوئے۔ سردی کا موسم تھا فرشتوں نے آکر آپ کو تسلی دی اس رات تمام بت سرنگوں ہوگئے شیاطین آ لپکے مگر ناکام رہے اور یہ عہد کیا کہ اس کی زندگی میں اس کا کام تمام کرڈالیں گے۔ مجوسی ستارہ دیکھ کر مُر، لوبان اور سونا کی نیاز چڑھا گئے کیونکہ مُر سے شفاء ہوتی ہے اور اس نبی سے شفا حاصل ہوگی۔ لوبان اس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

لئے کہ اس کا دھواں سیدھا آسمان کو جاتا ہے اور یہ نبی بھی سیدھا آسمان کو جائے گا اور سونا اس لئے کہ تمام مال و دولت کا سردار ہے اور یہ نبی بھی اپنے زمانے میں بہترین شخص ہوگا۔ (ہیرودس کا قصہ مذکور ہے) پھر بارہ سال آپ مصر میں رہے (اور یہی ربوہ کا مقام ہے) آپ زمیندار کے گھر رہتے تھے ایک رات اس کی چوری ہوگئی تو آپ نے وہاں کے خیرات خوار جمع کرکے ایک اندھے اور ایک لولے کو پکڑ کر کہا کہ تم نیچے بیٹھو اور اندھے کو کاندھے پر اٹھاؤ اس طریق سے وہ زمیندار کے خزانہ تک پہنچ گئے تو آپ نے ان کو چور ثابت کیا اور واپس شام میں آگئے۔ تیس سال کے تھے کہ آپ کو نبوت ملی اور تین برس کے بعد خدا نے آپ کو اپنی طرف اٹھالیا۔

ب......ایک روز تین شیطانوں نے انسانی بھیس میں ایک جلسہ کیا لوگ جمع ہوئے تو ایک شیطان نے کہا کہ مسیح خود خدا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ خدا رحم میں نہیں آتا یہ خدا کا بیٹا ہے۔ تیسرے نے کہا کہ یہ دوسرا مستقل خدا ہے۔ اب عیسائیوں میں شرک پیدا ہوگیا اور جب واقعہ صلیب قریب تھا تو آپ نے حواریوں سے کہا کہ میرے لئے تاخیر اجل میں دعا کرو مگر وہ سب سو گئے اور دعا نہ کر پائے تو آپ نے فرمایا کہ میں جاتا ہوں اور ایک حواری تیس درہم سے مجھ کو بیچ ڈالے گا چنانچہ وہ تیس درہم رشوت لے کر آپ کو گرفتار کرانے آیا تو وہ خود ہی آپ کی شبیہ بن گیا اور انہوں نے اس کو صلیب دے دیا۔ اور آپ نے بعد از صلیب ایک اور جگہ جمع ہونے کا حکم دیا تب حواری گئے تو ایک کم تھا اور وہ نہ تھا کہ جس نے مخبری کی تھی، کسی نے کہا کہ وہ پھانسی لے کر مر گیا ہے۔

وہب کہتے ہیں کہ سات گھنٹے مسیح مرے تھے پھر زندہ کر کے اٹھا لیے گئے عیسائیوں کا بھی یہی مذہب ہے پھر آسمان سے اتر کر مریم مجدلیہ کے ہاں اتر کر حواریوں کو تبلیغ کے لئے روانہ کیا۔ چنانچہ پطرس اور پولس روما کو گئے (پولس تب حواری نہ تھا) متی اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اندرا ائس انسان خواروں کے ملک کو فیلیوس افریقہ کو تکلس فسوس (قریہ اصحاب الکہف) کو، یعقوب اور شلیم کو، ابن طلما عرب کو اور سیمون بربر کو روانہ ہوئے اور جو حواری باقی رہ گئے تھے ان کو یہودیوں نے دھوپ میں بٹھا کر عذاب دینا شروع کر دیا یہاں تک کہ سلطان روم نے عیسائیت قبول کی تو یہودیوں کو مارڈالا اور صلیب پرستی شروع ہوگئی۔

ج.....**قال الطبری الشام صاربعدطیباریوس الی جایوس ثم ابنہ قلودیوس ثم نیرون الذی قتل پطرس وبولس وصلبہ منکسا ثم بوطلایوس ثم اسفسیالوس وبعد رفع عیسٰی اربعین سنۃ وجہ ابنہ ططوس فھدم بیت المقدس وقتل الیھود ثم اخرون ثم ھرقل. فالزمان بین تخریب بخت نصر الی الھجرۃ الف سنۃ وبین ملک اسکندر والھجرۃ ۹۲۱ سنۃ وبین ظھورہ ومولد عیسٰی ۳۰۳ وبین مولدہ وارتفاعہ ۳۲ سنۃ وبین ارتفاعہ الی الھجرۃ ۵۸۶ سنۃ۔**

ابن جریر

ابن جریر نے بیان کیا ہے کہ جب یہود نے آپ کو ایذا رسانی شروع کی تو آپ بمعہ والدہ کے سفر میں ہی رہنے لگے اس کے بعد انہوں نے حاکم دمشق کے پاس شکایت کی کہ بیت المقدس میں ایک شخص بغاوت پھیلا رہا ہے تو اس نے حاکم بیت المقدس کی طرف حکم بھیجا کہ ایسے آدمی کو فوراً سولی چڑھا کر قتل کر دو جب یہودی گرفتار کرنے کو آئے تو اس وقت آپ اپنے حواریوں میں بیٹھے تھے (جن کی تعداد ۱۲ سے ۱۸ تک بتائی گئی ہے) تو انہوں نے بروز جمعہ بعد العصر آپ کو محاصرہ میں لے لیا تب آپ نے کہا کہ میرا شبیہ کون بننا چاہتا ہے تا کہ میری جگہ مصلوب ہو کر میرے ساتھ جنت میں جائے۔ ایک نوعمر جوان آدمی اٹھا آپ نے ہر چند ٹالا مگر اس کے سوا کسی نے جرأت نہ کی تو جس کوٹھری میں تھے اس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کا ایک روشندان کھول کر نیند کی حالت میں آپ کو فرشتے آسمان پر لے گئے جب کوٹھری سے حواری باہر آ گئے تو شبیہ کو لے جا کر صلیب پر لٹکا دیا اب جو لوگ کمرہ میں تھے انہوں نے کہا مسیح آسمان پر ہے اور جو لوگ باہر تھے ان کو یقین ہو گیا کہ مسیح کو انہوں نے قتل کر ڈالا ہے۔

ابن جریر نے خود آنحضرت ﷺ کا بیان بھی نقل کیا ہے کہ قیامت سے پہلے اہل روما، دابق یا عمان میں اتریں گے تو مدینہ شریف سے ایک لشکر مقابلہ کو نکلے گا اور رومی کہیں گے کہ ہمارے قیدی واپس کرو تو مسلمان انکار کریں گے پھر لڑائی شروع ہوگی تو ایک ثلث مسلمان بھاگ جائیں گے، ایک ثلث شہید ہوں گے، باقی ایک ثلث روم پر فتح پائے گا اور قسطنطنیہ فتح کرے گا، غنیمت تقسیم ہو رہی ہوگی تو کوئی آواز دے گا کہ مسیح دجال آ پڑا ہے، تو وہ ملک شام میں پہنچیں گے تو دجال کو دیکھ لیں گے کہ وہ آ رہا ہے تب لڑائی کی صفیں تیار کریں گے، تو نماز فجر کا وقت ہو جائے گا تب حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے اتریں گے امام مہدی کہیں گے کہ آپ نماز پڑھائیں مگر آپ امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھیں گے پھر جب آپ کی نظر دجال پر پڑے گی تو وہ نمک کی طرح پگھلنا شروع ہو جائے گا مگر آپ اپنے نیزہ سے اس کو خود جا کر قتل کریں گے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا معراج کی رات جب حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات ہوئی تو قیامت کا ذکر چھڑ گیا تو عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے خدا سے وعدہ ہے کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو میرے پاس دو نیزے ہوں گے تو وہ مجھے دیکھ کر پگھلنا شروع ہوگا اور جب یہود کا خاتمہ ہوگا اور لوگ واپس چلے جائیں گے تو یاجوج ماجوج نکل کر تباہی ڈالیں گے تو میری دعا سے خدا ان کو ہلاک کر دے گا اور ان کے جسم بارش کے ذریعہ سمندر میں چلے جائیں گے تو پھر اس کے بعد قیامت آئے گی۔ (ابن ماجہ)

آپ نے یوں بھی فرمایا ہے کہ اس وقت (امام مہدی علیہ السلام کے ماتحت) تین

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

شہر ہوں گے ایک بحرین میں دوسرا شام میں اور تیسرا حیرہ میں۔ لوگ اختلاف رائے میں ہوں گے کہ مسیح دجال ستر ہزار فوج لے کر نکلے گا کہ جن میں اکثر یہودی اور عورتیں ہوں گی اور ان کے سر پر تاج ہوں گے تب مسلمان ''جبل افیق'' پر جمع ہوں گے اور بھوک سے تنگ آئیں گے تب آواز آئے گی کہ امداد غیبی آگئی ہے تو حضرت مسیح علیہ السلام آئیں گے۔

(ابن ماجہ)

ایک وعظ میں آپ نے فرمایا کہ خروج دجال کی خبر ہر ایک نبی دیتا رہا ہے میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو اگر میرے زمانہ میں ظاہر ہوا تو میں خود سنبھال لوں گا میرے بعد ظاہر ہوا تو تم اپنا بندوبست کرو۔ شام و عراق کے درمیان خروج کرے گا تو دائیں بائیں پھیلے گا وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا اور کہے گا کہ **انا نبی لانبی بعدی** میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ پھر کہے گا کہ میں رب ہوں ایک آنکھ بیٹھی ہوگی دوسری ابھری ہوئی، پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر خواندہ و ناخواندہ شناخت کر سکے گا، اس کے ہاتھ میں جنت اور دوزخ ہوں گے تم کو اگر دوزخ میں ڈالے تو سورہ کہف پڑھو تاکہ اس کی آگ سرد ہو جائے۔ ایک عربی کے والدین کو زندہ کرے گا تو دو شیطان اس کے والدین بن کر کہیں گے کہ بیٹا یہی رب ہے اسے مان لو۔ ایک کو دو حصوں میں چروا ڈالے گا پھر زندہ کر کے پوچھے گا کہ تیرا رب کون ہے وہ کہے گا وہی جو تجھے اور مجھے پیدا کرنے والا ہے تم دجال ہو آج مجھے خوب اطمینان ہو گیا ہے۔ وہ بارش اور قحط بھی اپنے ساتھ رکھے گا جو قوم اسے مانے گی اس کو بھرپور کر دے گا اور جو نہ مانے گا اسے تباہ کر دے گا۔ مکہ اور مدینہ پر چونکہ فرشتوں کا پہرہ ہوگا اس لئے وہاں نہ جا سکے گا مگر مدینہ شریف کے پاس ''ضریب احمر'' کے مقام پر کھڑا ہو کر لوگوں کو دعوت دے گا منافق زن و مرد نکل کر اس کے لشکر میں شامل ہو جائیں گے اس دن کا نام ''یوم الخلاص'' پڑ جائے گا۔ اس وقت عرب قلیل تعداد میں امام صاحب کے ماتحت بیت المقدس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں جمع ہوں گے تو صبح کی نماز میں نزول مسیح ہوگا۔ دجال دیکھ کر بھاگے گا تو آپ فرمائیں گے کہ تیرا قتل میرے ہاتھ سے مقدر ہے تو خود جا کر قتل کریں گے اور یہود کو شکست ہوگی۔ شجر وحجر بھی ان کو پناہ نہ دیں گے صرف ایک غرقد درخت کی آڑ میں پناہ لے سکیں گے۔ اس کی سلطنت چالیس دن ہوگی یا جس مدت تک کہ خدا کی مرضی ہوگی۔ جن میں سے ایک دن ایک سال کا ہوگا اور آخری دن سلطنت کا کہ ایک دروازہ سے نکل کر دوسرے تک پہنچو گے تو شام ہو جائے گی اور نماز اپنے اپنے وقت پر اندازہ لگا کر پڑھنی ہوگی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تین سال پہلے ایک ایک حصہ کم ہوتے ہوتے بارش بالکل بند ہو جائے گی اور عبادت گزار تسبیح وتہلیل سے پیٹ بھر لیا کریں گے۔ (کنز العمال)

اس کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کا عہد مبارک ہوگا آپ حاکم عادل ہوں گے، یہود پہلے ہی تباہ ہو چکے ہوں گے تو اور بھی تباہ ہو جائیں گے، جزیہ قبول نہ ہوگا مال و دولت آپ کے عہد میں بکثرت ہوگی اور لوگ سیراب ہوں گے یہاں تک کہ ایک انار ایک کنبہ کو کافی ہو جائے گا، آپ صلیب اور خنزیر کو نیست و نابود کر دیں گے اور عیسائیت کا بھی خاتمہ ہو جائے گا صرف خدا ہی کی پرستش ہوگی۔ قریش اپنی سلطنت پر قائم ہو جائیں گے زمین جوان ہو کر حضرت آدم علیہ السلام کے وقت جیسی نباتات نکالے گی۔ گھوڑے چند روپوں میں ملیں گے کیونکہ دنیا میں امن قائم ہوگا۔ لڑائی کا نام ونشان تک نہ رہے گا۔ بیل کی قیمت بڑھ جائے گی کیونکہ کھیتی میں بہت ضرورت بڑھ جائے گی۔ نزول کے وقت آپ کے سر سے پانی کے قطرے گرتے ہوں گے دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے آپ پر دو زعفرانی چادریں ہوں گی آپ کے دم سے یہودی خود ہی بھسم ہوں گے، باب لد میں دجال کو قتل کریں گے دمشق کی مشرقی جانب سپید منار کے پاس ٹھہریں گے آپ فج روحاء کے مقام سے حج بھی کریں گے، آپ شادی بھی کریں گے، آپ کے بچے ہوں گے، آپ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کی وفات پر اہل اسلام جمع ہو کر نماز جنازہ پڑھیں گے اور روضہ نبویہ میں آپ کو دفن کیا جائے گا۔ (کنز العمال)

یاجوج ماجوج کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیام جبل طور پر ہوگا اور یہ قوم بحیرہ طبریہ کو بھی پی کر خشک کر دے گی پھر ان کے آخری حصہ کا گزر ہوگا تو کہیں گے کہ کبھی یہاں پانی ہوتا تھا۔ مسلمان ایسے تنگ ہوں گے کہ ایک بیل کا سر یا خود ایک بیل سو درہم سے زیادہ عزیز ہوگا۔ حضرت کی بددعا سے ان کو پھوڑا نکل کر تباہ کر دے گا اور ان کی لاشوں سے بدبو پھیل جائے گی پھر دعا کریں گے تو بڑے بڑے پرندان کی لاشیں اٹھا لے جائیں گے اور بعد میں بارش ہو کر زمین صاف ہو جائے گی اور خوب کھیتی ہوگی اس کے بعد ایک ہوا چلے گی تو مسلمان مر جائیں گے اور بے ایمان باقی رہیں گے جن پر قیامت قائم ہوگی۔ (کنز العمال)

ان تصریحات کو پیش نظر رکھ کر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی سلطنت ملک شام میں اس وقت ہوگی کہ قسطنطنیہ بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل چکا ہوگا۔ عرب کی سلطنت از سر نو قائم ہوگی یہودی قوم کا کانا دجال خدائی دعویٰ کرتے ہوئے اسلام کو مٹانے کے لئے نکلے گا مگر حضرت مسیح علیہ السلام کے نازل ہونے سے یہودی سلطنت بالکل تباہ ہو جائے گی اور ملک شام میں کم از کم چالیس سال حکومت کریں گے اور صاحب اولاد ہو کر مدینہ شریف میں روضہ نبویہ کے اندر دفن ہوں گے اور بعد میں اسلام مٹ جائے گا اور بدکرداروں کے لئے قیامت قائم ہوگی۔ (کنز العمال، ابن جریر)

یہ واقعات بالکل صاف بتا رہے ہیں کہ حضرت مسیح اور حضرت امام مہدی ملک شام میں ظاہر ہوں گے ان کا تعلق ہندوستان وغیرہ میں نہیں ہے اور جو لوگ اس پیشین گوئی کو افسانہ خیال کر کے تکذیب کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں کیونکہ زمانہ کے انقلابات میں آئے دن کئی ایک نئی نئی صورتیں پیش آتی رہتی ہیں کہ جن کا کسی کو وہم وخیال تک بھی نہیں ہوتا۔ اس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

لئے ممکن ہے کہ بلکہ یقین ہے کہ اندرون عرب میں ایسے واقعات پیش آئیں جن کا اثر قسطنطنیہ تک بھی پہنچ جائے اگرچہ اس وقت پیشین گوئی کے آثار موجود نہیں ہیں لیکن موجود ہوتے دیر نہیں لگتی۔ خدا جب چاہتا ہے تو گریٹ وار پیدا کر کے دنیا کا نقشہ ہی بدل دیتا ہے اور مسلمان ایسے مٹ جاتے ہیں کہ لنگوٹی سنبھالنے کو مستقل حکومت خیال کر لیتے ہیں۔

جس طرز پر اسلامی تصریحات نے ظہور مہدی اور نزول مسیح کو پیش کیا ہے وہ حاکمانہ رنگ ہے۔ محکومانہ یا رعیتانہ بُو اس میں نہیں آتی اور یہ ایسے واقعات ہیں کہ ان کے ظہور پذیر ہونے میں کچھ اشکال بھی نہیں گو آج تک مجموعی طور پر یہ تمام واقعات پیش نہیں آئے لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ سرے سے ناممکن بھی ہیں۔ دنیا کی مادی ترقی انکشافات جدید اور علوم فنون کی تبدیلیاں یا اقوام میں سیاسی اور تمدنی انقلابات یہ سب کے سب ایسے امور ہیں کہ جن کے سامنے اس پیشین گوئی کا اظہار اصلی رنگ میں دکھائی دینا کوئی ناممکن بات نہیں رہ جاتا اور جن لوگوں نے عجلت پسندی سے یا اس پیشین گوئی کے بعض الفاظ کی بنیاد پر یا کسی غلط فہمی اور مغالطہ اندازی سے یہ یقین کر لیا ہے یا یقین دلانے کی کوشش کی ہے کہ ایسے واقعات ظہور پذیر ہو چکے ہیں یا یہ کہ ان کا جائے وقوع ہندوستان یا کوئی دوسرا ملک ہے انہوں نے دیدہ دانستہ اس پیشین گوئی کے تمام اجزاء پر نہ کبھی خود غور کیا ہے اور نہ کسی کی توجہ اس طرف منعطف ہونے دی ہے ورنہ بالکل صاف ہے کہ خروج مہدی اور نزول مسیح کے آثار ابھی تک نمایاں طور پر کہیں بھی نمودار نہیں ہوئے اور قیامت کے آثار جو ۔۔۔ ہجری سے ظاہر ہونے شروع ہوئے ہیں البتہ ان میں ترقی ہو رہی ہے معلوم نہیں کب تک پایہ تکمیل کو پہنچ کر ایک دفعہ پھر اسلام ہی اسلام نظر آنے کا موقع پیدا ہوگا۔

حضور ﷺ نے قرب قیامت کے علامات سینکڑوں بیان کیے ہیں جن میں سے جس قدر آج ہمارے سامنے موجود ہیں ان کو قلمبند کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بدزبان لوگ پیدا ہوں گے جو سلام بھی گالیوں میں دیں گے، کتاب اللہ پر عمل پیرا ہونا باعث توہین ہوگا، جھوٹ زیادہ ہوگا اور سچائی بہت کم ہوگی، اپنی ظنی رائے پر فیصلہ ہوگا، بارش زیادہ ہوگی اور پھل کم ہوگا، زمانہ ساز آدمی بہتر خیال کیا جائے گا، قرآن کے بجائے خانہ زاد اصول پیش کیے جائیں گے، لیکچرار بہت تیار ہوں گے، شراب نوشی بکثرت ہوگی، اسلامی جہاد ترک ہو جائے گا، شریف النفس کس مپرسی کے عالم میں ہوں گے اور کم ذات عالی قدر ہو جائیں گے، دنیا میں عامل بالقرآن نہ رہیں گے، نوعمر ایک دوسرے پر گدھوں کی طرح چڑھیں گے، تجارت اس قدر ہوگی کہ عورتیں بھی اس کام میں امداد کریں گی اور جہاں کہیں مال جائے گا نفع نہ ہوگا، رذیل عالم ہوگا اور شریف جاہل، گدھوں اور کتوں کی طرح برلب سڑک عورتوں اور بچوں سے بدفعلی کی جائے گی، چھوٹے پر رحم نہ ہوگا اور بڑے کی عزت نہ ہوگی، حرام زادے کثرت سے ہوں گے، بلا ضرورت قسم کھائیں گے، ناگہانی موتیں واقع ہوں گی، ایمانداری کم ہوگی، بے ایمان اپنی اپنی قوم پر حکومت کریں گے، عورتیں اکڑ کر چلیں گی، جاہل عبادت گزار ہوں گے اور اہل علم بے عمل ہوں گے، شراب کو شربت بنائیں گے اور سود کو خرید و فروخت، رشوت ستانی تحفہ بن جائے گا اور چندہ کے مال سے تجارت چلے گی، ایمان دار کو جانور سے بھی ذلیل سمجھا جائے گا، نیک عمل برے تصور کیے ہوں گے اور برے عمل نیک عمل خیال کیے جائیں گے، زہد و تقویٰ صرف روایات میں نظر آئے گا اور دکھانے کے لئے پرہیزگاری کی جائے گی، اولاد سے سکھ نہ ہوگا، والدین کہیں گے کہ اس کے بجائے پلا پالتے تو بہتر ہوتا یا پتھر ہوتا تو کسی کام آتا، گانے والیاں مہیا کی جائیں گی، نوعمر حکمران ہوں گے، ناپ اور تول میں کمی بیشی ہوگی، مسلمان کے پیٹ میں قرآن شریف کی ایک آیت بھی نہیں ملے گی، **لاالٰہ الااللہ** کی رسم ہوگی اور اس کی حقیقت سے کوئی بھی واقف نہ ہوگا، غیر قوم میں نکاح زیادہ پسند ہوگا اور اپنی رشتہ دار عورت پسند نہ آئے گی وغیرہ وغیرہ۔ (کنزالعمال)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت مسیح کے متعلق قادیانی خیالات

۱......آپ بیت اللحم ملک شام میں پیدا ہوئے جو بیت المقدس سے تین کوس کے فاصلہ پر ہے۔ (حاشیہ انجام آتھم، صفحہ ۱۹)

۲......جب پیدا ہوئے تو بادشاہ نے نجومیوں سے سنا کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہوا ہے اس لئے اس نے تلاش کرنا شروع کر دیا۔ ان کو بشارت ہوئی کہ اس ملک سے نکل جاؤ تو وہ مصر چلے گئے وہاں ایک زمیندار نے مریم کو اپنی بیٹی بنا کر رکھا۔ جب آپ جوان ہوئے تو بادشاہ مذکور مر چکا تھا تو آپ اپنے وطن کو واپس آ گئے، وہ گاؤں تھا ٹیلے پر اور پانی وہاں خوب تھا۔ (موضح القرآن، صفحہ ۴۵۰)

۳......آپ کی کوئی ظاہری اولاد نہ تھی۔ (الفضل ص ۹، ۲۹ جنوری ۱۹۲۵ء) (اس کی وجہ اپنی طرف سے یوں بتائی ہے) کیونکہ آپ فرقہ صوفیہ بنام اسیر میں داخل تھے اس لئے شادی ہی نہیں کی۔ (بدر، ص ۴، ۲۰ جولائی ۱۹۱۱ء) دیلمی اور ابن نجار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ سفر کرتے تھے جب شام پڑتی تو جنگل کا ساگ پات کھاتے اور چشموں کا پانی پیتے اور مٹی کا تکیہ بناتے۔ کہتے کہ نہ تو میرا گھر ہے جس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو اور نہ کوئی اولاد ہے کہ جن کے مرنے کا غم ہو۔ (عسل مصفی، حصہ اول، صفحہ ۱۹۱)

۴......آپ بیت المقدس سے نصیبین آئے جو وہاں سے ساڑھے چار سو میل کے فاصلہ پر تھا پھر موصل میں تشریف لائے جو نصیبین سے اڑتالیس میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ دریائے دجلہ عبور کرتے ہوئے حدود فارس میں داخل ہوئے جو موصل سے ایک سو میل کے فاصلہ پر واقع ہیں۔ ہرات اور کابل کو دیکھ کر پشاور اور گلگت میں پہنچے جو وہاں سے پانچ سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ (باب چہارم مسیح ہندوستان میں)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۵..... پشمی طاقیہ سر پر اور پشمی کرتہ پہنے ہوئے اور ہاتھ میں عصا لے کر سفر کرتے تھے۔ شہر شہر ٹھہرتے، سبزی کھاتے، رفیقوں نے گھوڑا خرید کر دیا مگر چارہ نہ ملنے سے واپس کر دیا۔ آپ نصیبین پہنچے جو بیت المقدس سے کئی کوس پر تھا۔ حواری تبلیغ کے لئے شہر گئے تو بادشاہ نے ان کو گرفتار کر لیا۔ آپ نے وہاں پر کئی بیمار اچھے کیے تو وہاں کے باشندے اور بادشاہ آپ کے تابعدار ہو گئے۔ (باب چہارم مسیح ہندوستان میں)

۶..... یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا مگر یہ سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا، پھر زندہ ہو گیا۔ (ازالہ صفحہ ۴۷۳) ہم نے لکھا ہے کہ مسیح کی قبر بلاد شام میں ہے مگر تحقیق جدید یہ ہے کہ واقعی قبر وہی ہے جو کشمیر میں ہے اور شام کی قبر زندہ در گور کا نمونہ تھا جس سے آپ نکل آئے تھے۔ (حاشیہ ست بچن، صفحہ ۱۶۴)

۷..... افغانستان سے ہوتے ہوئے پنجاب کی طرف آئے تا کہ ہندوستان دیکھ کر کشمیر کو بعد میں جائیں (کیونکہ پنجاب کے راستہ سے کشمیر اور افغانستان کے درمیان صرف اسی (۸۰) کوس کا فاصلہ ہے اور چترال کے راستے سے کشمیر تک سو (۱۰۰) میل کا فاصلہ ہے) تا کہ تبت میں آسانی کے ساتھ پہنچ جائیں۔ پرانی تواریخ سے معلوم ہوتا ہے اور قرین قیاس بھی یہی ہے کہ آپ نے نیپال اور بنارس وغیرہ کی سیر بھی کی ہو گی اور جموں یا راولپنڈی کی راہ سے کشمیر بھی گئے ہوں گے اور گرمی کا موسم وہاں گزارا ہوگا کیونکہ آپ سرد ملک کے باشندہ تھے اور چونکہ کشمیری آپ سے شکل و شباہت میں ملتے جلتے تھے اس لئے وہیں اقامت اختیار کر لی ہو گی۔ یہ بھی خیال ہے کہ افغانستان بھی اس سے پیشتر کچھ مدت ٹھہرے ہوں گے اور شادی کر لی ہو گی کیونکہ عیسیٰ خیل آپ کی ہی اولاد معلوم ہوتی ہے۔ (مسیح ہندوستان میں، صفحہ ۷۶)

۸..... **یسعیاہ** باب پانچ (۵) میں ہے کہ مسیح کو صلیب سے اتار کر سزا یافتہ مردوں کی طرح

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

قبر میں رکھا جائے گا مگر چونکہ وہ حقیقی طور پر مردہ نہیں ہوگا اس لئے قبر میں سے نکل آئے گا اور آخر عزیز اور صاحب شرف لوگوں میں اس کی قبر ہوگی۔ چنانچہ سری نگر میں قبر مسیح کے پاس اولیاء اللہ بھی مدفون ہیں۔ (حاشیہ تحفۂ گولڑویہ، صفحہ ۲۱۳)

۹......مسیح صاحب اولاد ہیں جس کی تصدیق **یسعیاہ** سے ہوتی ہے کہ کسی لغزش کی وجہ سے مسیح پر ایک جانکاہ دکھ آئے گا مگر وہ نجات پائے گا اور اس کی عمر دراز ہوگی۔ **یسعیاہ** میں ہے کہ وہ غار میں نہ مرے گا اس کی روٹی کم نہ ہوگی چنانچہ احادیث سے ثابت ہے کہ آپ ستاسی (۸۷) سال زندہ رہے اور صاحب اولاد بھی ہوئے۔ (عسل مصفی صفحہ ۵۱ طبع ثانی)

۱۰......ناٹووچ روسی سیاح لکھتا ہے کہ ہندوستان کے برہمنوں سے آپ نے مباحثے کیے اور جب نیپال میں تھے تو آپ کی عمر چھتیس (۳۶) سال کی تھی۔ (عسل مصفی ا، صفحہ ۹۱ طبع ثانی)

۱۱......عیسائی اور مسلمان بالاتفاق کہتے ہیں کہ یوز آسف نبی کہ جس کا زمانہ وہی مسیح کا زمانہ تھا دور دراز سفر کر کے کشمیر میں پہنچا اور نہ صرف نبی بلکہ شہزادہ بھی کہلاتا تھا اور مسیح کے ملک ہی کا باشندہ تھا اس کی تعلیم بھی مسیحی تعلیم سے ملتی جلتی ہے یہاں تک کہ بعض فقرے بھی انجیلوں میں اس کی تعلیم سے ملتے ہیں۔ (ریویو، صفحہ ۳۳۸ دسمبر ۱۹۰۳ء)

۱۲......قبر کشمیر کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ تقریباً انیس سو (۱۹۰۰) برس کی ہے۔

(حاشیہ راز حقیقت، صفحہ ۱۱)

۱۳......حال ہی میں مسلمانوں کی چند پرانی کتابیں دستیاب ہوئی ہیں جن میں لکھا ہے کہ یوز آسف نبی تھا جو کسی ملک سے آیا تھا اور شہزادہ بھی تھا کشمیر میں اس نے انتقال کیا اور حضور ﷺ سے پہلے چھ سو سال ہو گزرا ہے۔ (حاشیہ مذکور)

۱۴......یہ ثابت ہے کہ مسیح ہندوستان میں آئے اور آپ کی قبر کشمیر میں ہے۔ یوز آسف کی کتاب اور انجیل کی عبارتیں آپس میں ملتی جلتی ہیں۔ ہماری رائے ہے کہ یہ کتاب انجیل مسیح

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے جو ہندوستانیوں کے لئے لکھی گئی ہے۔ (چشمہ مسیحی، صفحہ ۲)

۱۵...... پرانی کتابیں دستیاب ہوئی ہیں جو قبر کشمیر کا بیان کرتی ہیں۔ پرانے کتبہ دیکھنے والے بھی کہتے ہیں کہ یہ مسیح کی قبر ہے قرب و جوار کے لاکھوں آدمی شہادت دیتے ہیں کہ یہ قبر انیس سو (۱۹۰۰) سال سے ہے صاحب قبر ملک شام سے یہاں آیا تھا۔ اسرائیلی نبی اور شہزادہ نبی کے نام سے شہرت رکھتا تھا قوم نے قتل کا ارادہ رکھا تو بھاگ آیا۔

(ریویو، صفحہ ۴۱۹، نمبر ۱۰)

۱۶......ہم نے کشمیر کی تاریخ کی کتابیں فراہم کی ہیں اور ان میں ہے کہ اس وقت کے رو سے دو ہزار (۲۰۰۰) برس کے قریب گزر گیا ہے کہ ایک اسرائیلی نبی کشمیر میں آیا تھا جو بنی اسرائیل میں سے تھا اور شہزادہ نبی کہلاتا تھا اس کی قبر خانیار میں ہے جو یوسف کی قبر مشہور ہے۔ (ضمیمہ براہین ۵، صفحہ ۲۲۷)

۱۷......کتاب یوز آسف کہ جس کی تالیف کو ہزار (۱۰۰۰) سال سے زیادہ ہو گیا ہے اس میں ہے کہ یوز آسف کی کتاب کا نام انجیل تھا اس میں وہی تعلیم لکھی ہے جو انجیل میں ہے مگر تثلیث کا مسئلہ موجود نہیں۔ چنانچہ پڑھنے والے کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انجیل کا اور اس کتاب کا مصنف ایک ہی ہے اور استعارہ کے طور پر یہودیوں کو ظالم باپ بیان کرتے ہوئے ایک پر لطف قصہ بیان کیا ہے۔ (تحفہ گولڑویہ، صفحہ ۱۳)

۱۸......یوز آسف کی کتاب میں ہے کہ اس پر خدا کی طرف سے انجیل اتری تھی۔

(ضمیمہ براہین، صفحہ ۲۲۸)

۱۹......اکمال الدین میں لکھا ہے کہ جب یسوع کشمیر آیا تو اس کے پاس انجیل تھی جس کا اصل نام بشوریٰ ہے۔ (مسل مصفی، ج ۱، صفحہ ۵۸۵)

۲۰......اکمال الدین میں (جو گیارہ سو (۱۱۰۰) برس کی کتاب ہے) لکھا ہے کہ شہزادہ نبی جو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

غیر ملک سے آیا اور کشمیر میں وفات پائی وہ حضرت مسیح علیہ السلام ہی تھے کوئی اور نبی نہ تھا۔ کیونکہ بشوری عبرانی زبان میں انجیل کو کہتے ہیں اور عربی میں بشریٰ کہتے ہیں اور انگریزی میں گاسپل اور یوز آسف حضرت مسیح کا دوسرا نام ہے اور یہ دونوں نام ایک ہی شخص کے ہیں جس پر انجیل یعنی بشریٰ نازل ہوئی تھی۔ (ریویو نومبر ۱۹۰۳ء، صفحہ ۲۷۱)

۲۱.....خلیفہ نور الدین صاحب بھیروی نے سری نگر میں کئی ماہ تک رہ کر یہ تحقیق کی کہ فی الواقع یہی حضرت مسیح کی قبر ہے جو یوز آسف کے نام سے مشہور ہے۔ یوز یسوع کا بگڑا ہوا ہے یا مخفف ہے اور آسف آپ کا انجیلی نام ہے جس کا یہ ترجمہ ہے کہ متفرق فرقوں کو تلاش کرنے والا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل کشمیر اسے عیسیٰ صاحب کی قبر بھی کہتے ہیں اور پرانی تاریخوں میں ہے کہ یہ ایک شہزادہ نبی ہے جو بلاد شام کی طرف سے آیا تھا اور اب تقریباً انیس سو (۱۹۰۰) سال گزر چکے ہیں اور اس کے ہمراہ کچھ شاگرد بھی تھے۔ کوہ سلیمان پر عبادت کرتا تھا اس کے عبادت خانہ پر ایک کتبہ بھی تھا جو سکھوں کے عہد میں مٹا دیا گیا اس پر یہ لفظ لکھے تھے کہ یہ ایک شہزادہ نبی ہے جو بلاد شام سے آیا ہے اس کا نام یوز ہے اب وہ لفظ اچھی طرح پڑھے نہیں جاتے وہ قبر بنی اسرائیل کی قبروں کی طرح ہے۔ بیت المقدس کی طرف اس کا رخ ہے تقریباً پانچ سو آدمیوں نے محضر نامہ پر دستخط کیے کہ صاحبِ قبر اسرائیلی نبی تھا جیسا کہ پرانی تاریخ کشمیر سے ثابت ہے کسی بادشاہ کے ظلم سے یہاں آیا تھا اور بہت بوڑھا ہو کر فوت ہو گیا اس کو عیسیٰ صاحب بھی کہتے ہیں اور شہزادہ نبی بھی اور یوز آسف بھی۔

(تحفہ گولڑویہ، صفحہ ۱۴۰)

۲۲.....اکمال الدین میں یوز آسف مخفف و مرکب ہے یسوع بن یوسف کا۔

(ریویو صفحہ ۳۲۰، اگست ۱۹۲۵ء)

۲۳.....یوز اصل میں یوسو تھا جو اصل میں عیسیٰ کو کہتے ہیں اور آج کل یسو کہتے ہیں شاید آپ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کا اصل نام یوسع ہو کیونکہ ایسے نام عبرانی میں مروج تھے پھر یوز بن گیا پھر یوز آ سے یوسا بنا اور یوسف کا مخفف ہے۔ صف، سف، آسف پس سارا نام یوز آسف یسوع یوسف کا مختصر ہے۔ یوسف حضرت مریم کے شوہر تھے اور مسیح ان کے ربیب یا پروردہ، اس لئے حضرت عیسیٰ کو یوسف کا بیٹا کہتے تھے۔ (ریویو، دسمبر ۱۹۲۵ء)

۲۴......یہ لفظ عبرانی زبان سے مشابہ ہے مگر عمیق نظر سے کھل جائے گا کہ دراصل یہ لفظ یسوع آسف ہے یعنی یسوع غمگین، چونکہ مسیح اپنے وطن سے غمگین ہو کر نکلے تھے اس لئے یہ لفظ ساتھ شامل ہو گیا۔ بعض کا بیان ہے کہ اصل میں یہ لفظ یسوع صاحب ہے کثرت استعمال سے یوز آسف بن گیا مگر میرے نزدیک یوز آسف اسم بامسمّٰی ہے جو آپ کے غم پر دلالت کرتا ہے۔ یوسف علیہ السلام کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے کہ ان پر آسف اور غم وارد ہوئے تھے۔ (ست بچن، صفحہ ۱۶۴)

۲۵......چونکہ اس قصہ کے واقعات گوتم بدھ کے واقعات سے مشابہ ہیں اس لئے کچھ عیسائی کہتے ہیں کہ یوز آسف بھی گوتم بدھ کا دوسرا نام ہے۔ (ریویو، صفحہ ۲۳۸ جون ۱۹۱۰ء)

۲۶......واقعات کی مشابہت سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ دونوں اسم ایک شخص کے ہی ہوں۔ (ریویو، صفحہ ۲۴۷ ۱۹۱۰ء)

۲۷......اگر سری نگر میں گوتم بدھ کی قبر ہوتی تو دنیا کے کل بدھ مذہب کے پیروؤں کا مرجع ہونا چاہیے تھی۔ (ریویو، صفحہ ۲۳۸، جون ۱۹۱۰ء)

۲۸......تبلیغ رسالت کے رو سے آپ کا پنجاب میں آنا ضروری تھا کیونکہ بنی اسرائیل کے دس فرقے تھے کہ جن کو انجیل میں اسرائیل کی گم شدہ بھیڑیں لکھا ہے، ان ملکوں میں آ گئے تھے جب تک ایسا نہ کرتے رسالت نامکمل تھی۔ (مسیح ہندوستان میں، صفحہ ۹۱)

۲۹......تاریخ طبری کے صفحہ ۳۹۷ میں ہے کہ مدینہ شریف کے پاس کوہ راس جماء پر ایک قبر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پائی گئی ہے جس پر یہ کتبہ لکھا ہوا تھا کہ **ھذا قبر عیسیٰ ابن مریم** اس روایت سے کم از کم وفات مسیح کا پتہ ضرور لگتا ہے خواہ کہیں مرا ہو۔ یہ قصہ ابن جریر نے بھی اپنی کتاب میں لکھا ہے جو نہایت معتبر اور ائمہ حدیث میں سے ہے۔ (حاشیہ چشمہ معرفت، صفحہ ۲۵۰، وحسل مصفی، صفحہ ۵۱۹)

۳۰......**ان مثل عیسی عند اللہ کمثل ادم۔** اس میں یہ اشارہ ہے کہ آدم ہجرت کر کے ہند میں آئے تھے اسی طرح حضرت مسیح بھی یہیں ہجرت کر کے آئے تھے اور چونکہ مسیح موعود دونوں کا مثیل ہے اس لئے وہ بھی ہند میں ہی ہوا۔ (رسالہ تنقید از غلام رسول، صفحہ ۳۱)

۳۱......لاکھوں نے دیکھ لیا کہ آپ کی قبر سری نگر میں موجود ہے جس جگہ آپ کو صلیب پر کھینچا گیا اس کا نام گلگت ۱ یعنی سری اور سر ہے اور جس جگہ انیسویں صدی میں آپ کی قبر ثابت ہوئی اس کا نام بھی گلگت یعنی سری ہے معلوم ہوتا ہے کہ گلگت جو کشمیر میں موجود ہے یہ بھی سری کی طرف اشارہ ہے۔ غالباً یہ شہر حضرت مسیح کے وقت میں بنایا گیا ہے اور واقعہ صلیب کی یادگار مقامی کے طور پر اس کا نام گلگت یعنی سری رکھا گیا۔ (مسیح ہندوستان میں، صفحہ ۵۳)

۳۲......اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں کہ حضرت مسیح میں دو ایسی باتیں جمع تھیں جو کسی دوسرے نبی میں نہ تھیں۔ اول کامل عمر یعنی ایک سو بیس (۱۲۰) برس زندہ رہنا۔ دوم دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت۔ اس لئے ان کو نبی سیاح کہتے تھے۔ رفع جسمانی تسلیم کیا جائے تو ایک سو بیس (۱۲۰) والی روایت صحیح نہیں رہتی اور نہ یہ ممکن ہوتا ہے کہ تینتیس (۳۳) سال میں انہوں نے دور دراز کے سفر کیے ہوں حالانکہ یہ روایتیں ایسی متواتر ہیں کہ ان سے بڑھ کر خیال نہیں کیا جا سکتا۔ کنز العمال ۲، صفحہ ۳۴ پر ہے کہ **اُوحی اللہ الی عیسیٰ انتقل من مکان لئلا تعرف فتوذی** ایک مکان سے دوسرے مکان کو انتقال کرتا کہ تم کو شناخت کرنے سے دکھ نہ پہنچے۔ اور صفحہ ۲/ ۷۱ میں ہے کہ **کان یسبح فاذا امسی اکل بقل الصحراء ویشرب الماء القراح۔** آپ دن بھر سیاحت کرتے تھے شام کو

۱ گلگتا کھوپری کی جگہ کو کہتے ہیں۔ (متی باب ۲۷)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

گھاس وغیرہ کھالیتے اور پانی پیتے۔اور صفحہ۲/۵۱ میں ہے کہ احب شئ الی اللہ الغرباء......الذین یفرون بدینھم ویجتمعون الی عیسٰی حضور ﷺ نے فرمایا کہ خدا کو وہ غریب بہت پیارے ہیں جو عیسٰی مسیح کی طرح دین لے کر اپنے ملک سے بھاگتے ہیں۔(مسیح ہندوستان میں،صفحہ ۵۳)

نوٹ: صحیح ترجمہ یوں ہے کہ (مسیح کے پاس جمع ہوتے تھے) مگر قادیانی عربی الگ ہے۔

۳۲......سمی عیسٰی مسیحا لانّہ کان سائحا فی الارض لایستقر. آپ کو مسیح اس لئے کہا گیا کہ آپ ہمیشہ سیاحت میں رہتے تھے۔(مسیح ہندوستان میں،صفحہ ۶۹)

۳۳......نصیبین کو آپ نے اس لئے سفر کیا تاکہ فارس کی راہ سے افغانستان آئیں اور وہاں کے یہود کو جو افغان کے نام سے مشہور تھے تبلیغ کریں۔(حوالہ مذکور،صفحہ ۶۷)

۳۴......واقعہ صلیب سے چالیس روز تک آپ حواریوں سے ملتے رہے مگر خفیہ دروازے بند کرکے،کیونکہ افشاء راز کی ممانعت تھی اسی واسطے ان کو مصنوعی بات بنانی پڑی کہ وہ آسمان پر چلا گیا ہے اور بعض یہودیوں کی توجہ مصروف کرنے کی خاطر مصنوعی قبریں بنالیں تاکہ ان کو معلوم ہوجائے کہ مسیح مرگئے ہیں اور تعاقب نہ کریں حالانکہ مسیح پہاڑ سے اتر کر کئی سو میل نصیبین کو چلے گئے تھے۔(مسل مصفٰی صفحہ ۱/۱۰۵)روضۃ الصفا میں ہے کہ آپ کے ہمراہ نصیبین میں آپ کی والدہ اور حواری بھی تھے (مریم، یعقوب، شمعون، تومان) یہ وہی تھوما حواری ہے کہ جس کے متعلق انسائیکلوپیڈیا ببلیکا میں لکھا ہے کہ وہ ہندوستان میں آیا تھا اس لئے ضروری ہے کہ کشمیر میں یوز آسف کا نام پانے والا حضرت یسوع آصف ہے نہ کوئی اور۔

(کشف الاسرار،صفحہ ۳۸)

۳۵......بلدہ قدس میں حضرت مسیح کی قبر ہے اس پر بڑا گرجا بنا ہوا ہے اسی میں حضرت مریم کی قبر بھی ہے۔(اتمام الحجۃ از سعید طرابلسی،صفحہ ۲۰)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۳۶...... معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مریم مسیح کے ساتھ ہی ممالک مشرقیہ میں آگئیں تھیں کیونکہ ان کی قبر بھی ارض مقدس میں نہیں ہے...... مریم کی قبر کاشغر میں ہے۔ (عسل مصفی، صفحہ ۱/۲۵۳)

۳۷...... شام سے نصیبین کو پھر وہاں سے کوہ مری اور عیسیٰ خیل گئے جن سے نشان ملتا ہے کہ اصل میں کوہ مریم تھا اور عیسیٰ کی جماعت یا اولاد وہاں موجود ہے اور ضرور ان سے آپ کو کچھ تعلق ہے۔ (تنقید از غلام رسول، صفحہ ۳۳)

۳۸...... مریم صدیقہ کشمیر میں اللہ و دی کے نام سے مشہور ہیں یہ لفظ عبرانی **الماء** بمعنی جوان عورت کا بگڑا ہوا ہے۔ (حاشیہ رسالہ اعجاز احمدی، صفحہ ۱۵، از اسماعیل دہلوی)

۳۹...... تاریخ میں آیا ہے کہ یوز آسف شولا پت سے آیا تھا اصل میں شولا بت ہے اور صلیب کا بگڑا ہوا ہے کیونکہ کشمیری میں صلیب کو صولیب کہتے ہیں ان کو بہت سمجھایا بھی مگر پھر بھی صولیب ہی کہتے ہیں۔ (ریویو دسمبر ۱۹۲۵ء)

۴۰...... کوئی تعجب نہیں کہ مرور زمانہ اور کثرت استعمال سے **برتھوما** حواری کا نام بگڑ کر بلوہر بن گیا ہو۔ (کشف الاسرار از سید صادق حسین اناوی)

۴۱...... پکی روٹی میں لکھا ہے کہ مسیح کی عمر ایک سوتیں (۱۳۰) برس تھی۔ صلیب کے بعد اگر زندہ نہ تھے تو یہ عمر کیسے صحیح ہو سکتی ہے؟ (ضمیمہ ظہور المسیح از ظہور الدین اکمل)

۴۲...... 'ایسگول تے کجھ نہ پھول'' پنجابی میں مشہور ضرب المثل ہے اس میں اشارہ ہے کہ ایسو (عیسیٰ) تو کول (پاس) ہی کشمیر میں مدفون ہیں۔ زیادہ کرید کی کیا ضرورت ہے۔

(فاروق، صفحہ ۱۱، ۱۹۱۶ء)

۴۳...... ہر ایک نبی کے لئے ہجرت مسنون ہے۔ مسیح نے بھی کہا ہے کہ نبی بے عزت نہیں مگر اپنے وطن میں۔ مخالف یہ تو مانتے ہیں کہ مسیح نے سیاحت کی، مگر جب کہا جاتا ہے کہ کشمیر بھی گئے تو انکار کر دیتے ہیں۔ حالانکہ جب یہ مان لیا کہ عہد نبوت میں آپ نے سیاحت کی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تھی تو کیا کشمیر جانا حرام ہو گیا تھا۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ وہاں گئے ہوں اور وفات پائی ہو۔ پھر جب صلیبی واقعہ کے بعد آپ سیاحت کرتے رہے تو آسمان پر کب گئے؟ اس کا جواب نہیں بن پڑتا۔ (حاشیہ گولڑیہ، صفحہ ۲۰)

۴۴......ممکن ہے کہ کوئی شہزادہ بھی یوز آسف ہو جس کا نام مسیح کے نام پر رکھا گیا ہو جیسے داؤد، سلیمان وغیرہ نام بطور تفاول رکھے جاتے ہیں۔ (تنقید از غلام رسول، صفحہ ۲۵)

۴۵......لیڈی مسز فوڈ کا قول ہے کہ ایک روایت ہے کہ مسیح خود بھی ہندوستان میں آئے تھے ممکن ہے کہ تھوما کا کام دیکھنے آئے ہوں کیونکہ وہ خود کہتا ہے کہ مسیح نے مجھے بھیجا تھا۔

(فاروق، صفحہ ۱۵، ۲۷ اپریل ۱۹۱۶ء)

۴۶......بعض مؤرخین کی رائے ہے کہ تھوما اور اس کے بعد بارتھولومیو ہندوستان میں آئے تھے ممکن ہے کہ بعض دیگر حواری بھی آئے ہوں کیونکہ مرقس نے بھی ایلچی بھیجے تھے۔

(فاروق صفحہ ۱۰، ۱۱ مئی ۱۹۱۹ء)

۴۷......اگر یوز آسف کے واقعات گوتم کے واقعات سے ملتے ہوں تو اس سے ایک شخص کا ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ ممکن ہے کہ جس طرح گوتم کو بدھ کا خطاب دیا گیا تھا اسی طرح حضرت مسیح کو بھی بدھ کا خطاب دیا گیا ہو۔ اس لئے کہ بدھ حکیم کو کہتے ہیں اور گوتم سے پہلے کئی بدھ ہو چکے تھے۔ (ریویو نومبر ۱۹۰۳ء، صفحہ ۴۲۷)

۴۸......واقعہ صلیب کے بعد ہجرت کشمیر کے دلائل کتاب ''المسیح فی الہند'' میں یوں دیئے ہیں کہ پلاطوس نے یوسف نامی ایک معتبر رئیس خیر خواہ مسیح کو بلوا کر آپ کے مرنے سے پیشتر ہی لاش دیدی تھی۔ آپ ساری رات اپنی نجات کے لئے دعا مانگتے رہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ منظور نہ ہوئی ہو۔ کیونکہ آپ راستباز اور خدا کے بیٹے کہلاتے تھے۔ ''متی، باب ۲۴'' میں زکریا علیہ السلام کو آخری مقتول نبی لکھا ہے جو یہود نے قتل کیے تھے، نہ کہ مسیح علیہ السلام کو۔ اور ''باب

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۶'' میں ہے کہ آپ واقعہ صلیب سے واپس آ کر یورشلیم کی تباہی کے وقت ملے تھے اگر یہ واپسی ہجرت کشمیر کے بعد مراد نہ لی جائے تو ضروری ہے کہ یہ ملاقات روحانی ہو۔ کیونکہ کئی دفعہ زندہ کو عین بیداری کی حالت میں مردہ کا ملنا صوفیائے کرام کے تجربہ سے ثابت ہے۔ جیسا کہ ایک حواری حضرت عمر کے زمانے میں لشکر اسلام کو ایک پہاڑ پر ملا تھا آپ کی پیشین گوئی تھی کہ میں دوسری دفعہ آؤں گا جس سے مراد صلیب کے بعد زندگی ہے۔ ''متی، باب ۲۴'' میں ہے کہ آپ بادل سے اتریں گے۔ اس سے مراد مسیح موعود ہے کیونکہ اس کے عہد میں وہ تمام علامات پائی گئی ہیں جو آپ نے ذکر کی تھیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ تمام قومیں چھاتی پیٹیں گی (تو یہ ظاہر ہے کہ مرزائی جماعت نے سب کو بیزار کر رکھا ہے) اور'' باب ۲۷'' میں ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد مردے قبروں سے نکل کر تصدیق مسیح کے لئے بیت المقدس میں آئے۔ جس سے مراد یہ ہے کہ یہ ایک خواب تھا جس کی تعبیر یہ تھی کہ مسیح کو صلیب سے نجات ملی ہے۔ کیونکہ کتاب ''تعطیر الانام'' میں لکھا ہے کہ خواب میں مردہ نکلتا ہوا دکھائی دے تو قیدی کی رہائی ہوتی ہے۔ علاوہ بریں ہجرت کشمیر کی شہادت ملتی ہے مگر ہجرت سماوی کی عین شہادت نہیں ملی۔ آپ کا قول مشہور ہے کہ میں ہادی ہوں خدا سے محبت رکھتا ہوں۔ اس سے میں نے پاک پیدائش پائی ہے اور اس کا پیارا بیٹا ہوں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلیبی موت سے بچ کر کشمیر چلے گئے تھے ورنہ لعنت کی زد میں آ جاتے۔ ''متی، باب ۲۶'' میں ہے کہ آپ نے کہا جی اٹھنے کے بعد تم سے آگے جلیل کو جاؤں گا۔ مگر آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ آسمان پر جاؤں گا۔ برناس حواری کی انجیل میں موت صلیبی سے بالکل انکار ہے اس انجیل کو اگرچہ یونہی باطل سمجھا گیا مگر تاریخی نکتۂ خیال سے دوسری اناجیل سے کم درجہ نہیں رکھتی اس لئے تاریخی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اناجیل میں ہے کہ آپ حواریوں سے ملے جب کہ وہ کچھ کھا رہے تھے اور اپنے زخم بھی دکھائے تو ان کو خیال ہوا کہ شاید یہ روحانی ملاقات ہے اس لئے آپ نے مچھلی اور شہد کھا کر یقین دلایا کہ آپ کی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

زندگی واقعہ صلیب کے بعد جسمانی تھی۔ اس کے علاوہ یہ بھی لکھا ہے کہ قبر سے نکل کر آپ جلیل کو گئے تھے۔ قرائن بھی جسمانی حیات کے موجود ہیں کیونکہ جمعہ کے دن عصر کے قریب آپ کو صلیب دیا گیا مگر اس وقت تین گھنٹے طوفان باد اور زلزلہ آیا جس سے یہودی بے دل ہو گئے۔ اور اگلے دن عید فسح اور سبت اکبر کی تقریب تھی اس لئے وہ نہ چاہتے تھے کہ ہفتہ کی رات کو بھی کوئی مجرم صلیب پر رہے۔ دوسری طرف خیر خواہانِ مسیح تاک میں تھے کہ ان کو جلد ہی لاش مل جائے پلاطوس کی بیوی کو فرشتہ نے دھمکی بھی دی تھی کہ اگر مسیح صلیب پر مر جائیں گے تو تم تباہ ہو جاؤ گے۔ تو بیوی کے کہنے پر پلاطوس بھی آپ کو بچانے کی دھن میں لگا ہوا تھا۔ حسن قسمت سے یوسف ارمتیا یہودی نے وہ لاش مانگی تو اسے فوراً یہ کہہ کر دی گئی کہ وہ تو مر ہی گیا ہوگا یہود نے بھی اپنی افراتفری میں زیادہ کرید نہیں کی کہ آپ نیم مردہ تھے۔ تو آپ کے خیر خواہوں نے ایک کھڑکی دار قبر میں (جو بلاد شام کے دستور کے مطابق ایک ہوا دار کمرہ کی صورت میں سب کے لئے پہلے ہی تیار کی جاتی ہے) لے گئے۔ کشمیر کی قبر بھی کھڑکی دار ہے۔ ایک اور قرینہ یہ ہے کہ آپ کے ساتھ چور بھی صلیب پر لٹکائے گئے تھے مگر ان کی ٹانگیں اور پسلیاں توڑ کر ہلاک کر دیا گیا تھا لیکن مسیح علیہ السلام کے پہلو میں برچھی مار کر خون اور پانی دیکھ کر بھی کہہ دیا کہ یہ مر گیا ہے اس لئے آپ کی ٹانگیں نہ توڑیں اور صحیح سلامت صلیب سے اتار لیا اور وہ صلیب بھی آجکل کی پھانسی کی طرح نہیں ہوتی تھی بلکہ وہ ایک ٹکٹکی کی شکل کی لکڑی ہوتی تھی (┼) جس پر آدمی کو کیلوں سے باندھ دیا جاتا تھا (ᛯ) ہاتھ پاؤں میں میخوں کے ٹھونکنے سے گو تکلیف تو بہت ہوتی تھی مگر دو تین روز تک جان نہیں نکلتی تھی۔ اس لئے آپ کا صلیب پر لٹکایا جانا تین گھنٹہ سے زیادہ ثابت نہیں ہوا۔ اسی طرح اس کتاب کے باب ۲ میں لکھا ہے کہ ﴿ شُبِّهَ لَهُمْ ﴾ کا یہ مطلب ہے کہ واقعہ صلیب کے وقت زلزلہ اور طوفانِ باد سے یہودیوں کی اپنی بدھ ماری گئی تھی اس لئے وہ شناخت نہ کر سکے کہ واقعی مسیح فوت ہو چکے ہیں اور سطحی تحقیق پر ہی یقین کر لیا کہ آپ مر ہی گئے ہوں گے ﴿ وَجِیْهًا فِی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿الدُّنیا﴾ میں یہ اشارہ ہے کہ آپ کشمیر میں واقعہ صلیب کے بعد آئے اور یہود کی دس قوموں میں اعزاز حاصل کیا اور آپ کی تصویر سکہ پر بھی دکھائی گئی ورنہ ملک شام میں آپ کو دنیاوی وجاہت حاصل نہ تھی۔ ﴿مُطَهِّرُکَ﴾ میں یہ اشارہ ہے کہ یہودی آپ کو صلیبی موت سے ملعون کرنا چاہتے تھے مگر خدا نے حکمت عملی سے آپ کو بچا کر کشمیر بھیج دیا کیونکہ روایات سے ثابت ہے کہ آپ کی عمر ایک سو پچیس (۱۲۵) برس تھی اگر یہ ہجرت نہ مانی جائے تو یہ روایت جو بہت ہی متواتر ہے، جھوٹی ثابت ہوگی کیونکہ واقعہ صلیب کے وقت آپ کی عمر صرف تینتیس (۳۳) برس تھی۔ یہ بھی وارد ہے کہ آپ کو وحی ہوئی تھی کہ **انتقل من مکان الی مکان آخر** آپ شام چھوڑ کر کشمیر کو چلے جائیں۔ مرہم عیسیٰ جو خاص واقعہ صلیب کے بعد آپ کو چنگا کرنے کے لئے بذریعہ وحی حواریوں نے ایک ایک دوا تجویز کر کے بنائی تھی چالیس روز تک برابر استعمال کرنے سے تمام زخم درست ہو گئے تھے اس کی تصدیق یونانی کتب طب میں موجود ہے اور ان میں یہ نسخہ بطور کتبہ کے نقل کیا ہے اور صاف لکھ دیا ہے کہ مسیح کے لئے تیار ہوئی تھی اور یہ خیال کرنا درست نہیں کہ شاید واقعہ صلیب سے پہلے کسی اور موقع پر آپ کو چوٹ لگی تھی تو حواریوں نے تیار کی تھی کیونکہ واقعہ صلیب سے پہلے کسی تاریخ میں آپ کی چوٹ کا ذکر نہیں ہے اور نہ ہی یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی نبوت سے پہلے بھی آپ کے حواری تھے۔ یہ مرہم لوگوں نے مذہب سے غافل ہو کر اپنی اپنی کتابوں میں نقل کی مگر تاریخی فائدہ اٹھانے سے محروم رہے کیونکہ خدا کی تقدیر میں اس سے فائدہ اٹھانا مسیح موعود کے لئے مخزون تھا حالانکہ یہ مرہم کم از کم ہزار کتب طب میں لکھی جا چکی ہے۔

آخری باب میں لکھا ہے کہ گوتموان کہتا تھا کہ میں پچیسواں (۲۵) بدھ ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدھ بانی مذہب کا تشریفی خطاب ہوتا تھا اس لئے جنہوں نے یوز آسف اور یسوع کو بدھ قرار دیا ہے، صحیح ہو سکتا ہے کیونکہ بدھ مذہب میں آپ کو قلیا گورا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

(مسیح سپید رنگ) مشیح (مسیح) راحولتا (روح اللہ) لکھا ہے۔ آپ بدھ کے چھٹے مرید تھے یعنی چھ سو (۶۰۰) سال بعد پیدا ہوئے گویا آپ بدھ کے بروز تھے کیونکہ انجیل میں تناسخ تین قسم کا لکھا ہے کہ انسان، انسان رہے یا دوسری جون میں انسان کے آثار اس میں پائے جائیں یا تمام جنم بھوگنے کے بعد پھر انسان کی جون میں آئے۔ اس لئے پہلی قسم کا تناسخ بروز ہوگا کیونکہ آپ نے بدھ کے خواص حاصل کیے تھے تعلیم بھی تقریباً اسی کی طرح تھی اور پیدائش بھی بغیر باپ کے اسی کی طرز پر تھی بال بچے اور ماں کی خبر گیری سے دونوں بے نیاز تھے بہر حال بدھ مذہب اور نصرانیت ایک ہی ہیں اور تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت خالد بن ولید کے داخلہ سے پہلے تمام افغانستان یہودی تھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح ضرور کشمیر میں آئے اور انہوں نے اسرائیلی اقوام کو تبلیغ کی۔

۲......ہجرت کشمیر پر ایک لمحہ نظریہ

یہاں پر مرزائی خیالات کے باہمی تضاد کو نظر انداز کر کے یہ خلاصہ نکلتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام تینتیس (۳۳) برس کی عمر میں عصر جمعہ کو مصلوب ہوئے تین گھنٹہ کے بعد نیم مردہ اتار لئے گئے اور ایک زمین دوز سرد خانہ میں چالیس (۴۰) روز تک مرہم عیسیٰ سے چنگے ہو کر دجلہ وفرات کے درمیانی فاصلہ کو کاٹتے ہوئے فارس اور کابل پہنچے پھر افغانستان میں شادی کی، بچے پیدا ہوئے تو وہاں سے چل دیئے اور پشاور پہنچ کر ہندوستان کے مشہور مقامات بنارس۔ ارجن گڑھ اور جگن ناتھ وغیرہ مقامات میں تشریف فرما ہوئے۔ اور وہاں پھرتے پھراتے کشمیر میں ستاسی (۸۷) سال گذار کر وفات پائی اور محلّہ خانیار سری نگر میں آپ کا مقبرہ تیار ہوا جس میں اب تک دو قبریں موجود ہیں اور روبقبلہ دونو شمالاً وجنوباً واقع ہیں۔ خلیفہ نور الدین صاحب کا بیان ہے کہ قبر کا رخ بیت المقدس کی طرف ہے شاید قبر کا سر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مراد لیا ہوگا۔ پہلی قبر پنجرہ چوبین کے اندر شمالی طرف روبقبلہ ہے۔ اور دوسری قبر اسی لائن میں پائنتی کی طرف پہلی کی طرح روبقبلہ ہے مگر پہلی سے چھوٹی ہے۔ پہلی قبر یقیناً یوز آسف کی ہے شہزادہ اور عیسیٰ بھی کہتے ہیں۔ دوسری قبر حضرت مریم کی ہے یا سید نصیر الدین مرحوم کی۔ اس پنجرہ کو جنوب کی طرف سے دروازہ رکھا گیا ہے جو عموماً بند رہتا ہے اور پنجرہ کے چاروں طرف مطاف اور پھرنے کی جگہ ہے جیسے کہ عام مزاروں کے ارد گرد ہوتی ہے مگر یہ مطاف بھی مسقف ہے اور اس کی مغربی دیوار میں جنوب و مغرب کے کونے میں اب تک ایک سوراخ موجود ہے جس سے پہلے زمانہ میں خوشبو آتی تھی اور خیال کیا گیا تھا کہ اس میں ایک خزانہ بھی مدفون ہے۔

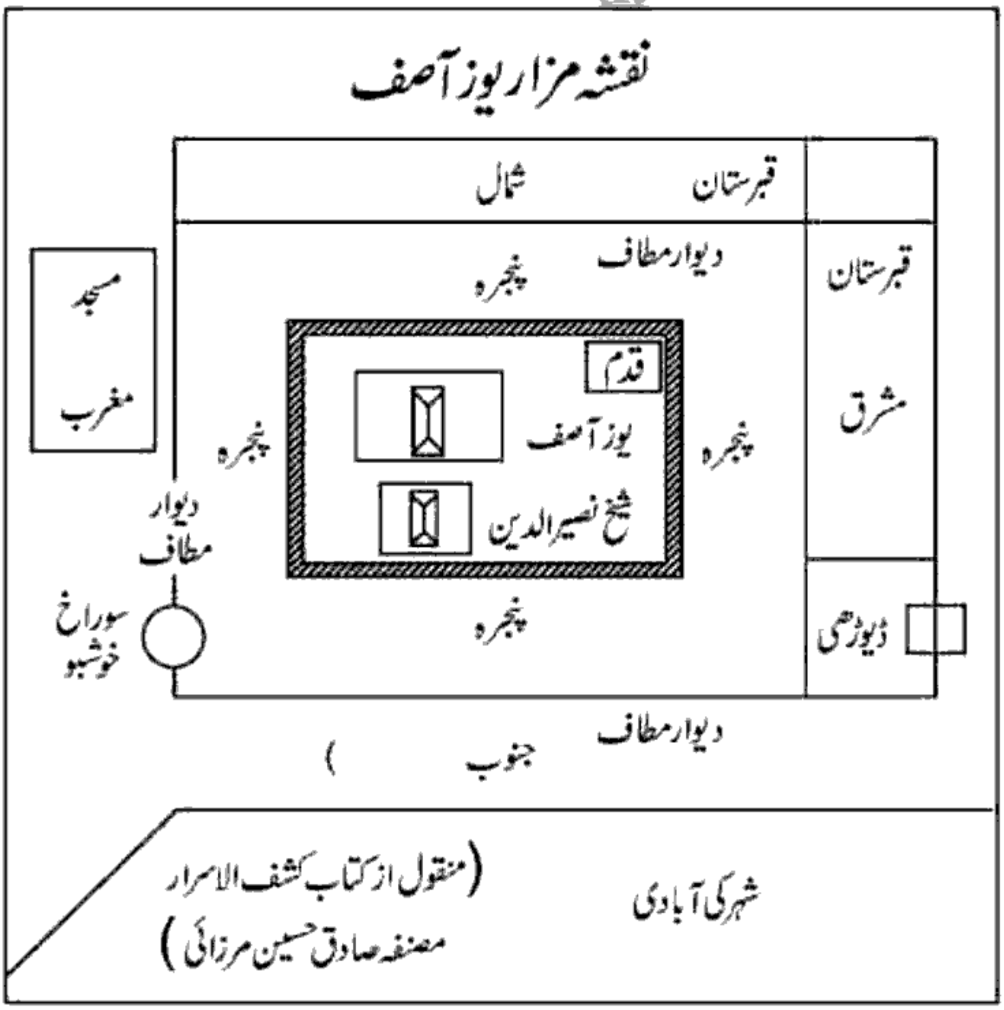

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اس تھیوری (نظریہ) پر یہ شکوک پیدا ہوتے ہیں کہ

۱......مسیح علیہ السلام کی عمر واقعہ صلیب کے وقت تینتیس (۳۳) برس بتا کر قیام کشمیر کی مدت عمر ستاسی (۸۷) سال بتائی جاتی ہے تاکہ دونو عمریں مل کر ایک سو بیس (۱۲۰) سال کی عمر مکمل کریں مگر یہ نہیں بتایا گیا کہ آپ نے جلیل سے پشاور تک ہزار کوس سے زیادہ کا فاصلہ کتنی مدت میں طے کیا تھا۔ اور وہاں سے ہندوں کے مقامات و معابد کو جاتے ہوئے کونسا راستہ اختیار کیا تھا اور تقریباً دو ہزار کوس کا چکر کاٹ کر کشمیر میں کس سال اور کس تاریخ کو داخل ہوئے تھے؟

۲......وہ مدت اقامت بھی متعین نہیں کی گئی جو آپ نے افغانستان میں خانہ آبادی کیلئے گذاری تھی غالباً تیس چالیس برس سے وہ بھی زائد عمر ہوگی کیونکہ عیسیٰ خیل قوم کا وہاں آج تک موجود رہنا ایک پوری زندگی کا مقتضی ہے۔ ورنہ صرف چند سال سے قوم کا آغاز نہیں ہو سکتا۔

۳......تین ہزار میل کا سفر اور قیام افغانسان کی مدت کیلئے کم از کم دس سال تجویز کیے جائیں تو قیام کشمیر کی مدت ستتر (۷۷) سال رہ جاتی ہے اور اگر وہی انجیل کے مطابق تعلیم و ید اور تبلیغ کیلئے بھی الگ وقت نکالا جائے تو دس سال اور کم ہو جائیں گے اور قیام کشمیر کی مدت صرف ساٹھ (۶۰) اور چھیاسٹھ (۶۶) سال کے درمیان رہ جاتی ہے اس لئے یقینی طور پر قیام کشمیر کو ستاسی (۸۷) سال قرار دینا قرین قیاس نہیں ہے۔

۴......ایک اولوالعزم نبی اس تھیوری کے مطابق کشمیر میں پورے ستاسی (۸۷) سال روپوش ہو کر رہتا ہے اور کوئی ایک کشمیری یا افغان عیسائی مذہب قبول نہیں کرتا اور ملک شام میں تو تین سالہ تبلیغ نے تمام ملک کو عیسائیت کا گرویدہ کر لیا تھا مگر یہاں نہ کشمیر میں کسی گرجا کا نشان پایا جاتا ہے، نہ کوئی ہیکل ہے اور نہ کوئی صلیبی نشان یا صلیبی تعلیم موجود ہے۔ اگر کہا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جائے کہ آپ نے پوری پوری تبلیغ سے کام لیا تھا اور راجہ کو عیسائی بنایا تھا جس نے آپ کی تصویر اپنے سکہ پر چھپوائی تھی تو یہ شبہ اور بھی زور دار ہو جاتا ہے کہ جس نبی کو شاہانہ قوت حاصل ہو اور تبلیغ رسالت میں ناکام رہے۔ بہت ہی تعجب انگیز امر ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ تھیوری صرف خیالی امور پر مبنی ہے اور بس۔

۵...... ہمیں کہا جاتا ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے افغانستان کو اپنے زمانہ میں یہودی پایا تھا۔ اگر اس کے یہ معنی ہیں کہ انکا مذہب اب تک یہودی تھا تو حضرت مسیح کی تبلیغی کوشش کو ناکام تصور کرنا پڑتا ہے اور اگر یہ مراد ہو کہ گو وہ لوگ مذہب کی رو سے یہودی نہ تھے مگر قومیت کی رو سے یہودی ضرور کہلاتے تھے تو ایک اور مشکل آپڑتی ہے کہ کم از کم عیسیٰ خیل کو تو اس عنوان سے خالی ضرور ہونا چاہیے تھا کیونکہ وہ تو آپ کی صلبی اولاد تھی اور آپ یہودی مشہور نہ تھے۔

۶...... ایک اور بھی مشکل آپڑتی ہے کہ جب حیات مسیح کے قائل یوں کہتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر تبلیغ اسلام میں مصروف ہوں گے تو شروع شروع میں گو لڑائیاں ہوں گی مگر بعد میں امن قائم ہوگا اور دنیا میں صرف ایک ہی مذہب رہ جائے گا اور یہود و نصاریٰ تمام کے تمام مسلمان ہو جائیں گے تو ان پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ عقیدہ آیات قرآنیہ کے سراسر خلاف ہے کیونکہ قرآن شریف میں صاف مذکور ہے کہ ﴿اَلْقَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ﴾ ہم نے یہود و نصاریٰ کے درمیان قیامت تک دشمنی ڈالدی ہے۔ پس اگر وہ سارے مسلمان ہوں گے تو ان کو یہود و نصاریٰ کیسے کہہ سکیں گے؟ کیونکہ یہ دونوں عنوان مذہبی ہیں اور ان کا قیام ان کے مذاہب کا قیام ہے۔ مگر اس سوال و جواب کے بعد ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کیا افغانستان اور بالخصوص عیسیٰ خیل باوجود عیسائی ہونے کے یہودی کہلاتے تھے؟ نہیں تو پھر یہ لفظ مذہبی عنوان نہیں رہ سکتا اور اگر یوں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کہا جائے کہ آپ نے تبلیغی جدوجہد بالکل ترک کردی تھی یہاں تک کہ اپنی اولاد کو بھی عیسائی نہ بنا سکے تو یہ الزام پیدا ہوتا ہے کہ اگر آپ سچے نبی تھے تو آپ نے کوتاہی کیوں کی اور اگر آپ کی وعظ سے کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوا تو آپ کی صداقت مخدوش ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب نبی کا مقابلہ یا انکار کیا جاتا ہے تو منکرین کا وجود اپنی حالت پر قائم نہیں رہتا۔

۷...... ہندوستان میں آپ نے دو ہزار میل کا چکر لگا کر تبلیغ کی اور ایک بھی عیسائی نہ ہوا اور بغیر فیصلہ آسمانی کے یہاں کشمیر میں آچھپے، تو آپ کی صداقت کیسے ثابت ہوگی اور ناکامی کا دھبہ آپ کی سوانح سے کیسے اٹھ سکے گا کیونکہ سچے اور جھوٹے کا معیار قادیانی تعلیم کی رو سے کامیابی اور ناکامی پر مبنی ہوتا ہے۔

۸...... ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اسرائیلی قبائل کی جستجو میں یہاں آئے تھے۔ اور اسی بناء پر آپ کو عبرانی زبان میں آسف (متلاشی) کہا گیا تھا۔ مگر صرف کشمیر اور افغانستان میں گو کمزور دلائل سے یہودی قوم بتائی جاتی ہے لیکن جگن ناتھ اور بنارس میں یہودی قوم کا ایک فرد بشر بھی ثابت نہیں کیا جاتا تو پھر کیوں منوایا جاتا ہے کہ آپ غیر اقوام کی طرف سینکڑوں میل کا چکر کاٹ کر گئے تھے اور خواہ مخواہ بے فائدہ تبلیغ کرتے رہے۔ بالخصوص جبکہ ابھی تک یہودی کشمیر میں تبلیغ کے محتاج تھے اور آپ کو وہاں جا کر تبلیغ کرنا فرض کیا گیا تھا تو ایک فرض تبلیغ کو چھوڑ کر زائد تبلیغ کی طرف قدم اٹھانا ایک صاحب شریعت نبی کی شان کے شایاں معلوم نہیں ہوتا۔

۹...... بارگاہ الٰہی میں حضرت مسیح کا اظہار بیان یوں مذکور ہے کہ ﴿کُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ﴾ جب تک میں بنی اسرائیل میں دیکھ بھال کرتا رہا کسی نے میرے سامنے اظہار شرک نہیں کیا تھا۔ اب یہودی تین قسم کے بتائے جاتے ہیں شامی، کشمیری، اور افغانی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مگر یہ نہیں بتایا جاتا کہ آپ نے اپنے اس بیان میں کون سے یہودی مراد لئے ہیں۔ کشمیری اور افغانی یہودیوں میں جب آپ کی تبلیغ کا کوئی سچا اور پختہ ثبوت نہیں ملتا تو ظاہر ہے کہ اس آیت میں شامی یہودی ہی مراد ہوں گے اور یہ ماننا پڑے گا کہ آپ کی ساری تبلیغ وہیں منحصر تھی، نہ کشمیر میں تھی اور نہ افغانستان یا بنارس میں۔ بالخصوص بنارسی تبلیغ کا تو بالکل پتہ ہی نہیں چلتا کیونکہ ان اطراف میں کوئی یہودی ثابت نہیں کیا گیا۔ اگر یہ عذر کیا جائے کہ یہ جواب آپ کی تبلیغی عمر کے تمام حصوں سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ صرف اس حصہ سے تعلق رکھتا ہے جو آپ نے خاص شامی یہودیوں میں بسر کی تھی تو حیات مسیح کا دروازہ بالکل کھل جاتا ہے کیونکہ وہ صرف اسی اصول پر بند تھا کہ آپ ساری تبلیغی عمر میں یہودیوں سے باخبر رہے تھے۔

۱۰۔۔۔۔۔آیت متذکرہ بالا کے ماقبل و مابعد ملانے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جن یہودیوں میں آپ کا دوام عمر اور بقار رہا انہی میں ہی **توفی** ہوئی یعنی شام کے یہودیوں میں آپ نے تبلیغی عمر بسر کی اور ان ہی میں **توفی** کا واقعہ پیش آیا مگر اس تھیوری نے اس آیت کو ایسا بے لطف کر دیا ہے کہ دوام عمر کی جگہ تو شام میں معین کی ہے اور **توفی** کشمیر کے فرضی یہودیوں میں مقرر کر ڈالی ہے حالانکہ قرآن شریف میں نہ افغانی یہودیوں کا کوئی ذکر ہے اور نہ کشمیری یہودیوں کا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ تھیوری معقولیت سے بھی بالکل خالی ہے۔

۱۱۔۔۔۔۔آیت شریف ﴿اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُکَ﴾ (الآیۃ) میں بھی ترتیب مضمون کی رہنمائی کے ماتحت یہ کہنا پڑتا ہے کہ **توفی**، **رفع** اور **تطہیر** کا ایک ہی مقام ہے کیونکہ مرزائی تعلیم ہمیں یہ بتاتی ہے کہ شام کے یہودیوں نے آپ کو صلیب پر کھینچ کر ملعون ثابت کرنا چاہا تھا مگر خدا نے اپنی حکمت عملی سے آپ کو اس لعنت سے بچا لیا۔ اب رفع روحانی اور **توفی** بھی اگر ان ہی مخالفوں کے سامنے ہوتی تو ان پر اتمام حجت ہو سکتی تھی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ یہ لو جس کو تم ملعون ثابت کرتے تھے، دیکھو اس کا رفع روحانی بذریعہ موت جسمانی ہو رہا ہے۔ مگر حیرت ہے کہ آپ کو روپوش کر کے کس میرسی کے عالم میں کشمیر پہنچایا جاتا ہے اور مطلقاً مخالفین کو اطلاع نہیں دی جاتی کہ کشمیر میں آپ کی رفعت روحانی قرار پائی ہے تو اس کا نتیجہ سوائے اس کے اور کیا نکل سکتا ہے کہ یہودیوں کو اگر کہا جائے کہ آپ کی رفعت روحانی کشمیر میں ہو چکی ہے تو وہ صاف کہیں گے کہ تم میں شے لطیف کی بہت کمی ہے۔

۱۲...... یہ تھیوری اس لئے بھی غلط ہے کہ کبھی تو یوں کہا جاتا ہے کہ مسیح کی اولاد نہ تھی اور کبھی کہا جاتا ہے کہ عیسیٰ خیل آپ کی اولاد ہیں اور کبھی کہا جاتا ہے کہ والدہ سے آپ کو نفرت تھی اور اسے کس میرسی کی حالت میں چھوڑ دیا تھا اور کبھی کہا جاتا ہے کہ نہیں نہیں وہ بھی کشمیر میں آپ کے ہمراہ تھیں اور شیخ نصیر الدین کی قبر کو مریم کی قبر قرار دیا جاتا ہے۔

۱۳......مرہم عیسیٰ کو واقعہ صلیب کے بعد صحت جسمانی اور حیات جسمانی کی دلیل بتایا جاتا ہے حالانکہ یہ مرہم ضربہ سقطہ اور ناصور وطاعون کیلئے بنائی گئی ہے مخصوص طور پر زخموں کیلئے نہیں بنائی جاتی۔ تو کیا حضرت مسیح کو واقعہ صلیب کے بعد قبر نما سردخانہ میں طاعون بھی ہوا تھا، یا ناصور بھی پڑ گئے تھے، کہیں سے گر بھی پڑے تھے یا کہیں چوٹ بھی لگی تھی؟ اگر زخموں کے لئے بنانا اس امر کی دلیل ہے کہ حضرت مسیح کو صلیبی زخم ہوئے تھے تو یہ بھی امکان ہوگا کہ دوسری بیماریاں بھی آپ کو ہوئی ہوں گی۔ اس اصول کے مطابق یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ جبرئیل بھی ایک دفعہ بیمار ہوئے تھے کہ طب کی کتابوں میں **دواء جبرئیل** بھی مشہور نسخہ ہے۔ **نمک سلیمانی** بھی حضرت سلیمان علیہ السلام نے شاید بنایا تھا؟ ایک دوائی کا نام **ید اللہ** ہے جس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ خدا کا ہاتھ دوائیوں کا بنا ہوا ہے۔ **شراب الصالحین** ایک شربت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صالحین شراب بھی پیا کرتے تھے۔ کتاب ''ضربت عیسوی'' میں لکھا ہے کہ اس کا نام صرف مرہم عیسیٰ نہیں ہے بلکہ اسے **مرہم رسل، مرہم سلیخا،**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مرہم حوارین،مرہم مندیا،مرہم زہرہ،مرہم اثنا عشری بھی کہتے ہیں۔
یونانی زبان میں اسے ڈوویکافارمیکم کہتے ہیں یعنی بارہ دوائیں (موم سپید، راتینج اثق، زراوندطویل، کندر، جاؤشیر، مرکی، بیروزہ، مقل مردہ سنگ، روغن زیت، زنگار) مگر اس وجہ تسمیہ میں زخم مسیح کا کوئی ذکر نہیں۔ غالباً بعد میں جب دوسری زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے تو اس کا تقدس بڑھانے کیلئے مجوسیوں نے تو اسے مرہم زہرہ کہہ دیا، نہ اس لئے کہ زہرہ ستارہ کو بھی کبھی زخم ہوا تھا بلکہ اس لئے کہ وہ اس کی پرستش کرتے تھے اور یہ عادت ہے کہ بہت مفید اور کامل الاجزاء چیز کو اپنے معبود یا کسی بزرگ کی طرف منسوب کردیا کرتے ہیں۔ اسی بناء پر حضراتِ شیعہ نے اسے مرہم اثنا عشری کا لقب دے کر تصور دلایا ہے کہ گویا ائمہ اہل بیت کے بارہ اماموں کا فرمودہ ہے حالانکہ بارہویں امام کا ظہور ابھی تک زیر بحث ہے۔ عیسائیوں نے اس کو بارہ رسولوں کی طرف منسوب کردیا۔ لیکن باوجود اس "مقدس وجہ تسمیہ" کے یہ لفظ کسی نے نہیں لکھے کہ خاص طور پر "واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام پر یہ مرہم استعمال کی گئی تھی جب کہ آپ کو صلیب پر میخوں سے زخم آئے تھے"۔ اور طبی نکتہ نگاہ سے اگر دیکھا جائے تو یہ مرہم اس جگہ استعمال کی جاتی ہے کہ جب پھوڑے پھنسی گندے مواد سے بھر جائیں۔ نہ ان تازہ زخموں کیلئے جو ابھی پیدا ہوئے ہوں۔ ہاں ضربہ سقطہ کیلئے کارآمد ہے مگر وہ بھی جو زخم آئے ہوں اور ان میں ضربہ سقطہ کے آثار نہ ہوں ان کے واسطے یہ مرہم مخصوص نہیں ہے اس لئے اس مرہم کو ہجرت کشمیر پر دلیل پیش کرنا قابل اعتبار نہ ہوگا۔

۱۴......مرزائی تعلیم میں جب معجزات عیسویہ کو عمل بالید، عمل ترب اور دوائیوں یا خاص خاص چشموں کے پانیوں کی تاثیرات پر مبنی کیا گیا ہے تو صاف یوں کیوں نہیں کہہ دیا جاتا کہ حواریوں کے پاس یہ مرہم ہر وقت تیار رہتی تھی، جس سے اعجاز نمائی کے طور پر پھوڑے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پھنسیوں کو اچھا کر دیا کرتے تھے مگر چونکہ ہجرت کشمیر ثابت کرنا تھا، اپنا مذہبی اصول چھوڑ کر بات کا بتنگڑ بنا دیا اور اخیر میں لکھ دیا کہ لوگوں نے گو اسے مرہم عیسیٰ علیہ السلام تسلیم کیا ہے مگر اس سے تاریخی فائدہ نہیں اٹھایا۔ مگر مخالف کہہ سکتا ہے کہ

ع سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست

جناب نے جو تاریخی فائدہ اٹھایا ہے وہ سب خیالی ہے اور واقعات اسکی سخت تردید کر رہے ہیں۔ اگر ایسے وہمی مواد کو کچھ وقعت دیجا سکتی ہے تو ہندوستان و پنجاب میں مکہ، مدینہ مہدی آباد، مصطفےٰ آباد، محمدی پور وغیرہ بہت سے مقامات موجود ہیں۔ معلوم نہیں کہ قادیانی موشگافی یہاں پر کیا کیا گل کھلاتی ہوگی خصوصاً شیعہ آبادی میں جب ائمہ اہلبیت کے نام پر بارہ بستیوں کے نام ائمہ اطہار سے منسوب پائیں گے تو اور بھی ان کیلئے موقعہ حاصل ہوگا کہ کہہ دیں کہ بارہ اماموں کی اصل جگہ یہی بستیاں ہیں، یا کم از کم یہاں بروز ضرور ہوا ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ ان کے اس طرح کے نام مشہور ہوں۔ گویا مرزائی تعلیم میں ہر ایک چیز کی وجہ تسمیہ میں ضرور واقعات مسیح سے کچھ نہ کچھ تعلق ہوتا ہے۔

(بہت خوب)

۱۵...... چونکہ یہ نظریہ اسلام کی مسلسل تعلیم کے خلاف ہے اس لئے قابل التفات نہیں، اور جو اسلامی ثبوت پیش کئے جاتے ہیں ان میں قطع و برید کی گئی ہے۔ چنانچہ اکمال الدین ایک شیعہ مذہب کی مسئلہ ''غیبوبۃ'' پر کتاب لکھی گئی ہے اور انبیاء و ائمہ علیہم السلام کے حالات و اقوال سے یہ مسئلہ ثابت کیا گیا ہے مگر مرزائی تعلیم میں اس کو کتاب ''یوز آسف'' کا ترجمہ صرف اس بناء پر بتایا جاتا ہے کہ اس میں چند اوراق کے اندر حکیم بلوہر کے نصائح بھی درج ہیں۔ اسی طرح ''روضۃ الصفاء'' ایک مسلمہ اور مذہبی تاریخ ہے اس میں واقعہ صلیب سے اول کے حالات متعلقہ مسیح کا ذکر ہے۔ مگر اس نظریہ میں اس کو تبدیل کر کے واقعہ بعد صلیب

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

قرار دیا گیا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ اکمال الدین میں شہزادہ یوز آسف کے تفصیلی سوانح حیات قلمبند کرتے ہوئے مصنف نے اس کے باپ کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ شہزادہ ایک دفعہ اپنے ملک میں خدا رسیدہ ہو کر واپس بھی گیا تھا اور والدین نے بہت خوشی منائی تھی مگر یہ تبلیغ کرتے ہوئے پھر اپنے ملک سے چلا آیا تھا اور کشمیر میں آ کر گوشہ نشین ہوا۔ اور یابد شاگرد کو وصیت کر کے وفات پائی۔ بہر حال ''یوز آسف'' کی تاریخ میں واقعہ صلیب کا ذرہ بھر بھی ذکر نہیں اور نہ ہی یہ ذکر ہے کہ کوئی قوم اس کو گرفتار کر کے سلطانِ وقت کے دربار میں بغاوت کے الزام میں لے گئی تھی۔ لیکن مرزائی تعلیم نے اس تاریخی واقعہ کو اس طرح تبدیل کر دیا ہے کہ اس کا سر اور پاؤں دونوں کاٹ کر درمیانی حصہ مسیح پر چسپاں کر کے دکھلا دیا ہے کہ یوز آسف یسوع بن یوسف ہی تھا۔ وہمی بیانات کو یقینی اصول وعقائد کی صف میں کھڑا کرنے میں کمال جرأت سے کام لیا ہے۔ اس لئے محققین کی نظر میں یہ نظریہ گناہِ عظیم کا ارتکاب ثابت ہوا ہے۔

۱۶......اس نظریہ میں کچھ معقولیت بھی نہیں ہے کیونکہ یہ قرین قیاس کبھی نہیں ہوسکتا کہ مسیح علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد قبر نما سرد خانہ میں چالیس روز تک زیر علاج رہیں اور بارہ حواری جمع ہو کر کمال اطمینان کے ساتھ ایک مرہم عیسیٰ علیہ السلام بھی تیار کریں اور باقاعدہ تیمار داری میں لگے رہیں مگر یہودیوں کو ذرا بھی اطلاع نہ ہوئی ہو اور ایک روایت کی رو سے حضرت مسیح تیسرے روز جلیل تک سفر بھی کر کے واپس آ گئے ہوں لیکن یہودی ایسے اندھے اور بہرے ہو گئے ہوں کہ ان کو حواریوں کا اجتماع نظر آیا تھا اور نہ ان کو حضرت کے متعلق کوئی واقعہ سنائی دیا۔ سب سے بڑھ کر اس نظریہ میں یہ نامعقولیت بھی ہے کہ خواہ مخواہ حضرت کو تکلیف دی گئی ہے کہ بنارس تک تین ہزار کوس کا دور دراز سفر کاٹ کر پھر واپس تشریف لائیں۔ یہاں قدرۃً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بنارس کیوں گئے تھے؟ اگر وید سیکھنے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

گئے تھے تو انجیل کلام الٰہی تسلیم نہیں کی جا سکتی اور اگر تبلیغ کیلئے گئے تھے تو بنارس میں یہودی قوم کا وجود ثابت کرنا پڑتا ہے، جو بالکل ناممکن ہے۔ ایک نامعقولیت ادنیٰ غور کے بعد بھی معلوم ہو سکتی ہے کہ آج سے انیس سو سال قبل ہندوستان میں نہ امن تھا، نہ سڑکیں تھیں، نہ اس قدر گنجان آبادی تھی اور نہ خورد ونوش کا سامان مہیا کرنے کے وسائل حاصل تھے ان دنوں ایک سو میل طے کرنا بڑا مشکل ہوتا تھا تو آپ نے کس طرح پانچ ہزار میل کا سفر طے کر لیا تھا، اپنے آپ کو پنجاب کے دریاؤں اور جنگلوں سے کیسے پار اتارا تھا اور اپنے چار شاگردوں اور اپنی والدہ کو کیسے امن کے ساتھ بنارس تک پہنچایا تھا۔ بہر حال ہمیں یہ نہیں بتایا جاتا کہ یہ واقعہ کیسے ہوا؟

۱۷...... جب یوں کہا جاتا ہے کہ یوز آسف مہاتما بدھ اور یسوع ایک شخص کے نام ثابت ہوتے ہیں اسلئے قبر مہاتما بدھ کی ہے جو بگڑ کر یوز آسف کی قبر مشہور ہو گئی ہے ورنہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر نہیں ہے۔ تو جواب دیا جاتا ہے کہ اگر بدھ کی قبر ہوتی تو آج بدھ مذہب کے ماننے والوں کا اس پر قبضہ ہوتا اور ساری دنیا کے بدھ اس پر جمع ہوا کرتے، مگر یہ خیال نہیں کیا کہ اگر یہی قبر مسیح علیہ السلام کی ہوتی تو سارے عیسائی دنیا اس پر الٹ کر آجاتی اور اس کو موجودہ حالت میں شکستہ وویران نہ چھوڑتی، اور کبھی یوں جواب دیا جاتا ہے کہ گو بدھ اور مسیح کی تعلیم میں مشابہت ہے مگر اس مشابہت سے دو شخص ایک آدمی نہیں بن سکتے۔ ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں کہ گو یوز آسف اور حضرت مسیح کے سوانح حیات کچھ کچھ آپس میں ملتے جلتے ہیں مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ دو شخص سے ایک آدمی بن جاتا ہے بلکہ یہ صرف توہمات ہیں جن سے کوئی صحیح نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا۔

۱۸...... صرف ''نبی'' کے لفظ سے ثابت کیا جاتا ہے کہ یہ قبر حضرت مسیح کی تھی کیونکہ یہ لفظ یا مسلمانوں میں مروج ہے اور یا یہودیوں اور عیسائیوں میں۔ اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ اگر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب قبر اسلام سے پہلے ہو چکا ہے تو ضرور بنی اسرائیلی ہوگا مگر بحث تو اس میں ہے کہ کشمیریوں نے اس کو نبی کیوں کہا گیا؟ کشمیری زبان بھی عربی یا عبرانی کی ایک قسم ہے تاکہ کہا جا سکے کہ مسلمانوں اور یہودیوں کے سوا یہ لفظ استعمال نہیں ہوتا، بلکہ غور سے اگر دیکھا جائے تو کشمیری زبان فارسی زبان کی تبدیل شدہ صورت ہے اور فارس و ایران میں زرتشت کو نبی مانا جاتا تھا اور اب بھی مرزائی تعلیم میں اسے نبی کا خطاب دیا جا رہا ہے۔ حالانکہ زرتشت نہ مسلمان تھا اور نہ یہودی یا عیسائی، بلکہ ایک مستقل مذہب کا مالک تھا اس لئے یہ ثبوت بھی کمزور ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ممکن ہے کہ اسلامی تاثرات سے پہلے یوز آسف کے ساتھ رشی کا لفظ شامل کیا گیا ہے جس کا ترجمہ نبی گھڑ لیا گیا ہے۔ بہر حال یہ امر ثابت کرنا مشکل ہے کہ یوز آسف کی وفات کے وقت اس کو نبی کے لفظ سے پکارا جاتا تھا اور رشی، منی وغیرہ سے معنون نہیں ہوتا تھا۔

۱۹......کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو آدم علیہ السلام سے تشبیہ دے کر ثابت کیا گیا ہے کہ آپ نے بھی آدم علیہ السلام کی طرح ہندوستان میں ہجرت کی تھی۔ مگر لفظ ﴿کَمَثَلِ اٰدَمَ﴾ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ دونوں کی وفات بھی ایک ہی جگہ ہوئی تھی۔ کیونکہ ہجرت سے وفات لازم نہیں آتی، بلکہ اگر آیت زیر بحث کا مفہوم واقعہ ہجرت سے تعلق رکھتا ہے تو یہ بھی ثابت ہوگا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی طرح توفی سے پہلے حضرت مسیح بھی ہندوستان چھوڑ کر واپس چلے گئے تھے۔ اگر ﴿خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ﴾ کا حصہ بھی ساتھ ملایا جائے تو یہ ساری کوشش خاک میں مل جاتی ہے کیونکہ صاف اور صحیح مطلب یہی ہوگا کہ حضرت آدم و مسیح علیہما السلام دونوں کی پیدائش مٹی سے ہوئی تھی، نہ کہ ذات باری تعالیٰ سے جیسا کہ عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح خدا کے بیٹے تھے اور وفات مسیح علیہ السلام سے تعلق نہیں رکھتے۔

۲۰......مدینہ شریف کے پاس جس قبر سے استدلال کیا گیا ہے کہ کم از کم اس روایت سے اتنا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تو ثابت ہوگیا کہ مسیح واقعہ صلیب کے بعد زمین پر ہی تھے، آسمان پر نہیں گئے۔ مگر یہ خیال رہے کہ یہ قبر کسی حواری کی ہے خود مسیح علیہ السلام کی نہیں ہے جیسا کہ اپنے مقام پر ثابت کیا جائے گا۔ ہاں مگر تعجب خیز امر ہے کہ مرزائی خیالات کی روایت اس امر کی بھی مظہر ہے کہ کوئی شخص کشمیر سے کتبہ اٹھا کر لے گیا تھا اور اس قبر پر رکھدیا تھا۔ مگر ہم پوچھتے ہیں کہ کب عربی کشمیر میں آتے تھے کب ان دوملکوں کی تجارت باہمی ہوئی تھی اور کون عقل کا دشمن بتلا رہا تھا کہ قبر کا کتبہ ایک عربی سینکڑوں میل تک اٹھا کر لے گیا تھا، اگر لے بھی گیا تھا تو راوی بتائے کہ کیوں لے گیا؟ کیا وہ جیب میں ڈالا جاسکتا تھا؟ یا کشمیر اور مدینہ شریف کے درمیان ریلوے جاری تھی کہ آسانی کے ساتھ ایک بوجھل پتھر کو لے جانا آسان کام سمجھا گیا ہے۔ شاید بقول شخصے اس راوی نے دھوپ میں بیٹھ کر یہ گپ جوڑ لی تھی۔

۲۱..... کہا جاتا ہے کہ چونکہ آپ سیاح نبی تھے اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے واقعہ صلیب کے بعد یہ لقب حاصل کیا ہوگا کیونکہ تینتیس (۳۳) برس تک سیاحت نہیں کی جاسکتی۔ مگر یہ کہاں لکھا ہے کہ سیاح کیلئے ہجرت کشمیر بھی ضروری ہے کیا دوسرے ملک سیاحت کیلئے کافی نہیں ہیں؟ آپ کی سیاحت کا ثبوت لینا ہو تو انجیل برناباس پڑھیں جس میں لکھا ہے کہ یوم ولادت سے واقعہ صلیب تک آپ کو کہیں آرام نہیں۔ ملا ورنہ خیالی گھوڑے نہ دوڑائیں۔

۲۲..... یہاں ایک اور وہمی تصویر پیش کی جاتی ہے کہ چونکہ حواریوں کو افشائے راز کا حکم نہ تھا اس لئے انہوں نے کبھی تو یوں کہہ دیا کہ مسیح آسمان پر چڑھ گئے ہیں اور کبھی کہہ دیا کہ مر گئے ہیں تاکہ یہود تعاقب نہ کریں۔ اور جس جس جگہ کا نام لیتے تھے وہیں مصنوعی قبریں تیار کی جاتی تھیں مگر حواریوں کو جب رسالت کا مرتبہ دیا جاتا ہے تو پھر انہوں نے جعلسازی اور خلاف بیانی سے کیوں کام لینا شروع کیا تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ قادیانی تعلیم میں ہزاروں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دو رخی باتیں موجود ہیں جن میں سے ایک یہ بھی کہ گو وہ حواری رسول تھے اور ملہم بھی تھے مگر جھوٹ بھی بولتے تھے اور جعلسازی بھی کر لیا کرتے تھے۔

ع بریں عقل و دانش بباید گریست

۲۳......اللہ وُڈی کی اصلیت الماہ بمعنی جوان عورت بتائی جاتی ہے اور پھر کہا جاتا ہے کہ اس سے مراد مریم علیہا السلام ہیں مگر اس نکتہ آفرینی میں علاوہ مخالفت تاریخ کے ایک پر لطف نظریہ یہ بھی پیش کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح واقعہ صلیب کے وقت تینتیس (۳۳) برس کے تھے مگر کشمیر پہنچتے وقت آپ کی والدہ ابھی جوان تھیں۔ بہت خوب۔ بچہ تینتیس (۳۳) سال سے اوپر اور ماں ابھی جوان۔ ابھی مریم علیہا السلام کی دوسری اولاد کا ذکر نہیں کیا ورنہ تو آپ کا سن بلوغ بھی خطرہ میں پڑ جاتا۔

۲۴......قادیانی لغات دنیا سے الگ ہے جنکی تصدیق کسی محاورہ یا کتاب سے نہیں ہو سکتی اور عموماً ان میں پنجابی خیالات کو دخل ہوتا ہے گویا از سر نو الفاظ کے معانی تجویز کئے گئے ہیں۔ کیونکہ قرآن شریف اور اسلامی تعلیمات کے معانی جب بطرز جدید اختراع ہوئے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ باقی الفاظ متعلقہ بھی از سر نو وضع نہ کیے جاتے۔ اسلئے نئی وضع کے معانی ان لوگوں کیلئے حجت نہیں ہو سکتے جو قدیم وضع کو ماننے والے ہیں اور ایسی نکتہ آفرینیوں کو خیالی توہمات کے سوا نہیں مان سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ نئے نئے نظریئے قائم کئے گئے ہیں جنہوں نے موجب افتراق و انشقاق بن کر باہمی جنگ و جدال کو برپا کر دیا ہے ورنہ اگر اصل پر ان الفاظ کو قائم رکھا جاتا تو بہت سی مذہبی ابحاث کا خاتمہ ہی ہو جاتا۔ اس مقصد کے نظائر پیش کرنے کیلئے ذیل میں چند لغات قادیانیہ پیش کئے جاتے ہیں تا کہ ناظرین انصاف سے فیصلہ کریں کہ یہ لوگ کہاں تک حق بجانب ہیں:

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۳......لغات قادیانیہ

۱...... یوز آسف: یسوع بن یوسف کا مخفف ہے۔

۲...... آسف: غمگین یا جامع المتفرقین کا معنی دیتا ہے۔

۳...... للہ ودی: حضرت مریم علیہا السلام کا نام ہے۔

۴...... ایسکول: اصل میں عیسیٰ کول یعنی نزدیک ہے۔

۵...... ارض سولایت: ارض صلیبی کا مخفف ہے۔

۶...... نبی اور مرسل: خدا سے دعا یا باتیں کرنے والا۔

۷...... زنجبیل: زنا اور جبل سے مرکب ہے۔

۸...... سؤر: اصل میں اراہ سوء تھا۔

۹...... خنزیر: اصل میں اراہ خنزیر ا یعنی نجسا ہے۔

۱۰...... برزخ: کا معنی ہے اس کی کمائی انتہا کو پہنچ گئی۔

۱۱...... برتھوما: بگڑ کر بلوہر بن گیا ہے۔

۱۲...... بدھ: ایک لقب ہے جو راستبازوں کو دیا جاتا ہے۔

۱۳...... صلب: پیٹھ کی ہڈی توڑنا، صلیب پر مر جانا۔

۱۴...... خاتم نمبردار: جس کے پاس تصدیقی مہر ہو۔

۱۵...... خاتم النبیین: جامع النبوات اور چانسلر۔

۱۶...... خاتم الخلفاء: تمام خلافتوں کا جامع۔

۱۷...... خاتم الاولاد: صرف اپنی نسل چلانے والا۔

۱۸...... یاجوج ماجوج: آگ سے کام لینے والا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۹...... دجال: ایک تاجرانہ جماعت ہے۔

۲۰...... دجالون: حق پر پردہ ڈالنے والی جماعت یا ملک میں پھیلنے والی مکار اور فریبی جماعت۔

۲۱...... زقوم: ذق انک انت العزیز الکریم کا مختصر ہے۔

۲۲...... جن: پوشیدہ رہنے والا۔

۲۳...... بروز: کسی کی مانند اخلاق حاصل کرنا۔

۲۴...... ظل: ماتحت رہنا۔

۲۵...... عکس: فوٹو یا تصویر بننا۔

۲۶...... مہدی: اسم علم نہیں اسلئے مسیح موعود بھی مہدی بن سکتا ہے۔

۲۷...... قیامت: دوسرے جہاں میں چلے جانا۔

۲۸...... جنت: دوسرے عالم میں روحانی لذت پانا۔

۲۹...... نار: دوسری دنیا میں تکلیف اٹھانا۔

۳۰...... کدعۃ: قادیان کا نام ہے۔

۳۱...... بشوریٰ: انجیل کو کہتے ہیں۔

۳۲...... لد: لدھیانہ شہر۔

۳۳...... کفو: انگریزی ٹوپی (نہ کوٹ)۔

۳۴...... تجدید: اسلامی تعلیم کو بدل ڈالنا۔

۳۵...... انجیل متی کے حوالہ جات سے ثابت کیا جاتا ہے کہ مسیح علیہ السلام اپنی وفات کے بعد یوحنا کو روحانی طور پر جسمانی رنگ میں ملے تھے مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اپنے حواریوں سے بھی ملے تھے اور جسمانی رنگ میں ہو کر کباب اور شہد بھی استعمال کیا تھا تا کہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ان کو یہ شک پیدا نہ ہو کہ یہ روحانی ملاقات ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ حواری آپ کا علاج کرتے تھے اور آپ کے راز دار تھے اور لوگوں کو بہکا کر کہتے تھے کہ مسیح آسمان پر چلا گیا ہے یا جھوٹی قبریں بنا کر موت کا یقین دلاتے تھے۔ بہر حال یہ متضاد بیان ثابت کرتے ہیں کہ یا تو ان بیانات کا پیدا کرنے والا وہمیات کا شکار ہو کر ایک عقیدہ پر قائم نہیں یا معاذ اللہ حواری ہی ایسے کمزور دماغ تھے کہ اپنی بات ان کو یاد نہیں رہتی تھی۔

۲۶......انجیل میں لکھا ہے کہ تصدیق مسیح کیلئے بیت المقدس کے مردے نکل آئے تھے۔ یہ بات گو قرین قیاس نہ ہو اور تاریخی ثبوت کی محتاج ہے مگر اس کو صحیح مان کر یوں کہنا کہ یہ خواب کا واقعہ ہے۔ صرف قادیانی معارف کا ایک کرشمہ ہے کہ واقعات کو خواہ مخواہ خواب تصور کر لیا جاتا ہے کیونکہ اس مذہب میں خواب اور اونگھ سے بہت کام لیا گیا ہے تو لوگوں کو بھی ہر وقت سوئے ہوئے ہی خیال کرتے ہیں۔ **المرء یقیس علی نفسه**

۲۷......نزول مسیح کی پیشگوئی کو جو "انجیل متی" میں مذکور ہے، موڑ توڑ کر ایسا بدل دیا ہے کہ ایک سرسری نظر سے بھی اصلیت ظاہر ہو جاتی ہے کیونکہ انجیل میں تو قحط، طاعون، جنگ و جدال، انقلاب اقوام اور آیات ارضی و سماوی نزول مسیح سے پہلے لکھے ہیں مگر اس تعلیم میں ظہور مسیح علیہ السلام کے بعد پیش کئے جاتے ہیں۔ یہ اتنا بڑا ظلم ہے کہ گویا غیر کا مال چرا کر اپنا بنا لیا گیا ہے۔ معلوم نہیں خدا اس جعلسازی کا بدلہ کیا دے گا؟

۲۸......کہا جاتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد یہودی یقین کئے ہوئے تھے کہ حضرت مسیح صلیبی موت سے مر کر معاذ اللہ ملعون ہوئے ہیں اور ان کی روح خدا کی طرف نہیں گئی (بلکہ کسی اور جگہ چلی گئی ہے) مگر قرآن شریف نے ﴿شُبِّهَ لَهُمْ﴾ کہہ کر بتا دیا کہ ان کو اشتباہ میں ڈالا گیا تھا۔ ورنہ اصل میں آپ نیم مردہ اتارے گئے تھے اور ستاسی (۸۷) برس بعد کشمیر میں اپنی جسمانی موت سے مرے تھے اور آپ کی روح خدا کی طرف گئی تھی۔ چنانچہ ﴿اٰوَیْنَا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿هُمَا اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ﴾ میں مذکور ہے اس عقیدہ پر دلیل یوں دی گئی ہے کہ چونکہ یہود و نصاریٰ میں صرف یہ تنازع چلا آتا تھا کہ حضرت مسیح کا رفع روحانی ہوا ہے یا نہیں؟ تو قرآن شریف نے بتادیا کہ رفع روحانی ہوگیا ہے اور رفع جسانی کا باہمی تنازع کبھی پیدا نہیں ہوا۔ اس لئے رفع جسمانی ثابت کرنا بیجا اور بے محل ہوگا۔ لیکن اس خیالی استدلال سے کچھ نتیجہ پیدا نہیں ہوتا کیونکہ مرزائی تعلیم سے پہلے کسی مذہبی تعلیم نے قرآنی تعلیم کو اس طرح پیش نہیں کیا اور نہ کوئی تصریح موجود ہے کہ یہودیوں کو ایسا جواب دیا گیا تھا۔ اسلئے اگر یہ نظریہ الہام پر مبنی ہے تو غیر مذہب کے سامنے پیش نہیں کیا جاسکتا اور گر اجتہادی رنگ میں پیش کیا گیا ہے تو جب تک اس خیال کو تاریخی یا مذہبی حوالجات سے مستند نہ کیا جائے، قابل توجہ نہیں ہے۔ اور اگر اس خیال کو کسی تاریخ یا مذہبی روایت کی ضرورت نہیں تو تحریف قرآنی میں درج ہوگا۔ اس کے علاوہ اس خیال میں معقولیت ذرہ بھر بھی نہیں ہے کیونکہ جن یہودیوں کا یہ عقیدہ تھا کہ مسیح کو صلیب پر مار ڈالا ہے، انیس سو (۱۹۰۰) سال کے بعد ان سے یوں کہنا کہ مسیح کا رفع روحانی کشمیر میں ہوا ہے ایسا مضحکہ خیز امر ہوگا کہ جس پر بچے بھی پھبتی اڑا سکتے ہیں، کیونکہ نزول قرآن تک بلکہ مرزائی تعلیم کے آغاز تک عیسائیوں کی طرف سے اور اسلام میں یہی جواب دیا جارہا تھا کہ مسیح کا رفع روحانی (کشمیر میں مرنے سے نہیں ہوا بلکہ) آسمان پر رفع جسمانی کے ذریعہ سے ہوا ہے۔ مگر آج مسلسل تعلیم کے خلاف یوں کہا جاتا ہے کہ رفع روحانی کشمیر میں ہوا ہے اور اس کا ثبوت بھی سوائے وہمی باتوں کے پیش نہیں کیا جاتا۔ کچھ یوز آسف کا حصہ لیا، کچھ تاریخ بدھ کا اور کچھ سیاح روسی کا بیان تبدیل کیا اور کچھ "روضۃ الصفاء" کی عبارتوں میں قطع و برید کی تو ایک قصہ اختراع کرلیا کہ مسیح کشمیر میں مرے تھے ورنہ یکجائی حالات کسی کتاب سے پیش کرنے سے وفات مسیح کے متوالے بالکل عاجز ہیں جو کچھ پیش کرتے ہیں ظالمانہ قطع و برید اور گداگری سے پیش کرتے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کوٹھا جوڑا۔

۲۹۔ **وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا** سے ثابت کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح کے نام پر کشمیر میں سکہ رائج ہوا تھا اور **اوَيْنٰهُمَا** سے پیش کیا جاتا ہے کہ کشمیر میں مسیح اور مریم دونوں نے یہودیوں سے ڈر کر پناہ لی تھی۔ **پہلا بیان** ثابت کرتا ہے کہ ان کو کوئی خطرہ نہ تھا کیونکہ مسیحی سکہ کسی ملک میں محدود نہ تھا بالخصوص جبکہ یہ مانا گیا ہے کہ کسی تاجر عربی نے ایک کتبہ بھی قبر مسیح سے چرا کر مدینہ شریف کے پاس ایک قبر پر لگا دیا تھا تو اس بات کے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ مسیحی سکہ یہودی تاجروں کے ذریعہ ملک شام میں ضرور ہی پہنچ گیا ہوگا مگر چونکہ مسیح اس وقت بادشاہ تھے اس لئے یہودیوں کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ آپ کو گرفتار کر کے دوبارہ پلاطوس کے سامنے حاضر کر دیتے۔ مگر اتنا تو کر سکتے تھے کہ اپنا عقیدہ ضرور تبدیل کر دیتے کہ ہم مسیح کو صلیبی موت دینے میں کامیاب نہیں ہوئے اس کا جواب مرزائی تعلیم میں نہیں ملتا۔

دوسرا بیان ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مسیح روپوش ہو کر کس مپری کی حالت میں پناہ گزین تھے، اور کوئی وجاہت دنیاوی ان کو حاصل نہیں ہوئی تھی۔ ہاں اگر افغانستان کی شادی کا خیال منظر شامل کیا جائے تو واقعات کی یوں ترتیب دی جا سکتی ہے کہ پہلے پناہ گزین تھے۔ پہلے آپ کا سکہ رائج ہوا، پھر افغانستان میں شادی کی۔ پھر واپس آ کر گوشہ نشین ہوئے تو پہلے آپ مرے یا ماں مری تو آپ کی قبر کو یوز آسف کی قبر سے مشہور کیا گیا اور آپ کی والدہ کی قبر کو شیخ نصیر الدین کی قبر بتایا گیا اور کسی وقت یہ دونوں قبریں بیت المقدس کی طرف رخ نما تھیں بعد میں کسی اسلامی عہد میں ان کو قبلہ رخ کر دیا گیا۔ کیا مرزائی تعلیم اس ترتیب واقعات کو تسلیم کرے گی؟ اور یا ہماری طرح پائے تحقیر سے ٹھکرا کر مجذوب کی بڑھ سمجھے گی؟ اصل بات یہ ہے کہ آپ کی وجاہت مذہبی طور پر نزول قرآن سے پہلے تسلیم ہو چکی تھی، جس کی تصدیق اسلام بھی آج تک کر رہا ہے۔ باقی رہا سکہ جمانا اور اس پر وجاہت دنیاوی متفرع کرنا سو یہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک ایسی بات ہے کہ بالکل قرین قیاس نہیں ہے۔اسی طرح آپ کی پناہ گزینی جو واقعات اور تصریحات انجیلی سے ثابت ہے وہ آپ کا ابتدائی سفر ہے جو آپ نے اپنی والدہ کے ہمراہ مصر کو کیا تھا جیسا کہ انجیل برنباس میں مذکور ہے، نہ یہ کہ کشمیر میں آئے تھے جس کا کوئی ثبوت آج تک پیش نہیں کیا گیا۔

۳۰.....جب حیات مسیح کا واقعہ پیش کیا جاتا ہے تو مرزائی تعلیم مخول اڑاتی ہے کہ خدا نے مسیح کو کھڑکی کی راہ سے یا چھت پھاڑ کر ڈاکہ کے ذریعہ مسیح کو اڑا لیا تھا تو سیدھا کیوں نہ بلا لیا۔ کیا ضرورت تھی کہ دوسرے کو مسیح کا ہم شکل بنایا تو کیا دھوکہ دینا اچھا کام ہے؟ بھلا یہ تو بتاؤ کہ جس کو مسیح کی جگہ صلیب دیا گیا تھا وہ کون تھا؟ اس نے کیا گناہ کیا تھا کہ بے وجہ اس کو سولی دیا گیا؟ یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ گناہ کوئی کرے اور سزا کوئی بھگتے۔اگر آسمان پر مسیح تھے تو پہلے یہ ثابت کرو کہ وہ جسمانی چیز ہے۔تحقیق جدید تو اسے ایک رقیق عنصر سمجھتی ہے یا صرف حدِ نگاہ ثابت کرتی ہے تو اس پر انسان کا گذارہ کیسے ہو سکتا ہے۔آپ خورد ونوش کا کیا انتظام کرتے ہیں؟ پرانی تحقیق کے مطابق جب آسمان گول ہے تو گول چیز پر تو کوئی چیز ٹھہر ہی نہیں سکتی تو آپ کیسے ابتک زندہ موجود ہیں؟ کیا ابھی تک وہ بوڑھے نہیں ہوئے؟ کیا آپ کی عقل ابھی تک قائم ہے؟ آسمان سے نزول کے بعد اسلامی تعلیم اور عربی زبان کس سے سیکھیں گے؟ وہ عبرانی بولیں گے اور لوگ عربی جدید یا انگریزی۔تو آتے ہی آپ کو حکومت کس طرح حاصل ہوگی؟ مہدی علیہ السلام کے ساتھ مل کر نماز کیسے ادا کریں گے؟ کیا ان کو طریق جماعت پہلے سے ہی کسی نے سکھلا دیا ہے؟

مگر اپنی تھیوری کا پتہ نہیں کہ کسی طرح بھی درست نہیں۔نہ کشمیر میں تبلیغ کا نشان بتایا جاتا ہے۔نہ وہ سکہ پیش کیا جاتا ہے کہ جس پر آپ کی تصویر چھپی تھی، نہ عیسیٰ خیل کا اقرار موجود ہے کہ ہم پہلے عیسائی تھے اور مسیح کی اولاد، نہ بتایا جاتا ہے کہ اثنائے سفر میں آپ نے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کہاں کہاں قیام کیا؟ کس کس جگہ آپ کے چار حواری اور والدہ آپ کے ہمراہ ہوتے گئے۔ حواری کہاں مرے ان کی قبریں کہاں ہیں؟ دشوار گزار گھاٹیوں کو آپ نے بلا سفر خرچ کے کیسے طے کیا؟ روزانہ آپ کا سفر کتنا تھا؟ کیا آپ روزانہ سفر کرتے تھے یا کبھی وقفہ بھی کیا تھا تو کتنی مدت میں بنارس تک تین ہزار کوس سے زیادہ سفر کیا؟ کیا آپ کے حواری بنارس بھی گئے تھے والدہ بھی وہاں ساتھ تھیں اگر تھیں تو ان کو وہاں جانے کی کیا ضرورت تھی؟ بنارس سے واپسی کب ہوئی اور اثنائے سفر میں دریاؤں، جنگلوں اور ڈاکوؤں اور پرخطرات راستوں سے آپ کو کس طرح نجات ملی؟ بھلا آپ تو ''سیاح نبی'' مشہور تھے تو کیا مریم کو بھی سیاح کا لقب دیا گیا تھا، اور آپ کے حواری بھی اس سفر کی وجہ سے سیاح کہلاتے تھے؟ کیا آپ کی والدہ جو اس وقت کم از کم چالیس، پچاس سال کے درمیان تھی اس قدر تاب رکھتی تھی کہ اپنے بیٹے کے برابر روزانہ سفر کر سکے؟ کیا یہودیوں کو یہ معلوم نہ ہوا کہ مسیح کشمیر کو چلے گئے ہیں اور چالیس روز تک متواتر بارہ حواری علاج کرتے رہے مگر یہودی کیوں معلوم نہ کر سکے؟ آخر مسیح کے پاس جمع ہو کر حواری خورد و نوش کرتے ہوں گے اور دوائیاں استعمال کراتے ہوں گے اور مقویات سے مسیح کو طاقتور بناتے ہوں گے تا کہ ہزاروں میل کے سفر کو کاٹنے کو تیار ہو جائیں۔ وہ کون سے مقویات ادویہ تھے؟ کہاں سے لاتے تھے؟ کیا ان تمام حالات سے یہودی بے خبر تھے؟ کیا یہ دھوکہ نہیں ہے کہ مسیح کو تو کشمیر پہنچا دیا اور یہودیوں کو اس شبہ میں (چھ سو سال تک بلکہ آج تک) رکھا کہ مسیح کی موت صلیبی واقع ہو چکی تھی؟ کیا یہ بیان ان کی تشفی کے لئے کافی ہے کہ باوجودیکہ عیسائی اور مسلمان آج تک ہجرت کشمیر کے معتقد نہیں ہیں۔ ان سے کہا جاتا ہے کہ انیس سو (۱۹۰۰) سال بعد معلوم ہوا ہے کہ آپ کشمیر میں مدفون ہیں گویا اتنی مدت یہ جواب مخفی رکھا گیا تھا مگر کیوں؟ کیا مرزائی تعلیم کا جواب اگر کچھ عرصہ کے لئے مخفی رکھا جائے تو کیا آپ لوگ اس کو بے پر کی اڑائی ہوئی بات سمجھیں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

گئے؟ اور کیا جو مخول اس موقعہ پر حیات مسیح کے متعلق اڑائے جاتے ہیں ان کا جواب انجیل برنباس سے نہیں ملتا یا جان بوجھ کر عوام الناس میں اپنی چلانے کی سوجھی ہوئی ہے؟

۳۱..... "کشف الاسرار" ص ۱۰۷ میں تاریخ ہند مولفہ ہنٹر سے بدھ کی سوانح عمری یوں نقل کی ہے کہ گوتم بدھ بانی مذہب کا آغاز قبل از مسیح ۵۴۳ میں ہوا۔ باپ چاہتا تھا کہ وہ سپاہی بنے مگر اس نے بچپن کا زمانہ آزادی سے کاٹا اور جوانی میں ایک طاقتور سپاہی بن گیا، اور شہزادی سے بیاہ کر لیا، تو دس برس کے بعد اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور تیس برس کی عمر میں بال بچے اور بیوی کو چھوڑ کر زاہد بن گیا، اور ضلع پٹنہ میں دو صحرا نشین برہموں سے تعلیم پائی اور چھ برس تک پانچ چیلوں کی معیت میں گیا کے جنگلوں میں ریاضت کی پھر واعظانہ رنگ میں بدھ (عارف) مشہور ہوا اور عبادت چھوڑ دی چھتیس (۳۶) برس سے اسی (۸۰) برس تک لوگوں کو بنارس میں تعلیم دی اور تین ماہ میں ساٹھ آدمی مرید ہوئے۔ جن کو اس نے اپنے مبلغ بنا کر ہر ایک ملک میں روانہ کر دیا۔ خود صوبہ بہار ممالک مغربی وشمالی اور اودھ میں تبلیغ کی۔ اب خلاصہ یہ ہے کہ تیس (۳۰) برس میں تارک الدنیا ہوا چھتیس (۳۶) برس کی عمر میں تعلیم پائی اور چوالیس (۴۴) سال تک واعظ رہا۔ اسی (۸۰) سال کی عمر میں ۵۴۳ قبل مسیح انجیر کے درخت کے نیچے وفات پائی۔ اور " تاریخ بنارس" ص ر۹ (مطبوعہ ایٹہ تحفہ ہند پریس) پر سید محمد رفیع عالی مصنف کتاب ہذا نے لکھا ہے کہ ساڑھے پانچ سو سال مسیح سے پہلے ساکیو منو (موجد مذہب بدھ) نے اپنا صدر مقام سارناتھ مہادیو کے پاس بنایا تھا جو بنارس کی پرانی آبادی کے قریب شہر سے ڈیڑھ کوس پر ہے جس کے چند نشان اب بھی پائے جاتے ہیں جن کو سارناتھ کی دھمیکھ کہتے ہیں۔ اور یہ اوندھی ہانڈی کی شکل کا ایک پرانا گنبد ہے جو کسی بدھ بزرگ کی قبر معلوم ہوتا ہے۔ مسیح سے ۵۴۳ برس پہلے بدھ کے مرنے پر راجاؤں نے چاہا کہ اسے اپنے وطن میں لے جا کر دفن کریں۔ تنازع ہو گیا تو چیلوں نے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

لاش جلا کر ہر ایک کو تھوڑی تھوڑی راکھ دے کر رخصت کر دیا جس کو انہوں نے اپنے ملک میں دفن کر کے گنبد بنوائے اور پرستش شروع کر دی جو بھلسا، مانکیالا میں اب تک موجود ہیں اور جن کی نقلیں اتار کر سلہل، برہما چین، تبت وغیرہ میں گنبد بنائے گئے ہیں۔ جیمس پرنسپ نے ایک ایک ڈھیکھ کھدوا کر دیکھا تو ایک ڈبیہ میں تھوڑی سی ہڈی اور راکھ اور کچھ مروجہ سکے اور تانبے کی پتری پر ایک شلوک لکھا ہوا پایا گیا۔'' تاریخ ہند تھرج، صفحہ ۳۰'' میں ہے پھون جب یوز آسف پر ایمان لایا تھا تو اس وقت تین سو برس بدھ کو ہو چکے تھے۔ بدھ مسیح سے ۵۵۰ برس پہلے پیدا ہوا، اور ۴۸۷ میں مر گیا۔ کتاب'' چشمہ مسیحی، ص ۲'' میں ہے کہ یوز آسف کی کتاب کہ جس کے متعلق انگریز محققین کے یہ خیالات ہیں کہ وہ میلاد مسیح سے پہلے شائع ہو چکی ہے اور جس کے تراجم ممالک مغربیہ میں ہو چکے ہیں انجیل کو اس کے اکثر مقامات سے ایسا توارد ہے کہ بہت سی باتیں آپس میں ملتی ہیں مگر ہماری رائے تو یہ ہے کہ یہ کتاب خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل ہے جو سفر ہند میں لکھی گئی تھی۔'' کتاب الھدیٰ ص ۱۰۹'' میں ہے کہ یوز آسف کی تسلی بخش سوانح عمری'' کتاب اکمال الدین'' میں مذکور ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ یوز آسف نے اپنی کتاب کا نام'' انجیل'' رکھا تھا۔ کتاب شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر مطبوعہ ۱۸۹۶ء مفید عام پریس آگرہ میں بحوالہ، کتاب اکمال الدین ص ر ۳۱۲'' لکھا ہے کہ اگلے زمانہ میں ہندوستان کا ایک بادشاہ بڑا عیش پسند اور صاحب اقبال تھا اپنے ہم خیالوں کو اپنا دوست سمجھتا تھا اور حقیقی خیر خواہوں کو اپنا دشمن جانتا تھا اور چونکہ خود اصول سلطنت سے خوب ماہر تھا اس لئے رعایا تابع تھی اور دشمن مغلوب رہتے تھے اور گو غرور شباب اور مال و منال کی وجاہت سے ہمیشہ مغرور رہتا تھا۔ مگر اس کے ہاں کوئی لڑکا نہ تھا اور اپنی تخت نشینی کے وقت سے خدا پرستی کا دشمن بن گیا تھا اور ملک میں بت پرستی شروع کر دی تھی یہاں تک کہ دینداروں کو بہت ہی برا سمجھا جاتا تھا۔ آخر جب اس کے ہاں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

لڑکا پیدا ہوا، اور اس کا نام یوز آسف رکھا تو اپنا تمام خزانہ بتوں کے نذر کر دیا اور رعایا کو حکم دیا کہ ایک سال تک جشن مناتے رہیں۔ جنم پتری کیلئے نجومی جمع کئے تو سب نے کہا کہ اس لڑکے کی برکت سے ہندوستان مشرف ہوگا۔ مگر ایک منجم نے کہا کہ یہ لڑکا دینداروں کا پیشوا ہوگا اور دنیاوی عظمت اس کے سامنے ہیچ ہوگی۔

ص ۳۲۵ جب شہزادہ کا چرچا عام ہوا تو لنکا کا ایک زاہد بلوھر نامی نے ارادہ کیا کہ شہزادہ سے ملے تو بحری سفر کر کے سولایت میں آیا۔ اور تاجرانہ لباس پہن کر شہزادہ کی خدمت میں حاضر ہو کر حاضر باشی میں مشغول رہا۔ (ص ۳۳۶ سے ۳۵۵ تک وہ تمام حالات درج ہیں جو حکیم بلوہر اور شہزادہ کے درمیان تبادلہ خیالات کے موقع پر پیدا ہوئے تھے) آخر جب حکیم بلوہر کو معلوم ہوا کہ شہزادہ کو **صراط مستقیم** پر چلنے کی توفیقِ خیر خدا تعالیٰ نے عطا فرمادی ہے، تو اپنے وطن کو واپس چلا گیا اس لئے شہزادہ اپنے ہمراز کی جدائی میں غمزدہ رہتا تھا۔ آخر تبلیغ حق کیلئے اپنا وطن چھوڑ دیا اور شاہی لباس وزیر کو دے کر واپس کر دیا اور خود اپنی راہ لی تو کچھ عرصہ تک مسافرانہ زندگی بسر کی اور اپنے وطن مالوف کو واپس آ گیا تو باپ نے بڑے تپاک سے استقبال کی اور خوشی منائی۔ پھر طبیعت اکتا گئی تو تبلیغ حق کیلئے دوسری دفعہ گھر سے نکل کر کھڑا ہو گیا تو شہر بشہر وعظ کرتا ہوا کشمیر آ پہنچا تو وہاں تبلیغ حق میں مصروف رہا اور اقامت اختیار کر لی تو جب وفات کا وقت آ گیا تو اپنے مرید یابد کو وصیت کی کہ حق پر قائم رہو اور باطل کی طرف میلان نہ کرو۔ یہ کہہ کر پھر کہا کہ میرا مقبرہ بناؤ۔ یہ کہہ کر اس دنیا سے رخصت ہو گیا اور مرتے وقت منہ مشرق کو کیا اور سر مغرب کو اور اسی حالت میں جاں بحق ہوا۔ اب ان بیانات سے بالکل واضح ہو گیا ہے کہ:

ا﴿ بدھ، یوز آسف اور مسیح علیہ السلام الگ الگ تین ہستیاں ہیں اور ان کو ایک ہستی تسلیم کرنا صرف ان لوگوں کی خوش فہمی ہے جو عیسیٰ اور مہدی دو ہستیوں کو ایک ہستی ثابت کرنے کے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

متوالے ہیں۔

۲۔ قبر کشمیر جب قبلہ رخ اسلامی قبروں کی طرح ہے اور شیخ نصیر الدین کی قبر کے متوازی ایک خط میں واقع ہے تو یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ کسی اسرائیلی کی قبر ہو کیونکہ دونوں کا بیت المقدس کی طرف رخ نہیں ہے۔ ورنہ یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ شیخ نصیر الدین بھی اسرائیلی بزرگ تھے۔

۳۔۔۔۔۔ ''کتاب اکمال الدین'' میں یہ بھی مذکور ہے کہ'' جب شہزادہ یوز آسف کشمیر کو آرہا تھا تو راستہ میں اسے ایک جگہ نظر آئی جہاں گھنے درخت، سرد پانی اور قسم قسم کے پرندے چہچہار ہے ہیں، وہاں فروکش ہوکر آرام کیا اور اپنے آئندہ حالات پر نیک شگون حاصل کیا کہ گویا اس کی تعلیم درخت ہے پندونصائح چشمہ ہیں اور پرندے وہ لوگ ہیں جو اس کی تعلیم سے استفادہ کرتے ہیں''۔ اس عبارت سے یہ ثابت کرنا کہ یوز آسف پر انجیل نازل ہوئی تھی جس کو'' بشوریٰ'' کہا جاتا ہے، کمال خوش فہمی ہے کیونکہ اول سے اخیر تک یوز آسف کا حال پڑھ جائیے یہ کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ یوز آسف نے کہیں نبوت کا دعویٰ بھی کیا تھا۔ ہاں اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ وہ شہزادہ اپنے وقت میں خدا پرست زاہد و تارک الدنیا ضرور تھا جس کی نظیریں پرانے ہندوؤں میں بکثرت ملتی ہیں جو رہبانیت کی زندہ مثالیں ہیں۔

۴۔۔۔۔۔ کتاب'' اکمال الدین'' شیعہ مذہب کی کتاب ہے ابن بابویہ قمی نے عربی میں مرتب کی ہے اور اس میں یہ ثابت کیا ہے کہ ہر ایک نبی اور امام تبلیغ کے زمانہ میں مشکلات سے محفوظ رہنے کی خاطر کچھ عرصہ غائب ہوجاتا ہے اور پھر موقع پر ظاہر ہوکر اپنی تبلیغ کو مکمل کرتا ہے۔ اس موضوع کے نظائر قائم کرتا ہوا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک اس نے سب کی غیبت (غائب رہنے کا زمانہ) کو ثابت کیا ہے جن میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمانی زندگی کو غیبت کبریٰ ثابت کیا ہے اور روایات اہل بیت رضی اللہ عنہم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے یوز آسف کی غیبت اور ہجرت بھی ثابت کی ہے۔ اور یہ مطلب نہیں ہے کہ مصنف کے نزدیک یوز آسف اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام معاذ اللہ بھول کر بھی ایک ہستی تھے ورنہ ان کو الگ الگ بیان کرنا کچھ معنی نہیں رکھتا تھا۔ افسوس ہے کہ قادیانی تعلیم کے متوالے قرآن و حدیث کی طرح اس کتاب کو بھی اپنی تحریف معنوی اور قطع و برید سے رہائی نہیں بخشتے۔ بارہا اعلان کیا گیا کہ اس کتاب کو اول سے اخیر تک پڑھ کر ایمانداری سے بتاؤ کہ یوز آسف اور حضرت مسیح علیہ السلام اس کے نزدیک دو شخص تھے یا ایک؟ مگر کون سنتا ہے اور کون دیکھتا ہے۔ اس تعلیم نے تو ان کی چشم بصیرت پر تعصب کا پردہ ڈال دیا ہے۔ اب کسے سمجھائیں اور کسے بتائیں؟ ﴿فَذَرْهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾

د...... ''کشف الاسرار ص ۴۷'' میں ہے کہ ''کتاب یوز آسف کے تراجم عربی میں بھی ہوئے جو کتابی صورت میں اکمال الدین کے نام سے اس وقت بھی موجود ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ یوز آسف و بلوھر کی عظمت نے یہاں تک مجتہدین شیعہ پر ایسا اثر کیا تھا کہ انہوں نے اس کو علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر دیا تھا اور ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ القمی نے جو چوتھی صدی میں ہو گذرا ہے اس کو احادیث میں درج کیا ہے''۔ کشف الاسرار کے مصنف پر سخت افسوس ہے کہ سمجھے خود نہیں اور صرف تعلیم قادیانی پر غرہ ہو کر کہہ دیا کہ یہ ساری کتاب یوز آسف کا ترجمہ ہے۔ اگر مؤلف کو چشم بصیرت حاصل ہوتی تو وہ ساری کتاب کا مطالعہ اول سے اخیر تک کرتا تاکہ اس کو معلوم ہو جاتا کہ نصائح بلوھر اس کتاب میں صرف چند اوراق پر درج ہیں جن کو کتاب یوز آسف کہا جا رہا ہے باقی چار سو صفحہ کی کتاب قرآن و حدیث، اقوال ائمہ اور حالات انبیاء پر شامل ہے۔ اس لئے یہ گمراہ کن فقرہ کہ اکمال الدین کتاب یوز آسف کا ترجمہ ہے، بالکل غلط ہے۔

۳۲...... مرزائی تعلیم میں یہ بھی پیش کیا گیا ہے کہ پطرس حواری کی تحریر ۱۳ جولائی ۹ ۱۸۷ء میں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اٹلی کے ایک اخبار نے شائع کی ہے جس کے اخیر پر یہ فقرہ درج ہے کہ میں پطرس ماہی گیر نے اپنی عمر کے نوے سال میں یہ محبت کے الفاظ اپنے آقا مسیح ابن مریم کی تین عید فسح یعنی تین سال بعد خدا کے مقدس مکان کے نزدیک بولیر کے مکان میں لکھنے کا فیصلہ کیا۔

(کشف الاسرار ص ۲۹)

میں (پطرس) ابن مریم کا خادم ہوں اور اب میں نوے سال کی عمر میں یہ خط لکھتا ہوں جبکہ ابن مریم کو مرے ہوئے تین سال گزر چکے ہیں۔ (حوالہ مذکور تحفۃ الندوہ) اس کے بعد عبداللہ کشمیری کا خط درج کیا ہے کہ قبر کشمیر کے متعلق پوری تحقیقات کے بعد یہ ثابت ہوا ہے کہ یہ ایک بنی اسرائیلی نبی کی قبر ہے جو چھ سو سال حضور ﷺ سے پہلے یہاں آ کر دفن ہوئے تھے اس قبر کو شہزادہ یوز آسف کی قبر بھی کہتے ہیں اس لئے ثابت ہوا کہ یہ حضرت مسیح کی قبر ہے کیونکہ وہ اسرائیلی شہزادہ مشہور تھے۔ (حوالہ مذکور)

اخیر میں لکھتا ہے کہ ایک یہودی سلیمان یوسف اسحاق نامی تاجر نے تصدیق کی ہے کہ واقعی یہ قبر کسی بنی اسرائیلی کی ہے اور اس نے عبرانی زبان میں ۱۲ جون ۱۸۹۹ء میں ایک تصدیقی تحریر معہ شہادت مفتی محمد صادق بھیروی کلارک دفتر گورنمنٹ جنرل لاہور شائع کی کہ جو کچھ مرزائی تعلیم نے تحقیق کیا ہے، درست ہے۔ لیکن پطرس کی تحریر سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مسیح علیہ السلام عیسائیوں کے نزدیک ہمیشہ کے لئے مرے ہوئے ہیں کیونکہ وہ قائل ہیں کہ تین دن تک مر کر پھر زندہ ہو گئے تھے۔ غالباً اس سہ روزہ موت کی طرف ہی اس نے اشارہ کیا ہے اور عبداللہ کشمیری کا خط یہ ظاہر نہیں کرتا کہ خصوصیت کے ساتھ یقیناً یہ قبر حضرت مسیح علیہ السلام کی ہے اسی طرح یہودی کی تصدیق سے بھی صرف صاحب قبر کا اسرائیلی ہونا ثابت ہوتا ہے مگر حضرت مسیح کی قبر کا ثبوت نہیں ملتا اس لئے یہ کہنا بھی مشکل ہے کہ واقعی یہ قبر کسی اسرائیلی نبی کی ہے کیونکہ اس کے خلاف کتاب اکمال الدین میں پوری تشریح مذکور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ ایک ہندوستانی توحید پرست شہزادہ کی قبر ہے۔ ممکن ہے کہ شروع میں اس کی لاش جلا کر قبر کا نشان بنا دیا ہو اور کچھ راکھ لے کر بنارس میں بھی دفن کی گئی ہو اور متعدد مقامات پر شہزادہ مذکور کی قبریں موجود ہوں جیسے بدھ کی قبریں متعدد مقامات پر پائی جاتی ہیں اور اس خیال کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ بنارس میں یوز آسف کی قبر پر ایک سالانہ میلہ بھی لگتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کی ایک قبر وہاں بھی موجود ہے۔ **کذا قیل**۔

۳۳..... مسٹر نکولس نوٹووچ ۱۸۸۷ء میں ہندوستان آیا تو سری نگر ہوتے ہوئے تبت میں مولیک مٹھ کے مقام پر پہنچ کر لامہ سے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر تھا جس کے حالات بدھ مذہب کی کتابوں میں درج ہیں۔ پھر ہمس کے مندر پر پہنچا تو وہاں کے لامہ سے دریافت کرنے پر اس کو معلوم ہوا کہ تین ہزار برس ہو گزرے ہیں کہ بدھ اعظم نے شہزادہ ساکیا منو کا اوتار دھارن کیا تھا اور پچیس سو برس گزر چکے ہیں جبکہ انہوں نے گوتم کا اوتار دھارن کر کے ایک بادشاہت قائم کی۔ پھر اٹھارہ سو برس کا عرصہ ہوا کہ بدھ دیو کا اوتار بنی اسرائیل میں پیدا ہوا۔ اور وہ ابھی چھوٹا ہی تھا کہ ہندوستان میں آیا اور جوانی تک بدھ مذہب کی تعلیم پاتا رہا۔ پالی زبان میں اس کے سوانح لکھے گئے اور تبت کی زبان میں ترجمہ ہوئے۔ اس کے بعد مسٹر مذکور نے اپنی کتاب میں یوں لکھا ہے کہ لامہ نے تبتی زبان کی کتابیں منگا کر مجھے ترجمان کی مدد سے تمام حالات سنائے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ "عیسیٰ بنی اسرائیل میں پیدا ہوا۔ چودہ برس کی عمر میں جبکہ وہ وعظ و نصیحت میں مصروف تھا اور والدین شادی پر آمادہ تھے، بھاگ کر تاجروں کے ہمراہ سندھ آ پہنچا تا کہ وید سیکھے اور ہندوستان میں شہرت پائی اور جب پنجاب اور راجپوتانہ میں سے گزرا تو جین دیو کے تابعداروں نے درخواست کی کہ وہ ان کے پاس رہے مگر وہ اڑیسہ کو چلا گیا۔ جہاں ویاس کرشن کی ہڈیاں دفن تھیں اور برہمنوں سے وید پڑھے اور شفا بخشی کا طریقہ یا جن بھوت نکالنے کا ڈھنگ بھی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کو سکھا دیا۔ تو جگن ناتھ، راجن گڑھ وغیرہ میں چھ برس رہا اور شودروں کو اپدیش سنائے جس سے برہمنوں نے اسے قتل کرنا چاہا مگر شودروں نے اسے خبر کر دی کہ آپ کی تلاش میں ایک آدمی پھر رہا ہے تو جگن ناتھ سے رات ہی رات بھاگ کر گوتم بدھ کے تابعداروں میں آ کر مقیم ہو گیا اور یہ کوہستانی علاقہ تھا جس میں ساکی منی بدھ دیو پیدا ہوئے تھے۔ پھر پالی زبان میں وعظ کیا کہ ہر ایک انسان کمال حاصل کر سکتا ہے پھر جب فارس پہنچا تو وہاں کے اہل مذہب نے اس کا وعظ بند کر دیا اور انتیس (۲۹) برس کی عمر میں اپنے گھر واپس آ گیا اور شہر بشہر وعظ کرتا ہوا یہودیوں کے حوصلے بلند کئے اور تین برس تک تبلیغ کی۔ مگر حاکم کے حکم سے اس کو بمعہ دو چوروں کے صلیب پر لٹکا دیا گیا۔ ان کے جسم دن بھر لٹکتے رہے اور سپاہی پہرہ دیتے رہے اور لوگ چاروں طرف کھڑے دعائیں مانگتے تھے۔ غروب آفتاب کے وقت عیسٰی علیہ السلام کا دم نکلا اور روح خدا سے جا ملی''۔

اس کتاب کو انجیل روسی سیاح کہتے ہیں جو انگریزی اور فرانسیسی زبان میں شائع ہوئی تھی اور اس کا اردو ترجمہ لالہ جے چند سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کر کے مطبع دہرم پرچارک جالندھر شہر میں ۱۸۹۸ء میں چھپوا کر شائع کیا۔ لیکن ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اس کتاب نے کہاں تک مرزائی نظریہ کا ساتھ دیا ہے گو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کسی وقت ہندوستان میں آئے تھے مگر اس امر کی سخت تردید کی ہے کہ آپ کشمیر میں مرے تھے یا آپ کا سفر واقعہ صلیب کے بعد ہوا تھا یا یہ کہ آپ کشمیر میں پورے ستاسی (۸۷) برس مقیم رہے تھے کیونکہ تعلیم وید کے چھ سال اور تعلیم سوتر کے چھ سال ملا کر بارہ سال ہوتے ہیں اور دو سال قطع مسافت کے ملا کر چودہ سال ہوتے ہیں تو اگر ان کو ستاسی (۸۷) سال سے وضع کیا جائے تو تہتر (۷۳) سال رہ جاتے ہیں اور قادیانی نظریہ بالکل غلط ہو جاتا ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۳۴..... روسی سیاح کے خیالات اور مرزائی تعلیم کے توہمات آپس میں سخت متعارض ہیں اس لئے دونوں قابل استدلال نہیں ہیں۔ اس واسطے ان حالات کو یقینی سمجھنا ضروری ہوگا جو اہل اسلام نے پیش کئے ہیں اور جن سے مرزائی تعلیم متنفر ہے۔ اور تعجب ہے کہ قطع و برید کر کے اسلامی اور غیر اسلامی تحقیقات کو تسلیم بھی کیا جاتا ہے اور ان کی تردید بھی کی جاتی ہے اور نئے اجتہاد کی بنیاد پر ایک نئی سڑک نکالی جاتی ہے جو قادیان سے نکل کر چھوٹے چھوٹے راستوں میں نیست و نابود ہو جاتی ہے، جس پر چلنے والا کسی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ اگر روسی سیاح کا کہا مانا جائے تو یہ ماننا پڑتا ہے کہ اناجیل اربعہ بدھ اور وید کی تعلیم کا خلاصہ ہیں حالانکہ ان کی تعلیم تورات سے حاصل کی گئی تھی، اور یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ مسیح علیہ السلام نے ہندوؤں کی شاگردی کر کے پیغمبری کا دعویٰ کر دیا تھا۔ حالانکہ پیغمبر کا علم خدا کی طرف سے ہوتا ہے اور چودہ سال تک تعلیم پانا شان پیغمبری کے خلاف ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ بھی تعجب خیز امر ہے کہ چودہ سال کی عمر میں مسیح علیہ السلام شادی سے بھاگ کر سادھو بن گیا تھا اور عین جوانی کے عالم میں پھر ملک شام میں واپس آ گیا تھا تو کیا اس وقت شادی کے قابل نہیں رہا تھا؟ بہر حال یہ روسی انجیل اس قابل نہیں ہے کہ اسلامی تحقیق کے سامنے اس کو پیش کیا جائے اور نہ مرزائی تعلیم اس کو پیش کرنے کا حق رکھتی ہے۔

۳۵..... مرزائی تعلیم مانتی ہے کہ بدھ مذہب کے تابعداروں نے اپنے بانی مذہب کے مقبرے مختلف مقامات پر تیار کیے ہوئے ہیں اور یہ بھی مانتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فرضی قبریں بھی یروشلیم، جلیل اور مدینہ طیبہ وغیرہ مقامات میں موجود ہیں اور اس سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ پنجاب و ہندوستان میں اور بزرگوں کی متعدد قبریں بھی موجود ہیں مثلاً سخی سرور کی قبریں پنجاب میں کئی ایک مقامات میں پائی جاتی ہیں۔ خاکروبوں نے بالک ناتھ کی قبر جابجا تیار کی ہوئی ہے تو ان حالات کو پیش نظر رکھ کر یوں کہا جا سکتا ہے کہ یوز آسف کی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اصلی قبر بنارس یا سولایت میں ہے جہاں (بقول شخصے) سال بسال اس پر میلہ لگتا ہے۔ اور اگر بنظر تعمق دیکھا جائے تو یہ بھی ثابت کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ جس قبر کو یوز آسف کی قبر کہا جاتا ہے واقعی وہ اسکی ہی قبر ہے کیونکہ کتاب اکمال الدین سے اگرچہ یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ یوز آسف کشمیر میں مرا تھا مگر یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس کی قبر بھی خاص محلہ خانیار میں ہی بنائی گئی تھی۔ ممکن ہے کہ اس کی لاش یا اس کی ہڈیاں اس کے اپنے ملک سولایت میں واپس پہنچ چکی ہوں اور قبر مصنوعی ہو۔ بہر حال جب یوز آسف کے متعلق ایسے خیالات ممکن ہیں۔ باوجودیکہ اس قبر کو یوز آسف سے معنون کیا جاتا ہے تو جب اسکو بالفرض حضرت مسیح سے معنون کیا جائے تو ضروری ہوگا کہ اس سے بڑھ کر کئی ہزار گونہ خیالات پیدا ہو کر اس نظریہ کو باطل کر دیں کہ ''یہ قبر یوز آسف کی نہیں بلکہ حضرت مسیح کی ہے''۔

۳۶......عوام الناس میں یہ بھی مشہور ہے کہ درہ خیبر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فتح کیا تھا وہاں مسجد علی بھی موجود ہے مگر تاریخ اس کی تکذیب کرتی ہے کیونکہ جس خیبر کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فتح کیا تھا وہ عرب میں ہے، پشاور کا درۂ خیبر نہیں۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ یہ علی اور شخص ہے اسی طرح اگر قبر زیر بحث کو قبر عیسیٰ صرف اسلئے قرار دیا جائے کہ عوام الناس میں مشہور ہے تو درہ خیبر کی طرف ممکن ہوگا کہ کوئی اور عیسیٰ بزرگ یہاں مدفون ہوا ہو اور لوگوں نے بے پر کی اڑا کر اسے عیسیٰ ابن مریم سمجھ لیا ہو اس لئے مرزائی تعلیم کے اس نظریہ کی بنیاد بہت ناپائدار اصول پر رکھی گئی ہے جو کسی طرح بھی قابل توجہ نہیں ہو سکتی۔ مرزائی بھی اگر مخلے بالطبع ہو کر غور کریں تو ضرور اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ ان کے بانی و مذہب کی یہ تحقیق اجتہادی غلطی پر مبنی ہے اور جس طرح لاہوری جماعت نے اپنے مرشد کے خلاف متعدد جگہ اختلاف رائے قائم کر لیا ہے اور اپنے مرشد کی تحقیق کو اجتہادی غلطی تصور کیا ہے اسی طرح ممکن ہے بلکہ ضروری ہے کہ اس نظریہ کو بھی اجتہادی غلطی پر محمول کیا جائے تا کہ اسلامی تعلیم اور مرزائی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تعلیم میں اتحاد اور اخوت کا رشتہ پیدا ہو جائے۔

۴......سوانح باب اور اقتباسات ''نقطۃ الکاف''

بابی مذہب کے جو حالات مسٹر براؤن نے خود بابیوں سے حاصل کر کے کتابی صورت میں شائع کئے ہیں فارسی زبان میں وہ حالات ''نقطۃ الکاف'' سے معنون ہیں جن کو مختصر طور پر ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے تاکہ وہ خود اندازہ لگا سکیں کہ آیا مرزائی تعلیم کے اصول پختہ دلائل پر مبنی ہیں یا بابی مذہب اپنی قوت استدلالیہ میں اس پر فخر استاذیت کا حق رکھتا ہے؟

پیشتر اس کے کہ ہم اس کتاب سے اقتباسات لکھیں، یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ''بابی مذہب'' کے مذہبی اصول اور اصولی عقائد بھی ''نقطۃ الکاف'' کے ابتدائی مباحث میں درج ہیں۔مگر ہمیں چونکہ صرف تاریخ سے غرض ہے اس لئے ان کو یہاں پر نظر انداز کیا گیا ہے اور تاریخی حصہ کے بقیہ صفحات کو اردو میں پیش کیا گیا ہے، تاکہ ناظرین آسانی سے بہرہ اندوز ہو سکیں۔اور جب عقائد کی بحث میں ضرورت محسوس ہوگی تو ان شاء اللہ تعالیٰ ''نقطۃ الکاف'' کا پہلا اصولی حصہ بھی پیش کیا جائے گا۔ناظرین یہ بھی یاد رکھیں کہ رسالہ ''کوکب الھند دہلی'' اور کتاب ''قضیۃ الباب البہاء'' سے بھی جو باتیں حاصل ہوں گی ان کو بھی ساتھ ساتھ قلمبند کرنے میں کوشش کی جائے گی۔''نقطۃ الکاف'' کا مضمون صفحہ ۹۸ سے یوں شروع ہوتا ہے کہ:

ظہور ابواب اربعہ

حضور ﷺ کی ہجرت سے بارہویں امام محمد بن عسکری علیہ السلام کی پہلی روپوشی تک دو سو ساٹھ (۲۶۰) سال کا عرصہ ہوتا ہے اور یہ روپوشی (غیبت صغریٰ) ستر (۷۰) سال تک رہی جس میں (ابواب اربعہ) چار نقیب حضرت امام غائب کی طرف سے تعلیم دیتے رہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر یہ تبلیغ بالواسطہ بھی منقطع ہوگئی اور دوسری مکمل روپوشی (غیبت کبریٰ) شروع ہوئی جو (عمر نوح) نو سو پچاس (۹۵۰) سال پر ختم ہوگئی تو بار دوم

باب اول

شیخ احمد احسائی کا ظہور ہوا۔ جس نے امام عسکری کی تعلیم جو جامع کبیر میں درج تھی لوگوں تک پہنچائی اور عرب سے نکل کر عجم میں ہر ایک مسجد اور مجلس میں اپنے پند و نصائح سے لوگوں کو مشرف کیا۔ مگر اپنی ساری تبلیغ میں صاف طور پر یہ ظاہر نہیں کیا کہ میں باب ہوں (اور امام غائب کی خدمت میں حاضر ہو کر علوم حاصل کر کے لوگوں تک پہنچاتا ہوں) گو کبھی کبھی اشارۃً اپنے منصب کا اظہار بھی کر دیا تھا مگر چونکہ رفتار زمانہ مخالف تھی۔ اس لئے آپ نے اخفاء ہی بہتر سمجھا۔ باب اول کی وفات کے بعد ......

باب ثانی

حاجی سید کاظم رشتی ملقب بہ نور احمد کا ظہور ہوا کہ جس نے باب اول کی مختصر تعلیم کو شرح اور مفصل کر کے بیان کیا اور قصیدہ سنیہ کی شرح لکھی اور حضرت موسیٰ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے مناقب شائع کئے۔ تو آپ کی تعلیم ہندوستان تک پہنچ گئی مگر عام لوگ مخالف ہو گئے۔ چنانچہ آپ کا ایک مرید اخوند ملا عبد الخالق یزدی جب مقامات مقدسہ اور مشہد میں داخل ہوا تو وہاں کے لوگوں نے اس کی خورد و نوش بھی بند کر دی اور لعن و تشنیع سے توہین کی اور یہ توہین یہاں تک بڑھ گئی کہ علمائے مشاہد نے فتویٰ دیدیا کہ چونکہ اخوند یہاں بازاروں میں پھرتا ہے اس لئے تمام بازار اشیاء خوردنی حرام ہیں۔ انہی ایام میں ایک شخص طہران سے اخوند کی شہرت سن کر ملاقات کو مشاہد میں داخل ہوا تو بہت محظوظ ہوا اور جب واپس طہران کو جانے لگا تو راستہ میں اسے ایک آدمی ملا جس نے اخوند کے حالات دریافت کئے تو اس نے کہا کہ وہ شخص

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بہت مقدس ہے اور کمال اخلاص سے آبدیدہ ہو کر کہا کہ جو کچھ مخالف خیال کرتے ہیں، سب جھوٹ ہے اور اخوند میں کوئی نقص نہیں مگر سامعین ایسے بگڑے کہ فوراً چیخ اٹھے کہ جاؤ تم نجس، تمہارے آنسو نجس اور تمہارے کپڑے نجس۔ علیٰ ہذا القیاس باب ثانی کو بہت ایذا دی گئی۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ سربسجود تھے تو کسی نے آپ کا عمامہ سر سے اتار لیا۔ ایک دفعہ کسی نے آپ کے منہ پر تھوک دیا تو آپ مسکرائے اور فرمایا کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی پیشینگوئی سچ نکلی کہ جب شیعہ آپس میں گتھم گتھا ہوں گے تو امام آخر الزمان کا ظہور ہوگا اور ستر آدمی خدا اور رسول پر بہتان باندھیں گے جس سے وہ برسر پیکار ہوگا۔ (کذا فی البحار) جب وفات قریب ہوئی اور امام آخر الزمان کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے کوئی تصریح نہ فرمائی بلکہ اشارات استعمال کئے جو شرح قصیدہ اور رسالہ "**الحجۃ البالغۃ فی علامات النائب**" میں پائے جاتے تھے اور کچھ آپ کے اشعار میں بھی موجود تھے جن میں سے ایک یہ شعر بھی ہے۔ شعر

یا صغیر السن یا رطب البدن　　یا قریب العهد من شرب اللبن

جس میں ایک فارسی النسل بچہ کی طرف اشارہ تھا۔ جناب سے امام کا نام پوچھا گیا تو آپ نے کمرہ کی طرف اشارہ کیا تو اس میں باب اعظم داخل ہوئے مگر چونکہ اس وقت آپ مدعی امامت نہ تھے، اس لئے آپ کی شناخت نہ ہو سکی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ اسی روپوشی کی حالت میں باب اعظم آپ کے ہاں آئے تو آپ متواضع ہو کر بیٹھ گئے اور جناب امام نے فرمایا کہ کیا جو کچھ ہم نے کہا تھا اس کی تبلیغ تم نے کر دی ہے؟ اسی طرح کی باتیں ہوتی رہیں (مصنف کتاب کہتا ہے کہ) میں اتفاقاً آپ کے پاس چلا گیا تو دونوں نے سلسلہ کلام ختم کر دیا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

باب ثالث اعظم

باب اول نے مسجد نبوی میں کسی سے (غالباً وہ محمد حسین بشروی تھا) کہا تھا کہ باب اعظم کا ظہور قریب ہے تم اس سے ملو گے تو میرا اس سے سلام عرض کر دینا۔ آپ نے کچھ علامات بھی بتائے۔ باب اول وفات پا گئے، باب ثانی کا زمانہ بھی گزر گیا اور وہ شخص مسجد کوفہ میں چالیس روز معتکف رہا تو امر حق اس پر منکشف ہوا تو شیراز میں آ کر متلاشی ہو کر جب باب اعظم (ثالث) کے پاس آیا تو آپ نے اندرونی کشش سے اس کو اپنی طرف کھینچ کر اپنا تعارف کرالیا اور اس نے بھی علامت علم سے آپ کو معلوم کر لیا کیونکہ اس نے **حدیث الجاریة** کی تشریح کیلئے جب درخواست کی تو آپ نے فوراً اس کی شرح لکھ دی اور اس وقت باب ثانی کا قول بھی پورا ہو گیا کہ باب اعظم حدیث جاریہ کی تشریح کرے گا۔ پھر اس معتکف نے اپنی قلبی کمزوری اور غشی کی شکایت کی اور کہا کہ مجھے سونے کا کشتہ درکار ہے۔ تو آپ نے اپنے پیالہ سے اپنا پس خوردہ پانی ایک دو گھونٹ پلا دیا جس سے اس کو شفائے کلی حاصل ہو گئی، تب وہ معتکف آپ کا مرید ہو گیا اور آپ کی طرف سے دور دراز ممالک میں مبلغ بن کر پہنچا۔ آپ کا قول ہے کہ میں چار زبانوں میں مبعوث ہوا ہوں۔ **اول**: لسان الایات جس کا مقام قلب ہے اسے لسان اللہ بھی کہتے ہیں اور اس کو مقام لاھوت سے امداد ملتی ہے یہی مقام قلم ہے اور اس کا حامل میکائیل ہے۔ اور ذاکر الشیئیة ہے۔ (گویا جو کچھ باب کا کلام ہو گا وہ خدا کا کلام ہو گا اور یوں سمجھا جائے گا کہ خداتعالیٰ باب کی زبان سے بول رہا ہے) **دوم**: لسان المناجاۃ ہے اس میں شان عبودیت ظاہر ہوتی ہے اور وہی **لسان نبوة** بھی ہے۔ اس کا مقام عقل ہے اور اسے حروف سے امداد ملتی ہے اسکا بادشاہ جبرائیل ہے۔ جنت صفراء میں عقول کی خوراک ہے اور اس کا مقام لوح محفوظ ہے (گویا باب اسی وقت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بحیثیت نبی اور انسان ہونے کے خدا سے باتیں کرتا ہے) سوم: لسان الخطب جو منسوب الی الولایۃ ہے اس کا مقام نفس ہے اس کو ملکوت سے امداد ملتی ہے اس کا مقام کرسی ہے۔ بادشاہ اسرافیل ہے جو حامل رزق حیات ہے اور اس کے سر پر زمرد کا تاج ہے (گویا اس مقام پر باب ولی اللہ ہوگا اور لوگوں کو اپنے مواعظ و نصائح سے مستفیض کرے گا) چہارم: لسان الزیادۃ وتفسیر القرآن والحدیث اور یہی رتبہ بابیت ہے۔ اس کا مقام جسم ہے اور عالم الملک و الکثرت کا حصہ ہے اس کا بادشاہ عزرائیل ہے جس کا تخت یاقوت سرخ ہے (گویا اس وقت باب امام غائب سے احکام حاصل کرتا ہے اور مبلغ بن کر امام غائب کی حکومت قائم کرتا ہے اور خود صرف مبشر ہے)

جناب کا یہ دعویٰ تھا کہ میں ان چاروں زبان پر متصرف ہوں اور مجھ میں یہ بھی کمال ہے کہ چھ گھنٹے میں بیساختہ ایک ہزار شعر کہہ سکتا ہوں۔ اس دعویٰ کی تصدیق یوں ہوئی کہ کوئی رادع (اور مد مقابل) پیدا نہ ہوا جو یہ دعویٰ کرتا کہ میں بھی چھ گھنٹے میں ایک ہزار شعر بول سکتا ہوں اگر کچھ لوگ منکر ہو گئے تھے کہ ایسا نہیں ہو سکتا اور کچھ لوگ محو حیرت تھے جو نہ منکر تھے اور نہ مصدق۔

باب اعظم کے ابتدائی حالات

اٹھارہ سال کی عمر میں آپ نے شیراز سے ابوشہر تک نیل کی تجارت شروع کی جو صرف پانچ سال تک جاری رہی۔ ایک دفعہ اپنے ایک دوست سے سلسلۂ کلام دراز کرتے ہوئے اس قدر تساہل کیا کہ جس نرخ پر اپنے دوست سے نیل کی فروخت تکمیل پا چکی تھی، اس سے ستر تومان (روپیہ) نرخ کم ہو گیا مگر آپ کی کمال شرافت تھی کہ اب سستے نرخ پر اسے دے دیا اور اپنے آپ کو گاہک پر ترجیح نہیں دی۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے چلہ کشی یا مجاہدہ کیا یا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کسی شیخ وقت کے ہاتھ پر بیعت کی، یہ سب جھوٹ اور افترا ہے۔ تجارت کے چھٹے سال آپ نے تجارت چھوڑ دی (جس کا اشارہ لفظ بھاء میں مضمر تھا یعنی با، ھا، چھ حرف) اور نجف اشرف کو تشریف لے گئے اور وہاں ایک سال ٹھہرے تا کہ اپنے باپ کی تربت کی زیارت سے مشرف ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ سید مرحوم سے آپ کو تلمذ کا فخر حاصل تھا مگر یہ غلط ہے، ہاں اتنی بات ضرور قابل تسلیم ہے کہ آپ سید مرحوم کی مجالس وعظ میں حاضر ضرور ہوا کرتے تھے لیکن تلمذ کا ثبوت نہیں ملتا۔ سال کے بعد ارض فاء (غالباً شیراز) میں واپس آ گئے اور اپنے آپ کو کس مپرسی کے عالم میں پوشیدہ رکھا مگر جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے محمد حسین بشروی نے آپ سے تعارف حاصل کر لیا تھا۔

ایام رضاعت میں آپ نے یہ آیت پڑھی تھی **لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ** ؟ اور ایک دفعہ اپنے باپ سے یوں خطاب کیا تھا کہ **اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا** تو یہ حالات ایسے ہی پیدا ہوئے جیسا کہ آپ نے اشارہ کیا تھا۔

باب کی تبلیغی جدوجہد

آپ نے شاہان اسلام کو تبلیغی خطوط روانہ کئے اور مکہ شریف جا کر اپنے دعویٰ کا اعلان کر دیا۔ اس سے پیشتر گو یہ اعلان ہو چکا تھا کہ آپ شہر کوفہ کے مضافات میں اظہار دعویٰ کریں گے مگر چونکہ وہاں لوگ کافی تعداد میں جمع نہ ہو سکتے تھے اس لئے یہ اظہار مکہ شریف کے لئے مخصوص کر دیا گیا۔ حاجی محمد رضا بن حاجی رحیم مخمل فروش کا بیان ہے کہ میں نے آپ کو بیت اللہ کے ارد گرد طواف کرتے دیکھا کہ آپ کمال خضوع وخشوع سے طواف کر رہے ہیں تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ امام وقت ہیں یا اس کے نقیب اور مبشر ہیں۔ پھر بار بار مجھے خواب میں اپنی زیارت سے مشرف کرتے رہے آخر جب مدینہ شریف میں آپ سے ملاقات ہوئی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تو آپ کی تصدیق کرنے پر مجبور ہو گیا یہ حاجی صاحب بارہ برس آپ کی صحبت میں رہے اور ۱۲۷۴ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

باب کی گرفتاری

آپ مکہ سے ارض فاء (شیراز) کو بحری راستہ سے واپس آئے تو سلطان وقت نے آپ کو نظر بند کر لیا اسی حالت میں جب گھر پہنچے تو آپ کے پاس لوگوں کا آنا جانا بند کر دیا اور خط و کتابت بھی ممنوع قرار دی گئی۔ مگر آپ بدستور مخفی طور پر اپنے مریدوں کی طرف اپنی تحریرات ارسال کرتے رہے۔ کچھ دنوں کے بعد دشمن دیوار پھاند کر اندر آ گئے اور آپ کا اور آپ کے ماموں کا تمام مال و متاع لوٹ کر واپس چلے گئے اس سے پیشتر آپ کے مریدوں کی تشہیر و تعزیر بھی ہو چکی تھی اور ان کو جلا وطن بھی کر دیا تھا۔ جن میں سے بعض کے یہ نام ہیں: حاجی حبیب، ملا صادق خراسانی، ملا علی اکبر کردستانی، پھر آپ کو داروغہ کے محل میں نظر بند کر دیا گیا تو وہاں وباء پڑ گئی اور حدیث کا مضمون صادق ہوا کہ امام کے عہد میں طاعون ابیض (وباء) اور طاعون احمر (کشت و خون) پڑے گی اور داروغہ کا لڑکا بیمار ہو کر قریب المرگ ہو گیا۔ باب نے دعا کی تو فوراً تندرست ہو گیا اور داروغہ نے بابی مذہب اختیار کر لیا۔

باب کی ہجرت

آپ نے محمد حسین کردستانی کی وساطت سے تین گھوڑے منگائے اور شیراز سے اصفہان کو ہجرت کی۔ محمد حسین کا بیان ہے کہ آپ نے مجھے پچپن (۵۵) تومان (ایرانی روپے) دیئے اور فرمایا کہ ان سے فلاں فلاں علامت کے تین گھوڑے خرید کر لاؤ تو میں اسی قیمت پر انہی علامات کے گھوڑے خرید کر حاضر خدمت ہوا اور ان کے سوا دوسری قسم کے گھوڑے مجھے دستیاب نہ ہو سکے۔ میں نے ان کو آپ کی خدمت میں مقام حافظیہ پر پیش خدمت کیا تو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک پر آپ سوار ہوئے دوسرے پر سید کاظم رنجانی اور تیسرے پر میں۔ آپ کا گھوڑا بہت چست و چالاک معلوم ہوتا تھا، اگرچہ اسے خوراک کافی نہیں ملتی تھی۔ ہم نے دوسرا گھوڑا تبدیل کر دیا تو وہ بھی آپ کی برکت سے چست و چالاک ہو گیا اور جب ہم وزدگاہ کے مقام پر پہنچے تو آپ نے عصر کی نماز بہت لمبی کر دی جب ہم نے سلام پھیرا تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس خوفناک مقام سے بہت دور چلے گئے ہیں۔ پھر آپ نے مجھے پوچھا کہ تمہارا پچ پچ (پستول) کہاں ہے تو میں نے عرض کیا کہ میں بھول گیا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں وہ تو تمہاری پاکٹ میں موجود ہے۔ میں نے دیکھا تو وہیں تھا۔ ایک دفعہ ہم سیاہ رات میں جا رہے تھے تو ہم آپ سے بچھڑ گئے اور سخت تشویش ہوئی کہ یا تو راستہ سے میں بھٹک گیا ہوں یا کاظم یا جناب؟ تو آپ نے دور سے ہمیں آواز دی، ہم آ پہنچے اور اس وقت آپ جلال میں تھے تو کاظم کو غش ہو گئی آپ نے چائے پلائی تو ہوش سنبھالا اور جب اصفہان پہنچے تو وہ مر گیا اور آپ نے اس کا جنازہ پڑھا۔ یہی محمد حسین جب قلعہ تبریز پہنچا تو اسے گرفتار کیا گیا اور ہر چند پوچھا گیا مگر اس نے راز داری کی باتیں نہ بتائیں اس لئے اس کی دائیں آنکھ پر گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

قیام اصفہان

جب آپ اصفہان پہنچے تو معتمد الدولہ منوچہر گاں سے درخواست کی کہ آپ کو چند یوم اصفہان میں قیام کی اجازت بخشے تو اس کی اجازت سے چالیس یوم تک وہاں قیام کیا۔ چنانچہ آپ امام جمعہ کے گھر ٹھہرے امام جمعہ آپ کا معتقد ہو گیا اور آپ کو خود وضو کرایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے عرض کیا کہ جناب آپ کی صداقت کا نشان کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ چھ گھنٹے میں ایک ہزار شعر فی البدیہہ کہہ سکتا ہوں۔ پھر امام جمعہ نے آپ سے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

درخواست کی کہ جس طرح آپ نے سید یحیٰی دارابی کو سورہ کوثر کی تفسیر لکھ کر عنایت فرمائی تھی، اسی طرح مجھے بھی سورہ عصر کی تفسیر لکھ کر عنایت فرمائیں تو آپ نے فوراً لکھ کر دی اور چونکہ معتمد الدولہ بھی آپ کا معتقد ہو چکا تھا۔ اس لئے آپ نے **اثبات نبوت** میں ایک رسالہ اسے لکھ کر دیا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ باب معتمد الدولہ کے مکان میں ملاقات کو آئے تو اس وقت محمد مہدی بن حاجی کلباسی اور ملا حسن ابن ملا علی نوری پہلے ہی موجود تھے تو دونوں نے باب سے سوالات کئے جن کا جواب باب نے باصواب دیا۔ مگر بعد میں جب دیکھا کہ لوگ جوق در جوق آرہے ہیں تو حاسد بن گئے اور امام جمعہ بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے تو معتمد نے کہا کہ تم لوگ اس کی تردید کرو مگر وہ نہ کر سکے پھر باب نے اس دن کے بعد مباہلہ کی دعوت دی مگر مقابلہ پر کوئی نہ آیا۔ مرزا اقاسی کے پاس امام جمعہ اور تمام لوگوں کی شکایت کی گئی کہ وہ باب سے حسن عقیدت رکھتے ہیں اس لئے امام جمعہ کو خوف پیدا ہو گیا اور لوگوں نے باب پر حملہ کر دیا۔ مگر معتمد نے آپ کو اپنے گھر میں پوشیدہ رکھ لیا اور عرض کی کہ اگر بادشاہ آپ سے اعلان جنگ کرے گا تو میں دو قسم کے لوگ (بختیاری اور شاہ سون) جمع کر کے بالمقابل کر دوں گا۔ اگر صلح وصفائی سے آپ کو بلائے تو میں آپ کے ہمراہ طہران جاؤں گا اور حق بات کہہ دوں گا امید ہے کہ بادشاہ آپ کا معتقد ہو جائے اور اپنی لڑکی کا نکاح بھی آپ سے کر دے گا تو آپ خوب تبلیغ کر سکیں گے۔ مگر آپ نے اسے منظور نہ کیا۔ اور معتمد الدولہ آپ کا یوں معتقد ہوا کہ وہ ایک دن حقہ پی رہا تھا اتفاقاً ایک چنگاری اڑ کر زمین پر آگری تو آپ نے پتوں میں لپیٹ کر ٹوپی میں ڈال دی اور سرپوش لگا دیا۔ معتمد نے دیکھا تو وہ ٹوپی سونے کی بن چکی تھی۔ اسے خیال ہوا کہ شاید کسی پتی کی تاثیر ہے تو آس پاس سے تمام پتے جلا کر عمل کرنا شروع کر دیا مگر ایک دفعہ بھی سونا نہ بنا تو اس نے اپنا تمام مال باب کے نام نذر کر دیا، مگر دل سے تصدیق نہیں کی۔ اور جب آپ کی ترقی دیکھی تو حسد سے مرہی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

گیا اور جب باب کو اس کی خبر موت پہنچی تو اقاسی سے مال طلب کیا مگر اس نے ایک پائی نہ دی۔ اور دو آدمیوں کو باب نے پہلے ہی انیس (۱۹) دن اس کے مرنے کی خبر دے دی تھی، جن میں سے ایک سید یحییٰ یزدی بھی ہے۔ میں نے (مولف نقطۃ الکاف نے) پوچھا تھا کہ جناب نے حضرت باب کی تصدیق کیسے کی تھی؟ فرمایا کہ جب میں نے آپ کا دعویٰ سنا تو شیراز کو کوچ کیا اور حاضر خدمت ہو کر باب سے چند سوالات کئے۔ جن کا جواب اطمینان بخش آپ نے مجھے نہ دیا، جس سے میرے قلب پر صدمہ ہوا۔ مگر احباب نے کہا کہ ضرور حضرت باب آپ کی طرف کسی وقت توجہ مبذول فرمائیں گے تو واقعی آپ نے مجھے خلوت میں بلا بھیجا، جب میں پیش ہوا تو میں نے اپنے دل میں تین سوال سوچ رکھے تھے۔ جن میں سے دو میں نے پیش کئے اور آپ نے ان کا فوری جواب دے دیا۔ تیسرا سوال میں نے ابھی تک مخفی رکھا تھا لیکن آپ نے جوابی پرچے کے دوسرے صفحہ پر وہ سوال بھی مع جواب کے مفصل تحریر فرما دیا جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ واقعی آپ باب الوصول الی اللہ ہیں۔

میں نے پھر پوچھا کہ آپ کے والد صاحب حضرت باب کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں؟ تو آپ نے کہا کہ ابھی تک خاموش ہیں۔ مگر جب مجھے یقین ہو جائے گا کہ وہ باب کی تصدیق نہیں کرتے تو میں ان کو قتل کر دوں گا۔

سفرِ طہران

معتمد کی وفات کے بعد گرگین خان نائب السلطنت مقرر ہوا تو اس نے حضرت باب کو بلوا کر کہا کہ آپ طہران یا کاشان تشریف لے جائیں کیونکہ اقاسی آپ کا مخالف ہے، جب وہ مجھے حکم دے گا کہ میں آپ کو اس کے سپرد کر دوں تو میں انکار نہ کرسکوں گا کیونکہ معتمد مرحوم کی طرح میں طاقتور نہیں ہوں۔ باب نے عذر کیا کہ میرے پاس سفر خرچ نہیں، کیسے جا سکتا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوں؟ تو گرگین خان نے اپنی طرف سے سفر خرچ اور سواری کا انتظام کر دیا اور باب فوراً روانہ ہو گئے مگر آپ کو بہت ہی ملال تھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ تمام منافقانہ کارروائی ہے اور گرگین خان چاہتا ہے کہ شاہی دربار میں اقتدار حاصل کرے مگر اس کی قسمت میں نہیں ہے اور اس عجلت سے آپ نے تیاری کی کہ آپ نے جو وہاں پر ایک پاجامہ اور جوتہ (ساغری، عبائی) بھی تیار کرایا تھا وہ بھی وہیں رہنے دیا اور راستے میں خورد و نوش بھی ترک کر دیا آخر جب کاشان کے قریب پہنچے اور وہاں پر کھانا نہ کھایا اور اس وقت آپ کے ہمراہی چھ آدمی تھے تو ان کو خیال پیدا ہوا کہ بھوک سے کہیں آپ تلف نہ ہو جائیں اس لئے انہوں نے آپ کے دو طہرانی مبلغین کو آمادہ کیا کہ آپ کو کھانا کھلائیں۔ یہ دو مبلغ آپ کے حکم سے پہلے ہی دو روز طہران کو روانہ ہو چکے تھے اور ان کا یہ کام تھا کہ طہران میں تبلیغ کریں مگر حضرت باب اُن کو راستہ میں ہی جا ملے تھے بہر حال رفقائے سفر نے شیخ علی خراسانی سے کہا کہ حضرت باب خالی پیٹ سفر کر رہے ہیں تو اس نے کھانا تیار کرایا جس میں سے آپ نے قدر قلیل کھا کر باقی واپس کر دیا اور جلدی روانہ ہو کر کاشان پہنچ گئے۔ پھر وہاں سے موضع خانلق تشریف لے گئے تو طہران میں خبر پہنچ گئی کہ آپ آ رہے ہیں اور سلطان سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں اور معلوم ہوا کہ خود سلطان بھی زیارت کے خواستگار ہیں۔ مگر گرگین خان وزیر اعظم نے درمیان میں ایک رکاوٹ پیدا کر دی اور آپ کو بارہ سپاہیوں کے ہمراہ ماکو بھیج دیا گیا (غالباً وزیر اعظم نے یہ عذر پیش کیا تھا کہ اس وقت حضرت سلطان خود سفر کو جا رہے ہیں اگر آپ سے ملاقات کریں تو سلطان کو اپنا ارادہ ملتوی کرنا پڑے گا۔ اس لئے جب آپ واپس آئیں گے تو آپ کو بلوایا جائے گا اور سلطان کی خدمت میں یہ عذر پیش کیا کہ حضرت باب جب آپ کے دربار میں حاضر ہوں گے تو لوگ جوق در جوق جمع ہو جائیں گے اور خواہ مخواہ بابی تحریک از سر نو شروع ہو جائے گی جس سے رعایا میں طرح طرح کے فسادات پیدا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو جائیں گے)

سفر زنجان اور ظہور خوارق

محمد بیگ جو بارہ سپاہیوں پر افسر تھا، باب کا مرید ہو گیا کیونکہ اس نے اثنائے سفر میں ایک روز صبح حوالات کا معائنہ کیا (کیونکہ باب زیر حراست تھے) تو دروازہ کھلا تھا اور باب ایک نہر کے کنارے وضو کر رہے تھے۔ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے قفل پر ہاتھ رکھا تو فوراً کھل گیا تھا۔ اس لئے میں باہر چلا گیا چند سپاہیوں کا ارادہ ہوا کہ باب پر سختی کریں تو ان سب کو **وجع الفواد** فم معدہ کی درد اٹھی، آخر سب نے معافی مانگی تو آپ کی دعا سے فوراً شفایاب ہو گئے حاکم زنجان نے محمد بیگ کی معرفت ایک درخواست بھیجی کہ وہ باب کو دیکھنا چاہتا ہے مگر اس وقت مشاغل سفر سے محمد بیگ چونکہ بالکل چور ہو چکا تھا اس لئے اسے وہ درخواست باب کی خدمت میں پیش کرنے کی فرصت نہ مل سکی اور اس سے فراموش ہو گئی۔

جب آپ زنجان پہنچے (جوارض رضوان کہلاتا تھا کیونکہ اس میں آپ کا مبلغ اخوند ملا محمد علی رہتا تھا جس نے اپنی قوت تبلیغ سے لوگوں پر اچھا اثر ڈال رکھا تھا) تو خاص دارالخلافہ میں چوہدری محمود خان کے گھر اترے اور حضرت باب نے محمد بیگ کو یافلاں کہہ کر پکارا مگر اسے جرأت نہ ہوئی کہ انکار کرے گو پہلے بہت مغرور تھا، اور اس قدر مخالف تھا کہ سلطان کے دربار میں چند مسائل فقہ پر شیخ الاسلام باقر رشتی بابی سے مباحثہ کرنا چاہتا تھا مگر سلطان نے اس کو روک دیا تھا کیونکہ یہ صرف اخباری تھا اور علم فقہ میں مہارت نہ رکھتا تھا۔ ساتھ ہی یہ بھی خطرہ تھا کہ بابی تحریک زور پکڑ جانے سے فساد نہ ہو جائے۔ آخر جب اس نے قرآن الباب کا ایک صفحہ پڑھا تو فوراً اس کے قلب پر ایسا گہرا اثر ہوا کہ اسے انکار کی کوئی وجہ نظر نہ آئی، تو داخل بیعت ہو گیا۔ اس کا بیان ہے کہ جب ہم زنجان پہنچے تو میں نے حضرت باب کی امداد

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں سر توڑ کوشش کی اور آپ کے اعزاز میں حکم دے دیا کہ زنجان میں کوئی شخص حقہ نوشی نہ کرے مگر میری شکایت ہوگئی تو سلطان نے مجھے واپس طہران طلب کیا۔ اب میں باب سے خواستگار ہوا کہ کیا میں سلطان سے مقابلہ کروں یا سرِ تسلیم خم کر کے وہاں جا کر قید ہو جاؤں؟ تو آپ نے حکم دیا کہ تمہارے لئے قید ہو جانا دو جہاں کی عبادت سے بہتر ہے۔ پھر وہاں کے مزید حالات بیان کرتا ہے کہ جب ہم زنجان پہنچے تھے تو ظہر اور عصر کے درمیان کا وقت تھا لوگ سنتے ہی ا[1] تو پیادہ سرکاری کے ہمراہ حکم نامہ ہمارے نام آپہنچا کہ مغرب سے پہلے ہی شہر سے نکل جاؤ۔ ہم نے بہتیرا اعذر کیا کہ معاف کیجئے ہم تھکے ماندے ہیں۔ مگر حاکم نے ایک نہ سنی تو باب ناراض ہو کر کہنے لگے کہ دیکھو یہ حاکم کس جوش سے ہماری زیارت کا خواہاں تھا اب کس طرح اس نے اپنی رائے تبدیل کر دی ہے (گویا یہ اشارہ اس رقعہ کی طرف تھا جو اثنائے سفر میں حاکم خراسان کی طرف سے ہمیں ملا تھا کہ میں حضرت باب کی زیارت کرنا چاہتا ہوں اور وہ خط پیش کرنا بھول گیا تھا) اے میرے خدا دیکھ! آل رسول سے یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ اس وقت آپ کا قیام ایک پتھر کی بنی ہوئی سرائے میں تھا آپ نے وہاں سے دو فرسخ (چھ میل) کے فاصلہ پر ایک دوسری سرائے میں اترنے کا فیصلہ کیا جو پکی اینٹوں کی بنی ہوئی تھی۔ جب ہم میلان پہنچے تو راستہ میں ہی زائرین کا ہجوم ہو گیا۔ مگر باب بالا خانہ میں جا کر عزلت نشین ہو گئے اور کسی سے ملاقات نہیں کرتے تھے۔ دوسرا دن ہوا تو ایک بڑھیا عورت ایک کوڑھے بچہ کو لے کر حاضر ہوئی جس کے تعفن سے لوگ بہت تنگ آچکے تھے اور وہ بہرا بھی ہو چکا تھا۔ آپ کو دیکھ کر بہت ہی رحم آیا تو چند کلمات پڑھ کر دم کیا تو اسے چند دن بعد آرام ہو گیا۔ یہ کرامت دیکھ کر دو سو سے زائد داخل بیعت ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ (میلان قطعة من الجنة) یہ بہشتی جنت کا ایک ٹکڑا ہے۔ جب وہاں

---

[1] جوق در جوق آنے لگے اور دواخدہ سے تکٹ ایک پیسہ سے ایک روپیہ تک فروخت ہوئے اس لئے حاکم زنجان کو فساد کا اندیشہ ہوا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے کوچ کر کے شہر تبریز کے قریب ایک منزل پر ہم نے قیام کیا تو ہم رفقائے سفر کو یہ خواہش پیدا ہوئی کہ بکری کے کباب کھائیں، تو کسی نے اسی وقت بکری کا ایک بچہ بطور نذرانہ پیش کیا جس کے کباب بنا کر ہم نے خوب کھائے پھر ایک دفعہ رفقائے سفر اور شاہی سپاہیوں نے آپ سے نقدی طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے مگر وہ عاجز ہو کر بہت ہی پیچھے پڑ گئے، تو آپ جلال میں آ گئے اور اپنا (رُمال) توشہ دان جنگل میں ان کے سامنے پھینک دیا جس کو ہم نے جھاڑا تو اندر سے مجھے پورے طور پر یاد نہیں دس تومان نکلے تھے یا تیس تومان (طہرانی روپے) دستیاب ہوئے تھے۔ ایک دفعہ آپ گھوڑا دوڑا کر اثنائے سفر میں ہم سے دُور نکل گئے اور ہمیں حیرت ہوئی کہ سلطان کو ہم کیا جواب دیں گے؟ کہ باب ہم بارہ سپاہیوں سے بچ کر نکل گئے۔ مگر ہم تھوڑی ہی دُور گئے تھے تو ہمیں آپ کھڑے ہوئے نظر پڑے اور مسکرا کر کہنے لگے کہ اگر میں چاہتا تو تم سے بھاگ سکتا تھا۔ بہر حال یہ حالات دیکھ کر میرا ارادہ ہوا کہ آپ کو تبریز پہنچا کر واپس طہران چلا جاؤں اور تبریز سے ماکو تک کا سفر چونکہ نہایت ہی دشوار گزار تھا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ یہ مہم شہزادہ کے زیر اہتمام انصرام پائے جو تبریز میں رہتا تھا۔ آپ نے بھی میری رائے کو پسند فرمایا اور کہا کہ تبریز سے آگے سفر کرنا ظلم ہے تم اس میں دخل نہ دو۔ میں خود تبریز سے آگے جانا نہیں چاہتا۔

وُرود تبریز و سفر ماکو

اور جا کر شہزادہ سے کہہ دو کہ ہمیں تبریز میں رہنے دے کیونکہ میں نے دوگانہ چھوڑ کر پوری نماز شروع کر دی ہے اور میرا ارادہ یہیں رہنے کا ہے۔ مجھے بخار تھا اس لئے میں نے عذر پیش کیا کہ میں نہیں جا سکتا آپ نے فوراً چائے کی ایک پیالی سے اپنی جھوٹی چائے مجھے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پلا دی، تو مجھے فوراً شفا ہوگئی۔ تو میں نے شہزادہ کو آپ کا پیغام پہنچا دیا مگر اس نے تسلیم نہ کیا۔ اور جب آپ کو اس کے انکار کی میں نے اطلاع دی تو آپ نے نہایت افسوس سے ایک آہ کھینچ کر کہا کہ (راضيا بقضاء الله اللّٰهم افتح بيني وبين عبادك) "یا اللہ میں رضا بالقضاء کو اختیار کرتا ہوں تو ہی میرے اور اپنے بندوں کے درمیان منصفانہ فیصلہ صادر فرما۔" اس کے بعد آپ کو میں اپنے گھر لے آیا جو تبریز کی مضافات میں تھا تو آپ چند ایام وہاں تشریف فرما رہے اور میرے گھر کے لوگ، جب حضرت وضو کرتے تو آپ کا مستعملہ پانی بطور تبرک اپنے لئے اٹھا لے جاتے اور دوائی کے طور پر استعمال کرتے۔ دوسری دفعہ باب نے مجھے یوں کہہ کر شہزادہ کے پاس بھیجا کہ میں تبریز سے باہر نہیں جاؤں گا یہاں تک کہ مجھے قتل بھی کیا جائے تو میرا جانا مشکل ہے۔ تو شہزادہ نے جواب میں کہا کہ جو کچھ سلطان نے حکم دیا ہے اس کی تعمیل نہایت ضروری ہے لیکن جب میں واپس آنے لگا تو مجھے پھر بخار ہو گیا اور وہیں پڑا رہا، اور مجھے یہ طاقت نہ رہی کہ شہزادہ کا یہ پیغام آپ کو پہنچا دوں۔ اس کے بعد شہزادہ نے ایک سو تیس (۱۳۰) سپاہ سمیت پہنچ کر آپ کو ماکو جانے پر مجبور کیا تو آپ مجھے رخصت کی آخری ملاقات کرنے آئے تو میں کمال حسرت سے رویا اور آپ کو رخصت کیا۔ تو آپ ماکو تشریف لے گئے دو ماہ کے بعد جب مجھے صحت ہوئی تو میں بھی ماکو گیا اور حاضر خدمت ہو کر اس کوتاہی سے معافی مانگی کہ میں شہزادہ کا پیغام آپ کو نہیں پہنچا سکا تھا تو آپ نے مجھے معاف کر دیا اور میرے حق میں دعائے خیر فرمائی، اور فرمایا کہ میں نے ابھی سلطان محمد شاہ اور وزیر اقاسی کو بددعا نہیں دی اگرچہ انہوں نے مجھ پر ظلم کیا ہے مگر بتاؤ حاکم زنجان کا کیا حال ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ وہ خود بے ریش اور زن سرشت تھا۔ اس نے کسی کی عورت اغوا کر لی تھی جس پر اہل زنجان بگڑ گئے اور اس کی تشہیر کر کے اسے نکال دیا اور اسی غم میں دیوانہ ہو کر مر گیا ہے اور شہزادہ بھی بہت ذلیل ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے حق کو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ذلیل کیا تھا اس لئے خدا نے بھی اس کو ذلیل کر دیا ہے۔

ماکو میں تین سال نظر بندی

باب کو ماکو کے ایک قلعہ میں جو پہاڑ کی چوٹی پر واقع تھا نظر بند کر دیا گیا، اور اقاسی (وزیر اعظم) نے علی خان حاکم ماکو کو حکم دے دیا تھا کہ باب سے کوئی آدمی ملاقات کرنے نہ پائے اور نہ ہی کوئی خط و کتابت کرے مگر لوگ دھڑا دھڑ آنے لگے اور خلاف توقع ہر وقت بھیڑ لگی رہتی تھی اس لئے علی خان نے لکھ بھیجا کہ مجھ سے حراست مشکل ہے مناسب ہے کہ باب کو یہاں سے چہریق روانہ کیا جائے۔ بظاہر علی خان آپ کا مرید تھا جب تین سال بعد آپ وہاں سے روانہ ہوئے تو علی خان معافی کا خواستگار ہوا مگر باب نے نور باطن سے اطلاع پا کر کہا کہ ''ارے وزیر سے خط و کتابت بھی کرتے ہو اور مجھ سے معافی کے خواستگار بھی ہو، یہ کیا دورنگی ہے؟'' ملا ماکو اگرچہ ذی عزت اور تین سو خان پر افسر تھا۔ مگر جب آپ سے مسائل میں مختلف ہوا تو آپ نے اس زور سے لاٹھی رسید کی کہ لاٹھی اس کے سر پر ٹوٹ گئی۔ اور آقا سید حسین کو حکم دیا تو ملا ماکو آپ کے دربار سے نکال دیا گیا۔ اسی نظر بندی میں آپ نے سلاطین کو تبلیغی خطوط لکھے جو ایک لاکھ شعر پر مشتمل تھے اور یہ بھی مشہور ہے کہ سلطان اور اقاسی کو ایک ہزار قہری خطبہ (لیکچر) بھی لکھا تھا بہرحال جب آپ ماکو سے روانہ ہوئے تو چہریق کے قریب رومیة شہر میں اترے کیونکہ روانگی سے پیشتر علی خراسانی کو آپ نے مبلغ بنا کر رومیہ روانہ کر دیا تھا اور یہ شخص سید مرحوم (باب ثانی) کا بڑا مخلص اور عظیم الشان مرید تھا اور اب اس کو خاتم اور عظیم کے لقب سے یاد کیا کرتے تھے۔ اور آپ نے ایک رسالہ علم حروف میں لکھا جس میں بیان کیا تھا کہ کس طرح حسین کو علی بنایا جاتا ہے اور علی کس طریق پر عظیم بن جاتا ہے۔ وہاں کے حاکم یحیٰی خان نے جناب کو خواب میں دیکھا تھا جب آپ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

آئے تو اس نے پہچان لیا اور داخل بیعت ہوگیا۔ مگر آپ کو تبریز میں نظر بند کیا گیا اور لوگ زیارت کے لئے اس اشتیاق سے آئے کہ آپ نے جب حمام میں غسل کیا تو آپ کا مستعملہ پانی ستر تومان سے فروخت ہوا جس کو لوگ ہاتھوں ہاتھ لے گئے۔

تبریز میں مناظرہ

کچھ مدت کے بعد حکومت نے باب سے تبریز میں مناظرہ کرانے کی تجویز پاس کی تو شہزادہ نے اپنے دربار میں باب کو طلب کیا اور مقابلہ میں بہت سے اہل علم جمع کئے گئے جن میں سے ملا محمود ولی عہد کا اتالیق اور علامحمد ماما قانی بھی تھے۔ اور یہ قرار پایا تھا کہ اگر باب پاگل ثابت ہو تو قید میں رکھا جائے، نہیں تو اسے ضرور قتل کیا جائے۔ باب نے پہلے غسل کیا اور لباس بدل کر چوبے بدست عطر لگائے ہوئے مجلس میں السلام علیکم کہہ کر حاضر ہو گئے مگر کسی ایک نے بھی وعلیکم السلام نہ کہا تو ذکر خفی کرتے ہوئے مجلس کی آخری صف میں بیٹھ گئے۔ دو چار منٹ کے بعد ملا محمد ماما قانی نے آپ سے سوال کیا کہ جو تحریرات لوگوں کے پاس تحریک بابیت کے متعلق ہیں، وہ آپ کی تحریر کردہ ہیں یا کسی اور یعنی محمد حسین بشروی کی (کیونکہ اس کو باب الباب اور باب کا مبلغ اول کہتے تھے) تو آپ نے فرمایا کہ ''وہ میری تحریریں ہیں اور یہ کلمات الہیہ ہیں۔'' پھر سوال کیا گیا کہ آپ باب ہیں؟ فرمایا ہاں ضرور، پھر پوچھا کہ باب کا کیا معنی؟ تو آپ نے فرمایا کہ **انا مدینة العلم وعلی بابها** سے اس کا مطلب سمجھ سکتے ہو۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مشاعر (حواس) چار ہیں۔

اول: آنکھ جو دل کا ترجمان ہے اس کا حامل رکن توحید ہے اور یہی مقام مشیت ہے۔ (یعنی انسانی ارادہ اور خدا کی توحید کا یہی مقام ہے)

دوم: کان جو عقل کا مرتبہ رکھتا ہے اور رتبہ نبوت کا حامل ہے اور ارادہ کا مصداق ہے۔ (یعنی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کان سے خدا کی آواز سنائی دیتی ہے اور مکالمہ سے نبوت حاصل ہوتی ہے)

سوم: قوۃ شامہ جو نفس کا ترجمان ہے اور رکن ولایت ہے اور مقام قدر کا حامل ہے۔

چہارم: فم (منہ) جو جسم کا ترجمان ہے رکن شیعہ کا مقام ہے اور بمنزلۂ قضاء کے ہے اور تمام چہرہ مشعر خامس یعنی بحیثیت مجموعی پانچویں حس ہے جو عدد باب کو ظاہر کرتی ہے۔ اور بائے **ھویۃ** کے برابر ہے (کیونکہ حروفی حساب سے اس کے عدد پانچ ہیں) خلاصہ یہ کہ پانچ کا عدد خدا میں موجود ہے اور انسان کے چہرہ پر ظاہر ہو رہا ہے اور باب میں ظاہر ہو کر یہ اشارہ کرتا ہے کہ **البابُ وَجْهُ اللهِ** باب خدا کا مظہر اور چہرہ ہے۔ مُلا محمود نے اعتراض کیا کہ کان تو دو ہیں آپ کے نزدیک ایک کیسے ہوئے؟ اسی طرح آنکھیں بھی دو ہیں آپ نے ان کو ایک کیوں شمار کیا؟ تو باب نے جواب دیا کہ آواز ایک ہی سنائی دیتی ہے اور ایک ہی چیز دکھائی دیتی ہے، اس لئے ان کو ایک ایک تصور کیا گیا ہے۔ ملا محمد نے پوچھا کہ کب سے آپ باب ہوئے؟ جناب نے جواب دیا کہ تم ہزار سال سے منتظر تھے کہ محمد بن حسن رضی اللہ عنہ قائم آل محمد آتے ہیں تو میں وہی ہوں۔ پوچھا کہ کیا دلیل ہے؟ کہا کہ ہمارے پاس آیات ہیں۔ امیر ارسلان اور ولی عہد شہزادہ نے کہا کہ اپنی لاٹھی کے متعلق کچھ آیات پڑھیں۔ تو آپ فوراً شروع ہو گئے، اور کئی ایک شعر بول دیئے۔ کسی نے کہا کہ ہم آپ کی آیات نہیں سمجھ سکتے کیونکہ بے معنی ہیں۔ تو آپ نے جواب دیا کہ پھر تم نے آیات کے ساتھ قرآن شریف کی تصدیق کیسے کی ہے؟ امیر ارسلان نے کہا کہ ایسے شعر تو میں بھی بول سکتا ہوں چنانچہ اس نے بھی بے جوڑ تک بندی شروع کر دی اور شعر سازی کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ پھر ولی عہد نے پوچھا کہ کیا آپ ستاروں کے متعلق کچھ جانتے ہیں؟ یہ کہہ کر کرہ آپ کی طرف لڑھکا دیا۔ مگر باب نے کہا کہ میں علم نجوم نہیں جانتا۔ کسی نے کہا کہ آپ بتایئے **قولہٗ** کیا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

صیغہ ہے؟ باب بالکل خاموش ہو گئے، اور مجلس سے واپس چلے آئے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ آپ کو جنون ہے مگر طبیب کی تشخیص پر معلوم ہوا کہ آپ کو جنون کا عارضہ نہیں ہے۔ دوسرے دن ولی عہد نے بلوا کر

باب کی سزایابی

پیادوں کو حکم دیا کہ باب کو درے لگاؤ مگر سب نے انکار کر دیا کہ پہاڑ کی چوٹی سے گر کر مر جانا منظور ہے لیکن ایک سیّد آلِ رسول ﷺ کو درہ لگانا ہم سے نہیں ہوسکتا۔ شیخ الاسلام خود سید تھا اس نے کہا کہ سید کو سید پیٹنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ چنانچہ باب کو بلا کر زیر تنہ پہنایا اور آپ کو اٹھارہ عدد درے لگائے، جو عدد حیّ کی طرف اشارہ ثابت ہوئے کہ باب زندہ رہیں گے اور اس سزایابی کی خبر آپ نے پہلے ہی دی ہوئی تھی بہر حال آپ چہریق کو واپس آ گئے۔ اس واقعہ کے بعد مرزا احمد مر گیا اور شیخ الاسلام کو بہت ذلت اٹھانی پڑی۔ مرزا مہدی علی خان حاکم مازندران کا بیان ہے کہ مجھے خواب آیا کہ سلطان محمد شاہ اپنے تخت پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور فوجیں سلامی میں حاضر ہوئیں تو ناگہاں ایک نوجوان سید (یعنی حضرت باب) آیا جس نے کہ بادشاہ کو ایک تھپڑ رسید کیا اور بادشاہ وہیں مر گیا۔ اس خواب کے بعد سلطان تین روز بیمار رہ کر مر گیا اور وزیر اعظم اقاسی معطل ہو کر بھیک مانگنے لگا۔

اخوند باب الباب محمد حسین بشروی

اسی اثناء میں خراسانی جماعت بسر کر دگی۔ محمد حسین بشروی وارد مازندران ہوئی اور یہ صاحب وہ ہیں کہ روپوشی کی حالت میں مستور الحال بن کر حضرت باب کے ہمراہ ماکو تک پہنچے تھے تو وہاں سے آپ نے ان کو مبلغ بنا کر مازندران کے راستہ سے خراسان بھیجا ہوا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تھا۔مگر جب اثنائے سفر میں شہر بارفروش میں حاجی محمد علی بارفروش کے پاس قیام کیا تو آپ نے حاجی صاحب پر اپنی شان بڑھائی مگر دوسرے روز آپ کو معلوم ہوا کہ حاجی صاحب کا تو یہ پایہ ہے کہ حضرت باب جناب کو حبیب کے لفظ سے یاد کیا کرتے تھے اس لئے آپ نے فروتنی اختیار کر لی اور (اللّٰہ الصمد) کی تشریح میں بیس ہزار شعر کہہ کر پیش کئے اس کے بعد آپ نے اہل خراسان کو عموماً اور سعید العلماء کو خصوصاً تبلیغ کی جس کے معاوضہ میں حضرت باب نے آپ کو خلعت انعام فرمائی جو سفید عمامہ اور قباء پر مشتمل تھی اور ایک توقیع مبارک (یعنی سند حسن کارکردگی) عطا فرمائی۔ بہر حال اس وقت اخوند صاحب بمعہ جماعت خراسانی کے مازندران میں فروکش ہوئے اور حاجی محمد علی صاحب بارفروش بھی آپ سے آملے کیونکہ سعید العلماء نے ان کو شہر بدر کر دیا تھا۔علی ہذا القیاس۔ بابی مذہب کے پیرو ایک کافی جمعیت میں وہاں جمع ہو گئے تو حضرت باب نے ان کو فتنہ خراسان کی خبر قبل از وقوع دے دی۔

بروز فاطمہ رضی اللہ عنہا قرۃ العین طاہرہ

ملا صالح قزوینی کی لڑکی سید مرحوم (باب ثانی) کی پیرو تھی ان کے انتقال کے بعد یہ بھی اخوند صاحب (محمد حسین بشروی) کی طرح تلاش باب میں نکل کھڑی ہوئی اور جب اخوند صاحب کو حضرت باب کی خدمت میں شیراز کے مقام پر شرفیابی حاصل ہوئی تو انہوں نے طاہرہ کو خط لکھا اور وہ پہلے ہی غائبانہ بیعت میں داخل تھیں مگر اب تو طاہرہ بیعت میں بھی داخل ہوگئیں اور مبلغ بن کر کربلا پہنچیں۔ جہاں پر لوگ زیارت کو کثرت سے آتے اور وعظ میں ایک خاص بھیڑ لگی رہتی تھی۔زن و مرد اکٹھے آتے تھے اور داخل بیعت ہوتے تھے۔اور یہ لوگ اس قدر متقی اور پرہیزگار بن گئے کہ بازار کربلا کی پکی ہوئی ہانڈی چھوڑ رکھی تھی۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کیونکہ حضرت باب رکن رابع تھے (یعنی شیعہ کامل تھے) اور شیعہ کامل کو گالی دینے والا ائمہ اہل بیت کو گالیاں دینے والا ہوتا ہے اور ائمہ کو گالیاں دینے والا حضور ﷺ کو گالیاں دینے والا ثابت ہوتا ہے۔ اور چونکہ اہل بازار کربلا حضرت باب کو گالیاں دے چکے تھے اس لئے یوں سمجھے گئے کہ انہوں نے معاذ اللہ حضور ﷺ کو گالیاں دی ہیں اس لئے وہ واجب الترک کافر ہوگئے اور ان کا پکا ہوا کھانا حرام ہوگیا۔ قرۃ العین طرھرہ کا یہ دعویٰ تھا کہ میں مظہر فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوں اور آپ کا بروز مجھ میں ہوا ہے۔ اس لئے اس نے بازار کی تمام اشیاء پر ایک دفعہ نظر ڈالی تو تمام اشیاء پاک ہوگئیں، اور باقی تمام اشیاء کو پاک اور حلال سمجھنے لگ گئے۔ کیونکہ حضرت باب نے اپنے ایک رسالہ "الفروع" میں یہ اصول لکھا تھا کہ نظر آل اللہ بھی نجس چیز کو پاک کر دیتی ہے۔ اور آل اللہ سے مراد چہاردہ معصوم ہیں، اور ان کی نظر خود ان کا ارادہ ہے۔ اور ان کا ارادہ خود اللہ کا ارادہ ہے اور جس چیز کو خدا چاہتا ہے وہ کیسے حرام رہ سکتی ہے۔ اس لئے قرۃ العین نے بروز فاطمہ بن کر نظر ڈالی تو تمام نجس اشیاء پاک ہوگئیں۔ مگر حاکم کربلا کو سخت اندیشہ پیدا ہوا اور خلیفہ بغداد کو اطلاع دی، اور فرمان خلافت کا منتظر رہا تو اسی اثناء میں اس کا یہ ارادہ ہوا کہ تا وصولیت حکم آپ کو نظر بند رکھے مگر آپ کو کسی نے خبر کر دی اس لئے رات ہی رات بغداد کو چلی گئیں اور وہاں مفتی اعظم کے گھر جا کر پناہ لی۔ لیکن وہاں بھی آپ کو اطمینان حاصل نہ ہوا، تو عراق کو چلی گئیں اور تبلیغ کا سلسلہ بدستور جاری رکھا اور بہت سے لوگ داخل بیعت ہوگئے۔ جن میں سے یہ لوگ مشہور ہیں۔ شیخ صالح العرب، ابراھیم واعظ، ملا شیخ طاہر، آغا سید گلپایگانی ملقب بہ ملیح اور کچھ مرید مرتد بھی ہوگئے تھے۔ کیونکہ انہوں نے آپ کا رویہ اسلام کے خلاف پایا تھا اور انہوں نے حضرت باب کی خدمت میں ایک شکایت نامہ بھیج دیا، تو آپ نے جواب میں لکھدیا کہ قرۃ العین کا کلام الٰہی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے اور وہ پاکدامن (طاہرہ) ہے اس لئے ان کو بھی آیات طاہرہ سے انکار نہ ہو سکا (اور اس دن سے قرۃ العین کا لقب طاہرہ مشہور ہو گیا) اس کے بعد طاہرہ نے کرمان اور ہمدان میں تبلیغ کی اور طہران جانے کی خواہش تھی مگر آپ کے والد نے آپ کو مجبوراً واپس قزوین میں بلا لیا اور کہا کہ اگر تو بیٹا ہوتی تو تبلیغ بابیت پر مجھے کچھ افسوس نہ ہوتا' مگر کیا کروں تم لڑکی ہو تو مجھے سخت شرم دامنگیر ہو رہی ہے اور ہر چند اپنے خاوند کے ساتھ مصالحت کرنے کو کہا گیا مگر طاہرہ نے کہا کہ میں طاہرہ ہوں اور وہ خبیث ہے۔ اس لئے ہمارا باہمی نکاح فسخ ہو چکا ہے، کیونکہ شیعہ کامل کو گالی دینے والا بحکم حدیث کافر ہوتا ہے اور کافر و مسلم کا باہمی نکاح قائم نہیں رہ سکتا۔

قتل ملاتقی

جیسا کہ اہل اسلام کی عورتیں جب مکہ چلی گئی تھیں تو ان کا نکاح ٹوٹ گیا تھا۔ اسی اثناء میں صالح شیرازی ملاتقی کے پاس چلا گیا جبکہ وہ نماز میں مشغول تھا' فراغت کے بعد اس نے سوال کیا کہ شیخ احمد احساوی کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ کہا کہ وہ ملعون تھا۔ یہ لفظ سنتے ہی صالح شیرازی نے وہیں مصلی پر پیٹنا شروع کر دیا اور اتنا پیٹا کہ وہ وہیں مر گیا۔ اس پر شور اٹھا تو ستر آدمی پکڑے گئے۔ اور یہ مواد دیر سے پک رہا تھا، کیونکہ ایک دفعہ حضرت قزوین کے پاس گزر رہے تھے تو آپ نے ملاتقی سے کچھ امداد مانگی تھی، تو اس نے بجائے امداد کے گالیاں دی تھیں اور آپ نے جوش میں آ کر کہا تھا کہ کیا اسے کوئی بھی ہلاک نہیں کر سکتا تا کہ آل محمد کو گالیاں نہ دے۔ مگر اب وہ بات پوری ہو گئی اور صالح شیرازی نے اپنے جرم کا اقبال کر لیا اور ملاتقی نے اپنے قاتل کو معافی بھی دے دی تھی۔ مگر حاکم نے یہ مصالحت قبول نہ کی اور ستر میں سے چھ آدمی طہران بھیج دیئے۔ جن میں سے اسد اللہ نامی تو طہران

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پہنچتے ہی جاں بحق ہوگیا، کیونکہ وہ بیمار تھا۔ اور صالح شیرازی جو اصل قاتل تھا راستہ میں ہی فرار ہوگیا۔ باقی رہے چار تو ان پر محمد ابن تقی نے دعویٰ کیا کہ یہ بابی ہیں انہوں نے ہی میرے باپ کو قتل کیا ہے لیکن سلطان نے آقا محمود کو بھیج کر تفتیش کی تو صاف جھوٹ ظاہر ہوگیا۔ مگر اشتباہ میں پھر بھی صالح عرب کو مار ڈالا۔ باقی تین مجرم ملا محمد کو مل گئے اور وہ ان کو اپنے وطن قزوین کو واپس لے آیا تاکہ اپنے باپ کی قبر پر طواف کرا کر آزاد کردے مگر لوگوں نے عین طواف کے وقت ہجوم کر کے تینوں کو مار ڈالا اور ان کی لاشیں آگ میں جلا دیں، اور اس وقت طاہرہ خراسان کو بھاگ گئی تھیں اور جب آپ کا قیام شاہرد کے مقام پر ہوا تو آپ کے مرید بھی آپہنچے اور جناب حاجی محمد علی بارفروش بھی مشہد مقدس کی زیارت سے فراغت پا کر شامل ہوگئے۔ گویا شمس وقمر جمع ہوگئے اور مشیت ایزدی آسمان تھا اور ارادہ الٰہی زمین تھی۔ جہاں دلوں میں توحید کا تخم بویا گیا۔ باب نے فرمایا کہ

ا......حضرت امیر نے کمیل (خادم) کے جواب میں فرمایا تھا کہ حقیقت کے مقام پانچ ہیں جس کا راز میری ذات میں مضمر ہے اور میں اس کو باب کے نام سے معنون کرتا ہوں اس لئے میرا پہلا کام یہ تھا کہ حجاب جلالیت کو دور کرتا۔

بیعت بدشت اور بروز رسالت وولایت

تو میں نے علوم کے چہرہ سے پردے اٹھا دیئے۔ دوسرا کام یہ تھا کہ موہوم کو مٹا دیتا اور معلوم کو روشن کردیتا تو میں نے سورہ یوسف کی تفسیر لکھ کر مٹا دی کیونکہ لوگ ابھی اس قابل نہ تھے کہ اسے سمجھ سکتے وراس کی بجائے دوسرے علوم روشن کردیئے۔ اور میرا تیسرا کام یہ تھا کہ راز کا اظہار کروں کیونکہ وہی راز مجھ پر غالب آچکا تھا اور یہ وہ مقام ہے جس کو مقام ولایت کہتے ہیں تو میں نے اس کا اظہار مقام بدشت میں کردیا کیونکہ مجھے معلوم ہوا کہ وہاں کے لوگ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

معارف وعلوم سمجھنے کے قابل ہیں۔

۲..... درخت میں پھل ہوتا ہے اور پھل میں درخت۔ اور یہی مراد ہے کہ خدا اول و آخر اور ظاہر و باطن ہے۔

۳..... اسلام، ایمان اور عبادات حقیقت میں صرف توحید کا نام ہے۔

۴..... اولین پیدائش ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ﴾ کے مقام پر تھی۔ جس کا خاتمہ ﴿لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ؟ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ کے دن مقدر تھا اور اسی کی طرف ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ میں اشارہ ہے اور ﴿وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ. یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ﴾ **عبدی اطعنی اجعلک مثلی** تینوں ارشاد بھی یہی بتارہے ہیں۔

۴..... یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ذات باری اشارات، مبدا، معاد، اول، آخر سے پاک ہے اور اس کی مخلوق ہی ان صفات سے موصوف ہوتی ہے۔

۵..... یہ بھی ثابت ہے کہ مشیت ایزدی چاروں دنیا (لاہوت، جبروت، ملکوت اور ناسوت) میں جاری ہے اور اپنے ہر ایک دور میں اپنے اپنے نام سے ظاہر ہوتی ہے اس لئے ہی تو حضرت امیر نے فرمایا تھا کہ میں ہی آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ عیسیٰ ہوں اور میں ہی محمد ہوں۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ ''**القائم بامر اللّٰه**'' (امام آخرالزمان) بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ وہ حقیقت پر قابض ہے جس کے ظہورات مختلف ہیں۔ اس کی مثال ظاہری سورج ہے، جس کی ظہور میں دن ہوتے ہیں اور حجاب میں راتیں اور گویا ظہور و حجابات مختلف ہیں مگر حقیقت میں پرتو انداز صرف حقیقت واحدہ ہی ہے جس کو ہم سورج یا شمس کہتے ہیں اور اس میں تعدد نہیں، اور رجعة کا معنی بھی اسی سے حل ہوسکتا ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۶.....حضرت امیر نے فرمایا کہ **انا صاحب الرجعات بعد الرجعات وصاحب الکرات والمرات** میں یکے بعد دیگرے رجعتوں کا مالک ہوں اور نئے نئے دور کا مالک ہوں۔

۷.....امیر کی رجعت چشم زدن سے بھی قلیل وقت میں ہوتی رہی ہے۔ چنانچہ جب آپ حقیقۃ نبویہ میں ظاہر ہوئے تو محمد ﷺ کہلوائے اور امیر کو آپ کا غلام تصور کیا گیا اور آپ نے فرمادیا کہ **انا عبد من عبید محمد** میں حضور ﷺ کا کمترین غلام ہوں تو جب حضور ﷺ نے وفات پائی تو امیر اپنی ولایت کی طرف لوٹ آئے۔

۸.....حضور ﷺ کی مثال ہفتے کے دن کی ہے اور امیر کی مثال آتوار ہے اسی طرح باقی اماموں کی شان باہمی اختلافات فضیلت سے حل کر سکتے ہو۔

۹.....''کتاب زیارت جامع کبیر'' میں ہے کہ حضرت امام نے جناب حسن عسکری کے حق میں فرمایا تھا کہ تم آل ﷺ رسول کی سرشت ایک ہی ہے، جو بالکل پاک اور مصفا ہے اور ''**بعضها من بعض**'' کی شان رکھتی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ'' ہم آل عباء دراصل ایک ہی حقیقت سے پیدا ہوئے ہیں جس کو ''**درة بیضاء**'' ایک چمکتا ہوا سفید موتی بتایا گیا ہے۔''

۱۰.....شمس حقیقت (اور درہ بیضاء) اپنی اصلیت پر قائم ہے مگر جب حجاب اس کے سامنے ہوتا ہے تو دنیا میں کوئی ہادی نہیں ہوتا اور جب حجاب اٹھ جاتا ہے تو ہادی پیدا ہو جاتے ہیں اور وہی مرجع خلائق بن جاتے ہیں کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ **ایاب الخلق الیکم وحسابهم علیکم** مخلوقات کا انتظام تمہارے سپرد ہے اور ان کا حساب و کتاب تمہیں ہی لینا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ اگر ذکر خیر ہو تو تم ہی اس کی بنیاد ہوتے ہو اور اصل و فرع یا مبداء و معاد ہوا کرتے ہو۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۱......خیر اول معرفت ذات باری ہے جس کو علم توحید کہتے ہیں اور جس کے چار مراتب ہیں۔ **اول**: خدا کی وحدانیت اور یکتائی کا اقرار کرنا اور اس کو نقطہ وجود میں موجود ماننا۔ **دوم**: خدا کی صفات تسلیم کرنا۔ (اور **مشیۃ الوجود** اور **ارادۃ الوجود** تمام سے فائق ہے اور اسی طرح باقی صفات کا بھی اندازہ لگا سکتے ہو) **سوم**: توحید الافعال اس مقام پر فعل وجود فعل الٰہی ہے۔ **چہارم**: توحید عبادات: اور یہ فنافی الوجود اور تقرب الی الوجود کا مقام ہے اور چونکہ ذات باری میں قرب و بعد نہیں ہوتا اس لئے اس سے مراد اس کے مظہر اور اوتار ہوتے ہیں۔

۱۲......خمس و زکوۃ کا مطلب یہ ہے کہ ہر چیز کے اصلی مالک صرف حضرت وجود (امام الزمان) ہی ہیں اور لوگ اپنے مال کے مالک نہیں ہیں۔ ''**صوم**'' سے مراد یہ ہے کہ حضرت وجود کی خلاف ورزی نہ کرو۔ ''**حج**'' سے مراد یہ ہے کہ حضرت وجود کے مشیۃ اور خواہش کو ہمیشہ ملحوظ رکھو، اس کا ارادہ معلوم کرو، اس کی قضاوقدر (یعنی تجویز اور شروع فعل) کی طرف نظر رکھو، اس کا اذن اور اجازت حاصل کرو، اور اس کی اجل اور کتاب کا انتظار رکھو۔ اور یہی فعل کے سات مراتب ہیں جن کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور عبودیت کا معنی یہ ہے کہ انسان اپنے معبود میں فنا ہو جائے کیونکہ حضرت امیر نے فرمایا ہے کہ **العبودیۃ جوھرۃ کنھھا الربوبیۃ** عبودیت وہ حالت ہے جس کی اصلیت خدائی ہے۔

۱۳......چونکہ وجود کے سات مراتب ہیں اسی مناسبت سے بیت اللہ شریف کے اردگرد سات دفعہ طواف واجب کیا گیا ہے، تاکہ ظاہر و باطن آپس میں مطابق ہو جائیں۔

۱۴......حضرت نقطہ یعنی باب کا مکان تمام مکانوں سے اشرف ہے جہاں آپ رہتے ہیں اور قیام کے مقام پر بیت اللہ سے مراد حضرت نقطہ کا جسم مبارک ہے، یا اس سے مراد خلق **شرافۃ** اور شرافت کا اظہار ہے کیونکہ ﴿**تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ**﴾ میں اسی کی طرف اشارہ ہے اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ﴾ میں یہ اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ جب کسی چیز کو عزت دیتا ہے تو وہ چیز اس کے ارادہ کے مطابق صرف ''کُنْ'' سے پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس کا ارادہ خود خدا کا ارادہ ہوا کرتا ہے۔ یا اس سے مراد حضرت نقطہ کا قلب ہے، کیونکہ خدا کا قول ہے کہ (**لا یسعنی ارضی ولا سمائی الا قلب عبدی المومن**) زمین و آسمان میں میری گنجائش نہیں ہوئی اگر ہوئی ہے تو عبد مومن کے قلب میں ہوئی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ اول المومنین حضرت نقطہ ہی ہیں (کیونکہ بروز رسالت وولایت ہیں) اور مرجع خیرات بھی آپ ہی ہیں۔

۱۵......اسی اصول پر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھتے ہوئے یوں کہنے کا حکم ہے کہ **السلام علیک یا ابن زمزم والصفا والمشعر** یعنی ''اے نبی علیہ السلام اور علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے تم پر سلام ہو تو گویا آپ ہی زمزم، کوہ صفا اور مشعر الحرام کا مرجع ہیں۔''

۱۶......اس تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ جب تک مخلوقات حجاب وجودی میں رہتی ہیں اس کے واسطے تمام حدود اور احکام مقرر ہوتے ہیں اور جب حجاب اٹھ جاتا ہے تو تمام قیود اور عبادات رفع ہو جاتی ہیں۔ کیا یہ ظاہر نہیں کہ خمس اور زکوۃ مال کی موجودگی تک ہی فرض ہوتے ہیں اور جب مال ہی امام کے سپرد کیا جائے تو یہ دونوں حکم خود بخود مرفوع ہو جائیں گے۔ باقی احکام کو بھی اسی اصول سے حل کر سکتے ہو اور ﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾ میں بھی حصول یقین کو انتہائے عبادت قرار دیا گیا ہے۔

۱۷......انبیاء علیہم السلام کی شریعتیں احکام سفر یا مشاغل زراعت کی طرح تھیں جب انسان منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے تو سفر کے تمام احکام دوگانہ اور افطار روزہ وغیرہ ساقط ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب کھیت کٹ کر کھلاڑے میں صاف ہو جاتا ہے تو اس وقت حفاظت، پانی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دینا اور کھیتی باڑی کی تمام مصروفیتیں ختم ہو جاتی ہیں۔

۱۸۔۔۔محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے کیونکہ انسانی ترقی کی راہ میں یہ شریعت احکام سفر تھی اب جبکہ وہ مقام توحید پر پہنچ چکا ہے تو دین محمدی کے تمام احکام ساقط ہو چکے ہیں۔ اس لئے اب امام آخر الزمان کی شریعت توحیدی جو نا قابل تنسیخ ہے اس پر عملدرآمد کرنا انسانی فرض ہوگا۔

۱۹۔۔۔۔۔**اِنَّ حَلَالَ مُحَمَّدٍ حَلَالٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ** میں گویا ذکر ہے کہ حضور ﷺ کا حلال وحرام قیامت تک جاری رہیں گے مگر اس سے مراد قیامت صغریٰ یعنی چھوٹی قیامت ہے۔ (جو دوسرے صاحب شریعت کے ظاہر ہونے پر پہلے صاحب شریعت کے لئے ظاہر ہوا کرتی ہے اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک اس قیام کا سلسلہ بدستور جاری رہا ہے)

۲۰۔۔۔۔۔قائم آل محمد ﷺ کی شریعت تمام ادیان سابقہ کی ناسخ قرار پائی ہے کیونکہ کمال توحید کا راز نفی صفات میں مضمر ہوتا ہے ﴿**کَانَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً**﴾ میں بھی بتایا گیا ہے کہ انبیاء کی شریعتوں نے لوگوں کو مختلف کر دیا تھا (اب وہ زمانہ چلا گیا ہے اس لئے جس طرح پہلے کمال توحید پر لوگ قائم تھے۔ اب بھی قائم ہوں گے)

۲۱۔۔۔۔۔روایت ہے کہ **یَجْعَلُ الْمِلَلَ مِلَّۃً وَّاحِدَۃً** امام آخر الزمان تمام مذاہب کو ایک مذہب بنا دے گا۔ یہ بھی روایت ہے کہ **احکامہ من الباطن** اس کے احکام باطنی ہوں گے اور یہ قاعدہ ہے کہ جب باطن آتا ہے تو ظاہر خود بخود دور ہو جاتا ہے۔

۲۲۔۔۔۔۔خلاصہ یہ ہے کہ تمہارا تمام مال قائم آل محمد ﷺ کا ہے تمام آدمی اس کے غلام ہیں اور عورتیں اس کی لونڈیاں ہیں۔ اور روایت ہے کہ امام اگر چاہے تو بیوی میاں میں تبدیلی کر سکتا ہے۔ (یعنی تمہارے نکاح کی باگ ڈور بھی اسی کے ہاتھ میں ہے)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۳......تمام اطراف قبلہ ہیں، جس طرف رخ کرو وہیں خدا کی تجلی ظاہر ہو رہی ہے اور چونکہ پہلے زمانہ میں لوگ توحید کے احکام برداشت کرنے کے نا قابل تھے اس لئے ان کو الگ الگ طرفیں سجدہ کی بتائی گئی تھیں۔ آہستہ آہستہ **رجعة بعد رجعة** کے ذریعہ سے وہ احکام اٹھتے گئے یہاں تک کہ اب یہ زمانہ آگیا ہے کہ اس میں کمال توحید کے احکام جاری ہوں گے کیونکہ اب لوگ توحید فی العمل کے برداشت کرنے کے قابل ہو چکے ہیں (اس لئے سب کو اتفاق اور اتحاد مذہبی کا اصول بتایا جا رہا ہے اور فیصلہ کر دیا ہے کہ تمام مذاہب اپنی اپنی جگہ پر درست ہیں، بشرطیکہ وحدت ادیان کو ملحوظ رکھا جائے ورنہ اختلاف کی صورت میں باطل ٹھہریں گے۔

۲۴......بابیوں کو لوگ برا کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کافر اور لائق کشتنی ہیں اور یہی ان کی صداقت کا نشان ہے کیونکہ روایت میں آیا ہے کہ جب **راية الحق** یعنی حقانیت کا علم اٹھایا جائے گا تو اہل مشرق اور اہل مغرب اس پر لعنت بھیجیں گے اور جو لوگ حجاب میں پڑے ہوئے ہیں یا جن کی طبیعت میں جمود اور دقیانوسی خیالات جمع ہوئے ہیں وہ بھی ان کو لعنت بھیجیں گے۔ یہ بھی صداقت کا نشان ہے کہ سیاہ جھنڈے مشرق سے آپ کے لئے ہی نکلے تھے اور یہ کہ چار قسم کے علم (۱) یمنی جناب ذکر علی محمد کے ماتحت (۲) حسینی جناب قدوس محمد علی کے ماتحت (۳) خراسانی سید الشہداء کے ماتحت اور (۴) طالقانی طاہرہ کے ماتحت۔ (کیونکہ آپ کا باپ طالقانی تھا) بھی آپ کی صداقت کا نشان ہیں اور یہ کہ سفیانی علم یعنی شاہ ناصر الدین تباہ ہو چکا ہے۔

۲۵......خلاصہ یہ ہے کہ حاجی محمد علی صاحب کا دعوی رجعت رسول اللہ کا ہے کیونکہ وہی صاحب آیات ہیں اور مناجات واعلی خطبوں کے پیدا کرنے والے ہیں۔

۲۶......خلاصہ یہ ہے کہ القائم بامر اللہ سے چونکہ مراد رجعت رسول ہے اس لئے وہ حضور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

قدوس ہی ہیں اور چونکہ جناب ذکر رجعت امیر ہیں اور رجعت نبی سے پہلے سبقت کر چکے ہیں اس لئے جناب ذکر کا نام علی محمد ہو گیا اور جناب قدوس کا نام محمد علی بن گیا اور اس وجہ سے بھی آپ کا نام محمد علی ہوا کہ لڑائی میں تین سو تیرہ (۳۱۳) نقیب حاضر ہوئے تھے۔

۲۷...... یہ جو کہا جاتا ہے کہ ان کے نقیب ہوا میں بھی اڑیں گے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ علوم سابقہ سے پرواز حاصل کر کے قدوس سے آملیں گے۔ اسی طرح یہ بھی مشہور ہے کہ وہ زمین کو لپیٹ لیں گے اس سے مراد بھی یہی ہے کہ کچھ جاہل ہوں گے مگر قعر جہالت سے نکل کر آسمان عقل پر جا پہنچیں گے۔

باب چہارم

خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت قدوس میدان بدشت میں ظاہر ہوئے تو بابی خوشی سے اپنے کپڑوں میں نہیں سماتے تھے۔ اچھلتے، کودتے اور ناچتے پھرتے تھے اور وجد میں آکر نعرہ لگا کر دیوانہ وار حرکتیں کرتے تھے۔ مگر یہ تمام شور وغل ابھی فرو نہیں ہوا تھا کہ مخالفین آپڑے تو حضرت قدوس نے حکم دے دیا کہ اپنے مال چھوڑ کر الگ ہو جاؤ اور کسی کی مزاحمت نہ کر، اس لئے بابی وہاں سے چل کر آمل اشرف اور بارفروش میں آگئے خود حضرت قدوس بھی کچھ مدت بارفروش میں روپوش رہے۔ سعید العلماء نے حاکم وقت کو رپورٹ دی تو جناب قدوس کو ساری روانہ کیا گیا اور طاہرہ کو نور کی طرف بھیجا گیا اور سید الشہداء اپنے ستر (۷۰) ہمراہیوں اور زاد راہ کے ساتھ خراسان سے مازندران کو روانہ ہو گئے۔ جب قدوس منزل میامی میں پہنچے تو ملا زین الدین بھی اپنے تیس سے زائد ہمراہیوں کی معیت میں آپ سے شامل ہو گئے (ملا صاحب کا داماد بھی آپ کے ہمراہ تھا حالانکہ بیاہ کو چند دن ہی گزرے تھے اور اس کی عمر بھی اٹھارہ سال تھی اور ملا صاحب خود عمر رسیدہ بوڑھے تھے۔ ملا صاحب کی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سواری کے ساتھ دوڑتا تھا اور کہتا تھا کہ میں حبیب بن مظاہر ہوں اور کربلائے بابیہ میں یہ سب شہید ہو گئے تھے) یہ لشکر جب مازندران کے قریب پہنچا تو حضرت قدوس نے قطع مسافت کو بہت ہی کم کر دیا۔ یہاں تک کہ روزانہ سفر نصف فرسنگ رہ گیا تھا۔ گویا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کسی امر کا انتظار کر رہے ہیں۔ ایک دن ابن السلطان (شہزادہ) سفر میں آپ کو ملا اور پوچھا کہ جناب کہاں جا رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا تھا کہ کربلا جا رہا ہوں۔ اس کے بعد متصل ہی آپ کو خبر ملی کہ بادشاہ مر چکا ہے تو آپ تیز ہو گئے (گویا آپ اسی کا انتظار کر رہے تھے) اور جبل فروز پر پہنچ گئے اور خطبہ دیا کہ جو شخص حکایت بدشت کا ذکر کرتا ہوا معلوم ہوگا اسے سزا دی جائے گی۔ ہم شہادت کے لئے جا رہے ہیں جو برداشت نہیں کر سکتا وہ واپس چلا جائے۔ میں **ظهر کوفه** یعنی بارفروش کے قریب قتل کیا جاؤں گا (اس کو خطبہ ازلیہ کہتے ہیں اور اس شہادت کو شہادت ازلیہ بتاتے ہیں) آپ کے دو سو ہمراہیوں نے شہادت پر بیعت کر لی اور باقی تیں آدمی رو رو کر واپس چلے گئے کیونکہ وہ کمزور تھے اور مبایعین میں کچھ لوگ ذی عزت بھی تھے مثلاً صداپس تصد تومانی، پنجاہ تومانی۔ ایک خراسانی تاجر بھی تھا جس کے ہمراہ پانچ ہزار تھان یمنی کپڑا تھا (یعنی شال تیرمہ و فیروزج) جب دوبارہ بارفروش پہنچے تو سعید العلماء نے شہر میں داخل ہونے سے روک دیا۔

بارفروش میں چپقلش

مگر آپ نے عذر کیا کہ ہم چند روز رہ کر چلے جائیں گے اور چونکہ بادشاہ مر چکا ہے اور راستہ خطرناک ہو رہا ہے اس لئے چند یوم قیام ضروری ہے پھر ہم کربلا کو چلے جائیں گے۔ مگر سعید العلماء نے کوئی عذر تسلیم نہ کیا اسی اثناء میں ایک نانبائی نے سید رضا پر تیر چھوڑ دیا جو مشہد سے واپس آ کر آپ کے ہمراہ ہو لیا تھا تو بمعہ گھوڑے کے مر گیا۔ دوسرا تیر حضرت اقدس پر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

چلایا گیا مگر وہ خطا گیا اور حضرت قدوس نے تلوار اٹھائی تو وہ ایک درخت کی آڑ میں ہو گیا دوسری طرف دیوار تھی اس لئے آپ نے بائیں ہاتھ سے تلوار چلا کر اس کا کام تمام کر دیا۔ گو آپ کو بائیں بازو میں رعشہ تھا مگر تلوار خوب زور سے چلائی تھی پھر آپ کا ارادہ ہوا کہ سعید العلماء کے گھر زبردستی داخل ہوں مگر کسی حکمت سے نہ گئے اور اس وقت یہ مشہور ہو گیا کہ ظالم بابیوں نے بچے بھی مار ڈالے ہیں۔ اور حقیقت یہ تھی کہ ایک گداگر فقیر اپنے بچے کو گود میں لئے کھڑا تھا کسی بابی نے اس سے منزل مقصود کا راستہ پوچھا مگر اس نے عمداً غلط بتایا۔ پھر پوچھا تو پھر بھی غلط بتایا۔ تیسری دفعہ اسے غصہ آیا تو اس نے اس فقیر کو معہ بچہ کے مار ڈالا۔ ورنہ ابھی صرف سات خون ہوئے تھے تو بابی صحیح وسلامت شہر سے باہر آ گئے تھے اور ایک سرائے میں ایک برج تھا۔ اس میں پناہ گزین ہو گئے اور شہریوں نے محاصرہ کر لیا حضرت قدوس نے حکم دیا تو ایک نے سرائے پر اذان کہی تو لوگوں نے اسے مار ڈالا۔ دوسرا موذن بھی نکلا تو وہ بھی مارا گیا۔ تیسرے نے اذان مکمل کر لی تھی کہ وہ بھی مارا گیا پھر بابیوں نے مدافعت شروع کر دی۔ جس میں اہلیان شہر ہزیمت اٹھا کر واپس آ گئے۔ عباس علی خان بارفروش میں آیا تو اس نے اپنا داماد حضرت کے پاس بھیجا کہ آپ یہاں سے تشریف لے جائیں ورنہ فساد کا اندیشہ ہے آپ نے راستہ کا خوف پیش کیا تو اس نے اپنی طرف سے اپنے داماد کے ماتحت کمک بھیج دی جو آپ کا مصدق تھا۔ اور خسرو بھی ساتھ ہو لیا جس کے ہمراہ سو سوار تھے جب تھوڑی دور نکل گئے تو داماد واپس لوٹ آیا اور خسرو بطور محافظ کے آپ کے ہمراہ رہا۔ مگر وہ بھی ایک دن پیش ہو کر عذر پیش کرنے لگا اور آپ سے اس حفاظت کی مزدوری طلب کی تو آپ نے اسے ایک سو روپیہ دیا اور کچھ جنس بھی دی۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

خسرو کی لڑائی

مگر اس نے اصرار کیا کہ میں ضرور گھوڑا ابھی لوں گا اور آپ کو چونکہ سخت ضرورت تھی اس لئے آپ نے انکار کر دیا اب وہ بگڑ گیا اور کہنے لگا کہ ہم تم کو مار ڈالیں گے اور تمہارے تمام مال کو لوٹ لیں گے اور سخت وست لفظ بھی کہنے شروع کر دیئے۔ جس پر ایک بابی نے غصہ کھا کر اسے مار ڈالا۔ اب خسرو کی سپاہ بھی کود پڑی مگر بابیوں نے ان کو مار مار کر بھگا دیا تو انہوں نے قریب کی بستیوں میں پناہ لی۔ گردونواح سے لوگوں کو جمع کر کے بابیوں پر حملہ کر دیا اس وقت حضرت نے فرمایا کہ مال چھوڑ کر بھاگ جاؤ چنانچہ تمام بابی مال چھوڑ کر قلعہ طبریہ میں پناہ گزین ہو گئے اور یہ وہ مقام ہے کہ حضرت نے پہلے ہی خبر دی تھی کہ یہاں کثرت سے خون ہوں گے مگر انہوں نے اپنی اپنی تمام جائداد ایک جگہ جمع کر لی جو مختلف طریق سے حاصل کر چکے تھے اور آپس میں عقد اخوت قائم کر لیا۔

طبریہ کی لڑائی

اور حضرت کو اپنا باپ تصور کر لیا (گویا یہ ایک کنبہ تھا جس کا مربی حضرت کی ذات تھی) دوسری دفعہ پھر خسرو کے لشکر نے حملہ کیا تو آپ نے حکم دے دیا تو مرید قلعہ سے باہر نکل کر کھڑے ہو گئے اور ان کو حکم دیا کہ دشمن خواہ کسی طرح تم کو قتل کرے تم کو اجازت نہیں کہ اس کے مقابلہ پر ہاتھ اٹھاؤ۔ اب وہ بت بن کر کھڑے ہیں اور دشمن تیر و تفنگ سے اپنے مواد کو نذر آتش کر رہا ہے مگر ان کا بال بیکا نہ ہوتا کیونکہ آپ نے کچھ پڑھ کر کنکریاں ان پر پھینک دی ہیں جس سے تیر و تفنگ اثر نہیں کرتے۔ بابیوں کی استقامت دیکھ کر مخالف اپنے گھروں کو واپس جا رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ طالوت نے جالوت کے مقابلہ پر یہی کام کیا تھا۔ کچھ مدت کے بعد سید الشہدا اپنے تمام مریدوں کی معیت میں آپ سے شامل ہو گئے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ نے ان کا استقبال کیا تو سید صاحب نے بھی آپ کی کمال عزت کی۔ جس سے آپ کے مریدوں پر حضرت قدوس کی جلالت کا سکہ جم گیا۔ (اور سید الشہداء سے مراد محمد حسین بشروی ہیں جو باب کے مبلغ تھے)۔

لڑائی کی تیاری

اب سید صاحب نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ قلعہ کی مرمت کریں اور اسلحہ سازی میں مشغول ہو جائیں تو ہر ایک سپاہی اپنے اپنے کام میں مصروف ہو گیا اور یہ روایت سچ نکلی کہ امام آخر الزمان کے مرید صلوٰۃ کے کام کریں گے۔ اور صلوٰۃ سے مراد باہمی اتفاق اور تعاون ہے اس لئے وہ سب ایک جماعت بن گئی۔ جب سعید العلماء کو یہ معلوم ہوا تو اس نے سلطان ناصر الدین کو طہران میں لکھا کہ قدوسیوں کے مقابلہ پر ایک لشکر بھیج دیا جائے چنانچہ شاہی لشکر نے وہ نظر خان کے مقام پر ڈیرے ڈال دیئے۔ اور قدوسیوں نے قلعہ سے باہر نکل کر پہلے حملہ میں ہی تیں سپاہی مار ڈالے۔ اس گاؤں اور تمام سرکاری گودام کو لوٹ کر صاف کر دیا ور یہ خدا کی قدرت تھی اور قدوس کے لئے یہ نشان صداقت تھا۔

سُلطانی لشکر سے قدوسیوں کی لڑائی

کہ قدوسی اس لڑائی میں بھی ایک نہیں مرا، اور اس فتحیابی کی خبر قدوس نے پہلے دی ہوئی تھی۔ اس طرح پر قدوسیوں نے دو سال کا خرچ قلعہ میں جمع کر لیا اور موضع مذکور کا بالکل صفایا کر دیا کیونکہ وہاں کے باشندوں نے پہلے آپ کی تصدیق کی تھی اور جب شاہی لشکر پہنچا تو وہ سب مرتد ہو گئے اس لئے ان کا قتل واجب ہو گیا اور ان کے اموال غنیمت تصور ہو کر حلال طیب ہو گئے اور جب یہ خبر طہران پہنچی تو سلطان نے اپنے بیٹے مہدی قلی خان کو مقابلہ کے لئے روانہ کیا اور عباس قلی خاں کو حکم دیا کہ شہزادہ کی امداد میں مصروف رہے۔ یہ مہدی قلی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

خاں وہی ہیں جنہوں نے جناب ذکر کو خواب میں دیکھا تھا کہ آپ نے محمد علی شاہ کو تخت پر ہی مار ڈالا تھا۔ اور عباس قلی خاں بھی وہی ہیں جو حضرت قدوس کو ساری کے مقام پر ملے تھے اور آپ کی تصدیق کی تھی اس کے بعد بارفروش میں آ کر سید الشہداء کی بھی تصدیق کی تھی۔ آپ نے شہزادہ کی امداد سے جی چرایا کیونکہ آپ بابی مشہور تھے۔ اس لئے علمائے اسلام سے فتویٰ دریافت کیا کہ کیا حضرت قدوس واجب القتل ہیں، تو امام جمعہ نے قتل کا حکم دیا اور ملا محمود کرمان شاہی خاموش رہے اور اس سے پہلے آپ نے حضرت قدوس سے ایک دفعہ سوال کیا تھا۔ تو جناب نے فرمایا تھا کہ میں دنیا کا بادشاہ ہوں اور تمام سلاطین میرے پاؤں کے نیچے ہیں اور تمام لوگ میرے تابعدار ہیں۔ تو آپ کو خیال پیدا ہوا کہ قدوس کی خدمت میں رہ کر دنیاوی مال و متاع سب کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ مگر اس مقولہ کا اصل مطلب عباس قلی خان کو معلوم نہ تھا کیونکہ اس کا اصل مقصد یہ تھا کہ حضرت قدوس کی حکومت قلوب الناس سے وابستہ ہے اور باطنی طریق سے ان پر حکومت کرتے ہیں، اور تمام سلاطین پر فوقیت سے یہ مطلب تھا کہ حکومت ہاشمیہ جب قائم ہوگی تو آہستہ آہستہ سب لوگ اس کے ماتحت ہوتے چلے جائیں گے۔ بہرحال شہزادہ دو تین ہزار سوار لئے گرواز گرد کے مقام پر آ ٹھہرا جو قلعہ سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر تھا اور منتظر تھا کہ عباس قلی خان اس کے ساتھ شامل ہوگا اس لئے دفع الوقتی کے طور پر

جناب قدوس سے خط و کتابت

خط و کتابت شروع کر دی جس میں یہ پوچھا کہ جناب کا دعویٰ کیا ہے۔ تو جناب قدوس نے جواب میں لکھا کہ ہم اصحاب دین ہیں دنیادار نہیں ہیں۔ مناسب ہے کہ علمائے اسلام سے ہمارا تبادلۂ خیالات کرایا جائے۔ ہم پیشتر بھی کئی ایک خط روانہ کر چکے ہیں تو کبھی تم نے کہا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ قدوس دیوانہ ہے اگر یہ سچ تھا تو تم نے اس کا علاج کیوں نہ کیا۔ اور یا اسے دوسرے پاگلوں کی طرح آزاد کیوں نہ چھوڑ دیا اور کیوں اسے قید کیا اور تکلیف دیتے رہے اور کبھی یہ سمجھا کہ یہ مفسد ہے تو پھر بغیر اصلاح کے اسے کیوں چھوڑ دیا؟ تم سے تو ہارون رشید اور مامون خلیفہ ہی اچھے تھے۔ جنہوں نے حسینیہ کے لئے چار سو اہل علم جمع کئے تھے اور تمہیں ایک عالم پیش کرنے سے بھی نفرت ہوئی۔ تا کہ حضرت ذکر سے تبادلۂ خیالات ہو جاتا۔ فرعون نے بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مناظرہ کے لئے کئی ایک جادوگر جمع کئے تھے حالانکہ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کا ایک آدمی بھی مار ڈالا ہوا تھا۔ اس لئے ثابت ہوا کہ تم لوگ اس سے بھی زیادہ متکبر ہو اور **فراعنۃ الاسلام** ہو۔ ہم چار سو مسلمانوں نے (کہ جن میں کچھ ادنیٰ درجہ کے تھے اور کچھ اعلیٰ درجہ کے) حضرت باب کی تصدیق کی کہ وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔ تو اگر ہماری شہادت نا قابل تسلیم تھی تو پھر تم لوگ ایک مسلم کو قتل کرنے کے لئے دو گواہوں پر کیسے تصدیق کر لیا کرتے ہو؟ ہم نے خدا کی راہ میں جہاد کیا تو اس نے ہم کو ہدایت بخشی' کیونکہ اس کا ارشاد ہے کہ ﴿**وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا**﴾ "جو ہماری راہ میں جہاد کرتا ہے تو ہم اسے ہدایت کے راستے دکھاتے ہیں۔" اور سلطنت سے مقابلہ کے متعلق تم کو معلوم رہے کہ چیونٹی بھی اپنی جان کی حفاظت کے لئے تن کر کھڑی ہو جاتی ہے اور کوئی تنگدست اپنی جان فروشی کر کے مال حاصل نہیں کرتا تا کہ اس کے پسماندہ بال بچے آرام سے زندگی بسر کریں۔ تو ثابت ہوا کہ جان بہت عزیز ہے اور اس کی حفاظت ایک فطرتی امر ہے۔ اس لئے ہم بھی اپنی جان بچانے کے لئے مدافعت کے طور پر لڑتے ہیں۔ مریں گے تو شہید کہلائیں گے، زندہ رہے تو مجاہد ثابت ہوں گے۔ یا یہی فیصلہ کے لئے مناسب ہے کہ تم اپنے علماء مناظرہ کے لئے جمع کرو تا کہ بحث و تمحیص سے امر زیر بحث کا فیصلہ ہو جائے یا تم ہم سے دس دن کے لئے مباہلہ کرو اور یا جلتی آگ میں گھس کر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دکھلاؤ۔ اگر تینوں امر مشکل نظر آتے ہیں تو ہمیں چھوڑ دو، ہم کربلائے معلّی کو چلے جائیں، ورنہ مدافعانہ جنگ ہم پر بھی واجب ہے۔" شہزادہ! تم دنیاوی مال و دولت پر مغرور نہ ہو جاؤ۔ محمد شاہ تم سے پہلے واصل جہنم ہو چکا ہے۔ خدا سے ڈرو اور ہماری طرف دوڑ کر ہماری جماعت میں شامل ہو جاؤ"۔ جب شہزادہ کو یہ جواب ملا تو اس نے جواب الجواب دیا کہ ہم ان شاء اللہ علمائے اسلام کو جمع کریں گے۔ مگر یہ وعدہ صرف حکمت عملی پر مبنی تھا تاکہ عباس قلی شامل ہو جائے اور بڑے زور سے لڑائی کی جائے۔ لیکن حضرت قدوس کو یہ بھی حکمت عملی معلوم ہو گئی اس لئے آپ نے جواب آنے پر فوراً تین سو بابیوں کو حکم دیا کہ رات کو لشکر سلطانی پر حملہ کر دیں۔ چنانچہ خود جناب قدوس اور سید الشہداء اپنے مریدوں کو ہمراہ لے کر لشکر کے قریب نعرہ زن ہوئے تو شاہی لشکر نے یہ سمجھا کہ عباس قلی خان شمولیت کے لئے آ گیا ہے اس لئے خوشی کے مارے اُچھلنے لگے اور لڑائی سے بالکل غافل ہو گئے تو انہوں نے قتل عام شروع کر دیا۔ اسی اثناء میں اہل مازندران سے بھی ایک سو بیس سوار شامل ہو گئے جو آقا رسول بھمیزی کے ماتحت آئے تھے وہ آتے ہی اسلحہ خانہ میں جا گھسے اور بارود کو آگ لگا دی اس لئے شاہی لشکر رات ہی رات بھاگ گیا اور ان چند بابیوں کو رہا کر دیا جو بارفروش سے حضرت قدوس کی خدمت میں حاضر ہونے کو آئے تھے تو سرکاری آدمیوں نے ان کو گرفتار کر لیا تھا، اس کے بعد شہزادہ کا محاصرہ کر لیا۔ اس وقت اس کے مکان میں دو اور بھی شہزادے موجود تھے (یعنی حسین بن فتح علی شاہ داؤد بن ظل سلطان اور مہدی قلی) مہدی قلی خاں تو پاخانہ سے چھلانگ لگا کر جنگلات میں جان بچا کر نکل گیا۔ مگر دو شہزادوں کو قدوسیوں نے آگ لگا کر زندہ ہی جلا دیا۔ اس کے بعد مال لوٹنے میں مصروف ہو گئے اور جناب قدوس نے ہر چند روکا مگر وہ نہ رکے۔ جب صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ دشمن کا ایک ہزار سپاہی پہاڑ کے دامن میں گھات لگائے بیٹھا ہے جب جناب قدوس کا وہاں پر گذر ہوا تو انہوں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نے آپ کا محاصرہ کرلیا اور تیر برسانے شروع کر دیئے اور سید الشہداء آپ کی طرف سے مدافعت کرنے کو ہی تھے کہ ایک تیر سے حضرت قدوس کے چار دانت (رباعیة) ٹوٹ کر منہ بھر گیا۔ اب سید الشہداء نے غضب میں آ کر تلوار چلائی اور تین سو دشمن مار ڈالے اور قدوسی صرف تین آدمی مرے۔ یہ لڑائی ''غزوۂ احد'' کی رجعت تھی کیونکہ وہاں پر بھی صحابہ نے مال لوٹنے پر حرص کی تھی اور حضور ﷺ کے چار دانت شہید ہو گئے تھے۔ اب سید الشہداء کو آپ کے دانت نکل جانے کا بہت رنج ہوا کیونکہ تین ماہ تک حضرت قدوس نے سوائے ریشمی حلوے اور چائے کے کچھ نہیں کھایا تھا تو آپ نے جناب کا بدلہ لینے کو ایک رات اجازت لے کر دشمن پر حملہ کر دیا۔ آپ آگے بڑھے اور کچھ سوار آپ کے پیچھے پیچھے آتے تھے۔ ننگے پاؤں، سروں پر باز و اٹھائے ہوئے، نمدے کی ٹوپیاں پہنے ہوئے، قدادات (ایک قسم کی تلواریں) گلے میں لٹکائے ہوئے جب دشمن کے سامنے ہوئے تو یکجائی ہلّہ بول دیا اور صاحب الزمان یا قدوس کے نعرے لگاتے ہوئے آگے بڑھے اور اس استقامت سے لڑے کہ جب ایک مر جاتا تھا تو فوراً اس کی جگہ پہلے کی لاش کو اوپر یا اسے پیچھے سرکا کر کھڑا ہو جاتا تھا اور لوگوں نے واقعہ کربلا کو بھلا دیا تھا، کیونکہ اس وقت دشمن سات ہزار تھے اور انہوں نے سات لنگر (مورچے) لگائے ہوئے تھے، قدوسیوں نے سارے تباہ کر ڈالے۔ اور قتل عام شروع کر دیا تھا یہاں تک کہ عباس قلی خان بھیس بدل کر بھاگ نکلا۔ اور کسی پہاڑ کی کھوہ میں اپنے آدمیوں سمیت جا چھپا۔ اس کے بعد قدوسیوں نے دشمن کے خیمے جلا دیئے اور اپنی گردنوں کے ارد گرد سفید کپڑے شعار (امتیاز نشان کے) لئے باندھ لئے کیونکہ اس وقت دشمن بھی جان بچانے کے لئے یا صاحب الزمان اور یا سید الشہداء کے نعرے لگاتے تھے۔ جب آگ کے شعلے آسمان پر پہنچے، ہوا تیز ہو گئی اور اتفاقیہ طور پر بارش کا ترشح بھی شروع ہو گیا تو لوگ ذرہ سنبھل گئے اور میدان کارزار روز روشن کی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

طرح دکھائی دینے لگا۔ اسی اثناء میں عباس قلی خانے سید الشہداء کو دیکھ لیا اور دو تیر چلائے، پہلے سے تو آپ کا سینہ چاک ہو گیا اور دوسرے نے آپ کو سُست کر دیا تو قدوسیوں نے آپ کو فوراً قلعہ میں پہنچایا۔ آپ نے گھوڑے سے اترتے ہی جان دیدی۔ حضرت قدوس نے اپنی لاٹھی سے اشارہ فرما کر کہا کہ لاش وہاں رکھ کر چلے جاؤ اور قبر تیار کرو۔ (مولف کتاب نقطۃ الکاف کہتا ہے کہ) جب لوگ چلے گئے میں نظر بچا کر دیکھتا رہا تو حضرت قدوس لاش کے پاس جا کر چپکے سے باتیں کرنے لگے جب میں سر ہو گیا تو فوراً آپ نے سید الشہداء کے چہرے پر چادر ڈالدی اور خاموش ہو گئے۔ ایک روز پہلے ہی ہمیں آپ نے سید الشہداء کے شہادت کی خبر دیدی تھی، جب کہ میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ میں دیکھتا ہوں کہ بھیڑوں کے بچے قلعہ میں بھوکے پھر رہے ہیں اور ان کی مائیں دشمن کی خوراک بن چکی ہیں۔ تو آپ نے فرمایا تھا کہ ہم ان سے بھی زیادہ بھوکے ہیں اور ان سے بڑھ کر یتیم ہیں۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ سید الشہداء کے کاندھے پر رکھ کر فرمایا کہ یہ حسین بنے گا، دجال ثابت نہ ہوگا۔ تو یہی ہوا کہ دوسرے دن رجعۃ کا ظہور ہو گیا۔ چنانچہ دشمن یزیدیوں کی رجعت ثابت ہوئے، سید الشہداء نے رجعت حسینی کا رتبہ پایا۔ عباس قلی خاں نے ابن سعد کی رجعت قبول کی اور میدان کارزار رجعت کربلا ثابت ہوا کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جس جگہ حقانیت کا جھنڈا لہرائے وہی مقام کربلا بن جاتا ہے اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ چالیس روز تک قائم

مسئلہ رجعت

بامر اللہ امام حسین رضی اللہ عنہ کا بدلہ لے گا پھر اس کے بعد ہرج مرج ہوگی۔ رجعت کے متعلق تو پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ حضور علی رضی اللہ عنہ کی رجعت فوری اور چشم زدن میں ہوا کرتی ہے اور اس کی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تین قسمیں ہیں۔ اوّل: رجعت بالتولد جیسے خود علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں موسیٰ ہوں، میں عیسیٰ ہوں، حالانکہ آپ کی اور ان کی جسمانیت الگ الگ تھی۔ دوم: رجعت بالاشراق جیسا کہ روایت میں ہے کہ **ارواحکم فی الاروح واجسادکم فی الاجساد ونفوسکم فی النفوس وقبورکم فی القبور وذکرکم فی الذاکرین** "تمہاری روحیں روحوں میں روشن ہیں تمہارے جسم اجسام میں، تمہارے نفوس نفسوں میں، تمہاری قبریں قبروں میں اور تمہارا ذکر ذاکرین میں روشن ہے"۔ سوم: بروز اور رجعت کسی اور طریق سے جس کو صاحب الرجعۃ ہی سمجھ سکتا ہے دوسرے کو لیاقت ہی نہیں کہ دریافت کر سکے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ رجعۃ تناسخ اور حلول نہیں ہے اور نہ ہی اسے اتحاد کہہ سکتے ہیں بلکہ یہ دوسری قسم ہے جو تناسخ وغیرہ سے الگ ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ رجعت دونوں سلسلوں (نوری و ناری) میں چلتی ہے جس طرح کہ رات دن بدلتے رہتے ہیں اور رجعت نوری وظلماتی دکھاتے رہتے ہیں۔ یہ قول کہ امام آخرالزمان ہزار سال کے بعد ظاہر ہوگا اور قاتلان حسین بھی ظاہر ہوں گے اور یہ ان کے امام حسین رضی اللہ عنہ کا بدلہ لے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے جو ظاہر عبارت سے معلوم ہوتا ہے بلکہ اس کا کوئی دوسرا اور مطلب ہے جو اہل باطن سمجھ سکتے ہیں کیونکہ یہ قاعدہ تسلیم شدہ ہے کہ ﴿ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴾ "ایک کا بوجھ دوسرے پر نہیں لادا جا سکتا۔" بہر حال جب رات کو سید الشہداء کو دفن کیا گیا اور صبح ہوئی تو آپ نے اذان دلوائی اور تمام قدوسی جمع ہو گئے ورنہ وہ اپنی اپنی جگہ پر ذکر و شغل میں مصروف تھے اور دشمن لہو ولعب میں مشغول تھا، اور معلوم ہوا کہ دشمن کے آدمی ایک ہزار سے زائد زخمی بھی ہوئے ہیں اور چار سو تک مارے گئے ہیں اور قدوسی صرف ستر مارے گئے ہیں جیسا کہ قدوس نے اپنے خطبہ ازلیہ میں پہلے ہی بتا دیا تھا۔ پینتیس (۳۵) آدمی دشمن کے مقتولوں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے بڑے سرگروہ تھے اس لئے ان کو اٹھا کر آمل لے گئے اور جب سعید العلماء کو یہ خبر ملی کہ شاہی فوج کو شکست ہوئی ہے تو اس کو سخت خوف پیدا ہوا کہ کہیں حضرت قدوس اس پر بھی حملہ نہ کردیں حالانکہ جناب کا ارادہ سلطنت باطنیہ قائم کرنے کا تھا تا کہ لوگ اپنی رضا مندی سے اس بادشاہت میں داخل ہوں جیسا کہ ﴿ لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ﴾ سے ظاہر ہے۔ اور ظاہری سلطنت قائم کرنے کی نیت نہ تھی کیونکہ اس میں جبر واستبداد ضرور ہوتا ہے اس لئے سعید العلماء نے رات دن پہرہ لگوادیا اور کبھی جناب قدوس کے خوف سے آپ کو غشی بھی ہو جاتی تھی اور گھر سے باہر نکلنا مشکل ہو گیا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت قدوس نے آپ کو دعوت مناظرہ دی تھی مگر آپ نے نہ مانی۔ پھر دس دن تک کا مباہلہ پیش کیا وہ بھی منظور نہ کیا اخیر جلتی آگ میں داخل ہو کر صحیح وسلامت نکلنا پیش کیا مگر وہ بھی آپ نے نہ مانا۔ اور سلطان ناصر الدین سے امداد طلب کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ (مصنف نقطۃ الکاف کا بیان ہے کہ) میں ایک دفعہ بارفروش گیا تو وہاں لوگوں میں خوب چل رہی تھی کہ جب قدوسی مرتد ہیں تو علمائے اسلام ان سے مقابلہ کے لئے کیوں نہیں نکلتے؟ مسلمان ہیں تو لڑائی کیسی؟ کچھ اہل علم خاموش ہیں مگر یہ خاموشی چہ معنی دارد؟ فیصلہ کیوں نہیں کرتے؟ اسی اختلاف رائے میں سعید العلماء نے عباس قلی خاں کو لکھا کہ قدوسیوں پر تم خود حملہ کردو کیونکہ شہزادہ کو شکست ہو چکی ہے اور قدوسی بھی بے خرچ ہو رہے ہیں

قدوسیوں کی دوسری لڑائی

اس لئے تمہارے نام پر فتح ہوگی۔ مگر اس وقت وہ سلطان محمد باور کی تجہیز و تکفین میں مصروف تھا اس لئے وہ جواب بھی نہ دے سکا۔ لیکن سعید العلما نے بار بار لکھ کر اس کو آمادہ کر ہی لیا۔ مگر اس نے یہ اعتراض پیش کیا کہ اگر یہ لڑائی جہاد ہے تو سعید العلما اور دوسرے علمائے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلام اس میں شریک کیوں نہیں ہوتے؟ یا کم از کم عوام الناس میں تحریک کیوں نہیں کرتے کہ وہ لڑائی میں بھرتی ہوں مگر ان کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ بہر حال عباس قلی خان قلعہ قدوسیہ کے قریب ایک گاؤں میں جا اترا۔ اس وقت حضرت قدوس نے حکم دیا ہوا تھا کہ دشمن کی لاشوں سے سر جدا کر کے قلعہ کے اردگرد لاٹھیوں پر کھڑے کر دو۔ شاہی لشکر نے جب یہ منظر دیکھا تو رعب کھا گئے اور پیچھے ہٹ کر تیاری کرنے لگے اور حضرت قدوس کو اس وقت غنیمت بے شمار حاصل ہو چکی تھی۔ آپ قلعہ کے اندر مزے اڑاتے تھے، خوراک و پوشاک پر دل کھول کر خرچ کرتے تھے، سامان رہائش شاہانہ طور پر فراہم کر لیا ہوا تھا اور فرماتے تھے کہ یہ آل محمد کا دور حکومت ہے۔ محمد حسن برادر خورد محمد حسین سید الشہدا بشروی ابھی انیس سالہ جوان تھا کہ پندرہ قدوسیوں کی معیت میں دشمن پر حملہ آور ہوا اور اس وقت دشمن کی تعداد تین سو سے پانچ سو تک تھی۔ جن میں سے تین مارے گئے اور باقی بھاگ گئے (مصنف نقطۃ الکاف کا قول ہے کہ) میں نے اس سے پہلی دفعہ طہران میں ملاقات کی تھی جبکہ ابھی وہ کربلا کی زیارت کر ہی چکا تھا۔

خاندان بشروی

اس وقت اس کی والدہ اور ہمشیرہ (زوجہ ابو تراب قزوینی مرید سید) بھی ہمراہ تھیں یہ عورت جب کربلا پہنچی تو صرف فارسی میں لکھ پڑھ سکتی تھی۔ مگر جب طاہرہ سے بیعت ہو کر واپس آئی تو آیات قرآنیہ کی تفسیر میں اس کو خاص لیاقت حاصل ہوگئی تھی گویا یہ طاہرہ کی برکت تھی اور اس کی والدہ نے حضرت کی تعریف میں بہت قصیدے بھی لکھے تھے اور اپنا اخلاص دکھایا تھا۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہ خاندان نور علیٰ نور ہے جب محمد حسن واپس آیا تو حضرت قدوس نے دستار اور علم عنایت فرما کر اپنے تمام لشکروں کا جرنیل مقرر کر دیا تو اس وقت حضرت امیر کا قول پورا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوگیا کہ یخرج نارمن قعرعدن (یعنی بالا بوشہر سے آگ نکلے گی) اَبْیَض اَبْیَن کَشْفَنْ (شفن گھاس کی طرح سفید ہوگی)اِسْمُہٗ حُسَیْن وحَسَن (اس کا نام حسن ہے یا حسین ہے) ''معجم البلدان'' میں ہے کہ اَبْیَن وہ علاقہ ہے جس میں عدن واقع ہے یہ نار جب باب سے مل گئی تو نور بن گئی (کیونکہ حروفی حساب میں باب کے اعداد پانچ ہیں)اسی امر کو ملحوظ رکھ کر اس نار کو بیضاء کہا گیا ہے ورنہ وہ تو سفید نہیں ہوتی ۔ (نار سے نور کا معما حل کرو)

باب پنجم وششم

علی محمد باب نے پہلے سال باب ہونے کا دعویٰ کیا تھا دوسرے سال جب آپ نے مقام ذکر کا اظہار کیا تو بابیت محمد حسین بشروی سید الشہداء کے سپرد کردی تھی اور یہ پانچویں باب بن گئے تھے ۔ باب سوم نے اسی وجہ سے آپ کا نام محمد حسین کی بجائے السید علی رکھ دیا تھا جب قدوسیوں کے پہلے حملے میں باب پنجم کی وفات ہوچکی تو بابیت آپ کے بھائی حسن کے سپرد ہوگئی اور وہ باب ششم ہوگئے ۔ (مصنف کا قول ہے کہ) اس قسم کی تین باتیں ہمیں تو سمجھ میں نہیں آتیں ان کو اہل بیت ہی سمجھ سکتے ہیں کیونکہ صاحب الدار ادریٰ بما فیھا" مالک مکان اپنے مکان کی اشیاء کو خوب جانتا ہے۔'' فتنہ آخر الزمان کے متعلق بھی جو کچھ روایات میں مذکور ہے ان کے اندرونی مطالب بھی اہل بیت ہی کو معلوم ہیں جن کو صرف عقول کاملہ ہی سمجھ سکتی ہیں ۔ اس کے بعد دشمن نے ایک برج کے اوپر چاد چوبہ کھڑا کر کے خاکریز بھی کردیا اور طہران سے آتش خانہ بھی منگوالیا مگر تاہم اہل علم کو قدوسیوں کے خوف سے رات کو نیند نہیں آتی تھی اس لئے عباس قلی خان نے صلح کا سلسلہ شروع کردیا جو حضرت قدوس نے بھی منظور کرلیا کیونکہ خوراک کم ہورہی تھی ۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بھوکے قدوسیوں کے حیرتناک حالات

اور سامان جنگ ختم ہو چکا تھا صرف دو سو گھوڑے تھے پچاس گائیں اور پانچ سو بھیڑ بکریاں۔ آپ نے اپنے لشکر کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا تم قلعہ میں اپنا پیٹ پالنے آئے تھے؟ تم اپنے چلتوک (خوراک کی تھیلیاں) ان جانوروں کے سپرد کردو کیونکہ ان کو خوراک کی تم سے بڑھ کر ضرورت ہے۔ رفتہ رفتہ دشمن نے ہر طرف سے گھیرا ڈال لیا اور جو قدوسی باہر نکلتا تھا اسے قید کر لیتے تھے چنانچہ ایک دفعہ ملا سعید برز کناری چائے اور کھانڈ لینے کو ایک جمعیت کے ساتھ باہر نکلا تو وہ بھی گرفتار ہو گیا گو اس سے پیشتر علمائے نور کو اثبات بابیت کے متعلق بہت سے ثبوت لکھ کر بھیج چکا تھا اور ان کو قلعہ کے حالات بھی حضور سے اجازت حاصل کر کے بیان کر چکا تھا جس پر انہوں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اگر انصاف ملحوظ ہو تو باب کی صداقت میں کلام نہیں ہے مگر اب جو دشمن نے پکڑ لیا اور اندرون قلعہ کے حالات پوچھتے ہیں تو خاموش ہو جاتا ہے۔ ہاں محمد حسین قمی اس کے بعد جب گرفتار ہوا تو اس نے سب کو بتا دیا تھا۔ اس وقت قدوس کا یہ حکم تھا کہ نا قابل خوراک گھوڑے قلعہ سے باہر نکالدو اور جو قابل خوراک ہیں ان کو ذبح کر کے کباب بنا کر کھاؤ تو قدوسیوں نے کباب کھانے شروع کر دیئے مگر ان کو بدمزہ معلوم ہوتے تھے ایک دفعہ حضرت قدوس نے ایک کباب کھا کر فرمایا کہ " آہا کیا ہی لذیذ ہے"! تو اس روز سے تمام قدوسیوں کو کباب لذیذ معلوم ہونے لگ گئے۔ محمد حسین قمی کو یہ پہلے ہی معلوم تھا کہ قدوس کی حکومت باطنی ہے، ظاہری نہیں۔ اس لئے آپ سے رخصت حاصل کر کے قلعہ سے باہر نکل آیا اور آپ نے اس لئے رخصت دے دی تھی کہ اس سے کچھ نشانات ظاہر ہونے والے تھے اس لئے جب وہ رات کو اپنے دو دوستوں کے ہمراہ قلعہ سے باہر آیا تو زور سے کہنے لگا کہ مجھے گرفتار کر لو تو اسے شہزادہ کے پاس گرفتار کر کے لے گئے تو شہزادہ نے اس کی بہت خاطر و مدارات کی کیونکہ وہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسماعیل قمی کا دادا تھا اور ایک شرف خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔شہزادہ نے پوچھا تو کہنے لگا کہ قدوس نے ہمیں بڑی امیدیں دلا کر اپنی طرف دعوت دی تھی مگر کوئی بات بھی پوری نہ ہوئی۔ پھر اس نے بتایا تھا کہ یوں ہوگا، یوں ہوگا مگر سب جھوٹ نکلا اس لئے میں اس کو جھوٹا مدعی سمجھ کر باہر نکل آیا ہوں۔ یہ تقریر جن لوگوں نے سنی تو ان کے واسطے فتنہ بن گئی۔ کیونکہ کچھ دیر بعد اس نے اپنے بیانات بدل کر کہا کہ جس عقیدہ پر ہوں میں اس سے تائب نہیں ہوں، ضرورت یہ ہے کہ تم توبہ کرو۔اس تخالف بیانی پر شہزادہ کو یہ شک پیدا ہوا کہ شاید جاسوس ہے اس لئے چھ اور قدوسیوں کے ہمراہ ساری کے جیل خانہ میں بھیج دیا گیا۔اب قدوسی نازک حالت میں ہو گئے، کیونکہ گھوڑے بھی ختم ہو چکے تھے تو گھاس کھانا شروع کر دیا اور جب وہ بھی نہ ملا تو گرم پانی پر گزارہ کرنے لگے اور لشکر نے چاروں طرف دمدمے بنائے جس پر بیٹھ کر گولی چلانی شروع کر دی اس لئے قدوسی تہ زمین گڑھے کھود کر رہنے لگے اب اور یہ مشکل آپڑی کہ قلعہ مازندران کی زمین میں پانی قریب تھا اس لئے کیچڑ میں ان کو رہنا پڑا اور جو بھی باہر نکلتا تھا مارا جاتا تھا۔مگر اس وقت بھی حضرت قدوس نے یوں کہا کہ **من عرفنی فقد اشرک** (جس نے مجھے شناخت کیا وہ مشرک ہوگیا) **وَ مَنْ لَمْ یَعْرِفْنِیْ فَقَدْ کَفَرَ** (جس نے مجھے شناخت نہیں کیا وہ کافر ہوگیا) **وَ مَنْ قَالَ فِیْ حَقِّیْ لِمَ وَبِمَ فَقَدْ جَحَدَنِیْ** (اور جس نے میرے کام میں دخل دیا یا چون و چرا کی تو وہ میرا منکر ہوگیا) اور یہ بھی کہا کہ **مَاعَبَدْتُکَ خَوْفًالِنَارِکَ وَلَا طَمَعًا فِیْ جَنَّتِکَ بَلْ وَجَدْتُکَ اَهْلًا لِلْعِبَادَةِ** "یا اللہ میں نے تیری عبادت اس لئے نہیں کی کہ مجھے آگ سے ڈر لگتا تھا یا مجھے جنت کی خواہش تھی بلکہ صرف اس لئے کہ تجھے میں نے عبادت کئے جانے کا مستحق پایا ہے۔" شیخ صالح شیرازی ملاتقی قزوینی کا قاتل جب باہر نکلا تو گولی کا نشانہ بن گیا اور وہیں مر گیا، اسے دفن کرنے لگے تو محمد علی بن جناب آقا سید احمد کو گولی لگی، جو دس سال کا بچہ تھا اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

والد کی گود میں بیٹھا تھا تو وہ بھی وہیں سرد ہو گیا۔ حضرت قدوس کے برآمدے میں گولہ آپڑا تو محمد صادق نے کہا کہ آپ یہاں سے اٹھ جایئے تو آپ نے کہا کہ (السنا علی الحق) کیا ہم حق پر قائم نہیں ہیں؟ خدا کی قدرت سے وہ گولہ اوپر جا کر آسمان میں پھٹ گیا اور آپ صحیح وسلامت بچ رہے۔ دشمن نے ایک رات قلعہ کی ایک طرف کا برج توڑ دیا اور اندر گھسنے لگے مگر قدوسیوں نے خوب مقابلہ کیا اور دشمن کو شکست ہوئی۔ پھر دشمن نے دوسری رات قلعہ کی ایک دیوار میں بارود کی ایک دیگ رکھ کر آگ لگادی مگر قدوسی پہلے ہی وہاں موجود تھے، دیوار پھٹی تو انہوں نے دشمن پر فائر کرنے شروع کر دیئے۔ اس لئے دشمن قریب نہ آسکا اور قدوسی صرف تین مرے، بارہ سلامت واپس آگئے۔ آقا رسول مہمیزی قلعہ سے باہر نکل آیا۔ شہزادہ نے اس کی خاطر و مدارات کی مگر عباس قلی خان نے اس پر تشدد برتا' اس لئے اسے قتل کیا گیا۔ اس کے بعد دس دس ہو کر تیس قدوسی اور نکلے جن کو گرفتار کر کے آمل ساری اور بارفروش میں بھیج دیا گیا۔ اس کے بعد شہزادہ نے حکم دیا کہ ایک جگہ سے قلعہ مسمار ہو چکا ہے اور قدوسی اس کو مرمت نہیں کر سکے اب جو شخص سب سے پہلے علم شاہی لے کر قلعہ میں داخل ہو گا اس کو پانچ سو تومان (ایرانی روپے) دیئے جائیں گے' دوسرے نمبر کو تین سو۔ چنانچہ سات ہزار کی جمعیت میں شاہی فوج نے حملہ کر دیا اور ایک سپاہی انعام کی خاطر مسمار شدہ جگہ سے آگے بڑھا تو فوراً اسے یکے بعد دیگرے دو تیر آ لگے' جن سے وہ وہیں سرد ہو کر رہ گیا اور اندر سے قدوسیوں نے ایسا سخت مقابلہ کیا کہ شاہی لشکر کو پسپا ہونا پڑا۔

قتل قدوس وقدوسیین

اب سلیمان خان طہران سے آیا کہ قلعہ کسی طرح فتح کرے خواہ جبر و استبداد سے یا دھوکہ فریب سے اور یا کسی اور طریق سے۔ تو ان کی خوش قسمتی سے حضرت قدوس نے ایک خط روانہ کیا کہ ہمیں اپنے وطن کو جانے دو۔ شہزادہ اور عباس قلی خان نے اس درخواست کو غنیمت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سمجھ کر منظور کر لیا اور قرآن شریف پر مہر لگا کر (حسب دستور) امن لکھ دیا اور ایک گھوڑا روانہ کیا تو حضرت قدوس اس پر سوار ہو کر دو سو تین آدمیوں کی جمعیت میں شہزادہ کے پاس پہنچ گئے اور جب دعوت ہو چکی تو شہزادہ نے پوچھا کہ تم لوگوں نے یہ فساد کیوں کھڑا کیا ہوا ہے؟ تو حضرت قدوس نے جواب میں کہا کہ محمد حسین بشروی سید الشہداء نے اس فتنہ کی ابتداء کی تھی جس سے ہم ان مصائب میں پڑے ہوئے ہیں۔ آپ نے حکم دیا تو سید الشہداء پر لعنت برسائی گئی۔ (مقولہ مصنف) درحقیقت یہ کلام کچھ اور معنی رکھتا تھا جو صرف راز دان ہی سمجھ سکتے تھے اس لئے یہ بھی ایک اور فتنہ ہوا۔ پھر شہزادہ نے حکم دیا کہ حضرت آپ اپنے مریدوں کو حکم دے دیں کہ ہتھیار رکھ دیں تو آپ کے حکم پر کسی نے ہتھیار رکھ دیئے اور کسی نے نہ رکھے، کیونکہ آپ نے پہلے ہی بتا دیا ہوا تھا کہ اگر ایسا ہوگا تو میرے کہنے پر ہتھیار نہ ڈالنا۔ مگر شہزادہ نے بہت زور دیا اور قدوس نے بھی بار بار حکم دیا تو مریدوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید یہ بِدَاء ہے اور آپ کی رائے تبدیل ہو چکی ہے اور بالخصوص ملا یوسف خوی نے بھی یہی حکم دیا تو مریدوں کو اور بھی یقین ہو گیا۔ اس لئے سب نے ہتھیار کھول دیئے اور منتظر رہے کہ ابھی ہمیں اپنے وطن کو جانے کا آرڈر دیا جاتا ہے مگر جب شہزادہ ناشتا کھا کر فارغ ہوا تو قدوس کو دعوت دی۔ جب آپ چادر سے نکلے ہی تھے کہ آپ کو گرفتار کر لیا گیا اور آپ کے خواص بھی گرفتار کر لئے گئے، جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں: محمد حسن محمد صادق خراسانی، مرزا محمد صادق، محمد حسن خراسانی، نعمت اللہ آملی، محمد نصیر قزوینی، یوسف اردبیلی، عبد العظیم مراغہ اور محمد حسین قمی اور باقی تمام قدوسی قتل کیے گئے۔ (آپ کی پیشگوئی صادق نکلی کہ اس زمین پر اس قدر خون چلے گا کہ گھوڑوں کے گھٹنے تک پہنچ جائے گا) اور ان کی لاشیں باہر پھینک دی گئیں، نہ جلائی گئیں اور نہ دفن ہوئیں۔ اب قدوس کو بمعہ خواص کے بار فروش لایا گیا مگر بعض کہتے ہیں کہ خواص میں سے بھی کچھ آدمی وہیں معرکہ کارزار میں قتل

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کئے گئے تھے۔جن کے نام یہ ہیں: محمد حسن ،مرزا حسن اور محمد نوری۔اب قدوس نے طہران پہنچ کر بادشاہ سے ملاقات کرنے کی درخواست کی اور شہزادہ ابھی اس پر غور ہی کر رہا تھا کہ سعید العلماء نے کہلا بھیجا کہ اسے وہاں مت بھیجنا کیونکہ یہ تو بادشاہ کا من باتوں ہی میں موہ لیگا۔اس نے چار سو تومان (بقول شخصے ایک ہزار تومان) دے کر قدوس کو خرید لیا اور قتل کرنا شروع کر دیا' کہ پہلے تو دونوں کان کاٹ ڈالے پھر تبر آہنی سے سر پھاڑ کر دو ٹکڑے کر دیا۔ اس کے بعد قتل گاہ میں بھیجدیا اور کپڑے اتار لئے تو لوگ اس پر تھوکتے اور تحصیل ثواب کی خاطر آپ کو گھونسے مارتے تھے جیسا کہ احادیث ائمہ میں پہلے بیان ہو چکا تھا کہ ایسے واقعات امام قائم کو پیش آئیں گے آخر ایک طالب علم نے آپ کا سر تن سے جدا کر دیا مگر خون نہ نکلا تو کہنے لگا کہ میرے خوف سے خون بھاگ گیا تھا۔ ارادہ ہوا کہ آپ کی لاش جلائیں ہر چند بھٹی میں ڈالی گئی مگر وہ نہ جلی ،پھر ٹکڑے ٹکڑے کر کے باہر پھینک دیئے مگر آپ کی عقید تمندوں نے تمام ٹکڑے جمع کر کے ایک ویران مدرسہ میں دفن کر دیئے جس کے متعلق جناب نے ایک سال پہلے ہی جب یہاں سے کہیں جارہے تھے، فرمایا تھا کہ یہی میرا مقتل ہے اور یہی میرا مدفن ہے۔اور خطبہ ازلیہ میں آپ نے فرمایا تھا کہ میں خود اپنے آپ کو دفن کروں گا اس سے مراد یہ تھی کہ مجھے کوئی دفن نہ کرے گا۔

دعوائے مسیحیت

اس لڑائی سے پہلے ایک سال جناب قدوس نے اپنے گھر والوں سے کہہ دیا تھا کہ اب کے سال مصائب آئینگے مگر تمہیں صبر کرنا ہوگا آپ کے باپ کا نام آقا صالح تھا۔جب اس نے پہلی شادی ایک باکرہ سے کی تو معلوم ہوا کہ تین ماہ کا حمل اس پیٹ میں موجود ہے تو آپ نو ماہ کے بعد اپنے باپ کے گھر پیدا ہوئے اور ماں مرگئی ، باپ نے دوسرا نکاح کیا جس سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی اور سوتیلی ماں نے آپ کی پرورش کی تھی۔ ایام فتنہ میں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

شہزادہ نے سب کو قید کر کے آپ کے والد سے کہا کہ قلعہ میں جا کر اپنے بیٹے سے کہو کہ دعوائے قدوسیت چھوڑ دو۔ آپکا والد قلعہ میں آپ کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا اور عرض کرنے کو ہی تھا کہ آپ نے لفظ بلفظ شہزادہ کا حکم سنا دیا۔ پھر فرمایا کہ چلے جاؤ میں تمہارا بیٹا نہیں ہوں (کیونکہ میں بار کرہ کے پیٹ سے تمہارے پہلے نکاح میں پیدا ہوا ہوں) تمہارا بیٹا وہی ہے جو دوسرے نکاح سے پیدا ہوا تھا وہ ایک دن ہیزم فروش کی دکان کے پاس پہنچا تھا تو وہاں سے گھر کا راستہ بھول گیا تھا اس وقت سے وہ فلاں شہر میں موجود ہے۔ جاؤ اسے اپنا بیٹا بناؤ۔ میں تیرا نطفہ نہیں ہوں، میں تو مسیح ہوں جو بارکرہ کے پیٹ سے تیرے گھر ظاہر ہوا ہوں اور تم کو مصلحت وقتی ملحوظ رکھ کر باپ بنا لیا تھا۔ باپ نے تلخ جواب پا کر رجوع کیا اور شہزادہ سمجھتی ہوا کہ جب میرا وہ بیٹا ہی نہیں ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں؟ اسلئے شہزادہ نے اسے رہا کر دیا۔

قاتل قدوس

جناب قدوس کے قتل پر یہ حدیث صادق آئی کہ (**ان القائم تقتله سعيدة من اليهود في قار طهران**) "امام الزمان کو سعیدہ یہودن مقام طہران میں قتل کرے گی۔" یعنی سعید العلماء اسکو مازندران میں قتل کرے گا، کیونکہ وہ زن سرشت تھا، نہ کبھی جہاد میں نکلا اور نہ قلعہ کی لڑائی میں شریک ہوا بلکہ اپنے گھر ہی خوف کھاتا رہا۔ اور شاہی پہرا لگوا دیا تھا اور داڑھی بھی چھوٹی تھی، اس کے آباؤ اجداد یہودی تھے۔ اور قار طہران سے مراد مازندان ہے۔ قتل قدوس کے بعد باقی قیدی کچھ بیچ ڈالے جیسے

اسیران قدوس

سید عبد العظیم اور ملا صادق علی خراسانی نصیر قزوینی، محمد حسین قمی اور کچھ بارفروش میں مار ڈالے اور کچھ ساری میں اور دو بابی نعمت اللہ و مرزا باقر خراسانی آمل میں قتل کئے گئے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا باقر کو جب قتل کرنے لگے تو امیر الغضب یعنی جلاد کی زبان سے حضرت قدوس کے شان میں کچھ گندے لفظ نکلے تو مرزا نے فوراً اس کے ہاتھ سے حربہ لیکر اپنی بیڑیاں توڑ کر اس کو اسی کے حربہ سے مار ڈالا۔ اور میدان میں شیر کی طرح گرجنے لگا تو شاہی لوگوں نے دور سے اس پر تیر برسا کر مار ڈالا۔ (قادیانی تعلیم میں قدرت ثانیہ، دعوت مباہلہ، دعوت مناظرہ، پیشگوئیاں، بروز اور تناسخ میں فرق، دعویٰ مسیحیت، تکذیب وتصدیق قتل سر فدایاں اور کلام فتنہ اور بداء سب کچھ موجود ہے۔ ناظرین غور سے پڑھیں)

باب ہفتم

جناب مومن ھندی نجباء میں سے تھے آپ باب کی تلاش میں چہریق پہنچے تھے جب آپ نے جناب باب سوم کو دیکھا تو یوں کہتے ہوئے سجدہ میں گر گئے کہ **ھذا ربی** اور جناب باب نے فرمایا کہ (**انا القائم الذی ظھر**) میں امام الزماں ہوں جو بروزی طور پر ظاہر ہوا ہوں۔ اس کے بعد جناب کی طبیعت بابیۃ کی طرف منتقل ہوگئی اور سلماس میں آ گئے جہاں لوگوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ نے چالیس روز تک **گلقند** کے سوا کچھ نہیں کھایا شہزادہ حاکم خوی کو خبر ہوئی تو آپ کو بمعہ دو ہمراہیوں کے (ملا حسین خراسانی اور شیخ صالح عرب) گرفتار کر لیا اور شیخ صالح عرب وہی ہیں جو باب ثالث کی خدمت میں رہ چکے تھے۔ جناب ھندی سے جب پوچھا گیا تو آپ نے اعلان کر دیا کہ (**انی انا القائم**) "میں ہی امام الزماں ہوں۔" تو شیخ صالح عرب کو تو درے مار مار کر مار ڈالا اور باقی دو صاحبوں کو درے لگا کر تشہیر کیا اور اس کے بعد صحراء میں چھوڑ آئے۔ تو جناب ہندی شہرار زن الروم میں جا پہنچے اور لوگ وہاں پر بھی جمع ہو گئے اور بابیوں کی جمعیت موجود ہوگئی۔ انہی ایام میں کسی منافق نے اڑا دی کہ طہران پر بابی حملہ آور ہونا چاہتے ہیں، اس لیے بادشاہ نے حکم دیا کہ جو مشتبہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

شخص حضرت باب کولعنت بھیجے اسے چھوڑ دو، ورنہ دوسرے کو مار ڈالو۔ یہ حکم سن کر ملا اسماعیل قمی عالم کربلا جو حضور کا مخلص عقید تمند تھا۔ بابیوں میں اثنائے وعظ میں کہنے لگا کہ جب ہم نے حضور کی تصدیق کر لی ہے تو ہم کیسے لعنت کر سکتے ہیں' اس لئے میں تو قتل اختیار کروں گا اور جس کی مرضی ہو میرے ساتھ شامل ہو جائے' تو چھ بابی آپ کے ہمراہ مرنے کو تیار ہو گئے۔ جن کے نام یہ ہیں قربان علی درویش، سید محمد حسین ترشیزی اور سید علی جو حضور کا خالو تھا، ملا تقی کرمانی، مرزا محمد حسین تبریزی اور ایک مراغہ کا آدمی اور باقی تیس بابیوں نے اپنا مذہب پوشیدہ کر لیا تو یہ بچ گئے اور باقی قتل کئے گئے۔ قربان علی کو قتل کرنے لگے تو رشتہ داروں نے شور مچایا کہ یہ بابی نہیں ہے۔ ویسے ہی شبہ میں گرفتار کر لیا گیا ہے، مگر اس نے زور سے اعلان کر دیا کہ میں بابی ہوں۔ اب ساتوں کو قتل کر کے ایک ہی قبر میں دفن کر دیا گیا۔ جس جگہ یہ ساتوں دفن کئے گئے اس کو کوا کب سبعہ کا مقام کہتے ہیں۔ (مرزائی تعلیم میں اپنی موت کی خبر، دعوئے امامت اپنی تعلیم کو موجب نجات قرار دینا، اپنے مذہب کی راز داری اور اپنا تقدس سب کچھ موجود ہے)

باب ہشتم

سید یحییٰ کو حضور نے تبلیغ کلمۃ الحق کا حکم دیا تھا تو آپ میں جلال اور انقطاع عن الخلق کے آثار نمودار ہو گئے (گویا بابیت کا مرتبہ حاصل کر لیا) آپ پہلے ہی کہا کرتے تھے کہ مجھے خوب معلوم ہے کہ مجھے کس نے قتل کرنا ہے اور مجھے کس جگہ مرنا ہے۔ شہر یزد میں وارد ہوئے تو آپ نے تصریح کر دی۔ لوگ بیعت میں داخل ہوئے تو حاکم شہر نے گرفتار کرنے کو لشکر بھیجا مگر ایک قلعہ میں پناہ گزین ہو گئے۔ اس لئے لڑائی ہوئی جس میں شاہی آدمی بیس تک مر گئے اور بابی صرف سات ہی مرے۔ کچھ دنوں بعد ہمراہیوں نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تو آپ شیراز کو بھاگ گئے اور وہاں سے اپنے وطن مالوف تبریز میں پہنچے جہاں آپ کی بیوی اور بال بچے تھے۔ تو حاکم شہر نے ان کو شہر بدر کر دیا تو آپ نے ایک پرانے قلعہ میں پناہ لی، جو شہر سے باہر تھا۔ ایک دفعہ مسجد میں منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا کہ ابن رسول ہوں اور میں سچ کہتا ہوں کہ تم میری مدد کرو ورنہ میرے دادا کی شفاعت شامل نہ ہوگی۔ تو سترہ آدمی قلعہ میں جمع ہو گئے جن کو والی شہر نے محاصرہ میں لے لیا اور لڑائی ہوئی اور دشمن کو شکست ہوئی۔ اس کے بعد شہزادہ فرہاد نے شیراز سے شاہی لشکر روانہ کیا جس نے گھیرا ڈال لیا اور باہمی مقابلے شروع ہو گئے اخیر پر تنگ آ کر حاکم شہر نے کہلا بھیجا کہ آپ قلعہ سے باہر آ جایئے اور امن وچین سے جو چاہیں کریئے' تو آپ باہر آ گئے۔ اور سرکاری آدمیوں نے آپ کی نہایت تعظیم وتکریم کی اور گفتگو کا سلسلہ شروع کر دیا۔ دوسرے دن حکم ہوا کہ آپ بارک سے باہر نہ جائیں۔ جب ہمراہیوں نے سنا تو کہنے لگے کہ یہ کوفی ثابت ہوئے ہیں اور انہوں نے وہ کام کیا ہے جو خلیفہ مامون نے علی بن موسیٰ الرضی کے ساتھ کیا تھا۔ اس پر لڑائی چھڑ گئی تو سرکاری آدمیوں نے معافی مانگ کر کہا کہ کسی جاہل نے یہ حکم امتناعی جاری کر دیا تھا ورنہ ہم تو آپ کو چادر (بارک) سے روکنے والے نہیں ہیں۔ اس لئے آپ اپنے مریدوں سے کہہ دیں کہ گھر چلے جائیں' تو جب وہ اپنے اپنے گھر چلے گئے تو فوراً شیخ کو گرفتار کر لیا اور جو کچھ تھا سب لوٹ لیا۔ لوگوں نے کہا کہ امیر غضب بڑا جابر ہے آپ نے فرمایا کہ وہ میرا قاتل نہیں ہے۔ جب وہ آیا تو کہنے لگا کہ سید آل رسول کو میں قتل نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد آپ کے سامنے وہ آدمی پیش ہوا کہ جس کے دو بیٹے شیخ کے ہاتھ سے قتل ہو چکے تھے' تو اس نے آ کر گریبان پکڑ لیا اور دوسروں نے سنگ باری شروع کر دی' یہاں تک کہ آپ مر گئے تو امیر غضب نے آپ کی گردن کاٹ ڈالی اور آپ کے ہمراہیوں کی گردنیں اڑا دیں۔ پھر لاشوں میں بھوسہ بھر کر سروں کے ہمراہ سب کی تشہیر کر دی۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

واقعہ زنجان

روایت ہے کہ جناب ذکر نے جب بابیت کا دعوی کیا تھا تو آپ نے محمد علی سے امامت جمعہ کا حکم فرمایا کیونکہ فروع (فقہ شیعہ) میں لکھا ہوا ہے کہ بلا اجازت باب کے کوئی امام جمعہ نہیں بن سکتا، اسے لیے گڑ بڑ مچ گئی۔ کیونکہ حاکم شہر نے باب کو ضیافت کے بہانہ سے گھر بلا کر گرفتار کرلیا تو لوگ اس کے گھر پر ٹوٹ پڑے اس لئے مجبوراً اسے چھوڑنا پڑا اور آپ نے ہزار آدمی کی معیت میں ایک قلعہ پر قبضہ جمالیا اور لڑائی شروع ہوگئی۔ جس میں دشمن کو بارہا شکست ہوئی یہاں تک کہ نصف زنجان پر بابیوں کا قبضہ ہوگیا۔ اب انہوں نے انیس سنگر (دمدمے) بنائے اور ہر ایک سنگر پر انیس انیس آدمی اسم واحد کے برابر مقرر کئے، تو پانچ وقت مناجات کا انتظام یوں ہوا کہ ایک کہتا تھا'' **اللّٰہ ابھی** ''اور دوسرے اس کی پیروی کرتے جاتے تھے یہاں تک کہ ترانوے دفعہ اسم محمد کے برابر یہ اسم دہرایا جاتا تھا مگر جب لڑائی سخت زور پکڑ گئی تو کمزور چلے گئے اور باقی تین سو کے قریب بابی قائم رہے اور دشمن کے لشکر میں سے بھی کچھ بابی بن گئے جیسے سید حسین فیروزکوہی اور کچھ مستورالایمان ہو گئے جیسے جعفر قلی خاں وغیرہ۔ کیونکہ اس نے کہا کہ مجھے روس کے مقابلہ پر جانا ہے سادات اور فقراء کے مقابلہ پر مجھے حکم نہیں ہوا۔ کردی فوج نے بھی دشمن کا ساتھ چھوڑ دیا کیونکہ ان کے افسر نے کہا کہ امام الزمان کے ظہور کا یہی وقت ہے۔ چنانچہ ایک علامت سلطان ناصر الدین کے عہد میں ظاہر ہوچکی ہے کہ باز کوراں کا داخلہ دربار میں ہوگا۔ کرد قوم کے مذہبی اشعار بھی ہیں جن میں تاریخ ظہور امام معین تھی اور ان کا یہ عقیدہ تھا کہ صاحب الزمان خود خدا ہی ہے۔ اس لئے اس فرقہ کو'' **علی اللاهی**'' کہتے ہیں۔ شیخ کی طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ اے صاحب الزمان! گو اس وقت ہم آپ کی امداد نہیں کر سکتے، مگر آپ کی باقی رجعتوں میں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہم ضرور کوشش کر کے آپ کی اعانت کریں گے۔ بہر حال دشمن کی جمعیت تیس ہزار سے اوپر ہوگئی اور برابر نو ماہ تک یہ فساد قائم رہا۔ بابی صرف تین سو ساٹھ تھے اس لئے باب نے حکومت کو لکھا کہ ہم سلطنت کے طلبگار نہیں ہیں بلکہ ہمارا مقصد تو صرف دین الٰہی ہے اس لئے تمہارا فرض ہے کہ علمائے اسلام کو ہم سے مناظرہ کے لئے جمع کریں تاکہ حق ظاہر ہو جائے ورنہ ہمیں آزاد کر دیا جائے تاکہ ہم کسی دوسری جگہ چلے جائیں مگر حکومت نے کہا کہ ہم لڑائی ہی کریں گے تب ممالک غیر سے سفارشیں بھی آئیں مگر مفید نہ پڑیں۔ اس کے بعد روم وروس کے سفیر باب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ ہمارا ان لوگوں سے ظہور حجۃ کے متعلق تنازع ہے جس کا فیصلہ تین طریق سے ہو سکتا ہے کہ یا تو دس روز کا مباہلہ کریں یا مناظرہ کریں اور یا جلتی آگ میں داخل ہو کر صحیح وسلامت نکل کر دکھلائیں مگر پھر بھی حکومت نے لڑائی کو جاری رکھا دونوں سفیر واپس چلے گئے لڑائی شروع ہوگئی۔ ایک دفعہ حضرت باب سنگر پر چڑھے تو ایک سپاہی نے دور سے آپ کو تیر کا نشانہ بنایا تو آپ وہیں سرد ہو گئے۔ اب بابی لڑتے تھے مگر ان کا سردار کوئی نہ تھا جس سے دشمن کو کمال حیرت ہوئی کہ یہ لوگ اپنے مذہب پر کس جانفشانی سے لڑ رہے ہیں تو پھر ان کو امن دے کر حکم دیا کہ قلعہ سے باہر آ جائیں تو نکلتے ہی ان کو مار ڈالا اور حضرت باب کی لاش کو جلا دیا۔ بابیوں کے بال بچے غلام بنائے گئے، مال لوٹ کھسوٹ سے برباد کیے گئے تو اس وقت حدیث فاطمہ کی صداقت ظاہر ہوگئی کہ **الداعی الی سبیلی والخازن لعلمی ھو الحسن واکمل ذلک بابنہ محمد وھورحمۃ للعلمین.علیہ کمال موسی وبھاء عیسٰی وصبرایوب فتذل اولیاؤہ فی زمانہ وتتھادی روسھم کروس الدیلم فیقتلون ویحرقون مرعوبین وجلین وتضبغ الارض بدمائھم وتظھر الرنۃ والویل فی نسائھم اولئک اولیائی حقا بھم ادفع کل فتنۃ عمیاء وبھم**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اکشف الزلازل و الاصال والاغلال اولٹک علیہم صلوت من ربہم ورحمة واولٓئک ھم المھتدون. میرے مسلک کی طرف دعوت دینے والا اور میرے علم کا خزانچی وہ حسن ہے اور اس کی تکمیل اس کے بیٹے محمد سے ہوئی ہے' وہ رحمة للعالمین ہے۔ اس میں کمال موسوی ہے اور جلال عیسوی اور صبر ایوبی۔ اس کے تابعدار ذلیل ہوں گے، ان کے سر کافروں کی طرح پھرائے جائیں گے' ان کو خوفزدہ حالت میں چلایا جائے گا' زمین ان کے خون سے رنگین ہوگی' گریہ وزاری ان کی عورتوں میں ظاہر ہوگی' میرے سچے تابعدار وہی ہیں' ان کے طفیل ہر ایک سیاہ فتنہ دفع ہوگا اور ان کے ذریعہ سے تکالیف دور ہوں گی' ان پر خدا کی رحمت ہوگی اور وہی ہدایت یافتہ ہوں گے۔

باب نہم صبح ازل

جناب ازل کا باپ ارا کین سلطنت کا ایک ممتاز فرد تھا جب آپ پیدا ہوئے تو والدہ آپ کی چنداں پروانہیں کرتی تھی۔ آپ کے بھائی حضرت بہاء کہتے ہیں کہ میری والدہ نے بیان کیا کہ مجھے ایک دفعہ حضور ﷺ اور حضرت علی خواب میں آئے اور فرمایا کہ "اس بچہ کی خوب پرورش کرو، یہ ہماری ملکیت ہے پھر امام قائم کے سپرد کر دینا۔" تب سے والدہ نے کمال محبت سے پرورش کی تو آپ خوردسالی تک فارسی سے کمال رغبت تھی اور عربی سے کچھ میلان بھی نہ تھا تو آپ کی والدہ وفات پا گئیں اور آپ کی پرورش آپ کے بھائی جناب بہاء اللہ نے کی۔ (قول مؤلف نقطۃ الکاف)

ایک دفعہ میں نے آپ سے پوچھا کہ آپ کو اس سلسلہ میں کیسے میلان ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ میرے بھائی جناب بہاء نے چند مہمانوں کی اپنے گھر پر دعوت کی تو میں نے دیکھا کہ وہ آپس میں حضرت ذکر (رب اعلیٰ) کا تذکرہ کر رہے تھے اور آہ آہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کی آواز سے مناجاتیں دہراتے تھے تو میرے قلب پر گہرا اثر ہو گیا۔ اور جناب ذکر نے جب اپنے عقیدتمندوں کو خراسان میں جمع ہونے کا حکم دیا تو جناب ازل نے بھی وہاں شامل ہونے کا ارادہ کرلیا مگر جناب بھاء نے آپ کو روک دیا' کیونکہ آپ ابھی پندرہ سالہ لڑکے تھے کچھ عرصہ بعد آپ کے رشتہ دار مازندران کو گئے تو آپ کا ارادہ ہوا کہ انکے ہمراہ چلے جائیں اور وہاں سے خراسان کو سفر کریں مگر جب آپ کے بھائی جناب بھاء حضرت طاہرہ سے مشرف ہوئے اور ارض قدس کی طرف کوچ کیا تو انہوں نے آپ کو پانچ سو تومان تک مالی امداد دی اور آپ کچھ عرصہ سبزوار میں رہے اور وہیں حضرت قدوس کی زیارت سے مشرف بھی ہوئے اور آپ کے اصحاب میں شمار ہونے لگے۔ فتنہ بدشت میں بھی آپ شریک کار تھے اور جناب کی محبت میں اپنا مال خرچ کر ڈالا تھا۔ جب بارفروش کو واپس آئے تو راستہ میں آپ کو جناب قدوس کی خدمت میں شرف باریابی حاصل ہوا تو جناب نے آپ کو خلوت میں بٹھا کر خطبہ دیا اور مناجاتیں گا کر سنائیں اس لئے آپ جناب کے دلدادہ ہو گئے۔ اس کے بعد بارفروش کو آئے اور وہاں طاہرہ سے ملاقات ہوئی۔ مگر اس کے بعد جناب قدوس کی زیارت سے مشرف نہ ہو سکے۔ جناب طاہرہ نے آپ کو اپنے زیرِ تربیت عالمِ شباب تک پہنچایا (قول مؤلف) جب جناب قدوس قلعہ میں محصور تھے تو امداد کی خاطر دونوں بھائی (جناب ازل و بھاء) قلعہ کو روانہ ہو گئے میں بھی ساتھ ہی تھا ہم تینوں کو دشمنوں نے گرفتار کر کے آمل میں پہنچایا۔ دیا راستہ میں حضرت ازل رات کے وقت ایک گاؤں میں روپوش ہو گئے تھے جو آمل سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر تھا اور صبح کے وقت آپ کو اہل قریہ نے آمل پہنچا دیا تھا۔ مگر جب راستہ میں جا رہے تھے تو مناجات اور اشعار میں مستغرق تھے تو آمل کے حاکم شرع نے سب کو حد تعزیر لگائی اور جناب ازل کو صحیح سلامت چھوڑ دیا تو سیدھے گھر واپس آ گئے۔ (قول مؤلف) میں آپ کا خاص راز دار تھا اس وقت باب کو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حجیت کا دعویٰ نہ تھا' مگر حضرت قدوس کی مناجاتوں کا آپ کو شغف کمال تک پہنچ چکا تھا۔ آپ کے بھائی صاحب کو خیال ہوا کہ آپ کو طہران بھیجا جائے کیونکہ گھر پر خطرہ تھا۔ چنانچہ آپ طہران کو روانہ ہو گئے اور جب چالیس روز کا سفر طے کر چکے تو جناب قدوس کی وفات کی خبر آپ کو پہنچ گئی تو آپ کو اس غم سے تین روز بخار رہا۔ اسکے بعد آپ میں رجعۃ قدوس نمودار ہو گئی اور آپ نے حجیت کا اعلان کر دیا۔ اور جناب ذکر کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ کو کمال خوشی ہوئی۔ جناب نے آپ کی طرف قلمدان، دوات اور کاغذ معہ تحریرات خاصہ کے روانہ کر دیئے اور خاص لباس بھی آپ کو پہنچا دیا، اپنی انگوٹھی بھی آپ کو دیدی اور وصیت فرمائی کہ آپ بیان ہشت واحد لکھیں، یہاں تک کہ **من یظہر اللّٰہ** کا ظہور ہو تو اس وقت اس بیان کو منسوخ کر دو۔ اس کے بعد جناب باب (حضرت ذکر) کو اپنے قتل کے حالات معلوم ہو گئے چنانچہ شاہی حکم سے آپ کو چہریق سے تبریز پہنچایا گیا۔ اور پوچھا گیا کہ آپ کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں امام قائم ہوں اور میرے دلائل صداقت میرے خطبے ہیں اور مناجات ہیں۔ تو تین روز آپ کو حوالات میں رکھا اس وقت دو بھائی حسن و حسین بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

قتل جناب ذکر

جناب حسین آپ کی خاص خدمت وحی کی کتابت پر مقرر تھے اور آپ کے کاتب السر کہلاتے تھے۔ جناب باب نے اپنی کتاب ''بیان'' میں لکھا ہے کہ حسین سے اس کتاب کے معارف حاصل کرو۔ محمد علی اور سید احمد بھی آپ کے خاص مرید تھے جو تبریز میں آپ کی تبلیغ کرتے تھے اور آپ نے ان کو بھی اتمام حجت کیلئے خطبے لکھ کر دیئے تھے' مگر جب حاکم تبریز کو خبر ملی تو اس نے مبلغین بابیہ کی توہین کی۔ اور جناب باب کے آنے تک ان کو بھی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حوالات میں رکھا تھا۔ جناب باب نے اپنی شہادت سے پہلے ایک دن اپنے اصحاب سے کہا کہ تم خود مجھے مار ڈالو تا کہ دشمن کے ہاتھ سے نہ مروں' تو محمد علی نے اس پر آمادگی ظاہر کی تا کہ **الامر فوق الادب** پر عملدرآمد ہو جائے' مگر باقی اصحاب نے روک دیا۔ اس نے کہا کہ میں تو آپ کا حکم ماننے کو تھا اور چاہتا تھا کہ آپ کو شہید کر کے خودکشی کرلوں تو جناب باب نے مسکرا کر اظہار خوشنودی فرمایا۔ ثم آپ نے اپنے اصحاب کو عموماً اور محمد حسین کو خصوصاً حکم دیا کہ تقیہ کر دو اور مجھ پر لعنت بھیجو' مگر محمد علی نے کہا میں تو آپ کے ہمراہ قتل ہو جاؤں گا تو آپ نے اس کو منظوری دے دی۔ اسکے بعد باب کی تشہیر کر کے مقتل میں لائے تو محمد علی کو باب کے سامنے یوں قتل کیا کہ پہلے اس سے کہا کہ توبہ کر و اور رشتہ داروں نے کہا کہ وہ دیوانہ ہے اسلئے اسے چھوڑ دو۔ مگر اس نے کہا کہ میں ضرور باب کے ہمراہ قتل ہوں گا' تو باب کی رضا مندی بھی ہوگئی۔ پھر باب کو زنجیروں میں جکڑ کر تیر برسائے مگر وہ سارے زنجیروں پر پڑے اور زنجیر ٹوٹ گئے' تو حضرت باب صحیح سلامت' پاس ہی ایک حجرہ تھا اس میں جا گھسے اور جب غبار تھم گیا' دیکھا تو باب وہاں نہ تھے' کہنے لگے کہ وہ آسمان پر چڑھ گئے ہیں۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ آپ حجرہ میں ہی موجود ہیں' تب آپ نے لوگوں سے منت سماجت کی اور وعظ و نصیحت شروع کیا مگر کسی نے نہ سنی اور دوسری دفعہ زنجیروں میں باندھ کر تیر برسائے' تو آپ کو عدد علی کے برابر تین تیر لگے جن سے آپ کی وفات ہوئی۔ بقول شخصے دوسری دفعہ تیر چلانے والے آرمینیہ کے رہنے والے عیسائی سپاہی تھے۔ بہر حال آپ کی لاش دو دن تک وہیں پڑی رہی اور تیسرے دن دفن کی گئی' مگر آپ کے مریدوں نے محمد علی اور باب دونوں کی لاشیں نکال کر ریشم میں لپیٹ کر وہاں دفن کر دیں جہاں وحید ثانی نے حکم دیا تھا' جہاں آج کل انیس گنبد موجود ہیں اور لوگ ان کی زیارت اور طواف کرتے ہیں۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

باب دہم (ذبیح)

اس کے بعد جناب ازل نے اعلان کیا کہ میرا بروز ایک جوان میں ہوگا" **ھو شاب ابن ثمانی عشرۃ سنۃ شکلہ ملیح شغلہ قنادی اسمہ ذبیح**" جو خوش شکل قندفروش اٹھارہ (۱۸) سال ہوگا۔ کواکب سبعہ کا غروب ۱۲۷۶ھ میں ہوا تھا اور ذبیح کا ظہور سن سات میں ہوا تھا۔ پس صبح ازل نے انہیں تجلی ظاہر کی اور جوان نے کہا کہ "**انی انا اللہ لا الہ الا انا**" مگر جناب ازل کو کچھ معلوم نہ تھا بلکہ آپ کو آپ کے احباب نے اس بروز کی خبر دی تھی اور جب آپ سے سوال ہوا تو فرمایا کہ مجھ سے نہ پوچھو میں تو اپنے سوا تمہارا رب کسی کو نہیں جانتا۔ پھر فرمایا کہ اگر مدعی جامع شرائط حجیت ہو تو انکار نہ کرو۔ جناب ذکر کا یہ دعوی تھا کہ میں چھ گھنٹہ میں ایک ہزار شعر نظم کر سکتا ہوں اور میں تین گھنٹہ میں ایک ہزار شعر کہہ سکتا ہوں اور جو آج مدعی بابیت ہے اس کا فرض ہے کہ ڈیڑھ گھنٹہ میں ایک ہزار شعر نظم کر سکے۔ اب آپ کے پاس ذبیح کے متعلق شکایات کا تانتا بندھ گیا یہاں تک کہ جناب ازل کو ذبیح کی طرف لکھنا پڑا کہ تین میم اختیار کرو اور اشارہ یہ تھا کہ "ملوّ منولیس ومنشین با اصحاب" تو ذبیح نے اپنا دعوی ظاہر کرنا چھوڑ دیا۔

باب یازدہم بصیر

شجرہ ازلیہ کی دوسری شاخ جناب بصیر ہیں جو ایک ہندوستانی سید شریف خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور جن کا مورث اعلیٰ سید جلال تھا۔ ابھی سات سال کے تھے کہ چیچک سے آپ کی بینائی جاتی رہی۔ جب بیس سال کے ہوئے تو حج کو تشریف لے گئے پھر کربلا گئے اور امام قائم کی تلاش میں ایران پہنچے۔ کیونکہ آپ نے اپنے بزرگوں سے ظہور امام کا یہی وقت معلوم کیا ہوا تھا' مگر آپ کو امام کی زیارت نصیب نہ ہوئی اس لئے واپس بمبئی آ گئے اور وہاں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پر یہ معلوم ہوا کہ ایران میں ایک آدمی نے امامت کا دعویٰ کر دیا ہے' تو فوراً آپ نے اسی طرف سفر کیا مگر امام صاحب اس وقت حج کو جا چکے تھے۔ اس لئے آپ بھی پیچھے ہو لئے اور مسجد حرام میں امام صاحب سے ملاقات حاصل کی اور مقام قائم آپ پر منکشف ہوا تو آپ نے جناب امام کی صداقت پر ایمان قبول کر لیا اور واپس ایران آ کر شہر بشہر تبلیغ شروع کر دی اور جب مازندران کا واقعہ پیش آیا تو آپ اس وقت نور کے مضافات میں مصروف تبلیغ تھے۔ آپ نے ہر چند کوشش کی کہ امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہوں مگر کامیابی نہ ہوئی۔ اسی لئے اسم اعظم اعلیٰ (حضرت قدوس) کی خدمت میں کچھ عرصہ تک حاضر رہے اور آپ میں جذب ہو گئے۔ مگر جب اہل قلعہ کی جمعیت پراگندہ ہو گئی تو آپ بھی میرزا مصطفیٰ کردی کہ ہمراہ گیلان کو چلے گئے۔ راستہ میں موضع انزل میں فروکش ہوئے تو وہاں کے باشندوں نے بری طرح سے آپ کو نکال دیا اور کھانا بھی نہ دیا۔ یہ جب دونوں بزرگ وہاں سے روانہ ہو گئے تو بستی میں آگ لگ گئی اور لوگوں کا بہت بڑا نقصان ہو گیا پھر جناب قزوین پہنچ کر ارض قدس میں دونوں بھائیوں (**الوحیدین الازل و البھاء**) کی خدمت میں شرفیاب ہوئے۔ حضرت بہاء نے پہلے تو استغناء دکھایا' مگر جب آپ کا خلوص نیت دیکھا تو آپ نے تربیت شروع کر دی' چنانچہ آپ کی ہیکل میں جناب کی ربوبیت ظاہر ہونے لگی۔ انہیں ایام میں حضرت ذبیح سے بھی وہیں آپکا تعارف ہوا، ورنہ اس سے پہلے گفت وشنید بھی نہ تھی اور جب باہمی تبادلہ خیالات ہوا تو آپ ذبیح میں جذب ہو گئے۔ اب جناب بصیر کو مقام فنا حاصل ہو گیا اور دعویٰ کیا کہ میں بروز حسن رضی اللہ عنہ ہوں اور مجھ میں رجعت حسینیہ ہے اور اسی مضمون پر آپ نے وعظ ونصائح کہنے شروع کر دیئے اور خطبات توحید انشا فرمائے۔ کچھ عرصہ بعد آپ نے دونوں بھائیوں (ازل وبہاء) کی خدمت میں ایک مخلصانہ عریضہ ارسال کیا جس کے جواب میں حضرت ازل نے آپ کو **الابصر الابصر** کے عنوان سے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ممتاز فرمایا اور ارشاد کیا کہ **انی قد اصطفیتک بین الناس** تو ارض قدس میں آپ سے خوارق اور معجزات ظاہر ہونے لگے اور کثیر التعداد لوگوں نے اطاعت قبول کر لی اور اسرار پنہانی کی خبر بھی دیتے تھے' چنانچہ ایک دفعہ ایک کتا دیکھا کہ وہ زور سے لمبی آواز کے ساتھ بھونک رہا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس میں فلاں بدکار آدمی کی رجعت ہے اور متوفی مذکور کے تمام علامات بھی بتا دیئے۔ اس کے بعد ارض نور سے نقطۃ الکاف (شہر کاشان) میں آئے جہاں نقطۃ الکاف (حاجی کاشانی مؤلف کتاب نقطۃ الکاف) کے گھر قیام کیا اور نقطہ بصیر میں کشمکش اور جذب و انجذاب شروع ہو گیا مگر آخر نقطہ بصیر میں جذب ہو گیا۔ عقیدتمند سب مرتد ہو گئے' مگر نقطہ اپنی حالت پر قائم رہا۔ اس کے بعد آپ کا جناب عظیم سے مناظرہ چھڑ گیا جس میں جناب عظیم نے اپنا ثبوت یوں پیش کیا کہ (**انا باب الحضرتین وجلیب الثمرۃ الازلیۃ والسلطان المنصور بنصوص عدیدۃ**) میں جناب ازل اور سلطان منصور کی متعدد اور صاف تحریرات سے بیعت لینے پر مامور ہوا ہوں اس لئے تمہارا فرض ہے کہ تم میری اطاعت کرو۔ جناب بصیر نے جواب دیا کہ بیشک آپ سچ کہتے ہیں مگر جو کچھ بھی آپ نے فرمایا ہے **عند النقطہ** صرف دو امر ہیں۔ **اول**: مقام عبودیت اور حضور کا تقرب، **دوم**: شمس تربیت کے ظہور کا دعوی، کہ آپ کی طرف سے ہوا ہے اور مجھے بھی یہ دونوں فخر حاصل ہیں مگر فرق صرف اتنا ہے کہ میری عبودیت جناب کی عبودیت سے بڑھی ہوئی ہے اس لئے آثار ربوبیت میری ذات میں آپ کی نسبت بہت زیادہ ہیں۔ اب جناب عظیم خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگے یا تو اس لئے کہ آیت فتنہ ظاہر ہوا اور یا اس لئے کہ یہ مناظرہ درجہ کمال تک نہیں پہنچا تھا۔ اس کے بعد مریدوں نے حضور (ازل) کے پاس شکایات روانہ کیں کہ یہ شخص فلاں فلاں کا مدعی ہے تو آپ نے حضرت بصیر کو خط لکھا کہ (**ایا بصیر هل فیک بصیرۃ القلب موجودۃ ام تقول بمحض التقلید**) ارے کچھ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نور باطن بھی رکھتے ہو یا ایسے ہی اندھی تقلید ہے؟ اب یہ خط بابیوں کیلئے دوسرا فتنہ بن گیا جو چھ ماہ تک قائم رہا اس کے بعد دونوں میں صلح وصفائی ہوئی تو بابیوں کو چین آیا۔ اوران دونوں ظہوروں سے فیض حاصل کرنا شروع کردیا۔ جناب ذکر نے جناب عظیم کو دوظہوروں کی بشارت دی تھی۔ اول ظہور حسنی (یا بقول شخصے ظہور یحیٰ) دوم ظہور حسینی اور فرمایا تھا کہ یہ دونوں ظہور اپنی اپنی ماں کے پیٹ میں چھ ماں سے زائد نہ ٹھہریں گے۔ ان کے علاوہ اور بھی آپ کے ظہور ہیں جیسے **ظہور فی ارض الطاء، ظہورارض الفا،ظہورفی بغداد** جس کو ''سید علو'' بھی کہتے ہیں اور ظہور آقا محمد کراوی وغیرہ۔ یہ لوگ سب کے سب صاحب آیات ہیں اوران کے پاس اپنی اپنی صداقت کے پختہ بینات اور دلائل ہیں...... **انتھی اقتباس**

کتاب نقطة الکاف فی تاریخ البابیة الذی عنوانه المطبوع هکذا، نقطة الکاف در تاریخ ظهورباب وو قائع هشت سال اول از تاریخ بابیه تا لیف حاجی مرزا کا شانی مقتول در ١٢٦٨ بسعی اهتمام ایڈورڈبرائون پر و فیسر زبان (شیریں بیاں) فارسی درد ار الفنون کیمرج از بلاد انگلستان وطبع گردید.در مطبع بریل درلید ن از بلا دهلاند ١٩١٠ء)

٥......انتخاب مقالہ شخصے سیاح کہ در تفصیل قضیہ باب نوشتہ است

جناب باب (غ رجن ــــ ھ) میں پیدا ہوئے۔ آپ سید تاجر سید محمد رضا شیرازی کے بیٹے تھے، چھوٹی عمر میں ہی آپ کے والد ماجد انتقال کر گئے تھے تو اپنے ماموں مرزا سید علی تاجر کے پاس شیراز میں تربیت پائی۔ جوان ہو کر اپنے ماموں کے ساتھ ہی تجارت کرتے رہے جب پچیس سال کے ہوئے تو آپ نے بابیت کا دعوی کیا کہ میں ایک

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مرد غائب کی دعوت دیتا ہوں جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ پھر سورہ یوسف کی تفسیر لکھی جس میں مرد غائب سے استمداد کی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ **یا بقیة اللّٰہ قد فدیت بکلی لک ورضیت السب فی سبیلک وما تمنیت الا القتل فی محبتک وکفی باللّٰہ العلی معتصما قدیما**۔ اس کے علاوہ بہت سے وعظ، مناجات اور تفسیر آیات قرآنیہ میں بھی آپ نے تصنیف فرمائیں۔ جن کا نام صحائف الٰہامیہ اور کلام فطری رکھا مگر تحقیق سے معلوم ہوا کہ آپ نے وحی کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ مگر چونکہ آپ نے مدارس میں تعلیم نہیں پائی اس لئے آپ کے اس تبحر علمی کو وحی تصور کرلیا گیا۔ آپ کے معتقدین (مرزا احمد ارغندی، ملا محمد حسین بشروی، ملا محمد صادق مقدس شیخ ابوتراب اشتہاردی، ملا یوسف اردبیلی، ملا جلیل اور وی، ملا مہدی کندی، شیخ سعید ہندی، ملا علی بسطامی وغیرہ) نے آپ کو رکن رابع اور مرکز سنوح حقائق کا خطاب دیا ہوا تھا۔ اور اطراف ایران میں آپ دعوت تبلیغ دینے میں مصروف ہوگئے تھے۔ جب حج کر کے جناب بوشہر پہنچے تو شیراز میں شور برپا ہوگیا اور جمہور العلماء نے آپ کو واجب القتل قرار دے دیا۔ آپ کے تین مبلغ تھے (محمد صادق، مرزا محمد علی بارفروشی اور ملا علی اکبر اردستانی) ان کو حاکم فارس حسین خان اجودان باشی نے علمائے اسلام کے حکم سے تعزیر لگائی اور تشہیر کر کے کمال توہین کی اور جناب باب کو بلوا کر مجبور کیا کہ آپ اپنا دعویٰ چھوڑ دیں مگر آپ نے انکار کردیا اس لئے اس نے آپ کو تھپڑ رسید کر کے پگڑی اتار ڈالی اور حکم دیا کہ اپنے ماموں کے گھر نظر بند رہیں۔ دوسری دفعہ پھر بلوا کر ترک دعوی کے لئے حکم دیا مگر آپ نے اس وقت ایسی تقریر کی کہ سامعین نے یقین کرلیا کہ واقعی امام غائب سے آپ کو تعلیم ملتی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں امام منتظر کے لئے باب نہیں ہوں بلکہ ایک اور شخص (بہاء اللہ) کے لئے تبلیغی وسیلہ ہوں۔ محمد علی شاہ قاچار نے اپنے معتمد

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

الدولہ سید یحییٰ دارابی کو حالات دریافت کرنے کو بھیجا تو پہلی دو صحبتوں میں صرف تبادلہ خیالات ہی ہوتا رہا مگر تیسری صحبت میں معتمد نے سورہ کوثر کی تفسیر کی درخواست کی جو آپ نے فوراً لکھ دی' جس سے جناب معتمد حیران رہ گئے اور شہر یزدجرد میں جا کر سب سے پہلے اپنے باپ سید جعفر شہیر کشفی کو تبلیغ کی۔ پھر مرزا لطف علی کو تمام واقعات لکھ کر کہا کہ سلطان کی خدمت میں پیش کر دیں۔ اور خود کمال اشتیاق سے اطراف ایران میں دعوت دینے لگے کہ لوگوں نے آپ کو مجنون سمجھا اور آپ کے کلام کو سحر کہنے لگے۔

واقعہ زنجان

اس کے بعد زنجان میں ملا محمد علی بڑے مشہور عالم تھے انہوں نے ایک معتبر آدمی کے ذریعہ حالات دریافت کیے تو جناب باب نے آپ کو اپنی تصانیف بھیج دیں جن کو پڑھ کر ملا صاحب نے فرمایا کہ (**طلب العلم بعد الوصول الی المعلوم مذموم**) جب مطلب حل ہو گیا تو اب پڑھائی کیسی؟ اور تحریری بیعت کر لی جس کے معاوضہ میں حضرت باب نے کہلا بھیجا کہ میری طرف سے زنجان میں ضرور جمعہ قائم کرو مگر زنجان میں سخت مخالفت ہوئی اور سلطان نے ملا صاحب کو اپنے دربار میں بلوا کر علمائے اسلام سے مناظرہ کرایا جس میں ملا صاحب غالب رہے اور سلطان نے پچاس تومان دے کر واپس زنجان بھیج دیا۔ اب سلطان کو کہا گیا کہ باب کو قتل کرنا ضروری ہے ورنہ سخت فساد ہو گا۔

پہلا مقابلہ شیراز میں

اس لئے باب نے اپنے معتقد جمع کر لئے اور داروغہ کو حکم ہوا کہ رات کو باب پر چھاپا مار کر تمام کو قید کرے مگر اسے اس رات صرف تین آدمی معلوم ہوئے (باب کا ماموں،

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

باب اور سید کاظم زنجانی) اس لئے وہ ناکام رہا۔ اتفاقاً اسی رات وہاں وباء (طاعون) پھیل گیا۔ اس لئے حاکم شیراز کو حکم دینا پڑا کہ باب شہر بدر ہو جائیں اور خود بھی چلا گیا تو آپ سید کاظم کے ہمراہ اصفہان جا کر امام جمعہ کے گھر چالیس روز ٹھہرے۔ ایک دفعہ امام جمعہ نے آپ سے درخواست کی کہ ''سورہ عصر'' کی تفسیر لکھ دیں تو آپ نے فوراً لکھ دی۔ پھر حاکم اصفہان نے نبوت خاصہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے اثبات میں جواب دیا اس کے بعد مجلس مناظرہ منعقد ہوئی جس میں آقا محمد مہدی اور حسن نوری نے آپ نے صدرا کتاب کے مسائل دریافت کئے تو باب جواب نہ دے سکے اور باقی اہل علم نے کہہ دیا کہ مناظرہ کرنے میں اسلام کی توہین ہے کیونکہ باب صراحتاً اپنے کفر کا اقبال کر رہا ہے مگر حاکم کا یہ منشا ضرور تھا کہ مباحثہ ہو اس لئے اس نے باب کو طہران بھیج دیا اور سلطان کو تمام واقعات لکھ کر مناظرہ کا مشورہ دیا لیکن جب باب مورچہ کے مقام پر پہنچے تو مخفی طور پر حاکم اصفہان نے آپ کو واپس بلا لیا تو آپ وہاں چار ماہ تک ٹھہرے رہے اور کسی کو معلوم نہ تھا کہ باب کہاں ہے مگر گرگین برادر زادہ حاکم کو خبر لگ گئی تو اس نے فوراً حاجی مرزا آقاسی وزیر اعظم کو خبر دیدی اور اس نے اپنے نوکر بھیج کر باب کو روپوشی کی حالت میں طہران بلا لیا۔ مگر جب آپ ''کرد'' کے مقام پر پہنچے تو وزیر نے ''گلین'' کے مقام پر ٹھہرنے کا حکم بھیج دیا اور وہاں سے باب نے سلطان کو چٹھی لکھی کہ ''میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں'' مگر وزیر نے جواب میں لکھوا دیا کہ سلطان اس وقت طہران سے باہر جا رہے ہیں اور عام شورش کا بھی خدشہ ہے اس لئے آپ کو ''ماکو'' بھیجا جاتا ہے کہ جب تک سلطان اپنے سفر سے واپس نہ آئیں آپ وہیں سلطنت کے زیر امن قیام کریں پھر آپ کو بلا لیا جائے گا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تبریز اور ماکو میں قیام

جس کے جواب میں باب نے فرمایا کہ یہ کیا بات ہے کہ آپ نے مناظرہ کے لئے اصفہان سے مجھے بلایا مگر اب انکار کر دیا لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ اس لئے محمد بیگ چیر چی کے ماتحت شاہی رسالہ کے ہمراہ آپ کو تبریز پہنچایا گیا جہاں آپ چالیس روز ٹھہرے اور کسی کو اجازت نہ تھی کہ آپ سے ملاقات بھی کر سکے اس کے بعد آپ کو ماکو کے قلعہ پہاڑی میں پہنچایا گیا جہاں آپ نو ماہ رہے اور علی خان حاکم ماکو نے اثنائے قیام میں ملاقات کی قدرے اجازت دے رکھی تھی اور خود بھی عزت کرتا تھا۔ مگر جب اہل آذربیجان کو فساد کا اندیشہ ہوا تو حکومت سے درخواست کی گئی اور آپ کو قلعہ چہریق میں نظر بند کیا گیا جہاں علی خان کرد حاکم تھا اور اس نقل وحرکت سے بابی مذہب کا چرچا جا بجا ہونے لگا اور باب صبح وشام **الغائب المنتظر** کو پکار کر کہا کرتے تھے کہ ''**یاغائب انی وان کان المصائب والا لام قداستولت علی نفسی ولکن قلبی فیہ جنۃ بذکرک**'' اگرچہ مجھ پر مصائب آتے ہیں مگر تیری یاد سے دل میں جنت کا لطف ہے'' تین ماہ کے بعد علمائے تبریز نے حکومت سے درخواست کی کہ بابیوں کو تعزیر لگائی جائے۔ وزیراعظم بھی اس پر طوعاً وکرہاً راضی ہوگیا اس لئے باب چہریق سے تبریز کو روانہ ہوئے راستہ میں اُرومی کا حاکم بہت عزت سے پیش آیا اور جب تبریز پہنچے تو چند یوم کے بعد دار العدالت میں ان کو طلب کیا گیا' جبکہ وہاں علمائے اسلام پہلے ہی موجود تھے (مثلاً نظام العلماء، ملا محمد ماماقانی، مرزا احمد امام الجمعۃ اور مرزا علی اصغر شیخ الاسلام وغیرہ) وہاں آپ نے دعویٰ کیا کہ میں مہدی ہوں۔ نشان صداقت طلب کیا گیا تو آپ نے فرفر عربی کلام میں بولنا شروع کر دیا۔ اعتراض ہوا کہ آپ غلط عربی بولتے ہیں۔ تو آپ نے جواب دیا کہ تمہارے اصول کے مطابق تو قرآن شریف

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی غلط ہے تو مجلس ختم ہوگئی اور باب واپس اپنے مقام پر آ گئے۔ اس وقت آذربیجان کا حاکم ولی عہد تھا' اس نے آپ کو تنگ کرنا چھوڑ دیا' مگر اہل علم نے یہ پاس کر لیا کہ ان کو ضرور سرزنش ہونی چاہئے' مگر فراشوں نے چوبکاری سے انکار کر دیا۔ لیکن سید علی اصغر نے آپ کو اپنے ہاتھ سے درے لگا کر واپس چہریق بھیج دیا اور پہلے سے زیادہ تنگی شروع کر دی اور گردو نواح کے تمام علمائے اسلام کی یہ رائے قرار پائی کہ بابیوں کا خاتمہ کر دینا از بس ضروری ہے لیکن سلطان نے کہا کہ میں سادات کو قتل نہیں کر سکتا جب تک کہ فساد کا اندیشہ نہ ہو۔ اب بابیوں کو جرأت پیدا ہوگئی اور مباہلہ یا مناظرہ کیلئے کھڑے ہوگئے اور جا بجا شور برپا ہو گیا اسی اثناء میں سلطان کو نقرس (پاؤں کے انگوٹھے کی درد) نے مضمحل کر دیا اور وزیر اعظم مختار کل ہو گیا مگر کوئی قطعی فیصلہ نہ کر سکا اور بدحواسی میں یوں کہنے لگا کہ **ان موسی یقاتل موسی** اور کبھی کہتا کہ **ان ھی الافتنتک** اس لئے کبھی علمائے اسلام کے مخالف ہو جاتا ہے اور کبھی موافق۔

دلائل مہدویت

مگر لوگ بڑے جوش میں آ گئے اور اہل علم نے خود حکم دے دیا کہ لوگ بابیوں کا خود انتظام کر لیں۔ اب جا بجا منبروں پر شور مچ گیا کہ امام آخر الزمان کی غیبت (شیعہ مذہب میں ضروری ہے۔ جابلقا اور جابلصاء کیا ہوئے؟ غیبت صغریٰ اور غیبت کبریٰ کہاں گئیں؟ حسین بن روح کے اقوال کیا ہوئے؟ مہر یار کی روایات کہاں گئیں؟ نقباء و نجباء کا ہوا میں پرواز کرنا کیسے ہوا؟ مغرب و مشرق کی فتوحات کہاں ہیں؟ ظہور سفیانی اور خر دجال کہاں ہیں؟ اور حدیث میں جو باقی علامات مذکور ہیں وہ کیسے پوری ہوئیں؟ روایات جعفر یہ تو خواب و خیالات ہیں، اس لئے باب قطعاً کافر ہے اور **واجب القتل** ہے اگر ہم اپنے مذہب کی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

صحیح روایات کو چھوڑ دیں تو مذہب کا نام ونشان نہیں رہتا۔ علاوہ بریں ہم اہلسنت والجماعت نہیں ہیں کہ عوام الناس کی طرح یہ بھی یقین کرلیں کہ امام آخرالزمان ماں کے پیٹ سے پیدا ہوکر ظاہر ہوگا۔ آپ کی دو بڑی علامتیں ہیں کہ آپ شریف النسب سادات ہیں اور تائیدات الٰہی آپ کے ہمراہ ہمیشہ سے ہیں۔ ہزار سال سے جو مسلسل عقائد چلے آئے ہیں ہم ان کا کیا کریں؟ فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ کے متعلق کیا رائے قائم کریں۔ علمائے سابقین کے متعلق کیا کہیں؟ کیا وہ سب کے سب گمراہی پر ہی قائم رہے؟ **واشریعتاہ وامذھباہ**

بابیوں نے ان دلائل کے جواب یوں دیئے کہ برھان کو روایت پر فوقیت ہے کیونکہ روایت برہان کی فرع ہے اس لئے جو فرع اپنے اصل سے مطابقت نہ رکھے، مردود ہوگی اور یوں بھی کہتے کہ تاویل اصل تفسیر اور جو ہر قرآن ہے اور فتوحات سے مراد فتوحات قلبیہ ہیں اور حکومت سے مراد دلوں پر حکومت ہے کیونکہ امام حسین علیہ السلام امام حق ہو کر مغلوب رہے باوجودیکہ **ان جندنالھم الغالبون** آپ کے حق میں وارد تھا۔ یوں بھی کہتے تھے کہ

۱.....باب کی صداقت کا نشان اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتا ہے کہ آپ نے کسی سے کچھ بھی نہیں پڑھا۔

۲.....اگر کچھ روایات مخالف ہیں تو مذہب میں آپ کے موافق بھی تو بہت سی روایات ہیں۔

۳.....اقوال سلف بھی آپ کی تائید کرتے ہیں۔

۴.....اگر آپ میں صداقت نہ ہوتی تو اکابر علماء اور بڑے بڑے متقی صوفیائے کرام آپ کی بیعت میں داخل نہ ہوتے۔

۵.....اپنے دعویٰ پر باوجود کثرت مصائب کے قائم رہنا بھی صداقت کا کھلا نشان ہے۔

۶.....اس سلسلہ میں بڑے بڑے کامل انسان پیدا ہوئے مثلاً مرزا محمد علی (بارفروشی) مارزند

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

رانی تلمیذ حاجی کاظم رشتی آپ حضرت باب کے ہمراہ حج کو گئے تھے جب واپس ہوئے تو آپ سے خوارق اور معجزات کا ظہور ہونے لگا اس لئے بابیوں کو یقین ہوگیا کہ حاجی صاحب مقربین بارگاہ الٰہی میں سے ہیں اس لئے تمام بابی آپ کے مرید بن گئے۔ اور حضرت محمد حسین بشروی جو بابیوں کے سردار کل تھے وہ بھی آپ کے سلسلہ بیعت میں داخل ہوگئے۔ (آپ کا مرتبہ قدوسیت تک پہنچ گیا)

آپ نے دعوت باب میں کمال تک تبلیغ کی اور باب آپ پر خوش ہوکر فرمانے لگے کہ اس شخص کی تائید خدا کی طرف سے ہوتی ہے آخر (بڑی لڑائیوں کے بعد) سعید العلماء نے ۶۵ میں قتل کر دیا۔ قرۃ العین قزوینی بھی ایک بے نظیر عورت تھی اور تبلیغ میں مردوں سے سبقت لے گئی تھی، آخر جب کلانتر کے زیر حراست طہران میں نظر بند ہوئی تو اس وقت اس کے گھر شادی کی مجلس منعقد ہو رہی تھی۔ قرۃ العین نے موقعہ پا کر تبلیغ اس زور سے کی کہ سامعین دنگ رہ گئے اور ان کو تمام راگ و رنگ بھول گیا مگر علمائے اسلام کے فتویٰ سے ماری ڈالی گئی۔

انقلاب عظیم

ان دنوں ہی سلطان محمد شاہ مرگیا اور ولی عہد تخت نشین نے اپنا وزیر مرزا محمد تقی خان کو منتخب کیا جو نہایت ہی سخت گیر تھا چونکہ شہزادہ ابھی نوعمر تھا اس لئے وزیر نے خود مختار ہوکر بابیوں کو پیسنا شروع کر دیا۔ مگر جس قدر تشدد سے کام لیا اسی قدر بابی مذہب دنیا میں ترقی کرتا گیا۔ روایت ہے کہ کاشان میں ایک دفعہ بابیوں کی تشہیر کی جارہی تھی تو ایک مجوسی نے (جو ایک سرائے میں رہتا تھا) اصل واقعہ دریافت کر کے کہا کہ اگر بابی مذہب سچا نہ ہوتا تو اتنے مصائب کے مقابلہ میں کیسے قائم رہ جاتا، اسی صداقت کو دیکھ کر بابیوں میں شامل

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو گیا۔ بہر حال بابی مقابلہ میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے کیونکہ باب نے ان کو مقابلہ کرنے سے بلکہ اپنے پاس آنے سے بھی روک دیا ہوا تھا اس لئے وہ بے خانماں ہو گئے اور مسکین ہو کر جا بجا مانگنے لگے۔ مگر جس جگہ پر ان کی جمعیت کافی تھی وہاں پر انہوں نے مدافعت بھی شروع کر دی مازندران میں جب ملا محمد حسین بشروی کے متعلق علمائے اسلام نے فتویٰ دے دیا کہ وہ اور اس کے مرید واجب القتل ہیں۔

فتنہ قتل بشروی

اوران کا مال لوٹ لینا واجب ہے۔ بار فروش میں سعید العلماء نے اس فتوے کی رو سے سات بابی مار بھی ڈالے تھے۔ مگر جب بشروی نے دیکھا کہ لوگوں نے آ دبایا ہے تو خود تلوار لے کر کھڑا ہو گیا اور سب کو بھگا دیا آخر میں یہ فیصلہ ہوا کہ بابی یہاں سے نکل جائیں اور خسرو کے ماتحت کہیں چلے جائیں مگر خسرو اپنے آدمی گھات لگائے پہلے ہی بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے ان کو مار ڈالنا شروع کر دیا اور بشروی نے اذان دیکر سب کو ایک جگہ اکٹھا کر کے مقابلہ میں کھڑا کر دیا تو مرزا لطف علی مستوفی نے خسرو کے جگر پر کاری زخم لگایا جس سے وہ وہیں مر گیا۔ اس کے بعد بشروی ایک قلعہ میں پناہ گزین ہوا جو مقبرہ شیخ طبری کے پاس تھا۔ محمد علی کو مازندرانی کے آدمی بھی آ ملے جن کی مجموعی تعداد تین سو تیرہ تھی جن میں سے صرف ایک سو دس آدمی سپاہی تھے اور باقی طالب علم یا مولوی تھے۔ مگر سلطانی لشکر نے چار دفعہ حملہ کیا اور چاروں دفعہ ہی ہزیمت اٹھائی۔ چوتھی شکست میں عباس قلی خاں جرنیل تھا اور

---

[1] یہ واقعات نقطۃ الکاف میں حضرت قدوس کے نام پر لکھے جا چکے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ محمد علی اور محمد حسین دونوں ایک دوسرے کے نام پر کارروائی کرتے تھے تب ہی تو جب قدوس گرفتار ہو کر آئے تو شاہزادہ کو جواب میں آپ نے کہہ دیا تھا کہ میں نے تو کچھ نہیں کیا یہ سب کام بشروی کا تھا۔ (دیکھو عنوان بروز رسالت کے بعد حالات قدوس)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نواب مہدی قلی خان امیر لشکر تھا' چوتھی لڑائی رات کو ہوئی تھی۔ بابیوں نے شاہی خیمے جلادیئے تھے آگ کی روشنی میں بشروی اپنی جماعت میں جارہا تھا کہ عباس قلی خاں نے (جواس وقت کسی درخت کی آڑ میں چھپا ہوا تھا) دیکھ کر گولی کا نشانہ بنایا تو بشروی وہیں مرگیا اورفوراً قلعہ میں پہنچایا گیا مگر پھر بھی سلطانی لشکر نے ان پر فتح نہ پائی۔ حالانکہ بابیوں کی رسد ختم ہوچکی تھی۔ گھوڑوں کی ہڈیاں تک کھا گئے تھے اورگرم پانی پر گذارہ کرنے لگے تھے تو لشکر نے ان کو پناہ دی اور چھاؤنی میں بلا کر دعوت دی جب کھانے بیٹھے تو سب کو مار ڈالا اور اس سے پیشتر جو بہادری بھی بابیوں نے دکھائی تھی وہ مغلوبانہ بہادری تھی کیونکہ مثل مشہور ہے کہ **کسنور مغلوب یصول علی الکلب** گھسیانی بلی کتے پر بھی حملہ کردیتی ہے۔

قتل باب وواقعہ زنجان

ملامحمد علی مجتہد زنجان کا رئیس اعظم تھا اور سید یحییٰ دارابی مازندران میں **زعیم القوم** (لیڈر) کہلاتا تھا۔ ان دونوں نے بھی مخالفین کے چھکے چھڑا دیئے تھے مگر اخیر میں ہر طرف سے ان پر گھیرا ڈال دیا گیا تھا اور دھوکہ سے سب بابیوں کو قلعہ سے نکال کر قتل کر دیا تھا (جیسا کہ نقطۃ الکاف میں مذکور ہے) جنگ زنجان کے دنوں میں امیر زنجان کی یہ رائے قرار پائی تھی کہ خود باب کو قتل کیا جاتا کہ سرے سے فساد کا مادہ ہی اٹھ جائے اس لئے اس نے حاکم آذربیجان (شہزادہ حمزہ مرزا) کو اس حکم کے نافذ کرنے کا حکم دیا' مگر شہزادہ خود اس فعل کا مرتکب نہیں ہونا چاہتا تھا اس لئے اپنے بھائی حسن کو لکھا کہ میں تو روس اور افغانوں کے مقابلہ میں جانے والا ہوں اس لئے مجھے فرصت نہیں' آپ اس کام کو سرانجام دیں۔ چنانچہ اس نے امیر سے خط وکتابت شروع کردی جس میں امیر نے صاف لکھ دیا کہ علمائے تبریز نے قتل باب کا صریح فتوی دے دیا ہے اس لئے تم آرمینیہ فوج کے ہاتھ سے تمام لوگو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ں کے سامنے باب کو لوہے کی میخوں سے معلق کر کے گولی سے اڑا دو۔ اور باب کو جب خبر ہوئی تو اپنے تمام اوامر ونواہی مکتوبات انگوٹھی اور قلمدان وغیرہ سب کچھ ایک تھیلے میں بند کر کے قفل لگا دیا اور اس کی چابی اپنے جیب میں رکھ لی اور یہ تھیلہ امانت کے طور پر عبدالکریم قزوینی کی طرف ایک اپنے خاص مرید ملا باقر کی وساطت سے روانہ کر دیا' تو اس نے قم شہر میں گواہوں کے سامنے وہ امانت عبدالکریم کے سپرد کر دی۔ حاضرین مجلس نے بہت اصرار کیا کہ اس تھیلہ کو کھول دیا جائے مگر عبدالکریم نے اس میں سے صرف ایک تحریر (لوح آبی) شکستہ خط میں دکھائی جو بشکل انسان تھی۔ جب اسے پڑھا گیا تو اس میں لفظ بھاء سے تین سو ساٹھ لفظ پیدا کر کے ایک نقشہ دکھایا گیا تھا اس کے بعد عبدالکریم نے وہ امانت جہاں پہنچانی تھی، پہنچا دی۔ اب حسن خان نے باب سے سرباز خانہ تبریز میں بلوا کر عمامہ اور شال جو سادات کی علامت ہیں، لے کر اپنے قبضہ میں کر لیں اور فراشوں کا حکم نامہ سنا دیا کہ باب کو قتل کیا جائے اور باب کو اپنے چار مریدوں کے ہمراہ ستر آرمینی سپاہیوں کی حراست میں جیل بھیج دیا جہاں اس کو ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا گیا دوسرے دن صبح کو فراش باشی آقا محمد علی تبریزی کو ساتھ لئے ہوئے جیل خانہ آیا (کیونکہ ملا محمد ماما قانی ملا باقر اور مرتضیٰ قلی وغیرہ نے اس کے قتل کا بھی حکم دے دیا تھا) اور سرتیپ فوج ارمنی سام خان کو دروازہ کی حفاظت سپرد کر دی اور دروازہ کے پایہ میں ایک آہنی میخ ٹھونک کر اس سے ایک رسی باندھ دی جس کے ایک طرف باب کو جکڑ دیا اور دوسری طرف آقا محمد علی تبریزی کو اس طرح باندھ دیا کہ اس جوان کا سر باب کے سینہ پر آ گیا۔ اب فوج کے تین دستے ہو گئے پہلے نے گولی چلائی دوسرے نے آگ پھینکی اور تیسرے نے تیر برسائے مگر خدا کی قدرت سے بعد میں دیکھا گیا تو باب آقا سید حسین کے پاس کوٹھڑی میں تشریف فرما ہیں اور محمد علی اس میں جکڑا ہوا صحیح

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سلامت کھڑا ہے یہ نظارہ دیکھ کر سام خان نے انکار کر دیا کہ میں قتل سادات کا مرتکب نہیں ہو سکتا اس کے بعد آقا جان بیگ (خمسہ سرتیب فوج خاصہ) کو حکم ہوا تو اس نے پھر اسی میخ سے باب کو باندھ کر گولیوں کا نشانہ بنایا جس سے باب کا سینہ چھلنی ہو گیا اور چہرہ کے سوا باقی اعضاء ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے اور یہ واقعہ (۲۸ شعبان ۱۲۶۸ھ) اٹھائیس شعبان بارہ سو اڑسٹھ میں پیش آیا تھا۔ اس کے بعد دونوں لاشیں خندق میں پھینک دیں دوسرے روز صبح کو روس کا فوٹوگرافر آیا۔ تو اس نے خندق میں سے دونوں لاشوں کا فوٹو حاصل کر لیا اور دوسری رات بابی دونوں لاشیں اٹھا کر کہیں لے گئے تھے لیکن مولویوں نے گپ اڑادی کہ ان کی لاشوں کو درندے کھا گئے ہیں۔ حالانکہ شہدائے کربلا کی طرح ان کی لاشیں بھی محفوظ تھیں اور کسی درندہ کو جرأت نہ تھی کہ ان سے ذرہ بھر بھی توڑ کر گوشت کھاتا۔ یہ بالکل سچ ہے کہ باب کو معلوم تھا کہ وفات نزدیک ہے اس لئے اپنی تحریرات تقسیم کر چکا تھا اور مصائب کا انتظار کر رہا تھا اسی بناء پر سلیمان خان بن یحییٰ خان آذربیجان سے روانہ ہو کر دوسرے روز تبریز آیا اور وہاں کے کلانتر (حاکم) کے گھر قیام کیا جو اس کا دوست تھا۔ اور بابیوں سے عموماً کاوش بھی نہیں رکھتا تھا اور درخواست کی کہ یہ دونوں لاشیں مجھے مل جائیں کلانتر نے اپنے نوکر اللہ یار خاں کو حکم دیا تو اس نے دونوں لاشیں سلیمان کے سپرد کر دیں۔ صبح کے وقت قراول پہرہ داروں نے مشہور کر دیا کہ درندوں نے دونوں لاشیں کھالی ہیں۔ اس رات ایک میلانی آدمی کے کارخانہ میں وہ لاشیں پڑی رہیں جو باب کا مرید تھا اور دوسرے روز صندوق میں بند کر کے آذربیجان سے لے گئے جس طرح کہ طہران سے پہلے ہی حکم آچکا ہوا تھا۔ خلاصہ یہ ہے کہ ۶۷ھ ہجری میں چالیس ہزار بابی مارے گئے اور یہ سب کارروائی مرزا تقی خان کے حکم سے ہوئی تھی اس کو خیال تھا کہ یہ تحریک دب جائیگی مگر جس قدر دبایا گیا، زور پکڑتی گئی۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سلطان پر گولی چلانا

جن دنوں باب آذربیجان میں تھے۔ محمد صادق نامی آپ کے ایک مرید نے ایک ہمراز کو اپنے ہمراہ لے کر بادشاہ سے بدلہ لینے کی ٹھان لی اور جب طہران پہنچا تو معلوم ہوا کہ سلطان شمران میں ہے وہاں پہنچ کر گولی چلا دی مگر خطا گئی اور بادشاہ بال بال بچ گیا۔ اب تفتیش شروع ہوئی اور بابی گرفتار ہونے لگے تو ان پر زمین تنگ ہوگئی۔ بہاء اللہ ان دنوں افجر میں تھے جو طہران سے ایک منزل کے فاصلہ پر واقع ہے آپ گرمیوں کے ایام میں وہیں رہا کرتے تھے اور آپ کا وہاں مکان بھی تھا اور آپ کا بھائی یحییٰ فقیرانہ لباس میں کاسہ گدائی ہاتھ میں لئے ہوئے وہاں آپہنچا' مگر بہاء اس وقت نیاوران کو گئے ہوئے تھے۔ سلطانی لشکر نے آپ کو گرفتار کر کے شاہ پہنچا دیا اور پھر وہاں طہران چالان کیا گیا۔ اور یہ سب کارروائی حاجی علی خان صاحب الدولہ کی تحریک سے وقوع پذیر ہوئی تھی۔ اور بہاء کو نجات کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی۔ سلطان نے جب بہاء اللہ سوال کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو بہاء اللہ نے کہا کہ محمد صادق کو اپنے پیر کی محبت نے اندھا اور بے عقل کر دیا ہوا تھا۔ اس لئے بغیر اس کے کہ کسی کو خبر کرتا یا کسی سے پوچھتا خود ہی اس فعل کا مرتکب ہو گیا اس کی بدحواسی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہوسکتی ہے کہ اس نے طپانچہ میں ساچمہ (چھرہ) داخل کر دیا تھا حالانکہ یہ ایک ایسی حرکت ہے کہ کوئی ذی عقل اس کا مرتکب نہیں ہوسکتا۔ بادشاہ نے اس تصویر کو واقعی سمجھ کر آپ کو رہا کر دیا اور حکم ہوا کہ لشکر نے جو کچھ آپ کا مال و متاع لوٹ کھسوٹ میں حاصل کیا ہے واپس کر دیا جائے مگر چونکہ وہ ہضم ہو چکا تھا اس لئے بہت کم مقدار میں واپس کیا گیا۔ چند ماہ کے بعد حکومت نے بہاء کو اجازت دی تو سرکاری آدمیوں کے ہمراہ آپ عتبات عالیہ کی زیارت کو کربلا تشریف لے گئے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تعلیمات باب

باب کی تعلیم مختلف تحریرات، خطبات، مواعظ نصائح تفسیر الآیات، تاویل آیات، مناجات خطب، ارشادات بیان مراتب توحید، اثبات النبوۃ خصوصاً لسید الکائنات تحریض وتشویق بر تصحیح اخلاق تعلق بفحات اللہ میں قلمبند ہے اور سلسلہ تالیفات میں آپ نے حقیقۃ شاخصہ کا بیان کیا ہے کیونکہ اپنے آپ کو مقام تبشیر میں سمجھے ہوئے تھے اور ظہور اعظم کے انتظار میں شب و روز مشغول رہتے تھے اور فرماتے تھے کہ **انا حرف من ذلک الکتاب وطل من ذلک البحر۔ اذاظهر ماکتبته من الاشارات ویظهر ذلک بعد حین** یعنی ۱۲۶۹

۲..... من یظہرہ اللہ

بہاء اللہ شاب یعنی ظہور اعظم اور حقیقۃ شاخصہ

جن دنوں حضرت باب کا ظہور ارض مقدس طہران میں ہوا خاندان وزارت میں ایک نوجوان (شاب) تیز طبع، ذہین، فہیم فخر قوم امیر فیصل مظہر آثار النجاۃ والشرافۃ پیدا ہوا جس کے متعلق یہ خیال تھا کہ تائید الٰہی آپ کے شامل حال رہتی ہے حضرت باب کی طرح آپ بھی امی تھے پڑھا پڑھایا ایک حرف بھی نہ تھا۔ آزاد منش سر کے بال بڑے بڑے اور وہ بھی اڑتے ہوئے نظر آتے تھے، سر پر ٹوپی ہوتی تو وہ بھی ذرہ سی۔ کسی کو خیال تک نہ تھا کہ باب کے بعد آپ مدعی ہوں گے۔ جب باب نے طہران میں دعویٰ کیا تو بہاء نے اپنے خویش واقارب میں دعوت دی، پھر مجالس ومساجد میں خطبے دیئے اور لوگ اس قدر مطیع ہوگئے کہ اس مذہب میں قتل ہونے کو شہادت سمجھنے لگے۔ شہر نور کے چار عالم آئے تقریر سنکر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مفتون ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ ابھی تم نو تعلیم یافتہ ہو الف ب پڑھو۔ اس کے بعد الف اور نقطہ کی تشریح مختلف مجالس میں بیان فرمائی اب آپکا شہرہ بارفروش اور نور تک پہنچ گیا۔ ان دنوں مجتہد اعظم ملا محمد نوری تشلاق میں تھے انہوں نے بہاء اللہ کی خدمت میں دو لائق اور فصیح البیان مناظر بھیجے کہ آپ کو ساکت کر دیں اور یا کم از کم آپ کا فروغ کم کر دیں' تا کہ لوگ داخل بیعت نہ ہوں مگر انہوں نے جب دیکھا کہ آپ بحر نا پیدا کنار ہیں تو خود آپ کے مبلغ بن گئے اور مجتہد اعظم نوری کو کہلا بھیجا کہ تم بھی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ اور جب آپ آمل اور ساری کو سفر کر رہے تھے تو مجتہد اعظم سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ مگر مجتہد مذکور نے استخارہ کر کے کہا کہ اس وقت مناظرہ مفید نہیں اس لئے لوگوں نے سمجھ لیا کہ جناب مجتہد بھی مناظرہ میں عاجز آ گئے ہیں اس لئے نوجوان (خوشاب) بہاء اللہ کی مقبولیت اور بھی زیادہ ہوگئی اب اس نوجوان نے تمام اطراف ایران میں تبلیغ باب کا ڈنکا بجا دیا اور عرصہ دراز تک اسی کام میں مصروف رہا یہاں تک خاقان (محمد علی) مر گیا تو اس وقت یہ نوجوان طہران واپس آ گیا۔

رازداری

جناب بہاء کی مخفی خط و کتابت حضرت باب سے ہمیشہ جاری تھی اور ملا عبدالکریم قزوینی درمیانی وسیلہ تھا اور اسی بناء پر جب طہران میں بابی مذہب کی بنیاد پڑ گئی۔ اور باب وبہاء دونوں سیاسی زنجیروں میں جکڑے گئے تو یہ تجویز ہوا کہ مرزا یحییٰ برادر بہاء کو یہ عہدہ دیا جائے تو اس طریق سے بہاء کی رہائی ہو گئی۔ اور مرزا یحییٰ روپوش ہو کر ایسا گمنام ہوا کہ کوئی بھی اس کی شناخت نہیں کر سکتا تھا۔ اس پر حضرت باب بہت ہی خوش تھے کیونکہ آپ کا ارادہ بھی یہی تھا۔ اب بہاء جب عتبات عالیات کی زیارت کر کے بغداد پہنچے تو آپ نے وہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دعویٰ ظاہر کر دیا جو باب نے بَعْدَ حِیْنٍ کے فقرہ میں پوشیدہ رکھا ہوا تھا (یعنی آپ کا دعویٰ عدحین کے بعد ۹ے میں ہوگا) اب لوگ حیران ہو گئے اور اسی حیرت میں کچھ تو بیعت میں داخل ہوئے مگر عام طور پر مخالفت شروع ہوگئی اور روپوش یحییٰ کبھی کبھی فقیرانہ لباس میں وقتاً فوقتاً ملاقات کرتا تھا۔ ایک سال کے بعد آپ نے عراق عرب سے کردعثمانیہ کے علاقہ میں جا کر اقامت اختیار کر لی اور وہاں دو سال کی اقامت میں ایسی عزلت نشینی اختیار کی کہ کسی رشتہ دار اور خدمتگار کو بھی اطلاع نہ تھی اس کے بعد جب جبل سرکلو میں وارد ہوئے تو آپ کی شہرت ہونے لگی اور چاروں طرف سے اہل علم نے آپ سے مشکل مسائل حل کرانے شروع کر دیئے اور آپ کی عزت واحترام کرنے لگے اور اب بابیوں کو بھی معلوم ہو گیا کہ جبل سلیمانیہ میں ایک بزرگ ظاہر ہوا ہے تو وہ شناخت کر کے اپنے وطن لے گئے۔ آپ آئے تو بابی بہت ہی بدنظمی میں تھے آپ نے حکم دے دیا کہ اب مقابلہ بالکل چھوڑ دو تاکہ نقض امن کا الزام تم سے جاتا رہے اور چونکہ عقائد پر کسی کا زور نہیں چلتا اس لئے تبدیل عقائد کا امکان نہ رہا اور اسی طریق پر پینتیس (۳۵) سال گذر گئے اور اس عرصہ میں جب کبھی قتل بابی وقوع پذیر ہوتا تو بابیوں کی طرف سے بالکل خاموشی رہتی اور صبر واستقلال نشر واشاعت کا باعث ہوتا۔ لانّ التدبیر سبب التعمیر۔

خاموش مقابلہ

روایت ہے کہ ایک تعلیم یافتہ بابی نے مقابلہ شروع کر دیا تو دوسروں نے خاموشی کی تعلیم دی اس لئے اس غلطی کو محسوس کر کے مازندران چلا گیا مگر مسلمانوں نے اسے پکڑ کر جبراً زیر سیاست کر دیا جب کپڑے اتارے تو اس کی جیب سے یہ تحریر نکلی قال بھاء اللہ ان اللہ بری من المفسدین ان تقتلوا خیرلکم من ان تقتلوا. فاذا عوقبتم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

فعلیکم بولاۃ الامور ولا ذا بجمهور. وان اعلمتم فوضوا الا مور الی الرب الغیور. هذا سمة المخلصین وصفة الموقنین۔

افسر نے کہا کہ اس رقعہ کے بموجب بھی تمہیں سزا ملے گی تو اس نے بسر وچشم قبول کر کے سزا یابی کو برداشت کرنے کا اظہار کیا۔ اس پر افسر نے مسکرا کر اسے رہا کر دیا۔ بہر حال جناب بہاءاللہ کی تعلیم میں امور ذیل کی بنیاد کو مستحکم کرنا منظور تھا۔ تعلیمات بہائینہ جو خاموش مقابلہ پر مبنی ہیں اور جنہوں نے حکومت کو نیچا دکھایا تھا۔ ان کی مختصر فہرست یہ ہے کہ تشویش بحسن اخلاق تحصیل معارف فی الا فاق ہو۔

تعلیمات بہائیہ

جمیع اقوام عالم سے حسن سلوک، ہر ایک کی خیر خواہی اور الفت واتحاد، اطاعت وانقیاد، تربیت اطفال، بہم رسانی ضروریات انسانی، تاسیس سعادت حقیقۃ وغیرہ۔ ان واقعات کے متصل ہی آپ نے اطراف ایران میں صحائف روانہ کر دیے جو آج سوائے چند تحریرات کے بدخواہ دشمن کی دستبرد سے تمام کے تمام ناپید ہیں، ان میں بھی یہی تعلیم تھی کہ تہذیب اخلاق کی طرف توجہ دلائی جائے اور اہل فساد سے شکایت اور اپنے بے لگام مریدوں کو سرزنش کی تھی۔

ایک تحریر کا خلاصہ یہ بھی تھا کہ مجھے قید میں ذلت نہیں بلکہ وہ میرے لئے باعث عزت ہے، لیکن جو میرے عقیدت مند مجھ سے تعلق پیدا کر کے بعد میں شیطان اور نفس کے تابع ہو چکے ہیں ان کا وجود میرے لئے باعث ذلت ہے۔ **منهم من اخذ الهوی واعرض عما امرو منهم من اتبع الحق بالهدی. فالذین ارتکبوا الفحشاء وتمسکوا بالدنیا انهم لیسوا من اهل البهاء**..... خدا تعالیٰ نے ہر ایک دور زمانہ میں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنا ایک امین مبعوث کیا ہے تاکہ معدن انسانی سے جواہر معانی کا استخراج کرے۔ دین الٰہی کی بنیاد یہ ہے کہ اختلاف مذاہب کو بغض وعناد کا سبب نہ سمجھا جائے **لان لها مطلعاً واحداً والاختلاف انما هو بمصالح الوقت والزمان** اے اہل بہاء توحید کیلئے اٹھو اور سب کو ملا دو تاکہ درمیان سے اختلاف مذہبی رفع ہو جائے محبت الٰہی اور مخلوقات پر رحم کرنے کیلئے کھڑے ہو جاؤ۔ مذہبی کینہ سخت آگ ہے جس کا فرو کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے امید ہے کہ تمہاری کوشش سے یہ آگ بجھ جائے گی۔ کئی دفعہ دو حکومتیں اسی باعث سے آپس میں ٹکرا کر باہمی ہلاکت کا سبب بن چکی ہیں اور کئی ایک شہر اسی کے نذر ہو چکے ہیں آج ان کا نشان تک بھی نہیں ملتا۔ **هذه الكلمة مصباح لمشكوة البيان** اے اہل عالم تم سب ثمر واحد ہو اور ایک ٹہنی کے پتے ہو، اتحاد سے معاشرت کرو **اقسم بشمس الحقيقة** نور اتفاق سے اطراف عالم منور ہوتے ہیں۔ **الله رقيب بمااقول لكم** پوری کوشش کرو، صیانت عالم اور حفاظت انسانی کے اعلیٰ مراتب پر پہنچ جاؤ۔ **هذا هوقصرسلطان الآمال ومامول مليك المقاصد**۔ ہمیں خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ سلاطین عالم کو شمس عدل کی تجلیات سے منور کریگا اور وہ اس سے دنیا کو منور کریں گے۔ **نحن قلنا مرة بلسان الشريعة ومرة بلسان الحقيقة والطريقة والمقصود اظهار هذا المقام الاعلى وكفى بالله شهيدا**۔ دوستو! روح وریحان سے معاشرت کرو۔ اگر کلمۂ خیر تمہارے پاس ہو اور غیر کے پاس نہیں تو اسے پہنچا دو منظور کرے تو بہتر ورنہ جانے دو۔ اور اس کے حق میں نیک دعا کرو، بے رخی اور جفا کاری کا برتاؤ اس سے مت کرو **لان لسان الشفقة جذاب للقلوب ومائدة الروح بمثابة المعانى للالفاظ وكالافق الاشراق الحكمة والعقل**۔ اگر اس آخری زمانہ میں لوگ خاتم المرسلین (روح ماسواہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

فداہ) کی شریعت پر عمل پیرا رہتے تو ان کی حکومت کا قلعہ کبھی مسمار نہ ہوتا اور ان کے آباد شہر کبھی ویران نہ ہوتے بلکہ امن وامان کے طرہ امتیاز سے مزین ہو جاتے۔ مگر اختلاف امت کی ظلمت سے ملت بیضا کا چہرہ سیاہ ہو چکا ہے۔ **لو عملوا بها لما غفلوا عن شمس العدل** یہ مظلوم (میں بہاء اللہ) ایام ظہور سے لیکر آج تک غافلوں کے ہاتھ میں مبتلا رہا ہے۔ کبھی عراق بھیجا گیا اور کبھی اورنہ (اڈریانوپل) اور کبھی "عکا" میں جلاوطن کیا گیا۔ **الذی هو منفی للصوص و القاتلین** اور اس وقت معلوم نہیں کہ ہمیں کہاں پر جلاوطن کیا جائیگا، اب جو ہو سو ہو، مگر ہمارے احباب کا فرض ہے کہ اصلاح عالم میں کوشاں رہیں، کیونکہ جو کچھ بھی ہم پر مصیبت گذرتی ہے وہ رفعت کلمۂ توحید کا باعث ہے۔ **خذوا امر الله وتمسكوا به انه نزل من لدن امر حكيم، فاقسم بشمس الحقيقة** اہل بہاء کا اصلاح عالم کے سوا کوئی اور مقصد نہیں ہے صدق اور صفا ان کی بنیاد ہے اور ظاہر و باطن یکساں ہے۔ **اعمالهم عليهم شاهدة** ان کے اعمال دیکھ کر پتہ لگ جاتا ہے کہ ان کا اصل مقصد کیا ہے۔ ایام عراق (بغداد) میں مجھے ہر ایک مذہبی فرقہ سے الفت تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو منافق بن کر بھی ہماری جماعت میں داخل ہوا وہ مومن بن کر نکلا۔ فضل کا دروازہ ہر ایک موافق ومخالف کیلئے کھلا ہوا ہے۔ **لعل المجرمين يهتدون الى بحر رحمة** اسم ستار کے تجلیات ظاہر ہو رہے ہیں اور اشرار بھی ابرار کی صف میں آ کر کھڑے ہو گئے ہیں۔ لوگ ہم سے کنارہ کش ہیں کس لئے؟ اس کے دو سبب ہیں۔ **اول** علمائے ایران کی مخالفت، دوم جاہل بابیوں کے اعمال۔

علماء سے مراد وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو بحر رحمت پر آنے سے روکتے ہیں ورنہ جو ان میں سے عامل ہیں وہ تو دنیا کی جان اور روح رواں ہے۔ وہ عالم بڑا ہی خوش نصیب ہے،

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جس کے سر پر تاج عدل ہے اور بدن پر انصاف کا لباس نمودار ہے فیوضی قلم النصح للاحباب بالمحبة والشفقة والحكمة والمدارة المظلوم مسبحون اليوم وناصر جنود اعماله واخلاقه لاالصفوف والجنود ولا المدافع ولا القذائف نیک عمل ایک بھی ہو تو مٹی کو جنت بنا دیتا ہے۔ دوستوں (مجھ) مظلوم کی اعانت اخلاق مرضیہ اور اعمال طیبہ کے ساتھ کرو۔ ہر ایک کا فرض ہے کہ ذروۂ کمال پر پہنچے اپنی کمالیت پر نظر نہ ڈالے بلکہ خدا کی رحمت پر نظر ہونی چاہیے۔ اپنے منافع پر نظر نہ کرو بلکہ وہ اشیاء پیش نظر رکھو کہ جن سے کلمۂ توحید بلند ہو۔ اور ہوا و ہوس سے نفس کو پاک رکھو کیونکہ مومن اور متقی کا ہتھیار تقویٰ ہے تقویٰ ہی وہ زرہ ہے جس پر بغی اور فحشاء کے تیر نہیں پڑتے۔ اسی کا علم فتح مند رہا ہے اور ایک زبردست لشکر شمار کیا گیا ہے۔ بها فتح المقربون مدن القلوب باذن الله دنیا پر تاریکی چھائی ہوئی ہے اور اس میں روشنی صرف حکمت وسائنس سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہر حالت میں ان کے مقتضیات کا خیال ضرور ہونا چاہیے۔ ہر ایک کام اور ہر ایک بات کی موقعہ شناسی ایک بڑا فلسفہ ہے ومن الحكمة الحزم لان الانسان لايجب عليه ان يقبل ما قاله كل نفس تم خدا سے ہی اپنے حاجات کی درخواست کرو لانه لايحرم عباده من رحيق المختوم وانوار اسمه القيوم. يا احباء الله يوصيكم قلم الصدق بالامانة الكبرى. لعمر الله نورها اظهر من نور الشمس. قد خسف كل نور عند اشراقها لمطلب من الحق ان لا نحرم من اشراقاتها نحن دللنا الجميع بالامانة والعفة والصفاء والوفاء واوصينا هم بالاعمال الصالحة الطيبة والاخلاق المرضية لتكون الكلمة قائمة مقابل السيف اوالصبر مقابل السطوة والالقيام فى مقام الظلم والتفويض عند الشهادة۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جو مصائب اس مظلوم جماعت پر عرصہ تیس سال سے نازل ہو رہے ہیں ان کو صبر وشکر سے جھیل رہی ہے **ویشھد بذلک کل من له عدل وانصاف**۔ اس مظلوم نے نصائح شافیہ اور مواعظ حسنہ کے ذریعہ سے اپنے آپ کو تیر مصائب کا نشانہ صرف اس لئے بنایا ہوا ہے کہ جو نفوس میں خزانے مضمر ہیں وہ سب ظاہر ہو جائیں۔ کیونکہ تنازعات مذہبی انسانی اعمال صالح کیلئے ارندے ثابت ہو رہے تھے۔ **تبارک الرحمن الذی خلق الانسان. علمه البیان**۔ مگر باوجود ان مصائب کے نہ امرائے ملک کو رحم آیا اور نہ ہی علمائے ملت نے ترس کھایا کہ حضور سلطان کے خدمت میں ایک ہی سفارش کا کلمہ بیان کرتے **لن یصیبنا الا ماکتب الله لنا** انہوں نے کوئی احسان نہ کیا اور ایذا رسانی میں کچھ کوتاہی نہ کی اس لئے انصاف عنقاء ہو گیا ہے۔

شکایت از اہل زمان

اور صدق کبریت احمر دنیا انصاف کی دشمن ہے اور اہل حق کی طرح ان کو اس سے نفرت ہے۔ **سبحان الله. لم یتکلم احد بما حکم به الله فی مقدمة ارض**۔ اپنی وفاداری اور اقتدار بڑھانے کیلئے انہوں نے اچھی بات کو برے پیرایہ میں ظاہر کیا اور مصلح کو مفسد بتایا اسی قسم کے آدمی ذرے کو سورج بنا دیتے ہیں اور قطرہ کو سمندر ظاہر کرتے ہیں اور مصلحین عام کو مفسد ثابت کرتے ہیں۔ بخدا یہ لوگ صرف اظہار وفاداری اور شکم پروری کرنا چاہتے ہیں۔ دوستو! خدا سے درخواست کرو کہ جو دنیا کرنا چاہتی ہے اسے پورا کرے اور خدا سلطان کی امداد کرے تاکہ تمام مزین طراز امن سے مزین ہو جائیں اور اس مظلوم کی وفاداری پر نظر کرتے ہوئے رہا کر دے اور اسے حریت کا تمغہ عطا فرمائے۔ مجھے ایک گذارش کرنا بھی ضروری ہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضور کی خدمت میں جناب نواب اعظم معتمد الدولہ مرزا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

فرہاد نے اس مظلوم کے متعلق کچھ جھوٹ موٹ شکایت کی ہے جس کا ذکر کرنا میں مناسب نہیں سمجھتا۔ میں ایسے آدمیوں سے میل جول ہی نہیں رکھتا۔ ہاں مجھے اتنا یاد ہے کہ جب میرا مقام اسیری شمران میں تھا تو ایک دفعہ عصر کے وقت مجھے ملے تھے اور دوسری دفعہ صبح جمعہ کو ملاقات ہوئی تو مغرب سے پہلے واپس آ گئے تھے مگر آپ کا فرض تھا کہ سچ سچ بات کہتے جو آپ کو معلوم ہوا۔ یا ابن الملک میری درخواست آپ سے صرف یہی ہے کہ عدل وانصاف سے دیکھیں کہ اس مظلوم پر کیسے مصائب آئے تھے اور آ رہے ہیں طوبی لنفس لم یمنعه شبهات اهل الهوی من اظهار العدل ولم یحرمه من انوار نیر الانصاف یا اولیاء الله فی اخر القول نوصیکم مرة اخری بالعفة والصفاء والامانة والدیانة والصدق ضعوا للمنکر وخذوا المعروف هذا ما امر تم به فی کتاب الله العزیز الحکیم. طوبی للعلمین فی هذا الحین ینوح القلم ویقول یا اولیاء الله کونوا ناظرین الی افق الصدق منقطعین عمن سواه احرار طلقا لاحول ولاقوة الابالله۔ بہر حال اس جماعت کے متعلق ممالک ایران میں ایسی روایات مشہور ہو چکی تھیں جو انسانی تہذیب کے خلاف ہیں اور موہبت الٰہیہ کے مخالف ہیں مگر جب ان کا صحیح مسلک معلوم ہو گیا تو وہ تمام شکوک رفع ہو گئے اور حقیقت حال کھل گئی اور ثابت ہو گیا کہ ان روایتوں کی بنیاد صرف ظنون فاسدہ پر تھی ہمیں لوگوں کے اخلاق پر اعتراض نہیں مگر بعض عقائد پر ضرور ہم معترض ہیں۔

مسئلہ عراق

خلاصہ یہ ہے کہ جوں جوں اس جماعت کو تنگ کیا گیا اس کی شہرت بڑھتی گئی اور جس قدر اسے دبایا گیا اسی قدر ابھرتی گئی۔ یہاں تک کہ غیر ممالک کے لوگوں نے بھی ارادہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کرلیا کہ اس جماعت سے مل کر اپنے کاروبار میں ترقی حاصل کریں۔ مگر شیخ طائفہ (حضرت بہاء) اس قدر ہوشیار تھے کہ کسی کو اپنا راز دار نہ بناتے تھے اور صرف نیک نیتی اور مقاصد خیر کی نصیحت کر کے رخصت کر دیتے تھے۔ چنانچہ عراق میں یہ مسلک بہت مشہور ہو گیا۔ ممالک غیر کے مامورین بھی آپ سے عقد اخوت پیدا کرنا چاہتے تھے' مگر آپ نے اپنی حکومت کے خلاف ان سے کوئی پخت و پز نہیں کی۔ یہاں تک کہ اگر شاہی خاندان میں سے کسی ایک نے بھی اس مخالفانہ تحریک میں حصہ لیا تو اس کو بھی ڈانٹ دیا اور فرمایا کہ یہ کیسی قبیح حرکت ہے کہ انسان شخصی فوائد کی خاطر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال کر دینی اور دنیاوی رسوائی حاصل کرے۔ ممکن ہے کہ انسان تمام جرائم کی برداشت کر سکے مگر ہم وطنوں سے خیانت کی تاب نہیں لا سکتا۔ علی ہذا القیاس۔ تمام گناہ قابل مغفرت ہیں مگر اپنی حکومت سے غداری اور بے وفائی کرنے کا گناہ قابل معافی نہیں ہے' کیونکہ اس سے انسان کا دین بھی خراب ہو جاتا ہے اس لئے وہ حکومت کے خیر خواہ ثابت ہوئے اور حقوق وفاداری میں مقدس سمجھے گئے' تو اہل عراق نے ان کی تحسین کی اور محبان وطن نے ان کا شکریہ ادا کیا اس لئے خیال تھا کہ حکومت ایران کو صحیح رپورٹ دی جائے گی مگر راستہ میں بعض مشائخ کی مہربانی سے کچھ ایسی الٹ پلٹ باتیں گھڑی گئیں کہ سن کر حیرت ہوتی ہے اور خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ باتیں صرف رفعت دنیاوی حاصل کرنے کیلئے گھڑی گئی تھیں کہ بادشاہ کے حضور میں اقتدار دنیوی حاصل ہو جائے۔

جنرل بغداد کی ناکامی

اور چونکہ شاہی دربار میں اراکین سلطنت آزادی سے کلام نہیں کر سکتے تھے اور وزراء بھی کسی مصلحت کی وجہ سے خاموش تھے اس لئے مسئلہ عراق کے متعلق بہت سی جھوٹی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

روایات شائع ہو کر کدورت مزاج شاہی کا باعث بن گئیں اور چغل خوروں نے دل کھول کر جو چاہا گھڑ لیا اور مسئلہ عراق نے بڑی اہمیت پیدا کر لی مگر جنرل قونسلوس نے جب اصلیت پر پوری پوری اطلاع پائی تو استقلال سے اس مسئلہ کو حل کرنے میں کھڑے ہو گئے لیکن جب مرزا بزرگ خان بغداد کے جنرل کونسل مقرر ہوئے تو چونکہ ناعاقبت اندیش تھے عموماً اپنے اوقات عزیز کو غفلت میں گذار دیتے تھے تو مشائخ عراق نے پختہ ارادہ کر لیا کہ اس گروہ کا استیصال کر دیا جائے۔ اور جس قدر بھی ہو سکتا تھا حکومت ایران کو اس ارادہ کے پورے کرنے میں تقریر و تحریر کے ذریعہ سے بڑے زور سے برانگیختہ کرنے کیلئے روزانہ شکایات کا ایک بڑا طومار لکھ کر روانہ کرتے تھے مگر چونکہ ان شکایات کی کچھ اصلیت نہ تھی اس لئے خدا کی طرف سے ان پر عملدرآمد کرنے میں تاخیر اور دیر پڑتی گئی۔ آخر تنگ آ کر خود جنرل بغداد اور مشائخ بغداد نے باہمی مشاورت کیلئے کاظمین میں ایک جلسہ منعقد کیا جس میں علمائے نجف اور علمائے کربلائے معلیٰ کی حاضری ضروری قرار دی گئی تو تمام مجتہد تشریف لائے مگر کچھ تو واقعات پر اطلاع پا کر تشریف لائے تھے اور کچھ صرف تعمیل حکم سلطانی کیلئے حاضر ہو گئے ورنہ ان کو اصلی حالات سے اطلاع نہ تھی۔ چنانچہ حضرت خاتمۃ المحققین شیخ مرتضیٰ رئیس الکل بھی لاعلمی کی حالت میں آ کر شامل ہو گئے۔ مگر جب آپ کو اصل حقیقت منکشف ہوئی تو فرمانے لگے کہ مجھے ابھی تک بابی مذہب کی واقفیت نہیں اور بظاہر مجھے یہ فرقہ قرآن شریف کے خلاف معلوم نہیں ہوتا اس لئے مجھے معذور سمجھا جائے اور تکفیری فتوی دینے میں ہر ایک کو مجبور نہ کیا جائے۔ اب جنرل بغداد اور مشائخ کو ناکامی اور ندامت کا منہ دیکھنا پڑا۔ جلسہ برخواست ہوا اور لوگ واپس گھر چلے گئے۔ انہی ایام میں مفسدہ پرداز اور معزول شدہ وزیر بھی پیچھے پڑ گئے اور جھوٹی افواہیں اڑا دیں کہ حکومت ایران بابیوں کی بیخ کنی کا فیصلہ کر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

چکی ہے اور عنقریب تمام بابی گرفتار ہو کر ایران پہنچائے جائیں گے، مگر وہ آرام سے زندگی بسر کر رہے تھے۔ اب بزرگ خان نے لوگوں کو بابیوں کے خلاف اشتعال دلانا شروع کر دیا تا کہ لوگ ہر ایک جگہ فساد برپا کر کے ان کو دق کریں۔ لیکن جب یہ دوسری چال بھی نہ چلی تو پورے نو ماہ تک ان کے خلاف علمائے اسلام سے مشورہ کرتا رہا اور چند بابیوں نے مصلحت وقتی کی بنا پر حکومت عثمانیہ کی تابعداری اختیار کر لی جس سے یہ چال بھی فیل ہو گئی۔ بہر حال عراق میں جناب بہاء اللہ گیارہ سال یا کچھ زیادہ عرصہ تک مقیم رہے اور بابیوں کی شہرت اس قدر دور دور تک پھیل گئی کہ ہر ایک فرقہ ان سے خوش تھا اور بڑے بڑے علمائے اسلام اپنی مشکلات حل کرانے کو آپ کے پاس حاضر ہوتے اور لوگ خیال کرتے کہ آپ کا علم جادو ہے یا کوئی عجیب قسم کا غیبی فیضان ہے۔ اسکے بعد حکومت عثمانیہ نے حکم دے دیا کہ بابی بغداد چھوڑ دیں اس وقت اور اس سے پہلے گیارہ سال کے قیام میں بھی مرزا یحییٰ بدستور سابق بھیس بدل کر ہی ادھر ادھر گھومتا رہا اور اسرار نویسی کا کام کرتا رہا اور جب یہ قافلہ ادرنہ کو روانہ ہوا

اڈریانوپل کو روانگی

اور حکومت عثمانیہ نے راستہ کی حفاظت ہر طرح سے اپنے ذمہ لی تو پھر بھی یحییٰ نے اپنی طرز معاشرت نہ چھوڑی اور اپنے آپ کو غیر جانبدار ہی ظاہر کرتا رہا، کبھی معلوم ہوتا کہ ہندوستان جائے گا کبھی یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہیں ٹرکی میں رہے گا مگر بعد میں کوک اور رابیل جانے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا جہاں پر اس قافلہ کو گذرنا تھا پھر موصل بھی پہنچ گیا مگر وہاں قافلہ سے کچھ فاصلہ پر ڈیرہ جما لیا۔ گو کسی قسم کا خطرہ نہ تھا مگر وہ اپنی شناخت کرانا نہیں چاہتا تھا تا کہ کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ نہ ہو۔ اس کے بعد قافلہ استنبول پہنچا تو حکومت نے کمال عزت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

وتوقیر کے ساتھ فروکش کیا۔ پہلے قیام ایک سرائے میں تھا مگر جب زائرین زیادہ ہوگئے تو تین یوم کے بعد دوسری جگہ تبدیل کرنی پڑی، مگر وہاں دشمنوں نے اڑا دیا کہ یہ لوگ گو بظاہر خوش مزاج اور نیک خصال ہیں مگر درحقیقت فساد و بغاوت کا مجسم شعلہ آتش ہیں اور ہر قسم کی سزا کے مستوجب ہیں۔ اس وقت گو بعض ارکین سلطنت یہ نے بھی مشورہ دیا کہ حکومت سے درخواست کی جائے کہ اس قسم کی شکایات بے جا ہیں اس لئے ہمیں واپس اپنے وطن ایران کو بھیجا جائے مگر بابیوں نے کہا کہ حکومت عثمانیہ جو حکم دے ہمیں منظور ہے' اس سے سرتابی نہیں کر سکتے اور ایسا استقلال دکھایا کہ جو ارکین سلطنت بھی ملاقات کو آتے تھے ان سے بھی شکایت کی بجائے مسائل الہیہ کی بحث شروع رہتی تھی اور علوم وفنون پر بحث چلتی تھی اور یہ بھی کہا کہ اگر خود حکومت کو مطلوب ہو تو ہمارے حالات کا مطالعہ کرے، ورنہ ہمارے کہنے سے حقیقت حال کا انکشاف مشکل ہوگا اس لیے ہماری ذاتی رائے کوئی بھی نہیں ہے۔ **قل کل من عند اللہ ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ لنا برھان شافی** کچھ عرصہ بعد حکم ہوا کہ صوبہ دومیلی ادرنہ میں چلے جائیں تو وہاں جا کر بابیوں نے ڈیرے ڈال دیئے اور مکانات تعمیر کر لئے۔

مرزا محمد یحییٰ کی علیحدگی

اس امن وراحت کے ایام میں سید محمد اصفہانی نے مرزا یحییٰ سے آپس میں سمجھوتہ کیا کہ تم یہاں سے نکل چلو کہ میں مرید بنوں اور تم پیر اور تبلیغ کے کام میں مصروف ہوں۔ احباب نے ہر چند سمجھایا کہ تم اپنے بھائی بہاء اللہ کی گود میں اتنے بڑے ہو کر صاحب مراتب عالیہ ہوئے ہو اب ان کا ساتھ نہ چھوڑو مگر اس احسان یاد دہانی کا کوئی اثر نہ ہوا تو انہوں نے اپنے مبلغ سرایہ میں بھیج دیئے اور وہاں جا کر چندہ شروع کر دیا۔ مگر جب حضرت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بھاء کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ کو بہت ملال ہوا اور اسی غصہ میں آ کر دونوں (یحییٰ ومحمد) کو ادرنہ سے نکال دیا تو دونوں اسلام بول پہنچ گئے اور اصفہانی نے یوں کہنا شروع کر دیا کہ جس کی شہرت عراق میں عالمگیر تھی وہ سید محمد یحییٰ تھے بہاء اللہ نہ تھے تو کسی فتنہ پرداز نے مشورہ دیا کہ یہاں تبلیغ کا کام شروع کر دو، کامیابی ہوگی۔ اسی دھوکہ میں آ کر خوب تبلیغ کی اور ان ہی فتنہ پردازوں نے لوگوں کو ان دونوں کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا اور حکومت کو توجہ دلائی کہ بابی فساد کا مادہ ہیں، سلطنت سے ان کا اخراج ضروری ہے اس لئے حکم ہوا کہ صرف بھاء اللہ کو ادرنہ سے جلا وطن کیا جائے اور کوئی بابی ہمراہ نہ جانے پائے اور یہ نہ بتایا کہ کہاں جلا وطنی ہوگی اس لئے کمال اضطراب میں بابی آتش در نعل ہو گئے اور التجا کی کہ ہم اپنے شیخ کی ساتھ ہی جلا وطن ہوں گے مگر حکومت نے منظور نہ کیا۔ تو اسی اضطراب و مایوسی میں حاجی جعفر آپ کے فراق میں دیوانہ ہو گیا اور خودکشی کر لی۔ اب حکومت نے اجازت دیدی کہ بہاء اللہ کو اپنے احباب کے ہمراہ عکا بھیجا جائے اور یحییٰ کو ماغوسا میں نظر بند کیا جائے۔

حکومت ایران کی خدمت میں درخواست

جب بہاء اللہ ادرنہ میں قیام پذیر تھے تو وہاں ایک درخواست سلطان ایران کی طرف لکھی تھی جس میں اپنی صداقت دعوی، حسن نیت اور شعار بابیت کو درج کیا تھا اور وہ درخواست کچھ فارسی میں تھی اور کچھ عربی میں۔ بہر حال اسے لفافہ میں بند کر کے یوں معنون کیا کہ باسم سلطان ایران، اب کوئی بابی یہ درخواست پہنچانے کو تیار نہ ہوا۔ آخر مرزا بدیع خراسانی نے حوصلہ کر کے عرض کی کہ میں یہ درخواست ایران پہنچا دوں گا۔ تو وہ روانہ ہوا جب وہاں پہنچا تو معلوم ہوا کہ سلطان اس وقت شہر سے باہر تشریف رکھتے ہیں۔ اس لئے راستہ کے قریب تین روز ایک پتھر پر قیام کیا جو شاہی خیموں کے محاذ پر تھا۔ اور شب و روز صوم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

وصلوٰۃ میں مصروف رہ کر منتظر تھا کہ سلطان کا یہاں پر گذر ہو تو وہ درخواست پیش کر دوں۔ مگر اسی انتظار میں بھوکا پیاسا اس قدر کمزور ہوگیا کہ صرف تنفس ہی باقی رہ گیا تھا۔ چوتھے روز سلطان دوربین سے دیکھ رہے تھے کہ آپ کی نظر بدیع پر پڑی تو فی الفور اسے حاضر کیا گیا اور اس سے درخواست لے کر اسے نظر بند کر لیا گیا۔ اب سلطان اگرچہ شدت پسند نہ تھے مگر اراکین سلطنت نے اس کو سزا دینا شروع کر دیا کیونکہ یہ ان بابیوں میں سے تھا جو بلغار اور سقلاب وغیرہ میں جلاوطن کئے گئے تھے اور یہ خیال کیا کہ اگر اس کو سزا نہ دی گئی تو آئے دن ان کے قاصد آنے شروع ہو جائیں گے۔ اب اسے شکنجہ میں کھینچا تاکہ باقی پارٹی کے حالات بھی بتائے مگر اس نے صبر و سکوت سے کام لیا اور پھر اسے زنجیروں میں جکڑ کر تشہیر کیا' وہ اس میں بھی خاموش رہا۔ آخر جب کوئی حیلہ کارگر نہ ہو سکا تو اس کی تصویر لے کر اسے قتل کر دیا گیا۔ (قول مصنف) میں نے وہ خود تصویر دیکھی ہے۔ سلطان نے جب درخواست پڑھی تو بعض فقرات نے آپ کے دل پر گہرا اثر کیا اور جب معلوم ہوا کہ بابی مذکور قتل ہوا ہے تو آپ نے ناراضگی میں کہا کہ کیا قاصد کو پیغام رسانی کے جرم میں قتل کیا جا سکتا ہے؟ پھر حکم دیا کہ علمائے شہر اس درخواست کا جواب لکھیں تو شہر کے سرکردہ علمائے اسلام نے جواب میں عرض کیا کہ قطع نظر اس سے کہ وہ اسلام کے مخالف ہے، آئین حکومت کے بھی خلاف ہے اس لئے اس گروہ کا استیصال از حد ضروری ہے۔ مگر سلطان کو اس جواب سے اطمینان نہ ہوا کیونکہ اس درخواست میں حکومت اور اسلام کے خلاف کوئی بات درج نہ تھی۔

اقتباسات درخواست

ذیل میں ہم اس درخواست کے چند فقرات بطور نمونہ درج کرتے ہیں۔

کہ اس درخواست کے باب اول میں یہ امور درج ہیں۔ مراتب ایمان و ایقان، فدائے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

روح فی سبیل اللہ، مقام تسلیم ورضا، کثرت مصائب وآلام، دشمنوں کی شکایت سے بدنامی، اپنی جرأت مفسدہ پردازوں سے بیزاری، خلوص ایمان بنصوص القرآن، لزوم خلائق الرحمٰن امتیاز عن سائر الخلق، اتباع الاوامر، اجتناب عن النواہی، ظہور قضیہ باب بتائید الٰہی، اہل دنیا کا اس کے مقابلہ سے عاجز ہونا، باب کا مصائب میں پڑنا، تعلیم کے بغیر موہبت ایزدی کا حصول، غیب الٰہی سے استفاضہ، اشراق علم لدنی، باب نصیحت کرنے میں معذور تھا۔ اکتساب کمالات للانسانیہ، اشتغال بالمحبۃ الا الٰہیہ، تشویق حصول مقام اعلیٰ جو سلطنت سے بھی اوپر ہے، المناجات والابتہال وغیرہ۔

باب دوم میں اصل مقصد شروع ہوتا ہے جس کا اقتباس ذیل میں درج ہے کہ

یاالٰھی ھذا کتاب لویدان ارسلہ الی السلطان. انت تعلم انی ما اردت الا ظھور عدلہ لخلقک وبروز الطافہ لاھل مملکتک وشیتک غایۃ رجائی اید یا الٰھی حضرۃ السلطان علی اجراء حدودک بین عبادک واظھار عذلک بین خلقک لیحکم علی ھذہ الفئۃ البابیۃ کان یحکم علی من دونھم انک انت العزیز المقتدر الحکیم. حسب الحکم حضور سلطان کے بندہ طہران سے عراق کو جلاوطن ہو کر وہاں بارہ سال مقیم رہا اور اس عرصہ قیام میں مجھے یہ قدرت نہ تھی کہ حضور کی خدمت میں اپنا حال لکھ کر پیش کرتا یا کم از کم غیر ممالک میں اپنا حال لکھ کر بھیجتا۔ اس کے بعد ایک سرکاری آدمی نے ہم فقیروں کو ستانا شروع کر دیا اور علمائے اسلام کو ہمارے خلاف برانگیختہ کرتا تھا۔ حالانکہ ہم سے حکومت کے خلاف کوئی امر سرزد نہیں ہوا تھا اور صرف اس امر کو ملحوظ رکھ کر ہم سے کوئی امر مخالف سرزد نہ ہو جائے اپنا تمام حال لکھ کر مرزا سعید خان کو دیا' تاکہ آپ کی خدمت میں پیش کر کے جو حکم صادر ہو ہم پر نافذ کرے مگر بہت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

عرصہ گذرنے پر بھی کوئی شاہی حکم جاری نہ ہوا۔ اس لئے ہم معدودے چند عراق کو چلے گئے تاکہ مخلوق خدا کی خونریزی نہ ہو۔ اگر حضور غور فرمائیں تو یہ سب کچھ مصلحت عامہ کو مدنظر رکھ کر پیدا ہوا ہے کیونکہ ہم جہاں کہیں ہوتے حکام وقت کو ہمارے خلاف اکسایا جاتا تھا' مگر اس عبد فانی (بہاء اللہ) کا ہمیشہ یہی حکم ہوتا تھا کہ کوئی بابی فتنہ پردازی میں حصہ نہ لے اس پر میرے اعمال شاہد ہیں اور تمام دنیا جانتی ہے کہ بابی گو اس وقت پہلے کی بہ نسبت زیادہ ہیں لیکن فتنہ وفساد سے متنفر ہیں۔ آج پندرہ برس ہو رہے ہیں کہ صبر وتسلیم سے زندگی بسر کر رہے ہیں جب بندہ فانی ادرنہ آیا تو کسی نے مجھ سے سوال کیا کہ نصرۃ کا مفہوم کیا ہے؟ تو اس کو کئی ایک طرح جواب دیئے گئے ان میں سے ایک جواب یہاں بھی ذکر کیا جاتا ہے تاکہ حضور بھی معلوم کر سکیں کہ اصلاح عالم کے بغیر ہمارا کوئی مقصد نہیں ہے۔ اگرچہ حضور پر وہ الطاف الہیہ تو منکشف نہیں ہو سکتے جو خدا تعالیٰ نے بغیر استحقاق کے انعام کئے ہیں' مگر تاہم اس قدر جناب کو ضرور معلوم ہو جائے گا کہ مجھے عقل وفراست سے ضرور آراستہ وپیراستہ کیا ہوا ہے (**ای لست مجنونا کما یظنہ الاعداء**) ہاں ایک جواب جو سائل کو لکھ بھیجا تھا وہ یوں تھا کہ ھو اللہ تعالیٰ یہ ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ دنیا وما فیہا سے مستغنی ہے اس کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ کوئی کسی سے لڑائی کرے سلطان **یفعل مایشاء** بحر وبر کی حکومت اس نے سلاطین کے سپرد کر دی ہوئی ہے اس لئے وہ قدرت الہیہ کے اپنے اپنے مقدور کے مطابق مظاہر ہیں اور جو کچھ اس نے اپنے لیے مخصوص کر رکھا ہے وہ دل ہے جو علوم الہیہ، ذکر وشغل اور محبت الہٰی کا مخزن ہوتا ہے اور ہمیشہ سے خداوند تعالیٰ کا یہ ارادہ بھی چلا آتا ہے کہ دنیا وما فیہا کے کچھ اشارات اپنے بندوں کے دلوں پر منکشف کرے تاکہ اپنے تجلیات کے قبول کرنے کیلئے ان دلوں کو مستعد کرے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مدینہ قلب میں غیر کو دخل نہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دیا جائے' تا کہ حبیب اپنے مکان میں قیام کر سکے۔ یعنی خدا کے اسماء و صفات کی تجلی قلوب پر ہو ورنہ تو ذات باری صعود و نزول سے پاک ہے۔ اب ''نصرت'' کا معنی یہ نہیں ہے کہ کسی پر اعتراض کیا جائے یا نفسانی بحث کی جائے بلکہ اصل مقصد یہ ہے کہ ان مدائن قلوب کو فتح کیا جائے جو ہوا و حرص اور آزادی کے لشکروں کی دستبرد میں فنا ہو چکے ہیں اور حکمت و بیان کی تلوار چلا کر اپنے قبضہ میں کر لیا جائے **هذا هو معنى النصرة** فساد خدا کو پسند نہیں ہے اور جاہل (بابی) اس سے پیشتر جو فساد کر چکے ہیں وہ کبھی پسندیدہ نہیں ہو سکتا اور جو شخص نصرۃ کا ارادہ رکھتا ہے اس کا فرض ہے کہ سیف بیان و معانی کے ساتھ پہلے اپنے قلب پر تصرف کرے اور غیر اللہ کی یاد سے اس کو چاروں طرف سے روک دے اس کے بعد مدائن قلوب العباد کو رخ کرے **هذا هو المقصود بالنصرة** خدائے تعالیٰ کی رضا میں مار ڈالنے سے خود مر جانا بہتر ہے۔ احباب کو چاہیے کہ ایسی شان دکھائیں جس سے مخلوق الٰہی تسلیم و رضا کا راستہ دیکھیں۔ **اقسم بشمس افق التقديس** خدا کے بندوں کی نظر مٹی اور احوال اراضی کی طرف ہرگز نہیں ہوتی اور خدا تعالیٰ بھی محض فضل و کرم سے صرف دلوں کو دیکھتا ہے تا کہ وہ دل اور نفوس فانیہ خاکی آلائشوں سے پاک ہو کر مقامات عالیہ میں پہنچ سکیں' ورنہ اس سلطان حقیقی کو کسی طرح کے نفع و نقصان سے تعلق نہیں ہے۔ **كل اليه راجعون والحق فرد واحد مستقر فى مقره مقدس عن الزمان والمكان والذكر والبيان والاشارة والوصف والعلو والدنوولايعلم ذلک الا هو ومن عنده علم الكتاب لا اله الا هو العزيز الوهاب۔** انتہی

اب سلطان کا فرض ہے کہ عدل و رحم سے اس امر مہم میں کام کریں اور لوگوں کی معروضات پر توجہ نہ کریں، کیونکہ وہ سب فرضی اور بغیر دلیل کے ہیں۔ اس کے بعد ہمیں حکم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوا تو استنبول حاضر ہوئے مگر وہاں بھی حکومت عثمانیہ کے حضور اپنے اصلی حالات پیش کرنے کا موقع نہ ملا اور ہم نے خود بھی ارادہ نہ کیا تا کہ معلوم ہو جائے کہ ہمارا ارادہ کسی قسم کے فساد اور بغاوت کا نہیں ہے۔ سلطان ظل الٰہی ہوتا ہے جس طرح خدا کی تربیت کسی خاص انسان سے مختص نہیں ہے اسی طرح ظل الٰہی کی تربیت بھی کسی خاص بنی نوع انسان سے مخصوص نہیں ہونی چاہئے تا کہ رب العالمین کی تجلی تربیت میں ظاہر ہو اس اصول پر بابی قائم ہیں اور سب کو معلوم ہے کہ انہوں نے اپنے مقاصد چھوڑ کر مشیت ایزدی کو پیش نظر رکھا ہوا ہے اور اس سے بڑھ کر اس صداقت کا نشان اور کیا ہو سکتا ہے کہ محبت الٰہی میں اپنی جان قربان کر رہے ہیں، ورنہ بغیر کسی خاص مطلب کے کوئی عقلمند اپنی جان ضائع نہیں کرتا۔ کہا جاتا ہے کہ ہم مجنون اور پاگل ہیں مگر ایک دو شخص مجنون اور دیوانے ہوں تو ممکن ہوگا۔ لیکن ایک بڑی جماعت کا دیوانہ ہونا ممکن نہیں ہو سکتا جس نے اس اصول کو قائم کرنے کی خاطر اپنی جان و مال قربان کر دیئے ہیں۔ پس اگر یہ لوگ اپنے دعاوی میں سچے نہیں ہیں تو مخالفین کے پاس کیا ثبوت ہے کہ ہم جھوٹے ہیں؟ حاجی مرحوم سید محمد نے روس کی لڑائی میں جہاد کا فتوی دیا اور خود بھی اس جہاد میں شریک ہوئے اگر چہ آپ علامہ زماں تھے مگر ان پر بھی یہ راز منکشف نہ ہوا کہ تربیت ایک بہت بڑا کام ہے۔ بیس برس ہو رہے ہیں کہ بابی دور دراز ملکوں میں جلاوطن کئے جا رہے ہیں اور ان کے بچے یتیم اور مائیں بے اولاد کر دی گئیں ہیں اور ان کو سطوت سلطانی سے اس قدر بھی قدرت نہیں کہ اپنی اولاد پر نوحہ کر سکیں' باوجود اس کے پھر بھی محبت الٰہی ان میں جلوہ گر ہے۔ ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے مگر ان کے اس عقیدہ میں فرق نہ آیا' جس سے ثابت ہو گیا کہ وحدت رحمانیہ کی طرف بالکل جذب ہو چکے ہیں۔ گو علمائے ایران نے سلطان کا دل ہماری طرف سے مکدر کر دیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مجھے یہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

موقعہ نہیں دیا گیا کہ آپ کے رو برو تبادلہ خیالات کیلئے ان سے گفتگو کروں۔ اب بھی گذارش کرتا ہوں کہ مجلس مناظرہ منعقد کر کے ہمارے دعاوی پر مباحثہ ہوجائے۔ ﴿فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ﴾ میں صداقت کی علامت تمنائے موت قرار دی گئی ہے۔ اب خود بتائیں کہ خدا کی راہ میں کس قوم نے اپنی قربانی دی ہے اور کس کا ظاہر وباطن یکساں نظر آرہا ہے؟ بعض علمائے ایران نے بغیر اس کے کہ مجھے دیکھا ہو یا میرے مقاصد پر غور کیا ہو، میری تکفیر کا فتوی دیدیا ہے حالانکہ دعویٰ بلا دلیل تسلیم نہیں ہوسکتا اور نہ ہی ظاہری زہد وتقوی کسی کام آتا ہے۔ اب میں صحیفہ فاطمیہ سے جو کلمات مکنونہ کی عنوان سے مشہور ہے چند فقرات ایسے علمائے اسلام کی کلی کھولنے کیلئے پیش کرتا ہوں جس میں آپ نے ایسے علماء کیلئے یوں فرمایا تھا کہ اے دھوکہ باز و! تم کیوں حظ نفس کا دعوی کرتے ہو حالانکہ تم بھیڑیے ہو؟ تمہاری مثال صبح کا ستارہ ہے کہ بظاہر روشن اور چمکدار ہے اور باطن میں رہروان۔ ممالک بعیدہ کیلئے ہلاکت کا باعث ہے (کیونکہ اس وقت رہزن لوٹ مار کرتے ہیں) یا کڑوا پانی تمہاری نظیر ہے کہ بظاہر مصفے اور دلربا نظر آتا ہے، مگر باطن میں ایسی تلخی رکھتا ہے کہ ایک قطرہ بھی زبان پر نہیں رکھا جاسکتا۔ خدا کی تجلی ہر ایک پر ہے مگر مٹی اور فرقد ستارہ میں قبولیت روشنی کی رو سے بڑا فرق ہے۔ حدیث قدسی میں خدا فرماتا ہے کہ "کئی دفعہ اے ابن دنیا میں نے تجھ پر صبح کو اپنی تجلی ڈالی مگر تم بستر راحت پر سوئے رہے اور غیر سے مشغول ہوتے دیکھ کر میں واپس جا کر خاموش رہا اور اپنے فرشتوں کو بھی نہیں بتایا کہ تم کو ندامت نہ ہو۔" دوسری روایت میں ہے کہ **الداعی لمحبتی قد هبت علیک نسیم عنایتی ووجدتک نائما علی فراش الراحة فبکیت علی حالک ورجعت۔** انتہی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اس لئے ضروری ہے کہ سلطان ہمارے مخالفین کی بے دلیل شکایت پر توجہ نہ کریں۔ قرآن مجید میں ہے کہ ﴿اِنْ جَآءَ کُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا﴾ اور حدیث شریف میں ہے کہ **لاتقبلو النمائم** "چغل خور کی بات نہ مانو۔" بہت سے علماء نے مجھے دیکھا بھی نہیں اور جنہوں نے دیکھا ہے وہ تسلیم کر چکے ہیں کہ ہم اس امر پر عمل پیرا ہیں کہ جس کا ہمیں خدا نے حکم دیا ہے اور ان کو یہ آیت پیش نظر ہے کہ ﴿هَلْ تَنقِمُونَ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلُ﴾ ہماری نظریں آپ کے توجہ کریمانہ کی طرف لگی ہوئی ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ اس شدت کے بعد ہمیں ضرور آرام ملے گا مگر معروض الامر صرف یہی ہے کہ حضور خود اس گتھی کو سلجھانے کی کوشش کریں۔ **یا الٰھی ان قلب السلطان بین اصبعی قدرتک لوتری قلبه الی شطر الرحمة انک انت المقتدر المنان لااله الا انت العزیز المستعان**۔ ہاں جو علمائے اسلام اپنے نفس کو محفوظ رکھے ہوئے ہیں، دین کے محافظ ہیں ہوائے نفس کے مخالف ہیں اور فرمان الٰہی کے تابع ہیں تو عوام کا فرض ہے کہ ایسے علماء کی تقلید کریں۔ اگر سلطان ان بیانات پر نظر ڈالیں جو مظہر الہام الرحمٰن (بہاء اللہ) پر ظاہر ہوئے ہیں تو یقیناً سمجھ لیں گے کہ جو عالم صفات مذکورہ سے متصف ہوسکتا ہے وہ کبریت احمر (سرخ گندھک) سے بھی زیادہ کمیاب ہے اور جو اس وقت کے علمائے اسلام ہیں **شَرُّ فُقَهَاءِ تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ** کے حکم میں داخل ہیں **مِنْهُمُ الْفِتْنَةُ خَرَجَتْ وَاِلَيْهِمْ تَعُوْدُ**۔ اگر ان روایات میں شک ہو تو بندہ ثابت کرنے کو حاضر ہے مگر جو سید مرتضیٰ مرحوم جیسے علمائے اسلام غیر جانبدار ہیں ان کے متعلق ہمیں کوئی شکایت نہیں ہے۔ ان لوگوں نے اصل مقصد سے چشم پوشی کی ہوئی ہے اور صرف بابیوں کی ایذا پر تلے ہوئے ہیں۔ اگر ان سے پوچھا جائے کہ تم نے کون سی اسلامی خدمت انجام دی ہے یا کسی امر متعلقہ ترقی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حکومت پر توجہ کی ہے کہ جس سے ملکی یا سیاسی ترقی ہو، تو خاموش رہ کر کہتے ہیں کہ یہ معترض بابی ہے، پھر اسے قتل کروا کر مال لوٹ لیتے ہیں۔ جیسا کہ تبریز کا واقعہ مشہور ہے اور سلطان تک خبر بھی نہیں پہنچنے دیتے۔ کیونکہ اس جماعت کا کوئی معین و مددگار نہیں ہے۔ اب ایسے لوگ جب سلطان کی رعایا بننے کا حق رکھتے ہیں ان کے سوا اور مذاہب بھی ظل عاطفت میں پرورش پا رہے ہیں تو اس جماعت کو بھی ملک میں رہنے کی اجازت ہونی چاہئے اور ارا کین سلطنت کا فرض ہے کہ ایسے قواعد پاس کریں کہ تمام مذہبی فرقے امن و امان سے زندگی بسر کر سکیں اور ملک میں ترقی ہو کیونکہ خدا کا منشاء صرف یہی ہے کہ عدل و انصاف سے رعایا کی حفاظت کی جائے۔ ﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ﴾ یہ امر بعید ہے کہ ایک شخص کی بدعملی سے ایک جماعت کو سزا دی جائے۔ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ نیک و بد ہر ایک فرقہ میں ہوتے ہیں مگر عقلمند برائی کا مرتکب نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اگر وہ طالب مولیٰ ہے تو اس کو ایسے افعال کے ارتکاب کی طرف مطلقاً توجہ نہ ہوگی۔ اگر وہ طالب دنیا ہے تو وجاہت طلبی اس کو ایسے امور سے مانع ہوگی کہ کہیں لوگ اس سے برگشتہ نہ ہو جائیں۔ سبحنک اللھم یاالٰھی تسمع خیبی وتری حالی وضری فان کان ندای خالصا لوجھک فاجذب بہ قارب بریتک الی افق سماء عرفک وقلب السلطان الی یمین اسم عرشک الرحمٰن. ثم ارزقہ النعمۃ التی نزلت من سماء کرمک لینقطع عما عندہ ویتوجہ الی شطر الطافک ای رب ایدہ علی اعانۃ المظلومین واعلاکلمتک وانصرہ بجنود الغیب والشھادۃ لیسخر المدائن باسمک لا الہ الا انت العزیز اگر ہم میں سے کوئی فعل قبیح کا مرتکب ہو جاتا ہے تو یہ لوگ شکایت کر دیتے ہیں کہ یہ فعل قبیح بھی ان کے مذاہب میں داخل

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ حاشا و کلا میں نے کبھی ایسے مکروہ افعال کی اجازت نہیں دی' بالخصوص ان افعال قبیحہ کی کہ جن کی تصریح قرآن شریف میں موجود ہے۔ دیکھئے شراب نوشی کی ممانعت قرآن شریف میں موجود ہے اور یہ لوگ بھی ممانعت کرتے ہیں مگر پھر بھی لوگ اس کا ارتکاب کر لیتے ہیں تو سزایابی کے مستوجب صرف یہ ہی غافل نفوس قرار پاتے ہیں' نہ یہ کہ علمائے اسلام پر کوئی امر عائد کیا جاتا ہے۔ **بلی ان هذا الحزب يعلم ان الله يفعل مايشاء ويحكم ما يريد** ۔ اعتراضات ہمیشہ ہر ایک عالم و جاہل دونوں پر ہوتے چلے ہیں۔ دیکھئے انبیاء علیہم السلام اعتراضات سے نہ بچ سکے تو بھلا یہ فرقہ کیا حقیقت رکھتا ہے۔ **وهمت كل امة برسولها لياخذوه وجادلوا بالباطل ليدحضوا به الحق وما ياتيهم من رسول الا كانوا به يستهزؤون**۔ حضور خاتم المرسلین کا ظہور ہوا تو چاروں طرف سے جبر و استبداد کی کالی گھٹائیں آپ پر چھا گئیں اور لوگ ایذا رسانی کو کار ثواب سمجھنے لگے اور علمائے یہود و نصاری نے حق سے چشم پوشی کی اور اس نیر اعظم کو تاریک کرنے میں کوشاں ہو گئے۔ کعب بن اشرف، وہب بن راہب اور عبد اللہ بن ابی جیسے لوگ مقابلہ کے لئے کھڑے ہو گئے، آخر یہ مشورہ ہوا کہ حضور ﷺ کو قتل کیا جائے۔ ﴿**اِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا**﴾ ﴿**وَاِنْ کَانَ کَبُرَ عَلَیْکَ اِعْرَاضُهُمْ**﴾ غرضیکہ مطلع انوار الہیہ کے وقت ایسے واقعات پیش آیا کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر علمائے یہود نے کفر و طغیان کا فتویٰ لگا دیا تھا اور مفتی حنان اور قاضی قیافا کے حکم سے آپ کو وہ حالات پیش آئے جو قابل ذکر نہیں ہیں (**الی ان رفعه الله الی السماء**) اگر سلطان حکم دیتے تو میں آپ کی خدمت میں اپنے وہ بیانات تسلی بخش پیش کر دیتا جن سے جناب کو یقین ہو جاتا کہ **عنده علم الكتب** اگر اب بھی علمائے اسلام کی رنجیدگی کا خوف نہ ہوتا تو ایک ایسا مقالہ سپرد قلم کرتا جو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

موجب اطمینان ہوتا مگر متقضائے وقت سے قلم کو روک دیا گیا ہے۔

سبحنک اللهم یاالٰهی تحفظ سراج امرک بزجاجة قدرتک لئلا تمر علیه ارياح الانکار من الذین غفلوا من اسرار اسمک و لاتدعنی بین خلقک وارفعنی الیک واشربنی من زلال عنایتک۔ حضور! تمام اطراف میں کجروی کی آگ بھڑک اٹھی ہے یہاں تک کہ میرے اہل وعیال کو قید کرلیا گیا ہے۔ یہ کوئی پہلا موقعہ نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے لوگوں نے آل رسول کو قید کرلیا تھا اور جب دمشق پہنچے تو جناب امام زین العابدین سے پوچھا گیا کہ کیا تم خارجی ہو؟ تو فرمایا کہ نہیں ہم تو عباد اللہ ہیں، کہ جن کی بدولت ایمان کی سرحد روشن ہوئی۔ "**امنا بالله و ایاته**" اور ہماری طفیل دنیا سے ظلمت اٹھ گئی اور روشنی پھیل چکی ہے **ونحن اصل الامر ومبداه واول خیر ومنتهاه** پھر سوال ہوا کہ کیا تم نے قرآن شریف چھوڑ دیا؟ فرمایا کہ **فینا انزله الرحمن** پھر پوچھا گیا کہ کیا تم نے خدا کے حلال وحرام کو تبدیل کر ڈالا تھا؟ تو آپ نے جواب دیا کہ "**نحن اول من اتباع اوامر الله**" سب سے پہلے ہم نے ہی تو قرآن کی تابعداری کی تھی۔ آخر یہ پوچھا گیا کہ پھر تم ایسے مصائب میں کیوں گرفتار ہوئے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ "**لحب الله و انقطاعنا عما سواه**" خدا کی محبت اور دنیا سے دل اٹھا لینے کی وجہ سے ہم پر مصائب نازل ہوگئے ہیں۔ ہم نے حضور ﷺ کا فرمان صرف لفظی رنگ میں پیش نہیں کیا تھا بلکہ اس کے بحر حیات میں سے ایک قطرہ پیش کیا تھا تاکہ مردہ دل زندہ ہوجائیں اور ان کو معلوم ہوجائے جو اس بدبخت قوم سے ہم پر نازل ہوا ہے۔ **تالله ما اردت الفساد بل تطهير العباد عما منعهم من التقرب الی الله۔** میں تو سو رہا تھا اچانک عنایت الٰہی نے مجھے جگا دیا۔ **مرت علی نفحات ربی الرحمٰن وایقظتنی من**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

النوم یشهد بذلک سکان جبروته وملکوته واهل مدائن غره ونفسه الحق
۔مجھے آلام ومصائب سے کچھ گھبراہٹ نہیں قد جعل الله البلاء غادية لهذه
الدسكرة الخضراء وذبالة مصباحه الذى به اشرقت الارض والسماء جس
قدر لوگ مر چکے ہیں ان کو ان کے مال ودولت نے کچھ فائدہ نہیں دیا اور آج مٹی میں مل کر
شاہ وگدا یکساں ہو گئے ہیں۔ تالله لقد رفع الفرق الا لمن قضى الحق وقضى
بالحق اين العلماء والفضلاء والامراء. اين انظارهم واين خزائنهم
المستورة و زخارفهم المشهودة وسررهم الموضونه هيهات صارا لكل
بورا جعلهم قضاء الله هباء منثورا فاصبحوا لاترى الا مساكنهم الخالية
وسقوفهم الخاوية. ايما راى القوم وهم يشهدون. لم ادرفى اى وادى
يهيمون الم يان للذين امنوا ان تخشع قلوبهم لذكرالله. طوبى لمن قال
بلى يارب حان وا ان. هيهات لايحصد الامازرع. ولا يوخذ الاما وضع.
هل لنا من العمل ما يزول به العلل. ويقربنا الى مالک العلل. يا ملک انى
رايت فى سبيل الله مالاعين رات ولا اذن سمعت. قد انكر فى المعارف
وضاق على المخارف. كم من بلايا نزلت وتنزل قد استهل ومعى. الى ان
بل مضجعى تالله راسى تشتاق الرماح. فى موجب مولاه. وما مررت على
شجر الا وقد خاطبه فوادى ماليت قطعت لاسمى وصلب عليک
جسدى. فى سبيل ربى. بل بما لدى الناس يعمهون. غدا يرون
ماينكرون. سوف تنقل من هذا المنفى الى سجن عكاء. ومما يقولون انها
اخرب مدن الدنيا واقبحها صورة. واردأها هواء وانتنها ماء. كانها دار

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حکومة الصدى. ارادوا ان يحبسوا العبد فيها ولسيد واعلى وجوهنا ابواب الرخاء تالله لوينهكنى اللغب ويهلكنى السغب ويجعل فرشى من الصخرة الصماء. وموانسى وحوش العراء لاجزع واصبر كما صبر اولوا العزم و نرجو من الله عتق الرقاب من السلاسل والا غلال. نسال الله ان يجعل هذا البلاد الادهم ورعا لهيكل اوليائه. وبه يحفظهم من سيوف شاهذه و قضب نافذه هذه سنة قد خلت فى القرون الخاليه. والا عصار الماضيه. فسوف يعلم القوم مالا يفقهونه اليوم.الى شىء يركبون مطية الهوى.و يهيمون فى هيماء الغفلة والغوى.اى سرير ماكسر.واى سرير مافقرلوعلم الناس ماوراء الختام. من رحيق رحمة ربهم العزيز العلام لنبذوا الملام واسترضوا عن الغلام. اما الان حجبونى بحجاب الظلام.الذى نسبحوه بايدى الظنون والاوهام. سوف تشق اليد البيضاء جيبا هذه الليلة الدلماء يومئذ يقول العباد ماقالته اللائمات من قبل ليظهر فى الغايات مابدا فى البدايات. يومئذ يقوم الناس من الاجداث.ويسالون عن ا لتراث.طوبى لمن لا تنؤبه الاثقال.فى اليوم الذى فيه تمرالجبال. ويحضر الكل للسوال.فى محضرالله المتعال انه شديد النكال.نسال الله ان يقدس قلوب بعض العلماء من الضغينة والبغضاء. ويصدهم الى مقام لا تقلبهم الدنيا ورياستها عن النظر الى الافق الاعلى. ولا يشغلهم المعاش عن يوم يجعل فيه الجبال كالفراش. ولو يفرحون بما راوه علينا من البلاء فسوف ياتى يوم فيه يبكون. وربى لو خيرت بين ما هم فيه من الغناء وما انا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

فیہ من البلاء لاخترت ما انا فیہ الیوم۔ اہل بینش جانتے ہیں کہ میں ایک غلام ہوں میرے سر پر ایک بال کے ساتھ لٹکی ہوئی تلوار ہے ابھی پڑی کہ پڑی۔ پھر بھی خدا کا شکر گذار ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ سلطان کا سایہ دراز ہو کہ مخلص اور موحد بھی اس کی طرف دوڑیں اور اس کو توفیق دے کہ افق اعلیٰ کے قریب ہو اور رعایا کو نظر عنایت سے دیکھے اور اسے کجروی سے باز رکھے اپنے حکم کا ناصر بنائے تا کہ لوگوں پر بھی ویسا ہی عدل کرے جیسا کہ اپنے اہل قرابت پر کرتا ہے۔ انہ لھو المقتدر المتعالی المھیمن القیوم۔ انتہی

الواح بہاء

اب جناب بہاء کے اخلاقی احکام لکھے جاتے ہیں جو مختلف الواح سے منتخب کئے گئے ہیں۔ عاشروا الادیان بالروح والریحان کل بدء من اللہ ویعود الیہ. قدمنعتم من الفساد والجدال فی الصحف والالواح. ماارید بہ الاسموکم نسال اللہ ان یمد اولیاء کم و یوفق من حولی علی العمل بما امروا بہ من القلم الاعلی. انتم جمیعا ثمرۃ عضن واحد واوراق عضن واحد. لیس الفخر لمن یحب الوطن بل لمن یحب العالم ان الذی ربی ابنہ اوابنا من الابناء کانہ ربی احدا من ابنائی علیہ بہاء اللہ وعنایۃ یا اھل البھاء انتم مطالع العنایۃ الالھیۃ لاتلوثوا لسانکم بالطعن واللعن. واحفظوا عینکم مما لاینبغی ماعندکم فاعرضوہ للناس فان قبلوا فبھاوالا فدعوھم ولا تعرضوا بھم لا تکونوا سبب الحزن والغم فضلا عن الفساد. دین اللہ ومذھبہ اتحاد اھل الدنیا واتفاقھم لاغیر لاتجعلوہ سببا للاختلاف والنفاق. تربیۃ العالم من اصول اللہ علی الامراء ان یحفظوا ھذا المقام. لانھم مظاھر العدل. و علی الملوک ان یطلبوا امرالرعیۃ تفحصا من عند نفسھم حزباحزبا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

لیرتفع الاختلاف من البین لانهم مظاهر القدرة ما یطلبه هذا العبد انما هو الانصاف. لا تکتفوا بالاصغاء فقط ماظهرمنی فتکفروا فیه. اقسم بشمس البیان لم نجعل مانطقنابه محل الشماتة و مفتریات العباد.

درخواست اہل بصیر

۱۲۵۸ھ بہاء مع اصحاب عکا میں پہنچ گئے اور مرزا یحییٰ ماغوسا میں۔ اس کے بعد اہل البصیر باب نے ارکین سلطنت سے درخواست کی کہ سلطان خود بابیوں کے حالات دریافت کریں' کیونکہ جو کچھ کہا جاتا ہے وہ کچھ تو مبالغہ ہے اور کچھ جھوٹ ہے۔ دراصل بابیوں کو سیاسیات سے کچھ بھی تعلق نہیں بلکہ اس مذہب کی بنیاد صرف امور روحانی، تحقیق اشارات اور تربیت نفوس پر ہے۔ اور حکومت کا اصول ہے کہ ہر ایک فرقہ کی نگہداشت کرے اس مذہب کی تحریرات جو جناب کو موصول ہو چکی ہیں، ان میں بھی منع عن الفساد اور ارشادالی الطا عة و الانقیاد کا حکم موجود ہے۔ اگر چہ حکومت نے عقائد پر قبضہ کرنا چاہا مگر نا کامی رہی بلکہ جس قدر دبایا اور ابھرتے گئے' اس لئے حکومت کا فرض ہے کہ دوسری حکومتوں کی طرح یہ بھی بابیوں کو آزادی بخشے۔ کیونکہ جب چھیڑ چھاڑ بند کی جاتی ہے تو ایسے مذہب خود بخود دفرو ہو جاتے ہیں۔ زمانہ بدل چکا ہے اب تعرض کا موقعہ نہیں رہا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ سیاسی جماعت کو دبایا جائے کیونکہ وہ حفظ امن کے خلاف ہے اور اس جماعت میں سے بھی جو کمینہ پن کرتے ہیں ان کی طرز عمل کو مذہب قرار نہ دیا جائے کیونکہ ہر ایک مذہب وملت مساوات کو ملحوظ رکھتی ہیں۔ تیس سال گذر چکے ہیں بابیوں کو فتنہ وفساد سے کوئی تعلق نہیں رہا بلکہ سکون وانقیاد سے زندگی بسر کرنا اپنا شعار مذہبی بنائے ہوئے ہیں۔ مذہبی مداخلت آئین حکومت کے خلاف ہے جب تک حکومت ایران کا یہ مسلک رہا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حکومت ترقی کرتی رہی اور جب سے مذہبی مداخلت شروع ہوئی بڑے بڑے علاقے کلدان، توران اور آشور وغیرہ ہاتھ سے نکل گئے۔ اگر فتوی شرعیہ کا یہ مقتضا ہو تو موجودہ دوسرے مذہبی فرقے (متشرعہ نصیریہ، شیخیہ، صوفیہ اور ساترہ وغیرہ) کا اخراج بھی ضروری ہوگا ورنہ آج فتاوی شرعیہ پر حکومت نہیں چل سکتی۔ حکومت برطانیہ جو صرف شمالی حصہ میں قائم تھی آج دنیا کے ۱/۵ پر حکومت کررہی ہے کیونکہ اس نے مساوات مذہبی کو قائم رکھا ہے اور مداخلت مذہبی کو خلاف حکومت سمجھتی ہے آج ہندوستان بھی اس حکومت پر مفتخر ہے اور عدل وانصاف کے نیچے زندگی بسر کررہا ہے۔ متوسط زمانہ میں (جو حکومت روما کے تنزل سے شروع ہو کر فتح اسلام قسطنطنیہ تک ختم ہوتا ہے) یورپ میں بھی علمائے مذہب کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور رہی ہے تو دنیا کو چین نصیب نہیں ہوا۔ اور جب مذہبی حکومت اٹھ گئی تو دنیا کو آرام حاصل ہوگیا اور ہر ایک مذہبی جماعت امن کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگی۔ اب یہ حال ہے کہ ایشیاء کی بڑی سے بڑی حکومت بھی یورپ کی چھوٹی سے چھوٹی حکومت کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ خلاصہ یہ ہے کہ (وجدان انسانی) اور مذہبی نکتہ نگاہ ایک ایسا امر مقدس ہے کہ جس قدر اسکو وسعت اور آزادی دی جاتی ہے حکومت ترقی پذیر ہوتی ہے اور جس قدر اس کو تنگ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اسی قدر حکومت کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے کیونکہ مذہب خدا کی امانت ہے اس پر انسان کا دخل نہیں اور دل اور روح خدا کے قبضہ میں ہیں حکومت کے قبضہ میں نہیں آسکتے۔ اور نکتہ خیال ہر ایک کا الگ ہوتا ہے کوئی دو شخص بھی آپس میں متحد الخیال نہیں پائے جاسکتے ﴿ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مَنسَكًا ﴾ حکومت نے جس قدر بابی مذہب کے خلاف ہمت خرچ کی ہے اگر وہ اصلاح حکومت میں خرچ ہوتی آج ایران سب پر ممتاز ہوتا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حکومت کا رویہ

(درخواست بہاء اللہ اور درخواست بصیر کے بعد) حکومت ایران نے خود حالات کی پڑتال شروع کردی تو معلوم ہوا کہ تمام شکایات وجاہت طلبی اور مذہبی عداوت یا ذاتی مفاد پر مبنی تھیں۔ اس لئے حکومت نے تمام شکایات کا سلسلہ بند کردیا اور جو مظالم بابیوں پر ڈھائے جاتے تھے یک دم بند کردیے گئے، ورنہ اس سے پیشتر بارہ سال کا عرصہ ہوا ہے کہ دو بھائی طباطبائی خاندان کے سید حسن اور حسین نامی اصفہانی میں کمال دیانت کے ساتھ تجارت کیا کرتے تھے اور ملا محمد حسین خطیب جامع مسجد اصفہان سے ان کا لین دین تھا۔

قتل حسنین

جب حسابات کی پڑتال ہوئی تو خطیب کی طرف اٹھارہ ہزار روپے کی رقم نکلی۔ چک سر بمہر لکھ دینے کو کہا گیا تو خطیب نے برا منایا اور اپنے بچاؤ کیلئے لوگوں پر یہ ظاہر کردیا کہ یہ دونوں تاجر بابی مذہب کے پیرو ہیں اس لئے واجب التعزیر اور مستوجب غارت ہیں۔ اس لیئے لوگوں نے ان کا باقی مال بھی لوٹ لیا اب اس خیال سے کہ کہیں سلطان تک یہ شکایت نہ پہنچ جائے۔ خطیب نے تمام علماء اسلام سے فتوی حاصل کرکے دونوں کو قتل کروادیا۔ وہ دونوں بھائی بھی اپنے وجدانیات پر ایسے قائم رہے کہ ہر چندان سے کہا گیا کہ صرف اتنا کہہ دو کہ (**لسنا من هذه الطائفة**) ہم بابی نہیں ہیں تو تم کو رہا کردیا جائے گا۔ مگر انہوں نے ایک نہ مانی اور ایسے برے طریق سے ان کا قتل وقوع پذیر ہوا کہ غیر مذاہب بھی چونک اٹھے مگر اس وقت حکومت ایران میں کسی کو ایسے واقعات پیدا کرنے کی جرأت باقی نہیں رہی۔ **الحمد للہ علی ذلک من فرغ من کتابته کاتبه المسکین حرف الزاء لیلة الجمعة ۱۸ / شهر جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۷ هجری**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

رباعیات "نقطۃ الکاف"

اس کتاب کا انتخاب پہلے درج ہو چکا ہے اب ہم وہ اصول درج کرتے ہیں کہ بہائیوں کے نزدیک جن کے اجزاء چار چار ہیں" اور نقطۃ الکاف" نے کتاب کے شروع میں لکھے ہیں:

۱......اعداد : آحاد (فی الناسوت) عشرات (فی الملکوت) مئات (فی الجبروت) الوف (فی اللاهوت).

۲......مراتب القلم: مشیئة (مقام نار) اراده (مقام هوا) قدر (جهة ماء) قضاء (عنصر تراب).

۳...... مراتب خلق: العلقة والمضغة. العظام العروق والاعصاب. اللحم والجلد.

۴......ظهورات نبوت: ادم ونوح، ابراهیم وداؤد (بلا کتاب)، موسیٰ وعیسیٰ۔ محمد ﷺ (بالکتاب).

۵ ...... انہار اربعہ: اول نہر رسالت متعلقہ۔ محبت رسول۔ رکن بیضاء۔ مقام اور در جنت درہ بیضاء۔ رنگ سپید از زہر قاتل۔ دوم نہر ولایت مقام او در جنت زبر جد۔ لباس زرد رنگ زرد۔ از زہر شمشیر عبدالرحمٰن بن ملجم۔ سوم نہر حسن مقام او در جنت زمرد۔ لباس سبز رنگ سبز از زہر۔ چہارم نہر حسینی مقام او یاقوت لباس سرخ۔ رنگ سرخ از خون شہادت۔

۶......قیامت۔ اصغر (قیامت ملک) صغیر (قیامت ملکوت) کبیر (قیامت جبروت) اکبر (قیامت لاہوت)

۷......اسفار اربعه: من الخلق الی الحق. فی الحق بالحق من الحق الی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

الحق. فی الخلق بالحق.

۸...... اهل باطن اهل فواد اهل عقل اور اهل نفسوس طیبة.

۹...... اهل ظاهر: متصرف بعلویات متصرف بالحیوان متصرف بالنبات متصرف بالجماد ات.

۱۰...... لوازم نبوت: عدم دعوائے محال۔ اظہار آیت۔ اقتران آیت باادعا۔ آیت از صنف ادعاء۔

۱۱...... تردید رب سامریة. لم یره الا النبی اعطی المعجزتین. ظهور عصمة موسی. تعلیم بداء۔

۱۲...... فتنة ابراهیم. معرفت الهیة. القاء فی النار. ذبح اسماعیل. فتنہ مال کہ ملائکہ خواستند۔

۱۳...... ارکان اربعة. کلمه توحید. اقرار نبوت. اقرار ولایت وامامت. اقرار بالابواب الاربعة۔

۱۴...... مقام فنا۔ درفواد۔ درعقل۔ درنفس۔ درجسم

۱۵...... چہار فرقہ۔ حکماو اخباری عرفا وعلمائے اصول شیخیہ وعلمائے فقہ۔ بالاسری والشرقی

۱۶...... ضرب اول کہ احاد است دریں چہار ملک یک سال ناسوت ودر لاہوت ہزار سال میشود۔ وضرب دوم دہ ہزار وضرب سوم صد ہزار سال وضرب چہارم ہزار ہزار۔ چونکہ ہر ملکے را دو دو آسمان (غیب وشہادت) مے باشد ازیں جہت آسمان ہشت شد۔ ازیں در ضرب دوم ہر آسمانی دہ ہزارے مے باشد وہفت آسمان ہفتاد ہزار۔ واینکہ وارد ست کہ غلظت ہر آسمان ومابین ہر یک پانصد ہزار سال ست۔ ہرگاہ چہار ملک بگیرید در ضرب دوم مے شود۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دہر گاہ ہشت فلک مراد باشد۔ درضرب چہارم محسوب میگر دو معنی آنکہ یوم قیامت پنجاہ ہزار سال حتت بایست دریں ملک قیامت واقع شود وپنج سال ناسوتی قیام نماید کہ ہر سال درضرب اول ہزار شد ودرضرب دوم دہ ہزار۔ لہذا پنج سال پنجاہ ہزار سال لاہوت مے باشد۔ وبایست کہ یوم اللہ درملک ملکوت ظاہر شود ودرناسوت درہیکل شعیہ ظاہر گردو۔

۱۷......دو ہزار سال تک زمین خالی رہی پھر دو ہزار سال تک پانی اوراس کی مخلوقات رہی۔ پھر نباتات (نے زار) کا زمانہ دو ہزار سال تک رہا۔ پھر حیوانات کا زمانہ دو ہزار سال رہا۔ جس میں چار پاؤں کا بادشاہ گھوڑا تھا اور پرندوں کا گدہ۔ پھر دو ہزار سال تک فرشتے رہے اور خلق آدم کا مشورہ ہوتا رہا۔ پھر جان بن جان کا زمانہ آیا جس میں عزازیل معلم الملکوت بنا۔ اخیر میں ظہور الٰہی آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو سجدہ کا حکم ہوا مگر عزازیل نے کہا کہ خدا کا فیض بند ہو چکا ہے، اس لئے سجدہ نہ کیا۔

۱۸......اس دور بدیع کا ظہور اول آدم علیہ السلام ہیں۔ اس کا یہ نام اس لئے پڑا کہ اس سے پہلے غیر متناہی دور گذر چکے تھے' جیسا کہ روایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ایک ٹیلہ پر آواز دی تو ایک فرشتے نے جواب دیا کہ آپ سے پہلے ہزاروں موسیٰ ہو گذرے ہیں' جن کی تعداد اسی ٹیلہ کی ریت کے دانوں سے بھی زائد ہے اور جن کی آواز بھی آپ کی آواز جیسی تھی۔

بہائی مذہب کے مزید حالات

عبدالبہاء، عباس آفندی

جناب بہاء اللہ کے صاحبزادے عبدالبہا یوم جمعہ کو طہران میں ۲۳ مئی ۱۸۴۴ء مطابق یکم محرم الحرام ۱۲۶۰ ہجری نصف رات کو پیدا ہوئے اور اسی روز جناب باب نے مہدی ہونے کا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دعویٰ کیا تھا۔ جب بہاء اللہ بغداد گئے تو یہ صاحبزادہ آپ کے ہمراہ تھا۔ اور اس وقت اس کی عمر صرف آٹھ سال تھی اور جب بہاء اللہ جبل سلیمان سے بغداد کو واپس آئے تو پھر بھی یہ آپ کے ہمراہ تھا اور اس وقت اس کی عمر بارہ سال تھی۔ مگر آتے ہی بڑے بڑے اہل علم کو نیچا دکھلانے لگا اور فخر یہ کہتا تھا کہ مجھے سب کچھ اپنے باپ کے طفیل حاصل ہوا ہے ورنہ میں نے مکتب میں کچھ بھی حاصل نہیں کیا اس لئے اس کا نام **شاب حکیم** رکھا گیا اور حسن و جمال کی رو سے بھی نوجوانان بغداد میں ممتاز تھا۔ گیارہ سال کے بعد حکومت ترکیہ نے جب آپ کو استنبول بلا لیا تو اس وقت بھی یہ صاحبزادہ آپ کے ہمراہ رہا۔ استنبول سے پانچ ماہ کے بعد آپ کو اور نہ جانے کا حکم ہوا۔ تو یہ صاحبزادہ آپ کے ہمرکاب تھا۔ اور وہاں پانچ سال محبوس رہے عکا کی جلاوطنی میں بھی عبدالبہاء ساتھ ہی رہے اور چونکہ آپ بہت سخی مشہور ہو چکے تھے اس لئے آپ کا لقب **سرکار آقا** پڑ گیا تھا۔ آپ باپ کی خدمت میں آخری دم تک حاضر رہے یہاں تک کہ بہاء اللہ ۷۵ سال کی عمر میں ۱۸۹۲ء کو وفات پا گئے۔ عکا میں جب کچھ عرصہ گذر گیا تو حکومت نے خاص خاص حدود میں نظر بند کر کے بیڑیاں اٹھالی تھیں۔ اور بستان نجی آپ کی رہائش تھی۔ اور عبدالبہاء کڑا کے کی گرمی میں بھی پیدل چل کر آپ کی حاضری سے مشرف ہوتے تھے۔ کسی نے کہا کہ سواری کیوں نہیں خرید لیتے، تو جواب میں کہا کہ جب مسیح بہاء اللہ پیدل سفر کرتے ہیں تو کیا میں ان سے افضل ہوں کہ سواری پر سفر کروں؟ آپ گو خاندانی امیر تھے۔ مگر حکومت نے آپ کی تمام جائیداد پر قبضہ کر لیا ہوا تھا۔ مگر تاہم پانچ پانچ سو تک فقراء پر روپے تقسیم کیا کرتے تھے اور آپ اپنے باپ کی خدمت میں پچاس سال کی عمر تک شریک مصائب رہے۔ (کوکب ۵ نومبر ۲۵)

خلاصہ یہ ہے کہ بہاء اللہ ۱۸۶۸ میں عکا کو روانہ کیا گیا تھا۔ اور عبدالبہا عباس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

آفندی نے باپ کی وفات کے بعد گدی نشین ہو کر تبلیغ شروع کر دی تو حکومت نے آپ کو بھی وہیں نظر بند کر دیا اور ۱۹۰۸ء جبکہ آپ کی عمر چوسٹھ سال ہو چکی تھی رہا کر دیا۔ تو امریکہ ویورپ کا سفر تین سال تک سرانجام دیا اور ۱۹۲۱ء میں وفات پائی۔ آپ کے بعد شوقی آفندی گدی نشین قرار دیئے گئے۔

شوقی آفندی

جو جناب عبد البہاء کی بیٹی کے بیٹے ہیں اور آکسفورڈ یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ ہیں اسی سال کے عرصہ میں بیس ہزار بابی قتل ہوا (شمشیر آبدار سے، نشتر یا آرہ سے، گرم پانی یا آگ سے) اور ۱۹۲۴ء میں شیخ عبد المجید ملقب بصدیق العلماء قتل ہوئے اور آپ کے ہمراہ ایک امریکہ کا سفیر بھی قتل ہوا جو بہائی خیال کر لیا گیا تھا اس وقت مذہب بہائیت کی نشر واشاعت کیلئے گیارہ رسائل جاری ہیں۔ ستارآف دی ویسٹ۔ نجم باختر۔ ورلڈ فیلوشپ گارڈن امریکہ۔ خورشید خاور روس۔ شمس حقیقت جرمنی۔ حقیقت جرمنی۔ نجم خاور جاپان۔ ہیرلڈ آف دی ریسٹ کانپور۔ دی ڈان رنگون۔ الاشراق رنگون۔ کوکب۔ دہلی (کوکب ۹ فروری ۲۵ء)۔

بہاء اللہ

مرزا حسین علی صاحب نوری (منسوب بقریۂ نور) ۱۸۱۷ء کو طہران میں پیدا ہوئے اور ۱۸۴۴ء میں جناب باب سے تعلق پیدا کیا۔ اپنے شیخ کی وفات کے بعد ادرنہ میں اپنا دعویٰ کر دیا۔ اور سلاطین یورپ کو تبلیغی خطوط روانہ کئے جو بابی آپ کے تابع ہوئے بہائی کہلائے، اور ۲۹ مئی ۱۸۹۲ء کو وفات پائی۔ اور آپ کا بڑا بیٹا عبد البہاء عباس آفندی گدی نشین ہوا۔ یہودی مسیح کے منتظر تھے۔ عیسائی مسیح کے ظہور ثانی کے لئے چشم براہ تھے، اہل

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلام کو اپنے موعود کا انتظار تھا۔ بدھ مذہب کے پیرو پانچویں بدھ کے منتظر تھے، زرتش کی امت شاید بہرام کی راہ دیکھ رہے تھے، ہندو کہتے تھے کہ کرشن دوم آنے والا ہے اور دہریہ خیر النظام کے اور بہترین انتظام کے منتظر تھے اس لئے جناب بھاء نے تمام مذاہب کو دعوت اتحاد یہ کی تعلیم دی اور دو کتابیں لکھیں: ''کتاب اقدس'' او'' رکتاب مبین''، بہت سی الواح بھی ہیں جو لکھ کر بادشاہوں کو روانہ کی تھیں۔ جو لوگ عبادات پر عامل رہیں وہ بہائی مذہب میں داخل نہیں ہو سکتے کیونکہ اس مذہب کا دار و مدار کام پر ہے اس لئے بچوں کی تعلیم ضروری ہے اور نکاح بھی ضروری ہوا۔ اور ہر ایک ملک کیلئے اپنا اپنا رسم و رواج اور فقہی ذخیرہ کارآمد ہو سکتا ہے ورنہ بیت العدل کی طرف رجوع کرنا پڑے گا سلاطین کا احترام فرض ہے کوشش کی جائے کہ ساری دنیا کی ایک زبان ہو جائے۔ جہاد اور بحث و مباحثہ ختم کرنا ضروری ہے (کوکب ۲۵ اپریل ۲۵ء) یکم محرم الحرام ۱۲۶۰ ہجری (۲۳ مئی ۱۸۴۴ء) کو سید علی محمد شیرازی پچیس برس کے تھے، کیانی خاندان وزارت کے ممتاز فرد بہاء اللہ ستائیس برس کے تھے اور عبد البھاء عباس آفندی اس روز پیدا ہوئے تھے۔ اسی روز سید علی محمد باب نے دعویٰ کیا کہ میں مہدی موعود اور قائم آل محمد ہوں اور من یظہر اللہ کا مبشر ہوں اور ۱۸۵۰ء میں اسی میدان میں قتل کئے گئے جو پہلے سے ہی میدان صاحب الزمان کے نام سے مشہور تھا۔ آپ کی وفات کے بعد جناب بہاء اللہ نے اس مذہب کی دعوت دی تو اس قدر زنجیروں میں جکڑے گئے کہ ان کو اٹھا بھی نہیں سکتے تھے۔ چار سو گاؤں جاگیر تھے حکومت نے سب پر قبضہ کر لیا اور عوام الناس نے گھر کا تمام اثاثہ لوٹ لیا اور چار ماہ تک محبوس رہے پھر معہ اہل و عیال اور نوکر چاکروں کے بغداد بھیجے گئے وہاں بارہ سال رہے اس عرصہ میں روپوش ہو کر دو سال برقعہ پوش ہو کر جبل کردستان میں عبادت گذار رہے اور چند ماہ بعد اورنہ کو جلاوطن ہوئے وہاں اعلان کیا کہ باب نے جس کی بشارت دی تھی۔ وہ میں ہی ہوں اب بابی بھائی بن گئے اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

عکا کے قلعہ میں روانہ کیے گئے اور وہاں قصر البہجہ میں نظر بند رہے اور ۱۸۹۲ء میں آپکی وفات ہوئی۔ عبد البہاء نے ۱۹۰۸ء میں رہائی پا کر امریکہ میں آپکا مذہب پہنچایا اور ۱۹۲۱ء میں وفات پائی۔ آپ کی یہ تعلیم تھی کہ ترک تقلید کرتے ہوئے تمام مذاہب سے آزاد رہو اور اصل حقیقت کی تلاش میں رہو تاکہ تم پر منکشف ہو جائے کہ سب ادیان اور مذاہب ایک ہی ہیں۔ اخوت عامہ، صلح عموی، محبت نوعیہ، تعلیم عمومی وجوب کتاب المال (**لقوله تعالى جعلنا اشتغالكم بالامور نفس العبادة الله) وحدة اللسان مجلس الاقوام** (کوکب ۹ فروری ۲۵ء) سلطان پر گولی چلانے کا واقعہ بغداد کو جلاوطن ہونے سے پہلے واقع ہوا تھا۔ دو سال کی روپوشی کے بعد پھر بغداد میں آٹھ سال قیام کیا پھر قسطنطنیہ کو ۱۸۶۳ء میں روانہ ہوئے اور ادرنہ کے بعد عکا میں حبس دوام کیلئے بھیجے گئے۔ جہاں چوبیس سال نظر بند رہے اور اسی نظر بندی میں الواح سلاطین نازل ہوئیں جو سلطان ایران نپولین ثالث سلطان فرانس، ملکہ وکٹوریہ، زار روس، پوپ روما، صدر ممالک امریکہ کو روانہ کی گئیں۔ آخری عمر میں عکا سے نکل کر چار میل کے فاصلہ پر قصر بہجت کے مقام پر جبل کرمل کے قریب دو سال تک قیام کیا ۷۵ برس میں ۱۸۹۴ء کو وفات پائی (کوکب ۲۰ اگست ۲۹ء) کوکب کنونش بمبئی نمبر ۵ ہے کہ علی محمد تاجر پشمینہ کے بیٹے تھے۔ ۴ اکتوبر ۱۸۱۹ء کو شیراز میں پیدا ہوئے اور ۱۸۴۴ء، ۱۲۶۰ھ میں ۲۵ برس کی عمر میں **باب الوصول الی معرفة الله** کا دعویٰ کیا۔ مکہ شریف میں حجاج کے سامنے پہلے اعلان کر چکے تھے کہ میں قائم بامر اللہ ہوں۔ جب بوشہر واپس آئے تو ایران میں تہلکہ مچ گیا اور حکومت نے آپ کو قید کر لیا اور تبریز میں ۱۸۵۰ء کو شہادت پائی۔ آپ کی تعلیم یہ تھی، عبادة الٰہی۔ تخلق بمکارم اخلاق۔ مساوات زن و مرد در حقوق وغیرہ اپنی وفات سے پہلے نو سال کہا کہ **من یظھر اللہ** آتے ہیں۔ ۱۸۵۲ء میں بیس ہزار بابی مارے گئے۔ مرزا حسین علی خاندان وزارت طہران کا بہترین فرزند

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

طہران میں ۱۸۱۷ء کو پیدا ہوا۔ باپ دادا وزیر تھے۔ باب کی طرح آپ کو بھی عطائی علم تھا۔ ۲۷ برس کی عمر میں باب سے بیعت کی اور قید ہوا پھر چار ماہ کے بعد بغداد گیا۔ اور وہاں گیارہ برس رہا اور جب قسطنطنیہ کو سفر کیا تو بغداد سے بارہ دن کے فاصلہ پر نجیب پاشا کے باغ میں اپنے بیٹے اور مریدوں کے سامنے اعلان کیا کہ میں **من یظھر اللہ** ہوں۔ جس کی بشارت باب اور انبیاء سابقین نے دی ہے اور کہا ہے کہ زمین پر حکومت الٰہی قائم کرے گا۔ ابھی قسطنطنیہ میں پانچ ہی ماہ قیام کیا تھا کہ اورنہ کو جلا وطنی کا حکم آ گیا۔ جہاں صرف یہود ونصاریٰ رہتے تھے۔ اور وہاں تین سال قیام کیا اور ۱۸۶۶ء و ۱۸۶۹ء کے درمیانی عرصہ میں سلاطین عالم کو تبلیغی خطوط روانہ کئے۔ جن میں دعویٰ کیا کہ "مجھ میں خدا ظاہر ہوا ہے" ملکہ وکٹوریہ نے جواب دیا کہ اگر تم خدا کے مظہر ہو تو دیر تک قائم رہو گے ورنہ تم ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ جواب الجواب میں آپ نے لکھا کہ تم دیر تک حکومت کرو گی۔ زار روس نے آپ کے خط کی عزت کی۔ پوپ نے برا منایا آپ نے لوح ثانی لکھ کر روانہ کی کہ بہت جلد تم کو رسوائی ہوگی تو فرانس وجرمن کی جنگ میں ملک عمانو آئیل نے اس کو قلعہ میں قید کر دیا۔ شاہ جرمن فریڈرک تھرڈ جب ملک شام میں آیا اور مقامات مقدسہ کی زیارت کی اثناء میں آپ کے پاس نہیں آیا۔ باوجود یکہ آپ نے اسے بلا بھی بھیجا تھا تو آپ نے فرمایا کہ تم کو حکومت نہ ملے گی۔ چنانچہ جب اس کی تاج پوشی ہوئی تو قریب الموت تھا اور ایک روز بھی حکومت نہ کر سکا۔ نپولین ثالث سلطان فرانس نے جواب میں کہا کہ اگر تم ایک خدا کے مظہر ہو تو ہم دو خداؤں کے مظہر ہیں اور میں خود خدا ہوں تو آپ نے لوح ثانی میں اس کو جواب دیا کہ تم اپنے وطن سے باہر مرو گے اور بہت جلد حکومت سے محروم کئے جاؤ گے تو جب فرانس وجرمن میں ۱۸۷۰ء کو لڑائی ہوئی تو حکومت جمہوریہ قائم کی گئی اور نپولین کو انگلستان میں پناہ ملی اور وہیں مرا۔ ۱۸۶۸ء میں بہاء اللہ کو عکہ میں جلا وطن کیا گیا۔ جہاں کی آب وہوا ناموافق

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تھی۔ اور آپ کے ساتھی آپ کے ہمراہ دو کوٹھریوں میں دو سال تک نہایت کم خوراک پر گذارہ کرتے رہے۔ پھر آپ کیلئے ایک بڑا وسیع مکان بنایا گیا اور حکم ہوا کہ تم عکہ کے آس پاس سیر کر سکتے ہو تو قصر بہجہ میں ۲۹ مئی ۱۸۹۲ء کو وفات پائی اور تحریر و تقریر میں اپنے بیٹے عبد البہاء کو خلیفہ بنا دیا تھا۔

عبد البہاء کی شخصیت

آپ وہ ہیں کہ جس کے متعلق عیسائیوں کا خیال تھا کہ اپنے باپ کے جلال میں ظاہر ہوگا۔ زبور ۹۷/۲۷ میں ہے کہ **انه يدعونی اباه واجعله ابنا واحدا** اور زکریا ۱۲/۱۶ میں کہ **ذلک الذی اسمه غصن يملک ارض الله ويكهن**۔ زبور ۱۲/۶ میں ہے۔ **انی اجلست سلطانی علی جبل صیهون** (کرمل) اور عبد البہاء نے اپنے مقاصد میں کامیابی پا کر یہود و نصاریٰ، زرتشتی اور مسلمانوں کو ایک دستر خوان پر جمع کر دیا۔ عکہ میں جب بابی موسیٰ بخار سے بیمار ہوئے تو آپ ہی ان کی تیمارداری کرتے تھے (اس وقت بابیوں کی تعداد ستر تھی) ترکوں نے آپ کو وہیں قید رکھا مگر ۱۹۰۸ء میں آپ کو رہا کر دیا تو آپ نے ۱۹۱۰ء میں عکا چھوڑ دیا اور یہاں آپ چالیس برس قید رہے تھے۔ رہائی کے بعد آپ مصر آئے اور دس ماہ تک وہاں قیام کیا۔ پھر سوئٹزرلینڈ، امریکہ اور فرانس کا سفر کر کے اسکندریہ کو واپس تشریف لے گئے۔

قرۃ العین

''نکتہ الکاف'' میں لکھا جا چکا ہے کہ واقعہ بدشت کے بعد زرین تاج قرۃ العین کو شہر نور میں بھیج دیا گیا تھا اور وہاں پہنچتے ہی اس نے تبلیغ اس سرگرمی سے شروع کر دی کہ علمائے اسلام کو شاہی امداد لینی پڑی۔ چنانچہ وہاں فریقین میں سخت لڑائی ہوئی۔ اور قرۃ العین گرفتار ہو کر سلطان ناصر الدین قاچار کے سامنے حاضر کی گئی۔ مگر جب اس نے شاہی دربار میں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک تبلیغی خطبہ دیا اور اپنے حسن و جمال کا جلوہ دکھایا۔ تو سلطان نے بے ساختہ کہہ دیا کہ "ایں را مکشید کہ طلعتی زیبا دارد" اسے قتل نہ کرنا کیونکہ یہ بہت ہی خوبصورت ہے مگر اس کو محتسب بلدہ محمد خان کے پاس نظر بند کر دیا گیا اور وہ بدستور تبلیغ میں مصروف رہی اور بابی لگا تار آتے تھے کچھ عرصہ کے بعد محتسب نے کہا کہ اگر تم اپنے پیر و مرشد باب کو ایک ہی دفعہ برا کہہ دو تو میں ابھی تم کو نجات دلا سکتا ہوں مگر اس نے نہ مانا۔ دوسرے دن بادشاہ کے دربار میں پیش کی گئی تو جاتے ہی تبلیغی خطبہ دینا شروع کر دیا جس میں اپنے تمام عقائد کا خاکہ کھینچ کر سامنے رکھ دیا۔ کہ مشیت اولی آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی۔ رفتہ رفتہ تمام انبیاء میں ظاہر ہوتی رہی۔ اور آج میں اسے باب کے چہرہ میں دیکھ رہی ہوں۔ اس پر سلطان نے قتل کا حکم جاری کر دیا تو اخیر اگست ۱۸۵۲ء میں قتل کر کے بستان ایلخانی میں ایک ویران کنوئیں کے اندر اس کی لاش پھینک دی گئی اور اوپر اس قدر پتھر پھینکے گئے کہ لاش پتھروں میں دب گئی۔ کہتے ہیں کہ اس کا قتل یوں وقوع میں آیا کہ مرنے کیلئے دیدہ زیب لباس میں ایک باغ میں لائی گئی تھی تو اس کی زلفیں خچر کے دم سے باندھ کر خچر کو دوڑایا گیا تھا۔ مگر کوکب ہند ۲۲ نومبر ۱۹۲۹ء میں لکھا ہے کہ اس کو گلا گھونٹ کے مار ڈالا گیا تھا۔ قرۃ العین کی ادبی لیاقت کے چند اشعار ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔ جن سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مدعی بروز محمدی نبی قادیان کی ادبی لیاقت مدعی بروز فاطمہ قرۃ العین طاہرہ قزوینی کے سامنے کوہ و کاہ کا وزن رکھتی ہے۔ ع

چہ نسبت خاک را با آسمان پاک

روایت ہے کہ ذیل کے اشعار میں قرۃ العین نے اپنے شیخ باب کو حضور ﷺ پر ترجیح دے کر جب سلطان کے سامنے تبلیغی خطبہ دیا تھا تو سلطان کو اسلامی غیرت نے آپے سے باہر کر دیا تھا اور فوراً حکم دے دیا تھا۔ کہ اسے مار ڈالو بڑی گستاخ ہے۔ بہرحال وہ اشعار یہ ہیں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

قصیدوں کی شکل میں ہدیۂ ناظرین ہیں۔ تاکہ ان کو قادیانی اور ایرانی ادبیت کے توازن میں آسانی ہو۔

قصیدہ اول مشتمل بر درخواست رحم واظہار شان باب

جذبات شوقک الحمت بسلاسل الغم والبلا ۱ ہمہ عاشقان شکستہ دل کہ دہند جاں خود برملا[1]

معات وجھک اشرقت بشعاع وجھک اعتلی ۲ زچہ روالست بر بم نزنی ؟ بزن کہ بلی بلی

اگر آں صنم زسر ستم پے کشتن من بیگناہ ۳ لقد استقام بسیفہ فلقد رضیت بما رضی

تو کہ غافل از مے وشاہدی پے مرد عابد وزاہدی ۴ چہ کنم کہ کافر وجاحدی زخلوص نیت اصطفا[2]

تو و ملک وجاہ سکندری، من ورسم وراہ قلندری ۵ اگر آں خوش ست تو درخوری وگرایں بدست مرا سزا

بجواب طبل الست تو زولا چوکوس بلی زوند ۶ ہمہ خیمہ زد بدر دلم سپہ غم وحشم وبلا

چہ شود کہ آتش حیرتے زنی ام بقلۂ طور دل ۷ فصککتہ ودککتہ متدکدکا متزلزلا

پے خوان دعوت عشق او ہمہ شب زخیل کرو بیاں ۸ رسد ایں صفیر مہینمے کہ گروہ غمزدہ الصلا

بلہ اے گروہ امامیان بکشید ولولہ رامیاں ۹ کہ ظہور دلبر ما عیاں شدہ فاش وظاہر وبرملا

گر تاں بود طمع بقا ور تاں بود ہوس لقا ۱۰ زوجود مطلق مطلقا بر آں صنم بشوید[illegible] لا

طلعت زقدس بشارتے کہ ظہور حق شدہ برملا ۱۱ بزن اے صبا تو بحشر ش بگردہ زندہ دلاں صدا

بلہ اے طوائف منتظر زعنایت شہ مقتدر ۱۲ مہ مفتخر شدہ مشتہر مُتَبَھِّیَا مُتَھَلِّلَا

دو ہزار احمد مجتبٰے از برد ق آں شہ اصفیا ۱۳ شدہ مختفی شدہ در خفا مُتَدَثِّرًا مُتَزَمِّلًا

تو کہ فلس ماہئے حیرتی چہ زنی ز بحر وجود دم ۱۴ بنشیں چو طاھرہ دمبدم بشنو خروش نہنگ لا

---

[1] برملا [2] اصفیا [3] بلہ اے گروہ نمائیاں بکشید حابلہ ولا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

قصیدہ طاھرہ دوم

طلعات قدس بشارتی کہ جمال حق شدہ برملا ۱ بزن اے صبا تو بساحتش بگروہ غمزدگان صلا

شدہ طلعت صمدی عیاں کہ بپا کند علم بیاں ۲ زگمان ووہم جہانیاں جبروت اقدس اعتلا

بسریر عزت وفخر شان بنشستہ آں شہ بے نشاں ۳ بزد آں صلا ببلا کشاں کہ گروہ مدعی الولا

چو کسیطریق مراں بود کمش ندا کہ خبر شود ۴ کہ ہرانکہ عاشق من شود نرہد زمحنت وابتلا

کسی ارنکرد اطاعتم نگرفت حبل ولایتم ۵ کنمش بعید زساحتم ذہمش بقہر بیادلا

صمدم زعالم سرمدم احدم زنفع اوحدم ۶ پے اہل افئدہ آمدم **هلمم الینا مقبلا**

قبسات نار مشیتی نادت الست بربکم ۷ بگذر بساحت قدسیاں بشنو صفیر **بلی بلی**

منم آں ظہور مہیمنی منم آں نیت بے مثنی ۸ منم آں سفینہ ایمنی **ولقد ظهرت مجلجلا**

شجر مرقع جاں منم ثمر عیاں ونہاں منم ۹ ملک الملوک جہاں منم **ولی البیان وقد علا**

شہدائے طلعت نارمن بدوید سوے دیارمن ۱۰ سروجاں کنید نثارمن کہ منم شہنشہ کربلا

بزنید نغمہ زہر طرف کہ زحجہ **ماطلعت ماعرف** ۱۱ **رفع القناع وقد کشف ظلم اللیال قد انجلی**

برسید باسپہ طرب صنمی عجم صمدی عرب ۱۲ بدمید شمس بدے غرب بدوید الیہ مہرولا

فوران نارزارض فا نوران نور زشہر طا ۱۳ **ظهر ان روح زشطرها ولقد علا وقد اعتلا**

طیران العماء تکفکفت ورق البهاء تصفصفت ۱۴ **دیک الضیاء تذ ورقت متجملا متجللا**

زظہور آں شہ آلہہ زالست آں مہ مالہ ۱۵ شدہ آلہہ ہمہ والہہ بتغنیات **بلی بلی**

بتموج آمدہ آں یمے کہ بکر بلاش بخرمے ۱۶ متظہر الست بہر دمے دوہزار وادی کربلا

زکمان آں رخ پرولہ زکمند آں مہ دہ دلہ ۱۷ دوہزار فرقہ وسلسلہ **متفرقا متسلسلا**

ہمہ موسیان عمائمش ہمہ عیسیان سمائمش ۱۸ ہمہ دلبران بقائمش **متولها متزملا**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بحر الوجود تموجت لعل الشهود تولجت ۱۹ صعق الحمود تلجلجت بلقائه متجملا

تلل جمال زطلعتش قلل جبال زرفعتش ۲۰ دول جلال زسطوش متخشعا متزلزلا

ولم از دو زلف سیاہ او زفراق روی حو پاہ او ۲۱ بتراب مقدم راہ او شدہ خون من متبلبلا

زغم تو ای مہ مہرباں زفراقت ای شہ دلبراں ۲۲ شدہ روح ہیکل جسمیاں متخففا متخلخلا

تو و آں تشعشع روئے خود تو و آں ملمع موئے خود ۲۳ کہ رسانیم تو بکوئے خود متسرعا متعجلا

من و عشق آں مہ خوبرو کہ چو زد صلائے بلی براو ۲۴ بنشاط و قہقہ شد فرد کہ انا الشهيد بكربلا

چو شنید نالہ مرگ من پے و ساز من شو برگ من ۲۵ فمشى الى مهرولا وبلى على مجلجلا

سحر آن نگار ستمگرم قدم نہاد بہ بسترم ۲۶ واذارايت جمال طلع الصباح كانتما

زچہ چشم فتنہ شعار او زچہ زلف غالیہ بار او ۲۷ شدہ نافہ بہمہ ختن شدہ کافری بہمہ خطا

بمراد زلف معلقی پے اسب و زین مغرقی ۲۸ ہمہ عمر منکر مطلقی زفقیر فارغ بے نوا

بگذر زمنزل ما و من بگزیں بملک فنا وطن ۲۹ فاذا فعلت بمثل ذا فلقد بلغت بماتشا

نفحات و صلک اوقدت حرات شوق فى الحشا ۳۰ زغمت بسینہ کم آتشی کہ نہ زد زبانہ کما تشا

چو شکنج زلف تو پرشکن گرہے فتادہ بکار من ۳۱ بگرہ کشائی زلف خود کہ زکار من گرہے کشا

ہمہ اہل مسجد صومعہ پے ورد صبح و دعائے شب ۳۲ من و ذکر طرہ و طلعت تو من الغداة الى العشا

قصیدہ طاہرہ سوم

مشتمل بر اظہار اشتیاق زیارت باب

کیونکہ اسکو مدت سے شیخ کی ملاقات نصیب نہیں ہوئی

گر بتو افتدم نظر چہر چہرہ روبرو ۱ شرح وہم غم تر انکتہ بنکتہ مو بمو

از پے دیدن رخت ہمچو صبا فتادہ ام ۲ خانہ بخانہ در بدر کو چہ بکوچہ کو بکو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دو ر دہان تنگ تو عارض عنبریں خطت ۳ غنچہ بغنچہ گل بگل لا لہ بلالہ بو ببو

میرود از فراق تو خون دل از دو دیدہ ام ۴ دجلہ بہ دجلہ یم بیم چشمہ بچشمہ جو بجو

مہر ترا دل ضریں بافتہ بر قماش جان ۵ رشتہ برشتہ نخ بنخ تا ر بتا ر پو بپو

دردل خویش طاہرہ گشت ونیافت جز ترا ۶ صفحہ بصفحہ لا بلا پردہ بپردہ تو بتو

یہ قصیدہ بھی چونکہ آمد کا بہترین نمونہ ہے۔اس لئے اس کا ترجمہ کردینا بھی مناسب ہے کہ:

ا......اے باب اگر میری نظر تیرے چہرہ پڑے اور ہم روبرو ہوکر ملاقات کریں۔تو میں اپنے غم کی تفصیل ذرہ ذرہ اور بال بال کرکے بتادوں۔

۲......آپ کا چہرہ دیکھنے کو بادصبا کی طرح در بدر کوچہ بکوچہ اور خانہ بخانہ پھر رہی ہوں۔

۳......آپ کا تنگ حلقہ دار منہ غنچہ پر غنچہ نظر آرہا ہے اور آپ کے رخسار گل لالہ نظر آرہے ہیں اور آپ کے رخسار پر خط عنبریں (یعنی معطر ریش مبارک) خوشبو در خوشبو دے رہا ہے۔

۴......آپ کے فراق میں میرا خون دل دونوں آنکھ سے اس کثرت سے جاری ہے کہ گویا دجلہ پر دجلہ ہے۔یا ندی پر ندی اور یا چشمہ پر چشمہ ہے۔

۵......میری دکھیا جان نے اپنے دل پر آپ کا عشق اور محبت تار تار تہ بہ تہ لپیٹ رکھا ہے۔

۶......طاہرہ نے اپنے دل پردہ پردہ ٹکڑہ ٹکڑہ ٹٹول ڈالا۔تیرے سوا اس میں کسی کو نہیں پایا۔

مختصر تواریخ بابیہ

''کوکب ہند'' نے جولائی ۱۹۳۱ء میں اپنے شیوخ کی سوانح عمری مختصر طور پر درج کی ہے۔جس کا خانہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

ا......سید علی محمد باب نیر اعظم شیراز میں ۲۰ اکتوبر ۱۸۱۹ء پیدا ہوئے۔۳۰ مئی ۱۸۴۴ء کو دعویٰ کیا کہ میں ایلیا اور مہدی موعود ہوں۔۱۸۴۴ء سے ۱۸۵۰ء تک چھ سال کام کرتے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

رہے۔ آپ کی کل عمر ۱۵ برس تھی۔

۲۔۔۔۔۔ظہور اعظم بہاء اللہ حسین علی نوری ۱۲ نومبر ۱۸۱۷ء کو طہران میں پیدا ہوئے پہلے آپ نے ۱۸۵۲ء میں دعویٰ کیا۔ پھر ۱۸۶۳ء میں اعلان کر دیا کہ میں وہ ظہور اعظم ہوں کہ جس کی بشارت تمام انبیاء نے دی تھی۔ حکومت ایران وترکی نے بغداد سے قسطنطنیہ پہنچایا وہاں آپ چار مہینے رہے۔ دسمبر ۱۸۶۳ء میں آپکو ایڈریا نوپل بھیج دیا گیا اور وہاں چار سال اور دو ماہ رہے۔ ۱۸۶۸ء میں بمقام عکہ (ملک شام) پہنچائے گئے اور نظر بند رہے۔ ۲۸ مئی ۱۸۹۲ء کو وفات پائی (تبلیغی عمر ۳۹ سال ہوئی اور طبعی عمر ۷۵ سال)۔

۳۔۔۔۔۔غصن اعظم عبد البہاء، (عباس آفندی) ۲۳ مئی ۱۸۴۴ء کو پیدا ہوئے اور اخیر تک اپنے والد کے ہمراہ رہے والد کے وفات کے بعد گدی نشین ہوئے (عکا کی نظر بندی سے ستمبر ۱۹۰۸ء میں حکومت ترکی نے رہا کر دیا۔ اگست ۱۹۱۱ء میں یورپ کو روانہ ہوئے۔ ستمبر ۱۹۱۱ء میں لندن پہنچے پھر پیرس گئے۔ دسمبر میں مصر واپس آئے۔ ۱۹۱۳ء میں امریکہ گئے ۵ دسمبر کو گریٹ برٹن گئے۔ لور پول، لندن، برسٹل، اڈنبرا پھرتے پھراتے پیرس میں واپس آ گئے پھر سٹکارٹ جرمنی میں گئے۔ پھر بوداپسٹ (ہنگری) اور ڈین (دار الخلافہ آسٹریا) مئی ۱۹۱۳ء کو مصر اور ۵ دسمبر ۱۹۱۳ء کو حیفا پہنچے اور ۲۵ نومبر ۱۹۲۱ء کو ۷۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۴۔۔۔۔۔قائد اعظم شوقی آفندی ربانی۔ نواسہ اکبر جن کو عبد البہاء نے حسب وصیت اپنا خلیفہ مقرر فرمایا۔ آپ حیفا (فلسطین) میں رہے۔ عربی، فارسی، ترکی، انگریزی اور فرانسیسی زبانوں کے ماہر ہیں۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تعلیمات

اسی رسالہ میں یہ تعلیمات شائع ہوئی ہیں۔ کہ خدا کے مطلع کا پہچاننا فرض ہے مظہر کی ملاقات خدا کی ملاقات ہے کیونکہ وہ خدا کا نائب ہے۔ حقیقت خداوندی ادراک سے باہر ہے۔ خدا کے مظہر اول از اول سے ہیں اور آخر تا آخر رہیں گے۔ مظہر کے احکام پر چلنا واجب ہے۔ کیونکہ ایمان واعمال لازم ملزوم ہیں۔ جس طرح انسان مختلف لباس بدلتا ہے اسی طرح مصلحت وقتی سے دین الٰہی بھی مختلف رنگ بدلتا رہا ہے۔

اس لئے وحدت ادیان کا عقیدہ فرض ہوگا۔ یہ نہ کہو کہ میرا دین اچھا ہے اور تمہارا برا۔ سب پیغمبر اور اوتار ایک ہیں سب میں ایک ہی روشنی ہے۔ فانوس مختلف ہیں۔ تم روشنی دیکھو فانوس کی رنگت کے عاشق مت بنو۔ اب بھی اگر کوئی نبی آجائے تو اسے بھی تسلیم کرلو۔ بنی نوع انسان سب مساوی ہیں۔ ایک ہی کنبہ کے آدمی ہیں۔ زن ومرد میں روح مساوی ہے اس لئے تعلیم وتربیت اور مال میں بھی زن ومرد کے حقوق مساوی ہوں گے۔ بچوں کی تعلیم ابتدائی جبریہ ہے۔ ورنہ ان کو جاہل رکھنا قتل کرنے کے برابر ہوگا۔ اور یہ گناہ قابل معافی نہیں۔ عبادت کی طرح کاروبار کرکے مال دولت حاصل کرنا بھی فرض ہے۔ کیونکہ کسب مال عین عبادت ہے، اور تقرب الی اللہ کا ذریعہ ہے۔ گداگری کو بند کرو کیونکہ وہ تباہ کن بجلی ہے۔ اور افلاس قہر الٰہی ہے محتاج لوگوں کے لیے محتاج خانہ تیار کرو۔ جس میں ان کی پرورش کا انتظام ہو۔ تعصب مذہبی نے فساد قائم کیا ہوا ہے۔ اور ناجائز کاموں کو حلال کردیا ہوا ہے۔ اسے چھوڑ دو۔ قومی، نسلی، وطنی، سیاسی، رنگ وزبان کا، رسم ورواج کا، شکل اور لباس اور اس قسم کے تمام تعصب چھوڑ کر ایک بن جاؤ۔ سب کی زبان اور خط ایک ہونا ضروری ہے۔ اس لیئے اس **پرنتو زبان** جو اسی مقصد کیلئے بنائی گئی ہے سیکھنا ضروری ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مزدوروں کو سرمایہ داروں میں حصہ دار بناؤ۔ کیونکہ سرمایہ داری کا تعصب بہت خطرناک ہے۔ غریب مالداری حاصل کریں اور مالداران کو مالدار بنانے میں کوشش کریں۔ محکمہ کبرے قائم کرو۔ جس میں مختلف مذاہب کے فیصلے ہوا کریں۔ گاؤں کے نمائندے تحصیل میں آئیں وہاں سے انتخاب ہو کر ضلع میں جائیں پھر وہاں سے انتخاب ہو کر صوبہ میں جائیں پھر وہاں سے انتخاب پا کر صدر مقام پر جائیں۔ اور یہاں ہر ایک ملک کے نمائندے منتخب ہو کر مجلس بین الاقوام قائم کریں۔ اس کے فیصلے تمام اقوام کے لئے ناطق ہوں۔ تبلیغ مذہب میں تشدد نہ کرو۔ اگر کوئی نہیں سنتا تو اس کے حق میں دعا کرو ورنہ چھوڑ دو اور لعن طعن نہ کرو۔ کیونکہ یہ بہت برا ہے جنگ وجدال تو شیطان سے بھی نہ کرو۔ اپنے مذہب کا نمونہ بن کر تبلیغ کرو۔ جنگ کو قانون سے منع کرو، جنگ سے نہ روکو، کیونکہ خون کا دھبہ خون سے صاف نہیں ہوتا۔ تبلیغ کی راہ میں تکلیف پہنچے تو صبر کرو۔ شروع بلوغ سے نماز روزہ فرض ہے۔ بیمار اور بوڑھوں کو معاف۔ مریض، مسافر، حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں روزہ نہ رکھیں۔ کسی انسان کے ہاتھ نہ چومو اور نہ ہی کسی کے سامنے اپنی برائیوں کا اظہار کر کے توبہ کرو۔ سونے چاندی کے برتن استعمال کر سکتے ہو۔ اور کھانے میں ہاتھ ڈال کر نہ کھاؤ اور صفائی و پاکیزگی برتو۔ صبح وشام خدا کی آیات اس قدر پڑھو کہ تم پر بوجھ معلوم نہ ہو۔ منبر پر نہ چڑھو۔ جو تمہارے سامنے آیات تلاوت کرے اور اس کو کرسی پر بٹھاؤ جو تخت پر رکھی ہوئی ہو اور باقی کرسیوں پر تم بیٹھو۔ بردہ فروشی بند کرو۔ وہ علوم اور زبان حاصل کرو جن سے روحانی یا جسمانی فائدہ ہو اور وہ علم نہ پڑھو جو حروف سے شروع ہو کر حروف پر ختم ہو جاتے ہیں۔ نئے موجد اور مفید کام کرنے والوں کی عزت تم پر فرض ہے۔ بحث ومناظرہ اور لفظی جنگ وجدال میں نہ پڑو۔ ریاکاری کی عبادت مقبول نہیں ہوتی۔ سننے والا بے رخی کر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ے تو نہ سناؤ۔ موت فنا کا نام نہیں بلکہ نقل مکانی کا نام ہے۔ مرنے کے بعد فوراً اجزاء سڑ اُمل جاتی ہے اور روح کو اسی وقت ایک باقی رہنے والی شکل دی جاتی۔ کسی دور دراز زمانہ کا محتاج نہیں رہتا۔ موت کے بعد آرام پانا جنت ہے اور تکلیف میں رہنا دوزخ ہے۔ ان کا باعث اعمال نیک و بد ہیں اور امر حق پر ایمان لانا یا انکار کرنا تو گویا ابھی سے جنت و دوزخ شروع ہیں۔ مظہر الٰہی (نبی جدید) کا پیدا ہونا قیامت ہے۔ اس پر ایمان لانے والے اپنی قبروں سے نکلنے والے ہیں۔ ندائے تبلیغی صور (قرنائے قیامت) ہے شریعت اول کا رفع ہو جا کر آسمان کا ٹوٹ جانا ہے اور نئی شریعت کا اجراء نیا آسمان ہے۔ پہلے نبی کی روشنی کم ہو جانا سورج کی سیاہی ہے اور نور ولایت کا روپوش ہو جانا چاند کی سیاہی ہے۔ علمائے امت کی گمراہی ستاروں کا ٹوٹنا ہے۔ احکام شریعت کی منسوخی سلطنتوں کے بربادی اور بڑوں کی پستی پہاڑوں کا اڑنا۔ مظہر امر پر ایمان لانے والے کامیابی کے جنت میں داخل ہوتے ہیں اور سرتابی کرنے والے ناکامی کے دوزخ میں رہتے ہیں۔ اور یہی حساب کتاب ہے خدا کا عدل میزان ہے۔ نئی شریعت پل صراط ہے۔ جس سے لڑکھڑانا جہنم میں جانا ہے۔ قیامت کی یہی حقیقت ہے باقی سب اوہام ہیں۔ اسی قسم کی قیامت صغریٰ ہر نبی کے وقت ہوتی رہی ہے۔ مگر قیامت کبریٰ جس میں اب ہم جا رہے ہیں واقع ہو چکی ہے کیونکہ باب اعظم نے دعویٰ کیا تھا۔ تو نفخہ اولیٰ اور پہلا صور پھونکا گیا تھا اور بہاء اللہ نے امر اللہ کا اعلان کیا تھا۔ تو دوسرا صور پھونکا گیا تھا۔ جو کلام الٰہی اب نازل ہوا ہے اس میں بار بار اس کو دہرایا گیا ہے۔ خدا کے مظہر کا دیدار خدا کا دیدار ہے۔ کیونکہ وہ آنکھوں سے دیکھا نہیں جا سکتا۔ چنانچہ بہاء اللہ کی ہستی جلوہ گاہ الٰہی ہے۔ ایمان سے جلوہ نظر آتا ہے۔ انکار سے نظر نہیں آتا۔ قیامت کو جس ہیکل میں ظہور خداوندی لکھا ہے وہ ایسا مقام ہے جو کسی نبی کو نہیں ملا۔ اور ظہور نبی یا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ظہور رسول کے لقب سے ملقب نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ دور نبوت حضرت محمد ﷺ پر ختم ہو چکا ہے اور اس دور جدید کے متعلق یہ حکم ہے کہ **هذا يوم الله لايذكر فيه الا هو** یہ خدا کا دن ہے اس میں اس کے سوا کسی کا ذکر نہیں۔ حضرت بہاء کا قول ہے کہ اس مقام پر وجود انسانی بالکل بے نام ونشان ہے اور یہ مقام فنا فی النفس اور بقا باللہ کا مقام ہے۔ کوکب ۸ ستمبر ۱۹۲۹ء میں ہے کہ یہود ونصاریٰ اور ہنود کے معابد میں جاؤ کیونکہ سب کا دین ایک ہی ہے اندھی تقلید چھوڑ دو کیونکہ اس سے دل مرجاتا ہے اور نور تحقیق جاتا رہتا ہے۔ سلسلہ روایات آج سے بند ہے کیونکہ اس سے انتظام معاشرت میں خلل پڑتا ہے اور دھڑے بندی پیدا ہوتی ہے۔ گندہ دہانی اور بدزبانی تحریری وتقریری قطعاً بند ہے۔ بعثت محمدی اس طرح پر ہے کہ **ولئن قلت إنكم مبعوثون اى بعثتم** (هود)، **ائذا متنا وكنا ترابا ائنا لفى خلق جديد** (رعد)، **بل هم فى لبس من خلق جديد، نفخ فى الصور......جاء ت كل نفس** (زمر)، لوگوں سے کہا گیا کہ تم نئی نبوت کے دور میں ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم پر جادو چلایا گیا ہے۔ کہا کہ جب ہم موت غفلت سے مرچکے ہیں تو کیا نئی نبوت کی ہستی میں ہم کو دھکیل دیا گیا ہے۔ نہیں نہیں ان پر یہ امر ابھی تک مشتبہ رہا ہے۔ حالانکہ نفخ صور ہو چکا اور ہر ایک نفس حاضر ہو چکا ہے۔ بعثت بہاء یوں ہے کہ **قال محمد ﷺ ان لكم يوم الفصل. قال المسيح يحيى ابن ادم فى جلاله ويجزئى كلا باعماله** (متى) **الملائكة يجمعون للكفرة فى النار ويلتمع الصادقون فى الملكوت كالشمس** (متى) **قال بطرس هو زمان البهجة والنضارة اى دور البها وظهور الذى ذكره الانبياء هو ظهور البهاء۔**

امراض اختلاف کا علاج ضروری ہے تاکہ صحت وحدت حاصل ہو گو اختلاف

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

طبائع سے اختلاف رائے کا ہونا ضروری ہے مگر یہ اختلاف رائے خدا تعالیٰ کو صرف اس حد تک منظور ہے کہ ان میں جنگ و جدال پیدا نہ ہو ورنہ وہ سب اہل نار ہوں گے۔ بیان وحکمت کی تلوار نکال کر خدا کی راہ میں جہاد کرو کیونکہ لوہے کی تلوار سے گلے کٹتے ہیں اور اس سے کٹے ہوئے گلے درست ہو جاتے ہیں۔ اس لئے قتال مطلقا حرام ہے، خواہ تلوار سے ہو یا قلم اور زبان سے ہو، **لان اللہ یقول ان اللسان لذکری لاتلوثوہ بالمنکرات والتکفیر و التلعین و الشتم و الجدال و القتال**۔ کوکب ۲۸ ستمبر ۱۹۲۷ء میں لکھا ہے کہ لوگوں کے درمیان مال تقسیم کرو اور وارث کی ترتیب میں وسعت دے کر تمام وارثوں پر مال تقسیم کیا جائے اور جو اس مال متروکہ پر سود حاصل ہو وہ فقرا اور مساکین کی معین تعداد پر تقسیم کیا جائے۔ نئی تحریک جب پیدا ہوتی ہے تو یوں سمجھو کہ خدا تعالیٰ اپنا کوئی نیا مظہر پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جس کو نبی کہا جاتا ہے اور جس کا کام یہ ہے کہ وحشیت سے نکال کر دنیا کو بام ترقی پر پہنچائے۔ وعظ کر کے مال مت کماؤ کیونکہ ایسی کمائی بالکل حرام ہو چکی ہے اور کمائی کر کے پیٹ پالینا واجب ہو چکا ہے۔ عورتوں کو فلسفہ، تاریخ اور زبانی کے علوم پڑھانے میں بہت زور دیا جائے اور کوشش کی جائے کہ ''قرۃ العین'' کے مرتبہ پر پہنچ جائیں جس نے برقعہ اتار کر کمال دلیری کے ساتھ اپنے تبلیغی مناظروں میں مخالفین کو نیچا دکھایا تھا۔ کثرت ازدواج سے روکا جائے۔ منگنی کی رسم یوں ادا کی جائے کہ فریقین کو کچھ روز آزادی دی جائے تا کہ وہ ایک دوسرے کے حسن و قبح پر اطلاع پاسکیں۔ نکاح کے لئے صرف یہی لفظ کافی ہیں کہ (نَحْنُ رَاضُوْنَ بِمَا رَضِيَ بِهِ اللّٰهُ) ''ہم خدا کی مرضی پر راضی ہیں'' صرف اتنا کہنے سے نکاح بندھ جائے گا۔ طلاق بالکل حرام ہے۔ ضرورت پڑے تو ایک سال تک یہ معاملہ زیر غور رہے تو پھر اگر رضامندی ہو جائے تو فبہا ورنہ خود بخود طلاق ہو جائے گی۔ یہ امر پایہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

یقین تک پہنچ چکا ہے کہ دنیا کی کوئی ابتدا نہیں ہے اگر چہ ہر ایک قسم کی خاص خاص مخلوقات کی ابتداء ضرور ہے مگر عام مخلوقات کی کوئی ابتدا نہیں ہے۔ ورنہ یہ لازم آئے گا کہ خدا کو کسی وقت اس حالت میں مانا جائے کہ وہ ہے اور مخلوق نہیں تو خلق کی صفت منفی ہونے سے خود خدا کی نفی ہو جائے گی۔ کیونکہ اس کے صفات بعینہ اس کی ذات ہیں اس لیئے صفات کی نفی سے ذات کی نفی ہو جائے گی۔ مظہر الٰہی کی شعاع کا حاصل کرنا دنیا میں جنت ہے اور اس سے محروم رہنا دوزخ ہے۔ جن کو قرب الٰہی حاصل ہے ان کی شفاعت ہوگی۔ کیونکہ اس دنیا میں گنہ گار توبہ سے ترقی پاتا ہے اور دوسری دنیا میں کسی کی سفارش سے کمال تک پہنچ سکتا ہے۔ انسان بننے سے بڑھ کر کوئی کمال نہیں ہے مگر انسانیت کے مدارج بے شمار ہیں۔ بہائی مذہب کی جنتری میں انیس انیس دن کے انیس مہینے ہوں گے۔ جن کے نام یہ ہیں: (۱) بہاء (۲) جلال (۳) جمال (۴) عظمۃ (۵) نور (۶) رحمۃ (۷) کلمات (۸) کمال (۹) اسماء (۱۰) عزۃ (۱۱) مشیئۃ (۱۲) علم (۱۳) قدرۃ (۱۴) قول (۱۵) سائل (۱۶) شرف (۱۷) سلطان (۱۸) ملک (۱۹) عطا۔ تمام الہامی کتابیں حق ہیں خواہ کسی مذہب کی ہوں۔ قدیم زمانہ کی آسمانی کتابوں میں مجاز اور استعارہ بہت استعمال کیا گیا ہے۔ جناب بہاء نے بھی اپنے الواح میں مجاز و استعارہ بہت استعمال کیا ہے۔ تو جو لوگ غور نہیں کرتے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ بہائی مذہب کے اصول فطرت انسانی پر مبنی ہیں۔

سورہ احزاب اور سورہ آل عمران میں مذکور ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام سے عموماً اور حضور ﷺ سے خصوصاً یہ عہد لیا گیا ہے کہ ایک نبی (بہاء اللہ) آنے والا ہے اس کی تصدیق کرنا تم پر لازم ہے۔ ہر ایک نبی کے لئے ایک مدت مقرر ہوتی ہے اور جب دوسرا آتا ہے تو اس کی شریعت منسوخ ہو جاتی ہے اور یہ سلسلہ ہمیشہ کیلئے جاری رہے گا۔ شریعت محمدی کا دور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دورہ بہاء اللہ کے آنے سے ختم ہوگیا ہے۔ دور محمدی کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ دوسرے انبیاء کے زمانہ میں نبی غیر تشریعی آتے رہے ہیں۔ **بحکم بھا النبییون** مگر دور محمدی میں کوئی نبی نہیں آیا(**لَانَبِیَّ بَعدِیْ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ فَسَیَکُوْ نَ خُلَفَاء. سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیُّ اللہِ**) سورہ آل عمران وسورہ احزاب میں دونوں میثاق تصدیق کے لئے مذکور ہیں، یہ نہیں کہ ایک تو تصدیق کے لئے ہو اور دوسرا تبلیغ کے لئے کیونکہ مشہور ہے کہ **القرآن یفسر بعضه بعضا** قرآن شریف اپنی مختصر عبارتوں کو خود ہی مفصل عبارتوں سے حل کرلیا کرتا ہے۔ اس لئے اگر ایک آیت میں میثاق کا ذکر مختصر ہے۔ تو دوسری آیت اس کی تشریح کررہی ہے۔ اس کے علاوہ جب یہ قاعدہ ہے کہ تبلیغ اور تصدیق لازم وملزوم ہوتے ہیں تو یہ فرق کرنا کہ ایک میثاق تبلیغ ہے اور دوسری میں میثاق تصدیق بالکل بے سود ہوگا۔ کوکب ۲۷ ستمبر ۱۹۲۹ء میں ہے کہ وضع قانون عوام کا حق ہے، بچپن میں نکاح نہ کرو، جناب بہاء اللہ نبی نہ تھے کیونکہ نبوت کا دور آدم سے شروع ہوکر محمد ﷺ خاتم النبیین تک ختم ہوچکا ہے اور اب دور بہائی ہے جس میں امر اللہ ظاہر ہوا ہے اور یہی یوم عظیم ہے خدا نے ہیکل بہاء میں اپنا ظہور کیا۔ (یا حلول وبروز) جس طرح وادی مقدس میں ایک درخت پر ظہور کیا تھا۔ اور اسی ظہور کی طرف ان آیات میں اشارہ بھی ہے کہ **یوم یاتی اللّٰہ، وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ** (القیامۃ) اس لئے جناب بہاء مظہر النبوۃ نہیں ہیں بلکہ مظہر اللہ ہیں جس کی خبر پہلے انبیاء دے چکے ہیں۔ جب انسان کہتا ہے کہ میں مجروح ہوں تو اس سے مراد جسمانی حالت ہوتی ہے۔ جب کہتا ہے کہ میں خوش ہوں تو اس کا تعلق روح سے ہوتا ہے اور جب کہتا ہے **انی اوحیت کذا و کذا** میں نے فلاں کی طرف وحی بھیجی ہے تو اس وقت اس فقرہ کا تعلق ذات باری سے ہوگا جیسا کہ قرآن

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مجید میں ہے وما رمیت...... بل ھو قول رسول کریم۔ ''کتاب اقدس'' صفحہ ۳۰ میں ہے کہ ان السجدة كانت لحضرة الغيب ولا يجوز السجدة لهيكل الظهور والا فتوبوا ان الله غفور رحيم. اگر ہیکل ظہور کو سجدہ کیا جائے تو وہ درحقیقت ذات باری کو سجدہ ہوتا ہے۔ ورنہ صرف ہیکل کو سجدہ ناجائز ہوگا۔ بھاء اللہ کے بعد مظہر ثانی آیات بینات لے کر ایک ہزار سال بعد آئے گا تو اس وقت تعلیمات بہائیہ کی طرف لوگ خود بخود متوجہ ہو جائیں گے اور تمام فیصلہ جات بیت العدل سے کرائیں گے جو اسی کام کے لئے بنایا گیا ہوگا۔ تم انبیاء کو تسلیم کرو مگر احکام وہی واجب التعلیم سمجھو جو بہاء اللہ نے جاری کئے ہیں۔

رسالہ ''پیام اسلام'' جالندھر ۷ اکتوبر ۱۹۲۱ء میں عبدالحق عباس مدیر رسالہ ہذا اور احکام بھی لکھتے ہیں کہ واحد کے اعداد ۱۹ ہیں اس عدد کو قائم رکھتے ہوئے لکھا ہے کہ جو شخص کسی کو ایک قدم کا سفر بھی جبراً کرائے یا بلا اجازت اس کے گھر میں داخل ہو جائے یا اس کا مال بلا اجازت اپنے قبضہ میں کر لے تو انیس روز اس کی بیوی اس پر حرام رہے گی۔ جو شخص کسی کو ایک سال تک ستاتا رہے وہ اپنی ایذا رسانی سے باز آجائے ورنہ ۱۹ دن اس پر اپنی بیوی حرام ہو جائی گی۔ توبہ کرے تو بہتر ورنہ جس کو ستاتا ہے اسے ۱۹ مثقال سونا دینا ہوگا۔ جو شخص کسی کو حبس میں رکھے تو اس کی بیوی ہمیشہ کیلئے حرام ہو جائے گی تو پھر اگر اس بیوی کو اپنے گھر لانا چاہے تو ۱۹ ماہ تک فی ماہ انیس انیس مثقال جرمانہ ادا کرے، ورنہ وہ ایمان سے خارج کر دیا جائے گا اور کبھی داخل نہ ہوگا۔ اور نہ ہی توبہ منظور ہوگی۔ ''کتاب اقدس'' میں لکھا ہے کہ انیس آدمیوں کی ضیافت ۱۹ روز کرو۔ اگر چہ تمہارے پاس کچھ بھی نہ رہ جائے۔ ایسے کپڑے نہ پہنو کہ جن سے تمہارے بچے ڈر جائیں۔ غیر کا خط نہ پڑھو اور نہ دیکھو۔ جس زبان میں خط لکھا ہوا ہو اسی زبان میں جواب لکھو۔ بھول جاؤ تو آسان زبان میں لکھو۔ جو خط کا جواب

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں دیتا یا اسے پھینک دیتا ہے وہ مذہب سے خارج ہوگا۔ بھیک مانگنا حرام ہے اور بھیک مانگنے والوں کو دینا بھی حرام ہے۔ شادی کے موقع پر ریشم کے سوا دوسرا کپڑا نہ پہنو۔ مسکرات سے کنارہ کشی فرض ہے چہرہ کو بال سے صاف رکھو تا کہ فطرتی خوبصورتی سے بڑھ جاؤ۔ پردہ اٹھا دو اور عورتوں کو وہاں لے جاؤ۔ جہاں تم جاتے ہو تا کہ وہ بھی قوم کی رہبری کریں۔ (یہ مسائل بھی ان کی طرف منسوب ہیں) کہ نو رکعت نماز فرض ہے۔ دو صبح، دو مغرب اور پانچ پچھلی رات کو۔ نماز جنازہ چھ رکعت ہے۔ نماز کسوف و خسوف منسوخ ہیں۔ نماز جنازہ کے سوا جماعت کی ضرورت نہیں۔ عید نوروز کا روزہ فرض ہے۔ راگ سننے میں کوئی حرج نہیں۔ خروج منی سے غسل واجب نہیں، کوئی چیز نجس نہیں، مشرک بھی نجس نہیں، میت کو ریشم کے پانچ کپڑوں میں لپیٹو یا کم از کم ایک میں۔ مہینے میں کم از کم ایک دفعہ ضیافت ضرور کرو اگرچہ پانی ہی سے ہو۔ میت کو اتنی دور نہ لے جاؤ کہ گھنٹہ سے زائد وقت لگ جائے وضو اور سجدہ معاف ہیں۔ بہاء اور جلال میں عید کرو۔ ''البیان'' کے سوا کوئی مذہبی کتاب نہ پڑھو۔ نماز جمعہ حرام ہے نکاح میں والدین سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ روزے ۱۹ ہیں۔ قبلہ عکاء ہے۔ ''البیان'' قرآن سے افضل ہے۔ بیت اللہ شریف گرا کر شیراز میں مکان خرید سکتے ہو۔ مردے کو سونے کی انگوٹھی اور ہیکل پہناؤ۔ ''کتاب مبین'' میں ہے کہ اگر بہاء نہ ہوتا تو کوئی صحیفہ آسمانی نازل نہ ہوتا کیونکہ آپ سلطان الرسل اور محبوب رب العلمین ہیں۔ گالیاں دینے والے کو ۵۰ مثقال جرمانہ لگاؤ۔ ہر ایک شہر میں بیت العدل قائم کرو تا کہ تعلیم علم ہو۔ (کوکب ۹ مارچ ۱۹۲۷ء میں ہے کہ) یہودی کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی کو سانپ بنایا۔ من و سلویٰ اتارا اور ہاتھ سے روشنی نکالی۔ عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مردہ زندہ کئے، مادر زاد اندھے بینا کئے، کوڑھیوں کو اچھا کیا، سمندر کو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈانٹ دکھائی تو ساکن ہوگیا اور خود قبر سے زندہ ہوکر نکلے۔ اور مسلمان کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے چاند دو ٹکڑے کیا، براق پر سوار ہوئے، رفرف پر چلے اور گوہ اور پتھر سے کلام کیا اور کلمہ توحید کہلوایا۔ مگر یہ معجزہ نہیں ہے بلکہ معجزہ یہ ہے کہ اپنے دعاوی میں دشمنوں پر فتح حاصل کی جائے۔ جیسا کہ بہاء اللہ نے کر دکھایا ہے۔

(کوکب ۲ مارچ ۱۹۱۷ء) میں ہے کہ انسان کی روحانی ترقی ہفت عالم میں ہوتی ہے (جس کو ہفت منزل، ہفت کبر، ہفت آسمان شہر یا ہفت درجات بھی کہتے ہیں) گویا یوں سمجھو کہ انسان کی روح پر گنڈھے کی طرح سات پردے آئے ہوئے ہیں۔ جوں جوں پردے اترتے ہیں الوہیت کے قریب ہوتا چلا جاتا ہے تو پہلی دنیا ''عالم ناسوت'' ہے جس میں کھاتا پیتا ہے اور مرتا جیتا ہے اس کے بعد دوسری دنیا ''عالم مثال'' ہے اس میں اس کو وہ شفاف اور نورانی جسم دیا جاتا ہے جو اس وقت بھی اس کے اندر پوشیدہ طور پر موجود ہے مگر زندگی کے بعد موت آنے پر جب بیرونی جسم چھوڑتا ہے تو اب ''عالم مثال'' کے نورانی جسم کے اندر روح رہنے لگتی ہے تیسری دنیا ''عالم روح'' ہے۔ جب انسان یہاں پہنچتا ہے تو دنیا وی تعلق نہیں رہتے اور بجلی کی طرح تمام دنیا کی سیر کر سکتا ہے اور دریافت کرنے میں اس کو کسی عضو یا آلہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ چوتھی دنیا ''عالم نور'' ہے۔ جس میں پہنچ کر ''**جمال أبھی**'' کے نور میں غرق ہو جاتا ہے۔ پانچویں دنیا ''عالم صفات'' ہے اس میں خدا کا چہرہ دیکھتا ہے۔ چھٹی دنیا ''عالم حرارت'' ہے جس میں الوہیت کی گرمی محسوس کرتا ہے گویا یوں سمجھو کہ الوہیت کے دروازے پر بیٹھا ہوا ہے۔ ساتویں دنیا ''عالم اختلاط'' ہے اس میں انسان اور خدا آپس میں مل جاتا ہے اور اپنی شخصیت بھی ضائع نہیں کرتا جیسے کہ لوہا آگ میں اپنی شخصیت قائم رکھتے ہوئے آگ بن جاتا ہے ان سات دنیا کی سیر زندگی میں ہی ہو سکتی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ بشرطیکہ کسی نبی وقت کی تابعداری کی جائے۔ روح شیشہ ہے جس پر غبار پڑا ہوا ہے تم اسے صاف کر کے ملکوت کی دریافت پر قادر ہو سکتے ہو۔ عبدالبہاء کا قول ہے کہ اگر تم انبیاء کی پیروی نہیں کرو گے تو ہم کہیں گے کہ تم ان کو مانتے ہی نہیں۔ بحوالہ مذکور ''کتاب مبین'' ص ۶۷ میں ہے کہ کیا لوگوں نے ہم کو اس لئے نظر بند کیا کہ ہم تجدید دین کیلئے کھڑے ہوئے تھے؟ اگر تجدید قابل اعتراض تھی تو انجیل یا تورات کو کیوں چھوڑ دیا تھا؟ اگر تجدید جرم تھا تو ہم سے پہلے خود حضور ﷺ اس کے مرتکب ہو چکے ہیں اور آپ سے پہلے حضرت مسیح علیہ السلام بھی اس جرم میں ملوث ہو چکے ہیں۔ اگر اعلائے کلمۃ اللہ جرم ہے تو ہم سب سے اول اس جرم کے اقبالی ہیں۔ تجدید شریعت کے منکر یہ آیات تلاوت فرمائیں۔ **ما یاتیهم من ذکر محدث...... قالوا یداللہ مغلولۃ (ای یبخل فی تجدید الشرائع) یمحو اللہ مایشاء... یفعل اللہ مایشاء...... لاتبدیل لکلمت اللہ...... مانفدت کلمات اللہ ...... عندہ ام الکتاب**۔ جو شخص ''کتاب اقدس'' یا ''ایقان'' اور ''کتاب مبین'' یا ''بیان'' کو معترضانہ حالت میں پڑھے گا نقصان اٹھائے گا۔ **لایزید الظلمین الاخسارا**۔ اور جو شخص صدق دل سے پڑھنا چاہے تو اس پر فرض ہے کہ پہلے اپنا دل صاف کرے تا کہ اس میں معارف کی تصویر صحیح طور پر آسکے ورنہ ہاتھ بھی نہ لگائے۔ ظہور بہاء کی طرف اس قسم کی آیات میں اشارہ ہے۔ **ففزع من فی السموات.. کل اتوہ داخرین.. وجوہ یومئذ ناضرۃ.. وجوہ یومئذ باسرہ.. انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون** (نکتۃ الکاف صفحہ ۲۰۵ میں ہے کہ) واقعہ کربلا کو واقعہ مازندران نے مٹا دیا ہے کیونکہ مقابلۃً اس میں وہ مصائب پیش آئے ہیں جو اس میں نہیں تھے' کیونکہ

اول اہل کربلا را بہشت نشان دادند وایشانرا مجال چون و چرا نبود۔ دوم قتیل

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اوشان گفت ادرکنی یا اباعبد اللہ پس ملاطفت نمودز وایشاں دیدند کہ سید الشہد ا را حضرت قدوس با سر عصا پرت دادند۔ سوم اسیری زنان اوشان بعد ممات بود و اسیری زنان ایشان در حیات۔ چہارم اوشاں راغربت دہ روز بود وایشاں راغربت نہ ماہ پنجم اوشاں را قاتل با عداء یک شب ونصف روز بود وایشانرا نوزدہ روز۔ ششم اوشانرا سہ شبانہ روز نعش ہا بصحرا بود پس زنان بنی اسد دفن نمودند وایشانرا دفن نہ نمودند۔ ہفتم اوشانرا در لشکر اعدا ہفتاد ہزار حامل قرآن بودند وایشانرا یکے حامل قرآن در لشکر اعدا نبود۔ ہشتم مردان اوشانرا اسیر نہ نمودند وایشانرا (مرداں را) اسیر نمودند وکلاہ کاغذی بر سر ایشاں نہادہ شماتت نمودند۔ نہم دشمناں اوشانرا بمردانگی شہید نمودند وایشانرا بنامردی شہید کردند۔ دہم اوشاں بظاہر شریعت دعوت نمودند وایشاں یعنی حضرت قدوس بباطن شریعت دعوت نمودند۔ یازدہم اوشان قوت یافتند وایشاں نوزدہ روز قوت نیافتند۔

ڈاکٹر براون ''مقدمۃ الکتاب'' میں لکھتا ہے کہ:

باب اولاً باب بودند در سنہ دوم ذکر گشتند وعنوان باب محمد حسین بشروی عطا کردند ونام خود ہم عطا نمودند پس محمد حسین محمد علی نامیدہ شد۔ بعد از شہادت ایشاں مقام بابیت ورکن رابع ومنصب سید الشہدا ءبجناب حسن رسید۔ عمر عالم باب سال بود۔ درجات ترقی ومعرفت ایں ست، اول علو عارف از معروف۔ دوم علو معروف از عارف وہو مقام الطلبۃ۔ سوم تساوی درمیان عارف ومعروف چہارم اتحاد درمیان عارف ومعروف۔

نفس کے درجات بھی چار ہیں۔ اول نفس ملہمہ جس کا ادراک شک ہے۔ دوم نفس لوامہ جس کا ادراک ظن ہے۔ سوم نفس مطمئنہ جس کا ادراک یقین ہوتا ہے۔ چہارم نفس امارہ: جس کا ادراک جہالت ہے۔ یقین تین قسم ہے۔ علم الیقین۔ عین

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

الیقین اور **حق الیقین**۔علی محمد باب کے نام یہ ہیں واسطہ، باب اول، قائم، ذکر، ذات حروف سبعہ، مہدی، نقطہ اور اعلی ۔حسین علی اور مرزا یحییٰ سوتیلے بھائی تھے حسین علی کے نام یہ ہیں بہاء اللہ نوری، مازندرانی اور وحید اول اور مرزا یحییٰ کے نام یہ ہیں۔صبح ازل، باب دوم کیونکہ اول کے بعد پانچویں سال ظہور کیا تھا۔اسم الوجود اور وحید ثانی **نور یشرق من صبح الازل فیلوح علی ہیاکل التوحید اثارہ**۔حضرت قدوس کہ ۳۱۳ تن بنصر تش بود اسم اواسم نبوت واسم ولایت است یعنی محمد علی۔**من کلام المعصوم کلامنا صعب مستعصب لایتحملہ ملک مقرب ولانبی مرسل ولا مومن ممتحن وفی روایۃ لایحتملہ الا**......کوکب ۲۰ اگست ۱۹۲۹ء میں عبدالبہاء کا قول مذکور ہے کہ ہمیں آسمان کی زبان اور روح کی زبان سے بولنا چاہئے یہ زبان ہماری زبان سے ایسی مختلف ہے جیسے یہودیوں کی زبان ہماری زبان سے مختلف ہے روح کی زبان کے ساتھ ہم خدا سے باتیں کرتے ہیں۔نماز قطعاً فرض ہے۔انسان کسی بہانہ سے بھی اس سے معاف نہیں کیا گیا البتہ اگر اس میں کوئی دماغی فتور ہو یا کوئی اور نا قابل گذر عذر اس کی راہ میں ہو۔

مقام بھجی شہر علہ سے چار میل باہر ہے اور کرمل کے پاس ہے اس میں دو سال آپ نظر بند رہے۔شاہوں کے شہنشاہ، موعود کل ادیان، انسانی شکل میں شمس حقیقت کے مظہر، ۷۵ سال تک زندہ ہے اور ۱۸۹۲ء میں وفات پائی۔کوکب ۲۲ نومبر ۲۹ء میں جناب بہاء اللہ کا قول یوں مذکور ہے کہ روپیہ اور چاندی سونے کا سود حلال طیب اور پاک ہے تا کہ مخلوق خدا کی یاد میں مشغول ہو، شریعت بہائیہ کے مطابق ہر شخص آزاد ہے کہ وہ اپنی حین حیات میں جس طرح چاہے اپنی ملکیت کا انتظام کرے۔ہر شخص پر فرض ہے کہ وصیت نامہ لکھ کر تیار رکھے۔اگر کوئی بلا وصیت مرجائے تو اس کی جائیداد، اولاد، شوہر یا بیوی، باپ، ماں، بھائی،

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بہن اور استاذ کے درمیان مخصوص مناسبت سے تقسیم کر دیا جائے۔ اگر ایسا کوئی وارث نہ ہو تو وہ مال بیت المال میں داخل کرو جو غریبوں، یتیموں اور رفاہ عام کے کاموں میں خرچ ہوگا۔ اگر صرف ایک شخص کیلئے وصیت ہو تو بھی جائز ہے۔

''کوکب'' ۲۲ رنومبر ۱۹۲۹ء میں ہے کہ تربیت کیلئے نمونہ زیادہ موثر ہے۔ والدین، استاد اور دوستوں کا چال چلن اہم عنصر ہے۔ مظہر الٰہی اعلیٰ معلم ہیں اس لئے سب سے پہلے کلمات بہائیہ سکھائے جائیں ان کو ''الواح الرحمٰن'' یاد کراؤ تاکہ وہ ''مشرق الاذکار'' میں اپنی سریلی آواز سے پڑھیں۔ برے کام کا انجام بھی برا ہے لیکن ہیئت اجتماعیہ کو تحفظ و مدافعت کا حق حاصل ہے۔ اخلاق اچھے ہوں تو انتقام کی ضرورت نہیں رہتی۔ ''کوکب ۲۵ اپریل ص ۱۲'' ۱۹۲۵ء میں ہے کہ امریعنی بہاء اللہ اور یکہ بمعنی اتحاد۔ یعنی جب بہائی تعلیم امریکہ میں پہنچے گی تو اتحاد پیدا ہو جائے گا۔ اور یہی امریکہ کی وجہ تسمیہ ٹھہری۔

۲......صداقت بابیت و بہائیت

بابی اور بہائی اپنی صداقت یوں پیش کرتے ہیں کہ اولاً توریت میں ظہور امام کا وقت یوم اللہ اور یوم الرب ظہور ایلیا اور ظہور اللہ مذکور ہے انجیل میں اسکو یوم الرب، ظہور یحییٰ اور ظہور ثانی بتایا گیا ہے قرآن شریف میں **یوم القیمة**، **یوم الساعة**، **یوم الجزاء** اور **یوم الدین** کہا گیا ہے۔ احادیث میں ظہور ثانی (بہاء حسین نوری) آیا ہے **ثانیاً** حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یوم اللہ یعنی ظہور امام کی ۵۰۰ سال پہلے انجیل میں خبر دی تھی تو حضرت مسیح ارض مقدس میں پیدا ہوئے اور انہوں نے دعوت دی کہ **توبوا الی اللہ قد اقترب ملکوت اللہ**۔ ۶۲۰ سال گذرے تو حضرت خاتم المرسلین کی بعثت ہوئی تو آپ نے فرمایا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ. اقترب للناس حسابھم. انا علی نسم الساعة اور اس کے وعدے کے مطابق ۱۲۶۰ میں حضرت باب شیرازی پیدا ہوئے آپ نے سات سال دعوت دی کہ بشری بشری صبح الھدی قد تنفس اور الواح مقدسہ سے دنیا کو آگاہ کیا اور چونکہ یہ وارد تھا کہ لابدلنا من اذربائیجان تو حکومت وقت نے قید کے بعد آپ کو تبریز میں شہید کیا (تو وفات پائی) آپ کے بعد "قصبہ نور" سے مرزا حسین علی الملقب بہاء اللہ الاقدس الابھی مسیح موعود ظاہر ہوئے اور حکومت ایرانی وترکی نے آپ کو عکا شہر میں ۲۴ سال تک نظر بند رکھا تو احادیث کا مفہوم صادق ہوا کہ ظہور امام عکا ہے۔ آپ نے الواح مقدسہ سے تبلیغی احکام شاہان وقت کے نام بھیجے اور "کتاب اقدس" نازل ہوئی جس میں موجودہ علم وعمل کی تلقین کی گئی اور اسلام سے سبکدوش کر دیا۔ تب یہ وعدہ پورا ہوا کہ تری الارض غیر الارض۔ اشرقت الارض بنور ربھا لکل امری منھم یومئذ شان یغنیہ۔ اخیر عمر میں کتاب "عہد اقدس" لکھی اور ۲ ذی قعدہ ۱۳۰۹ھ، ۱۸۹۲ء میں شہادت پائی۔ ثالثا الم لا الہ الا اللہ میں امام حسن ظاہر ہوئے المص میں سفاح پیدا ہو ہوا۔ المر کے شامل ہونے پر ۱۲۷۲ کو حضرت باب ظاہر ہوئے جو حروف مقطعات بلا تکرار جمع کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ رابعاً ۲۲۶ کو حسن بن علی امام عسکری پوشیدہ ہو گئے۔ فلا اقسم بالکنس کا اشارہ آپ کی طرف ہی ہوا تو آپ کے بعد اختلاف پیدا ہو گیا۔ حدیث میں ہے کہ "لوگ امام کو بوڑھا سمجھیں گے مگر آپ عند الظہور جوان ہوں گے۔" امام جعفر صادق کے نزدیک آپ کی عمر ۴۵ سال ہوگی۔ حضرت علی کا قول ہے کہ مشرقی ستارہ کی تابعداری کرو تمہیں منہاج رسول پر چلائے گا۔ اور تم سے شریعت اسلام کا بوجھ اتار دے گا۔ سرگین چشم، درمیانہ قد، تن اور رخسار پر خال سیاہ، مشرق سے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نمودار ہوگا اور شہر عکا میں قیام کرے گا۔ ظلمت کو دور کرے گا۔ نئی روشنی پھیلائے گا اور علم وفضل سے لوگوں کو مالا مال کر دے گا اور اپنی کتاب سے اس قدر قلوب کی اصلاح کرے گا کہ قرآن سے نہیں ہو سکی۔ آپ کے حواری اہل عجم ہونگے۔ مگر عربی میں کلام کریں گے۔ آپ کا محافظ خاص وزیر ہوگا جو اس قوم سے نہ ہوگا۔ سب قتل ہونگے۔ آپکا نزول مرج عکا میں ہوگا۔

''کتاب الغیبۃ'' میں ہے کہ امام کا ظہور گھنے درختوں میں ہوگا' جو بحیرہ طبریہ کے کنارے پر ہوں گے۔ عکا بھی ''بحیرہ طبریہ'' کے پاس ہی نہر اردن کے پاس واقع ہے جو ''ہیرودس'' نے نکالی تھی۔ اور شہر طبریہ ارض مقدس میں ہے۔ یہ ملک کثرت نباتات سے ''بلاد سوریہ'' کہلاتا ہے۔ خاصا تورات میں مقام بیعت جبل کرمل بیت المقدس کے پاس مذکور ہوا ہے جس کی طرف **یوم ینادی المنادی من مکان قریب** میں اشارہ ہے تو روح اللہ عکا میں تھے اور ندا مہدی حضرت باب میں تھی۔

علامہ مجلسی اپنی کتاب ''بحار'' میں لکھتے ہیں کہ اہل اسلام امام کے ساتھ ان کفار سے بھی بڑھ کر بدسلوکی کریں گے جو انہوں نے حضور ﷺ سے کی تھی۔ ''کافی'' میں ہے کہ بہ کمال موسیٰ، و بھاء عیسیٰ وصبر ایوب امام کے حواری مقتول ہوں گے ذلیل ہوں گے اور ان کے خون سے زمین رنگین ہوگی۔ وہی خدا کے پیارے ہیں اور **اولئک هم المهتدون حقا**۔ حسن بن علی فرماتے ہیں کہ اس وقت منہ پر تھوکا جائے گا۔ لعنتیں برسائی جائیں گی۔ امام ابو جعفر کا قول ہے کہ اہل حق چھن چھن کر صاف رہ جائیں گے' تو امام کے اصحاب بنیں گے اور خدا کے نزدیک عزت پائیں گے۔ حضرت علی کا قول ہے کہ **کما بداکم تعودون** اہل حق ابتدائے اسلام میں مظلوم تھے، اخیر میں بھی مظلوم ہی ہونگے۔ یہ بھی فرمایا کہ حجۃ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ ہمیشہ موجود ہے۔ اگر وہ نہ ہو تو دنیا غرق ہو جائے۔ مگر لوگ اسے نہیں شناخت کرتے اور برادران یوسف کی طرح حجۃ اللہ ان کو شناخت کرتے ہیں۔ "کافی" اور "کتاب البحار" میں ہے کہ امام دعوت جدیدہ (کتاب اقدس) دے گا جیسے کہ حضور ﷺ نے دعوت جدیدہ (قرآن) پیش کی تھی۔ ذیل کی تحریرات بھی اس کی مؤید ہیں۔ **یخالف فی احکامہ مذھب العلماء** (یواقیت) **بنا یختم اللہ الدین کما فتح بنا** (ملا علی قاری) **یختم بہ الدین کمافتح بنا** (مشارق الانوار) **یقوم القائم بامر جدید علی العرب شدید یبایع الناس بامر جدید و کتاب جدید و سلطان جدید من السماء** (ابو نصیر فی الجہاد) **اول من یتبعہ محمد وعلی الثانی** (مجلسی) اب یہ کہنا کہ ختم رسالت اور انقطاع وحی اسلامی عقیدہ ہے غلط ہوگا۔ کیونکہ یہ تحریرات اس کی تردید کر رہی ہیں۔ **سادساً** کاہنوں سے عہد نمرود میں نجم خلیل کی خبر دی تھی۔ (ابن اثیر) اور عہد فرعون میں نجم موسیٰ کی (مثنوی مولانا روم) یہودیوں اور مجوسیوں نے نجم المسیح کی (انجیل) یہودیوں اور چند آدمیوں نے نجم احمد خاتم المرسلین علیہ السلام کی اور نجومیوں اور دو معتبر عالموں نے "نجم القائم" کی خبر دی ہے۔ جن کے نام نامی یہ ہیں شیخ احمد احساوی اور سید کاظم رشتی۔ انہوں نے ولادت امام سے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ تیمور خوارزمی کا قول ہے کہ جو ستارے ۱۲۳۰ سے ۱۲۵۰ تک نمودار ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ انقلاب عظیم ہوگا۔ مرزا آقا خاں منجم منوچہر کا قول ہے کہ ایک آدمی پیدا ہوگا جو شریعت جدیدہ کی دعوت دے گا۔ **سادیعا** سریانی زبان قدیم ہے حضرت آدم علیہ السلام کی زبان بھی یہی تھی۔ مذہب صابی حضرت شیث علیہ السلام سے منقول ہے یہی دین اقدم الادیان ہے۔ اس میں کمزوریاں پیدا ہوگئی تھیں تو ان کے رفع کرنے کو حضرت ابراہیم علیہ السلام مبعوث ہوئے پھر کمزوریاں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پیدا ہوئیں تو حضرت ختم المرسلین تشریف لائے اخیر زمانے میں جب اس دین میں تاثیر نہ رہی تو حضرت بہاء تشریف لائے اور کتاب اقدس کی تعلیم دی۔

قال فی عمدة التنقیح فی دعوة المهدی والمسیح یدبر الامر (الاسلام)من السماء الی الارض (ینزله من السماء)ثم بعد المائتین یرجع(ذلک الدین)الیه فی یوم کان مقداره الف سنة مما تعدون.(ای یشرع رفع الدین) بعد ٢٦٠ سنہ اذهو زمان اختفاء الامام الی ١٢٦٠ سنہ(٢) لاتحرک به لسانک الآیة فالمراد فیه بالبیان الحدیث اذبه فصل القرآن ثم صار تکمیل الحدیث الی ٢٦٠ سنہ(وهو زمان تصنیف صحیح المسلم) فشرع زمان الرجوع الی الألف فتم التدبیر والرجوع الی ١٢٦٠ سنہ وهو زمان ظهور الباب من آل فارس (وهو الشیراز) حیث جبل بیستون ویقال له مطلع العلوم ومطلع اهل فارس اذلایبقی من الاسلام الارسمه ولا من القرآن الا اسمه وفی الحدیث اقرء والقران قبل ان یرفع فناله رجل من الثریا .وفی الحجج المراد بقوله علیه السلام الآیات بعد المائتین اما ایات صغری وهی شرور حدثت فی الاسلام واما ایا ت کبری بعد الالف ای فی المائة الثالثة عشر. قال ابو البرکات فی کتابه التوضیح هذه الایات تقع فی المائة الاخیرة من الیوم الذی وعد به علیه السلام امته بقوله ان صلحت امتی فلها یوم وان فسدت فلها نصف یوم من ایام الرب وان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون هکذا فی الجواهر ثم قال المجلسی ان لکل امة مدة معلومة منتقی بعدها لقوله تعالیٰ: ولکل أمة أجل فإذا جاء

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اجلهم لا يستأخرون ساعة ولا يستقدمون. وهى لهذه الامة الف سنة لقوله تعالىٰ يدبر الامر الاية. ولما مضى ۲۶۰ سنه الى زمان الامام العسكرى حسن بن على وغاب عن الناس وظهرت الفتن بعده فظهر القائم بعده بعد يوم الرب اى الف سنة ۱۲۶۰ سنه سنة واليه نظر قوله تعالىٰ: ويستعجلونك بالعذاب، وإذ قالوا اللهم إن كان هذا هو الحق من عندك فأمطر علينا حجارة من السماء أو ائتنا بعذاب أليم، فقال لهم الله تعالىٰ: لكم ميعاد يوم لا تستأخرون عنه ساعة ولا تستقدمون. قال الآسى هذه الاستدلالات وان كانت على غير شيء لكنها عند الخصم على شئ خطير.

۷......اقتباس از کتاب مستطاب ''ایقان''

بسم الله العلى الاعلى. العباد لن يصلوا الى العرفان الا بالانقطاع عن الكل. قدسوا انفسكم لعل تصلن الى مقام قدرالله وتدخلن فى سرادق جعله الله فى سماء البيان مرفوعا. غیر کی بات پر کان نہ دھرو، تاکہ معرفت حاصل ہو' کیونکہ مباحثہ سے کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ دیکھو پہلے لوگ منتظر تھے کہ جمال موعود نظر آئے مگر موقع آیا تو سب نے تکذیب کی۔ ما يأتيهم من رسول إلا كانوا به يستهزء ون. (یس)، وهمت كل أمة برسولهم ليأخذوه. (غافر) ''سورۂ ہود'' میں غور کرو تو معلوم ہو جائے گا کہ نوح علیہ السلام نے ۹۵۰ سال نوحہ کیا' مگر کسی نے نہ مانا بلکہ مارنے کو آئے۔ كلما مر عليه ملا من قومه سخروا منه. (ہود) جب آپ اپنے تابعداروں کی فتح مندی کا وعدہ کرتے تو بدا (تبدیلی مشیت ایزدی) کا ظہور ہو جاتا ہے تو تابعدار بگڑ جاتے' چنانچہ آپ کے تابعدار صرف چالیس یا بہتر تک رہ گئے' آخرالامر آپ نے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بد دعا کی کہ: **رب لاتذر علی الارض من الکفرین دیارا.** (نوح)۔ اور بداء میں حکمت یہ تھی کہ سچے اور جھوٹے تابعدار ممتاز ہو جائیں۔ **أحسب الناس أن یترکوا أن یقولوا آمنا وھم لا یفتنون.** (عنکبوت)۔ اس کے بعد حضرت ھود علیہ السلام سات ۷۰۰ سو آدمی یا کم وبیش کی دعوت توحید میں ایک سو سال تک مصروف رہے مگر آپ کو بھی تسلیم نہ کیا گیا، **لایزید الکفرین کفرھم الاخسارا.** (فاطر)۔ تو وہ عذاب **صیحہ** (آسمانی گونج) سے ہلاک ہوگئے۔ پھر جناب ابرہیم علیہ السلام سے بھی ایسا ہی ہوا **الا الذین عرجوا بجناحی الایقان الی مقام جعله الله عن الادراک مرفوعا.** آپ کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے **امر اور ید بیضائے** معرفت کے ساتھ کوہ فاران محبت اور ثعبان قدرت کے لئے ظہور کیا۔ مگر فرعون نے آپ کی تکذیب کی اور ایک مومن نے کہا کہ: **أتقتلون رجلا أن یقول ربی الله** (مومن) تو اسکو بھی مار ڈالا۔ غور کا مقام ہے کہ گوہر نبی نے بعد میں آنے والے نبی کی بشارت دی مگر لوگ مخالف رہے۔ **أفکلما جاء کم رسول بما لا تھوی أنفسکم استکبرتم.** (بقرہ)۔ اور کیوں مخالف رہے؟ اگر یہ کہا جائے کہ اتمام حجت نہیں ہوئی تھی تو صاف جھوٹ ہے کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اتمام حجت کے بغیر کسی شریعت کا حکم دے بلکہ اصل وجہ یہ تھی کہ انہوں نے اپنے علمائے مذہبی کی پیروی میں ڈوب کر حالات حاضرہ پر روشنی ڈالنے کی تکلیف گوارا نہ کی تھی ورنہ وہ ضرور ایمان لے آتے۔

کسی کو حب ریاست مانع تھی۔ کوئی اپنے علم پر نازاں تھا۔ اور بہت سے لوگ جاہل تھے اس لئے ان کی میزان عقل میں انبیاء کا ظہور ناممکن تھا۔ اور جس نے دعویٰ کیا اس کے قتل پر آمادہ ہو گئے۔ علمائے عصر کے متعلق سنئے۔ **یا اھل الکتاب لم تکفرون**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بایات اللہ وانتم تشھدون. (آل عمران)۔ تاریخ شاہد ہے کہ صراط مستقیم سے روکنے والے علمائے عصر ہی تھے یہ بھی ثابت ہے کہ تاویل کلمات مظہر الٰہی کے سوا دوسرا کوئی شخص نہیں سمجھ سکتا۔ **وما یعلم تأویلہ إلا اللہ والراسخون فی العلم.** (آل عمران)۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو یہود نے کہا کہ ظہور مسیح کی علامات پوری نہیں اتریں اور اس نے **طلاق** اور **سبت** کو منسوخ کر دیا ہے حالانکہ تورات پر عامل ہونا اسے ضروری تھا۔ آج تک اسی وجہ سے ظہور مسیح کے قائل ہیں۔ کیا معلوم کہ ان کا خیالی مسیح کب نازل ہوگا؟ در حقیقت یہود خود تورات نہیں سمجھتے تھے اس لئے لقاء اللہ سے محروم ہو گئے۔ ہم اس مسئلہ کو ایک صاحب کی درخواست پر عربی میں ظاہر کر چکے ہیں اور اب فارسی میں ظاہر کرتے ہیں **لعل یجری من ھذا القلم ما یحیی بہ افئدۃ الناس.** جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا سے رخصت ہونے لگے۔ تو فرمایا کہ ''میں پھر آؤں گا اور یہ بھی فرمایا کہ میرے بعد ایک اور آئے گا جو میری تعلیم کو مکمل کرے گا'' در حقیقت دونوں کلام کا مطلب ایک ہی ہے کیونکہ آپ کے بعد جب جناب خاتم النبیین تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ میں تورات کی تصدیق کرتا ہوں اور میرا نام عیسیٰ ہے جس سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ کی واپسی کا معنی آپ کا ظہور ہی تھا کیونکہ دونوں قائم بامر اللہ تھے اور دونوں ہی ناطق بذکر اللہ تھے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ اگر سورج کہے کہ میں پھر آؤں گا یا یوں کہے کہ کل اور سورج نکلے گا۔ تو دو عبارتوں کا مفہوم یہی ہوتا ہے کہ سورج ایک ہی ہے اور صرف مطلع میں فرق ہے اسی اصول سے تمام مظاہر کا ظہور حل ہو سکتا ہے پھر حضرت عیسیٰ نے اپنے ظہور کا نام اور علامات کو مختلف مقامات میں بیان فرمایا تو آپ کے شاگردوں نے عرض کی کہ یہ رجعت کب ہوگی؟ تو آپ نے جو ایک رجعت کا وقت اور نشان بتا دیا اور یہ مظلوم (بہاء اللہ) جب بغداد میں نظر بند تھا اس کی تشریح

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کر چکا ہے۔ اب پھر احسان کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔ **لا نرید منکم جزاء ولا شکورا.** (دھر)۔ مائدہ سماوی ہرگز ہرگز منقطع نہیں ہوا اور نہ ہوگا، **انزل علینا مائدۃ من السماء** (مائدہ)۔ کیونکہ وہ شجرہ طیبہ ہے۔ **أصلها ثابت وفرعها فی السماء، تؤتی أكلها كل حين.** (ابراہیم)۔ افسوس ہے کہ ہم اس مائدہ سے محروم رہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ (**یا احباء اللّٰہ**) دل کے کان کھول کر باغ قدس کا نغمہ سنو کیونکہ غنیمت ہر وقت نہیں حاصل ہوتی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی رجعت کے متعلق یوں فرمایا تھا کہ ایک وقت لوگوں پر تنگی ہوگی سورج سیاہ ہو جائے گا اور ستاروں میں نور نہ ہوگا۔

نزول مسیح کی پیشینگوئی اور بہائی تحریف

ارکان ارض متزلزل ہوں گے تو اس وقت ابن انسان آسمان سے بڑے جاہ وجلال کے ساتھ ابر سے فرشتوں کے ساتھ نزول کرے گا (متی) عیسائیوں نے جب اصل مقصد نہ سمجھا اس لئے حضور خاتم الانبیاء کی شریعت سے محروم رہے اور کہنے لگے کہ یہ علامات ظاہر نہیں ہوئے۔ حضور کے بعد صور ثانی پھونکا گیا۔ قبور غفلت سے مردہ دل جاگ اٹھے۔ مگر لوگ پھر بھی منتظر ہیں کہ کب یہ علامات ظاہر ہوں گی۔ حضرت عیسیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ زمین وآسمان ٹل جائیں گے مگر میرا کہنا نہیں ٹلے گا۔ یہاں سے عیسائیوں نے سمجھ لیا کہ انجیل منسوخ نہ ہوگی۔ اسی بناء پر انہوں نے جناب محمد رسول ﷺ کی تکذیب کی تھی۔ اگر ایسے کلام کا مفہوم مظہر الٰہی سے پوچھ لیتے تو گمراہ نہ ہوتے' کیونکہ تنگی ایام سے آپ کا مطلب یہ تھا کہ یقین اٹھ جائے گا۔ ظنون فاسدہ پھیل جائیں گے اور جاہلوں کے ہاتھ میں ان کی باگ ڈور ہوگی۔ آج کل یہی حالت ہے کہ باوجود یکہ ابواب علم الٰہی مفتوح ہیں۔ مگر یہ سمجھتے ہیں کہ ابھی وہ بند ہیں۔ ان کو تو ابواب علم کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ ہاں یہ چاہتے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں کہ ابواب نان کھلے رہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی عزت میں فرق آ جائے۔ اگر کوئی معارف الٰہی پر نظر ڈالتا ہے تو درندوں کی طرح اس کا ماس کھا جاتے ہیں۔ اب بتایئے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا تنگی ہوگی۔ علی ہذا القیاس! ہر ظہور کے وقت اس قسم کی تنگی ہوا کرتی ہے اور اسی تنگی کو احادیث میں ظلمت کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ معارف الٰہیہ سے تنگی مراد ہے کہ ایام غروب شمس حقیقت میں خدا رسیدوں کو پہنچتی ہے اور کسی کے پاس پناہ نہیں لے سکتے **کَذٰلِکَ نُعَلِّمُکَ مِنْ تَاوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ**۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ سورج میں سیاہی آئے گی اور ستاروں میں روشنی نہ رہے گی۔ اور زمین پر گریں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شمس حقیقت کا طلوع ہوگا تاکہ ایقان وتوحید کے اشجار واثمار اس کی روشنی سے حرارت محبت الٰہی میں پایۂ تکمیل تک پہنچ سکیں۔ **منها ظهرت الاشياء والى خزائن امرها رجعت ومنها البذؤ واليها العوْد.** اگر چہ ان پاک ہستیوں کی تعریف وتوصیف ناممکن ہے **سبحان الله من ان يعرف اصفيائه بغير صفاتهم اويوصف اوليائه بغير انفسهم** مگر شمس وقمر کا اطلاق ان پر وارد ہے چنانچہ ''دعائے ندبہ'' میں مذکور ہے کہ **اين الشموس الطالعة. اين الاقمار المنيرة. اين الانجم الزاهرة؟** یعنی انبیاء، اولیاء اور اصحاب کو شمس وقمر اور ستارے کہا گیا ہے۔ اور دوسرے مقام پر شمس وقمر ستاروں سے مراد وہ علمائے عصر بھی ہیں جو ظہور قبل اور ظہور بعد کے درمیانی زمانہ میں موجود ہوتے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ شمس حقیقت سے نور حاصل کریں تو روشن ہوں گے ورنہ سیاہ ہو جائیں گے علم وفضل میں شہرت کی وجہ سے ان کو ''شمس'' کہا گیا ہے، مگر شمس حقیقت کے سامنے ان کا نور ماند پڑ جاتا ہے۔ پس اگر شمس حقیقت سے نور حاصل کریں۔ تو ان کو ''شموس عالیہ'' کہتے ہیں ورنہ ان کو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

''شموس تحیین'' کہا جاتا ہے۔ **الشمس والقمر بحسبان** (رحمن)۔

نوٹ: شمس وقمر موافق عقائد شیعہ لکھے گئے ہیں کیونکہ اس کتاب کے لکھنے سے ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ ان کو ہدایت ہو(**نشهد انهم من المفترين الا من اتى بقلب سليم**)۔ **ايها السائل!** ہمیں عروۃ الوثقی ہاتھ میں لانا ضروری ہے تا کہ نفی سے اثبات میں آسکیں اور نارحسبان سے آزاد ہو کر وجہ منان کی نور سے مشرف ہوں۔ والسلام

شمس وقمر ونجوم کا دوسرا معنی

شمس وقمر سے ایک اور مقام پر شریعت کے احکام مرتفعہ مراد ہوتے ہیں۔ چونکہ ہر شریعت میں صوم وصلوۃ کی کیفیت جداگانہ رہی ہے اس لئے تنسیخ وتجدید کے رو سے شمس و قمر کہا گیا ہے۔ **ليبلوكم ايكم احسن عملا**۔ (ملک)۔ حدیث میں ہے کہ (**الصوم ضياء والصلوة نور**۔ میں ایک روز اپنے گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک مولوی صاحب نے فرمایا کہ صوم سے چونکہ حرارت پیدا ہوتی ہے اس لیے اس کو شمس کہا گیا اور **صلوة الليل** سے سردی کا عالم نظر آتا ہے اس لیے اس کو قمر کہا گیا مگر اصل حقیقت سے وہ مولوی صاحب واقف نہ تھے میں نے کہا کہ یہ معنی تو عوام الناس کو بھی معلوم ہے مگر اس کا ایک اور معنی بھی ہے کہ قرآن شریف آسمان ہے اور صوم وصلوۃ اس میں شمس وقمر ہیں اور تاریکی شمس وقمر سے مراد ان کی تنسیخ ہے، جو اس ظہور سے معلوم ہوسکتی ہے' جس کو ابرار کے سوا کوئی نہیں سمجھ سکتا۔

إن الأبرار يشربون من كأس كان مزاجها كافورا۔ (دھر)۔

یہ مسلم ہے کہ ہر ایک ظہور بعد کے وقت ظہور قبل کے احکام اور امر ونواہی منسوخ ہو جاتے ہیں اور یہی معنی شمس وقمر کے سیاہ ہونے کا ہے' اگر عیسائی اس معنی کو سمجھ لیتے اور اس فقرہ کا معنی ''معدن علم'' سے اخذ کر لیتے تو گمراہ نہ ہوتے۔ کیا ان کو ابھی معلوم نہیں ہوا کہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

شمس موعود افق ظہور سے روشن ہو چکا ہے اور ظہور کے علوم واحکام تاریک ہو چکے ہیں ؟ دوستو! راہ راست پر آجاؤ۔ تاکہ تم کو یہ اسرار اپنی آنکھ سے نظر آجائیں۔ **ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ** (سجدہ)۔

روحانی قدم اٹھا کر دور دراز کی منزل طے کر کے ان معارف تک پہنچ جاؤ۔ **فلا اقسم برب المشارق والمغارب**. (معارج)۔ میں بھی یہی اشارہ ہے کیونکہ ہر ایک شمس حقیقت کیلئے الگ الگ مشرق ومغرب ہوتا ہے۔ علمائے عصر چونکہ جاہل تھے اس لئے ان کو ان معارف کی خبر نہیں ہوئی۔ اس لئے کہتے ہیں کہ چونکہ روزانہ نقطہ طلوع وغروب بدلتا رہتا ہے۔ اس لیئے مشارق ومغارب کہا گیا یا فصول اربعہ کی تبدیلی مشرق مغرب کی تبدیلی سے مراد ہے۔ ہماری تشریح سے آسمان کے پھٹنے کی کیفیت بھی کھل جاتی ہے۔ **اذا السماء انفطرت**. (انفطار)۔ کیونکہ آسمان سے مراد یہاں ایک شریعت ہے جو شریعت جدیدہ کے ظہور سے پھٹ جاتی ہے یعنی منسوخ اور باطل ہو جاتی ہے۔ آسمان شریعت کا پھٹنا آسمان بالا کے پھٹ جانے سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ جس کی جاہل مولویوں کو خبر نہیں ہے۔ اس کے بعد یہ خیال کرو کہ مظہر الٰہی تمام اہل ارض کے بالمقابل حدود الٰہی قائم کرنے میں کس قدر زحمت اٹھاتے ہیں اور قوم کی ایذا رسانی میں کس طرح صبر کرتے ہیں۔

تبدیل ارض

تبدیل ارض کا معنی بھی یہی ہے کہ دلوں کی زمین میں طرح طرح کے توحیدی پودے لگا کر بیل اور پھولوں سے مزین کر دیتے ہیں۔ اگر تبدیل ارض کا یہ معنی مراد نہ ہو تو کس طرح وہ لوگ جو کبھی ایک حرف بھی تعلیم نہیں پاتے اور استاذ کی شکل بھی نہیں دیکھی اور نہ ہی کسی مکتب میں قدم اٹھا کر جاتے ہیں معارف ومعانی بتانے لگتے ہیں کہ جن کو کوئی دوسرا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

محدود علم کا حاصل کرنے والے سمجھ ہی نہیں سکتا۔ گویا ان میں مٹی علم سرمدی ہوتی ہے اور پانی اسرار حکمت کا ہوتا ہے۔ جس سے خمیر پاک ران کی سرشت تیار ہو جاتی ہے۔ (**اَلْعِلْمُ نُوْرٌ یَقْذِفُهُ اللّٰهُ فِیْ قَلْبِ مَنْ یَشَاء**)۔ ورنہ سرِدردی کے دوسرے علوم جو ایک دوسرے سے سرقہ کر کے حاصل کرتے ہیں کبھی قابل تعریف نہیں ہو سکتے۔ اے کاش لوگوں کے دل ان کلمات محدودہ اور خیالات محجوبہ سے پاک ہو جاتے اور شمس علوم حکمت لدنی سے منور ہو جاتے۔ اگر قلوب کی زمین تبدیل نہ ہو سکتی ہوتی تو کیسے ان میں علوم الوہیت کا ظہور ہوتا۔ **یوم تبدل الارض غیر الارض**. (ابراہیم)۔ اس وقت سلطان وجود کی عنایت سے ارض ظاہر بھی تبدیل ہو چکی ہے۔ **لو انتم فی اسرار الظهور تتفکرون، الأرض جميعا قبضته يوم القيامة والسماوات مطويات بيمينه**. (زمر)۔ اگر اس آیت سے یہ سمجھا جائے کہ

طی الارض

خدا تعالیٰ زمین و آسمان کو اپنے ظاہری ہاتھ میں لے کر چھپا لے گا۔ تو بالکل بے معنی بات ہو جاتی ہے اور صریح کفر لازم آتا ہے اگر یوں کہو کہ مظاہر امر قیامت کو ایسا کریں گے تو یہ حرکت بھی فضول نظر آتی ہے۔ بلکہ مراد یہاں ارض معرفت اور آسمان شریعت ہے جو آج خدا نے سمیٹ کر دوسری زمین اور دوسرا آسمان پیدا کر دیا ہے۔ اور شمس وقمر و نجوم جدیدہ سے ان کو آراستہ کر کے مزین کر دیا ہے اور یہ رموز و اشارات جو مصادر امر یہ سے ظاہر ہوتے ہیں ان میں سخت امتحان مضمر ہوتا ہے کہ دیکھیں ارض قلوب میں سے کس قدر اچھی ہے اور کس قدر بری؟'' آیت قبلہ'' میں بھی غور کرو کہ ہجرت سے پہلے حضور ﷺ بیت المقدس کو سجدہ کرتے تھے جو بعض کو ناگوار گذرتا تھا۔ پھر یہ حکم نازل ہوا کہ **قد نرى تقلب**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

وجھک فی السماء. (بقرہ)۔ ایک روز آپ نماز ظہر پڑھا رہے تھے اور ابھی دو رکعت باقی تھیں کہ حکم ہوا۔ **فول وجھک شطر المسجد الحرام** تو آپ نے اسی وقت بیت اللہ کی طرح رخ تبدیل کرلیا۔ اس میں بھی امتحان ہی مطلوب تھا۔ ورنہ اگر وہی بیت المقدس سجدہ گاہ بنا رہتا تو کیا بعید تھا۔ کیونکہ پہلے انبیاء اسی کو سجدہ کرتے رہے تھے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد مبعوث ہوئے تھے۔ یوں تو تمام روئے زمین کو خداوند تعالیٰ سے ایک ہی نسبت حاصل ہے (**فاینما تولوا فثم وجه اللّٰه**) مگر اسے اختیار ہے کہ ایک زمین کو اپنے لئے مخصوص کرکے اپنے بندوں کا امتحان کرے۔ **إلا لنعلم من یتبع الرسول ممن ینقلب علی عقبیه.** (بقرہ)۔ کہ کون نماز توڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ **حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ.** (مدثر)۔ اس قسم کی تبدیلیوں میں اگر غور کیا جائے تو تمام مطالب حل ہوسکتے ہیں کیونکہ خدا کو کسی کی عبادت کی ضرورت نہیں اور یہ تبدیلیاں صرف تربیت نفس کیلئے ہیں اور خدا چاہتا ہے کہ بندہ اپنی ذاتی اغراض سے نکل کر احکام الٰہی کے ماتحت ہوجائے۔ اس لئے اس کے امتحانات ہر وقت بارش کی طرح نازل ہوتے رہتے ہیں۔ اگر انبیائے سابقین پر نظر دوڑاؤ تو تمام شبہات دور ہوجائیں گے۔ دیکھئے حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک قبطی کو قتل کرکے مدین کو دوڑ جاتے ہیں۔ وہاں حضرت شعیب کے پاس رہ کر واپس آتے ہیں تو وادی ایمن میں **مامور من اللّٰه** بن جاتے ہیں۔ اسکے بعد فرعون کو دعوت توحید دیتے ہیں تو قتل کا الزام لگا کر انکار کردیتا ہے اور خود بھی اس کا اعتراف کرتے ہیں کہ **فعلتها إذا وأنا من الضالین.** (شعراء)۔ اس سے پہلے فرعون کے گھر ہی تیس سال پرورش پاتے رہے۔ اگر ابتلاء خدا کو منظور نہ ہوتا تو موسیٰ علیہ السلام کو انکے الزامات سے روکا جاسکتا تھا۔ مریم علیہا السلام کو دیکھئے کہ **تولد عیسیٰ** کے بعد تنگ آکر یوں کہتی ہیں کہ **یلیتنی مت قبل هذا** (مریم)۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

"ہائے میں اس سے پہلے ہی مر جاتی" اور دشمنوں کو ان کے تحقیر آمیز کلمات کا کوئی جواب نہیں دیتیں، پھر بے پدر بیٹے کو خدا نے پیغمبری بخشی تو اور ابتلا ہوا۔ اور لوگوں کے خواہش کے مطابق خدا نے نہ کیا۔

خلاصہ یہ ہے کہ ایسے تمام واقعات بری لوگوں کیلئے باعث نفرت ہوا کرتے ہیں اور نیک سرشت لوگوں کے حق میں رحمت ہوتے ہیں۔ اگر اس وقت ایسے واقعات رونما ہوں تو ایک بھی تسلیم نہ کرے گا اور کہیں گے کہ بے پدر کیسے پیغمبر ہو سکتا ہے اور قاتل بے گناہ کو کس طرح پیغمبری مل سکتی ہے۔ اور موجودہ ظہور میں اگرچہ اس قسم کے واقعات رونما نہیں ہوئے مگر پھر بھی دیکھیے مخالفوں نے کیا کیا مصائب ڈھائے ہیں۔ جب ہم یہ بیانات ختم کر چکے ہیں تو ہمیں خدا کی طرف سے تازہ بشارات حاصل ہوئی ہیں اور اس یار بے نشان سے بیشار عنایات پہنچی ہیں۔ جن کو ہم بیان نہیں کر سکتے۔ اسرار و دقائق ہمارے سینہ میں ودیعت رکھ دیئے ہیں۔ اور اس قدر عنایات ہوئی ہیں کہ روح القدس بھی کمال حسرت میں خاموش ہے۔ گبریلے کو مشک نافہ کی امید ہو رہی ہے۔ جسمانی قبروں سے مردے اٹھ رہے ہیں۔ دوستو ادل میں روحانی چراغ جلاؤ اور عقل کی چمنی لگا کر محفوظ رکھو کہ کہیں باد مخالف سے گل نہ ہو جائے۔ عیسیٰ علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ اس وقت ابن انسان ابر میں ظاہر ہو کر کمال جلال میں نازل ہوگا۔

ظہور عیسیٰ علیہ السلام کا مفہوم

اس سے مراد یہ ہے کہ مظہر الٰہی سے پہلے شریعت سابقہ کے منسوخ ہونے کے وقت آسمان پر ایک ستارہ نظر آئے گا کہ جس سے اس کی تصدیق ہوگی۔ اور زمین پر ایک تصدیقی اور بشارت آمیز آواز بلند ہوگی جو ظہور مظہر سے پہلے لوگوں کو سنائی دے گی (جیسا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ ظہور بہاء کے اول ستارہ نمودار ہوا۔ اور وہ مبشر احمد و کاظم بھی تبلیغ کرتے رہے) اور یہ قاعدہ ہے کہ مظہر الٰہی کے اول آسمان پر ایک تصدیقی ستارہ نمودار ہوتا ہے اور زمین پر ایک بشارت دینے والی آواز آتی ہے چنانچہ ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے نمرود کو خواب آیا تو نجومیوں نے بتایا کہ ایک ستارہ نمودر ہوا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک ہستی ایسی زبردست ظاہر ہونے والی ہے کہ تیری تباہی اس کے ہاتھ سے ہوگی۔ اس کے علاوہ ایک مبشر بھی پیدا ہوا جو لوگوں میں حضرت خلیل علیہ السلام کی خبر سنایا کرتا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا ستارہ بھی کاہنوں نے فرعون کو بتادیا تھا۔ اور ایک عالم ایسا بھی پیدا ہوا تھا جو بنی اسرائیل کو ظہور موسیٰ علیہ السلام کی بشارت دیا کرتا تھا۔ حضرت مسیح ظاہر ہوئے تو یہودیوں نے ستارہ کی خبر دی اور حضرت یحییٰ مبشر بن کر پہلے آچکے تھے۔ حضور ﷺ کے وقت ایک نہیں کئی ہزار آثار سماوی ظہار ہوئے تھے اور چار مبشروں نے پہلے ہی خبر دیدی تھی۔ جن کی ہدایت سے روزبہ (سلمان فارسی) مشرب باسلام ہوئے تھے۔

مسیح کا ابر سے اترنا

اور عام نجومیوں نے بھی بتادیا تھا کہ حضور علیہ السلام کا ظہور قریب ہے۔ مسیح علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ اس وقت تمام روئیں گے تو ابن انسان کمال جلال میں ابر سے اترے گا اس کا یہ معنی ہے کہ جب شمس الٰہی کا فقدان ہوگا اور قمر علم سیاہ ہوجائے گا اور انجم حکمت لدنی پوشیدہ ہوجائیں گے تو لوگ روئیں گے۔ اس وقت مشیت ایزدی کے آسمان سے شمس الٰہی کا ظہور ہوگا اور ابر سے ظاہر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کینونات قدیمہ ہمیشہ سے قالب بشری میں نمودار ہوتے ہیں۔ اور ماں کے پیٹ سے نکلتے ہیں مگر باطن میں سماوات امر سے نازل ہوتے ہیں اور گو بظاہر کھاتے پیتے چلتے پھرتے جسمانی قویٰ سے نظر آتے ہیں۔ مگر حقیقت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں عالم ارواح میں بے پر اڑتے ہیں۔ بے قدم چلتے ہیں۔ایک لمحہ میں مشرق ومغرب کی خبر حاصل کرتے ہیں اور آسمان کا لفظ شموس معانی کے متعلق مختلف مراتب کمال پر استعمال کیا جاتا ہے مثلاً کہتے ہیں۔ **سماء مشیئة، سماء ارادہ، سماء عرفان، سماء ایقان، سماء تبیان، سماء ظهور، سماء بطون** وغیرہ۔اور ہر مقام پر **سماء** کا معنی وہ مراد ہوتا ہے جو ابرار کے سوا کسی کی سمجھ میں نہیں آسکتا۔قرآن شریف میں ہے کہ **وفی السماء رزقکم.** (ذاریات)۔حالانکہ خوراک زمین پر ہے یہ بھی وارد ہے کہ **اَلسَّمَاءُ تَنَزَّلُ مِنَ السَّمَاءِ.** جب تک ظاہری علوم سے نکل کر حقیقی علوم کی روشنی میں ان معانی کے سمجھنے کی کوشش نہ کرو گے یہ تمام امور خلاف ظاہر نظر آئیں گے۔علم دو قسم ہے: **اول الٰہی** جو الہام سے حاصل ہوتا ہے اور اس کا معلم خود خدا ہے **اِتَّقُوا اللّٰهَ يُعَلِّمُكُمْ** اور اس سے صبر وعرفان اور محبت پیدا ہوتی ہے۔**دوم شیطانی**۔جو وساوس نفسانی اور ظلمات نفس سے حاصل ہوتا ہے اس کا معلم شیطان ہے۔اور وساوس نفسانی **العلم الحجاب الاکبر** اور اس سے کبر وغرور ونخوت پیدا ہوتی ہے **ظله نار مهلک وثمره سم قاتل** ۔

تمسک باذیال الهوی فاخلع الحیا

وخل سبیل النامکین وان جلا

سینہ صاف کے بغیر علم الٰہی حاصل نہیں ہوتا۔ **السالک فی النهج البیضاء والرکن الحمراء لن یصل الی وطنه الا اللف الصفرعما فی ید الناس.** خلاصہ یہ کہ مسیح کا ابر سے اترنا یہ ہے کہ مسیح کے خلاف توقع خواہشات اہل زیغ نازل ہوگا۔مثلاً تغییر احکام تبدیل شرائع، ارتفاع قواعد ورسوم عادیہ وتقدم مومنین بر معرضین از علماء وجہلاء یا ابر سے مراد مسیح کا عوارض بشریہ سے ملتبس ہونا ہے جیسے کھانا پینا، **نوم ویقظه وغیره** اور یہ وہی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ابر ہے کہ جس سے علم وعرفان کا آسمان پھٹ جائے گا۔ **ویوم تشقق السماء بالغمام.** (فرقان)۔ اسی ابر سے شمس حقیقی نظر نہیں آتا۔ **وقالوا مال هذا الرسول ياكل الطعام۔** (فرقان)۔ یہ لوازم جسمانی اور بھوک، پیاس، یا غم والم ایک رکاوٹ پیدا کر دیتے ہیں کہ ایسا آدمی کس طرح اپنے آپ کو تمام دنیا کی ہستی کا سبب ثابت کرسکتا ہے **لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ** اور یہی سیاہ ابر ہے کہ شمس حقیقت کو دیکھنے نہیں دیتا۔ سالہا سال گذر جاتے ہیں آباواجداد کی تقلید میں زندگی بسر ہوتی ہے۔ احکام وشرائع جاری ہیں۔ اور انکا خلاف کفر سمجھا جاتا ہے۔ مگر دور جدید آتا ہے۔ اور شمس حقیقت دوسری دفعہ چمک کر احکام جدیدہ لاتا ہے تو احکام سابقہ کے سیاہ ابر میں لوگ پھنسے ہوئے فوراً مظہر الٰہی کو کافر اور واجب القتل سمجھتے ہیں۔ جس کا ثبوت ہر ایک نبی کی سوانح حیات سے مل سکتا ہے اور اس وقت بھی موجود ہے۔ **هل ينظرون الا ان ياتيهم الله فی ظلل من الغمام.** (بقرہ)۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہی قیامت کے ایک روز خدا ابر سے ظاہر ہوگا۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ ظہور جدید کے وقت لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ گذشتہ شریعت لے کر ہی یہ ظہور بھی آئے گا۔ کیونکہ خدا کا آنا مظہر کا آنا ہے اور ابر سے مراد شریعت قدیمہ ہے اور یہ مضمون بار ہا کتب سماویہ بھی دھرایا گیا ہے۔ **یوم تاتی السماء بدخان مبین.** (دخان)۔ میں بھی یہی مضمون ہے کہ مخالفین کیلئے شریعت جدیدہ **عذاب الیم** اور دخان عظیم کا نمونہ بن جاتا ہے۔ اور جس قدر ظہور جدید کو رفعت حاصل ہوتی ہے یہ لوگ اسی قدر اضطراب میں پڑ جاتے ہیں عہد حاضر میں بھی جب مخالف سامنے آتا ہے تو سوائے اقرار وتصدیق کے کچھ نہیں کرسکتا مگر جب خلوت میں جا کر اپنے ہم مشربوں سے ملتا ہے تو وہی سب وشتم شروع کر دیتا ہے۔ **إذا لقوكم قالوا آمنا وإذا خلوا عضوا عليكم الأنامل.** (آل عمران)۔ امید ہے کہ بہت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جلد ہماری تعلیم تمام روئے زمین پر پھیل جائیں گی۔ ان آیات کو چونکہ لوگوں نے وہی قیامت پر چسپاں کر دیا ہوا ہے اس لئے اصل مقصد سے بے بہرہ رہے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ مسیح ابر سے فرشتوں کے ساتھ ظاہر ہوگا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ہمراہی قوت روحانیہ کی وجہ سے فرشتہ صفت ہوں گے کیونکہ حضرت صادق کا قول ہے کہ **قوم من شیعتنا خلف عرش** پھر فرمایا کہ **المومن کبریت احمر** جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اصل مومن بہت کم ہیں۔ اس وقت بے ایمانوں نے اہل ایمان پر ظالمانہ طور پر کفر کے فتوے لگا دیئے ہیں۔ عیسائیوں کو چونکہ اس پیشین گوئی کی اصلیت کا پتہ نہیں چلا اس لئے جب بھی ظہور جدید ہوا اس سے انکار ہی کرتے رہے ہیں۔ اتنا نہیں سوچا کہ اگر مظہر جدید کے تمام نشان ویسے ہی ظاہر ہوں جس طرح کہ لوگوں نے اپنے وہم میں بٹھا رکھے ہیں۔ تو ابتلاء الٰہی کیسے قائم رہ سکتا ہے۔ اور شقی وسعید میں امتیاز کیسے ہوگا؟ کیونکہ انجیل کی پیشین گوئی کے مطابق اگر ظہور جدید کی آمد تسلیم کی جائے تو کسی کو انکار کا موقع ہی نہیں رہتا بلکہ ابر سے فرشتوں کے ساتھ اترنے والے مسیح پر ایمان بالمشاہدہ پر مجبور ہو جائیں گے مگر چونکہ اصل مقصد کچھ اور تھا۔ عیسائیوں نے ظاہری الفاظ پر زور دے کر حضور ﷺ کے ظہور پر بھی وہی اعتراض جڑ دیا کہ فرشتہ کہاں ہے جو آپ کی صداقت ظاہر کرتا ہو، **لولا أنزل إليه ملك فيكون معه نذيرا**۔ (فرقان)۔ اور یہ بیماری ہر ظہور کے وقت پھیلتی رہی ہے اور اگر علمائے عصر سے پوچھتے ہیں۔ تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ ابھی فلاں علامت نہیں پائی گئی۔ اور اپنے اجتہاد سے ظہور جدید کا انکار کر دیتے ہیں روایت ہے کہ **حدیثنا صعب مستعصب لایحتمله الا ملک مقرب اونبی مرسل اوعبد امتحن اللہ قلبه الایمان**۔ اس کے ہوتے ہوئے بھی ان کو خیال پیدا نہیں ہوتا کہ علامات کا تصفیہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

خود ظہور جدید سے کرالینا ضروری ہے، درحقیقت یہ غافل ہیں کیونکہ تمام نشان موجود ہو چکے ہیں پل صراط رکھا جاچکا ہے **والمومنون کالبرق علیه یمرون وهم لظهور العلامة ینتظرون.** جب ان سے سوال ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کے ظہور کے وقت بھی تو تمام ظاہری علامات پیدا نہیں ہوئی تھیں، تو جواب دیتے ہیں کہ اہل کتاب نے ان کو بدل ڈالا تھا ورنہ سب کا ظہور یقینی تھا۔ حالانکہ قرآن خود شاہد ہے کہ یہ کتب سابقہ **من عند اللّٰه** ہیں۔

تحریف

تحریف صرف ایک واقع میں ہوئی ہے کہ رجم کے متعلق ابن سوریا سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ بے شک تورات میں رجم کا حکم موجود ہے۔ مگر جب بخت نصر کے زمانہ میں یہودی کم ہو گئے تھے تو علمائے عصر نے رجم کا حکم منسوخ کر دیا تھا۔ **یحرفون الکلم عن مواضعه.** (نساء)۔ لوگ بے سمجھی کی وجہ سے کہہ دیتے ہیں کہ یہود نے حضور ﷺ کے علامات ظہور بھی بدل ڈالے تھے، حالانکہ یہ بات غلط ہے کیونکہ تورات صرف مکہ مدینہ میں نہ تھی بلکہ تمام عرب میں موجود تھی۔ اگر کسی نے تبدیلی کی ہوتی تو دوسرا صحیح نسخہ اس کی تکذیب کر سکتا تھا۔ ہاں ''تحریف'' سے مراد صرف یہ ہے کہ اپنے خیالات کے مطابق تورات کی تفسیر کی جاتی تھی۔ جیسا کہ آج قرآن شریف کی تفسیر اپنی خیالات کے مطابق خود مسلمان کر رہے ہیں اس لئے ان کو بھی حضور ﷺ کے ظہور میں تامل پیدا ہو گیا تھا۔ **یسمعون کلام اللّٰه ثم یحرفونه من بعد ما عقلوه.** (بقرہ)۔ ورنہ وہ محو کلمات تورات کے مرتکب نہیں ہوئے تھے۔ **یکتبون الکتاب بایدیهم ثم یقولون هذا من عند اللّٰه.** (بقرہ)۔ عہد حاضر میں علمائے عصر اپنے خیال کے مطابق تفسیر کر کے کہہ دیتے ہیں کہ ظہور بہاء قرآن کے خلاف ہے کچھ احمق یوں کہہ دیتے ہیں کہ اصل انجیل آسمان پر اٹھالی گئی ہے اور عیسائیوں کے پاس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں رہی مگر یہ غلط ہے کیونکہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام فلک چہارم پر ارتقاء فرما کر قوم سے غائب ہو گئے تو جب انجیل بھی ساتھ ہی لے گئے تھے تو لوگوں کے لیے کونسا دستور العمل چھوڑ گئے تھے جس پر عمل پیرا ہو کر نجات پا سکتے تھے؟ کیا چھ سو سال لوگ گمراہی میں ہی پڑے رہے اور خدا تعالیٰ نے اپنا فیض بند کر دیا تھا اور بخل سے کام لے کر نجات کی راہ بند کر دی تھی **فنعوذ باللہ عما یظن العباد فی حقہ فتعالیٰ عما ھم یعرفون.**

دوستو! صبح ازل نمودار ہوگئی ہے۔ کمر ہمت باندھ لوتا کہ **انا للّٰہ** کے مقام میں داخل ہو کر **الیہ راجعون** تک رسائی پا سکو۔ کیونکہ حق تعالیٰ کا وجود محتاج دلیل نہیں کیونکہ انسان جب روح وریحان کی ہوا میں پرواز کرتا ہے تو خدا کے سوا اسے کچھ نظر نہیں آتا اگر دلیل پر توجہ ہو تو یہی آیت کافی ہے کہ **اولم یکفھم أنا أنزلنا علیک الکتاب.** (عنکبوت)۔ امید ہے کہ آپ لوگ اصل مقصد پر اطلاع پا کر کتاب کی بعض عبارتو ں پر اس قسم کے اعتراضات پیدا نہ کریں گے جو کور فرق (خرد ماغ) پیدا کیا کرتے ہیں، کیونکہ خدا قادر ہے کہ قبض روح کرے یا اپنی عنایت سے تمام کو حیات بدیعہ بخشے۔ تم اسی کے منتظر رہو کیونکہ اصل مقصد اس کا لقاء ہے، **لیس البران تولوا وجوھکم.** (بقرہ)۔ **اسمعوا یا اھل البیان ما وصیناکم بالحق لعل تسکنن فی ظل کان فی ایام اللّٰہ ممدودا.**

شمس حقیقت

الباب المذکور فی بیان ان شمس الحقیقہ ومظھر نفس اللّٰہ لیکونن سلطانا علی من فی السموات والارض وان لن یطیعہ احد من اھل الارض وغنیا عن کل من فی الملک وان لم یکن عندہ دینار. کذلک

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نظهرلک من اسرار الامر ونلقی علیک من جواهر الحکمة لتطیرن بجناحی الانقطاع فی الهواء الذی کان عن الابصار مستورا. ہر زمانہ میں مظہر الٰہی موجود ہوتا ہے جس کو شمس حقیقت کہتے ہیں اور ایک زبردست سلطنت کے ساتھ ظاہر ہوکر یفعل اللّٰہ مایشاء ویحکم ما یرید. (انعام) کا محل بروز بنتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ذات باری بروز، ظہور، صعود، نزول، دخول، خروج اور ادراک بالبصر وغیرہ سے پاک ہے لا تدرکه الابصار (انعام)۔ کیونکہ ممکنات سے اس کو نسبت، ربط، فصل، وصل اور قرب وبعد یا جہت واشارہ کا تعلق نہیں ہے اور جملہ کائنات کلمہ امر سے موجود ہوئی ہے اور اس کے ارادہ اور مشیت سے معرض وجود میں آئی ہے۔ بلکہ ممکنات اور کلمہ الٰہیہ کے درمیان بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ یحذرکم اللّٰہ نفسه. (آل عمران)۔ کان اللّٰہ ولم یکن معه شیء تمام انبیاء، واصفیاء، واولیا معترف ہیں کہ اس کی کنہ ذات کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے تقاضائے رحمت الٰہیہ یوں ہوا کہ جواہر قدس نوارنی کو عالم روح ریحان سے انسانی ہیکل میں ظاہر فرمائے تاکہ وہ ذات باری کی ترجمانی کریں۔ اس لئے ان مرایائے قدسیہ کا علم قدرت، سلطنت، جمال اور ظہور اسی کا علم وقدرت اور اسی کا جمال اور سلطنت اور اسی کا ظہور ہوتا ہے۔ اور علوم ربانی کا مخازن اور فیض نامتناہی کے مظاہر ہوتے ہیں اور شمس لایزالی کے مطلع بھی یہی ہیں۔ لَافَرْقَ بَیْنَکَ وَبَیْنَهُمْ اِلَّا بِاَنَّهُمْ عِبَادُکَ وَخَلْقُکَ اور یہی وہ مقام ہے کہ اَنَا هُوَ وَهُوَ اَنَا۔ کائنات کا ہر ذرہ محل بروز صفات الٰہیہ ہے اور اس میں نامتناہی کمالات مرکوز ہیں مگر انسان خصوصیت کے ساتھ تمام صفات الٰہی کا مکمل مظہر ہے الانسان سرّی وانا سرّہ، سنریهم آیاتنا فی الآفاق وفی أنفسهم. (حم)۔ وفی انفسکم افلا تبصرون. (ذاریات)۔ کالذین نسوا اللّٰہ فانساهم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

انفسهم. (حشر)۔ (قال علی) ایکون لغیرک من الظهور مالیس لک حتی یکون هوالمظهرلک. عمیت عین لا تراک مارایت شیئا الا وقد رایت الله فیه او قبله اوبعده.نور اشرق من صبح الازل فیلوح علی هیاکل التوحید اثاره اور جو انسان کامل ہوتے ہیں وہ شمس حقیقت کا مظہر بنتے ہیں۔ اور باقی کائنات ان کے ارادہ سے موجود ہے اور انہی کے فیض سے متحرک ہے (لولاک لما خلقت الافلا ک) یہ جیا کل قدسیہ مرایائے اولیہ ازلیہ ہوتے ہیں ان ہی سے اسماء و صفات کا ظہور ہوتا ہے' گو اس کمال میں تمام مظاہر مساوی ہیں مگر بعض میں چند صفات کا ظہور نہیں ہوتا اس لیے ان میں کچھ فرق پیدا ہو گیا ہے۔ فضلنا بعضهم علی بعض (بقرہ)۔ اور چونکہ تمام مظہر اسمائے وصفات الہیہ ہیں اس لئے تمام کے تمام میں سلطنت وعظمت کا پایا جانا ضروری ہے گو اس کا ظہور ان کے حین حیات میں ہو یا بعد میں۔ مخالف چونکہ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے اس لئے ان کے بارے میں نازل ہوا ہے کہ وان یروا سبیل الغی یتخذوه سبیلا. (اعراف)۔ غفلت کی وجہ سے ان کو راہ راست نہیں ملا۔

قیام سلطنت

ہم سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ القائم بامر اللہ کی سلطنت حسب روایات ظاہری طور پر معلوم ہوتی ہے۔ عہد بہاء میں اسکے برخلاف ظلم وستم تجبر واستبداد اور قتل و غارت کے آثار نمودار ہو رہے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جس قدر انبیاء ہو گذرے ہیں ہر ایک نے دوسرے کی سلطنت کی خبر دی ہے اسی طرح حضور ﷺ نے بھی قائم بامر اللہ کے متعلق سلطنت کی خبر دی ہے اس لئے جس طرح انبیاء میں سلطنت کا ظہور ہوا ہے۔ اسی طرح قائم بامر اللہ میں بھی ظہور تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ سلطنت اور دیگر صفات الہیہ کے مظہر اتم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتے ہیں علاوہ بریں سلطنت سے مراد غلبہ اور تمام ممکنات پر قبضہ یا احاطہ ہے خواہ یہ معنی سلطنت ظاہری سے پیدا ہو یا باطن سے اور نبی کے عہد حیات میں یا بعد از حیات، یہ سب خدا کی مرضی پر منحصر ہے۔ جب چاہے اس کا ظہور کرے بلکہ سلطنت سے مراد ''احاطہ باطنی'' ہے۔ اور آہستہ آہستہ ''احاطہ ظاہری'' بھی نمودار ہوتا چلا جاتا ہے۔ حضور ﷺ کو دیکھئے کہ کفار اور علماء عصر نے کس قدر آپ پر ظلم ڈھائے اور کس قدر آپ کو ایذا رسانی سے اپنی تحصیل ثواب میں کوشاں رہے۔ اور کس قدر عبداللہ بن ابی، ابو عامر راہب، کعب بن اشرف اور نضر بن حارث وغیرہ علمائے عصر نے آپ کی تکذیب کی۔ اب بھی علمائے عصر اگر کسی کو کافر کہہ دیتے ہیں۔ تو کس قدر اس کی شامت آجاتی ہے جیسا کہ اس مظلوم پر وارد ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ **ما اوذی نبی بمثل ما اوذیت** اور قرآن شریف میں بھی آپکے یہ جانفرسا واقعات مذکور ہیں کہ جو شخص آپ کی حمایت کرتا تھا اس کی بھی شامت آجاتی تھی۔ ایک دفعہ حضور کمال پریشانی میں تھے تو یہ حکم ہوا کہ: **وإن كان كبر عليك إعراضهم**. (انعام)۔ لیکن آج یہ حال ہے کہ سلاطین عالم آپ کی غلامی کو طرہ امتیاز بنائے ہوئے ہیں اور آپ کا نام کمال تعظیم و تکریم سے لیا جارہا ہے۔ یہی سلطنت ظاہرہ کا مقام ہے جو ہر نبی کو نصیب ہوتا ہے خواہ حین حیات میں یا بعد از عروج موطن حقیقی۔ اور سلطنت الٰہی ہمیشہ ان کے ساتھ رہتی ہے ایک دم جدا نہیں ہوسکتی۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ایک ہی آیت سے آپ نے نور و ظلمت میں فرق کردیا اور حشر و نشر حساب و کتاب تمام امور بھی اسی سے ظاہر ہوگئے اور یہی آیت ابرار کے لیے رحمت بن گئی (**ربنا سمعنا واطعنا**) اشرار کے لئے مصیبت ثابت ہوئی **سمعنا وعصینا**، اور یہی سیف اللہ ثابت ہوئی جس سے مومن و کافر جدا ہوگئے۔ عاشقوں نے معشوق چھوڑ دیئے اور باپ بیٹے کے درمیان تفرقہ ڈالا دیا۔ مگر دو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سری طرف سالہا سال کی عداوت کا خاتمہ بھی کر دیا۔اور مدت کے دشمن آپس میں ایسے ہوگئے کہ گویا صلبی بھائی ہیں اور مختلف المذاہب یا مختلف المزاج جب اس توحید جدید میں داخل ہوئے تو متحد الخیال بن گئے۔اور بھیڑ یئے بکری کا نظارہ پیش ہوگیا کہ ایک گھاٹ سے پانی پی رہے ہیں۔مگر جاہل ابھی تک منتظر ہیں کہ نظارہ کب ہوگا۔**لهم قلوب لا يفقهون بها ولهم أعين لا يبصرون بها.** (اعراف)۔اور یہ بھی دیکھ لیجئے کہ ایک ہی آیت کے نازل ہونے سے کس طرح تمام مخلوقات کا حساب ہوگیا ہے کہ سیئات معاف ہوکر حسنات کو سبقت کر رہی ہیں **فصدق انه سريع الحساب. كذلك يبدل الله السيئات بالحسنات لوتتفرسون** ہر مومن نے حیوٰۃ ابدیہ حاصل کر لی ہے اور منکر موت ابدی میں مبتلا ہوگئے ہیں۔اور اس مقام پر موت وحیوٰۃ سے مراد ایمانی موت وحیات ہے۔حضور ﷺ نے بھی اپنے اہل عصر پر موت وحیات،حشر ونشر کا حکم لگایا تو تخول کرنے لگے۔اسی طرح ہمارے زمانہ میں معرض وجود میں آیا ہے۔ **ولئن قلت إنكم مبعوثون من بعد الموت.** (ھود)۔اگر ان سے کہا جائے کہ تم موت کے بعد اٹھے ہو تو کہتے ہیں کہ یہ دھوکا ہے۔ **فعجب قولهم أئذا كنا ترابا أئنا لفی خلق جديد** (رعد)۔یہ ان کی بات بہت عجیب ہے کہ ہم تو مٹی تھے کیا ہم مبعوث ہو چکے ہیں **بل هم فی لبس من خلق جديد.** مشرک اس نئی ہستی کے متعلق شک کر رہے ہیں۔نادانوں نے غلط تفسیر کرتے ہوئے کہا ہے کہ **اذا** حرف شرط یہاں موجود ہے اس لئے ان آیات کا تعلق آئندہ عالم آخرت سے ہوگا۔مگر جب وہ آیات پیش کی جاتی ہیں کہ جن میں **'اذا'** موجود نہیں تو حیران رہ جاتے ہیں جیسے **نفخ فی الصور** (ق) بگل بج گیا اور یہی یوم وعید ہے پھر یا تو **"اذا"** اپنی طرف سے لگا دیتے ہیں یا یوں عذر کرتے ہیں کہ قیامت چونکہ ایک ثابت شدہ حقیقت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے اس لئے اس کو فعل ماضی کی شکل میں بیان کیا گیا ہے حالانکہ اس جگہ نفخہ محمدی مراد ہے اور قیامت سے مراد آپ کا قیام ہے اور آپ نے مردہ دلوں کو نور ایمان سے زندہ کیا تھا کیونکہ یہ صاف مذکور ہے کہ **فسینغضون إلیک رؤوسهم ویقولون متی هو.** (اسری)۔ مخالف کہیں گے کہ یہ کب ہوگا تو آپ کہہ دیں۔ کہ شاید وہ بالکل قریب ہے مگر لوگوں نے نہ سمجھا اور علمائے عصر کے خیالی بتوں کی پرستش کرتے رہے حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام پہلے فرما چکے تھے کہ **لابد لکم بان تولدوا مرة اخری** تم کو ایک دفعہ اور پیدا ہونا پڑے گا اور یہ بھی فرمایا تھا کہ **من لم یولد من الماء والروح لایقدر ان یدخل ملکوت اللّٰہ. المولود من الجسد جسد هو والمولود من الروح روح هو.** جو شخص آب معرفت اور روح عیسوی سے پیدا نہیں ہوتا وہ خدا کی حکومت میں داخل نہیں ہوگا۔ کیونکہ جو جسم ظاہری پیدا ہوگا وہ جسم ہی ہوگا اور جو نفس عیسوی سے پیدا ہوگا وہ خاص روح ہوگا۔

خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص مظاہر قدس کے نفخہ اور روح سے تولد پا کر زندہ ہوتا ہے تو اس کا حشر جنت محبت الٰہی میں ہوتا ہے۔ اور جو لوگ اپنے زمانہ کے روح القدس سے فیضیاب نہیں ہوتے۔ ان پر موت، نار، عدم بصر وغیرہ کا حکم لگ جاتا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے ایک عقیدتمند کا باپ مر گیا تو اس نے کفن دفن کیلئے اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا کہ " **دع الموتی یدفنوه الموتی** " جانے دو مردے خود مردوں کو دفن کرلیں گے حضرت علی کے پاس ایک آدمی بیع نامہ تیار کرایا جانے کو آیا تو آپ نے منشی سے فرمایا کہ لکھو" **قد اشتری میت عن میت بیتا محدودا بحدود اربعة. حد الی القبر وحد الی اللحد وحد الی الصراط وحد اما الی الجنة واما الی النار**" اگر اس کاغذ کے دونوں فریق (بائع ومشتری) بعثت علوی کو تسلیم کیے ہوتے تو ہرگز آپ ان کو میت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور مردہ نہ کہتے۔ کیونکہ کبھی بھی انبیاء اولیاء کے نزدیک حشر۔ بعث اور حیات سے بجائے حقیقی معنی کے رواجی معنی نہیں لئے گئے اور ''حیات حقیقی'' سے مراد حیات قلب (زندہ دلی) ہے جو صرف ایمانداروں کو ملتی ہے۔جس کے بعد موت نہیں آتی ''**المومن حی فی الدارین**'' اب ہم اپنے مدعا پر ایک روشن دلیل پیش کرتے ہیں کہ امیر حمزہ جب مسلمان ہوئے تھے اور ابوجہل ایمان سے باز رکھا گیا تھا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ **أفمن کان میتا فأحییناہ وجعلنا لہ نورا یمشی بہ فی الناس کمن مثلہ فی الظلمات لیس بخارج منھا** (انعام)۔'' جناب حمزہ مردہ دل تھے ہم نے ان کو زندہ دل کر دیا ہے۔اب کیا ابوجہل ان کے برابر ہوسکتا ہے جو ابھی تک ظلمت کفر میں پڑا ہوا ہے اور نکلنے کو تیار نہیں ہے''۔لوگوں نے کہا کہ حمزہ کب مردہ دل تھے کہ اب زندہ ہوگئے اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ لوگ معارف سے آشنا نہ تھے۔آج بھی چھوٹے بڑے جعل ہائے ظلمانی اور مظاہر شیطانی کی پیروی کرتے ہیں اور انہی سے مشکل مسائل پوچھتے ہیں۔جن کا جواب وہ اس طرح دیتے ہیں کہ ان کے تقدس میں فرق نہ آئے حالانکہ جعل سرشتوں کو خوشبوئے معرفت نصیب نہیں ہوئی۔تو دوسروں کو کیا خوشبو پہنچا سکتے ہیں۔ **لن یفوز بانار اللہ الا الذین ھم اقبلوا الیہ واعرضوا عن مظاھر الشیطان. کذلک اثبت اللہ حکم الیوم من قلم العزۃ علی لوح کان علی سرادق الغر مکنونا.**

ان تمام بیانات سے ہمارا مطلب یہ تھا کہ سلطان السلاطین حقیقی ثابت کریں، سو ناظرین خود انصاف کریں کہ کیا چند دن کی ظاہری سلطنت جو اعانت اور امن رعایا کی محتاج ہے بہتر ہے یا وہ سلطنت افضل ہے جو صرف ایک کلمہ سے غالب اور قاہر رہتی ہے۔اور ہمیشہ کے لئے اس کے حکم رائج رہتے ہیں۔ **ماللتراب ورب الارباب؟** ہاں سلطنت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے اور بھی بہت معانی ہیں کہ جن کے بیان کرنے پر نہ میں طاقت رکھتا ہوں اور نہ لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں (**فسبحان اللہ عما یصف العباد فی سلطنته وتعالٰی عما هم یذکرون**)۔ اگر سلطنت کا ظاہری معنٰی لیکر یہ سمجھا جائے کہ اس سے دوست آرام پاتے ہیں اور دشمن ذلیل ہوتے ہیں تو ذات باری میں یہ معنٰی نہیں پایا جا سکتا کیونکہ اس کے دوست ہمیشہ تکلیف میں رہتے ہیں اور دشمن آرام میں رہتے ہیں۔ جناب حسین بن علی ارض طف میں جام شہادت پیتے ہیں اور **لولاہ لم یکن فی الملک مثله** کا طرہ امتیاز حاصل کئے ہوئے ہیں مگر **وان جندنا لهم الغالبون**. (صافات) کا مصداق نہیں بن سکتے۔ اس لئے یہاں غلبہ ظاہری مراد نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح کفار نے انبیاء کو نیچا دکھا کر قتل تک پہنچا دیا مگر حکم یہ ہوتا ہے کہ **واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون** جس سے مراد یہ ہے کہ غلبہ حقیقی سے نور کی تکمیل ہوگی چنانچہ جناب حسین کا خون جس مقام پر گرا ہے اس کا ایک ذرہ بیماریوں کی شفا ثابت ہو چکا ہے اور گھر میں رکھنا موجب خیر و برکت اور کثرت مال وحفاظت مال و جان ہوتا ہے اور اس میں اس قدر فوائد ہیں کہ اگر بیان کروں تو لوگ کہیں گے کہ "تم تو مٹی کو خدا سمجھنے لگ گئے ہو" اسی طرح جناب کو کمال کسمپرسی میں بلا غسل وکفن دفن کیا گیا آج یہ عزت ہے کہ چاروں طرف سے لوگ زیارت کے لئے آپ کی آستان پر جبہ سائی کر رہے ہیں اسکی وجہ یہ تھی کہ آپ نے **فناء کلی** کے مقام پر خدا کی راہ میں مال و جان قربان کر دیا تھا۔ اس لئے یہ اعزاز حاصل کیا تھا ہمیں بھی امید ہے کہ ہماری جماعت میں سے بھی اس مقام پر بہت سے لوگ پہنچیں گے مگر ابھی تک سوائے معدودے چند کے ہم کسی کا کامیاب نہیں دیکھتے۔ **کذلک نذکر لکم من بدائع امر اللہ ونلقی علیکم من نغمات الفردوس۔ لعلکم بمواقع العلم تصلون. ومن ثمرات العلم ترزقون**۔ یہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

لوگ اگرچہ مفلس ہوں پھر اپنے آپ کو غنی سمجھتے ہیں ذلیل ہوں تو دماغ عرش پر ہوتا ہے عاجز ہوں تو سلطان وقت بنتے ہیں اور غیر کے قبضہ میں گرفتار ہوں تو اپنے آپ کو غالب اور فتح مند جانتے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے ایک دن کرسی پر بیٹھ کر یوں فرمایا تھا کہ بظاہر میری غذا گھاس ہے جس سے میں اپنی بھوک بند کر لیتا ہوں اور بسترہ سطح زمین ہے چراغ چاندکی روشنی اور سواری میرے دونوں پاؤں ہیں۔ مگر اس ناداری پر ہزار مالداری نثار ہیں اور اس ذلت پر لاکھوں عزت قربان ہیں جناب صادق کے پاس ایک عقیدت مند نے ناداری کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ تم تو غنی ہو وہ حیران ہوا کہ میں کیسے غنی ہوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ آیا تم میری محبت رکھتے ہو؟ کہا ہاں۔ فرمایا کیا تم اس کو ہزار دینار سے بیچو گے؟ کہا نہیں۔ تو فرمایا جب تمہارے پاس ایسی قیمتی چیز موجود ہے تو پھر تم کیسے مفلس ہو؟ اس لئے خدا کے نزدیک سب فقیر ہیں **انتم الفقراء الی اللہ و اللہ ہو الغنی**. غیر سے استغناء کا نام مالداری ہے اور خدا کی طرف محتاج ہونے کا نام ناداری ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام جب پلاطوس اور فیافا کے سامنے گرفتار ہو کر آئے تو پوچھا گیا کہ جناب نے یوں نہیں کہا کہ میں مسیح ہوں، شہنشاہ ہوں، صاحب کتاب ہوں اور مخرب یوم سبت ہوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ابن انسان قدرت وقوت الٰہی کے دائیں ہاتھ بیٹھا ہوا ہے؟ اس کا مطلب یہ تھا کہ بظاہر گو میں گرفتار ہوں۔ مگر قدرت باطنی رکھتا ہوں جو تمام عالم پر محیط ہے اس جواب پر لاجواب ہو کر قتل کرنے کو آئے تو فلک چہارم پر آپ کو جانا پڑا۔ لوقا لکھتا ہے کہ ایک دن ایک فالج زدہ آپ سے شفا حاصل کرنے آیا تو آپ نے اسے فرمایا کہ تمہارے گناہ معاف ہوگئے ہیں۔ کھڑے ہو جاؤ۔ یہودیوں نے اعتراض کیا کہ کیا خدا کے سوا کوئی گناہ بخش سکتا ہے؟ کہا کہ ابن انسان کو بھی گناہ بخشنے کا اختیار دیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء کو اسی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

قسم کی سلطنت حقیقی دی گئی ہے مگر لوگ ناواقف ہیں۔ اور ہم پر بعینہ وہی اعتراض کرتے ہیں جو یہود ونصاریٰ نے حضور ﷺ کے زمانہ میں آپ پر کئے تھے۔ **ذرھم فی خوضھم یلعبون.** (انعام)، **لعمرک إنھم لفی سکرتھم یعمھون** (حجر)۔ حضور ﷺ پر یہود نے ایک یہ بھی اعتراض کیا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا ہاں ایک مظہر کا ظہور لکھا ہے کہ وہ تورات کی اشاعت کرے گا اسی کی طرف یہ اشارہ ہے کہ **قالت الیھود یداللّٰہ مغلولۃ.** (مائدہ)، **ید اللّٰہ فوق ایدیھم.** (فتح)۔ یہود کہتے ہیں کہ خدا کے ہاتھ جکڑ دیئے ہوئے ہیں۔ اب کسی کو پیغمبر بنا کر نہیں بھیج سکتا۔ نہیں نہیں اس کے ہاتھ دونوں کھلے ہوئے ہیں اور ہر وقت نبی بھیج سکتا ہے۔ اس مقام پر بھی لوگوں نے سخت ٹھوکر کھائی ہوئی ہے اور توہمات میں پھنسے ہوئے نظر آتے ہیں یوں تو یہودیوں پر اعتراض کرتے ہیں مگر خود بھی وہی بات کہتے ہیں جو یہود کہہ چکے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے اور ایسے بے سمجھ اور نادان جانور ہیں۔ کہ خدا کے فضل وکرم کی وسعت کو انہوں نے محدود کردیا حالانکہ اس کی وسعت بے انتہا ہے۔ ان کی ذلت اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ لقاء اللہ سے محروم ہو رہے ہیں۔ جس کا وعدہ تمام مومنین کو دیا گیا تھا۔ اور باوجود بے شمار نشانات صداقت کے پھر بھی انکار کررہے ہیں۔ ﴿ **وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَلِقَائِہٖ اولئک یئسوا من رحمتی واولئک لھم عذاب الیم.** (عنکبوت)، **أنھم ملاقوا ربھم.** (بقرہ)، **أنھم ملاقوا اللّٰہ.** (بقرہ)، **من کان یرجوا لقاء ربہ.** (کہف)، **لعلکم بلقاء ربکم توقنون.** (رعد)۔ ان آیات سے لقاء اللہ کا وعدہ ثابت ہوتا ہے مگر یہ لوگ منکر ہیں۔ اگر یوں کہا جائے کہ ان آیات میں تجلی الٰہی مذکور ہے جو قیامت میں ہوگی تو ہم کہتے ہیں کہ کیا تجلی الٰہی اس وقت ہر چیز میں موجود نہیں ہے؟ ہم ثابت کرچکے ہیں کہ ہر ذرہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کائنات کا بروز الٰہی ہے مگر انسان اس کا کامل بروز ہے۔ دیکھئے ارشاد ہے کہ: **وان من شیء الا یسبح بحمده**۔ (بنی اسرائیل)، **کل شیء احصیناه کتابا**۔ (نبا)۔ تو جب ہر چیز میں اس کی تجلی موجود ہے تو پھر قیامت کو کس تجلی کی ضرورت ہوگی۔ اگر اس سے مراد فیض اقدس اور تجلی اول ہو تو وہ چونکہ ذات غیب سے مخصوص ہے اس لئے کسی کو وہاں تک رسائی ممکن نہیں تو پھر اس کا کیوں وعدہ دیا گیا ہے؟ اگر اس سے مراد تجلی ثانی اور فیض مقدس ہو تو اس سے مراد ظہور اولیہ اور بروز بدعیہ ہوگا جو انبیاء اولیا سے مخصوص ہے کیونکہ یہ لوگ ذات باری کے لئے شیشہ ہیں۔ اس لئے ان کا لقاء لقاء اللہ ہوتا ہے انکا علم علم الٰہی ہوتا ہے اور ان کی ظاہریت و باطنیت اسی کی ظاہریت و باطنیت ہوتی ہے **هو الاول والاخر والظاهر والباطن** (حدید) **علی هذا القیاس** وہ تمام اسمائے صفاتی کا مظہر ہوتے ہیں۔ پس جو شخص ان سے ملاقی ہوا وہ خدا سے ملاقی ہوا اور جنت ابدی میں داخل ہوگیا۔ اور یہ لقاء الٰہی قیامت کے بغیر حاصل نہیں ہوتا یعنی اس وقت کہ خدا کسی میں روپ لے کر قائم ہو جائے۔ اور اس روز سے عظیم تر کوئی دوسرا روز نہیں ہے تو پھر انسان کس طرح توہمات میں پڑ کر ایسے روز کی برکت سے محروم رہ سکتا ہے؟ **اذا قام القائم قامت القیامة، هل ینظرون الا ان یاتیهم الله فی ظلل من الغمام**۔ (بقرہ)۔ ان کی تشریح ائمہ معصوم نے وہی کی ہے جو ہم نے لکھ دی ہے دوستو! قیامت کا معنی خوب سمجھ لو۔ اور مردودوں کی بات نہ سنو اس روز کا عمل ہزار سال کے عمل سے بڑھ کر ہے بلکہ اس کی کوئی انتہا ہی نہیں ہے "**هج رعاع**" یعنی بے عقل اور نادانوں نے جب قیامت اور لقاء الٰہی کا معنی نہیں سمجھا اس لئے فیض الٰہی سے محروم رہ گئے ہیں۔ خود غور کرو کہ ظہور حق کے روز اگر کوئی ہزار سال تک کا ظاہری علوم پڑھا ہوا انکار کردے تو کیا اس کو عالم کہا جا سکتا ہے؟ نہیں نہیں بلکہ ایک ناخواندہ جب اس روز کی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

شناخت کرتا ہے تو وہ اس عالم سے بڑھ کر ہوگا۔ اور علمائے ربانی میں شمار ہوگا۔ یہ انقلاب بھی نشان صداقت ہے روایت ہے کہ یجعل اعلاکم اسفلکم و اسفلکم اعلاکم۔ اور آیت ہے کہ ونرید أن نمن على الذين استضعفوا فى الارض ونجعلهم أئمة ونجعلهم الوارثين. (قصص)، چنانچہ آج کئی ایک عالم جہالت کے گڑھے میں گر گئے ہیں اور کئی ایک ناخواندہ جہالت سے نکل کر رفعت علم پر پہنچ گئے ہیں اور یہ خدا کی قدرت ہے۔ يمحوالله ما يشاء ويثبت. (ابراہیم)۔ اس لیے کہتے ہیں کہ طلب الدليل عند حصول المدلول قبيح والاشتغال بالعلم بعد الوصول الى المعلوم مذموم۔ قل يا اهل الارض هذا فتى نادى يركض فى برية الروح ويبشركم بسراج الله ويذكركم بالذكر الذى كان عن افق القدس فى شطر العراق تحت حجبات النور بالستر مشهودا۔ اگر قرآن مجید کو غور سے مطالعہ کرو تو تمکو یقین ہو جائے گا کہ جو امور حضور علیہ السلام کی رسالت کے منکروں کو پیش آئے تھے آج بھی وہی ہماری صداقت کے منکروں کو پیش آئے ہوئے ہیں۔ علی ہذا القیاس اسرار رجعت اور غوامض بعثت پر تم کو اطلاع ہو جائے گی۔ ایک دفعہ مخالفین نے بطور طنز یوں کہا تھا کہ إن الله قد عهد إلينا ألا نؤمن لرسول حتى يأتينا بقربان تأكله النار. (آل عمران)۔ خدا نے ہمیں اس رسول پر ایمان لانے کو کہا ہے جو ہابیل و قابیل کا معجزہ ناری ظاہر کرے تو آپ نے فرمایا کہ قد جاء كم رسل من قبلى بالبينات وبالذى قلتم فلم قتلتموهم (آل عمران)۔ ایسے معجزات مجھ سے پہلے رسول تمہارے پاس لا چکے ہیں تو پھر تم نے ان کو کیوں قتل کیا تھا؟ اب دیکھنا یہ ہے کہ گذشتہ مخالفین کا الزام قتل وغیرہ موجودہ مخالفین کے سر پر حضور علیہ السلام نے کیوں تھوپ دیا؟ کیا جھوٹ یا لغو الزام تھا؟ نہیں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں بلکہ آپ نے اپنے زمانہ کے مخالفین کو وہی مخالف رسالت سمجھا جو پہلے ہو گذرے تھے اس مقصد پر چونکہ انکی رسائی نہ تھی اس لئے آپ کو جنون سے نسبت دینے لگ گئے۔ **وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا۔** (آل عمران)۔آپ سے پہلے یہی لوگ مخالفین پر الہی فیصلہ چاہتے تھے۔مگر جب حضور ﷺ تشریف فرما ہوئے تو منکر ہو بیٹھے۔اس موقع پر بھی اگلوں اور پچھلوں کو ایک ہی قرار دیا ہے کیونکہ ہر زمانہ میں مخالفین رسالت کی نوعیت ایک ہی ہوا کرتی ہے اسی طرح تمام مخلوق کی نوعیت ایک ہوا کرتی ہے کیونکہ ارشاد ہے کہ: **لماجاء ھم ماعرفوا کفروابہ** جس جس نبی کو انہوں نے شناخت کرلیا ہوا تھا۔جب سامنے آیا تو نا آشنا بن بیٹھے اب یہ مسئلہ صاف ہو گیا کہ ان آیات میں تسلیم کیا گیا ہے کہ نبی بعد اپنے پہلے کی رجعت تھا اور مخالفین عہد رسالت پہلے مخالفین رسالت کے رجعت تھے کیونکہ جس قدر مظاہر حق ظاہر ہوئے ہیں وہ سب کے سب گویا یک ذات اور یک نفس تھے اور شجرہ توحید سے خوراک حاصل کرتے تھے اور درحقیقت ان کے دو مقام ہیں اول مقام تجرید اور امتیازی حالت جس میں وہ الگ الگ نظر آتے ہیں مگر جب ان کو ایک اسم اور ایک ہی صفت سے موسوم و موصوف کرو تو کوئی بری بات نہیں ہوگی۔ کیونکہ ارشاد ہوا ہے کہ: **لانفرق بین احد من رسلہ۔** (بقرہ)۔تم کہو کہ ہم ان میں تفریق کے قائل نہیں ہیں اور حدیث میں آیا ہے: **اَمَّا النَّبِیُّوْنَ فَاَنَا،** تمام انبیاء کا بروز میں ہی ہوں۔اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میں ہی آدم اول ہوں، میں ہی نوح، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام ہوں اور اسی مضمون کو حضرت علی نے دہرایا ہے خدا کا فرمان ہے کہ **ما امرنا الا واحد۔** (قمر)۔جب امر ایک ہوا تو تمام مطلع امر اور انبیاء بھی ایک ہی ہوئے، روایت ائمہ معصومین بھی اسی کی موید ہے کہ "**اَوَّلُنَا مُحَمَّدٌ** ﷺ **وَاَوْسَطُنَا مُحَمَّدٌ** ﷺ **وَاٰخِرُنَا**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مُحَمَّدٌ ﷺ ''ہمارے اول آخر اور درمیان حضور ہی حضور ﷺ ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ تمام انبیاء امر الٰہی کے مختلف ہیاکل ہیں کہ مختلف رنگوں میں ظاہر ہوئے ہیں مگر غور سے معلوم ہوسکتا ہے کہ تمام ایک ہی جنت رضوان میں ساکن ہیں ایک کلام کے ناطق ہیں اور ایک ہی حکم کے بتانے والے ہیں۔تو اگر کوئی نبی کہے کہ میں تمام انبیاء کا بروز اور رجوع ہوں تو صادق ہوگا اور رجوع اول کی تصدیق کرے گا۔

رجوع و بروز انبیاء واولیاء

جب قرآن وحدیث سے رجوع انبیاء ثابت ہوگیا تو رجوع اولیاء بھی ثابت ہوگیا بلکہ رجوع اولیاء ایسا ظاہر ہے کہ کسی دلیل کا محتاج ہی نہیں حضرت نوح علیہ السلام بھی ایک نبی تھے آپ کی بعثت پر جو ایمان لائے ان کو حیات جدیدہ نصیب ہوگئی کیونکہ اس ایمان سے پہلے وہ ایسے مقلدانہ علایق میں پھنسے ہوئے تھے کہ اگر ان کو قتل بھی کیا جاتا تو اس تقلید کو نہ چھوڑتے **إنا علی آثارهم مقتدون** (زخرف)۔مگر جب ایمان لائے تو ان میں ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ زن وفرزند اور مال ومنال سے الگ ہوئے اور خلق جدید میں موجود ہوگئے اور اس سے پہلے اپنی جان کو اومڑی سے بھی محفوظ رکھتے تھے۔لیکن اب وہ ایسے دلیر ہیں کہ گویا اپنی جان سے بیزار ہیں اور چاہتے ہیں کہ خدا کی راہ میں اپنی جان مفت دے دیں۔اس دور جدید سے پہلے وہ وہی تھے جواب ہیں۔مگر قدرت نے ایسا انقلاب پیدا کیا ہے کہ ان میں طبعی اور اصلی حالات ہی تبدیل ہوگئے ہیں۔مشہور ہے کہ تانبا اپنی کان میں ستر (۷۰) سال پڑا رہے تو سونا بن جاتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ خود سونے میں کمال یبوست آجاتی ہے وہ تانبا بن جاتا ہے بہر حال پہلی روایت کے بموجب یہ ماننا پڑتا ہے کہ عمل اکسیری نے اس میں ایسا انقلاب پیدا کردیا ہے کہ اب اس کو تانبا نہیں کہہ سکتے علی ہذا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

القیاس نفوس ترابی کو اکسیر الٰہی ایک ہی آن میں عالم قدس میں پہنچا دیتی ہے اور وہ مکان سے لامکان تک پہنچ جاتے ہیں۔ تم کو چاہیے کہ یہ اکسیر حاصل کرو اور ظلمت جہالت سے نکل کر صبح نور میں داخل ہو جاؤ اگر سونے کو اس وقت تانبا کہہ سکتے ہیں تو ان نفوس کو بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ وہ پہلے ہی نفوس تھے۔ اب ان بیانات سے رجوع۔ بعثت اور خلق جدید کا مفہوم ثابت ہو گیا ہے۔ اور جو لوگ ظہور قبل میں ایماندار ہیں۔ اسم واسم اور فعل وفعل یا امر کے لحاظ سے بعینہ وہی نفوس ہیں جو ظہور بعد میں پیدا ہوئے ہیں کیونکہ ہر دو ظہور بھی تو خود متحد فی الذات ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان میں بیرونی عوارض مختلف پائے گئے ہیں۔ مگر تم اس پودے کی شاخیں دیکھ کر تکثر کے قائل نہ بنو بلکہ خوشبو اور ذاتی آثار کی رو سے اسے متحد سمجھو۔ نقطہ فرقان (جناب محمد رسول اللہ ﷺ) کے وقت جن لوگوں نے اس راز کو سمجھ کر سب کے اول ایمان قبول کیا انہوں نے حضور پر اپنا مال و جان سب قربان کر دیا اور ایسے راسخ الایمان واقع ہوئے کہ شہادت پانے کو بھی موجب فخر سمجھتے تھے۔ اسی طرح اس وقت نقطہ بیان (بہاء اللہ) پر ایمان لانے والے بھی ایسے جان نثار واقع ہوئے ہیں کہ تمام سے انقطاع کلی حاصل کر کے اپنی جان قربان کر رہے ہیں۔

بروز محمدی

کیونکہ یہ دونوں ایک ہی شمع کے پروانے ہیں اور ایک ہی درخت کے پھل اور پھول ہیں۔ ''ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ مِنْ خَلْقِہٖ'' پس اگر آخر الآخرین قائم بامر اللہ ظاہر ہوں تو اول الاولین قائم بامر اللہ کی شکل ان میں ضرور ظاہر ہوگی۔ جس طرح کہ دورۂ شمسی میں دنیا کا پہلا سورج دکھائی دینے والا بھی وہی ہے جو آج دکھائی دے رہا ہے یا دنیا کے آخری دن میں دکھائی دے گا۔ گو بظاہر ہر روز اپنے عوارض کی وجہ سے مختلف نظر آتا ہے۔ مگر درحقیقت ایک ہی ذات ہے جو بار بار ظاہر ہو رہی ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ختم نبوت

اس موقع پر ختم نبوت کا انکشاف ہو گیا ہے کیونکہ جب حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ "اما النبیون فانا۔انا ادم ونوح وموسٰی وعیسٰی. کنت نبیا وادم بین الماء والطین" میں سب سے پہلے نبی ہوں اور درمیان میں آدم ونوح وموسٰی وعیسٰی بھی ہوں اور اسکے علاوہ تمام انبیاء خود میں ہی ہوں۔ تو اگر آپ کو آخری نبی اور خاتم النبیین کہا جائے تو کونسی مشکل نظر آئے گی۔ کیونکہ جب خود خدائے تعالیٰ اول وآخر ظاہر وباطن اور مختلف صفات سے موصوف ہے تو اس کے مظاہر بھی اول وآخر اور ظاہر وباطن کے اوصاف سے متصف ہوں گے ورنہ اگر صرف ذاتی تجرد کا لحاظ کیا جائے تو یہ سب اوصاف خارج نظر آتے ہیں کان اللہ ولم یکن معہ شیء. یہ مسئلہ اکثر دفعہ ہم سے پوچھا گیا ہے۔اور لوگوں کو ابھی تک اس راز کی حقیقت منکشف نہیں ہوئی۔اس لئے اسی حجاب میں پڑ کر انوار الٰہی سے محروم ہو رہے ہیں۔اور ایک بہت بڑا حجاب علمائے عصر ہیں جو وجاہت طلبی کی وجہ سے امر اللہ کو تسلیم نہیں کرتے اور نہ ہی اس کی بات سنتے ہیں، یجعلون اصابعھم فی اذانھم اور ان کے تابعدار چونکہ ان کو اَوْلِيَاء مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ بنائے ہوئے ہیں۔اس لئے ان بجس پیروں کے ردوقبول کے منتظر رہتے ہیں کانھم خشب مسندۃ، کیونکہ وہ خود سمع ، بصر اور عقل نہیں رکھتے کہ حق وباطل میں تمیز کرسکیں حالانکہ انبیاء واولیاء واصفیاء کا حکم ہے کہ انسان خود اپنے حواس کو استعمال کرے اور دوسروں کی تقلید میں نہ رہے۔ مگر یہ ایسے پھنسے ہیں کہ اگر کوئی ناخواندہ دعوت تبلیغ دیتا ہے کہ یقوم اتبعوا المرسلین تو جواب دیتے ہیں کہ اگر یہ شخص مرسل ہوتا تو سب سے پہلے علمائے عصر اور فضلائے دہر اس کی پیروی کرتے۔پس یہی ایک بات ہے جو ہر زمانہ میں حق قبول کرنے سے مانع رہی ہے اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جو بھی نبی مبعوث ہوا ہے اس کی راہ میں علماء عصر ہی رکاوٹ پیدا کرتے رہے ہیں **قاتلهم الله بما فعلوا من قبل ومن بعد ما كانوا يفعلون.** دوستو! اس حجاب اکبر سے بڑھ کر کوئی اور حجاب نہیں ہے جس کا اٹھا دینا بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ **وفقنا الله و اياكم يا معشر الروح لعلكم بذلك فى زمن المستغاث توفقون ومن لقاء الله فى ايامه لاتحتجبون.** دوسرا حجاب اکبر مسئلہ ختم رسالت کا ہے جس میں یہ **همج رعاع** نادان فرقہ مولویاں بھٹک رہا ہے۔ کیا انہوں نے حضرت امیر کا یہ قول بھی نہیں پڑھا کہ **نكحت الف فاطمة كلهن بنت محمد خاتم النبيين** میں نے ہزار فاطمہ سے نکاح کیا ہے جن میں سے ہر ایک محمد خاتم النبیین کی بیٹی تھی۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی پیدائش اول از اول تھی۔ اور پھر اس کے مظاہر جمال غیر متناہی اور بے شمار ہوں گے اور اسی طرح جناب حسین بن علی علیہ السلام جناب سلمان فارسی کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں جس کا مضمون یہ ہے کہ **كنت مع الف ادم بين كل احد منهم خمسون الف سنة وعرضت على كل منهم ولاية ابى الى ان قال قاتلت فى سبيل الله الف مرة اصغرها غزوة خيبر التى حارب فيها ابى بالكفار.** میں ہزار آدم کے ساتھ رہا ہوں جن میں سے ہر ایک آدم کا زمانہ پچاس ہزار سال تھا اور ہر ایک پر میں نے اپنے باپ کی ولایت کا مسئلہ پیش کیا ہے۔ اسی سلسلہ بیان کو دور تک چلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں ہزار دفعہ خدا کی راہ میں ایسی لڑائیاں لڑا ہوں کہ خیبر کی لڑائی جو میرے باپ نے جیتی تھی ان کے مقابلہ میں بہت معمولی ہے۔ ان دو روایتوں سے ختم رسالت، رجع اور لا اولیت اور لا آخریت کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ مگر مخالفین اس کو نہیں سمجھ سکتے، **بلى لايعرف ذلك الا اولوا الا لباب۔ قل هو الختم الذى ليس له ختم فى الابداع ولا بدء فى الاختراع. اذاً يا ملأ الارض فى ظهورات البدء**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تجلیات الختم تشهدون. تعجب ہے کہ یہ لوگ اپنے مطلب کی روایات مان لیتے ہیں اور دوسری روایات کو تسلیم نہیں کرتے۔ **قل أفتؤمنون ببعض الكتاب وتكفرون ببعض** (۸۵)، **ما لكم كيف تحكمون الا تشعرون.** (صافات)

حالانکہ قرآن مجید میں آیت خاتم النبیین کے بعد لقاء اللہ کا وعدہ دیا گیا ہے جس میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے **فهنيئا لمن فاز به في يوم اعرض عنه اكثر الناس كما انتم تشهدون** قیامت کا شبہ تھا تو وہ بھی ثابت کر دیا ہے مگر وہ اب بھی اسی شبہ میں پڑے ہوئے ہیں اور **یوم قیامت لقاء اللہ** اور ختم وبدء سے محجوب ہو رہے ہیں۔ **ولو يؤاخذ الله الناس بما كسبت ايديهم ما ترك على ظهرها من دابة.** (ملائکہ) اگر یہ لوگ صرف یہی دیکھ لیتے کہ ''**یفعل اللہ مایشاء**'' تو خدا پر کوئی اعتراض نہ کرتے'' **بِيَدِهِ الْاَمْرُ وَالْقَوْلُ وَالْفِعْلُ. مَنْ قَالَ لَمْ وَبِمَ فَقَدْ كَفَرَ** '' یہ لوگ اگر کچھ بھی غور کریں تو جان لیں گے کہ وہ ایسے شبہات کیوجہ سے دوزخ میں گرتے جا رہے ہیں۔ کیونکہ وہ تو اتنا بھی نہیں جانتے کہ **لا يسال عما يفعل.** (انبیاء) وہ جو چاہے کرتا ہے کوئی اس پر معترض نہیں ہو سکتا اس سے بڑھ کر اور نادانی اور جہالت کیا ہو سکتی کہ یہ لوگ اپنے ارادہ اور علم کو تو مانتے ہیں۔ مگر جب مشیت ایزدی اور ارادہ الٰہی کا ذکر آجاتا ہے تو فوراً منکر ہو جاتے ہیں۔ واللہ اگر قدرت میں مہلت نہ لکھی ہوتی تو یہ سب معدوم ہو جاتے **لكن يوخر ذلك الى ميقات يوم معلوم** ۔ دیکھئے آج بارہ سو اسی سال ہو رہے ہیں اور یہ تمام **همج رعاع** روزانہ قرآن شریف کی تلاوت بھی کرتے ہیں مگر ان مطالب قدسیہ پر اطلاع پانے سے محروم چلے آئے ہیں حالانکہ تلاوت سے مقصد تو یہ تھا کہ معانی پر بھی غور کرتے کیونکہ تلاوت بے معرفت چنداں مفید نہیں ہوتی۔ مجھے ایک سے قیامت حشر نشر علامات قیامت اور حساب خلائق کے متعلق مباحثہ چھڑ گیا تو کہنے لگا کہ اگر ظہور بدیع (یعنی آپ کے زمانہ) میں یہ سب

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کچھ واقع ہو چکا ہے تو بتایئے تمام مخلوقات کا حساب کیسے لیا گیا ہے حالانکہ کسی ایک کو بھی معلوم نہیں کہ اعمال کا حساب بھی ہونے کو تھا یا نہیں، تو میں نے جواب دیا کہ حساب و کتاب زبانی مراد نہیں ہے کیونکہ ارشاد ہے کہ **فیومئذ لا یسأل عن ذنبه إنس و لا جان. یعرف المجرمون بسیماهم فیؤخذ بالنواصی و الاقدام.** (رحمٰن)۔ اس روز لوگوں سے زبانی حساب نہیں ہوگا۔ بلکہ مجرم اپنے نشانات سے پہچانے جائیں گے اور اس شناسائی سے ہی حساب ہو جائے گا۔ جیسا کہ آج خود ظاہر ہے کہ اہل ہدایت، اہل ضلالت سے روز روشن کی طرح ظاہر اور ممتاز ہیں اگر خالصاً لوجہ اللہ یہ لوگ ان آیات میں غور کریں تو تمام امور زیر بحث ظاہر ہو سکتے ہیں حتیٰ کہ ان کو یہ بھی معلوم ہو جائے کہ کس طرح مظہر صفات الٰہیہ اپنے وطن اور مال و منال سے نکال کر بے وطن اور بے خرچ کر دیا گیا ہے **ولکن لایعرف ذلک الا اولوا الالباب. اختم القوم بما نزل علی محمد من قبل لیکون ختامه المسک الذی یهدی الناس الی رضوان قدس منیر هو قوله تعالیٰ: واللّٰه یدعو إلی دار السلام.** (یونس)، **لهم دار السلام عند ربهم وهو ولیهم.** (انعام)۔ **لیسبق هذا الفضل علی العالم والحمد لله رب العالمین۔** اس مطلب کو ہم نے بار بار اس لئے بیان کیا ہے کہ اگر کسی کو ایک طرز بیان سے سمجھ نہیں آیا تو دوسری طرز پر سمجھنے کی کوشش کر سکے **لیعلم کل اناس مشربهم۔** واللہ مجھے وہ راز سمجھائے گئے ہیں کہ جن میں سے میں نے ابھی تک کچھ بھی بیان نہیں کیا۔ شاید کسی آئندہ وقت میں ظاہر ہوں گے۔ **وما من امر الا بعد اذنه وما من قدرة الا بحوله. وما من اله الا هو له الخلق والامر وکل بامره ینطقون. ومن اسرار الروح یتکلمون.** یہاں تک کہ مشارق الٰہیہ کا پہلا مقام ذکر ہوا ہے اب دوسرا مقام ذکر کرتا ہوں کہ جس میں حدود بشریہ کی تفصیل موجود ہوتی ہے کیونکہ اس مقام پر ہر ایک مظہر کی حدود

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مخصوص ہوا کرتی ہیں اور ہر ایک کا اسم اور صفت الگ الگ ہوتے ہیں اور شریعت جدیدہ پر مامور ہوتے ہیں، **فضلنا بعضهم علی بعض**. (بقرہ)۔ اس لئے ان کی زبان پر مختلف بیانات ظاہر ہوا کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ لوگ ظاہری بیانات پر مطلع ہو کر مسائل الٰہیہ سے جو صرف ایک کلمہ میں منحصر ہیں غافل ہو جاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ان مظاہر پر ربوبیت والوہیت واحدیت صرفہ اور ہویت بحتہ کا اطلاق ہوا کرتا ہے اور ہونا بھی چاہئے۔ کیونکہ تمام مظاہر ظہور الٰہی کے عرش پر ساکن ہیں اور بطون اللہ کی کرسی پر واقف ہیں یعنی ظہور الٰہی انکے ظہور سے وابستہ ہے اور دوسرے مقام میں تمیز و تفصیل اور تحدید و اشارات یا عبودیت صرفہ اور فقر بحت یا فنائے بات ان سے ظاہر ہوتے ہیں۔ **اِنِّیْ عَبْدُاللّٰهِ. وَمَا اَنَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ** اگر یہ مظاہر **انی انا اللّٰه** کہہ دیں تو وہ بھی بجا ہوگا۔ کیونکہ ان کے ظہور اور اسماء صفات سے ہی ظہور الٰہی اور ظہور اسماء وصفات الٰہیہ ہوا کرتا ہے **ومارمیت اذ رمیت**. (انفال)، **انما یبایعون اللّٰه**. (فتح)۔ اگر تمام انبیاء یا حضور ﷺ نے **انی رسول اللّٰه** کا اعلان کیا ہے تو وہ بھی بجا ہوگا۔ **ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰه**۔ اس مقام میں انبیاء شریک ہیں اگر تمام انبیاء انا خاتم النبیین کا دعویٰ کریں تو بھی غلط نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ تمام یک ذات و یک روح و یک جسد اور ایک ہی امر کے مالک ہیں اسی طرح سب کے سب مظہر بدئیت و ختمیت، اولیت اور آخریت یا ظاہریت و باطنیت ذات باری تعالیٰ کے واسطے ثابت ہو چکے ہیں اگر یہ کہیں کہ **نحن عباد اللّٰه** تو یہ بھی درست ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ استغراق کی حالت میں ان بزرگوں کی زبان پر دعوائے الوہیت کا اجرا ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اس وقت اپنی ہستی کو معدوم سمجھ کر اس کا ذکر شرک اکبر جانتے ہیں۔ کیونکہ اس مقام پر کسی قسم کی ہستی کا ذکر بھی غلط ہوتا ہے تو بھلا اپنی ہستی کا ذکر کیسے کر سکتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ ان کے مقام مختلف ہیں کسی میں ذکر ربوبیت ہوتا ہے، کسی میں رسالت اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کسی میں عبودیت۔ اس لئے انکی رسالت،عبودیت،الوہیت اور ولایت یا امامت تمام دعاوی حق ہیں۔ایسے مقامات سے اطلاع پانے کی کوشش کرنا ضروری ہے ورنہ کسی ایسے شخص سے دریافت کرنا ضروری ہوتا ہے جوان مقامات سے بخوبی واقف اور مطلع ہوتا ہے نہ یہ کہ اپنی رائے ناقص سے خودایسے مقامات کی تشریح کر کے اعتراض پر اعتراض کرنے لگ جائیں۔ جیسے کہ آج علمائے عصر اپنی نادانی کو علم سمجھ بیٹھے ہیں اور ظلم کو عدل قرار دیتے ہیں۔ ان کی عادت ہے کہ جب سوال کا جواب اپنی سمجھ کے مطابق نہیں پاتے تو مظہر الٰہی کو جاہل بتانے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ حضور ﷺ سے لوگوں نے پوچھا تھا کہ یہ ہلال کیا ہیں تو آپ نے فرمایا تھا کہ (**مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ**) وقت شناسی کی نشان ہیں تو انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ جواب ناواقفیت ظاہر کرتا ہے روح کے متعلق سوال ہوا تو یوں جواب دیا کہ **الروح من امر ربی**۔ (بنی اسرائیل)، تو شور مچا دیا کہ جس کو روح کی خبر نہیں ہے تو بھلا وہ علم لدنی کیا رکھتا ہوگا۔ عہد حاضر کے مسلمان بھی حضور ﷺ کو تقلیدی طور پر مانتے ہیں ورنہ یہ لوگ اس وقت بھی سوال کرتے تو یقیناً کبھی نہ مانتے۔ چنانچہ اب بھی وہی طریق اختیار کر رہے ہیں کیونکہ مظاہر الٰہی ان علوم مجہولہ سے منزہ ہوتے ہیں اور ان کے نزدیک یہ تمام علم افک محض اور صاف جھوٹ ہیں اور جو کچھ ان مخازن الٰہیہ سے ظاہر ہوتا ہے حقیقت میں وہی علم ہوتا ہے باقی سب جہالت ہے۔

علم و جہالت

العلم نقطة كثرها الجاهلون والعلم نور يقذفه الله في قلب من يشاء مگر لوگوں میں جو کچھ مظہر جہالت سے پیدا ہوا ہے اس کو علم سمجھ رکھا ہے چنانچہ ایک علامہ زمان اس عہد حاضر میں بھی موجود ہیں۔ جو اہل حق پر سب وشتم بڑے زور سے کیا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے ہیں۔ اور ان کے رسائل بھی شائع ہوتے رہتے ہیں مجھے خیال پیدا ہوا کہ ان کی تصنیفات کا بھی مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ تلاش کرنے پر ان کی عربی تصنیفیں تو میسر نہ ہوئیں۔ مگر کسی نے بیان کیا کہ ان کی ایک تصنیف **ارشاد العوام** یہاں ملتی ہے گو اس کا نام ہی بتا رہا تھا کہ اپنے آپ کو وہ بڑا عالم سمجھتے ہیں اور دوسروں کو جاہل قرار دیتے ہیں کبر اور نخوت کا شکار ہو چکے ہیں۔ مگر بادل ناخواستہ وہ کتاب منگا کر چند روز میں نے اپنے پاس رکھ لی۔ اگر چہ مجھے غیر مذہب کی کتابوں کا شوق مطالعہ نہیں مگر تاہم اس فاضل کی تصانیف کا شوق مطالعہ دامن گیر ہو گیا۔ ایک دو مقام دیکھنے کا اتفاق ہوا تو مجھے نظر پڑا کہ جناب نے حدیث معراج نبوی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا کہ حدیث معراج کو سمجھنے کے واسطے بیس علوم کی ضرورت ہے جن میں سے جناب نے علم فلسفہ مردود اور علم کیمیا و سیمیا کو بھی ضروری قرار دیا تھا۔ حقیقت میں اس فاضل علامہ نے علوم حقیقہ کو بدنام کر دیا ہے اور ان پر ہزاروں اعتراضات کا دروازہ کھول دیا ہے شعر

مہتم داری کسانے را کہ حق ۔۔۔ کرد وامین مخزن ہفتم طبق

یہ کس کو معلوم نہیں کہ اس قسم کے مردود علوم علمائے حقیقی کے نزدیک حدیث معراج سمجھنے کیلئے شرط نہیں ہیں کیونکہ خود حضور ﷺ نے ان علوم میں سے ایک حرف بھی تعلیم نہیں پایا تھا شعر

جملہ ادراکات بر خرہائے لنگ ۔۔۔ حق سوار باد پراں چوں خدنگ

واللہ اگر کوئی حدیث معراج کا مفہوم سمجھنا چاہے تو اگر اسے یہ علوم مردودہ حاصل بھی ہوں تو سب سے پہلے ان سے اپنے قلب کو صاف کر لینا ضروری ہوگا یہی وجہ ہے کہ اس وقت بھی جو لوگ علوم الہیہ میں مستغرق ہیں ایسے علوم کی تعلیم کو ممنوع قرار دیتے ہیں **العلم حجاب الاکبر** بناء محبت۔ یار سو ختیم بایں افتخار ے نمائیم کہ بحمد اللہ سبحات جلال۔ جمال محبوب

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سوختیم ۔ وجز مقصود در دل جاندار یم ۔ نہ بعلمی جز علم باد متمسک ایم و نہ بمعلوے جز تجلی انوار اومتشبث ۔ مجھے تعجب ہوا کہ باوجودیکہ اس فاضل علامہ کو علم حقیقی سے ایک ذرہ بھی حاصل نہیں ۔ لوگوں کو اپنے علم وفضل کی طرف توجہ دلاتا ہے اور اس سے بڑھ کر یہ تعجب ہوا کہ لوگ ایسے جاہل کے گرویدہ کیسے ہو رہے ہیں کہ جس کے ہاتھ میں صرف مٹی ہے اور بلبل کا نغمہ چھوڑ کر کوے کی کائیں کائیں پر دل لگائے بیٹھے ہیں ۔ غرض کہ اس قسم کے اور کلمات مجعولہ اس کتاب میں اس قدر ہیں کہ میں بیان کرنا نہیں چاہتا ۔ ہاں اس نے علم کیمیا کا بھی دعویٰ کیا ہے اگر سچا ہے تو تجربہ سے اس کو ثابت کر دکھلائے ۔ تاکہ حق و باطل ظاہر ہو جائے ۔ مگر لوگ بگڑے ہوئے ہیں اور ان کے جفا کا اثر ابھی تک میرے تمام جسم پر نمایاں ہے ۔ قرآن شریف میں اس کے علوم کے متعلق یوں ذکر کیا گیا ہے کہ **إن شجرة الزقوم ۔ طعام الأثيم ۔ ذق إنک أنت العزيز الكريم** (دخان)، کیونکہ اس فاضل نے خود اپنی کتاب میں اپنا نام اثیم ظاہر کیا ہے ''**اثیم فی الکتاب عزیز بین الانعام وکریم فی الاسم**'' دیکھا قرآن شریف نے اس کے متعلق کیا عمدہ فیصلہ کر دیا ہے **لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین**۔ (انعام) ۔ لوگ باوجود اس کے موسئے علم سے روگرداں ہو کو سامری جہالت کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں' حالانکہ قلوب صافیہ کے سواء کسی اور جگہ علوم الٰہیہ نہیں ملتے ۔ **البلد الطيب يخرج نباته باذن ربه والذى خبث لا يخرج الا نكدا**۔ (اعراف) ۔ پس ضروری ہے کہ مسائل مشکلہ کا حل ان لوگوں سے کرانا چاہے جن پر افاضات الٰہیہ ہوئے ہیں نہ ان لوگوں سے جن کا علم اکتسابی ہوتا ہے ۔ **فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون**۔ (انبیاء) ۔ صاحبان! جو شخص معرفت حاصل کرنا چاہتا ہے اس کا فرض ہے کہ ایسے علوم سے دل کو پاک وصاف کرے کیونکہ وہ دل تجلی اسرار کا محل بروز ہوتا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے اور اغیار کی محبت سے بکلی صاف کردے تاکہ راستے میں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

نصائح بہائیہ

ان دو عیبوں کی وجہ سے لوگ معرفت الٰہی سے محروم ہو رہے ہیں۔ خدا پر توکل کرے لوگوں سے منہ موڑ لے اپنے آپ کو کسی سے بہتر نہ سمجھے، فخر وغرور نہ کرے صبر کرے، خاموش رہے اور کثرت کلام سے رک جائے' کیونکہ زبان کی آگ روح کو جلا دیتی ہے' غیبت نہ کرے۔ کیونکہ اس سے دل کی روشنی مر جاتی ہے۔ قلیل پر قناعت کرے۔ جن کو انقطاع الی اللہ کا مقام حاصل ہے ان کی مجلس کو غنیمت سمجھے۔ سحری کے وقت ذکر میں مشغول ہو جایا کرے۔ ماسوائے اللہ کی محبت چھوڑ دے۔ غفلت چھوڑ دے۔ حصہ داروں کو حصہ دے۔ ناداروں پر احسان واعطاء کرنے میں دریغ نہ کرے، جانوروں کی رعایت کرے۔ انسان اور اہل بیان اور خصوصاً جانان جان سے دریغ نہ کرے۔ شماتت خلق سے نہ گھبرائے۔ آنچہ برخود نہ پسندی بدیگراں پسند۔ کہے تو پورا کرے، باوجود قدرت کے قصوروار کا قصور معاف کرے، معافی دے۔ غیر کو بنظر تحقیر نہ دیکھے' کیونکہ حسن وقبح کا فیصلہ موت پر ہوتا ہے۔ ماسوائے اللہ کو فانی سمجھے۔ یہ تمام نصائح ان لوگوں کیلئے ہیں جو راہ معرفت اور علم الیقین میں چلنا چاہتے ہیں۔ اس مقام کے بعد طالب صادق کے لئے لفظ مجاہد استعمال کیا گیا ہے **والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔** (عنکبوت)۔ اور اس کے لئے راہ ہدایت کھل جاتا ہے۔ جب اس مجاہدہ کی روشنی قلب میں پھیل جاتی ہے تو شک وشبہ کی ظلمت دور ہو جاتی ہے۔ اور روح القدس کی تائید سے حیات تازہ حاصل ہو جاتی ہے۔ اور اپنے اندر نئی روشنی، نئی بینائی، نیا دل اور نئی گویائی وشنوائی پاتا ہے اور مخفی امور پر اطلاع پانے لگتا ہے اور مخفیات الانفسیہ کھل جاتے ہیں اور ہر ایک ذرہ میں اس کو ایک دروازہ کھلا ہوا ملتا ہے، جس سے وہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

عین الیقین، حق الیقین اور نور الیقین تک پہنچ جاتا ہے اور ہر جگہ اس کو تجلیات الٰہیہ نظر آنے لگتے ہیں۔ واللہ اگر سالک اس مقام پر پہنچ جائے تو رائحہ حق کو دور دراز کے فاصلہ سے دریافت کر سکتا ہے اور حق و باطل اس کے نزدیک ایسے ظاہر ہو جاتے ہیں کہ گویا ان میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور آثار حق ممتاز طور پر دیکھ لیتا ہے اور تمام علوم مکنونہ پر اطلاع پاتا ہے گویا اسرار رجوع کو اپنی آنکھ سے مشاہدہ کر رہا ہے اور جب مجاہد ماسوائے اللہ سے منقطع ہو جاتا ہے۔

مدینہ روحانی

تو مدینہ روحانی میں ایسا انس پکڑتا ہے کہ ایک لحظہ بھی اس سے جدائی پسند نہیں کرتا اور وہ مدینہ روحانی زیادہ سے زیادہ ایک ہزار سال بعد از سر نو تعمیر ہوتا ہے۔ طالبان حق کو اس مدینہ میں پہنچنا لازم ہے اور اس مدینہ روحانی سے مراد کتب الٰہیہ ہیں۔ چنانچہ عہد موسیٰ میں تورایت تھی۔ عہد عیسوی میں انجیل۔ عہد محمدی میں فرقان اور اس عہد حاضرہ میں ''بیان'' اور **من یظھرہ اللہ** کے عہد میں خود اس کی کتاب ہے جو تمام کتب الٰہیہ پر شامل ہے، اس میں توحید کا سبق ملتا ہے' مثلاً فرقان امت محمدیہ کیلئے ایک محفوظ قلعہ تھا کہ شیطانی حملوں سے بچ کر لوگ اس میں داخل ہوتے رہے ہیں۔ اور فواکہ طیبہ، ثمر اشجار توحید، ماء غیر آسن معرفت اور تمام **مایحتاج الیہ** اس سے حاصل کرتے رہے ہیں اور سنہ ساٹھ تک اسی کے اتباع کا حکم تھا۔ اس کے بعد **ظھور بدیع** کا وقت آیا۔ جس میں طالبان ہدایت اصل مقصد کو پہنچ گئے ہیں مگر یہ فخر روایات اور احادیث کو حاصل نہیں ہے کیونکہ انکا اعتبار قرآن سے وابستہ ہے اور ان میں اختلاف بہت دور تک چلا گیا ہے۔ اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ **انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی** ۔ اگر احادیث کا اعتبار ہوتا تو آپ اس فقرہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں احادیث کو درج فرماتے اور جب عترۃ کا وجود بھی نہیں رہا اس لئے صرف کتاب اللہ قرآن ہی قابل تمسک رہا۔ **الم ذلک الکتاب لاریب فیہ. ھدی للمتقین**. حروف مقطعہ میں اشارہ ہے کہ اے محمد! ہم نے تیری طرف یہ کتاب بھیجی ہے اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ وہ متقین کے لئے راہ ہدایت ہے اس آیت نے فیصلہ کر دیا۔ کہ ثقل اعظم (قرآن) ہی خدا کی طرف سے مقرر ہے۔ اس کے مقابلہ پر فلان وفلاں کا قول معتبر نہیں ہے کیونکہ اگر ان کی تصدیق کا حکم ہوتا تو اس آیت میں ضرور ذکر کیا جاتا اور یہ ظاہر ہے کہ جو شخص کتب سابقہ کا معترف نہیں وہ قرآن کو بھی نہیں مانتا کیونکہ یہ ان کی تصدیق کرتا ہے۔ اس آیت کے اگر اسرار بیان کئے جائیں تو دنیا ختم ہونے تک بھی ختم نہ ہوں دوسری آیت میں فرمایا ہے کہ **ان کنتم فی ریب مما نزلنا**. اگر تم کو ان آیات میں شک ہے جو ہم نے اپنے رسول پر نازل کئے ہیں تو اپنے علمائے عصر کو بلا کر اس کی مثل پیش کرو۔ اس سے ثابت ہوا کہ آیات نازلہ اعظم ترین دلیل قاطعہ ہوتے ہیں۔ اور دوسری دلائل قطعیہ ان کے مقابلہ پر شمس کی مقابلہ میں ستارہ کا حکم رکھتی ہیں۔ اور ان میں دوقسم کی تاثیر ہے کہ تابعداروں کو حب الٰہی میں ترقی دیتی ہیں اور دشمنوں کو غفلت میں سرد کر دیتی ہیں۔ آیت **فبای حدیث بعد اللّٰہ و آیاتہ یؤمنون**. (جاثیہ)۔ میں بتایا ہے کہ ظہور حق اور آیات نازلہ چھوڑ کر کس کو ماننا صحیح ہے؟ پھر فرمایا کہ ﴿**وَیْلٌ لِّکُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ . یَسْمَعُ آیَاتِ اللّٰہِ تُتْلٰی عَلَیْہِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسْتَکْبِراً**﴾(جاثیہ) جو شخص آیات اللہ ماننے میں غرور کرتے ہیں ان کو سخت عذاب ہوگا۔ **فی ھذہ الأیۃ کفایۃ لکل من فی الارض لو کانوا فی ایات ربھم یتفرسون** مگر افسوس ہے کہ آج آیات نازلہ سے بڑھ کر لوگوں کے نزدیک کوئی نکمی چیز نہیں ہے۔ یہ وہی کہیں گے جو ان کے باپ کہتے چلے آئے ہیں۔ **فالنار مثواھم.فبئس مثوی الظلمین، وإذا علم من آیاتنا شیئا اتخذھا ھزوا**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

أولئک لهم عذاب مبین. (جاثیہ)۔ یہ ایک مخول ہے کہ آیات کے ہوتے ہوئے کوئی او رمعجزہ مانگا جائے کہ ﴿فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفاً مِّنَ السَّمَاءِ﴾ (شعراء) ہم پر آسمان کا ٹکڑا گرادو یا امطر علینا حجارة من السماء. (انعام)۔ آسمان سے پتھر برسادو۔ یہودیوں نے آسمانی مائدہ کی تبدیلی میں لہسن، پیاز حاصل کیا تھا۔ اور یہ لوگ بھی آیات منزلہ کو ظنون فاسدہ سے تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ مائدہ معنویہ آسمان سے نازل ہو رہا ہے۔ اور وہ کتوں کی طرح مردار پر جمع ہو رہے ہیں۔ تعجب ہے کہ سورج دیکھ کر اس کے وجود پر دلیل مانگتے ہیں۔ ہاں ہاں اندھے ہیں جن کو صرف سورج کی گرمی محسوس ہوتی ہے اور قرآن سے بھی ان کو صرف حروف کی شکلیں ہی نظر آتی ہیں۔ قالوا ائتوا بآبائنا إن كنتم صادقين. (جاثیہ)۔ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادے واپس لاکر دکھاؤ حالانکہ آیات نازلہ سے مردہ دل زندہ ہو گئے جو خلق سماوات سے بھی زیادہ تر مشکل کام ہے اور ہر ایک آیت تمام دنیا پر حجت کامل ہے لوکنتم فی ایات الله تتفکرون. یہ عذر بالکل قابل شنوائی نہیں کہ آیات الٰہی کو عوام نہیں سمجھ سکتے کیونکہ قرآن شریف تمام عالم کیلئے آیا ہے اگر عوام میں ادراک نہ ہوتا تو اس کی صداقت کیسے ظاہر ہوتی؟ ہاں معرفت الٰہی مشکل ہے جو عوام نہیں پاسکتے مگر فہم آیات اور معرفت الٰہی دو امر الگ الگ ہیں اصل بات یہ ہے کہ ایسے بہانوں سے علمائے عصر حق سے اعراض کر رہے ہیں سچ پوچھو تو ان سے وہ عوام ہی اچھے ہیں۔ جو فوراً حق قبول کر لیتے ہیں۔ کیونکہ ادراک حق کے لئے کسی خاص علم کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ ضرورت صرف اس امر کی ہوتی ہے کہ اپنے ظنون فاسدہ سے خالی ہو کر ادراک حق کیلئے پیش ہوں۔ فطوبی للمخلصین من انوار یوم عظیم. والذین کفروا بآیات الله ولقائه أولئک ینسوا من رحمتی وأولئک لهم عذاب ألیم. (عنکبوت)، ویقولون أئنا لتارکوا آلهتنا لشاعر مجنون. (صافات)۔ حضور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ﷺ کے متعلق ان کا خیال تھا کہ ادھر ادھر کی باتیں جمع کر کے اساطیر الاولین بنا کر پیش کر دیتا ہے۔

ادبی لیاقت

اس وقت میرے متعلق بھی یہی کہتے ہیں کہ غلط سلط عربی لکھ کر کہہ دیتا ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے **قل کبر قولهم وصغر شانهم وحدهم**، لوگوں نے کہا تھا کہ موسیٰ وعیسیٰ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آئے گا۔ کیونکہ ایسے نبی کی ضرورت ہے جو پہلی شریعت کی تجدید کرے تو یہ نازل ہوا کہ **لقد جاء کم یوسف من قبل**.(مؤمن)۔ یوسف علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے تو تم کو ان کے متعلق ہمیشہ شک رہا۔ مگر جب انتقال فرما گئے تو تم نے کہہ دیا کہ اب کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔ وہمیوں کو خدا تعالیٰ ایسا ہی گمراہ کیا کرتا ہے۔ یہ مرض تمام امتوں میں پھیلا ہوا ہے عیسائی کہتے تھے کہ انجیل کا نسخ نہیں ہو سکتا۔ اب محمدی بھی کہتے ہیں کہ چونکہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں اس لئے کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آ سکتا ہے۔ حالانکہ خود یہ بھی ساتھ ہی پڑھتے ہیں کہ **وما یعلم تأویله إلا الله والراسخون في العلم**.(آل عمران)۔ راسخ فی العلم اور خدا کے سوا اس کی تشریح کوئی نہیں جانتا، مگر جب کوئی راسخ فی العلم تشریح کر دیتا ہے تو ایسی ویسی باتیں کہنے لگتے ہیں، کیونکہ ان کی مطلب کی بات نہیں ہوتی۔ درحقیقت علمائے عصر نے ان کو بگاڑا ہوا ہے اور یہ سب ان کی شرارت ہے کہ جن کا مذہب پیسہ ہے اور کہ جن کا خدا اپنا نفس امارہ ہے۔

مخالفین پر فتوائے کفر

اور حجاب علم میں آ کر گمراہ ہو چکے ہیں **افرایت من اتخذ إلهه هواه**.

(حاشیہ)۔ دیکھا جنہوں نے نفس امارہ کو اپنا خدا بنالیا ہے اور باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے ان کو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

خدا نے گمراہ کر دیا ہے اور سمع و بصر پر مہر لگا دی ہے۔ آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے' اب ان کو ہدایت کرے تو کون کرے۔ اس آیت میں علمائے عصر کا حال مذکور ہوا ہے، کہ اپنے علوم پر نازاں ہو کر علوم الٰہیہ سے غافل ہو رہے ہیں **هو نبأ عظيم ـأنتم عنه معرضون** (ص)، **ما هذا إلا رجل يريد أن يصدكم عما كان يعبد اباؤكم.** (سبا)، **ما هذا الا افك مفترى.** کہتے تھے کہ یہ آدمی تم کو اپنے باپ دادوں کی طرز عبادت سے روکنا چاہتا ہے۔ اور کچھ پیش کرتا ہے وہ خدا کے ذمہ افترا باندھا ہوا ہے۔ کچھ لوگ کہتے تھے کہ یہ بے ایمان کرنے آیا ہے اور جو کچھ آپ کو مجنون کہتے تھے۔ آج بھی یہی حالت ہے آیات آسمان سے بارش کی طرح نازل ہو رہی ہیں اور اس قدر فیوضات الٰہیہ ظاہر ہو رہے ہیں کہ اس سے پیشتر ان کی نظیر نہیں ملتی کیونکہ جس قدر پہلے انبیاء آئے ان کی کتابیں محدود اوراق میں بند تھیں۔ مگر یہاں اس قدر نزول آیات الٰہیہ ہے کہ ابھی تک کسی کو خبر نہیں کہ ان کی انتہا کہاں تک ہے؟ چنانچہ اس وقت ہمارے ہاتھ میں تین مجلد موجود ہیں اور کئی ایک کتابیں ابھی تک دستیاب نہیں ہوئیں۔

بیشمار نزول آیات سے انکار

اور کچھ ایسی بھی کتابیں ہیں کہ مشرکوں کے قبضہ میں ہیں غرض کہ اس وحی کی کوئی انتہا ابھی تک معلوم نہیں ہوئی۔ ہاں جس قدر دستیاب ہوئی ہیں ان پر عمل کرو۔ اور خدا کے فضل میں جگہ پاؤ **انه بعباده لغفوررحيم.** (مائدہ) **يا أهل الكتاب هل تنقمون منا.** (آل عمران) جب لوگوں نے اسلام کو کفر قرار دیا تھا اور صحابہ کو کہتے تھے کہ تم کیوں ایک مفتری اور ساحر کذاب کے قبضہ میں آ گئے ہو اور ہر طرح سے سب و شتم اور رجم و زجر سے ان کو ستاتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ ان سے کہہ دو کہ کیا تم صرف اس لئے ہمیں ستاتے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو کہ ہم شریعت جدیدہ کے قائل ہو گئے ہیں۔ حالانکہ ہم پہلے انبیاء کو بھی مانتے ہیں۔ اب کیا یہ جائز ہے کہ جو آیات بدیعہ مشرق و مغرب تک پھیل چکی ہیں۔ یہ لوگ ان سے معرض ہو کر ایماندار رہ سکتے ہیں؟ یا یہ کہ خود خدائے تعالٰی اقرار کرنے والوں کو کافر قرار دے سکتا ہے حاشا وکلا اذا نہ مثبت الحق بایا تہ ویحقق الامر بکلماتہ انہ لھو المقتدر المھیمن القدیر ولو نزلنا علیک کتابا فی قرطاس فلمسوہ بأیدیھم لقال الذین کفروا إن ھذا إلا سحر مبین۔ (انعام) اس قسم کی آیات بہت ہیں مگر ہم نے اختصار سے کام لیا ہے۔ اب خود خیال کرو کہ منکرین اور مخول کرنے والوں پر نار جہنم کا وعدہ نازل ہوا ہے اس وقت اگر کوئی مبعوث ہو کر کروڑہا آیات خطب یا صحائف اور مناجات پیش کرے۔ بغیر اس کے کہ اس نے کسی سے تعلیم حاصل کی ہو تو پھر کیسے اعتراض ہو سکتا ہے، کیا صرف حدیث کی بناء پر کہ جس کی اصلیت خود نہیں سمجھتے یا کسی ایسے شخص کے کہنے پر جو شیطان عصر بن کر لوگوں کو بہکا رہا ہے۔ ایسے شخص سے انکار کیا جا سکتا ہے کہ جس نے کئی ایک کتابیں بھی مرتب کی ہوں، جیسے کہ بعض انبیاء پر کتابیں نازل ہوئی تھیں۔ اب ان کو اقرار کرایا جائے تو کس طریق سے کرایا جائے؟ بلی ولکل وجھة ھو مولیھا فقد ھدینا ک السبیلین ثم امش علی ما تختارلنفسک وھذا قول الحق۔ وما بعد الحق الا الضلال۔

چار سو علمائے عصر کی شہادت

گذشتہ انبیاء کی تصدیق جب معمولی آدمیوں نے کی تو ذی وجاہت اعتراض کرتے تھے کہ اراذل الناس کے سوا کسی نے پیروی نہیں کی فقال الذین کفروا من قومہ ما نراک الا بشرا مثلنا ما نراک الا اتبعک الذین ھم اراذلنا بادی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

الرای. (ھود)۔ہاں اگر اہل علم ایمان لاتے تو قابل توجہ بھی ہوتا مگر اس وقت ظہور اظہر کی بعثت کو بہت سے علماء عصر نے بھی تسلیم کرلیا ہوا ہے تو اب کیا اعتراض ہوسکتا ہے؟ زیادہ اطمینان کے لئے چند فقہائے عصر کا نام پیش کرتا ہوں۔اول محمد حسین جو محل اشراق شمس ظہور ہوئے ہیں **لو لاہ ما استوی اللہ علی عرش حمایتہ وما استقر علی کرسی صمدانیتہ**، دوم آقا سید یحیی جو وحید عصر تھے، سوم محمد علی زنجانی، چہارم ملا علی بستامی، پنجم ملا سعید بارفروشی، ششم نعمت اللہ مازندرانی، ہفتم ملا یوسف اردبیلی، ہشتم ملا مہدی خوئی، نہم آقا سید حسین ترشیزی، دہم ملا مہدی کندی، یازدہم اس کا بھائی باقر، دوازدہم عبد الخالق یزدی، سیزدہم ملا علی برقانی وغیرہ، چار سو تک ہیں جنکے نام لوح محفوظ الٰہی میں درج ہیں، ان سب نے ایمان کے جوش میں مال و جان بھی فدا کردیا تھا اور مشرکوں کے ہاتھ سے قتل بھی ہو چکے تھے، تو کیا ان لوگوں کی شہادت منظور ہوسکتی ہے یا ان لوگوں کی جو زخارف دنیا میں مشغول ہو کر منکر ہو رہے تھے **تاہت العقول فی العقول فی افعالھم وتحیرت النفوس فی اصطبارھم وبما حملت اجسادھم** ۔کیا ایسا انکار کسی شرایعت میں جائز ہوسکتا؟ اور سنئے جناب حسین کی شہادت کو صداقت کی علامت قرار دیا جاتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ان نفوس مقدسہ کی شہادت کو علامت صدق نہ قرار دیا جائے حالانکہ جناب امام کی شہادت صرف صبح ظہر تک جاری تھی اور ان کی شہادت کا سلسلہ پورے اٹھارہ برس جاری رہا اور وہ مصائب اٹھائے جو حضرت امام کو پیش نہ آئے تھے۔کیا ان لوگوں نے وجاہت دنیاوی کے لئے اتنے مصائب برداشت کئے تھے؟ یا کیا زمانہ ان سے بڑھ کر کوئی ایسی جماعت پیش کرسکتا ہے کہ جنہوں نے اس جانفشانی سے کام کیا ہو؟ سوچو تو یہی نشان صداقت کافی ہوگا لو **کان الناس فی اسرار الامر یتفکرون. وسیعلم الذین کفروا ای منقلب ینقلبون** (شعراء) **فتمنوا الموت ان کنتم صٰدقین** (جمعہ)۔اس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

آیت میں نشان صداقت تمنائے موت قرار دیا گیا ہے جو ان نفوس مقدسہ میں پایا جاتا ہے،
اس کسوٹی پر امتحان کر لینا چاہئے کہ آیا ان لوگوں کی شہادت قولی بھی معتبر ہو سکتی ہے کہ جنھوں
نے مال کے پیچھے دین بھی ضائع کر دیا ہوا ہے اور اسلام میں ایک ذرہ بھی خرچ نہیں کیا۔ یا
ابن الانسان قد مضت علیک ایام واشتغلت فیھا بما تھوی به نفسک
من الظنون والاوھام. الی متی تکون راقدا علی بساطک فارفع راسک
عن النوم فان الشمس قد ارتفعت فی وسط الزوال.لعل تشرق علیک
بانوار الجلال والسلام۔ ان میں سے کوئی عالم ذی وجاہت نہ تھا کہ جس کے ہاتھ میں
لوگوں کی نکیل ہوتی۔ شاید ایک دو ایسے بھی ہوں تو تعجب نہیں کیونکہ وارد ہے کہ وقلیل من
عبادی الشکور. (سبا) حالانکہ رب اعلیٰ نے ہر ایک نامور عالم اور فقیہ کے نام تبلیغی مکتوب
بھی روانہ کر دیئے تھے۔ اب یہ شبہ بھی رفع ہو گیا جو اہل بیان کو دوسری قیامت میں پیدا
ہو سکتا تھا۔ کیا وجہ ہے کہ ظہور بیان میں تو علمائے نامور کی ایک جماعت بھی شامل ہو گئی تھی
اور اس ظہور میں کوئی عالم نامور شامل نہیں ہوا۔ ایک اور دلیل یہ ہے کہ عالم شباب میں
جناب نے اس استقامت سے اپنے دعویٰ پر قیام کیا کہ ہرگز کسی سے خوف نہیں کیا۔ تو کیا یہ
جنون تھا؟ جیسے انبیاء قبل کے متعلق خیال کیا گیا تھا اور یا حب ریاست نے یہ سب کام کر
واڈالے تھے؟ واللہ نہ یہ جنون تھا اور نہ ہی حب ریاست نے اس پر آمادہ کیا تھا کیونکہ اپنی
پہلی تصانیف میں کہ جن کو قیوم اسماء کے نام ملقب کیا ہے ان میں اپنے قتل کی صاف
شہادت پیش کی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ یابقیة الله قد فدیت بکلی لک
ورضیت السب فی سبیلک.وما تمنیت الا القتل فی محبتک. وکفی
بالله العلی معتصما قدیما. اور تفسیری تحریرات میں لکھتے ہیں: کانی سمعت منادیا
ینادی فی سری افد احب الاشیاء لدیک فی سبیل الله کما فدی الحسین.

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

فلولاکنت ناظرا بذلک السر الواقع فوالذی نفسی بیدہ لو اجتمعوا ملوک الارض لن یقدروا ان یاخذوا منی حرفا فکیف عبید الذی لیس لھم شان بذلک وانھم مطرودون......لیعلم الکل مقام صبری ورضائی وفدائی فی سبیل اللہ۔

اب منکرین کو دیکھئے کہ کس قدر ان میں نسناس اور بندر ہیں جو حق کو نہیں دیکھتے اور مطالعہ قدسیہ کو طرح طرح کی نسبت دیتے ہیں کذلک نذکرلک ما اکتسبت ایدی الذین کفرو اوعرضوا عن لقاء اللہ فی یوم القیمۃ وعذبھم اللہ فی نارشرکھم واعد لھم فی الاخرۃ عذابا تحترق بہ اجسادھم وارواحھم۔ ذلک بانھم قالوا بان اللہ لم یکن قادرا علی شی۔ وکانت یدہ عن الفضل مغلولۃ۔ یہی استقامت علامت صداقت ہے چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ شیبتنی الایتین مجھے دو آیتوں نے بوڑھا کر دیا یعنی ان دو آیتوں نے کہ فاستقم کما امرت (ھود) صداقت کی ایک اور دلیل یہ بھی ہے کہ غلبہ اور قدرت خود بخود پیدا ہوتا چلا گیا ہے آپ شیراز میں ۶۰ھ میں ظاہر ہو کر مصروف تبلیغ ہوئے تو چار اطراف میں آپ کی تبلیغ اس سرعت سے پھیل گئی کہ مخالفین ہر طرف سے ردو قدح پر آمادہ ہو گئے۔ ہزاروں صاف باطنوں نے آپ کو قبول کر لیا اور کئی ایک علوم لدنی کے کرشمے ظاہر ہوئے اور سینکڑوں نے اس راہ میں اپنی جانیں قربان کر دیں۔ ادھر سے رضا بالقضاء کا منظر تھا اور ادھر اذیت وظلم کا نقارہ بج رہا تھا اور ان کی جان لینے کو موجب ثواب قرار دیا گیا تھا اور کسی تاریخ عالم میں اس کثرت سے نہ کسی پر ظلم ہوا اور نہ کسی نے اس صبر و استقلال سے اپنی جان دینے میں رضا بالقضاء کا اظہار کیا ہے۔ ایک اور دلیل صداقت یہ بھی ہے کہ لوگوں نے ہر طرف سے لعن وطعن کیا اور ردوسب کے مقابلہ پر ان شہسواران میدان رضا نے انقطاع کلی اور تسلیم کامل

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اختیار کی۔ اور جو کچھ بھی وقوع میں آیا اس کی خبر پہلے ہی کتب میں دی گئی تھی روایت ہے کہ **اذا ظهرت راية الحق لعنها اهل الشرق والغرب.ساعة خيرمن عبادة سبعين سنة.** آخر غور کرنا چاہیے کہ اس قدر لعن وطعن کیوں پیدا ہوا اور کس لئے **جميع من فی الارض** مخالفت پر تل گئے؟

تنسیخ شریعت

جواب ظاہر ہے کہ تمام اطراف عالم میں یہ مشہور تھا کہ ان کی شریعت قابل تنسیخ نہیں۔ اور یہ رسوم ورواج قیامت تک جاری رہیں گے۔ اگر یہ نفوس قدسیہ تنسیخ شریعت کے لئے کھڑے نہ ہوتے تو ممکن نہ تھا کہ کوئی بھی مخالفت کرتا۔ مگر منظور خدا یہی تھا کہ تبدیل شریعت ہو ورنہ مظہر حق کا مبعوث کرنا بے فائدہ ثابت ہوتا ہے۔ یہ لوگ اگر تنسیخی روایات کا بھی مطالعہ کرتے تو ضرور اس حکم کی بھی تعمیل کرنے پر آمادگی ظاہر کرتے۔ مگر کیا کریں اس قسم کی روایات کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ اس لئے ہمیں ان کا اظہار ضروری معلوم ہوتا ہے۔ **اول** قرآن شریف میں ہے کہ **يوم يدع الداع إلى شيء نكر.** (قمر) ایک دن داعی الی الحق ایک نئی شریعت کی دعوت دے گا۔ اور چونکہ یہ ندائے الٰہی ان کے ہوائے نفسانی کے خلاف ہوگی۔ اس لئے اس کی **شيء نكر** سمجھیں گے اس قسم کے آیات اور بھی ہیں جن سے تنسیخ شریعت کا اظہار ہوتا ہے مگر یہ لوگ امر بدیع کے منتظر تو ہیں مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ شریعت قرآنی پر عمل پیرا ہونے کا حکم دے گا۔ جیسے یہود ونصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح تورات وانجیل پر عامل ہوگا۔ **دوم** "دعائے ندبہ" میں ہے کہ (**اين المدخر لتجديد الفرائض والسنن واين المتخير لاعادة الملة والشريعة.**) **سوم** زیارت قبور میں ہے کہ **السلام على الحق الجديد. سئل ابوعبدالله عن سيرة المهدى كيف**

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سیرته قال یصنع ماصنع رسول الله ﷺ ویهدم ما کان قبله کما هدم رسول الله امر الجاهلية چہارم "کتاب العوالم" میں ہے کہ یظهر من بنی هاشم صبی ذو کتاب واحکام جدید واکثر اعدائه العلماء. پنجم اسی میں ہے کہ قال صادق بن محمد ولقد یظهر صبی من بنی هاشم ویامر الناس ببیعته وهو ذو کتاب جدید یبایع الناس بکتاب جدید علی العرب شدید فان سمعتم منه شیئا فاسرعوا الیه۔ مگر برعکس اس کے لوگ اسی صبی کی طرف تلواریں لے کر دوڑے اور علمائے اسلام نے کینہ وغضب کی برچھیاں چلائیں وہ اگر جوہر حق کو بیان فرماتے ہیں تو فوراً تکفیری فتویٰ شائع ہوجاتا ہے کہ یہ قول ائمہ دین کے خلاف ہے۔ ششم "اربعین" میں ہے کہ یظهر من بنی هاشم صبی ذو احکام جدید فیدعو الناس فلم یحییه احد واکثر اعدائه العلماء. فاذاحکم بشئی لم یطیعوه فیقولون هذا خلاف ماعندنا من ائمة الدین۔ اور مخالفین کو یہ پتہ نہیں کہ جناب امام کو یفعل مایشاء ویحکم ما یرید کا مرتبہ حاصل ہے ہفتم۔ "بحار الانوار"، "عوالم" اور "ینبوع" میں امام صادق سے روایت ہے کہ العلم سبعة وعشرون حرفا وجمیع ماجاءت به الرسل حرفان ولم یعرف الناس حتی الیوم غیر الحرفین فاذا قام قائمنا اخرج الخمسة والعشرين حرفا۔ اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب کا مرتبہ تمام انبیاء، اولیاء اور اصفیا سے بلندتر ہے، کیونکہ وہ از آدم تا خاتم صرف دوحرف ہی ظاہر کرسکے۔ مگر امام الزمان پچیس حرف قائم کر کے پورے ستائیس حرف بتائے گا اور تعلیم الٰہی کی تکمیل ہوگی۔ کیونکہ اس کی تعلیم ۲۷ حروف میں مضمر ہے۔ تعجب ہے کہ انبیاء سابقین تو ۲۵ حرف نہیں بتا سکے مگر علمائے عصر (ہمج رعاع) جناب کی مخالفت میں اتر کر تمام علوم کے مدعی بنے بیٹھے ہیں اور اپنے آپ کو انبیاء سابقین سے بھی زیادہ عالم تصور کرتے ہیں۔ اُم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تحسب أن أكثرهم يسمعون أو يعقلون إن هم إلا كالانعام بل هم أضل سبيلا۔ (فرقان)ہشتم ''کافی'' میں ہے کہ جاء فی لوح فاطمة فی وصف القائم عليه بهاء عيسٰى وكمال موسٰى وصبر ايوب فيذل اولياء ہ فی زمانه وتتهادى رؤسهم كما تتهادى رؤس الترک والديلم فيقتلون ويحرقون ويكونون خائفين مرعوبين وجلين۔ تصبغ الارض بدمائهم۔ ويفشق الويل والزنه فی نسائهم اولئک اوليائی حقا۔اگر شریعت جدیدہ درمیان میں نہ ہوتی تو ایسے علامات کیوں ظاہر ہوتے۔نہم ''روضۂ کافی'' میں بروایت معاویہ بن وہب عن ابی عبداللہ مذکور ہے کہ قال اتعرف الزوراء قلت جعلت فداء ک يقولون انها بغداد قال لا۔ ثم قال دخلت الرى قلت نعم۔ قال دخلت سوق الدواب قلت نعم۔ قال رأيت جبل الاسود عن يمين الطريق۔ تلک الزوراء۔ يقتل فيها ثمانون رجلا من ولد فلان كلهم يصلح الخلافة قلت من يقتلم قال يقتلهم اولاد العجم۔لوگ دیکھ چکے ہیں کہ ان اصحاب کو شہر ''رے'' میں بدترین عذاب کے ساتھ قتل کیا جا چکا ہے مگر ان خراطین الارض کو پھر بھی عقل نہیں آتی اور صرف چند روایات لے کر منکر ہو گئے ہیں مگر سب شرارت علمائے عصر کی ہے کہ جن کے متعلق امام صادق کا قول ہے کہ فقهاء ذلک الزمان شر فقهاء تحت ظل السماء منهم خرجت الفتنة واليهم تعود۔اب میں علمائے عصر کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ اس مظہر علوم کا مقابلہ چھوڑ دیں اور اپنے علوم وفنون کو بالائے طاق رکھ کر مظہر علوم نامتناہی کی طرف رجوع کریں۔مگر ایک رجل اعور جو رئیس القوم ہے۔اور جس کے اشارے پر سب چلتے ہیں اس نے مخالفت پر خوب کمر بستہ ہو کر اظہار عداوت کر رکھا ہے جس کی وجہ سے اہل حق جلاوطن ہو گئے ہیں اور کچھ مارے بھی گئے ہیں امید ہے کہ اہل بیان ہماری اس تقریر سے مستفید

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوں گے اگر چہ حسد و بغض کی ہوا دور تک چلی گئی ہے۔ جس کی نظیر ابتدائے آفرینش عالم سے (اگر چہ اس کی کوئی ابتداء نہیں) آج تک نہیں ملتی۔ اور اس عہد کے مخالفت میں طرح طرح کی اذیت کے وسائل سوچ رہے ہیں حالانکہ میں کسی سے مخالفت نہیں کرتا۔ ہر ایک کا مصاحب رہا ہوں کسی پر فخر نہیں کیا۔ اور علمائے و فضلاء کے سامنے بھی سر تسلیم خم رکھا ہے۔ میں جب یہاں آیا تو پہلے سے ہی مجھ کو معلوم ہو چکا تھا کہ نئی نئی شرارتیں کھڑی کی گئی ہیں۔

ہجرت

تو میں نے ہجرت کی ٹھان لی اور پورے دو سال ہجرت میں گذارے۔ حالت یہ تھی کہ آنکھوں سے چشمہ جاری تھا اور دل سے غم و الم کی آگ بھڑک اٹھی تھی۔ مگر اس تنہائی میں پھر بھی مجھے سرور کامل حاصل تھا اور یہ خیال بھی نہ تھا کہ میں واپس جاؤں گا اور موجب اختلاف ثابت ہوں گا۔ مگر مصدر حکم سے حکم جاری ہوا کہ واپس جاؤ مجبوراً واپس آیا تو وہ حالات دیکھے کہ جن کے بیان سے قلم قاصر ہے اب واپس آئے ہوئے بھی دو سال ہو رہے ہیں کہ لوگ میری جان کے درپے ہیں اور میں بکمال تسلیم اپنی جان ہاتھ پر رکھ کر حاضر ہوں کہ میری جان خدا کی راہ میں چلی جائے۔ واللہ اگر یہ مقصد نہ ہوتا تو میں مدت سے اس شہر کو خیر باد کہہ کر چلا جاتا۔ اختم القول بلاحول ولاقوۃ الاباللہ وانا للہ وانا الیہ راجعون. دہم مفضل کی روایت میں ہے کہ سئل عن الصادق فکیف یامولای فی ظہور فقال فی سنۃ الستین یظہر امرہ ویعلوذکرہ۔ اس میں زمانہ ظہور ظاہر کیا گیا ہے۔ یازدہم فی البحار ان فی قائمنا اربع علامات من اربعۃ نبی: العلامۃ من موسی الخوف والانتظار واما العلامۃ من عیسی ما قالوا فی حقہ والعلامۃ من یوسف السجن والتقیۃ والعلامۃ من محمد ﷺ یظہر باثار مثل

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

القرآن۔ مجھے امید نہیں کہ مخالف اب بھی ہماری گذارش پر کان دھریں گے۔ الامن شاء ربک ان اللہ مسمع من یشاء وما انا بمسمع من فی القبور. واضح رہے کہ

ابتلاء وامتحان

کلام ائمہ دو طرح پر ہے ایک وجہ ظاہر جس کا مطلب ہر ایک سمجھ سکتا ہے جیسا کہ روایات مذکورہ میں بیان ہو چکا ہے۔ دوم وجہ باطن کہ جس میں اصل مقصد پوشیدہ رکھا جاتا ہے تا کہ ایمان کا امتحان لیا جائے اور کھرے کھوٹے کی پہچان ہو سکے۔ عن الصادق واللہ لیمحصن واللہ لایغربلن لکل علم سبعون وجھا ولیس بین الناس الاواحد واذا قام القائم یبث باقی الوجوہ بین الناس. نحن نتکلم بکلمۃ ونرید منھا احدی وسبعین وجھا. ولنا لکل منھا المخرج۔ اب جن روایات کو مخالفین پیش کرتے ہیں ان کا حل مظہر حق کے سوا کسی اور سے نہ پوچھنا چاہئے کیونکہ روایات مذکورہ بالا کی یہی ہدایت ہے لیکن یہ لوگ ارض نسیان میں ساکن ہو رہے ہیں اور اہل بغی وطغیان کے تابعدار ہیں۔ لکن اللہ یفعل بھم کما ھم یعلمون وینساھم کما نسوا لقائہ فی ایامہ وکذلک قضی علی الذین کفروا. ویقضی علی الذین کانوا بایاتہ یحجدون. واختم القول بقولہ تعالٰی، ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا فھو لہ قرین. (زخرف) ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا. (طٰہ) وکذلک نزل من قبل لوانتم تعقلون. المنزول من الباء والھاء والسلام علی من سمع نغمۃ الورقاء فی سدرۃ المنتھی. فسبحان ربنا الاعلی (۱۳۱۸ھ سنہ ۱۹۰۰ء) قل ھذا یوم فیہ تمت الحجۃ وظھرت الکلمۃ ولاح البرعان انہ یدعوکم بما ینفعکم ویامرکم بما لقربکم الی اللہ مالک

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

الادیان).

نوٹ: خطوط وحدانیہ کی عبارت کتاب مستطاب کے پہلے صفحہ پر درج ہے۔

۸..... بہائی مذہب کے متعلق اہل اسلام کے خیالات

۱..... بہائی مذہب کو ماننے والے قرآن مجید کو منسوخ سمجھ کر اس کی بجائے ''کتاب اقدس'' کو جو جناب بہاء پر نازل سمجھی جاتی ہے وحی آسمانی سمجھتے ہیں اور ساتھ ہی غیر بہائیوں کو اپنے مذہب کے روسے اور قرآن مجید کے روسے بھی بے ایمان اور کافر یقین کرتے ہیں۔

۲..... جن لوگوں نے ابتداء میں ان سے مذہبی بحث ومباحثہ کیا یا جنہوں نے حکومت ایران سے اس مذہب کی روک تھام کے لئے کوشش کی اور تحریرات تنقیدانہ کے ذریعہ ان کی تردید کی خواہ وہ اہل ثروت تھے یا اہل علم ان کو اس نفرت سے دیکھتے ہیں کہ شیطان بھی اس سے کم نظر آتا ہے۔

۳..... عہد بہائی سے پہلے عہد بابیت میں اس مذہب کے پیرو شمشیر بدست ہوکر اپنی حفاظت خود اختیاری میں ایسے ثابت قدم ہوئے کہ حکومت ایران کو یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ **اقتلوهم حيث وجدتموهم.**

۴..... گو ان کی اخلاقی تحریر کا پہلا فقرہ تو یہ ہے کہ تمام مذاہب اپنی اپنی جگہ سچے ہیں اور تمام لوگ ایک ہی درخت کے پتے ہیں مگر عملی طور پر مسلمانوں کو دوسروں کی نسبت زیادہ خطاکار اور قابل احتراز جانتے ہیں۔ اور ان کو مظہر شیطان اور ہمج رعاع کا خطاب دیتے ہیں۔

۵..... عہد بہائیت میں اس مذہب نے حکومت کے ساتھ خاموش مقابلہ اختیار کیا اور اب تک بھی ان کا یہی دستور العمل ہے کہ گوش شنوا بہت ہیں مگر چشم بینا نہیں ملتی۔

۶..... جو اصول پہلے لکھے جاچکے ہیں۔ ان کی بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ بابیت اور بہائیت کی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہدایات تمدن یورپ اور بالشوزم پر مبنی ہیں اور ان کی اپنی عبادات کی طرز ادائیگی بھی یہود ونصاریٰ سے ملتی جلتی ہے۔

۷..... تقدس کا اتنا زور ہے کہ بانیان مذہب نے اپنی ادنیٰ کامیابی اور نکتہ آفرینی کو بھی علم الٰہی اور مظہر الٰہی کا نتیجہ ظاہر کیا ہے اور دعویٰ اس زور سے کیا ہے کہ آج تک اس دنیا میں ان کی نظیر پائی نہیں گئی۔

۸..... عربی دانی میں اگر چہ اپنے آپ کو سحبان وقت سمجھتے ہیں مگر عربی مبین کے اصول پر ان کی عربیت بالکل طفل نو آموز کی تک بندی معلوم ہوتی ہے۔

ناظرین اہل دانش خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جو عربی عبارات اس موقع پر نقل کی گئی ہیں وہ کس قدر عربی مبین سے دور ہیں۔ ہاں روزمرہ کے محاورات اور گفتگو میں گورے شاہی اور بابو انگلش کی طرح ان کو بھی ید طولےٰ کا دعویٰ ہے اور اپنی غلط نویسی کو بھی تجدید اللسان کا معجزہ سمجھتے ہیں۔

۹..... ان کے بانیان مذہب گو بظاہر کسی سکول یا مکتب میں باقاعدہ تعلیم یافتہ نہ تھے مگر چونکہ عربی وفارس کے باہمی گہرے تعلقات کی وجہ سے اعلیٰ طبقہ کے لوگ عام طور پر اتنی عربی ضرور حاصل کر سکتے ہیں جو ملا آں ست کہ بند نہ شود کا سہارا پیدا کر سکے۔ تو علم لدنی کے دعوے کرنے میں آسانی کے ساتھ کامیاب ہو گئے کیونکہ یہ اصول ناقابل تردید ہے کہ دارالخلافہ کے باشندے عام رعایا سے علم وفضل میں اگرچہ باقاعدہ تعلیم نہ بھی پائیں کسی قدر بڑھے ہوتے ہیں۔ بالخصوص طبقہ وزارت اور نظم ونسق کے مالک تو روزمرہ کے چشم دید واقعات سے تجربہ حاصل کرتے ہوئے اور مختلف ممالک کی زبانوں سے آشنائی کی وجہ سے باقی سکنائے دارالخلافہ سے اور بھی فوقیت رکھتے ہیں۔ اس لئے اگر ان کا ہر ایک فرد بشر علم لدنی کا مدعی بن کر اعجاز نمائی کرنے لگے تو بے جا نہ ہوگا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۰...... بہائی تعلیم میں لفاظی بہت ہے مگر اصل مطلب صرف اتنا نکلتا ہے کہ (جیک اوف آل ماسٹر اوف نن) وہ تمام مذاہب کو صحیح مانتے ہیں اور عمل درآمد کسی پر نہیں' تو گویا ہر ایک مذہب سے شائستہ طور پر بیزاری کا طریق سکھانے میں یہ مذہب عام دہریت سے بھی بڑھ کر ثابت ہوا ہے۔

۱۱..... قرآن وحدیث کو عموماً اس تعلیم میں ایک چیستاں اور معما کے طور پر پیش کیا جاتا ہے جس کا مطلب ہزار سال کے بعد صرف طہران اور شیراز میں چند مدعیان ربوبیت کی تعلیم میں کھلا ہے اور یہ کتنا بڑا خدا پر افترا باندھا گیا ہے کہ اس نے ہزار سال تک مسلمانوں کو یہ بصیرت ہی نہیں بخشی کہ وہ قرآن وحدیث کو اس طرح سمجھیں جس طرح کہ شیرازی اور طہرانی بہائی سمجھتے ہیں تو وہ رحمان ورحیم کیسے رہا؟

۱۲...... عہد رسالت سے لے کر آج تک جو شاہراہ اسلام نظر آتا ہے اس میں اس مذہب کی نکتہ آفرینی اور دماغ سوزی کا ایک شمہ بھی نظر نہیں آتا۔ اس لئے اسلامی اصطلاح میں اس قسم کی تاویلات کو **تحریف** کہا جاتا ہے۔ یا یوں کہو کہ مذہبی الفاظ کو محاورات عرب اسلوب اسلام اور تعارف مذہب سے نکال کر اپنی طرف سے ایک نیا جامہ پہنایا گیا ہے اور معانی جدید کے مقابلہ میں از سرنو ان کو وضع کر کے ان کی اصلی کا یا پلٹ کر دی ہے مثلاً:

(۱) **قیامۃ**: کسی نبی کا قائم ہونا یا مظہر الٰہی کا عہد تبلیغ (۲) **نفخ صور**: نبی جدید کا اعلان نبوت (۳) **خلق جدید**: نبوت قبل سے دستبردار ہو کر ''نبوت جدید'' کو ماننا (۴) **صراط مستقیم**: شریعت جدیدہ (۵) **اشراق ارض**: نبوت جدید کی روشنی (۶) **یوم الحساب** نبوت جدید ماننا یا نہ ماننا (۷) **جنۃ**: نبوت جدید کو تسلیم کرنا اور عبادات سابقہ سے ہاتھ دھو بیٹھنا (۸) **نار**: نبوت جدیدہ سے انکار کرنا اور عبادات میں پابندی کرنا (۹) **کسوف وخسوف**: شریعت سابقہ کی عبادات میں تاثیر نہ رہنا (۱۰) **تکویر الشمس**: شریعت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

محمدیہ کا منسوخ ہونا (۱۱) **انکدار (نجم)**: علمائے اسلام کا بگڑ جانا (۱۲) **لقاء اللہ**: مدعی نبوت جدید کو تسلیم کرنا (۱۳) **ارض وسماء**: قلوب اور ان کی ترقی (۱۴) **سحاب**: ظلمت شریعت سابقہ (۱۵) **صوم**: مظہر الٰہی کی حکم برداری (۱۶) **صلوۃ**: مظہر کی طرف توجہ کرنا (۱۷) **حج**: مظہر کا قصد زیارت (۱۸) **طواف**: مظہر کی خدمت میں حاضر باشی (۱۹) **حشر**: تابعداروں کا مظہر کے پاس جمع ہونا (۲۰) **نشر**: شریعت جدیدہ مان کر نئی زندگی حاصل کرنا (۲۱) **مظہر**: وہ انسان جو غیرت کے سات پردے اتار کر ذات باری سے متحد ہو گیا ہو (۲۲) **نبی**: جو فرشتے کے ذریعہ خدا سے تعلیم پائے (۲۳) **رجعت**: کسی کا دوبارہ پیدا ہونا (۲۴) **بروز**: رجعت انسانی (۲۵) **الرب الاعلی**: جناب بہاء اللہ (۲۶) **باب**: باب العلوم یا باب الوصول الی اللہ۔

۱۳......باب و بہاء کی مادری زبان فارسی تھی جہاں اسلام سے پہلے کا وطنی مذہب زردشتی تھا اس لئے فارسی لکھنے میں اور زردشتی اصول کی نشر و اشاعت میں اپنی نظیر آپ ہی تھے۔ مگر چونکہ عربی زبان سے ان کے آباؤ اجداد آشنا ہو چکے تھے اور اسلام کی باقاعدہ تعلیم بھی صرف ذاتی قابلیت سے حاصل کی تھی۔ اس واسطے ان کی عربی دانی اور مذہبی استدلالات از قسم **لاتقربوا الصلوۃ** تھے اور یہی وجہ تھی کہ اس مذہب کو صرف ان لوگوں نے قبول کیا تھا کہ جن کی عربی مبین کمزور تھی۔ اور مذہبی استدلال میں جدت پسند تھے ورنہ صاف ظاہر تھا کہ جس قدر بھی قرآن وحدیث سے استدلال پیش کئے ہیں ان کا ماحول ہی مخالف ہے اور ماقبل و مابعد ان کی تردید کر رہا ہے۔

۱۴......اس مذہب میں ایک صاف کمزوری یہ بھی ہے کہ احادیث نبویہ اور روایات ائمہ معصومین کی رو سے امام آخر الزمان جس کو **قائم بامر اللہ** بھی کہا جاتا ہے' شخص واحد ثابت ہوتا ہے' مگر تاریخ بابیت کی قوت استدلالیہ نے صرف آٹھ سال کے اندر گیارہ شخص ایسے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پیش کئے ہیں جو امام آخر الزمان بن کر باب ہونے کے بھی مدعی ہوئے ہیں۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قائم بامر اللہ ان کے نزدیک مفہوم کلی ہے جس کے افراد متعدد ہو سکتے ہیں اور امید ولائی جاتی ہے کہ جس طرح ایک ہزار کے بعد رجعت اور بروز کے ذریعہ امام آخر الزمان مختلف مواقع اور متعدد شخصیتوں میں ظاہر ہوئے ہیں پھر ہزار سال کے بعد اسی طرح یا کسی اور طرح ظاہر ہوں گے اس تحدید مدت کی کوئی وجہ سوائے اس کے نہیں بتائی گئی کہ ہم نے فرمادیا ہے، چون و چرا کی گنجائش نہیں۔

۱۵...... بہائی تعلیم نے اور بھی کمال کر دکھلایا ہے کہ اپنے لئے ایک ایسا نام تجویز کیا ہے کہ اولیاء و اصفیاء بلکہ انبیاء و رسل کو بھی اس میں شامل کر لیا ہے مگر اخیر میں آ کر سب پر برتری اور فوقیت کا دعویٰ کر کے درجہ اعتبار سے ایسا گرا دیا ہے کہ اب ان بزرگوں کی تعلیم پر عمل پیرا ہونا دخول فی النار کے مساوی سمجھ لیا گیا ہے۔

۱۶......اگر مرزائی تعلیم نے یہ اعجوبہ پیش کیا ہے کہ مسیح اور مہدی دونوں کو ایک ہستی تسلیم کر لیا ہے تو بابی اور بہائی تعلیم نے کچھ کمی نہیں رکھی۔ القائم بامر اللہ کی صداقت کے نشانات گیارہ مشہور ابواب اور باقی غیر مشہور بابوں پر تقسیم کر دیئے ہیں اور جو باقی بچے تھے وہ ظہور اعظم نے توڑ موڑ کر اپنے اوپر منطبق کر لئے ہیں اور آئندہ کیلئے مدعیان امامت کیلئے راستہ صاف کر دیا ہے کہ تحریف و تبدیل کے ذریعہ سے ایک دو نشانات اپنے اوپر منطبق کر کے باقی نشانات کے متعلق کہہ دیں کہ ان کے معانی کچھ اور ہیں اس لئے ہماری طرف رجوع کر کے رفع شکوک کر لینا ضروری ہے۔

۱۷......جس تعلیم کی دعوت بہائی مذہب دے رہا ہے یورپ کے مصلحین قوم مدت سے اس کی تکمیل کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں اور آئے دن اصلاح معاملات پر بحث ہوتی رہتی ہے۔ پس اگر یہی اصلاحات ملحوظ خاطر تھیں تو ان کے لئے نہ مظہر الٰہی بننے کی ضرورت تھی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور نہ باب الوصول الی اللہ کا دعویٰ ضروری تھا۔ بلکہ صرف یہی کافی تھا کہ انسان اسلامی تمدن چھوڑ کر تمدن یورپ کا پیرو بن جائے اور اگر یہی تمدن اصلاح الٰہی ہے تو مظہر الٰہی بننے کا سہرہ مصلحین یورپ کے سر ہونا چاہئے تھا کہ انہوں نے قوم کو بردہ فروشی اور وحشیانہ سلوک سے روک دیا۔ غرباء اور مفلس افراد قوم کے حقوق قائم کئے اور جہالت کی راہ بند کر کے سائنس اور حکمت کے دریا بہا دیئے اور غیر اقوام کیلئے باہمی ہمدردی اور ترقی کے اسباب پیدا کر دیئے بالخصوص جبکہ ان میں کچھ ایسی ہستیاں بھی گذر چکی ہیں کہ جنہوں نے بت پرستی سے روک کر خدا کی بادشاہت قائم کرنے پر اپنی جان و مال تک خرچ کر ڈالا یا جنہوں نے اپنی پیشینگوئیوں اور غیبی آواز سن کر قوم کو ایک ایسے صراط مستقیم پر لا کر کھڑا کر دیا کہ جس سے ان کی سلطنت کی بنیاد پڑ گئی اور دنیا میں تمام اقوام کے قلب میں جگہ لے کر باعث رشک بن گئے ہر ایک عقلمند تعجب کر سکتا ہے کہ ایسی قوم کے سرکردوں نے باوجود اس قدر اصلاحات اور ایجادات کے اور باوجود احصائے سے حدود عالم کے اور باوجود رفاہیت عوام کے اسباب پیدا کرنے کے اور بام ترقی پر پہنچنے کے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ مظہر الٰہی بن کر بروز کمالات خداوندی کے دعویدار ہیں۔

۱۸...... اپنی نبوت تسلیم کرانے کے لئے قرآن مجید پیش کیا جاتا ہے کہ ہر ایک قوم میں منذر ہو گذرے ہیں اور آریہ یا ہندوؤں کی خوشنودی کے لئے رامچندر کرشن وغیرہ کو نبی منوایا جاتا ہے مگر یہ کیسی بے انصافی ہے کہ یورپ کا کوئی نبی نام لے کر پیش نہیں کیا جاتا۔ کیا شکسپیئر علم لدنی کی رو سے مظہر الٰہی نہیں بن سکتا؟ کیا جینی جس نے کہ فرانس کے تخت و تاج کو غیبی آوازوں سے برسر اقتدار کیا تھا آج کے نبیوں سے کم ہے جو اپنی پیشینگوئیوں کی نشر و اشاعت میں قوم کے ہزاروں روپے برباد کر رہے ہیں۔ یا وہ جماعت کوئی ان سے کم حیثیت رکھتی ہے کہ جس نے یورپ کے اصلاحی قوانین مرتب کر کے تعزیرات ہند کو بھی پایۂ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تکمیل تک پہنچادیا تھا؟ اس لئے جو شخص الہام فروشوں کو نبی ماننے پر آمادگی ظاہر کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ جن ممتاز ہستیوں کو ہم نے پیش کیا ہے ان کو بھی اپنے پیش نظر رکھے تا کہ کسی صحیح نتیجہ پر پہنچ سکے۔

۱۹...... دنیا میں جس قدر مسلمہ فریقین نبی پیدا ہوئے ہیں وہ سب ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہوئے ایک صراط مستقیم پر لوگوں کو دعوت دیتے رہے ہیں اور اسلام کا دعویٰ ہے کہ میں تمام انبیاء کا تسلیم شدہ اور متفقہ دستور العمل ہوں۔ مگر حیرت ہے کہ خود اسلام کے اندر ہی آج اس قدر نبوت فروش پیدا ہو رہے ہیں کہ ہر ایک کی تعلیم جدا ہے اصول جدا ہیں طرز تعلیم جدا ہے اور طرز معاشرت میں تو ایسے نا گفتہ بہ ہیں کہ بہائی مرزائی کو کافر مانتا ہے، مرزائی بابی اور بہائی دونوں کو کافر مانتے ہیں۔ صوبہ بہار کے مہدی اپنی تعلیم ہی کو مدار نجات سمجھے ہوئے ہیں ''فرمان'' کا مصنف یحییٰ مدعی الوصیت اپنی ہی ہانکتا ہے اور خصوصاً مرزائی تعلیم پر چلنے والے چھوٹے چھوٹے حشرات الارض کی طرح اس قدر نبی پیدا ہو گئے ہیں کہ ہر ایک الہام کا مدعی ہے' مگر تماشا یہ ہے کہ یہ برساتی نبی آپس میں بھی ایک ایک کو کاٹ کر کھا رہے ہیں اور ہر ایک نے دوسرے کے خلاف پیشینگوئیوں کے کئی ایک اشتہار بھی دے رکھے ہیں۔ تو اندریں حالات جو شخص اسلام چھوڑ کر ان میں سے کسی ایک مذہب کو اختیار کرنا چاہے تو اس کا فرض اولین ہوگا کہ وہ پہلے اس سوال کا جواب سوچ رکھے کہ موجودہ زمانہ کی اشتہاری نبوت میں جب اپنے اندر تصدیق اور اتحاد کا مادہ نہیں رکھتی اور کسی صورت سے بھی اصلاح وتمدن یورپ پر فوقیت نہیں رکھتی تو پھر کیوں اس تکفیری طوفان میں کودا جائے اور کس لئے اسلامی اتحاد کو چھوڑ کر تفرقہ اندازی اور پارٹی بازی میں تضیع اوقات کی جائے۔

۲۰...... مانا کہ ہر ایک مذہب میں کسی ایک ہستی کا انتظار باقی ہے جو اصلاح عالم کو تکمیل تک پہنچائے گی مگر یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ وہ تمام ادیان عالم کیلئے ایک مخصوص ہستی ہوگی جو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

قادیان یا شیراز میں رونما ہو چکی ہے۔ ہاں یہ ظاہر ہے کہ جو شخص تمام علوم وفنون کا مدعی ہوتا ہے وہ ہمیشہ جہل مرکب کا شکار ہوتا ہے اور یا اس میں دیانتداری کے اصول بہت کم پائے جاتے ہیں ورنہ یہ جائز ہوگا کہ ایک ہی شخص شاہ انگلستان بن کر یہ بھی کہہ دے کہ میں شاہ فرانس اور شاہ افغانستان بھی ہوں مگر سخت افسوس ہے کہ ایک نہیں دو نہیں جس قدر بھی ہندوستان اور ایران میں مدعی بنے سب معجون فلاسفہ کی شکل میں رونما ہوئے ہیں اور سب نے ہی مہدی، مسیح، کرشن رشی وغیرہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اب غیر جانبدار مسلمان ترجیح دے کر سچا مانے تو کس کو اور جھوٹا مانے تو کس کو؟ سب کے اصول دعویٰ ایک، ایک دوسرے کی تغلیط وتکفیر ایک، اور اپنی کامیابی کی اشتہار بازی ایک، اس لئے اگر **لانفرق بین احد منهم** کا فیصلہ دیا جائے تو سب سے نجات ہو سکتی ہے۔

۲۱......خدا کے فضل وکرم سے اس وقت تمام مدعیان نبوت بھی اس امر پر متفق ہیں کہ قرآنی تعلیم نجات پانے کیلئے کافی ہے اور جس طریق پر نبی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام جادہ پیما تھے وہ خدا تک پہنچاتا ہے گو ان لوگوں نے یہ چقمہ ضرور دیا ہے کہ اس وقت اسلامی تعلیم اصلی صورت میں دکھائی نہیں دیتی یا اس وقت اپنی لاعلمی کی وجہ سے اسلام کا پیرو بام ترقی پر نہیں پہنچ سکتا۔ مگر جب ہمارے پاس قرآن شریف اپنی اصلی صورت میں موجود ہے اور اس کی اصلی تشریحات اور عملدرآمد کی تصویریں ہمارے سامنے ہیں۔ خود عہد رسالت اور عہد خلافت راشدہ کا تمام علمی اور عملی مجموعہ ہمارے پاس موجود ہے تو پھر اسے چھوڑ کر یہ کہنا کیسے صحیح ہوگا کہ اصلی اسلام نہیں ملتا' تشریعی تجدید کی ضرورت درپیش ہے۔ اس لئے ان نبوت فروشوں کی روک تھام کیلئے علماء اسلام کا فرض ہے کہ دنیا کے سامنے اصلی اسلام پیش کریں۔ اور عوام الناس کا بھی فرض ہے کہ وہ خود بھی علمائے اسلام کی طرف متوجہ ہو کر اصل اسلام کی تعلیم حاصل کریں تا کہ جو فروشوں کی گندم نمائی سے اپنی جان بچا سکیں۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۲.....خدا کی قدرت ہے کہ قادیانی اور ایرانی نبوت کے دعویدار یا ان کے ماتحت تابعدار نبی جس قدر بھی ہیں گو کسی قدر اردو، فارسی میں طبع آزمائی کی کچھ قوت رکھتے ہیں مگر اسلامی زبان اور قرآنی عربی میں کہ جس پر اسلام کو آج ایک بڑا ناز ہے یہ سب طفل مکتب ہی ثابت ہوئے ہیں۔ شاید قدرت نے ان کو اس میں فوقیت حاصل کرنے سے صرف اس لئے روک دیا ہوا ہے کہ کہیں قرآن شریف کا مقابلہ نہ کرسکیں اور اس کے اعجازی دعویٰ کو نہ توڑ سکیں۔ ایرانیوں نے اپنی کمزوری چھپانے کیلئے اعجاز قرآنی کا دارو مدار عربی مبین کی لفظی حیثیت قرار نہیں دی اور قادیانیوں نے اپنی کمزوری کو الہام جدید کہ پردہ میں چھپادیا ہے۔ لیکن حقیقت شناس طبائع اس حکمت عملی کو تاڑ گئی ہیں اور کہہ چکی ہیں ع

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

۲۳.....قرآن مجید کی عربیت پر عہد رسالت کے تمام فصحاء و بلغاء کا اتفاق تھا کہ **ما هذا قول البشر** اور کسی اشد ترین عرب نے بھی اس پر نکتہ چینی کرنے کا موقع نہیں پایا اور جو کچھ آج قرآنی عربیت پر اعتراضات نظر آتے ہیں یہ ان لوگوں کے ہیں کہ جن کو خود عربیت سے دور کا واسطہ کبھی نہیں اور مسٹر گلیڈ سٹون وغیرہ نے جو کچھ لکھا ہے وہ اس خیال سے لکھا ہے کہ انگریزی بندش الفاظ کو پیش نظر رکھتے ہوئے قرآن شریف میں ایسی ویسی عبارتیں ہونی چاہئیں جن کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ متشرقین یورپ کی طبع نارسا کے موافق قرآنی بندش نہیں ہے۔ اس لئے ان کے نزدیک قرآن کا اعجازی دعویٰ غلط ہے مگر اس دعویٰ کی تصدیق تو تب ہوتی کہ عربی مبین میں یہ لوگ بھی کوئی ایسی کتاب ہی لکھ کر پیش کرتے جو کم از کم مقامات حریری کے توازن پر ہی پوری ...... اترتی اس لئے ایسے جہالت آمیز اعتراضات قابل توجہ نہیں ہوتے' یہ تو ہوا اعجاز قرآنی۔ اب اعجاز ایرانی اور قادیانی پر نظر دوڑائیں کہاں تک اس میں صداقت ہے۔ ادھر الہامی عبارتیں شائع ہوئیں۔ ادھر ہمعصر علمائے عربیت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نے تغلیط شروع کر دی۔ایک طرف اعجازی دعویٰ ہے تو دوسری طرف مخالفین نے اعجاز کے بخیے ادھیڑ کر رکھ دیئے لیکن ملا آں ست کہ بند نہ شود انہوں نے اپنا پلہ یوں چھڑایا کہ لوگ قرآن پر بھی تو لفظی نکتہ چینی کرتے رہے ہیں تو اس سے اس کی صداقت اور اعجاز میں کیا کوئی فرق آ گیا ہے کبھی یوں کہہ دیا کہ خداوند تعالیٰ قواعد انسانی کے پابند نہیں رہے اور کسی وقت یوں تعلی دکھائی کہ ہم الفاظ کو اصولی زنجیروں سے رہا کرانے آئے ہیں۔اہل دانش دیکھ سکتے ہیں کہ کہاں تک یہ بہانہ سازی کارگر ہو سکتی ہے اور یہ کس قدر ظلم ہے کہ ان کے تابعداروں نے ان کو ''سلطان القلم'' اور اعجاز رقم بنا رکھا ہے مگر خدا کی شان یہ لقب دینے والے بھی عربیت میں اسی طرح کمزور ہیں کہ جیسے ان کے نبی کمزور تھے اب ''من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو'' کا معاملہ نہ ہو تو اور کیا ہو؟

۲۴......ایرانی نبی اپنی مادری زبان (فارسی) میں جو کچھ لکھ گئے ہیں رنگینئی عبارات میں ید طولیٰ دکھا گئے ہیں۔عربی لکھنے لگے تو طفل مکتب سے بڑھ کر یا ایک آریہ سے بڑھ کر قرآن کا مقابلہ نہیں کر سکے۔شاید انگریزی یا اردو اور پنجابی لکھتے تو معلوم نہیں کیا کیا گل کھلاتے۔ اور قادیانی نبی چونکہ پنجابی آب و ہوا میں نشوونما پا چکے تھے اور سلطنت مغلیہ کا زمانہ قریب تھا اور باقاعدہ فارسی کی تعلیم بھی پا چکے تھے۔اس لئے گو ایرانی نبی کے مقابلہ پر فارسی نویسی میں فیل ہو چکے تھے۔مگر تاہم شد بود اچھی اور خاصی جانتے تھے اور پنجابی محاورات کو فارسی عبارات میں گھسیڑ دینے میں پورے طور پر کمزوری ظاہر کر چکے تھے اگر پنجابی لکھتے تو غالباً صحیح لکھتے کیونکہ ان کی مادری زبان یہی تھی۔مگر ان کو اس سے نفرت تھی اور اس کی بجائے اردو میں نظم و نثر لکھنے میں کچھ دن مشق کی مگر چونکہ کسی استاد نے اصلاح نہیں دی وہی پھسپھسی اردو اور پنجابی نما شعر کہتے رہے۔اب رہی عربی تو اس میں بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے اور قرآنی آیات کی طرح ایرانی نبی کے تتبع میں ردیف وار لکھنا شروع کر دیا۔مگر آخر قافیہ تنگ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوا اور قلم توڑ کر بیٹھ گئے اور ان کی ضمیر ملامت کرتی تھی کہ اس میدان میں قدم نہ رکھیئے گا مگر ان کو ایک نئی بات سوجھی کہ اپنی عبارات میں صرف ان لوگوں کو مخاطب کیا تھا جو عربی علم ادب سے نا آشنا تھے اور مرید بھی ایسے ہی اہل علم مشہور ہوئے کہ جو آج تک عربی مبین سے نا آشنا تھے اور اب بھی وہی لوگ اپنے نبی کو اعجازی مرتبہ دے رہے ہیں کہ جن کو خود عربی لکھنا نہیں آتا۔ اگر لکھتے بھی ہیں تو غلط سلط لکھ کر کاغذ کا منہ کالا کر دیتے ہیں۔ غرض کہ جب تصدیق کنندگان اور آویزش کنندگان عربیت سے نا آشنا تھے تو نبی قادیان کو 'اندھوں میں کانا سردار' بننے کی کیوں نہ سوجھتی اس نظریہ کو جانے دیجئے۔ خود "براہین احمدیہ" کی جلد چہارم اٹھا کر دیکھئے۔ قرآن شریف کی حمایت میں عیسائیوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ "اگر تم کو قرآنی عربیت پر اعتراض ہے تو تم آؤ ہم ایک فرد عربی پیش کرتے ہیں اس سے ایک گھنٹہ تک گفتگو کرو۔ تب ہم سمجھیں گے کہ معترض عیسائی بھی عربی جانتے ہیں" اس موقع پر گویہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ قرآن مجید کی عربیت پر اعتراض کرنے والے خود عربی نہیں جانتے اس لئے ان کے اعتراضات بے سمجھی کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں اور یا ان کا دارومدار اسلام سے عناد اور دشمنی پر ہے لیکن ایک یہ اہم مسئلہ بھی اس ضمن میں حل ہو جاتا ہے کہ مرزا صاحب خود بھی عربی میں قادر الکلام نہ تھے۔ حالانکہ ان کو الہام بھی ہوتا تھا اور قرآنی معارف بیان کرنے کا بھی بڑا دعویٰ تھا' ورنہ پدرم سلطان بود کو پیش نظر رکھ کر عیسائیوں کے مقابلہ پر کسی عربی آدمی کے خواہاں نہ ہوتے۔

۲۵...... اسلام کی عربی زبان عبادات و معاملات اور ضروری گفتگو یا تعارف میں عربی تھی۔ جس کی وجہ سے ساری دنیا کے مسلمان ایک جگہ عبادت کر سکتے تھے۔ اور باہمی تعارف آسانی کے ساتھ پیدا کر کے عقد اخوت پیدا کر لیتے تھے۔ مگر آج کل کے پیغمبروں نے اس زبان کا ایسا ستیاناس کیا ہے کہ قرآن مجید کو بھی عربی زبان میں دیکھنا ممنوع قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ ان کو خود بھی اقرار ہے کہ غیر زبان عربی زبان کا مفہوم ادا کرنے میں پورے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

طور پر متحمل نہیں ہوسکتی۔ اس لئے قرآن مجید کا خالی ترجمہ خواہ کسی زبان میں دیکھ لیا جائے اس فرض کی ادائیگی سے قاصر ہوگا۔ مگران مدعیان نبوت کا غالبا اصل مقصد یہی ہے کہ نہ قرآن رہے نہ قرآنی زبان، نہ ہمارے سوا کوئی عربی دان کہلائے۔ سو جو ہم کہیں لوگ اسی کو قرآن سمجھ لیں۔

۲۶..... چنگیز خان نے مسلمانوں کو برباد کیا تیمور نے خیر خواہی کی آڑ لے کر تورہ چنگیز خانیہ کو رواج دیا اور اپنی زیر حکومت میں اسلامی شرائع کی بجائے اسی کو دستور العمل قرار دیا۔ جس کا اثر عالمگیر کے زمانہ تک باقی رہا۔ بعد میں ترک شیرازی نے اپنا دستور العمل قائم کر کے اس کو منسوخ کر دیا۔ جس سے سلطنت ترکیہ متاثر ہو کر اسلام کو خیر باد کہہ رہی ہے اور باقی حکومتیں بھی لبیک کہنے کو تیار ہیں۔ اخیر میں پنجابی ترک نے وہ کام کیا کہ پہلوں کے فلک کو بھی یاد نہ تھا۔ کہ بظاہر تو یہ فتویٰ لگا دیا کہ قرآن کا ایک شوشہ منسوخ سمجھنے والا بھی کافر ہے مگر خود اس میدان میں نکلے تو تمام عقائد منسوخ کر دیئے۔ دبی زبان سے سود جائز کر ڈالا اور اعلان کر دیا کہ جہاد منسوخ ہے۔ تصویر کشی ایک حد تک مفید اور جائز ہے وغیرہ وغیرہ اور اپنے تکفیری فتویٰ سے یوں بچ کر نکل گئے کہ میں حَکَم بن کر آیا ہوں اور مجدد ہوں جو چاہوں کروں کوئی مجھے کافر نہیں کہہ نہیں سکتا آخر بات وہی بنی کہ کسی نے اسلام کو اپنی شریعت سے یا اپنے تورہ سے بدل دیا، اور کسی نے اس کا روشن پہلو دکھا کر اسلام جدید پیش کر دیا۔ مگر ارباب بصیرت پر روشن ہے کہ یہ سب حکمت عملیاں صرف اس لئے کھیلی جاتی ہیں کہ قرآن شریف کا نام دنیا سے مٹ جائے۔

بہر قدے کہ خواہی جامہ میپوش   من انداز قدت راے شناسم

۲۷..... حلقہ بگوشان اسلام سے درخواست ہے کہ ترکی نبوت سے متاثر ہو کر کہیں اپنا اسلام نہ کھو بیٹھیں کیونکہ اس نبوت کے ماننے والے مسلمانوں کے اندرونی دشمن ہیں۔ اور طرح

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

طرح کے حیلوں سے چاہتے ہیں کہ نہ قرآن دنیا میں رہے اور نہ قرآن ماننے والے۔صرف فرق اتنا ہے کہ کوئی سیدھا منکر ہے اور کوئی ذرہ دو تین چکر کھا کر انکار پیش کرتا ہے۔ بہر حال یہ ایک فتنہ ارتداد ہے۔ کہ لفظ اسلام کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتا اور میٹھی چھری بن کر اسلام کا گلا کاٹ رہا ہے

من از بیگانگاں ہر گز نالم　　　که بامن ہر چہ کرد آں آشنا کرد

۲۸......نبوت ترکیہ کے ماننے والے جس جس جگہ حکمران ہیں وہاں پر مسلمانوں کو اس بے رحمی سے قتل کیا جا رہا ہے کہ شاید ہی دنیا کے کسی کونے میں اس کی نظیر مل سکے۔ اور جبراً اپنی شریعت تسلیم کرانے میں سارا زور خرچ کر رہے ہیں۔ حکومت برطانیہ کا سایہ اگر مسلمانوں پر نہ ہو تو معلوم نہیں یہاں کی ترکی نبوت کیا کیا فتنہ ارتداد پیدا کرے۔ گو یہ حکومت خصوصیت کے ساتھ اسلام کی حامی نہیں مگر اس میں اتنا وصف قابل ستائش ضرور ہے کہ اگر دا ہنی آنکھ سے ہمارے مخالفوں کو دیکھتی ہے تو مسلمانوں کو بھی بائیں آنکھ سے ضرور دیکھ کر اغیار کے تجبر واستبداد کی تباہ کن آندھیوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن اس حکومت کا تسلط روز افزوں بام اوج تک پہنچ رہا ہے اور باقی حکومتیں اپنے بے جا تشدد اور بے ہنگام استبداد سے تباہ ہو رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے آئے دن وہاں راعی ورعیت کے درمیان جدال وقتال کا بازار گرم ہے۔

۹......مقتبس من ”الکتاب الاقدس“ الذی نزل علی بہاء

الصوم والصلوۃ

قد کتب علیکم الصلوۃ تسع رکعات حین الزوال وفی البکور والاصال وعفونا عدۃ اخری امرا فی کتاب اللہ.واذا اردتم الصلوۃ ولوا وجوھکم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

شطری الاقدس (عکاء) المقام المقدس الذی جعله الله مطاف الملاء الاعلی ومقبل اهل مدائن البقاء ومصدر الامر لمن فی الارضین والسموات.المقر الذی قدرناه لکم.انه لهو العزیز العلام. قد فصلنا الصلوة فی ورقة اخری ـطوبی لمن امر به من لدن مالک الرقاب. قد نزلت فی صلوة المیت ست تکبیرات من الله منزل الایات والذی عنده علم القراء ة له ان یقرأ ما نزل قبلها وعفا الله عنه لایبطل الشعر صلوتکم ولا ما منع عن الروح مثل العظام وغیرها البس وا السمورکما تلبسون الخزو والسنجاب وما دونهما. وما نهی فی القرآن ولکن اشتبه علی العلماء. فرض علیکم الصلوة والصوم من اول البلوغ، من کان فی نفسه ضعف من الهرم والمرض عفا الله عنه. قد اذن الله السجود علی کل طاهر ورفعنا عنکم الحد. من لم یجد الماء یذکر خمس مرات بسم الله الاطهر الاطهر. والبلدان التی طالت فیها اللیالی والایام فلیصلوا بالساعات والمشاخص التی فیها تحددت الاوقات.عفونا عنکم صلوة الایات اذا ظهرت کتب علیکم الصلوة فرادی قد رفع عنکم حکم الجماعة الا فی صلوة المیت عفا الله عن النساء حین ما یجدن الدم الصوم والصلوة. ولهن ان یتوضان ویسحن خمسا وتسعین مرة من زوال الی زوال "سبحان الله ذی الطلعة والجمال" ولکم ولهن فی الاسفار اذا نزلتم واسترحتم مکان کل صلوة سجدة واحدة واذکروا فیها سبحان الله ذی العظمة والاجلال والموهبة والافضال، والعاجز یقول سبحان الله بعد اتمام السجود لکم ولکن ان تقعدوا علی هیکل التوحید وتقولوا ثمانی عشرة مرة سبحان الله ذی الملک والملکوت. یا قلم الاعلی قل یا ملا الانشاء

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

قد كتبنا عليكم الصيام اياما معدودات (من اول مارس الى تاسع عشر منه) وجعلنا النوروز عيدا لكم (حادى عشرين مارس) اجعلوا الايام الزائدة عن الشهور قبل شهر الصيام عيدا (كل شهر تسعة عشر يوما والشهود ايضا تسعة عشر فصارت ايام السنة ثلثمائة واحدا وستين يوما والملحق به لتكميل السنة اربعة ايام و بعد اربع سنين خمسة ايام، فهذه الايام ايام زائدة كل سنة قبل مارس) انما جعلنها مظاهر الهاء. لذا ما تحددت بحدود السنة والشهور. ينبغى لاهل البهاء ان يطعموا فيها انفسهم وذوى القربى ثم الفقراء والمساكين و يهللن و يسبحن ويمجدن ربهم. واذا تمت ايام الاعطاء قبل الامساک فليدخلن فى الصيام ليس على المسافر والمريض والحامل والمرضع من حرج. كفوا انفسكم عن الاكل والشرب من الطلوع الى الافول قد كتب لمن دان الله ان يغسل يديه ثم وجهه ويقعد مقبلا الى الله و يذكر خمسا و تسعين مرة الله ابهى كذالک الصلوة. حرم القتل والزنا والغيبة والافتراء.

المورايت

قد كتبنا المواريث على عدد الزاء منها. منها قدر لذرياتكم من كتاب الطاء على عدد المقت وللازواج من كتاب الهاء على عدد التاء والفاء وللآباء من كتاب الراء على عدد التاء والكاف. وللامهات من كتاب الراء على عدد السميع وللاخوان من كتاب الهاء عدد السين وللاخوات من كتاب الدال عدد الراء والميم وللمسلمين كتاب الجحيم عدد القاف والفاء' انا سمعنا فجيج الذريات فى الاصلاب اذ ما نقصت مالهم ونقصنا عن الاخرى. من مات ولم يكن له ورثة ترجع حقوقهم الى بيت العدل

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

يصرفوا امناء الرحمن فى الايتام والارامل وما ينتفعوا به جمهور الناس. وللذى له ذرية مالم يكن مادونها عما حددنى الكتاب يرجع الثلثان مما تركه الى الذرية والثلث الى بيت العدل والذى لم يكن من يرثه وكان له ذوالقربى من ابناء الاخ والاخت وبناتهما فلهم الثلثان والا للاعمام والاخوان والعمات والخالات من بعدهم. وبعدهن لابائهم وابنائهن و ابنائهم وبناتهن والثلث يرجع الى مقر العدل ومن مات ولم يكن له من الذين نزلت اسمائهم من القلم الاعلى ترجع الاموال كلها الى المقر المذكور جعلنا الدار المسكونة والالبسة المخصوصة للذرية من الذكران دون الاناث والوراث والذى مات فى ايام والده وترک ذرية ضعافا سلموا مالهم الى ابين ليتجرلهم الى ان يبلغوا اشدهم والى محل الشراكة ثم عينوا للامين حقا مما حصل من التجارة. كل ذلک بعد اداء حق الله والديون والتجهيز وحمل الميت بعزة والاعتزاز تلک حدود الله لاتعتدوها باهواء انفسكم.

بيت العدل

قد كتب الله على اهل كل مدينة ان يجعلوا فيها بيت العدل. ويجتمع فيه النفوس على عدد البهاء وان ازداد لاباس ويشاوروا فى مصالح العباد. عمروا بيوتكم باكمل مايمكن فى الامكان وزينوها بماينبغى لها لابالصورو والامثال. قد حكم الله لمن استطاع منكم حج البيت دون النساء. وجب على كل واحد الاشتغال بامر من الصنائع. وجلعنا اشغالكم نفس العبادة. لاتضيعوا اوقاتكم بالبطالة والكسالة قد حرم عليكم تقبيل الايادى، ليس لاحد ان يستغفر عند احد. توبواالى الله

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تلقاء انفسکم لما جاء الوعد والموعود اختلف الناس.

التقدس وتکفیر المدعی النبوة

و تمسک کل حزب بما لدیه من الظنون. والاوهام من الناس من یقعد صف النعال طلبا اصدر الجلال. قل من انت یاایها الغافل العرار. ومنهم من یدعی الباطن وباطن الباطن. قل یا ایها الکذاب تالله ماعندک انه من القشور ترکناها لکم کما تترک العظام للکلاب من یدعی قبل اتمام الف سنة کاملة انه کذاب مفتر.نسال الله بان یؤیده علی الرجوع ان تاب. وان اصریبعث علیه من لایرحمه من یاول من الأیة اویفسرها بغیر مانزل فی الظاهر انه محزوم من الروح. یااهل الارض اذا غربت شمس جمال قوموا علی نصرة امری وارتفاع کلمتی بین العالمین انا معکم من کل الاحوال وینصرکم بالحق انا کنا قادرین.لاتجزعونی المصائب لاتحلقوا رؤوسکم قد زینها الله بالشعرولا ینبغی ان یتجاوز عن الاذان. قد کتب علی السارق النفی والحبس.وفی الثالث فاجعلوا علی حبینه علامة یعرف بها.

تعزیرات

من اراد ان یتعمل اوانی الذهب والفضة لاباس به ایاکم ان تنغمس ایادیکم فی الصحاف والصحان. تمسکوا بالنظافة فی کل الاحوال کتب علی کل اب تربیة ابنه وبنته بالعلم والخط ودونهما والذی ترک ما امربه فعلی الامناء ان یاخذوا منه ما یکون لازما لتربیتهما ان کان غنیا والا یرجع الی بیت العدل. ان الذی ربی ابنه اوابنا من الابناء کانه

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ربی احد ابنائی علیه بهائی. قد حکم الله لکل زان وزانیة دیة مسلمة الی بیت العدل وهی تسعة مثاقیل من الذهب ان عاد مرة اخری عردوا بضعف الجزاء، انا حللنا لکم اصغاء الاصوات والنغمات.ایاکم ان یخرجکم الاصغاء عن شان الادب والوقار قد ارجعنا ثلث الدیات الی مقر العدل یا رجال العدل کونوا رعاة اغنام الله واحفظوهم عن الذئاب الذین ظهروا بالاثواب. اذا اختلفتم فی امرنا رجعوا الی الله ما دامت الشمس مشرقة من افق هذه السماء واذا غربت ارجعوا الی مانزل من عندالله اما الشجاج والطرب مختلف احکامها باختلاف مقادیرها.لکل مقدار دیة معینة لونشاء نفصلها بالحق وعدا من عندنا. قد رقم علیکم الضیافة فی کل شهر مرة واحدة ولو بالماء. ایاکم ان تفرقوا اذاً ارسلتم الجوارح الی الصید اذکروا اسم الله اذا یحل ما امسکن لکم ولو تجدوه میتا. من احرق بیتا متعمدا فاحرقوه ومن قتل نفسا عامدا فاقتلوه. ان تحکموا لهما حبسا ابدیا لا باس علیکم.

النکاح و الطلاق

کتب الله علیکم النکاح ایاکم ان تتجاوزوا عن الاثنتین انه قد حدد فی البیان برضاء الطرفین انا لازدیاد المحبة علقناه باذن الابوین. لا یحقق الاصهار الا بالامهار قد قدر للمدن تسعة عشر مثقالا من الذهب الابریز وللقری هی من الفضة. ومن اراد الزیادة حرم علیه ان یتجاوز من خمسة وتسعین مثقالا. قد کتب لکل عبد اراد الخروج من وطنه انه یجعل میقاتا لصاحبته فی ایّة مدة اراد ان اتی وفی بالوعد.وان یعتذر بعذرحقیقی فله ان یخبر قرینته ویکون فی غایة الجهد للرجوع الیها وان

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مات فلها تربص تسعة اشهر وبعد اكمالها لاباس عليها باختلاء الزوج صبرت فانه يحب الصابرات والصابرين وان اتاها خبرالموت اوالقتل بالشياع اوالعدلين لها ان تلبث فى بيت اذا مضت اشهر معدودات فلها الاختيار فيما تختار وان حدث بينهما كدورة.... ليس له ان يطلقها وله ان يصبر سنة كاملة. لعل تسطع عليهما رائحة المحبة والا فلا باس بالطلاق. قد نهى الله عما عملتم بعد طلقات ثلث. والذى طلق له الاختيار الى الرجوع بعد انقضاء كل شهر مالم تستحصن والذى سافروسافرت معه ثم حدث بينهما الاختلاف فله ان ياتيها نفقة سنة كاملة ويرجعها الى مقرها الذى خرجت عنه اويسلمها بيد امين ليبلغها الى محلهاوالتى طلقت لماثبت عليهامنكر لا نفقة عليها ايام تربصها. قد حرم عليكم بيع العبيد والاماء. لايعترض احد على احد قد حكم الله بالطهارة على ماء النطفة طهرواكل مكروه بالماء الذى لم يتغير بالثلاث. اياكم ان تستعملوا ماء تغير بالهواء اوبشى آخر. قدرفع الله عنكم حكم دون الطهارة عن كل اشياء و عن ملل اخرى وحكم باللطافة الكبرى وتغسيل ماتغير بالغبار و كيف الاوساخ المنجمدة ودونها والذى يرى فى كسائه وسخ انه لايصعد دعائه الى الله استعملوا ماء الورد ثم العطر الخالص قد عفا الله عنكم ما نزل فى البيان من محو الكتب قد اذناكم ان تقروا من العلوم ماينفعكم لا ما ينتهى الى المجادلة (اعلم ان البيان نزل على الباب وامر البابية باحراق جميع مانزل قبله من الكتب وتعطيلها اوما زاحمه من العلوم الى ان ينزل الكتاب الاقدس على البهاء وينسخ ماشاء من الاحكام ماجاء فى البيان فهذا هو من الاحكام المنسوخة)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نداء التبليغ

يامعشر الملوک قد اتی الملک توجهوا الی وجه ربکم قد نزل الناموس الاکبر اتت الساعة وانشق القمر. لانريد ان نتصرف فی ممالکک بل جئنا التصرف القلوب. طوبی لملک قام علی نصرة امری فی مملکتی وانقطع عن سوائی انه من اهل السفينة الحمراء. ينبغی لکل ان يعززوه ويوقره وينصره. ياملک النسمة کان مطلع. الاحدية فی سخن عکاء اذ مررت وما سالت عنه. قد اخذ تنا الاخر ان تملا اخشانا تدور لاسمنا و لاتعرفنا امام وجهک ياملک برلين اسمع الندء من هذا هيکل انه لا اله الا انا الباقی الفرد القديم. اذکر من کان اعظم شانا منک اين هو انه نبذ لوح الله ورائه انه اخذته الذلة. ياملوک امريقا اسمعوا ماتغن به الورقاء علی غضن البقاء انه لااله الا انا قد ظهر الموعود فی هذا المقام المحمود ان بقاء نهيرلکم يامعشر الامراء اسمعوا ما ارتفع من الکبرياء انه لااله الا انا يا معشر الروم نسمع فيکم صوت اليوم ياايتها النقطة الواقعة فی شاطئی البحرين نری فيک الجاهل يحکم علی العاقل سوف تفنی ورب البرية وتنوح البنات والارامل والقبائل. ياشواطئی نهر الرين.قد رايناک مقطاة بالدماء ونسمع حنين البرلين ولو انها اليوم فی غرمبين. يارض الطاء افرحی بما ولد فيک مطلع الظهور سوف تنقلب فيک الامور ويحکم عليک جمهور الناس يا ارض الخاء طوبی ليوم تنصب رايات الاسماء باسمی الابهی يومئذ يفرح المخلصون وينوح المشرکون. يا بحر الاعظم رش مامرت به وزين به هياکل الانام والذی تملک مائة مثقال من الذهب فتسعة عشرة مثقالا لله. فذلک وتطهير

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اموالكم.يا معشر العلماء لا تزنوا كتاب الله بما عندكم من القواعد والعلوم توجهوا يا قوم الى البقعة الحمراء فيها تنادى سدرة المنتهى انه لااله الا انا.

المعاملات

يامعشر العلماء هل يقدر احد منكم اى يستن معى فى ميدان المكاشفة والعرفان والحكمة والتبيان. انا ما دخلنا المدارس اسمعوا ما يدعوكم به هذا الامي الى الله. قد كتب عليم تقليم الاظفارو الدخول فى ماء يحيط هياكلكم فى كل اسبوع وتنظيف ابدانكم ادخلوا ماء بكرا والمستعمل لايجوز اتركوها. والذى يصب على بدنه الماء يكفى عن الدخول فيه.حرمت عليكم ازدواج امهاتكم ونستحى ان نذكر حكم الغلمان. ليس لاحد ان يحرك لسانه امام الناس اذ تمشى فى الطرق والاسواق بل فى مقام بنى لذكر الله اوفى بيته قد فرض لكل نفس كتاب الوصية انتهت الاعياد الى العيدين الاعظمين الاول ايام فيها تجلى الرحمن واليوم الاخريوم بعثنا فيه من بشر الناس بعد الاسم (اول مارس و اخره) اذا مرضتم فارجعوا الى حذاق من الاطباء قد كتب الله على كل نفس ان يحضر لدى العرش بما عنده مما لاعدل له.طوبى لمن توجه الى مشرق الاذكار وهو كل بيت الله بنى لذكر الله فى الاسحار ذاكرا مستغفرا.اذا دخل يقعد صامتا لاصغاء ايات الله. الذين يتلون ايات الرحمن باحسن الالحان يدركون منها ما لايعادله ملكوت السماء والارضين. ياقوم انصروا صفياى الذين قاموا بارتفاع كلمتى والذى يتكلم بغير مانزل فانه ليس منى. اذن الله ان يتعلم الالسن المختلفة ليبلغ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

شرق الارض وغربها ليس للعاقل ان يشرب مايذهب به العقل. زينوا روسكم بالامانة والوفاء وقلوبكم برداء التقوى والسنتكم بالصدق وهنالكم بطراز الادب.ان الحرية تخرج الانسان عن شئون الادب وتجعله من الارذلين.حرم عليكم السوال فى البيان فاسئلوا ما ينفعكم فى امرالله ان عدة الشهورتسعة اشهرحكم الله دفن الاموات فى البلور والاحجار الممتنعة اوالاخشاب الصلبة اللطيفة ووضع الخواتيم المنقوشة فى اصابعهم.يكتب للنساء فيها لله ملك السموات والارض وما بينهما وكان الله على كل شيء قديرا وللرجال لله مافى السموات والارض وما بينهما وكان الله لكل شى عليما. لوينقش مانزل فى الحين انه خيرلهم ولهن. قد بدأت من الله ورجعت اليه منقطعا عما سواه ومتمسكا باسمه الرحمن الرحيم. ان تكفنوه فى خمسة اثواب من الحرير اوالقطن من لايستطيع يكتفى بواحدة منهما.حرم عليكم نقل الميت ازيد من مسافة ساعة من المدينة. اسمعوانداء مالك الاسماء من شطر سجنه الاعظم انه لا اله الا انا. ارفعن البيتين فى المقامين جبل كرما والمقامات التى استقرفيها عرش الرحمن. ياملا، البيان انما القبلة من يظهر الله متى ينقلبه تنقلب الى ان يستقرمن قرء من اياتى خير له من ان يقرء كتب الاولين و الاخرين.عاشروا مع الاديان بالروح والريحان اياكم ان تدخلوا بيتا عند فقدان صاحبه الا بعد اذنه وان تاخذكم حمية الجاهلية فى البرية قد كتب عليكم تزكية القلوب وما دونها بالزكوة سوف نفصل لكم نصابها. لايحل السوال ومن يسئل حرم عليه العطاء قد كتب على الكل ان يكسب والذى عجز فللوكلاء والاغنياء ان يعينواله مايكفيه.قد منعتم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

عن الجدال والنزاع والضرب من يحزن احدا فله ان ينفق تسعة عشر مثقالامن الذهب لاترضوا لاحد ما لا ترضونه لانفسكم اتلوا ايات الله فی كل صبحا و مساء. لايغيرنكم كثرة القراء ة والاعمال. علموا ذرياتكم ليتروا الواح الرحمن. كتب عليكم تجديد اسباب البيت بعد تسع عشرة سنة والذی لم يستطع عفا الله عنه اغسلوا ارجلكم كل يوم فی الصيف وفی الشتاء كل ثلاثة ايام مرة واحدة من اعتاظ عليكم قابلوه بالرفق والذی يزجركم لاتزجروه قد منعتم عن الارتقاء الی المنابر. من اراد لتلاوة فليقعد علی الكرسی الموضوع علی السرير قد احب الله الجلوس علی السرير و الكراسی . حرم عليكم الميسر والافيون. اياكم ان تستعملوا ما تكسل به هياكلكم ويضر ابدانكم اذا دعيتم الی الولائم العزائم اجيبوا. حرم عليكم حمل آلات الحرب الا حين الضرورة واحل لكم لبس الحرير. قد رفع الله عنكم حكم الحد واللباس واللحی. يا ارض الكاف والراء سوف يظهر الله فيک اولی باس شديد يذكروننی باستقامة. اذكروا الشيخ محمد حسن لما ظهر الحق اعرض عنه يا معشر العلماء لاتكونوا سبب الاختلاف اذكروا الكريم اذ دعوناه الی الله استكبر الی ان اخذته زبانية العذاب ياملا البيان انا دخلنا مكتب الله اذ انتم راقد ون. قد احطنا الكتاب قبل كن قد خلق الله ذلک المكتب قبل خلق السموات والارضين لاتحملوا علی الحيوان مايعجز عن حمله. من قتل نفسا خطأ فله دية مائة مثقال من الذهب. اختاروا لغة ليتكلم بها من علی الارض وكذلک من الخطوط قدحرم عليكم شرب الافيون والذی شرب ليس منی. يا اهل الارض لاتجعلوا الدين سببا للاختلاف تمسكوا بالكتاب

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

الاقدس الذی انزله الرحمن لاتسبوا احدا وان یسبکم احد ویمسکم ضر فی سبیل الله فاصبروا وتمسکوا بما ینتفع به انفسکم واهل العلم۔

وقائع الاحوال

ای رب کنت راقدا قد هزنی هزنی نسیم یوم ظهورک وانا ایقطنی والهمنی ماکنت غافلا عنه یا بدیع کن فی النعمة منفقا، وفی فقدها شاکرا، فی الحقوق امینا، فی الوجه طلقا، وللفقراء کنزا، للاغنیا ناصحا، للمنادی مجیبا، فی الوعد وفیا، فی الامورمنصفا، فی الجمع صامتا، فی القضاء عادلا، للانسان خاضعا، فی الظلمة سراجا، للهموم فرحا، للظمان بحرا، للمکروب ملجا، للمظلوم ناصرا وعضدا وظهرا، فی الاعمال متقیا، للغریب وطنا، للمریض شفاء، للمستجیر حصنا، للضریر بصرا، لمن ضل صراطا، ولوجه الصدق جمالا، ولهیکل الامانة طرازا، ولبیت الاخلاق عرشا، لجسد العالم روحا، لجنود العدل رایة ولافق الخیر نورا، وللارض الطیبة رذاذا، و لبحر العلم فلکا، لسماء الکرم نجما، ولراس الحکمة اکلیلا، لجبین الدهر بیاضا، ولشجر الخضوع ثمرا، اتقوا ولا تتبعوا کل مشرک مرتاب. تالله لقد صعدت زفراتی ونزلت عبراتی بکت عین شفقتی ناح قلبی بما اری لعباد معرضین عن بحر رحمتی وشمس فضلی وسماء کرمی الذی احاط من فی السموات والارضین یبشرهم لسان المقصود ویدعوهم الی المقام المحمود ولهم یفتون علیه بظلم مبین. هذه ارض ارتفع فیها ندا ابن مریم الذی بشر الناس بهذا الظهور الذی اذ ظهر نطق الملا الاعلی قد اتی العیب المکنون بسطان مشهود. قال یا ملا الانجیل قد فتح باب السماء واتی من صعد الیها وانه ینادی فی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

البرو البحر ويبشر الكل بهذا الظهور الذى به نطق لسان العظمة قد اتى الوعد و هذا هو الموعود.ان ياتكم فاسق بكتاب السجين دعوه وراء كم سوف تنتشر الواح النار فى الديار. انا نذكر الالف والجيم قبل الالف والجم لبشكربه. انا فزت بلوح الله فول وجهک شطر السجن وقل لک الحمد يا الهى قل تالله لقد ظهر ما هو المسطور فى كتاب الله انه هو الذى سمى فى التوراة بيهوواه وفى الانجيل بروح الحق وفى القرآن بالنبا العظيم تمسكوابما وعدتم به قبل بلسان النبيين والمرسلين اياكم ان تمنعكم الواح النار و كتاب السجين . ياملا الاديان دعوا ما عندكم تالله قداتى الرحمن بالحجة والبرهان.ليس لاحد ان يتوجه الى شطر السجن الا بعد اذنه ياقوم قداتى يوم القيامة قوموا عن مقاعدكم وسبحوا بحمد ربكم قد ارتفعت الصيحة واتت الساعة وظهرت القارعة لكن القوم فى حجاب غليظ. قد انكر علماء الاحزاب اذانى محمد رسول الله ﷺ وعلماء التورة اذ لاتى الروح منهم الفتنة ظهرت واليهم رجعت. انا اظهرنا الصحيفة المكنونة المختومة التى كانت مرقومة يا صبح القدرة ومستورة خلف حجب الغيب تا الله انى انا الصراط المستقيم وانا الميزان الذى يوزن به كلى صغير و كبيريا اهل البهاء خذو كتاب الله بقوة القوم فى وهم عجاب يعبدون الاوهام قد زينوا رؤسهم بالعمائم ضلواواضلوا الا انهم لايعلمون ياملا البيان لاتقتلونى بسيوف الاعراض تالله كنت نائما ايقظتنى يد ارادة ربكم الرحمن وامرنى بالنداء بين الارض و السماء ليس هذا من عندى لوانتم تعلمون لويرى احدا قائما على الامر ناطقا ما اقامنى وما انطقنى بكلمة. قد اخذ المختار ومن كفى زمام الاختيار واقامنى كيف

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

شاء ونطقنی کیف اراد. یاملا البیان دعونی لاهل القرآن انهم احاطونی اتقوالله و لاتکونوا من الظلمین. قد انکر ملا البیان حجة الله وبرهانه.

تکفیراهل البیان

ان الذین اتخذوا الاوهام لانفسم اربابا من دون الله اولئک اصحاب النار قد احاطت المظلوم ذاب الارض واشرارها قد انکروه ان الذی ربیناه اراد سفک دمی فلما ظهر الامرصاح فی نفسه متمسکا بمفتریات لاذکرلها عندالله.ماميرزايذکرک مولی الاسماء فی هذا المقام ان قلمی ینوح بما ورد علی من الذین کفروا یذکرون نقطة البیان ویفتون علی مرسله ویقرؤن الایات و ینکرونها الاانهم من اصحاب النار. یاعباد الرحمن اذا جاء کم ناعق دعوه بنفسه متوکلین علی الله. تاالله ان البیان مانزل الالذکری ومابشرالعبادالابظهوری ان کنتم فی ریب اقرء وا ایات الله وما عندکم ثم انصفوایا اولی الابصار. اتقواالرحمن ولاتسفکوا دم الذی نصرکم بجنود الوحی والالهام قد انکرلی من خلق لخدمتی قد اراد سفک دی من حفظة تحت جناح الفضل فی سنین متوالیات.هل منکم من احد یجول فارس المعانی فی مضمار الحکمة والبیان یا اهل الارض اسمعوا تاالله هذ نداء سمع الحبیب فی المعراج والکلیم فی الطور والروح حین صعوده الی الله. قداتی المظلوم لنجاة العالم ولکن الامم قاموا علیه بظلم تغیرت به الافاق. هذا هوالذی بشرکم محمدرسول الله هذا هوالذی ذکرتموه فی القرون والاعصار قد اهتز القوم شوقا للقائه. ای رب تعلم انی ما ردت الاحریة عبادک ونجاتهم من سلاسل التقلید والاوهام. انا وصیناهم بالظهور الاعظم وبشرناهم بهذا الیوم العظیم فلما

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ظهر اعرضوا عن الذی اتی بالحق یاملا البیان اذکر و اما انزله الرحمن فی القرآن یوم یقوم الناس لرب العلمین ان الذی اتخذ تموه بانفسکم من دون الله کان یفر من مقام الی مقام یشهد به الانام ان تریدوا الایات انها احاطت الافاق ان تریدوا البینات انها ظهرت لاینکرها الاکل معتد اثیم. ان یعذب الله احدا امن بهذا الظهور فبای حجة لایعذب الذین امنوا بنقطة البیان ومن قبله بمحمد وبابن مریم وبموسی الکلیم الی ان یرجع الامرالی البدیع الاول فاتقوا الله ولا تتبعوا الاصنام الذین کفروا بالشاهد والشهود لیس لاحد ان یتذلل عند نفس حرم علیکم التقبیل والسجود والانطراح و الانحناء ان السجود ینبغی لمن لایعرف ولایری.والذی یری لیس لاحدان یسجدوه و الا رجع ویتوب الی الله قد ثبت بالبرهان ان السجدة لم تکن الالحضرة الغیب. من المعرضین من قال انه سرق الایات ونسبها الی الله ومنهم من قال انه نهی الناس عن المعروف ویل لک ایها الغافل الکذاب. قد کنتم رقداء خلف الاستاد وقلمی الاعلی یحول فی مضمار الحکمة والعرفان. قد فتحنا باب النصح علی وجوهکم اذ وجدناکم اشقی العباد.لما نشر الصبح لوائه واتی مکلم الطور قام العلماء علی الاعراض منهم من کفره ومنهم من اعرض ومنهم من اعترض ومنهم من افتی علیه بظلم به ذرفت عیون الابرار.

المنکر هو الکافر

کذلک سولت لهم انفسهم نشهد انهم من اصحاب النار۔ انا فی اول الایام قمنا امام وجوه العالم وعن یمینی رایات الایات وعن یساری اعلام البینات ودعونا الکل الی الله قد قام علینا الاحزاب باسیاف

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

الاعتساف منهم من قال انه افترى على الله ومنهم من انكر مانزل من الله قل هذا نور به استضاء العالم ونار به احترقت افئدة كل جاهل مردود.ياملا البيان لا تكونوا ممن انكروا حجة الله لوتنكرونه فباى برهان ثبت ماعندكم فاتوابه ولا تعترضوا على الذى بامره نطق كل نبى وكلم كل رسول.واعلم ان كلام الله اجل من ان يكون مما تدركه الحواس لانه ليس بطبيعة و لا بجوهر قدكان مقدسا عن العناصر المعروفة.انه ظهرمن غير لفظ وصوت. لماملئت عيون اهل الشرق من صنائع اهل الغرب لذاها موافى الانسان ليعلم ان اكثرها اخذوا من حكماء القبل والقدماء اخذوا العلوم من الانبياء، ان ابيدقليس كان فى زمن داود ،فيثاغورث فى عهد سليمان و اخذا الحكمة منهما.

الحكمة القديمة

انا نذكرلک بناء يوم تكلم فيه احد من الانبياء فلما انفجرت ينابيع الحكمة من الناس من اخذ هذا القول ووجد فى زعمه الحلول ومنهم من فاز بالرحيق المختوم.ان الفلاسفة ماانكروا الله القديم ان بقراط اعترف بالله وسقراط اعتزل فى الغار ومنع الناس عن عبادة الاوثان فاخذوه وقتلوه فى السجن هوالذى اطلع على الطبيعة الموصوفة بالغلبة بانها تشبه الروح الانسانى قد اخرجها من الجسد الحيوانى وعجز حكماء العصر عن ادراكه افلاطون تلميذ سقراط اقر بالله.بعده ارسطوطاليس الذى ادرک القوة البخارية. ثم بلينوس ابو الحكمة صاحب الطلسمات وانتشر منه من العلوم ما لا انتشرمن غيره قال فى مناجاته انت الاله لااله غيرک . اننا ما قرانا كتب القوم وكلما اردنا ان

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نذكر بيانات العلماء والحكماء يظهر ماظهر في العالم امام وجه ربك نذكر نبأ مورطس صنع آلة تسمع على ستين ميلا. انا نحب الحكماء الذين ظهر منهم ما انتفع به الناس وايدناهم بامر من عندنا انا كنا قادرين. اياكم ان تنكروا عبادى الحكماء الذين جعلهم مطالع اسمه الصانع انا نتبرء عن كل جاهل ظن بان الحكمة هوالتكلم بالهوى واعرض عن الله.تفكر في بلائي وسجنى وغربتى وما ورد على وما ينسب الى الناس الاانهم في حجاب غليظ ينبغي لكل اسم امن بالله ان يعمل بما امر به في الكتاب الاقدس الذى من لدى الحق علام الغيوب قل ياملأ الارض ضعوا الاقوال وتمسكوابالاعمال كذلك يامركم الغنى المتعال لوانتم تشعرون هذا يوم الذكرو الثناء هذا يوم المكاشفة واللقاء ولكن الناس عنه معرضون. انا كنا مستويا على العرش دخلت ورقة نوراء لابسة ثيابا رفيعة بيضاء اصبحت كالبدر الطالع من افق السماء تعالى الله موجدها لم ترعين مثلها لماحلت الشام اشرقت السموات والارض.

ورقة بيضاء

هي تبسم وتميل كغصن البان. ثم طافت من غير ارادة تمشي والجلال يخدمها والجمال يهلل ورائها من بديع حسنها ودلالها واعتدال اركانها ثم وجدنا الشعرات السوداء على طول عنقها البيضاء كان الليل والنهار اعتنقا في هذا المقر الابهى. لما تفرسنا في وجهها وجدنا النقطة المستورة تحت حجاب الواحدية مشرقة من افق جبينها كان بها فصلت الواح محبة الرحمن وحكت عن تلك النقطة نقطة اخرى فوق ثديها الايمن و قام هيكل الله يمشي وتمشي ورائه سامعة متحركة من ايات ربها

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ثم ازدادت سرورا الى ان انصعقت فلما افاقت تقربت وقالت نفسى الفداء سبحنک یاسر الغیب کانت تنظرالى شرق العرش کمن بات فى سکر الى ان وضعت یدها حول عنق ربها وضمته الیها. فلما تقربت تقربنا وجدنا منها مانزل فى الصحیفة المخزونة الحمراء من قلمى الاعلى ثم مالت براسها واتکأت بوجهها على اصبعیها کان الهلال اقترنت بالبدر التمام عند ذلک صاحت وقالت کل الوجود فداء لبلائک یاسلطان الارض و السماء الام اودعت نفسک فى معاینة عکاء افصد ممالکک الاخرى التى ماوقعت علیها عیون اهل الاسماء. عند ذلک تبسمنا وقد تصادف هذا الذکر یوماً فیه ولد مبشرى الذى نطق بذکرى واخبر الناس بسماء مشیتى وعززناه بیوم اخرى الذى فیه ظهر الغیب المکنون الذى به اخذ الاضطراب سکان ملکوت الاسماء وانصعق من فى الارض والسماء الا من انقذناه بسلطان من عندنا وانا المقتدرعلى ماشاء لااله الا انا العلیم الحکیم.

الثواب و العقاب

انا نریهم افق الیقین وهم یعرضون عنه. یذکرهم قلم الوحى وهم لایتذکرون یتبعون الجهلاء ویسمونهم بالعلماء الا انهم لایفقهون. ان الذین لایمیزون الیمین عن الشمال یدعون العلم وبه استکبروا على الحق علام الغیوب. قل ومالک الابداع انتم همج رعاع تبرا منکم جوارحکم وانتم لاتشعرون. سوف یرى المشرکون مثواهم فى النیران والموحدون فى ملکوت الله قد خرقت الاحجاب وظهر الوهاب بسلطان لاتمنعه جنود العالم ولاضوضاء الامم ینطق فى کل حین الملک لله. ان الذى اقبل الى

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مطلع الایات انه اقبل الی الله یاقوم لاینفعکم الیوم شیٔ الا ان تتوبوا و ارجعوا الی الله انا نذکر الذین اقبلوا الی الله سوف یجعل الله کنزا لهم اذا تشرفت بلوح الله اقرئه باللیالی والایام انه یقربک الی المقام الرفیع یا اهل البهاء تالله ربحتم فی تجارتکم.سوف ترون انفسکم لایسعه البیان ولا تحیطه اوصاف العارفین. اشکروا الله انه معکم فی کل الاحوال و یزیدکم علی ماانتم علیه قد ظهرت الکلمة ونادت الساعة وتقول القیمٰة بشری لکم یا ملأ الارض بهذا الیوم المبارک انتبهوا من رقد الهوی قد اتی مالک الوری. ایاکم ان تحجبکم زماجر اهل النفاق زین لسانک بالذکرانه یذکرک فی المقام الذی سمی بالسجن مرة واخری بالمقام الکریم. کتاب نزل بالحق لمن توجه الی الافق الاعلی. قل ظهرام الکتاب ینطق انه لااله الا انا. قد خلقت الخلق لعرفانی فلما اظهرت نفسی کفروا واعرضوا الامن شاء الله.قد انتظر الکل ایام الوصال فاما اتی الغنی المتعال اعرضوا عنه کن علی شان لاتحجبک احجاب العالم.کذلک یعلمک من علم ادم الاسماء کلها یااهل البهاء اسمعوا لنداء من البقعة النوراء من لدی الله تمسکوا بحبل الوفاء هذه جنة لها انهار تجری فی ظلال هذه السدرة التی ارتفعت بالحق نهر سیمی بالوفاء من شرب منه فاز بالاستقامة الکبری ویجد نفسه فی مقام لاتمنعه الاسماء عن مالکها ولا المسمی عن صراط المستقیم. انه ممن شهد له الرحمن فی کتابه قال وقوله الحق لا بمنعه ذکر النبی عن الذی بقوله یخلق النبیین والمرسلین قد اجتمع العلماء علی ضرنا لکن الله اخذهم بالعدل فلما رجعواالی مقرهم قام بعدهم من سمی بباقر بظلم بکت منه عیون الذین طافوا حول

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

العرش انا ارکنا ثم تاخذه وفرجعه الی مقر یفر منه الجحیم نعیما لمن تزین بطراز الاستقامة فی هذا الامر الخطیر قد جری الکوثر والسلسبیل وظهر السبیل بهذا الاسم المیهمن وکذلک اشرقت شمس الوحی من ربک لتتوجه الیها بقلبک واشکر وکن من الحامدین.

السجن ونزوله تعالی

یا علی اسمع النداء من سجنی الاعظم انه لااله الا هو تمسک بحبل الله لیحفظک عن الذین کفروا بیوم الدین کن مستقیما علی حب الله لایمنعک نفاق کل شیطان رجیم انه یلهم اولیائه کما الهم فی القرون الاولی تجنب عنه وتوکل علی الله سراج الله ینادی بینکم ویقول الیّ الیّ یا شعبی وعبادی لعمری اظهرت نفسی لکم اتبعوا امری لاتعقبوا الذین کفروا بالله رب العلمین. قیل هل نزلت الالواح قل ای وربی. من الناس من توجه الی الغیب الغراب.اتقوا الله ولا تعترضوا علی الذین ظهرت به الحجة. شهد القیوم لهذا الظلوم انه لا اله لا هو قد فتح باب السماء وهوهذا الباب الذی بالاسم الاعظم علی من فی الملک والملوت. قد ظهرالمنظر الاکبر ولکن الناس عنه معرضون والذی اعرض انه من اصحاب القبور سبحان الذی الهم عباده الاصفیاء وعرفهم هذا الیوم الذی مسطورا ان الیوم یمشی وینطق ولکن القوم اکثرهم من الغافلین انه بنفسه ینادی العالم ویقول تاالله قد اتی مالک القدم الاسم الاعظم توجهوا ولا تکونن من الغافلین.

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

الهيكل

قد ظهرت الكمة العليا وبها هدرت الورقاء على السدرة المنتى انه هو هو توجهوا اليه ان الذين اعرضوا عن الوجه اولئک فی خسران عظیم.انا اظهرنا الامانة على هيكل الانسان وانه يقول كل الفضل لمن تمسک بی ان الذين اعرضوا عنی لیس لهم نصیب فی الکتاب. اسمع ما قاله المشرک بالله بعد ما اويناه فی ظل الشجرة وحفظناه بسلطانی المهيمن قد افتى بالظلم على الذين ينبغی له ان يخدمهم ثم قال ما لا قاله احد من المشركين مثله مثل الجبة الرقطاء تلدغ وتصيی. سبحان الذی نطق وانطق كل شی على انه لااله الا هو. قد انار افق العالم بشمس اسمی الاعظم لکن اكثرهم لايشعرون. كتاب انزله المظلوم فی السجن الاعظم لمن امن بالله انا نذكرمن يذكرنا ونبشر من اقبل الى الله. طوبى لمقبل اقبل الى الله ولقاصد قصد المقصود اذكان فی سجنه الاعظم كذلک ذكرناک انزلنا لک انجذب منه العالم هنيئا لم فاز باياهی و مريئا لمن شرب كوثر الحيوان من هذا القلم.

(طبع فی مطبع الناصری فی شهر محرم الحرام فی بمبئی ۱۳۱۴ هجری

۱۰......اقتباسات کتاب البریہ

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ میرا شجرۂ نسب یہ ہے۔(۱) غلام احمد(۲) غلام مرتضیٰ(۳) عطا محمد(۴) گل محمد (۵) فیض محمد(۶) محمد قائم(۷) محمد اسلم(۸) محمد دلاور(۹) الہ دین(۱۰) جعفر بیگ(۱۱) محمد بیگ(۱۲) عبدالباقی(۱۳) محمد سلطان(۱۴) ہادی بیگ۔ میری قوم مغل برلاس ہے۔ میرے بزرگ (اپنی برادری کو چھوڑ کر) سمرقند سے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پنجاب قادیان میں آئے تھے۔ جو لاہور سے پچاس میل کے فاصلہ پر شمال مشرق پر واقع ہے۔ جہاں اس وقت ایک جنگل تھا۔ جس کو آباد کر کے اسلام پور نام رکھا۔ جو کچھ عرصہ بعد اسلام پور قاضی ماجھی کے نام سے مشہور ہوا۔ پھر صرف قاضی ماجھی رہ گیا۔ پھر قادی پھر قادیان۔ اس علاقہ کا طول ساٹھ کوس ہے۔ یہ سارا علاقہ ماجھا کہلاتا تھا' کیونکہ اس میں مجھ یعنی بھینس بکثرت پائی جاتی ہے میرے بزرگ والیان ملک کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے جو کسی وجہ مخاصمت سے ان کو سمرقند چھوڑنا پڑا۔ سکھوں کے عہد میں میرے دادا گل محمد کے پاس پچاسی گاؤں تھے۔ سکھوں کی متواتر حملوں سے کچھ گاؤں ہاتھ سے نکل گئے مگر پھر بھی دریا دلی سے آپ نے چند تفرقہ زدہ رفقاء کو کچھ بطور جاگیر دے دیئے۔ جواب تک ان کے پاس ہی ہیں۔ اور تقریباً پانچ سو آدمی آپ کے دستر خوان پر کھانا کھاتے تھے اور ایک جماعت طلباء وعلماء آپ کی وظیفہ خوار بھی تھی اور تمام ملازم تہجد تک صوم وصلوۃ کے پابند تھے۔ لوگ اس وقت اسے مکہ کہتے تھے کیونکہ یہ گاؤں اس وقت اسلام کی جائے پناہ تھا اور مرزا صاحب کرامات مشہور تھے اور آئین حکومت سے بھی باخبر تھے۔

گل محمد اور ریاست

میں نے کئی بار اپنے باپ سے سنا تھا کہ سلطنت مغلیہ کا ایک وزیر (عیاث الدولہ) قادیان آیا اور آپ کی مدبرانہ حکومت دیکھ کر کہنے لگا کہ اگر مجھے اس بیدار مغز کا پتہ معلوم ہوتا تو ایام نسل سلطنت مغلیہ میں آپ کو تخت نشین کر دیتا۔ مرض موت کے ایام میں ہچکی نے آگھیرا تو شراب پی نے کو کہا گیا تو آپ نے انکار کر دیا کہا کہ اس کی اور دوائیں بھی ہیں۔ تو آپ کے بعد مرزا عطا محمد گدی نشین ہوئے۔ اس وقت سکھوں کی دستبرد سے صرف قادیان کا قلعہ قبضہ میں رہ گیا۔ جس کی چاروں طرف مورچوں میں فوج رہتی تھی۔ فصیل کی اونچائی ۲۲ فٹ اور عرض بقدر تین چھکڑے تھا۔ فرقہ رام گڑھیا اجازت لے کر اندر آ گھسا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور دھوکے سے قابض بن گیا اور تمام مال واسباب لوٹ کر تمام مساجد کو مسمار کر دیا۔ جن میں سے اب تک ایک مسجد سکھوں کے پاس ہے جس پر انہوں نے دہرم سالہ بنا رکھا ہے۔ اور ایک کتب خانہ جلا دیا۔ جس میں پانچ سو قرآن مجید تھے اور میرے بزرگوں کو کسی دوسری سلطنت میں بھیج دیا جہاں میرے دادا کو زہر دیا گیا۔ رنجیت سنگھ کے آخری عہد میں میرے والد غلام مرتضیٰ قادیان واپس آئے تو ان کو پانچ گاؤں واپس ملے اور رئیس تسلیم کیے گئے اور گورنر جنرل کے دربار میں ان کو کرسی ملتی تھی۔ ۱۸۵۷ء میں آپ نے پچاس آدمی گھوڑ سوار حکومت کو پیش کئے اور آئندہ امداد کا بھی وعدہ دیا تو آپ کو حکومت کی طرف سے اعزازی سرٹیفکیٹ عطا کئے گئے جن کا تذکرہ سر لیل گریفن نے اپنی کتاب ''تاریخ رئیساں'' میں کیا ہے اور کئی دفعہ خود ڈپٹی کمشنر ان کو گھر پر ملنے آیا کرتا تھا۔

پیدائش مسیح

میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔ جب کہ سکھوں کا آخری زمانہ تھا اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ یا سترہ برس کا تھا۔ میرے والد نے میری پیدائش سے پہلے ایک دفعہ ہندوستان کا سفر پیدل کیا تھا۔ مگر اب وہ تنگی دور ہو چکی تھی۔ اور میں نے ان مصائب سے کوئی حصہ نہیں لیا تھا۔ گو مسیح کی طرح مجھے سر رکھنے کی بھی جگہ نہ تھی۔ اور موروثی جائداد ختم ہو چکی تھی۔ مگر خدا تعالیٰ نے چاہا کہ ایک نیا سلسلہ شروع کرے۔ میں توام تھا میرے ساتھ لڑکی پیدا ہو کر مر گئی۔ جس سے ثابت ہوا کہ مجھ میں انوثیت کا مادہ باقی نہیں رہا۔ ''براہین'' میں الہام درج ہے کہ **سبحان اللہ تبارک وتعالیٰ۔ زاد مجدک وینقطع اٰباؤک ویبدا منک**۔ اور یہ بھی بشارت دی کہ ''میں تجھے برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔''

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تعلیم

میں چھ سات برس کا تھا کہ فضل الٰہی کو نوکر رکھا گیا۔ جس سے میں نے قرآن شریف اور کچھ فارسی پڑھی۔ دس برس کا تھا تو فضل احمد سے عربی پڑھی۔ سترہ برس کا تھا تو گل علی شاہ سے منطق، حکمت اور نحو وغیرہ پڑھی۔ اور علم طبابت اپنے باپ سے [1] حاصل کیا ہے۔ اور کتب بینی اس قدر غالب تھی کہ اس وقت گویا میں دنیا میں نہ تھا، جس سے والد صاحب مجھے ہمیشہ روکتے تھے اور اسی وجہ سے مجھے مقدمات میں لگا دیا جو انہوں نے دربارہ واپس دلائے جانے دیہات مذکورہ کے دائر کر دیئے تھے۔ اور عرصہ دراز تک مجھے زمینداری میں بھی لگا دیا مگر چونکہ میں اس فطرت کا نہ تھا اسلیئے والد صاحب ناراض رہتے تھے اور روبخلق کرنے میں کوشش کرتے تھے مگر میں اس سے متنفر تھا۔ ایک دفعہ ڈپٹی کمشنر صاحب آئے تو مجھے آپ نے کہا:

باپ کی ناراضگی

کہ پیشوائی کے لیے دو، تین کوس جانا چاہیے مگر میں بیمار تھا اور کراہیت بھی تھی اس لئے نہ جا سکا تو یہ امر بھی ناراضگی کا باعث ہوا۔ مگر تاہم میں نے اپنے آپ کو تحصیل ثواب کیلئے محو خدمت کر دیا تھا اور وہ بھی مجھے بر بالوالدین جانتے تھے۔ فرماتے تھے کہ میں صرف ترحم کے طور پر متوجہ بدنیا کرنا چاہتا ہوں ورنہ مجھے معلوم ہے کہ جسکی طرف اس کی توجہ ہے۔ سچ ہے ہم تو اپنی عمر ضائع کر رہے ہیں آپ کے زیر سایہ چند سال کراہت طبع کے ساتھ انگریزی ملازمت میں بسر ہوئی۔ مگر چونکہ میری جدائی پسند نہ تھی اس لئے میں نے نوکری چھوڑ دی۔ مگر مجھے معلوم ہو گیا کہ ملازم عموماً بددیانت اور غیر متشرع ہوتے ہیں۔

[1] کوئی نبی چار، پانچ استادوں سے نہیں پڑھا اور نہ ہی کتب بین ہوتا ہے۔ آسی عفی عنہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بہتوں کو اخوان الشیاطین پایا جن کو اخلاق فاضلہ سے خالی پایا اور اخلاق رذیلہ سے پر تھے۔ واپس آ کر زمینداری مشاغل میں مصروف رہا۔ مگر اکثر حصہ قرآن وحدیث کے تدبر اور تفاسیر میں گزرا تا تھا اور وہ کتابیں زیر مطالعہ آپ کو سنا تا بھی تھا آپ نے مقدمات میں ستر (۷۰) ہزار روپے خرچ بھی کر ڈالے مگر آخر ناکام رہے۔ یہ موقع میری پاک تبدیلی کے لئے بہت زرین تھا کیونکہ آپکے غموم کا نقشہ مجھے بے کدورت زندگی کا سبق دیتا تھا۔ باوجودیکہ چند دیہات آپ کے قبضہ میں تھے، پنشن بھی آتی تھی اور سالانہ انعام بھی مقرر تھا مگر جو کچھ آپ نے دیکھا ہوا تھا اس کے مقابلہ میں ہیچ تھا، اس لئے مغموم ہوکر یہ شعر پڑھتے تھے شعر

عمر بگذشت و نماندست جز ایامے چند　　　بہ کہ در یاد کسے صبح کنم شامے چند

از در تو اے کسے ہر بے کسے　　　نیست امیدم کہ بردم ناامید

آب دیدۂ عشاق وخاکپائے کسے　　　مرادے ست کہ در خون تپد بجائے کسے

ایک خواب

ایک دفعہ حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ استقبال کے لیے دوڑے اور نذرانہ پیش کیا تو ایک کھوٹا روپیہ جیب سے نکلا۔ اسکی تعبیر حب دنیا سے کیا کرتے تھے۔ اسی غم پر دادا صاحب کا ایک شعر بھی پڑھا کرتے تھے جس کا ایک مصرعہ بھول گیا ہوں

ع　　　کہ جب تدبیر کرتا ہوں تو پھر تقدیر ہنستی ہے

مرنے سے پہلے چھ ماہ آپ نے ایک جامع مسجد وسط آبادی میں تیار کروائی اور وصیت کی کہ مسجد کے ایک کونہ میں میری قبر ہو۔ مسجد مکمل ہوگئی فرش باقی تھا کہ پچش سے چند روزہ بیمار رہ کر (جون ۱۸۵۷ء) کو فوت ہوگئے۔ آپ کی عمر ۸۰ یا ۸۵ سال تھی اور اس وقت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میری عمر ۳۴ یا ۳۵ سال تھی۔ میں اس وقت لاہور میں تھا مجھے خواب میں بتایا گیا کہ آپ کی موت قریب ہے۔ میں قادیان آیا تو دوسرے دن آپ فوت ہوگئے حالانکہ آرام بھی ہوگیا تھا۔ مجھے کہا کہ گرمی بہت ہے آرام کرو میں چوبارہ میں چلا گیا۔ نوکر پاؤں دبانے لگا۔ تو غنودگی میں الہام ہوا۔ **والسماء والطارق**، ترجمہ ''قسم ہے آسمان کی جو قضاء وقدر کا مبداء ہے'' ۔ اور قسم ہے اس حادثہ کی جو غروب شمس کے بعد نازل ہونے والا ہے۔ یہ خدا کی طرف سے تعزیت تھی کہ دات کو تیرا باپ مر جائے گا۔ جب مجھے غم ہوا تو فوراً یہ الہام ہوا کہ **الیس اللہ بکاف عبدہ** اور یہ پہلا الہامی نشان تھا جو نگینہ میں کھدا ہوا اب تک موجود ہے۔ میرے چالیس برس کے قریب جب والد صاحب نے وفات پائی تو مکالمہ زور سے ہونے لگا۔ حالانکہ نہ کوئی میں نے محنت کی نہ مجاہدہ نہ گوشہ نشینی نہ چلہ کشی نہ رہبانیت بلکہ بدعتیوں سے بچتا رہا۔ ہاں خواب میں ایک معمر آدمی نے مجھے روزہ رکھنے کو کہا۔ تو میں نے مخفی طور پر اس سنت نبوی کو نبھایا۔ مردانہ نشست میں میرا کھانا آتا تو ان کو یتیموں پر تقسیم کر دیتا۔

مجاہدہ اور ابتدائی الہامات

دو، تین ہفتہ بعد معلوم ہوا کہ کم کھانے میں لطف ہے تو کھانا بالکل ہی کم کر دیا کہ جس پر دو تین ماہ تک کا بچہ بھی صبر نہیں کر سکتا اور مکاشفات کھلے۔ انبیاء واولیاء بھی ملے۔ ایک دفعہ عین بیداری میں پنج تن پاک کی زیارت ہوئی۔ بعض ستون سرخ و سبز دلکش ودلکشان نظر آتے تھے۔ درحقیقت وہ ایک نور میرے دل سے نکلتا تھا اور دوسرا نور خدا کی طرف سے نازل ہوتا تھا۔ اور دونوں سے ایک ستون پیدا ہو جاتا تھا۔ فاقہ کشی سے ثابت ہوا کہ انسان تنعم پسندی میں ترقی نہیں کر سکتا۔ میں ہر ایک کو مشورہ نہیں دیتا کہ وہ ایسا کرے کیونکہ بعض صوفی مجاہد یبوست دماغ کی وجہ سے مجنون ہو جاتے ہیں' یا سل، دق اور دوسری امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جو کمزور دماغ ہو' اس کے لئے اس قسم کے مجاہدوں سے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پرہیز بہتر ہے۔

مگر جو الہام کے ذریعہ ہو اس کا کرنا ضروری ہے۔ روحانی سختی ابھی باقی تھی۔ جسمانی سختی آٹھ نو ماہ تک لگاتار رہی۔ اب روحانی سختی کشی کی باری آئی۔ تو اپنی قوم کے مولویوں کی بدزبانی اور تکفیر اور عوام کی دشنامی سے یہ حصہ مل گیا جو حضور ﷺ کے بعد کسی کو نہیں ملا۔ خدا کا شکر ہے کہ مجھ کو دونوں حصے مل گئے۔

الہام اور مسیحیت

جب چودھویں صدی کا آغاز ہوا تو مجھے الہام ہوا کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔ اور یہ الہام ہوا **الرحمن علم القرآن، لتنذرقوما ماانذر آباؤهم، ولتستبين سبيل المجرمين، قل انی امرت وانا اول المؤمنين** یعنی خدا نے تجھے قرآن سکھلایا۔ اور صحیح معنی اسکے تجھ پر کھول دیئے۔ تا ان لوگوں کو ڈرائے بدانجام سے جو بباعث پشت در پشت غفلت اور نہ دیئے جانے تنبیہ کے غلطیوں میں پڑ گئے اور تا ان مجرموں کی راہ کھل جائے جو ہدایت پہنچنے کے بعد بھی راہ راست پر نہیں آئے۔ ان کو کہہ دے کہ میں مامور من اللہ ہوں اور اول المومنین ہوں۔ یہ الہام "براہین احمدیہ" میں اٹھارہ سال قبل شائع ہو چکا ہے۔ میں کیوں اس خدمت کے لئے نامور کیا گیا؟ کیا زمانہ کی حالت مقتضی نہ تھی کہ اسلام پر بیرونی حملوں اور فسق و بدعات کی روک تھام کیلئے صدی کے سر پر ایک مجدد کی ضرورت ہے" براہین احمدیہ" کے زمانے تک مولوی میرے ثنا گو رہے۔ اور اس پر ریویو بھی لکھا حالانکہ اس میں مجھے مسیح موعود اور عیسیٰ بھی لکھا تھا۔ اور جب تک صریح طور پر میں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا لوگ مخالف نہ تھے۔ مگر مسیحیت کا دعویٰ ہوا تو عجیب شور اٹھا۔ تکفیری استفتاء تیار ہوا۔ جس پر کم فہم اور موٹی عقل والوں نے دستخط کئے اور یہ نوشتہ پورا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوا کہ امام موعود کی تکفیر ہوگی۔ اب لوگ تین قسم کے ہو گئے۔ موافق، مخالف اور غیر جانبدار میرے موافق اگرچہ تھوڑے ہیں، مگر غیر ممالک تک پہنچ گئے ہیں۔ ہمارے گروہ میں اکثر خواص ہیں اور ذی عزت عہدہ دار ہیں۔ اکثر تعلیم یافتہ تاجر، تعلقہ دار، جاگیردار اور غوثوں، قطبوں کی نسل۔ خدا ہماری جماعت کو فوق العادت ترقی دیتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ خدا چاہتا ہے کہ نیک دل، پارسا طبع، اولوالعزم، سعادتمند لوگوں کو اس جماعت میں داخل کرے۔ مسیحیت کا وہ دعویٰ تھا کہ جس کے تمام منتظر تھے' گو قرآن شریف میں یہ وعدہ اجمالی تھا' مگر احادیث میں تواتر کے درجے تک پہنچا ہوا ہے' یہاں تک کہ علماء نے لکھا ہے:

فیج اعوج کے تناقضات

جو شخص اس پیشگوئی کا انکار کرے اسکے کفر کا اندیشہ ہے کیونکہ متواتر کا انکار گویا اسلام کا انکار ہے۔ مگر فیج اعوج کے علماء نے اسکے معنی سمجھنے میں دھوکہ کھا کر تناقضات پیدا کر لئے ہیں اول یہ کہ قرآن وحدیث سے ان کو ماننا پڑتا ہے کہ مسیح کی وفات ہو چکی ہے مگر ساتھ ہی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ دوم: یہ کہ حضور ﷺ کو خاتم النبیین مان کر مسیح کے منتظر ہیں سوم: دجال کے غلبہ کے وقت مسیح کی آمد مانتے ہیں اور ساتھ ہی حسب تصریح بخاری مسیح کا ظہور غلبہ صلیب کے وقت قرار دیا ہے کہ عیسائیت غالب ہوگی اور عیسائی طاقت سب پر غالب ہوگی اور اس کا مسقط سوائے حرمین کے کس جگہ ہوگا۔ **چہارم:** یہ کہ مسیح اور مہدی دو شخص ہیں حالانکہ مسیح کے سوا دوسرا کوئی مہدی نہیں۔ ان چار تناقضوں سے تذبذب پیدا ہوا اور نیچریوں نے اس کا انکار ہی کر دیا۔ مناسب تھا کہ نیچری ان معنوں کو رد کر دیتے جو ناقص الفہم اور نادان مولویوں نے کئے تھے۔ اب خدا نے سچے معنی سمجھنے کا موقع دیا ہے۔ انصاف پسند تلاش کریں اور مکذبین میں شامل نہ ہوں۔ ملاکی نبی کی پیشگوئی میں ایلیا کا ظہور تمثیلی تھا مگر یہود نے جسمانی سمجھ کر مسیح کا انکار کر دیا اور آسمانی بادشاہی کو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

زمینی بادشاہی سمجھ بیٹھے۔مگر یہودی نص صریح پیش کرتے تھے اور عیسائی تاویل سے مسیح کی صداقت پیش کرتے تھے۔پس جب یہودی جھوٹے ثابت ہوئے تو مولوی کیسے سچے نکل سکتے ہیں۔کیونکہ صحیحین میں موجود ہے کہ **امامکم، امکم**۔مسیح امام وقت ہوگا۔عمر بھی ایک سو بیس (۱۲۰) برس لکھی ہے۔اور ۱۲۰ء میں آپ فوت ہو چکے ہیں۔جس پر قرآن شاہد ہے۔ہمارے عقیدہ کی نظیر موجود ہے اور مولویوں کے عقیدہ کی نظیر موجود نہیں تنگ آکر کہتے ہیں کہ ہم مدعیٔ نبوت ہیں اور معجزات یا ملائکہ کا انکار کردیا ہے حالانکہ ہم حضور ﷺ کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں اور تمام عقائد اہلسنت کے معہ معجزات اور ملائکہ کے قائل ہیں۔مگر فرق صرف اتنا ہے کہ مخالف نزول مسیح جسمانی مانتے ہیں۔اور ہم صوفیاء کی طرح روحانی نزول کو بروزی طور پر ثابت کرتے ہیں۔

دلیل صداقت

میری صداقت کی یہ دلیل ہے کہ احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جو مجدد عیسائیت کو فرو کرنے کے لئے ظاہر ہوگا۔اس کا نام حضور ﷺ نے بلحاظ اصلاح عیسائیت کے مسیح رکھا ہے مگر عوام نے دھوکہ کھایا ہے کہ مسیح آسمان سے نازل ہو کر مجدد بنے گا اور چودھویں صدی کے سر پر آئے گا کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ جو نبی اپنی طبعی عمر پا کر دارالنعیم میں داخل ہو چکا ہے دوبارہ دارالابتلاء میں کیوں آئے۔کیا وہ نبوت جس پر مہر لگ چکی ہے۔اور وہ کتاب جو خاتم الکتب ہے۔فضیلت ختمیت سے محروم رہ جائے گی؟ درحقیقت استعارۃً یہ بتانا مقصود تھا کہ ایک وقت عیسائیت کا غلبہ ہوگا۔جب عیسائی انسان پرستی اور صلیب پرستی میں کمال دجل وتحریف کی رو سے دجال ہو جائیں گے۔تب ان کی اصلاح کے لئے آسمانی مسیح پیدا ہوگا جو دلائل سے ان کی صلیب توڑے گا۔خلاصہ یہ ہے کہ اس پیشگوئی میں اسرائیلی مسیح مراد نہیں ہے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ **لانبی بعدی** اور یہ حدیث مشہور ہے اس میں کسی کو کلام

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں اور قرآن شریف کہ جس کا ایک ایک لفظ قطعی ہے اپنی آیت **وخاتم النبیین** میں اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ آپ پر نبوت ختم ہو چکی ہے پھر کیونکر ممکن ہے کہ نبوت کے حقیقی معنوں کے اعتبار سے مسیح آپ کے بعد تشریف لائیں۔ اور یہ کہنا بہت بے حیائی ہے کہ آپ نبوت سے معطل ہو کر آئیں گے۔

وفات مسیح

الغرض قرآن وحدیث کی رو سے کوئی نبی حقیقی معنی نبوت کے رو سے آپ کے بعد نہیں آ سکتا۔ **امامکم** اور **امکم** نے اور بھی تصریح کر دی ہے۔ **توفیتنی** نے موت ہی کا فیصلہ کر دیا ہے۔ یہاں ماضی کو مضارع ماننا بے جا ہے کیونکہ توفی اور فساد نصاری بالترتیب مقدم موخر ہیں تو جب فساد نصاری تسلیم ہے۔ تو وجود توفی بھی تسلیم کرنا پڑیگا۔ ان تصریحات کے ہوتے ہوئے اجماع کا کون دعویٰ کر سکتا ہے؟ کہ مسیح زندہ ہیں ورنہ وہ سخت نادان، سخت خیانت پیشہ اور دروغ گو ہے۔ حضرت ابوبکر نے جب محسوس کیا کہ حضور ﷺ کو وفات کے بعد زندہ تصور کیا جا رہا ہے۔ تو **قدخلت من قبلہ الرسل** سے ثابت کر دیا کہ نبی سارے فوت ہو گئے ہیں اور کوئی نبی زندہ نہیں ہے اور کوئی منکر نہ ہوا۔ امام مالک، ابن حزم، امام بخاری، ابن تیمیہ، ابن قیم، ابن عربی اور فرقہ معتزلہ سب وفات مسیح کے قائل ہیں، تو اجماع کیسے ہوا؟ درحقیقت یہ اس زمانہ کے خیالات ہیں۔ جبکہ دین میں ہزار ہا بدعات پیدا ہو گئے تھے اور یہ وسط کا زمانہ تھا۔ جس کو فیج اعوج کہا گیا ہے اور اس زمانہ کے لوگوں کو **لیسوا منی ولست منھم** کہا ہے۔ اب لوگوں نے حیات مسیح تسلیم کرنے سے چار طرح قرآن شریف کی مخالفت کی ہے۔ **اول** یہ کہ وہ کہتا ہے کہ مسیح مر گئے اور یہ کہتے ہیں کہ زندہ ہیں۔ دوم وہ کہتا ہے کہ کوئی انسان زمین کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اور یہ کہتے ہیں کہ وہ آسمان پر زندہ ہیں حالانکہ زمین پر تو تمام سامان مہیا ہیں۔ کوئی شخص انیس سو (۱۹۰۰) سال تک زندہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں رہا۔ تو پھر آسمان پر کیسے اتنی دیر زندہ رہ سکتا ہے۔ سوم وہ کہتا ہے کہ انسان کا آسمان پر چڑھنا خلاف عادۃ اللہ ہے اور یہ کہتے ہیں کہ وقوع پذیر ہے۔ چہارم وہ کہتا ہے کہ حضور ﷺ **خاتم النبیین** ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ آنے والا مسیح حقیقی نبی ہے اور اس کی نبوت حقیقی نبوت ہے۔ اگر مسیح نبوت کے ساتھ آئے تو آپ خاتم الانبیاء کیسے رہ سکتے ہیں؟ رفع جسمانی کی دلیل قرآن و حدیث سے نہیں لا سکتے' بلکہ صرف نزول کیساتھ اپنی طرف سے آسمان کا لفظ بڑھا کہ عوام کو دھوکہ دیتے ہیں۔ کیونکہ کسی حدیث مرفوع متصل میں **من السماء** کا لفظ نہیں ہے اور حالانکہ نزول مسافر کے لیے آتا ہے' نزیل مسافر کو کہتے ہیں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ کہاں سے اترے ہیں۔ یہ مراد نہیں ہوتا کہ آپ کس آسمان سے اترے ہیں۔ اگر تمام فرقوں کی کتابیں تلاش کرو تو صحیح حدیث تو کیا **وضعی** حدیث بھی ایسی نہ پاؤ گے کہ حضرت عیسیٰ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر گئے تھے۔ اور پھر واپس آئیں گے۔ اگر کوئی ایسی حدیث پیش آئے تو ہم بیس ہزار روپیہ تاوان دے سکتے ہیں۔ توبہ کرنا اور اپنی کتابیں جلا دینا اسکے علاوہ ہوگا۔ جس طرح چاہیں تسلی کرلیں۔ سادہ لوح علماء لفظ نزول سے اس بلا میں گرفتار ہیں اور منتظر ہیں کہ ایک دن آسمان سے فرشتوں کے درمیان ہو کر اتریں گے جوان کو آسمان سے اٹھا کر لائیں گے۔ فرشتے تو ہر ایک انسان کے ساتھ ہیں اور طالب علموں پر سایہ ڈالتے ہیں اگر مسیح کو مانیں تو کس نرالی صورت میں مانیں۔ قرآن شریف میں تو **حملناھم فی البحر والبر** کی رو سے خدا ہر ایک کو اٹھائے کھڑا ہے۔ کیا وہ کسی کو نظر آتا ہے۔ یہ استعارہ ہے بیوقوف فرقہ چاہتا ہے کہ اس کو حقیقی رنگ میں دیکھے اور مخالف اعتراض کرسکیں۔ اگر احادیث کا مقصد یہی تھا تو نزول کی بجائے رجوع کا لفظ مناسب تھا۔ تو پھر نزول کا لفظ حضور ﷺ کی طرف کیوں منسوب کیا جاتا ہے۔ ان کم فہم علماء کو ایک اور دھوکہ لگا ہوا ہے کہ **ماقتلوہ** میں قتل اور صلب کی نفی ہے۔ اور رفع کا مقتضا یہ ہے کہ آپ آسمان پر بجسم عنصری اٹھائے گئے ہیں۔ گویا زمین پر حفاظت کے لئے خدا کے پاس کوئی جگہ نہ تھی۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور ﷺ کو تو سانپ بھری غار کافی ہوگئی۔ مگر یہودیوں سے خدا ایسا ڈرا کہ ان سے عاجز ہوکر بجائے آسمان کے مسیح کے لئے کوئی جگہ تجویز نہ کی قرآن میں تو **رفع الی السماء** کا ذکر بھی نہیں اور **رفع الی اللہ** ہر مومن کو ہوتا ہے' یہ لوگ شان نزول کو بھی نہیں سوچتے کہ یہود ونصاریٰ میں صرف رفع روحانی کا جھگڑا چلا آیا ہے اور اب بھی ہے کہ مومن کا رفع الی اللہ ہوتا ہے اور مصلوب کا رفع الی اللہ نہیں ہوتا۔ اسلئے مسیح صلیب پر لعنتی موت سے مرا ہے۔ نالائق عیسائیوں نے بھی تین دن تک مسیح کو لعنتی ٹھہرایا ہے۔ اب قرآن نے فیصلہ کر دیا کہ رفع الی اللہ ہوا ہے۔ علمائے یہود سے پوچھلو کہ رفع جسمانی زیر بحث تھا کہ رفع روحانی؟ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ سچا مسیح اس وقت آئے گا جب ایلیا دوبارہ دنیا میں آ چکا ہوگا۔ مگر ایلیا نہ اترا اور خدا نے یہود کو ابتلاء میں ڈال دیا اور ابن مریم نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تو یہود نے کہا کہ اگر یہ سچا ہے تو تورات باطل ہے۔ اس لئے وہ آپ کے دشمن ہوگئے۔ اور آپ کو کافر ملحد مرتد اور دجال کہا۔ تمام علماء کا فتویٰ ان کے کفر پر ہوگیا کیونکہ مسیح نے نزول کی تاویل کی کہ نزول سے مراد وہ شخص ہے۔ جو ایلیا کی خو اور طبیعت کا ہو یعنی وہ شخص اب یوحنا (یحییٰ بن زکریا) ہے۔ مگر یہود نے آپ کو ملحد یعنی نصوص کو ظاہر سے پھیرنے والا کہا مگر یہ تاویل خدا کو منظور تھی۔ بعض نے کہا کہ اگر مسیح سچا نہیں تو انوار الٰہی اسپر کیوں نازل ہوتے ہیں۔ پس اس خیال کے دور کرنے میں یہودیوں کے مولوی ہر وقت اسی تدبیر میں رہے کہ کسی طرح عوام کو یہ یقین دلایا جائے کہ مسیح کاذب اور ملعون ہے آخر یہ سوچا کہ اگر آپ کو صلیب پر کھینچا جائے تو البتہ ہر ایک پر ظاہر ہو جائے گا کہ یہ شخص لعنتی ہے اور رفع الی اللہ سے محروم ہے کیونکہ تورات میں صاف لکھا تھا کہ جو شخص صلیب پر کھینچا جائے۔ وہ لعنتی ہے سو انہوں نے اپنی دانست میں ایسا ہی کیا اور نصاریٰ بھی کہنے لگے کہ آپ مصلوب ہوگئے ہیں۔ مگر اس لعنت کو دور کرنے کے لئے ان کو یہ سوجھی کہ ان کو خدا کا بیٹا بنا دیا جس نے دنیا کی تمام لعنتیں اپنے سر پر اٹھائیں اور لعنتی موت سے مرا کیونکہ وہ جرائم پیشہ اور قاتلوں کو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

صلیب کے ذریعہ سے ہی ہلاک کیا کرتے تھے اور ملعون قرار دیتے تھے۔ عیسائیوں کو بڑا دھوکہ لگا کیونکہ لعنت خدا کے اس عمل کا نام ہے جو اس وقت ظہور میں آتا ہے کہ انسان عمداً بے ایمان ہو کر خدا سے تعلقات توڑ دے اور وہ خدا سے بیزار ہو جائے اور ایک ذرہ بھی خدا کی محبت اسکے دل میں نہ رہے اسی وجہ سے شیطان کا نام لعین ہے۔ مگر آپ اس سے پاک تھے اور یہودیوں نے شرارت سے اور عیسائیوں نے حماقت سے آپ کو ملعون ٹھیرا دیا۔ کیونکہ لعنت رفع کی نقیض ہے۔ اسلئے مسیح جہنم رسید ہو گئے اور عیسائیوں کے نزدیک بھی تین روز تک آپ جہنم میں رہے مگر اسلام نے کہا کہ آپ نبی، وجیہ اور مقرب الی اللہ تھے۔ نہ قتل ہوئے نہ مصلوب ہوئے اور ان کا رفع الی اللہ ہوا اب اس کلام سے چھ سو برس کی لعنت دور ہو گئی۔

رفع جسمانی

اور یہ ضروری تھا کہ ان احمقوں اور شریروں کی تہمت سے آپ کو بری کر دیا جاتا۔

اب ثابت ہوا کہ رفع جسمانی کے نہ ہونے سے آپ کا کاذب ہونا یا ملعون ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اگر مقرب الی اللہ ہونے کے لئے رفع جسمانی ضروری تھا تو ان نادان علماء کے نزدیک وہ تمام مقرب الی اللہ نہیں ہو سکتے کہ جن کا رفع جسمانی نہیں ہوا۔ پس رفع جسمانی صدق و کذب کا معیار ہی نہیں تو کیوں اس مقام پر یہ فضول لغو اور بے تعلق جھگڑا کیا جاتا ہے۔ اگر توراۃ میں یوں ہوتا کہ جو شخص مصلوب ہو تو اس کو رفع جسمانی نہیں ہوتا تو ممکن تھا کہ خدا آپ کو آسمان پر پہنچا دیتا۔ مگر اب تو یہ خیال سراسر بے تعلق ہے، خدائی تعلیم راہ نجات بتاتی ہے اور انبیاء سے وہ الزام اٹھاتی ہے کہ جن سے ان کا ناجی اور منجی ہونا مشتبہ ہو جاتا ہے۔ مگر رفعِ جسمانی الی السماء کو نجات اور قرب الی اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔ نادان مولوی یہ بھی نہیں سوچتے کہ اگر توراۃ کا یہ مطلب ہو کہ صلیب پر مرنے والا رفع جسمانی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے محروم ہوتا ہے تو اس میں کیا حرج ہے' کیونکہ اس وقت باقی انبیاء رفع جسمانی کے نہ ہونے سے ناجی نہیں ٹھہرتے۔ پس رفع جسمانی کو تقرب الی اللہ سے کوئی تعلق نہیں ہے تو قرآن کو اصل مقصد سے پھیرنا اور شان نزول سے لاپرواہونا اور خود بخود رفع جسمانی مراد لینا کس قدر گمراہی ہے یہ بھی تو آتا ہے کہ بلعم کا رفع خدا نے کرنا چاہا۔ مگر وہ زمین کی طرف جھک گیا کیا یہاں کہو گے کہ خدا اس کو رفع جسمانی کے ذریعہ آسمان پر لے جانا چاہتا تھا۔ سو ہر ایک یاد رکھے اور بے ایمانی کی راہ اختیار نہ کرے' کیونکہ قرآن شریف میں ہر ایک جگہ رفع سے مراد رفع روحانی ہے۔ نادان علماء کہتے ہیں کہ ادریس کو رفع جسمانی ہوا اور **ورفعناه مكانا عليا** کے لئے ایک قصہ گھڑتے ہیں۔ حالانکہ یہاں بھی رفع روحانی مراد ہے۔ کفار کا رفع روحانی نہیں ہوتا۔ **لا تفتح لهم ابواب السماء، فيها تحيون** میں قطعی فیصلہ ہے کہ کوئی انسان آسمان پر زندگی بسر نہیں کرسکتا خواہ عیسیٰ ہو یا ادریس **فيها تموتون** سے معلوم ہوتا ہے کہ سب کی قبریں زمین پر ہوں گی۔ اور لازم آتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی طرح وہ بھی کسی وقت آسمان سے نازل ہونگے۔ حالانکہ عیسیٰ کی طرح ان کی قبر بھی موجود ہے کہا جاتا ہے کہ عیسیٰ دوبارہ زندہ ہوکر دنیا میں آئیں گے تو یہ عقیدہ **ويمسک التی قضى عليها الموت** کے خلاف ہے کہ دوبارہ کوئی شخص دنیا میں زندہ نہیں ہوسکتا۔ لیکن کسی حدیث یا قول صحابہ سے اس عقیدہ کی تائید نہیں ہوتی۔ ہمارے مخالفین جھوٹے عقیدہ میں پھنس کر گلے پڑا ڈھول بجا رہے ہیں۔ نیچریوں نے جب سنا کہ دجال کا گدھا تین سو گز لمبا ہوگا، مردہ سے زندہ کرے گا، بارش برسائے گا، اہل حق قحط میں پڑیں گے اور عیسیٰ آسمان سے اتریں گے تو صاف منکر ہوگئے، کیونکہ ایسا گدھا کبھی نہیں دیکھا گیا۔ اور یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ کافر تو دم عیسوی سے مرجائیں مگر دجال نہ مرے۔ اور یہ بھی ناممکن ہے کہ خدا اپنے بندوں کو سخت فتنہ میں رکھے عیسیٰ سے تو ایک چوہا بھی نہ بن سکا۔ پھر بھی اس کے ماننے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

والے چالیس کروڑ ہیں اور دجال جب خدائی کا مالک ہوگا تو معلوم نہیں کہ اسکے تابعدار کتنے کروڑ ہوں گے اور کیا وجہ ہے کہ ان کو معذور نہ سمجھا جائے نیچریوں کا حق تھا کہ ایسے امور سے ضرور انکار کردیتے کیونکہ دنیا میں اس کی نظیر نہیں ملتی اور آیت **سبحان ربی** میں اس کی تکذیب موجود ہے۔ یہ گناہ ہمارے علماء کی گردن پر ہے کہ جنھوں نے دجال کو خدائی جامہ پہنا دیا ہوا ہے۔ جس سے محققین متنفر ہو رہے ہیں اگر صحیح اور صاف معنی کرتے تو وہ اس تواتر سے متنفر نہ ہوتے کیونکہ یہ تواتر تمام تواتروں سے بڑھ کر ہے۔

دجل و دجال

دجل کا معنی گندم نمائی اور جو فروشی اور دھوکہ دہی کے پیشہ کو کمال تک پانا۔

احادیث میں ہے کہ وہ خدائی دعویٰ کرے گا۔ اور نبوت کا بھی مدعی ہوگا اور یہ دونوں ادعا جمع نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ نبی خدا کا مقرر ہوتا ہے اور خدا کا کوئی اور خدا نہیں ہے درحقیقت دجال اس جماعت کا نام ہے جو اپنے آپ کو متدین اور امین ظاہر کرتی ہے۔ اور فی الواقع ایسی نہیں ہوتی تو دجل نبوت عیسائیوں میں موجود ہے جو اصل انجیل کھو بیٹھے ہیں اور طبع زاد تراجم کو خدا کا کلام بتاتے ہیں اور وہ کلام الٰہی پیش نہیں کر سکتے جسکی نسبت مسیح نے کہا تھا کہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے مجھے کہا تھا۔ کیونکہ جعل سازی سے انہوں نے منصب نبوت کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ جو چاہتے ہیں لکھ کر خدا کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ پس یہ طریق مشابہ نبوت ہے اور دجل الوہیت فلاسفروں میں ہے کیونکہ وہ اپنی کلول سے دھوکہ دیتے ہیں کہ ان کو خدائی میں دخل ہے اور ان کے نزدیک قدرت الٰہی پر ایمان رکھنا کوئی چیز نہیں ہے۔ اس گروہ کے تابع خواص عیسائی ہیں جو ہمیشہ اس دھن میں رہتے ہیں کہ بارش کس طرح برسائی جاتی ہے اور بچہ کس طرح پیدا ہوتا ہے۔ گویا یہ خدائی دعویٰ ہے انسان کو جب نظام عالم میں کچھ کامیابی حاصل ہوتی ہے تو اس میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے جو خاص صفت الٰہی ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر انانیت پیدا ہو جاتی ہے جسکو خدائی دعویٰ کہہ سکتے ہیں۔ جب وہ کسی طوفان بادی یا آبی پر قادر ہوتا ہے تو خدا کی عظمت اسکے دل میں گھٹ جاتی ہے اس کے نزدیک علل ومعلول کی ناسمجھی کی وجہ سے خدا کا اقرار پیدا ہوا ہے اور اس نادانی کی وجہ سے یہ باتیں خدا سے مانگتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب کچھ انسان خود کر سکتا ہے۔ یہی خدائی کا دعویٰ یورپ میں پیدا ہوا اور لوگوں نے یہ عظمت دیکھ کر ان میں خدائی کا ایک حصہ ثابت کر دیا ہے۔ ایک ہندو کا قول ہے کہ لوگ جب کنہ اشیاء سے عاجز آتے ہیں تو خدا کی قدرت بتانے لگتے ہیں۔ انگریزوں نے وہ خدائی دکھلا دی ہے کہ قدرت کے پردے کھول دیئے ہیں۔ یہ اثر نو تعلیم یافتوں میں بہت ہے اگر کہا جائے کہ انگریز صبح آم بیج کر شام کو پھل لے سکتے ہیں تو شاید ان میں کوئی منکر نہ ہو۔ بہت نادان کہتے ہیں کہ انگریزوں کے نزدیک کوئی بات ناممکن نہیں قاعدہ ہے کہ چند تجربہ کے بعد مبالغہ اس حد تک پہنچا دیتے ہیں کہ اگر مخول سے سرسید وغیرہ کو کہا جائے کہ انگریزوں نے ایسا مادہ تیار کیا ہے کہ درخت کے سامنے رکھ دیں تو وہ خود بخود اسکی طرف دوڑ آتا ہے تو وہ انکار نہیں کر سکتے۔ مگر جب حضور ﷺ کے متعلق درختوں کا چلنا بیان کیا جائے تو روایت کو موضوع ثابت کرنے کی فکر میں لگ جاتے ہیں۔ غرضیکہ دجال کے دو جبڑے یہی دونوں پادری اور فلاسفر ہیں۔ خواص فلاسفروں کے تابع ہیں اور عوام پادریوں کے۔ یقیناً یہی سمجھ کہ یہی دجال ہے دجال کی خدائی سے یہی منشاء تھا جو ظاہر ہو گیا خود دجل کے لفظ بتا رہا ہے کہ دجال میں حقیقی نبوت نہیں۔ اور یہ ایسا فتنہ ہے کہ ''از آدم تا ایندم'' اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس سے خدا کی عظمت سرد ہو گئی۔ ایمان خطرہ میں پڑ گیا بعض پر پورا محیط ہو گیا اور بعض پر کچھ اثر ہوا۔ سوچو یہی سچ ہے۔ جو صحیفہ قدرت کو مطالعہ کرنے والے ہیں ان کو موقع ہے کہ مجھے مان لیں ان کو وہ مشکلات پیش نہیں جو دوسروں کو ہیں۔ کیونکہ وہ پہلے سے ہی مسیح کو زندہ نہیں سمجھتے اور تواتر سے انکار بھی نہیں کر سکتے ان کو ضرور ماننا پڑے گا کہ آنے والا مسیح اسی امت میں سے ہوگا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اثبات مسیحیت

رہا یہ سوال کہ ہم کس طرح مسیح ہیں۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ میرے ملک میرے وجود اور میرے زمانہ میں تمام علامات مسیح (قصبہ، ملک جس میں اس کا ظہور ہوتا ہے، اسکی علۃ غائی اور حوادث ارضی وسماوی اور علوم ومعارف خاصہ) سب موجود ہیں۔

چوں مرا حکم از پے قوم مسیحی دادہ اند — مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند

آسمان بارد نشاں الوقت میگوید زمیں — ایں دو شاہد از پے تصدیق من استادہ اند

حضور ﷺ مثیل موسیٰ ہیں موسیٰ کے بعد یہودی بگڑے اور ایک دوسرے کو کافر کہنے لگے۔ تو مسیح آئے اور تمام اختلافات مٹا دیے۔ بھیڑیے بکری کو ایک جگہ پانی پلایا۔ اسی طرح اب پھر احادیث سے اختلاف میں پھنس گئے' ایک دوسرے کو کافر کہنے لگے **لما یلحقوا** کے ماتحت مسیح کا حکم ہو کر آنا قرار پایا سو اس زمانہ میں یہودیوں کی طرح ایک حکم کی ضرورت تھی تو خدا نے مجھے بھیجدیا۔ مسیح موسیٰ کے بعد چودہویں صدی میں پیدا ہوئے۔ اسی طرح میں حضور ﷺ کے بعد چودہویں صدی میں پیدا ہوا۔ خدا نے میرا نام غلام احمد قادیانی رکھ کر بتلایا کہ تیرہ سو سال پر تیرا ظہور ہوگا۔ **یکسر الصلیب** میں اشارہ ہے کہ عیسائی مذہب زور پر ہوگا اور **مِی الی المشرق** سے ظاہر ہے کہ دجال کا ظہور مشرق میں ہوگا تو ضرور ہے کہ مسیح بھی مشرق میں دجالیت دور کرنے کے لئے پیدا ہو۔ پنجاب مکہ سے مشرق پر ہے اور حدیث دمشق بھی مشرق کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ مہدی موعود کا ظہور قصبہ کدعہ یا کدیہ ہے جو قادیان کا مخفف ہے۔ یہ غلط ہے کہ احادیث میں کدعہ یمن کا ایک قصبہ بتایا گیا ہے کیونکہ یہ حدیث کا لفظ نہیں بلکہ کسی نے بعد میں شامل کر دیا ہے شاید پہلے ہو مگر اب وہاں یہ قصبہ موجود نہیں اور نہ اس میں کسی نے دعویٰ کیا ہے۔ مگر قادیان اور مدعی مہدویت دونوں موجود ہیں۔ وجود مسیح کی علت غائی اور ضرورت دجل دور کرنا تھا۔ سو میں نے عیسائی مذہب کے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اصول کا خاتمہ کر دیا ہے کہ مسیح کی طرف لعنتی موت منسوب نہیں ہو سکتی۔ عقلمند سمجھ چکے ہیں کہ کسر صلیب ہوگئی عیسائی تحریرات بتا رہی ہیں کہ ضرور صلیبی مذہب کی بنیاد گر جائے گی۔ اور وہ گرنا نہایت خوفناک ہوگا۔ **یرجی برء من جرحه السنان و لا یرجی برء من فرقه البرهان** میں نے ثابت کر دیا ہے کہ رفع جسمانی بالکل جھوٹ ہے۔ مدت تک عیسائیوں کا عقیدہ تھا کہ مسیح فوت ہو گئے ہیں اور ان کا رفع روحانی ہو چکا ہے مگر ثبوت نہ دے سکے اسلئے یہودیوں کے مقابلہ پر یہ بات بنائی کہ یسوع کو آسمان پر جاتے وقت فلاں آدمی نے دیکھا ہے مگر آسمان پر جانے سے اصل مطلب پھر بھی حل نہ ہوا۔ کیونکہ یہودی یوں نہ کہتے تھے کہ صلیبی موت سے آسمان پر جسم نہیں جاتا اور نہ یہ کہ جو ملعون نہیں ہوتے ان کا جسم آسمان پر چلا جاتا ہے تورات میں ہے کہ یوسف علیہ السلام کی ہڈیاں چار سو برس بعد موسیٰ مصر سے کنعان کی طرف لے گئے تھے جس سے ثابت ہوا کہ انسان مر کر مٹی میں چلا جاتا ہے اور تمام انبیاء خاک میں گئے اگر ملعون کی علامت یہ ہو کہ اس کا جسم آسمان پر نہیں اٹھایا جاتا تو معاذ اللہ تمام انبیاء ملعون ہوں گے تورات کی رو سے جو شخص لکڑی پر لٹکایا جائے وہ لعنتی ہے مگر لعنت کو جسم سے تعلق نہیں ہے اور نہ عدم لعنت رفع جسمانی کے لئے ضروری ہے لہٰذا یہودی آپ کو اس مقام سے بے نصیب ثابت کرتے تھے جہاں ابراہیم اسرائیل اور یعقوب وغیرہ کی روحیں گئی ہیں۔ تو اب رفع جسمانی اور الوہیت کا نظریہ یہودیوں کے اعتراض سے کچھ بھی تعلق نہیں رکھتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ کے گذرنے کے بعد یہ دعویٰ کہ یسوع آسمان پر چلا گیا ہے اس غرض سے تھا کہ لعنت دور کی جائے اور اسوقت عیسائیوں کا بھی یہی خیال تھا کہ فقط روح اٹھائی گئی ہے۔ دوسرے زمانہ میں یہ خیال پیدا ہوا کہ مسیح کا جسم آسمان پر چلا گیا ہے اور وہ خدا ہے حالانکہ اصل مطلب یہ تھا کہ رفع روحانی سے لعنت دور کی جائے اور تورات کی رو سے وہ لعنت سے دور ہو سکتا ہے کہ جس کا رفع روحانی ہو نہ رفع جسمانی۔ عیسائی جانتے ہیں کہ صلیبی موت سے وہ اس الزام کے نیچے آ گئے تھے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ابدی لعنت سے رہائی

کہ مسیح ابدی لعنتی ہیں۔ اس پر یہ اعتراض ہوتا تھا۔ کہ شیطان سیرت ہو کر مسیح کا لعنتی ہونا تین دن تک کیوں محدود ہے؟ کیا تورات میں مصلوب کی لعنت تین دن تک محدود ہے؟ اسکے رو سے صلیبی موت سے روح جہنم میں جاتی ہے اور عیسائی بھی مانتے ہیں کہ تین روز تک مسیح جہنم میں رہے پھر اس ملعون جسم کیساتھ آسمان پر چلے گئے۔ وہ کہتے ہیں کہ لعنت کے دنوں کا یہ تقاضا ہوا کہ آپ کی روح جہنم میں جائے اور لعنت سے پاک ہونے کے دنوں کا یہ تقاضا ہوا کہ آپ کی روح پاک ہو کر خدا سے جا ملے تو اب اس تقاضا کی وجہ سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا رفع صرف روحانی تھا۔ رفع جسم کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ وہ صلیب سے ناپاک ہو چکا تھا' کیونکہ جب جسم قبر میں رہا اور صرف روح جہنم میں گئی تو سزا کے بعد خدا کی طرف (جو صرف روح ہے) جسم کیوں گیا' حالانکہ جہنم میں جسم کا جانا ضروری تھا کیونکہ جسم بھی معاذ اللہ آپ کے لعنتی دل کے ساتھ شریک تھا۔ اور اس لئے بھی کہ عیسائیوں کا جہنم ایک جسمانی آتش خانہ ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ عیسائیوں نے رفع جسمانی کے عقیدہ سے کئی ایک غلطیوں اور تناقضات کا اقرار کرلیا ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ رفع روحانی ہوا مگر واقعہ صلیب کے بعد مدت دراز کے بعد ثابت ہوا کہ خدا کیطرف رفع الوہیت ثابت نہیں کرتا۔ بات یہ ہے کہ یہودیوں نے ستانا شروع کیا تھا کہ مسیح لعنتی ہو گیا ہے اور یسوع گو زندہ بچ گیا تھا مگر ظالم یہودیوں کے سامنے جانا بہتر نہ سمجھتا تھا اس لئے عیسائیوں نے یہ کہہ کر پیچھا چھوڑایا کہ فلاں مرد یا عورت کے سامنے آسمان پر چلا گیا ہے مگر یہ بات بالکل جھوٹا منصوبہ یا کسی مراقی عورت کا وہم تھا۔ کیونکہ اگر خدا کا یہی ارادہ ہوتا تو دس بیس یہودیوں کے سامنے آسمان پر مع جسم اٹھایا جاتا، نہ یہ کہ کوئی عورت مجہول الحال یا کوئی عیسائی دیکھتا جس پر لوگ مخول اڑاتے۔ عیسائی خود جھوٹے ہیں کیونکہ روح جب جہنم میں گئی تھی تو وہی پاک ہو کر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

خدا کی طرف بھی گئی ہوگی ورنہ جسم کو کیا تعلق تھا اور ہم تو سرے سے مانتے ہی نہیں کہ مسیح کسی وقت ملعون بھی ہوئے تھے اب تحقیق جدید سے دو باتیں ثابت ہیں۔ اول یہ کہ رفع جسمانی نہیں ہوا کیونکہ اس کی ضرورت نہ تھی۔ اور نہ ہی اس کا ثبوت ہے ہاں واقعہ صلیب کے بعد ۸۷ برس رفع روحانی ہوا ہے جو قرآن سے ثابت ہے۔ علماء کی غلطی ہے کہ صلیب کے بعد رفع جسمانی مانتے ہیں۔ حالانکہ ۱۲۰ برس عمر بھی مانتے ہیں اور جب اناجیل اور رومی تواریخ سے ثابت ہے کہ صلیب کے وقت آپ کی عمر ۳۳ سال تھی تو ۱۲۰ برس میں رفع جسمانی کیسے ہوا، حالانکہ یہ حدیث صحیح اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ ۱۲۰ برس کی حد لگا دینا بھی اس امر کی شہادت ہے کہ بعد میں موت واقع ہو چکی ہے۔ جب مصلوب ہونا رفع روحانی کا مانع تھا تو عیسائیوں کا یہ عذر بیہودہ ہوگا کہ تین دن تک لعنتی ہونے کے بعد رفع جسمانی ہو گیا تھا کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ تورات کا حکم اوروں کے لئے ابدی ہو اور مسیح کے لئے صرف تین دن کے لئے ہو تین دن کی تخصیص کوئی عیسائی نہیں دکھا سکتا۔ اور یہ بھی تعجب خیز ہے کہ فلاں نے رفع جسمانی دیکھا ہے۔ کاش یہودی بھی دیکھ لیتے اور تورات منجانب اللہ نہ رہتی' مگر اب تو یہودیوں کا ہاتھ خود عیسائیوں نے اوپر کر دیا ہے کیونکہ جب مصلوب مانا تو لعنتی ابدی بھی مان لیا اور تین دن کی تحدید بھی نہیں دکھا سکتے' اگر یہ تحدید مان بھی لیں تو پھر بھی رہائی نہیں کیونکہ لعنت کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ خدا کی بیزاری اور شیطان خصلت ہونا ایک لمحہ کے لئے بھی ہم مسیح کے لئے تجویز نہیں کر سکتے۔ اگر لعنت نہیں پڑی تو یسوع مصلوب بھی نہیں ہوا، کیونکہ اس نے کہا تھا کہ یونس کی طرح تین دن قبر میں زندہ رہوں گا کیونکہ یونس خود مچھلی کے پیٹ میں تین دن زندہ رہا تھا۔ ممکن نہیں کہ یہ مثال غلط نکلے جب پاک ہونے کو صرف روح جہنم میں گئی تھی تو ناپاک جسم آسمان پر کیسے چڑھ گیا؟ اور جہنم میں کیوں نہ گیا کیا یہ ظلم نہیں کہ سزا بھگتنے روح جائے اور خدا کے پاس جانے کو جسم ناپاک بھی ساتھ ہو جائے، حالانکہ ان کا عقیدہ ہے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ جہنم جسمانی آتشخانہ ہے۔ جس میں گندھک کے بڑے بڑے پتھر ہیں۔ تو وہ جسم کیوں نہیں وہاں گیا جس پر تمام دنیا کی لعنت بری تھی۔ اگر باپ نے صرف روحانی سزا تجویز کی تھی اور اسے تین دن تک محدود کیا تھا تو یہ رعایت مخلوق سے بھی کی ہوتی۔ کیونکہ یہ بے انصافی جب بیٹے کے لئے جائز ہوئی تو مخلوق کے لئے بھی جائز ہونی چاہیئے۔ یہ تمام غلطیاں ہیں جن پر خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تاکہ میں گمراہوں کو مطلع کردوں۔ میں نے صرف معقول طور پران کو مطلع نہیں کیا، بلکہ ساتھ ساتھ آسمانی نشان بھی دکھائے ہیں۔ مسلمانوں کو بھی متنبہ کردیا ہے کہ جو فرضی دجال کے منتظر تھے۔ جس کے ماننے سے از سرنو شرک کی بنیاد پڑتی ہے۔ اور ختم نبوت بھی ہاتھ سے چلی جاتی ہے۔

میں کب اور کیوں مجدد بنا

سو خدا نے مجھے بھیجا تا کہ میں راہ توحید دکھاؤں اور کمزور ایمان والوں کو قوی الایمان بناؤں۔ کیونکہ انکو خدا پر بھروسہ نہیں رہا۔ حضرت مسیح نے بھی یہودیوں کو اسی حالت پر پایا تھا سو میں بھیجا گیا ہوں تا کہ سچائی کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میری علت غائی ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آسمان پھر زمین کے قریب ہوگا۔ بعد اسکے کہ دور ہوگیا تھا۔ قرآن وحدیث کے متعلق یقین بخشنا دو طور سے ظاہر ہوا ہے اول قرآن شریف کی صداقت ظاہر کرنا چنانچہ میری کتابیں نکات و معارف قرآنیہ سے پر ہیں۔ اور ان سے ایمان ترقی پاتا ہے دوم آسمانی نشان ہیں۔ اور استجابت دعا جو نشان اتنے ہیں کہ جنکے تسلیم کرنے سے گریز نہیں۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ پادری معجزات نبویہ کے منکر تھے اور آج ہمارے سامنے نہیں ٹھیر سکتے کیونکہ نشان ظاہر ہورہے ہیں۔ مدت ہوئی رمضان میں کسوف و خسوف ہوچکا۔ ستارہ ذوالسنین بھی نکل چکا۔ تکفیر بھی ہوچکی اور معارف بھی ظاہر ہوگئے۔ ماموریت کا دعویٰ مکمل تین طریق سے ہوسکتا ہے کہ خلاف قرآن نہ ہو۔ عقلی دلائل اس کے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

خلاف نہ ہوں اور آسمانی نشانات تائید کریں میری موید حدیث اختلاف حلیہ کی روایت ہے جو بخاری کے (صفحہ ۴۸۵ اور ۱۰۵۵) پر درج ہے۔ عالم کشف میں حضور ﷺ نے مسیح موعود کو طواف کعبہ کرتے دیکھا کہ وہ گندم گون تھا۔ بال سیدھے تھے مسیح ناصری سرخ رنگ تھے بال گنگھر یالے تھے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے دو مسیح قرار دیئے ہیں اور بعض مناسبات کی وجہ سے دونوں کو ابن مریم بھی کہہ دیا ہے۔ نیز مسیح موعود کے ساتھ مسیح دجال کا بھی ذکر کیا ہے اور مسیح ناصری کیساتھ دجال کا ذکر نہیں ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ابن مریم دو شخص ہیں۔ اور اہل شام گندم گوں نہیں ہوتے اور اہل ہند (آدم) گندم گوں ہوتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسیح موعود کا ظہور ہند میں ہوگا۔ شام میں نہ ہوگا۔ تاریخ عیسائیت بھی شاہد ہے کہ آپ سرخ رنگ تھے گندم گوں نہ تھے حدیث **من یجدد لھا دینھا** بھی میری مصدق ہے (رواہ ابوداؤد و مستدرک) مجدد کا فرض تھا کہ عیسائیوں کے خطرناک فتنہ کو فرو کرنے کے لئے کسر صلیب کرے اور احادیث کی رو سے وہی مسیح ہوگا۔ اگرچہ فسق و فجور عام ہے مگر سب کی اصل یہی ہے کہ ایک انسان کے خون نے سب کے گناہوں کی باز پرس سے کفایت کردی ہے۔ اسی وجہ سے یورپ سب سے بڑھ کر گناہوں میں پھنسا ہوا ہے۔ اور ان کی اس متعدی بیماری سے اور انکی مجاورت سے تمام قومیں بگڑ گئی ہیں کیونکہ یہی عقیدہ تمام آزادیوں کی جڑ ہے۔ جس سے کئی ایک بے ایمان ہو گئے ہیں اور کئی ایک متلاشی بن کر اندرونی طور پر مرتد ہو چکے ہیں۔ اس لئے خدا نے چاہا کہ جس دجالیت سے انسان کو خدا بنایا جاتا ہے اسکے پردے کھول دے۔ اور چونکہ یہ مصیبت اس صدی میں کمال تک پہنچ چکی تھی۔ اسلئے اس صدی کے مجدد کا کام کسر صلیب ٹھیرا اور کسر صلیب کرنے والا مسیح ہوا۔ تفصیل یہ ہے کہ حجج عقلیہ، آیات سماویہ اور دعا سے کسر صلیب ہوگا۔ ان تینوں میں خدا نے وہ اعجازی طاقت رکھی کہ کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ پس اسی طرح اسے توڑ کر توحید کے دروازے کھولے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جائیں گے اور یہ کام تدریجی ہوگا' اسلام بھی تدریجی پھیلا ہے۔ یہ سوال کہ تم نے اب تک کس قدر کسر صلیب کیا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے پادریوں کا منہ بند کر دیا۔ پیشینگوئیاں پوری ہوئیں۔ اور قرآنی تعلیم نے جو میری طرف سے ہوئی مخالفین کا سر جھکا دیا۔ جلسہ مذاہب لاہور میں میرا مضمون اعلیٰ رہا۔ عیسائی اصول ایسے توڑے کہ کبھی کسی کو میسر نہ آیا۔ کسی کو شک ہو تو کوئی ایسا اعتراض پیش کرے کہ جس کو ہم نے کالعدم نہیں کیا یا ہم سے پہلے کسی نے کالعدم کیا ہو۔

میں مہدی کیسے ہوا؟

ظہور مہدی کا نشان بھی یہی ہے کہ اس سے پہلے زمین ظلم وفساد سے پر ہوگی۔ اور وہ عدل وانصاف سے پر کرے گا۔ اب ظاہر ہے کہ فسق وفجور زور پر ہے۔ مخلوق پرست شرک پھیلانے میں سرگرم ہیں۔ ایمان صرف زبان پر رہ گیا ہے۔ پس یہ وہی زمانہ ہے کہ جس میں ہر ایک قسم کی بدکاری اور شرک جو ظلم عظیم ہے پھیل رہا ہے اور روشن پیشانی اور اونچی ناک میں علاوہ ظاہری علامت کے ایک باطنی حقیقت بھی اس میں مضمر ہے کہ ناک کی بڑائی کبریائی ظاہر کرتی ہے اور روشن پیشانی نور صداقت ہے۔ اگر چہ دونوں علامتیں بندگان خدا میں ہوتی ہیں۔ مگر مہدی موعود میں قوت سے موجود ہیں۔ نور پیشانی دلوں کو جذب کریگا' لوگ کہیں گے کہ یہ جادوگر ہے۔ کبریائی سے شریروں کے سامنے تذلیل نہیں کرے گا' بلکہ شریر اس کے سامنے تذلل کریں گے۔ ۱۸ برس پہلے ''براہین'' میں الہام درج ہو چکا ہے **القیت علیک محبة منی. نصرت بالرعب** جو اس علامت کی تشریح ہے۔ مجھ میں یہ دونوں علامتیں موجود ہیں۔ نیک دل کھچے آتے ہیں اور مخالف پر رعب ہے۔ **لو کان الدین عندالثریا** کی حدیث بھی میری موید ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام ضعیف ہوگا تو ایک فارسی الاصل اسلام کو پھر زمین پر لائے گا اور وہی مہدی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

موعود ہے۔ اور لامھدی الا عیسٰی نے بتادیا کہ وہ مسیح موعود بھی ہے نتیجہ یہ ہوا کہ وہ فارسی النسل ایمان قوی کرے گا۔ عقائد کی تصحیح کریگا۔ حقائق قرآنی سمجھائیگا۔ ہتھیار نہیں اٹھائے گا نہ لڑائی لڑے گا۔ بلکہ حجج سماویہ اور براہین عقلیہ سے غیر ملتوں کو ہلاک کرے گا۔ اوراس کا حربہ آسمانی ہوگا نہ زمینی۔ سوشکر کرو کہ تم نے یہ زمانہ پایا ہے۔" براہین ص ۲۴۱" میں ہے کہ **لو کان الایمان بالثریا لناله. انار الله برهانه. انا فتحنالک فتحا مبینا. فتح الولی فتح. قربناه نجیا اشجع الناس یا احمد فاضت الرحمة علی شفتیک انی رافعک الی. القیت علیک محبة منی. خذوا التوحید یا ابناء فارس. بشر الذین امنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم. اتل علیهم ما اوحی الیک من ربک. لاتصعر لخلق الله. ولا تسام من الناس. اصحاب الصفة ما اصحاب الصفة. تری اعینهم تفیض من الدمع. یصلون علیک ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان وداعیا الی الله وسراجا منیرا. املوا** ہم تجھے دیں گے ولی کی فتح۔ ہم نے اسے رازدار اور مقرب بنایا ہے، وہ سب سے زیادہ بہادر ہے، اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو وہ وہاں سے لے آتا۔ خدا اسکی برہان کو روشن کریگا۔ اے احمد رحمت تیرے لبوں پر جاری ہے، میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور اپنی محبت تجھ پر ڈالوں گا (اورلوگ تجھ سے محبت کرینگے) فارس کے بیٹو! توحید پکڑو۔ ان کو خوشخبری دے جو تجھ پر ایمان لائے ہیں کہ وہ صادق ٹھیر گئے ہیں اوران کا صدق قدم صادق ثابت ہوا تو میرے ان کو الہام سنا۔ اور مخلوق سے منہ مت پھیر ملاقات سے ملول مت ہو (وہ وقت آتا ہے کہ لوگ فوج درفوج آئینگے) ایک وہ گروہ ہوں گے۔ جو اصحاب صفہ ہوں گے جو حاضر رہیں گے ان کی شان بڑی ہے تو دیکھے گا کہ اکثروں کے آنسو جاری ہیں۔ اور تجھ پر درود بھیجیں گے (یعنی معارف سنیں گے۔ نشان دیکھیں گے اور انشراح صدر کی حالت ان پر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

غالب ہوگی تو فرط محبت سے تجھ پر درود بھیجیں گے اور دعا کرتے ہوئے کہیں گے کہ) اے اللہ ہم نے سنا ہے جو ایمان کی منادی کرتا ہے۔ خدا کی طرف بلاتا ہے اور وہ چراغ روشن ہے۔ لکھ لو۔ میرا کام ایمان کی منادی ہے کہ تازہ ہو کیونکہ اس وقت وہ کمزور ہو گیا ہوگا تو نہ بت رہیں گے۔ اور نہ صلیب۔ سمجھ دار دلوں سے ان کی عظمت اٹھ جائے گی۔ وہ جنگ نہیں کریگا بلکہ دلائل سے اسلام کی طرف لائے گا وہی منکر ہوں گے کہ جن کے دل مسخ ہیں خدا ایک ہوا چلائے گا۔ اور روحانیت نازل کریگا۔ جو مختلف ممالک میں پھیل جائیگی۔ جن مذاہب پر اس کی توجہ ہوگی۔ ان کو پیس ڈالے گا۔ دلوں کو حق کی طرف پھیریگا کسی اہل مذہب کو نقصان نہیں پہنچائیگا۔ نرمی کرے گا تو سمجھیں گے کہ ہمارے عقائد صحیح نہیں ہیں۔ جب دیکھو کہ سچا خدا سمجھنے کی طرف دل متوجہ ہیں۔ تو یہ سمجھ لو کہ وہ وقت آ گیا ہے کہ یہ باتیں پوری ہوں۔ موسم بہار میں سوکھی لکڑی سے پتے اور پھول اور پھل نکلتے ہیں اب بھی ایسا ہی ہوگا۔ محبت الٰہی میں وہی زیادہ ترقی کرینگے جو پاس رہیں گے وہ خدا کے پیارے ہیں۔ مسیح عیسائیوں کی طاقت کے زمانہ میں پیدا ہوگا۔ ریل گاڑی ہوگی۔ نہریں نکلیں گی۔ پہاڑ چیرے جائیں گے۔ اونٹ بیکار ہوں گے۔ (دیکھو مسند احمد، ابواب مہدی و عیسیٰ اور چہل حدیث مرتبہ محمد احسن، جو ابھی شائع ہوگی) فصوص الحکم میں ابن عربی نے لکھا ہے کہ وہ خاتم الولایت ہے اور توام پیدا ہوگا اور چینی ہوگا۔ میرے ساتھ بھی ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی اور ہمارے بزرگ سمرقند میں جو چین سے تعلق رکھتا ہے رہتے تھے۔

اشتہار برائے توجہ سرکار

کتاب ''البریہ'' کے اول گورنمنٹ برطانیہ کی شکرگذاری میں یوں لکھا ہے کہ مجھ پر ۱۸۹۷ء میں یہ الزام لگایا گیا تھا کہ میں نے عبدالحمید کو ڈاکٹر کلارک (مشنری علاقہ گورداسپور) کے قتل کے لئے بھیجا تھا۔ مگر ۲۳ اگست ۱۸۹۷ء کو یہ دعوی بعدالت ایم ڈبلیو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور دائر ہوا۔ یہ الزام امرتسر میں مجسٹریٹ کے سامنے لگایا گیا تھا۔ مگر ڈپٹی کمشنر صاحب ممدوح نے کپتان لیار چند ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ کو دوبارہ تفتیش پر لگایا تو معاملہ صاف ہوگیا۔ یہ مقدمہ عیسائیوں کی جماعت کی طرف سے تھا۔ ہم تہ دل سے دعا کرتے ہیں کہ خدا ایسے حکام کو خوش رکھے۔ ڈاکٹر صاحب نے میرے چال چلن پر بھی الزام قائم کئے تھے اور یہ بھی کہا کہ میرا وجود گورنمنٹ کے لئے مضر ہے حالانکہ یہ بھی جھوٹ ہے کیونکہ میرا والد غلام مرتضی سچا وفادار سرکار تھا۔ ۱۸۵۷ء میں پچاس سوار اور گھوڑے امداد سرکار کے لئے دیئے تھے اور چٹھیاں بھی حاصل کی تھیں۔ چنانچہ ولسن صاحب نے ۱۱ جون ۱۸۴۹ء کو بمقام انار کلی لاہور یوں لکھا تھا کہ سرکار انگریزی تمہارے احسانات فراموش نہ کرے گی۔ رابرٹ صاحب بہادر کمشنر لاہور نے ۲۰ ستمبر ۱۸۵۸ء کو لکھا کہ مدد پہنچی اور آج تک تم خیر خواہ سرکار رہے۔ فنانشل کمشنر صاحب نے ۱۹ جون ۱۸۷۶ء کو لکھا کہ ہم کو تمہارے والد غلام مرتضی کی وفات سے افسوس ہے ہم تمہاری عزت بدستور قائم رکھیں گے اسی طرح کی اور بھی چٹھیاں تھیں مگر گم ہوگئی ہیں۔ میرے والد کے بعد میرا بھائی غلام قادر خدمت گذار سرکار رہا۔ تموں کی لڑائی میں سرکار کی طرف سے لڑا بھی تھا بھائی کی وفات کے بعد میں گوشہ نشین تھا۔ تاہم سرکار کی امداد اور تائید میں سترہ (۱۷) برس سے اپنی قلم سے کام لیتا ہوں۔ جتنی کتابیں لکھی ہیں۔ ان میں سرکار کی اطاعت کی ترغیب دی۔ اور جہاد کی ممانعت کی۔ ہزار ہا روپیہ صرف کر کے ممانعت جہاد میں عربی فارسی کتابیں غیر ممالک میں بھیجیں تاکہ کسی وقت ان کا اثر پیدا ہو۔ کیا میری نظیر مخالف پیش کر سکتے ہیں۔ وہ کتابیں یہ ہیں (۱) براہین احمدیہ ع ۳ مطبوعہ ۱۸۸۲ء الف سے ب تک ایضاً ع ۴ الف سے دال تک (۲) آریہ دھرم دربارہ توسیع دفعہ ۲۹۸۔ ۲۲ ستمبر ۱۸۹۵ء ص ۵۷۔ ۶۴ و ص ۴۱ و ص ۲۷۔ ۷۹ (۳) خط دربارہ توسیع دفعہ ۲۹۸۔ ۲۱ اکتوبر ۱۸۹۵ء ص ۱۔ ۸ (۴) آئینہ کمالات اسلام فروری

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۸۹۳ء ص ۱۷۔۲۰ وص ۵۱۱۔۵۲۰ (۵) نور الحق ع ۱ ۱۳۱۱ھ ص ۲۳۔۵۴ و ع ۲ ص ۴۹۔۵۰ (۶) شہادۃ القرآن ۲۲ ستمبر ۱۸۹۳ء الف۔ ع (۷) سر الخلافۃ ۱۳۱۲ھ ص ۷۱۔۷۳ (۸) اتمام الحجۃ ۱۳۱۱ھ ص ۲۵۔۲۷ (۹) حمامۃ البشریٰ ۱۳۱۱ھ ۲۵ مئی ۱۸۹۷ء ص ۱۵۳۔۱۵۴ (۱۰) انجام آتھم جنوری ۱۸۹۷ء ص ۲۸۳۔۲۸۴ (۱۱) سراج منیر مئی ۱۸۹۷ء ص ۴۷ (۱۲) تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء ص ۴ و ۶ (۱۳) اشتہار قابل توجہ گورنمنٹ ۲۷ فروری ۱۸۹۵ء (۱۴) اشتہار سفیر روم ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء ص ۱۔۳ (۱۵) اشتہار جوبلی ۲۳ جون ۱۸۹۷ء (۱۶) اشتہار شکریہ جوبلی ۷ جون ۱۸۹۷ء (۱۷) اشتہار بزرگ ۲۵ جون ۱۸۹۷ء ص ۱۰ (۱۸) اشتہار لائق توجہ گورنمنٹ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۴ء ص ۱۔۷ (۱۹) اشتہار ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء۔

پس میں امن دوست ہوں اور اطاعت سرکار میرا اصول ہے اور شرائط بیعت میں داخل ہے بعض کہتے ہیں کہ بحکم سرکار پیشینگوئیاں روک دی گئی ہیں۔ نہیں۔ اجازت لیکر انذاری پیشین گوئیوں پر کوئی قانون عائد نہیں ہوسکتا۔ جب تک مجسٹریٹ ضلع اجازت نہ دے کوئی انذاری پیشینگوئی نہ کی جائے گی گو ہر جگہ جوابی طور پر سخت لفظ میں نے استعمال کئے ہیں ورنہ ابتدائی سختی مخالفین سے شروع ہوئی ہے اور ''کتاب البریہ'' میں میں نے مخالفین کے تمام لفظ جمع کر کے شامل مثل کر دیئے ہیں اور جوابی سختی بھی اس لئے تھی کہ مخالفین تہذیب سے کام لیں۔ چنانچہ لیکھرام، اندرمن، دیانند اور عماد الدین پادری سے خوف تھا مگر چونکہ جواب میں ذرا سختی سے کام لیا گیا اس لئے عام مسلمانوں کا جوش دب گیا اور یہ طرز قابل تعریف نہیں۔ اس سے بد اخلاقی پھیلتی ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ کسی پیشوائے قوم اور کتاب کی توہین قانوناً ممنوع قرار دی جائے اور واقعات معلوم کئے بغیر کوئی اعتراض نہ کیا جائے۔ درخواست تیار ہے کافی دستخط ہو جائیں تو پیش کر دوں گا۔ بے جا الزام اور ہتک آمیز لفظ سے فتنہ کا زہریلا بیج بویا جاتا ہے۔ ڈاکٹر نے کہا کہ میں نے سخت لفظ استعمال کیئے ہیں مگر وہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی جوابی اور کمزور تھے۔ڈپٹی کمشنر صاحب نے روک دیا ہے میں سخت لفظ استعمال نہ کروں گا اور اس حکم پر کاربند رہوں گا اور اس اشتہار کے ذریعہ اپنے مریدوں کو حکم دیتا ہوں کہ دفعہ چہارم شرائط بیعت کے ماتحت سرکار اور بنی نوع کی سچی خیر خواہی کرتے ہوئے اشتعال سے پرہیز کریں۔خلاف ورزی کرنے والا جماعت سے خارج ہوگا۔اور مجھ سے اس کا کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ہماری نصائح کا خلاصہ تین امر ہیں۔اول عظمت الٰہی اور پاک زندگی' دوم بنی نوع انسان سے ہمدردی اور بھلائی کرنا یا کم ازکم اس کا ارادہ رکھنا' سوم سرکار کی سچی خیر خواہی کرنا۔مخالفین کو نوٹس دیا جاتا ہے کہ ہتک آمیز لفظ شائع نہ کریں ورنہ ہمارا فرض ہوگا کہ عدالت میں چارہ جوئی کریں۔بحث کرنے والوں کا فرض ہے کہ بیہودہ اعتراض نہ کریں بلکہ ہماری طرح حکیمانہ طرز اختیار کریں کہ اگر مسیح کو خدا کا اپنا بیٹا بنا کر دنیا میں بھیجنا قدیم ہے تو اس سے پہلے کئی بیٹے آئے ہوں گے اور مصلوب ہوئے ہوں گے۔حادث ہے تو اس عادت کو اس نے کیوں بدل دیا اور یہ کیسے صحیح ہے کہ مسیح لوگوں کے گناہوں کے بدلے لعنتی ٹھیرے۔ہمارا اصول ہے کہ ہم کسی گذشتہ نبی کی توہین نہیں کرتے کیونکہ مفتری کی عزت نہیں ہوتی کہ مقبولوں کی طرح ہزارہا قومیں اور افراد اس کو مان لیں اس کا دین جم جائے اور عمر پاوے۔تمام فارسی، چینی، ہندی، عبرانی نبی حق تھے۔اور جو باتیں خلاف حق پھیل گئی ہیں وہ سب الحاقی ہیں۔یہی اصل اختیار کرو اور جو مخالفین کی گالیوں پر صبر نہ کر سکے اس کو قانونی چارہ جوئی کرنے کا اختیار ہے مگر سختی کا مقابلہ سختی کے ساتھ کر کے مفسدہ پردازی نہ کریں۔حکومت کا فرض ہے کہ مخالفین کی بدزبانی کا تدارک کرے۔بعض نادانوں کا خیال ہے کہ میں نے افترا سے الہام کیا ہے یہ خدا کا کام ہے کہ جب خدا پر ایمان کم ہو جاتا ہے تو اس وقت میرے جیسا انسان پیدا کیا جاتا ہے اور عجائبات دکھاتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ خدا ہے۔خدا کا شکر ہے کہ اسنے ہم کو ایسی گورنمنٹ عطا کی (۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء مرزا غلام احمد از

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

قادیان)

کتاب البریہ کیوں لکھی؟

کتاب البریہ ۱۸۹۸ء اس لئے لکھی گئی ہے کہ معلوم ہو جائے کہ خدا تعالیٰ اپنے راستبازوں کو کس طرح بہتان سے بچاتا ہے اور خدا کے نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔ مسیح کو بھی یہود نے صلیب دالنے کی ٹھیرائی تھی مگر پیلاطوس بیوی کی خواب سے ڈرا اور مسیح کو بغیر ہڈی توڑنے کے تین دن کے اول ہی اتار لیا، تو کشمیر میں جا کر فوت ہوئے اور وہاں ان کی قبر موجود ہے۔ جو یوز آصف یعنی مسیح غمگین کی قبر سے مشہور ہے۔ صلیب کے بعد جس قبر میں رکھا تھا وہ ایک بڑا وسیع کمرہ تھا۔ تین دن کے بعد وہاں سے نکل کر کباب کھائے اور چالیس روز تک مرہم حواریین کے ساتھ علاج کیا جو ہزار کتاب میں مذکور ہے۔ آپ کو زخم لگے تو الہام کے ذریعہ یہ دوائیں معلوم ہوئیں تو اس مرہم سے معلوم ہوا کہ آپ صلیبی موت سے بچ گئے تھے اور رفع روحانی تھا اور رفع جسمانی غلط ہے۔ کیونکہ اس کا جھگڑا نہ تھا **مَا قَتَلُوْهُ** میں یہی اشارہ ہے۔ کج فہم علماء پر کہاں تک غباوت چھائی ہوئی ہے اور بلادت طاری ہے وہ نہیں سمجھتے کہ **مُتَوَفِّيْكَ** اور **رَافِعُكَ** میں رفع جسمانی کا موقع ہی کیا ہے؟ تورات میں ہے کہ مصلوب کا رفع الی اللہ نہیں ہوتا یعنی مرنے کے بعد رفع روحانی نہیں ہوتا تو خدا نے بچالیا اسلئے **رافعک الی السماء** نہیں کہا کیونکہ خدا کی طرف روح جاتی ہے۔ جسم نہیں جاتے **توفی** کے بعد **رفع** بھی بتارہا ہے کہ رفع بعد توفی ہے نہ یہ کہ رفع قبل از موت ہے۔ قرآن شریف وہ الٹتے ہیں کہ جنکی روحیں یہودیوں کی ہیں ہم بغیر دلیل محکم کے نہیں بدل سکتے **توفیتنی** میں ضلالت بعد وفات ہے۔ موسیٰ کو بھی خدا نے دشمنوں سے بچالیا۔ حضور ﷺ کو بھی بچایا۔ غار ثور تک سراغ پہنچا تو سراغرسان نے کہا کہ آپ اندر ہیں یا آسمان پر چڑھ گئے ہیں۔ مگر رؤسائے مکہ نے کہا کہ اس بڈھے کی عقل ماری گئی۔ اس پر تو کبوتر کا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

آشیانہ ہے اور ایک درخت ہے کہ حضور ﷺ کی پیدائش سے بھی پہلے کا ہے اور یہ سانپوں کا غار ہے۔ جب تک درخت نہ کٹے اور آشیانہ نہ ہٹے کوئی اندر نہیں جا سکتا۔ یہ کبوتری حضرت نوح کی کبوتری کے مشابہ تھی۔ پس خدا راستباز کو بچاتا ہے اور مصیبت کو نشان ظاہر کرنے کے لئے بھیجتا ہے مگر نادان احمق نہیں سمجھتا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی اس مقدمہ میں میرے خلاف اس لئے گواہ بنا تھا کہ مجھے ذلت ہو۔ اور جو وارنٹ گرفتاری یکم اگست ۱۸۹۷ء کو جاری ہوا۔ وہ امرتسر سے گورداسپور تک کئی روز نہ پہنچا۔ وارث دین عیسائی اور دیگر مولوی اسٹیشن پر منتظر تھے کہ میں کس طرح گرفتار ہو کر امرتسر آتا ہوں۔

کاروائی مقدمہ قتل

۷ راگست تک تعمیل نہ ہوئی ڈپٹی کمشنر صاحب امرتسر کو معلوم ہوا کہ غیر ضلع میں وارنٹ گرفتاری نہیں جا سکتا۔ گورداسپور تار بھیجی کہ تعمیل روک دی جائے اور وہ حیران تھے کہ وارنٹ کب آیا تھا۔ مثل گورداسپور آئی ڈپٹی کمشنر گورداسپور کو معلوم ہوا کہ یہ مقدمہ صحیح نہیں ہے۔ سمن بھیجا تو میں نو بجے بٹالہ پہنچ گیا اور مجھے کرسی ملی' مخالفین کے لئے یہ ایک عذاب عظیم تھا۔ ڈاکٹر کلارک نے مولوی محمد حسین کی کرسی کے لئے سفارش کی مگر منظور نہ ہوئی۔ اس نے کرسی طلب کی تو جواب دیا گیا کہ پہلے بھی نہیں ملتی تھی۔ اپنے باپ رحیم بخش کی کرسی نشینی پیش کی مگر ثبوت نہ ملا، کہا ہمارے پاس چٹھیاں ہیں۔ حاکم نے کہا بک بک مت کر سیدھا پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو جا۔ تب یہ الہام سچا ہوا کہ **انی مهین من اراد اهانتک** وہ چشم بصیرت سے دیکھتا تو اس کو یہ قدرت الٰہی نظر آ جاتی۔ اول وارنٹ کی غیبت دوم اس کی بجائے سمن کا اجرا۔ سوم ذلت کی بجائے میری عزت۔ چہارم محمد حسین کی اپنی ذلت کہ ہزار آدمی کے سامنے اسے جھڑک دی گئی' اردلی کے کمرہ میں آیا تو اس نے بھی اٹھا دیا' پھر پولیس کے کمرہ میں کرسی پر بیٹھنے لگا تو انہوں نے بھی روک دیا۔ پنجم میں بری ہو گیا۔ حاکم نے کہا کہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ وارث دین وغیرہ کی بناوٹ ہے۔ محمد حسین نے دو جھوٹ بولے کہ اسے اور اسکے باپ کو کرسی ملتی تھی۔ خود خشک اور نیم مُلا تھا، جو نذیر حسین سے چند حدیثیں پڑھ آیا تھا۔ جسکے ہم جنس مسجدوں کے حجروں میں روٹیوں پر گزارا کرتے ہیں۔ اسکا باپ ایک رئیس کے ہاں ملازم تھا۔ ایک دفعہ بٹالہ کے میاں صاحب رئیس نے روٹی پر اسکو ملازم رکھا تھا یا تنخواہ پر۔ ایک دفعہ ہمارے پاس بھی آیا تھا مگر ملازم نہ ہو سکا۔ اور ہمیشہ ارادت اور خوش اعتقادی سے آتا تھا۔ محمد حسین پر ناراض تھا ایسے لفظ کہتا تھا کہ میں نہیں کہہ سکتا۔ اسکی چٹھیاں میرے پاس موجود ہیں جن میں ناگفتنی حالات درج ہیں اسکا باپ اسے عدالت میں پہنچانا چاہتا تھا مگر میں نے اسکو اسکے قدموں پر گرادیا تھا ورنہ غلام علی امرتسری وغیرہ اس کو برانگیختہ کرتے تھے مگر میں اس کو اسکی پردہ دری سے روکتا تھا تو اس کے باپ دادا کرسی نشین نہ تھے ورنہ گریفن صاحب اپنی کتاب میں ذکر کرتے۔ بہتر تھا کہ گواہی دے کر چلا جاتا مگر ایسا ذلیل ہوا کہ باہر ایک آدمی کی چادر پر بیٹھنے لگا تو اس نے بھی اٹھا دیا کہ عیسائیوں کے جھوٹے مقدمہ میں گواہی دینے آیا تھا میری چادر پلید ہو جائے گی۔ عام خیال تھا کہ یہ کینہ لینے آیا ہے۔ ایک پیر مرد نے آہ کھینچ کر کہا کہ مولوی مشکل سے ایمان لے جائینگے خدا نے مجھے اس سے بچالیا۔ لیکھرام کے مقدمہ میں میری تلاشی ہوئی تو میں بری ہو گیا۔ اسکے متعلق کمشنر صاحب نے کہا کہ وہ مرزا کا دشمن ہے وہ مجھے عیسائیوں کے ہاتھ میں پھنسانے آیا تھا۔ شریف خود کرسی چھوڑتے ہیں۔ تو مالک مکان کرسی دیتا ہے۔ کیوں شیخی ماری؟ بن مانگے موتی ملیں مانگیں نہ ملے بھیک۔ اس نے بیان دیا کہ لیکھرام کا پتہ بھی اس سے پوچھنا چاہیے کیونکہ الہام کا مدعی ہے مگر لیکھرام نے پیشینگوئی مانگی تھی تو خدا نے مجھے الہام کر دیا تھا اور قاتل کا نام نہیں بتایا تھا محمد حسین کو چاہیے تھا کہ ہندوؤں کے ملہموں سے قاتل کا نام دریافت کر لیتا یا گورنمنٹ کو توجہ دلاتا کہ الہام کے ذریعہ سے مجھ سے قاتل کا نام طلب کرتی۔ مگر میں خدا پر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

زور نہیں ڈال سکتا کہ وہ ضرور مجھے اسکا نام بتائے۔ خدا نے تو یعقوب علیہ السلام کو اپنے بیٹے کا حال نہیں بتایا تھا اور چالیس برس روتے رہے تھے۔ مجھے لیکھرام سے ذاتی عداوت نہ تھی کہ میں جھوٹی پیشینگوئی کرتا کیونکہ یہ شریروں کا کام ہے یہ کس قدر حماقت ہے کہ ہم نے مرید بھیج کرا سے قتل کروایا تھا۔ کیا وہ قاتل مرید رہ سکتا تھا کہ منصوبہ باندھ کر قتل کرایا جاتا ہے۔ گویا محمد حسین مجبور کرتا تھا کہ خدا قاتل کا نام بتلائے حالانکہ وہ **لایسال عما یفعل** کا مالک ہے مناسب تھا کہ کہہ دیتا کہ یہی قاتل ہے اور پیشینگوئی کا بہانہ ہے تب گورنمنٹ میرا امتحان کر لیتی۔ اگر میں پیشینگوئیوں میں جھوٹا نکلتا تو بیشک میں ہی قاتل ہوتا۔ خدا کا شکر ہے کہ گورنمنٹ عادل ہے ورنہ یہ ملاں کب چھوڑتے۔ اس کا یہ قول درست ہے کہ ایک پیشینگوئی تب سچی ہوتی ہے۔

پیشینگوئیاں

کہ دوسری تمام پیشینگوئیاں بھی سچی ہوں مگر میری تمام پیشینگوئیاں سچ ہیں۔ کیونکہ احمد بیگ اور آتھم کی پیشینگوئی مشروط تھی۔ اور لیکھرام کی غیر مشروط۔ احمد بیگ کے سامنے خوف کا کوئی نمونہ پیش نہ تھا۔ اس لئے نہ ڈرا اور مر گیا مگر اس کے عزیزوں نے نمونہ دیکھ لیا اور فائدہ اٹھایا۔ اگر وہ ڈر جاتے تب بھی پیشینگوئی میں مہلت ہوتی جیسا کہ یونس علیہ السلام کی پیشینگوئی میں ہوا ہے۔ کیونکہ **لایخلف المیعاد** وارد ہے **لایخلف الوعید** وارد نہیں ہوا۔ بعض دفعہ عوام پر اشتباہ ہوتا ہے جیسا کہ مسیح کی بادشاہت مشتبہ رہی اور ایلیا کا نزول جسمانی نہ ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام کی نجات دلانے میں شک ہوا۔ حدیبیہ میں تاخیر ہوئی۔ محمد حسین جہلا کا بھائی ہے جن پر یہ پیشینگوئیاں مشتبہ رہیں۔ وہ ایسا لفظ نہیں کہتا جو پہلے انبیاء کے متعلق نہیں بولا گیا۔ حال میں ایک یہودی نے اپنی کتاب میں ایک فہرست دی ہے کہ یہ پیشینگوئیاں مسیح کی پوری نہیں ہوئیں۔ اور یہ کہ اس کی تعلیم تورات کے خلاف ہے ایلیا نہیں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

آیا یہ غلط ہے کہ ایلیا یحییٰ علیہ السلام تھا۔ کیونکہ تب خدا یوں نہ کہتا۔ کہ ایلیا خود آئیگا بلکہ یوں کہتا کہ اس کا مثیل آئے گا۔ اور صریح کو تحریف کرنا جھوٹے کا نشان ہے۔ پیشینگوئیوں کے سمجھنے میں دقت ہوتی ہے کیونکہ ان میں استعارات غالب ہوتے ہیں۔ عقلمند وہ ہے جو دوسروں کی نصیحت قبول کرے۔ مسلمان نزول مسیح میں ظاہر پر زور دیتے ہیں۔ جسکی نظیر نہ ہو اس پر اڑے رہنا بیوقوفی ہے۔ **فاسئلوا اهل الذکر** وارد ہے ۲۹ جولائی ۱۸۹۷ء میں مجھ کو الہام ہوا کہ مقدمہ ہوگا، بازپرس ہوگی اور جھوٹے الزام سے بریت ہوگی۔ ۲۲ اگست تک اطمینان کے الہام ہوتے رہے اور ۲۳ اگست کو بری کر دیا گیا۔ اپنی جماعت کو یہ الہام سنائے گئے تھے جن میں یہ لوگ بھی تھے حکیم نور دین، محمد علی فضل دین، عبدالکریم سیالکوٹی، کمال الدین رحمت اللہ وغیرہ انہوں نے چار نشان دیکھے **انی مهین** کی صداقت، اظہار قبل از وقت مدعی کا ملزم ہونا، اور محمد حسین کی ذلت اور سات مشابہتیں مسیح کے ساتھ۔

مسیح سے مشابہت

دیکھو **اول** یہودا مرید نے مسیح علیہ السلام کو رشوت لے کر گرفتار کرایا تو عبدالحمید ادعائی مرید نے مجھے گرفتار کرانے کی کوشش کی۔ **دوم** مسیح علیہ السلام کی طرح میرا مقدمہ بھی امرتسر سے گورداسپور منتقل ہوا۔ **سوم** ڈگلس نے پلاطوس کی طرح کہا کہ میں اس کا کوئی گناہ نہیں دیکھتا۔ **چہارم** رہائی کے دن ایک چور تین ماہ کے لئے قید ہوا۔ **پنجم** یہودیوں کے سردار کاہن کی طرح محمد حسین نے مجھ پر بغاوت کا الزام لگایا۔ **ششم** ڈگلس نے سمجھ لیا کہ وہ جھوٹا ہے۔ **ہفتم** حضرت کی طرح مجھے بھی مقدمہ کی خبر پہلے دی گئی تھی مقدمہ کی سازش دو وجہ سے ثابت ہوئی **اول** یہ کہ عبدالحمید نے بیان بدل دیا۔ **دوم** یہ کہ پادری نور الدین اور گرے نے کہا تھا کہ عبدالحمید پہلے ہمارے ہاں آیا تھا۔ روٹی نہ ملی تو کلارک کے پاس چلا گیا۔ اگر سازش کے لئے آتا تو سیدھا کلارک کے پاس جاتا۔ مگر محمد حسین اسکو پہنچانے میں ناکام

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

رہا۔ اسے کیوں ہدایت نہ ہوئی؟ اس لئے کہ انسان بدی کرتا ہے تو اس کے دل پر مہر لگ جاتی ہے۔ نزول مسیح بروزی طور پر محقق تھا اکابر دین مان چکے تھے ابن عربی لکھ چکے تھے کہ وہ بروزی رنگ میں ظاہر ہوگا۔ مگر ان کو تعصب نے دور پھینکا۔ ہاں یہ فائدہ ضرور ہوا کہ ان کے فعل سے انکی ریاکاری کے پردے کھل گئے کہ کس قدر خود بینی، حسد، بخل اور تکبر کا چشمہ ہیں امید قوی ہے کہ ان کو چشم بصیرت حاصل ہو جائے گی۔ جس سے وہ خطرناک راستوں سے مجتنب ہو جائیں گے۔

وسائل ثلثہ اطمینان قلبی

ہم لکھ چکے ہیں کہ اطمینان قلب کے تین طریق ہیں۔ کتاب الٰہی، عقل اور نشان آسمانی جس کا سر چشمہ نبیوں کے بعد مجدد وقت امام الزمان ہوا کرتا ہے اصل وارث ان نشانوں کے انبیاء ہیں۔ مگر جب مدت کے بعد منقولی بن کر کمزور ہو جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان کے قدم پر کسی ایک کو پیدا کرتا ہے۔ تاکہ لوگ ایمان تازہ کرلیں۔ بدنصیب ہیں جو ہدایت نہیں پاتے۔ (بیرونی اور اندرونی مخالف) مولویوں کو وفات مسیح از روئے قرآن و حدیث دکھائی گئی عقلی طور پر بھی شرم دلائی کہ آسمان سے آج تک کوئی نہیں اترا پھر ان کو نشان بھی دکھائے مگر تعصب نہ چھوڑا۔ پادریوں کو بھی ان وسائل ثلثہ سے نرم کیا گیا کہ پہلی تعلیم سے ان کے جسمانی اور مخلوق خدا کا پتہ نہیں چلتا۔ یہودیوں کو جو چودہ (۱۴) سال سے تعلیم انبیاء سے باخبر تھے یہ معلوم ہوا کہ ایک شخص خدائی کا دعویٰ کرتا ہے تو کہا کہ یہ دعویٰ مسلسل تعلیم مذہبی کے خلاف ہے اس سے بڑھ کر دلیل بطلان اور کیا ہوسکتی ہے کہ یہودیوں کو اس جدید عقیدہ کا خیال تک بھی پیدا نہ ہوا اور یہ کیسے ممکن تھا کہ انبیاء سابقین ایسی پیشگوئیاں درج کرتے جو توحید کے خلاف ہوتیں۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تثلیث مسیح

اس لئے پادریوں کا یہ استدلال درست نہ ہوا کیونکہ قاعدہ ہے کہ تعلیم میں صراحت اور تفصیل ہوتی ہے اور پیشینگوییوں میں استعارات اور مجاز بھی ہوتا ہے اس لئے جب ان میں مخالفت پیدا ہو تو تعلیم کو مقدم سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس سے افادہ واستفادہ مطلوب ہوتا ہے اس لئے اسکے مقاصد کسی طرح مخفی نہیں رہ سکتے برخلاف پیشینگوییوں کے کہ اکثر گوشہ گمنامی میں پڑی رہتی ہیں اس لئے یہودی سچے ہیں اور ان کے معنی اس لئے بھی مستند ہیں کہ وہ انبیاء سے ایسا ہی سنتے آئے ہیں۔ شام میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ایک فرقہ موجود ہے وہ بھی عیسائیوں کے اس عقیدہ کے برخلاف ہے عقلاً بھی جھوٹے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک جہاں تثلیث کی آواز نہیں پہنچی وہاں توحید سے سوال ہوگا۔ نشانوں کا ذریعہ بھی ان میں مفقود ہے کیونکہ ان کے نزدیک معجزات کا سلسلہ بھی پیچھے رہ گیا ہے۔ مسیح علیہ السلام نے اگر چند ماہی گیروں کو خدائی کے نشان دکھائے اس کی خدائی سمجھ میں نہیں آتی اور نہ کوئی فلسفہ بتاتا ہے کہ اس شخص کو خدا کیوں نہ سمجھا جائے کہ جس کی دعا ساری رات منظور نہ ہوئی اور جس کی روح ناپاک اور نادان بھی ہے۔ زندہ ہے تو اپنی جماعت کو مدد دے کیونکہ انسان ہمیشہ خدا شناسی کا طالب ہوتا ہے۔ سو سچا مذہب خدا شناسی کا دروازہ بند نہیں کرتا۔ عیسائی مذہب تینوں ذرائع سے خالی ہے نہ مسلسل تعلیم، نہ عقل کیونکہ عقلی امر ہمیشہ قاعدہ کے ماتحت ہوتا ہے تو کیا یسوع جیسے اور بھی خدا تھے یا ہوں گے؟ جواب ملتا ہے کہ ہیں عقلی نشان بھی موجود نہیں' کیونکہ وہ تو خود بیچارہ اور بے خبر تھا دوسروں کی کیا سنے؟ اگر تمام مذاہب کے زوائد اور مخلوق پرستی کو دور کیا جائے تو صرف توحید باقی رہ جاتی ہے۔ جو اسلام کا بنیادی اصول ہے۔ تو عیسائیوں کے خلاف چار گواہ ہیں۔ اول یہودی جو تین ہزار برس سے تثلیث

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے خلاف ہیں۔ دوم یحییٰ علیہ السلام کا فرقہ جو اس کو یحییٰ علیہ السلام کا شاگرد اور انسان مانتا ہے۔ سوم عیسائیوں کا موحد فرقہ جس کا مناظر اہل تثلیث سے تیسری صدی میں قیصر روم کے سامنے ہوا تھا اور غالب رہا تھا اور قیصر روم نے بھی تثلیث ترک کر دی تھی۔ چہارم حضور ﷺ اور دیگر ہزاروں راستباز گواہی دے رہے ہیں کہ مسیح صرف انسان تھے اور خدا نے اب مجھے کھڑا کر دیا ہے کہ تثلیث کو توڑوں۔ ہماری مجلس خدا نما ہے دہریہ بھی ہماری مجلس میں خدا کا اقراری بن سکتا ہے۔ عیسائی میری صحبت سے دیکھ سکتا ہے کہ کس طرح نشان دیئے جاتے ہیں۔ عیسائیو! درماندہ اور ضعیف الخلقت کو خدا نہ بناؤ۔ ان کا یہ دعویٰ بھی غلط ہے کہ تقدس صرف عیسائیوں میں باقی ہے کیونکہ کئی ایک ان میں قابل شرم زندگی بسر کرتے ہیں۔ انجیل ایسی بگاڑی کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ طمانچہ کے لئے دوسرا گال پیش نہیں کرتے۔ بلکہ افتراء سے مجھ پر جھوٹا مقدمہ دائر کر دیا ہے۔

آتھم اور قسم کھانا

وارث دین، پریمداس، عبدالرحیم اور یوسف خاں نے جھوٹی قسمیں کھائی تھیں۔
آتھم کے مقدمہ میں لکھتے تھے کہ جھوٹی قسمیں کھانا جائز نہیں۔ آتھم سے بھی تقاضا کیا گیا تھا کہ قسم کھا کر کہہ دے کہ میں نہیں ڈرا۔ عدالت کے سوا قسم جائز نہیں تو مسیح علیہ السلام اور پولوس نے بغیر عدالت آئے قسم کیوں کھائی تھی۔ نیز عدالت میں مجلس ثالثی بھی درج ہے۔ ہم نے قسم پر چار ہزار روپیہ دینا بھی منظور کیا اور الہام پہلے ہی ہو چکا تھا کہ اگر وہ خود کھائے گا تو ہلاکت سے رہائی پائے گا۔ اسکے افعال خود گواہی دے رہے تھے کہ وہ اندر سے ڈر گیا ہے۔ اب قسم کیسے کھا سکتا تھا۔ عیسائی یہ تو سوچتے کہ اس کا یہ کہنا کہ سانپ چھوڑے گئے۔ بندوقیں دکھائی گئیں تلواروں سے حملہ ہوا تب صحیح تھا کہ عدالت میں قسم کھاتا۔ الہام میں یہ بھی تھا کہ اگر سچائی کو چھپائے گا تو جلد ہلاک ہوگا۔ تو ہمارے آخری اشتہار سے چھ ماہ کے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اندر مر گیا۔ ان کو یہ شرم بھی آئی کہ لیکھر ام عید کے دوسرے روز مارا گیا جلسہ مذاہب لاہور میں انہوں نے دیکھ لیا کہ ہماری تقریر بالا رہی اور سول ملٹری گزٹ نے اس پر شہادت دی ایک اور ندامت ان کو یہ ہے کہ ہم نے تردید عیسائیت میں کئی کتابیں لکھی ہیں جن سے ان کی کلی کھل گئی ہے۔ اس لئے مجھے خود خطرہ تھا کہ تنگ آ کر یہ لوگ مجھ پر حملہ کر دیں گے۔ چنانچہ یہ مقدمہ بنایا گیا اور یہ ضروری تھا کہ آریہ اور محمد حسین بھی شامل ہوتا کہ ان کی ذلت بھی ہو جائے۔

عیسائیت پر اعتراضات

پادریوں کو اسلئے زیادہ جوش تھا کہ انکو میرے اعتراضات نے تنگ کر دیا تھا کہ

۱...... جو شخص ملعون ہو کر خدا کا دشمن ہو وہ کفارہ کیسے بن سکتا ہے۔

۲...... یسوع بیٹا ہے تو اور بھی بیٹے ہو سکتے ہیں۔

۳...... یہود کی مسلسل تعلیم سے تثلیث کا ثبوت نہیں ملتا۔

۴...... کفارہ سے گناہ کا وجود معدوم نہیں ہوا۔ اور اگر اس سے بدکاری جائز ہوگئی ہے تو شریعت فضول ہوگی۔

۵...... اس مذہب کی بنیاد صرف قصوں پر ہے۔ پس وسے صانع کا پتہ لگ سکتا ہے مگر اس مذہب سے کچھ ثابت نہیں ہوتا جو اپنے پیٹ میں مردہ بچہ رکھتا ہے کہا جاتا ہے کہ مسیح نے مردے زندہ کئے اور تصدیق کے لئے مردے قبروں سے نکل کر بیت المقدس میں داخل شہر ہوئے تھے۔ ایسا ہی ہندو کہتے ہیں کہ مہادیو کی لٹوں سے گنگا بہہ نکلی تھی۔ رام چندر نے انگلیوں پر پہاڑ اٹھایا تھا، راجہ کرشن نے ایک تیر سے کئی لاکھ آدمی مار ڈالے تھے یہ مذہب خدا کی ہستی ظاہر نہیں کرتے۔ اور دہریت کا اثر باقی رہتا ہے۔ انسان سم الفار سے ڈرتا ہے بادشاہ سے خوف کرتا ہے مگر خدا سے نہیں ڈرتا حالانکہ تمام سعادت خدا شناسی میں ہے اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تمر دانہ زندگی میں اسے موت آ جاتی ہے کسی کے کھانے سے ہم سیر نہیں ہوتے اور کسی کی خدا شناسی سے ہمکو فائدہ نہیں ہوتا۔ ویداور انجیل اتنا تو ثابت کرتے ہیں کہ خدا ہونا چاہے۔ مگر یہ ثابت نہیں کرتے کہ یقینی طور پر وہ موجود بھی ہے۔ جو شخص جلالی تجلیات کے نیچے زندگی بسر کرتا ہے اسکی شیطنت مرجاتی ہے۔ انجیل نے سوائے کفارہ کے کوئی خداشناسی کا طریق نہیں بتایا۔ جس نے یسوع نہ اس وقت لعنت سے سبکدوش ہے اور نہ آئندہ کسی وقت کوئی نسل اس کو سبکدوش کرے گی۔ یہ کیا ظلم ہے کہ ایک خبیث یسوع پر ایمان لے آئے تو وہ پاک ہوجاتا ہے۔ مسلسل لعنتوں سے فارغ ہوکر یسوع کب اس سے ملے گا۔ اصل نجات دینے والی چیز سے یہ لوگ بے خبر ہیں کہ آسمانی نور تمام تاریکیاں دور کرتا ہے اور نشانوں کیساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ اب جو خداشناسی سے محروم ہے وہ اسے آئندہ بھی نہیں دیکھ سکتا۔ خدا نے کہا ہے کہ میں اپنے طالب کا دل اپنے نشانوں سے منور کروں گا یہاں تک کہ وہ خدا کو دیکھے گا۔ مکالمات میں بھی یہی باتیں میں نے سنی ہیں۔ ہم نے یہ حقیقت قرآن سے پائی ہے اور اس کی آواز سنی ہے۔ اس لیے بصیرت کی راہ سے اوروں کو دعوت دیتے ہیں کہ ہم نے نور پایا یا ظلمت دور ہوئی اب انسان اپنی خواہشات سے ایسا باہر آجاتا ہے جیسا سانپ اپنی کینچلی سے

۲...... کہتے ہیں کہ انجیل اپنی تعلیم کی رو سے آسمانی نشان ہے مگر مسیح نے یوں کیوں نہیں کہا تھا کہ میرے بعد فارقلیط نقصان کا تدارک کریگا۔ نیز اس میں صرف عفو کا ذکر ہے جو کسی وقت مجرم کو سر چڑھا دیتا ہے انسان میں کئی ایک قوتیں ہیں سوائے عفو کے۔ انجیل میں دوسری قویٰ کے متعلق کوئی تعلیم موجود نہیں جسمانی اعتدال خورد و نوش کے اعتدال پر قائم ہے۔ روحانی قویٰ کا اعتدال ان کے معتدل استعمال پر قائم ہے۔ حسد نیک طریق پر ہو تو غبطہ (رشک) بن کر موجب فضیلت ہے ورنہ خساست ہے۔ اس لئے عیسائیوں کو اپنے قوانین بنانے پڑے۔ قرآن کی روشنی میں انجیل مدہم پڑ گئی اس لئے انجیل کو آسمانی نشان بتانا سخت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

غلطی ہے۔

۷..... کہتے ہیں کہ خدا کے تین حصے اقنوم کہلاتے ہیں ایک اقنوم نے کہا کہ کوئی پاکدامن انسان پیدا ہو تو اس سے یکجان ہو جاؤ۔ چنانچہ یسوع کے سوا کسی کو بیگناہ نہ پایا اس لئے اس سے متحد ہو کر جسمانی صورت میں ہمیشہ کے لئے آ گیا اور یسوع جسمانی خدا بن گیا۔ دوسرے اقنوم روح القدس نے کبوتری کی شکل اختیار کی۔ اقنوم اول یعنی باپ کا وجود یسوع اور روح القدس کے سوا کچھ نہیں ہے۔ توحید کافی نہ تھی جب تک کہ خدا انسانی راہ سے تولد نہ ہوتا اور مرنے کے بعد لعنت اس پر نہ برستی۔ مگر سوال یہ ہے کہ ہر ایک پاکدامن سے اگر اقنوم کا تعلق اتحادی ہو سکتا ہے تو ملک صدق سالم سے ایسا تعلق پیدا کیوں نہ ہوا جو پاک دامن تھا اور مسیح سے پہلے ہو گذرا تھا۔ یسوع کا انتظار کیوں تھا؟ آتھم کی جماعت کہتی ہے کہ اقنومی کبوتری جب نظر آئی تھی تو اس وقت مسیح تیس (۳۰) برس کے تھے اور اسی وقت اقنوم کا تعلق بھی ہوا تو کیا یسوع پہلے تیس سال پاکدامن نہ تھا؟ شاید اسی اشتباہ کی وجہ سے کسی عیسائی نے یسوع کی ابتدائی زندگی نہیں لکھی۔ اور حالات کو قابل ذکر نہیں سمجھا اور یہ ظاہر ہے کہ خدا بھوک پیاس، تولد و موت، دکھ درد اور عجز و نادانی سے پاک ہے۔ مگر یسوع ایسا نہ تھا وہ خدا تھا تو یہ کیوں کہا کہ مجھے قیامت کی خبر نہیں اور مجھے نیک نہ کہو اور کیوں اس کی دعا قبول نہ ہوئی۔

۸..... ان کا یہ عقیدہ بھی صحیح نہیں ہے کہ بہشت صرف روحانی ہے جسمانی نہیں ہے، کیونکہ روح بغیر جسم کے کوئی کام نہیں کر سکتی۔ جسم کا ایک حصہ خراب ہو جاتا ہے۔ تو خیال یا حافظ کام نہیں کر سکتا۔ اس لیے جب راحت یا عذاب تسلیم ہے تو ضرور ہے کہ جسم بھی ساتھ ہو ورنہ ادراک ناممکن ہوگا۔ گو یہ ممکن ہے کہ موت کے بعد کوئی دوسرا جسم اس کو مل جاتا ہوگا۔ جسکے ذریعہ اس کو پورا انکشاف، راحت، خوشی، عذاب یا مسرت حاصل ہو سکتی ہے۔ یوں تو عذاب میں جسم اور روح دونوں کو شریک سمجھتے ہیں مگر بہشت کے لائق صرف روح سمجھی جاتی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ کیا یہ بے انصافی نہیں کہ دنیا میں تو روح اور جسم دونوں نیک و بد کمائیں اور بہشت میں جسم محروم رہ جائے قرآن شریف میں **وجوہ یومئذ ناضرۃ** وارد ہے۔ جس میں نضارت روحانی اور بصارت جسمانی دونوں کا ذکر ہے مسیح علیہ السلام نے بھی اشارۃ یہی ذکر کیا ہے۔

۹..... پادری یہ بھی مانتے ہیں کہ بہشت میں جسم ہوگا جو ادراک اور شعور رکھے گا۔ مگر یہ نہیں مانتے کہ اس کو لذات جسمانی بھی حاصل ہونگی۔ حالانکہ وہ جسم یا راحت میں ہوگا یا غیر راحت میں۔ تو ہر صورت میں لذت جسمانی کا حصول تسلیم کرنا پڑے گا۔

۱۰..... کہتے ہیں کہ عدل وعفو جمع نہیں ہو سکتے مگر یہ نہیں جانتے کہ عدل بنی نوع کے باقی نوع کے لئے رحمت بن جاتا ہے خونی کو قتل نہ کیا جائے تو قوم لڑلڑ کر فنا ہو جائے گی' اس لئے خدا عادل اور رحیم دونوں صفات سے متصف ہے۔ یہ کیا انصاف یا رحم ہے کہ بے گناہ یسوع کو ساری دنیا کی لعنتوں کا متحمل بنایا جاتا ہے۔

۱۱..... کفارہ سے گناہ کی معافی نہیں ہوئی کیونکہ انجیل میں ہے کہ اگر تیری آنکھ گناہ کرتی ہے تو اسے نکال دے اور تجھے کانا رہنا بہتر ہوگا

۱۲..... رحم و عدل میں تضاد نہیں ہے کیونکہ عدل کا دارومدار قانون اور عقل پر ہے۔ تو جب انسان کو عقل دی گئی ہے تو اس سے برتاؤ بھی عدل کے ساتھ کیا جائیگا

۱۳..... یہ کہنا بھی غلط ہے کہ جانوروں کی موت آدم علیہ السلام کے گناہ کے باعث ہے' کیونکہ آدم علیہ السلام اپنے گناہ سے پہلے ضرور گوشت کھاتا ہوگا تو جانور مرتے ہوں گے' پانی پیتا ہوگا تو اس میں باریک جانور مرتے ہوں گے۔ یا یوں کہو کہ آدم علیہ السلام سے پہلے بھی دنیا آباد تھی جسمیں جانور مرتے بھی تھے تو ان صورتوں میں آدم کا گناہ موت کا سبب کیسے ہوا؟

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۴......اناجیل اس لئے غیر معتبر ہیں کہ ان میں لکھا ہے کہ یسوع نے اتنے کام کیے کہ اگر وہ لکھے جاتے تو وہ کتابیں دنیا میں نہ سماسکتیں۔ کیا خوب ہے کہ تین سال میں تو اسکے کام سمٹ گئے مگر کاغذات میں نہ سمٹ سکے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ یسوع کو دنیا میں سر رکھنے کی جگہ نہ تھی۔ حالانکہ اسکی اپنی ماں کا مکان موجود تھا۔ اور اس کے پاس روپیہ بھی کافی جمع رہتا تھا اور یہودا خزانچی مقرر تھا جو کچھ کچھ چرا بھی لیتا تھا۔ یہ ثابت کرنا مشکل ہے کہ اس نے خدا کی راہ میں کچھ دیا بھی تھا؟

۱۵......یہ جھوٹ ہے کہ پہلی کتابوں میں لکھا ہے کہ مسیح علیہ السلام ناصری کہلائے گا پھر ایک پیشینگوئی کے مطابق ناصرہ بمعنی شاخ ہے اور عبرانی میں اس کا معنی تر و تازہ ہے۔

۱۶......یہ حوالہ بھی غلط ہے کہ مسیح نے کہا کہ پہلی کتابوں میں لکھا ہے کہ پڑوسی سے محبت کر اور دشمن سے نفرت کر۔

۱۷......قرآن مجید اس انجیل کا مصداق ہے جو مسیح علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی نہ وہ انجیل جو حواریوں نے بعد میں تصنیف کر لی ہے۔ اور اصل انجیل پیش نہیں کر سکتے۔

۱۸......انجیل کی رو سے برائی اپنے اندر اثر رکھتی ہے تو نیکی بھی اپنے اندر اثر رکھتی ہوگی اس لئے کفارہ باطل ٹھیرا کیونکہ نہ اس سے تمام اشیاء حلال ہوگئی ہیں اور نہ ان کا وجود معدوم ہوا۔

۱۹......مسیح علیہ السلام کو خسرہ نکلا تھا بھوک پیاس سے تکلیف بھی ہوتی تھی اپنی والدہ سے گوشت پوست بھی حاصل کیا تھا موسی اور بچپن کی تکالیف بھی ہوئی ہوں گی تو بے گناہ کیسے ثابت ہوا کیونکہ ان کا اصول ہے کہ جسمانی تکلیف گناہ کا نتیجہ ہے اس سے بڑھ کر ملک صدق ہی زیادہ پاک تھا تو یہ ضروری تھا کہ روح القدس کا تعلق اس سے ہوتا مسیح علیہ السلام سے نہ ہوتا۔

۲۰......انکا اصول ہے کہ اصلی نجات گناہوں کو چھوڑنے سے حاصل ہوتی ہے تو کفارہ کو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

باعث نجات کیوں سمجھا گیا اصل بات یہ ہے کہ خدا سے تعلق پیدا ہو تو نجات ہوتی ہے اس سے میلان یا قطع تعلق ہو تو عذاب ہوتا ہے" جناح "میلان عن الحق کا نام ہے اور" جرم" قطع تعلق کا نام ہے اور یہ دونوں انسانی فعل ہیں۔ اس میں کسی کا مصلوب ہونا یا نہ ہونا کچھ اثر نہیں کرتا۔ پس عمل کے بغیر نجات کا مفت میں حاصل کرنا غلط ہوگا ورنہ کیا ضرورت تھی کہ مسیح چالیس روز روزہ رکھتے۔ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ نیکیاں برائیوں کا کفارہ ہیں زوال صحت بیماری کا نام ہے اسی طرح زوال نیکی برائی ہوتی ہے تو نیکی جب اپنی جگہ موجود ہو جائے تو اس کا زوال جاتا رہے گا۔ (**تطلع علی الافئدہ**) سے معلوم ہوتا ہے کہ جہنم کا تعلق دل سے ہے کیونکہ بدی دل سے ہی اٹھتی ہے ورنہ نیک دل کو آنچ تک نہیں لگتی۔ جزا و سزا کا تعلق انسان کے فعل پر مرتب ہوتا ہے، جیسا کہ تجربہ بتا رہا ہے اس لئے اسلام نے کہا ہے کہ توحید موجب نجات ہے، جو قرآن اور نبی آخر الزمان کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے۔ تو یہ عقیدہ کہ بدی کا بدلہ ضرور ملے گا غلط ہو گیا' کیونکہ خدا اس آدمی کی طرح تنگ دل نہیں ہے جو اپنے نوکر کو سزا ضرور دیتا ہو یا اسکے عوض دوسرے کا گلا گھونٹ دیتا ہو' اور درگذر کرنا نہ جانتا ہو۔

۲۱......توحید تین قسم ہے، عام کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ ہو' **خاص** کہ غیر کو موثر نہ سمجھا جائے' **خاص الخاص** کہ نفسانیت بھی ترک کی جائے' تورات میں یہ توحید نہیں ملتی۔ سورۂ اخلاص کے مقابلہ میں وہاں کونسی آیت ہے۔ سیاسیات اور اقتصادیات کو کہاں ذکر کیا ہے تو پھر کیوں کہتے ہیں کہ قرآن کی ضرورت نہیں' حالانکہ تورات صرف بنی اسرائیل کے لئے تھی اور قرآن شریف تمام دنیا کے لئے نازل ہوا ہے۔

۲۲......اناجیل کے معجزے اور بیانات قابل اعتبار نہیں ہیں کیونکہ انجیل نویس مدعی نبوت نہ تھے کہ ان کا کلام بیہودگی سے پاک ہوتا۔ صرف وقائع نگار تھے' مگر وقائع نگار کے لئے بھی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ضروری ہے کہ صادق القول، صحیح الحافظہ، عمیق الفکر، محقق یا عینی شہادت رکھتا ہو مگر ہم ان کے غلط حوالے لکھ چکے ہیں۔ باتیں بھی ناممکن لکھی ہیں: کہ مردے نکلے، مخلوق نے خدا کے منہ پر تھوکا، صلیب دیا، ذلیل کیا، وہ عاجز ہوا، ماں کے پیٹ میں خون پیتا رہا، پیشاب کے راستے سے باہر نکلا، پھر کچھ انسان بنا اور کچھ کبوتر، اور اپنے دونوں جسموں میں تقسیم ہو کر رہ گیا۔

۲۳......اناجیل تمام قوائے انسانی کی مربی نہیں ہیں۔ صرف چند قوائے نفسانی کے متعلق لکھا ہے اور یوں کہنا کہ تبدیل شرائع کو ملحوظ رکھ کر اس نے کچھ نہیں بتایا غلط ہے کیونکہ قرآن شریف نے جہاں تفصیلی احکام بتائے ہیں وہاں اجمالی طور پر قواعد کلیہ بھی لکھ دیے ہیں۔ جو ہمیشہ کے لئے کارآمد ہوتے ہیں چنانچہ **السن بالسن** کے ساتھ **جزاء سیئة سیئة** بھی لکھ دیا ہے تا کہ اس مجرم کو بھی سزا دی جائے کہ جس کے منہ میں دانت نہ ہوں۔

۲۴......یسوع کے ابتدائی حالات نہیں ملتے۔ یہاں لوقا کہتا ہے کہ فرشتہ نے مریم سے کہا تھا کہ بچہ کا نام یسوع رکھنا مگر مریم اور مسیح کا بھائی کیوں منکر تھے اور مسیح ان سے کیوں بیزار تھا۔

۲۵......یوحنا لکھتا ہے کہ یسوع نے کہا کہ ہیکل چار برس میں تیار ہوئی اور یہودی کہتے ہیں کہ آٹھ برس میں تیار ہوئی تھی اور قرین قیاس بھی یہی ہے۔

۲۶......یوحنا نے کہا ہے کہ مسیح کا نیا قول ہے کہ آپس میں محبت رکھو حالانکہ احبار میں یہ قول مذکور تھا۔

۲۷......کہا جاتا ہے کہ اناجیل کی سند اسلام سے زیادہ معتبر ہے مگر ریلنڈ اپنی کتاب "محمد ازم" میں لکھتا ہے کہ معجزات نبویہ کے راوی بڑے مشہور اور معتبر فاضل تھے جنہوں نے پشت در پشت کی اسناد سے ان کو ہم پہنچایا ہے اور ان کی سچائی تسلیم شدہ ہے اگر یہ طریق اختیار نہ کیا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جاتا تو دوسرا کونسا طریق تھا؟ خصوصاً جبکہ حضور نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے اس کی سزا آگ ہے تو اور بھی تصدیق ہو جاتی ہے مگر یہ طریق اناجیل کو نصیب نہیں ہوا۔

۲۸...... اسلام صرف قصوں پر مبنی نہیں بلکہ آسمانی نشانات سے ایمان کو تازہ کر رہا ہے اور ایسے لوگ بھی پیدا کیے ہیں جن سے تائیدی نشان ظاہر ہوئے ہیں جیسے جناب شیخ عبدالقادر جیلانی، ابوالحسن خرقانی، بایزید بسطامی، جنید بغدادی، ابن عربی، ذوالنون مصری، معین الدین اجمیری، بختیار کاکی، فرید الدین پاک پٹنی، نظام الدین دہلوی، شاہ ولی اللہ دہلوی اور شیخ احمد سرہندی۔ اسی قسم کے اور بھی ہزاروں آدمی ہو گذرے ہیں۔ اب بھی ایک آدمی موجود ہے کیا تم نے کبھی اسے دیکھا ہے؟ یسوع کی تائید تو صرف قصوں سے ہوتی ہے مگر حضور کی تائید میں اب بھی نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں۔

۲۹...... شملر لکھتا ہے کہ انجیل یوحنا کے سوا باقی تین جعلی ہیں۔ ڈاڈویل لکھتا ہے کہ دوسری صدی کے وسط تک ان چار انجیلوں کا نام ونشان نہ تھا۔ سیموئل لکھتا ہے کہ موجودہ عہد نامہ نیک نیتی کے بہانہ سے مکاری کے ساتھ دوسری صدی کے آخر میں لکھا گیا ہے ایولسن پادری انگلستان کا باشندہ لکھتا ہے کہ متی کی یونانی انجیل دوسری صدی میں ایسے آدمی نے لکھی تھی جو یہودی نہ تھا کیونکہ جغرافیہ اور رسوم کی غلطیاں اس میں موجود ہیں۔

۳۰...... وہ اقراری ہیں کہ مذہب کے رو سے کوئی عیسائی سوسائٹی میں نہیں رہ سکتا اور نہ تجارت کر سکتا ہے کیونکہ اس میں کل کی فکر کرنے کی ممانعت ہے اور نہ فوج میں داخل ہو سکتا ہے کیونکہ دشمن سے محبت کرنے کا حکم ہے اور شادی نہیں کر سکتا کیونکہ وہ بھی منع ہے۔ معلوم ہوا کہ اس کے احکام مختص القوم اور مختص الزمان تھے۔

۳۱......''الوھیم'' آله کی جمع ہے' مگر اس سے تثلیث ثابت نہیں ہوتی کیونکہ ''سامر'' اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

''دجال''واحد ہے معنی جماعت ہیں اور **الوهيم** جمع بمعنی واحد ہے اور خدا کے سوا قاضی اور فرشتہ کو بھی **الوهيم** کہتے ہیں۔ قاضیوں ۲۳/۱۳ میں ہے کہ جب منوحا سمون کے باپ نے خداوند کا ایک فرشتہ دیکھا تو اس نے کہا کہ ہم نے **الوهيم** دیکھا ہے۔ خروج ۹/۱۲ میں ہے کہ **الوهيم** بمعنی قاضی ہے اور ۱۰/۷ میں ہے کہ اے موسیٰ میں نے تم کو فرعون کے لئے **الوهيم** بنایا ہے استثناء ۳۵/۱۰ میں ہے کہ اس نے الوھا کو چھوڑ دیا جس نے اس کو پیدا کیا تھا۔ کئی جگہ **الوها** **الوهيم** کی جگہ آیا ہے۔ **یسعیا** ۴۴/۶ میں **الوهيم** ہے اور ۴۴/۸ میں **الوها**۔ معلوم ہوا کہ اظہار طاقت کے لئے جمع کا صیغہ واحد پر اطلاق ہوسکتا ہے۔ پیدائش ۲۶/۱ میں ہے کہ ہم انسان کو اپنی شکل پر بنائیں گے یہاں قدرت کا اظہار مراد ہے۔ یہاں عبرانی میں **نعسه** مذکور ہے جو **نصنع** کا مرادف یا محرف ہے اگر اس سے کثرت مراد ہے تو تین تک کیوں محدود ہوئی؟

۳۲...... قانون قدرت ہے کہ چھوٹے کو بڑے پر قربان کیا جاتا ہے اور انسانی زندگی پر کیڑے مکوڑے مارے جاتے ہیں تو مسیح کو ہم پر کیوں قربان کیا گیا؟ کہتے ہیں کہ الزبیتھ کے عہد میں **سر سنتانی** نے لڑائی کے موقع پر ایثار کر کے دوسرے زخمی کو پانی کا پیالہ دے دیا تھا اور خود پیاسا مر گیا تھا۔ شاید اس لئے مرا ہوگا کہ سپاہی کام میں آئے تو یہ انسانی ایثار ہے جو زیر بحث نہیں۔ کیونکہ خدا ایسا ایثار نہیں کرتا کہ مخلوق کو بچانے کے لئے آپ ذبح ہو جائے کیونکہ وہ ایثار کر کے ترقی مدارج کا محتاج نہیں ہے یہ بھی ایثار نہیں کہ خدا اپنی صفت کسی کو دیدے اور خود معطل ہو کر بیٹھ جائے۔ اور یہ بھی ایثار نہیں کہ بلا احتیاج خوراک دوسرے کو دیدے اور خود بھوکوں مرے بلکہ یہ بیوقوفی ہے۔ ایثار میں عزت افزائی بھی ہوتی ہے اس لئے یہ جائز نہ ہوگا کہ کوئی اپنی بیوی دوسرے کو دیدے یا ایک جرنیل بکری کی جان بچانے کے لئے اپنی جان دیدے اس لئے ہندوؤں کا ایثار قابل تعریف نہیں کہ بتوں کے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سامنے اپنے ہاتھ پاؤں کاٹ دیتے ہیں۔ یا جگن ناتھ کے پہیئے کے نیچے کچلے جاتے ہیں

۳۳..... ابن اللہ جب تین روز مرا رہا تو دنیا کا منتظم کون تھا؟

۳۴..... محویت کے الفاظ سے الوہیت ثابت نہیں ہوتی۔

الہامات محویت

کیونکہ مجھے بھی ایسے الہام ہوئے ہیں کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے، زمین و آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ میرے ساتھ ہیں، تو ہمارے پانی میں سے ہے، اور لوگ خشکی سے ہیں تو مجھ سے ایسا ہے جیسے کہ میری توحید، تو مجھ سے اس مقام اتحاد میں ہے کہ کسی کو معلوم نہیں، خدا عرش پر تیری تعریف کرتا ہے تو اس سے نکلا، اس نے تمام دنیا سے تجھ کو چنا، تو میری درگاہ میں وجیہ ہے، میں نے اپنے لئے تجھ کو پسند کیا، تو جہاں کا نور ہے، تیری شان عجیب ہے میں تجھے اپنی طرف اُٹھاؤں گا، تیرے گروہ کو قیامت تک غالب رکھوں گا، تو برکت دیا گیا، خدا نے تیری مجد کو زیادہ کیا تو خدا کا وقار ہے۔ پس وہ تجھے ترک نہیں کرے گا، تو کلمۃ الازل ہے پس تو مٹایا نہیں جائے گا، میں فوجوں سمیت تیرے پاس آؤں گا، میرا لوٹا ہوا مال تجھے ملے گا، میں تجھے عزت دوں گا اور تیری حفاظت کروں گا، یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ پھر انتقال ہوگا۔ تیرے پر میرے کامل انعام ہیں۔ لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میرے پیچھے چلو تا کہ خدا تم سے بھی پیار کرے۔ میری سچائی پر خدا گواہی دیتا ہے پھر تم کیوں ایمان نہیں لاتے۔ تو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہم تیری تعریف کرتے ہیں۔ تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ اگرچہ چاہیں گے کہ اس نور کو بجھائیں مگر خدا اس نور کو جو اس کا اپنا نور ہے کمال تک پہنچائے گا۔ ہم انکے دلوں پر رعب ڈالیں گے ہماری فتح آئے گی زمانہ کا کاروبار ہم پر ختم ہوگا اس دن کہا جائے گا کہ کیا یہ حق نہ تھا؟ میں تیرے ساتھ ہوں جہاں تو ہے۔ جس طرف تیرا منہ ہے اس طرف خدا کا منہ۔ تجھ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے بیعت کرنا ایسا ہے جیسا کہ مجھ سے۔ تیرا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔ لوگ دور دور سے تیرے پاس آئیں گے۔ خدا کی نصرت تیرے اوپر اترے گی۔ تیرے لئے لوگ خدا سے الہام پائیں گے اور تیری مدد کریں گے۔ کوئی نہیں جو خدا کی پیشینگوئیوں کو ٹال سکے۔ اے احمد ﷺ تیرے لبوں پر رحمت جاری ہے۔ تیرا ذکر بلند ذکر کیا گیا ہے۔ خدا تیری حجت کو روشن کریگا تو بہادر ہے اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو تو اس کو پالیتا۔ خدا کی رحمت کے خزانے تجھے دیئے گئے ہیں تیرے باپ دادا کا ذکر منقطع ہوگا اور ابتداء تجھ سے کرے گا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اپنا جانشین بناؤں تو میں نے آدم یعنی تجھ کو پیدا کیا۔ آو آھن یعنی خدا تیرے اندر اترا۔ خدا تجھے ترک نہیں کریگا اور نہ چھوڑے گا۔ جب تک پاک اور پلید میں فرق نہ کرے۔ میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں۔ تو مجھ میں اور مخلوق میں واسطہ ہے۔ میں نے اپنی روح تجھ میں پھونکی۔ تو مدد دیا جائے گا۔ گریز کی جگہ کسی کو نہیں رہے گی۔ تو حق کیساتھ نازل ہوا۔ تیرے ساتھ انبیاء کی پیشینگوئیاں پوری ہوئیں۔ خدا نے اپنے فرستادہ کو بھیجا تاکہ اپنے دین کو قوت دے اور سب دینوں پر اس کو غالب کرے۔ اس کو خدا نے قادیان کے قریب نازل کیا۔ حق کی ساتھ اترا اور حق کے ساتھ اتارا گیا۔ ابتدا سے ایسا ہی مقرر تھا۔ تم گڑھے کے کنارے پر تھے خدا نے تمہیں نجات دینے کے لئے اسے بھیجا۔ اے میرے احمد تو میری مراد اور میرے ساتھ ہے۔ میں نے تیری بزرگی کا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا اور تیری مدد کروں گا۔ کیا یہ لوگ اس سے تعجب کرتے ہیں کہ خدا عجیب ہے چنتا ہے جسے چاہتا ہے اور اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا۔ خدا کا سایہ تیرے پر ہوگا۔ آسمان بندھا ہوا تھا اور زمین بھی ہم نے دونوں کو کھول دیا۔ تو وہ عیسیٰ ہے جس کا وقت ضائع نہ ہوگا تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہوسکتا۔ ہم تجھے لوگوں کے لئے نشان بنائیں گے یہ امر ابتدا سے مقدر تھا۔ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ تو دنیا وآخرت میں وجیہ ومقرب ہے تیرے پر انعام خاص ہے۔ تمام دنیا پر تجھے بزرگی ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بخرام کہ وقت تو نیک رسید پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ دنیا نے اس کو قبول نہ کیا مگر خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور اور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کریگا اس کیلئے وہ مقام ہے جہاں انسان اپنے قوت اعمال سے نہیں پہنچ سکتا۔ تیرے لئے رات اور دن پیدا کیا گیا۔ تیری میری طرف سے وہ نسبت ہے کہ مخلوق کو آ گاہی نہیں۔ اے لوگو تمہارے پاس خدا کا نور آیا تم منکرمت ہو۔ غرضیکہ اسی قسم کے الہامات اور بھی بہت ہیں۔

مکاشفات محویت

اور اب وہ مکاشفات ذکر کرتا ہوں کہ جن میں محویت نظر آتی ہے: میں نے مکاشفہ میں دیکھا کہ میں اور مسیح ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اسکو ''براہین'' میں شائع کر چکا ہوں۔ اس لئے ثابت کرتا ہے کہ ان کی مجھ میں تمام روحانیت اور کمالات موجود ہیں۔ ایک اور کشف ''آئینہ کمالات'' (ص ۵۶۴) میں درج ہے کہ میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔ اور میرا اپنا ارادہ خیال اور کوئی عمل نہ رہا۔ اور

میں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہو گیا یا اس شئے کی طرح کہ جس کو کسی نے بغل میں دبالیا ہو۔ اللہ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی۔ مجھ پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کر لیا۔ یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ باقی نہ رہا۔ میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضا اسکے اعضا۔ میری آنکھ، میرے کان اور میری زبان اسی کی بن گئی تھی۔ مجھے ایسا پکڑا کہ میں اس میں بالکل محو ہو گیا۔ اسکی قدرت اور قوت مجھ میں موجزن تھی۔ میرے دل کے چاروں طرف اسکے خیمے لگائے گئے تھے سلطان جبروت نے میرے دل کو پیس ڈالا سونہ تو میں ہی رہا اور نہ ہی میری تمنا رہی۔ میری اپنی عمارت گر گئی اور اس کی عمارت نظر آنے لگی۔ الوہیت بڑے زور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کیساتھ مجھ پر غالب آ گئی۔ سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخنوں تک اس کی طرف کھینچا گیا۔ ہمہ مغز ہوگیا جس پر کوئی پوست نہ تھا اور تیل بنا کہ جس میں میل نہ تھی۔ مجھ میں اور میرے نفس میں جدائی ڈال دی گئی۔ اس شئے کی طرح ہوگیا جو نظر نہیں آتی یا اس قطرہ کی طرح جو دریا میں مل جاتا ہے اور دریا اسکو اپنی چادر کے نیچے دبالیتا ہے اب میں نہیں جانتا تھا کہ میں پہلے کیا تھا۔ الوہیت میرے پٹھوں اور رگوں میں سرایت کرگئی اور اپنے آپ سے کھویا گیا۔ اور اس نے میرے تمام اعضا اپنے کام میں لگا لئے اس زور سے اپنے قبضہ میں کرلیا کہ اس سے بڑھ کر ممکن نہیں چنانچہ اسکی گرفت سے بالکل معدوم ہوگیا۔ مجھے یقین تھا کہ میرے اعضا میرے اعضا نہیں بلکہ اسکے اعضا ہیں۔ میں خیال کرتا تھا کہ اپنے وجود سے معدوم اور اپنی معیت سے قطعاً نکل چکا ہوں۔ اب کوئی شریک اور روک کرنے والا نہیں رہا۔ وہ میرے وجود میں داخل ہوگیا اور میرا غضب، حلم، تلخی، شیرینی اور حرکت، سکون سب اسی کا ہوگیا اور اس حالت میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نئی زمین و آسمان بنانا چاہتے ہیں۔ سو پہلے تو زمین و آسمان کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی تفریق اور ترکیب نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے مطابق اسکی ترتیب و تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اسکے خلق پر قادر ہوں اور پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا کہ **انا زینا السماء الدنیا بمصابیح** میں نے کہا کہ اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف بدل گئی اور میری زبان پر جاری ہوا کہ **اردت ان استخلف فخلقت ادم. انا خلقنا الانسان فی احسن تقویم.**

خدائی میں مقابلہ

''براہین'' میں اس قسم کے الہامات ۲۵ برس ہوئے شائع کر چکا ہوں۔ پادری مسیح کے ان الہامات سے مقابلہ کریں جن سے الوہیت مسیح ثابت کرتے ہیں پھر بتائیں کہ کس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے الہام بڑھ کر ہیں؟ اگر مسیح کے الہامات سے خدائی ثابت ہوتی ہے تو میرے الہامات سے ان سے بڑھ کر ثابت ہوتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر حضور کی خدائی ثابت ہوتی ہے کیونکہ یہ صرف نہیں کہ آپ کی بیعت خدا کی بیعت ہے یا آپ کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے یا آپ کا فعل خدا کا فعل ہے یا آپ کا تمام کلام **وما ینطق عن الھوی** کہہ کر خدا کا کلام ٹھہرایا ہے بلکہ **قل یا عبادی** میں تمام لوگوں کو آپ کے بندے ٹھیرایا ہے۔ تم نہیں سوچ سکتے تو تین منصف حلفاً کہہ دیں کہ یسوع کی خدائی زیادہ ثابت ہوتی ہے تو میں ایک ہزار روپیہ ان کو دے سکتا ہوں بشرطیکہ وہ کہہ دیں کہ اگر ہم اپنے بیان میں سچے نہ ہوں تو ایک سال میں خدا ہم کو برباد کردے اگر کہا جائے کہ یسوع کا کلام خدا کا کلام تھا اور تمہارا کلام خود تمہارا ہی ہے تو جواب یہ ہے کہ کسی نے یسوع کی اپنی زبان سے اپنی خدائی کے متعلق کچھ نہیں سنا۔ صرف چند کلمات مروڑ تروڑ کر یسوع کی طرف منسوب کردیئے ہیں اور میرے الہام اور کشوف ان سے صدہا درجہ بڑھ کر ہیں۔ اگر کہا جائے کہ ان کے الہام خوارق سے ثابت ہیں تو میں کہونگا کہ ان کی عینی شہادت موجود نہیں اور میری پاس عینی شہادت موجود ہے۔ پھر کہتا ہوں کہ سوچو کہ ہم دونوں کے الہامات میں سے الوہیت پر کس کے الہام قوی الدلالۃ ہیں کہا جاتا ہے کہ آمد مسیح کی خبر پہلی کتابوں میں تھی۔ میں کہتا ہوں: میری آمد کی خبر خود مسیح نے دی تھی کہ دوبارہ آؤں گا اور میری تصدیق زلزلوں سے ہوئی، قوموں کے غلبہ سے، وبا پڑنے سے۔ اور آسمان پر بھی نشان ظاہر ہوئے۔ مسیح کے وقت ایلیا کے آسمان سے نہ اترنے کا عذر پیش کیا گیا تھا اور اس وقت بھی یوں کہا جاتا ہے کہ مسیح زندہ آسمان سے نہیں اترا۔ تم نے میرے نشان دیکھ لئے ہیں۔ میرے پاس آؤ ایک برس کے اندر کئی نشان پاؤ گے۔ خدا اس عاجز کے دل پر تجلی کر رہا ہے یسوع بن مریم خدا نہیں ہے یہ کلمات جو اسکے منہ سے نکلے ہیں اہل اللہ کے زبان سے نکلا کرتے ہیں مگر ان سے کوئی خدا نہیں بن سکتا۔ پادریوں کو میرے سبب

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بہت ندامت ہوئی تو مجھ پر مقدمہ بنادیا۔ مگر اس میں بھی ان کی پردہ دری ہوئی۔ محمد حسین نے لدھیانہ میں وفات مسیح پر مجھ سے مناظرہ کیا۔ مگر حیات مسیح ثابت نہ کر سکا۔ میں نے اسکے مقابلہ پر عربی کتابیں لکھیں وہ ان کا جواب بھی نہ دے سکا۔ اور سب سے پہلے لدھیانہ میں ہی ایک پیر مرد موحد کریم بخش نے کہا کہ میرے مرشد نے کہا تھا کہ مسیح موعود اسی امت میں سے ہوگا اس کا نام غلام احمد ہوگا گاؤں کا نام قادیان ہوگا اور لدھیانہ میں آئیگا۔ مولوی اس کو کافر ٹھیرائینگے۔ مگر وہ سچ پر ہوگا اور تو اسے دیکھے گا۔ یہ ہمارا **پہلا نشان** صداقت تھا۔ **دوسرا نشان** صداقت کسوف و خسوف تھا جو کسی مدعی مہدویت کے وقت ظاہر نہ ہوا تھا۔ **تیسرا نشان** ستارہ ومدار تھا جو عیسیٰ کے وقت نکلا تھا اور خبر دی گئی تھی۔ کہ مسیح موعود کے وقت نکلے گا۔ **چوتھا نشان** آتھم کا شرط کے مطابق بچنا پھر مرنا۔ **پانچواں** احمد بیگ ہوشیار پوری کا مرنا۔ **چھٹا نشان** لیکھرام کا مرنا۔ **ساتواں**: جلسہ مہوتسو (مذاہب اسلام لاہور) میں میرے مضمون کا اعلیٰ رہنا۔ **آٹھواں** مقدمہ کلارک میں یہ خبر پانا کہ بریت ہوگی۔ **نواں** محمد حسین کی ذلت۔ پہلے یہ الہام ہوا کہ **قد ابتلی المومنون** پھر الہام ہوا کہ **انی مع الافواج اتتک بغتۃ** پھر حفاظت کا الہام۔ **دسواں** راولپنڈی کے بزرگ کی پیشگوئی اور توبہ۔ اس نے اخبار ''چودھویں صدی'' میں ۱۸۹۷ء میں میری توہین کی تھی کہ

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد　　میلش اندر طعنہ پاکاں برد

مجھے رنج ہوا دعا مانگی کہ یا اللہ یا اسے توبہ بخش یا اسے ہلاک کر تو الہام سے اسکی توبہ معلوم ہوئی۔ سو اس کو خدا سے الہام پا کر ایک خط لکھا جو اخبار ''چودھویں صدی'' کی اشاعت نومبر ۱۸۹۷ء میں شائع ہوا، اور میں اصل تحریر شائع کرتا ہوں تا کہ سرسید کے لئے قبولیت دعا کا تیسرا نمونہ ہو۔ وہ بزرگ پنجاب کے رئیس جاگیر اور ملہم ذی علم ہیں۔ انہوں نے ۲۹ اکتوبر ۱۸۹۷ء کو مجھے ایک معذرت نامہ لکھ کر بھیجا تھا کہ میں اخبار ''چودھویں صدی''

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۹۷ء والا مجرم ہوں۔ فدوی خاکسار خطا کار خط کے ذریعہ حاضر ہو کر معافی کا خواستگار ہے جس نے جولائی ۹۷ء و جولائی ۹۸ء کے درمیان جرم کا اقرار کر لیا ہے میں متلاشی تھا۔ اب نوے فیصدی یقین ہو گیا ہے قادیانی آریوں نے کہا کہ آپ پاکباز ہیں۔ جوانی میں عبادت گذار رہے۔ تصنیفات میں زندہ روح ہے اور آپ کا مشن حکومت کی بغاوت کی طرف رہنمائی نہیں کرتا۔ مثنوی کا شعر اس لئے لکھا تھا کہ میں نے لاہور میں اپنے دوستوں سے برے کلمات سنے تھے کہ آپ خاتم المرسلین ہیں، ترک تباہ ہونگے، سلطان قتل ہوگا اور دنیا کے مسلمان آپ سے التجا کریں گے کہ ایک سلطان مقرر کروں۔ یہ امر باعث رنج تھا کیونکہ وہ مقامات مقدسہ پر قابض ہیں، ورنہ ہم ہندوستانیوں کی خبر مطلقاً انہوں نے نہیں لی۔ مناسب تھا کہ ان کے حق میں دعا بخیر کی جاتی اور آپ نے مسیح کے متعلق سخت لفظ استعمال کئے ہیں۔ ترکوں کی تباہی کا اشتہار جب آپ نے نکالا تو مثنوی کا شعر میرے منہ سے بیساختہ نکلا مگر جلسہ مذاہب لاہور کی تقریر اور ''ازالہ اوہام'' سے معلوم ہو گیا کہ آپ کے متعلق دعوی رسالت بہتان ہے۔ اور مسیح کے متعلق آپ کے لفظ الزامی طور پر ہیں جیسا کہ کسی نے حضرت علی کے متعلق کہا ہے کہ ۔

آں جوانے بروت مالیدہ   بہر جنگ دوغا سگالیدہ
بر خلافت دلش بسے مائل   لیک بوبکر شد میاں حائل

آخر دل تڑپ اٹھا کہ توبہ کرو۔ مومن آل فرعون کا قصہ یاد آیا کہ ان یک کاذبا فعلیه کذبه اسکا اثر خارج میں بھی محسوس ہوا میں اب حاضر نہیں ہو سکتا۔ شاید جولائی ۹۸ء سے پہلے حاضر ہو جاؤں۔ امید کہ خدا معافی کی تحریک کریگا حضور کا مجرم

(دستخط)

راولپنڈی ۲۹ اکتوبر ۹۷ء۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اس بزرگ اور آتھم کے متعلق پیشینگوئی یکساں مشروط تھی۔ مگر بزرگ میں ایمان تھا معذرت بھیج دی اور آتھم میں ظلمت تھی اس لئے وہ احساس خوف پر حلف نہ کھا سکا اور ہلاک ہوا۔ بعد میعاد پیشینگوئی کے اسنے شور مچایا کہ امرتسر، لدھیانہ اور فیروز پور میں مجھ پر بندوق، سانپ اور دروازہ توڑ کر حملے ہوئے۔ اگر سچ تھا تو نالش کرتا اسکا داماد عدالت میں ملازم تھا وہی ہمت کرتا یا کم از کم میری ضمانت ہی کرواتا۔ مگر وہ تو مارے خوف کے مرا ہی جاتا تھا' بہر حال خدا اس بزرگ کو معاف کرے' ہم معاف کرتے ہیں۔ ہماری جماعت اس کو دعائے خیر سے یاد کرے۔ راقم خاکسار۔ (غلام احمد از قادیان ۲۰ نومبر ۱۸۹۷ء)

حکومت کی خدمت میں اظہار مظلومیت

چونکہ حکومت سب کو ایک آنکھ سے دیکھتی ہے اور اسکی شفقت ہر ایک قوم کو شامل ہے اس لئے ہمارا حق ہے کہ اپنی تکالیف حکومت کو پیش کریں کہ عیسائی ہماری نرم سے نرم تقریر کو بھی سخت بنا کر بطور شکایت پیش کرتے ہیں، حالانکہ وہ ہمارے نبی کو سخت گالیاں دیتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہم انکے مقابلہ پر بالکل خاموش رہیں۔ ہمارا حق تھا کہ سخت الفاظ کی شکایت کرتے مگر وہ الٹی ہماری شکایت کرتے ہیں کہ مسیح کو یہ لوگ برا کہتے ہیں یہ کیسے ہوسکتا ہے جبکہ ہم مسیح کو سچا نبی اور راستباز جانتے ہیں۔ اسی بنا پر انہوں نے مجھ پر مقدمہ کھڑا کر دیا تھا جو خارج ہوگیا اس لئے اطلاعاً مرقوم ہے کہ پادری اور انکی تقلید میں آریہ جو سخت لفظ استعمال کرتے ہیں ہم ان کی زیادتی برداشت نہیں کرسکتے یہ ظاہر ہے کہ کوئی بھی اپنے مقتدا کے حق میں مفتری یا کاذب کا لفظ نہیں سن سکتا۔ مسلمان بار بار توہین سنکر زندگی کو بے شرمی کی زندگی جانتا ہے تو پھر اپنے ہادی کے متعلق کیوں کر توہین سن سکے گا۔ عماد الدین امرتسر نے گالیاں دیں ٹھا کر داس نے برا کہا۔ رامچند ر نے رسالہ ''مسیح دجال'' بنایا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

''سوانح عمری واشنگٹن'' میں بھی سخت الفاظ ہیں۔''نور افشاں'' بھی بدزبانی کرتا ہے۔آپ سوچیں ان بدزبانیوں کے کیا نتائج ہیں کیا ایسے الفاظ کسی مسلمان کی زبان سے حضرت مسیح کے متعلق نکل سکتے ہیں۔ان سے سخت وہ لفظ ہیں جو انہوں نے خود ہمارے نبی کے متعلق لکھے ہیں جس پر کروڑوں فدا ہیں۔جنکی نظیر دوسری اقوام میں نہیں مل سکتی۔پھر ہم پر الٹا شکایت کرنا صریح ظلم ہے۔ہم یقین کرتے ہیں کہ حکومت اس رویہ کو پسند نہ کرے گی اور نہ عیسائیوں کو ہم مسلمانوں پر بیجا رعایت دے گی۔گالیوں کی فہرست اس لئے پیش کی جاتی ہے کہ گورنمنٹ ستم رسیدوں کی اعانت کرے (یہاں پر وہ فہرست ہے جس کو درج کرنا مناسب نہیں) غالباً حکومت کو معلوم نہیں کہ پادری اس قدر بدزبان ہیں ورنہ خود ہی ضرور انسداد کرتی۔ڈاکٹر کلارک نے عدالت میں لکھوایا تھا کہ سخت کلامی سے ہم پر حملہ کیا گیا ہے اگر عدالت کو معلوم ہوتا کہ ان کی طرف سے کئی سخت حملے ہو چکے ہیں تو کبھی یہ لفظ قلم بند نہ کرتی۔مذہبی کتابوں کی سختی نرمی بالمقابل رکھنے سے معلوم ہوتی ہے ورنہ صرف تردید سختی کا مواد نہیں ہوسکتی بلکہ توہین اور سختی یہ ہے کہ کسی قوم کے مقتدا کو نہایت درجہ کی بےعزتی کے ساتھ یاد کیا جائے یا ناپاک افعال کی نسبت دی جائے۔ہم کیسے سختی کر سکتے ہیں ہم تو خود مسیح کی توقیر پر مامور ہیں ہاں انکو خدا نہیں سمجھتے۔مگر پادری ہمارے حضرت ﷺ کے متعلق کیا حسن ظن رکھ سکتے ہیں۔انکے نرم لفظ یہ ہیں (نقل کفر کفر نباشد آپ) کہ معاذ اللہ وہ مفتری تھے سو کوئی مسلمان اس کو برداشت نہیں کرسکتا۔انصاف یہ تھا کہ وہ بھی یہ لفظ چھوڑ دیتے کیونکہ جن لفظوں سے مسیح کی خدائی ثابت کرتے ہیں ان سے بڑھ کر ہمارے نبی ﷺ میں موجود ہیں۔اور آپ کے نشانات بھی صدہا سے زیادہ ہیں۔جن میں سے اب بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔گالیاں اس لئے جمع کی گئی ہیں کہ حکومت کو معلوم ہو جائے کہ ابتدا کس سے ہوئی ہے۔پادریوں نے اپنی شکایت کو ایک روک بنالیا تھا کہ کوئی مسلمان ان کا مقابلہ نہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کر سکے کہ ان کے لفظ سخت متصور ہو کر قانون کے نیچے لائے جاتے ہیں اور پادریوں کو گالیاں دینے کا موقع مل جائے مگر دوسرا شخص نرمی کے ساتھ بھی سر نہ اٹھائے امید ہے کہ حکومت مذہبی معاملہ میں کسی کی رعایت نہ کرے گی اور ایسے نوٹس کو دھوکہ کھانے کی وجہ سے لکھا گیا ہے منسوخ سمجھے گی۔

گندی کتابوں کی فہرست

اسی کتاب کے (ص ۹۱) پر یوں فہرست دی ہے کہ یہ کتابیں اسلام کے خلاف لکھی گئی ہیں۔ (۱) دافع البہتان از پادری رانکلن ۱۸۴۲ء (۲) مسیح دجال از رام چند ۱۸۷۳ء (۳) سیرۃ المسیح و محمد از ٹھاکرداس پادری ۱۸۸۲ء (۴) اندرونہ بائیبل از آتھم (۵) تواریخ کا اجمال از ولیم ۱۸۹۱ء (۶) ریویو براہین احمدیہ از ٹھاکرداس ۱۸۸۹ء (۷) سوانح عمری محمد صاحب از واشنگٹن (۸) نور افشاں از مارچ ۹۶ء لغایت دسمبر ۹۶ء (۹) تفتیش الاسلام از راجرس ۱۸۷۰ء (۱۰) نبی معصوم ۱۸۸۴ء از اہل ہنود (۱۱) پاداش اسلام ۱۸۶۶ء (۱۲) ستیارتھ پرکاش از دیانند ۱۸۷۵ء (۱۳) خبط احمدیہ از لیکھرام پشاوری ۱۸۸۸ء (۱۴) تکذیب براہین احمدیہ از لیکھرام ۱۸۹۰ء (۱۵) ثبوت تناسخ از لیکھرام ۱۸۹۵ء (۱۶) دشنامہ بر مسیح قادیانی از نذیر حسین دہلوی و محمد حسین بٹالوی و عبد الجبار و عبد الصمد و عبد الحق (۱۷) تائید آسمانی از محمد جعفر تھانیسری ۱۸۹۲ء (۱۸) نظم حقانی و اسرار کادیانی از سعدی نومسلم لدھیانہ ۱۳۱۳ھ (۱۹) بت شکن از محمد رضا شیرازی (۲۰) خبط کادیانی کا علاج از راجندر سنگھ ۱۸۹۷ء۔

۱۱...... کتاب البریہ پر ایک سرسری نظر

۱...... اس کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب عالم شباب میں اپنے والد کو خوش رکھنے کی کوشش نہ کرتے تھے اور عہد تعلیم میں قرآن و حدیث کا مطالعہ از خود کیا تھا اس لئے ایسی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ٹھوکریں کھائیں کہ مسلمانوں کو اب تک ان کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے اور یضل به کثیرا کا منظر دکھائی دے رہا ہے اور جب ہم عہد تعلیم کے بعد جناب کی اشاعت اسلام کا نقشہ کھینچتے ہیں تو اس میں جا بجا ہمیں سخت گیری اور خودستائی کی بدنما شکلیں نظر آتی ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جناب کو شروع سے اغیار پر نکتہ چینی کا ایسا ڈھب آیا ہوا تھا کہ دوشالہ میں لپیٹ کر جوتوں کی ایسی مار کرتے تھے کہ مخالفین مجبور ہو جاتے تھے کہ کھلم کھلا دشنامی مقابلہ کریں یا عدالت سے چارہ جوئی کرتے ہوئے ایسی دلدل میں پھنسائیں کہ جناب کو نکلنا مشکل ہو جائے مگر جناب بھی کوئی معمولی ہستی نہ تھے۔ رئیس اعظم تھے۔ آبا واجداد سے حکومت برطانیہ کے پکے وفادار اور مددگار بھی تھے کیا مجال تھی کہ جناب کو رہائی دلانے کے وجوہات نہ سوچے جاتے اور مخالفین کو ناکام نہ رکھا جاتا۔ غالباً اسی استظہار کے حوصلہ افزائی پر قبل از وقت جناب کو فرشتے بھی نازل ہوتے ہوئے نظر آتے تھے اور الہام کی بارش بھی ہونے لگتی تھی۔

۲.....قادیان کے متعلق جو لفظی ارتقاء بیان کیا گیا ہے۔ اسکی تصدیق سرکاری کاغذات سے پیش نہیں کی گئی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وجہ تسمیہ میں صرف دماغ سوزی سے کام لیا گیا ہے۔ ورنہ یہ ماننا پڑیگا کہ جس قدر بھی قادیان کے دور و نزدیک دوسرے گاؤں اسی نام سے آباد ہیں وہاں بھی یہی ارتقاء لفظی پیدا ہوا تھا۔ حالانکہ ان کے متعلق کوئی تصریح نہیں ملتی کہ وقائع مذکوران میں بھی نمودار ہوئے تھے پھر لطف یہ ہے کہ جس نام کے لئے اتنی جدوجہد کی جاتی ہے وہ کدعه یا کرعه، موضع ظہور مہدی ہے مگر اس ارتقاء میں کسی اسٹیج پر یہ بروز نہیں دکھایا گیا اور نہ کوئی سرکاری شہادت پیش کی گئی ہے کہ قادیان کو کسی وقت کدعه یا کرعه بھی لکھا گیا تھا۔ اس لئے یوں کہا جا سکتا ہے کہ کسی غلام قادر یا قادر بخش کے نام پر یہ اور دوسرے گاؤں آباد ہوئے ہیں کیونکہ پنجاب میں ایسے نام کو مختصر کرتے ہوئے اب بھی کادی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بولتے ہیں یا یوں کہیں کہ کادی کسی خاص قوم کی عرف عام ہوگی جو اسکے ارائیں (راعین) ہونے کو ظاہر کرتی ہے بہر حال اگر ہمارا خیال درست نہیں ہے تو جناب کی رائے بھی پایۂ یقین تک نہیں پہنچتی۔ بہائی مذہب کا مطالعہ کیا جائے تو یہ تمام مراحل طے کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی کیونکہ انکے مہدی کا ظہور ایک ایسے گاؤں سے ہو چکا ہے جو ایران میں اس وقت موجود تھا۔ بہت ممکن ہے کہ اس مذہب کے دوش بدوش چلنے کی خاطر قادیان کو بھی یہ نام دینے کی کوشش کی جارہی ہو۔ اور یہ امر بھی مشتبہ ہے کہ لاہور سے قادیان پچاس میل کے فاصلہ پر مغرب شمال کے کونہ پر کس طرح وقوع پذیر ہے، حالانکہ بٹالہ اور گورداسپور وہاں سے مشرق وجنوب میں واقع ہیں جن کے پاس ہی قادیان بھی واقع ہے۔ شاید اس میں بھی کوئی مخفی راز ہو جو اب تک نہیں کھلا۔ (دیکھو اشتہار بندہ)

۳...... جناب کے بیان سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ابتدائی تعلیم گو آپ نے دو تین استادوں سے حاصل کی تھی۔ مگر قرآن وحدیث کا مطالعہ اس قدر تھا کہ ان دنوں آپ کو اپنے ماحول کی بھی خبر نہ تھی۔ یہی وجہ تھی کہ مسائل اسلامیہ میں اور عقائد اسلام کے بیان کرنے میں ہمیشہ رائے تبدیل کرتے رہتے تھے اور نیم ملا بن کر بچارے مسلمانوں کا ایمان خطرہ میں ڈالتے رہے۔ گو اہل دانش اس تعلیمی نقص کو ایک تذبذب ایمانی جانتے ہیں مگر جناب اس کو اپنا مایۂ ناز سمجھتے رہے۔ باب اور بہاء بھی اس نقص کو اور اپنے امی ہونے کو نشان صداقت پیش کرتے رہے اور جس قدر اسلام کو ان کے وجود سے نقصان پہنچا ہے وہ اس قدر نہیں کہ جس قدر جناب کے وجود سے پہنچا ہے کیونکہ ان کا سارا منبع علم مطالعہ ہی تھا اور جناب کا علمی سرمایہ کچھ باقاعدہ تعلیم پا کر بھی حاصل ہوا تھا۔ الغرض ایسے خود رائے مولویوں نے نہ صرف اپنی خود رایوں کو الہامی رنگ چڑھایا ہے بلکہ یہاں تک علم لدنی کے دعویدار ہو کر آگے بڑھے ہیں کہ اپنے اغلاط اور فاسد خیالات کو تجدید اسلام اور تجدید لسان کے پیرایہ میں پیش کرتے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئے خوردہ گیر کو کمال پائے استحقار سے ٹھکرا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن کے نزدیک جہل مرکب ایک لاعلاج بیماری ہے وہ بابی، بہائی اور قادیانی تعلیم کو قبول کرنے سے اشکراہ و استنکاف سے کام لیتے ہیں۔

۴...... اسلام جدید کے گروہ اپنے اپنے بانیان مذہب کی علمی طاقت کو قرآنی فصاحت کے مساوی سمجھ کر اپنی لاعلمی اور ناقدر شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے یہاں تک بڑھ گئے ہیں کہ لفظی یا معنوی کمزوریوں کے متعلق وہی جواب دیتے ہیں جو آج تک مسلمان قرآن شریف کی حمایت میں پیش کرتے رہے، حالانکہ قرآنی عربیت کو اہل زبان عربی فصحاء لاجواب پاکر اس کے سامنے ہتھیار ڈال چکے تھے اور شیرازی یا قادیانی عربیت کو خود معاصرین اہل علم نے بنظر تحسین نہیں دیکھا۔ تو بھلا عرب کے اہل قلم اور فصحائے حجاز سے کب امید ہوسکتی ہے کہ ایسی عربیت کو کم از کم عربیت کا ہی درجہ بخشیں۔ کہا جاتا ہے کہ اعتراض تو قرآن مجید پر ہوئے ہیں مگر یہ کبھی غور نہیں کیا کسی عرب نے بھی آج تک اس پر اقدام کیا ہے؟ بلکہ جو کچھ آج پیش کیا جاتا ہے وہ ان لوگوں کی کراہت طبع کا نتیجہ ہے جو خود عجمی الاصل یا عرب مستعربہ اور عرب مولدین ہیں اس لئے اس موقع پر قیاس مع الفارق ہوگا۔

۵...... بہاء و باب اپنے اصل کے رو سے عربی النسل تھے اور اپنی موجودہ ہستی میں عجمی النسل بن کر ابناء فارس کا مصداق بننے کی کوشش میں تھے۔ اور جناب اپنی موجودہ ہستی میں پنجابی النسل تھے اور خاندان کی رو سے سمرقندی النسل ہونے پر مفتخر ہو کر ابنائے فارس میں داخل ہونا چاہتے تھے اور ایک الہام کے رو سے آپ عربی النسل بھی بن چکے تھے لہٰذا عملی طور پر ابناء فارس نہ بہاء و باب تھے اور نہ جناب۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ ابناء فارس کا صحیح مصداق صرف وہ لوگ تھے جو اپنے آپ کو اوّل سے آخر تک حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی طرح فارسی النسل ہی کہلاتے رہے ہیں۔ باقی دخیل کار اس کا صحیح مصداق نہیں بن سکتے۔ ہاں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جناب نے اس موقع پر ابناء فارس میں داخل ہونے کا فخر اپنے الہام (**خذوا التوحید یا ابناء فارس**) کی وساطت سے بھی حاصل کرنا چاہا ہے۔ مگر جب اس الہام کو واقعات کے پیش کیا جاتا ہے تو حدیث النفس سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ علاوہ بریں اسلامی تعلیم کی رو سے مہدی یا مسیح کا عجمی النسل ہونا سرے سے ضروری ہی نہیں تو پھر معلوم نہیں کہ خواہ مخواہ اس معاملہ کو کیوں چھیڑ دیا ہے۔

۶...... کتب بنی کے استغراق نے جناب کے علم لدنی کو مشکوک کر دیا تھا اس سے پہلے باب نے علوم اکتسابیہ کے متعلق عدم جواز کا فتویٰ دے دیا تھا اور حضرت بہاء صرف ان علوم کی تعلیم جائز سمجھتے تھے کہ جن سے شکم پروری حاصل ہو، ورنہ دوسرے علوم عالیہ کے متعلق ان کا بھی یہی خیال تھا کہ وہ جہالت اور اوہام کے مدارج ہیں اور ان دونوں (باب و بہاء) کے نزدیک علم صرف ان تعلیمات کا نام تھا کہ جن کے ذریعہ سے انہوں نے قرآن شریف کو قرآنی مفہوم جدید پیدا کرنے سے منسوخ کر دیا تھا اور جناب بھی گو قرآن شریف کی تنسیخ کو کفر سمجھتے تھے۔ مگر باطن قرآن سے مفاہیم جدیدہ پیدا کرنے میں آپ بھی ان دو بزرگوں سے کسی طرح کم نہ تھے بلکہ ''دافع البلاء'' میں تو جناب نے حضرت داؤد و سلیمان کے قصے بیان کرتے ہوئے اعلان ہی کر دیا تھا کہ جب ایک نبی کو دوسرے نبی کے مقابلہ پر معانی جدید سمجھائے جاتے ہیں تو ہمارا باطن قرآن میں معانی جدیدہ کا اختراع کرنا مولویوں کے مقابلہ میں جو کسی طرح بھی نبوت کے مقام پر نہیں پہنچ سکتے قابل تعجب نہ ہوگا' کیونکہ یہاں نبی اور غیر نبی کا مقابلہ ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایک غیر جانبدار محقق کے نزدیک یہ تینوں بزرگ ایک ہی درجہ کے علم لدنی رکھنے کے دعویدار تھے۔

۷...... ''کتاب اقدس'' میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی بجائے تمام فصول و ابواب کے شروع میں **بسم العلی الابھی** وغیرہ لکھا ہوا ہے اور قرآن مجید کی طرح بڑی سورتوں سے شروع

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کر کے چھوٹی سورتوں میں ختم کیا ہے۔ آیات کے نشان بھی اسی طرح دیئے ہیں۔ ''اعجاز المسیح'' اور ''استفتاء'' میں گو بسم اللہ تو نہیں بدلی مگر قرآنی آیات کی طرح فقرات ختم کئے ہیں۔ حال میں علامہ مشرقی عنایت اللہ نے اپنی کتاب ''تذکرہ'' میں قرآن مجید کا مفہوم جدید تراشنے میں یہی چال چلی ہے۔ غالبًا ان مدعیان الہام کی یہ کوشش نظر آتی ہے کہ وہ اپنی وحی یا الہام کو قرآن شریف کے مقابلہ میں دکھائیں مگر کجا قرآنی اعجاز اور کجا ان کی پھسپھسی بے کہ ابتدائی طالب علم عربی خواں بھی جس کو اصول عربیت سے گری ہوئی خیال کرتا ہے۔ مسیلمہ کذاب نے ''فرقان اول''، ''فرقان دوم'' لکھا تھا اور جناب ابو العلاء معری نے بھی اپنا قرآن تیار کیا تھا۔ مگر باوجودیکہ اہل زبان تھے اسکے مقابلہ پر فیل ہو گئے۔ آج کوئی شخص بھی ان کے اقوال کو مقابلہ پر لانے کی جرأت نہیں کرسکتا تو بھلا پنجابی اور شیرازی ملہموں کی کیا جرأت ہوسکتی ہے کہ اسکا مقابلہ کرسکیں۔ کہنے کو تو کہہ دیتے ہیں کہ حضور ﷺ نے قرآن اپنے لفظوں میں لکھا تھا۔ مگر اندھے بھی جانتے ہیں کہ حضور ﷺ کے خود اپنے اقوال بھی قرآنی عربیت کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔

۸...... بہاء و باب نے مخالفین کو **همج رعاع** وغیرہ کہا اور جناب نے اپنے مخالفین کو اس قدر گندے الفاظ سے یاد کیا ہے کہ انکے جواب میں مخالفین نے ترکی بترکی جواب دینے میں جناب کے دانت کھٹے کردیئے تھے تو مجبورًا حکومت سے پناہ لی کہ ان کو روک دینا ضروری ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ۱۸۵۷ء کے بعد جب لڑائیوں کا خاتمہ ہوا تو قلمی لڑائیاں شروع ہوگئیں۔ وہابیت کی جنگ میں بڑے بڑے تکفیری اور دشنامی گولے چھوڑے گئے۔ عیسائیت کی جنگ چھڑی تو اس وقت بھی مولانا رحمت اللہ مرحوم اور مولانا محمد قاسم وغیرہ کے باہمی مناقشات میں الزامی طور پر توہین و تجہیل کا دار وسکہ استعمال ہوتا رہا۔ بعد میں جناب کا زمانہ آیا تو تیر و تفنگ کی بجائے دشنامی مشین گن چلنے لگی اور فضائے مذہب کو ایسا مکدر کردیا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ جب تک جناب دنیا سے رخصت نہ ہوئے آریوں، عیسائیوں اور مسلمانوں نے دشنامی ہتھیار نہ ڈالے۔ ''کتاب البریہ'' میں جناب نے گالیوں کی فہرست تقریباً چار سو تک دی ہے۔ جو جناب کی خدمت میں پیش کی گئی تھیں۔ اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ جناب نے ''براہین''، ''انجام آتھم''، ''اعجاز المسیح'' اور ''اعجاز احمدی'' وغیرہ رسائل میں کیا کیا کچھ کہا ہوگا۔ ورنہ بے وجہ کوئی کسی کو گالیاں دینے پر جرأت نہیں کرسکتا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب کا عہد مسیحیت ایسے گندے مواد سے پر تھا کہ ممکن نہیں کہ آئندہ اس کا ریکارڈ بیت (توڑا) عہد رسالت میں گو مخالفین نے سخت وست لفظ استعمال کئے تھے جس کا خمیازہ ان کو بھگتنا پڑا۔ مگر آج پرانی کوئی تحریر یا شعر ایسا نہیں ملتا کہ جس میں اسلام کو یا پیغمبر اسلام کو برے لفظوں سے یاد کیا گیا ہو۔ اس لئے قادیانی لٹریچر کو اسلامی لٹریچر سے کوئی نسبت نہیں دی جاسکتی اور حکومت خواہ کتنے ہی آرڈیننس جاری کرے مگر جب تک قصائد مرزا اور تحریرات مرزا دلخراش الفاظ پیش کرتے ہوئے نظر آئیں گے جوابی توہین کا انسداد مشکل نظر آتا ہے میدان صحافت میں قادیانی اخبارات نے بہت کچھ اصلاح کرلی ہے تو اگر اپنے قادیانی لٹریچر کی اصلاح بھی ہوجائے تو کم از کم جناب کی زندگی پر یہ حرف نہیں آئے گا کہ جناب کا ریکارڈ بہت گندہ تھا۔ گو اب یہ کہنا غلط ہے کہ جناب سے پہلے مناظرین نے بھی حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین کی ہے کیونکہ انہوں نے جو کچھ کہا الزامی طور پر کہا اور اپنے تقدس والہامات محویت کو پیش کرکے توہین نہیں کی۔ مگر جناب نے تو یہ غضب کیا کہ اپنے الہام کو کلام مسیح کے مقابلہ پر رکھ کر انعامی اعلان کردیا کہ جو شخص میرے الہامات کو کلام مسیح سے کم درجہ ثابت کرے وہ انعام کا مستحق ہوگا۔ بہرحال یہ مقدس توہین آج تک لاجواب رہی ہے۔

۹..... جناب نے اپنی تصانیف میں اغیار کو جنون اور خشک دماغی سے مطعون کیا ہے مگر اپنا یہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حال ہے کہ والد کی وفات کے بعد معاً ایک خواب کی بناپر فاقہ کشی شروع کردی اور رنگ برنگ ستونوں کا منظر پیش آنے لگا' جس کو عالم ثانی سمجھے اور تقدس اور خشک مزاجی میں پھنس گئے۔ طبیعت پر گوشہ نشینی اور غصہ کے آثار نمایاں ہونے لگے۔ بات بات پر سخت وست لکھنا شروع کردیا اور دنیائے مذہب پر وہ کالی گھٹائیں اٹھائیں کہ جنگی ژالہ باری اب تک لوگوں کے سر صاف کررہی ہے۔ دوسروں سے کہا کہ ایسا کرنے سے سل دِق وغیرہ بیماریاں ہوجاتی ہیں۔ مگر اپنے آپ کی خبر نہ لی کہ مراق دوران سر، ذیابیطس کے ساتھ صحت جسمانی کا ستیاناس کررہا ہے۔ اور ایسی غلط فہمی میں مبتلا ہوئے کہ اپنی بیماریاں بھی نشان صداقت میں داخل کرلیں۔

۱۰...... جناب نے عیسائیوں کے مقابلہ پر مجرم کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کا نام جرم ہے اور جب جناب پر ادعائے مہدویت ومسیحیت کی بناء پر تکفیری فتوے لگے تو بجائے اس کے کہ آپ اپنے لفظ واپس لیتے اور خدمت اسلام یا کسر صلیب کے لئے مہدی یا مسیح بننے کو ضروری نہ سمجھتے اور ابھرے اور مخالفین کو مجرم قرار دیا۔ اور **لتستبین سبیل المجرمین** کا الہام شائع کرکے تمام دنیائے اسلام کو مجرم غیر ناجی اور اسلام سے خارج قراردیا۔ یہ جناب کا پہلا مقدس حملہ تھا کہ جس سے کوئی مسلم جانبر نہ ہوسکا پھر اس کے بعد دوسرے حملے اس سے بھی بڑھ کر کھلے لفظوں میں کئے گئے جن کا نتیجہ آخر میں یہ ہوا کہ اسلام کو صرف اپنے تابعداروں میں ہی منحصر کردیا۔ اور شیرازہ اسلام کو ایسا منتشر کیا کہ تیمور اور چنگیز خان کی روح سے بھی خراج تحسین لے کر چھوڑا۔

۱۱...... سرکاری اعزاز کو الٰہی اعزاز یہاں تک قرار دیا کہ عدالت میں کرسی ملنے کو بار بار ذکر کرتے ہوئے مولوی محمد حسین بٹالوی کو کرسی نہ ملنے کی وجہ اس محویت میں بیان کی ہے کہ گویا آپ کو کرسی کیا ملی تھی عرش بریں مل گیا تھا۔ جس کے شکریہ میں اپنے تمام اندازی الہام بھی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

گورنمنٹ کے قبضہ میں کر دیئے تھے کہ جسے چاہے اشاعت کے لیے منظوری دے اور جسے چاہے مسترد کردے۔ مگر یہ پابندی اگر کسی اور مدعی الہام پر عائد ہوتی تو جناب کے نزدیک یہی سخت کمزوری اور ذلت کا باعث ہوتی۔

۱۲...... حضور ﷺ کے متعلق ایک موقع پر جب ابوسفیان سے سوال ہوا تھا کہ کس قسم کے لوگ داخل اسلام ہورہے ہیں؟ تو تصدیقی جواب یوں دیا گیا تھا کہ وہ غریب لوگ ہیں۔ پھر آباء واجداد کا سوال ہوا تھا تو جواب دیا گیا تھا کہ وہ حکمران نہ تھے۔ تو ہرقل نے یہی علامت صداقت پیش کی تھی۔ مگر یہاں یہ عالم ہے کہ کمشنر صاحب گھر آتے ہیں تو یوں سمجھا جاتا ہے کہ خدا ہی آ گیا ہے۔ کرسی ملتی ہے تو بار بار اپنی صداقت کو اس پر جلوہ افروز کیا جاتا ہے۔ جدی جائداد اور موروثی وفاداری اور مورث اعلیٰ کی عملداری کو اس رنگ میں بیان کیا جاتا ہے کہ صاف یقین کیا جا سکتا ہے کہ یہ تمام جدو جہد اپنی کھوئی ہوئی جائداد کو واپس دلانے کے لئے کی جارہی ہے یا کم از کم موجودہ مالیت کے بقاء کے لئے حلف وفاداری میں بیسیوں کتابیں لکھی جارہی ہیں اور مخالفت جہاد میں اتنی کوشش کی جارہی ہے کہ گویا حکومت سے الجھنا خدا سے الجھنے کے برابر ہے۔ دوسرا پہلو دیکھئے فخریہ طور پر اپنی جماعت کو ان افراد پر شامل کیا جارہا ہے کہ جن میں سوائے دنیاوی وجاہت کے کچھ بھی باقی نہیں رہا۔

۱۳...... جناب نے علماء اسلام کی جہالت چار وجوہ سے ثابت کی ہے۔ اول یہ کہ قرآن مجید مسیح کو مردہ ثابت کررہا ہے اور یہ لوگ اسے زندہ سمجھتے ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اہل اسلام نے قرآن سے ہی حیات مسیح ثابت کی ہے تفصیل کے لئے دیکھو(کاویہ، حصہ اول، باب حیاۃ مسیح بالقرآن) دوم یہ کہ خاتم الانبیاء کا عقیدہ رکھ کر نزول مسیح کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جناب نے بھی تو اس جرم کا ارتکاب کیا ہے کہ آخری مجدد کا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نام مسیح موعود ہے اور نبی اللہ بھی ہے اور حکم بھی۔ تو اگر آپ یہ تاویل کرینگے کہ یہ صرف اعزازی خطاب ہے یا یہ نبوت بروزی اور بطریق رجعت ہے تو اہل اسلام بھی یہ تاویل کرتے ہیں کہ خاتم الانبیاء کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت صحیح نہیں اور مسیح کی بعثت حضور ﷺ سے اول ہو چکی ہے اور نزول کے بعد بعثت سابقہ کے ساتھ خاتم الخلفاء ہوں گے۔ سوم یہ کہ نزول مسیح غلبہ دجال اور غلبہ نصاریٰ کے وقت تسلیم کرتے ہیں، حالانکہ یہ دو قسم کے غلبے ایک وقت جمع نہیں ہو سکتے۔

جواب یہ ہے کہ جناب کو اصلی حالات پر اطلاع نہیں کہ آثار نزول مسیح میں سے غلبہ نصاریٰ شامل کیا گیا جس کے بعد مسیح دجال یہودیوں کا بادشاہ ہونا قرار پایا ہے جو نصارے پر بھی اپنا تبلیغی اثر کرے گا جس طرح کہ آج کل مسیح ایرانی یا قادیانی عیسائیت کو مغلوب کرنے میں مستغرق ہیں ورنہ حکومت صرف یہودیوں پر کرے گا اور انکی سرکردگی میں دنیائے اسلام کو مٹانا چاہے گا تو اس ارض مقدس میں پہلے امام مہدی کے ساتھ چپقلش ہوگی بعد میں مسیح علیہ السلام اس لڑائی کا خاتمہ کردینگے۔ گو اس وقت غلبہ نصاریٰ ہے مگر غلبہ یہود کے قرائن بھی موجود ہونے میں بہت امکان ہے کیونکہ اس وقت وہ ارض مقدس میں جمع ہو رہے ہیں۔ **چہارم** یہ کہ مسیح کو امام مہدی مانتے ہیں اور انکار بھی کرتے ہیں۔

تو اس کا جواب بھی ظاہر ہے کہ نزول مسیح کے اول امام المسلمین جناب مہدی ہونگے۔ کچھ مدت کے بعد دوسرے امام المسلمین مسیح علیہ السلام ہونگے جن کو حکم اور مہدی وقت کہا جائے گا چونکہ جناب کو اصل واقعات پر عبور کامل نہ تھا اس لئے تو تعلیم یافتہ کی طرح آپ کو تناقض ہی تناقض نظر آتا تھا۔

۱۴...... جناب نے نزول مسیح اور نزول انبیاء کو یکساں قرار دیا ہے کہ جس طرح مسیح ناصری سے پہلے نزول ایلیا بروزی طور پر تھا اسی رنگ میں خاتم الانبیاء کے بعد نزول مسیح بھی بروزی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

رنگ میں ہوگا ورنہ اگر نزول ایلیا جسمانی طور پر مشروط ہوتا تو مسیح ناصری کی تکذیب لازم آتی ہے۔

جواب یہ ہے کہ اگر یہ نظریہ تسلیم کیا جائے تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ نبی کا بروز بھی مستقل نبی ہوتا ہے کیونکہ حضرت یحییٰ کو بروز ایلیا تسلیم کیا جارہا ہے۔ اسی طرح مسیح ناصری کا بروز یا حضور ﷺ کا بروز بھی ضروری طور پر نبی مستقل کے طور پر ہوگا اور جناب کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ آپ نبی مستقل ہیں یا حضرت یحییٰ بھی صرف اعزازی نبی تھے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ نظریہ ہی غلط ہے کیونکہ غور سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اپنے آپ کو ایلیا تسلیم نہیں کیا اور نہ ہی خود حضرت مسیح نے اپنے آپ کو ایلیا قرار دیا ہے کیونکہ اس سے مراد حضور ﷺ کا ظہور تھا جو دونوں بزرگوں کے بعد ہوا۔ اور چونکہ ظہور ایلیا کی خبر بڑی سرگرمی سے دی جارہی تھی۔ اس لئے تمام طبائع اس کی طرف لگی ہوئی تھیں اور جو نبی ظاہر ہوتا تھا اسی کو ایلیا تصور کرنے لگ جاتے تھے اور اگر نزول ایلیا نزول مسیح کے لئے شرط تسلیم کی جائے تو یوں کہا جاسکتا ہے کہ حضور ﷺ کا نزول جسمانی شب معراج کو ہوا اور نزول مسیح جسمانی طور پر آسمان میں بہت جلد ہونے والا ہے کیونکہ نصاریٰ اور جمعیت یہود کے آثار نمایاں طور پر موجود ہیں۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ خود جناب کو تسلیم ہے کہ انجیل نویسوں نے معقولیت کے ساتھ صحیح واقعات قلم بند نہیں کئے۔ اس لئے ان کے بیانات سے ایک نظریہ قائم کرنا نہ صرف غلط ہوگا بلکہ دنیائے اسلام کو بڑے مغالطہ میں ڈالنا ہوگا۔ ہاں یہ نظریہ اگر اسلامی تعلیم پیش کرتی تو پھر کسی قدر نزول مسیح کے بالمقابل ایک ضرور سد راہ واقع ہوتی۔ اس مقام پر جناب نے فکریہ طور پر لکھا کہ نزول مسیح کو بروزی رنگ میں پیش کرنا نیچریوں کو بھی تذبذب سے نجات دیتا ہے مگر یہ غلط ہے کیونکہ وہ تو خدا کی ہستی سے ہی منکر ہوئے بیٹھے ہیں تو ان سے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نزول مسیح بروزی کی توقع رکھنا خواب وخیال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

۱۵۔ جناب نے ایک طعنہ دیا ہے کہ نزول بروزی کی نظیر تو موجود ہے مگر نزول جسمانی کی نظیر موجود نہیں۔ گویا مرزائی تعلیم نظائر قائم کرنے کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی تو بھلا مسیح بن باپ کی نظیر کہاں سے ملتی ہے؟ اور یا اس کی نظیر کہاں سے پیش کی جاسکتی ہے کہ ایک شخص نبی کا بروز ہو مگر حقیقی نبی نہ ہو۔ توفی اور نزول کے نظائر طلب کرتے وقت ذرا یہ خیال کرلیا کریں کہ خود آپ کس قدر نظائر پیش کرسکتے ہیں۔ جب ضمیر نے ملامت کی ہوگی تو ایک سو بیس سال کی عمر پیش کردی اور بہ بتایا کہ عمر مسیح کی حد بندی ہوچکی ہے مگر اس حدیث کی تفصیل پر جناب کو نظر دوڑانا نصیب نہیں ہوا۔ ورنہ تو پہلا جواب یہ تھا کہ واقعہ صلیب کے متعلق اہل السلام کو اشتباہ پڑا کہ آیا اس وقت آپ کی عمر ۳۳ سال تھی یا ۱۲۰ برس؟ تو جن لوگوں نے آپ کی عمر اس وقت ۱۲۰ برس تسلیم کی ہے وہ ساتھ ہی چالیس (۴۰) برس کا اضافہ کرکے وفات بعد نزول کے آپکی عمر ایک سو ساٹھ (۱۶۰) برس قرار دیتے ہیں۔ اور جو لوگ ۳۳ برس عمر قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک آپ کی عمر بوقت وفات ۷۳ برس بنتی ہے۔ بہرحال دونوں گروہ نزول مسیح کے قائل ہوکر عمر مسیح میں مختلف ہوگئے ہیں اور اپنی اپنی روایت کو تقویت دیتے ہیں۔ ۳۳ برس کی روایت کو تقویت دینے والے قول نصاریٰ اور حیات اہل جنت پیش کرتے ہیں اور ۱۲۰ برس پیش کرنے والے وہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ جس میں اپنی عمر حضور ﷺ نے اس عمر کا نصف بتائی ہے جو مسیح کو واقعہ صلیب کے وقت حاصل تھی۔ پھر دونوں فریق مسیح کے لئے دو عمروں کے قائل ہیں۔ ایک عمر کا کوئی قائل نہیں۔ ہاں مرزائی تعلیم نے دونوں مذاہب کو جمع کرکے قطع وبرید کے ذریعہ سے مسیح کی ایک مسلسل عمر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے مگر ایمانداری سے کام نہیں لیا۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ ۱۲۰ برس کی حدیث ۳۳ سال کی حدیث کے مقابلہ پر کمزور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کیونکہ اس کے راوی کمزور ہیں اور عبارت کی ترتیب بھی قواعد عربیت کے خلاف ہے (**عشرون ومأة سنة**) اور کسی صحیح حدیث سے اسکی تائید بھی نہیں ہوتی۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ اگر اس حدیث کو مان لیا جائے تو اس کا یہ مفہوم بھی نکل سکتا ہے کہ مسیح زندہ ہیں (**عاش**) اور اس کی تمام عمر (صلیبی اور نزولی) بیس اور ایک سو برس ہے جس کا کچھ حصہ گذار چکے ہیں اور کچھ ابھی باقی ہے۔

چوتھا جواب یہ ہے کہ جب کسی کی وفات بیان کرتے تو یوں کہتے ہیں کہ **مات وله سنة كذا** اور یوں نہیں کہتے **عاش وله سنة كذا**۔ اس لئے محاورہ فہمی کو صحیح دماغ کی ضرورت ہے۔

۱۶...... جناب نے قرآن شریف کو "**خاتم الكتب**" کہا ہے اور حضور ﷺ کو "**خاتم الانبياء**" تسلیم کیا ہے اور دونوں فقروں کو ملا کر یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ آپ کے نزدیک کوئی نبی جدید مبعوث نہیں ہوگا اور نہ ہی کوئی اور نئی کتاب نازل ہوگی۔ کیونکہ حضور ﷺ آخری اور آخر الزمان نبی ہیں اور قرآن آخری پیغام الٰہی ہے۔ اور یہ مطلب نہیں ہے کہ کتب الٰہی سابقہ سب کی سب کلی طور پر مٹ چکی ہیں اور نہ یہ کہ کوئی نبی سابق بھی اب تک زندہ نہیں کیونکہ **خاتم** کا لفظ نہ کسی تعلیم سابق کی موجودگی کو معرض فنا میں ڈالتا ہے اور نہ کسی نبی کی ہستی کو منفی کرتا ہے بلکہ ایسے امور کے لئے دوسری بیرونی شہادتوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے یہ کہنا صحیح نہیں کہ ایک نبی کی زندگی اس جگہ کیوں تسلیم کی جاتی ہے یا کیوں کتب سابقہ کا وجود تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور بعض نادان مبلغوں کا یہ کہنا بھی ٹھیک نہیں کہ **خاتم** کا لفظ جمع کی طرف مضاف ہو کر آئے تو اس کا معنی آخری نہیں ہوتا کیونکہ "**خاتم الكتب**" کا فقرہ اس کی تردید کر رہا ہے۔ علاوہ بریں جب بروزی نبوت کو **خاتم الانبياء** اور آخر الزمان نبی مان کر بھی ایچ پیچ سے ثابت کیا جاتا ہے کہ وہی نبوت محمد یہ سدا بہار گلاب کی طرح بار بار پھول

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دیتی ہے تو نزول مسیح کو مان کر بھی کہا جا سکتا ہے کہ مسیح علیہ السلام بھی اسی گلاب کا ایک پھول بن کر ظاہر ہوں گے نہ یہ کہ ان کا رنگ کچھ اور ہوگا۔ کیونکہ دونوں فریق مسیح موعود کو مجدد تسلیم کرتے ہیں۔ گو جناب نے اس کو مجدد تسلیم کر کے مسیح موعود قرار دیا ہے۔ اور فریق ثانی مسیح موعود مان کر مجدد تسلیم کرتا ہے مگر دونوں نے بغیر تاویل کے اظہار مطلب کو ممتنع ثابت کیا ہے

خلاصہ یہ ہے کہ جناب نے **خاتم** کو گو کسی اور جگہ سعید، افضل، نبی ساز یا اعزازی خطاب سمجھا ہو۔ مگر اس موقع پر اظہار عقیدت کے لئے آخری معنی **خاتم** بمعنی آخر الزمان بھی تسلیم کرنا پڑا ہے، جس کا یہ معنی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا اور نہ کوئی کتاب الٰہی نازل ہوگی۔ اور یہ عذر معقول نہیں کہ جناب کی نبوت اور جناب کی وحی چونکہ تائیدی طور پر ہے اس لئے لفظ **خاتم** کے منافی نہیں ہے۔ ورنہ بہائی مذہب بھی یہ کہنے کا حق رکھتا ہے کہ ہم قرآنی آیات کے رو سے گو ختم نبوت کا قول کرتے ہیں مگر خود خدا کے کے روپ بدلنے کو قرآن سے ہی ثابت کرتے ہیں۔ (ایقان کا آخری حصہ)

بنابریں ہم یہی بہتر سمجھتے ہیں کہ ایسے تمام مخمصوں سے رہائی پانے کے لئے اسلام کا وہی شاہراہ اختیار کیا جائے کہ جس پر آج تک اہل سنت چلے آئے ہیں۔

۱۷.....ہجرت کشمیر کا نظریہ اگر درست تسلیم کیا جائے تو **لما توفیتنی** کا معنی یوں کیا جائے گا کہ جب تو نے مجھے کشمیر بھیجا اسی وقت سے میری نگرانی ختم ہو چکی تھی اور ماننا پڑیگا کہ آپ کی روپوشی کے عہد حیات میں ہی فساد نصاریٰ کا وقوع ہو چکا تھا۔ کیونکہ جناب کو تسلیم ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد حواریوں نے یوں کہنا شروع کر دیا تھا کہ مسیح آسمان پر چڑھ گئے ہیں اور یہ اصول خود ہی غلط ہو جاتا ہے کہ **توفی** کا فاعل اللہ ہو، مفعول بہ انسان اور باب **تفعل** تو ضرور موت کا معنی ہی مراد ہوگا۔ کیونکہ واقعہ صلیب کے بعد متصل موت واقع نہیں ہوئی بلکہ مفارقت ہوئی ہے، جس کی تائید حدیث اصحابی سے بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں یوں مذکور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ ما لاتدری ما احدثوا بعدک منذ فارقتھم اور یہ کہنا غلط ہے کہ حضور ﷺ توفیتنی کا حوالہ دیکر اپنی وفات کو ثابت کرینگے، کیونکہ وفات تو حضور ﷺ کی پہلے ہی ثابت ہوگی۔ زیر بحث صرف یہ ہوگا کہ بعد از مفارقت امت کا فساد ہوا ہے یا نہیں؟ تو اس کے واسطے وقوع موت ضروری نہیں بلکہ مفارقت الی کشمیر بھی کافی ہے۔ علاوہ بریں جب تمثیلی طور پر کوئی فقرہ پیش کیا جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اب بھی بعینہ وہی حال پیش آ رہا ہے بلکہ یہ مطلب ہوتا ہے کہ کسی عام مفہوم میں اس کے ساتھ اشتراک ہے ورنہ لیست اول قارورۃٍ کُسِرَتْ فِی الاسْلَامِ جب ہی صحیح ہوگا کہ کسی نے بوتل توڑی ہو۔ تو حضور کا اپنے کلام میں توفیتنی پیش کرنا یا تو اس لئے ہوگا کہ مسیح علیہ السلام سے پہلے بحث ہو چکی ہوگی اور یا اس لئے کہ نزول فی القرآن کا حوالہ مراد ہوگا۔ بہرحال قول حضور کو قول مسیح سے تشبیہ ہے یا توفی کو مفارقت سے مساوی کیا گیا ہے ورنہ موت کو زیر بحث لانا امر زائد ہوگا جو مقتضائے مقام سے تعلق نہیں رکھتا۔

۱۸۔۔۔۔۔﴿قَدْخَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ﴾ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ ثابت نہیں کیا تھا کہ سارے نبی مر چکے ہیں اور نہ ہی یہ ثابت ہوتا ہے کہ وفات مسیح پر تمام صحابہ کا اتفاق ہوا کیونکہ زیر بحث حضور ﷺ کی موت تھی جو آپ نے ﴿اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْقُتِلَ﴾ سے ثابت کر دی تھی اور بعض صحابہ کا یہ خیال باطل کیا تھا کہ حضور ﷺ بھی مسیح کی طرح آسمان پر چلے گئے ہیں یا یہ کہ آپ جب تک تمام مخالفین کا کام تمام نہ کرلیں گے نہیں مریں گے یا یہ کہ نبوت محمدی اور موت کو ممکن الاجتماع سمجھنے میں ان کو توقف پیدا ہو چکا تھا۔ تو صدیق اکبر نے یہ تمام آیات پیش کر کے ثابت کر دیا کہ جس طرح انبیاء کا خلو ہو چکا ہے آپ کا بھی ہو چکا ہے اور عہدہ تبلیغ سے سبکدوش ہو چکے ہیں اور جس طرح جماعت انبیاء کو موت آئی آپ کو بھی موت آ چکی ہے۔ زندہ آسمان پر نہیں گئے تو ایک تمثیلی فقرہ پیش کرنے سے انبیاء اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور ﷺ کا خلو بہر صورت یکساں نہیں ثابت ہوگا۔ ورنہ یہ بھی ماننا پڑیگا کہ ہر ایک نبی کی وفات اپنے اپنے حجرے میں ہی ہوئی تھی۔ یا سب بخار کی بیماری سے فوت ہوئے تھے اور یا سب مدینہ شریف میں ہی مرے تھے وغیرہ وغیرہ۔ علاوہ بریں جن صحابہ کا اتفاق پیش کیا جاتا ہے انہی کی زبانی حضرت مسیح کی زندگی منقول ہے۔ کیا ابوہریرہ اور ابن عباس کی مشہور روایات کتب احادیث میں درج نہیں ہیں؟ یا حضرت خضر علیہ السلام کی زندگی محدثین نے اب تک نہیں مانی؟ تو ﴿قَدْخَلَتْ﴾ کا صحیح مفہوم یہ ہوگا کہ انبیاء کی ایک جماعت کا خلو آپ سے پہلے ہو چکا ہے نہ یہ کہ آپ سے پہلے جو تمام انبیاء تھے ان سب کا خلو ہو چکا ہے۔ ناواقفیت کی وجہ سے اس آیت کا ترجمہ بگاڑ دیا گیا ہے اس لئے ہم نحوی ترکیب سے یہ معنی صاف کرنا چاہتے ہیں کہ (**من قبله**) مفعول فیہ ہے (**الرسل**) کی صفت نہیں ہے کیونکہ جب صفت مقدم ہوتی ہے تو صفت نہیں رہتی بلکہ عطف بیان بن جاتی ہے (**بکری بشر**) یا مضاف ہو کر مرکب اضافی پیدا کرتی ہے (**خیر مقدم**) یا موصوف کو الگ جملہ میں داخل کیا جاتا ہے (**نعم الشاعر زیدٌ ای هو زیدٌ**) اور (**من قبله**) کو اس انقلاب میں حالت بدلتے نہیں دیکھا گیا اس لئے سرے سے اس کو صفت کہنا ہی غلط ہے اور صفت مان کر مقدم سمجھنا ڈبل غلطی ہوگی جو قائل کی قابلیت پر عدم واقفیت کی مہر لگاتی ہے۔ اور جو لوگ اس آیت کو قیاس اقترانی بناتے ہیں ان کو (**من قبله**) کا لفظ حد اوسط پیدا کرنے میں سنگِ راہ واقع ہو جاتا ہے اس لئے اس کو قیاس تمثیلی کے طور پر پیش کرنا درست ہوگا جو مفید یقین کلی نہیں ہوتا۔ اس لئے اسلامی تعلیم کی رو سے بڑے بڑے وثوق کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ اس آیت کا مفہوم یہ ثابت کرتا ہے کہ حضور ﷺ کے قبل ایک جماعت انبیاء کا خلو ہوا' کسی کا موت سے اور کسی کا رفع **الی السماء** سے۔ بہرحال وہ اپنی اپنی ڈیوٹی سے فارغ ہو چکے ہیں، کیونکہ قرآن شریف میں عام طور پر جمع کے لفظ آتے ہیں مگر بعض دفعہ ان سے مراد کچھ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

لوگ ہوتے ہیں سارے مراد نہیں ہوتے ﴿یُمْدِدْکُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ﴾ اسی طرح یہاں بھی بعض رسول مراد ہیں اور بعض نہیں۔ نیز خلو کا لفظ موت کا معنی نہیں دیتا۔ ﴿إِذَا خَلَوْا إِلٰی شَیَاطِیْنِہِمْ﴾ حرف جار کے بغیر آئے تو استمرار کا معنی دیتا ہے۔ ﴿قَدْخَلَتْ سُنَّۃُ الْاَوَّلِیْنَ﴾ یا گذرنے کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ (خلت الرسل) من حرف جار صلہ ہو کر آئے تو بے تعلقی کا معنی دیتا ہے۔ (خلامنہ) زائد ہو تو خلوا اپنے اصلی معنی پر قائم رہتا ہے ﴿خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ﴾ میں گو بعض لفظ موت کا معنی دیتے ہیں مثلاً انتقال، صعود، وصال، رحلۃ وغیرہ مگر اصلی معنی کے رو سے کوئی بھی موت کا معنی نہیں دیتا اس لئے اگر بعض جگہ خلو کا معنی موت مفہوم ہو تو اس سے یہ قاعدہ نہیں گھڑا جا سکتا کہ ہر جگہ موت ہی موت مراد ہوتی ہے ﴿اُمَّۃٌ قَدْ خَلَتْ﴾ کیونکہ قرآن مجید میں ایک لفظ کو عرف عام کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے اور حقیقی معنی یا استعارہ یا مجاز یا عرف خاص کے طور پر بھی پیش کیا جاتا ہے مگر شناخت کیلئے چشم بصیرت کی سخت ضرورت ہے جو آج کل تعلیمات جدیدہ میں کم پائی جاتی ہے۔

۱۹......خیر القرون کے بعد فیج اعوج کا زمانہ بتایا جاتا ہے اور چودھویں صدی کو عہد مسیح سمجھ کر پھر خیر القرون کا عہد یقین کیا جاتا ہے اور یوں کہا جاتا ہے کہ حیات مسیح کا مسئلہ وسط زمانہ میں پیدا ہوا تھا۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس قسم کی غلطی مدعی نبوت کے قلم سے صادر نہیں ہونی چاہیے تھی کیونکہ پہلے تو یہی کہنا غلط اور بلا ثبوت ہے کہ خیر القرون میں حیات مسیح کا قول کسی نے نہیں کیا حالانکہ مذاہب اربعہ، خیر القرون یا اس کے متصل ہی مرتب ہوئے ہیں جن میں حیات مسیح کو اصولی طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ اور قرآن وحدیث سے اس پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ دوم یہ بھی کہنا غلط ہے کہ ابن عربی، ابن قیم اور ابن تیمیہ، امام مالک اور ابن حزم وغیرہ وفات مسیح کے قائل تھے' کیونکہ اسکی تردید'' کاویہ حصہ اول'' کے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

''باب اتہامات'' میں بالتشریح موجود ہے۔ سوم یہ بھی غلط ہے کہ ابن تیمیہ، ابن قیم اور ابن عربی شیخ اعوج کے زمانہ میں نہ تھے، حالانکہ یہ بزرگ ساتویں اور آٹھویں صدی ہجری میں ہوئے ہیں۔ چہارم یہ کہ جب اہلسنت کا اجماع پیش کیا جاتا ہے تو معتزلہ کا قول پیش کرنا صحیح نہ ہوگا۔ پنجم دیدہ دانستہ کسی پر اتہام لگانا اخلاقی اور شرعی گناہ کبیرہ ہے جو مدعیٔ نبوت کے پاس بھی نہیں پھٹکنا چاہیے اور اگر سرسید کی تحریروں نے یا حاشیہ نشینوں کی خوشامدوں نے جناب کو دھوکہ میں ڈالدیا تھا تو مدعیٔ نبوت کے لئے ایک اور مشکل آپڑتی ہے کہ حقائق اشیاء دریافت کرنے کے لئے اپنے نور باطن کافی نہیں ملا تھا۔ اور اگر خود ہی مطالعہ کی کثرت سے اُلٹا سمجھا تھا تو یہ بھی نقص ہوگا اور غالباً یہی کمی رہ گئی ہے کیونکہ جب عہد شباب میں جناب نے قرآن وحدیث کا مطالعہ شروع کیا تھا تو مشکل سے صحاح ستہ اور تصوف کی عام کتابیں دیکھ ڈالی ہوں گی ورنہ مہدویت اور مسیحیت یا تبلیغ اسلام کی دھن میں آپ کو کب وسیع مطالعہ کی وسعت ملی ہوگی کہ کم از کم ابن تیمیہ اور ابن قیم کی تصانیف ہی مطالعہ کر لیتے یا کم از کم علامہ ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ کی مشہور کتاب ''الجواب الصحیح لمن بدل قول المسیح'' جلد دوم (ص ۲۸۲) مطبوعہ مصری دیکھ لیتے تاکہ انہیں ان کا اپنا مسلک اور اسلام کا صحیح نقشہ نظر آجاتا۔ قال الامام ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ﴾ اضاف الی الیهود و ذمهم علیه ولد یذکر النصاری لان الذین تولوا صلب المصلوب المشبه به هم الیهود ولم یکن احد من النصاری شاهدا معهم بل کان الحواریون غائبین خائفین فلم یشهد احد منهم الصلب و انما شهده الیهود وهم الذین اخبروا الناس انهم صلبوا المسیح والذین نقلوا ان المسیح صلب من النصاری وغیرهم انما نقلوه عن اولٰئک الیهود وهم شرط من اعوان الظلمة لم یکونوا خلقا کثیرا یمتنع تواطؤهم علی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

الکذب. ﴿لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ﴾. معناه قبل موت المسيح قيل قبل موت اليهودى وهو ضعيف كما قيل قبل موت محمد وهواضعف والا لنفعه ايمانه...... وهذا يعم اليهود والنصارى. فدل على ان جميع اهل الكتاب اليهود والنصارى يؤمنون بالمسيح قبل ان يموت المسيح وذلک اذا نزل امنت اليهود والنصارى بانه رسول الله ليس كاذبا كما يقول اليهود ولا هو الله كما يقول النصارى. والمحافظة على هذا العموم اولى من ان يدعى ان كل كتابى يومن به قبل موت الكتابى لانه خلاف الواقع.واريد بالعموم عموم من كان موجوداً حين نزوله لا من كان ميتا منهم لقوله: لايبقى بلد الا دخله الدجال الا مكة والمدينة اى المدائن الموجودة حينئذ. فالله ذكر ايمانهم به اذا نزل الى الارض فان الله ذكر رفعه اليه بقوله﴿ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ﴾ وهو ينزل الى الارض قبل يوم القيمة ويموت حينئذ اخبر بايمانهم قبل موته. ﴿مَاقَتَلُوْهُ﴾ بيان ان الله رفعه حيا وسلمه من القتل وبين انهم يومنون به قبل موته و كذالک قوله تعالى ﴿وَمُطَهِّرُكَ﴾ ولومات لم يكن بينه وبين غيره فرق ولفظ التوفى معناه الاستيفاء والقبض وذلک ثلثة انواع احدها توفى النوم و الثانى توفى الموت والثالث توفى الروح و البدن جميعا فانه بذلک خرج عن حال اهل الارض المحتاجين الى الاكل والشرب واللباس والبول والبراز. والمسيح توفاه الله وهو فى السماء الثانية الى ان ينزل الى الارض ليست اهل السماء كاهل الارض.

۲۰...... جناب نے الزام دیا ہے کہ مسلمان قرآن کے خلاف چارطرح عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسیح موعود حقیقی نبی بعد ختم الانبیاء ہے اور زندہ ہے اور انسان کا آسمان پراتنی دیر زندہ رہنا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مانتے ہیں حالانکہ زمین پر بھی کوئی شخص اتنی دیر زندہ نہیں رہا۔

جواب یہ ہے کہ مسیح کی نبوت پہلے کی ہے بعد کی نہیں۔ اور آپ کی حیات حافظ ابن تیمیہ نے قرآن سے ثابت کی ہے اور ''منتھی الارب'' میں عوج کی زندگی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد تک لکھی ہے (دیکھو لفظ عوج) اور یہ عذر کہ آسمان کا لفظ حدیث میں نہیں ہے بالکل غلط ہے کیونکہ حدیث معراج میں آپ کی ملاقات آسمان ہی پر ہوئی تھی اور یہ حدیث مرفوع متصل بھی ہے اور **نزول الی الارض** کا لفظ کئی احادیث میں موجود ہے جو **رفع علی السماء** کا مقتضی ہے اس لئے یہ کہنا بالکل غلط ہوگا کہ کسی موضوع حدیث میں بھی رفع جسمانی کا ذکر نہیں ہے اور بیس ہزار روپیہ کا انعام صرف کہنے کو ہے دینے کے لئے نہیں اب اگر اپنے وعدہ کا پاس ہے تو مرزائی اپنی تمام کتابیں جلا دیں اور توبہ کریں۔'' کاویہ جلد اول'' میں اور روایتیں بھی درج ہیں جن میں سماء کا لفظ موجود ہے۔

۲۱...... ﴿**حَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَحْرِ وَالْبَرِّ**﴾ کا مفہوم یہ نہیں کہ خدا ان کو اپنے کاندھوں پر اٹھاتا ہے بلکہ اس کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ ہم نے اُن کو سوار کر دیا ہے۔ مطلب خود نہیں سمجھے استعارہ کی جھٹ سوجھ گئی کہ طالب علموں پر فرشتے سایہ کرتے ہیں حالانکہ صحیح مطلب یہ ہے کہ وہ پر بچھاتے ہیں۔ مسیح علیہ السلام کا نزول صحیح معنوں میں فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ جناب نے جب خدا سے دستخط کرائے تھے تو قلم کی چھڑکی ہوئی سیاہی کی چھینٹیں گرتے پر نمودار ہوگئی تھیں اور کہا گیا تھا کہ الواح موسیٰ کی طرح غیر محسوس، محسوس ہوگیا مگر اب فرشتوں کو کیوں محسوس نہیں سمجھا جاتا۔

۲۲...... یہ اپنی نادانی ہے کہ لوگوں کو نادان سمجھ کر کہا جاتا ہے کہ یہ دھوکا دیتے ہیں کہ مسیح کو قتل اور صلیب سے چونکہ موت نہیں آئی اسلئے وہ آسمان پر چلے گئے کیا ان کو بچانے کے لئے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

زمین پر کوئی جگہ نہ تھی؟

جواب یہ ہے کہ رفع مسیح کا عقیدہ آپ کے پیش کردہ اصول پر مبنی نہیں ہے بلکہ اہل اسلام کے پاس صاف لفظ موجود ہیں انه حی. ان عیسٰی لم یمت انه راجع الیکم اپنی کمزوری دوسروں کے سر تھوپنی اچھی نہیں اور یہ حملہ خدا کی قدرت پر ہوگا کہ حضور ﷺ کو تو غار میں پناہ دی اور مسیح کو آسمان پر۔ کیا خدا تعالیٰ نے طریق نجات صرف ایک ہی رکھا ہوا ہے؟ موسیٰ علیہ السلام کو غرق ہونے سے نجات دی تو پانی پھاڑ دیا۔ نوح علیہ السلام کو بچایا تو کشتی تیار کروائی اور لوط علیہ السلام کو بچایا تو ہجرت کا حکم دیا اور ابراہیم علیہ السلام کو بچایا تو آگ سرد کر دی۔ اب بھی کہئے کہ ہماری منشاء کے مطابق نجات کا سلسلہ قائم نہیں رہا۔

۲۳..... تورات میں مصلوب کو ملعون قرار دیا گیا ہے اس میں یہ شرط نہیں لگائی کہ وہ مصلوب صلیب پر مر بھی گیا ہو اور جناب بھی مانتے ہیں کہ مصلوب زندہ رہ سکتا ہے۔ مولوی چراغ علی نے بھی اپنی کتاب واقعہ صلیب میں کئی واقعات لکھے ہیں کہ مصلوب زندہ رہ سکتا ہے۔ اب بتایئے کہ اگر عیسائیوں نے تین دن کے لئے بقول جناب مسیح کو ملعون کر دیا تھا تو آپ نے بھی کچھ کمی نہیں کی۔ آپ بھی تو تسلیم کرتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام مصلوب ہوا، دوسرے لفظوں میں یوں کہ معاذ اللہ ملعون ہوا اور ۸۷ برس لعنتی حالت میں رہ کر کشمیر میں جا مرا۔ اس لئے اسلام کی نظر میں یہودی، عیسائی اور مرزائی تینوں فرقے مسیح کو مصلوب مان کر ملعون قرار دیتے ہیں' مگر اسلام کہتا ہے کہ یہودی آپ کو صلیب پر زندہ نہیں لا سکے ﴿مَا صَلَبُوْهُ﴾ اور نہ ہی قتل کر کے صلیب پر کھینچ سکے ﴿مَاقَتَلُوْهُ﴾ بلکہ ایک دوسرے شخص کو آپ کی بجائے صلیب پر لٹکایا گیا تھا ﴿شُبِّهَ لَهُمْ﴾ اس کی زیادہ تشریح نمبر ۱۹ میں دیکھو۔ افسوس ہے کہ جس کنویں میں گرنے کا الزام اہل کتاب کو دیا جاتا ہے اس میں خود گر رہے ہیں۔ اور اپنی بے بنیاد تحقیق پر اس قدر غرہ ہو رہے ہیں کہ دوسروں کو نادان، کم فہم، جاہل اور عقل کے دشمن

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سمجھا جاتا ہے اور یہ اپنی کمزوری ہے کہ مسیح کو لعن سے بھی نہیں بچا سکے۔

۲۴.....رفع روحانی کی بحث ہجرت کشمیر کے نظریہ میں گذر چکی ہے کہ رفع روحانی زیر بحث نہ تھی۔ بلکہ صلیب پر کھینچا جانا زیر بحث تھا یہودی کہتے تھے کہ ہم نے ان کو صلیب دے دیا ہے اس لئے وہ لعنت میں آ گئے ہیں عیسائیوں اور مرزائیوں نے یہ سمجھا کہ صلیب پر مرنا یا مرے رہنا بھی لعنت کے لئے شرط ہے اس لئے انہوں نے آپ کی زندگی بعد میں از سر نو ثابت کی مگر قرآن شریف نے سرے سے انکار ہی کر دیا کہ آپ صلیب پر کھینچے ہی نہیں گئے تھے تو لعنت کیسی؟ اب اناجیل اربعہ یا تحقیق سرسید کی تائید میں صلیب مان کر پھر زندگی کا قول کرنا اور صلب کا معنی صلیب پر نامراد لینا قرآن میں تحریف ہوگی جس کا ثبوت اسلام اور انجیل برناباس میں نہیں ملتا جو عینی شہادت پر مشتمل ہے برخلاف اناجیل اربعہ کے کہ ان میں واقعہ صلیب کی کوئی عینی شہادت موجود نہیں ہے، انہوں نے صرف یہودیوں سے سن کر یہ واقعہ لکھا ہے، جیسا کہ ابن تیمیہ نے ثابت کر دیا ہے۔

۲۵.....رفع روحانی ہر ایک راستباز کا ہوتا ہے اور موت بھی ضروری ہے تو یہ کہنا غلط ہوگا کہ مسیح کو ﴿اِنِّی رَافِعُکَ﴾ میں رفع روحانی اور موت کا وعدہ دیا گیا تھا کیونکہ وعدہ اس چیز کا ہوتا ہے کہ فی الحال موجود نہ ہو اور آئندہ حاصل ہو۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ معاذ اللہ مسیح کو ان دونوں میں شک تھا اس لئے خدا نے آپ کی تسلی کر دی تھی؟ تو اس آیت کا صحیح ترجمہ رفع جسمانی اور توفی جسمانی سے ہی کرنا پڑے گا تا کہ وعدہ اپنے صحیح معنوں میں پورا ہو اور یہ کہنا غلط ہے کہ قرآن شریعت میں ہر جگہ رفع بمعنی اعزاز اور رفع روحانی ہوتا ہے مانا کہ ایک دو جگہ ہو مگر ﴿وَرَفَعْنَالَکَ ذِکْرَکَ﴾ میں ذکر کی روح کہاں سے لائیں گے۔ ﴿وَرَفَعْنَافَوْقَکُمُ الطُّوْرَ﴾ میں کوہ طور کی روح کو مرفوع کیسے مانیں گے اور رفع ابویہ علی العرش کیسے مانا جائے گا کہ یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین کی روحیں تخت پر بٹھائی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تھیں۔ اس لئے قادیانی تعلیم کا یہ اصول غلط ہے کہ ایک جگہ اگر کوئی محاورہ آ جائے تو سارے قرآن میں وہی برتا جاتا ہے۔ خود توفی کا لفظ جو اپنی اصلیت کی رو سے موت پر دلالت نہیں کرتا کبھی **توفی بالموت** کے مقام پر موت کا معنی دیتا ہے اور کبھی **توفی بالنوم** کے موقع پر صرف توفی نفس کا معنی دیتا ہے اور جب رفع کے ساتھ مل کر آتا ہے تو توفی جسمانی مع رفع جسمانی کا معنی دیتا ہے۔ ''یقین'' کا لفظ لیجئے ''سورۃ تکاثر'' میں یقین علم کے موقع پر استعمال ہوا ہے اور ﴿**حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ**﴾ میں موت کا معنی دیتا ہے، اسی طرح **دابۃ الارض** سے سلیمان علیہ السلام کے واقعہ میں ایک مراد ہے اور یاجوج ماجوج کے واقعات میں ایک خاص معجز نما پرند مراد ہے۔ اور ﴿**مَامِنْ دَابَّةٍ**﴾ میں تمام جاندار اشیاء مراد ہیں۔ اس لئے جناب کی تحقیق پر تقلید کرنے والوں سے گذارش ہے کہ اس موقع پر جناب کو معذور سمجھیں۔

۲۶......نیچریوں کی خوشامد میں خلاف قرآن واقعات میں تبدیلی پیدا کرنا راستبازوں کا کام نہیں ہے کیونکہ اگر ان سے یہ کہا جائے کہ خر دجال سے مراد ریل گاڑی ہے تو وہ پھر تمسخر اڑائیں گے کہ یہ تو مسیح قادیانی کی پیدائش سے پہلے ہی موجود تھی تو نزول مسیح سے اس کا کیا تعلق ہوا۔ اور خود ہی اس پر سوار ہوتے تھے تو دجال کے لئے کیوں مخصوص رہی دجال اگر مشنری اور مشین ساز انگریز ہیں تو ان کا داخلہ قادیان میں کیوں جائز رکھا گیا کیونکہ اس کو جناب نے مکہ لکھا ہے اور اب مرید ''مدینۃ المسیح'' کا مصداق لاہور اور قادیان دونوں کو قرار دیتے ہیں۔ تو پھر مستری اور مشنری کیوں وہاں داخل ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ امر مسلم بین الفریقین ہے کہ مکہ اور مدینہ میں دجال کا داخلہ ممنوع ہوگا۔ وہ مسیح ہی کیا ہوا کہ مکہ مدینہ سے دجال کو بھی نہیں روک سکا۔ اور اگر کہا جائے کہ یہ سب فرضی اور اعزازی نام ہیں تو سارا بہروپ ہی کھل جاتا ہے کہ نبوت بروزی سے بھی مراد صرف فرضی نبوت ہوگی۔ مگر ہمیں تعجب

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ اسلام میں دجال ایک خاص ہستی کا اسم علم معلوم ہوتا ہے اور جناب نے نیچریوں کو خوش کرنے کی خاطر دو جماعتوں کا نام کیوں رکھ دیا اور پھر یہ کیوں کہہ دیا کہ دجال اسم جمع ہے۔ کیا وہ اتنے ہی عربی زبان سے ناآشنا ہیں کہ جناب کی ملمع سازی پر مطلع نہیں ہوں گے؟ ورنہ صاف کسی لغت کا حوالہ دیا جاتا کہ دجال اسم جمع ہے یا دو جماعتوں (مشنریوں اور مستریوں) کا نام ہے ورنہ یوں سمجھا جائے گا کہ دجال کی وجہ تسمیہ میں جو محاورات کتب لغت میں پیش کیے گئے ہیں جناب نے غلطی سے ان کو ہی اس لفظ کا موضوع سمجھ لیا تھا غالباً اگر جناب کے پیرو نظر ثانی کرتے تو ضرور جناب کے خلاف اپنی رائے تبدیل کر لیتے لیکن بدقسمتی سے تابعداروں نے اس غلط تحقیق کو الہامی تحقیق سمجھ کر لغوی استناد کو فضول سمجھا ہوا ہے اور اس قدر غرہ ہو گئے ہیں کہ اپنے تمام مخالفین کو بھی دجال کا لقب دیتے ہوئے ایسے بدنام ہوئے کہ خود بھی اس لفظ کا مصداق سمجھے جانے لگے اور بے جا تحریف کی وجہ سے اپنے شیخ کو بھی اس لفظ سے نہ بچا سکے اور تاویل کی مجبوری پر یہ پیش کیا جاتا ہے کہ اگر دجال کے متعلق تاویل وتحریف نہ کی جائے تو دجال کو دو متضاد دعاوی کا مدعی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وہ خدا بھی ہے اور نبی بھی۔ مگر جناب ہی بتائیں کہ آپ نے یہ دونوں متضاد دعوے کیوں جمع کر لئے تھے کہ میں نبی بھی ہوں اور ایک دفعہ خدا بھی بن گیا تھا؟ تو ممکن ہے کہ وہ دجال بھی نبی بن کر اپنے مکاشفات کے رو سے خدائی دعویٰ کرے گا یا بڑا مستری یا مشنری بن کر عجیب عجیب کرتب دکھائے گا جو اہل یورپ کو بھی دنگ کر دیں گے کیونکہ دنیا ترقی کر رہی ہے اور ایسے ناممکن امور ممکن ہو رہے ہیں کہ بقول جناب وہ خدائی کام سمجھے جاتے ہیں۔

۲۷...... مسیح ایرانی کے وقت سے مادی ترقیات کا ظہور ہوا ہے اس لئے ریل گاڑی، اخبارات، مطبع وغیرہ تمام ایجادات کو مخصوص طور پر صرف جناب کی صداقت کا معیار ٹھہرانا صحیح نہ ہوگا۔ اور تقریبی حساب سے یوں کہنا بھی صحیح نہیں کہ حضور ﷺ مثیل موسیٰ علیہ السلام

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے اور میں مثیل عیسیٰ ہوں کہ چودھویں صدی میں ظاہر ہوا ہوں کیونکہ پہلے تو اس تقریبی حساب سے مسیح ایرانی بھی مسیحیت کا حقدار ثابت ہوتا ہے۔ دوم حضور ﷺ کو مثیل موسیٰ علیہ السلام قرار دینا یہ ظاہر کرتا ہے کہ جناب کی طرح حضور ﷺ بھی بروزی رنگ میں ظلی نبی تھے جو صرف غلط ہی نہیں بلکہ حضور ﷺ پر ایک سخت حملہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اپنی شخصیت ثابت کرنے پر جناب نے دوسروں کی شخصیت کو قربان کر دیا تھا۔ سوم یہ بھی غلط ہے کہ مثیل مسیح ﴿لَمَّا يَلْحَقُوا﴾ کے ماتحت حضور ﷺ کی ذات مبارک کا رجعت کے طور پر بعثت ثانیہ کا مصداق ہے کیونکہ شیعہ مذہب کے سوا اہل سنت کی کسی جماعت نے رجعت یا تناسخ کو قبول نہیں کیا حالانکہ جناب کا دعویٰ ہے کہ آپ اہل سنت و جماعت ہیں پھر غضب یہ کیا ہے کہ ''الوصیۃ'' میں پھر اپنی رجعت بتاتے ہوئے کہا ہے کہ میں قدرت ثانیہ ہو کر ظاہر ہونے کو ہوں گا تو جناب کے بعد جب مریدوں نے قدرت ثانیہ بننے میں اپنے اپنے دلائل پیش کئے تو چونکہ خلیفہ محمود گدی نشین ہو چکے تھے اور اپنے باپ سے (کان اللّٰہ نزل من السماء) کا خطاب پا کر میدان جیت چکے تھے اس لئے محمد سعید سمبڑیالی ظہیر گوجرانوالہ، یار محمد ہوشیار پوری اور فضل احمد بنگالوی وغیرہ فیل ہو گئے اور احمد نور کابلی کا بھی بس نہ چلا۔ بہر حال اس بروز اور رجعت نے ایسا فتنہ برپا کیا ہوا ہے کہ جا بجا نبوت کا نرخ دھیلے کی بڑھیا سے بھی زیادہ سستا ہو رہا ہے تو ثابت ہوا کہ یہ فتنہ فتنہ ارتداد سے بھی بڑھ کر اسلام کے لئے ضرر رساں ہے۔

۲۸......رسالہ'' کلام الرحمٰن وید ہے نہ قرآن'' میں بھکشو لکھنوی آریہ نے اپنے رشیوں کی بود و باش کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ'' تبت میں چار رشی حضرت آدم علیہ السلام کی طرح پیدا ہوئے تھے اور خدا نے اپنا روپ ان میں لیا تھا تو انہوں نے چار وید شائع کئے تو پھر غائب ہو گئے۔ معلوم نہیں کہ اس سے پہلے وہ چار رشی کتنی دفعہ ظاہر ہو چکے ہیں۔ انقلاب زمانہ کے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

باعث جب وید کی تعلیم پر پابندی کرنا مشکل ہو جاتا ہے تو اس وقت ظاہر ہو کر ویدوں کی تجدید کرتے ہیں اور ان کا مفہوم جدید پیش کر کے غائب ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ دیانند جیسے راستباز بھی تجدید وید کے اعزاز سے ممتاز ہوتے ہیں اور از سرنو ویدوں کے معانی قائم کرتے ہیں۔" جناب بھی دیانند کے ہمعصر تھے اور ہمیشہ اس سے برسر پیکار رہے ہیں۔

غالباً اس کے مقابلہ میں آپ نے بھی یہ افسانہ تیار کیا ہوگا کہ نبوت محمدیہ ﷺ بھی ضرورت زمانہ کے مطابق قرآنی مفاہیم کا روشن پہلو دکھانے کے لئے مجددین کی صورت میں بار بار ظاہر ہوا کرتی ہے اور اس کی تائید میں ﴿لَمَّا يَلْحَقُوْا﴾ اور حدیث مجددین کو پیش کرنے کی سوجھی ہوگی اور آسمانی نشانات کے اظہار کے ساتھ دیانند کو خوب حیران کر دیا ہوگا۔ ورنہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک معمولی تعلیم یافتہ مولوی کہ جس نے قرآن و حدیث کی باقاعدہ تعلیم بھی نہ پائی ہو اور اس کو علوم قرآنیہ میں خود بھی دسترس حاصل نہ ہو اور نہ ہی یہ معلوم کیا ہو کہ علمائے اسلام نے قرآن و حدیث کی خدمت میں کیا قلمی لڑائیاں کی ہیں جن سے ناپاک ہستیاں اب تک نالاں ہیں کیسے جرأت کر سکتا ہے کہ مبلغ اسلام بن کر ترقی کرتے ہوئے مہدی، مسیح، کرشن اور خدا بن جائے؟ تو اگر یہ سب کارروائی سب نقلی تھی تو نقل را ہم عقل باید کے بموجب اس پر اصرار نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اور اگر دیدہ دانستہ کسی کے مقابلہ پر یہ طریق اختیار نہیں کیا تھا تو سخت افسوس ہے کہ ﴿لَمَّا يَلْحَقُوْا﴾ کو اسی مفہوم پر کیوں نہ رہنے دیا جس پر کہ آج تک قرآنی مفہوم قائم تھا کہ حضور ﷺ اپنے زمانے میں بھی دنیا کے لئے مبعوث تھے اور آئندہ کے لئے بھی قیامت تک باقی نسلوں کے واسطے مبعوث سمجھے گئے ہیں اور یہ معنی غلط نہ تھا کیونکہ دوسرے انبیاء بھی اپنی اپنی وسعت بعثت کے مطابق آئندہ نسلوں کے لئے بھی مبعوث سمجھے گئے تھے۔ اور ان میں یہ ضرورت محسوس نہ ہوئی تھی کہ کچھ مدت کے بعد کوئی ان کا بروز پیدا ہو، مگر تعجب یہ ہے کہ ایک غلط راستہ پر خود چل کر دوسروں کی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تجہیل کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ قرآن کا صحیح مفہوم جناب پر ہی منکشف ہوا ہے اور اتنا بھی خیال نہیں کیا کہ اگر بروز محمدی حق تھا تو خلافت راشدہ کو ہی بروز محمدی تسلیم کیا جاتا اور بعد میں جب فیج اعوج کا عہد آیا تھا تو ضرورت زمانہ کو ملحوظ رکھ کر اسی وقت ہی بروز محمدی کا ظہور ہوتا کیا خدا تعالیٰ کو ترس نہ آیا کہ امت محمدیہ تو وسط زمانہ میں گمراہ ہو رہی ہو اور بروز محمدی کو روک دیا جائے اور جب اچھی طرح ستیاناس ہو گیا اور بقول جناب ''رشد و ہدایت کا زمانہ آیا تو خدا کو بھی بروز محمدی کی سوجھی''۔ کیا یہی انصاف ہے جو مرزائی تعلیم پیش کر رہی ہے دوسروں کو مخول کرنا ہی آسان ہے' اپنی کمزوری کو کمزوری ہی نہیں سمجھا جاتا۔

۲۹...... کہا جاتا ہے کہ جناب نے کسر صلیب کی اور قلمی جنگ کے ذریعہ عیسائی مذہب کے تمام اصول توڑ ڈالے، مگر اہل دانش کے نزدیک یہ نعرہ نہیں لگایا جا سکتا بلکہ صرف ان لوگوں کے سامنے یہ آواز کسی جا سکتی ہے کہ جنھوں نے اسلامی واقعات اور اسلامی لٹریچر کو براہ راست نہیں دیکھا اور اگر دیکھا ہے تو انگریزی لٹریچر یا قادیانی تعلیم کے زیر اثر ہو کر دیکھا ہے، ورنہ اگر مخلی بالطبع ہو کر دیکھتے تو کئی اہل علم مصنفین کی تصانیف کسر صلیب میں وہ منظر دکھاتیں کہ ''براہین احمدیہ'' کی کوئی ہستی باقی نہ رہتی مگر مشکل یہ ہے کہ آج چشم بصیرت بند کر کے جناب کے غلط سلط اور طعن آمیز مضامین کو سمجھا جاتا ہے اور یقین دلایا جاتا ہے کہ بس کسر صلیب ان سے ہی ہوئی ہے اس سے پیشتر نہیں' حالانکہ نرا جھوٹ ہے اور صاف پردہ پوشی ہے کہ خواہ مخواہ لوگوں کو گھڑے کا مینڈک بنایا جا رہا ہے۔

۳۰...... ابطال کفارہ کی دلیل جناب نے یوں دی ہے کہ مسیح کا جسم ناپاک بھی جہنم میں جانا چاہئے تھا مگر وہ نہیں مانتے تھے اس لئے ان کا عقیدہ معقول نہیں ہے۔ مگر جناب بھی تو موجودہ جسم کے قائل نہیں کہ یہی بعینہ دوسری دنیا میں موجود ہو گا بلکہ آپ کا بھی تو مذہب یوں ہے کہ یہ جسم فنا ہو جاتا ہے اور ایک دوسرا جسم روح کو ملتا ہے جس میں وہ ساکن ہو کر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دوزخ یا جنت میں جاتا ہے تو حضرت مسیح کی روح بھی جب اس جسم عنصری کو چھوڑ چکی تھی تو اسکو بھی ایک قسم کا دوسرا جسم مل گیا ہوگا۔ جس کی وجہ سے اس کو عذاب کا احساس ہوتا رہا۔ اس لئے جناب سے کسر صلیب نہ ہوئی۔

۳۱......اگر فرضی دجال اور مسیح کے ماننے سے شرک کی بنیاد پڑتی ہے یا ختم نبوت کا مسئلہ مخدوش ہو جاتا ہے اور ایمان میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے تو جناب کی تعلیم سے بھی تو شرک کی بنیاد پڑ گئی ہے، کہ خلیفہ محمود **کان اللہ نزل من السماء** بن گئے اور آپ اپنے مکاشفہ میں خدا کے اندر ایسے جذب ہو گئے کہ آپ کا نام ونشان تک نہ رہا۔ پھر آپ نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ مجھ پر بروز نبوت محمدی ہوا ہے اور جب یہ خدشہ پیدا ہوا کہ ختم نبوت کا مسئلہ مخدوش ہوا جاتا ہے تو آپ نے کہدیا کہ میں خود محمد ہوں اور نبوت محمدی محمد کے پاس ہی رہی مگر اس تاویل کو کون عقل کا دشمن مان سکتا ہے کیونکہ اگر چہ آپ محمد ہیں' مگر محمد ثانی ہوں گے۔ محمد اول نہیں ہو سکتے بہر حال یا تناسخ مان کر ایمان کمزور کرنا پڑیگا اور یا مسئلہ ختم نبوت پر ہاتھ صاف ہو جائیں گے۔ اس لئے اگر جناب کے پہلے اسلام میں نقائص تھے تو آپ کے آنے پر اسی قسم کے اور نقائص پیدا ہو گئے ہیں۔

۳۲......تصدیق قرآنی وعقلی وآسمانی کو اپنا معیار صداقت قرار دیا ہے مگر ہمارے نزدیک کسوف وخسوف اگر صحیح طور پر ہوا تھا تو صرف آپ کے لئے نہ تھا بلکہ بہائی مذہب بھی اس میں شریک کار ہے عقلی دلائل بھی دیکھ لئے ہیں جو صرف اپنے ملفوظات پر ہی مبنی ہیں۔ اور قرآنی دلائل سے بھی جناب کا مبلغ علم معلوم ہو چکا ہے۔ بہر حال قادیانی تعلیم اپنے ہی پیش کردہ تین اصول سے بھی نا قابل التفات ہے۔

۳۳......حدیث حلیہ سے جناب نے دو مسیح ثابت کر دیے ہیں کہ ایک سرخ رنگ کا تھا اور دوسرا گندم گوں۔ مگر عینی شہادت اور فوٹو بتا رہا ہے کہ جناب کا رنگ تو بالکل سفید تھا اس لئے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ آپ گندمی مسیح تھے نہ سرخ مسیح بلکہ سفید مسیح تھے۔ اسکے علاوہ آپ اپنی کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' کے آخری باب میں لکھ چکے ہیں کہ مسیح کو گورا میتا یعنی سفید رنگ لکھتے تھے تو اس حساب سے چار مسیح بنتے ہیں دو گورے سوم سرخ اور چوتھا گندم گوں۔ اور اگر جناب مسیح ناصری کو سپید اور سرخ مخلوط اللون ثابت کرینگے تو اہل اسلام بھی مسیح کا رنگ سرخ گندمی بتادیں گے جو عام طور پر خوشنما معلوم ہوتا ہے، بہر حال یہ تحقیق بھی مشکوک ہے۔

۳۴...... یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ چودہویں صدی کے مجدد کو حضور ﷺ نے مسیح کہا ہے؟ ہاں جناب نے یہ افسانہ ضرور گھڑ لیا ہے کہ شخص واحد چودہویں صدی کے سر پر مجدد ہوگا اور ظہور مہدی ساتویں ہزار میں لکھا ہے اور مسیح کے سوا اور کوئی مہدی نہیں اس لئے جب میں مجدد ہوا تو محدث اور مسیح بھی بن گیا تو اخیر میں مہدی اور نبی اللہ بن کر خدا میں جذب ہوگیا اور پھر انسان کا انسان۔

اہل اسلام اسی طرح کی افسانہ طرازی کو تحریف اور دجل کہا کرتے ہیں ورنہ اسلام کی مسلسل تعلیم اس معجون مرکب کی تصدیق نہیں کرتی نہ عقل مانتی ہے کہ ایک ہی شخص لائڈ جارج اور لارڈ کرزن کہلانے لگ جائے اور نہ ہی کوئی آسمانی نشان ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ایسے غیر معقول امور کا ارتکاب جائز سمجھیں۔ اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ ظہور مہدی سے عدل وانصاف پھیلے گا۔ اور آپ بھی مانتے ہیں کہ فسق وفجور کے وقت اس کا ظہور ہوگا تو جب اس کے وجود سے دنیا کی اصلاح نہ ہوئی، فسق وفجور نہ مٹا، عیاشی اور بدمعاشی کی روز افزوں ترقی میں فرق نہ آیا بلکہ خود اپنے موضع قادیان سے بھی اس کے زہریلے اثر کو دور نہ کرسکا تو بھلا آپ ہی فیصلہ کریں کہ آپ کے مہدی بننے سے دنیائے اسلام کو کیا فائدہ ہوا؟

۳۵...... ''الہامات براہمیہ'' میں جناب نے اپنے چند نام بتائے ہیں۔ ولی، نجی، اشجع، احمد مرفوع، حبیب اللہ، ابناء فارس، صادق القدم، تالی وحیہ، منادی، داعی، سراج منیر اور اخیر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں حکم دیا ہے کہ املوا (نوٹ کرلو) اگر یہ الہامی لفظ ہیں تو سامعین بتائے جائیں کہ کون تھے؟ اور اگر یہ جناب کے اپنے لفظ ہیں تو جب آپ نے درج کتاب کر لئے ہیں تو دوسروں سے یوں کہنا بے فائدہ ہوگا۔ ممکن ہے کہ خدا نے جناب سے نوٹ کر لینے کی ہدایت کی ہوگی لیکن اس وقت یہ امر مشتبہ ہو جاتا ہے کہ یہ حدیث النفس ہے یا الہام کیونکہ ایسا حکم کسی گذشتہ الہام میں نہیں پایا گیا جو انبیاء علیہم السلام کو ہوئے ہیں کہ **اَمْلُوْا** یہ کیسا کریہہ لفظ ہے بہر حال اس قسم کے الہامات اور اس قسم کے کشوف محویت اگر صرف عیسائیوں کو لاجواب کرنے کے لئے لکھے ہیں تو دبی زبان سے گویا یہ اقرار ہے کہ ہم نے خود گھڑ لئے ہیں ورنہ ان کی کچھ اصلیت نہیں اور اگر ان میں کچھ واقعیت بھی ہے تو نزول مسیح یا حیات مسیح سے جو شرک لازم آتا ہے اس سے بڑھ کر موجب شرک ثابت ہو رہے ہیں اور جو کچھ اس قسم کے الفاظ مسلمانوں یا حضور ﷺ کے متعلق پیش کئے ان میں اس قسم کی محویت درج نہیں ہے بلکہ ان میں یہ شان دکھائی گئی ہے کہ جو کارہائے نمایاں اہل اسلام سے یا خود حضور ﷺ سے ثابت ہوئے تھے وہ سب خدائی تائید سے پیدا ہوئے تھے اسلئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسلامی وحی پر قیاس کرنا بالکل بے جا ہوگا اور بالخصوص جبکہ کشوف محویت کا ثبوت عہد رسالت میں نہیں ملتا تو وہ سب خود ستائی پر محمول ہونگے یا ان صوفیوں کے کشوف میں درج ہوں گے کہ جن کو اہل اسلام نے شطحیات میں درج کر کے ناقابل التفات قرار دیا ہوا ہے۔

۳۶..... ''کتاب البریہ'' کا مقدمہ کتاب لکھتے ہوئے جناب نے مقدمہ کی کیفیت لکھ دی ہے اور کتاب کے باقی باب یا فصلوں کی کوئی تفصیل نہیں دکھائی' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب پر نسیان غالب تھا۔ اس قسم کی غلطی جناب نے ایک اور رسالہ میں بھی کی ہے کہ جس میں ارتقاء انسانی کی دو قسمیں بتائی ہیں اور قسم اول میں ایک فحش منظر دکھا کر دوسری قسم کا نام تک نہیں لیا اور وہ فحش تشبیہ غالباً جناب نے ''کتاب اقدس'' سے حاصل کی ہوگی جو' ورقہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نوراء" کے عنوان سے لکھی گئی تھی۔ "براہین احمدیہ" دیکھئے تو اور بھی تعجب آتا ہے کہ باب اول ہے تو باب دوم نہیں۔ اگر فصل اول کا عنوان دیا ہے تو فصل دوم ندارد۔ اور جب ایسا نسیان تھا اور الہام بھی بھول جاتے تھے تو بتائیے باقی امور میں کس قدر بے اعتمادی ہوگی۔

۳۷......ڈاکٹر کلارک کے حالات لکھتے ہوئے مولوی محمد حسین بٹالوی کی سخت توہین کی ہے اور کلارک پر بھی بہت حملے کئے ہیں' مگر افسوس کہ آپ نے ان کے متعلق کوئی انذاری پیشینگوئی نہیں کی۔ شاید گورنمنٹ نے اجازت نہ دی ہوگی یا ان لوگوں نے منظوری نہ دی تھی بہر حال یہ رنگ بالکل نرالا ہے کہ پیشینگوئیوں کا اجرا بھی مجسٹریٹ اور فریق مخالف کے قبضہ میں ہو۔ اس سے تو شیرازی نبوت ہی طاقتور نکلی کہ جس نے سلطان طہران کو بغیر منظوری کے ہلاک کر دیا تھا اور جو کچھ مقدمہ سے بری ہونے کے متعلق لکھا ہے وہ بھی تصنع اور تعریف نفس پر شامل ہے یا کسی ایسی طاقت کا اظہار ہے جو اندر ہی اندر کام کر رہی تھی ورنہ عدالت میں کرسی ملنے یا نہ ملنے پر اظہار ملال یا اظہار خود نمائی کا کوئی معنی نہ تھا۔

۳۸......اپنی پیشینگوئیوں کی تکمیل کے لئے کئی عذر کئے ہیں کہ خدا مجبور نہ تھا یا وہ مختصر تھیں، مشروط تھیں، تخلف وعید جائز ہوتا ہے یا فریق مخالف خوفزدہ ہو گیا تھا مگر گذارش یہ ہے کہ جس قدر جناب کی پیشینگوئیوں میں زور دار اور معیار صداقت الفاظ کی بھرمار ہوتی ہے کسی نبی کی پیشینگوئی میں نہیں۔ خود یونس علیہ السلام کے لفظ بالکل سادہ ہیں اور وہ اپنی صداقت کا معیار نہیں ٹھہراتے اور نہ ہی فریق مخالف سے یا اس وقت کی حکومت سے منظوری لے کر ان کا اجراء ہوا تھا بلکہ شروع سے ہی خدا کی مرضی پر منحصر کر دیا گیا تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیشینگوئی کو اپنا اشتہار بنانا خاص جناب کے لئے ہی مخصوص تھا۔ فتح مکہ کی پیشینگوئی ان شاء اللہ پر شامل تھی' مگر جناب کی کس پیشینگوئی میں یہ شان نظر نہیں آتی۔ اس لئے تمام پیشینگوئیاں مشتبہ ہو چکی ہیں۔ اس سے تو بڑھ کر باب اور بہاء کی پیشینگوئیاں تھیں کہ فی الفور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پوری ہو گئی تھیں۔

۳۹..... سات وجوہ سے مسیح کے ساتھ مماثلت جس تکلف سے پیدا کی گئی ہے اسکی حقیقت سب پر عیاں ہے ورنہ ابتدا ہی غلط ہے کیونکہ مسیح پر قتل کا الزام عائد نہ تھا اور نہ ہی جناب کو تین روز کے لئے صلیب پر کھینچ کر کشمیر بھیجا گیا تھا اور نہ ہی دوڈا کو آپ کے ہمراہ سزایاب ہوئے تھے اور عدالت کا باخبر ہونا یا کاغذات کا گم ہو جانا کوئی کرامت نہ تھا بلکہ وہ اندرونی طاقت تھی کہ جس کا اظہار بارہا جناب نے کئی کتابوں میں کر دیا ہے۔

۴۰..... عیسائیوں کے مقابلہ پر یہودیوں کی طرف سے تین اصول پیش کئے ہیں مسلسل تعلیم کی تصدیق، عقل کی تصدیق اور آسمانی شہادت۔ مگر قادیانی تعلیم بھی انہی تین اصول سے ناقابل عمل ثابت ہو رہی ہے ورنہ آپ دکھائیں کہ اسلامی تعلیم میں کہاں پر بعثت ثانیہ کا ذکر ہے؟ کس نے لکھا ہے کہ مہدی اور مسیح موعود ایک ہیں؟ اور دجال ایک جماعت کا نام ہے جس کے دو حصے فلاسفر اور پادری ہیں؟ خدا کو حاضر و ناظر یقین کر کے یہ بتائیں کہ اہل سنت و جماعت میں سے کس نے حیات مسیح سے انکار کیا ہے یا کس نے یہ جائز رکھا ہے کہ غیر کے کلام کو قطع و برید کر کے خود اس کی اپنی ذاتی رائے کے خلاف اتہام باندھنا بھی جائز ہے؟ یہ کہاں کا مسئلہ ہے کہ مسیح علیہ السلام کی توہین کر کے اپنا تقدس بڑھایا جائے؟ یہ کس اسلام میں ہے کہ مدعیٔ تقدس اپنے مخالفین کو چوہڑوں اور چماروں کی طرح فحش گالیاں دے کر مشتہر کرے یا کس نے فتویٰ دیا ہے کہ الہام اور کشوف ایسے بھی گھڑے جائیں کہ جن کی نظیر ہمارے آقا جناب رسالت مآب ﷺ کے الہامات و کشوف میں نہ ملتی ہو بلکہ فحش منظر اور شرکیہ یا حلولیہ تصویر پیش کرتے ہوں؟ کس اسلام نے آپ کو بتایا ہے کہ مسیح کی قبر کشمیر میں ہے؟ اور کس اسلامی اصول سے آپ کہہ سکتے ہیں کہ نبوت محمدیہ سدا گلاب کی طرح ہمیشہ پھول دیتی رہی مگر نبوت کا پھول اس نے صرف چودھویں صدی میں ہی دیا اور آئندہ کے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

لئے قدرت ثانیہ کے پھول دیا کرے گی؟ آپ کو کس نے بتایا کہ قرآن وحدیث کے وہ معانی گھڑ لینے بھی جائز ہیں کہ جن سے اسلامی اصول اور اسلامی مسلمات کی بیخ و بنیاد اکھاڑنے پر حملہ کیا جاتا ہو؟ آپ کس دلیل سے کہتے ہیں کہ ظہور مہدی اور نزول مسیح کا مقام قادیان ہے اور کس اسلامی تصریح سے آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ بروز اور رجعت کو یا تناسخ اور حلول کو اسلام میں جائز الوقوع سمجھا گیا ہے؟ منقولی طور پر ان کی سند پیش کرنے پر آپ کی تعلیلات قابل توجہ ہو سکتی ہیں، ورنہ عیسائیوں کی طرح آپ کی مسیحی جماعت بھی قعر ضلالت میں پڑی ہوئی نظر آتی ہے۔ اب عقلی دلائل کی رو سے تعلیم قادیانیہ یوں مخدوش ہے کہ ایسے الہام منوائے جاتے ہیں جن میں خدا کی سیاہی کی رنگت بھی نمودار ہوتی ہو، مگر الواح موسیٰ کی طرح وہ تحریر ابھی تک محسوس نہ ہو کہ جس پر خدا کے دستخط کرائے گئے تھے، ہجرت کشمیر کا نظریہ ایسا بے بنیاد ہے کہ اسکی تائید چ پوچھو تو کسی تاریخ سے اور کسی مذہب سے نہیں ملتی سوائے اس کے کہ الہام سے ثابت ہو۔ واقع میں کوئی دلیل نہیں وہ زمین و آسمان کہاں ہیں جو مرزا صاحب نے بنائے تھے۔ اور وہ انسان کہاں رہتا ہے جو اس نئی دنیا میں رہنے کو گھڑا تھا۔ یہ کب قرین قیاس ہو سکتا ہے کہ ایک انسان عورت بن کر بچہ جنے تو پھر وہ بچہ خود ہی ہو حیض کو کس خدا رسیدہ نے اپنے اوصاف میں درج کیا ہے؟ کسی نبی نے کہا ہے کہ میں خدا کی توحید و تفرید کے بجائے ہوں۔ بہر حال اس طرح کے نقائص کئی ایک مقامات میں موجود ہیں جس کا جواب سوائے متشابہات منوانے کے کچھ نہیں دیا جاتا۔ اب آسمانی نشانات بھی سن لیجئے۔ نمایاں طور پر کوئی نشان پیدا نہیں ہوا۔ جناب کے مخالف متعدد تھے جن میں سے جو مر گئے ہیں ان کے متعلق پیشینگوئیوں کے بنڈل بھی کھول دیئے ہیں اور جو ابھی تک زندہ ہیں اور خوشحال ہیں ان کے متعلق ایسی سربستگی اور خاموشی ہے کہ ان کا ذکر تک نہیں کیا جاتا۔ طاعون منگوائی تھی منکروں کے لئے تو خود قادیان میں بھی آ گئی' اس میں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کوئی مخالف نہیں مرا۔ مرے بھی تو وہ غریب جن کو اتنا بھی معلوم نہ تھا کہ مرزا صاحب کون تھے؟ زلزلے آئے تو پھر کسی متشدد اور مخالف کو تکلیف نہ پہنچی' غرق ہوئے تو وہ بچارے جو کانگڑے اور مظفر پور میں رہتے تھے۔ اور جنھوں نے مخالفت کیا نام بھی جناب کا نہیں سنا تھا۔ کسوف وخسوف بھی رمضان شریف میں عادت الٰہی کے مطابق ہوا' حالانکہ حدیث میں مذکور ہے کہ ایسا واقعہ ابتدائے آفرینش سے وقوع پذیر نہیں ہوا۔ غرضیکہ اس تعلیم کا یہ پہلو بھی عیسائی تعلیم کی طرح کمزور ہے۔

۴۱..... عیسائیت پر جناب نے کئی ایک اعتراضات جڑ دیئے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ کفارہ اگر صحیح تھا تو اب گناہ کیوں کئے جاتے ہیں یا وہ کیوں موجود ہیں۔ اور یہ کہ اس وقت عیسائیت میں خدانمائی موجود نہیں رہی مگر یہ نہیں سوچا کہ کفارہ صرف اس شخص کے لئے ہے جو مسیحیت قبول کرتا ہے نہ کہ ساری دنیا کے لئے اور اس قسم کا مفہوم بھی کہیں اس کفارہ یا قربانی سے بڑھ کر نہیں ہے جو اسلام میں بھی موجود ہے اس لئے کسر صلیب کی ذمہ داری سے آپ عہدہ برآ نہیں ہو سکے۔ باقی رہا خدانمائی کا معاملہ سو وہ بھی اظہر من الشمس ہے کہ نہ تو خدا نے آپ کو اتنی علمی طاقت بخشی تھی کہ جس سے آپ صحیح مطالب کو پہنچ سکتے۔ یا اپنے آپ کو نظم ونثر میں مافوق العادۃ قادر الکلام ثابت کر سکتے۔ نہ ہی تاثیر بالنفس آپ کے پاس تھی کہ آپ کے پاس رہ کر انسان خدارسیدہ ہو جاتا ورنہ آپ بتاتے کہ آپ کے کتنے مرید دست شفار کھتے تھے یا کس کس کو جناب نے مسیح یا حواریوں کی طرح صرف توجہ سے اچھا کیا تھا دغابازی کا ذکر آتا ہے تو پھر یہ عذر پیش کیا جاتا ہے کہ کبھی کسی مصلحت سے دعا کو کسی دوسری صورت میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ بہرحال آسمانی نشان نمایاں طور پر تعلیم مرزائیہ میں نہیں پائے جاتے اور زیادہ سے زیادہ کچھ کچھ پیش از وقت معلوم کر لینا یا کچھ کچھ نفسانی یا روحانی تصرف کرنا جس پر آپ کی تعلیم نازاں ہے یہ سب کچھ ہر ایک مختتی آدمی بھی کر سکتا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے جو آپ کی طرح کچھ عرصہ روزے رکھ کر گوشہ نشین رہا ہو۔ اور اپنے تقدس کے عہد میں ہی لوگوں سے کنارہ کش ہو کر اپنے خیالات پر نگاہ دوڑاتا ہوا ایک ایک بات نوٹ کرتا رہا ہو۔ کیونکہ تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ہر ایک شخص چوبیس گھنٹہ میں دو چار باتیں ضرور ایسی بھی کرتا ہے کہ اگر ان کو نوٹ کر لیا جائے تو ضرور اس کے تقدس کا سبب بن سکتی ہیں۔ لیکن نبی کی یہ شان نہیں کہ اگر کسی کو کرسی نہیں ملی تو لگے نعرہ لگانے کہ لو صاحب اسکی ذلت اس لئے ہوئی کہ وہ ہماری ذلت کا خواہاں تھا۔ اس طرح کی انانیت کا بیمار لیل و نہار کے انقلابات کو اپنے زیر اثر سمجھتے ہوئے گمراہی کا باعث بن جاتا ہے۔ سو بالفرض اگر جناب واقعی اپنے اندر خدانمائی کا اثر رکھتے تھے تو اس سے دوسروں کی پیاس کب بجھ سکتی تھی اور وہی اعتراض جو عیسائیوں پر کیا تھا اپنے اوپر لوٹ کر پڑتا ہے۔

۴۲...... عیسائیت پر اعتراض کرتے ہوئے آپ مانتے ہیں کہ مسیح سے اقنوم کا اتحاد عین شباب میں ہوا تھا تو اب یہ اعتراضات غلط ہو گئے کہ خدا بول کے راستہ سے کیوں پیدا ہوا تھا یا اسکو عوارض جسمانی اور حالات انسانی کیوں پیش آئے تھے وغیرہ وغیرہ کیونکہ یہ اعتراضات اس صورت میں پڑ سکتے تھے کہ شروع سے ہی اقنومی اتحاد ہو چکا ہوتا' اس لئے یہاں بھی کسر صلیب کا معاملہ مخدوش رہ جاتا ہے پھر یہ کہنا اور بھی بیجا ہے کہ فلاں سے اتحاد کیوں نہ ہوا کیونکہ جناب خود مانتے ہیں کہ خدا اپنے کام میں کسی کے زیر اثر نہیں ہوتا آپ کے الہام بھی ایسے ہی تھے کہ ان میں کئی باتیں مذکور نہ ہوتی تھیں تو آپ بھی یہی جواب دیتے تھے کہ خدا خود مختار ہے ہمارے زیر اثر نہیں ہے۔ بہر حال عیسائی کہہ سکتے ہیں کہ عین اتحاد کے وقت مسیح کی زندگی بے لوث تھی کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ اس وقت آپ سے کوئی جرم سرزد ہوا تھا۔ ہاں غلطیوں سے انسان خالی نہیں ہوتا جس سے انسان کو تکلیف بھی ہوتی ہے اور جسمانی عوارض بھی پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے خسرہ نکلنے کا اعتراض بے جا ہوگا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور چونکہ انسان میں انکساری کا مادہ بھی ہے اس لئے مسیح کی لاعملی کا اقرار بھی صحیح ہوگا اور چونکہ آپ ہمیشہ مسافر رہتے تھے اس لئے آپ کا دوسرے ممالک میں یہ کہنا صحیح ہوگیا کہ مجھے سر رکھنے کو بھی جگہ نہیں ملتی اور یہ بھی یاد رہے کہ مسیح کی تعلیم کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ نیکی کرنا بالکل بیکار ہے' بلکہ نیکی بدی کو صحیح سمجھ کر کفارہ صرف یہی معنی رکھتا تھا کہ **من قال لا اله الا الله دخل الجنة** ورنہ اس اصول پر بھی یہی اعتراض عائد ہونگے۔

۴۳......اناجیل کے متعلق گو یہ کہنا صحیح ہے کہ ان میں عینی شہادت کی بناپر سوچ سمجھ کر واقعات نہیں لکھے گئے مگر مرزائی تعلیم بھی تو اس کمزوری سے خالی نہیں اس میں بھی مسیح کو ہندوستان میں لاتے ہوئے کوئی عینی شہادت پیش نہیں کی نہ ہجرت کشمیر میں قطع و برید سے احتراز کیا گیا ہے اور وفات مسیح میں تو اس قدر غلط سلط دلائل پیش کئے ہیں کہ جن کی تصدیق سوائے قطع و برید کے کہیں نہیں ملتی اور غلطی سے ایسے لوگوں کو اپنا خیال پیش کیا ہے کہ جن کی نسبت تمام عالم اسلام گواہ ہے کہ وہ جناب کے برخلاف تھے۔ تو اگر انجیل نویسوں نے واقعات قلم بند کرنے میں یا صحف سابقہ کی سند پیش کرنے میں غلطی کی ہے تو جناب کی تعلیم بھی اس سے مبرا نہیں ہے۔

۴۴......مسئلہ کفارہ کو جس طریق پر جناب نے غلط ثابت کیا ہے کہ ایثار خدا کی صفت نہیں یا یہ کہ واقعہ صلیب کے وقت دنیا کا منتظم کون تھا وغیرہ بالکل کمزور طریق ہے۔ کیونکہ اناجیل کی رو سے خدا پر موت نہیں آئی تھی صرف بشریت کی تکالیف سے الوہیت پر اعتراض پیدا نہیں ہوتا اس لئے ایثار کا تعلق بشریت سے ہوگا اور آپ سے کسر صلیب کی شان ظاہر نہ ہوگی۔

۴۵......راولپنڈی کا بزرگ ہو یا لدھیانہ کا چونکہ اس کو جناب کی اصلی تعلیم سے خبر نہ تھی اور نہ ہی جناب نے اس وقت اپنی تعلیم کو پورے طور پر شائع کیا تھا اس لئے حسن ظن کی بنا پر اگر آپ کی تعریف کی تو یہ صداقت کا معیار نہیں بن سکتی کیونکہ بقول جناب بات وہی باوثوق

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتی ہے جو عینی شہادت اور تعمق نظر، سلامتی عقل، صدق قول اور حافظہ کی سلامتی کے وقت پیدا ہو وازنہ نہیں۔

۱۲..... حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم رسول اللہ اور صلیب

مذکورالصدر عنوان کا ایک رسالہ از تصنیف نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم مطبوعہ نولکشور پریس لاہور ۱۹۱۰ء میں شائع ہوا تھا جس میں سرسید کی تعلیم نے تمام وہ نقشہ واقعہ صلیب کے متعلق کھینچ کر پیش کیا ہے جس پر آج مرزائی تعلیم وحی آسمانی کا رنگ چڑھاتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ ناظرین آسانی کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب تک اس تعلیم سے نبی قادیان بے خبر یا محترز تھے مسلمانوں کے ہم نوا رہے تھے اور حیات مسیح و نزول مسیح میں ''براہین'' کی جلد چہارم کے زمانہ تک ثابت قدم رہے مگر بعد میں جب سرسید کی تعلیم زیر مطالعہ آئی یا اس نے تاثیر کرنا شروع کیا تو فوراً جناب بھی اس سے متفق ہو گئے، نہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے الہامات تبدیل کر ڈالے تھے ورنہ الہام الٰہی یقینی نہیں رہ سکتا اور یہ بھی لازم آتا ہے کہ الہام کرنے والا بھی علمی ترقی کرتا رہتا ہے اور اگر یوں کہا جائے کہ ''براہین'' میں جناب نے مولویانہ رنگ میں حیات مسیح کا قول کہا تھا تو بعد میں معلوم ہوا کہ یہ شرک اکبر ہے تو جناب کی زندگی پچاس سال تک مشرکانہ ثابت ہوتی ہے اور یہ قرین قیاس نہیں کہ پچاس سال تک خدا نے اپنے نبی کو شرک کی لعنت میں پڑا رہنے دیا ہو اور ذرہ رحم نہ آیا ہو کہ اس کو اپنی امت کے سامنے اپنی سابقہ عمر کس طرح بے لوث ثابت کرنے کا امکان باقی رہے گا کیونکہ جب مسیح کی زندگی پر یہ اعتراض اٹھایا جاتا ہے کہ اناجیل کی رو سے شیطان نے آپ کو مغلوب کر لیا تھا تو یہاں ''براہین'' کی رو سے جناب پر بھی یہ اعتراض پڑتا ہے کہ جو شخص پچاس سال تک مشرک رہا ہو وہ کیسے نبی بن سکتا ہے؟ ابراہیم علیہ السلام کے واقعات کو یہاں پر دہرایا جاتا ہے مگر وہاں ابتدائی حالت تھی بچپن کا زمانہ تھا دور و نزدیک کے حالات

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

شرک آمیز تھے مگر تاہم نور نبوت کی ہی یہ شان تھی کہ توحید میں کرید کرتے کرتے آخر مقصد پر پہنچ گئے اور بقاء علی الشرک کا زمانہ پیش نہ آنے پایا لیکن یہاں معاملہ ہی دگرگوں ہے اگر یہاں بھی نور نبوت کا امکان ہوتا تو ''براہین'' لکھتے لکھتے ہی وفات مسیح کا عقیدہ ظاہر کر دیتے یا بچپن سے ہی نور باطن آپ کو ''براہین'' میں شرک نویسی سے بچائے رکھتا۔ اس لئے مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ قادیانی نبوت بقول لاہوری پارٹی صرف اعزازی نبوت تھی ورنہ اصلی نبوت کا امکان نہ تھا اور اہل اسلام تو اعزازی نبوت سے بھی منکر ہیں کیونکہ پچاس سالہ مشرک یا غلطی میں ڈوبا ہوا اس اعزاز کے لائق نہیں رہ سکتا کیونکہ مشہور ہے کہ **النبی نبی ولو کان صبیا**۔

واقعہ صلیب اور قرآن

بہر حال نواب صاحب ﴿**شُبِّهَ لَهُمْ**﴾ کا ترجمہ کرتے ہیں کہ انکے آگے قتل کی صورت بن گئی تھی اور قتل کرنے والوں کو دھوکہ ہو گیا یا ان سے اصل بات پوشیدہ ہو گئی یا ان کو آپ کی موت کا تشابہ ہو گیا حالانکہ وہ یقیناً نہیں مرے تھے البتہ تین گھنٹے تک صلیب پر اذیت سے لٹکتے رہے اور پھر اتارے گئے۔ صلیب پر مصلوب ہونے سے جلدی کوئی نہیں مرتا' بلکہ کئی روز تک لٹکے رہنے، دھوپ کی تپش اور بھوک کی شدت اور زخموں کی تکلیف سے البتہ مر جاتا ہے۔ یہ معاملہ حضرت سے نہیں ہوا اور جب ایک مقبرہ میں رکھے گئے تو ان کو کہ ابھی زندہ مگر غشی میں تھے بعض مخلصین شب کو مقبرہ سے نکال کر گھر میں کہیں پوشیدہ لے گئے۔ پھر آپ بعض حواریوں کو زندہ نظر آئے۔ مگر یہود کی عداوت اور رومیوں کے اندیشہ سے کہیں دیہات میں اپنے قرابت داروں کے ساتھ رہتے تھے۔ پھر خدا نے ان کو اٹھالیا یعنی اپنی طبعی موت سے مر گئے اور خدا کے پاس چلے گئے۔ اور اسکے داہنے ہاتھ جگہ پائی اور یہ دونوں باتیں مجازاً اور فضیلۃً کہی جاتی ہیں۔ جو لوگ سمجھتے تھے کہ ہم نے ان کو مار ڈالا یا ان

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کی صورت کا دوسرا آدمی پکڑا گیا قرآن مجید ان کو جھٹلاتا ہے' کہ اصل بات ان سے چھپ گئی یا پوشیدہ کی گئی۔ حضرت عیسیٰ پر اضلال کا فتویٰ لگایا گیا تھا جیسا کہ **یھودھذہ الامۃ** کر رہے ہیں اور ایسے شخص کی سزا سنگساری سے قتل کرنے کی تھی۔ (احبار ۱۴/۲۴ و استثنا ۱۳/۱۰)

بلکہ بغاوت کا الزام بھی لگا دیا تھا۔ اس لئے سنگساری کی بجائے صلیب پر چڑھا کر مار ڈالنے کی ہدایت دی گئی اور عید فصح کے روز عیسیٰ باربان کو چھوڑ دیا گیا اور آپ کو مقام جلجہ میں صلیب سے باندھا' جس پر میخوں یا رسیوں سے مجرم کو باندھتے تھے۔ صلیب دو متقاطع لکڑیوں سے بنتی تھی اور درمیان ایک عمودی لکڑی مصلوب کے بیٹھنے کے لئے ہوتی تھی۔ ورنہ دھڑ لٹک کر گر جاتا تھا۔ معلوم نہیں کہ آپ کے پاؤں چھیدے گئے تھے یا باندھے گئے تھے۔ مگر پیاس کی شدت میں اسفنج کے ذریعہ سرکہ پلایا گیا جس سے آپ کو بہت تسکین ہوئی اور یہ شربت حمیات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مصلوب تین چار روز کی بھوک پیاس کی شدت اور زخموں اور دھوپ کی تپش سے مر جاتا تھا اور ایسی کئی ایک مثالیں ہیں کہ مصلوب عذاب میں کئی روز زندہ رہا۔ (تفسیر بارن ۳/۷، ۵، ۱۸۶۸ء)

شاگرد اس وقت بھاگ گئے تھے، کچھ عورتیں اور روشناس دور کھڑے دیکھ رہے تھے' یوحنا پاس تھا کیونکہ اس نے اس کی بات سن لی تھی۔ صلیب کا دن عید فصح کا دن تھا' یہ واقعہ دوپہر کو ہوا۔ اب سبت شروع ہونے کو تھا جس میں بڑے اہتمام سے کام کرنا تھا اور یہ بھی حکم تھا کہ مصلوب کی لاش اسی دن دفن کر دی جائے۔ (استثنا ۲۱/۲۲، یوشع ۸/۲۹)

اور یہود سنگسار کر کے مردہ کو صلیب پر چڑھاتے تھے۔ مگر رومیوں نے یہ منسوخ کر دیا تھا۔ لیکن مصلوب مرے یا نہ مرے مگر اسی دن اسکو صلیب سے اتارنا ضروری تھا اس لئے نہ تو انہوں نے صلیب کے متعلق کچھ اہتمام کیا اور نہ بعد صلیب کے صلیب پر رہنے دیا۔ بلکہ درخواست کی کہ آپ کی ٹانگیں توڑ کر اتروالیں' کیونکہ مطلق صلیب پر کوئی مصلوب

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں مرتا۔ مگر آپ کی ٹانگیں نہیں توڑیں، کیونکہ آپ مردہ معلوم ہوتے تھے (شُبِّهَ لَهُمْ) اڑہائی یا تین گھنٹہ کے بعد برچھی مارنے سے معلوم ہوا کہ ابھی زندہ ہیں اور اسی وقت اتار لئے گئے اور یوسف ممبر آف کونسل سے بدریم لاش لے کر دفن کو لے گیا۔ اور آپ کو لحد میں رکھا گیا اور دروازے پر ایک سل رکھ دی تا کہ پرسوں کو عطریات لا کے قبر میں رکھیں گے، عورتوں نے موقع دیکھ لیا۔ مگر سب یہودی اور رومی چلے گئے۔ اب دوسرے دن احمقوں کو سوجھی کہ کوئی دشمن لاش نہ نکال لے جائے اس لئے انہوں نے اپنے سپاہی حفاظت کے لئے بٹھائے اتوار کی صبح کو وہ عورتیں آئیں تو حضرت کو نہ پایا تو حاکم کے دو تین فرستادوں نے کہا کہ تم زندہ کو مردوں میں ڈھونڈتی ہو۔ اور انہوں نے پطرس یوحنا کو خبر کی کہ وہ جی اٹھے ہیں تو تین دفعہ حواریوں کو زندہ نظر آئے۔ عیسائیوں نے آپ کے جلدی مرجانے اور جی اٹھنے کو معجزہ سمجھ لیا۔ حالانکہ کئی مصلوب علاج سے زندہ ہو چکے تھے۔ سندر کیس کو دارا نے صلیب دیا تھا ترس کھا کر پھر فوراً بچالیا۔ (تاریخ ہیرو ڈس ۱۹۴/۷)

یوسفس سے کہتا ہے کہ میں نے طیطوس کے عہد میں بہت سے آدمی صلیب پر دیکھے کہ جن میں سے تین آدمی اتروا کر علاج کیا گیا مگر دو مر گئے اور ایک بچ گیا۔ (سوانح عمری خود صفحہ ۵۰)

یہود تو شاید اس دن صلب گاہ پر بھی حاضر نہ تھے کیونکہ فصح کا دن تھا۔ (خروج ۱۲/۲۶ لیویاں ۳/۷) اور عدالت میں بھی حاضر نہ تھے بلکہ فطیری روٹیوں اور قربانیوں کی فکر میں تھے۔

مصلوب اور اس کی زندگی

باسالیدیان اور سرن تھیان اور کورپوری تیان وغیرہ قدیم عیسائیوں کے نزدیک شمعون مصلوب ہوا تھا۔ برنباس لکھتا ہے کہ ''یہودا مصلوب ہوا تھا'' مگر قرآن اسکی تکذیب کرتا ہے پس جب صلیب پر آپ کی موت نہیں ہوئی اور قبر میں بھی نہ رہے تو یہی ثابت ہوتا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ یوسف اورنقید موس ان کو اٹھا کر لے گئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے بغیر غسل کے دفن کیا تھا۔ عیسائیوں نے کہا کہ قرآن واقعی تاریخ کے خلاف ہے مگر قرآن نے کہا ہے کہ نہ تو عیسیٰ کو پتھراؤ کر کے یا تلوار سے مارا ہے اور نہ صلیب پر چڑھا کے مارا ہے، نہ یہ کہ وہ صلیب پر چڑھائے ہی نہیں گئے کیونکہ یہاں صلیبی موت کی نفی مراد ہے مگر موت کی صورت بنادی گئی کہ منتظمین کو مردہ نظر آئے کیونکہ میخوں کی اذیت سے غشی ہوگئی تھی مگر چونکہ موسم اچھا تھا، ابر بھی تھا، دھوپ بھی نہ تھی اور جلدی اتار بھی لئے گئے، اس لئے زیادہ صدمہ نہیں پہنچا۔ حشویہ اور مفسرین نے لکھا ہے کہ دوسرے پر صورت القاء ہوئی۔ مگر اس طرح تو معاملات کا اعتبار ہی اڑ جاتا ہے اور اس وقت **شُبِّهَ** کا فاعل نہ مسیح بن سکتے ہیں کیونکہ وہ **مشبہ بہ** تھے اور نہ کوئی اور کیونکہ وہ مذکور نہیں۔ پس کسی اور کا ان کی جگہ مصلوب ہونا قرین قیاس نہیں کیونکہ شمعون قرینی بعد میں عرصہ تک زندہ رہا اور عیسائیوں سے شریک کار رہا۔ اور یہودا بھی بعد میں مرا۔ **ما قتلوہ یقینا** جس طرح قتل کا حق تھا ایسا قتل نہیں کیا یا یقینا قتل نہیں کیا کیونکہ تین گھنٹے صلیب پر موت کے لئے کافی نہ تھے۔ بلکہ خدا نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا یہ بات تشریف و تفخیم کے لئے ہے نہ یہ کہ درحقیقت بادلوں میں آسمان کو اڑتے ہوئے نظر آئے اور کسی آسمان پر جا بیٹھے جس طرح **انی ذاھب الی ربی** اور **من یخرج من بیتہ مھاجرا الی اللہ** وارد ہے بعد میں حضرت عیسیٰ یقینا مر گئے کیونکہ یوں آیا ہے **انی متوفیک**.

اس کی تفسیر میں بہت الٹ پلٹ کیا گیا ہے یعنی **رافعک ومتوفیک** مگر قرآن کی اصل عبارت یوں نہیں۔ شاید مفسرین کے کسی نئے قرآن خود ساختہ میں ہوگی، پھر فرمایا کہ **توفیتنی** جب مجھے تو نے وفات دی تب تو ہی ان پر نگہبان رہا **اللہ یتوفی الانفس حین موتھا**۔ پس ان کی وفات کی خبر بہت صاف ہے مگر یہ بات کہ کب مرے، کہاں مرے معلوم نہیں۔ جیسا کہ حضرت مریم کا حال پھر معلوم نہ ہوا حالانکہ مسیح نے انکو یوحنا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے حوالے کر دیا تھا اور دور کے دیہات میں چلے گئے تھے۔ ''بخاری'' کی ایک روایت جو کتاب ''بدء الخلق باب ذکر الملئکه'' میں لکھی ہے اس میں ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کو دوسرے آسمان پر ملے تھے مگر یہ روایت بہت ہی مشتبہ ہے۔ **وفيه ضعيف عند النسائى والهمام له وهم والخليفة يخطى والسعيد يدلس كثيرا وهشام قد يدلس. وروى انس عن مالک بن صعصعة ففيها عنعنة وارسال. ولعل مالک مات قبل رواية عنه.**

(تقریب التہذیب لابن حجر العسقلانی مطبوعہ دہلی ۱۳۲۰ھ)

نوابی فیصلہ پر جرح

اسلام میں آج تک وہی فیصلہ چلا آتا تھا جو مورخ طبری اور برنباس نے کیا ہے مگر سرسید کی پارٹی عیسائیوں کے چکمہ میں آگئی۔ انہوں نے اناجیل اربعہ کو قرآن سے مطابق کرتے ہوئے یہ نظریہ قائم کیا کہ ﴿مَاصَلَبُوْهُ﴾ کا معنی ہے کہ انہوں نے آپ کو صلیب پر نہیں مارا حالانکہ کسی لغت سے یہ معنی ثابت نہیں ہوتا اور خود بھی مانتے ہیں کہ مصلوب زندہ بھی رہ سکتا ہے تو ﴿مَاصَلَبُوْهُ﴾ کا ترجمہ **ماقتلوه على الصلب** کس طرح صحیح ہوا؟ اسکے بعد ﴿شُبِّهَ لَهُمْ﴾ کا ترجمہ **اوقع الشبهة لهم** چھوڑ کر **مشبه** اور **مشبه به** کے پیچھے پڑ گئے اور صاف راستہ چھوڑ کر یہ ترجمہ گھڑ لیا کہ مسیح **مشبه بالمقتول** بنائے گئے حالانکہ اس ترجمہ کا ثبوت منقولی طور پر کسی اسلامی تصریح سے نہیں دکھایا گیا آخیر میں **ماقتلوه يقينا** کا معنی کر دیا ہے کہ وہ پورے طور پر اسے نہ مار سکے تھے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا کہ یہودی رومی حکومت میں قتل کی رسم ادا بھی نہ کر سکتے تھے تو پھر یہ کیا بات ہوئی کہ وہ پورے طور پر قتل نہ کر سکے کیا مصلوب کو مقتول کہا جا سکتا ہے یا مصلوب کا میت ہو جانا بھی ضروری ہے۔ یوں کیوں نہیں کہتے کہ نواب صاحب کو یہ دھوکہ لگ گیا تھا کہ ﴿مَاقَتَلُوْهُ﴾

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کو ﴿مَاصَلَبُوْهُ﴾ سمجھنے لگ گئے تھے حالانکہ دو سزائیں الگ الگ تھیں۔ قتل [1] بالسیف اور صلب [2] الی الموت، مگر تحریف کی دھن میں یہاں پر دونوں کو ایک ہی سمجھ بیٹھے **رفعه اليه** کا ترجمہ ﴿مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّىْ﴾ کا سہارا لے کر یوں کیا ہے کہ خدا نے آپ کو کسی گاؤں بھیج دیا تھا اور یہ نہ کیا کہ کسی آسمان پر بھیج دیا تھا، کیونکہ انگریز آسمان نہیں مانتے۔ "حدیث بخاری" کی باری آئی تو راوی کمزور کر دکھلائے اور یہ نہ سوچا کہ یہ حدیث بالفرض اگر ایک طریق سے کمزور ہے تو اسکے لئے اس قدر اور طریق بھی ہیں کہ سب کے ملانے سے تواتر تک پہنچ جاتی ہے۔ مگر نوابی دماغ کو یہ تکلیف کب گوارا تھی کہ ایسی محنت میں پڑتے اور جب جاگیردار قادیان بعد میں جلوہ گر ہوئے تو آپ نے اس نظریہ پر اور بھی حاشیے چڑھا دیئے کہ مسیح کشمیر کو گئے تھے اور ان کی ہڈیاں نہیں توڑی گئی تھیں (**ماصلبوه**)۔ اور سند پیش کرنے میں ایسی دور کی سوجھی کہ اندھے کو اندھیرے میں بھی نہیں سوجھتی۔ ذرا انصاف نہیں کیا کہ اگر **توفی** بمعنی رفع جسمانی ہم پیش کرتے ہیں تو ہم پر کئی شرائط لگائے جاتے ہیں کہ جن کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ بعینہٖ یہ لفظ کسی دوسرے زندہ مسیح کے لئے استعمال ہوتا ہوا دکھاؤ۔ اب اپنی باری آئی تو صرف ایجاد بندہ ہی سند کافی سمجھی گئی۔

الغرض ہمیں یہ دکھانا منظور ہے کہ وفات مسیح کا نظریہ قائم کرنے میں نواب صاحب کو سبقت حاصل ہے جنھوں نے جناب سرسید سے یہ فیض حاصل کیا تھا اور چونکہ جناب بھی جاگیردار تھے اس لئے ہم جنس کا نظریہ وحی کے رنگ میں دکھاتے تھے۔

مگر اب سوال یہ ہے کہ کسر صلیب میں پہلے کس نے کوشش کی؟ چودھویں صدی کا مجدد نواب صاحب یا سرسید ہوئے یا جاگیردار صاحب قادیان؟ اور ہمیں یہ بھی پوچھنا ہے کہ پیٹ چاک کرنے کے بعد مسیح کیسے جانبر ہو سکے تھے جبکہ وہ پہلے ہی نیم مردہ ہو کر سرد ہو چکے تھے اور دو دن تک بند کمرہ میں پڑے رہے تھے۔ نہ پیٹ سیا گیا نہ اس پر پٹی لگائی گئی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور نہ کوئی خورد ونوش کا انتظام کیا گیا؟ اس لئے ہم اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ اگر بقول جناب مسیح علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے تھے تو بعد میں پہلو شگاف زخم سے ضرور مر چکے تھے۔ مگر آپ کہتے ہیں کہ تیسرے روز مسیح ایک جلسہ میں بھی حاضر ہو گئے تھے تو کیا آپ کوئی خواب سنا رہے ہیں یا کوئی افسانہ لکھ رہے ہیں۔

۱۳.....سیرۃ المہدی (مجریہ ۲۱ دسمبر ۳۳ء)

مصنفہ مرزا بشیر احمد ولد مرزا غلام احمد مسیح قادیانی

سے چند تاریخی نوٹ بحوالہ صفحہ مع دیگر رسائل قادیانیہ وتاریخیہ

مرزا صاحب کے اسلاف واقارب: آپ کے حقیقی ماموں جمعیت بیگ کے دماغ میں کچھ خلل آ گیا تھا اس کی لڑکی حرمت بی بی سے آپ کا نکاح ہوا جس کے بطن سے مرزا سلطان احمد وفضل احمد پیدا ہوئے اور اس کا لڑکا علی شیر احمد بیگ کی بہن حرمت بی بی سے بیاہا گیا اور ایک لڑکی عزت بی بی پیدا ہوئی جو فضل احمد کے نکاح میں آئی۔ سلطان احمد کی پہلی بیوی الیہ ضلع ہوشیار پور کی تھی۔ جس سے عزیز احمد پیدا ہوا اس کی زندگی میں ہی دوسری شادی خورشید بیگم بنت امام الدین سے کر لی تو پہلی بیوی فوت ہو گئی آپ کی دادی کے دماغ میں خلل آ گیا تھا۔ کیونکہ بڑی عمر کی تھیں۔ اور جناب نے اسے دیکھا بھی تھا۔ مرزا غلام قادر کی اہلیہ طائی حرمت بی بی کے نام سے مشہور تھی اور اپنے شوہر سے بڑی تھی پھر جناب سب سے بڑے تھے۔ غلام مرتضیٰ کے ہاں پہلے لڑکا ہو کر مر گیا۔ پھر مراد بی بی پیدا ہوئی پھر غلام قادر پھر دو لڑکے پیدا ہو کر مر گئے' پھر پانچ سال بعد ترس ترس کر جناب پیدا ہوئے تو توام تھے اور توام جنت مر گئی اور منتیں مان کر آپ کی پرورش ہوئی۔ راجہ تیجا سنگھ بٹالوی کو پھوڑا ہوا تو غلام مرتضیٰ کے علاج سے تندرست ہوا تو اس نے شتاب کوٹ اور حسن پور (حسن آباد) جو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کی پرانی ریاست میں شامل تھے آپ کو انعام دیئے مگر آپ نے انکار کر دیا کہ ہتک سمجھتا ہوں۔ آپ وسیع الاخلاق تھے جوتی ولد دولہ بیمار ہوا تو گو اس نے آپ کے خلاف شہادت بھی دی تھی مگر اس کا علاج کیا آپ کا تخلص تحسین تھا آپ کا شعر ہے کہ شعر

اے وائے بما کہ ماچہ کردیم　　کردیم کہ ناکردنی ہمہ عمر

درد سر من مشو طبیبا　　این درد دل است و درد سرنیست

سلطان احمد نے آپ کا کلام جمع کر کے ایڈیٹر پنجابی اخبار کو دیا تھا جو اس نے ضائع کر دیا۔

غلام قادر کا تخلص مفتون تھا ایک ایرانی آیا تو اس نے کہا کہ غلام مرتضیٰ کا کلام فصیح ہے۔ بٹالہ کے ایک ہندو حجام نے آپ سے کہا کہ میری معافی ضبط ہو گئی ہے۔ آپ ایجرٹن صاحب فنانشل کمشنر سے سفارش کریں، تو آپ لاہور گئے اور اس وقت شالامار باغ میں جلسہ ہو رہا تھا تو جلسہ ختم ہونے پر آپ نے حجام کا ہاتھ صاحب کے ہاتھ میں دے کر کہا کہ لاج رکھو تو اس نے معافی واپس کر دی۔

رابرٹ کسٹ صاحب کمشنر کی ملاقات کو گئے تو دوران گفتگو میں اس نے پوچھا کہ قادیان سے سری گوبند پور کتنا دور ہے؟ تو آپ نے خودداری میں کہا کہ میں ہرکارہ نہیں ہوں اور ناراض ہو کر رخصت ہونا چاہا، مگر صاحب نے بٹھا لیا۔ بٹالہ میں غلام قادر نے ایک برہمن پٹواری کو مارا تو ڈیوس صاحب مہتمم بندوبست نے ایک سو روپیہ جرمانہ کر دیا۔ آپ امرتسر میں تھے خبر ہوئی تو ایجرٹن صاحب کے پاس جا کر جرمانہ معاف کرا لیا۔ غلام قادر جب پولیس میں ملازم تھا تو نسبٹ صاحب ڈپٹی کمشنر نے کسی بات پر اس کو معطل کر دیا پھر جب صاحب بہادر قادیان آئے تو اس نے خود ہی کہہ دیا کہ ہم نے آپ کے لڑکے کو معطل کر دیا ہے آپ نے کہا کہ اگر قصور ثابت ہے تو ایسی سزا دینی چاہیے تھی کہ شریف زادے ایسا کام نہ کریں۔ صاحب بہادر نے سمجھا کہ جب باپ ایسا مربی ہے تو سزا کی ضرورت ہی کیا ہے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر اس کو دوبارہ بحال کر دیا۔ غلام قادر ضلع کے سپرنٹنڈنٹ بھی رہے ہیں نہر میں بھی کام کیا تھا۔ ٹھیکہ داری بھی کی تھی اور چھینہ کے پاس ایک پل کا ٹھیکہ بھی لیا تھا۔ مہاراجہ شیر سنگھ کا ہنودان کے چھنب میں شکار کھیلنے آیا تو آپ بھی ہمراہ تھے تو راجہ کے ایک ملازم جولا ہے کو زکام ہو گیا آپ نے دو تین پیسہ کا نسخہ لکھ دیا تو اسے آرام ہو گیا' پھر مہاراجہ کو زکام ہو گیا تو آپ نے قیمتی نسخہ لکھا تو راجہ نے کہا کہ جولا ہے کو دو پیسے کا نسخہ کیوں لکھ دیا تھا اور مجھے کیوں اتنا قیمتی نسخہ دیا ہے تو آپ نے کہا کہ جولا ہا راجہ نہیں ہے راجہ نے خوش ہو کر سونے کے کڑے انعام دیئے۔ مرزا امام الدین نے آپ کے قتل کی ٹھان لی۔ اور سوچیت سنگھ کو اس کام کے لئے مقرر کر دیا۔ مگر جب کبھی دیوان خانہ کی دیوار پھاندتا تو اس وقت اسے دو آدمی پہرے دار نظر آتے اس لئے کامیاب نہ ہو سکا (شاید فرشتے تھے) آپ کا روزمرہ میں یہ تکیہ کلام تھا "ہے بات کہ نہیں" اور سنائی یوں دیتا تھا "ہے باکہ نہیں"۔

ایک بغدادی مولوی آیا تو آپ نے اس کی کمال خدمت کی مگر اس نے کہا کہ تم نماز نہیں پڑھتے آپ نے کمزوری کا اعتراف کیا۔ تکرار کے بعد مولوی نے کہا کہ تمہیں خدا دوزخ میں ڈالے گا۔ تو آپ نے جوش میں آ کر کہا کہ تم کو کیا معلوم مجھے کہاں ڈالے گا میں خدا سے بدظن نہیں ہوں تم مایوس ہو تو ہو مگر میں مایوس اور بداعتقاد نہیں ہوں۔ میری عمر ۷۵ سال کی ہے خدا نے میری پیٹھ نہیں لگنے دی تو کیا اب مجھے دوزخ میں ڈالے گا؟ آپ کی اہلیہ فوت ہو گئی تو آپ نے گھر آنا چھوڑ دیا۔ صرف ایک دفعہ اپنی لڑکی سے ملنے آئے تھے آپ نے علم طب حافظ روح اللہ باغبانپوری سے سیکھا تھا۔ پھر دہلی جا کر تکمیل کی تھی۔ آپ کی کتابیں پٹاروں میں تھیں جن میں سے خاندانی تاریخ بھی درج تھی۔ سلطان احمد باپ، دادا دونوں کی کتابیں چرا لیجاتا تھا۔ دادا کہتے کہ کتابوں میں چوہا لگ گیا ہے۔ غلام قادر کی شادی دھوم دھام سے ہوئی۔ ۲۲ طائفے ارباب نشاط کے جمع تھے مگر مرزا صاحب کی شادی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سادگی سے ہوئی۔ آپ کی اہلیہ بڑی مہمان نواز تھی اور آپ نے آخری عمر میں جہاں بڑی مسجد ہے اور مسجد بنانے کا ارادہ کیا۔ اس جگہ سکھ کارداروں کی حویلی تھی وہ نیلام ہوئی تو ضد میں آ کر دوسروں نے قیمت بڑھادی مگر آخر سات سو روپے پر آپ نے ہی خرید کر لی جو اس وقت کی قیمت سے زیادہ نہ تھی۔ مرزا غلام احمد صاحب کی ممانی (سلطان احمد کی نانی) مسمات چراغ بی بی جناب سے بہت محبت کرتی تھی، باقی سب مخالف تھے، کہتی تھی کہ لوگ غلام احمد کو کیوں بددعائیں دیتے ہیں اسے تو میری چراغ بی بی نے منتیں مان کر ترس ترس کر پالا تھا۔ قادیان میں ہیضہ پھوٹا تب مرزا غلام مرتضی بٹالہ میں تھے جب آئے تو چوہڑوں میں کچھ کیس ہو چکے تھے۔ آپ نے ان کو تسلی دی اور مٹی کے بڑے بڑے برتنوں میں آملہ، کشٹہ اور گڑیا نمک ڈلوا دیا کہ جو چاہے نمکین پیئے اور جو چاہے شیریں تو ہیضہ جاتا رہا۔ باکو وناکو برو والوں کی ماں لاڈو آپ کی دایہ تھی۔ مرزا سلطان احمد و عزیز احمد کو بھی اس نے ہی جنایا تھا۔ ایک دفعہ آپ نے اس سے اپنی پیدائش کی شہادت بھی لی تھی۔ ایک عورت پھنس گئی تو اسی سے جنی تھی۔ دوسرے نکاح کے وقت سے اس کو گھر نہیں آنے دیا کیونکہ اس پر کچھ شبہ پیدا ہو گیا تھا۔ عزیز احمد کو اس نے جنایا تھا تو اسے خارش تھی، عزیز احمد کو بھی خارش ہو گئی۔ غلام قادر کے گھر آہستہ آہستہ سب کو ہو گئی۔ آپ کے گھر بھی آ گئی۔ اور آپ کو بھی ہو گئی۔ آپ کی دوسری بیوی کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ مہر ایک سو روپیہ مقرر ہوا تھا۔ اس کا والد میر نواب ناصر ہے۔ جو خواجہ میر درد صاحب دہلوی کی اولاد ہیں، محکمہ انہار پنجاب میں ملازم تھے۔ ۲۵ سال پنشن لیتے رہے شروع میں کچھ مخالف تھے مگر بعد میں داخل بیعت ہو گئے تھے۔ مرزا غلام مرتضی صوبہ کشمیر میں صوبہ دار تھے گھر نقدی بھیجتے تھے تو کسی کی گدڑی میں سی کر روانہ کرتے تھے۔ وہ آتا تو گھر گدڑی دے دیتا' گھر والے اسے خالی کر کے واپس کر دیتے۔ جناب کی والدہ چراغ بی بی والد صاحب سے پہلے ہی فوت ہو چکی تھی۔ مرزا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

غلام قادر لاولد مر گئے تو اپنی تمام جائیداد اپنے متبنٰی مرزا سلطان احمد کے نام کرا گئے۔ مرزا غلام مرتضٰی نے اپنی زمین میں دو گاؤں اپنے دونوں بیٹوں غلام قادر اور غلام احمد کے نام پر آباد کرائے تھے۔ ایک مشرق طرف قادر آباد اور دوسرا شمال کی طرف احمد آباد جو چالیس سال تک غیر کے قبضہ میں چلا گیا تھا۔ مگر اب پھر واپس آ گیا ہے جس پر تینوں بھائی مرزا محمود، بشیر اور شریف احمد یکساں قابض ہیں اور سلطان احمد کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ مرزا غلام مرتضٰی تحصیل علم کے لئے دہلی گئے تو ان کا ہندو حجام ان کے ساتھ آیا تو کسی نے ایک سوکھی چپاتی دی۔ آپ کھا رہے تھے تو اس نے سفارش کی ''ساڈا وی دھیان رکھنا''۔ آپ نے وہی چپاتی اس پر پھینک دی۔ جو اسکی ناک پر لگی اور خون نکل آیا۔ آپ نے ملازمت کشمیر وغیرہ سے ایک لاکھ روپیہ کمایا تھا۔ جو قادیان کی جائیداد کے حقوق مالکانہ قائم رکھنے پر خرچ کر دیا۔ مرزا صاحب کہتے تھے کہ اتنے روپے سے تو سوگنا زیادہ جائیداد خریدی جا سکتی تھی۔ مگر ان کو یہ خیال تھا کہ قادیان کے پرانے جدی حقوق ہاتھ سے نہ جائیں کیونکہ قادیان کی ملکیت کو ریاست سے بھی اچھی جانتے تھے واقعی آپ کے بزرگ عہد بابری میں ہندوستان آئے تو قادیان اور کئی میل تک اردگرد کے دیہات بطور ریاست یا جاگیر کے ہمارے قبضے میں آئے۔ رام گڑھیوں کی دست اندازی کے بعد رنجیت سنگھ کے عہد میں جاگیر کا کچھ حصہ پھر واپس ملا مگر حکومت انگریزی کی ابتدا میں کل حقوق سابقہ ضبط ہو گئے۔ مقدمات کے بعد صرف قادیان اور قریب کے تین دیہات پر حقوق تعلقہ داری تسلیم کئے گئے اور دو دیہات پر حقوق مالکانہ اب تک قائم ہے۔ ہاں درمیان میں مرزا غلام قادر کے ہاتھ سے جائیداد کا ایک بڑا حصہ مرزا اعظم بیگ لاہور کے خاندان کے پاس ۳۵ برس تک چلا گیا تھا۔ مگر اب وہ بھی واپس آ گیا ہے۔ مرزا غلام قادر اسی صدمہ سے دو سال بیمار رہ کر مر گئے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ بھائی صاحب مقابلہ نہ کرو۔ مگر وہ نہ رکے اور چیف کورٹ تک

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جھگڑتے چلے گئے آخر ڈگری ہوگئی تو کہنے لگے'' لے غلام احمد اجوتوں کہندا سی او ہوای ہویا اے'' مگر فریق مخالف کو قبضہ پھر بھی نہ دیا اور اسی حالت میں مر گئے۔ سلطان احمد کو جب ان کا ترکہ ملا کیونکہ یہ متبنّیٰ تھا تو آپ نے فرمایا کہ قبضہ دیدو تو اس نے دے دیا۔ مرزا غلام مرتضیٰ نے ۸۰ برس سے اوپر عمر پا کر جون ۱۸۷۶ء میں وفات پائی۔ یا آپ کی ایک تحریر کے مطابق ۲۰ اگست ۱۸۷۵ء کو۔ غلام قادر کی وفات تقریباً ۵۵ سال کی عمر میں ۱۸۸۳ء کو واقع ہوئی تھی۔ آپ کی تاریخ پیدائش ۱۸۳۸ء یا ۱۸۳۹ء ایک مشکوک امر ہے کیونکہ سکھوں کے زمانے میں ریکارڈ نہ تھا۔ (براہین احمدیہ پنجم حصہ، ص ۱۹۳)

آپ پانچ بہن بھائی تھے سب سے بڑی بہن مراد بی بی تھی جس کی شادی محمد بیگ سے ہوئی۔ کسی بزرگ نے خواب میں اس کو ایک تعویذ دیا تھا، بیدار ہوئی تو ہاتھ میں بھوج پتر پر سورۂ مریم لکھی ہوئی موجود تھی۔ اس سے چھوٹے غلام قادر تھے۔ ان سے چھوٹا ایک اور لڑکا تھا جو بچپن ہی میں مر گیا اور اس سے چھوٹی جنت بی بی تھی جو جناب کے ساتھ توام پیدا ہوئی اور جلد مر گئی تھی اور سب سے چھوٹے آپ ہی تھے۔ مرزا گل محمد متوفی ۱۸۰۰ء نے جاگیر کا بڑا حصہ بچائے رکھا تھا۔ مگر مرزا عطا محمد سے رام گڑھیوں نے ساری جاگیر چھین لی تھی تو آپ بیگو وال ریاست کپورتھلہ میں چلے گئے اور چند سال بعد زہر سے مارے گئے اور مرزا غلام مرتضیٰ آپ کا جنازہ قادیان میں لائے تو سکھوں نے مزاحمت کی، مگر عوام کی ہمت سے کامیابی حاصل ہوگئی۔ رنجیت سنگھ کے بعد رام گڑھیوں کا زور ٹوٹا اور سب جگہ پر ان کا قبضہ نہ رہا تو مرزا غلام مرتضیٰ نے کچھ حصہ فوراً واپس لیا اور واپس قادیان میں آ بسے اور آپ نے اپنے بھائی غلام محی الدین کی معیت میں رنجیت سنگھ کی کئی فوجی خدمات بھی سر انجام دیں اور جب سکھی حکومت کا خاتمہ ہوا تو قلعہ پسراواں میں دونوں بھائی قید کیے گئے اور انگریزوں نے جائیداد ضبط کر کے سالانہ پنشن مقرر کر دی جو مرزا غلام مرتضیٰ کی وفات پر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۸۰ روپے تک رہ گئی تھی اور مرزا غلام قادر کی وفات پر بند ہوگئی آپ نے برادری کو جائیداد واگذار کرانے کے لئے بہت کچھ کہا مگر انہوں نے انکار کردیا۔ آخر آپ نے کچھ جائیداد واپس کرائی اور منصرم بن گئے اور قبضہ کرلیا۔ باقی رشتہ داروں کو آمد سے حصہ رسدی ملتا تھا۔ یہ ملکیت پانچ حصوں میں تقسیم ہوئی۔ دو حصے مرزا جیلانی کی اولاد کو ملے، دو گل محمد کی اولاد کو اور ایک حصہ مرزا غلام مرتضیٰ کو بطور منصرم ملا تھا جو ان کی اولاد پر تقسیم ہوا مگر اس وقت صرف نظام الدین کا ایک لڑکا گل محمد زندہ ہے جو بیعت میں داخل ہو چکا ہے باقی سب کی اولاد نہیں رہی اور الہام پورا ہوا کہ **ینقطع من ابائک و یبدا منک**۔

ہمیشہ سے آپ کا خاندان طبابت میں مشہور رہا ہے۔ مرزا محمود کو بھی جناب نے تعلیم طب کی ہدایت کی تھی۔ مگر کسی نے بھی اس سے کچھ نہیں کمایا۔ آپ کی والدہ چراغ بی بی ضلع ہوشیار پور کی تھی۔ مرزا غلام قادر کی ایک لڑکی عصمت تھی اور ایک لڑکا عبدالقادر مگر دونوں بچپن میں ہی مر گئے تھے۔ آپ کو عصمت کے ساتھ محبت تھی اس لئے آپ نے اپنی لڑکی کا نام بھی عصمت ہی رکھا۔ آپ کے پہلے نکاح سے عین شباب میں ہی فضل احمد پیدا ہو گیا تھا۔ پھر سلطان احمد پیدا ہوا۔ دوسرے نکاح سے بالاشیب یہ اولاد پیدا ہوئی عصمت، بشیر احمد، بشیر الدین محمود، شوکت بی بی، بشیر احمد، شریف احمد، مبارکہ بیگم، مبارک احمد، امۃ النصیر، امۃ الحفیظ۔ ریویو مئی ۱۹۳۳ء میں مسٹر گوہر بی اے نے آپ کا شجرہ نسب یوں بیان کیا ہے کہ **ایرو مچی برلاس** فارس کا باشندہ کثیر الاولاد بقول شخصے ۲۹ بیٹوں کا باپ تھا۔ اسکے بیٹے **سو غنچن** کے یہاں قراچار پیدا ہوا اور اس نے چنگیزی حملہ کے وقت فارس سے نکل کر توران کو اپنا وطن بنالیا۔ اسکی قابلیت دیکھ کر چنگیز خان اسے اپنا **ابن عم** کہا کرتا تھا۔ بقول شخصے چھٹی صدی ہجری میں مسلمان ہوا اور اپنی قوم برلاس کا قابل قدر رہنما اور چغتائی خاندان کا داماد اور وزیر تھا۔ چنگیز خان چغتائی کے مرنے پر حسب وصیت حکمران ہو گیا اس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

وقت اس کی عمر ۸۰ سال تھی اور یہ ۶۵۲ھ کا زمانہ تھا اس کا بیٹا اَچل پیدا ہوا اور اس کا ایلنگیر اور اس کا بورکل جس کے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ اول طراغائی امیر تیمور لنگ کا باپ۔ دوم حاجی برلاس جو آپ کے خاندان کا مورث اعلیٰ ہے۔ یہ سارا خاندان برلاس کہلاتا تھا مگر جب تیمور خضر خواجہ شاہ مغلوں کا داماد مقرر ہوا تو اس وقت سے گورگاں یعنی داماد کے لقب سے مشہور ہو گیا۔ امیر وجی پارسیوں کا نام ہے جو بلاشبہ فارسی لفظ ہے اور اس لفظ سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ خاندان دراصل فارسی ہے۔ تیموری پانچویں پشت میں بابر تھا اور حاجی برلاس حاکم کش کی چھٹی پشت میں مرزا ہادی ہے جو عہد بابری میں سمرقند سے نکل آیا تھا اور قادیان کو آباد کیا اور مرزا مشہور ہوا۔ کیونکہ یہ خاص فارسی نام اس کے آباء و اجداد سے اس کو حاصل ہو چکا تھا اور لفظ مرزا اصل میں امیر زادہ کا اختصار ہے۔ مغلوں کی سلطنت اس وقت سب سے بڑی سلطنت تسلیم کی جاتی تھی اور برلاسی و تیموری خاندان نے ان کے عہد میں بڑی فوقیت بھی حاصل کر لی تھی مگر اپنا لقب مرزا ہی رکھا اور اپنے آپ کو خان کے لقب سے کبھی بھی معنون نہ کیا کیونکہ یہ لقب خاص مغلوں کے لئے مخصوص ہو چکا تھا۔ مگر عوام الناس میں وہ دونوں قومیں مغل اور خان ضرور مشہور ہو گئیں کیونکہ مغلوں کی ان سے گہری رشتہ داریاں اور شدید تعلقات قائم ہو چکے تھے اور اس وجہ سے بھی کہ خان کا لقب سلطانی اعزاز اور فخر یہ نشان سمجھا جاتا تھا تو جس طرح پنجاب میں ایک شخص غیر سید سادات سے تعلق پیدا کر کے سید کہلاتا ہے اسی طرح مرزائیوں نے مغلوں سے حسبی نسبی تعلقات پیدا کر کے اپنے آپ کو مغل اور خان کہلانا پسند کر لیا ہے، مگر تاہم اپنی اصلیت بتانے کو مرزا کا لفظ ترک نہیں کیا اور خود مرزا کا خطاب ایسا ہر دل عزیز تھا کہ تیموریہ خاندان کی تقلید میں مغل بھی مرزا کہلانے لگے، اگر چہ وہ ترک یا تارتار النسل کے تھے، بعد میں مرزا کا خطاب خان کی طرح اعزازی ڈگری بن کر بھی تقسیم ہونے لگا۔ اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ نے جب راجوری خاندان

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کشمیر میں شادی کی تو ان کو مرزا کا خطاب عطا کر دیا اسی طرح راجہ جے سنگھ اوف جے پور کو تیموری خاندان کی طرف سے مرزا کا خطاب ملا جو آج تک چلا آ رہا ہے۔ سات سو سال بعد مغلوں نے خان کی بجائے مرزا کہلانا ہی بہتر سمجھا۔ مگر اپنے ناموں کے ساتھ بیگ کا اضافہ قائم رکھا تا کہ اپنی اصلیت ظاہر کرتے رہیں اور انگریزی حکومت نے مرزا کی بجائے خان کو اعزازی لقب قرار دیا۔ الغرض کہ مغلوں کے ساتھ باہمی مناکحت کی وجہ سے یہ دونوں خاندان ان میں بالکل جذب ہو گئے یہاں تک کہ ان میں امتیاز کرنا محال ہو گیا۔ مگر چونکہ وہ دونوں خاندان اصل میں فارسی تھے اس لئے مرزا صاحب کا فارسی النسل ہونا ثابت ہو گیا اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ آپ ذریت ابراہیم میں بھی داخل ہیں۔

(راجع الی کتابی تحفۃ الهند فی قادیان یباع بربوبیۃ)

کیونکہ احادیث میں وارد ہے کہ **اهل فارس هم بنو اسحق** (رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابن عمر کنزالعمال ۶/ ۲۱۵) **فارس عصبتنا اهل البیت لان اسماعیل هم ولد اسحق عم ولد اسماعیل** (کنزالعمال ۶/ ۲۶۸) **ولد سام العرب وفارس والروم والخیر فیهم** (رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ) **من اسلم من فارس لهو من قریش اخوتنا وعصبتنا** (رواہ الدیلمی عن ابن عباس) **سلمان منا اهل البیت** (رواہ الطبرانی والحاکم. کنز العمال ۶/ ۱۷۶) **عن صالح بن ابی صالح قال سمعت ابا هریرة یقول ذکرت الاعاجم عند النبی ﷺ فقال انا بهم او ببعضهم اوثق منی بکم او ببعضکم** (ترمذی باب فضائل العجم صفحہ ۳۲۸) ان احادیث سے تو تمام مزارئی چھوڑ تمام آریہ بھی عجم میں شامل ہیں اور فارس کا اہل عجم ہونا تو سب کو معلوم ہے۔

(انتھی مافی ریویو ملخصاً)

ہندوستان کا نقشہ یوں سمجھا جاتا ہے کہ گویا ایک شیر کسی غار سے نکلا ہے جس کا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نصف حصہ ابھی غار میں ہی پوشیدہ ہے اور اس کے سامنے پھٹا پرانا کمبل پڑا ہوا ہے جس کے دو چیتھڑے دور تک چلے گئے ہیں اور ان دو چیتھڑوں کے درمیان ایک کھلی زمین ہے۔ پس وہ کمبل جزیرہ عرب ہے اور دو چیتھڑے عرب کو گھیرے ہوئے بحر عمان معہ بحر فارس اور بحر قلزم ہیں۔ شیر کے دو جبڑوں کے درمیان ملک گجرات ہے' اس کی داڑھی میں ہندوستان ہے' اور سر کی چوٹی میں پنجاب۔ اس کی لمبی ناک میں سندھ واقع ہے' آنکھ ملتان ہے جو سامنے فارس کو دیکھ رہی ہے۔ پنجاب کے بالمقابل کابل توران اور سمرقند اور بخارا معہ ماوراء النہر واقع ہیں۔ سمرقند اور فارس کے درمیان خراسان واقع ہے جیسا کہ اس نقشہ سے ظاہر ہے:

''کوکب'' دہلی ۲۵ اپریل ۱۹۲۵ء میں ایم اے لطیف نے لکھا ہے کہ رجال من ابناء

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

فارس کا مصداق مرزا صاحب نہیں ہیں کیونکہ وہ ایرانی نہ تھے بلکہ جب احادیث متعلقہ خراسان، آذربیجان اور اصفہان وغیرہ کو ساتھ ملا لیا جائے تو بالکل ہی اس کا امکان نہیں رہتا۔ تحفہ گولڑویہ (ص ۷۶) میں مسیح موعود، دجال موعود اور مہدی موعود تینوں کا سرزمین مشرق سے ظاہر ہونا تسلیم کیا گیا ہے۔ اور ازالہ (ص ۲۲۴) میں فارس ہی مشرق سے مراد لی ہے۔ ''تفسیر طبری'' وغیرہ میں ﴿اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ﴾ سے مراد اہل فارس ہیں نہ فارسی الاصل۔ ''فصوص الحکم'' میں ابن عربی کا کشف بھی ''تریاق القلوب'' میں یوں لکھا ہے کہ **کشفها لی بمدینه فارس حتی رأیت خاتم الولایة منه۔ "حجج الکرامة"** (ص ۴۰۸) میں بھی لکھا ہے کہ مراد از مشرق فارس است۔ ''براہین'' ۱۵۸/۵ میں ہے کہ میرا دعویٰ یہ نہیں کہ میں وہ مہدی ہوں جو **من ولد فاطمة ومن عترتی** کا مصداق ہے۔ ''اربعین'' ص ۱۷ میں مرزا صاحب خود اقراری ہیں کہ ''کوئی تذکرہ ہمارے خاندان کی تاریخ میں یہ نہیں دیکھا گیا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا''۔ ''تحفہ گولڑویہ'' (ص ۴۰) میں ہے کہ ''میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب میں پہنچے ہیں'' پھر اسی کتاب میں دوسری جگہ یوں لکھا ہے کہ ''میرے پاس اپنے فارسی ہونے کا کوئی ثبوت نہیں سوائے الہام کے جو مخالفین کے لئے سند نہیں ہوسکتا''۔ عسل مصفیٰ ص ۴۴۸ میں ہے کہ **ولد نوح ثلاثة: سام وحام ویافث، وولد سام العرب والفارس والروم والخیر فیهم، وولد یافث یاجوج وما جوج والترک ولاخیر فیهم وولد حام القبط والبربر والسودان۔** (ابن عساکر عن ابی هریرة)

ناظرین! خود انصاف کریں کہ مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ وہ اہل پنجاب میں اہل فارس نہیں ہیں اور فارسی الاصل نہیں ترکی النسل ہیں جس کو گوہر نے بھی تسلیم کرلیا ہے۔ بنی ہاشم سے ہونا ان میں نہیں پایا جاتا۔ سام کی اولاد نہیں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تا کہ خیر حاصل کرتے بلکہ یافث کی اولاد ہیں جنھیں خیر نہیں۔ مرزا صاحب کو اقرار ہے کہ کوئی تاریخ ان کے الہام کی تائید نہیں کرتی' اس لئے گو ہر صاحب کی تحقیق بغیر تنقید کے تسلیم کر لینا مفید نہ ہوگا اور مدعی سست اور گواہ چست کا منظر دکھانا پڑے گا۔"

خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب پہلے نمبر پر پنجابی الاصل ہیں۔ پھر ترکی الاصل اور تیسرے نمبر پر تحقیق گوہری کے مطابق فارس الاصل بنتے ہیں۔ مگر اہل فارس نہیں بنتے جو حدیث میں مذکور ہے اسلئے حدیث سے ان کو دور کا واسطہ بھی نہیں رہا۔ جناب بہاء فارسی الاصل نہیں اہل فارس ضرور ہیں بلکہ عربی الاصل ہاشمی ہیں اس لئے اس حدیث کے مصداق بننے کے کچھ حقدار ہیں۔ لیکن اہل تحقیق کے نزدیک مہدی موعود عربی الاصل اور اہل عرب ہیں۔ فارس سے ان کو کوئی تعلق نسبی نہیں۔ اس لئے دونوں کی مہدویت ہمارے نظر میں مخدوش ہے ورنہ دور کے تعلق سے تمام لوگ ہندی الاصل ہیں' کیونکہ آدم علیہ السلام ابو البشر کا تعلق لنکا سے تھا۔

اسی طرح ذیل کا مضمون بھی حل کر لینا چاہیے۔

نقشہ خاندان مسیح قادیانی

نام باپ	اولاد
گل محمد	غلام نبی، عطا محمد، قاسم بیگ۔
عطا محمد	غلام مصطفی، غلام محی الدین، غلام مرتضی، غلام حیدر، غلام محمد۔
غلام مرتضی	غلام احمد، غلام قادر۔
غلام احمد	سلطان احمد، فضل احمد، بشیر اول محمود احمد، بشیر احمد، شریف احمد، مبارک احمد۔
محمود احمد	ناصر احمد، مبارک احمد، منور احمد۔ وغیرہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

https://ataunnabi.blogspot.com/

بشیر احمد	مظفر احمد، حمید احمد، منیر احمد، مبشر احمد۔ وغیرہ
شریف احمد	منصور احمد، ظفر احمد، داؤد احمد۔ وغیرہ

آپ کا خاندانی سلسلہ ساسانی ہے۔ جو ایران و توران کے سلاطین وقت سے تعلق رکھتا ہے۔ فریدون کے بیٹے ایرج نے ایران آباد کیا اور تور نے توران۔ اور یہ دونوں صوبے مملکت فارس کے تھے جب کے کاؤس کے بعد اس کا بیٹا کے خسرو تخت نشین ہوا تو اس نے جھن ولد افراسیاب کو قید سے نکال کر توران کی حکومت دیدی اور یوں کہا کہ شعر

مرا با تو مہرست و پیوند خوں بباید کہ آئی زبندم بروں

جس سے ثابت ہوا کہ ان دونوں میں ان دنوں رشتہ داری تھی۔ اور سمرقند جہاں سے آپ کے آباء واجداد ہندوستان آئے توران میں واقع ہے اس لئے آپ کا خاندان فارسی ہے نہ مغل۔ اور نہ معلوم کس غلطی کی بناء پر مغلیہ خاندان کے نام پر مشہور ہو گیا معلوم ہوتا ہے کہ جب یزدجرد بن بہرام بن شاہ پور ساسانی فارس سے ترکستان کو بھاگ گیا اور وہاں پر رشتہ داری پیدا کر لی تو دو چار پشتوں بعد ترک مشہور ہو گیا۔ اور مرزا یا بیگ اعزازی خطاب ہیں جو سلاطین فارس اور ترک بادشاہ اظہار خوشنودی پر دیا کرتے تھے۔

عہدِ طفولیت و تعلیم

مرزا غلام قادر اور دوسرے لوگ آپ کو مسیتڑ (مسجد میں گوشہ نشین ہونے والا) کہتے تھے بچپن میں آپ خوب تیرتے تھے۔ ایک دفعہ ڈوب بھی چلے تھے مگر ایک بوڑھے نے بچالیا جو پھر نہیں دیکھا گیا تھا۔ سوار بھی خوب تھے، سرکش گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس نے آپ کو ہلاک کرنا چاہا اور آپ کو درخت سے ٹکرایا۔ اور خود مر گیا اور آپ گر کر بچ نکلے۔ آپ کو بچوں نے کہا کہ گھر سے میٹھا لاؤ تو آپ نے بغیر اجازت کے نمک کو بورا کھانڈ سمجھ کر جیبیں بھر لیں اور بچوں میں جا کر خوب منہ بھر کر کھانے لگے تو دم رک گیا اور بڑی تکلیف

Click For More Books

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئی۔ ایک دفعہ آپ نے والدہ سے روٹی کے ساتھ کچھ کھانے کو مانگا تو انہوں نے گڑ پیش کیا آپ نے انکار کر دیا۔ پھر کچھ اور پیش کیا اس سے بھی انکار کر دیا۔ بہت اصرار کیا تو والدہ نے ناراضگی میں کہا کہ جاؤ پھر راکھ سے کھاؤ' تو آپ نے روٹی پر راکھ رکھ کر کھانا شروع کر دیا۔ آپ ایک دن کسی کنوئیں پر لاسا بنا رہے تھے تو ایک چیز کی ضرورت پڑی ایک چرواہے سے کہا کہ تم گھر سے وہ چیز لا دو میں تمہاری بکریاں چراؤں گا' تو وہ سارا دن واپس نہ آیا تو گویا سنت انبیاء پوری ہوگئی۔ اور لاسا گوند اور درختوں کے دودھ وغیرہ سے پرندوں کے شکار کے لئے بناتے ہیں۔ آپ والدہ کے ہمراہ ہوشیار پور جاتے تھے تو چوہوں (بارانی نالیوں) میں پھرا کرتے تھے۔ ایک نے آپ کے استاد سے کہا کہ خواب میں ایک مکان دھوئیں سے گھرا ہوا میں نے دیکھا ہے اور عیسائیوں نے اس کا محاصرہ کر لیا ہے' اندر معلوم ہوتا تھا کہ حضور ﷺ تھے۔ استاد صاحب تعبیر نہ دے سکے تو آپ نے کہا کہ وہ عیسائی ہو جائے گا کیونکہ انبیاء ؑ شیشے ہیں ان سے اپنا منہ نظر آتا ہے تو ایسا ہی ہوا۔ آپ کے استاد فضل الٰہی قادیان کے باشندہ حنفی تھے دوسرے استاد فضل احمد فیروز پورو الا ضلع گوجرانوالہ کے باشندہ اہلحدیث تھے۔ مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی انہی کے بیٹے تھے جو خلافت عثمانیہ کے رد میں بہ گئے۔ تیسرے استاد سید گل شاہ بٹالہ کے باشندہ اور شیعہ تھے۔ آپ جمعہ کے دن پیدا ہوئے تھے تو توام تھے۔ آپ اپنے ننھیال (ایمہ ضلع ہوشیار پور) میں کئی دفعہ گئے تو وہاں چڑیاں پکڑا کرتے تھے' چاقو نہ ہوتا تو سرکنڈے سے ہی ذبح کر لیتے تھے۔ ایک دفعہ ننھیال کی چند بوڑھی عورتیں قادیان آئیں تو کہنے لگیں کہ سندھی (مرزا صاحب) ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا۔ تب دستور تھا کہ چھوٹے بچے کو پیار سے سندھی کہہ کر پکارتے تھے۔ کیونکہ جس بچے کے گلے میں سندھی (ہنسی) ڈال کر نذر پوری کرتے تھے اس کا نام عموماً سندھی رکھ لیا کرتے تھے۔ (اسلاف کے بیان میں مذکور ہو چکا ہے کہ سلطان احمد کی نانی کہتی تھی کہ آپ کی والدہ نے منتیں مان کر آپ کی پرورش کی تھی جس سے معلوم ہوتا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ واقعی آپ کا پیارا نام پہلے سندھی ہی تھا) ہمیں اس سے بحث نہیں کہ آپ کا نام کیا تھا یا اس میں کیا تبدیلی ہوئی مگر یہ ضرور ماننا پڑتا ہے کہ آپ کا عہد طفولیت دیہاتی بچوں کی طرح نہایت لاپروائی میں گذرا ہے۔ اور جسمانی عوارض کا شکار آپ پہلے سے ہی ہو چکے تھے۔ خلوت نشینی، دل کی کمزوری، ضد کرنا اور چپ چاپ رہنا اور سائیں لوگ یا مسیتڑ کہلانا یہ سب ایسے بچے کے عوارض ہوتے ہیں کہ جس کی فطرتی صحت میں کچھ خلل آ گیا ہو۔ فضل عمر نے "براہین احمدیہ" کے اول میں آپ کی سوانح حیات لکھتے ہوئے بیان کیا ہے کہ آپ کے والد صاحب سے کسی نے پوچھا تھا کہ غلام احمد کہاں ہیں؟ تو آپ نے کہا تھا کہ جاؤ مسجد میں ہوگا یا مسجد کی ٹوٹیوں کے ساتھ لگا ہوا ہوگا۔ اگر وہاں نہ ملے تو کسی نے صف میں لپیٹ دیا ہوگا کیونکہ اسکو کچھ ہوش نہیں رہی مجھے تو یہ فکر ہے کہ بڑا ہو کر یہ اپنا پیٹ کس طرح پالے گا؟ **(او کما قال)**۔ مگر آپ کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ شخص ایسا کام کرے گا کہ دنیا میں ان لوگوں کی تعداد میں آئے گا جو انگلیوں پر شمار کئے جاتے ہیں یہ خدا کی قدرت ہے کہ۔

بناداں آں چناں روزی رساند — کہ دانا اندراں حیراں بماند

بہر حال کچھ بھی ہو آپ کا عہد طفولیت کسی نبی کے عہد طفولیت کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا، نہ اس میں ابراہیمی طفولیت کا ولولۂ توحید موجود ہے، نہ موسوی وجاہت اور جلال کا جلوہ دکھائی دیتا ہے، نہ عیسوی اعجاز نمائی کا کرشمہ موجود ہے اور نہ احمدی طفولیت کی عصمت قدر افزائی اور آثار نجابت یا تاثر رسالت نمایاں ہیں۔ ہاں اگر غور سے مطالعہ کیا جائے تو رامچندر، کرشن مہاراج، بابا نانک کے عہد طفولیت سے آپ کے حالات ملتے جلتے نظر آتے ہیں۔ شاید یہی وجہ تھی کہ آپ نے کرشن وغیرہ ہونے کا دعویٰ بھی کیا تھا۔ طبی اصول سے اگر آپ کے عہد طفولیت کا موازنہ کیا جائے تو کسی انسان کامل کا بچپن کے ساتھ ہم پلہ نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جو بچہ پیدائشی ہی دائم المریض ہو اس میں شان رسالت کا نمودار ہونا بالکل

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ناممکن ہے اور تجربہ شاہد ہے کہ جو لوگ بچپن ہی میں دماغی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں تو لوگ ان کو مقدس خیال کرنے لگ جاتے ہیں اور وہ بھی اپنا تقدس قائم رکھنے کی دھن میں شب و روز ایسے وسائل سوچتے رہتے ہیں کہ جن سے ان کی دماغی بیماریاں استغراق فی ملکوت اللہ اور فنا فی اللہ کا رنگ دکھاتی رہتی ہیں۔ ورنہ حقیقت میں نہ ایسے لوگ خدا رسیدہ ہوتے ہیں اور نہ اولیاء نہ پیغمبر بلکہ زیادہ سے زیادہ ان کو مجذوب یا کاہن کا خطاب دیا جا سکتا ہے کیونکہ شان رسالت کے لئے عقلاء یہ پہلی شرط ہے کہ مدعی نبوت کو دماغی عارضہ نہ ہوا اور جسمانی بیماریوں سے بھی اس کے جسمانی حالات مشتبہ نہ ہوں' تاکہ تبلیغ رسالت کا کام اچھی طرح سرانجام دے سکے۔ اور نقص عقل صنف نازک کی طرح نقص دین کا باعث ہو کر مدعی کو اپنے پایۂ اعتبار سے نہ گرا دے۔ آپ کے حالات جب یہ ثابت کرتے ہیں کہ ایام شباب میں بھی آپ بہت رویا کرتے تھے اور تنہائی پسند اور مسیتڑ کہلاتے تھے اور دماغی دورے اس کثرت سے پڑتے تھے کہ آپ روزہ رکھنے سے بھی معذور ہو گئے۔ مسجد کی امامت کرانے کے بھی قابل نہ رہے اور اعتکاف بھی نہ کر سکتے تھے تو ایسا معذور آدمی امامت صغریٰ کی اہلیت نہ رکھتے ہوئے کیسے دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ امامت کبریٰ کا بھی حقدار ہے یا یہ کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ وہ آسمانی بادشاہت کا مدعی بن کر اپنے منکرین کو دین الٰہی کے باغی اور منکر اسلام قرار دے۔ اور یہ بھی ظاہر کہ انبیاء کی جسمانی طاقت اور دماغی قویٰ مشک و عنبر کے مرکبات کے محتاج نہیں ہوتے بلکہ روکھی سوکھی کھا کر فطرتی طور پر انوار شباب کو ساٹھ سال بلکہ سو سال تک نمایاں طور پر دنیا کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں، مریل اور دائم المریض نہیں ہوتے کہ مذہبی فرائض ادا کرنے سے بھی معذور رہوں۔

ولا ینفع الجرباء قرب صحیحة   الیها ولکن الصحیحة تجرب

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مزاج وعادات

سوتے وقت تہبند باندھتے اور کرتہ اتار دیتے۔ رفع حاجت کے بعد اپنا ہاتھ مٹی سے مل کر پانی سے دھوتے۔ ململ کے سپید رومال میں کچھ پیسے باندھ رکھتے تھے' بچے مانگتے تو دے دیتے۔ کام ہوتا تو کہتے پھر آنا ابھی تنگ نہ کرو۔ اس سفید رومال کا دوسرا کنارہ واسکٹ سے سلوا لیتے تھے یا کاج میں باندھ لیتے تھے۔ چابیاں آزار بند سے باندھتے تھے جو کبھی لٹک بھی آتا تھا وہ آزار بند عموماً ریشمی ہوتا تھا کیونکہ کثرت پیشاب سے آپ کو بار بار کھولنے میں آسانی ہوتی تھی ورنہ سوتی کی گرہ مشکل سے کھلتی ہے۔ صبح کو ایک دو میل سیر کو جاتے خادم ساتھ ہوتے اور ان سے گفتگو ہوتی تو اخبار والے نوٹ کر لیتے۔ جاتے وقت مولوی نور الدین صاحب اور نواب محمد علی صاحب کو ساتھ لے جاتے۔ کئی دفعہ کئی منٹ انتظار بھی کرتے' مولوی صاحب پیچھے رہ جاتے تو ٹھہر کر ساتھ ملا لیتے تھے، کیونکہ آپ تیز رو تھے۔ سیر کے لئے بسراوان (مشرق قادیان) یا بوٹر (شمال) کو نکل جاتے یا اپنے باغ میں جاتے تو شہتوت وغیرہ کھلاتے اور کھاتے۔ کسی کی ٹھوکر سے عصا گر جاتا تو پرواہ نہ کرتے۔ بسراوان سے ایک دفعہ واپس آئے تو راستہ میں مرزا نظام الدین نے جھک کر سلام کیا کیونکہ لوگ بکثرت ہمراہ تھے آخری جلسہ میں بوٹر کو نکلے تو زیادہ بھیڑ سے گھبرا کر تھوڑی دور جا کر واپس آ گئے۔ بھیڑ ہوتی تو خادم ارد گرد اپنے بازوؤں سے چکر بنا لیتے تھے۔ آپ میانہ قد، گندم گوں، چہرہ بھاری، بال سیدھے اور ملائم اور ہاتھ پاؤں بھرے بھرے تھے۔ آخری عمر میں بدن بھاری ہو گیا تھا اور بارعب تھے۔ ایک دفعہ ایک سفر میں اسٹیشن پر گاڑی کو دیر تھی تو آپ اہلیہ کے ہمراہ پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگے' مولوی عبدالکریم نے مولوی نور الدین صاحب سے کہا کہ اہلیہ کو کسی جگہ بٹھا دیں تو اچھا ہے۔ لوگ ادھر اُدھر پھر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تم ہی جا کر کہو تو جا کر عرض کی تو جناب نے فرمایا کہ ''جاؤ جی میں ایسے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پردے کا قائل نہیں ہوں'' جناب کو جب دورے پڑنے شروع ہوئے تو سارا رمضان روزے نہیں رکھے۔ دوسرا رمضان آیا تو آٹھ روزے رکھے تو دورہ شروع ہوگیا تو باقی چھوڑ دیئے۔ تیسرا رمضان آیا تو دس رکھے تو دورہ شروع ہوگیا۔ چوتھے رمضان میں تیرہ رکھے تو مغرب کے قریب دورہ ہوا تو آپ نے روزہ توڑ دیا۔ شروع شروع میں جب برد اطراف اور دوران سر کے دورے پڑے تو بہت کمزور ہوگئے تھے۔ اور رمضان تک بھی طاقت نہ پائی تھی کہ روزے شروع کردیئے تو پھر جب دورہ پڑتا تھا تو روزے ترک کردیتے تھے۔ اور فدیہ ادا کردیتے تھے۔ اوائل عمر میں غرارے پہنتے تھے پھر معمولی پاجامہ پہنتے تھے پگڑی سپید ململ کی ہوتی تھی۔ پگڑی کے نیچے گرم قسم کی رومی ٹوپی پہنتے تھے اور گھر صرف وہی ٹوپی ہوتی تھی۔ گرمیوں میں ململ کا کرتہ پہنتے جس پر گرم کوٹ یا گرم صدری ہوتی۔ پاجامہ بھی آپ کا گرم ہوتا تھا، جراب پہنے رہتے تھے۔ سردیوں میں دو دو تین تین جرابوں کے جوڑے پہنتے تھے۔ جوتہ دیسی پہنتے تھے۔ جب سے دورے پڑنے شروع ہوئے۔ سردی گرمی میں گرم کپڑے پہننے شروع کردیئے' گو کبھی تکلیف ہوتی مگر ان کا استعمال نہیں چھوڑا۔ شیخ رحمت اللہ گجراتی (پھر لاہوری) جب سے داخل بیعت ہوئے کپڑوں کے جوڑے وہی لاتے تھے۔ کسی نے گرگابی پیش کی تو الٹے سیدھے کا آپ کو پتہ نہ تھا۔ اہلیہ نے نشان بھی کردیا مگر تاہم الٹا سیدھا پہن لیتے تھے۔ آخر اسے چھوڑ کر کہا کہ انگریزوں کی کوئی چیز بھی اچھی نہیں ہے۔

بود و باش

انگریزی قمیص کی کالر کے متعلق بھی یہی لفظ فرماتے تھے کیونکہ بٹن کھولنے اور لگانے سے آپ گھبراتے تھے' کہتے تھے کہ یہ کیا کان سے لٹکتے رہتے ہیں۔ عام طور پر جیسا کپڑا مل جاتا پہن لیتے تھے۔ جکڑنے والے لباس سے نفرت تھی۔ گھر میں پگڑیاں اور ململ کے کرتے تیار ہوتے تھے باقی کپڑے ہدیۃً آتے تھے۔ کمر پر پٹکہ استعمال کرتے تھے۔ باہر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جاتے تو کوٹ ضرور پہنتے' عصا بھی لیتے۔ آخری سال اہلیہ نے پورے ایک تھان کے کرتے تیار کرائے تو آپ نے کہا کیا ضرورت تھی؟ جمعہ کے روز کپڑے بدل کر خوشبو لگاتے تھے مغرب کی نماز پڑھاتے تو انما اشکو بثی ضرور پڑھتے آپ کی قرأت لہردار ہوتی اور اعتکاف کبھی نہیں کیا۔ آپ بیت الفکر میں لیٹے ہوئے تھے کہ "ملاوامل" یا "لالہ شرم پت" نے دستک دی' عبداللہ خادم کنڈہ کھولنے چلا تو آپ پہلے دوڑ کر کھول آئے' کہا کہ حدیث کے مطابق مہمان کی عزت واجب ہے۔ (بیت الفکر مسجد مبارک کا ایک حجرہ ہے جو جناب کے گھر سے ملحق ہے) عبداللہ سنوری نے کہا کہ شیخ حامد علی نے بتادیا کہ میں حقہ پیتا ہوں۔ پیر دبانے لگا تو حامد علی سے کہا حقہ تازہ کر کے لے آؤ۔ پھر مجھے کہا کہ پیتے کیوں نہیں؟ میں نے شرم کے مارے ایک گھونٹ پیا پھر نفرت ہوگئی۔ پھر میرے مسوڑھے پھول گئے تو آپ نے فرمایا کہ بطور علاج پی سکتے ہو۔ کچھ دن پیا پھر چھوڑ دیا۔ آپ نے مجھے ایک ٹوٹا ہوا حقہ کیل سے لٹکتا ہوا دکھایا کہ ہم نے تو اسے پھانسی دیا ہوا ہے' کیونکہ ہم کو تو اس سے طبعی نفرت ہے' شاید یہ حقہ کسی عورت کا ہوگا۔ چودھری غلام محمد بی اے ۱۹۰۵ء کو قادیان آیا تو آپ نے سبز رنگ کی پگڑی پہنی ہوئی تھی مجھے گراں گذرا۔ مگر مقدمہ ابن خلدون پڑھا تو معلوم ہوا کہ سبز پگڑی میں وحی بہت ہوتی ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اعجاز احمدی کی تصنیف کے بعد مباحثہ کے لئے آئے تو دستی خط و کتابت شروع ہوئی تو آپ جب مسجد سے گھر جا رہے تھے تو مولوی صاحب کے آدمی نے کہا کہ فلاں کام کون کرے گا تو آپ نے کہا تو اس سے پیشتر یہ لفظ کبھی استعمال نہیں کیا تھا۔ آپ کو کسی نے گھڑی تحفہ دی' جس کو رومال میں باندھ کر رکھتے تھے۔ اور وقت دیکھتے تو ایک دو گنتے گنتے اصل وقت پر پہنچ جاتے۔ آپ بڑی مسجد میں جاتے تو ڈوں سے ہی منہ لگا کر پانی پیتے یا نڈ اور آبخورہ سے پیتے۔ تازہ بکوڑے مسجد میں ٹہل ٹہل کر کھاتے تھے' سالم مرغ کا کباب بھی پسند تھا۔ ہوشیار پور گئے تو مرغ کا کباب

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ساتھ لے گئے تھے۔ مولی کی چٹنی، گوشت معہ مونگرہ، بھنی ہوئی بوٹیاں، خوب سینکی ہوئی چپاتی اور پتلا شوربا جس میں گوشت خوب گداز ہو چکا ہو سکنجبین، چاول شیریں گڑ کے، میٹھی روٹی، چائے میں دیسی شکر مرغوب خاطر تھی۔ کہا کہ صرف گوشت ہی کھانے سے چالیس دن تک دل سیاہ ہو جاتا ہے اس میں سبزیاں بدل بدل کر کھانا چاہئے۔ کیچڑ جیسا شوربا پسند نہ تھا کہا کہ ایک آنہ کے گوشت میں (جو سیر بھر مل جاتا تھا) دس آدمی کے لئے شوربا بنانا چاہئے۔ بھیڑ کا گوشت آپ کو پسند نہ تھا۔ کسی نے تسبیح پیش کی تو عبداللہ سنوری کو دے دی کہ تم اس پر درود شریف پڑھا کرو کیونکہ آپ تسبیح کو پسند نہیں کرتے تھے۔ قادیان کے پہلے جلسہ میں تقریر سے پہلے کہا کہ عبداللہ سنوری ہمارے اس وقت کے دوست ہیں جبکہ ہم گوشۂ گمنامی میں تھے' یہ اس لئے کہا کہ تم اس سے واقف ہو جاؤ۔ آپ کا یہ اکثر مقولہ تھا کہ خدا داری چہ غم داری۔ چوبارے میں رہتے تھے اور وہیں کھانا آتا تھا اور کبھی اعتراض نہیں کیا گیا۔ ایک دفعہ بیمار ہو گئے۔ حالت نازک ہوگئی۔ حکیموں نے لاعلاج کر دیا اور نبض بھی ساقط ہوگئی تو آپ نے کہا کہ میرے پیٹ پر نیچے اوپر کیچڑ رکھو تو آرام آ گیا' کیونکہ زحیر کا مرض تھا عموماً غرارہ پہنتے تھے۔ مگر سفر میں تنگ پاجامہ بھی پہنتے تھے۔ شرم پت اور ملاوامل ہی قادیانی دوست ہے اور کوئی نہ تھا۔ آپ یہ اخبار پڑھا کرتے تھے: رجب علی کا اخبار سفیر امرتسر۔ اگنی ہوتری کا رسالہ ہندو بندہ۔ اور منشور محمدی، اخیر عمر میں اخبار عام لاہور۔ اور اس میں اپنا مضمون بھی بھیجتے تھے۔ میٹھی روٹی آپ کو مرغوب تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ میٹھی روٹی کھانے لگے تو کچھ تلخی معلوم ہوئی' مگر کچھ محسوس نہ کیا پھر تلخی معلوم ہوئی تو آپ نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے؟ بعد میں معلوم ہوا کہ خادمہ نے کھانڈ کی بجائے کنین ڈال دی تھی۔ جہلم کے مقدمہ میں ایک دن گورداسپور پہلے ہی چلے گئے دعا کے لئے ایک کوٹھڑی مقرر کر رکھی تھی، اس میں جاتے ہوئے اپنی چھڑی مولوی محمد علی صاحب کو دیتے گئے' باہر نکلے تو آپ کو دی گئی'

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کہا کہ کیا یہ میری ہی چھڑی ہے؟ محویت میں غرق تھے پہچان نہ سکے' حالانکہ وہی چھڑی مدتوں سے آپ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔ ایم ذوالفقار کی روایت ہے کہ ایک دفعہ آپ سے مسجد کی سیڑھیوں میں ملے، جبکہ آپ ایک افغان کو افغانستان میں تبلیغ کے لئے بھیج رہے تھے اور وہ ڈرتا تھا اس لئے آپ ناخوش تھے، آپ نے مجھے نہ پہچانا واپس چلے گئے۔ ظہر کے وقت کسی نے کہا کہ تحصیلدار صاحب آئے ہوئے ہیں تو آپ نے بڑے تپاک سے پوچھا کہ آپ کب سے آئے ہیں؟ میں نے کہا کہ اس وقت سے کہ افغان کو آپ بھیج رہے تھے' تو آپ نے میری طرف توجہ نہیں کی تھی، اس لئے میں روتا رہا کہ یا اللہ آج کیا بات ہے کہ حضور نے بشاشت کے ساتھ ملاقات نہیں کی۔ آپ مسرت اور تبسم سے ملتے تھے، چھوٹے بڑے سب کی باتیں غور سے سنتے تھے' وہ غیر مہذب ادھر ادھر کے قصے چھیڑ دیتے تو سنتے رہتے تھے۔ مجلس بے قاعدہ ہوتی تھی۔ عموماً بعد از نماز ہوتی تھی۔ کوئی سوال پوچھتا یا مخالف کا ذکر آ جاتا یا اپنی جماعت کی تکالیف کا ذکر آ جاتا تو آپ تقریر کرتے ہوئے چھوٹی آواز سے شروع کرتے، پھر آواز بڑی ہو جاتی تو دور والے بھی سن لیتے تھے۔ اور آپ کی آواز میں خاص سوز ہوتا تھا۔ فضل الدین وکیل لاہوری غیر احمدی نے عیسائیوں کے مقدمہ میں مولوی محمد حسین پر جرح کرنے کے بعد آپ سے پوچھا کہ اس کا حسب نسب پوچھ کر شہادت کمزور کر دوں تو آپ نے اجازت نہ دی اور کہا کہ **لایحب اللہ الجھر بالسوء** اور جب مولوی محمد حسین کو عدالت میں کرسی نہ ملی تو اسکی خوب اہانت ہوئی اور یہ الہام پورا ہوا کہ **انی مھین من اراد اھانتک**۔ ڈگلس صاحب کو آپ نے کہا کہ مجھ پر قتل کا الزام لگایا ہے تو اس نے کہا مبارک ہو، میں نے آپ کو بری کر دیا ہے۔ ڈگلس پہلے فوجی کپتان تھا، پھر ڈپٹی کمشنر ہوا، پھر جزائر انڈمان میں چیف کمشنر ہو گیا تھا۔ اور فوجی کرنل کے عہدہ میں پنشنر ہو کر ولایت چلا گیا۔ مولوی مبارک علی مبلغ قادیان ۲۸ جولائی ۱۹۲۲ء کو جب صاحب ممدوح سے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ملے تو دوران گفتگو اس نے کہا کہ مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ عبدالحمید مستغیث مشنریوں کے پاس رہ کر ہر روز جھوٹ گھڑ کر اپنی مثل مکمل کرتا رہتا ہے' اس لئے جب حوالہ پولیس ہوا تو فوراً میرے قدموں پر گر کر اقبالی ہو گیا کہ یہ صاف افتراء ہے۔ پھر کہا کہ مجھے حیرت ہے کہ غلام احمد کا قائم کیا ہوا سلسلہ اتنی ترقی کر گیا۔ آپکی عادت تھی کہ جماعت کی کمزوری مطالعہ کرتے تو عام تقریر کر کے اصلاح کر دیتے اور بات بات پر ٹوکنے کی بجائے دعا پر زور دیتے تھے۔ کہتے تھے کہ دل درست ہو جائے جو جڑ ہے تو اعمال جو شاخ ہیں خود بخود درست ہو جائیں گے۔ تمکو داڑھی کی فکر ہے اور مجھے ایمان کی فکر ہے۔ کہا کہ جو شخص سچے سے مجھے خدا کا بھیجا ہوا سمجھتا ہے وہ جب دیکھے گا کہ میں داڑھی رکھتا ہوں تو اس کا ایمان خود داڑھی رکھوالے گا۔ صبر اور ہمدردی پر بہت زور دیتے تھے۔ تکبر، سنگدلی، درشتی اور تنعم وتعیش سے نفرت تھی۔ کہتے تھے کہ سور سے طبعی نفرت مسلمان کو اس لئے ہوئی ہے کہ باقی محرمات کو بھی یوں ہی سمجھے۔ کہا کرتے تھے کہ **الاستقامة فوق الكرامة**۔ آپ کہتے تھے کہ مجھے بعض دفعہ تکلف سے غصہ کا اظہار کرنا پڑتا ہے کیونکہ غصہ بہت کم پیدا ہوتا ہے۔ ایک دفعہ مولوی محمد علی ڈھاب میں نہانے لگے تو گہرے پانی میں چلے گئے تو لوگوں نے نکالنا شروع کیا، مگر جو جاتا اسے بھی دبا لیتے' خوب غوطے کھائے تو قاضی میر حسین نے غوطہ لگا کر نیچے سے ان کو باہر پھینک دیا تو باہر آ گئے' تو آپ نے کہا کہ گھڑے کے پانی سے نہا لیا کریں' میں تو بچپن میں اتنا تیرتا تھا کہ ڈھاب بھر جاتی تو ساری قادیان کے اردگرد ایک دفعہ ہی چکر لگا لیتا تھا۔

واضح رہے کہ ڈھاب چاروں طرف محیط ہے' بارش کے موقع پر قادیان جزیرہ بن جاتا ہے۔ نکاح ثانی کو پندرہ سال گذر گئے مگر آپ نے ایک دفعہ بھی گھر میں ناچاقی پیدا نہیں ہونے دی تھی۔ عورتیں کہتی تھیں کہ ''مرجا بیوی دی گل بڑی من دا اے'' آپ نے کہا کہ ایک دفعہ میں نے بیوی پر آواز کسی جس سے معلوم ہوا کہ میرے دل میں رنجش ہے تو مجھے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

استغفار اور صدقہ خیرات اور نوافل ادا کرنے پڑے۔ محمدی بیگم کے نکاح میں دوسری اہلیہ خود دعا کرتی تھیں کہ یا اللہ یہ کام سرانجام ہو۔ ایک دفعہ اسے دعا مانگتے ہوئے دیکھ کر کہا کہ تمہیں سوت کیونکر پسند ہے؟ تو اس نے کہا کہ کچھ ہی ہو مگر آپ کی بات پوری ہو جائے۔ آپ مصروفیت میں محو رہتے تھے۔ معاون تھک جاتے تھے، مگر آپ تصنیف وتالیف، تربیت جماعت اور دیگر مشاغل میں ہر وقت مستغرق رہتے تھے۔ مولوی عبدالکریم کا قول ہے کہ میں نے دیکھا کہ مشکل سے مشکل مضمون بھی آپ لکھتے ہوئے ماحول کے شور وشغب سے متاثر نہ ہوتے تھے۔ کسی نے پوچھا تو فرمایا کہ میں تو سنتا ہی نہیں تو پھر تشویش کیا ہو؟ ''تبلیغ'' لکھنے کے دنوں میں ایک دو ورقہ آپ نے لکھا جس کا ترجمہ فارسی میں کرنے کو مولوی عبدالکریم کو دینا تھا آپ کو دینا یاد نہ رہا، سیر کو گئے تو راستہ میں آپ نے وہ دو ورقہ حکیم صاحب کو دیدیا کہ ان کو پہنچا دیں، مگر ان سے گر گیا بہت تلاش کیا مگر نہ ملا۔ مولوی صاحب نے مضمون منگوا بھیجا اور آپ اس وقت سیر سے فارغ ہو کر گھر چلے گئے تھے۔ حکیم صاحب کا رنگ فق ہو گیا تھا، مگر آپ مسکرا کر کہنے لگے کہ مجھے خدا سے امید ہے کہ اس سے بہتر عنایت کرے گا۔ سید سرور شاہ کہتے ہیں کہ آپ نے جب مسیحیت کا دعویٰ کیا تو میں لاہور میں تعلیم پاتا تھا اور دیو بند جانے کو تھا۔ حکیم صاحب کے ساتھ میرے والد صاحب کے تعلقات بہت تھے۔ اس لئے میں حکیم صاحب کے پاس جایا کرتا تھا۔ حکیم صاحب اس وقت مسجد چونیاں لاہور میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی بھی آ گئے تھے جبکہ وہ وضو کر رہے تھے، کہا کہ مولوی صاحب آپ جیسے بھی مرزا کے ساتھ ہو گئے؟ تو حکیم صاحب نے کہا کہ **علی وجہ البصیرۃ** مانا ہے اور منجانب اللہ پایا ہے۔ اسی پر تنازع ہو گیا دوسرے دن بحث ہوئی مگر ابھی بحث ختم نہ ہوئی تھی کہ حکیم صاحب کو تار آ گیا کہ جموں فوراً چلے آؤ، تو حکیم صاحب لدھیانہ آ گئے کہ آپ سے مل کر جائیں۔ کچھ عرصہ بعد میں خود لدھیانہ گیا اور ابراہیم غیر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

احمدی کے پاس ٹھہرا تو اس نے کہا کہ مرزا صاحب آجکل یہیں ہیں' مخالفت بہت ہے۔ میں نے تو نہیں جانے کا' تم خود مل سکتے ہو' میں گیا تو آپ کمرہ سے باہر بیٹھے ہوئے تھے' مصافحہ کیا تو آپ پھر نیچے بیٹھے رہے۔ انگریزی حکومت کا ذکر دیر تک ہوتا رہا مگر آپ نے سر نہیں اٹھایا۔ اس وقت آپ کا رنگ زرد تھا، بہت کمزور تھے، کچھ دیر بعد مصافحہ کر کے میں اٹھ آیا اور ابراہیم سے کہا کہ لوگ ویسے ہی مخالف ہو رہے ہیں وہ تو چند دن کے مہمان ہیں' بچتے نظر نہیں آتے۔ اصل میں ابتدائے دعاوی کے وقت سے دورے بھی شروع ہو گئے تھے، مگر بعد میں الہام ہوا کہ **ترد الیک انوار الشباب** تو آپ کی طبیعت سنبھل گئی۔ اور اچھی طرح کام کرنے کے قابل ہو گئے۔ آپ اپنے خادموں سے بے تکلف بھی رہتے تھے۔

ایک دفعہ جب خواجہ کمال الدین کے حافظہ کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ان کا کیا کہنا ہے وہ تو ایک دفعہ پاخانے گئے تو لوٹا وہیں بھول آئے اور نوکروں نے یہ سمجھا کہ لوٹا گم ہو گیا ہے۔ مفتی محمد صادق کے متعلق آپ کہا کرتے تھے کہ ہمارے مفتی صاحب، جس سے معلوم ہوتا تھا کہ مفتی صاحب سے بھی آپ کو بہت پیار تھا۔ مولوی عبدالکریم سیالکوٹی کاربنکل سے بیمار ہوئے تو جناب کے کمرہ کے نیچے کوٹھری میں رہتے تھے' ڈاکٹروں نے چیر چیر کر آپ کا بدن چھلنی کر دیا تھا۔ آپ کراہتے تو جناب کو تکلیف ہوتی' اس لئے جناب نے کمرہ بدل لیا تھا اور تا دمِ مرگ مولوی صاحب کو دیکھنے بھی نہیں گئے۔ کیونکہ جناب کو آپ کا دکھ دیکھنا ناقابل برداشت تھا کہ کہیں دیکھ کر اپنا دورہ نہ شروع ہو جائے۔ مولوی صاحب زیارت کے بہت مشتاق تھے' غشی میں کہتے کہ سواری لا کر مجھے قادیان پہنچاؤ۔ ہوش سنبھالتے تو کہتے کہ کم از کم ایک دفعہ کھڑے کھڑے مجھے اپنا دیدار دے جائیں۔ مولوی صاحب کی اہلیہ نے جناب سے ملاقات کو لکھا آپ تیار ہو گئے' اس نے جلدی سے مولوی صاحب کو خبر کر دی کہ جناب آتے ہیں، تو مولوی صاحب نے روک دیا کہ جناب تکلیف

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

گوارا نہ فرمائیں' میں تو اپنا دکھڑا روتا ہوں ورنہ مجھے معلوم ہے کہ جناب میری تکلیف دیکھ کر برداشت نہ کر سکیں گے۔

ایک دفعہ آپ ریسرچ ورک (تفتیش حوالہ جات) کرا رہے تھے تو کام کرنے والے پرچیاں بھیج کر آپ سے بات پوچھتے تھے۔ معراج الدین عمر لاہور نے پرچی بھیجی تو السلام علیکم لکھنا بھول گئے، تو آپ نے جواب میں یہ بھی لکھا کہ السلام علیکم آپ کو لکھنا چاہئے تھا۔ آپ کو السلام علیکم لکھنے کی اتنی عادت تھی کہ ایک ہندو کو خط لکھا تو السلام علیکم لکھ دیا۔ کاٹ کر پھر لکھ دیا اور تیسری دفعہ پھر لکھ دیا تو آخر آپ نے کاغذ ہی بدل لیا۔ آپ منگل کو برا جانتے تھے' یہاں تک کہ جب آپ کو معلوم ہوا کہ آپ کی لڑکی مبارکہ بیگم کی ولادت منگل کو ہو رہی ہے تو بہت دعا کی تو پھر خدا نے ولادت بدھ کے دن بدل دی۔ آپ کو دورانِ سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول متوفی ۱۸۸۸ء کی وفات پر ہوا' رات کو اُتھو آیا طبیعت خراب ہوگئی۔ ایک دفعہ نماز کو نکلے تو کہا کہ طبیعت خراب ہے۔ حامد علی نے گھر دستک دی کہ پانی گرم کر دو اہلیہ نے حال پوچھ بھیجا، تو حال خراب معلوم ہوا تو خود پردہ کر کے مسجد میں آئیں تو جناب نے فرمایا کہ اب افاقہ ہے' نماز پڑھا رہا تھا کہ کالی کالی چیز سامنے اٹھتی ہوئی نظر آئی جو آسمان تک چلی گئی۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی ہوگئی۔ اسکے بعد باقاعدہ دورے پڑتے رہے' جن میں ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے تھے اور خاص کر گردن کے پٹھے تو کھچے بھی جاتے تھے۔ سر میں چکر ہوتا اور بدن سہار نہیں سکتے تھے۔ شروع میں یہ دورے سخت پڑتے تھے بعد میں خفیف معلوم ہونے لگے کیونکہ آپ عادی اور کمزور ہو چکے تھے۔ دوروں کے وقت سے آپ نے نماز پڑھانی چھوڑ دی تھی۔ الہام کے وقت رنگ سرخ ہو جاتا تھا پیشانی پر پسینہ آ جاتا۔ ایک دفعہ اپنے مکان میں ہی تھے کہ صبح کے وقت آپ کو غنودگی ہوگئی' لیٹ گئے تو ہونٹوں سے کچھ آواز شنوائی دینے لگے جسے ہم نہیں سمجھ سکتے تھے' کہا کہ یہ الہام

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کی حالت تھی۔ عموماً آپ بیدار ہو کر لکھ لیتے تھے۔ پہلے پہل کتاب پر ہی نوٹ کر لیتے تھے ،بعد میں بڑی کاپی بنائی، پھر نوٹ بک تیار کی، جواب تک مرزا محمود کے پاس موجود ہے۔ اخیر عمر میں ٹیڑھی نب سے لکھتے تھے۔ بغیر لکیر کے سفید کاغذ لے کر دونوں طرف حاشیہ کے لئے شکن ڈالتے تھے کالی اور بلو بلیک دونوں طرح کی سیاہی استعمال کرتے تھے مٹی کا اپلہ بنا کر اس میں دوات نصب کر لیتے تھے۔ عموماً ٹہلتے ہوئے لکھتے تھے اور دوات ایک جگہ بھی پڑی رہتی پاس جاتے تو نب تر کر لیتے اور لکھتے ہوئے باریک آواز سے پڑھتے بھی جاتے تھے مگر ہمیں سمجھ نہیں آتا تھا۔ خط شکستہ تھا جس کو مشق ہوتی وہی پڑھ سکتا تھا۔ تحریر بہت باریک تھی اور لفظ کاٹ کاٹ کر لکھتے تھے۔ اوائل میں آپ کو دورہ سخت پڑا تو آپ کے دونوں بیٹے مرزا سلطان احمد اور فضل احمد پاس آ گئے اور ان کے سامنے بھی دورہ پڑا۔ سلطان احمد خاموش رہا اور فضل احمد بیتاب ہو گیا اور گھبراہٹ سے اس کے ہاتھ کانپنے لگے۔

آپ ایک دفعہ مرزا امام الدین کے ہمراہ پنشن وصول کرنے گئے تو وہ آپ کو پھسلا کر کہیں لے گیا۔ جب سارا روپیہ ختم ہو گیا تو وہ کہیں اور جگہ چلا گیا اور آپ شرم کے مارے گھر واپس نہ آئے۔ اور اس نے ایک قافلہ پر ڈاکہ مارا تو پکڑا گیا' مگر مقدمہ میں آپ کی وجہ سے رہا ہو گیا۔

ایک دفعہ والد نے نوکری کے لئے بلا بھیجا تو اس وقت آپ کتاب مطالعہ کر رہے تھے' جواب دیا کہ میں نوکر ہو چکا ہوں۔ باپ نے کہا کہ اچھا۔ آپ کو یہ چیزیں مرغوب تھیں: پرندوں کا گوشت، بیسن کے پکوڑے، مکئی کی روٹی، مگر ایام طاعون میں بٹیر کا گوشت چھوڑ دیا تھا کیونکہ اس میں خونی مادہ ہوتا ہے۔ ناشتہ اور خوراک بے قاعدہ تھی مگر صبح کو دودھ ہر روز پی لیتے تھے۔ گو کہ ہضم نہ ہوتا تھا۔ ایک دفعہ شکنجبین عرصہ تک پیتے رہے۔ ایک دفعہ چائے کثرت سے پی تھی اور ایک دفعہ صرف دہی سے روٹی کھاتے رہے۔ کھاتے وقت روٹی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرتے چلے جاتے تھے اس لئے ریزے بہت ہوتے تھے لنگر خانہ کا انتظام گھر پر ہی کرواتے تھے۔ مہمان مقیم ہوں یا مسافر دونوں کے لئے خاطر خواہ کھانا تیار کراتے تھے۔ ہر چند مشورہ دیا گیا کہ مہمان خانہ کا انتظام کسی کے سپرد کیا جائے مگر آپ نے منظور نہ کیا۔ آپ کے بعد حکیم نور الدین صاحب نے یہ انتظام صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کر دیا تھا۔ (انتہی) خونی قے اور اتھو گورداسپور کے مقدمہ میں وقوع پذیر ہوئی جس پر آپ کو ڈاکٹری سرٹیفکیٹ پیش کرنا پڑا پھر اسی موقع پر لکھا ہے کہ آپ کی آنکھیں نیم بند رہتی تھیں (دیکھو بحث کرامات) آپ کا دایاں ہاتھ بالکل کمزور تھا کیونکہ ایک دفعہ آپ دریچہ سے گر پڑے تھے (دیکھو بحث کرامات) ''الوصیۃ'' میں لکھا ہے کہ آپ کے بال تیس سال میں ہی سفید ہونے شروع ہو گئے تھے۔

عہد شباب

ایک دفعہ آپ کو سل ہو گئی تھی اور ناامیدی ہو چکی تھی تو مرزا غلام محی الدین نے طفل تسلی دی کہ ڈرنا نہیں چاہیے۔ باپ نے چھ ماہ تک علاج کیا اور چھ ماہ تک بکرے کے پائے کا شوربہ پلایا۔ ۱۸۷۷ء میں آپ کی دوسری اہلیہ بھی آٹھ نو سال کی تھی کہ میر ناصر قادیان آئے اور مرزا غلام قادر کے مکان میں رہے تھے۔ جناب کو نہیں دیکھا کیونکہ اس وقت آپ چالیس سال کی عمر میں گوشہ نشین تھے۔ گوشہ نشینی کا کمرہ وہی تھا جو آج مرزا سلطان احمد کے قبضہ میں ہے۔ دوسری شادی کا الہام آپ کو دتی میں شادی کرانے کا ہوا تھا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے پاس تمام خواستگاران اہلحدیث کی فہرست رہتی تھی اور میر صاحب بھی اہلحدیث تھے۔ اس لئے آپ کی بھی ان سے ملاقات تھی مولوی صاحب کے مشورہ سے جناب نے میر صاحب کو دہلی لکھا۔ گو عمر کا فرق تھا مگر آپ رضامند ہو گئے۔ جناب نکاح کے لئے حامد علی و ملاوامل کو بھی ساتھ لے گئے۔ ۲۷ محرم ۱۳۰۲ھ مطابق ۱۸۸۴ء

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی نے نکاح پڑھایا۔ جناب نے پانچ روپے اور ایک مصلیٰ نذر کیا اس وقت جناب پچاس سالہ تھے۔ نکاح کی تقریب پہلے اتوار کو تھی، مگر جناب نے پیر کے دن تبدیلی کرائی تھی۔ مولوی میر حسن صاحب سیالکوٹی سرسید کے دلدادہ تھے مگر وہ لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب ۱۸۶۴ء میں سیالکوٹ ملازمت کے لئے آئے۔ آپ عزلت نشین تھے لالہ بھیم سین بٹالہ سے ہی آپ کا دوست بن چکا تھا۔ کیونکہ وہ بھی فارسی دان علم دوست تھا۔ اوائل گرما میں محمد صالح نامی ایک عرب وارد شہر ہوئے تو پرکسن صاحب ڈپٹی کمشنر نے جاسوسی کے شبہ میں اس کے بیانات قلم بند کئے، جن میں مرزا صاحب ترجمان مقرر ہوئے تھے مولوی الٰہی بخش محرر مدارس یعنی ڈسٹرکٹ انسپکٹر نے منشیوں کے لئے ایک انگریزی مدرسہ قائم کیا۔ ڈاکٹر امیر شاہ پنشنر استاد تھے۔ مرزا صاحب نے بھی انگریزی کی ایک دو کتابیں پڑھیں۔ آپ کو مباحثہ کا شوق تھا۔ دیسی پادری الائیشہ نے کہا کہ عیسائی مذہب کے سوا نجات نہیں ہوتی۔ آپ نے کہا کہ نجات سے کیا مراد ہے؟ وہ خاموش ہوگیا۔ بٹلر صاحب سے آپ کا مباحثہ بہت دفعہ ہوا۔ (یہ ایم۔ اے تھے اور موضع گوہد پور میں رہتے تھے) کہا کہ بے باپ پیدا کرنے میں یہ بھید تھا کہ آدم کی شرکت سے بری رہے کیونکہ وہ گنہگار تھا آپ نے کہا کہ مریم بھی تو آخر آدم کی ہی نسل سے تھی تو بریت کیسی؟ بالخصوص جبکہ عورت ہی گناہ کا باعث بنی تھی؟ پادری صاحب خاموش ہوگئے۔ مگر ولایت جانے لگے تو آخری ملاقات کو آپ کے کمرہ میں فرش پر ہی بیٹھ گئے۔ مراد بیگ متخلص بہ سکتہ وموحد نے آپ سے کہا کہ سرسید نے انجیل کی تفسیر لکھی ہے آپ کو شغف ہے تو منگالیں تو آپ نے عربی میں خط لکھا۔ شیخ الہ داد سابق محافظ دفتر اور مولوی محبوب عالم نقشبندی سے آپ کا انس تھا حکیم منصب علی وثیقہ نویس کی بیٹھک برسر بازار تھی اور حکیم حسام الدین کی دوا سازی محاذ پر تھی اس لئے آپ کا تعارف حسام الدین سے ہوگیا تو اس نے آپ سے قانونچہ اور کچھ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

موجز پڑھی۔ آپ ملازمت کو پسند نہیں کرتے تھے اس لئے مختاری کی طرف رخ کیا مگر امتحان میں ناکام رہے۔ پنجاب یونیورسٹی میں ایک استاد کی ضرورت تھی آپ سے درخواست کے لئے کہا گیا کہا کہ مدرسی اچھی نہیں کیونکہ لوگ علم کو ناجائز امر کا آلہ بنالیتے ہیں۔ کسی نے پوچھا کہ نبی کو احتلام کیوں نہیں ہوتا؟ کہا کہ وہ نیک خیال ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ جھگڑا ہوا کہ پاجامہ کی موری کیسے ہونی چاہیے؟ کہا کہ تنگ، تاکہ ستر عورت بھی ہو، تو سب نے پسند کیا۔ آپ نے تنگ آ کر ۱۸۶۸ء میں استعفاء داخل کر دیا اور ۱۸۷۷ء میں لالہ بھیم سین کے مکان پر آئے اور حکیم حسام الدین نے دعوت دی ان دنوں سرسید نے قرآن شریف کی تفسیر شروع کی تھی۔ میں اور الہ داد لالہ صاحب کے مکان پر گئے تو میں نے کہا کہ تین رکوعوں کی تفسیر میرے پاس آ گئی ہے کہا کہ کل لیتے آئیں۔ مگر دوسرے دن تفسیر سنکر خوش نہ ہوئے۔ ۱۸۶۴ء میں آپ کی عمر ۲۸ سال سے متجاوز نہ تھی صاحبزادہ بشیر احمد لکھتے ہیں کہ میں ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا تو قلم دان پر Blue Red Copying لکھا ہوا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ Copying کا لفظ نہیں پڑھ سکے۔ گویا آپ کو صرف حرف شناسی تھی۔ سرسید نئی روشنی سے مرعوب ہو کر خوارق وغیرہ کے منکر ہو گئے تھے۔ تو آپ نے "آئینہ کمالات اسلام" میں ان کو دردمندانہ طریق سے متنبہ کیا تھا۔ اوائل میں حکیم نورالدین بھی سرسید سے متاثر تھے۔ مگر آپ کی صحبت سے یہ اثر جاتا رہا۔ مولوی عبدالکریم سیالکوٹی بھی ایسے ہی تھے چنانچہ ان کا شعر ہے کہ۔

مدتے در آتش نیچر فرو افتادہ بود　　　این کرامت بیں کہ از آتش بروں آید منم

ایک دفعہ آپ چوبارہ کی کھڑکی سے گر پڑے تو دائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اور آخر عمر تک وہ ہاتھ کمزور رہا اس سے لقمہ تو اٹھا سکتے تھے مگر پیالہ نہیں اٹھایا جاتا تھا۔ نماز میں بھی دایاں ہاتھ بائیں کے سہارے سنبھالنا پڑتا تھا سارا دن الگ بیٹھ کر پڑھا کرتے،

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کتابوں کا ڈھیر ارد گرد ہوتا شام کو پہاڑی دروازہ سے شمال کو سیر کرتے، ہر وقت دین کے کام میں لگے رہتے۔ گاؤں والے والے آپ کو امین کہتے تھے، آپ ہی کا فیصلہ مانتے تھے، مغل نہیں فقیر بن کر زندگی بسر کرتے تھے۔ ناراض بھی صرف دینی امور میں ہوتے تھے۔ سلطان احمد کو نماز کا حکم دیتے مگر وہ نزدیک بھی نہ جاتا تھا حضور ﷺ کی شان میں گستاخی سنتے تو فور اچلے جاتے چہرہ سرخ ہو جاتا۔ جب دسمبر ۱۹۰۷ء کو آریوں نے وچھووالی لاہور میں جلسہ کیا تو آپ نے حکیم صاحب کی معیت میں چند احمدی دیگر ایک مضمون پیش کیا تھا مگر آریوں نے خلاف وعدہ حضور ﷺ کے حق میں بدزبانی کی جب آپ کو معلوم ہوا تو سب کو ڈانٹا۔ حکیم صاحب سر نیچے کئے بیٹھے تھے کہا کہ تم کیوں نہ اٹھ کر چلے آئے۔ ایک دفعہ آپ اسیر بھی مقرر ہوئے تھے۔ مگر آپ نے انکار کر دیا جو خادمہ آپ کو کھانا دینے جاتی تھی۔ واپس آ کر کہتی تھی ان کو کیا ہوش ہے یا و ہیں یا کتابیں۔ محمد عظیم خادم پیر جماعت علی شاہ علیپوری کا بیان ہے کہ ایام جوانی میں عیسائیوں کا واعظ جگہ جگہ ہوتا تھا۔ آپ امرتسر آتے تو عیسائیوں کے خلاف بڑا جوش رکھتے تھے اوران کا مقابلہ کرتے تھے۔ میر حسن صاحب سیالکوٹی سے روایت ہے کہ ایک اہلکار کچہری سے گھر کو واپس ہوئے تو تیز دوڑنے کا ذکر آ گیا بلا سنگھ نے سب سے بڑھ کر دعوی کیا تو مرزا صاحب مقابلہ میں آئے اور شیخ الہ داد منصف مقرر ہوئے۔ ننگے پاؤں کچہری سے پل تک جانا تھا جو شہر کے قریب تھی ایک آدمی پہلے بھیجا گیا کہ پل پر انتظار کرے کہ پہلے کون وہاں پہنچتا ہے؟ دوڑ ہوئی تو مرزا صاحب پہلے پہنچ گئے۔ ۱۸۸۴ء لغایت ۱۸۸۶ء ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔ والدہ بیمار ہوئیں۔ تو والد کے حکم سے مستعفی ہو کر واپس آ گئے ابھی امرتسر پہنچے ہی تھے اور یکہ کرایہ کر لیا تھا کہ ایک آدمی قادیان سے آپ کے لینے کو آ حاضر ہوا اور کہا کہ جلدی چلو حالت نازک ہے مگر آپ کو معلوم ہو گیا کہ وہ مر چکی ہیں (انتہی سیر المہدی) اس بیان سے معلوم ہوا کہ عہد شباب میں بھی عوارض

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جسمانی نے آپ کا پیچھا نہیں چھوڑا اور آپ کے اول المومنین حکیم صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب بلکہ خود بھی سرسید کے اثرات میں مدتوں متاثر رہے تھے۔

ادبیات

آپ نے کہا کہ میری جتنی عربی تحریریں ہیں وہ ایک رنگ میں الہام ہی ہیں کیونکہ خدا کی تائید سے لکھی گئی ہیں کئی ایسے فقرات بھی لکھ جاتا ہوں کہ جن کے معنی نہیں آتے پھر لغت دیکھتا ہوں۔ عربی کی کاپیاں اور پروف حکیم نورالدین اور مولوی محمد احسن کے پاس اصلاح کے لئے بھیج دیتے تھے۔ حکیم صاحب تو یوں ہی واپس کر دیتے اور مولوی صاحب کسی جگہ اصلاح کرتے تو آپ کہتے کہ میرا لفظ زیادہ فصیح اور برمحل ہے۔ کسی جگہ ان کا لفظ بھی رہنے دیتا ہوں کہ دل شکنی نہ ہو۔ آپ نے ''ایا ارض مد'' کا قصیدہ لکھا تو حکیم صاحب سے پوچھا کہ کیا ''ایا'' حرف ندا ہے آپ نے کہا کہ ہاں' کہا کہ مجھے خیال نہیں تھا۔ آپ کبھی ایسا محاورہ بھی لکھ دیتے تھے کہ جو بڑی جستجو سے ملتا تھا۔ آپ نے کہا کہ جن آیات کے معانی ظاہر نہیں اور ان پر اعتراض پڑتے ہیں درحقیقت وہ معارف کا خزانہ ہیں۔ جن پر بدنما قفل لگے ہیں اور زریز میں انہیں جنگلوں میں مدفون ہیں۔ اردو فارسی آپ شعر کہتے تھے اور آپ کا تخلص فرخ تھا۔ آپکی کاپی سے کچھ شعر دستیاب ہوئے ہیں جن کا نمونہ درج ذیل ہے۔ ع

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اسکی دوا؟ — ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے
کچھ مزا پایا مرے دل! ابھی کچھ پاؤ گے — تم بھی کہتے تھے کہ الفت میں مزا ہوتا ہے

ہائے کیوں ہجر کے الم میں پڑے — مفت بیٹھے بٹھائے غم میں پڑے
اسکے جانے سے دل سے صبر گیا — ہوش بھی ورطۂ الم میں پڑے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سب کوئی خداوندا بنادے
کسی صورت سے وہ صورت ملا دے

کرم فرما کے آ او میرے جانی
بہت روئے ہیں اب ہمکو ہنسا دے

کبھی نکلے گا آخر تنگ ہوکر
دلا اکبار شور و غم مچا دے

نہ سر کی ہوش ہے تم کو نہ پا کی
سمجھ ایسی ہوئی قدرت خدا کی

میرے بت اب سے پردہ میں رہوتم
کہ کافر ہوگئی خلقت خدا کی

نہیں منظور تھی گر تم کو الفت
تو یہ مجھ کو بھی جتلایا تو ہوتا

میری دلسوزیوں سے بے خبر ہو
میرا کچھ بھید بھی پایا تو ہوتا

دل اپنا اس کو دوں یا ہوش یاجاں
کوئی اک حکم فرمایا تو ہوتا

کوئی راضی ہو یا ناراض ہووے
رضا مندی خدا کی مدعا کر

کچھ شعرادھورے ہیں اور کچھ نظر ثانی کے لئے پڑے ہیں۔ آپ کے کاغذات سے یہ چٹھی ملی ہے جو تاریخ سے خالی ہے اور مکتوب الیہ کو نہیں ملی۔

حضرت والد مخدوم من سلامت مراسم غلامانه وقواعد فدویانه بجا آورده معروض خدمت والا میکندچوں که دریں ایام رای العین بے بینم وبچشم سر مشاهده میکنم که درهمه ممالك وبلده هر سال چناں وبائے مے افتدکه دوستاں وخویشاں را از خویشاں جدا مینکند۔ هیچ سالے مے بینم که ایں نائره عظیم وچنیں حادث الیم دراں سال شور قیامت بپا نیفگند۔ نظر برآں دل از دنیا سرو شده ورو از خوف جان زرد واکثر ایں دو مصرعه مصلح الدین سعدی شیرازی بیادمے آیند واشك حسرت ریخته میشود۔

مکن تکیہ بر عمر ناپائدار
مباش ایمن از بازیے روزگار

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ونیز ایں دو مصرعہ از دیوان فرخ قادیانی نمک پاشی جراحت دل میشود ؎

بدنیاے دوں دل مبند اے جواں
کہ وقت اجل میرسد ناگہاں

لهذا میخواهم که بقیه عمر در گوشه تنهائی نشینم و دامن از صحبت مردم بچینم وبیاد اوبخانه مشغول شوم مگرگذشته راعذرے ومافات راتدارکے شود. عمر بگذشت ونما ندست جُزایا مے چند. به که دریاد کسے صبح کنم شامیچند . که دنیا ر اساسے محکم نیست وزندگی را اعتبارے نے وائس من خاف علی نفسه من آفة غیر. والسلام۔

مرزا صاحب نے ''براہین حصہ پنجم'' میں مولوی محمد حسین کی تقریظ کا ذکر یوں کیا ہے کہ ایاراشقی قدکنت تمدح منطقی. وتثنی علی بالفةٍ و توقر ولله درک حین قرظت مخلصا کتابی وصرت لکل ضال محقر. وانت الذی قدقال فی تقریظه. کمثل المؤلف لیس فینا غضنفر. عرفت مقامی ثم انکرت مدبرا فما الجهل بعد العلم ان کنت تشعر. کمثلک مع علم بحالی وفطنته عجبت له یبغی الهدی ثم یاطر. قطعت ودادا قدغرسناه فی الصبا ولیس فؤادی فی الوداد یقصر. علی غیر شی قلت ما قلت عجلة. ووالله انی صادق لا ازور. (انتھی ما فی سیرۃ المھدی)

اس موقع پر اول یہ معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کے عہد میں قبل ازاں بھی طاعون کا زور تھا۔ اور اس سے خود بھی گھبرایا کرتے تھے۔ اس لئے یہ کہنا غلط ہو گیا کہ طاعون دعوائے نبوت کا آسمانی نشان تھا۔ دوم یہ کہ ۱۹۰۷ء تک بھی مرزا صاحب اپنی نظم میں وہی غلطیاں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے رہے جو ۱۹۰۲ء یا اس سے پہلے کرتے تھے کیونکہ ''براہین، حصہ پنجم'' ۱۹۰۰ء میں شائع ہوئی ہے جس میں اپنے قصیدہ عربیہ متعلقہ تقریظ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی پر فخریہ انداز ظاہر کیا ہے۔ اور قصیدہ اعجازیہ (اعجاز احمدی) ۱۹۰۲ء میں شائع ہوا۔ جس میں اس قدر شاعری کا ستیاناس کیا ہے کہ ۷۵ فیصدی شعر انداز شاعری سے خارج ہیں۔ امید تھی کہ ۱۹۰۷ء تک کچھ اصلاح ہو جائے گی۔ مگر **ولن یصلح العطار ما افسد الدھر۔**

کرامات

محمد یوسف مردانی کے ساتھ ایک مردانی مریض علاج کرانے کو حکیم صاحب کے پاس آیا احمدیوں کے محلہ سے بھی متنفر تھا۔ جب افاقہ ہوا تو محمد یوسف اسے مسجد مبارک میں لے آئے جبکہ وہاں کوئی نہ تھا۔ مگر اسی وقت جناب کھڑکی کھول کر آ گئے۔ نظر پڑی تو فوراً داخل بیعت ہو گیا۔ فخر الدین ملتانی کا باپ تخت بدزبان تھا۔ قادیان آیا تو پھر بھی بند نہ ہوا۔ جناب کے پاس لایا گیا تو ادب سے خاموش ہو گیا۔ اور آپ نے اثنائے تقریر میں بہت ابھارا مگر اس کے منہ پر مہر لگ گئی۔ گجرات کا ایک ہندو کسی برات میں قادیان آیا تو مسجد میں جناب بیٹھے تلقین کر رہے تھے۔ اس نے اپنی توجہ ڈالی کہ جناب کے منہ سے بیساختہ کوئی لفظ بلوائے کہ تضحیک ہو مگر پہلی دفعہ کانپا دوسری دفعہ خوفزدہ آواز نکالی تیسری دفعہ چیخ کر مسجد سے بھاگ نکلا۔ پوچھا گیا تو کہا کہ میں اپنی توجہ جناب پر ڈال رہا تھا کہ مجھے شیر نظر آیا تو میں ڈر گیا دوسری دفعہ حوصلہ کیا تو وہ میرے قریب آ گیا تو میں کانپ گیا تیسری دفعہ توجہ کرنے پر مجھ پر حملہ آور ہو گیا اس لئے میں بھاگ نکلا۔ پھر وہ جناب کا معتقد ہو گیا تھا۔ محمود اللہ از کپور تھلہ کہتا تھا کہ ہم بیمار بھی ہوتے تو جناب کا منہ دیکھ کر شفا پا لیتے تھے۔ کپور تھلہ میں احمدیوں کا غیر احمدیوں سے مسجد کا تنازع تھا اور جج غیر احمدی تھا تو اس نے مخالفت زور سے کی انہوں نے دعا کے لئے قادیان لکھا تو آپ نے زور سے لکھا کہ اگر میں سچا ہوں تو مسجد تم کو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مل جائے گی۔ فیصلہ سنانے کے دن صبح جج نے نوکر سے کہا کہ بوٹ پہنائے وہ مصروف کار ہوا تو کھٹ کی سی آواز آئی' دیکھا تو حرکت قلب کے بند ہونے سے جج کرسی پر ہی مرا پڑا تھا۔ دوسرے دن ہندو جج آیا تو احمدیوں کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ اس جماعت نے وہی فقرہ مسجد میں لکھوا کر نصب کرا دیا تھا۔ اس جماعت کے متعلق جناب نے کہا تھا کہ جس طرح جماعت کپورتھلہ نے دنیا میں میرا ساتھ دیا ہے امید کرتا ہوں کہ جنت میں بھی میرے ساتھ ہوگی مولوی رحیم بخش صاحب کا دادا خلیفہ) بدزبان تھا۔ آپ کے والد نے قادیان میں دعا کی درخواست کی جناب نے لکھ بھیجا کہ اب وہ بدزبانی نہیں کریگا۔ جواب سب کو سنایا گیا تو جمعہ کے دن لوگ منتظر تھے کہ بدستور گالیاں سنائے گا مگر خاموش ہو کر کہتا تھا کہ گالیوں سے کیا فائدہ مولوی صاحب نے بھی آج یہی وعظ کیا تھا۔ پھر باوجود بھڑکانے کے کبھی نہیں بولا۔ ایک دفعہ مسجد مبارک میں تلقین کر رہے تھے عبداللہ سنوری کی طرف خاص توجہ تھی تو سید فضل شاہ کو رشک ہوا آپ سمجھ گئے اور فرمایا کہ ع

قدیماں خود را بیفزائے قدر

بشیر اول کی ولادت تھی تو نصف رات کو جناب عبداللہ کے پاس آئے کہ یٰسین یہاں پڑھو اور میں اندر جا کر پڑھتا ہوں کیونکہ وہ بیمار کی تکلیف کم کرتی ہے نزع کی حالت میں بھی اس لئے پڑھتے ہیں اور ختم ہونے سے پہلے تکلیف دور ہو جاتی ہے۔ تھوڑی دیر ہوئی کہ آپ مسکراتے ہوئے مسجد میں آئے کہ لڑکا پیدا ہوا ہے میں نے مسجد کے اوپر چڑھ کر کہا کہ مبارک ہو۔ مبارک ہو۔ شادی کے بعد ایک مہینہ ٹھہر کر اہلیہ واپس دہلی گئیں تو جناب نے خط لکھا کہ میں نے خواب میں تمہارے تین جوان لڑکے دیکھے ہیں۔ ۱۸۸۹ء میں جب لدھیانہ میں بیعت کا اشتہار دیا تو بیعت سے پہلے میر علی کے پاس ہوشیار پور بتقریب شادی مدعو ہوئے تو میر عباس علی، حامد علی اور عبداللہ سنوری ساتھ تھے' گو دوسروں کے لئے الگ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

انتظام تھا مگر جناب نے ہم کو اپنے دائیں بائیں بٹھالیا۔ان دنوں محمود شاہ چھچھہ ہزاروی کا بہت چرچا تھا۔اس کے وعظ میں عبداللہ کو اعلان کرانے کے لئے بھیجا پھر آپ بھی گئے۔مگر اس نے وہ اعلان اخیر میں سنایا جب لوگ جانے لگے تو آپ کو رنج ہوا اور کچھ عرصہ بعد محمود شاہ چوری کے جرم میں پکڑا گیا۔عبداللہ نے کہا کہ مئی یا جون ۱۸۸۴ء کو آپ نماز فجر ادا کر کے مسجد مبارک کے غسل خانہ میں جو تازہ ہی پلستر کیا ہوا تھا ایک چارپائی پر لیٹ گئے سر شمال کو تھا کہنی کا تکیہ بنا کر دوسری کو چہرے پر رکھ لیا اور سو گئے۔تاریخ ۲۷ رمضان یوم جمعہ اور رات شب قدر تھی، کیونکہ میں نے سنا ہوا تھا کہ شب جمعہ کو تو شب قدر ہوتی ہے۔آپ کانپے میری طرف دیکھا تو آبدیدہ تھے، پھر سو گئے۔پاؤں دباتا ہوا پنڈلی پر آیا تو ٹخنے کے نیچے سخت جگہ تھی اس پر سرخ نشان پایا کہ گویا خون بستہ ہے۔انگلی لگائی تو ٹخنے پر بھی پھیل گیا اور انگلی پر بھی لگ گیا۔سونگھا تو خوشبو نہ تھی۔پھر پسلیوں کے پاس پہنچا تو وہاں بھی گیلا سرخ نشان تھا۔اٹھا کر دیکھا مگر کوئی سبب معلوم نہ ہوا پھر دبانے لگا تو آپ اٹھ کر مسجد میں جا بیٹھے میں مونڈھے دباتا تھا پوچھا کہ یہ سرخی کہاں سے آئی تھی کہا کہ آم کا رس ہوگا میں نے کہا نہیں یہ تو سرخی ہے فرمایا ''کتھے اے'' میں نے کرتہ کا نشان دکھایا تو خاموش ہو گئے، فرمایا کہ خدا کی ہستی وراء الوراء ہے دنیا کی آنکھ نہیں دیکھ سکتی البتہ اس کے صفات جلالی یا جمالی ظاہر ہوتے ہیں۔شاہ عبدالقادر نے لکھا ہے کہ میں نے خدا کو اپنے والد کی شکل میں دیکھا۔پھر دیکھا تو اس نے ہلدی کا ٹکڑا دیا بیدار ہوئے تو ہلدی موجود تھی۔ایک بزرگ نے کشف میں دیکھا کہ کسی نے نیچے سے مصلّی نکال لیا ہے دن چڑھے دیکھا تو وہی مصلّی صحن مسجد میں پڑا تھا جب تم پاؤں دبا رہے تھے مجھے ایک وسیع اور مصفا مکان نظر آیا۔پلنگ پر ایک آدمی تھا جسے میں نے خدا سمجھا اور حاکم اور اپنے آپ کو سرشتہ دار۔میں نے کچھ احکام قضاو قدر کے متعلق لکھے تھے دستخط کرانے گیا تو پلنگ پر بٹھالیا، گویا باپ بچھڑے ہوئے بیٹے سے ملا ہے، پھر احکام

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پیش کیے تو حاکم نے سرخی کی دوات سے قلم ڈبو کر مجھ پر چھڑکی اور دستخط کر دیئے۔ یہ وہی سرخی ہے دیکھو تمہاری ٹوپی پر بھی کوئی نشان ہوگا۔ دیکھا تو اس پر بھی ایک قطرہ تھا۔ میں نے پوچھا کہ تبرک جائز ہے فرمایا ہاں۔ تو پھر اپنا کرتہ مجھے دید یجئے کہا کہ نہیں کیونکہ مرنے کے بعد لوگ زیارت بنالینگے اور پوجیں گے، میں نے کہ حضور ﷺ کے تبرکات بھی تو آخر تھے، فرمایا کہ صحابہ نے اپنے ساتھ قبر میں دفن کرالئے تھے۔ میں نے کہا کہ میں بھی ایسا ہی کروں گا تو آپ نے کہا اچھا، پھر غسل کر کے آپ نے کپڑے بدلے تو میں نے وہ کرتہ سنبھال لیا۔ اس سے پہلے دو تین مہمان آئے تو میں ان سے کہہ بیٹھا کہ قطرے گرے ہیں۔ انہوں نے تصدیق کرائی تو انہوں نے بھی وہی کرتہ مانگا کہ ہم سب تقسیم کرلیں گے۔ اس لئے میں نے کہا کہ جناب یہ کرتہ میرا ہو چکا ہے۔ تو مسکرا کر کہا کہ "عبداللہ مالک ہے اس سے لو" مگر میں نے انکار کر دیا آج تک وہی داغ موجود ہے کوئی تغیر نہیں ہوا (نینو کا بنا ہوا ہے) صرف سات روز پہنا تھا میں کسی کو نہیں دکھاتا تھا خلیفہ ثانی سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ بہت دکھایا کرو تا کہ اس کی رویت کے گواہ بہت پیدا ہوں مگر اب بھی خواہشمند کو ہی دکھاتا ہوں از خود نہیں دکھاتا اور سفر میں پاس رکھتا ہوں کہ معلوم نہیں کہاں مر جاؤں۔ اب اس سرخی کا رنگ ہلکا ہے۔ عبداللہ سنوری کا بیان ہے کہ ۱۸۸۲ء میں جب قادیان آیا تو اس وقت میری عمر سولہ (۱۶) سترہ (۱۷) سال کے درمیان تھی ایک شادی ہو چکی تھی دوسری کا خیال دامنگیر تھا جس کے متعلق مجھے خوابیں بھی آئیں آپ نے کہا کہ مجھے بھی دوسری شادی کا الہام ہوا ہے دیکھیے پہلے کس کی ہو؟ مجھے اپنے ماموں اسمعیل کی لڑکی کا خیال ہوا تو میں قادیان آیا اور ماموں صاحب مجھ سے پہلے حاضری دے چکے تھے تو آپ نے کہا کہ مجھے کہا ہوتا تو اسے کہہ دیتے مگر آپ نے میرے ماموں محمد یوسف کو کہ جس کے ذریعہ سے مجھے بیعت حاصل ہوئی تھی غلط لکھا جس میں والد خسر اور دادا کی طرف حکم لکھ بھیجا کہ چونکہ یہ دینی تحریک سے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مزاحمت نہ کریں اور اس پر الیس اللہ بکافِ عبدہ کی مہر لگائی اور دعا کی۔ ابھی جواب نہیں آیا تھا کہ الہام ہوا۔ ''ناکامی'' پھر الہام ہوا:

ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

پھر الہام ہوا کہ (فصبر جمیل) جواب آیا کہ سب راضی ہیں مگر اسمٰعیل نہیں مانتا۔ فرمایا کہ اسے ہم خود کہیں گے میں نے کہا کہ ادھر ناکامی ہے ادھر آپ کوشش کرتے ہیں تو فرمایا کہ کل یوم ھوفی شان ممکن ہے کہ کوئی دوسری سبیل کامیابی کی نکل آئے۔ اسمٰعیل سرہند کے قریب چواڑی تھا آپ انبالہ گئے اور تحصیل سرہند میں حشمت علی کے پاس ٹھیرے جس سے پہلے وعدہ ہو چکا تھا کہ ہم سرہند آئیں گے تو مجدد صاحب کا روضہ بھی دیکھیں گے۔ بعد از فراغت نماز اسمٰعیل پاؤں دبا رہا تھا۔ سب کو اٹھا دیا اسے کہدیا تو اس نے عذر کیا کہ دو بیبیاں لڑتی ہیں اور اس کی تنخواہ صرف ساڑھے چار روپے ماہوار ہے۔ خسر اول بھی ناراض ہوگا آپ نے ذمہ لیا مگر اس نے کہا کہ میری بیوی نہیں مانتی۔ آپ نے کشف میں دیکھا کہ اسمٰعیل نے میرے ہاتھ پر دست پھیر دیا ہے اور اس کی سبابہ کٹ گئی ہے تو سمجھ گئے کہ وہ نہیں مانے گا۔ آپ کو اس سے نفرت ہوگئی۔ مگر مجھے تشویش ہوئی تو آپ نے مجھے قادیان بلالیا کہ خیالات تبدیل ہوں مگر اسمٰعیل پر بڑی مصیبت نازل ہوگئی جبکہ اس نے لڑکی کی شادی دوسری جگہ کردی تھی۔ معافی کا خواستگار ہوا مگر اسے ملاقات نصیب نہ ہوئی۔ (دیکھو نشان حقیقۃ الوحی)

دوسری جگہ تجویز ہوئی تو آپ نے کہا کہ لڑکی دیکھو۔ دیکھی تو مجھے اس سے نفرت ہوگئی کہ قے آتی تھی۔ پھر لدھیانہ میں ایک معلّمہ سے تجویز ہوئی تو آپ نے اس سے بھی انکار کردیا پھر ماسٹر قادر بخش کی ہمشیرہ کا ذکر کیا تو فرمایا کرلو۔ آپ نے بھی اسے لکھا تو اس نے کہا کہ میرا باپ ناراض ہے مگر راضی کرلوں گا یا مر جائے تو نکاح کردوں گا۔ اس وقت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ باغ کو جا رہے تھے بڑے خوش ہوئے ماسٹر صاحب نے ہمشیرہ کا نکاح خفیہ کر دیا۔

آپ سرہند جاتے ہوئے سنور بھی گئے تھے حکیم نور الدین صاحب کا بیان ہے کہ جب میں پہلی دفعہ قادیان آیا تو چھوٹی مسجد کے پاس چوک میں اترا امام الدین اور نظام الدین کو دیکھ کر دل بیٹھ گیا اور تانگہ ٹھہرالیا کہ شاید واپس جانا ہوگا۔ مگر انہوں نے کہا کہ مرزا صاحب کو ملو گے؟ تو میری جان میں جان آئی کہ کوئی اور بھی مرزا صاحب ہیں۔ چھوٹی مسجد میں چھوڑ گئے آپ نے کہا کہ ظہر کو آؤں گا۔ اس وقت آپ "براہین" میں مصروف تھے تو آپ نے کہا کہ میں دعا کرتا تھا کہ "موسیٰ کی طرح مجھے ہارون دے"۔ میری طرف دیکھتے ہی کہا کہ **ھذا دعائی** جب جموں سے فارغ ہوا تو بھیرہ میں مکان تعمیر کرانا شروع کر دیا تھا۔ سامان لینے لاہور آیا تو قادیان کا خیال پیدا ہو گیا۔ یہاں آیا تو آپ نے کہا اب تو فراغت سے کچھ دن ٹھہرو گے۔ کچھ دن کے بعد فرمایا کہ گھر والوں کو بھی یہیں بلا لو عمارت بند کرادی اور اہل و عیال کو بلوالیا، پھر کہا کہ بھیرہ کا خیال ترک کرو تو میرے دل میں یہ بھی خیال نہ آیا کہ بھیرہ بھی میرا وطن تھا۔ جہلم کے مقدمہ میں گورداسپور گئے تو تین مہمان الہ آباد سے آئے جن میں سے قادر بخش نے تبادلہ خیالات کے بعد بیعت کر لی۔

ایک دفعہ الٰہی بخش صاحب آپ کے ساتھ ساتھ مکان کے صحن میں ٹہل رہے تھے تو کہا کہ میری بیعت سے بہت لوگ اور بھی داخل بیعت ہوں گے آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور کہا کہ مجھے کیا پرواہ ہے یہ خدا کا کام ہے وہ خود لوگوں کی گردنیں پکڑ پکڑ کر میرے پاؤں پر گرائے گا اور گرا رہا ہے۔ دوسرے دن جب واپس جانے لگے تو پوچھا گیا کہ آپ کی تسلی ہوگئی؟ کہا ہاں۔ ذوالفقار علی خان نے کہا کہ پھر بیعت؟ آپ نے کہا کہ تمہارا حق نہیں جانے دو۔ تیسرے چوتھے روز آپ قادیان آئے تو اپنے رومال سے کارڈ نکال کر دکھایا کہ تحصیلدار صاحب آپ تو جلدی کرتے تھے، دیکھیے! دیکھا تو الٰہی بخش صاحب لکھتو جاتے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئے پنسل سے ریل میں لکھتے ہیں کہ ''جب حق کھل گیا تو دیر کیسی راستہ میں مر جاؤں تو کیا جواب دوں گا' اس لئے میری بیعت قبول کی جائے۔'' آپ نے کہا کہ تنہائی میں آدمی صحیح نتیجے پر پہنچ سکتا ہے'' مولوی کرم الدین صاحب نے مقدمہ میں ۱۱ر فروری ۱۹۰۴ء کو گورداسپور جانا تھا۔ سرور شاہ صاحب کو معہ حامد علی وعبدالرحیم نائی کے دو روز پہلے بھیجا کہ حوالہ جات تلاش کرکے پیشی کی تیاری کرو۔ وہاں آکر انہوں نے ڈاکٹر محمد اسمٰعیل کو دروازہ کھولنے کے لئے آواز دی تو ڈاکٹر صاحب نے رونا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد آئے تو کہا کہ محمد حسین پیشکار آیا تھا کہ آریوں کا جلسہ ہوا ہے۔ جلسہ کے بعد پرائیوٹ میٹنگ ہوئی میں پاس ہی تھا۔ ایک نے چندو لال مجسٹریٹ سے کہا کہ مرزا آریوں کا دشمن اور لیکھرام کا قاتل ہے شکار ہاتھ میں آ گیا ہے ساری قوم کی نظر آپ کی طرف لگی ہوئی ہے آپ چھوڑ دیں گے تو دشمن ہوں گے۔ چندو لال مجسٹریٹ نے کہا کہ مرزا اور اسکے گواہوں کو جہنم رسید کروں گا۔ مگر کیا کروں کہ مقدمہ ایسی ہوشیاری سے چلایا گیا ہے کہ ہاتھ نہیں پڑ سکتا۔ مگر میں عدالتی کارروائی پہلی پیشی میں ہی عمل میں لاؤں گا، یعنی بغیر ضمانت کے حوالات میں کر دوں گا۔ گو میں مخالف ہوں مگر کسی شریف کو ہندوؤں کے ہاتھ سے ذلیل ہوتا نہیں دیکھ سکتا، یا تو چیفکورٹ میں مقدمہ تبدیل کراؤ یا مرزا صاحب کا ڈاکٹری سرٹیفکیٹ پیش کر دو۔ پس تجویز ہوا کہ ابھی کوئی قادیان جائے۔ یکہ تلاش کیا اور چار گنا زیادہ کرایہ بھی دیا۔ مگر مخالفت اتنی تھی کہ کوئی نہ مانا۔ آخر شیخ حامد علی، عبدالرحیم نائی اور ایک اور آدمی پیدل قادیان آئے اور صبح آپ کو خبر دی آپ نے کہا کہ خیر ہم بٹالہ چلتے ہیں۔ خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی لاہور سے آتے ہیں۔ ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ تبدیلی مقدمہ میں کامیابی نہیں ہوتی۔ جب گورداسپور پہنچے تو الگ کمرہ میں لیٹ گئے تو مولوی صاحب نے واقعہ سنا دیا تو یک لخت آپ چارپائی پر بیٹھ گئے چہرہ سرخ آنکھیں چمک اٹھیں جو ہمیشہ جھکی ہوئی اور نیم بند رہتی تھیں۔ کہا میں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کا شکار ہوں؟ نہیں۔ شیر ہوں اور شیر بھی خدا کا۔ وہ بھلا خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال سکتا ہے؟ ہاں کشتی کر کے تو دیکھے آواز اتنی بلند تھی کہ باہر کے لوگ بھی چونک اٹھے۔ شیر کا لفظ کئی بار دہرایا، کہا کہ میں کیا کروں میں نے تو کہا ہے کہ لوہا پہننے کو تیار ہوں۔ مگر وہ کہتا ہے کہ نہیں ذلت سے بچاؤں گا اور عزت کیساتھ بری کروں گا۔ پھر محبت الٰہی پر نصف گھنٹہ تقریر کی۔ پھر ابکائی آئی تو خونی قے ہوئی۔ منہ صاف کیا اور پوچھا کہ کیا ہے؟ مولوی صاحب نے کہا کہ خون ہے۔ ڈاکٹر انگریز بلایا گیا کہ کہ بڑھاپے میں خونی قے خطرناک ہے، آرام کیوں نہیں کرتے۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ مجسٹریٹ تنگ کرتا ہے حالانکہ یہ مقدمہ یونہی طے ہوسکتا تھا۔ ایک ماہ کیلئے سرٹیفکیٹ لکھ دیا اور بغیر کسی رکاوٹ کے ہم سب قادیان آ گئے۔ دوسرے روز مجسٹریٹ نے سرٹیفکیٹ پر اعتراض کیا مگر ڈاکٹر نے کہا کہ میرا سرٹیفکیٹ ہمیشہ عدالتوں میں جاتا ہے۔ پھر وہ تبدیل ہو گیا اور ای اے سی تھا منصف ہو گیا۔ مولوی کرم الدین صاحب کے مقدمہ میں اہلیہ صاحبہ کو خواب آیا کہ کوئی کہتا ہے کہ آپ کو امرتسر میں سولی پر لٹکایا جائے گا تاکہ قادیان والوں کی آسانی ہو۔ آپ نے تعبیر کی کہ عزت ہوگی چنانچہ امرتسر میں اپیل کے ذریعہ سے آپ کی بریت ہوئی۔ آپ نے گھر والوں سے کہا کہ مجسٹریٹ کی نیت خراب معلوم ہوتی ہے اور اس کی بیوی نے خواب دیکھا ہے کہ اگر مجسٹریٹ کوئی خراب کام کرے گا تو اس پر وبال آئے گا تو اس کا ایک لڑکا مر گیا۔ بیوی نے کہا کہ تم کیوں گھر اجاڑنے لگے ہو؟ فیصلہ کے دن عام مرید بہت روپیہ لے گئے تھے اور نواب محمد علی تو ہزاروں روپیہ لائے تھے کہ اگر جرمانہ ہوا تو ہم ادا کر دیں گے۔ درختوں کے نیچے عدالت کے پاس آپ کا ڈیرہ ہوتا تھا۔ کئی دفعہ ڈپٹی کمشنر انگریز گذرتا تو کہتا کہ اگر میں ہوتا تو ایک دن میں ہی فیصلہ کر دیتا ماسٹر محمد الدین بی اے نے کہا کہ آپ کی حاضری میں ہمیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ طبیعت صاف ہو رہی ہے اور روحانیت ترقی کر رہی ہے۔ الگ ہوتے تو وہ بات نہ ہوتی۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مولوی شیر علی نے کہا کہ اس وقت خواہ طبیعت کیسی ہوتی خوش ہو جاتی تھی۔ عبداللہ سنوری پہلے پہل قادیان آئے تو آپ نے اسکے والد کا حال پوچھا کہا کہ وہ تو شرابی اور خراب آدمی ہے آپ نے ڈانٹا کہ آخری دم کسی کو معلوم نہیں اچھا ہے یا بُرا۔ تو ان کا والد آخر میں تعشق کی حالت میں مرا۔ امام بی بی اور احمد بیگ بہن بھائی تھے، امام بی بی کی شادی مرزا غلام حسین سے ہو چکی تھی جو مفقود الخبر ہو گیا تھا اور اس کی جائیداد امام بی بی کے نام ہو گئی تھی۔ اب احمد بیگ نے اپنی ہمشیرہ سے درخواست کی کہ اپنی تمام جائیداد اس کے اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام کرا دے وہ تو مان گئی مگر قانونا جناب کی رضامندی کے سوا ہبہ نامہ نامکمل تھا اس لئے احمد بیگ ملتجی ہوا کہ آپ اس پر دستخط کر دیں مگر آپ نے استخارہ پر ٹال دیا اور استخارہ میں الہام ہوا کہ اس کی لڑکی محمدی بیگم کے نکاح کی سلسلہ جنبانی کر وہ منظور کریں تو خیر ورنہ انجام بُرا ہوگا۔ اڑہائی تین سال تک بربادی ہوگی آپ نے یہ بھی لکھا کہ مکاشفات نے حوادث کو تین سال کے اندر بھی دکھایا ہے۔ یہ لکھ کر احمد بیگ کو بھیج دیا مگر لڑکی کے ماموں مرزا نظام الدین نے استہزاء کے طور پر یہ تحریر شائع کر دی تو آپ کو بھی موقع مل گیا۔ ایک نے کہا کہ جلتی آگ میں گھس کر سلامت نکلتا ہوں مرزا صاحب نبی ہیں تو وہ بھی داخل ہو کر دکھلائیں۔ آپنے فرمایا کہ میرے سامنے اگر آگ میں داخل ہو تو کبھی نہ نکلے۔ ایک دفعہ مہمان آ گئے کھانا تیار ہوا' کھلانے لگے تو اتنے اور آ گئے۔ آپ گھر گئے تو زردہ کو ڈھانپ کر ہاتھ رکھا وہ اتنا بڑھا کہ سب سیر ہو گئے۔ ایک دفعہ آپکے لئے مرغ کا پلاؤ پکایا گیا تو نواب صاحب کے گھر کے آدمی بھی آپ کے ہاں آ گئے' کیونکہ انکے مکان میں دھونی ہو رہی تھی آپ نے کہا کہ ان کو بھی کھانا کھلاؤ۔ چاول کم تھے تو آپ نے دم کیا' وہ اتنے بڑھے کہ نواب صاحب کے آدمی بھی کھا گئے اور دوسرے آدمی بھی تبرک سمجھ کر لے گئے۔ محمد حسین بٹالوی نے جناب کے دعویٰ مسیحیت سے پہلے اپنے وعظ میں بیان کیا کہ ایک دفعہ انبالہ میں ہم دس بارہ آدمی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ملاقات کو آئے کھانا آیا تو صرف دو آدمیوں کے لئے کافی تھا مگر سب کو کافی ہو گیا۔ دعویٰ مسیحیت پر یہ انکاری ہو گیا تھا اور اب مر چکا ہے۔ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل نے کہا کہ جلسہ کے موقع پر چائے اور زردہ تیار ہو رہا تھا آپ کا کھانا خشکہ اور دال اندر سے آیا ہم نے خیال کیا کہ بہت لذیذ ہو گا آپ نے اپنے ساتھ شامل کر لیا کھانا ایک آدمی کا تھا مگر ہم سب سیر ہو گئے۔ دہرم پال آریہ مرتد نے ترک اسلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ پر اعتراض کیا تو حکیم صاحب نے جواب لکھا کہ وہ مخالفت کی آگ تھی۔ جناب نے کہا کہ اسکی کیا ضرورت ہے ہم خود موجود ہیں ہمیں آگ میں ڈال کر دیکھ لیں گلزار ہوتی ہے یا نہیں؟ آپ نے یہ شعر بھی کہا ہے کہ شعر

ترے مکروں سے اے جاہل مرا نقصاں نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے

آپ کا الہام بھی ہے کہ آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام ہے۔ بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ منارۃ المسیح بننے لگا تو لوگوں نے شکایت کی کہ اس سے بے پردگی ہو گی۔ موقع پر ایک ڈپٹی آیا۔ آپ مسجد مبارک کے حجرہ میں تھے۔ بڈھا مل رکن اعظم آریہ پاس تھا تو آپ نے کہا کہ اسی سے پوچھو کہ میں نے کبھی فائدہ پہنچانے میں دریغ کیا ہے اور اس نے کبھی ایذا رسانی میں کسر چھوڑی ہے تو ایسا شرمندہ ہوا کہ بول نہ سکا۔ چہرہ کا رنگ سپید ہو گیا تھا۔ عبداللہ سنوری نے کہا کہ مجھے میرے تمام حالات خاتمہ عمر تک بتادیئے تھے تو اسی کے مطابق حالات پیش آتے تھے ریاست پٹیالہ میں نوگاؤں کا میں پٹواری تھا سالانہ تنخواہ ( ) روپے تھی۔ میں نے دوسرے پٹواری سے ملکر پائل پور میں تبادلہ کرا لیا مگر وہاں کوئی مسجد نہ تھی تو میں نے آپ سے درخواست کی کہ دعا کریں مجھے نوگاؤں واپس مل جائے۔ کہا کہ وقت آنے دو تو میرا تبادلہ غوث گڑھ میں ہو گیا جس میں میرا ایسا دل لگا کہ نو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

گاؤں کا خیال جاتا رہا کچھ عرصہ بعد غوث گڑھ کا حلقہ خالی ہو گیا اور تحصیلدار نے نوگاؤں بھی میرے حلقہ سے ملحق کر دیا اور میری تنخواہ سالانہ روپیہ ہوگئی حالانکہ دونوں حلقوں میں پندرہ میل کا فاصلہ تھا اور درمیان میں اور حلقے بھی تھے اور غوث گڑھ تمام احمدی ہو گیا۔ ایک نے پوچھا کہ کیا آپ واقعی مسیح موعود اور مہدی ہیں؟ تو آپ نے اس انداز سے کہا "ہاں" کہ وہ شخص فوراً بیعت میں داخل ہو گیا۔ اور میرے (عبداللہ سنوری) کے دل پر بھی گہرا اثر ہوا۔ فخر الدین ملتانی نے کہا کہ ۱۹۱۰ء میں نوروز ضلع کانگڑہ میں رہے تو وہاں کے کورٹ انسپکٹر اوف پولیس نے جو غیر احمدی تھا ایک دعوت قائم کی جس میں مجھے بھی بلایا تو اس نے اثنا گفتگو میں کہا کہ جب پندرہ ماہی پیشینگوئی کا آخری دن تھا، پہرے کا انتظام میرے سپرد تھا، چاروں طرف پولیس کھڑی تھی' مگر آتھم کوٹھی کے اندر بھی بیتاب تھا۔ بندوق کی آواز آئی تو اور بھی حالت ابتر ہوگئی تو عیسائیوں نے اسے شراب پلا کر بیہوش کر دیا تو دوسرے دن اس کا جلوس نکال کر نعرہ لگاتے تھے کہ مرزا کی پیشینگوئی جھوٹی نکلی۔ انہی دنوں لوئیس صاحب لودہیانہ میں ڈسٹرکٹ جج تھا اور آتھم اس کا داماد تھا۔ دوران میعاد میں آتھم اس کی کوٹھی پر ٹھہرا تو ایک غیر احمدی پنکھا قلی نے بتایا کہ رات بھر وہ روتا رہتا ہے۔ پوچھا گیا کہ کیوں؟ کہا کہ تلواروں والے نظر آتے ہیں اور وہ صرف مجھے ہی نظر آتے ہیں۔ کبھی اُسے کتے نظر آتے تھے اور کبھی سانپ۔ اس لئے مخالفوں کا کہنا درست نہیں کہ احمدیوں سے ڈرتا تھا۔ ورنہ اس طرح کی بے چینی نہ ہوتی۔ اس کی حالت تو اسی وقت خراب ہو چکی تھی جبکہ جلسہ مباحثہ میں ساٹھ ستر عیسائیوں کے سامنے کہتا تھا کہ میں نے دجال کا لفظ حضور ﷺ کے متعلق نہیں لکھا حالانکہ اندرونہ بائیبل میں یہ لفظ موجود تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا علیم بھی ہے اور قدیر بھی پہلی صفت کے ماتحت جو پیشینگوئی ہوتی ہے تو عین تاریخ پر ہوتی ہے جیسے حضور ﷺ کی پیشینگوئی جناب فاطمۃ الزہرہ کے متعلق تھی کہ وہ چھ ماہ کے اندر دنیا سے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

رخصت ہو جائیں گی اور دوسری صفت کے زیر اثر جو پیشینگوئی ظاہر ہوتی ہے وہ **تخلف عن الوعید** کے طرز پر تاریخ کی پابند نہیں ہوتی کیونکہ مجرم کبھی کچھ نیکی یا خوف الٰہی کے عوض تاخیر عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے اور آخر جب وہ باز نہیں آتا اور مغرور ہو جاتا ہے تو اس کا وقوع ہو جاتا ہے۔ جیسے حضرت یونس علیہ السلام کی پیشینگوئی امت کے خوف سے ٹل ہی گئی تھی۔

امرتسر میں جب آتھم سے مباحثہ ہوا تو عیسائیوں نے مادر زاد اندھا، لنجا، وغیرہ پیش کر کے چنگا کرنے کو کہا تھا' کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام ایسوں کو تندرست کر دیا کرتے تھے تو آپ نے جواب میں لکھوایا کہ میں تو اس معجزہ کا اس طرح قائل ہی نہیں۔ البتہ تم کہتے ہو کہ جسمیں ذرہ بھر بھی ایمان ہو وہ ایسوں کو چنگا کر سکتا ہے تم تجربہ کرو ہم دیکھیں گے کہ کہاں تک صحیح ہے' تب وہ خاموش ہو گئے۔ جب محمدی بیگم ابھی زیر تجویز تھی تو اس کا ماموں جو جالندھر اور ہوشیار پور میں آمد و رفت رکھتا تھا' آپ سے انعام کا خواہاں ہوا جبکہ ایک دفعہ آپ ایک ماہ کے لئے جالندھر مقیم تھے اور آپ نے اس سے کچھ انعام کا وعدہ بھی کر لیا تھا بشرطیکہ وہ نکاح کرا دے مگر وہ بدنیت تھا۔ دوسری جگہ ناطہ کروانے میں کوشش کر رہا تھا اس لئے آپ نے حکیمانہ طور پر احتیاط برت رکھی تھی اور ایسے موقع پر جدوجہد اس لئے کی جاتی ہے کہ عالم اسباب میں کسی چیز کا انصرام بغیر کسب کے نہیں ہوتا اور خدا بھی خفا ہو جاتا ہے کہ جب بندہ کو ضرورت نہیں تو ہمیں کیا ضرورت ہے اس لئے محبت کا تقاضا ہے کہ اپنے محبوب کے ارادوں کو پورا کرنے میں اپنی کوشش پیش کی جائے نیز چونکہ غلبہ دین مقصود ہوتا ہے تو نبی کار ثواب سمجھ کر اس میں حصہ لیتا ہے۔ اس پیشینگوئی کی اصلی غرض و غایت اظہار قدرت تھا اور تمام الہامات کا یکجائی خلاصہ مضمون یہ نکلتا ہے کہ اس کا بیرونی مضمون یوں تھا کہ اگر یہ لوگ تمردانہ حالت نہ چھوڑیں گے جس کی علامت یہ تھی کہ وہ نکاح قبول نہ کریں تو اس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

صورت میں وہ تباہ ہونگے اور بالخصوص جب تک سلطان محمد تمرد نہ چھوڑے تین سال کے اندر تباہ ہوگا اور وہ واپس آئے گی اور اندرونی مضمون یہ تھا کہ اگر وہ تمرد چھوڑ دینگے تو عذاب سے بچ رہیں گے اور بالخصوص جب سلطان محمد تمرد چھوڑ دیگا تو نہ خود ہلاک ہوگا اور نہ ہی وہ واپس آئے گی۔ اس الہام کو اٹل صرف بیرونی صورت کے لحاظ سے کہا گیا تھا۔ اس تبدیلی کے بعد جب اندرونی صورت رونما ہوئی تو وہ تقدیر بھی ٹل گئی۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس قوم کو ایک نشان دکھلانا مطلوب تھا جو ہمیشہ مخول سے نشان کی طالب تھی تو جس قدر پیشینگوئی نے موقع پایا اس نے اپنا کام پورا کر دیا چنانچہ لڑکی کے میال سرکشی سے باز نہ آئے تو سب تباہ ہو گئے اور ان کی نسل کا صرف ایک بچہ بھی صرف اس لئے بچا ہوا ہے کہ احمدی ہوگیا ہے اور احمد بیگ بھی اسی سلسلہ میں تپ محرقہ سے ہسپتال میں تباہ ہوگیا۔ سلطان محمد نے کبھی بھی جناب کے حق میں گستاخی نہیں کی۔ آریوں اور عیسائیوں نے بہتیرا لالچ دے کر اُبھارا بھی مگر اس نے اس جرم کا ارتکاب نہیں کیا اس لئے اس کی جان بچ گئی اور نکاح بھی قائم رہا۔

رہا یہ امر کہ اس نے بیعت کیوں نہ کی یا بیوی کیوں نہ چھوڑی یا وہ نکاح قائم رکھنے کے جرم میں مارا کیوں نہ گیا سو اس کا جواب یہ ہے کہ نبی کا صرف انکار موجب ہلاکت نہیں ہوتا بلکہ تمرد اور سرکشی موجب ہلاکت ہوا کرتا ہے۔ جو اس سے سرزد نہیں ہوئی اور انکار نبوت کی سزا آخرت میں ملے گی جو اس دنیا سے متعلق نہیں اور دنیا میں طاعون وغیرہ ہلاکتوں کا انکار کے باعث آنا صرف اسی لئے ہوتا ہے کہ قوم بیدار ہوکر نبی وقت کی متلاشی بن جائے اس لئے قومی عذاب کو شخصی عذاب پر قیاس کرنا صحیح نہ ہوگا۔ غرضکہ یہ آسمانی نشان پورا ہوگیا تھا ورنہ آپ کی غرض وجاہت دنیاوی نہ تھی کیونکہ سلطان محمد کا خاندان ادنیٰ خاندان تھا۔ نہ ہی وہ خوبصورت تھی اور نہ ہی نفسانی جذبات کا تقاضا تھا۔ کیونکہ آپ کی عمر پچاس برس سے اوپر ہو چکی تھی۔ حافظ جمال احمد نے کہا کہ مرزا سلطان محمد سے میں نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میرا خسر پیشینگوئی سے مرگیا اور خدا غفور رحیم ہے دوسروں کی سنتا ہے اور ایمان سے کہتا ہوں کہ پیشینگوئی میرے لئے شبہ کا باعث نہیں ہوئی تو پھر بیعت کیوں نہیں کی؟ کہا کہ جب میں انبالہ چھاؤنی میں تھا تو میں نے ایک احمدی کے استفسار پر اس کو ایک تحریر لکھ بھیجی تھی (جو ''تشحیذ الاذہان'' میں موجود ہے) اور بھی وجوہات ہیں جن کا بیان کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ میں چاہتا ہوں کہ قادیان آ کر آپ سے وہ سب کچھ عرض کروں۔ پھر چاہیں تو شائع بھی کردیں۔ عیسائیوں اور آریوں نے لاکھ روپیہ دے کر اس کے لئے ابھارا مگر میں نے انکار کردیا۔ اور جب فرانس میں سلطان محمد کو گولی لگی تھی تو محمدی بیگم کو تشویش ہوئی۔ رات کو رؤیا میں مرزا صاحب نے دودھ کا پیالہ دے کر فرمایا کہ یہ پی لو فکر نہ کرو تیرے سر کی چادر سلامت ہے تو اسے کمال اطمینان ہوگیا سیالکوٹ آپ کمرہ میں بیٹھے تھے تو بجلی آئی اور گھوم کر چلی گئی۔ جس سے گندھک کی بو آتی تھی۔ اور کمرہ دھوئیں سے بھر گیا۔ پھر تیجاسنگھ کے مندر میں گری اور وہاں پیچ در پیچ طواف کے لئے دیوار تھی جس میں ایک ہندو تھا مگر وہ بجلی تمام چکر کاٹ کر اسی ہندو کو جلا گئی۔ وہیں چھت گرنے کا واقعہ بھی پیش آیا تھا۔ پھر ایک دفعہ لحاف میں بچھو مرا ہوا پایا۔ دوسری دفعہ لحاف کے اندر چلتا ہوا دیکھا۔ ایک دفعہ آپ کے دامن کو آگ لگی تو دوسرے نے بجھائی۔ ''براہین احمدیہ'' حصہ سوم ص ۲۴۸ میں قطبی کا مشہور خواب دیکھا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی آپ کے ہم مکتب تھے۔ جب مولوی بنکر آئے تو انکے خیالات لوگوں کو ناگوار گذرے۔ ایک نے بحث کے لئے آپ کو بلایا مگر مولوی صاحب کی تقریر میں کوئی مخالفت نہ پائی گئی اور بحث ترک کی گئی تو الہام ہوا کہ ''خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا۔ اور وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' پھر کشف میں وہ بادشاہ بھی دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے۔ عطاء محمد پٹواری وبخوان ضلع گورداسپور کا بیان ہے کہ میں شرابی کبابی تھا۔ قاضی نعمت اللہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

خطیب بٹالوی مجھے تبلیغ کرتے۔ مگر مجھے کوئی اثر نہ ہوا۔ تنگ آ کر میں نے ایک دن ان سے کہدیا کہ میری تین بیویاں ہیں۔ بارہ سال سے اولاد نہیں ہوئی۔ اگر ان کی دعا سے خوبصورت لڑکا بڑی بیوی سے پیدا ہو تو سچا مان لوں گا۔ خطیب نے خط لکھ کر دعا منگوائی آپ نے جواب دیا کہ لڑکا ہوگا بشرطیکہ زکریا والی توبہ کرو۔ یعنی شراب چھوڑ کر نمازی بن جاؤ۔ چار پانچ ماہ کا عرصہ ہوا تو میری بڑی بیوی رونے لگی کہ اب تو حیض بھی بند ہوگیا ہے مجھے میرے بھائی کے پاس بھیج دے جا کر علاج کراؤں تو میں نے یہیں دایہ بلا لی تو اس نے کہا کہ خدا بھول گیا ہے اس کو تو حمل ہوگیا ہے پھر آثار شروع ہو گئے۔ پھر لڑکا خوبصورت نصف رات کو پیدا ہوا جس کا نام عبدالحق رکھا گیا۔ دھرم کوٹ جا کر سب رشتہ داروں کو اطلاع دی تو دبخواں اور دھرم کوٹ کے باشندوں نے آپ سے بیعت کر لی۔ میں قادیان آیا تو مسجد کا راستہ دیوار سے بند تھا۔ آپ باغ میں تھے۔ میں نے خواب سنایا کہ میرے ہاتھ میں خربوزہ ہے کھانے میں شیرین ہے ایک قاش عبدالحق کو دی تو وہ خشک ہوگئی آپ نے کہا کہ ایک اور لڑکا پیدا ہو کر مر جائے گا۔ تو ایسا ہی ہوا جس رات لمۃ النصیر پیدا ہوئی تو خود مولوی محمد احسن صاحب کے دروازہ پر حاضر ہو کر کہنے لگے کہ لڑکی پیدا ہوئی مگر الہام ہوا ہے کہ **غاسق اللہ** (جلدی فوت ہو جانے والی) تو ویسا ہی ہوا۔ محمد بخش تھانہ دار کہ جس کی رپورٹ سے حفظ امن کا مقدمہ ۱۸۹۹ء میں دائر ہوا تھا طاعون سے مرا۔ مگر اس کا لڑکا نیاز محمد مرید ہوگیا۔ آخری تقریر میں جب آپ نے کہا کہ عبداللہ آتھم نے حضور ﷺ کے حق میں ''اندرونہ بائبل'' میں معاذ اللہ دجال لکھا ہے تو خوف زدہ ہو کر زبان باہر نکال کر کانوں کی طرف ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ میں نے کب کہا ہے اور کہاں؟ ایک دفعہ اپنے باغ میں پھر رہے تھے۔ اہلیہ نے سنگترہ مانگا' اور اس وقت موسم نہ تھا تو آپ نے ایک پودہ پر ہاتھ مار کر سنگترہ حاضر کردیا۔ آپ ٹانگہ میں سوار ہوئے تو رفیق سفر ہندو نے آپ کو دھوپ میں جگہ دی۔ مگر ابر نے سایہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کر دیا اور قادیان تک یہی حالت رہی تو پھر وہ ہندو پشیمان ہوگیا۔ ایک مقدمہ پر آپ ڈلہوزی گئے۔ راستہ میں بارش آ گئی ایک پہاڑی آدمی کے گھر گئے اس نے دوسروں کو تو جگہ نہ دی مگر آپ کو اندر لے گیا کیونکہ اسکی لڑکی جوان تھی اور غیروں کا داخلہ بند کر دیا تھا سیالکوٹ میں ایک نئے مکان پر آپ لوگوں کے ہمراہ بیٹھے تھے کہ کڑ کڑ کی آواز ہوئی کسی نے کہا کہ چوہا ہوگا مگر آپ نے کہا کہ خطرہ ہے لوگوں نے نہ مانا۔ آخر آپ ابھی لوگوں کو اپنے ہمراہ لے کر نیچے اترے ہی تھے کہ مکان گر گیا۔ گویا آپ کا ہی انتظار کر رہا تھا۔ ایک دفعہ عدالت کی پیشی میں دیر تھی تو آپ نے نماز شروع کر دی۔ ابھی ختم نہ کی تھی کہ بہرے نے خبر دی کہ آپ کی فتح ہوگئی ہے۔ جہلم کے مقدمہ میں آپ گورداسپور گئے۔ پیشی بھگت کر کچہری کے پاس ہی آرام کرتے ہوئے لیٹ گئے اور اس وقت مولوی شیر علی اور مفتی محمد صادق ہی پاس تھے آپ نے کہا کہ الہام ہوا ہے لکھ لو' قلم دوات پاس نہ تھی مفتی صاحب نے باورچی خانہ سے کوئلہ لا کر لکھ لیا اور بھی الہام ہوئے جن میں سے ایک الہام یہ بھی تھا کہ **یسئلونک عن شانک قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون**۔ دوسرے دن وکیل مستغیث نے ''تحفہ گولڑویہ'' میں سے آپ کی **تعلّی** کے چند الفاظ پڑھے اور پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہاں یہ اللہ کی شان ہے۔ قادیان کو جب واپس آئے تو راستہ میں شیر علی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ وہ عربی الہام پورا ہوگیا ہے۔ تو آپ نے کہا ہاں جب مرزا کمال الدین نے دیوار بنا کر مسجد کا راستہ بند کر دیا تو مرزا البشیر کو خواب آیا کہ وہ گرائی گئی ہے۔ آپ نے نوٹ کر لیا پھر آپ نے قانونی چارہ جوئی کی اور کامیاب ہوئے۔ ۱۹۰۵ء میں بڑا زلزلہ آیا تو مفتی محمد صادق کے چھوٹے لڑکے نے خواب میں دیکھا کہ بکرے ذبح ہو رہے ہیں۔ آپ اس وقت باغ میں ٹہل رہے تھے تو آپ نے یہ خواب معلوم کرنے پر کئی بکرے صدقہ کرا دیئے اور لوگوں نے بکرے ذبح کرائے۔ سب کی تعداد سو سے زیادہ ہوگئی۔ مرزا البشیر کا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بیان ہے کہ زلزلہ آیا تو میں نواب صاحب سے ملحق مکان میں بمعہ دوسرے بچوں کے لیٹ رہا تھا۔ ہم ڈر کر صحن کو دوڑے تو آپ اور میری والدہ دونوں صحن کی طرف گھبرا کر آ رہے تھے۔ پھر باغ میں چلے گئے۔ جہاں کچے مکان بنا رکھے تھے اور خیمے بھی لگوا دیئے۔ اسکول بھی کچھ عرصہ وہیں لگتا تھا۔

قادیان میں امیر حسین قصر صلوۃ اسوقت جائز سمجھتے تھے کہ لڑائی شروع ہو۔ حکیم نورالدین صاحب سے بھی بحث کرتے تھے۔ گورداسپور میں آپ جہلم کے مقدمہ کے لئے گئے۔ تو قاضی صاحب کو ظہر کی نماز میں امام بنایا۔ اور کان میں کہا "اب تو قصر کرو گے نا؟" تب سے قاضی صاحب نے اپنا عقیدہ بدل لیا۔ ان کا لڑکا مر گیا تو لڑکے کی ماں اور نانی بہت روئیں۔ آپ جب جنازہ پڑھا کر فارغ ہوئے تو وعظ کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنی بیوی سے بھی کہہ دینا۔ پھر دو لڑکے اور بھی فوت ہوئے مگر وہ نہ روئیں۔ ایک دفعہ گورداسپور جاتے ہوئے بٹالہ میں ٹھہرے کسی نے انگور پیش کئے تو آپ نے تناول فرماتے ہوئے کہا کہ گو اس میں ترشی ہوتی ہے مگر زکام کو مضر نہیں ہوتی۔ کلام کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ میرا جی انگور کو چاہتا تھا۔ خدا نے بھیج ہی دیئے۔ پھر فرمایا کہ ایک دفعہ میں کہیں جا رہا تھا تو مجھے پونڈے کی خواہش ہوئی۔ مگر وہاں نہ ملتا تھا اس کے بعد مجھے ایک آدمی ملا جس سے مجھے پونڈے مل گئے جب محمدی بیگم کی شادی دوسری جگہ کرائی گئی تو آپ نے اپنے دونوں لڑکوں کو خط لکھا کہ میرے ساتھ رہو یا مخالفین سے مل جاؤ اور میں تم کو عاق کروں۔ سلطان احمد نے کہا کہ میں اپنے رشتہ داروں سے تعلق قائم رکھوں گا۔ فضل احمد سے کہا کہ تو اپنی بیوی کو طلاق دیدے تو اس نے دیدی۔ مگر دوسری بیوی کی فتنہ پردازی سے پھر مخالفوں سے جا ملا۔ شرمیلا بہت تھا' مر گیا تو جناب کو بہت غم ہوا۔ ساری رات نہیں سوئے۔ دو تین روز مغموم بھی رہے۔ محمدی بیگم جناب کی چچا زاد بہن عمر النساء کی لڑکی تھی۔ امام الدین و نظام الدین کی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بھانجی مرزا غلام قادر کی بیوہ اس کی خالہ تھی۔ احمد بیگ ہوشیار پوری اس کا والد امام الدین کا بہنوئی تھا۔ آپ کی حقیقی ہمشیرہ محمد بیگ برادر کلاں احمد بیگ سے بیاہی ہوئی تھی۔ یہ تمام رشتہ دار بیدین تھے۔ آپ کو خیال پیدا ہوا کہ یا تو ان کی اصلاح ہو جائے یا کوئی اور فیصلہ ہو تو الہام ہوا کہ ''محمدی بیگم کے نکاح کی سلسلہ جنبانی کر۔ شادی ہوگی تو برکت پائیں گے، ورنہ انکے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے۔ لڑکی کا والد تین سال میں مرجائے گا اور جس سے شادی ہوگی وہ بھی اڑہائی سال میں مرجائے گا''۔ '' سو احمد بیگ '' مرگیا۔ شوہر خوفزدہ ہو گیا اور عجز و نیاز کا خط لکھا جو ''تشحیذ الاذہان'' میں شائع ہو چکا ہے۔ اس لئے بچ گیا۔ باقی رشتہ دار تباہ ہو گئے۔ اس خاندان کا ایک بچہ رہ گیا۔ مگر وہ بھی احمدی ہو گیا۔ غلام قادر کی بیوہ بھی احمدی ہوگئی۔ باقیوں نے مخالفت چھوڑ دی ہے۔ آپ کا یہ الہام پورا ہوا کہ '' ہم کچھ حسنی طریق پر داخل ہونگے اور کچھ حسینی طریق پر''۔ سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق آپ نے لکھا تھا کہ یہ ابتر رہے گا۔ کیونکہ اس کا لڑکا نامرد ہے۔ مولوی محمد علی نے کہا کہ ایسی تحریر قانون کے خلاف ہے بہت تکرار کے بعد آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور فرمایا '' جب نبی ہتھیار لگا کر باہر آجاتا ہے تو پھر ہتھیار نہیں اتارتا''۔ (انتھی ما فی سیرۃ المھدی)

ان کرامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو اتفاقیہ واقعات میں کرامات دکھلانے کا بہت بڑا موقع ملا تھا۔ اور کرامات دکھانے میں یہ وتیرہ اختیار کیا ہے جو ہر ایک خواندہ آدمی کو حاصل ہو سکتا تھا۔ جبکہ وہ اپنے پاس پاکٹ بک رکھ کر چیدہ چیدہ باتیں نوٹ کرتا رہے۔ سال کے بعد اس کی کئی ایک تخمینی باتیں پوری ہو جائیں گی اور اگر اپنے آپ کو مقدس ظاہر کرے تو کرامات کا ڈھیر بھی لگ جائیگا۔ ان کرامات میں سب سے بڑی کرامت محمدی بیگم کا نکاح ہے جو صرف اس لئے تجویز ہوا تھا کہ مرزا صاحب مسیح بنکر نئی شادی کر کے صاحب اولاد ہوں۔ جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے مگر چونکہ کامیابی نہ ہوئی اور تمام

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پیشگویاں حدیث النفس ثابت ہوئیں۔ اس لئے پہلے تو اس حدیث کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا گیا۔ پھر ناکامیابی کے وجوہات گھڑنے شروع کر دیئے کہ یہ آیات متشابہات سے ہے یا اس سے مراد اولا د در اولا د کا نکاح ہے یا یہ مشروط پیشگوئی تھی یا تخلف عن المیعاد کا جواز ممکن ہے اور یار محمد صاحب وکیل نے تو کمال ہی کر دیا کہ محمدی بیگم میں ہوں میں نے بیعت کی تو آپ کے نکاح میں آ گیا۔ اخیر میں مولف ''سیرۃ المہدی'' نے اسکا ظاہر و باطن بنا کر بنائے پیشگوئی وجود تمرد کو قرار دیا ہے اور تفہیمات ربانیہ کی مؤلف نے اس پیشگوئی کو ابھی واجب الوصول قرار نہیں دیا بلکہ عالم آخرت پر چھوڑ دیا ہے کہ یا تو وہاں پر آپ کو کامیابی نکاح کی صورت میں ہوگی اور یا اسکے عوض میں کچھ اور نعمت مل جاوے گی بہر حال یہ پیشگوئی کسی کے نزدیک بھی بظاہر پوری نہیں ہوئی اور جس آن بان سے اس کو شائع کیا گیا تھا اور اپنی صداقت کا معیار اسی کو ٹھہرایا گیا تھا۔ سب کچھ غلط نکلا۔ ہاں اگر نکاح ہو جاتا اور اولاد بھی پیدا ہو جاتی تو آپ کی مسیحیت پر چار چاند لگ جاتے مگر اب کیا ہو سکتا ہے۔ گو ہزار تاویلیں کی جائیں اس سے نشان مسیحیت کا ثبوت ملنا مشکل ہو گیا ہے۔ جو اہل اسلام کے نزدیک ایک بھاری صداقت کا نشان تھا۔

زہد و اتقاء

۱۸۸۴ء میں چلہ کشی کا ارادہ کیا کہ باہر جائیں اور ہندوستان کی سیر بھی کریں۔ سو جان پور ضلع گورداسپور میں جانے کا ارادہ کیا اور عبداللہ سنوری کو ہمراہ لے جانا منظور کر لیا تو الہام ہوا کہ ہوشیار پور جاؤ۔ جنوری ۱۸۸۶ء میں روانہ ہوئے تو عبداللہ کو خط بھیج کر منگوا لیا۔ شیخ مہر علی رئیس ہوشیار پور کو خط لکھا کہ دو ماہ کے لئے ہمارے لئے شہر کے کنارے بالا خانہ والا مکان کرائے کروا دو۔ تو جناب بہلی میں بیٹھ کر بیاس کے کنارے روانہ ہوئے۔ شیخ حامد علی اور فتح خان بھی ساتھ تھے فتح خان رسولپور متصل ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور کا باشندہ تھا۔ پہلے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بہت معتقد تھا بعد میں مولوی محمد حسین صاحب کے کہنے سے مرتد ہو گیا تھا دریا پر پہنچے تو کشتی تک راستہ میں کچھ پانی تھا۔

ملاح نے آپ کو اٹھا کر کشتی میں بٹھایا تو آپ نے اس کو ایک روپیہ انعام دیا کشتی روانہ ہوئی تو عبداللہ سے فرمایا کہ کامل کی صحبت دریا کی مانند ہے پار ہونے کی بھی اُمید ہے اور ڈوبنے کا بھی ڈر ہے۔ فتح خان مرتد ہوا تو مجھے یہ بات یاد آ گئی راستہ میں فتح خان کے گاؤں میں قیام کر کے دوسرے دن ہوشیار پور پہنچے اور طویلہ کے بالا خانہ میں قیام کیا اور ہم تینوں کے الگ الگ کام مقرر کر دیئے۔ عبداللہ کے سپرد کھانا پکانا تھا۔ فتح خان کے سپرد بازار سے سودا لانا تھا اور مہمان نوازی وغیرہ حامد علی کے سپرد تھی۔ پھر دستی اشتہار دے کر اعلان کر دیا کہ مجھے کوئی ملنے نہ آئے۔ چالیس دن بعد بیس روز ٹھہروں گا ملنے والے، دعوت کرنے والے اور سوال و جواب کرنے والے اس وقت آ سکتے ہیں۔ کنڈہ لگا رہے۔ گھر میں بھی کوئی نہ بلائے کھانا اوپر بھیجا جائے۔ میں کسی کو بلاؤں تو ضروری بات کر کے واپس آ جائے دوسرے وقت برتن لے جائیں۔ نماز اوپر پڑھوں گا تم نیچے پڑھ لیا کرو۔ ویران مسجد تلاش کرو جہاں جمعہ مل کر پڑھ لیا کریں۔ شہر سے باہر ایک مسجد ویران پڑی تھی وہاں جمعہ پڑھتے تھے۔ ایک دفعہ عبداللہ کھانا دینے آیا تو آپ نے کہا کہ مجھ پر اللہ کے فضل کے دروازے کھل گئے ہیں۔ دیر تک خدا مجھ سے باتیں کرتا ہے لکھوں تو کئی ورق ہو جائیں۔ پسر موعود کے متعلق بھی الہام اسی جگہ ہوا تھا (دیکھو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) چالیس دن کے بعد بیس روز ٹھیرے تو دعوت کرنے والے تبادلہ خیالات کرنے والے اور دُور و نزدیک کے مہمان آ گئے۔ انہی دنوں میں مرلی دھر آریہ سے مباحثہ ہوا جو "سرمہ چشم آریہ" میں درج ہے دو ماہ کے بعد قادیان کو روانہ ہوئے۔ ہوشیار پور سے پانچ چھ میل کے فاصلہ پر ایک بزرگ کی قبر تھی وہاں بہلی سے اتر کر قبر کی طرف گئے قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر دعا کی تو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

عبداللہ سے کہا کہ جب میں نے ہاتھ اٹھائے تو یہ بزرگ میرے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا۔ تم ساتھ نہ ہوتے تو اس سے باتیں کر لیتا۔ اس کی آنکھیں موٹی ہیں اور رنگ سانولا ہے۔ مجاوروں سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ سو سال سے یہ قبر ہے۔ باپ دادا سے سنا ہے کہ یہ ایک بزرگ، بزرگ چشم سانولا رنگ تھے۔ پھر قادیان پہنچ گئے۔ عبداللہ سے پوچھا گیا کہ آپ کس طرح عبادت کرتے تھے تو اس نے لاعلمی ظاہر کی مگر کہا کہ ایک دن کھانا دینے گیا تو آپ نے کہا کہ الہام ہوا ہے کہ **بورک من فیھا ومن حولھا. من فیھا** سے میں مراد ہوں اور **من حولھا** سے تم لوگ مراد ہو۔ حامد علی اور عبداللہ سارا دن آپ کے پاس رہتے تھے اور فتح علی سارا دن باہر رہتا تھا' غالباً اس الہام کے وقت بھی وہ باہر ہی تھا۔ مگر وہ اتنا معتقد تھا کہ اثنائے گفتگو میں کہا کرتا تھا کہ میں جناب کو نبی سمجھتا ہوں مگر میں پرانے معروف عقیدہ کے بناپر گھبراتا تھا۔ ایک دفعہ میں کھانا چھوڑنے گیا تو جناب نے فرمایا کہ خدا مجھ سے اس طرح کی باتیں کرتا ہے کہ اگر ان میں سے کچھ تھوڑا سا بھی بیان کروں تو جتنے معتقد نظر آتے ہیں، سب پھر جائیں۔ کسی نے حکیم صاحب کو بذریعہ خط پوچھا کہ ناف کے اوپر ہاتھ باندھنے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے جناب کے پاس کہلا بھیجا کہ فوق السرۃ کی ہر ایک حدیث مخدوش نظر آتی ہے تو کہا کہ باوجودیکہ اردگرد کے تمام حنفی تھے زیر ناف ہاتھ باندھنے سے مجھے نفرت رہی ہے تلاش کرو حدیث مل جائے گی کیونکہ جس کا ہمیں میلان ہو اس کا حکم مل جایا کرتا ہے حکیم صاحب نے آدھ گھنٹہ بھی نہ گذرا کہ حدیث **علی شرط الشیخین** پالی اور پیش کر کے کہا کہ یہ حضور کی برکت ہے۔

ایک مہمان آیا تو عصر کے قریب آپ نے اس کا روزہ افطار کرانا چاہا' مگر اس نے انکار کیا تو آپ نے کہا کہ خدا فرمانبرداری سے راضی ہوتا ہے سینہ زوری سے نہیں۔ اس کا حکم ہے کہ مسافر روزہ نہ رکھے تو روزہ کھلوادیا، حکیم نورالدین صاحب معتکف تھے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

،عدالت میں جانا پڑا تو اعتکاف توڑ دیا۔ آپ نے کہا کہ جب جانا ہی تھا تو اعتکاف میں کیوں بیٹھے تھے۔ سراج الحق کا روزہ تھا بھول کر کسی نے پانی منگوایا تو اس کو یاد آ گیا' آپ نے کہا کہ یہ خدا کی مہمانی تھی جو سوال کرنے سے روک دی گئی۔ ماہ ذی الحجہ ۱۳۰۲ھ بوقت ۱۰ بجے عبداللہ سنوری سے کہا کہ رعب اور خوف سے بچنے کے لئے تین دفعہ سورۂ یاسین پڑھ کر اپنی پیشانی پر یا عزیز خشک انگلی کے ساتھ لکھ لیا کرو۔ حکیم صاحب نے ایک دفعہ زراعتی کنواں ساڑھے تین ہزار میں رہن لیا' مگر تحریر نہ لی اور مالک کے قبضہ میں ہی رہنے دیا' آمد کا مطالبہ کیا تو وہ منکر ہو گیا۔ جناب کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ مولوی صاحب کو مال کی فکر ہے اور مجھے آپ کے ایمان کی کہ کیوں مالک کو ایسا موقع دیا۔ لکھوا کیوں نہ لیا؟ اور کیوں قبضہ نہ لیا؟ عبداللہ سنوری آمین بالجہر اور رفع یدین کے دلدادہ تھے۔ ایک دن آپ نے کہا کہ سنت پر بہت عمل ہو گیا ہے اس دن سے یہ دونوں چھوڑ دیئے اور آپ نے کبھی نہ یہ دونوں کام کئے اور نہ جہر سے بسم اللہ پڑھی اور یہی اکثری عمل حضور ﷺ کا تھا۔ اوائل میں جناب خود ہی مؤذن اور خود ہی امام تھے۔ حکیم نور الدین مقرر ہوئے تو مولوی عبدالکریم کو مقرر کرا دیا تھا اور ۱۹۰۵ء تک تادم مرگ وہی امام رہے جناب مولوی صاحب کے دائیں طرف کھڑے ہوا کرتے تھے اور باقی مقتدی پیچھے ہوتے تھے ان کی غیر حاضری میں اور ان کی وفات کے بعد حکیم صاحب امام ہوتے تھے۔ مسجد اقصیٰ میں امام جمعہ بھی مولوی عبدالکریم ہوا کرتے تھے۔ بعد میں جب آپ کی طبیعت ناساز رہتی مولوی صاحب مسجد مبارک میں جمعہ پڑھاتے تھے اور اقصیٰ میں حکیم صاحب امام جمعہ ہوتے تھے مولوی صاحب کی وفات کے بعد مولوی محمد احسن صاحب، وہ نہ ہوں تو سرور شاہ صاحب امام بنتے تھے۔ وفات مسیح تک یہی طریق تھا۔ عید کے امام مولوی صاحب یا حکیم صاحب ہوتے تھے۔ نماز جنازہ جناب خود پڑھاتے تھے۔ عید الاضحیٰ ۱۹۰۰ء پر خطبہ الہامیہ مسجد

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مبارک میں پڑھا تو مسجد اقصیٰ کو گئے اور خطبہ شروع کیا۔ لکھنے پر مولوی عبدالکریم اور حکیم صاحب مقرر ہوئے ایک دفعہ کہا کہ جلدی لکھو یہ وقت پھر نہیں رہے گا اس وقت آپ کرسی پر تھے بائیں طرف خطبہ نویس تھے آواز متغیر تھی۔ بعد از خطبہ آپ نے کہا کہ یہ خطبہ میری طرف سے نہ تھا بلکہ القاء من اللہ تھا۔ بعض دفعہ لکھا ہوا پیش آ جاتا تھا' جب لفظ بند ہو گئے خطبہ بھی بند ہو گیا۔ صاحبزادہ نے کہا کہ ہم اس وقت سات برس کے قریب تھے مگر اتنا یاد ہے کہ آپ کی آنکھیں اس وقت قریباً بند تھیں۔ خطبہ کا باب دوم بعد میں لکھا گیا ہے اور ۱۹۰۲ء میں شائع ہوا۔ عبداللہ سنوری نے کہا کہ مسجد مبارک میں میں ظہر کی سنتیں پڑھ رہا تھا بیت الفکر (جو آپ کی مسجد مبارک کے متصل مکان رہائشی کا حصہ ہے) سے آپ نے آواز دی تو میں نماز توڑ کر متوجہ ہو گیا آپ نے فرمایا کہ تم نے بہت اچھا کیا اور یہ ابتدائی زمانہ کا واقعہ ہے۔ ابھی حکیم نورالدین صاحب جموں میں ملازم تھے تو انہوں نے خط لکھا کہ اگر یہاں تشریف لے آئیں تو مہاراج آپ کی ملاقات کی خواہش رکھتے ہیں۔ تو عبداللہ سنوری سے جواب لکھایا کہ **بئس الفقیر علی باب الامیر**۔ عبداللہ سنوری سے کہا کہ قیامت کو ایک شخص خدا کے سامنے حاضر ہوگا، پوچھے گا کہ تم نے کوئی نیک عمل بھی کیا ہے؟ کہے گا کہ نہیں' تو پھر کسی بزرگ سے بھی ملا؟ کہے گا کہ نہیں، ہاں ایک دفعہ کوچہ میں ایک بزرگ جا رہا تھا تو وہ دیکھا تھا' خدا فرمائے گا کہ جا تمہیں اسی کی خاطر بخش دیا۔ یہ بھی کہا کہ جو شخص کامل کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو سجدہ کرنے سے پہلے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں' مگر صحت نیت شرط ہے۔ آپ نے کہا کہ انسان دو بیویاں کر کے درویش ہو جاتا ہے۔ کہا کہ مردے کا چہلم غیر مقلدوں کے نزدیک ناجائز ہے' مگر چونکہ مردہ کی روح چالیس دن بعد رخصت ہوتی ہے، اس لئے غرباء میں کھانا تقسیم کر کے اسے رخصت کرنا چاہئے۔ عبداللہ سنوری نے کہا کہ آپ اس رسم کے پابند نہ تھے' مگر حکمت بتا دی۔ بچپن میں میاں محمود

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب خلیفہ ثانی ایک دفعہ دروازہ بند کر کے چڑیاں پکڑ رہے تھے تو آپ نے جمعہ کو جاتے ہوئے دیکھا کہا کہ ایماندار گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں۔

مرزا سلطان احمد نے کہا کہ آپ قرآن مجید، دلائل الخیرات اور مثنوی روم بہت پڑھتے تھے اور کچھ نوٹ بھی کرتے تھے یہ بھی کہا کہ آپ مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کو ملنے جاتے تھے اور کبھی میاں شرف الدین صاحب المعروف فقیر سماں والا سے بھی ملنے جاتے تھے اور موضع سم طالب پور کے نزدیک ضلع گورداسپور میں ہے۔ وہاں ایک چشمہ بھی ہے شاید اسی واسطے سماں والا کہتے ہوں گے۔ مرزا غلام مرتضیٰ کے پاس جب دونوں بھائی جاتے تو آپ مرزا غلام قادر کو کرسی پر بٹھا دیتے اور جناب خود ہی نیچے بیٹھ جاتے۔ گو خود متنفر تھے۔ مگر والد صاحب کی خاطر افسروں سے ملاقات کر لیتے تھے۔ (از سلطان احمد) ایک دفعہ آپ مغرب کی طرف سیر کو گئے تو قبرستان کے شمال میں کھڑے ہو کر دعا کی کیونکہ وہاں رشتہ داروں کی قبریں تھیں امۃ النصیر کو وہیں دفنایا تھا تو خود اٹھا کر لے گئے تھے۔ ایک دفعہ حکیم صاحب کے درس میں جنگ بدر کا ذکر آیا تو حکیم صاحب نے فرشتوں کے متعلق کچھ تاویل کی۔ تو آپ نے کہا کہ نبی کے ساتھ دوسروں کو بھی فرشتے نظر آ جاتے ہیں۔ ۴/اپریل ۱۹۰۵ء میں زلزلہ آیا تو آپ نے باغ میں آٹھ نو بجے لمبی نماز پڑھی سیر کو گئے تو کسی نے کہا: **لم اخنہ بالغیب** کس کا قول ہے حکیم صاحب زلیخا کا قول بتاتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ ایسا پُر معنی قول حضرت یوسف کا ہی ہو سکتا ہے زلیخا کا نہیں ہو سکتا۔

۱۸۸۴ء میں سلطان احمد نے تحصیلداری کا امتحان دیا تو دعا کے لئے رقعہ لکھا تو آپ نے پھینک دیا اور کہا کہ دنیاداری کے لئے ہی دعا کراتے ہیں، مگر بعد میں کہا کہ الہام ہوا ہے کہ وہ پاس ہوگا' چنانچہ پاس ہو گیا۔ آپ نے اور آپ کے والد صاحب نے طبابت کو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کبھی ذریعہ معاش نہیں بنایا تھا' خیراتی کام سمجھ کر کرتے تھے۔ اس لئے معراج الدین عمر کا یہ قول غلط ہے کہ آپ کے والد صاحب کا ذریعہ معاش طبابت تھی۔ جب منصوری پیسے (موٹے پیسے) چلتے تھے تو کسی نے آپ سے استفسار کیا کہ مجھے کنجی کا ترکہ ملا ہے، کیا کروں؟ تو آپ نے کہا کہ اسلام کی تبلیغ میں ایسا مال خرچ ہوسکتا ہے۔ جب دیوانہ کتا حملہ آور ہو اور منصوری پیسوں کے سوا کچھ نہ ہو جو نجاست میں پڑے ہوں تو کیا تم ان کے ساتھ اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے ان کو لے کر کتوں کو نہیں مارو گے؟ صاحبزادہ کہتے ہیں کہ سود کا فتوٰی جواز کچھ شرائط کے ماتحت صرف وقتی ہے' ایک دفعہ آپ مسجد متصلہ اسٹیشن لاہور میں وضو کر رہے تھے تو لیکھرام نے آ کر باہر سے سلام کیا، جواب ندارد' پھر کیا، جواب ندارد' اور کہا کہ میرے آقا کو گالیاں دیتا ہے اور مجھے سلام کرتا ہے۔ سوالی نے کچھ مانگا تو آپ نے کثرت شور سے آواز نہ سنی گھر چلے گئے' واپس آئے تو وہ چلا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ خود ہی آ گیا تو آپ نے اسے کچھ نقدی دے دی کہ گویا آپ کے سر سے بوجھ ہلکا ہو گیا ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ میں نے دعا کی تھی کہ وہ فقیر واپس آئے۔ شروع میں آپ نماز کے وقت پہلی صف میں دوسرے مقتدیوں کے ساتھ مل کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔ لیکن پھر بعض باتیں ایسی ہوئیں کہ آپ نے اندر حجرہ میں امام کے ساتھ کھڑا ہونا شروع کر دیا اور جب حجرہ گرا کر تمام مسجد ایک کی گئی تو پھر بھی آپ بدستور امام کے ساتھ ہی کھڑے ہوتے تھے' باوضو **سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم** پڑھا کرتے تھے۔ اشراق وتہجد بھی حتی الوسع پڑھتے تھے۔ رات کو نیند کم آتی تھی اور رات کو یا کثرت پیشاب تھی یا تہجد اور یا مضمون نویسی۔ فجر کی سنت خفیف صورت میں گھر پڑھتے تھے۔ جناب نے شباب میں بھی روزے رکھے اور آخر عمر میں بھی، اور شوال کے چھ روزے ضرور رکھتے تھے۔ دعا کرنی ہوتی تو روزہ رکھ لیتے مگر اخیر عمر میں کمزوری کے باعث تین سال رمضان کے روزے بھی نہیں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

رکھے۔ ایک دفعہ آپ نے حجامت کرائی تو قاضی امیر حسین نے تبرک کے طور پر بال اپنے پاس رکھ لئے' کچھ بال مرزا بشیر احمد کے پاس بھی اب تک موجود ہیں۔ نماز مغرب میں آپ نے چھوٹی چھوٹی سورتوں سے امامت کرائی تو سوز اور درد دل سے سامعین چیخ اٹھے اور قاضی صاحب سے فرمایا کہ عشاء آپ پڑھائیں مجھے تکلیف ہوئی ہے۔ مرزا بشیر احمد نے ایک دفعہ یوں کہا تھا کہ "نظام الدین" تو آپ نے کہا آخروہ تمہارا چچا ہے، بڑوں کا اس طرح نام نہیں لیا کرتے۔ آپ صدقہ میں جائیداد کا دسواں حصہ محتاجوں کو خواہ غیر احمدی کیوں نہ ہوں خفیہ طور پر دیا کرتے تھے۔ قرضہ لیتے تو واپسی میں زیادہ دیتے۔ حکیم نورالدین صاحب نے ایک دفعہ قرضہ لیا جب واپس کرنے لگے تو آپ نے انکار کر دیا اور کہا کہ کیا میرا روپیہ اور ہے؟ حکیم فضل الدین نے بھی آپ سے قرضہ لیا ہوا تھا۔ تو حکیم صاحب نے ان کو کہلا بھیجا کہ اگر تم اپنا قرضہ واپس دلا بھیجو تو کسی اور طریق سے واپس کرو، ورنہ مرزا صاحب ناراض ہوں گے۔ آپ نے حج کا پختہ ارادہ کیا تھا مگر آپ عہدہ برآ نہ ہو سکے۔ وفات کے بعد آپ کی اہلیہ نے آپ کی طرف سے حج کروادیا تھا۔ (انتھی مافی سیرۃ المہدی)

ان واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا زہد اور تشرع کچھ رواج پر مبنی تھا، کچھ مذہب اہلحدیث پر اور کچھ تصوف پر۔ اور یہ بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ دائم المریض ہونے کی وجہ سے بھی آپ کو کئی جگہ زہد اختیار کرنا پڑا۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ آپ کامل انسان نہ تھے، کیونکہ جس قدر ایسے انسان ہو گزرے ہیں، ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں تھا جو ذیابیطس، کثرت پیشاب، بارچشم، ضرب بازو، نزف دم، غثیان و قے، ضعف و بدہضمی، کزاز و تشنج اعضاء اور مراق وغیرہ میں ہمیشہ کے لئے مبتلا رہا ہو۔ اس لئے ایسا دائم المریض انسان ناقص الاسلام اور ضعیف العمل سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ نے نہ کبھی اعتکاف کیا، نہ حج کرنے پر قدرت پائی، نہ رمضان کے روزے مکمل طور پر نصیب ہوئے اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ ہی نماز باجماعت کی فضیلت پر قیام دکھایا اور نہ ہی نمازوں کو اپنے اپنے اوقات پر ادا کرنے کی فضیلت حاصل کی۔ بلکہ زہد و اتقاء کے خلاف روزہ داروں کے روزے بھی تڑوا دیئے اور سنن و نوافل اور جمع بین صلوتین یا بین الصلوات سے اسلام کی رہی سہی وقعت بھی اڑا دی۔ اپنی اولاد کو عاق کر کے لاوارث بناتے ہوئے اتنا بھی خیال نہیں کیا کہ اسلام میں عاق ہونے سے کوئی بیٹا لاوراث نہیں بن سکتا۔ اب اگر اسلامی حکم مانا جائے تو ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ مرزا صاحب صاحب شریعت نبی تھے جو احکام جدیدہ کے اجراء پر قادر تھے تو پھر یہ اصول صحیح نہ رہا کہ حضور ﷺ کے بعد تشریعی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔

"پیغامی جنتری" ۱۹۲۱ء ص ۷۷ میں لکھا ہے۔ جو خط دعا کے لئے آتا فوراً دعا کرتے کہ کہیں بھول نہ جائے۔ نماز کے قیام میں ایڑیوں کا فاصلہ انگلیوں کی نسبت کم ہوتا تھا۔ نماز میں ہاتھ سینہ پر باندھتے تھے۔ آمین بالجہر آپ سے کبھی نہیں سنی گئی۔ نمازی کے آگے سے نہیں گذرتے تھے، علالت کی وجہ سے معذور ہوتے تو کہلا بھیجتے کہ نماز پڑھ لو۔ آپ جتنی دفعہ آتے السلام علیکم کہتے۔ نماز جنازہ کی امامت خود کراتے تھے اور باقی نمازوں میں بھی آپ ہی عموماً امام ہوتے تھے۔ سنتیں اور نوافل گھر پڑھتے۔ مگر مغرب کی سنتیں مسجد میں ہی پڑھ لیتے تھے۔ اور رمضان شریف میں یہ سنتیں بھی گھر جا کر پڑھتے۔ آپ کی مجلس بین المغرب والعشاء ہوتی یا بین الظہر والعصر۔

سوانح مختلفہ

ایک دفعہ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آپ نے مرزا بشیر احمد کو قلابازیاں لگاتے ہوئے اپنے گھر چارپائیوں پر دیکھا جبکہ ابھی وہ دوسری جماعت میں تھا تو کہا کہ اسے بی۔ اے پاس کرانا۔ بچوں کو کبھی بھلے برے کی کہانی سناتے، کہ بھلے کا انجام بھلا ہوا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور بُرے کا برا۔ اور کبھی بیگن کی، کہ ایک نے نوکر سے کہا کہ بیگن برا ہے۔ پھر کسی اور دن کہا کہ بیگن اچھی چیز ہے تو نوکر نے کہا کہ ہاں اچھی چیز ہے' آقا نے پوچھا کہ تم نے پہلے برا کیوں کہا تھا؟ کہا کہ میں جناب کا ملازم ہوں، بیگن کا ملازم نہیں۔ آپ کے تینوں صاحبزادوں نے ہوائی بندوق منگوانے کے لئے قرعہ اندازی کی کہ کس قسم منگائی جائے، تو آپ نے جس نام کا قرعہ نکالا وہی منگائی گئی' جس سے بہت شکار کیا گیا۔

میاں شریف کو بچے بہت چھیڑتے تھے کہ ابا تم سے پیار نہیں کرتے تو وہ روتا تھا تو ناک سے رطوبت بہت نکلتی تھی۔ آپ اس کو اپنے پاس بلاتے تو وہ مارے شرم کے پیچھے ہٹتا۔ موضع بسراواں واقعہ جانب شرق قادیان میں مرزا غلام مرتضٰی و مرزا غلام محی الدین کو وہاں پر قلعہ خام میں بند کر کے سکھوں نے قتل کا ارادہ کیا تھا۔ جبکہ رنجیت سنگھ کے بعد بدامنی پھیل گئی تھی۔ تو مرزا غلام حیدر برادر خورد غلام محی الدین کو خبر لگی تو اس نے لاہور سے کمک منگوا کر بچا لیا تھا آپ کے عہد میں کبھی نماز استسقاء ادا کرنے کا موقع نہیں آیا۔ کیونکہ اگر ایک دن گرمی ہوتی تو آپ فرماتے آج بہت گرمی ہے دوسرے تیسرے دن بارش ہو جاتی' فصل بھی خوب ہوتی تھی۔ آپ کے بعد مہینوں آگ برستی ہے اور بارش نہیں پڑتی صاحبزادہ مبارک احمد بیمار تھا تو حکیم نور الدین صاحب پوچھنے آئے اور جناب چارپائی پر تھے حکیم صاحب نیچے بیٹھنے کو تھے تو آپ نے حکیم صاحب کو پائنتی پر بٹھا لیا آپ نے کہا کہ اللہ کے کاموں میں اخفا ہوتا ہے۔ پسر موعود کے متعلق اللہ نے فرمایا کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ مگر یہ صفت سب میں موجود ہے کیونکہ خلیفہ محمود اس لئے ایسا ہوا کہ فضل احمد، سلطان احمد اور بشیر اول کو ساتھ ملایا گیا۔ بشیر احمد اس لئے کہ صرف زندہ لڑکے شمار کر لئے۔ شریف احمد کو اس لئے کہ صرف نکاح دوم کے زندہ اور متوفی لڑکے شمار کر لئے اور مبارک کو اس طرح کہ نکاح دوم کے صرف زندہ لڑکے اور بشیر اول متوفی کو شمار کر لیا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حاجی عبدالمجید صاحب لدھیانوی کے مکان میں نیم کا درخت تھا۔ آپ نے حاجی صاحب سے کہا کہ دیکھو برسات سے پتے کیسے خوشنما ہیں میں نے دیکھا تو آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ ''ازالہ اوہام'' کے مرتب کرنے کے دنوں میں بروایت سنوری یہ الہام ہوا کہ سلطنت برطانیہ تا ہفت سال بعد ازاں باشد خلاف واختلال اور بروایت حامد علی سلطنت برطانیہ تا ہشت سال بعد ازاں ایام ضعف واختلال۔ اس کا وقوع یا یوم الہام سے ہے یا وفات وکٹوریہ سے یا انیسویں صدی کا آغاز یا جناب کی وفات سے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ لدھیانہ میں پہلی بیعت ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لی تو حامد علی کو دروازہ پر بٹھایا۔ تو آپ نے پہلے حکیم نورالدین صاحب سے بیعت لی۔ پھر عباس علی سے پھر محمد حسین مراد آبادی سے، پھر عبداللہ سنوری سے، پھر باقی لوگوں سے پہلے الگ الگ بیعت لیتے تھے' پھر اکٹھے کر کے لینے لگے۔

بیعت یوں لیتے تھے کہ سچے دل سے وعدہ کرتا ہوں کہ تادم مرگ گناہوں سے بچوں گا اور دین کو نفس کی لذات پر مقدم رکھوں گا۔ ۱۲ جنوری کی دس شرطوں پر حتی الوسع پابند رہوں گا۔ اب بھی گذشتہ گناہوں سے معافی چاہتا ہوں **استغفر اللہ** ۳ بار **من کل ذنب واتوب الیہ، کلمہ شہادت، رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنبی فانہ لایغفر الذنوب الاانت** ۔ بیعت میں ہاتھ کی کلائی پر اپنا ہاتھ رکھتے یا ہاتھ میں ہاتھ دیتے۔ بیعت اُولیٰ میں مولوی عبدالکریم صاحب وہاں ہوکر شریک نہیں ہوئے۔ بیعت لینے کے بعد آپ علی گڑھ گئے اور سید تفضیل حسین تحصیلدار کے مکان پر ٹھہرے۔ تو سید صاحب کے کسی دوست تحصیلدار نے انگریزی طریق پر عام دعوت میں آپ کو بلایا' میر عباس علی نے نفرت کی۔ آپ نے کہا کوئی حرج نہیں مگر وہ انکاری ہی رہا۔ بعد میں جب وہ مرتد ہوگیا تو عبداللہ نے کہا کہ وہ تو اسی دن سے کٹ گیا تھا۔ آپ کے لیکچر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کا وہاں اشتہار ہوا تو سید صاحب سے آپ نے کہا کہ الہام ہوا ہے کہ لیکچر نہ دو۔ بہت اصرار ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میں حکم الٰہی کی نافرمانی کیسے کر سکتا ہوں۔ سات دن قیام کر کے واپس لدھیانہ آ گئے۔ ان دنوں ہی اسمٰعیل علی گڑھی نے آپ کے خلاف ایک کتاب لکھی تھی اور بعد میں مر گیا تھا۔ حکیم نورالدین کا بیان ہے کہ ''فتح الاسلام'' اور ''توضیح المرام'' شائع ہوئیں تو ابھی میرے پاس نہ پہنچی تھیں کہ ایک مخالف نے دیکھ کر کہا کیا نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی اور نبی ہو سکتا ہے؟ کیا کوئی دعویٰ کرے تو پھر؟ میں نے کہا کہ اگر وہ صادق ہے تو بہر حال لوگ اس کا قول قبول کریں گے یہ سن کر کہا تم قابو نہ ہی آئے، میں تو چاہتا تھا کہ تم کو مرزا سے الگ کر دوں۔ یہ قصہ سنا کر حکیم صاحب کہا کرتے تھے کہ یہ تو صرف نبوت کی بات ہے میرا تو ایمان ہے کہ اگر وہ صاحب شریعت ہونے کا بھی دعویٰ کر دیں اور قرآنی شریعت کو منسوخ کر دیں۔ تو بھی مجھے انکار نہ ہو کیونکہ ان کو منجانب اللہ حق مان لیا۔ تو جو بھی آپ فرمائیں گے حق ہوگا اور سمجھ لیں گے کہ خاتم النبیین کے کوئی اور معنی ہیں۔ عبداللہ سنوری نے کہا کہ پسر موعود کی پیشگوئی کے بعد ہم سے کہا کرتے تھے کہ دعا کرو لڑکا پیدا ہو۔ تب امید واری بھی تھی بارش ہوئی تو مسجد مبارک کے اوپر جا کر میں نے دعا کی۔ پھر قادیان سے مشرق کو نکل کر جنگل میں دعا کی تو سارا دن بارش میں دعا کرتے گذرا۔ شام کو الہام ہوا کہ ان کو کہہ دو کہ انہوں نے بہت رنج اٹھایا ہے ثواب بہت ہوگا میں نے کہا کہ یہ میرے متعلق ہی ہے کیونکہ میں نے بارش میں اور جنگل میں دعا کی تھی تا کہ قبول ہو۔ آپ نے تصدیق کی اور ایک آنہ کے بتاشے تقسیم کئے مگر عصمت پیدا ہوئی تو معلوم ہوا کہ دعا قبول نہیں ہوئی مگر ثواب مل گیا۔ ابھی بیعت لینی شروع نہ ہوئی تھی کہ میں نے کہا میری بیعت لے لیں۔ کہا کہ پیر کا کام بھنگی کا کام ہوتا ہے اپنے ہاتھ سے مرید کے گناہ دھونے پڑتے ہیں اور مجھے کراہت ہے تم شاگرد بن جاؤ۔ میں نے ایک آنہ کے بتاشے لا کر رکھ دیئے جو تقسیم کر دیئے اور مجھے بھی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دیئے۔ ایک ہفتہ کے بعد ایک آیت کا ترجمہ سادہ پڑھاتے تھے۔ اور کبھی کچھ تشریح بھی کر دیتے۔ کہتے کہ تم میں معارف کی برداشت نہیں۔ شاید اس لئے کہ میں مجنون نہ بن جاؤں آپ نے نصف پارہ پڑھایا ہوگا کہ میں نے جانا کہ میرے دل پر معانی کی پوٹلی گرادی جاتی ہے۔ کہتے تھے کہ میں معانی قرآن کے لئے ہی مبعوث ہوا ہوں اور ہماری صحبت سے یہی فائدہ ہے۔ حاجی عبدالمجید لدھیانوی اور حکیم نورالدین صاحب کو بھی یہی جواب دیا تھا۔ کہ لست بماموربہ تو جب حکم ہوا بیعت لینی شروع کر دی۔ ایک دن بڑی مسجد میں قرآن پڑھ رہا تھا اور آپ ٹہل رہے تھے آپ کی نظر سے میری نظر مل گئی تو میرا دل پگھل گیا اور دیر تک دعا کرتا رہا پھر آپ نے بند کرادی تو میں نے سمجھا کہ کامل کی نظر میں کیا تاثیر ہوتی ہے۔ میں اور حامد علی آپ کے ہمراہ شمال کو سیر کے لئے نکلے، راستے میں بیری کے پاس ایک لال بیر تھا میں نے اٹھالیا تو آپ نے فرمایا کہ کسی کی ملکیت ہوگا نہ کھاؤ۔ تب سے میں نے ایسے بیر نہیں کھائے۔ گو عہد شباب میں ہی آپ نے تبلیغ و تعلیم شروع کر دی تھی۔ اور زبانی مباحثہ بھی ہوتا تھا جسکے متعلق ۸۵۔۱۸۸۴ء کو ایک تبلیغی خواب بھی دیکھا تھا۔ سیالکوٹ کی ملازمت میں بھی آپ نے یہ کام شروع رکھا۔ ۷۷۔۱۸۷۶ء میں آپ نے مضامین بھی شائع کئے ''براہین'' کا کام گو پہلے شروع تھا مگر اشاعت ۱۸۸۹ء سے شروع ہوئی اور حصہ چہارم ۱۸۸۴ء میں شائع ہوا تو آپ مجدد تسلیم ہوئے اور ایک جماعت تیار ہوگئی اور مخالفین اسلام کھڑے ہوگئے گویا یہ پہلا زلزلہ تھا۔ ''براہین'' کے بعد بیس ہزار اشتہارات کے ذریعہ سے اپنی ماموریت کا اعلان کیا۔ ۱۸۸۶ء میں ہوشیار پور کا جلسہ رونما ہوا عظیم الشان بیٹے کی بشارت ملی۔ اور ۱۸۸۶ء میں اس کا اعلان کر دیا۔ اب موافق و مخالف منتظر رہے۔ گھر امیدواری تھی۔ تو مئی ۱۸۸۶ء کو لڑکی پیدا ہوئی یہ دوسرا زلزلہ تھا جو ابتلا ثابت ہوئی اور اعلان کیا گیا کہ الہام میں اس کی تعیین نہیں ہوئی تھی۔ لوگ سنبھل گئے۔ مخالفین نے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

استہزاء کی اور آمد کا جوش نہ رہا۔ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء سے پہلے دس ماہ سلسلہ بیعت کا اعلان ہوا۔ اور ۱۸۸۹ء میں ''بیعت اولیٰ'' لدھیانہ میں لی گئی۔ اس وقت تک لوگ آپ کو بینظیر خادم اسلام سمجھتے تھے۔ ۱۸۹۱ء کے شروع میں ''فتح اسلام'' تصنیف ہوئی جس میں آپ نے وفات مسیح اور اپنی مسیحیت کا اعلان کر دیا اور کفر کے فتوی لگ گئے اور مولوی محمد حسین بٹالوی نے جو اس سے پہلے موافق تھا سب پر تکفیر میں سبقت کی اور فتوی تکفیر شائع کیا۔ یہ تیسرا زلزلہ تھا۔ اس کے بعد پندرہ ماہی پیشگوئی متعلقہ آتھم کے متعلق شور اٹھا۔ مگر جماعت برداشت کر گئی اور یہ چوتھا زلزلہ تھا۔ پانچواں زلزلہ جو ''زلزلۃ الساعۃ'' تھا۔ آپ کی وفات تھی۔ مگر آپ کی مقناطیسی طاقت نے جماعت کو الگ نہ ہونے دیا۔ اس کے بعد خلیفہ اول کی وفات پر شور اٹھا۔ مگر یہ صدق دعویٰ سے متعلق نہ تھا۔ صاحبزادہ بشیر احمد کا قول ہے کہ پانچ زلزلوں کی پیشگوئی ان زلزلوں پر بھی منطبق ہوسکتی ہے۔ چھوٹے زلزلے کئی دفعہ آئے اور آئیں گے۔ مگر ان کے برابر نہیں ہوسکتے۔ خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی ملنے گئے تو آپ اپنے مکان میں خربوزے کھا رہے تھے۔ آپ نے ایک موٹا خربوزہ مولوی صاحب کو دے کر کہا کہ موٹا آدمی منافق ہوتا ہے۔ دیکھیں کیسا نکلتا ہے، چیرا تو پھیکا تھا۔

لالہ ملاوامل نے کہا کہ آپ نے مجھے صندوقچی کھول کر ''براہین'' کا مسودہ دکھایا کہ میرا یہی سب مال اور یہی جائیداد ہے۔ ۱۸۷۹ء میں جب آپ نے ''براہین'' کا اعلان کیا تو اس وقت اس کا حجم دواڑہائی ہزار صفحہ تک پہنچ چکا تھا، جن میں آپ نے اسلام کی صداقت پر تین سو دلائل لکھے تھے اور آپ کا ارادہ تھا کہ اشاعت پر اور بھی اضافہ کیا جائے گا۔ چنانچہ چار جلدیں شائع ہوئیں تو مقدمہ اور حواشی بڑھا دیئے، مگر اصل کتاب کے صرف چند ورق درج ہوئے ہیں اور صرف ایک دلیل لکھی گئی ہے اور وہ بھی ادھوری۔ پھر اشاعت رک گئی اور باقی مسودہ جل کر تباہ ہوگیا۔ جلد چہارم کے آخر پر لکھ دیا کہ ابتداء میں کچھ اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

خیال تھا۔ دوران اشاعت میں آپ مامور بن گئے اور پہلے ارادے ترک کر دیئے۔ صاحبزادہ کا قول ہے کہ آپ کی اسی کتابیں اور آپ کا وجود ہی تین سو دلائل صداقت اسلام کی ضمانت ہے جو ہر کہ ومہ پر ظاہر ہے۔ چوہدری حاکم الدین کا بیان ہے کہ جب مرزا امام الدین و نظام الدین نے مسجد کا راستہ بند کیا تو آدمی بھیج کر منت ساجت کی۔ مگر انہوں نے نہ مانا اس وقت قادیان کے قریب کسی موقع پر ڈپٹی کمشنر صاحب تحقیق کے لئے آئے ہوئے تھے آپ نے اس کے پاس اپنے آدمی بھیجے مگر اس نے بھی غصہ میں آ کر کہہ دیا کہ میں تم کو جانتا ہوں، میں تمہاری خبر لینے والا ہوں، تم کو پتہ لگ جائے گا' کیونکہ سوائے چند مہاجرین اور مہمانوں کے سارا قادیان آپ کے خلاف تھا۔ آپ نے احمدیوں کی تکلیف دیکھ کر کہا کہ یہاں رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ ہجرت انبیاء کا کام ہے کہیں باہر چلے جائیں۔ حکیم صاحب نے کہا بھیرہ چلیں میرا مکان حاضر ہے۔ مولوی عبدالکریم نے سیالکوٹ جانا پیش کیا۔ شیخ رحمت اللہ نے لاہور اپنے پاس لے جانے کو کہا اور میں نے کہا کہ میرا گاؤں صحیح وسالم موجود ہے گویا وہاں ہماری ہی حکومت ہے پاس ہی دوسرا گاؤں ہے جس سے تمام اشیاء مہیا ہو سکتی ہیں۔ آپ نے کہا کہ اچھا وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا۔ ۱۸۸۶ء میں بھی ہجرت کرنے کا آپ نے ارادہ کیا تھا جس کا ذکر ''شحنہ حق'' میں ہے۔ ہوشیار پور میں چلہ کشی کا حساب و کتاب عبداللہ سنوری نے اپنی پاکٹ بک میں درج کیا تھا جس کا نمونہ درج ذیل ہے۔

۳۱ مارچ ۱۸۸۶ء، مربائے آم، آچار، دودھ، مصری، چٹنی، گوشت، لفافہ، پالک، دال ماش، نمک، دھنیا، پیاز تھوم، ارد گندم، مرمت تھیلا، ریوڑی، چونڈہ ضلع امرتسر کا ایک معمر سوا سو سال کا بوڑھا پست قد حضرت سید احمد صاحب بریلوی کا مرید اور شریک سفر حج بھی تھا اور اس کے جسم پر زخموں کے نشان بھی تھے قادیان آیا۔ جبکہ حافظ روشن علی صاحب یہاں ابھی ابھی آئے تھے اس نے بیعت کی حکیم صاحب نے صلوۃ خوف کے عملی طریق اس سے سیکھے تھے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

چار دن رہ کر روانہ ہونے لگا تو آپ نے دو ماہ کے لئے اور ٹھہرالیا۔ ایک دفعہ پھر آیا تھا۔ مگر جلدی واپس جاکر مرگیا یہ وہ شخص تھا کہ جس نے دو اماموں سے بیعت کی اور صدیوں کے سرپائے احمدیوں کو اہل قادیان خصوصاً ایذا رسانی کرتے تھے۔ کسی کے کھیت میں کسی نے پاخانہ پھر دیا تو اسی کے ہاتھوں اٹھواتے تھے۔ ڈھاب سے مٹی اٹھائی تو لپٹ گئے۔ مگر آپ نے ہمیشہ صبر کی تلقین کی۔

سید احمد نور کابلی مہاجر نے ایک دفعہ اجازت مانگی تو آپ نے کہا کہ لڑنا ہے تو واپس کابل چلے جاؤ۔ ۱۹۰۶ء میں ایک دفعہ ایک احمدی نے مکان کیلئے ڈھاب سے مٹی اٹھوائی، سکھ لاٹھیاں لے کر آپڑے، احمدیوں نے بھی مقاومت کی جانبین زخمی ہوئے پولیس نے سکھوں کا چالان کر دیا۔ مگر جب آپ قادیان آئے تو سکھوں نے غلطی کا اعتراف کیا تو آپ نے معاف کر دیا، اسکے بعد آہستہ آہستہ ایذا رسانی کم ہوتی گئی' آج یہ حالت ہے کہ قانونی ایذا رسائی تو کرتے ہیں مگر دستی ایذا رسانی پر قادر نہیں رہے' کیونکہ خود قادیان میں احمدیوں کی تعداد بہت بن چکی ہے۔ دعویٰ مسیحیت سے پہلے الہام ہوا کہ **وسیع مکانک** عبداللہ سنوری سے کہا کہ سردست تین چھپر بنالیتے ہیں۔ امرتسر حکیم محمد شریف کہ جس کے پاس آ کر ٹھہرا کرتے تھے کے پاس جاکر مصالحہ اور کاریگر لے آؤ۔ تو اس طرح چھپر تیار ہو گئے، وہ بہت مدت رہے آخر خراب ہو گئے۔ منشی احمد جان صاحب سجادہ نشین لدھیانہ آپ کی خدمت میں آئے تو آپ نے پوچھا کہ آپ نے کیا سیکھا ہے کہا کہ علم توجہ سے مخاطب کو گرا لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو پھر کیا ہوا؟ بس اتنے سی ہی حقیقت کھل گئی اور آپ کے معتقد ہو گئے فیج اعوج کے زمانہ میں صوفیا نے یہی کمال سمجھ رکھا تھا۔ یہ تو ہر ایک دہریہ بھی کرسکتا ہے۔ منشی صاحب دعوائے مسیحیت سے پہلے ہی مر چکے تھے اور آپ کی لڑکی کا نکاح حکیم نورالدین سے ہوا تھا۔ آپ کے دونوں لڑکے یہیں ہجرت کر کے گئے تھے۔ حکیم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب کی نرینہ اولاد اسی شادی سے ہوئی۔ منشی صاحب نے ایک دفعہ یوں شعر کہا تھا کہ۔

ہم مریضوں پہ ہے تمہیں کی نظر   تم مسیحا بنو خدا کے لئے

لالہ بھیم سین سیالکوٹی کو آپ سے عقیدت تھی۔ آپ اس سے قرضہ بھی لیا کرتے تھے۔ جہلم کے مقدمہ میں اس نے اپنا لڑکا کنورسین وکیل پیروی کے لئے مفت پیش کیا مگر آپ نے نہ مانا۔ اس نے آپ کے ساتھ مل کر مختاری کا امتحان دیا تو الہام ہوا کہ بھیم سین کے سوا سب فیل ہیں اس لئے آپ بھی فیل ہو گئے۔ قادیان میں بھی جناب گوشہ نشین رہتے تھے آریہ شرم پت اور ملاوامل تاہم آپ کے پکے دوست تھے۔ ملاوامل دوسری شادی پر دہلی بھی گیا تھا۔ مگر بعد میں اس کا آنا کم ہو گیا تھا تو الہام **یہود ا اسکریوطی** پورا ہوا آپ نے اتمام حجت کیلئے ان دونوں کو اپنا شاہد مقرر کیا تھا کہ واقعات جھوٹ ہوں تو یہ دونوں اشتہار دے دیں۔ **الیس اللہ بکاف عبدہ** والی انگوٹھی بھی لالہ ملاوامل تیار کرانے امرتسر آیا تھا۔ اور پانچ روپے میں تیار ہوئی تھی۔ حکیم صاحب کے کچھ شاگردوں پر بدکاری کا الزام عائد ہوا تو آپ نے کہا کہ وہ قادیان سے چلے جائیں۔ حکیم صاحب نے کہا کہ حضور صرف شبہ ہی ہے تو آپ نے کہا کہ ہم بھی تو شرعی حد نہیں لگا رہے۔ آپ نے اپنے اصحاب کے متعلق لکھا ہے کہ۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا   صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

عبدالحکیم مرتد نے کہا کہ صرف حکیم صاحب عملی رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے مجھ پر ایمان لائے ہیں اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں۔ موسیٰ کے پیرواں سے ان کو ہزار ہا درجہ بہتر سمجھتا ہوں، ہزار ہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ کہوں تو مال سے دستبردار ہو جائیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ صحابہ میں تو شان نظر آتی ہے اور ان میں نہیں کیا وجہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے؟ جواب یہ ہے کہ (۱) ہمعصر اپنے ہمعصر کی قدر نہیں کرتے (۲) اسلامی تاریخ سے بھی خوب واقف نہیں اور ان سے خوب واقف ہیں (۳) صحابہ کے حالات متدون ہیں اور ان کے حالات قلم بند نہیں ہوئے (۴) صحابہ کو ایسے واقعات پیش آئے کہ ان کا ایمان چمکا اور ان کو پیش نہیں آئے (۵) صحابہ کے مقابل طاقت اس قدر زوردار نہ تھی جو ان کے مقابل تھی۔ (۶) مرنے کے بعد یہ بھی ویسے ہی سمجھے جائیں گے (۷) انفرادی اصلاح اور جماعت کی اجتماعی اصلاح میں فرق ہوتا ہے (۸) برائی بہت جلد اور زیادہ نظر آتی ہے (۹) جتنا نفاق آج کل کی زندگی میں ہے شاید ہی کسی زمانہ میں ہو۔ یہ غلط ہے کہ آج کل منافق نہیں اور ہم عملاً دیکھ رہے ہیں کہ احمدی کہلانے والوں میں بھی منافق پائے جاتے ہیں کوئی کسی وجہ سے اور کوئی کسی وجہ سے۔ بہتر ہے کہ ایسے لوگوں کو الگ کر دیا جائے۔ (۱۰) احمدی اور غیر احمدی کا امتیاز مشکل ہوتا ہے پھر صحبت یافتہ کا امتیاز بھی نہیں (۱۱) آپ نے اور خلیفہ اول نے بعض دفعہ احمدیوں کی کمزوریاں ظاہر کر دی ہیں۔ مگر جناب لکھتے ہیں کہ میں ان کو ترقیات کی ترغیب دیتا ہوں اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سناتا مگر دل میں خوش ہوں (۱۲) صحابہ کی تعریف قرآن میں ظاہر ہے اور ان کی تعریف الہامات میں مخفی ہے (۱۳) صحابہ کی ترقی دفعی ہوئی اور ان کی تدریجی ہو رہی ہے۔ مبارک احمد بیمار ہوا تو آپ کو قلق تھا۔ فوت ہو گیا تو آپ خط لکھنے بیٹھ گئے کہ الہام پورا ہوا کہ خدا رسیدہ ہو گا یا بچپن میں مرے گا۔ حکیم صاحب نے نبض دیکھی تو کہا کہ بہت کمزوری ہے۔ کہا کہ آپ کستوری لائیں۔ آپ لانے میں مشغول ہو گئے اور دیر ہو گئی اور وہ چل دیا۔ قبر میں دیری تھی اس لئے باغ میں بیٹھ گئے تو آپ نے خاموشی کے بعد کہا کہ شریعت خدا نے اپنے بندوں کے ہاتھ میں دے دی ہے کہ اس میں آسانی تلاش کر سکے۔ مگر قضاء وقدر کا سلسلہ اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ جب اس کی چوٹ آلگتی ہے اور بندہ صبر کرتا ہے تو ایک آن میں اتنی ترقی کرتا ہے کہ چالیس سال کی صوم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

وصلوٰۃ سے نہیں کرسکتا۔ ایک دفعہ آپ نے کہا کہ ایک بزرگ کا بچہ مرگیا تو کہا سگ بچہ مرد دفن بکنید، مگر مقتدائے قوم ایسی بات نہیں کرتے۔ جب آتھم کی موت میں ایک دن رہ گیا تو آپ نے عبداللہ اور حامد علی سے کہا کہ چنے لے کر ان پر فلاں سورۃ پڑھو وہ سورۃ چھوٹی سی تھی۔ ہم نے ساری رات میں وہ وظیفہ ختم کیا۔ ہم چنے لے گئے تو آپ نے قادیان سے شمال کی طرف جاکر فرمایا کہ یہ چنے غیر آباد کنوئیں میں ڈال دونگا اور جب ڈال چکوں تو بہت جلدی ہم کو منہ موڑ کر واپس آنا چاہئے۔ چنانچہ آپ نے غیر آباد کنوئیں میں چنے ڈال دیئے اور منہ موڑ کر واپس جلدی سے چلے آئے اور پیچھے نہیں دیکھا۔ آپ کے سوانح حیات میں یہ کتابیں اس وقت تیار ہو چکی ہیں۔ **اول** ''سیرۃ المسیح'' (اردو) از مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی تاریخ تصنیف ۱۹۰۰ء اس میں چشمدید واقعات اور خانگی امور پر خصوصیت سے بحث کی گئی ہے کیونکہ آپ جناب کے اپنے مکان میں ہی رہتے تھے۔ **دوم** ''احمد علیہ السلام'' (انگریزی) از مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ آپ ۱۸۹۷ء میں داخل بیعت ہوئے تھے تاریخ تصنیف ۱۹۰۶ء چشم دید سرسری واقعات پر مشتمل ہے۔ **سوم** ''مسیح کے مختصر حالات (اردو)'' از معراج الدین عمر لاہوری مہاجر نہ تھے، تاریخ تصنیف ۱۹۰۶ء اس میں کوئی خاص بات نہیں۔ **چہارم** ''حیات النبی (اردو)'' از شیخ یعقوب علی صاحب تراب عرفانی مہاجر تاریخ تصنیف ۱۹۱۵ء۔ ''اخبار الحکم'' سے واقعات قلم بند کر کے اب تک دو جلدوں میں شائع کر چکے ہیں۔ **پنجم** ''تذکرۃ المہدی (اردو)'' از پیر سراج الحق نعمانی بہت دلچسپ ہے بیعت ۱۸۸۲ء مسلسل نہیں برجستہ مضامین چشمدید واقعات کے متعلق ہیں۔ تاریخ تصنیف ۱۹۱۵ء دو حصوں میں شائع ہو چکی ہے۔ **ششم** ''سیرۃ مسیح موعود (اردو)'' از مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ثانی عام واقعات ہیں تاریخ تصنیف ۱۹۱۶ء۔ **ہفتم** ''حالات مسیح (انگریزی)'' از ڈاکٹر گرس فولڈ پروفیسر مشن خالد لاہور کچھ مختصر،

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کچھ غلط اور کچھ تعصب آمیز، ہشتم ''حالات مسیح (انگریزی)'' از مسٹر والٹر سکریٹری ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور مختصر احمدیہ لٹریچر سے ماخوذ اور متعصبانہ رنگ۔ آپ کی اسی (۸۰) کتابیں الحکم البدر، تشحیذ الاذہان ودیگر رسائل بھی تاریخ پر شامل ہیں۔

مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کو خصوصیت سے تواریخ کی تعیین نہ تھی کیونکہ تجربۃً ثابت ہوا ہے کہ ایسے دماغ اپنی دوسرے قوائے ذہنی میں کمزور ہوتے ہیں۔ بچوں کی شادیاں چھوٹی عمر میں ہی کر دی تھیں۔ تاکہ اختلاط سے عمر خراب نہ ہو۔ شیخ رحمت اللہ لاہوری ایک نوجوان عیسائی کو قادیان لائے کہ داخل بیعت کریں۔ عبدالرحمٰن مصری بھی حاضر ہوگئے تو ان کی بیعت تو لی گئی۔ مگر عیسائی سے کہا کہ پھر آؤ۔ دوسری دفعہ بھی یہی کہا۔ تیسری دفعہ اس نے بروز منگل تعیین چاہی تو جمعرات بتائی تو ناراض ہوکر چلا گیا اور عیسائی ہوگیا تو آپ نے کہا کہ عیسائی قابل اعتبار نہیں ہوتے اسی واسطے ٹھہرایا تھا۔

مرزا سلطان احمد نے کہا کہ میری ولادت ۱۸۵۶ء پر آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی تو آپ کا سنہ ولادت ۱۸۳۶ء بنتا ہے۔ رنجیت سنگھ کی موت ۱۸۳۹ء ہے جس سے پہلے آپ کی ولادت لکھی ہے اس سے بھی ۱۸۳۶ء ہی ثابت ہوتا ہے یہی روایت صحیح ہے باقی سب اندازے ہیں میرے خیال میں آپ کی ولادت ۱۲۵۲ھ میں ہے اور وفات ۱۳۲۶ھ میں۔ مرزا سلطان احمد آپ سے نحو میر، گلستان، بوستان، وغیرہ پڑھتے تھے۔ دادا صاحب نے روک دیا کہ میں نے سب کو ملا نہیں بنانا۔ لاؤ میں پڑھاؤں گا۔ ملا جان محمد کشمیری پرانا امام تھا۔ خلیفہ ثانی نے اس سے کچھ پڑھا تھا پہلے وہی امام مسجد تھا آپ کے سفر وحضر میں حاضر رہتا تھا۔ اس کا بھائی غفارا جاہل اور بے نماز تھا۔ آمدورفت زیادہ ہوگئی تو اس نے یکہ بنالیا اس کی اولاد یہی کام کرتی ہے۔ آپ اسے اعرابی کہتے تھے' کیونکہ اس نے نماز شروع کرکے چھوڑ دی تھی۔ جان محمد کا بیٹا دین محمد عرف بگا کو اکثر احمدی جانتے ہیں، چونکہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا سلطان احمد و فضل احمد جوانی میں پیدا ہوئے تھے، اسلئے اپنے دادا کے پاس ہی رہا کرتے تھے اور آپ سے میل ملاپ نہ تھا۔ آپ کی ایک بہن تھی۔ مرزا غلام مرتضٰی کا خیال تھا کہ اس کے دماغ میں خلل ہے۔ اسے خواب بہت آتے تھے اس نے خواب میں دیکھا کہ کسی سفید ریش بزرگ نے اسے تعویذ دیا ہے۔ دیکھا تو بھوج پتر پر سورۃ مریم لکھی ہوئی موجود تھی۔

ایک دفعہ خواب میں دریا دیکھا اور پانی پانی کہہ کر چلا اٹھی' دیکھا کہ پاؤں بھیگے ہوئے تھے اور ریت بھی لگی ہوئی تھی' اس لئے خلل دماغ کا شبہ جاتا رہا۔ مسٹر میکائلی ڈپٹی کمشنر نے مرزا غلام مرتضٰی سے پوچھا کہ ہماری حکومت اچھی ہے یا سکھوں کی کہا کہ قادیان میں جواب دوں گا۔ وہ دورے پر آیا تو کہا کہ یہ میرے مکان سکھوں کے عہد کے ہیں' آپ کے عہد میں میری اولاد شاید مرمت بھی نہ کر سکے گی۔ آپ کی دوسری شادی ہوئی تو سلطان احمد کی پہلی اہلیہ آپ کی اہلیہ سے بڑی معلوم ہوتی تھی اور فضل احمد کی شادی اس سے پہلے ہو چکی تھی۔ آپ کے دوسرے خسر کی بدلی ہنودان میں ہوئی تو آپ کی خوش دامن بیمار ہوگئی۔ جو ڈولی میں بٹھا کر قادیان پہنچی تو آپ کے والد صاحب نے نسخہ لکھ کر رخصت کر دیا ایک دفعہ جب گھر میں آئی تو آپ الگ کمرہ میں قرآن شریف تلاوت کر رہے تھے۔ پیٹھ دیکھ کر کہا کہ کون ہے؟ گھر والوں نے کہا کہ یہ غلام احمد چھوٹا لڑکا ہے جو بالکل ولی ہے۔ آپ کی دوسری اہلیہ ابھی بہت چھوٹی تھی جو گھر میں اس وقت اکیلی تھی۔ شام کے وقت چلائی مگر والد آ گئے تو تسلی ہوئی۔ یوں تو ساری عمر جہاد ہی میں گذری مگر باقاعدہ مناظرے صرف پانچ ہوئے ہیں۔ اول ہوشیار پور میں، مرلی دھر کے ساتھ ۱۸۸۶ء میں جس کا ذکر سرمہ چشم آریہ'' میں ہے۔ دوم مولوی محمد حسین بٹالوی سے لدھیانہ میں جولائی ۱۸۹۱ء جو رسالہ الحق لدھیانہ میں مذکور ہے۔ سوم محمد بشیر بھوپالوی سے دہلی ۱۸۹۱ء کو جس کا ذکر رسالہ ''الحق'' دہلی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ہے۔ چہارم مولوی عبدالحکیم کلانوری سے بمقام لاہور جنوری وفروری ۱۸۹۲ء میں جس کی روئداد شائع نہیں ہوئی' مگر اشتہار مورخہ ۳ فروری ۱۸۹۲ء میں کچھ ذکر ہے۔ پنجم بمقام امرتسر عبداللہ آتھم عیسائی سے مئی و جون ۱۸۹۳ء میں جس کی کیفیت ''جنگ مقدس'' میں مذکور ہے اور دو حملے ہوئے ہیں۔ اول بمقام بٹالہ محمد حسین پر ۶۹۔ ۱۸۶۸ء میں جو ''براہین'' حصہ چہارم ص ۵۲۰ پر ہے۔ دوم میاں نذیر حسین صاحب دہلوی پر بمقام جامع مسجد دہلی ۲۰ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو جو ''اشتہارات'' میں درج ہے۔ مخالفین کے مقدمات کی تفصیل یہ ہے۔ اول غالباً ۱۸۷۷ء میں بابو رلیا رام عیسائی امرتسر کی مخبری سے ڈاک خانہ کی طرف سے ہوا تھا جس کی تشریح مولوی محمد حسین بٹالوی کو خط لکھتے ہوئے آئینہ کمالات اسلام میں شائع ہو چکی ہے۔ دوم محمد بخش تھانہ دار بٹالہ کی رپورٹ مورخہ یکم دسمبر ۱۸۹۸ء اور مولوی محمد حسین بٹالوی کی درخواست برائے اسلحہ حفظ خود اختیاری مورخہ ۵ دسمبر ۱۸۹۸ء بعنوان مقدمہ حفظ امن زیر دفعہ ۱۰۷ اصابطہ فوجداری بعدالت ڈپٹی کمشنر گورداسپور دائر ہو کر ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کو فیصل ہوا اور ضمانت سے برأت ہوئی۔ جس کی تفصیل ''الحکم'' مارچ ۱۸۹۹ء اور اشتہار ۲۶ فروری ۱۸۹۹ء میں درج ہے۔ سوم جہلم کا مقدمہ جو مولوی کرم الدین ساکن بھین ضلع جہلم کی طرف سے پہلے جہلم میں دائر ہوا پھر گورداسپور میں چلا گیا تھا۔ بالآخر بعدالت اے ہری سشن جج امرتسر ۷ جنوری ۱۹۰۵ء کو فیصل ہوا۔ اور آپ بری ہو گئے۔ ماتحت عدالت کا فیصلہ بعدالت آتمارام مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو ہوا تھا۔ اسکی تفصیل ''الحکم'' میں ہے چہارم مقدمہ دیوانی جو آپ کی طرف سے مرزا امام الدین پر قائم ہوا کہ اس نے ۷ جنوری ۱۹۰۰ء کو مسجد مبارک کے سامنے دیوار اٹھا کر راستہ بند کر دیا تھا۔ ۱۲ اگست ۱۹۰۱ء کو بعدالت شیخ خدا بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج گورداسپور آپ کے حق میں فیصلہ ہوا۔ اور ۲۰ اگست ۱۹۰۱ء کو دیوار گرائی گئی۔ دیکھو تفصیل کے لئے ''الحکم'' اور ''حقیقۃ الوحی''۔ ششم مقدمہ انکم ٹیکس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جو ۷ ادسمبر ۱۸۹۷ء کو بعدالت ٹی ڈکسن ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور فیصلہ ہوا اور ٹیکس نہ لگا۔ اسکی تفصیل ''ضرورۃ الامام'' میں شائع ہوئی ہے۔ ہفتم فوجداری مقدمہ جو مارٹن کلارک پادری نے قتل کے الزام پر دائر کیا تھا۔ ابتدائی کاروائی کیم اگست ۱۸۹۷ء کو امرتسر میں بعدالت مارٹینو ڈپٹی کمشنر امرتسر ہوئی۔ اور آخری کاروائی میں ۲۳ اگست ۱۸۹۷ء کو ایم ڈگلس ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے بری کر دیا۔ دیکھو ''کتاب البریہ''۔ ۸ اپریل ۱۸۹۷ء کو جناب اندر دالان میں کام کر رہے تھے کہ سپاہی آئے مسجد کا دروازہ کھٹکھٹایا اور ڈیوڑھی پر بھی ایک سپاہی آ گیا مرزا محمود کو کہہ کر بھیجا کہ جناب آتے ہیں۔ جب مسجد کو نکلے، انگریز کپتان مسجد میں کھڑا تھا کہ لیکھرام کے قتل میں آپ کی خانہ تلاشی لوں گا' تو کپتان معہ دوسرے سپاہیوں نے ساری خانہ تلاشی خوب لی۔ سرد خانہ میں جانے لگا تو سر دروازے سے ٹکرایا اور سخت بے چین ہوا، آپ نے تیمارداری کی۔ اثنائے تفتیش میں ایک خط نکلا کہ جس میں کسی نے لیکھرام کے قتل پر مبارکباد لکھی تھی۔ مخالفین نے کہا کہ دیکھئے اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے تو آپ نے بستہ کھول کر اور بھی اس قسم کے خط نکال کر پیش کر دیئے اور کپتان نے کہا کوئی بات نہیں۔ دیکھو اشتہار ۱۱ اپریل ۱۸۹۷ء۔ لیکھرام ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو قتل ہوا تھا۔

میر ناصر نواب صاحب سے مولوی محمد علی کی کشمکش ہوگئی تو میر صاحب نے آپ کے پاس شکایت کر دی۔ بعد میں مولوی صاحب نے کہا کہ اگر ایسی شکایتیں شروع ہوگئیں تو ہم سے کوئی اسلامی کام نہ ہو سکے گا اس لئے بہتر ہے کہ ہم قادیان سے چلے جائیں تو آپ نے فرمایا کہ وہ آئے تھے مگر مجھے معلوم نہیں وہ کیا کہہ گئے ہیں۔ میں اپنے خیال میں محو تھا کہ گو میری جماعت نے قوۃ استدلالی میں کافی ترقی کر لی ہے اور مخالف بھی کمزوری ظاہر کرتا ہے۔ مگر اصلی غرض جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔ ابھی اس میں کامیابی نہیں ہوئی یعنی جماعت میں مکارم اخلاق، تقویٰ و اصلاح، اسوہ حسنہ پر عمل درآمد، اسلام کو اپنا شعار بنالینا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

موجود نہیں ہوا۔ اور یہ فکر شب و روز خلوت و جلوت میں دامنگیر ہے۔ عبداللطیف کی شہادت کی خبر آئی تو خوش ہوئے اور کہا کہ ایمان کا نمونہ قائم ہو گیا ہے اور افسوس بھی کیا کہ ایک تبع الگ ہو گیا ہے وہ جب کابل جانے لگے تھے تو خود ہی کہتے تھے کہ اب میں زندہ نہ رہوں گا۔ یہ موقع آخری رخصت کا جانتے تھے۔ آپ رخصت کرنے دور تک چلے گئے تو وہ قدم پر گر کر رونے لگے مگر آپ نے **الامر فوق الادب** کہہ کر کھڑا کر دیا تو حضرت سے حسرت کے ساتھ رخصت ہوئے۔

عبداللہ سنوری کا بیان ہے کہ میں ایک امیر کے لئے (جو غالباً پٹیالہ کا تھا) دعا کرانے کو قادیان آیا۔ کیونکہ وہ لاولد تھا اور جائیداد بہت تھی۔ مگر جناب نے اثنائے تقریر میں فرمایا کہ دعا کے لئے تعلق کا ہونا ضروری ہے ورنہ دعا کرانے والے کو ضروری ہے کہ کوئی ایسا کام کرے جس سے دعا کرنے والے کا دل پگھلے۔ اس کے بعد کہا کہ جاؤ اس سے کہہ دو کہ ایک لاکھ روپیہ دے یا دینے کا وعدہ کرے' پھر ہم اس کے لئے دعا کریں گے' پھر ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو لڑکا عنایت کرے گا۔ عبداللہ سنوری نے اس کو جا کر بعینہ یہی لفظ کہہ دیئے وہ خاموش ہو گیا اور لاولد ہی مر گیا اور جائیداد تقسیم ہو گئی۔ مولوی فخر الدین ملتانی نے کہا کہ آپ کی وفات کے بعد آپ کی عمر کے متعلق مختلف خیال تھے تو میں مولوی محمد حسین صاحب کے پاس آیا میں نہیں چاہتا تھا کہ احمدی ظاہر ہو جاؤں مگر آپ نے پوچھا کہ کہاں جاتے ہو؟ تو میں نے کہا کہ قادیان، تو اثنائے گفتگو میں میں نے کہا کہ آپ تو وفات مسیح کے قائل ہوں گے؟ تو جواب تختی سے دیکر کہا کہ میں مسیح زندہ مانتا ہوں دوران گفتگو کہا کہ میں مرزا صاحب کا بچپن میں ہم مکتب بھی تھا اور میری ملاقات بھی رہی ہے۔ اور جوانی سے جانتا ہوں۔ میں نے کہا کہ کیا آپ ان کے ہم عمر تھے؟ کہا وہ مجھ سے تین چار سال بڑے تھے تو آپ کی عمر اب کتنی ہے؟ کہا کہ ۷۳ یا ۷۴ سال کی تو پھر میں چلا آیا۔'' آئینہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کمالات'' اسلام میں جو تحریر مولوی صاحب کی شائع ہوئی اس میں آپ نے اپنی تاریخ پیدائش ۷ محرم ۱۲۵۶ھ بتائی ہے تو جناب کی تاریخ پیدائش ۱۲۵۲ھ ثابت ہوتی ہے۔ اور آتھم کے مقابلہ پر ۱۸۹۴ء کے اشتہار میں اپنی عمر ساٹھ سال بتائی ہے تو دونوں طریق پر آپ کی عمر ۷۴ یا ۷۵ سال ثابت ہوگی۔

آپ کا مقولہ ہے کہ جو لوگ سادگی میں عمر بسر کرتے ہیں بہت ہی پیارے لگتے ہیں۔ اور یہ بھی آپ کا مقولہ تھا کہ ''مرضی مولیٰ بہر حال اولیٰ''۔ میاں ظفر احمد کپور تھلوی کو دوسری شادی کی ضرورت ہوئی تو آپ نے کہا کہ یہاں دو لڑکیاں ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک پسند کر لیں۔ آپ آ گئے اور ان کو کمرہ کے باہر چک (چق) کے ورے کھڑا کر دیا کہ وہ پسند کریں۔ اس نے دیکھ لیں تو آپ نے ان کو رخصت کر دیا۔ پوچھا کہ کونسی پسند ہے کہا کہ لمبے چہرہ والی۔ مگر آپ نے کہا کہ گول چہرے والی اچھی ہے۔ کیونکہ اس کی خوبصورتی قائم رہتی ہے۔ مگر ان میں سے کسی کا رشتہ نہ ہو سکا۔ عبداللہ سنوری کو جب دوسری شادی کی ضرورت پیش آئی تو آپ نے کہا کہ بہت جلد اس قلعہ میں آ جانا چاہئے اور زید، بکر کی پروا نہ کرو۔ آپ خوبصورت چیز کو پسند کرتے تھے اس لئے کہ (**ان اللہ جمیل ویحب الجمال**) آپ نے غالباً بیعت سے پہلے اشتہار دیا تھا کہ اگر کسی مخالف یا غیر مسلم کو شک ہو تو ہمارے پاس کچھ عرصہ ٹھہرے تا کہ اس کو نشان مل جائے ورنہ وہ انعام کا مستحق ہوگا۔ تو پھر آپ نے عبداللہ سنوری سے کہا کہ بہت بلایا ہے کوئی نہیں آتا۔ ''وائٹ بریخت پادری'' بٹالہ میں ہے تم اس کے پاس متلاشی حق بنکر کہو کہ مرزا نے بڑا شور مچا رکھا ہے آپ اس سے مقابلہ کریں اگر وہ ہار گیا تو میں بلا عذر عیسائی ہو جاؤں گا اور بہت سے لوگ اور بھی عیسائی ہو جائیں گے۔ شام کا وقت تھا، سردی اور بارش بھی تھی، حامد علی نے مجھے روکا بھی مگر اسی وقت بٹالہ کو چلا آیا۔ تقریباً گیارہ بجے کوٹھی پر پہنچا تو خانساماں نے مجھے ٹھہرا لیا کہ صبح ملاقات

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کرادوں گا۔ صبح ہوئی تو پادری اور میم دونوں سے ملاقات کر کے میں نے وہ سب لفظ کہہ دیئے جو آپ نے فرمائے تھے۔ مگر وہ انکاری ہو گیا کہ ہم ایسے معاملہ میں نہیں آنا چاہتے، تو میں مایوس ہو کر واپس قادیان آ گیا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی سے لدھیانہ میں جب مناظرہ ہوا تو تحریری مناظرہ تھا۔ حاجی نظام الدین مولوی صاحب کے پاس ہی کھانا کھاتے تھے وہ ایک دفعہ آپ کے پاس آئے کہ خلاف قرآن تم نے کیوں وفات مسیح کا قول کیا ہے' آپ نے کہا کہ اگر کوئی قرآن سے حیات مسیح ثابت کرے تو ابھی عقیدہ بدل لوں گا۔ کہا کہ ابھی مولوی صاحب سے پچاس آیتیں لکھواتا ہوں۔ آپ نے کہا کہ پچاس کی ضرورت نہیں ایک ہی لکھالاؤ' واپس وہ گئے اور سر جھکائے واپس آ گئے کیوں؟ کہا کہ جب میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ مرزا صاحب عقیدہ بدلنے کا اقرار کرتے ہیں تو آپ جلدی آیتیں لکھ دیجئے۔ تو آپ ناراض ہو گئے کہ ارے الو ہم تو اسے احادیث کی طرف لاتے ہیں اور تم پھر قرآن کی طرف لے جاتے ہو۔ میں نے کہا کہ کیا قرآن میں حیات مسیح کا ذکر نہیں' کہا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ جب قرآن سے وفات ثابت ہوتی ہے تو ہم مخالف حدیثوں کو کیا کریں' تو انہوں نے گالیاں دیں تو حاجی صاحب نے آپ سے بیعت کر لی۔ کہتے ہیں کہ جب حاجی صاحب نے کہا کہ ہم تو قرآن کے ساتھ ہیں تو مولوی صاحب نے ساتھیوں سے کہا کہ اس کی روٹی بند کر دو' تو مذاق کے طور پر حاجی نے دست بستہ ہو کر کہا کہ نہیں نہیں میں قرآن چھوڑ دیتا ہوں، آپ میری روٹی بند نہ کریں' تو مولوی صاحب شرمندہ ہو گئے۔

مولوی محمد حسین نے مخالفت سے پہلے براہین ہر چہار حصہ پر ایک بسیط تقریظ لکھی تھی جس کا اقتباس درج ذیل ہے۔''اس زمانہ میں بلحاظ حالات حاضرہ کے ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کی نظیر آج تک پیدا نہیں ہوئی۔ اور آئندہ کی خبر نہیں اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی، جانی، قلمی، لسانی، حالی اور قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے کہ جس کی نظیر پہلے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلمانوں میں نہیں ملتی۔ کوئی مبالغہ سمجھے تو ایسی کوئی کتاب بتائے کہ جس میں آریہ و برہم سماج سے مقابلہ پایا جاتا ہو، اور اسلام کی نصرت کا بیڑا اٹھالیا ہو، اور تحدی کی ہو کہ جس کو الہام میں شک ہو وہ ہمارے پاس آ کر مشاہدہ کر لے۔ مؤلف ہمارے ہم وطن ہیں بلکہ اوائل عمر میں (جب شرح ملا اور قطبی) پڑھتے تھے ہمارے ہم مکتب بھی تھے اور ابتک خط وکتابت بھی جاری ہے۔ اس نے مسلمانوں کی عزت رکھ لی ہے یا اللہ لوگوں کے دلوں میں اس کتاب کی محبت ڈال اور اس گنہ گار بندے کو بھی اس کتاب کے خاص برکات سے فیضیاب کر۔"

وللارض من کاس الکرام نصیب

(دیکھو اشاعۃ السنہ، جلد ششم)

"فتح اسلام" میں وفات مسیح اور مثیل مسیح کا تذکرہ سرسری طور پر کیا تھا، نہ اس میں تحدی تھی اور نہ دلائل تھے۔ مگر اس کے بعد "توضیح المرام" میں کچھ ان دونوں مسئلوں پر روشنی ڈالی گئی تاہم ایسی نہیں کہ انقلاب نما ہو۔ لیکن اس کے بعد جب "ازالۃ الاوہام" شائع ہوا تو ان دونوں نے انقلابی رنگ اختیار کر لیا تھا۔ اور جس قدر درمیانی اشتہارات نکلتے رہے ان میں بھی ایسی صراحت نہ تھی جس قدر کہ "ازالہ" میں ہے۔ بہر حال جب یہ اعلان ہوا تو شور مچ گیا اور آپ کو لدھیانہ، دہلی اور لاہور میں پرزور مباحثات کرنے پڑے اور جب ثابت ہوا کہ آپ مخالفین کے رعب میں آنے والے نہیں ہیں تو محمد حسین نے استفتاء تیار کیا اور میاں صاحب نذیر حسین دہلوی سے جواب لکھوا کر دو سو مولویوں کے دستخط کرائے اور ۱۸۹۲ء میں شائع کیا تو وہ پیشینگوئی پوری ہوگئی کہ مسیح موعود پر تکفیری فتویٰ لگے گا۔ جناب مولوی میر حسن نے مرزا صاحب کے مزید حالات بھی اپنے ایک خط میں لکھے ہیں جو صاحبزادہ کو کچھ عرصہ ہوا آپ نے بھیجا تھا کہ مرزا صاحب سیالکوٹ محلہ کشمیریاں میں کرایہ کا مکان لے کر مقیم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئے تھے‘ مالک مکان کا نام عمرا جولا ہا تھا جو میرا قریبی ہمسایہ ہی تھا۔ آپ فراغت کے وقت تلاوت قرآن مجید میں مصروف رہتے تھے اور رویا کرتے تھے۔ حاجت مند حسب دستور آتے تو فضل الدین برادر کلاں عمرا جولاہا کو بلا کر کہتے کہ ان کو سمجھا دو یہاں نہ آیا کریں۔ جتنا کام میرے متعلق ہوتا ہے کچہری میں ہی کر آتا ہوں تو فضل الدین چونکہ اپنے محلّہ میں موقر تھا۔ اس لئے ان کو نکال دیتا تھا۔ مولوی عبدالکریم سیالکوٹی بھی اسی محلّہ میں رہتے تھے۔ پھر جامع مسجد کے سامنے ایک بیٹھک پر منصب علی حکیم وثیقہ نویس کے ہمراہ رہنے لگے۔ بیٹھک کے قریب فضل الدین دکاندارات کو دکان کھولے رکھتے تھے اور لوگ وہاں جمع ہو جاتے تھے تو کبھی وہاں پر نصر اللہ عیسائی ہیڈ ماسٹر مشن سکول اور مرزا صاحب کا مباحثہ بھی ہو جاتا تھا۔ مولوی محبوب عالم صوفی تھا۔ آپ اور آپ کے دوست بھیم سین دونوں خدمت میں جاتے تھے تو مرزا صاحب کہتے کہ انسان کو خود کوشش کرنا چاہیئے۔ کیونکہ **والذین جاھدوا......** وارد ہے تو صوفی صاحب کشیدہ خاطر ہو جاتے تھے کہ بیعت کے بغیر راہ نہیں ملتی۔ پھر آپ نے ایک سکھ سے دوڑ کرنے میں سبقت حاصل کی تھی۔

(دیکھو سوانح شباب)

حکیم نورالدین صاحب کا ایک بھتیجا مسمّی عبدالرحمٰن بدمعاش بھنگڑ قادیان کچھ مانگنے آیا تو آپ کو کچھ شبہ پیدا ہوگیا‘ اس لئے حکیم صاحب سے کہلا بھیجا کہ نکال دو۔ حکیم صاحب نے روپے پیش کئے تو اس نے زیادہ مانگے اور حکیم صاحب کے پاس اتنے ہی روپے تھے۔ اسی کشمکش میں کچھ دیر ہوگئی تو آپ نے پھر کہلا بھیجا کہ آپ اسے رخصت کردیں یا خود بھی چلے جائیں‘ تو قرضہ لے کر آپ نے اسے رخصت کر دیا۔ ایک غیر احمدی مالدار راولپنڈی کا رہنے والا حکیم صاحب کو اپنے گھر معالجہ کے لئے لینے آیا اور حکیم صاحب کو لے جانے کے لئے درخواست کی تو آپ نے فرمایا کہ گو اگر میں حکیم صاحب سے کہوں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ پانی یا آگ میں کود پڑو تو ان کو کوئی عذر نہ ہوگا۔ مگر ہمیں بھی تو حکیم صاحب کے آرام کا خیال ہونا چاہئے۔ ان کے گھر بچہ پیدا ہونے والا ہے وہ کیسے جاسکتے ہیں۔ حکیم صاحب نے سنا تو بہت خوش ہوئے کہ ہمارے متعلق آپ کا ایسا خیال ہے۔ ایک دفعہ آپ لیکچر دے رہے تھے تو ایک سکھ مسجد میں آ کر گالیاں دینے لگا' لوگ کڑ ہتے تھے مگر آپ نے کہا جب خاموش ہو جائے، دو آدمی پکڑ کر باہر لے جاؤ مزاحمت کرے تو حاکم علی سپاہی کے سپرد کردو، جو حکومت کی طرف سے یہاں مقرر ہے۔ مرزا نظام الدین، مرزا سلطان احمد کا وکیل تھا۔ باغ کی تقسیم کے لئے قرعہ تجویز ہوا تھا۔ آپ گھر سے نکلے تو وہ گلی میں کھڑا تھا۔ آپ نے دو لفافے پیش کئے۔ اس نے ایک اٹھالیا جس میں شمالی حصہ تھا۔ اس تقسیم کے بعد آپ کو ضرورت درپیش آئی تو اہلیہ ثانی کا زیور لے کر باغ کا اپنا حصہ اس کے پاس رہن رکھ دیا جس کی میعاد تیس سال رکھی۔ عبداللہ سنوری کا بیان ہے کہ ایک دفعہ آپ نے اپنی ظلی نبوت کا ثبوت دیتے ہوئے یوں کہا کہ ''ایک بادشاہ نے ایک مستری سے دیوار بنوائی جس پر اس نے اعلیٰ قسم کی گلکاری کرنے میں سارا زور خرچ کر ڈالا۔ اس کے مقابل پر دوسرے مستری نے کہا کہ تم بھی ایسی دیوار بناؤ اور اس پر کمال جانفشانی سے اپنے نقش و نگار کا انتہائی نمونہ پیش کرو اور دونوں کے درمیان پردہ لٹکوا دیا تا کہ ایک دوسرے کے کام پر اطلاع نہ پاسکے۔ اور جب دونوں دیواریں مکمل ہو چکیں تو بادشاہ اور لوگ دیکھنے آئے اور درمیان سے پردہ اٹھا دیا کہ اچھی طرح موازنہ ہو سکے۔ مگر یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ جو نقش ایک دیوار پر ہیں بعینہ وہی نقش دوسری دیوار پر بھی ہیں۔ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ پہلے مستری نے بیل بوٹے دکھانے میں کمال کیا تھا تو دوسرے نے دوسری دیوار کو اس قدر مصفا اور شفاف کر دیا تھا کہ پہلی دیوار کے تمام نقوش اوپر ظاہر ہونے لگے تھے۔

آپ کا مکان احباب کا گھر تھا، مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی حصہ زیریں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں رہتے تھے۔محمد علی صاحب بھی آپ کے مکان کے مختلف حصوں میں رہتے تھے۔نواب محمد علی صاحب آئے تو وہ بھی ایک حصہ میں رہتے تھے پھر اپنا مکان بنالیا تو وہاں چلے گئے۔ مفتی محمد صادق کو بھی پہلے پہل وہیں جگہ ملی تھی۔مولوی محمد احسن صاحب بھی کئی بار آپ کے مکان پر ہی ٹھہرے تھے اور ڈاکٹر سید عبدالستار صاحب بھی جب اہل وعیال سمیت آتے تو وہ بھی وہیں ٹھہرتے۔ایک دفعہ آل محمد نے آکر دستک دی اور کہا بڑی فتح کی خبر لایا ہوں۔ جناب کے پاس مفتی محمد صادق تھے آپ نے ان کو دریافت کے لئے بھیج دیا۔مفتی صاحب نے معلوم کیا کہ ایک مقام پر مولوی محمد احسن صاحب ایک مولوی سے جھگڑے تو اس کو خوب رگیدا۔آپ نے جناب سے یہی لفظ کہہ دیئے تو آپ نے کہا کہ میں سمجھا تھا کہ یورپ مسلمان ہوگیا ہے۔آپ نے اپنی اہلیہ سے پوچھا کہ کیا مرزا محمود کو اپنا جانشین مقرر کریں۔تو اس نے کہا کہ آپ کی مرضی۔اور یہ بھی کہا کہ ہماری جماعت میں تین قسم کے آدمی ہیں اول وہ کہ جن کو دنیاوی شان وشوکت کا خیال ہے۔دوم وہ جو کسی بڑے آدمی مثلاً حکیم نورالدین صاحب وغیرہ کے زیر اثر ہیں۔سوم وہ جو خاص مجھ سے تعلق رکھتے ہیں اور میری خوشی کو مقدم سمجھتے ہیں۔

بیعت اولی لدھیانہ میں چالیس آدمیوں نے کی کہ آپ مجدد ہیں۔سب سے پہلے حکیم نورالدین صاحب نے بیعت کی۔پھر حامد علی نے پھر عبداللہ سنوری نے پھر باقی لوگوں نے۔قادیان واپس آئے تو اہلیہ اور دوسری عورتوں نے بھی بیعت کرلی۔اور جب دعوائے مسیحیت کیا تو آپ نے کہا کہ اب بہت شور اٹھے گا۔تو جب آپ نے لدھیانہ جاکر یہ اعلان کیا تو بہت شور اٹھا اور کچھ مرید مرتد بھی ہوگئے۔آپ کے سسر اللہ ہیانہ میں مقیم تھے تو جناب نے وہاں مسیحیت کا اعلان کردیا۔اس وقت ڈاکٹر اسمٰعیل مرزا محمود کے حقیقی ماموں تیسری جماعت میں پڑھتے تھے تو ان سے ہم جماعت لڑکوں نے کہا کہ مسیح تو زندہ ہیں، مگر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کے گھر جو مرزا صاحب آئے ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مسیح مر گئے ہیں۔ اس پر ڈاکٹر صاحب متعجب ہوکر گھر آئے تو آپ سے پوچھنا شروع کر دیا۔ آپ نے ''فتح اسلام'' کی ایک جلد الماری سے نکال کر ان کو دیدی تا کہ خود تشفی کر لیں۔ مرزا امام الدین نے اپنے مکان میں کھڑے ہوکر کسی سے کہا کہ لوگ (مرزا صاحب) دکانیں کھول کر نفع اٹھا رہے ہیں' ہم بھی کوئی دکان بنائیں تو خاکروبوں کا پیر بن بیٹھا۔ قاضی امیر حسین نے کہا کہ ایک دفعہ خواجہ کمال الدین سے میرا جھگڑا ہوگیا تو خواجہ صاحب نے مجھ سے کہا: دیکھئے مرزا صاحب میری کتنی عزت کرتے ہیں تو اسکے جواب میں میں نے کہا کہ میں ایک دفعہ آپ کی خدمت میں آیا تو آپ نے مجھے چائے تیار کروا دی۔ مگر خیال پیدا ہوا کہ کہیں میں منافق تو نہیں سمجھا گیا کہ اتنی عزت ہو رہی ہے (مطلب یہ تھا کہ مرزا صاحب منافقوں کی بہت عزت کیا کرتے تھے اس لئے خواجہ کمال الدین کو مغرور نہ ہونا چاہئے کہ مرزا صاحب نے آپ کی عزت کی تھی)۔ فضل احمد کی والدہ صاحبہ سے آپ کو بے دینی کی وجہ سے نفرت تھی اسے ''دیکھے دی ماں'' کے لقب سے پکارتے تھے۔ دوسری شادی ہوگئی تو آپ نے کہلا بھیجا کہ یا طلاق لے لو یا حقوق بخش کر خرچ لیتی رہو تو اس نے خرچ لینا منظور کر لیا۔ محمدی بیگم کے جھگڑے میں وہ مخالفین سے مل گئی تو آپ نے اسے طلاق دیدی۔

(دیکھو اشتہار نصرت دین وقطع تعلق از اقارب مخالف دین مجریہ ۲ مئی ۱۸۹۲ء)

اسکے بعد ایک دفعہ وہ بیمار ہوگئی تو آپ نے دوسری اہلیہ سے کہا کہ دو گولیاں دے آؤ مگر میرا نام نہ لینا۔ مارچ ۱۸۸۲ء کو آپ اصلاح حق کے لئے مامور ہوگئے۔

(براہین ۳/ ۲۳۸)

مگر احتیاطاً توقف کر کے دسمبر ۱۸۸۸ء کو بیعت کا اعلان کیا اور شروع ۱۸۸۹ء کو بیعت لینی شروع کر دی کہ ''میں مجدد ہوں اور مسیح ناصری کے رنگ میں ظاہر ہوا ہوں''۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۸۹۱ء میں اعلان کیا کہ مسیح مر گیا ہے اور مسیح موعود میں ہوں۔ بیسویں صدی کا آغاز ہوا تو آپ نے اپنے متعلق نبی اور رسول کا لفظ صراحۃً استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اور مثیل کرشن ہونے کا دعویٰ ۱۹۰۴ء میں کیا۔ (انتھی مافی سیرۃ المہدی، حصہ اول)

آپ نے جو دعاوی کئے ہیں انکی فہرست مختصر طور پر بترتیب سنہ عیسوی و نمبر دعویٰ یوں ہے۔

۱...... یہ عاجز مولف ''براہین احمدیہ'' خدا کی طرف سے مامور ہوا ہے تا کہ مسیح کی طرز پر کمال تواضع سے اصلاح خلق کے لئے کوشش کرے۔ (خط مندرجہ براہین ۱۸۸۰ء ص ۸۲)

۲...... آپ نے کہا کہ وہ کون آیا ہے جس نے اس چودہویں صدی کے سر پر مجدد ہونے کا ایسا دعویٰ کیا جیسا کہ اس عاجز نے کیا ہے۔ ([illegible] ستمبر ۱۸۹۱ء)

۳...... اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے گو اسکے لئے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم جزوی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے۔ (توضیح المرام ۲۲ جنوری ۱۸۹۱ء [illegible])

۴...... ۱۸۹۱ء میں کہا کہ واضح ہو کہ جو پیشینگوئی ابو داؤد کی صحیح میں درج ہے کہ ایک شخص حارث ماوراء النہر یعنی سمرقند کی طرف سے نکلے گا جو آل رسول کو تقویت دے گا اور جس کی امداد ہر مومن پر واجب ہوگی الہامی طور پر مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ پیشینگوئی اور مسیح کے آنے کی پیشینگوئی (جو مسلمانوں کا امام اور مسلمانوں میں سے ہوگا) اور اصل دونوں متحد المضمون ہیں اور دونوں کا مصداق بھی عاجز ہے۔ ([illegible] ستمبر ۱۸۹۱ء)

۵...... یک مشت تیرہ دعوے کر دیئے کہ میں آدم ہوں اور شیث، نوح، ابراہیم، اسحاق، اسمٰعیل، یعقوب، یوسف، موسیٰ، داؤد، عیسیٰ اور آنحضرت ﷺ کا مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔ (ازالہ، ص ۲۵۳)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۶...... پہلے میرا نام خدا نے مریم رکھا اور بعد اس کے ظاہر کیا کہ اس مریم میں خدا کی طرف سے روح پھونکی گئی ہے۔ پھر فرمایا کہ روح پھونکنے کے بعد عیسوی مرتبہ کی طرف منتقل ہوگیا اور اس طرح مریم سے عیسیٰ پیدا ہو کر ابن مریم کہلایا۔ (ازالہ ۳۰، ۱۷ ۱۸ و حاشیہ براہین احمدیہ ص ۴۹۶، کشتی نوح، حاشیہ حقیقۃ الوحی ص ۷۲) تعریف اس خدا کی کہ جس نے تجھے (مجھے) مسیح ابن مریم بنایا۔

(حاشیہ حقیقۃ الوحی ص ۷۲، اربعین ۲۳/۳)

۷...... خدا میں جذب ہو کر یہ منظر دکھایا کہ یقیناً وہ خدا ہی ہیں۔

(دیکھو آئینہ کمالات اسلام ۹۳ و کتاب البریہ میں بحث الہام و کشوف محویت)

۸...... پہلے" اشتہار معیار الاخبار" کے ا مارچ ۱۸۹۴ء میں اپنا مہدی ہونا شائع کیا پھر ریویو نومبر ۱۹۰۳ء ص ۴۰۷ وغیرہ میں بھی اس کو بار بار دہرایا۔

۹...... سچا خدا وہی خدا ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا۔ (دیکھو انجام آتھم ۲۲، جنوری ۹۷ء) اسکے بعد بحوالہ" براہین احمدیہ ص ۴۹۸" یہ بھی لکھا ہے کہ خدا کی وہ وحی جو مجھ پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے رسول، مرسل اور نبی ایک دفعہ نہیں ہزار دفعہ موجود ہیں۔

۱۰...... خدا کی ۲۳ برس کی متواتر وحی کو کیسے رد کر سکتا ہوں میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں (آتھم ص ۶۲) پھر" حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰" میں بھی اسکو دہرایا ہے، انسان جب تک آپ کو مسیح موعود نہیں مانتا کافر ہے اور اس کی نجات نہیں۔ (دیکھو انجام آتھم ص ۶۲)

۱۱...... اور" اربعین نمبر ۴، حاشیہ ص ۶" میں لکھا ہے کہ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے مدار نجات ٹھہرایا حقیقۃ الوحی ص ۱۷۹ پر اس کو یوں پختہ کیا ہے کہ کفر دو قسم ہے۔ اول آنحضرت ﷺ کو رسول نہ ماننا۔ دوم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مسیح موعود کو نہ ماننا کہ جس کی تصدیق کے لئے خدا اور رسول نے حکم دیا ہے بلکہ پہلے نبیوں نے بھی تصدیق کی تاکید کی ہے اور درحقیقت دونوں کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔

۱۲...... ۱۸۹۱ء میں شروع کر کے ۱۸۹۷ء میں کہا کہ آپ حضرت مسیح علیہ السلام سے افضل اور زیادہ مقدس ہیں۔ چنانچہ ازالہ، ۳ ستمبر ۹۱ء اور انجام آتھم ۹۷ء میں یوں لکھا ہے کہ آپ کی تین دادیاں اور نانیاں زنا کار عورتیں تھیں جن کے خون سے مسیح کا وجود ہوا۔ (حاشیہ ضمیمہ انجام، ص ۷) اسی نادان اسرائیلی نبی نے ان معمولی باتوں کا پیشینگوئی نام کیوں رکھا (ضمیمہ انجام ص ۴) یہ بھی یاد رہے کہ مسیح کو جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔

(حاشیہ ضمیمہ آتھم ص ۵، ازالہ ص ۳، اعجاز احمدی ص ۱۳، کشتی ص ۱۶)

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء، ص ۲۰)

خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ بخدا اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں ہرگز نہ کر سکتا اور جو نشان مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں ہرگز نہ دکھلا سکتا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۳/۱۴۸)

ناظرین! یہ تحریر اس شبہ کو بالکل کافور کر دیتی ہے کہ مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام کی توہین صرف الزامی طور پر کرتے تھے اور جس جگہ مرزا صاحب نے یہ بہانہ کیا ہے اس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ گو مسیح مقدس ہستی تھے مگر مجھ سے کم تھے۔

۱۳...... ''کتاب البریہ'' ۹۸ء میں یوں لکھا ہے کہ آواھن، خدا تیرے (مرزا صاحب کے) اندر اتر آیا۔ ص ۷۶، اور اس سے پہلے ''آئینہ کمالات'' کا الہام ۹۳ء میں گذر چکا ہے کہ خدا کے اندر خود آپ مرزا صاحب اتر کر جذب ہو گئے تھے، اس لئے یہ الہام بالکل درست ہو گیا کہ **انا منک و انت منی** اور یہ ایسا الہام ہے کہ افضل المرسلین ﷺ کو بھی نصیب

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں ہوا۔

۱۴..... خدا نے الہام کیا ہے کہ میں لوگوں کے لئے تجھے امام بناؤں گا اور تو ان کا رہبر ہوگا۔

(کتاب البریہ ص ۷۶، حقیقۃ الوحی ص ۷۹)

۱۵..... خدا فرماتا ہے میں نے ارادہ کیا کہ اپنا جانشین بناؤں تو میں نے آدم کو یعنی تجھے پیدا کیا۔ (کتاب البریہ ص ۷۶)

۱۶..... دانیال نبی نے میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی زبان میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند۔ (حاشیہ اربعین ۳/۲۵)

۱۷..... انت منی بمنزلۃ اولادی۔ خدا نے کہا کہ تو میری اولاد کی بجائے ہے (اربعین ۴/۱۹)

۱۸..... یکے پائے من بوسید ومن گفتم کہ حجر اسود منم۔ (حاشیہ اربعین ۴/۱۵)

۱۹..... الہامات میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا گیا ہے۔ (حاشیہ اربعین ۴/۱۵)

۲۰..... خدا تعالیٰ نے کہا کہ یہ لوگ (منشی الٰہی بخش وغیرہ) خون حیض تجھ میں دیکھنا چاہتے ہیں یعنی ناپاکی اور خباثت کی تلاش میں ہیں اور خدا چاہتا ہے کہ اپنی متواتر نعمتیں جو مجھ پر ہیں دکھلاوے اور خون حیض سے تجھے کیونکر مشابہت ہو اور وہ کہاں تجھ میں باقی ہے۔ پاک تغیرات نے اس خون کو خوبصورت لڑکا بنا دیا اور وہ لڑکا جو اس خون سے بنا میرے ہاتھ سے پیدا ہوا۔ (حاشیہ اربعین ۴/۱۸)

۲۱..... آیہ **و اتخذوا من مقام ابراھیم مصلی** اسی طرف اشارہ کرتی ہے کہ امت محمدیہ میں جب بہت فرقے ہو جائیں گے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور اس زمانہ میں وہ فرقہ نجات پائے گا جو اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔ (اربعین ۳/۳۲)

۲۲..... خدا نے مجھے کہا ہے کہ **یا ادم اسکن انت وزوجک الجنۃ**۔

(اربعین ۳/۲۳، نزول المسیح اور کتاب البریہ ص ۸۶)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۳......خدا نے مجھے کہہ دیا ہے کہ **ھو الذی ارسل رسوله بالھدی** کا مصداق تو ہی ہے (اعجاز احمدی ص ۷۱) اگر کہو کہ صاحب شریعت افترا کرنے سے ہلاک ہو جاتا ہے (نہ ہر ایک مفتری) تو (اولاً) یہ دعویٰ ہی بے دلیل ہے۔ کیونکہ خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ (ثانیاً) یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے؟ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ چند امر و نہی بیان کئے وہی صاحب شریعت ہو گیا پس اس تعریف کی رُو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی" **قل للمومنین یغضوا من ابصارھم**" وغیرہ دوسرے الہامات براہین میں درج ہیں اور ۲۳ سال کا عرصہ بھی گذر چکا ہے اور اب تک میری وحی میں امر بھی ہے نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید بھی (اربعین ۴/۶) اور اربعین ۳/۶ ۳ میں لکھ چکے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی بنیاد حدیث نہیں ہے بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی ہاں تائیدی طور پر وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی سے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی ٹوکری میں پھینک دیتے ہیں۔

(اعجاز احمدی ص ۲۹ تحفہ گولڑویہ ص ۱۰، تریاق القلوب ص ۱۳۰)

۲۴......اے رودر گوپال تیری مہما گیتا میں بھی ہے (لیکچر سیالکوٹ) آریہ جس کرشن کے منتظر ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۸۵)

۲۵......مجھے خدا نے کہا ہے کہ **انت سلمان ومنی یاذا البرکات**۔ (ریویو اپریل ۱۹۰۶ء)

۲۶......براہین حصہ پنجم ص ۹۰ وتتمہ حقیقۃ الوحی ص ۸۵ کی اشاعت میں یوں کہا ہے کہ میں یحییٰ بھی ہوں (**او کما قال**)۔

۲۷......خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشانات دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے (حقیقۃ الوحی ص ۱۳۷)۔ سچ تو یہ ہے کہ اس نے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء ہمارے نبی ﷺ کے باقی تمام انبیاء میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ اور یقینی طور پر ملنا محال ہے اور خدا نے اپنی حجت پوری کر دی ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۶)۔

له خسف القمر المنير وان لی — خسفا القمران المشرقان اتنکر

(اعجاز احمدی ص ۷۱)

۲۸۔۔۔۔۔ محمد ﷺ کے واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں جذب ہو کر اور اس کا نام محمد و احمد سے مسمّی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۲۶۵)

۲۹۔۔۔۔۔ بار ہا بتلا چکا ہوں کہ بموجب آیت **لمايلحقوا بهم** بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں۔ (ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص ۷۹، الخایت ص ۸۱، ازالہ ص ۲۵۳)

۳۰۔۔۔۔۔ خدا نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے۔ آریوں کا (آسمانی) بادشاہ۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۸۵)

۳۱۔۔۔۔۔ اپنا حاملہ ہونا بیان کیا۔ (حاشیہ حقیقۃ الوحی، کشتی نوح ص ۴۷ حاشیہ براہین ص ۴۹۶/۵)

۳۲۔۔۔۔۔ اور چونکہ وہ بروز محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں اس سے بروزی رنگ کی نبوت مجھے عطا کی گئی۔ (غلطی کا ازالہ ص ۲۶۸)

۳۳۔۔۔۔۔ اعجاز احمدی، براہین احمدیہ ۵۶/۵ تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸ میں لکھا ہے کہ بخدا اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشانات ظاہر کئے ہیں۔ جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔

۳۴۔۔۔۔۔ ہم خدا کے فضل سے نبی اور رسول ہیں (اخبار عام لاہور) قادیانی جنتری ص ۹، ۱۹۲۶ء میں مرزا صاحب کی طرف سے یہ نظم شائع ہوئی ہے جس کا اقتباس درج ذیل ہے:

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اے امیر المنکریں ہم احمد موعود ہیں　　کان دھر کر تم سنو ہم عیسیٰ معہود ہیں
ہم بروز آدم و نوح و خلیل اللہ ہیں　　مظہر زرتشت موسیٰ کرشن اور داؤد ہیں
ہم مثیل لوط و اسحاق اور اسمٰعیل ہیں　　ہم مثال یوسف و یعقوب صالح وہود ہیں
ہم ہیں عکس ایلیا حزقیل اور ہیں دانیال　　ہم ہیں تصویر محمد حامد و محمود ہیں
ہم نبی اللہ ہیں اور مظہر جملہ رسل　　جو نہ مانیں گے ہمیں وہ کافر ومردود ہیں
سب نبی دیتے رہے ہیں جن کی آنے کی خبر　　وہ ہیں ہم حکم خدا سے وقت پر موجود ہیں
ہم سنانے آئے ہیں پیغام ہر ایک قوم کو　　اسود و احمر ہمارے سب کے سب مقصود ہیں
جو ہمیں مانیں مسیح اور اپنے جھگڑوں میں حکم　　وہ ہمارے متبع ہیں وہ ہمیں مودود ہیں
ہم جو آئے پھر ہوا تجدید حکم **اسجدوا**　　ہو کے آدم سب ملائک کے بنے مسجود ہیں
جو ہمارے در پہ آئے ہو گئے مقبول حق　　جو یہاں سے پھر گئے وہ اسکے ہاں مطرود ہیں
انبیاء ہو ویں ہمارے بعد یا ہوں اولیاء　　اب ہمارے اتباع میں تا ابد محدود ہیں
ہم نے اپنی زندگی میں وحی حق سے دی خبر　　جن امور سر و اخفی کی وہ اب مشہود ہیں
جانشیں اول تو اپنے ہو چکے ہیں نور دیں　　بعد انکے جانشیں فضل عمر محمود ہیں
مومنوں میں آتش فتنہ جلانا تھا ضرور　　بعض ان اصحاب نے جو ساکن اخدود ہیں
جو مخالف تھے بڑے سب مٹ گئے انکے نشاں　　صفحۂ ہستی سے انکے نقش اب مفقود ہیں
سعدی وڈوئی پگٹ جھوٹی آتھم ہیں کہاں　　خاک میں سب مل گئے اونا ک خاک آلود ہیں
فتنہ گر اعداء جو اَب ہیں ان کو بھی تم دیکھنا　　چند سالوں میں جہاں سے ہوتے نابود ہیں
یہ دُرر جو نظم میں منظوم یوسف نے کیے　　یہ ہماری وحی اور تحریر میں موجود ہیں

www.ataunnabi.blogspot.com

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

عہد وفات

آپ کو وفات کے قریب وفات کے متعلق کثرت سے الہامات منذرہ اور خواب آئے۔ لاہور گئے تو اور بھی کثرت ہوئی۔ اہلیہ نے کہا کہ واپس قادیان چلیں۔ کہا کہ خدا لے جائے گا تب ہی چلیں گے مگر اس وقت بھی آپ رسالہ ''پیغام صلح'' کی تالیف میں مصروف رہے اور تقاریر کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ چنانچہ ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء بعد از عصر خواجہ کمال الدین کے مکان پر ایک پر جوش تقریر کی کیونکہ ابراہیم سیالکوٹی کی طرف سے مباحثہ کا چیلنج آیا تھا اور شرائط مناظرہ کے لئے مولوی محمد احسن صاحب کو مقرر کیا تھا۔ چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور اثنائے تقریر میں کہا کہ عیسیٰ کو مرنے دو کہ اسی میں اسلام کی زندگی ہے اور یہ بھی کہا کہ ہم تو اپنا کام ختم کر چکے ہیں۔ آپ کی وفات پر ''پائنیر'' الہ آباد نے یوں لکھا کہ اگر کوئی اسرائیلی آسمان سے اتر کر تبلیغ کرے تو غلام احمد قادیانی سے ہی مشابہت رکھے گا۔ ہم کوئی عالمانہ رائے قائم نہیں کر سکتے مگر اسے اپنی صداقت کا پورا یقین تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ بشپ ویلڈن کو چیلنج دیا کہ نشان نمائی میں مقابلہ کرے اور یہ چیلنج ایسا ہی تھا جو الیاس نبی نے بعل کے پروہتوں کو دیا تھا۔ وہ لوگ جنہوں نے مذہب کے رنگ میں دنیا کے اندر ایک حرکت پیدا کر دی ہے وہ اپنی طبیعت میں مرزا صاحب سے بہت مشابہت رکھتے ہیں۔ اگر ''ارنسٹ رین'' جو فرانس کا مشہور مصنف ہے آپ کے زمانہ میں ہوتا تو ضرور آپ سے ملتا۔ بہر حال قادیان کا نبی ایسے لوگوں میں سے تھا جو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔

''ٹائمنر اوف لندن'' نے لکھا کہ ''آپ ذی وقار جذبہ رکھنے والے خوب ذہین تھے۔ آپ کے متبعین بڑے لوگ بھی ہیں۔ آپ دھوکہ خوردہ تھے دھوکہ دینے والے ہرگز نہ تھے''۔

''علی گڑھ اسٹیڈیٹ'' نے لکھا کہ ''آپ اسلام کے پہلوان تھے''۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

''دی یونیٹی'' کلکتہ نے لکھا کہ ''آپ بہت دلچسپ تھے۔ ایمان کے زور سے بیس ہزار متبع پیدا کر لئے تھے''۔

''صادق الاخبار'' ریواڑی نے لکھا کہ ''آپ نے خدمت اسلام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں رکھا۔ انصاف متقاضی ہے کہ ایسے اولوالعزم فاضل اجل حامی اسلام کی ناگہانی اور بے وقت موت پر افسوس کیا جائے''۔

''تہذیب نسواں'' لاہور نے لکھا'' آپ برگزیدہ بزرگ تھے۔ ہم انہیں مذہباً مسیح تو نہیں مانتے لیکن ان کی رہنمائی مردہ روحوں کیلئے واقعی مسیحائی تھی''۔

''آریہ پتر کا'' لاہور نے لکھا کہ ''جو کچھ آپ نے اسلام کی ترقی کیلئے کیا مسلمان ہی اس کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ مگر ان کی تصانیف میں پایا جاتا ہے کہ آپ کے خیالات بڑے وسیع تھے اور زیادہ قابل برداشت تھے۔ آریہ سماج سے آپ کے تعلقات دوستانہ نہ تھے اس لئے جب ہم آپ کو یاد کرتے ہیں تو دل میں جوش پیدا ہوتا ہے''۔

''اندر'' نے لکھا ''مرزا صاحب ایک صفت (استقلال) میں محمد صاحب (ﷺ) سے مشابہ تھے اور آخر دم تک اس پر قائم رہے''۔

''برہم چارک'' نے لکھا کہ ''آپ بلحاظ لیاقت وشرافت کے بڑے پایہ کے انسان تھے''۔

''امرتا بازار پتر کا'' کلکتہ سے لکھتا ہے کہ ''آپ درویشانہ زندگی بسر کرتے تھے اور سینکڑوں آدمی روزانہ ان کے لنگر سے کھانا کھاتے تھے''۔

''سٹیٹس مین'' کلکتہ سے لکھتا ہے کہ ''آپ مشہور اسلامی بزرگ تھے''۔

''اخبار وکیل'' امرتسر نے لکھا کہ ''اس شخص کا قلم پر سحر تھا۔ زبان جو دماغی عجائبات کا مجسمہ، نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ وہ شخص جو تیس برس تک مذہبی دنیا کے لئے زلزلہ اور طوفان رہا اور شور قیامت ہو کر خفتگان ہستی کو بیدار کیا، خالی ہاتھ دنیا سے اٹھ گیا۔ ایسے شخص دنیا میں ہمیشہ نہیں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

آتے کہ جن سے مذہبی دنیا میں انقلاب پیدا ہو۔ آپ کی مفارقت سے مسلمانوں کو معلوم ہوگیا ہے کہ ان سے ایک بڑا شخص جدا ہوگیا ہے۔ جس سے مخالفین اسلام سے مدافعت کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ عیسائیوں اور آریوں کے مقابلہ پر آپ کا لٹریچر قبولیت حاصل کر چکا ہے۔ آپ نے قلمی مجاہدوں کی پہلی صف میں کھڑے ہوکر فرض مدافعت ادا کر دیا تھا۔ کثرت مشق ومباحثہ نے آپ میں ایک شان پیدا کر دی تھی۔ تبلیغ وتلقین یہاں تک تھی کہ مخاطب برجستہ جواب سن کر فکر میں پڑ جاتا تھا۔ ہندوستان مذاہب کا گھر ہے' آپ کا دعویٰ تھا کہ میں حَکَم اور ثالث ہوکر آیا ہوں تو بے شک باقی مذاہب پر اسلام کو فوقیت دینے میں آپ خاص قابلیت رکھتے تھے۔ امید نہیں کہ مذہبی دنیا میں کوئی ایسا آدمی پیدا ہو''۔

ڈاکٹر والٹر صاحب ایم اے سیکریٹری اوف وائی ایم سی اپنی کتاب ''احمدیہ مومنٹ'' میں لکھتے ہیں کہ ''آپ فیاض اور سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور مخالفین کے سامنے جو جرأت آپ نے دکھائی تھی وہ قابل تحسین ہے۔ صرف مقناطیسی قوت جاذبہ رکھنے والا ہی ایسے لوگوں کی وفاداری حاصل کر سکتا ہے کہ جن میں سے دو نے افغانستان میں جان دے دی' مگر آپ کا دامن نہ چھوڑا۔ کئی احمدیوں سے پوچھا گیا تو انہوں نے آپ کی مقناطیسی طبیعت کو ہی پیش کیا''۔

آپ کی وفات لاہور میں ہوئی۔ احمدیہ بلڈنگس متصل اسلامیہ کالج میں کچھ دن آپ نے قیام کیا تھا۔ حکیم نورالدین صاحب نیچے صحن میں روزانہ تبلیغ کرتے تھے اور اوپر کے مکان میں آپ معہ اہل وعیال رہتے تھے۔ پاس ہی دوسرے میدان میں مخالفین نے جلسہ گاہ قائم کر دی تھی۔ مقابلہ میں وعظ ہوتے تھے اور ایک میلہ لگا ہوا تھا۔ تقریباً دو ہفتے یہی کارروائی رہی آخر ایک روز فوری موت کی خبر اُڑ گئی کہ آپ رخصت ہوگئے ہیں۔ وجوہات مختلف بیان کئے جاتے تھے کوئی درد گردہ کا دورہ بتاتا تھا۔ کوئی بند ہیضہ کی شکایت پیش کرتا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور کوئی دل کی حرکت کا بند ہونا بتاتا تھا۔ اندر گھر کے ناگہانی واقعہ پیش آیا۔ اس لئے صحیح طور پر کوئی رائے قائم نہ ہو سکی۔ آخرالامر جب مرزا بشیر احمد نے ''سیرۃ المہدی'' لکھی تو اس نے صحیح واقعات پیش کر دیئے کہ جن کا خلاصہ یہ ہے' کہ آپ مرض الموت میں بیمار ہو گئے حالت نازک ہو گئی تو آپ کی اہلیہ بہت گھبرا کر کہنے لگیں یا اللہ یہ کیا ہونے لگا ہے تو آپ نے جواب دیا وہی جو میں کہا کرتا تھا۔

۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ تندرست تھے نماز عشاء کے بعد اپنی اہلیہ کے ساتھ کھانا کھایا۔ مرزا بشیر احمد کہتے ہیں کہ صبح کے قریب میں دیکھتا ہوں کہ آپ اسہال سے سخت بیمار ہیں اور حالت نازک ہے' معالج اور تیمار دار اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں۔ تو میرا دل بیٹھ گیا کہ یہ مرض الموت ہے کمزور تو ہو ہی چکے تھے۔ ڈاکٹر نے نبض دیکھی تو ندارد سب سمجھے کہ آپ وفات پا چکے ہیں' پھر نبض چلنی شروع ہوئی۔ چارپائی صحن میں تھی اندر لائی گئی روشنی ہو گئی تو آپ نے وقت پوچھ کر تیمم کے ساتھ نماز شروع کر دی تو غشی ہو گئی۔ پھر پوچھا تو نماز شروع کر دی مگر کرب بہت تھا۔ آٹھ بجے کے قریب ڈاکٹر نے پوچھا کہ کیا تکلیف ہے؟ تو جواب ندارد لکھنا چاہا تو قلم گھسٹتا ہوا چلا گیا۔ پھر نو بجے غرغرہ شروع ہو گیا اور لمبے سانس آنے لگے مستورات پلنگ کے پاس نیچے بیٹھ گئیں۔ ڈاکٹر محمد حسین نے قلب کے پاس انجکشن کیا تو جگہ ابھر آئی آخر ایک لمبا سانس آیا تو رخصت ہو گئے۔ مرزا بشیر احمد اس مقام پر اپنی والدہ کا بیان یوں درج کرتے ہیں کہ ''پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا کچھ دیر بعد دو دفعہ پاخانہ میں رفع حاجت کو گئے زیادہ ضعف ہوا۔ تو مجھے اٹھا کر میری چارپائی پر لیٹ گئے پھر حاجت ہوئی تو چارپائی کے پاس ہی رفع کر لی۔ میں پیر دباتی تھی کہ ایک اور دست آیا (ان پانچوں دستوں کے بعد) قے آئی تو بالکل ہی ناطاقت ہو کر چارپائی پر گر پڑے گرتے ہوئے چوٹ بھی آئی تھی اور حالت دگرگوں ہو گئی تو حکیم نورالدین صاحب اور مرزا محمود

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

(خلیفہ وقت) کو بلا لیا''۔

اس بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ ہیضہ کے عارضہ سے وفات واقع ہوئی۔ وفات سے پہلے ایک انگریز نے مولوی محمد علی صاحب سے ''رسالہ الوصیۃ'' مرتب کرنے کے دنوں میں پوچھا تھا کہ جناب نے اپنے بعد جانشین کسے قرار دیا ہے؟ تو آپ نے اہلیہ سے پوچھا کہ کیا مرزا محمود کو جانشین مقرر کیا جائے؟ تو اس نے کہا کہ آپ کی مرضی۔ آپ نے وفات پائی تو حکیم نور الدین صاحب سن کر اندر آئے اور آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا واپس ہو کر دروازے سے باہر نکل رہے تھے تو مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے کہا کہ **انت صدیقی** تو حکیم صاحب نے کہا کہ قادیان چل کر فیصلہ ہوگا۔ آپ کی تین انگوٹھیاں تھیں ایک پر **الیس اللہ بکاف عبدہ** لکھا تھا۔ جو دعوائے نبوت سے پہلے کی تھی، دوم دعویٰ کے بعد کی جس پر یہ لکھا تھا کہ **غرستک بیدی برحمتی وقدرتی**......الخ سوم وفات کی انگوٹھی جو آپ وفات کے وقت پہنے ہوئے تھے یہ کسی نے بنوا دی تھی اور اس پر یہ لکھا تھا کہ مولا بس۔ قرعہ اندازی سے پہلی محمود صاحب کو ملی، دوسری بشیر صاحب کو اور تیسری شریف احمد کو۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی موجد مفرح عنبری اپنے رسالہ موسوم بہ ''خطوط امام بنام غلام'' کے صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں کہ وحی الٰہی کے مطابق ۲۷ اپریل ۱۹۰۸ء کو حضور قادیان سے بعزم لاہور روانہ ہوئے دو روز بٹالہ ٹھہر کر ۲۷ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ کو لاہور پہنچے۔ ۲۷ روز ہی لاہور میں تشریف فرما رہے اور پھر ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو ہی مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ غسل میرے ہاتھ سے ہوا اور دوسرے احباب پانی ڈالتے تھے۔ لاہور میں حضور کو تاریخ وفات کے رنگ میں یہ مصرعہ الہام ہوا۔ ع مکن تکیہ برعمر ناپائدار

احمدیہ جنتری لاہور ۱۹۲۱ء ص ۳۶ میں ہے کہ ۱۹۰۵ء میں جناب نے تبلیغ سلسلہ قادیانیہ کا کام اصحاب ذیل کے سپرد کیا۔ مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ، خواجہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کمال الدین، سید محمد احسن امروہی، صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد، خانصاحب محمد علی رئیس مالیر کوٹلہ، سیٹھ عبدالرحمٰن مدراسی، غلام رسول پشاوری، میر حامد شاہ سیالکوٹی، شیخ رحمت اللہ لاہوری، مرزا یعقوب بیگ شاہ پور خلیفہ رشید الدین آگرہ، ڈاکٹر سید محمد حسین لاہور اور ڈاکٹر محمد اسمٰعیل لاہور۔ چنانچہ ۲۹ جنوری ۱۹۰۶ء کو سکریٹری نے اپنے تبلیغی اصول شائع کرنے کا کام شروع کر دیا اور جناب نے اس انجمن کو یہ چارٹر عنایت کیا کہ انجمن کے امور وہی صحیح سمجھے جائیں جو کثرت رائے سے پاس ہوں مگر خاص دینی اغراض جو ہم سے تعلق رکھتے ہیں انکی اطلاع مجھے دینی چاہئے ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا اس میں کوئی خاص ارادہ ہو میری زندگی کے بعد صرف اس انجمن کا اجتہاد کافی ہوگا۔ (الراقم مرزا غلام احمد ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

ضمیمہ الوصیت کی دفعہ ۶ میں لکھا ہے کہ چونکہ یہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے اس لئے اسے دنیا داری کے رنگوں سے پاک رہنا چاہئے۔ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر جملہ اراکین نے متفقہ طور پر حکیم نور الدین صاحب کو خلیفۃ المسیح قرار دیا اور آپ کی وفات ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء تک متفقہ کام قادیان میں ہوتا رہا مگر آپ کی وفات پر ہی وہ انجمن دو حصے ہوگئی اور ایک فریق تو وہیں قادیان میں رہا اور دوسرے فریق نے لاہور کو صدر مقام احمدیہ بلڈنگس قرار دیا جہاں مسیح کی وفات ہوئی تھی۔ اور اپنا امیر جماعت مولوی محمد علی صاحب کو مقرر کر لیا اور ۲ مئی ۱۹۱۴ء کو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے نام سے کام شروع ہوا اور ڈیڑھ سال (یعنی اخیر دسمبر ۱۹۱۵ء تک) کے عرصہ میں اخبار "پیغام صلح" جو مشترکہ سوسائٹی کی ملکیت تھا اسے خرید کر قومی اخبار بنایا گیا۔ کل آمدنی اس عرصہ میں معہ شمولیت ووکنگ مشن ساڑھے باون ہزار سے اوپر ہوئی اور خرچ پونے اکاون ہزار کے قریب ہوا۔ اور امیر صاحب نے حدیث کا درس دیا اور مولوی فضل الٰہی عربی پڑھاتے رہے۔ انگریزی ترجمہ قرآن مؤلفہ امیر صاحب چھپنا شروع ہوا۔ اور جہاد اکبر اور حدوث

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مادہ وغیرہ رسائل مفت تقسیم کیے۔ ووکنگ مشن میں مولوی صدرالدین اور شیخ نور احمد اور خواجہ کمال الدین کام کرتے رہے۔ دوسرے سال (اکتوبر ۱۹۱۵ء لغایت ستمبر ۱۹۱۶ء) تقریباً ساڑھے چونسٹھ ہزار آمد ہوئی اور خرچ انگلستان میں پونے چونتیس ہزار ہوا باقی ہندوستان میں پہنچا اسی سال تعلیمی طور پر کام شروع ہوا اور امیر صاحب نے **النبوۃ فی الاسلام** کتاب لکھی اور احمدیہ لائبریری ایڈیشن پر سلسلہ تصانیف احمدیہ کی پہلی جلد براہین احمدیہ ہر چہار جلد شائع ہوئی۔ مولوی محمد احسن امروہی بھی لاہوری فریق میں (قادیانی فریق سے نکل کر) شامل ہوگئے اور خرچ ۳۳ ہزار کے قریب ہوا۔ تیسرے سال (اکتوبر ۱۹۱۶ء لغایت ۱۹۱۷ء) میں انگریزی ترجمہ قرآن شریف باہتمام مولوی صدرالدین چھپ کر ہندوستان پہنچا۔ مسلم ہائی سکول معہ کیمبرج کلاس کے جاری ہوا۔ مئی ۱۹۱۷ء میں کوٹ موگل اور موہن پور ضلع سیالکوٹ میں قوم پکھی دارہ کی اصلاح گورنمنٹ کی طرف سے اس انجمن کے سپرد ہوئی اور حسن کارکردگی میں انعام حاصل کیا۔ آمد ۴۳ ہزار کے قریب ہوئی اور خرچ ساڑھے ۳۴ ہزار کے قریب ہوا۔ یہ رسائل بھی جاری ہوئے احمدیہ موومنٹ چار جلد، نکات القرآن وغیرہ مولفہ امیر صاحب سال چہارم (اکتوبر ۱۹۱۷ء لغایت ستمبر ۱۹۱۸ء) ۵۵ ہزار کے قریب آمدنی ہوئی اور ۵۲ ہزار خرچ ہوا۔ مبلغین بھیجے اور امیر صاحب نے درس قرآن لاہور اور شملہ میں دیا اور نکات القرآن اور حقیقۃ المسیح شائع ہوئے۔ سال پنجم (اکتوبر ۱۹۱۸ء لغایت ستمبر ۱۹۱۹ء) ۷۳ ہزار تک آمدنی ہوئی اور ۶۷ ہزار تک خرچ ہوا۔ اسی سال اردو ترجمہ قرآنی، صحیح البخاری مترجم اور سیرت نبوی امیر صاحب نے مرتب کی۔ چنانچہ ''سیرۃ'' اکتوبر ۱۹۲۰ء میں شائع ہوگئی۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۴......خاص خاص حالات مسیح قادیانی

یوں تو ''سیرۃ المہدی'' اور'' کتاب البریہ'' کے اقتباسات مطالعہ کرنے کے بعد جناب کے مزید حالات دریافت کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ مگر تاہم جن خیالات پر زیادہ زور دیا جاتا ہے ان پر بھی خامہ فرسائی کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

بیماریاں اور دوائیں

اسلاف کے بیان میں گذر چکا ہے کہ دماغی کمزوری آپ کے ورثہ میں تھی اور بچپن سے ہی آپ دائم المریض اور گوشہ نشین چلے آئے ہیں۔ شباب بھی آپ کا بیماریوں میں ہی گذرا اور شیخوخت میں تو اس قدر عوارض جمع ہو گئے تھے کہ آپ کو'' کتاب الوصیۃ'' لکھنی پڑی اور مرض الموت میں بھی آپ کو ہیضہ کا عارضہ ہوا تھا اور یہ کہنا کہ کیا کیا دوائیں استعمال کرتے تھے یا کن کن عوارض میں آپ گرفتار رہتے ان کا کچھ بیان تو باب المزاج میں گذر چکا ہے اور کچھ رسالہ مسمّی بہ ''خطوط امام بنام غلام'' مولفہ حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہوری موجد مفرح عنبری مطبوعہ ۹ جولائی ۱۹۰۹ء سے اقتباسا درج ذیل ہے جس میں حکیم صاحب نے آپ کے وہ خطوط فخریہ طور پر درج کئے ہیں جو وقتاً فوقتاً آپ نے انکے نام روانہ کئے تھے ہم ان کو نمبروار درج کرتے ہیں۔

۳...... مجھے اخویم صاحب حکیم محمد حسین صاحب قریشی سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ چونکہ بباعث بیماری کے میرے گھر مشک خالص کی ضرورت ہے اور مجھے بھی سخت ضرورت ہے اور پہلی مشک ختم ہو چکی ہے پچاس روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال ہیں۔ دو تولہ مشک خالص دو شیشیوں میں ارسال کریں۔ بروز پنجشنبہ سیالکوٹ جاؤں گا بہتر ہے کہ آپ اسٹیشن پر مجھے دیدیں۔ (غلام احمد ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۵.....آپ بے شک مشک خالص بقیمت ...خرید کر کے وی پی کر دیں۔

۷.....اس دفعہ دو دواؤں کی ضرورت ہے ایک کیلورانہ جو دو دفعہ پہلے بھی منگا چکا ہوں۔ شاید للعہ روپے قیمت پر آتی ہے۔ دوسری وائی بیوٹر جو رحم کے لئے ہے اس کے لئے ... کافی ہوں گے۔ بذریعہ وی پی ارسال کریں۔

۱۰.....میرا چھوٹا لڑکا مبارک ضعف ہضم میں گرفتار ہے آپ پیرش فیمیکل فوڈ یعنی شربت فولادی ایک بوتل بہت جلد بھیجیں قیمت دی جائے گی اس کو شدت تپ میں ام الصبیان کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر محمد حسین سے مشورہ کر کے کوئی اور دوا بھی بھیج دیں جگر کا بھی خیال رہے۔

۱۲.....میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے اس کو اشیاء خود خرید دیں' ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خرید دیں (غالباً یہ بھی ایک قسم کی شراب ہی ہے۔۱۲ مصنف)۔

۱۳.....چند روز سے سخت بیمار ہوں۔ بعض وقت جب دورہ دوران سر شدت سے ہوتا ہے تو خاتمہ زندگی محسوس ہوتا ہے۔ ساتھ سر درد بھی ہے۔ اس لئے روغن بادام سر اور پاؤں کی ہتھیلیوں پر ملنا مفید ہوتا ہے۔ بدست محمد یار پانچ روپے ارسال ہیں۔ ایک بوتل روغن بادام تازہ خرید کر کے بھیج دیں۔

۱۴.....آج مولوی یار محمد لاہور گئے افسوس ضروری کام یاد نہ رہا۔ ایک تولہ مشک عمدہ خالص خوشبودار جس میں چھیچھڑا نہ ہو درجہ اول شرطی یا اپنی ذمہ داری پر بھیج دیں اور دوڈ بیا سر درد کی ٹکیوں کی بھی جو بڑی ہوں بھیج دیں۔

۱۷.....آپ براہ مہربانی ایک تولہ مشک خالص جس میں ریشہ، جھلی اور صوف نہ ہو اور تازہ وہ خوشبوناک ہو بہت جلدی وی پی کریں کیونکہ پہلی مشک ختم ہو چکی ہے اور بباعث دورہ مرض ضرورت رہتی ہے۔ ۲۸ اپریل ۱۹۰۴ء

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۸......ایک ضروری کام بوقت ملاقات یاد نہ رہا وہ یہ ہے کہ پہلی مشک جو آپ نے لاہور سے بھیجی تھی وہ ختم ہو چکی ہے آپ جاتے ہی ایک تولہ مشک خالص جس میں چھچھڑا نہ ہو اور عمدہ خوشبودار ہو وی پی کر دیں قیمت جتنی ہو مضائقہ نہیں اور ساتھ ہی اس کے انگریزی دکان سے ٹنکچر لونڈر جو ایک سرخ رنگ کا عرق ہے (غالباً وہ انگوری شراب ہوتا ہے ۱۲۔مصنف) پرسوں تک ضرور بھیج دیں کیونکہ مجھے اپنی بیماری کے دورہ میں ان کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔

۱۹......اشیاء مفصلہ ذیل ہمراہ لیتے آئیں۔وائی بیوٹراز دکان پلومر قیمتی ـــــ مشک خالص جس میں چھچھڑا نہ ہو، قیمتی ـــــ پان بنگلی عمدہ قیمتی اور ایک انگریزی وضع کا پاخانہ جس کی قیمت معلوم نہیں اس کی قیمت یہاں سے مل جائیگی۔ مجھے دورانِ سر کی بہت شدت سے مرض ہوگئی ہے۔پیروں پر بیٹھ کر پاخانہ کرنے سے سر میں چکر آتا ہے اس لئے انگریزی پاخانہ کی ضرورت ہے۔

۲۰......مجھے دو ماہ سے کثرت پیشاب کی بہت شکایت ہے۔تمام رات بار بار پیشاب آنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔پہلے میں نے سوڈا ایلی سلاس استعمال کیا تھا فائدہ ہوا ۴/ کی خرید کر بھیج دیں اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے ذرے ریت کی طرح براق ہوتے ہیں یہ دوائی دو تولہ بھیج دیں قیمت کی کمی بیشی بعد میں دیکھی جائی گی ساتھ ہی اس کے آٹھ جوڑہ جراب عمدہ ولایتی فی جوڑہ قیمتی ۸/ جلد تروی ر پی کر دیں کیونکہ ایک طرف دورانِ سر کی شکایت ہے اور دوسری طرف پاؤں کی سردی کی بھی تکلیف ہے۔اگر کوئی پشمینی پوستین کابلی جوئی اور گرم اور کشادہ ہو مل جائے تو اس کی قیمت سے بھی اطلاع دیں۔ جوڑہ جراب کسی رنگ کا ہو مضائقہ نہیں۔اس قدر پاؤں کو سردی ہے کہ اُٹھنا مشکل ہے۔

۲۱......میری رائے میں مشک (مرسولہ) بہت عمدہ تھی۔اگر چند ہفتوں میں گنجائش ہوئی تو اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

منگوالوں گا بوقت ضرورت جس طرح بن پڑے منگوانی پڑتی ہے وہ مشک تھوڑی سی موجود ہے باقی سب خرچ ہو چکی ہے۔

۲۲......۷ ستمبر ۱۹۰۷ء کو مبارک احمد فوت ہو گیا ہے اب برف نہ بھیجیں۔

۲۴......میری بیماری کے لئے روغن بادام تازہ بھیج دیں۔ ان خطوط پر عموماً تاریخ روانگی نہیں دی گئی اور حکیم صاحب نے صفحہ نمبر ۸ پر ایک نوٹ دیا ہے کہ ''میں اپنا فخر سمجھتا ہوں کہ حضور علیہ السلام (مرزا صاحب) اس ناچیز کی تیار کردہ مفرح عنبری کا بھی استعمال فرماتے تھے چونکہ دورہ مرض کے وقت اکثر مشک و دیگر مقوی دل ادویات کی ضرورت رہتی تھی جو اکثر میری معرفت جایا کرتی تھیں۔ مجھے خیال آیا کہ میری مفرح عنبری آپ استعمال کریں تو بہت سا خرچ بچ جائے گا لہٰذا میں نے ایک دفعہ دوسری ادویہ کے ساتھ ایک ڈبیہ مفرح عنبری بھی بھیج دی اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کیا کہ اگر آپ کو موافق آ جائے تو ہمیشہ پیش کر دیا کروں گا۔ میری خواہش پوری ہوئی اور آپ نے ایک ہفتہ بعد میر مہدی حسین کو بھیج کر قیمۃً ایک اور ڈبیہ منگائی تو میں نے قیمت واپس کرتے ہوئے ایک اور ڈبیہ بھیج دی اس کے بعد آپ نے لاہور کو آخری سفر کیا۔'' اور ص ۷ پر لکھا ہے کہ ''گرم پوستین چالیس روپیہ میں خرید کر کے بھیج دی گئی تھی۔ جسکی نصف قیمت بیس روپے مستری محمد موسیٰ سوداگر بائیکل نے دی تھی'' اور ص ۳ پر لکھتے ہیں کہ ''آپ مجھ سے ہی مشک منگوایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ خادم امرتسر سے لے گیا تھا تو آپ نے واپس کر دی تھی۔

''اخبار الحکم'' ۲۸ مئی ۱۹۰۶ء میں ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کو اسہال کی بیماری بہت دیر سے تھی دماغی کام کرتے (تو بڑھ جاتی) کھانا ہضم نہ ہوتا۔ دل سخت کمزور تھا، نبض ساقط ہو جایا کرتی تھی۔ مشک وعنبر کے استعمال سے واپس آ جاتی تھی۔ لاہور کے آخری قیام میں بھی یہ عارضہ دو تین دفعہ پیش آیا لیکن ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کی شام کو جب سارا دن پیغام صلح کا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مضمون لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے گئے تو واپسی پر پھر یہ دورہ شروع ہو گیا اور وہی دوائی مقوی معدہ جو استعمال ہوتی تھی مجھے حکم بھیج کر تیار کرائی مگر فائدہ نہ ہوا اور قریباً گیارہ بجے ایک اور دست آنے پر طبیعت از حد کمزور ہو گئی۔ مجھے اور حکیم نور الدین کو بلایا مقوی ادویات دی گئیں اس خیال سے کہ دماغی کام کی وجہ سے یہ مرض ہے نیند آنے سے آرام آ جائے گا اس لئے ہم واپس چلے گئے دو تین بجے کے درمیان ایک دست اور بڑا آیا۔ نبض بالکل بند ہو گئی تو حکیم نور الدین اور خواجہ کمال الدین نے مجھے اور میرے برادر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ کو گھر سے بلوایا۔ مرزا صاحب نے یعقوب بیگ سے پاس بلا کر کہا کہ مجھے اسہال کا دورہ سخت ہو گیا ہے دوائی تجویز کریں۔ علاج شروع ہوا مگر حالت نازک تھی۔ نبض واپس نہ آئی اس لئے ہم پاس ہی رہے یہاں تک کہ سوا دس بجے آپ رخصت ہو گئے۔

البشریٰ ۲/۱۰۵ میں ہے کہ ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں یہ الہام پورا نہ ہوا تو لاہوریوں نے لاہور کو ہی ''مدینۃ المسیح'' تصور کر لیا اور قادیانیوں نے قادیان کو ہی دار الامان یعنی مکہ بنا ڈالا۔ تاکہ یہ مفہوم پیدا ہو جائے کہ یا لاہور میں مر گئے یا قادیان میں۔

مگر ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کس جرأت سے مکہ و مدینہ، نبی و رسول، بیت المقدس، دمشق منارہ بیضاء، اور باب لد وغیرہ تیار کر لئے ہیں۔ لیکن نقل نقل ہی ہے اور اصل اصل۔ دانشمند نقلی مال کے خواہاں نہیں ہوتے اور اصلی مال کو بڑے داموں پر خریدتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے روضہ نبویہ میں دفن ہوں گے اس کی تاویل یوں کی کہ بروزی طور پر بہشتی مقبرہ ہی گنبد خضراء کا مقام ہے اس لئے آپ روضہ نبویہ میں ہی دفن ہوئے ہیں اور یہ بھی وارد ہے کہ مسلمان مسیح پر نماز جنازہ پڑھیں گے اس کا مطلب یوں گھڑ لیا کہ صرف آپ پر نماز جنازہ حاضر یا غائب پڑھنے والے ہی اس وقت مسلمان ہوں گے۔ باقی اہل اسلام سب کافر ہونگے یہ بھی وارد ہے کہ مسیح روحاء کے درمیان تلبیہ کرینگے تو اس کا یہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مطلب لیا ہے کہ ایک وسیع میدان یعنی قادیان میں مسیح موعود تبلیغ اسلام کی آواز کو بلند کریں گے۔ یہ بھی وارد ہے کہ مسیح نکاح کر کے اولاد پیدا کریگا تو آپ نے نکاح ثانی سے اولاد پیدا کرلی تھی مگر محمدی بیگم اس پیشینگوئی کا مصداق نہ بن سکی ورنہ یہ کہنے کی بھی گنجائش نہ رہتی کہ نکاح ثانی دعوائے مسیحیت سے پہلے تھا۔

تمدن رئیسانہ

پہلے عنوان میں بیان ہو چکا ہے کہ آپ اپنی دماغی بیماریوں کے لئے مشک، وائن اور مفرح عنبری وغیرہ کا استعمال کیا کرتے تھے جو خاص امراء وشرفاء کا حصہ ہے۔ اب ہم حکیم محمد حسین صاحب قریشی کی کتاب موسوم بہ ''خطوط امام بنام غلام'' سے چند تحریریں درج کرتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا باقی تمدن بھی امیرانہ تھا۔

۱......اخویم حکیم محمد حسین صاحب السلام علیکم! مولوی یار محمد آپ کے پاس پہنچتے ہیں، کچھ اشیاء خریدنی ہیں، آپ اپنے ہمراہ اشیاء خرید دیں، روپیہ مرسلہ کم نکلے تو اپنی طرف سے دے دیں، میں بھیج دوں گا۔ (۲۰ اکتوبر ۱۹۰۳ء، خط نمبر ۲، ص ۲)

۲......۸/ آپ کے جو میرے ذمہ تھے بھیجے گئے ہیں اور ۳۲ دانہ طلائی زیور پونچیاں تاگہ ڈالنے کے لئے بھیجتا ہوں۔ تیار کروا کر بدست حال بھیج دیں۔ (خط نمبر ۴، ص ۳)

۳......کل کے خط میں سہواً میں اس بستر کی رسید بھیجنا بھول گیا جو آپ نے اخلاص کی راہ سے بھیجا تھا۔ سردی میں میرے لئے بہت کارآمد ہے۔ جزاکم اللہ خیراً۔ (خط ۶ ص ۳)

۴......رات کا وقت ہے قیمت نہیں بھیج سکتا' آپ مفصلہ ذیل کپڑے ساتھ لے آئیں۔ (حکیم صاحب نوٹ لکھتے ہیں کہ یہ کپڑے مبارکہ بیگم کی تقریب نکاح پر منگوائے گئے تھے)

(خط ۴۳، ص ۷)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۵..... حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے بٹالہ کے راستہ سے قادیان جانے کو آپ سے پنیس مانگی تھی کیونکہ میری بیوی حاملہ میرے ساتھ تھی تو آپ نے جواب لکھا کہ سڑک بٹالہ سے لے کر قادیان تک بالکل خراب ہے پنیس کی سواری خطرناک ہے حمل کی حالت میں گویا ہلاکت کے ہاتھ میں ڈالنا ہے۔ (خط۱۲،ص۵)

۶..... ہمارا مکان جو باغ کے ایک طرف واقع ہے خطرناک ہے، اس لئے آج مالہ؎ روپے خیمہ خریدنے کے لئے بدست شیخ عبدالرحیم صاحب بھیجتا ہوں۔ آپ معہ تجربہ کار احباب کے خیمہ معہ قناتوں اور دوسرے سامان کے بہت جلد روانہ فرمائیں اور کسی بیچنے والے کو یہ خیال نہ ہو کہ کسی نواب صاحب نے یہ خیمہ خریدنا ہے کیونکہ نوابوں سے بہت قیمت لیتے ہیں۔ خیمہ نیا ہو، پاخانہ وغیرہ کا بھی انتظام ہو۔ (خط۹،ص۴) بموجب تاکید والدہ محمود آپ میری لڑکی مبارکہ کیلئے ایک قمیص ریشمی یا جالی کی جو چھ روپے سے زیادہ نہ ہو عید سے پہلے تیار کر کے بھیج دیں۔ ۱۴ر فروری ۱۹۰۴ء (خط۱۱،ص۷)

۷..... ہمارا پہلا گھنٹہ بگڑ گیا ہے اس لئے للعہ روپے بھیجتا ہوں بخوبی امتحان کر کے ارسال فرمادیں بشرطیکہ نیم گھنٹہ کی آواز دینے والی کل ہرگز نہ ہو کیونکہ بسا اوقات دھوکا لگ جاتا ہے۔ اس کے ساتھ اور چیزیں بھی خریدنی ہیں (خط۱۳،ص۵)

۸..... تمام چیزیں اور کپڑے بڑی احتیاط سے خریدیں۔ حماموں کی قیمت معہ کرایہ عمہ۸ر مولوی محمد علی صاحب کو دے دیئے ہیں۔ (خط۱۵،ص۸)

دعائیں

''احمدیہ جنتری ۱۹۲۵ء'' میں ہے کہ

۱..... آپ نے اپنی امت کو یوں دعا کرنے کے لئے ارشاد کیا کہ طریق استخارہ یوں ہے کہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

رات کو توبہ نصوح کر کے دو رکعت نماز نفل کی رکعت اول میں سورہ یسین پڑھو، دوسری میں اکیس دفعہ سورہ اخلاص۔ نفل کے بعد تین سو مرتبہ درود شریف پڑھو اور تین سو مرتبہ استغفار، پھر دعا کرو کہ اے قادر کریم! تو پوشیدہ حالات جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے' اور مقبول، مردود، مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری طرف التجا کرتے ہیں کہ اس شخص کا تیرے نزدیک جو مسیح موعود اور مہدی و مجدد الوقت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کیا حال ہے' کیا صادق ہے یا کاذب، مردود ہے یا مقبول؟ اپنے فضل سے یہ حال رؤیا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما' تا کہ اگر مردود ہے تو اس کے قبول کرنے سے گمراہ نہ ہوں، مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے تو اس کے انکار اور اسکی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔ ہمیں ہر ایک فتنہ سے بچا کیونکہ ہر ایک قوت تجھ ہی کو ہے۔ یہ استخارہ کم از کم دو ہفتے کریں بشرطیکہ دل میں بغض نہ ہو ورنہ خواب میں شیطان آئے گا (بدر جلد ۹)

۲.....صوفی احمد جان لدھیانوی ۱۳۲۲ھ کو حج کرنے گئے تو آپ نے ان کو یہ دعا لکھ دی کہ میری طرف سے بیت اللہ شریف میں پڑھیں، چنانچہ صوفی صاحب نے حج اکبر کے دن بیت اللہ شریف میں یہ دعا پڑھی اور ساتھ کی جماعت آمین کہتی رہی۔ وہ دعا یہ ہے: اے ارحم الراحمین ایک تیرا بندہ، عاجز اور ناکارہ، پر خطا اور نالائق غلام احمد اور جو تیری زمین ملک ہند میں ہے اس کی یہ عرض ہے کہ تو مجھ سے راضی ہو اور میرے گناہ بخش کہ تو غفور رحیم ہے اور مجھ سے وہ کام کرا جس سے تو بہت ہی راضی ہو جائے مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق و مغرب کی دوری ڈال۔ میری زندگی، میری موت اور میری ہر ایک قوت جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل محبین میں مجھے اٹھا۔ جس کام کے لئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہنچا اور اس کے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہاتھ سے حجت اسلام مخالفین اور بے خبروں پر پوری کر۔ اور اس عاجز کو اور اس کے محبوں کو اپنی ظل حمایت میں رکھ کر دین و دنیا میں ان کا متکفل ہو۔ اور سب کو دار الرضاء میں پہنچا اور اپنے رسول اور اس کی آل پر درود اور رحمت نازل فرما۔

۳...... یہ دعا ہر روز رات دن سجدۂ نماز میں کئی مرتبہ پڑھنی چاہئے **یامن ھو احب کل محبوب اغفرلی و تب علی وادخلنی فی عبادک المخلصین.**

(خط بنام منشی رستم علی ۱۵ فروری ۱۸۸۸ء)

۴...... بہتر ہے کہ یہ دعا نماز میں پڑھی جائے کیونکہ یہ اسم اعظم ہے، اسے جو پڑھے گا آفت سے نجات پائے گا۔ **رب کل شیء خادمک، رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی.** ہیضہ کے لئے رات اٹھ کر اس اسم اعظم کا تکرار نماز کے رکوع وسجود وغیرہ اور دوسرے وقتوں میں کرو۔ (الحکم جلد ۷)

۵...... ہر نماز کی آخری رکعت میں یہ دعا بکثرت پڑھو، تاکید ہے۔ **ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار.** (دسمبر ۱۹۹۸ء)

۶...... وبائی بیماری کے لئے یہ اسم پڑھو **یا حفیظ یا عزیز یارفیق.** (الحکم جلد ۷)

۷...... قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں سے ظاہر ہوتا رہا اور ظاہر ہوتا رہے گا۔ یہ فیصلہ جلد ظاہر کر کہ پگٹ اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے کیونکہ تیرے عاجز بندے اپنے جیسے انسانوں کی پرستش میں گرفتار ہو کر تجھ سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ انکو اس زہر سے رہائی بخش، اور اپنے وعدوں کو پورا کر وہ جو اس زمانہ کیلئے تیرے تمام نبیوں نے کئے ہیں اور حقیقی نجات کے سرچشمہ سے ان کو سیراب کر۔ کیونکہ نجات تیری محبت میں ہے کسی کے خون میں نہیں ہے۔ مخلوق پرستی پر بہت سا عرصہ گذر چکا ہے اب ان پر تو رحم کر۔ صلیب اور خون کے خیالات سے ان کو نجات بخش، میری دعائیں سن اور آسمان سے نور نازل کر، تاکہ وہ تجھے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دیکھ لیں۔ نوح کے دنوں کی طرح ان کو ہلاک مت کر کہ آخر وہ تیرے بندے ہیں۔ جبکہ تو نے مجھے اس کام کیلئے بھیجا ہے سو میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں نامرادی سے مروں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جو کچھ اپنی وحی کے ذریعہ تو نے مجھے وعدے دیئے ہیں ان وعدوں کو تو پورا کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ کیونکہ تو ہمارا صادق خدا ہے۔ میرا بہشت دنیا میں یہی ہے کہ تیرے بندے مخلوق پرستی سے نجات پائیں۔ وہ مجھے عطا کر اور ان پر ظاہر کر دے کہ وہ خدا سے بے خبر ہیں۔ (حکم جلد ۸، ص ۴)

۸...... گناہوں سے مخلصی کی دعا یہ ہے کہ میں گنہگار ہوں تیری دستگیری کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا، تو مجھے گناہوں سے پاک کر۔ (بدر جلد ۲/ ۳۰)

۹...... اے خدا گرچہ تیری عادت ہے کہ بچوں اور امیوں کو سمجھ عطا کرتا ہے اور حکیموں اور فلاسفروں کی آنکھ پر پردہ ڈالتا ہے، مگر میں عرض کرتا ہوں کہ ان لوگوں سے ایک جماعت میری طرف کھینچ لا تا کہ تیری نعمت کا قدر پہچان کر اسکے حاصل کرنے کو متوجہ ہوں۔ (ازالہ)

۱۰...... ۲۰/ اگست ۱۸۸۵ء میں حکیم نور الدین صاحب کو بچہ کی علالت کے لئے یوں لکھا کہ رات کو دو گانا پڑھ کر یہ دعا کرو کہ ''اے میرے محسن خدا! میں تیرا پر معصیت بندہ ہوں، تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا، تو نے ہمیشہ پردہ پوشی کی، تو اب بھی مجھ پر پردہ پوشی کر''۔

۱۱...... فروری ۹۵ء کو نواب محمد علی کو خط لکھا کہ اے خدا! میں تیرے احسانوں کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ میرے گناہ بخش دے تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤں۔ اپنی محبت میرے دل میں ڈال تا کہ مجھے زندگی حاصل ہو جائے۔ میری پردہ پوشی کر اور مجھ سے ایسے عمل کرا کہ تو راضی ہو جائے۔ دنیا اور آخرت کی آفت سے بچا۔

خلاصہ یہ ہے کہ کچھ دعائیں احادیث کا ترجمہ ہیں اور کچھ خود ساختہ ہیں جو عیسائی طرز

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تعلیم سے ملتی جلتی ہیں۔ مگر افسوس یہ ہے کہ آپ کی دعائیں منظور نہ ہوئیں ورنہ آج کوئی عیسائی نظر نہ آتا۔ مگر حالانکہ آپ کے زمانہ میں اگر ہندوستان کے عیسائی سات لاکھ تھے تو آج اٹھائیس لاکھ تک بڑھ گئے ہیں تو پھر یہ شیخی کیسے صحیح ہوسکتی ہے کہ ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں، اور قبولیت دعا کو معیار صداقت کیسے قرار دیا جا سکتا ہے؟ اور یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ مرزائی ضرور ہی مسلمانوں سے الگ ہو کر نماز پڑھیں کیونکہ جو دعائیں مرزائی پڑھتے ہیں مسلمان نہیں پڑھتے۔ غالباً درود شریف بھی مرزائیوں کا الگ ہے۔ جس میں **وصلی اللہ علی عبدہ المسیح الموعود** کا اضافہ کیا گیا ہے کیونکہ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ خدا مجھ پر درود بھیجتا ہے تو پھر ان کی امت درود کیوں نہ بھیجے۔

مشہور واقعات متعلقہ جماعت مرزائیہ

(۱) مارچ..... جنوری

۱..... مدرسہ تعلیم الاسلام کا اجراء قادیان میں ۱۸۹۸ء

۳..... سعد اللہ لدھیانوی مر گیا ۱۹۰۷ء

۵..... مسجد کے سامنے دیوار بنائی گئی ۱۹۰۰ء

۱۱..... رستم علی مر گیا ۱۹۰۹ء

۱۲..... میاں محمود پیدا ہوئے ۱۸۸۹ء

۲۰..... ریویو اوف ریلیجیز زیر ادارت مولوی محمد علی صاحب جاری ہوا۔ ۱۹۰۲ء

۲۷..... امۃ النصیر پیدا ہوئی ۱۹۰۳ء

(۲) سلام..... فروری

۱..... تعلیم الاسلام کی ہائی کلاسیں کھلیں ۱۹۰۰ء

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱......سیکھواں ضلع گورداسپور میں تعلیم الاسلام کی شاخ کھولی گئی ۱۹۰۷ء

۱۷......نواب محمد علی صاحب مبارکہ بیگم کا نکاح بمعاوضہ مہر ۵۶ ہزار ۱۹۰۸ء

۲۰......"الحکم" شروع ہوا ۱۸۹۸ء

۲۵......عبدالمجید دہلوی فالج سے فوراً مر گیا ۱۹۰۷ء

(۳) عجل......مارچ

۱......مسیح نے لدھیانہ میں بیعت لی۔ ۱۸۸۹ء

۱......تشحیذ الاذہان شروع ہوا۔ ۱۹۰۶ء

۶......لیکھرام قتل ہوا۔ ۱۸۹۷ء

۱۳......منارۃ المسیح اور بیت الدعاء کی بنیاد ۱۹۰۳ء

۱۳......خلیفہ نورالدین صاحب کی وفات ۱۹۱۴ء

۱۴......رخصتانہ مبارکہ بیگم ۱۹۰۹ء

۲۰......لاہوری پارٹی الگ ہوگئی۔ ۱۹۱۴ء

۲۲......جلسہ شوریٰ بین الجماعتین ہوا۔ ۱۹۱۴ء

۳۱......انجمن اشاعت اسلام کی بنیاد ۱۹۰۱ء اور بیت الدعاء کی تیاری، رحمت اللہ لاہوری کے خرچ سے ۱۹۰۳ء

(۴) مبارک......اپریل

۴......زلزلہ پنجاب میں آیا۔ ۱۹۰۵ء

۴......چراغ الدین جمونی طاعون سے مر گیا۔ ۱۹۰۶ء

۸......منشی الٰہی بخش مصنف "عصائے موسیٰ" طاعون سے مر گیا۔ ۱۹۰۷ء

www.alahazratnetwork.org

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۳.....خطبہ عربیہ الہامیہ عید اضحیٰ پر ۱۹۰۰ء

۲۰.....بشیر احمد کی ولادت ہوئی۔ ۱۸۹۳ء

۲۷.....لاہور میں درسِ قرآن شروع ہوا۔ ۱۹۱۴ء

(۵) الرحیل.....مئی

۱.....فیض اللہ چک ضلع گورداسپور میں تعلیم الاسلام کی برانچ کھولی گئی۔ ۱۹۰۷ء

۵.....عبدالرحمٰن ولد منظور الٰہی پیدا ہوا۔ ۱۹۱۱ء

۱۴.....صدرالدین پہلی دفعہ یورپ گئے۔ ۱۹۱۴ء

۲۳.....آتھم سے امرتسر میں مباحثہ ہوا۔ ۱۹۰۳ء

۲۷.....بوقت ۵ بجے بہشتی مقبرہ میں جنازہ دفن ہوا۔ ۱۹۰۸ء

۲۴.....شریف احمد کی ولادت ہوئی ۱۸۹۵ء (ذیقعدہ ۱۴ھ)

۲۶.....نصیر احمد ولد میاں صاحب محمود احمد تولد ہوا۔ ۱۹۰۶ء

۲۶.....مرزا صاحب کا انتقال ہوا (بمقام احمدیہ بلڈنگس بر مکان سید محمد حسین صاحب لاہور) ۱۹۰۸ء

۲۸.....تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح ہوا۔ ۱۹۰۳ء

(۶) فوق.....جون

۱.....صدرالدین یورپ بار اول پہنچے۔ ۱۹۱۴ء

۲.....آتھم سے مباحثہ ختم ہوا۔ ۱۸۹۳ء

۱۴.....مبارک احمد کی ولادت (۴ صفر ۱۷) ۱۸۹۹ء

۳۰.....عبدالحی ولد نورالدین کی آمین ہوئی۔ ۱۹۰۵ء

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۵......امۃ الحفیظ کی ولادت ۱۹۰۴ء

۲۷......محمد احمد ولد مولوی محمد علی ایم اے کی ولادت ۱۹۲۰ء

۲۸......شیخ نور احمد ایجنٹ خواجہ کمال الدین یورپ گئے۔ ۱۹۱۳ء

(۷) برکات......جولائی

۱......مولوی محمد علی صاحب نے قادیان کو ہجرت کی ۱۸۹۸ء

۱......رسالہ "تعلیم الاسلام" صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے شائع ہوا۔ ۱۹۰۶ء

۲......شیخ نور احمد ولد چوہدری فتح محمد بمبئی سے جہاز پر سوار ہوئے۔ ۱۹۱۳ء

۱۰......پیغام صلح لاہور کا اجراء ہوا۔ ۱۹۱۳ء

۲۲......مولوی محمد حسین سے لدھیانہ میں مباحثہ شروع ہوا۔ ۱۸۹۱ء

۲۷......آتھم فیروز پور میں مر گیا۔ ۱۸۹۶ء

۲۹......خواجہ کمال الدین کا لیکچر مذہبی کانفرنس پیرس میں خصوصیات اسلام پر ہوا۔ ۱۹۱۳ء

۳۰......مولوی محمد حسین سے مباحثہ ختم ہوا۔ ۱۸۹۱ء

(۸) تخت......اگست

۱......عبدالحمید جہلمی کی معرفت ڈاکٹر کلارک نے اقدام قتل کا مقدمہ دائر کیا۔ ۱۸۹۷ء

۷......بشیر اول پیدا ہوا (۱۶ر ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ)، ۱۸۸۷ء

۱۳......خواجہ صاحب کو ووکنگ مسجد پر قبضہ ملا۔ ۱۳۳۱ھ

۱۴......حکیم حسام الدین سیالکوٹی مر گیا۔ ۱۹۱۳ء

۲۰......دیوار مانع مسجد گرائی گئی۔ ۱۹۰۱ء

۲۱......عبدالکریم کو سرطان ہوا۔ ۱۹۰۵ء

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۳......عبدالحمید والامقدمہ خارج ہوا۔ ۱۸۹۷ء

۳۰......مبارک احمد کا نکاح ڈاکٹر سید ستار شاہ کی لڑکی مریم بیگم سے ہوا۔ ۱۹۰۷ء

(۹) خیر......ستمبر

۱......اخبار القادیان کا نمونہ بابو محمد افضل نے شائع کیا۔ ۱۹۰۲ء

۳......لاہور آپ کا لیکچر ہوا۔ ۱۹۰۴ء

۴......خواجہ صاحب بمبئی سے یورپ کو گئے۔ ۱۹۱۲ء

۵......بشیر صاحب کا نکاح سرور سلطان بنت مولوی غلام حسن صاحب سب رجسٹرار پشاور سے ہوا۔ مہر ایک ہزار ۱۹۰۲ء

۱۵......''تعلیم الاسلام'' کو سرکار نے منظور کر لیا۔ ۱۹۰۰ء

۱۶......''تعلیم الاسلام'' میں شاخ دینیات کھولی گئی۔ ۱۹۰۰ء

۱۶......صاحبزادہ مبارک احمد مر گیا۔ ۱۹۰۷ء

۲۴......خواجہ صاحب یورپ پہنچ گئے۔ ۱۹۱۲ء

(۱۰) بشارت......اکتوبر

۳......محمود نے آپ کی بیعت کی۔ ۱۸۹۸ء

۸......''اخبار الحکم'' امرتسر سے شائع ہوا۔ ۱۸۹۷ء

۹......خواجہ نے مدینہ طیبہ کی زیارت کی۔ ۱۹۱۴ء

۱۰......خواجہ مکہ شریف کو گئے۔ ۱۹۱۴ء

۱۱......مولوی عبدالکریم کی وفات ہوئی۔ ۱۹۰۵ء

۳۱......''البدر'' قادیان سے جاری ہوا۔ ۱۹۰۲ء

www.aqaeislam.com/net

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۳۰......خواجہ نے حج کرلیا۔ ۱۹۱۴ء

۳۰......"مد" کا مباحثہ ختم ہوا۔ ۱۹۰۲ء

۱۴......محمود صاحب کا نکاح ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین کی لڑکی محمودہ بیگم سے ہوا۔ ۱۹۰۲

۲۲......آپ بمعہ عیال دہلی گئے۔ ۱۸۹۱ء

۲۳......آپ کا مباحثہ مولوی محمد بشیر سے دہلی میں شروع ہوا۔ ۱۸۹۱ء

۲۹......جماعت احمدیہ کا مباحثہ مولوی ثناء اللہ سے بمقام "مد" ضلع گورداسپور شروع ہوا۔ ۱۹۰۲ء۔

(۱۱) قبول......نومبر

۱......سیالکوٹ میں راجہ کشمیر کی سرائے میں آپ کا لیکچر ہوا۔ ۱۹۰۴ء

۴......فرقہ احمدیہ مردم شماری میں لکھوانے کا حکم ہوا۔ ۱۹۰۰ء

۶......آپ کا لدھیانہ میں لیکچر ہوا۔ ۱۹۰۵ء

۷......فضل الٰہی ولد منظور الٰہی بمقام لاہور پیدا ہوا۔ ۱۹۰۹ء

۱۰......دہلی کا مناظرہ ختم ہوا۔

۲۱......منظور الٰہی کا نکاح رسول بیگم سے ہوا بمہر دوصد روپیہ ۱۹۰۸ء

۱۲......جلسۃ الوداع ۱۴ تک رہا۔ ۱۸۹۹ء

۱۵......عید فنڈ کی بنیاد پڑی (بہ تحریک جماعت سیالکوٹی) ۱۹۰۰ء

۱۵......شریف احمد کا نکاح نواب محمد علی کی لڑکی زینب سے بمہر ایک ہزار ہوا۔ ۱۹۰۰ء

۱۶......ہیڈلے مسلمان ہوا۔ ۱۹۱۳ء

۲۰......غلام فاطمہ زوجہ مولوی محمد علی نے لاہور میں وفات پائی۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۱......بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئی۔ ۱۹۰۸ء

۲۵......رقیہ بنت مولوی محمد علی پیدا ہوئی۔ ۱۹۰۶ء

۳۰......بشیر احمد، شریف احمد، مبارکہ بیگم کی آمین ہوئی۔ ۱۹۰۱ء

(۱۲) فلک......دسمبر

۸......رسل بابا امرتسری طاعون سے مرا۔ ۱۹۰۲ء

۱۶......لارڈ سٹینڈ کے عبدالرحمٰن نے وفات پائی۔ ۱۹۰۲ء

۱۸......سجادہ نشین چکوڑی والا دفعۃً لاولد مر گیا کیونکہ آتھم کیساتھ اس کو بھی خطاب تھا۔ ۱۹۰۷ء۔

۲۷......جلسہ مذاہب اسلام لاہور میں آپ کی تقریر اعلیٰ رہی جو مولوی عبدالکریم نے پڑھی تھی۔ ۱۸۹۴ء

۲۰......رسالہ الوصیۃ شائع ہوا۔ ۱۹۰۵ء

۲۶......ڈاکٹر محمد حسین نے بیعت کی۔ ۱۹۰۲ء

۲۵......افتتاح مقبرہ بہشتی ہوا۔ جس میں مولوی عبدالکریم کی لاش منتقل ہوئی۔ ۱۹۰۵ء

۲۷......لغایت ۲۹ سالانہ جلسہ کی بنیاد رکھی گئی۔ جس میں پہلے ۷۶ آدمی شامل ہوئے۔ ۱۸۹۱ء۔

سن مرزائیہ

چونکہ پنجاب میں آپ کی پہلی بیعت ۱۸۸۸ء سے کچھ تغیر رونما ہوا تھا اس لئے اس کی یادگار میں اسی سال ۱۸۸۸ء سے انہوں نے بھی اپنے نئے مہینے تجویز کئے ہیں اور ہر ایک ماہ کے ضمن میں ایک ایک الہام کا مفہوم مضمر رکھا ہے، گویا وہ ایک ایک الہام کی یادگار

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں اور ۱۹۳۳ء میں آپ کا ۴۵ سن ہوگا۔

۱۔۔۔۔۔**فُلک**۔ اصنع الفلک باعیننا ووحینا. (یکم دسمبر ۱۸۵۸ء)

۲۔۔۔۔۔**مانع**۔ منعہ مانع من السماء (اعجاز المسیح کی مانند بنانے سے آسمانی رکاوٹ نے روک دیا ہے)۔ (۱۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

۳۔۔۔۔۔**سلام** .... (۱۰ فروری ۱۹۰۶ء)

۴۔۔۔۔۔**عجل**۔ عجل جسدلہ خوار. (لیکھر ام بچھڑے کی طرح آواز کریگا)

(۶ مارچ ۹۷ء)

۵۔۔۔۔۔**مبارک**۔ مبارک (تقریب خطبہ الہامیہ ۱۳ اپریل ۱۹۰۰ء)

۶۔۔۔۔۔**الرحیل**۔ الرحیل ثم الرحیل (وفات مسیح ۹ مئی ۱۹۰۸ء)

۷۔۔۔۔۔**فوق**۔ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا. (جون)

۸۔۔۔۔۔**برکات**۔ اسمائے مہدی و مسیح کا راز۔ (۳ جولائی ۱۸۹۸ء)

۹۔۔۔۔۔**تخت**۔ آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔

(۱۲ اگست ۱۸۹۹ء)

۱۰۔۔۔۔۔**خیر**۔ خیر۔ (۱۵ ستمبر ۱۹۰۶ء)

۱۱۔۔۔۔۔**بشارت**۔ بشارت بادترا اے احمد من تو مراد منی و با منی۔ نشاندم درخت بزرگی ترابدست خود۔ (۱۵ نومبر ۱۸۹۶ء)

۱۲۔۔۔۔۔**قبول**۔ تیری دعا قبول کی گئی۔ (۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء)

ہر سال ماہ عجل ۳۰ یوم کا ہوگا مگر چوتھے سال ۳۱ یوم کا ہوگا۔ بشرطیکہ اس سال کے اعداد چار پر تقسیم ہوسکیں۔ ہر صدی اور ہزار سال کے اخیر پر بھی ماہ عجل ۳۰ یوم کا ہوگا۔ مگر چوتھی صدی پر ۳۱ یوم کا ہوگا۔ بشرطیکہ وہ صدی یا ہزار سال چار پر تقسیم ہوسکے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تاریخ ہائے تصانیف مسیح معہ تاریخ اشاعت

(۱) براہین احمدیہ جلد اول ودوم، سوم، چہارم، پنجم ۱۵/ اکتوبر ۱۹۰۸ء (۲) سرمہ چشم آریہ (۳) شحنہ حق (۴) عیسائی کے جواب (۵) توضیح مرام، ۲۲/جنوری ۹۱ء (۶) فتح اسلام، ۲۲ جنوری ۹۱ء (۷) ازالہ اوہام، جلد اول، جلد دوم ۳ ستمبر ۹۱ء (۸) الحق بحث لدھیانہ، جولائی ۹۱ء۔ بحث دہلی، نومبر ۹۱ء (۹) آسمانی فیصلہ، ۲۷ دسمبر ۹۱ء (۱۰) نشان آسمانی، ۲۶ مئی ۹۲ء (۱۱) آئینہ کمالات اسلام، ۲۶ فروری ۹۳ء (۱۲) برکات الدعاء، ۱۲ اپریل ۹۳ء (۱۳) جنگ مقدس، ۲۲ مئی ۹۳ء (۱۴) حجۃ الاسلام، جون ۹۳ء (۱۵) تحفہ بغداد، جولائی ۹۳ء (۱۶) کرامات الصادقین، ۱۲۴ اگست ۹۳ء (۱۷) شہادت القرآن، ۲۲، دسمبر ۹۳ء (۱۸) نور الحق، جلد اول، فروری ۹۴ء، جلد دوم، ۱۸ مئی ۹۴ء (۱۹) اتمام الحجہ، جون ۹۴ء (۲۰) سر الخلافہ عربی، ۱۴ جولائی ۹۴ء (۲۱) انوار الاسلام، ۶ ستمبر ۹۴ء (۲۲) ضیاء الحق، مئی ۹۵ء (۲۳) نور القرآن جلد اول، ۱۵ جون ۹۵ء، جلد دوم ۲۰ دسمبر ۹۵ء (۲۴) آریہ دھرم، ۲۲ ستمبر ۹۵ء (۲۵) ست بچن، یکم دسمبر ۹۵ء (۲۶) لیکچر جلسہ مہوتسو، ۲۷ دسمبر ۹۶ء (۲۷) انجام آتھم معہ ضمیمہ، ۲۲ جنوری ۹۷ء (۲۸) سراج منیر، ۲۴ مارچ ۹۷ء (۲۹) روئداد جلسہ احباب، تقریب جشن دہلی مئی ۹۷ء (۳۰) استفتاء، ۱۶ مئی ۹۷ء (۳۱) تحفہ قیصریہ، ۲۵ مئی ۹۷ء (۳۲) حجۃ اللہ، ۲۶ مئی ۹۷ء (۳۳) سراج الدین عیسائی کے جواب، ۱۶ جون ۹۷ء (۳۴) محمود کی آمین، ۹۷ء (۳۵) کتاب البریہ، ۲۴/جنوری ۹۸ء (۳۶) ایام الصلح فارسی، یکم اگست ۹۸ء (۳۷) ضرورۃ الامام، ستمبر ۹۸ء (۳۸) جلسہ طاعون، ۹۸ء (۳۹) نجم الہدیٰ، ۲۰ نومبر ۹۸ء (۴۰) راز حقیقت، ۳۰ نومبر ۹۸ء (۴۱) کشف الغطاء، ۲۷ دسمبر ۹۸ء (۴۲) ایام صلح اردو، جنوری ۹۹ء (۴۳) حقیقۃ المہدی،

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۱ فروری ۹۹ء (۴۴) ستارہ قیصریہ، ۲۴ اگست ۹۹ء (۴۵) جلسہ دعا، ۲ فروری ۱۹۰۰ء (۴۶) گورنمنٹ انگریزی و جہاد، ۲۲ مئی ۱۹۰۰ء (۴۷) اربعین نمبر اول، ۲۳ جولائی، نمبر دوم ۲۹ ستمبر سوم و چہارم ۱۵ دسمبر ۱۹۰۰ء (۴۸) اعجاز المسیح، ۲۲ فروری ۱۹۰۱ء (۴۹) بشیر احمد شریف احمد، مبارکہ کی آمین، ۲۷ نومبر ۱۹۰۱ء (۵۰) دافع البلاء، ۲۳ اپریل ۱۹۰۲ء (۵۱) الہدیٰ، ۱۲ جون ۱۹۰۲ء (۵۲) نزول المسیح، ۲۰ اگست ۱۹۰۲ و ۱۹۰۹ء (۵۳) تحفہ گولڑیہ، یکم ستمبر ۱۹۰۲ء (۵۴) کشتی نوح، ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۲ء (۵۵) تحفہ غزنویہ، ۲۲/۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء (۵۶) تحفۃ الندوہ، ۶ ا کتوبر ۱۹۰۲ء (۵۷) خطبہ الہامیہ، ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء (۵۸) تریاق القلوب، ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۲ء (۵۹) اعجاز احمدی، ۱۵ نومبر ۱۹۰۲ء (۶۰) ریویو مباحثہ چکڑالوی و محمد حسین، ۲۷ نومبر ۱۹۰۲ء (۶۱) مواہب الرحمٰن، ۱۴ جنوری ۱۹۰۳ء (۶۲) نسیم دعوت، ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء (۶۳) سناتن دھرم، ۸ مارچ ۱۹۰۳ء (۶۴) حمامۃ البشریٰ عربی، ۲۷ جولائی ۱۹۰۳ء (۶۵) تذکرۃ الشہادتین، اردو، ۱۶/۱ اکتوبر ۱۹۰۳ء (۶۶) سیرۃ الابدال، دسمبر ۱۹۰۳ء (۶۷) تذکرۃ الشہادتین فارسی، جولائی ۱۹۰۴ء (۶۸) اسلام و دیگر مذاہب، ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء (۶۹) لیکچر سیالکوٹ، ۲/نومبر ۱۹۰۴ء (۷۰) تقریروں کا مجموعہ، ۲۸ دسمبر ۱۹۰۴ء (۷۱) الوصیۃ، ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء (۷۲) ضمیمہ الوصیۃ، ۶ جنوری ۱۹۰۶ء (۷۳) چشمہ مسیحی، یکم مارچ ۱۹۰۶ء (۷۴) تجلیات الٰہیہ، نامکمل ۱۵ مارچ ۱۹۰۶ء (۷۵) قادیان کے آریہ اور ہم، ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء (۷۶) حقیقۃ الوحی، ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء (۷۷) دوازدہ نشان، ۲۰ مئی ۱۹۰۷ء (۷۸) چشمہ معرفت، ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء (۷۹) پیغام صلح، ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء (۸۰) لجۃ النور، ۱۹۱۰ء۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اشتہارات مسیح

(۱) پانچ سو انعامی پانچ سو روپیہ بمقابلہ آریہ روح بے انت ۲ مارچ ۱۸۷۸ء (۲) شرائط انعام اشتہار نمبر اول اپریل ۷۸ء (۳) منظوری مباحثہ دیانند ۱۰ جون ۷۸ء (۴) ابطال تناسخ بمقابلہ کھڑک سنگھ آریہ جولائی ۷۸ء (۵) استعانت براہین اپریل ۷۹ء (۶) قیمت و تاریخ براہین ۳ دسمبر ۷۹ء (۷) انتظام سرمایہ براہین ۸۰ء (۸) مطالبہ نشانات آسمانی ۸۴ء (۹) دعوت تجدید اسلام ۸۴ء (۱۰) مشاہدہ انعامی نشان آسمانی بمقابلہ اندرمن ۳۰ مئی ۸۵ء بار دوم جون (۱۱) تبلیغ اصلاح النساء ۸۵ء (۱۲) دعوت مشاہدہ نشان برائے ہنود اگست ۸۵ء (۱۳) سراج منیر اور چند پیشگوئیاں ۲۰ فروری ۸۶ء (۱۴) تولد فرزند پر پیشگوئی کی مزید تشریح ۲۲ مارچ ۸۶ء (۱۵) سوالات اندرمن متعلقہ ص ۱۵ کا جواب ۸ اپریل ۸۶ء (۱۶) خریداری رسالہ سراج منیر ۸۷ء (۱۷) تولد فرزند بہ پیشگوئی ۸/اپریل ۸۶ء۔ ۷ اگست ۸۷ء (۱۸) وقوع پیشگوئی امام دین و نظام الدین ۲۰ مارچ ۸۸ء (۱۹) فتح پیچ ۱۸ مئی ۸۸ء (۲۰) پادری وائٹ بریخت و جلسہ مذہبی ۲۱ مئی۔ ۲۴ مئی ۸۸ء (۲۱) اتمام حجت بروائیٹ بریخت و دروغ عیاں فتح ۹ جون ۸۸ء (۲۲) نکاح ثانی و نور افشاں ۱۰ جولائی ۸۸ء (۲۳) تتمہ (ع ۲۲) ۱۵ جون ۸۸ء (۲۴) وفات بشیر یکم دسمبر ۸۸ء (۲۵) تکمیل تبلیغ و شرائط بیعت ۱۲ جنوری ۸۹ء (۲۶) متعلقہ مستعدین دعوت ۴ مارچ ۸۹ء (۲۷) دعوت عامہ بروفات مسیح ۲۶ مارچ ۹۱ء (۲۸) جواب مباہلہ عبدالحق ۱۲ اپریل ۹۱ء (۲۹) قطع تعلق از اقارب مخالف دین مئی ۹۱ء (۳۰) وفات مسیح بمقابلہ پادریاں ۲۰ مئی ۹۱ء (۳۱) دعوت حق بمقابلہ لودھیانویاں ۲۳ مئی ۹۱ء (۳۲) مباحثہ کا انجام بمقابلہ محمد حسین یکم اگست ۹۱ء (۳۳) نقل اقرار نامہ غلام احمد قادیانی ۲۳/اگست ۹۱

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ء (۳۴) مسافر کا اشتہار ۲۰/اکتوبر ۹۱ء (۳۵) مقابلہ نذیر حسین صاحب دہلوی ۶/اکتوبر
۹۱ء (۳۶) بحث وفات مسیح بمقابلہ نذیر حسین صاحب ۱۷/اکتوبر ۹۱ء (۳۷) واقعات
مباحثہ نذیر حسین صاحب ۲۳/اکتوبر ۹۱ء (۳۸) دعوت خریداری ازالہ اوہام۔ اکتوبر ۹۱
ء (۳۹) دعوت مناظرہ وفات مسیح محمد اسحٰق صاحب کو ۳۱ اکتوبر ۹۱ء (۴۰) لائق غور مصنفین
جنوری ۹۲ء (۴۱) عام اطلاع جلسہ تقررہ پر کوٹھی میراں بخش لاہور ۲۸ جنوری ۹۲ء (۴۲)
مباحثہ نبوت و اعلان محدثیت ۳ فروری ۹۲ء (۴۳) امداد عرب مسافر ۱۷ مارچ ۹۲ء (۴۴)
آسمانی فیصلہ اور خط و کتابت ۹ مئی ۹۲ء (۴۵) آئینہ کمالات اسلام ۱۰/اگست ۹۲ء (۴۶)
امداد محمد احسن صاحب ۱۲ ستمبر ۹۲ء (۴۷) انعقاد جلسہ ۲۷ دسمبر، ۷ دسمبر ۹۲ء (۴۸) متعلقہ
محمد حسین صاحب ۱۹ اپریل ۹۳ء (۴۹) مباہلہ عبدالحق و محمد یوسف غزنوی ۲۵ اپریل ۹۳ء
(۵۰) واپسی قیمت براہین احمدیہ یکم مئی ۹۳ء (۵۱) جنگ مقدس ۵ جون ۹۳ء (۵۲)
اعلان مباہلہ عبدالحق ۹۳ء ۱۸ مئی (۵۳) وقوع مباہلہ باعبدالحق بمقام امرتسر ۲۷ مئی ۹۳ء
(۵۴) معیار الاشرار والاخیار برائے عماد الدین انعام پانچ ہزار ۱۷ مارچ ۹۴ء (۵۵)
ردنصاریٰ ۲۷ مئی ۹۴ء (۵۶) فتح اسلام ۹ ستمبر ۹۴ء (۵۷) اشتہار دو ہزار انعامی برائے
آتھم ۲۰ ستمبر ۹۴ء و تین ہزار انعامی ۱۵ اکتوبر ۹۴ء و چار ہزار انعامی ۲۷ اکتوبر ۹۴ء (۵۸)
لائق توجہ گورنمنٹ ۱۰ دسمبر ۹۴ء (۵۹) قابل توجہ گورنمنٹ ۲۷ فروری ۹۵ء (۶۰)
استفسار نیوگ ۳۱ فروری ۹۵ء (۶۱) مبارکباد ست بچن ۹ ستمبر ۹۵ء (۶۲) درخواست
اصلاح مباحثات مذہبی بحضور گورنر جنرل ۲۲ ستمبر ۹۵ء (۶۳) انما الاعمال بالنیات ۲۱
اکتوبر ۹۵ء (۶۴) ست بچن و آریہ دھرم ۱۵ نومبر ۹۵ء (۶۵) کتاب ست بچن کا تھوڑا سا
مضمون ۲۵ نومبر ۹۵ء (۶۶) جلسہ تحقیق مذاہب ۲۹/دسمبر ۹۵ء (۶۷) آتھم و فتح مسیح ۳۰
دسمبر ۹۵ء (۶۸) ضیاء الحق در بارہ قسم عبداللہ آتھم ۹۵ء (۶۹) جمعہ کی تعطیل یکم جنوری ۹۶ء

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

(۷۰) درخواست بحضور وائسرائے ہند درباره تعطیل جمعہ یکم جنوری ۹۶ء (۷۱) تفسیر انجیل
متی ۲۶ جنوری ۹۶ء (۷۲) دو عیسائیوں میں محاکمہ ۹۶ء (۷۳) مولوی غلام دستگیر کا
جواب ۱۵ جنوری ۹۶ء (۷۴) مقابلہ معجزات مسیح انعامی ہزار روپیہ ۲۸ جنوری ۹۷ء
(۷۵) تردید شیخ نجفی یکم فروری ۹۷ء (۷۶) چندہ برائے توسیع مکان ۱۷ فروری ۹۷ء
(۷۷) لعنت و کسر صلیب ۲ مارچ ۹۷ء (۸۸) لیکھرام پر موت کی پیشینگوئی کا پورا ہونا ۹
مارچ ۹۷ء (۸۹) شیخ نجفی کو نشان آسمانی ۱۰ مارچ ۹۷ء (۹۰) سر سید خان صاحب ۱۲ مارچ
۹۷ء (۹۱) آریہ کے خیالات درباره موت لیکھرام ۱۵ مارچ ۹۷ء (۹۲) عریضہ بحضور
گورنمنٹ و الزام قتل لیکھرام ۲۲ مارچ ۹۷ء (۹۳) جواب اشتہار گنگا بشن ۵ اپریل ۹۷ء
(۹۴) قتل لیکھرام پر خانہ تلاشی ۱۱ اپریل ۹۷ء (۹۵) گنگا بشن کی درخواست موت ۱۶
اپریل ۹۷ء (۹۶) قابل توجہ سردار راجندر سنگھ ۸ اپریل ۹۷ء (۹۷) اشتہار گنگا بشن در
قتل لیکھرام ۱۲ اپریل ۹۷ء (۹۸) اشتہار واجب الاظہار یکم مئی ۹۷ء (۹۹) قطعی فیصلہ ۱۹
مئی ۹۷ء (۱۰۰) حسین کامی سفیر روم ۲۴ مئی ۹۷ء (۱۰۱) شکریہ جشن جوبلی ۶۰ سالہ ۷
جون ۹۷ء (۱۰۲) جلسہ احباب متعلقہ جشن ۲۳ جون ۹۷ء (۱۰۳) کیا جو خدا کی طرف
سے ہو ضائع ہو سکتا ہے؟ ۲۵ جون ۹۷ء (۱۰۴) درخواست بخدمت صوفیائے پنجاب ۱۵
جولائی ۹۷ء (۱۰۵) تعاونوا علی البر و التقوی ۲۹ جولائی ۹۷ء (۱۰۶) امداد سکول ۱۵
ستمبر ۹۷ء (۱۰۷) اشتہار واجب الاظہار ۲۰ ستمبر ۹۷ء (۱۰۸) ایک بزرگ کی توبہ ۲۰
نومبر ۹۷ء (۱۰۹) ضروری الاظہار ۵ فروری ۹۸ء (۱۱۰) طاعون ۶ فروری ۹۸ء (۱۱۱) بحضور
نواب لفٹننٹ گورنر ۲۴ فروری ۹۸ء (۱۱۲) کیا محمد حسین کو کرسی ملی؟ ۷ مارچ ۹۸ء (۱۱۳)
جلسہ طاعون ۲۲ اپریل ۹۸ء (۱۱۴) میموریل بحضور لفٹننٹ گورنر صاحب ۴ مئی ۹۸ء (۱۱۵)
اشتہار تنبیہہ جماعت ۲۹ مئی ۹۸ء (۱۱۶) قابل توجہ اپنی جماعت ۷ جون ۹۸ء (۱۱۷) دوائی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

طاعون ۲۳ جولائی ۹۸ء (۱۱۸) متعلقہ کتب ۲۰ ستمبر ۹۸ء (۱۱۹) جو ہماری بات سنے اس پر رحم ہو ۱۲ اکتوبر ۹۸ء (۱۲۰) خدا پر فیصلہ ۲۱ نومبر ۹۸ء (۱۲۱) وصیۃ الحق ۳۰ نومبر ۹۸ء (۱۲۲) متعلقہ پیشینگوئی ۲۲ نومبر ۹۸ء ۔ ۲۷ دسمبر ۹۸ء (۱۲۳) استفتاء عقیدہ مہدی فاطمی دسمبر ۹۸ء (۱۲۴) متعلقہ محمد حسین و ایک پیشینگوئی ۳ جنوری ۹۹ء (۱۲۵) ایک پیشینگوئی کا وقوع ۶ جنوری ۹۹ء (۱۲۶) پنجاب و ہندوستان کے مولویوں کی ایمانداری کا نمونہ ۷ جنوری ۹۹ء (۱۲۷) نقل ڈیفنس ۲۰ جنوری ۹۹ء (۱۲۸) استفتاء بر منصفانہ گواہی ۲۱ جنوری ۹۹ء (۱۲۹) اپنی جماعت کے ہر ایک رشید کے نام ۱۹ اگست ۹۹ء (۱۳۰) بحضور گورنمنٹ ایک عاجزانہ درخواست ۲۷ ستمبر ۹۹ء (۱۳۱) اشتہار للانصار ۴ /اکتوبر ۹۹ء (۱۳۲) جلسہ الوداع ۱۱۰ کتوبر ۹۹ء (۱۳۳) اپنی جماعت کو اطلاع ۵ نومبر ۹۹ء (۱۳۴) آسمانی گواہی کے لئے دعا کی درخواست ۵ نومبر ۹۹ء (۱۳۵) متعلقہ حسین کا می ۱۸ نومبر ۹۹ء (۱۳۶) پیشگوئی کا وقوع ۱۷ دسمبر ۹۹ء (۱۳۷) چندہ ٹرنسوال فروری ۱۹۰۰ء (۱۳۸) بشپ صاحب لاہور سے فیصلہ کی درخواست ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء (۱۳۹) زندہ رسول پر کچھ بیان ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء (۱۴۰) معیار الاخیار ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء (۱۴۱) چندہ منارۃ المسیح ۱۸ مئی ۱۹۰۰ء (۱۴۲) جہاد کی ممانعت ۷ جون ۱۹۰۰ء (۱۴۳) متعلقہ منارۃ المسیح قابل توجہ جماعت خود یکم جولائی ۱۹۰۰ء (۱۴۴) پیر گولڑوی سے فیصلہ ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء (۱۴۵) اطلاع مباحثہ گولڑوی ۲۵ /اگست ۱۹۰۰ء (۱۴۶) پیر گولڑوی اور عربی تفسیر نویسی ۲۸ اگست ۱۹۰۰ء (۱۴۷) متعلقہ نام احمدی ۴ نومبر ۱۹۰۰ء (۱۴۸) پیر گولڑوی ۱۵ دسمبر ۱۹۰۰ء (۱۴۹) تجویز رسالہ ریویو ۱۵ جنوری ۱۹۰۱ء (۱۵۰) ظہور معجزہ ۲۰ فروری ۱۹۰۱ء (۱۵۱) الصلح خیر ۵ مارچ ۱۹۰۱ء (۱۵۲) طاعون ۱۷ مارچ ۱۹۰۱ء (۱۵۳) امتحان کتب ۹ ستمبر ۱۹۰۱ء (۱۵۴) ایک غلطی کا ازالہ ۵ نومبر ۱۹۰۱ء (۱۵۵) متعلقہ آیات الرحمٰن ۱۰ نومبر ۱۹۰۱ء (۱۵۶) المنار ۱۸ نومبر ۱۹۰۱ء (۱۵۷) الطاعون

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عربی فارسی اردو ۱۰ دسمبر ۱۹۰۱ء (۱۵۸) انتظام لنگر خانہ ۵ مارچ ۱۹۰۲ء (۱۵۹) التوائے جلسہ سالانہ ۱۸ دسمبر ۱۹۰۲ء (۱۶۰) اصلاح متعلقہ ثناء اللہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۲ء (۱۶۱) پیش از وقت پیشگوئی یکم جنوری ۱۹۰۳ء (۱۶۲) امداد ریویو ۱۳ اگست ۱۹۰۲ء (۱۶۳) ایک واقعہ کا اظہار ۱۴ جون ۱۹۰۴ء (۱۶۴) الوصیۃ ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء (۱۶۵) متعلق اخبار بدر ۳۰ مارچ ۱۹۰۵ء (۱۶۶) متعلقہ زلزلہ ۵ اپریل ۱۹۰۵ء (۱۶۷) الانذار ۱۸ اپریل ۱۹۰۵ء (۱۶۸) النداء من وحی السماء ۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء (۱۶۹) خبر سوم زلزلہ ۲۹ اپریل ۱۹۰۵ء (۱۷۰) قابل توجہ گورنمنٹ ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء (۱۷۱) تبلیغ الحق متعلقہ امام حسین رضی اللہ عنہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۵ء (۱۷۲) تازہ اشتہار ۱۹۰۵ء (۱۷۳) پیشگوئی متعلقہ زلزلہ ۲ مارچ ۱۹۰۶ء (۱۷۴) متعلقہ چراغدین جمولی ۲۹ اپریل ۱۹۰۶ء (۱۷۵) اعلان ارتداد عبدالحکیم ۳ مئی ۱۹۰۶ء (۱۷۶) منظوری مباہلہ احمد مسیح دہلوی ۲۱ مئی ۱۹۰۶ء (۱۷۷) خدا سچے کا حامی ہو ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء (۱۷۸) ثناء اللہ سے آخری فیصلہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء (۱۷۹) جماعت کو ایک ضروری نصیحت ۷ مئی ۱۹۰۷ء (۱۸۰) تبصرہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء (منقول از جنتری احمدیہ لاہوری ۲۱ء)

ووکنگ مسجد

۱۸۹۱ء میں جناب نے ایک خواب دیکھا کہ لندن میں میز پر کھڑے ہو کر انگریزی میں صداقت اسلام پر لیکچر دے رہے ہیں۔ پھر آپ نے چھوٹے چھوٹے درختوں پر بہت سے پرندے تیتر کی جسامت کے پکڑے۔ اس کی تعبیر یوں کی کہ میرے بعد میری تحریرات وہاں شائع ہوں گی۔ اس خواب کے بعد ۲۱ سال اور وفات کے بعد ۴ سال یعنی اگست ۱۲ء کو خواجہ کمال الدین نے ولایت جانے کا ارادہ کر لیا۔ شروع ستمبر ۱۹۱۲ء میں آپ رخصت ہوئے۔ ۷ ستمبر ۱۲ء کو بارہ بجے بمبئی سے سوار ہو کر ۲۴ ستمبر ۱۲ء کو بمقام پورٹ سموتھ انگلستان پہنچ گئے ۔۔۔ روپے ماہوار پر ایک مکان کرایہ پر لیا اور عیدالاضحیٰ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نماز پچاس ساٹھ آدمیوں کی معیت میں کیکسٹن ہال میں پڑھی گئی اور اشتہار تقسیم کیے۔ فروری ۱۳ء سے رسالہ مسلم انڈیا اور اسلامک ریویو شائع کیا۔ جنوری ۱۳ء میں کیمبرج میں پادری فریرے سے مباحثہ ہوا۔ فروری ۱۹۱۳ء میں پہلی خاتون مسز ابراہام ایک کرنیل کی لڑکی جمعہ میں شامل ہوئی۔ مارچ ۱۹۱۳ء میں غلبۃ الروم کی پیشگوئی شائع کی اور ووکنگ کی مسجد میں پہلے ہفتہ نماز عشاء ادا کی دوسرے ہفتہ جمعہ پڑھایا۔ جس میں عبدالبہا اور حکیم محمود بابی بھی شریک ہوئے۔ مسجد ووکنگ کا بانی ڈاکٹر لائینز تھا۔ جس نے پنجاب یونیورسٹی اور اورینٹل کالج کی بنیاد ڈالی۔ وہ ہندوستان سے واپسی پر بہت سارو پیہ ساتھ لے گیا۔ لندن سے تیس میل کے فاصلہ پر شہر ووکنگ میں کچھ مشرقی طریق پر ایک رہائشی مکان تعمیر کیا جس میں مشرقی یادگاریں بھی رکھیں اور سوگز کے فاصلہ پر ۵۔۶ گز مربع مسجد بھی بنائی جس کے مسقف حصہ میں چالیس کے قریب آدمی آسکتے ہیں۔ شروع مئی ۱۹۱۳ء میں ساگر چند جو وکالت کا طالب علم تھا مسلمان ہوا۔ اسلامی نام محمد رکھا گیا، اگلے اتوار دہریہ جماعت کو کیمبرج میں لیکچر دیا۔ ۲۶ مئی کو پکیڈلی میں عورت پر لیکچر دیا۔ ۳۰۔۳۱ مئی کو فاکسن میں دو لیکچر دیئے۔ جون میں ریسرچ کلب میں لیکچر دیا۔ کام زیادہ ہوگیا تو حکیم نورالدین صاحب کے حکم سے ۲۸ جون ۱۳ء کو چوہدری فتح محمد ایم اے اور شیخ نور محمد ایجنٹ خواجہ صاحب لندن گئے اور جون ۱۳ء میں خواجہ صاحب ایک خاتون کو تبلیغ کیلئے بلجیم لے گئے۔ ۲۹ جولائی کو مذہبی کانفرنس پیرس میں لیکچر دیا۔ ۱۳ اگست ۱۹۱۳ء کو مسجد ووکنگ کے خواجہ صاحب انچارج ہوئے اب وہیں رہنے لگے۔ ۳۰ ستمبر کو عیدالفطر کیکسٹن ہال میں سو آدمی کے ساتھ پڑھی۔ نواب صاحب بہاولپور نے پیش امام سمجھ کر دس پونڈ پیش کیے۔ ۱۶ نومبر ۱۳ء کو لارڈ ہیڈلے مسلمان ہوا اور اسلامی نام رحمت اللہ فاروق حاصل کیا۔ پھر دو چار اور مرد وزن مسلمان ہوئے۔ ۲۸ نومبر ۱۳ء کو وائی کونٹ ڈی پوئر سکنہ بلجیم۔ کپتان سٹنلے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مارگریٹ مس للی رسٹم اور مسز کلفورڈ مسلمان ہوئے۔ سید امیر علی مرحوم نے لنڈن مسجد فنڈ سے ایک سو پونڈ سالانہ دینے کا انتظام کیا۔ دسمبر ۱۳ء میں روسی شہزادہ جسر د مسلمان ہوا۔ ۱۹۱۴ء میں خواجہ صاحب واپس ہندوستان آ گئے اور مولوی صدر الدین وہاں کام کرتے رہے۔ کچھ عرصہ تک ووکنگ مشن کا کام تیزی سے شروع رہا۔ پھر سرد ہو گیا۔ صدر الدین صاحب واپس آئے تو ۱۶ء میں خواجہ صاحب پھر ولایت گئے اور علیل ہو گئے اور اپنے بیٹے بشیر احمد بی اے کی وفات سے ان کو صدمہ ہوا۔ ۱۹ء میں واپس ہندوستان آ گئے اور ان کی جگہ مولوی صدر الدین، مولوی عبداللہ جان ابن غلام حسن پشاوری اور دوست محمد اڈیٹر ''پیغام صلح'' ولایت گئے۔ خواجہ صاحب کے ایام علالت میں شیخ شیر حسن قدوائی، ملک عبدالقیوم وغیرہ نے کام شروع رکھا۔ شیخ نور احمد صاحب جالندھری اگرچہ انگریزی نہ جانتے تھے اور خواجہ کے ایجنٹ تھے۔ مگر چار پانچ سال اخلاص سے وہاں کام کیا اور ہلال ووکنگ کا خطاب پایا اور ۱۹۱۹ء میں لاہور آ کر وفات پائی۔ ۱۹۲۰ء میں صدر الدین صاحب جب واپس آئے تو مصطفیٰ خان صاحب بی اے ووکنگ کے امام مقرر کئے گئے۔

(منقول از جنتری احمدیہ لاہور ۲۱ء)

تعبیر خواب

نیک و بد کی تعبیر خواب الگ الگ ہوتی ہے اور خواب تین قسم کے ہیں۔ رحمانی (خدا کا پیغام)، نفسانی (جیسے بلی کو چھیچھڑے کا خواب) اور شیطانی (خوفناک منظر)۔ رحمانی خواب کو روحانی امور سے ہی شناخت کیا جا سکتا ہے اور جو خواب منذر ہے مبشر نہیں ہو سکتی اور جو مبشر ہے منذر نہیں بن سکتی۔ منذر کے لئے صدقہ خیرات کی ضرورت ہے معبر اول کی تعبیر کچھ تاثیر نہیں رکھتی۔ تفاول درست ہے۔ مجھے گورداسپور مقدمہ پر جانا پڑا اور ایک شخص کو سزا ملنی تھی۔ راستہ میں ایک لڑکے کی بکری کے گلے میں رسی ڈال کر کہا کہ آ باوہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پھنس گئی، تو میں نے خیال کیا کہ اسے ضرور سزا ہو جائیگی۔ پگٹ کا مقابلہ تھا، راستہ میں ایک نے کہا کہ السلام علیکم تو میں نے سمجھا کہ ہماری فتح ہوگی خواب میں اسم سے مسمے یا موصوف سے صفت یا ملزوم سے لازم مراد ہوتی ہے یا بالعکس فطرۃً کوئی برا نہیں ہے اسلئے برے کو بھی نیک خواب آسکتا ہے۔ خواب مبشر ہو تو پھر نہ سونا چاہیے۔ کہ خواب تہ زمین کے پانی کی طرح ہیں جو محنت سے دستیاب ہوتا ہے۔ فتور حواس کے وقت خواب آتا ہے اسی وجہ سے خواب کی حالت محسوس نہیں ہوتی۔ خواب کے علاوہ ایک حالت غیبت ہے جو نیم خوابی کی حالت میں فنا فی اللہ انسان پر طاری ہوتی ہے اور اس کا باعث صرف روحانی طاقت ہے۔ حضور ﷺ کا دل بہت صاف تھا اس لئے قرآن مجید میں خدا کی تصویر روشن ہے اور باقی کتابوں میں اس کی دھندلی تصویر نظر آتی ہے۔ صبح کو خواب بیان کرنا سنت ہے۔ خواب اور الہام کا مادہ ہر شخص میں رکھ دیا ہے۔ میرا یہ مذہب ہے کہ بدکار کو بھی سچا خواب اور الہام صحیح بھی ہو جاتا ہے۔ مگر مومن کے اکثر خواب سچے ہوتے ہیں اور اس میں بشارت کا حصہ زیادہ ہوتا ہے اور کافر کی نسبت وہ صاف ہوتا ہے۔ کبھی نہ کبھی خواب کا آنا ضرور ہے مگر قضائے مبرم کی طرح اٹل نہیں ہوتا۔ بلکہ قضائے معلق کی طرح ہوتا ہے مبشر ہو تو بشارت کی صورت میں ظاہر ہونے کے لئے دعا کرو۔ منذر ہو تو توبہ و استغفار کرو۔ تعبیرات یوں ہیں۔ ہاتھی کو تیل ملنا (اچھا ہے)، گالیاں کھانا (غلبہ کا نشان ہے)، بجلی کی چمک (آبادی ہے)، ہاتھی پر سواری (طاعون پر سواری ہے)، بیسنی روٹی (کچھ تکلیف ہے)، زلزلہ (طاعون ہے) ،خواب میں نام پر خوب غور کرو اس سے تعبیر کھل سکتی ہے۔ دشمن سے فرار (اس پر فتح ہے)، نماز پڑھنا یا شیرینی کھانا (نماز میں لطف آئے گا)، سورہ تبت پڑھنا (غلبہ ہے)، انگوٹھی (ایک حلقہ میں داخلہ ہے)، موت کی خبر پانا (بیعت میں داخلہ ہے)، دریا دیکھنا (علوم و معارف ہیں)، ابابیل (مستفید لوگ ہیں)، ختنہ کرنا (قطع شہوات ہے)، قیامت کی خبر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پانا (نیک کی فتح اور بدکی بدبختی ہے)، سلطان محمد کا آنا (کسی تائید کا ظاہر ہونا ہے کیونکہ سلطان کا نام یہی ظاہر کرتا ہے)، لبیں کترے ہوئے دیکھنا (تواضع ہے)، مریض قولنج کی موت (صحت ہے)، ماموں کا آنا (رحمت کا ظہور ہے)، دایاں کان دین ہے اور بایاں دنیا اس لئے ان سے کچھ سننا (نیک بات ہے)، کتا (لالچی آدمی ہے)، بندر (ایک مسخ شدہ آدمی ہے)، دانت ٹوٹ کر (ہاتھ میں آئے تو اچھا ہے، ورنہ برا)، چاندی دینا (اظہار محبت اسلامی ہے)، **سورہ تبارک و عم یتساء لون** دکھلانا (اعتراضات مخالفین اور مشیت الٰہی ہے)، کپڑے کو آگ لگنا اور پانی ڈال کر اسے صاف دیکھنا (صحت کی علامت ہے)، شہر میں عید پڑھنا (مبارک ہے)، منذر کو بری صورت میں دیکھنا (اپنی پردہ دری ہے)، جوان عورت (دنیاوی اقبال ہے)، مردے کا کلمہ پڑھنا (دین کی سرسبزی ہے)، بڑھ (عیسائیت) ہے۔ مردہ کا زندہ ہونا (کوئی پھر زندہ ہو)، کلیجہ (مال ہے)، نورانی کپڑے (کامیابی ہے)، مضمون عطا کردہ مسیح کا نقل کرنا (کامیابی ہے)، حضرت عمر کی ملاقات (شجاعت ہے)، گالیاں دینا (مغلوب ہونا ہے)، کتے کا خفیف کاٹنا اور انڈے دینا (کچھ ایذا رسانی ہے اور انڈے اس کی اولاد ہیں وہ توڑے جائیں تو وہ بھی تلف ہوں گے)، قبر سے مردہ کا نکلنا (گرفتار کی رہائی ہے)، سبحان اللہ پڑھنا (تصدیق وعدہ الٰہی ہے)، پیسے (جھگڑا ہیں)، کسی کا کچھ کہنا (کبھی دوسرے کی طرف اشارہ ہوتا ہے)، دوائی دینا (شفا بخشی ہے)، چنے، مولی، بینگن، یا پیاز وغیرہ (مکروہ ہے)، منقہ (اچھا ہے)، گنا (فتنہ پر دازی ہے)۔

عقائد اور ملفوظات

آپ چودہویں صدی کے مجدد اور مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں' وہ نبی اور رسول نہیں' کیونکہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی پرانا ہو یا نیا نہیں آ سکتا' اور مجدد اور محدث آتے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

رہے ہیں اور آتے رہیں گے۔ پس اگر لفظ نبی یا مرسل کا اطلاق ان پر ہوگا تو مجازی طور پر ہو گا۔ آپ کو دوسرے مجددوں پر اس لئے فضیلت ہے کہ آپ کی آمد کے لئے صریح پیشینگوئیاں موجود ہیں اور جس فتنہ کی اصلاح کے لئے آپ مبعوث ہوئے ہیں کسی دوسرے کو ایسی اصلاح سپرد نہیں ہوئی۔ پھر آپ کی دعوت عامہ ہے اور پہلے مجددین کی دعوت مختص الوقت اور مختص المقام تھی' پس حقیقی نبوت ختم ہو چکی ہے۔ پہلی امتوں میں انبیاء کے خلفاء حقیقی نبی ہوتے رہے ہیں' مگر اس امت میں کوئی خلیفہ حقیقی نبی نہیں ہو سکتا کیونکہ کامل کتاب قرآن سے پہلے نازل نہیں ہوئی اور چونکہ حضور ﷺ **رحمۃ للعالمین** اور **کافۃ الناس** کی طرف مبعوث تھے۔ اس لئے کسی مخصوص التعلیم اور مختص القوم کی بھی بعد میں ضرورت نہ رہی مگر سلسلہ تجدید جاری رہا تا کہ بھولوں کو اسلام یاد دلایا جائے اور چونکہ آپ کی نسبت خاص طور پر پیشینگوئیاں وارد ہیں اور اسلامی کامیابی آپ کی ذات سے وابستہ ہے اس لئے دوسرے مجددین کی نسبت آپ کا برحق ماننا زیادہ ضروری ہوا۔ گو کوئی شخص آپ کو نہ ماننے سے خارج از اسلام نہیں ہوتا۔ مگر کسی مسلمان کو یا مسیح موعود کو مفتری یا کاذب جاننے والا ضرور کافر ہوتا ہے (تو پھر انکار بھی موجب کفر ہوا) آپ نے کہا کہ ہماری جماعت میں چندہ دینے والے بہت تھوڑے ہیں جو ماہ بماہ چندہ دیتے ہیں۔ جو چندہ نہیں دیتا اس کے وجود سے اس سلسلہ کو کیا فائدہ ہے۔ جب بچوں کیلئے بازار سے کچھ نہ کچھ ضرور خرید کر لاتا ہے تو کیا یہ عظیم الشان سلسلہ اس لائق بھی نہیں کہ اس کے لئے چند پیسے بھی قربان کر سکے۔ آج دنیا میں کون سا سلسلہ ہے جو بغیر پیسہ کے چل سکتا ہے۔ وہ کس قدر بخیل ہے جو اس مقصد کے لئے چند پیسے بھی خرچ نہیں کر سکتا۔ صدیق اکبر نے اپنا کل گھر بار نثار کر دیا' فاروق اعظم اور ذی النورین نے اپنی طاقت کے مطابق مال قربان کر دیا۔ ایک وہ ہیں کہ بیعت تو کر جاتے ہیں۔ اور اقرار بھی کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم سمجھیں گے مگر امداد کے وقت اپنی جیبوں کو دبا کر پکڑے رکھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا وجود ہرگز نافع رساں نہیں۔ اس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

وقت ہماری جماعت تین لاکھ ہے، پیسہ پیسہ بھی دیں تو کئی لاکھ پیسے ہو سکتے ہیں۔ چار روٹیاں کھانیوالا اگر آدھی روٹی بھی بچائے تو بھی اس کام سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔ مگر اب تک اکثر لوگوں کو کہا بھی نہیں گیا جو رو رو کر بیعت کر جاتے ہیں اگر ان کو چندہ کے لئے کہا جائے تو ضرور چندہ دے دیں گے۔ تم ضرور ان کو باخبر کرو یہ موقع ہاتھ آنے کا نہیں۔ یہ کیسا برکت کا زمانہ ہے کہ جان نہیں مانگی جاتی اس لئے ہر ایک شخص تھوڑا تھوڑا جو لنگر اور مدرسہ اور دوسری ضروری مدوں میں دے سکتا ہے دے۔ با قاعدہ دینے والا اگرچہ تھوڑا ہی دے بے قاعدہ دینے والوں سے بہتر ہے۔ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے احادیث صحیحہ میں دی ہے، جو بخاری و مسلم و دیگر صحاح میں درج ہیں۔ و کفی باللہ شھیدا۔ (۸ مارچ ۱۸۹۹ء مرزا غلام احمد)

جو بیعت کرے اس کو قال اللہ اور قال الرسول کا پابند ہونا ضروری ہے اور یہ ضروری نہیں کہ وہ حنفی ہو یا شافعی۔ کوئی نئی شریعت اب نہیں آ سکتی اور نہ کوئی نیا رسول آ سکتا ہے، مگر ولایت، امامت اور خلافت کی ہمیشہ قیامت تک راہیں کھلی ہیں۔ اور جس قدر مہدی دنیا میں آئے یا آئیں گے ان کا شمار خدا کو معلوم ہے۔ وحی رسالت ختم ہوگئی مگر ولایت امامت اور خلافت کبھی ختم نہ ہوگی۔ کسی کو گذشتہ لوگوں میں سے بجز حضور ﷺ کے جمیع کمالات کے رو سے بے مثل نہیں کہہ سکتے اور ممکن نہیں کہ آئندہ بھی کوئی آپ سے مجموعی طور پر بہتر ہو۔ ہاں جزوی لحاظ سے بعض لوگ بےمثل ٹھہر سکتے ہیں۔ مثلاً صحابہ کا حضور ﷺ کی صحبت اٹھانا، آپ کے ہمراہ جہاد کرنا اور مال و جان حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر کرنا وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایسی خصوصیات ہیں جو دوسروں میں نہیں پائی جا سکتیں۔ مگر اس کے سوا ہر ایک کمال کے دروازے کھلے ہیں۔ خدا کے پیارے اور اعلیٰ درجہ کے مقبول بندے اور امام الوقت اور خلیفۃ اللہ فی ارض اللہ اب بھی ایسے ہی موجود ہیں جیسے پہلے ہوئے تھے اور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اب بھی اکرام وانعام کی وہ راہیں کھلی ہیں جو پہلے کھلی تھیں۔ کمالات نبوت ورسالت بھی ظلی طور پر حاصل ہوسکتے ہیں۔ جس قدر استعداد ہوگی پر تو نور کا اس پر پڑے گا۔ زندہ اسلام اسی کا نام ہے مگر جو لوگ امامت اور خلافت اور صدیقیت کو پہلے لوگوں پر ختم کر چکے ہیں ان کے ہاتھ میں اب مردہ اسلام ہے جو مذہب آئندہ کمالات کے دروازے بند کرتا ہے وہ انسانی ترقی کا دشمن ہے قرآن شریف میں ہماری دعا یہی ہے کہ **اهدنا الصراط المستقيم**. یہ عقیدہ بھی ضروری ہے کہ کسی رشتہ سے گو رسول سے ہو کوئی فضیلت پیدا نہیں کرتا۔ فقط رشتہ پر فخر کرنا نامردوں کا کام ہے۔ صحابہ یا ذوی القربیٰ میں سے جو قابل تعریف ہے وہ صرف رشتہ کے لحاظ سے نہیں ہے۔ **ان اکرمکم عند الله اتقکم**. قرآن ہر ایک تصرف سے بکلی محفوظ ہے اور کوئی ایسا قرآن نہیں ہے کہ جس کو کوئی شخص غار میں لے کر چھپا بیٹھا ہے یہ بھی سچ ہے کہ چار یار رضی اللہ عنہم امین شرع تھے۔ شرک سے بکلی پاک رہنا ضروری ہے اور بیعت کا مقصد یہ ہے کہ انسان خدا کے غضب سے پرہیز کرے۔ (خط مسیح بنام نواب محمد علی صاحب)

نسخہ جات

دہی و سرکہ سے مچھلی کی ہڈی گلے سے اُتر جاتی ہے۔ طاعون میں منگنیشیا کا مسہل دے کر کیوڑہ اور نربسی کھلاؤ اور جونک بھی مفید ہے۔ سکنجبین مقوی معدہ۔ یوں بناؤ عرق لیمو ایک سیر، الائچی خورد ۴ تولہ، کیوڑہ بقدر ضرورت۔ اطریفل مقوی دماغ اور دافع قبض یوں بناؤ۔ پوست ہلیلہ کابلی و زرد و سیاہ و بنفشہ و سقمونیا مکدہ مثقال گلسرخ و طباشیر و نیلوفر، پوست ہلیلہ و آملہ مکد (۲) مثقال تربد و کشنیر مکدہ ۱۰ مثقال، صندل سفید و کتیرا مکدا ۱۰ مثقال روغن بادام ۱۵ مثقال یہ سب دوائیں بادام روغن میں چرب کریں۔ پھر عناب دانہ ۵۰ سپستان ۵۰ دانہ گل بنفشہ ۵ مثقال کے جوشاندہ میں ڈیڑھ وزن شیرہ مربائے ہلیلہ اور ایک وزن شہد ملا کر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

گوندھ کر آگ پر رکھیں قوام ہو جائے تو مشک ۳ ماشہ ورق نقرہ ۲۵ عدد، ورق طلاء ۱۰ عدد ملا کر اتار لیں۔ خوراک اول ڈیڑھ ماشہ پھر حسب برداشت۔ اٹھرا کے لئے مشک خالص ٦ ماشہ، زبسی ۳ ماشہ، فولاد قلمی ۳ ماشہ باہم پیسکر روزانہ بوقت شام ۲ رتی استعمال کرائیں اور غم سے بچائیں۔ طاعون کا انگریزی علاج یوں ہے کہ جدوار سرکہ میں پیس لیں، بڑے کے لئے ساتھ سرخ اور چھوٹے کے لئے پانچ سرخ گولی بنا کر کھائیں پھر کیمفر با کو ۵ قطرہ، وائینم اپیکاک ۹ قطرہ، سپرٹ کلوروفارم ۱۵ قطرہ، عرق کیوڑہ ۵ تولہ، عرق سرس ۵ تولہ، پانی ۴ تولہ پی لیں یہ مقدار ابتدائی مرض میں ہے، ورنہ کیمفر کو بعد میں ٦۰ بوند وائینم اپیکاک، ۴۰ بوند اور سپرٹ کلورافارم ٦۰ بوند، عرق کیوڑہ ۲۰ تولہ، عرق سرس ۲۵ تولہ تک بڑھا سکتے ہو۔ طاعون سے بچنے کے لئے روزانہ غسل، تبدیلی پوشاک، مکان اور بدررو کی صفائی، اپر سٹوری پر رہائش عود وغیرہ خوشبودار چیزیں جلانا، کچے کوئلے اور چونہ جمع رکھنا اور گھر کو گرم رکھنا ازبس ضروری ہے، مکان میں ہجوم تاریکی اور حبس نہ ہو اور دروج عقربی پرو کر دروازوں پر لٹکانا بھی مفید ہے اور مرہم عیسیٰ بہت مفید ہے۔ بال پیدا نہ ہوں تو ہڑتال ورقی ایک ماشہ، تیل چنبیلی ۵ تولہ، شیشی میں ڈال کر دھوپ میں رکھیں، جب ہڑتال نیچے بیٹھ جائے تو تیل صاف کر کے استعمال کریں۔ حمل گرتا ہو تو یہ نسخہ دیں:۔ مروارید ا ماشہ در گلاب حل کردہ، عاقرقرحا ا ماشہ زنجبیل ۴ درم، مصطگی، زرنباد، درونج، کرفس شیطرح قاقلہ جوز بوالسیاسۃ قرفہ ملد ۲ درم فلفل ۳ درم، دار فلفل ۳ م، دارچینی ۵ م، جد مارے م، طباشیر ۵ م، مشک ۲ م، عود ۴ م، نبات سفید دو چند، خوراک حسب برداشت۔ بچہ کو پیٹ میں قائم رکھنے کے لئے یہ آبزن استعمال کرو۔ گل سرخ ۷ م، گلنار ۵ م، برگ خشک ۴ م، شب یمانی ۳ م، پوست انار ۳ م، سب کو جو کوب کر کے دس سیر پختہ پانی میں جوش دیں ۵ سیر رہ جائے تو وہ پانی کسی بڑے برتن میں ڈال کر اس میں حاملہ کو لٹائیں۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مبلغین قادیانیت

یوں تو ہر ایک قادیانی مبلغ بنتا ہے، مگر سرکردہ مبلغ یہ ہیں سید سرور شاہ مفسر قرآن، سید امیر حسین مدرس اعلیٰ مدرسہ احمدیہ محدث فقیہ اور پنجابی واعظ، میر محمد اسحٰق مولوی فاضل ایک ایک بات کو بار بار دہرانے والے حافظ روشن علی نابینا مقرر و مباحث، شیخ عبدالرحمٰن مصری، مولوی فاضل ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نو مسلم تعلیمیافتہ مصر، مولوی اسمٰعیل حافظ حوالہ جات تحریرات مسیح فارسی دان خصوصی، مولوی فضل الدین وکیل ماہر تالیف، مولوی شیر علی بی اے سابق ایڈیٹر ریویو اوف ریلیجس نائب خلیفہ ثانی بوقت ضرورت سادہ گو، میر قاسم علی ایڈیٹر فاروق مناظر مہیب برائے ثناء اللہ و آریہ سماج برجستہ اور پرزور اور تلخ گو، شیخ محمد یوسف (سکھ) ایڈیٹر نور نو مسلم مترجم قرآن بزبان گورمکھی و دیگر کتب، صوفی غلام رسول راجیکی ماہر تصوف، حافظ غلام رسول وزیر آبادی، والد شہید ماریشیش، عبیداللہ نابینا واعظ پنجابی، مفتی محمد صادق مبلغ انگلستان تا ہفت سال ماہر علوم عیسوی، عبدالرحیم نیر مبلغ نائجیریا و افریقہ، چوہدری فتح محمد ایم اے مبلغ انگلستان و ملکانہ، مولوی اللہ دتا جالندھری، مولوی فاضل مولف تفہیمات ربانیہ بجواب عشرہ مبشرہ، مولوی فاضل سادہ گو، جلال الدین شمس سہسوانی پیروکار مقدمہ بہاولپور۔

عمر مسیح

احمدی جنتری ۲۶ء (ص ۱) میں ہے کہ: نصرۃ الحق مطبوعہ ۱۹۰۵ء میں لکھا ہے کہ جو الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو چہتر اور چھیاسی سال کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں اب میری عمر ستر برس کے قریب ہے اور تیس برس کی مدت گذر گئی ہے کہ خدا تعالیٰ نے صریح لفظوں میں مجھے خبر دی تھی کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سال زیادہ یا کم اور جب آپ ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے تو آپ کی عمر ۷۳ سال بنتی ہے اور قمری حساب سے پچھتر سال بنتی ہے اور امریکہ کے جھوٹے مدعی کے مقابلہ پر ۱۹۰۲ء میں لکھا تھا کہ میری عمر ۶۶ سال سے زیادہ ہے تو اس تحریر سے آپکی بوقت وفات ۷۲/ بنتی ہے اور قمری حساب سے ۷۴/ سال ہوتی ہے۔ زمیندار میں ظفر علی خان کے والد نے لکھا تھا کہ آپ ۶۰ء یا ۶۱ء کے قریب سیالکوٹ میں محرر تھے اور اس وقت آپ کی عمر ۲۲/ سال یا ۲۴ سال کی تھی تو قمری حساب سے ۷۴ سال ہوئی۔ ملک محمد دین افسر انہار ریاست بہاولپور نے ۱۸۹۱ء کے آغاز میں آپ سے پوچھا تھا تو آپ نے اپنی عمر ۶۴ یا ۶۵ سال بتائی تھی اس حساب سے آپ کی عمر ۸۱ یا ۸۲ سال بنتی ہے پھر ملک صاحب ممدوح نے ۱۹۰۸ء میں مولوی محمد حسین بٹالوی سے پوچھا کہ آپ کی عمر کتنی ہے تو آپ نے کہا کہ ستر سال کا ہوں اور جب مرزا صاحب طب پڑھتے تھے تو وہ جوان عمر تھے اور مجھ سے آٹھ نو سال بڑے تھے تو آپ کی عمر ۷۸ سال ہوئی اور مولانا نے اشاعۃ السنۃ ۱۸۹۳ء میں لکھا ہے کہ اب تو وہ ۶۳ سال کا ہو چکا ہے تو چودہ برس اور زندہ رہے اور عمر ۸۱ سال ہوئی۔ مولوی ثناء اللہ اہلحدیث ۳ مئی ۱۹۰۷ء میں لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ میری موت عنقریب ۸۱ سال سے کچھ اوپر نیچے ہے' جس کے سب زینے آپ غالباً طے کر چکے ہیں تو ۱۹۰۸ء میں لکھ دیا کہ آپ کی عمر ۷۰ سال سے کم تھی۔ پھر اپنی تفسیر (ص ۱۰۴) ۱۸۹۹ء میں لکھتے ہیں کہ آپ کی عمر اس وقت ستر سال سے متجاوز تھی تو پھر ۱۹۰۸ء میں آپ کی عمر ۷۹ سال ہوئی۔ بہر حال اعلان دعویٰ کے بعد چالیس سال تک زندہ رہے جو کسی مفتری کو نصیب نہیں ہوئی۔

دس شرائط بیعت مسیح

مسیح احمدی جنتری (ص ۱۱) ۲۶ء میں ہے کہ مرزا صاحب کی بیعت کے شرائط یہ دس امور تھے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۱......شرک سے تادم مرگ اجتناب۔

۲......جذبات نفسانیہ اور فسق و فجور چھوڑنا۔

۳......پنجوقتہ نماز حتی المقدور تہجد درود شریف واستغفار پر مداومت۔

۴......غیر کو ناجائز تکلیف نہ دینا خواہ فعلی ہو یا قولی۔

۵......عسر و یسر میں رضا بالقضاء۔

۶......قرآن وحدیث کو اپنے اوپر حاکم بنانا۔

۷......ترک کبر ونخوت۔

۸......ہمدردی حسبۃ للہ اور خلق اللہ کو فائدہ پہنچانا۔

۹......اسلامی ہمدردی کو اپنے مال وجان سے زیادہ عزیز سمجھنا۔

۱۰......اس عاجز سے عقد اخوت باقرار اطاعت در معروف اور اس عقد میں لاثانی ہوکر دکھلانا۔ پھر (ص ۱۰) پر آپ کے نصائح لکھے ہیں کہ ظاہری بیعت کچھ نہیں۔ میں یہ کہہ کر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اسے مت کھاؤ۔ دعا کرو۔ جو خدا کو قادر نہیں سمجھتا جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا۔ آخرت کو نہیں دیکھتا، قمار بازی بدنظری خیانت رشوت، اور ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا۔ نماز کا پابند نہیں۔ برے رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر برا اثر ڈالتا ہے والدین کی عزت نہیں کرتا اہلیہ اور اقارب سے نرمی نہیں برتتا۔ شرائط بیعت کو توڑتا ہے۔ مجھے فی الواقع مسیح موعود اور مہدی معہود نہیں سمجھتا۔ امر معروف میں میری اطاعت نہیں کرتا مخالفوں کی جماعت میں بیٹھ کر ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا۔ فاسق زانی شرابی خونی چور قمار باز خائن مرتشی غاصب ظالم دروغگو، جعلساز اور ان کا ہم نشین اور اپنے بہن بھائیوں پر تہمت لگانے والا میری جماعت سے نہیں ہے اور تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح سے بچ نہیں سکتے۔ پھر (ص ۳۶) پر آپ کا ایک مکالمہ لکھا ہے جو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کسی مصلح کل سے ہوا تھا۔

۱......خدا نے کافر و مسلمان کو یکساں حصہ بخشا ہے۔ ہاں سب کو ایک جیسے قویٰ دیئے ہیں مگر ان کا صحیح استعمال اسلام کے سوا کسی دوسرے طریق پر ممکن نہیں۔

۲......ریل کا سوار گو آرام میں ہے مگر پیدل بھی چلنے والے ہیں مگر خدا سے ملنے کی صرف ایک ہی راہ ہے جو اسلام ہے کیونکہ اس سے تزکیہ نفس اور یقین حاصل ہوتا ہے۔

۳......خدا بے انت ہے تو شرع کی پابندی سے بے انت کیسے حاصل ہوگا؟ شرع خدا سے ملنے کی راہ کو کہتے ہیں تو پھر اسے کیوں چھوڑا جا سکتا ہے۔

۴......ذات پات نہ پوچھے کوئے ہر کو بھجے سو ہر کا ہو، ہاں خواہ کسی قوم کا ہو خدا کی راہ میں اسلام کے بغیر نہیں چل سکتا۔

۵......پیروان وید نے کسی شخص کی پیروی نجات کے لئے محصور نہیں رکھی۔ تو مولف وید کی بھی پیروی نہ رہی تو ایسا آزاد اگر نجات پائے گا تو وید کی تعلیم بیکار ہوئی، اگر نجات نہیں پائے گا تو یہ مقولہ درست نہ رہا۔

۶......ہر مذہب میں صاحب کمال گذرے ہیں۔ مگر اب کوئی نہیں لیکھرام ہی کو پیش کرو۔

انجام مکذبین

غلام دستگیر قصوری چراغ الدین جمونی، اسمٰعیل علی گڑھی، امریکن ڈوی، فقیر مرزا دوالمیالی، نور احمد بھری چھٹھا، زین العابدین، مولوی فاضل حافظ سلطان سیالکوٹی، سکندر بیگ سیالکوٹی، رشید احمد گنگوہی، شاہدین لدھیانوی مولوی عبدالعزیز، مولوی محمد عبداللہ لدھیانوی محمد حسن بھیں، نذیر حسین دہلوی، رسل بابا امرتسری، عبدالرحمٰن لکھوکے، نور احمد ونور محمد ملتانی، عبدالمجید دہلوی، سعد اللہ لدھیانوی، فضل داد جنگوی، سومراج و بھگت رام آریہ واچھر چند قادیانی ابوالحسن تجگرائیں، فیض اللہ جنڈیالہ، عبداللہ آتھم بابو الٰہی بخش ہلاک ہوئے مگر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مولوی ثناء اللہ پیر جماعت علی شاہ صاحب و پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی، فضل احمد لودہیانوی، عبدالحکیم سیالکوٹی، ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی، عبدالحق غزنوی، محمد حسین بٹالوی، جعفر زٹلی لاہوری، ظفر علی خان لاہور ایڈیٹر زمیندار، سید حبیب ایڈیٹر ''سیاست''، مولوی محمد علی صاحب مونگیری، مرتضیٰ حسین صاحب دربھنگوی وغیرہ مکذب کے عذاب سے بچے رہے۔ اس لئے نظام دنیا کے عسر و یسر کو اپنی طرف منسوب کرنا کمال خوش فہمی ہوگی۔ پھر یہ تاویلیں کرنا کہ ان کا باطن خوفزدہ تھا یا انہوں نے دعا کی منظوری نہیں دی تھی اور بھی تعجب خیز ہے کیونکہ جب انسان اپنی بددعا سے آپ ہلاک ہوتا ہے تو مدعی صداقت میں کیا خوبی ہوئی۔ اس سے تو مسیح ایرانی ہی سخت جان نکلا کہ بغیر منظوری کے دشمن کے ہلاک ہونے کا ثبوت پیش کرتا تھا۔

۱۵......اقتباسات کتاب ''الوصیۃ''

مصنفہ غلام احمد مسیح قادیان

مرزا صاحب جب دنیا کو خیر باد کہنے لگے تو تین سال پہلے اپنا ایک وصیت نامہ شائع کر دیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ''چونکہ خدا نے وحی کے ساتھ میری عمر کو جڑھ سے ہلا دیا ہے اس لئے وصیت کرتا ہوں کہ مجھے یہ وحی ہوئی ہے کہ تیرے متعلق ہم ایسی باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑیں گے جو (مخزیات) موجب رسوائی ہوں اور ایسے تمام اعتراضات دفع کریں گے جن سے تیری رسوائی ہوتی ہو۔ ہم قادر ہیں کہ مخالفین کے متعلق جو پیش گوئیاں ہیں ان میں سے تمہیں کچھ دکھلائیں یا تجھے ماردیں تو اس حالت میں فوت ہوگا کہ میں تجھ سے راضی ہوں گا۔ اور ہم تیرے لئے کھلے کھلے نشان ہمیشہ موجود رکھیں گے۔ جو وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے اپنے رب کی نعمت کا جو تجھ پر ہوئی ہے لوگوں کے پاس بیان کر جو تقویٰ اختیار کریں خدا ان کے اجر کو ضائع نہیں کرے گا۔''

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مخزیات کے دو معنی ہیں **ایک** یہ کہ رسوا کرنے والے اعتراضات ہم دفع کریں گے۔ **دوم** یہ کہ ایسی شرارت کرنے والوں کو جو شرارت اور بد ذکر کرنے سے باز نہیں آتے ہم ان کو دنیا سے اٹھالیں گے اور صفحہ ہستی سے مٹادیں گے اور ان کی نابودگی سے اعتراضات خود بخود معدوم ہو جائیں گے اس کے بعد پھر الہام ہوا کہ ''بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں، اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔'' حوادث سے مراد موت اور زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا، زندگی تلخ ہوگی، توبہ کرنیوالوں پر خدا کا رحم ہوگا، راستوں کو کچھ غم نہیں اور نہ خوف۔ پھر کہا کہ ''تو میری طرف سے نذیر ہے میں نے تجھے بھیجا تا کہ مجرم نیکوں سے الگ کیے جائیں۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا اور وہ بڑے زور آور حملوں سے اس کی تصدیق ظاہر کرے گا (لوگ دیکھتے تو معلوم ہو جاتا کہ میں صدی کے سر پر ظاہر ہوا ربع صدی چہاردہم بھی گذر گئی اور کسوف بھی رمضان میں ہوا۔ طاعون اور زلزلے بھی آئے اور آئیں گے مگر دنیا کے پیاروں نے مجھے قبول نہ کیا) میں تجھے اس قدر برکت دوں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ (آئندہ زلزلہ کے متعلق کہا کہ ع

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

اس لئے زلزلہ شدید آئے گا مگر راستباز محفوظ رہیں گے) پس راستباز بنو تا کہ محفوظ ہو۔ کئی آفتیں آئیں گی (مگر کچھ زندگی میں اور کچھ میری موت کے بعد) خدا میرے سلسلہ کو ترقی دے گا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد ہمیشہ سے **لاغلبن انا ورسلی** کا قاعدہ جاری ہے (کہ خدا اور خدا کے رسول غالب رہیں گے) ''غلبہ رسل'' سے مراد یہ ہے کہ انکی صداقت کے نشانات ظاہر ہوں وہ صداقت کی تخم ریزی ان کے ہاتھ سے کراتا ہے مگر تکمیل

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں کراتا، بلکہ ان کو وفات دے کر مخالفین کو طعن و تشنیع کا موقع دیتا ہے اس کے بعد دست قدرت سے جو کمی رہ گئی ہو پوری کر دیتا ہے۔ اس لئے جماعت کے لوگ تردد میں پڑ جاتے ہیں اور کئی مرتد بھی ہو جاتے ہیں۔ مگر وہ گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے جیسا کہ عہد رسالت کے بعد عہد صدیقی میں ہوا تھا پھر **لیمکنن لھم دینھم** پورا ہوا (کہ ہم انکے دینکو غالب کریں گے) حضرت موسیٰ بھی مصر اور کنعان کی راہ منزل مقصود تک پہنچنے سے پہلے وفات پا گئے تھے اور بنی اسرائیل چالیس روز تک روتے رہے واقعہ صلیب کے وقت بھی حواری تتر بتر ہو گئے تھے اور ایک مرتد بھی ہو گیا تھا پس دو قدرتوں کا آنا ضروری ہوا۔

قدرت ثانیہ

اور دوسری قدرت جب تک میں ہوں ظاہر نہ ہوگی۔ اس لئے میرا جانا ہی بہتر ہے کیونکہ اس کا تعلق تمہارے ساتھ ہے "براہین" میں ہے کہ اس جماعت کو قیامت تک غالب رکھوں جو تیرے پیرو ہیں۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا ہوں اور خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ میرے بعد اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت کے انتظار میں دعا کرتے رہو، تاکہ وہ آسمان سے نازل ہو۔ چاہیے کہ میری جماعت کے بزرگ نفس میرے نام پر میرے بعد بیعت لیں۔ خدا چاہتا ہے کہ نیک فطرتوں کو یورپ اور ایشیا سے توحید پر جمع کرے جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں اور جب تک کوئی روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب مل کر میرے بعد کام کرو۔ (چالیس آدمی جس پر اتفاق کریں وہ بیعت لے سکے گا خدا نے کہا کہ تیری ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا۔ سو تم منتظر ہو۔ ممکن ہے کہ وہ اس وقت معمولی انسان ہو۔ جیسا کہ ایک کامل انسان بھی پیش از وقت نطفہ اور علقہ ہوتا ہے) طہارت قلبی اور ہمدردی سے روح القدس کا حصہ حاصل کرو کیونکہ اس کے سوا تقویٰ حاصل نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا میں تنگ راہ اختیار کرو اگر تم

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے قریب آ جاؤ تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور تم راست بازوں کے وارث بن جاؤ گے۔ جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔

حصول نبوت

خدا نے کہا ہے کہ تقوی ایک درخت ہے جو دل میں لگانا چاہیے۔ وہ جڑ ہے اگر وہ نہیں تو کچھ نہیں اگر وہ ہے تو سب کچھ ہے۔ وہ ہلاک ہے جو دین کے ساتھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے ورنہ وہ کیڑوں کی طرح ہلاک ہو جائے گا۔ اگر تم میں خدا نہیں تو تمہیں ہلاک کر کے خوش ہو گا۔ اگر تم نفس سے مر جاؤ گے تو خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے۔ اور تمہاری حرکت و سکون خدا کے لئے ہو جائی گی۔ توحید کا اقرار عملی طور پر کرو کہ خدا بھی عملی طور پر احسان ظاہر کرے۔ کینہ وری چھوڑ کر بنی نوع کی ہمدردی اختیار کرو۔ قرب الٰہی میں داخل ہو جاؤ اچھا موقع ہے یہ کیال نہ کرو تم ضائع ہو جاؤ گے کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا پھولے گا اور اس کی شاخیں پھیلیں گی مبارک وہ ہے جو مصائب سے نہ ڈرے، کیونکہ ان کا آنا ضروری ہے۔ اور صابر اخیر میں فتحیاب ہوتا ہے یہ بھی کہا ہے کہ جو لوگ ایسا ایمان لائے جس میں دنیا کی ملونی نہیں نفاق اور بزدلی سے بھی آلودہ نہیں اور اطاعت سے محروی نہیں ایسے لوگ پسندیدہ ہیں۔ تم خدا کے ہو جاؤ شریک نہ لاؤ۔ وہ زندہ ہے اب بھی بولتا ہے جیسا کہ پہلے بھی بولتا تھا وہ تمثیل کے طور پر اپنے تئیں اہل کشف پر ظاہر کرتا ہے۔ غیر متشکل اور غیر مجسم عرش پر ہے زمین پر بھی ہے۔ منبع جمیع صفات کاملہ ہے منزہ عن العیوب ہے، اپنے تئیں نشانات سے ظاہر کرتا ہے اور راست بازوں پر ہمیشہ وجود ظاہر کرتا ہے نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے منکر ہے اور اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے بغیر ان امور کے جو اس کے شان کے خلاف ہیں۔ اس کی طرف پہنچنے کا صرف ایک ہی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دروازہ قرآن مجید ہے باقی نبوتوں اور کتابوں کی الگ پیروی کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب سے پر حاوی ہے اس لئے اس پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور یہ نبوت فیض رسانی میں قاصر نہیں۔ اس کی پیروی خدا سے مکالمہ تک پہنچا دیتی ہے مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی (یعنی مستقل نبی) نہیں کہلا سکتا' کیونکہ نبوت تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اس پر صادق آسکتے ہیں اور اس میں اس کی کوئی ہتک نہیں۔ بلکہ اس کے فیضان سے اس کی چمک اور زیادہ ہو جاتی ہے۔ (نبوت تشریعی کا دروازہ حضور کے بعد بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد کوئی اور کتاب نہیں جو اسے منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے)۔

جب انسان کا مکالمہ خدا سے مکمل ہو جاتا ہے تو نبوت کے خطاب سے موسوم ہو جاتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ یہ ممکن نہ تھا کہ خیر الامم اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہ جاتی اور فیضان نبوت بند ہو جاتا۔ اس لئے نقائص کے رفع کرنے کے لئے خدا نے یہ شرف ایسے افراد کو بخشا جو فنافی الرسول ہو گئے اور کوئی حجاب نہ رہا اور امتی بننے کا مفہوم اور پیروی کا معنی اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پایا گیا۔ ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ ان کے محویت کے آئینہ میں حضور کا وجود منعکس ہو گیا۔ اور دوسری طرف مخاطبہ الہیہ اور مکالمہ اتم اور اکمل طور پر نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہو۔ پس اس طرح بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی کا خطاب پایا۔ یہی اس فقرہ کا معنی ہے کہ **(المسیح نبی اللہ امامکم منکم)** یعنی وہ نبی بھی ہے اور امتی بھی۔ مسیح ناصری مر چکے ہیں آیت **توفی** میں مذکور ہے کہ

وفات مسیح علیہ السلام

خدا قیامت کو آپ سے پوچھے گا کہ تم نے یہ شرکیہ تعلیم (تثلیث پرستی) دی تھی؟ تو وہ جواب

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دیں گے کہ میں جب تک ان میں رہا ان کا نگہبان تھا۔ اب وفات کے بعد مجھے کیا علم تھا کہ وہ کن ضلالت میں مبتلا ہوئے۔ اب اگر کوئی چاہے تو یہ معنی کرے کہ جب تو نے مجھے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر اٹھالیا مگر نتیجہ یہی ہوگا کہ وہ دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے ورنہ یہ ممکن نہیں کہ خدا کے سامنے اتنا بڑا جھوٹ بولیں گے۔ کیا جو شخص دوبارہ دنیا میں آئے اور چالیس برس عیسائیوں سے لڑائی کرے تو نبی کہلا کر ایسا جھوٹ بول سکتا ہے اگر وہ نہیں اتریں گے تو کیا ان کی قبر آسمان پر بنے گی؟ جو **فیھا تموتون** کے خلاف ہے۔ اب کتاب اللہ کی مخالفت نہیں تو اور کیا ہے؟ میں نہ آیا ہوتا تو یہ غلطی قابل معافی تھی۔ مگر جب قرآن کے معانی کھل گئے تو غلطی کو نہ چھوڑنا ایمانداری کا شیوہ نہیں ہے۔ زمین و آسمان میں میرے نشان ظاہر ہو چکے ہیں تو اب بھی حق کو قبول نہ کرنا سخت دلی ہے۔

صداقت کے نشان اور زلزلے

نشان ابھی ختم نہیں ہوئے۔ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو جو زلزلہ میری پیشینگوئی کے مطابق آیا تھا۔ اور اس کے بعد اور زلزلوں کی خبر مجھے دی گئی ہے کہ بہار کے موسم میں ایک اور زلزلہ آنے والا ہے یہ معلوم نہیں کہ بہار کا آغاز ہوگا یا درمیان یا اخیر چونکہ اخیر جنوری سے پتے نکلنے شروع ہو جاتے ہیں اس لئے جنوری سے اخیر مئی تک خزاں کے دن ہوں گے۔ (اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ بہار سے مراد کونسی بہار ہے، بہر حال بہار کا ہونا ضروری ہے خواہ کوئی ہو)۔ یہ بھی الہام ہوا:

۱......**زلزلة الساعة**

۲......**لک نری ایات ونهدم ما يعمرون** (یعنی وہ قیامت کا نمونہ ہوگا اور تیرے لئے ہم نشانات دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے ہیں ان کو گراتے جائیں گے)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۳..... بھونچال آیا اور شدت سے آیا زمین تہ و بالا کر دی (یعنی زمین کے بعض حصوں کو تہ و بالا کر دے گا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا)

۴..... **انی مع الافواج اتیک بغتۃ** (یعنی پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤں گا کیونکہ گناہ حد سے بڑھ گیا ہے اور لوگ دنیا سے پیار کر رہے ہیں اور خدا کی راہ بنظر تحقیر دیکھتے ہیں)

۵..... زندگیوں کا خاتمہ۔

۶..... **انہ نازل من السماء مایرضیک رحمۃ منا و کان امرا مقضیا** (یعنی ایک امر آسمان سے اترے گا جس سے تو خوش ہو جائے گا اور ضرور ہے کہ آسمان اس کے نازل کرنے سے رکا رہے جب تک یہ پیشینگوئی شائع نہ جائے) کون ہے جو ہماری باتوں پر ایمان لائے بجز اس کے جو خوش قسمت ہو۔ ہماری نیت ان (چھ) الہاموں سے موت نہیں بلکہ بچاؤ ہے جو توبہ کریں گے بچ جائیں گے مگر جو تحول کرتا ہے اور گناہ نہیں چھوڑتا اس کی ہلاکت قریب ہے یہ بتانا بھی ضروری ہے۔ کہ خدا نے میری وفات کی خبر دے دی ہے کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھانے کے بعد تیرا حادثہ آئے گا۔ پس ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دنیا میں کچھ حوادث پڑیں تا کہ دنیا انقلاب کیلئے تیار ہو جائے۔ پھر میری وفات ہو مجھے میری قبر کی جگہ دکھلائی گئی ہے جو چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی مٹی تمام چاندی کی تھی۔

بہشتی مقبرہ

اور کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور جگہ دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا کہ اس میں بہشتیوں کی قبریں ہیں تب سے مجھے فکر تھی کہ ایک قطعہ زمین قبرستان کیلئے خریدا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جائے مگر چونکہ موقع کی زمین زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔ اس لئے یہ امر ملتوی رہا۔ جب مولوی عبدالکریم کی وفات کے بعد میری وفات کی خبر آئی تو بہت جلد انتظام کرنا پڑا اور اپنی ملکیت کی زمین جو ہزار روپیہ سے کم نہیں اور میرے باغ کے قریب ہے، اس کے واسطے تجویز کر لی۔ میری دعا ہے کہ خدا اسی کو بہشتی مقبرہ بنائے اور میری جماعت میں سے ان لوگوں کی خواب گاہ ہو کہ جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم سمجھا ہے اور ان میں پاک تبدیلی آ گئی ہے اور صحابہ کی طرح صدق اور وفاداری کا نمونہ ہیں۔ اے میرے خدا میری جماعت میں سے ان لوگوں کی قبریں بنا جو تیرے لئے ہو چکے ہیں۔ ان کو صرف یہ جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور کوئی نفاق اور بدظنی اور غرض نفسانی اپنے اندر نہیں رکھتے (بدظنی آگ کی طرح ایمان کو کھا جاتی ہے جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے خدا اس کا دشمن بن جاتا ہے چنانچہ مجھے فرمایا کہ میں رسول کے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں اور جو اسے برا جانتا ہے میں بھی اسے برا جانتا ہوں۔ میں تجھے وہ دوں گا جو تیرے لئے آسمان پر رتبہ بڑھائے۔ اور ان لوگوں میں جو دیکھتے ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ تو اسی مقبرہ میں مفسدوں کو جگہ دے گا۔ نہیں میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ جلدی نہ کرو خدا کا حکم آ چکا ہے۔ ذرومت۔ رسول نہیں ڈرتے یہ بشارت ہے جو انبیاء نے حاصل کی تھی اے میرے احمد تو میری مراد ہے اور تو میرے ساتھ ہے تو میری توحید و تفرید کی جگہ ہے اور تو میرے ہاں اس مرتبہ میں ہے کہ لوگ اسے نہیں جانتے) یہ مقبرہ ان کے لئے ہے جو تیرے لئے اپنی جان قربان کر چکے ہیں۔ تیری محبت میں کھوئے گئے ہیں۔ اور تیرے فرستادوں سے وفاداری ادب کامل اور انشراحی ایمان سے محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ یہ صرف بہشتی مقبرہ ہی نہیں ہے بلکہ اس کے متعلق یہ بھی الہام ہوا ہے کہ **انزل فیھا کل رحمۃ** (یعنی کوئی ایسی رحمت نہیں کہ جس میں سے اس کو حصہ نہیں ملا) اس لئے میرا دل بذریعہ وحی خفی اس طرف متوجہ ہوا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ چار شرطیں لگاؤں۔

اول یہ کہ امیدوار حسب حیثیت چندہ داخل کریں جس کا مقصد اشاعت اعلائے کلمہ توحید ہوگا۔ ایک ہزار روپیہ کی زمین دے چکا ہوں اور ایک ہزار روپیہ کی اور زمین بھی اس میں شامل کرنا ہے اور ایک ہزار روپیہ پل بنوائی اور درخت لگوائی کے لئے بھی درکار ہے۔ تو یہ حکیم نورالدین کے پاس جمع رہے گا اور میرے مرنے کے بعد ایک جماعت کے قبضہ میں دیا جائے جو اشاعت توحید پر خرچ کرتی رہے۔

دوم یہ کہ امیدوار اپنی حین حیات میں اپنی کل جائداد کا دسواں حصہ بطور وصیت لکھ دے جو تبلیغ احکام قرآن، اشاعت اسلام و پرورش ایتام و مساکین اور نومسلموں کی امداد اور باقی مصالح اسلام پر خرچ ہوگا جن کی تفصیل قبل از وقت مشکل ہے اور یہ جائز ہوگا کہ انجمن اس کو ترقی دینے کیلئے تجارت میں خرچ کرے اور مجھے خطرہ ہے کہ کثرت اموال کیوجہ سے کہیں تم دنیا سے پیار نہ کرنے لگ جاؤ۔

سوم یہ کہ امیدوار متقی محرمات سے مجتنب شرک و بدعت سے کنارہ کش اور سچا صاف مسلمان ہو۔

چہارم یہ کہ جو مفلس اسلام پر جان قربان کر چکا ہو بشرطیکہ اس کا ثبوت مل جائے داخل کیا جائے گا۔ اور ہدایت مفصلہ ذیل بھی واجب التعمیل ہیں۔

۱...... گو وصیت پر عملدرآمد بعد موت ہوگا مگر ابھی سے انجمن کی طرف سے اخبارات میں اس کا شائع کرنا ضروری ہوگا۔ ۲...... بیرونی امیدوار کی لاش صندوق میں بند کر کے روانہ کی جائے کیونکہ قبر سے لاش نکالنا مناسب نہیں (یہ بدعت نہ سمجھو کیونکہ یہ وحی الٰہی کا حکم ہے اور یہ مقبرہ کسی کو بہشتی نہیں بناتا بلکہ بہشتی اس میں آتے ہیں) اللہ کا ارادہ ہے کہ ایسے تمام آدمی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اس میں یکجا جمع ہوں۔ اس کی اشاعت کرو آئندہ نسلوں کیلئے اسے محفوظ رکھو۔ اور مخالفین کیلئے بھی تبلیغ کرو اور بدگوکی بدگوئی پر صبر کرو۔ غلام احمد ۳۰ دسمبر ۱۹۰۵ء

تنقیدات

اس میں شک نہیں کہ مسیح قادیانی نے اپنے آپ کو انبیاء کی صف میں لاکر کھڑا کر دیا ہے مگر جو دلائل دیئے ہیں وہ اہل اسلام کے نزدیک مخدوش ہیں کیونکہ

اول: تو (**امامکم منکم**) اور (**المسیح نبی اللّٰہ**) کا مفہوم ہی بدل دیا ہے ورنہ اہل اسلام کے نزدیک تو یہ معنی تھا کہ امام مہدی، امت محمدیہ میں سے ہوں گے اور مسیح علیہ السلام نبی اللہ نازل ہو کر چالیس سال حکومت کریں گے اس لئے یہ تحریف قابل التفات نہیں۔

دوم: یہ بھی غلط ہے کہ فیضان نبوت محمدی سے کئی لوگ انعکاسی نبوت پر پہنچ چکے ہیں کیونکہ خیر القرون میں بھی کوئی ایسا تابع کامل نہیں پایا گیا کہ جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو۔ ہاں شطحیات صوفیاء میں ایسے بیانات ضرور پائے جاتے ہیں کہ جن میں وہ مظہر رسالت کے مدعی نظر آتے ہیں مگر تاہم ان کو یہ حوصلہ نہیں پڑا کہ اپنی نبوت کسی سے منوائیں اور اپنے منکر کو کافر غیر ناجی اور ناپاک قرار دیں کیونکہ شطحیات صوفیاء کو اسلام میں دخل نہیں ہوتا اور اس طرح کے بیانات امت محمدیہ کے لئے فتنہ ثابت ہوتے ہیں ان کی وجہ سے ہی کئی لوگ پیر پرستی میں ڈوب کر مشرک بن گئے اور کئی ایک جاہل اپنے پیر کو خدا تک اڑا لے گئے جن کا خمیازہ آج تک اہل اسلام کو بھگتنا پڑتا ہے۔ **وحدت وجودی بروز رسالت فنافی اللّٰہ** اور **فنافی الرسول** کا یہ مطلب جو مرزا صاحب نے یا دوسرے ناعاقبت اندیش صوفیاء نے پیش کیا ہے محققین اسلام نے اس کو **تناسخ رجعت** اور **شرک فی الرسالۃ** یا **شرک فی الالوھیۃ** قرار دیا ہے کیونکہ اس قسم کی باتیں اسلام کے علاوہ ہندوؤں، یہودیوں اور عیسائیوں وغیرہ کے تصوف میں بھی مشترکہ طور پر پائی جاتی ہیں اور وہ بھی اوتار

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور مظہر الٰہی بن کر اپنی پوجا کراتے ہیں۔ بہاء اللہ اور باب نے بھی اسی قسم کی بے ثبوت باتیں پیش کر کے اپنے آپ کو مظہر الٰہی، مظہر نبوت اور مظہر امامت پیش کیا تھا۔ اور مرزا صاحب بھی وہی چال چلے ہیں۔ تو اب اگر مرزا صاحب ان لایعنی باتوں سے نبی بن سکتے ہیں تو بہاء اللہ وغیرہ بھی نبی بلکہ امام الزمان اور مظہر الٰہی بننے کے حقدار ہیں۔

سوم: یہ بھی غلط ہے کہ امت محمدیہ میں اگر کوئی نبوت کے درجہ تک نہ پہنچے تو اس کو خیر الامم کا خطاب نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ اسی دلیل سے یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر مخلوق الٰہی میں سے کوئی درجہ الوہیت تک نہ پہنچ جائے تو اس کو احسن تقویم کا خطاب نہیں مل سکتا اور نہ ہی یوں کہا جا سکتا ہے کہ **ان اللہ خلق آدم علی صورتہ** اصل بات یہ ہے کہ امت محمدیہ کو خیر الامم کا خطاب قرآن مجید کی رو سے اس لئے دیا گیا ہے کہ اس کا ہر ایک فرد **امر بالمعروف** اور **ناھی عن المنکر** قرار دیا گیا ہے اور اس لئے بھی کہ یہود ونصاریٰ کے باہمی مناقشات کو رفع کر کے اس کو تعلیم دی گئے کہ انبیائے سابقین پیش کردہ قرآن شریف کو بنظر تحسین دیکھ کر تصدیق کرے اور اس لئے بھی اسے خیر الامم کہا گیا کہ یہ خیر المرسلین کی امت ہے اور امۃ وسط کا طغرا بھی اس کے سر پر ہی چمک رہا ہے اور اس لئے بھی کہ اس میں ایسے اہل علم کا ہونا قرار پایا ہے جو تبلیغی امور میں وہی کام کرتے ہیں جو پہلے نبی کرتے تھے۔

چہارم: یہ بھی غلط ہے کہ ایک امتی اپنے رسول سے متحد فی الوجود بن جاتا ہے۔ اور خدا سے کامل مکالمہ کا شرف حاصل کرتا ہے اور جس میں یہ دونوں صفات موجود ہو جائیں وہ نبی بن جاتا ہے یہ سب خیالی باتیں ہیں۔ ان کا ثبوت قرآن وحدیث سے نہیں ملتا اور نہ ہی واقعات اس کی تائید کرتے ہیں۔ انہی خیالی اصول پر تو بہاء اللہ اور باب کی مخالفت کی گئی تھی۔ مرزا صاحب نے بھی آخر وہی چقمہ دے کر اپنی نبوت منوانے کی ٹھان لی۔ اب اہل علم کیلئے یہ مشکل ہے کہ وہ کس دلیل سے ایک کو جھوٹا کہیں اور دوسرے کو سچا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

پنجم: یہ کہنا بھی اصول اسلام میں نہیں ملتا کہ قدرت ثانیہ کا ظہور ہوگا۔ حقیقت میں یہ وہی بات ہے جو بہاء اللہ نے کہی تھی کہ نبوت ایک حقیقت ہے بار بار اسی ایک کا ظہور ہوتا ہے اور نام بدلتے رہتے ہیں یہی ظہور شیعہ کے نزدیک رجعت کے نام سے پکارا جاتا ہے اور مرزائی تعلیم میں قدرت ثانیہ کے عنوان سے پیش کیا جاتا ہے اور ہندو اسی کو "اوتار" کہتے ہیں اور اہل تناسخ اسی طرح پر تناسخ کا ثبوت دیتے ہیں' مگر اسلام ان سب کے مخالف ہے کیونکہ عہد رسالت سے کوئی ایسی تصریح موجود نہیں ہے کہ جس میں حضور ﷺ نے خود بھی کہا ہو کہ میں بطور رجعت یا بروز اور قدرت ثانیہ بن کر آؤں گا۔ کیا حضور سے بڑھ کر کوئی دعویدار ہو سکتا ہے؟ ہاں یہ بات اور ہے کہ لوگوں نے اپنے طرف سے اینچ پیچ لگا کر قرآن وحدیث سے بروز یا رجعت اور تناسخ کا ثبوت دے دیا ہے لیکن ایسی تشریحات کے یہ لوگ خود ذمہ دار ہیں۔ اسلام جواب دہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب ایسے محرف پیدا ہوتے ہیں تو اصل اسلامی تعلیم پر قائم رہنے والے ہر طرف سے ان کی تردید پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

ششم: بہشتی مقبرہ کی زمین واقعی چاندی کی ہے کیونکہ بہت قیمت پر بکتی ہے اور امیدوار کو دو بالشت چوڑی اور اڑھائی گز لمبی زمین معہ کتبہ ملتی ہے۔ جس کی قیمت کم از کم جائداد کا عشر (دسواں حصہ) ہوتا ہے۔ اور جن کی لاش وہاں نہیں پہنچتی ان کا کتبہ لکھ کر نصف قبر کی زمین پر لگا دیتے ہیں اور سب قبریں ایک قطار میں ایک دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی ہیں۔ مقبرہ مسیح ایک مربعہ کنال میں واقع ہے۔ جس میں آپ کے رشتہ دار اور خلفاء کا داخلہ ہوتا ہے چاروں طرف دیوار اٹھائی گئی ہے۔ مسیح کی قبر پر بھی ایک کتبہ لکھا ہوا ہے۔ گنبد کسی پر نہیں چار دیواری میں مغرب کی طرف صرف ایک دروازہ ہے جس میں مرزائی داخل ہو کر قبر مسیح پر **اللھم صل علی عبدک المسیح** پڑھتے رہتے ہیں۔ مقبرہ کے چاروں طرف چار مربع کنال

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں زیبائشی پودے لگے ہوئے ہیں۔ مغربی مربع قبروں سے آباد ہو چکا ہے مشرقی مربع نصف تک آباد ہو رہا ہے جنوبی اور شمالی دو مربعے ابھی خالی پڑے ہیں۔ دوسری خلافت تک ابھی سارا مقبرہ پر نہیں ہوا۔

ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کس قدر قبر فروشی سے آمدنی کی توقع ہو سکتی ہے۔

مقبرہ کے مغرب میں آموں کا باغ ہے جس میں مرزا صاحب معہ خاندان کے چہل قدمی کیا کرتے تھے جس کے جنوب میں پرانی وضع کے ایک دو کمرے بھی کھڑے ہیں جن میں آپ استراحت فرمایا کرتے تھے۔ اب یہ مقامات مقدسہ میں شامل ہیں۔ معلوم نہیں اس باغ کے آم کس تقدس سے فروخت ہوتے ہوں گے؟ کیونکہ تہ زمین بہشت دفن شدہ بتایا جاتا ہے۔ بہر حال یہ قبر فروشی ایک ایسی تجارت ہے کہ جس سے وہ جوہڑ کا کنارہ جو کسی وقت بالکل ویران پڑا ہوا تھا سونے سے تل کر بک رہا ہے مگر اس کی نظیر کسی نبی کے مقبرہ میں نہیں ملتی۔ کیونکہ ان کے ہاں جنت صرف اعمال صالحہ سے ملتا تھا مگر اب جنت فروشی کا وقت آ گیا ہے مالدار کے سوا کون لے سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس مقبرہ کے مشرقی طرف دو سو قدم کے فاصلہ پر شمال سمت میں غریب مرزائیوں کا قبرستان بری حالت اور سادہ منظر میں بے چراغ وگل تیار کیا ہوا ہے جس میں ابھی آبادی بہت کم ہے اور اسکے جنوب میں لاہوری پارٹی کا قبرستان ہے جو بالکل ہی کم آباد ہے کیونکہ ان کی جنت فروشی نہیں چل سکی۔

ہفتم: دور اندیش مرزائی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ قبر مرزا کی تعظیم قبر پرستی اور شرکیہ استمداد اور عورتوں کی نذر نیاز تک پہنچ چکی ہے۔ چند برس کے بعد باقاعدہ طور پر اس بت کی پوجا شروع ہو جائے گی۔ کیونکہ گدی نشین دوسرے تیسری پشت میں صرف شکم پروری رہ جاتے ہیں۔ سالانہ میلہ ۲۷۔۲۸۔۲۹ دسمبر کو بلا ناغہ بڑی شد و مد سے لگتا ہے جس میں گدی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نشین کو چڑھاوے بہت ملتے ہیں اور نذر و نیاز کا تو کچھ اندازہ ہی نہیں۔

ہشتم مسیح قادیانی کی وفات اگرچہ مئی میں ہوئی تھی مگر وہ گویا اپنا عرس حکومت کو خوش کرنے کیلئے دسمبر میں ہی کیا کرتے تھے اور اس وقت گویا وہ زندہ پیر کا عرس تھا اور اب مردہ مسیح کا عرس بن گیا، مگر دوسرے مزاروں کی طرح اس مزار کے ارد گرد ایصال ثواب کے لئے نہ تلاوت کلام اللہ کا اہتمام کیا گیا ہے، نہ وضو اور اور طہارت بدنی کیلئے مسجد حوض اور سبیل کا انتظام ہے بلکہ دور سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا قبرستان ہے۔ وہی ترتیب، وہی درخت، وہی قبریں کھودی ہوئیں موجود اور وہی قبروں کی قطاریں اور وہی پتھر کے کتبے۔ اور ہونا بھی یونہی چاہیے تھا کیونکہ آخر وہ عیسیٰ ابن مریم تھے۔ اور اپنے مریدوں کو بنی اسرائیل یعنی یہودی کہہ چکے تھے۔ مقبرہ میں اگر عیسائیت کا بروز نہ ہوتا تو وہ عیسیٰ کیسے رہ سکتے تھے۔ ہاں فرق صرف اتنا ہے کہ یہ دیسی عیسائی ہیں اور وہ ولایتی۔

نہم: شرائط میں داخل ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھو مگر ناظرین کو معلوم رہنا چاہئے کہ دین سے مراد شریعت مسیحی ہے جس کے سامنے شریعت محمدیہ عملی طور پر موخر کی جاتی ہے ۱۹۳۴ء میں ان کا عرس رمضان شریف کے پہلے ہفتہ میں منایا گیا تھا۔ ایام عرس میں سب مرزائی تارک صوم تھے کیونکہ بیرونی مہمان مسافر تھے، جن کے متعلق شریعت مسیحائی کا حکم تھا کہ کوئی روزہ نہ رکھے اور باشندگان قادیان چونکہ مصروف مشاغل عرس تھے اس لئے ان کی افطاری بھی ضروری تھی۔ سنن ونوافل سب بالائے طاق، فرائض تھے تو وہ بھی نصف یا پانچوں وقت کے ایک دفعہ ہی ادا کئے جاتے تھے۔

دہم: مرزائیوں کے نزدیک یہ تین دن کا عرس ایام حج بیت اللہ شمار ہوتے ہیں۔ قادیان ارض حرم بن جاتی ہے۔ تیسری شب کو پنڈال میں خلیفہ خطبہ دیتا ہے اور جب اپنی اپنی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حاجات کی درخواستیں پیش کرتے ہیں اور دیر تک اہل کنیسہ کی طرح بیٹھ کر میز کرسی لگائے ہوئے دیر تک دست بدعا رہتے ہیں، گویا پنڈال میدان عرفات کا بروز ہوتا ہے جس میں مرزائی داخل ہو کر حاجی ہونے کی بجائے قدوسی کا خطاب حاصل کر لیتے ہیں اور محمد علی باب کی سنت زندہ کرکے اپنے آپ کو بابیوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

یازدہم: اس جلسہ پر خورد ونوش کا انتظام انجمن احمدیہ کے سپرد ہوتا ہے اور لنگر خانہ میں تقریباً تین سو آدمی کی خوراک ان دنوں تیار ہوتی ہے۔ جس کیلئے فراہمی چندہ کی کفالت کافی ہو جاتی ہے۔ خلیفہ صاحب اپنی زیارت گاہ میں بیٹھ کر نذرانے وصول کرتے ہیں اور پہلی تقریر میں مزید چندہ کی اپیل سناتے ہیں اور آخری تقریر کے بعد دعا سے جلسہ برخاست ہوتا ہے۔ ایام حج کی طرح ان دنوں مخالفین کو بھی کشادہ پیشانی سے ملتے ہیں۔ اور ہر ایک کو موقع دیا جاتا ہے کہ قادیانیت کے اثرات سے بہرہ ور ہو کر داخل بیعت ہو سکے۔

دوازدہم: مطبع اپنا ہے اخبار ''الفضل'' زیر نگرانی خلیفہ جاری ہے۔ ''فاروق'' میر قاسم علی کے ماتحت ہے ''النور'' محمد یوسف کے ماتحت شائع ہوتا ہے۔ ''المصباح'' عورتوں کے لئے مخصوص ہے لاہوری پارٹی نے صرف ''پیغام صلح'' جاری کر رکھا ہے۔

سیزدہم: مسیح کے عہد میں ''البدر'' اور ''حکم'' جاری تھے مگر اب ان کا اجراء ملتوی کیا گیا ہے اور اس کی بجائے ''تشحیذ الاذہان'' اسکول کی طرف سے ایام تعلیم میں خلیفہ نے جاری کیا تھا، جواب تک جاری ہے۔ ریویو اوف ریلیجنز مسلسل چل رہا ہے، جس میں تمام مذاہب پر تنقید کی جاتی ہے۔ لاہوریوں نے اس کے مقابلہ پر ''لائٹ'' ماہواری جاری کیا ہوا ہے۔

چہاردہم: اگلے صفحہ پر قادیان کا نقشہ دیا جاتا ہے:

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

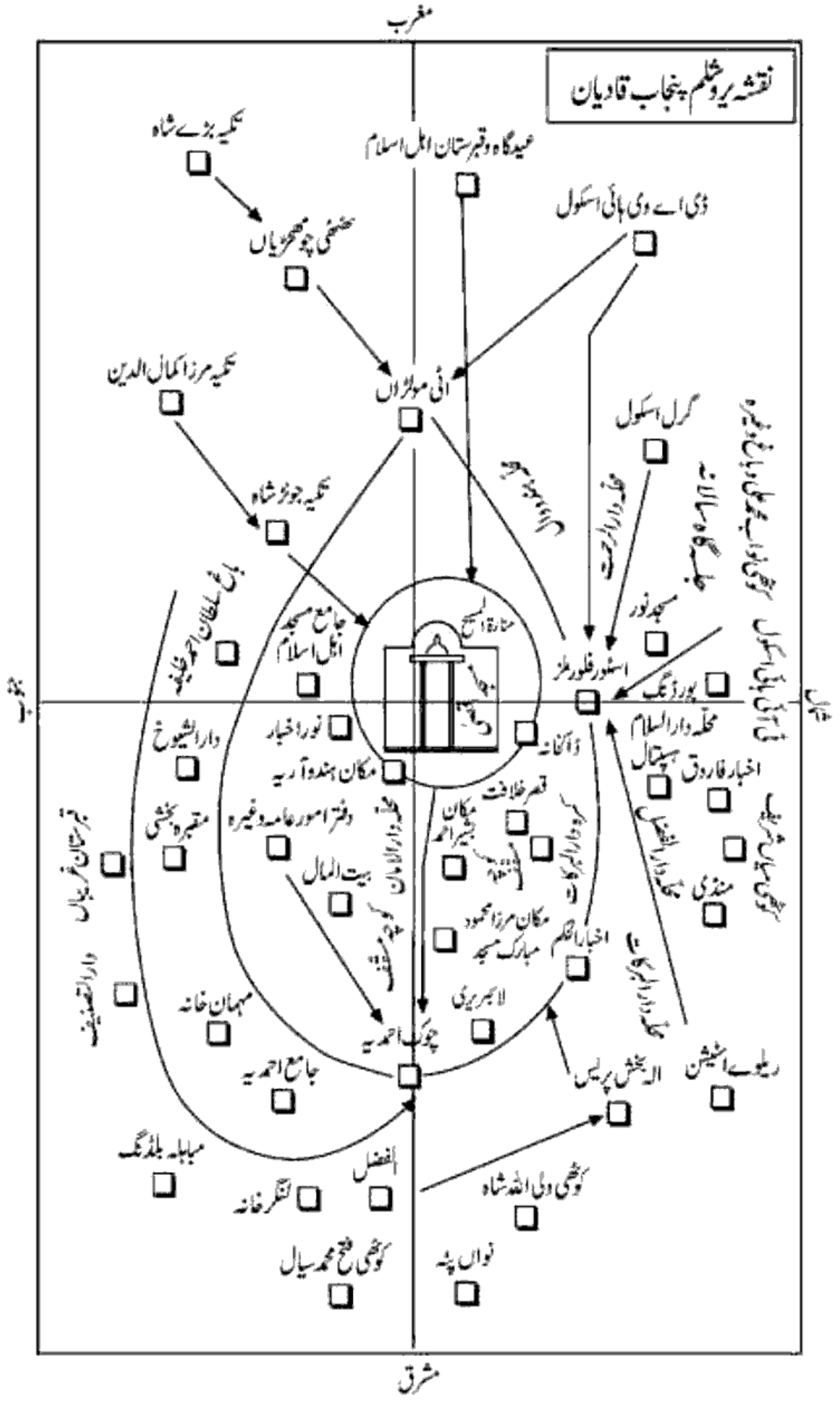

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ناظرین اپنے آپ کو منارۃ المسیح میں کھڑے سمجھ کر چاروں طرف نظر دوڑائیں۔اس نقشہ کے متعلق تفصیلات ذیل ملاحظہ ہوں:

ا...... دفتر الفضل سے یہ اخبار بھی شائع ہوتے ہیں(۱)سن رائز (۲)مصباح النسوان (۳)تشحیذ الاذھان (۴)بدر اور (۵)حکم سردست بند ہیں۔

۲...... دفتر امور عامہ میں یہ عدالتیں بھی قائم بھی قائم کی گئی ہیں (۱)نظارت امور خارجیہ (۲)نظارت امور داخلیہ (۳)نظارت امور اعلیٰ (۴)نظارت امور عامہ (۵)محکمہ قضا وقدر (۶)نظارت دعوت تبلیغ (۷)بیت المال (۸)احمدیہ ٹریڈنگ کمپنی (۹)نظارت تربیت یتامیٰ ومساکین۔

۳...... دارالبرکات میں مرزا صاحب کو الہام ہوا کرتا تھا۔وہ ایک بالا خانہ ہے جو بالکل پرانی وضع کا ابتک موجود ہے اس کے متعلق الہام ہے کہ جو شخص یہاں آکر دعا کرے گا منظور ہو جائی گی۔خاص خاص مریدوں کو وہاں جانے کی اجازت ملتی ہے بقول شخصے وہاں کچھ نذر ونیاز بھی پیش کرنی پڑتی ہے کمرے کے درمیان ایک چھوٹا سا ستون اینٹوں کا بنا ہوا نظر آتا ہے اس کے اوپر لکڑی کا ایک ٹب پڑا ہوا اس میں مٹی پڑی ہوئی ہے جو خاک شفائے قادیان سمجھی جاتی ہے واپسی کے وقت اس میں سے تھوڑی سی مقدار تبرکاً عنایت ہوتی ہے جس کو مرید خاک شفا کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔کبھی اس ٹب میں پانی بھر دیتے ہیں اور اس پانی کو لوگ آب زم زم کی طرح استعال کرتے ہیں' کبھی خشک مٹی الگ رکھتے ہیں اور پانی الگ۔لیکن ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس مٹی اور پانی کا مطلب کیا ہے؟

۴......''منارۃ المسیح'' کی مسجد اقصیٰ ہے حرم سرا کے ملحق مکانات کی مسجد مبارک ہے تائید الاسلام ہائی اسکول کی مسجد نور ہے اور قادیان کو دمشق کا خطاب دیا جاتا ہے۔خود مرزا صاحب مسیح ہیں آپکی امت بنی اسرائیل یعنی یہودی اور عیسائی ہیں۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۵.....منارۃ المسیح مرزا صاحب کی زندگی میں شروع ہوا تھا سنگ بنیاد رکھنے میں بہت سا روپیہ صرف ہوا۔ زمین سے دو تین گز کی بلندی تک پہنچا کر آپ انتقال فرما گئے۔ آپ کے بعد پہلی خلافت میں مکمل کر دیا گیا۔ دوسری خلافت نے اسپر کلاک لگایا اور سنگ مرمر کے پلستر سے اس کو **المنارة البيضاء** شرقیہ دمشق یعنی قادیان کا سفید منارہ بنا دیا اور یہ مینا اندرونی سیڑھیوں سے دیکھا جاسکتا ہے عموماً اذان اسی کے اوپر چڑھ کر دی جاتی ہے اور یہ اپنی قد و قامت میں کرتناران کے مینار سے کم نہیں۔ یہ اس لئے نصب کیا گیا ہے کہ قادیان دور سے معلوم ہو اور مرزا صاحب کے مقامات مقدسہ کا دور سے ہی پتہ چل جائے بقول شخصے یہ اپنی ترقی کا معیار قرار دیا گیا ہے گویا دوسری خلافت میں مرزائیت پایۂ تکمیل تک پہنچ چکی ہے ورنہ یہ مطلب نہیں کہ مسیح خود مینار بنائے گا کیونکہ اس پیشگوئی سے یہ مطلب ہے کہ مسیح ایک نورانی جگہ میں پیدا ہوگا۔ (خوب بہت خوب)

۱۵.....بہشتی مقبرہ اور گاؤں کے درمیان ایک جوہڑ تین قد آدم گہرا چالیس قدم عرض میں واقع ہے جس میں تمام بستی کی گندگی گرتی ہے۔ اور تعفن اس قدر ہے کہ گویا وہ نہر غسلین یا نہر غساق ہے جو قادیان کو مشرق جنوب اور مغرب سے محیط ہے۔ شمال سے بھی محیط تھی مگر اب وہاں بھرتی ڈالدی گئی ہے گویا یہ دوزخ ہے جس پر چھت پل باندھا گیا ہے اور پل کی سڑک کو وسیع کر کے رہائشی مکان بھی اہل اعراف کیلئے تیار کئے گئے ہیں۔ نووارد پل صراط سے گذرتا ہے تو ناک بند کر کے گزرتا ہے مگر وہاں کے اصحاب النار اس تعفن کے عادی ہو چکے ہیں۔ اسے عبور کر کے آموں کے باغ دیکھو گے اور بائیں طرف مرکز بہشتی مقبرہ پاؤ گے۔

۱۶.....پچھلے بیان سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ ہم اسٹیشن سے چل کر اسلامیہ اسکول کو ہوتے ہوئے بہشتی مقبرہ تک نصف دائرہ کا چکر کاٹ چکے ہیں تو اس نصف دائرہ کے مرکز میں خالی میدان پڑا ہوا ہے جس میں مہاجرین زمین کے ٹکڑے خرید خرید کر انگریزی طرز پر مکان

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بنا رہے ہیں بستی اور اسٹیشن کے درمیان اسی حصہ کے اندر دو چار سڑکیں تعمیر ہو چکی ہیں۔ ارد گرد درخت لگ چکے ہیں اور کچھ آبادی بھی بنگلوں کی شکل میں ہو چکی ہے۔ جن میں مہاجر رہتے ہیں یا مہاجرین کی صنف نازک کی بود و باش ہے۔ جو مدرسۃ البنات میں داخل ہیں۔ صبح سیر کو نکلو تو صنف نازک اپنے بنگلوں سے نکل کر مشرق کی طرف کھیتوں میں دور تک سیر کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے اور واپسی کے وقت مزار مسیح کی زیارت اور پرستش سے فارغ ہو کر برقعہ پوش لشکر کی صورت میں نظر آتی ہے۔ جن میں حرم سرا کا برقعہ سیاہ فام ہوتا ہے اور باقی سپید رنگ ہوتے ہیں۔ اور اندرون پردہ نیوفیشن کے نشان ملتے ہیں سیر کے بعد خلیفہ صاحب ایک بڑے ہال میں صنف نازک کو برملا قرآن کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور باقی تعلیم استانیوں کے سپرد ہے جس کا انتظام میر قاسم علی کرتے ہیں۔

۱۷...... سالانہ جلسہ کے موقع پر خلیفہ صاحب کی وساطت سے مریدوں کے نکاح وطلاق کے فیصلے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ باقی ایام میں محکمہ قضا الگ کھلا رہتا ہے۔ جس میں خلیفہ کی زیر نگرانی قاضی جھگڑے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ نئی آبادی کی خرید و فروخت کا محکمہ بھی اسی قضا خانہ کی ایک شاخ ہے۔ جو مرید قطعہ اراضی خرید کرتا ہے اس سے قیمت وصول کر کے یہ شرط لکھا لیتے ہیں کہ کسی غیر احمدی کے پاس یہ جائداد فروخت نہ ہوگی بہر حال کسی دن یہ حارۃ المھاجرین قادیان کو ایک شہر کی حیثیت میں لے آئے گا۔

۱۶...... مسیح قادیانی کی وفات

یہ مسئلہ آج تک طے نہیں ہوا کہ مسیح قادیانی کی موت کیوں ہوئی؟ مخالفین کے نزدیک ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کی پیشینگوئی یا پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری قبلہ کی بد دعا کارگر ہوئی تھی اور یا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے مباہلہ رنگ لایا تھا۔ مگر آپ کے مرید کہتے ہیں کہ آپ کو خود اس طرح کے الہام ہو چکے تھے کہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وفات

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو جائے گی۔ چنانچہ ریویو نمبر ۶ و ۷ جلد سوم میں خلیفہ محمود نے بعنوان "مسیح محمدی کے دشمنوں کے سوالوں کے جوابات" لکھا ہے کہ اول آپ کو خواب میں جب مولوی عبدالکریم سیالکوٹی دکھائے دیئے تو آپ نے کہا کہ دعا کرو تبلیغ کے لئے کافی عمر مل جائے۔ مگر مولوی صاحب نے سینہ تک ہاتھ اٹھا کر صرف یہ کہا تھا کہ "اکیس سال" تو آپ تبلیغی عمر اکیس سال پا کر مر گئے کیونکہ ۱۸۸۸ء مطابق جمادی الاول ۱۳۰۶ ہجری میں آپ نے بیعت کا اعلان کیا تھا اور ۱۹۰۸ء میں مر گئے اور سینہ تک ہاتھ اٹھانے کا بھی یہی مطلب تھا کہ تبلیغ ناقص رہے گی۔ دوم یہ بھی رؤیا ہے کہ کوری ٹنڈ میں مجھے پانی دیا گیا۔ باقی صرف دو تین گھونٹ رہ گیا مگر تھا بہت صاف۔ پھر الہام ہوا کہ "آب زندگی" تو اسی کے مطابق اڑہائی سال بعد آپ کا انتقال ہوا۔ سوم ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء الہام ہوا کہ "علم الدرمان" (علاج کا علم) ۲۲۳۔ مطلب یہ کہ ۱۵/ اکتوبر سے ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء تک ۲۲۳ دن ہوں گے جیسا کہ اس تشریح سے معلوم ہوتا ہے (ایام اکتوبر ۱۶، نومبر ۳۰، دسمبر ۳۱، جنوری ۳۱، ۱۹۰۸ء فروری ۲۹، مارچ ۳۱، اپریل ۳۰، مئی ۲۵) میزان کل ۲۲۳) یہ حساب ایک سال بعد شروع ہوا تھا تاکہ فروری ۲۹ دن کا حاصل ہو جائے۔ **چہارم** ۱۸/ ستمبر ۹۴ء کو الہام ہوا "**داغ ہجرت**" یعنی تیری وفات گھر سے باہر کسی اور جگہ ہوگی۔ ۲۰/ فروری ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا افسوس ناک خبر آئی اور انتقال ذہن لاہور کی طرف ہوا۔ **پنجم** ۲۰/ مارچ ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا کہ **انما یرید اللہ** (الآیۃ) ہے تو بھاری مگر اے خدا اس امتحان کو قبول کر۔ اے میرے اہل بیت خدا تم کو محفوظ رکھے۔ تو وہ ہے جس کی روح میری طرف اڑ آئی ہے۔ کیا تم کو عجیب معلوم ہوتا ہے کہ مر جاؤ گے ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ **ششم** ۲/ دسمبر ۱۹۰۰ء کو الہام ہوا "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید"۔ ۲۷ کو ایک واقعہ۔ **اللہ خیر و ابقی**۔ خوشیاں منائیں گے۔ وقت رسید تو اس الہام کے مطابق ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو آپ قادیان میں دفن ہوئے۔ **ہفتم** ۲۶/ اپریل ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا کہ مباش ایمن از بازئے روزگار۔ لاہور جا کر الہام ہوا کہ مکن تکیہ بر عمر ناپائدار۔ اس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

الہام میں ۱۳۲۶ھ بتایا گیا جس میں آپ فوت ہوئے۔ ہشتم ۷ مارچ ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا کہ "ماتم کدہ"۔ پھر دیکھا کہ جنازہ آتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی وفات قادیان سے باہر ہوگی۔ نہم یہ بھی الہام ہوا "موت قریب" ان اللہ یحمل کل حمل خدا تیرا بوجھ اٹھائے گا اور ڈاکٹر عبدالحکیم بیس سال مریدرہ کر مرتد ہوگیا تھا (کیونکہ اس نے خط لکھا تھا کہ کیا کوئی اطاعت رسول کے سواء بھی نجات پاسکتا ہے؟ تو آپ نے جواباً لکھا کہ نہیں اور اسی عقیدہ پر بگڑ کر مخالف ہوگیا تھا)۔

ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشینگوئی

آپ کی وصیت شائع ہونے کے بعد اس نے اپنے رسالہ "الحکیم نمبر ۴" میں پیشگوئی کی تھی کہ مرزا تین سال تک مرجائے گا اور میں سچا ہوں اور وہ جھوٹا ہے، چنانچہ اس نے اپنی وصیت بھی شائع کردی۔ اور جب مرزا صاحب نے یہ الہام شائع کیا کہ تیری موت قریب ہے، تو اس نے شائع کردیا کہ "مرزا چودہ ماہ کے اندر مرجائے گا" اس وقت تین سال والی پیشینگوئی سے آٹھ ماہ گذر چکے تھے مگر آپ کو الہام ہوا کہ عمر بڑھادی گئی ہے۔ اور کہا کہ یہ الہام تین سال والی پیشنگوئی کے متعلق ہے۔ پھر جب آپ کو الہام ہوا کہ موت بہت ہی قریب ہے، تو اس نے شائع کردیا کہ "مرزا ۲۱ اگست ۱۹۰۸ء مطابق ۲۱ ساون کو فوت ہوجائے گا" مگر مرزا صاحب اس کی تکذیب کرتے ہوئے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہوگئے۔ لعنت ہے اس کی اصلاح پر اور تف ہے اس کی رسالت پر' کیونکہ وہ اپنے رسالہ 'اعلان حق' میں خود مقر تھا کہ میں صوم وصلوۃ کا پابند نہیں ہوں اور مجھے شیطانی الہام بھی ہوتے ہیں اور رحمۃ للعالمین بھی ہوں۔ اسی میں سہ سالہ پیشینگوئی بھی درج کی تھی اور ۴ اگست کی پیشینگوئی بھی درج کی تھی جو اخبار اہلحدیث، پیسہ اخبار، بریلی گزٹ اور اخبار وطن میں شائع ہوچکی تھی مگر بعد میں اس نے پھر یوں لکھ دیا تھا کہ میں نے ۴ اگست تک کی پیشینگوئی کی تھی جو پوری ہوگئی۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

لعنۃ اللّٰہ علی الکذبین.

عبدالحکیم کی ہلاکت

آپ نے تبصرہ میں الہام شائع کیا تھا کہ اپنے دشمن سے کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ کرے گا میں تیری عمر بڑھا دوں گا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ ماہ تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو اور دشمن پیشین گوئی کرتے ہیں ان سب کو جھوٹا کروں گا اور تیری عمر بڑھا دوں گا۔ جو دشمن تیری موت چاہتا ہے وہ خود تیری آنکھوں کے روبرو اصحاب فیل کی طرح نابود ہو جائے گا اور تباہ ہو جائے گا۔ یہ پیشینگوئی ڈاکٹر کی اس پیشین گوئی کے مقابلہ پر تھی کہ مرزا چودہ ماہ تک مر جائے گا مگر جب اس نے ۱۴ اگست ۱۹۰۸ء کی پیشینگوئی شائع کر دی تو یہ پیشینگوئی استعمال نہ کی گئی اور منسوخ ہو کر کٹ گئی۔ اس لیے ڈاکٹر مرزا صاحب سے پہلے نہ مرا۔ جیسے کہ کوئی اسلام کو برا کہتا ہے اور ہلاک ہونے کے قریب ہوتا ہے مگر جب مسلمان ہو جاتا ہے تو وہ ہلاکت منسوخ ہو جاتی ہے۔ علی ہذا القیاس یہ الہام بھی تاخیر میں ڈال دیا گیا کہ ''**رب فرق بین صادق وکاذب. انت تری مصلح وصادق. الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل. (الم یجعل کیدھم فی تضلیل)** تیرے دشمنوں کا اخزاء و افساد تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا'' کیونکہ اس میں یہ لفظ نہیں کہ ڈاکٹر تیرے حین حیات میں مرے گا۔ گو مرزا صاحب نے اجتہادی غلطی کی وجہ سے اس کی تشریح کرتے ہوئے یہ سمجھ لیا تھا کہ ڈاکٹر کی ہلاکت آپ کی زندگی میں مقدر ہے مگر اس سے آپ پر کوئی حرف نہیں آتا۔ کیونکہ سنت انبیاء یونہی چلی آئی ہے کہ وہ اجتہادی غلطی کرتے آئے ہیں جیسے نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے متعلق غلط مفہوم سمجھا تھا اور حضور ﷺ کا مکہ پر قبضہ بعد میں ہوا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سمجھا تھا کہ بیت المقدس پہنچوں گا اور عیسیٰ علیہ السلام نے سمجھا تھا کہ میں بادشاہ بن جاؤں گا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ پیشین گوئی بھی ڈاکٹر کی چودہ ماہ والی پیشین گوئی کے ساتھ کٹ گئی تھی۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب کے بعد عہد خلافت بھی آپ کی ہی زندگی کا زمانہ سمجھا جاتا ہے(کیونکہ اس میں قدرت ثانیہ کا ظہور ہوا ہے اور آپ نے روپ بدل کر خلیفہ کہلایا ہے) اس لئے اجتہادی ترجمہ بھی صحیح ہوسکتا ہے۔ لوگو! ہمیں ستانا چھوڑ دو اور چار لاکھ آدمیوں کی آہ وزاری سے خوف کرو۔ جو آج اپنے روحانی باپ سے جدا ہو چکے ہیں۔ نومبر ۱۹۰۷ء میں آپ کو موسمی کھانسی ہوگئی تھی۔ جو بعد میں جاتی رہی مگر ڈاکٹر عبدالحکیم نے اعلان حق میں شائع کردیا تھا کہ مرزا پھیپھڑے کی بیماری سے مرے گا اور وفات کے بعد شائع کردیا کہ مرزا ہیضہ سے مرا ہے تو کیا سل کا مرض ہیضہ سے تبدیل ہوسکتا ہے؟ پھر اعلان حق میں شائع کیا کہ میں نے الہام شائع کیا تھا کہ مرزا چار اگست تک فوت ہوجائے گا۔ حالانکہ اس کی دستخطی چٹھی عکسی طور پر ''پیسہ'' اخبار میں شائع ہوچکی تھی۔ جس میں یہ لفظ موجود تھے کہ مرزا چار اگست کو مرجائے گا۔ افسوس ایسے جھوٹے رسول پر۔ جب وہ خود ایسے جھوٹ بولتا ہے تو اس کی امت کیا کرے گی؟

ہلاکت مولوی ثناء اللہ

اول مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق یوں گذارش ہے کہ جب کتاب'' قادیان کے آریہ اور ہم'' شائع ہوئی تو مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مرزا صاحب جھوٹے ہیں اور ان کے الہام سراسر کذب ہیں تو ان کو لکھا گیا کہ حقیقۃ الوحی تیار کر کے آپ کو بھیج دی جائے گی۔ اس پر یہ لفظ لکھ دیں اور یہ بھی لکھ دیں کہ'' اے میرے خدا اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو میری دعا ہے کہ تیرا عذاب مجھ پر نازل ہو'' اس عبارت کے شائع ہونے کے بعد مرزا صاحب بھی شائع کردیں گے کہ'' یہ تمام الہامات خدا کی طرف سے ہیں۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو میری دعا ہے کہ **لعنۃ اللہ علی الکاذبین**'' مگر مولوی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب نے لکھا کہ عذاب کی تعیین کرو تو مباہلہ کروں گا۔

دوم مرزا صاحب نے اپنی طرف سے اشتہار دیا کہ ''مولوی ثناء اللہ مجھے مفتری جانتا ہے یا اللہ تو جھوٹے سچے میں فرق کر۔ تاکہ دنیا گمراہی سے بچ جائے۔ تو ایسا کر کہ اگر میں سچا ہوں تو میری زندگی میں ہی مولوی ثناء اللہ کو کسی مہلک مرض میں مبتلا کر یا میرے سامنے ہی اسے موت دے۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو اس کی زندگی میں ہی مجھے دنیا سے اٹھا لے۔ یہ الہام نہیں دعا ہے۔ مولوی صاحب جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں'' مگر مولوی صاحب نے ''اہلحدیث'' ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں لکھ دیں کہ مجھے یہ فیصلہ منظور نہیں اور کوئی دانا اسے مان بھی نہیں سکتا۔ اب مرزا صاحب کے مرنے کے بعد خود ہی جاہل و نادان بن گئے اور کہنے لگ گئے کہ مرزا صاحب اسی فیصلے کے مطابق مر گئے ہیں۔

سوم نبی اصلاح کیلئے آتے ہیں نہ افساد کیلئے۔ مرزا صاحب بھی اس لئے نہیں آئے تھے کہ آتھم مرے، طاعون پڑے اور زلزلے وغیرہ آئیں مولوی صاحب نے جب دعا سے انکار کر دیا تو اب اگر مر جاتے تو اس کے تابعدار کہہ دیتے کہ وہ انکاری تھے اسی لئے دعا کے اثر سے نہیں مرے تو اصلاح کی بجائے افساد ہو جاتا۔ اس لئے وہ معاملہ التواء میں ڈال دیا گیا ورنہ ان کو خوف تھا کہ کہیں سزا نہ مل جائے۔ چنانچہ مرقع قادیانی مئی ۱۹۰۸ء میں لکھتے ہیں کہ مجھ پر مباہلہ کا کوئی اثر نہ ہوا کیونکہ ایک سال میعاد مباہلہ گذر چکی ہے۔ اور چند دن وفات مرزا سے پہلے مرقع جون ۱۹۰۸ء ص ۸ میں لکھا تھا کہ مرزائی جماعت کے جوشیلے ممبرو! اب کس وقت کا انتظار ہے۔ تمہارے پیر مغاں کی میعاد کا زمانہ تو گذر گیا۔ در حقیقت وہ دھوکا دیتے تھے کیونکہ وہ مباہلہ اس لئے منسوخ ہو چکا تھا کہ انہوں نے منظوری نہ دی تھی۔

چہارم اہلحدیث، ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں لکھ چکے تھے کہ مفتری کی رسی دراز ہوتی ہے تو خدا نے اسی اصول پر فیصلہ کر دیا کہ مرزا صاحب مفتری نہ تھے اور مولوی صاحب مفتری تھے اس

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

لئے جھوٹا زندہ رہا اور سچا مر گیا۔ اس کے برخلاف اسماعیل علی گڑھی۔ غلام دستگیر قصوری۔ چراغ الدین جموئی اور فقیر مرزا کا عقیدہ تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے اس لئے وہ اپنے اصول کی مطابق سزا یافتہ ہو گئے اور مولوی ثناء اللہ چونکہ معتقد تھے کہ جھوٹے کی رسی دراز ہوتی ہے اس لیے وہ اپنے اصول کے مطابق جھوٹے بن کر سزا بھگت رہے ہیں۔ گویا یہ نسخہ الگ ہے اور وہ نسخہ الگ ہے ان کا زندہ رہنا ہی کذب کی علامت ہے اور خدا نے **سنسمه علی الخرطوم** کے پیرائے میں یہ داغ ان کی ناک پر لگا دیا ہے۔ عبدالحق سرہندی نے اسی مرقع میں لکھا تھا کہ یہ کوئی قاعدہ نہیں ہے کہ سچے کی زندگی میں جھوٹا مرے کیونکہ مسیلمہ بعد میں مرا تھا۔ بلکہ قاعدہ یہ ہے کہ جھوٹے کی رسی دراز ہوتی ہے اس لئے خدا نے یہی اصول برت کر مولوی صاحب کو زندہ رکھا ہوا ہے اور یہ اعتراض کہ ثنائی پارٹی پر اس کا کیا اثر ہوا۔ بالکل واہیات ہے کیونکہ اس کا اثر تب ظاہر ہوگا جب کہ یہ جھگڑا شائع ہو کر ہر ایک کے پاس پہنچ جائے گا تو لوگ خود بخود غور کر کے فیصلہ دے دیں گے کہ مولوی صاحب نے اپنا ہی نسخہ استعمال کیا ہے اس لئے وہ جھوٹے ہیں۔ شاید یہ نتیجہ ابھی دیر طلب ہو **لعلک باخع** کے زیر ہدایت عجلت نہ کرنا چاہئے کیونکہ مرزا صاحب احمد تھے اور ثناء اللہ مسیلمہ۔ اس لئے ان کا بعد ہی میں مرنا ضروری ہوا۔

پنجم ''اہلحدیث'' ۱۹ اپریل ۱۹۰۷ء ص ۴ میں مولوی صاحب لکھ چکے ہیں۔ کہ مباہلہ اور چیز ہے اور قسم اور چیز ہے اور قسم کو مباہلہ کہنا آپ جیسے (مرزائیوں کا) ہی کام ہے۔ مگر پھر بار بار لکھ رہے ہیں کہ مرزا صاحب نے مباہلہ میں ہار کھائی ہے۔

ششم مولوی صاحب کو تسلیم ہے کہ مباہلہ کی میعاد مرزا صاحب کی وفات سے پہلے ختم ہو چکی ہے تو اب وفات مرزا کو مباہلہ میں داخل کرنا بالکل غلط ہوگا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تنقید وتشریح

۱.....مولوی عبدالکریم کی دعا کا عجیب ڈھنگ تھا کہ نماز میں رفع یدین کی طرح دعا مانگتے تھے۔ اور اگر انہوں نے دعا کیلئے ہاتھ ملا کر اکیس سال کا لفظ کہا تھا تو اس پر تعجب کیوں کیا گیا تھا کہ صرف سینہ تک ہی ہاتھ اٹھائے تھے کیا دعا کیلئے سر پر ہاتھ رکھے جاتے ہیں؟ اگر نہیں تو تکمیل تبلیغ کا اشارہ کیوں نہ سمجھا گیا۔ اس کے بعد یہ تاویل اس لئے بھی مخدوش ہے کہ مسیح سے یہ تاویل منقول نہیں۔ معلوم نہیں کہ مسیح نے اس سے کیا سمجھا تھا۔ اس کے علاوہ تاریخ الہام کا بھی پتہ نہیں دیا گیا کہ اس تاریخ سے اڑھائی سال شروع ہوں گے۔

۲.....ٹنڈ کا الہام بھی بغیر تاریخ کے ہے اس لئے وہ بھی مشتبہ رہا اور مسیح کی کوئی عبارت نہیں بتائی کہ گھونٹ کتنے پیئے تھے؟ اور ان سے کیا مراد تھی؟

۳.....''علم الدرمان'' کا لفظ ہی غلط ہے۔ شاید قریب المرگ کی طرح فارسی لفظ (درمان) پر الف لام داخل کرلیا ہوگا یا آپ نے اسے عربی ہی سمجھ لیا ہو۔ بہرحال یہ الہام کا لفظ نہیں ہوسکتا۔ صرف حدیث النفس ہی ہے اس کے علاوہ ایک سال چھوڑ کر حساب شرع کرنا کوئی ہوشمندی نہیں ہے بالخصوص جبکہ ملہم نے اس کی تصریح نہیں کی تو یہ الہام اور بھی کمزور ہو جاتا ہے۔

۴.....۱۸۹۴ء میں داغ ہجرت کا مفہوم مراد وفات لینا بعید از قیاس ہے کیونکہ اس ہجرت کے متعلق کوئی تحریر نہیں ملتی کہ مرزا صاحب لاہور جانے سے کھٹکا رکھتے تھے۔ یہ نکتہ بعد الوقع گھڑ لیا گیا ہے جس کا خود ملہم کو بھی علم نہ تھا۔ ۱۹۰۷ء میں آپ کی افسوسناک خبر آئی مگر معلوم نہیں کہ کس کے متعلق یہ الہام تھا۔ ممکن ہے کہ خواجہ کمال الدین کے مرنے کی طرف اشارہ ہو پس خواہ مخواہ وفات مرزا پر اس کو چپکانا اصول دیانت کے خلاف ہوگا۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۵...... ''کفن لپیٹ کر لائے ہیں'' سے معلوم نہیں ہوتا کہ خاص لاہور میں مرنے کی خبر ہے ممکن ہے کہ اس وقت ملہم کو قادیان کا ہی خیال ہو۔ ہاں اتنا تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ چونکہ آپ دائم المریض تھے اور عمر بھی کھا چکے تھے اور مخالفین نے مرنے کے متعلق پیشینگوییاں بھی شائع کردی تھیں۔ اس لیے رات دن یہی وہم رہتا ہوگا کہ اب مرے'اب مرے، تو پھر ایسے الہام کا منجانب اللہ ہونا مخدوش ہو جاتا ہے۔

۶......۲۷ کو ایک واقعہ ہوا اس سے ہزاروں مثالیں تجویز کی جاسکتی ہیں۔ دفن مرزا کو کیا خصوصیت ہے؟

۷...... ''مکن تکیہ برعمر ناپائدار'' میں حساب الجمل سے ۱۳۲۶ھ استنباط کرنا غلط ہے۔ ذرا سوچ کر یہ دلیل پیش کی جائے تو شاید سولہویں صدی ہجری میں کسی قدرت ثانیہ کی موت کی طرف اشارہ ہوگا۔

۸...... ماتم کدہ کا لفظ گول مول ہے بلی کو چھیچھڑے کی خوابیں عمر کا تقاضا تھا۔ آتھم کی طرح ہر وقت موت کا خوفناک منظر ہی دکھائی دیتا ہوگا ورنہ ایسے مہمل فقرے خدا کی طرف منسوب کرنا کسی محصل کا کام نہیں۔

۹...... ''موت قریب'' کے فقرہ سے ہر ایک بوڑھے کیلئے الہام تیار ہوسکتا ہے اور یہ بھی غلط ہے کہ خدا نے بوجھ اٹھایا تھا۔ معلوم نہیں ملہم کا خدا بھی شاید سترہ بہترہ ہو گیا تھا کہ جو الہام کرتا ہے سب گونگے کے اشارے ہوتے تھے۔

۱۰...... ڈاکٹر عبدالحکیم پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اطاعت رسول کو ضروری نہ سمجھتا تھا اس لئے رجسٹر سے نام کاٹ کر مرتد تصور کیا گیا۔ مگر اس کی تہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے یوں کہا ہوگا کہ جو شخص خود رسالت تک پہنچ جائے اسے دوسرے رسول کی اطاعت ضروری نہیں۔ اس پر مرزا صاحب بگڑ گئے ہوں گے کہ لو جی! ایک شریک پیدا ہو گیا ورنہ کسی مسلمان سے یہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

امید نہیں ہوسکتی کہ اطاعت رسول کو مدار نجات نہ جانتا ہو۔ خصوصا جبکہ ڈاکٹر کے اس لیکچر کا مطالعہ کیا جائے جو اس نے مسلمان ہوکر محمڈن ہال لاہور میں دیا تھا تو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے فرائض کستوری بہم پہنچانے سے تنگ آ گیا تھا (دیکھو کاویہ، جلد اول، ص ۹۰) ہمارے سامنے دونوں مدعی رسالت اپنا اپنا بیان ایک دوسرے کے خلاف دے رہے ہیں اب کسے کہیں کہ جناب آپ کے سر پر بھوت سوار ہے؟

۱۱...... ''چشمہ معرفت، طبع اول، ص ۳۲۱'' میں مرزا صاحب ڈاکٹر صاحب کو پیش نظر رکھ کر یوں لکھتے ہیں کہ ''کئی دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کھڑے ہوکر ہلاک ہوئے اور ان کا نام ونشان نہ رہا۔ ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام ڈاکٹر عبدالحکیم خان ہے جس کا دعویٰ ہے کہ میں اس کی زندگی میں چار اگست تک ہلاک ہوجاؤں گا اور یہ اس کی سچائی کیلئے ایک نشان ہوگا یہ الہام کا مدعی ہے اور مجھے دجال، کافر اور کذاب جانتا ہے۔ ۲۰ برس تک مرید رہا تو اسنے یہ عقیدہ اختیار کرلیا تھا کہ بغیر اطاعت حضور ﷺ کے بھی نجات ہوسکتی ہے۔ چونکہ یہ عقیدہ جمہور کے خلاف تھا میں نے منع کیا مگر باز نہ آیا تو جماعت سے نکال دیا۔ تب اس نے یہ پیشینگوئی کی کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴ اگست تک اس کے سامنے ہلاک ہوجاؤں گا مگر خدا نے کہا کہ وہ خود عذاب میں ہوگا اور خدا اس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا سو یہ وہ مقدمہ ہے کہ جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے بلاشبہ یہ بات سچ ہے کہ خدا سچے کی مدد کرے گا۔'' اس عبارت میں ۴ اگست تک کے لفظ کو آپ نے دو دفعہ دہرایا ہے جس سے معلوم ہوتا کہ ڈاکٹر نے کوئی وقت ''۴ اگست کو'' کا لفظ لکھ دیا ہوگا مگر فریقین مقدمہ کا متفقہ لفظ یہی ہے کہ اگست تک مرزا مر جائے گا۔ اب اس سے یہ نتائج پیدا ہوتے ہیں کہ

اول: ''۴/ اگست کو'' کا فقرہ فریق مقدمہ (مرزا) تسلیم نہیں کرتا اس لیے آج کل کے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزائیوں کا ''۴/اگست تک'' کو غلط قرار دینا غلط ہوگا۔

دوم: اس عبارت میں کوئی ذکر نہیں کہ ڈاکٹر کی ہلاکت تین سال یا چودہ ماہ کی پیشینگوئی سے تعلق رکھتی ہے بلکہ اس میں صاف یہ مقابلہ کیا گیا ہے کہ چونکہ ڈاکٹر نے ۴/اگست تک ہلاکت مرزا پر پیشینگوئی پیش کی اس لئے ہم بھی اس کے مقابلہ پر یہ پیشینگوئی پیش کرتے ہیں کہ ''ہماری زندگی میں ہی وہ ہمارے سامنے مرے گا اور ہم اس کے شر سے محفوظ رہیں گے۔'' اب مرزا محمود کی تاویل غلط ہوگئی کہ مرزا صاحب کی بددعا کا اثر اس لئے پیدا نہ ہوا تھا۔ کہ اس کا تعلق تین سال اور چودہ ماہ کی پیشگوئی سے تھا پس جب وہ غلط نکلی تو مرزا صاحب کی بددعا بھی اکارت گئی۔

سوم: مرزا محمود کا یہ کہنا بھی غلط ہوگیا کہ مرزا صاحب نے اجتہادی طور پر یہ سمجھ رکھا تھا کہ ڈاکٹر کی ہلاکت آپکی حیات میں ہوگی ورنہ پیشینگوئی میں یہ لفظ درج نہیں ہیں کیونکہ اس کے آخری لفظ یہ ہیں کہ ''خدا مرزا کو ڈاکٹر کی شرارت سے محفوظ رکھے گا یعنی اس کی پیشینگوئی کو سچا نہ ہونے دے گا۔'' اس سے بڑھ کر اور کیا تصریح ہوسکتی ہے شاید مرزا محمود نے اس پر غور نہیں کیا۔

چہارم: ہلاکت ڈاکٹر کے متعلق کھلے لفظ ہیں کسی قسم کے شرائط یا فریق مخالف کی منظوری کا کوئی تذکرہ نہیں اس لئے اس پر مزید حاشیہ آرائی کرنا خود اپنے پیغمبر کے کلام کو تحریف کرنے کا ارتکاب لازم آئے گا۔

پنجم: اس پیشگوئی نے فیصلہ کردیا کہ مرزا صاحب اپنے اقرار کے مطابق جھوٹے تھے اور ڈاکٹر سچا تھا کیونکہ اس کے خود اقبالی ہو چکے تھے۔

ششم: ڈاکٹر کی شرارت یعنی پیشینگوئی نے آپ کو محفوظ نہ رہنے دیا اور ۴/اگست کے اندر ہی ۲۶ مئی کو مر گئے، مگر ڈاکٹر پر مدعی مسیحیت کی دعا کا اتنا اثر بھی نہ ہوا کہ اسے زکام ہی لگ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جاتا۔

ہفتم: جب یہ صاف ہوگیا کہ مسیح نے یہ بھی پیشنگوئی میں کہا ہے کہ میں ڈاکٹر کے شر سے محفوظ رہوں گا تو رب فرق کی دعا کا وقوع بھی مسیح کی زندگی سے ہی وابستہ ہوگا اور اخزاء افساد کا وجود بھی حیات مسیح سے پیوستہ ہوگا اس لئے یہ کہنا غلط ہوگا کہ مسیح نے اس کو اپنی زندگی سے وابستہ کرتے ہوئے اجتہادی غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔

ہشتم: اجتہادی غلطی کی تمام مثالیں غلط ہیں کیونکہ اگر کسی پیغمبر سے غلطی ہوتی ہے تو فوراً خدا اس کی تصحیح اسی سے کرا دیتا ہے۔ مگر یہاں مسیح مر جاتا ہے تو کئی سال بعد اس کی تصحیح خلیفہ دوم کو سوجھتی ہے مسیح بھی غلطی کا شکار بنا اور خلیفہ اول بھی اسی دلدل میں پھنسا رہا۔ ایسی ناپاک امت کو خدا تباہ کرے جو اپنے پیغمبر کو غلط گو کہہ کر اسے وحی کا صحیح مطلب بتاتی ہے۔

نہم: ڈاکٹر نے اگر کھانسی دیکھ کر کہہ دیا تھا کہ مرزا پھیپھڑے کی بیماری سے مرے گا تو ہیضہ کی بیماری کا اعلان کرنا اسے جھوٹا ثابت نہیں کرے گا۔ کیونکہ ڈاکٹری تشخیص کبھی غلط بھی نکلتی ہے اور ہیضہ کی طرف سل کے تبدیل ہونے کا کسی نے دعویٰ نہیں کیا تھا۔

دہم: یہ تمثیل کہ اسلام کو برا کہنے والا مسلمان ہو کر عذاب سے بچ جاتا ہے اس جگہ غلط ہے کیونکہ ڈاکٹر دوبارہ مرزائی نہ ہوا تھا۔

یازدہم: مرزا صاحب اپنے الہام تبدیل کرتے رہتے تھے۔ ڈاکٹر بھی آپ ہی کا دست پروردہ شاگرد تھا اس نے پیشنگوئی میں ''کو'' کی بجائے ''تک'' کی ترمیم کر ڈالی تو کیا ہوگیا اور بالفرض اگر ۴ راگست کو ہی صحیح مان لیا جائے تو پھر بھی نقصان نہیں کیونکہ آتھم کی طرح اصل مقصد ہلاکت تھی جو واقع ہو چکی۔ باقی چند ایام کا پس و پیش ہونا تو جیسا استاذ کے نزدیک وعیدی پیشنگوئی میں خلل انداز نہیں ہوتا اسی طرح شاگرد بھی کہہ سکتا ہے کہ ۴ راگست کو ہی مسیح مرتے بشرطیکہ مقابلہ پر پیشنگوئی کر کے تمرد اختیار نہ کرتے۔ مگر انہوں نے بے خوفی کا اظہار

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا اس لئے ہیضہ نے قبل از وقت ہی دبا لیا، کیونکہ وعیدی پیشینگوئیاں ہمیشہ حالات ماحول سے مشروط ہوا کرتی ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق یوں کہا جاتا ہے کہ:

اول: جب تک دعا بازی کا سلسلہ جاری رہا یہ تصریح نہ کی گئی تھی کہ بددعا زیر بحث مباہلہ تھی یا یک طرفہ بددعا تھی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم کی ہلاکت اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی ہلاکت کے متعلق یکساں طور پر کہا گیا ہے کہ یہ مقدمہ خدا کے سپرد ہے مگر صرف فرق اتنا ہے کہ ڈاکٹر سے منظوری کی درخواست نہیں کی گئی اور مولوی صاحب سے کچھ مشتبہ الفاظ میں درخواست ضرور کی گئی تھی کہ جو چاہیں لکھ دیں جس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ خواہ آپ منظور کریں یا نہ کریں یہ مقدمہ خدا کی جناب میں پیش کیا جا چکا ہے۔ یہ تحدیانہ فقرہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ کی دعا منظور بھی ہو چکی تھی۔ کیونکہ آپ مظلومانہ رنگ میں بددعا دیتے ہیں جس میں ظالم کی منظوری لینا عبث معلوم ہوتا ہے اور مولوی صاحب نے گو اجتہادی غلطی سے اس دعا کو مباہلہ سمجھ رکھا تھا۔ مگر مرزا صاحب کی طرف سے یک طرفہ دعا تھی کیونکہ آپ ۱۹۰۶ء سے تمام قسم کے مباہلے ختم کر چکے تھے اس لئے یہ یکطرفہ ایک سال کے بعد پوری ہوئی اور آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

دوم: مولوی صاحب کا اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں نامنظوری کا اعلان کرنا اجتہادی غلطی تھی کہ وہ اسے مباہلہ سمجھ چکے تھے ورنہ یہ صاف ظاہر تھا کہ مباہلہ بازی کا کھیل ۱۹۰۶ء سے بند ہو چکا تھا اور اس مضمون کی مظلومانہ نوعیت بتا رہی تھی کہ ظالم خواہ منظوری نہ بھی دے تب بھی یہ بددعا ٹلنے کی نہیں۔ اس لئے بہانہ کرنا کہ مولوی صاحب نے چونکہ منظوری نہیں دی تھی اس لئے یہ کھیل ہی بند کیا گیا تھا' بالکل غلط ہوگا۔

سوم: جب یہ تسلیم کیا جائے کہ یہ دو طرفہ بددعا اور مباہلہ تھا اور وفات مرزا سے پہلے ایک ماہ اس کی میعاد ختم بھی ہو چکی تو یہ ماننا پڑے گا کہ یہ مباہلہ یکطرفہ دعا کی حیثیت میں تبدیل

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو چکا تھا کیونکہ مرزا صاحب عدم منظوری کے بعد دس دن "بدر" ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء میں شائع کر چکے تھے کہ یہ دعا ہے جو اجیب دعوۃ الداع کے زیر اثر ضرور قبول ہو چکی تھی کیونکہ صوفیاء کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہوتی ہے یا یوں کہنا پڑے گا کہ میعاد مباہلہ ایک ماہ بعد شروع ہوئی تھی جیسا کہ علم الدرمان کے الہام میں ایک سال بعد میعاد شروع کی گئی تھی تا کہ اجیب دعوۃ الداع کا الہام بھی درست رہے اور وفات مسیح کا وقوع بھی اسی کے ماتحت عین اختتام میعاد پر ثابت ہو۔

چہارم: مولوی صاحب کی سلامتی کی وجہ جب یوں پیش کی جاتی ہے کہ خدا ہر ایک کو اس کے عقیدہ کے مطابق گرفتار کرتا ہے اور چونکہ مولوی صاحب کا عقیدہ تھا کہ مفتری کی رسی دراز ہوتی ہے اس لئے مرزا صاحب ان کی زندگی میں ہی رخصت ہو گئے تو فوراً یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ مرزا صاحب کی بددعا یک طرفہ تھی اور اجیب دعوۃ الداع کا الہام بھی جھوٹا تھا ورنہ ضروری تھا کہ مولوی صاحب مرزا صاحب کی زندگی میں تباہ ہو جاتے۔ کیونکہ مرزا صاحب کا بھی تو یہ عقیدہ تھا کہ سچے کے مقابلہ میں جھوٹا تباہ ہو جاتا ہے۔ مگر افسوس کہ مدعی نبوت کا عقیدہ بار آور نہ ہوا اور مولوی صاحب کا عقیدہ استعمال کیا گیا تو کیا مدعی نبوت کا عقیدہ یوں ہی اکارت ہو جایا کرتا ہے؟

پنجم: یہ کیسی حجت بازی ہے کہ سچے جھوٹوں کی زندگی میں مر جاتے ہیں اور ﴿فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ میں بھی صداقت کا نشان تمنائے موت ہے اور چونکہ مولوی صاحب مسیلمہ تھے اور مرزا صاحب احمد اوتار تھے اس لئے مسیلمہ امرتسری کے سامنے احمد قادیانی کا خاتمہ ہو گیا۔ اس پہلو کے بدلنے میں صاف اقرار ہے کہ دعابازی کا کھیل صرف جنگ زرگری تھا ورنہ صاف ظاہر ہے کہ مولوی صاحب مسیلمہ کی طرح مدعی نبوت نہیں اور نہ مدعی مسیحیت کی طرح انہوں نے کوئی الہام یا وحی کا دعویٰ کر کے افتراء کا اعزاز حاصل کیا ہوا ہے اور نہ ہی انہوں نے اپنی ذاتی صداقت کی کبھی ڈینگ ماری ہے تو اندریں حالات ان کو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مفتری مسیلمہ اور **صادق فی الالہام** قرار دینا وہی بات ہوئی کہ ''دو اور دو چار روٹیاں''۔ تمام غیر احمدی مولوی صاحب کی طرح آپ کو سچا نہ سمجھتے تھے تو کیا سارے ہی مفتری مسیلمہ اور **کاذب فی الالہام** بن گئے؟ اسکے علاوہ مرزا محمود نے ایک اور تقدس آمیز فقرہ لکھ دیا ہے کہ جب لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ مولوی صاحب نے اپنا نسخہ برتا ہے تو جھٹ اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ مولوی صاحب جھوٹے تھے۔ مگر جب لوگ یہ سوچ چکے ہیں کہ مولوی صاحب مدعی الہام نہیں اس لئے الہام بازی کی ہار جیت بالکل بے جا طور پر پیش کی جاتی ہے جس کا نتیجہ صرف یہی ہے کہ مرزا محمود کو ہر ایک مدعی الہام ہی نظر آتا ہے **المرء یقیس علی نفسه**۔

ششم: مولوی صاحب نے اس بات پر قسم کھائی تھی کہ میں مرزا کو جھوٹا جانتا ہوں اور مباہلہ اس یکطرفہ دعا کو کہا ہے کہ مرزائی مباہلہ کے طور پر (مباہلہ بازی کے بعد) پیش کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہ ان کا لفظ ہے مولوی صاحب کا نہیں' اگر تھا بھی تو اجتہادی غلطی سے استعمال کیا تھا۔ جیسا کہ مسلمان مہاتما گاندھی کا لفظ ہندوؤں کا مشہور لفظ ہے استعمال کرتے رہے ہیں ورنہ مسلمانوں کو یہ عقیدہ نہ تھا کہ وہ ان کیلئے امام الزماں بن کر آیا تھا۔

ہفتم: مولوی صاحب نے بقول مرزائیہ یکطرفہ دعا کو مباہلہ کہہ کر پوچھا تھا کہ اگر وہ مباہلہ سچا ہوتا تو میں کیوں نہ مرتا اور یہ مطلب نہ تھا کہ مرزا صاحب کیونکہ نہ مرے تھے۔ اور اصل بات یہ ہے کہ جب وفات مرزا سے پہلے وہ مباہلہ مولوی صاحب کے حق میں مضر ثابت نہ ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ یک طرفہ دعا تھی جو خود داعی کے حق میں مضر واقع ہوئی۔ اور اگر مباہلہ ہی تھا تو کسی کے حق میں مضر ہونے کے باعث **ما دعاء الکفرین الافی ضلل** کا شکار ہو گیا تھا اور اگر منسوخ ہو چکا تھا تو مرزا محمود کا فرض تھا کہ ملہم کا کوئی ایسا قول پیش کرتے کہ چونکہ مولوی صاحب نے منظوری نہیں دی اس لئے یہ مباہلہ منسوخ سمجھا جائے جیسا کہ واقعہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

نجران میں خود حضور علیہ السلام کا قول التواء مباہلہ پر مذکور ہے۔

ہشتم خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب ڈاکٹر عبدالحکیم کے الہام سے اپنے حق میں اپنی بددعا سے یا اپنے اوہام والہامات سے جو مخالفین کے پیشینگوئیوں کے زیر اثر تیار ہو گئے تھے ناگہانی موت سے ہیضہ میں گرفتار ہو کر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔ منگل کا دن تھا کڑاکے کی دھوپ تھی۔ تبلیغی کیمپ مصروف کار تھا۔ احمدیہ بلڈنگس کے سفید میدان میں بسر کردگی مولوی حکیم نورالدین صاحب روزانہ نشر و تبلیغ مرزائیت میں ولولہ انگیز تقریریں ہوتی تھیں۔ خیال تھا کہ تبلیغی دورہ سیالکوٹ تک کیا جائے گا، دوسری طرف کچھ فاصلہ پر دو سڑکوں کے مغربی تقاطع پر جناب پیر جماعت علی شاہ صاحب قبلہ علی پوری کا خیمہ تردید لگا ہوا تھا۔

ہلاکت مرزا و کرامت پیر صاحب قبلہ علی پوری

علمائے اسلام تردیدی مضامین سے مرزائیت کا بخیہ ادھیڑتے چلے جاتے تھے۔ پیر صاحب سرگرم مدافعت تھے اور تقدس باطنی سے ہلاکت مرزا کی خواستگاری بجناب باری جلسہ گاہ کا مطلع و مقطع بنا ہوا تھا۔ ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء کو شاہی مسجد لاہور میں پیر صاحب نے ہلاکت مرزا کی بددعا بڑی شدومد سے کرائی جس میں ہزاروں مسلمان شریک تھے اور یک زبان ہو کر التجا کرتے تھے کہ یا اللہ اس ابتلائے قادیانی سے اسلام کو رہائی بخش اور مسلمانوں کو راہ راست پر قائم رکھ۔ آمین کی صدائیں بلند ہوتی تھیں۔ اس دعا کے بعد جلسہ گاہ میں متواتر دعائیں ہوتی رہیں۔ آخر ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو بروز پیر، پیر صاحب قبلہ نے بڑے زور سے خبر دی کہ چوبیس گھنٹہ کے اندر اندر مرزا صاحب دنیا سے رخصت ہو جائیں گے جیسا کہ ''تازیانہ نقشبندی نمبر ۲'' و ''اطاعت مرید و مرشد صادق'' ص ۵۰، مطبوعہ گلزار ہند پریس لاہور، بفرمائش ایم حسام الدین ایڈیٹر رسالہ خدام الصوفیہ میں مذکور ہے کہ مرزا بمع اسٹاف

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لاہور آیا۔ شاہ صاحب نے بھی تردیدی جلسہ بالمقابل قائم کیا۔ ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء کو شاہی مسجد میں اثنائے وعظ میں آپ نے فرمایا کہ ''میری عادت پیشینگوئی کرنے کی نہیں مگر مجبوراً کہتا ہوں کہ اگر مرزا کو سیالکوٹ جانے کی طاقت ہے تو وہاں جا کر دکھلائے۔ میں کہتا ہوں کہ وہ وہاں کبھی نہیں جا سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ اس کو توفیق ہی نہیں دے گا کہ سیالکوٹ جا سکے۔ اس سے پہلے ۱۹۰۴ء میں عبدالکریم کی موت سے وہ اپنی رسوائی دیکھ چکا ہے اب سب لوگ گواہ رہو کہ مرزا بہت جلد ذلت اور عذاب کی موت سے مارا جائے گا اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ مرزا کو لاہور سے نکال کر جاؤں گا۔ کیونکہ یہ محمدیوں کے ایمانوں کا ڈاکو ہے۔ آپ نے ہر روز یہ لفظ دہرائے۔ آخر ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کی شب کو نہایت جوش سے کھڑے ہو کر فرمایا کہ ہم کئی روز سے مرزا کے مقابلہ میں آئے ہوئے ہیں، پانچ ہزار روپے کا انعام بھی مقرر کیا ہوا ہے کہ جس طرح چاہے وہ ہم سے مناظرہ کرے یا مباہلہ کرے اور اپنی کرامتیں اور معجزے دکھائے۔ لیکن اب وہ مقابلہ میں نہیں آتا۔ لیکن آج میں مجبوراً کہتا ہوں کہ آپ صاحبان سب دیکھ لیں گے کہ کل ۲۴ گھنٹے میں کیا ہوتا ہے'' آپ اتنے ہی لفظ کہہ کر بیٹھ گئے مگر رات کو مرزا ہیضہ سے بیمار ہو گیا اور دوپہر تک مر گیا۔ مفتی عبداللہ صاحب ٹونکی مرحوم پروفیسر اورینٹل کالج لاہور نے فرمایا کہ ہم پہلے تو اس پیشینگوئی کو معمولی سمجھتے تھے آخر وہ تو سب سے بڑھ کر نکلی۔ ایک مخالف نے کہا کہ یہ پیشینگوئی حدیث النفس ہے۔ مگر اس کو یاد رہے کہ وہ بھی توہین آل رسول کر کے خیر نہ منائے۔ مرزا کی تاریخ وفات ہے۔ **لقد دخل فی قعر جھنم**.

ناظرین! آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اس پیشینگوئی کی صداقت نے ۲۴ گھنٹے کے اندر ہی تمام پیشینگوئیوں اور الہاموں سے بڑھ کر نمبر لئے ہیں۔ نہ ڈاکٹر کی پیشینگوئی نے تعیین وقت پر جرأت کی، نہ مرزا صاحب کے اپنے الہامات نے کوئی ہفتہ یا عشرہ مخصوص کیا۔ بلکہ جیسا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے آپ کا ارادہ تھا کہ لاہور میں تبلیغی جلسوں کے بعد سیالکوٹ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جائیں گے۔ مگر آل رسول کی زبان سیف وسنان کی طرح کاٹتی ہوئی آپ کی تمام امیدوں پر پانی پھیر گئی اور دنیا نے دیکھ لیا کہ پیشینگوئی یوں ہوتی ہے جس میں نہ تاویل کی ضرورت ہے نہ شرائط لگائے گئے ہیں اور نہ فریق مخالف کی منظوری یا عدم منظوری کو دخل ہے۔ اور استجابت دعا کا بھی اصل مصداق یہی ہے کہ جس میں فریق مخالف کی کسی تلون مزاجی کو داخل نہیں سمجھا گیا اور نہ یہ عذر کرنے کا موقع پیش آیا تھا کہ چونکہ فریق مخالف اندر سے ڈر گیا تھا اس لئے یہ دعا معرض التواء میں ڈال دی گئی۔ اور مزید لطف یہ ہے کہ مرزائیوں نے ہر ایک امر پر بحث کی ہے مگر یہ پیشینگوئی ابھی تک ویسی ہی پڑی ہوئی ہے جیسی کہ پیدا ہوئی تھی۔ کسی کو جرأت نہیں ہے کہ اس پر ژاژ خائی یا خامہ فرسائی کر کے اپنے ہذیان کا ثبوت دے۔ اس لئے ہم کہیں گئے کہ موت مرزا کا فوری سبب یہی پیشینگوئی اور دعا ہے اور بس۔

ہلاکت عبدالکریم

اس پیشینگوئی کے ضمن میں مولوی عبدالکریم سیالکوٹی کی ہلاکت کا ذکر آ گیا ہے

اس میں بھی انہی پیر صاحب نے مرزائیت کا مقابلہ کیا تھا۔ چنانچہ بحوالہ مذکور یوں لکھا ہے کہ ''مرزا بمعہ سٹاف کے نومبر ۱۹۰۴ء میں سیالکوٹ پہنچا اور شاہ صاحب قبلہ بھی وہاں پہنچ گئے اور تردیدی مجلس قائم کر دی ہے اسے چیلنج دیئے مگر وہ باہر نہ نکلا۔ ایک دن لنگڑے عبدالکریم مرزائی نے اپنی چار دیواری کے اندر معراج نبوی پر لیکچر دیتے ہوئے یوں کہا کہ لوگ کہتے ہیں براق آیا براق آیا لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ جب ایڑیاں اور گھٹنے رگڑتے ہوئے وہ ہی نبی مکہ سے بھاگ کر پہاڑوں اور غاروں میں چھپتا پھرتا تھا تو اس وقت براق کیوں نہ آیا؟ یہ گستاخانہ کلام جب شاہ صاحب کو جلسہ گاہ میں سنائی گئی تو آپ نے دوران وعظ میں جوش کھا کر کہا کہ وہ بے دین شخص جس نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے بہت جلد اور ذلت کی موت سے مارا جائے گا۔ دوسرے دن ایک غیر جانبدار شخص نے خواب دیکھا کہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

عبدالکریم کہتا ہے کہ مجھے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے پنجہ مارا ہے۔ اس وقت یوں دکھائی دیا کہ شانہ سے لیکر کمر تک پٹکہ باندھے ہوئے اور دیوار سے سہارا لئے ہوئے کھڑا ہے۔ اس خواب کی تعبیریوں کی گئی کہ پیر صاحب نے اثنائے تقریر میں غصہ میں آ کر میز پر زور سے اپنا ہاتھ مارا تھا۔ جو امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا پنجہ بن کر رات کو ظاہر ہوا تھا چنانچہ ابھی کچھ عرصہ نہ گذرا تھا کہ سرطان (گدوں دانہ) سے ہلاک ہو گیا۔'' سالنامہ جامعہ احمدیہ ۱۹۳۰ء میں مذکور ہے کہ یہ مولوی عبدالکریم سیالکوٹ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم مڈل تک تھی اور اس میں بھی کمی حساب کی وجہ سے فیل ہو گئے۔ پھر عربی، فارسی کی پرائیوٹ تیاری کر کے وہیں مشن سکول میں مدرس فارسی لگ گئے۔ ایک روز پادری سے الجھ کر مستعفی ہو گئے اس وقت آپ نیچری خیال رکھتے تھے مگر مولوی نور الدین صاحب کی وساطت سے مرزائی ہو گئے اور خطیب و امام مسجد قادیان بنے رہے اور سب سے پہلے بہشتی مقبرہ میں داخل ہوئے۔ ناظرین حیران ہوں گے کہ پیرو مرشد اور مریدان بے صفا حساب میں کمزور تھے۔ مرزا محمود بھی مڈل فیل ہیں۔ ہمہ خانہ آفتاب است۔ مولانا غریب مرحوم کا شعر ہے شعر

فیل ہونا شیوۂ احرار ہے پاس تو ہوتے ہیں آخر خر دماغ

مولوی صاحب کے دوست حافظ روشن علی موضع رمل تحصیل پھالیہ ضلع گجرات پنجاب کے تھے۔ حضرت نوشہ صاحب کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے، کچھ قرآن بچپن میں اپنے والد سے یاد کیا اور کچھ غلام رسول وزیر آبادی سے اور انہی سے کچھ کتابیں بھی پڑھیں پھر قادیان چلے آئے اور حکیم نور الدین سے تلمذ اختیار کیا۔

۱۷...... اقتباسات لیکچر سیالکوٹ ۲ نومبر ۱۹۰۴ء

منقول از ریویو جلد سوم نمبر ۲

دنیا کے مذہب اس لئے غلط ہو گئے کہ ان کی پرورش مجددین سے نہیں ہوئی۔ مگر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلام کی پرورش ہر صدی کے سر پر ہوتی رہی یہاں تک کہ ہدایت اور ضلالت کی آخری جنگ آ گئی اور چودھویں صدی کے آخر پر مجدد آ گیا۔ حضور ﷺ کے بعد دوسرے مذاہب کی تجدید نہیں ہوئی۔ نفس کے پیروانسانوں نے ان میں بے جا دخل دے کر صورت بدل ڈالی چنانچہ عیسائیوں نے اپنا خدا الگ بنالیا اور تورات کے احکام بدل ڈالے کہ اگر مسیح اس وقت آئیں تو شناخت نہ کر سکیں۔ ہندو مذہب میں بھی بت پرستی نہ تھی اور خدا کو اپنے صفات کے اظہار میں مادہ کا محتاج نہیں جانتے تھے۔ مگر یہ بھی عیسائیت کی طرح اسلام سے پہلے بگڑ چکا تھا تو اصلاح عام کیلئے حضور ﷺ مجدد اعظم بن کر آئے اور وحشیوں کو ایسا بنا دیا کہ بکریوں کی طرح ذبح ہونے لگے مگر اسلام نہ چھوڑا۔ پس روحانیت قائم کرنے کیلئے آدم ثانی بلکہ حقیقی آدم تھے اور ختم نبوت آپ پر نہ صرف زمانہ کے لحاظ سے ہوا بلکہ اس لئے بھی کہ تمام کمالات آپ پر ختم ہو گئے اور آپ صفات الٰہیہ کے مظہر اتم ٹھہرے اور آپ کا جلالی نام محمد ہوا اور جمالی احمد۔ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔ پہلا ہزار ہدایت کیلئے تھا، دوسرا گمراہی کیلئے تو بت پرستی آ گئی۔ تیسرے میں توحید آئی تو چوتھا پھر عیسائیت میں گمراہی لے کر آیا۔ پانچویں میں حضور ﷺ پیدا ہوئے اور ہجرت کے بعد تین سال سے چھٹا ہزار شروع ہوا۔ جو گمراہی تھا اور جسے ''فیج اعوج'' کا زمانہ کہتے ہیں پھر چودھویں صدی پر ہدایت کا ساتواں ہزار سال شروع ہوا جس میں امام آخرالزمان موجود ہے اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح۔ مگر وہ جو ظل کے طور پر (مظہر قدرت ثانیہ) ہو کیونکہ اب دنیا کا خاتمہ ہے یہودی بھی مانتے ہیں کہ یہ ساتواں ہزار سال ہے۔ سورۂ عصر کے اعداد بھی ساتواں ہزار ظاہر کرتے ہیں۔ سب انبیاء کا اتفاق ہے کہ مسیح چھٹے ہزار کے اخیر پر ضرور پیدا ہوگا۔ خلق عالم کے چھٹے روز (جمعہ کی آخری ساعت میں) خدا نے آدم کو پیدا کیا اور دن خدا کے نزدیک ہزار سال کا ہوتا ہے اس لئے آخری امام بھی جمعہ کے دن چھٹے ہزار کے اخیر پر پیدا ہوا' تا کہ اول و آخر یکساں ہو جائے۔ آدم جوڑا پیدا ہوا تھا تو مسیح بھی جوڑا پیدا ہوا تھا۔ پہلے لڑکی پیدا ہوئی تھی تو جمعہ کے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

روز مسیح پیدا ہوا۔ عیسائی کہتے تھے کہ اسی وقت مسیح نازل ہوگا مگر جب نہ اترا تو کلیسا کو ہی مسیح مان بیٹھے۔ اس دلیل کا رد کرنا تمام نبوتوں کا رد کرنا ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ قیامت کا کسی کو علم نہیں کیونکہ اگر چہ خاص وقت کا علم نہیں مگر آثار اور اعداد سورہ عصر سے اس کا علم یقینی ہو گیا ہے۔ اور ریل گاڑی، اخبارات وغیرہ سب کچھ ظاہر ہو چکا ہے۔ دو تین صدیاں اور بڑھ جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ کسر کا اعتبار نہیں ہوتا۔ پس شریعت کا یہ مطلب نہیں کہ قیامت ہر پہلو سے مخفی ہے کیونکہ اخبار الانبیاء اور آیہ **قد اقتربت الساعة** اس پر شاہد ہے۔ حمل کی مدت بھی ۹ ماہ ہے مگر خاص وقت کسی کو معلوم نہیں۔ قرآن شاہد ہے کہ جب نہریں جاری ہوں گی تو انقلاب ہوگا۔ قومیں ایک دوسرے کو دبائیں گی تو آسمان سے قرنا پھونک دی جائے گی۔ یہ سب کچھ یاجوج ماجوج کے ذیل میں لکھا ہے جو آگ سے کارخانہ چلانے والی قوم کی طرف اشارہ ہے۔ تو اس وقت آسمان سے ایک بڑی تبدیلی کا انتظام ہوگا اور صلح و آشتی کے دن ظاہر ہوں گے۔ مخفی خزانے زمین سے نکلیں گے اونٹ بے کار ہوں گے یہ سب علامتیں پوری ہو چکی ہیں۔ سات ہزار کی نص قرآنی ہے سات کا عدد بھی وتر ہے اور خدا بھی وتر ہے۔ "حجج الکرامہ" میں بھی ساتویں صدی کے سر سے آگے ظہور مسیح کا زمانہ نہیں بتایا گیا۔ حضرت موسیٰ نے فرعون کو ہلاک کیا۔ تو حضور علیہ السلام نے ابوجہل کو ہلاک کیا۔ ملت موسوی میں آخری نبی مسیح تھے جو جہاد کے مخالف تھے آخری زمانہ میں بھی مسیح آیا اور جہاد اٹھا دیا۔ جب کہ اسلام کی اندرونی حالت خراب ہو چکی تھی **لننظر کیف تعملون** (یونس) میں ہے کہ تم کو خلافت دی جائے گی۔ مگر آخری وقت میں بداعمالی کی وجہ سے یہود کی طرح چھن جائے گی **لیستخلفنھم** (نور) میں ہے کہ مسیح نے جہاد ترک کر دیا تھا تو اس مسیح نے بھی ایسا ہی کیا۔ یہودی **مغضوب علیھم** تھے تو سورہ فاتحہ دی گئی کہ امت یہودی نہ بنے مگر بن گئے اور مسیح کے بھی مخالف ہو گئے جس کو عیسیٰ کہہ کر پکارا گیا جیسا کہ ابوجہل کو فرعون اور نوح کو آدم ثانی اور یوحنا کو ایلیا کہا گیا اور یہ سنت اللہ ہے کہ ایک کا نام دوسرے کو دیا جاتا ہے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

یہودی اپنی حکومت کے بعد روم کے ماتحت ہو چکے تھے تو مسیح آیا۔ مسلمان بھی انگریزوں کے ماتحت ہو گئے تو یہ مسیح آیا۔ مسیح پورے طور پر اسرائیلی نہ تھے۔ صرف ماں کی طرف سے تھے یہ مسیح بھی صرف ماں کی طرف سے سیّد ہے کیونکہ اس کی بھی ایک دادی سید تھی چونکہ اسرائیلی گنہ گار تھے اس لئے خدا نے چاہا کہ تنبیہ کے طور پر یہ نشان دکھائے تو ان میں سے صرف ایک بچہ صرف ماں سے بغیر شرکت باپ کے پیدا کیا (اس مسیح کو توام پیدا کرنے میں) یہ اشارہ تھا کہ اس میں انوثیت کا مادہ بالکل نہ رہے پس سلسلہ مثیل موسیٰ سے شروع ہوا اور مثیل مسیح پر ختم ہوا تا کہ اول وآخر مشابہ رہیں (وفات مسیح کا ذکر ختم کر کے لکھا ہے کہ) جن لوگوں نے اس مقام پر غلطی کھائی ہے ان کو معاف ہے کیونکہ ان کو کلام الٰہی کے حقیقی معنی نہیں سمجھائے گئے تھے پھر ہم نے تم کو صحیح معنی سمجھا دیئے ہیں اگر میں نہ آیا ہوتا تو رسمی تقلید کا ایک عذر بھی تھا لیکن اب کوئی عذر باقی نہیں۔ زمین وآسمان میرے گواہ، اولیائے کرام نے میرا نام بتا دیا۔ کچھ شاہد تیس برس پہلے گذر چکے ہیں۔ بعض نے عالم رؤیا میں حضور علیہ السلام سے میری تصدیق بھی کرالی ہے۔ ہزارہا نشان ظاہر ہو چکے۔ تمہارے ہاتھ پاؤں میرے لئے گواہ ہیں، کیونکہ سب کمزور ہو کر دستگیر کے محتاج ہو چکے ہیں۔ مجھے دجال کہا گیا بدنصیب وہ ہیں جن کی طرف دجال بھیجا گیا۔ مجھے لعنتی بے ایمان کہا گیا مسیح کو بھی یہودی یہی کہتے تھے مگر قیامت کو کہیں گے کہ کیا ہو گیا کہ ہم ان شریروں کو دوزخ میں نہیں پاتے۔ اگر یہ دنیا سے پیار نہ کرتے تو مجھے شناخت کر لیتے۔ مگر اب وہ شناخت نہیں کر سکتے (رفع جسمانی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ) یہ خیالات نہایت قابل شرم ہیں گویا خدا ڈر گیا تھا کہ کہیں یہود نہ پکڑ لیں۔ اس میں حضور ﷺ کی بھی بے عزتی ہے کیونکہ آسمان پر چڑھنے کے مطالبہ میں آپ نے یوں کہہ دیا تھا کہ **ھل کنت الا بشرا رسولا** اور خدا کا وعدہ ہے کہ تم زمین پر ہی مرو گے۔ یہ خیال غلط ہے کہ مسیح کی بیعت ضروری نہیں یہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کیونکر کر سکتے ہیں؟ جبکہ وہ اپنے رسول کا حکم نہیں مانتے کہ امام جب ظاہر ہو تو اس کی طرف دوڑو۔ برف

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

چیر کر بھی اس کی طرف پہنچو۔ کیا لا پروائی مسلمانی ہے بلکہ مجھے گالیاں دی جاتی ہیں، دجال کہا جاتا ہے در حقیقت بغیر تازہ یقین کے جو انبیاء کے ذریعہ آسمان سے نازل ہوتا ہے ان کی نماز یں صرف رسم و عادت ہیں اور روزے فاقہ کشی یہ حقیقت ہے کہ معرفت الٰہی کے سوا گناہ سے حقیقی نجات نہیں ہوتی اور نہ ہی خدا سے محبت پیدا ہوتی ہے، اور معرفت دعا سے حاصل ہوتی ہے اور دعا سے روح قیام کرتی ہے اور احکام الٰہی مانتی ہے، رکوع کرتی تو یک رخ ہو کر خدا کی طرف جھکتی ہے اور سجدہ کرتی ہے تو فنا کا مقام حاصل کرتی ہے۔ جسمانی نماز چونکہ اس کی محرک ہے اس لئے وہ بھی ضروری ہوئی۔ سنت الٰہی ہے کہ جس پر چاہے روح القدس ڈالتا ہے تو محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے معرفت الٰہی سے یہ تعلق شناخت ہو سکتا ہے گویا پتھر کی آگ کیلئے وہ چقماق ہے۔ پھر ہمدردی بنی نوع انسان کا عشق بھی پیدا ہوتا ہے جس سے دوسروں کو سورج کی طرح اپنے طرف کھینچتا ہے اور یہی انسان نبی، رسول اور محدث ہے اور وہ مخاطبہ الٰہیہ استجابت دعا اور خوارق پاتا ہے گو بعض لوگ اس سے کچھ حصہ پاتے ہیں مگر ''کجا جگنو کجا آفتاب''۔ ان میں تاثیر ہے کہ جوان سے رشتہ جوڑے پھل پاتا ہے، توڑنے والا خشک ٹہنی بن جاتا ہے، اس کے ایمان پر غبار آ جاتا ہے کیا بے تعلق رہنے والا یہ نہیں سوچتا کہ جب اس کو جسمانی باپ کی ضرورت ہے تو کیا روحانی باپ کی اسے ضرورت نہیں؟ **اهدنا الصراط المستقیم** میں یہی بتایا ہے کہ جو انعام انبیاء کے پاس ہیں تم بھی حاصل کرو۔ میں صرف مسلمانوں کیلئے نہیں آیا بلکہ میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے لئے مسیح ہوں اور ہندوں کے لئے کرشن اوتار ہوں اور بیس سال کے زائد عرصہ سے اعلان کر رہا ہوں اور اب سب کے سامنے اظہار کرتا ہوں کہ کرشن ہندوؤں میں کامل انسان تھا جس کی نظیر ان کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی۔ وہ فتح مند با اقبال تھا جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے پاک کیا وہ اپنے زمانے کا حقیقی نبی تھا۔ خدا نے بھی کہا ہے کہ وہ اوتار اور نبی تھا۔ اس کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں کرشن کا اوتار یعنی بروز ظاہر کرے۔ جو مجھ سے پورا ہوا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور الہام ہوا کہ ''ہے رڈر گوپال تیری مہما گیتا میں بھی لکھی گئی ہے'' سو میں کرشن کا محب ہوں۔ کیونکہ میں اس کا مظہر ہوں اور یہ تین صفات (پاپ دور کرنا، دلجوئی، تربیت) مسیح اور کرشن میں ہیں اس لئے وہ روحانیت میں ایک ہی ہیں فرق صرف قومی اصلاح میں ہے سو میں بحیثیت کرشن ہونے کے آریوں سے کہتا ہوں کہ ذرات اور روحوں (کرتی اور پرمانو) کو قدیم نہ جانو ورنہ ان کا اتصال بھی خدا کا محتاج مان لو۔ آریوں کا عقیدہ ہے کہ روحیں محدود ہیں اگر مکتی خانہ سے ان کو میعادی نجات کو پہنچا دیا جائے تو کسی دن جونوں کیلئے ایک روح بھی باقی نہ رہے گی اور خدا معطل ہو کر بیٹھ جائے گا اس لئے جو نجات پاتے ہیں ان کا ایک پاپ باقی رکھ کر پھر جونوں میں بھیج دیا جاتا ہے۔ اگر ذرات انادی ہیں۔ تو وہ اپنے خدا آپ ہی ہیں تناسخ صحیح ہے کہ کیڑوں کی تعداد زیادہ؟ چاہئے تو یہ تھا کہ انسان زیادہ ہوتے کیونکہ کیڑوں میں گیان نہیں جب دوبارہ انسان بنتا ہے تو ممکن ہے کہ اپنی ماں بہن سے شادی کرتا ہوگا۔ نیوگ قابل شرم اور ناقابل برداشت ہے خدا ایسا محتاج نہیں کہ ہماری طرح متصرف نہ ہو۔ ظالم نہیں کہ کئی ارب جون بدلنے کے بعد بھی مکتی نہیں دیتا۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ ایسی تعلیم ویدوں میں نہ ہوگی۔ عیسائی انبیاء کو گالیاں دیتے ہیں۔ صرف خون کھانے سے نجات کیسے ہوگی۔ نجات یوں ہے کہ توبہ کرکے نئی زندگی حاصل کرے پھر دعا کیا کرے اور نیک صحبت میں رہے۔ کیونکہ ایک چراغ دوسرے سے روشنی حاصل کرتا ہے۔ گناہ کرنا تو جانوروں میں بھی پایا جاتا ہے۔ تم دو شربت پیو، ''شربت کافوری'' کہ غیر کی محبت جاتی رہے اور ''شربت زنجبیل'' کہ جس سے خدا کی محبت جوش مارے۔ آریہ انسان پرستی چھوڑ رہے ہیں اور عیسائی اس کی دعوت دیتے ہیں۔ مسیح نے خدائی دعویٰ نہیں کیا جن لفظوں سے اس کی خدائی ثابت کرتے ہیں ان سے بڑھ کر تو میری وحی میں الفاظ موجود ہیں تو کیا میں بھی خدائی کا حقدار ہوں۔ ہاں شفاعت پر آپ کے کلمات شامل ضرور ہیں۔ میری شفاعت سے بھی کئی بیمار اچھے ہوئے اور کئی مصائب دور ہوئے۔ اقانیم ثلثہ کی ترکیب

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

غیر معقول ہے اور کفارہ کے بعد گناہ کا وجود کیوں ہے۔ نبی کے نشان دو قسم کے ہیں بشارت وانذار۔ **خسوف القمرین فی رمضان** میرے لئے نشان رحمت ہے جو بروایت خاندان رسالت ثابت ہے۔ مگر لوگوں نے بیعت کی بجائے گالیاں دیں اور طاعون نشان عذاب ہے جو **معذبوھا عذابا شدیدا** سے ثابت ۔ ہے کہ قیامت سے کچھ دن پہلے مری پڑے گی۔ نبی کی شناخت تین طرح کی ہے: اول عقل سے کہ آیا ضرورت ہے یا نہیں۔ دوم پیشینگوئیوں سے کہ آیا اس کے آنے کی کسی نے خبر دی ہے یا نہیں؟ سوم نصرت الٰہی سے۔

دانیال نبی کی پیشینگوئی مشہور ہے۔ صحیحین میں بھی ہے کہ اسی امت میں مسیح ہوگا۔ ۲۴ برس سے پہلے کا الہام ہے کہ **یاتیک من کل فج عمیق** مال ہر طرف سے آئے گا لوگ بھی آئیں گے تنگ نہ ہونا۔ براہین سے پہلے سات آٹھ سال کا عرصہ ہوا میں اسی شہر میں گمنام تھا آج میرا استقبال ہوا اور لوگ جوق در جوق بیعت میں داخل ہو رہے ہیں حکیم حسام الدین میرے دوست ہیں۔ میں اوائل عمر کا ایک حصہ گذار چکا ہوں اس لئے قادیان کی طرح مجھے اس سے بھی اُنس ہے۔ "براہین" بے کسی میں لکھی اب اس عظیم الشان نشان کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ کہتے ہیں کہ آتھم میعاد پر نہیں مرا اور احمد بیگ کا داماد زندہ ہے مگر جب کئی نشان پورے ہو چکے اور دو تین نشان ان کی سمجھ میں نہیں آتے تو مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ اصل بات کیا ہے یوں تو تمام انبیاء پر اعتراض ہوں گے۔ یہودی کہتے ہیں کہ مسیح نے کہا تھا کہ بارہ حواری بہشت میں تخت نشین ہوں گے مگر ایک مرتد ہوگیا۔ یہ بھی کہا تھا کہ اس زمانہ کے لوگ نہیں مریں گے جب تک کہ میں دوبارہ واپس نہیں آؤں گا۔ ۱۸ اصدیاں گذریں واپس نہ آئے بادشاہ بننے کے لئے بھی کہا تھا مگر نہ بنے۔ مجھے خوف ہے کہ ان پر اعتراض کر کے اسلام سے ہی ہاتھ نہ دھو بیٹھیں۔ بعض دفعہ وحی مجمل اور خبر واحد کی طرح ہوتی ہے اور صلح حدیبیہ کی طرح اس میں اجتہاد کو دخل ہوتا ہے جو کبھی غلط بھی نکلتا ہے وعیدی پیشینگوئیوں کا ایفاء ضروری نہیں یونس علیہ السلام کی پیشینگوئی ٹل گئی تھی اور صدقہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

خیرات بھی ٹال دیتا ہے ہمارے دعویٰ کی جڑ وفات مسیح ہے خدا اس کو اپنے ہاتھ سے پانی دیتا، خدا کا قول مصدق ہے، رسول نے شب معراج کو اسے مردہ انبیاء میں دیکھا حضرت ابوبکر نے **قد خلت** کہہ کر ثابت کر دیا کہ کوئی نبی بھی زندہ نہ تھا تو صحابہ کا اس پر اجماع ہو گیا گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس نے ہم کو آزادی دے رکھی ہے۔ کئی لاکھ کی جاگیر دیتی تو اس کے مقابلہ میں ہیچ تھی۔ اب میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ اس محسن گورنمنٹ کے تہ دل سے شکر گذار ہیں **(من لم یشکر الناس لم یشکر اللّٰہ)**

تنقیح عقائد قادیانیہ

ا......اس لیکچر نے فیصلہ کر دیا ہے کہ

(۱) مرزا صاحب مستقل نبی اور کرشن اوتار تھے اور عکسی بروزی کا کھیل ختم کر چکے تھے۔

(۲) معرفت اور حقیقت میں پڑ کر وہی کفر آموز عقائد پیش کئے ہیں جو 'ایقان' میں ہیں۔

(۳) اندرونی بیرونی نقول تصدیق اور حال و ماضی کے اقوال مصدقہ بھی پیش کیئے ہیں جو ''ایقان'' میں پیش ہو چکے ہیں کوئی نئی بات پیش نہیں کی۔

(۴) تنسیخ قرآن کا دعویٰ بھی قادیانیت اور بہائیت میں مشترک ہے صرف فرق اتنا ہے کہ بہائیت نے لفظ بھی بدل ڈالے تھے مگر قادیانیت کو یہ قدرت حاصل نہ تھی تو انہوں نے نئے مفاہیم تیار کر کے پہلے مفاہیم کو غلط قرار دے دیا۔

(۵) اور اپنی بیعت بہاء اللہ کی طرح باعث ایمان اور موجب نجات ٹھہرائی ہے۔

۲......عیسائیوں اور ہندوؤں پر افسوس کیا ہے کہ مذہب تبدیل کر ڈالا مگر آپ نے بھی وہی کیا جو دوسروں نے کیا اور تجدید اسلام کے پردے میں سب کچھ بدل ڈالا۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پہلے مجددین اسلام جو چالیس کے قریب گذر چکے ہیں (دیکھو کاویہ، حصہ اول آخری باب) کیا وہ بھی اسی قسم کی تجدید کرتے رہے ہیں کہ قرآن کا مفہوم بدل کر پہلے لوگوں کو فیح

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اعوج کہہ کر گمراہ ثابت کیا تھا؟ واقعات بتا رہے ہیں کہ انہوں نے کچھ نہیں بدلا تھا اور ان کی تجدید صرف مذاہب جدیدہ کی تردید پر مبنی تھی۔

۳.....تجدید کا معنی بہائیت کی طرح تبدیل شریعت کیا ہے اور اسی وجہ سے حضور ﷺ کو بھی مجدد اعظم بتایا ہے اور اسی بناء پر لاہوری پارٹی آپ کو صرف مجدد مان کر وہی مطلب حاصل کر لیتی ہے جو قادیانی نبی مان کر حل کرتے ہیں۔

۴.....کسی دلیل شرعی سے یہ ثابت نہیں کہ حضور ﷺ مثیل موسیٰ تھے اور مسیح موعود مثیل مسیح ہوگا۔ ورنہ یہ لازم آتا ہے کہ حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام اصل نبی ہوں اور حضور ﷺ بروزی نبی مانے گئے ہوں۔

۵.....اپنی ندامت چھپانے کے لئے کہہ دیا کہ حضور ﷺ کامل مظہر الٰہی تھے۔

۶.....کسی نبی کو کامل مظہر الٰہی ماننے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ بھی خدا کی طرح عبادت کے لائق ہیں مگر بہائی اور مرزائی انسان پرستی کی دعوت دینے میں ایک دوسرے سے کم نہیں۔ کیونکہ تجربہ سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ مرزائی دنیا کے تمام انقلابات کو مرزا کی ذات سے وابستہ یقین کرتے ہیں۔ کوئی زلزلہ آئے تو تکذیب مسیح پیش کی جاتی ہے۔ کوئی دکھ پاتا ہے یا مر جاتا ہے تو جھٹ پیشینگوئیوں کا پلندہ کھول کر رکھ دیا جاتا ہے۔ مگر مرزائیوں کی کامیابی ذرہ بھر بھی ہو تو اس کا باعث اطاعت مرزا تصور کی جاتی ہے، مصیبت آئے تو دوسروں کی نحوست تصور کی جاتی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اپنوں کا سکھ اور غیروں کا دکھ تو مرزا صاحب کی ذات سے پیوستہ سمجھا جاتا ہے اور تقدیر الٰہی سے خارج کہا جاتا ہے مگر اپنا دکھ اور اغیار کا سکھ خدا کی طرف منسوب ہے گویا اس کے نزدیک خدائی دو حصوں میں تقسیم ہو چکی ہے جس کے نصف میں ان کا خدا متصرف ہے، اور باقی نصف میں دنیا کا خدا تصرف کر رہا ہے مگر اس شرکیہ عقیدہ کے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

باوجود پھر اپنے آپ کو مبلغ توحید جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے جو کچھ اس زمانے کے متعلق زلازل، شگاف زمین اور نئے نئے انقلابات بیان کئے ہیں ان کو اپنی ذات سے وابستہ نہیں کیا۔ مگر افسوس ہے کہ ایک غلام سب کچھ اپنے لیے ہی رجسٹری کر چکا ہے۔ اس لئے ہم خلوص قلب سے کہتے ہیں کہ مرزائیو! ایسی شرکیہ تعلیم سے بچو، تم تو حیات مسیح کو شرک بتاتے تھے اب کیا ہو گیا کہ اپنے مرشد کو خدا ہی بنا لیا۔

۷...... یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ ایک ہزار سال ہدایت کا ہوتا ہے اور دوسرا گمراہی کا؟ کیا اپنی صداقت پیش کرنے کے لئے تو یہ بات نہیں گھڑ لی؟ ذرا ماحول کی بھی تو خبر لینی تھی۔ کیا دنیا صرف مرزائیوں میں منحصر ہو چکی ہے، کیا یہی زندہ مردہ چار لاکھ آدمی ہدایت کا ثبوت ہیں؟ مگر باقی چالیس کروڑ مسلمان اگر گمراہ ہیں تو ہدایت کا ظہور کیا ہوا؟ شاید یہ مطلب ہوگا کہ اس میں ہدایت جدیدکا اعلان کیا گیا ہے اس لئے ہدایت کا ہزار سال شروع ہوا مگر آنکھ اٹھا کر دیکھئے دنیا میں کس ہدایت کی پیروی کی جارہی ہے اور کس گمراہی اور حیا سوز تمدن کی طرف قدم اٹھایا نہیں جاتا، گھڑے کے مینڈک بن کر قادیانی جماعت کو ہی انسان نہ سمجھو اور قول مرزا پر فتوے نہ لگاؤ کہ ؎

بن کے رہنے والو تم ہرگز نہیں ہو آدمی
کوئی ہے روباہ کوئی خنزیر اور کوئی ہے مار

نہیں نہیں دنیا میں اور بھی انسان رہتے ہیں قادیان سے باہر نکل کر دیکھو تمہیں کم از کم جو چالیس کروڑ مسلمان دنیا کے مختلف حصوں میں آباد ہیں نظر آئیں گے جن میں نسبتاً تمہارے جیسی انسان پرستی بہت کم ہے اور جن میں انسان پرستی کے خلاف آواز اٹھانے والے ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔

۸...... یہ خوب مسئلہ گھڑ لیا ہے کہ حضور ﷺ کو آخر الزمان نبی تھے مگر مسلمانوں میں نبوت جاری رہی اور غیر اقوام محروم ہو گئیں۔ مسیح پیدا ہوا تو امامت کا خاتمہ بھی یوں ہوا کہ اب

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزائی ہی امام بنا کریں گے دوسرے مسلمان حقدار نہیں رہے۔ اگر امامت کیلئے اپنا ہی خاندان مخصوص کر لیا جاتا تو آج احمد نور کابلی نکلا قادیان میں اور فضل احمد جنگا بنگیال میں اور صدیق دیندار صوبہ بہار میں مظہر قدرت ثانیہ اور امامت کے دعویدار نہ بنتے۔ پس اگر یہی تجویز ہے تو کسی سالانہ جلسہ میں اس کا تصفیہ کرنا ضروری ہوگا۔ مگر یہ باور رہے کہ اس خود ساختہ اصول کو اہل اسلام کا مسلمہ اصول قرار دینے کی تکلیف گوارا نہ کریں کیونکہ ہم اسے تحریف اسلامی اور دجل وفریب میں داخل سمجھتے ہیں۔

۹......اس ہزاری ترتیب سے ماننا پڑتا ہے کہ جو نبی گمراہی کے ہزار میں مبعوث ہوئے تھے وہ سچے نہ تھے اور حضرت یحییٰ و حضرت مسیح علیہما السلام کی شخصیت نہایت ہی مخدوش ہو جاتی ہے کیونکہ وہ گمراہی کے ہزار میں تھے نوح علیہ السلام کی آخری تبلیغ بھی گمراہی کے ہزار میں تھی اور باقی پیغمبر بھی سارے کے سارے ہدایت کے ہزاروں میں نہیں ہوئے تو پھر یہ قاعدہ کیسے صحیح ہوا؟ اور یہ بھی قابل غور ہے کہ امت محمدیہ ایک ہزار سال تک گمراہی کے دور میں رہی ہے اور اس کے دس مجدد بھی اس لپیٹ میں آ گئے ہوں اور خصوصاً مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا وجود تو بالکل ہی گمراہ کن ثابت ہوا۔ حضرت پیران پیر بھی جو چوتھی صدی میں گذرے ہیں وہ بھی اسی سیلاب میں بہہ گئے ہوں۔ براہ کرم اس تکفیری فتویٰ کو قادیان کے بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیجئے اور ہزار سال کے کروڑوں اہل اسلام کو کافر قرار نہ دیں اور انبیاء کرام پر ہاتھ صاف نہ کریں ہاں اگر **فیج اعوج** کا معنی نہیں آتا تو کسی اہل علم سے دریافت کرو۔ کس لئے اپنا بیڑہ غرق کر رہے ہیں؟

۱۰......دنیا جانتی ہے کہ چودھویں صدی کے آغاز میں اس قدر مدعیان نبوت اور دعویداران امامت برساتی کیڑوں کی طرح نمودار ہوئے ہیں کہ جن کی نظیر ازمنۂ متوسطہ میں نہیں ملتی (یعنی تمہارے **فیج اعوج** کے زمانہ میں نہیں ملتی) اس وقت تو جو سر اٹھاتا تھا، اس کی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حجامت ہو جاتی تھی۔ مگر جب دنیا نے مذہب کو خیر باد کہہ دیا اور آئین حکومت کو قواعد مذہب کے خلاف اپنے خانہ ساز اصول پر چلانا شروع کر دیا یعنی ملکہ وکٹوریہ کے عہد سے تھوڑا ہی پہلے آزادی نے قدم جمانا شروع کر دیا تھا تو ایران مصر و ہندستان اور افریقہ والوں کو بھی امام یا رسول بننے کا شوق پیدا ہو گیا کیونکہ اب حجامت کرنے والا کوئی نہ تھا۔ رفتہ رفتہ ایک دوسرے کی تکذیب ہو تو ہین میں برسر پیکار ہو گئے اور مذہب کی فضا ایسی مکدر کر ڈالی کہ متلاشی حق کے سامنے ایک نہیں دو نہیں گیارہ باب۔ ایک مظہر الٰہی بہاء اللہ، مسیح قادیانی، مرزا محمود خیر الرسل اور اس پارٹی کے دس مدعی اور۔ یحییٰ بہاری، مہدی سوڈان اور مہدی جونپوری اکٹھے سو دو سو۔ ہر ایک مدعی اپنی اپنی ہانکتا ہوا دکھائی دیتا ہے' کوئی اب فیصلہ کرے تو کس کے حق میں کرے، آخر مجبور ہو کر اپنے آقا حضور ﷺ کو نہیں چھوڑتا اور آپ کی پیشینگوئی سامنے دیکھتا ہے کہ ایک وہ زمانہ آئے گا کہ دعویدار بہت ہوں گے اور قرآن کی تعلیم کی بجائے اپنا اپنا نیا نصاب تعلیم پیش کریں گے یعنی اسلام قدیم سے دستبردار ہو جائیں گے' مگر ایمانداری کا ثبوت بہت مشکل ملے گا۔ چنانچہ آج مذاہب جدیدہ کے بانی جب معرض امتحان میں لائے جاتے ہیں تو ان کی تمام شخصیت مخدوش نظر آنے لگتی ہے اور سوائے شکم پروری کے اور دعویٰ فروشی کے کچھ نظر نہیں آتا۔

۱۱...... مادی ارتقاء کی روز افزوں تحریک بتا رہی ہے کہ جب اہل یورپ نے مذہب چھوڑ کر خود ساختہ اصول اور تمدن جدید منوانے میں جدوجہد شروع کی تو ان کو یہ ضرورت پیش نہ آئی کہ پیغمبر یا رسول اللہ بن کر نئی معاشرت کی بنیاد ڈالیں کیونکہ عیسائی قوم پہلے سے ایسے مذہب کی پیرو تھی جو بقول پولس حواری تمام احکام شرعیہ سے آزاد ہو چکا تھا اور جو کچھ بھی ان میں شرم و حیا تھی ہمسایہ اقوام کے زیر اثر تھی لیکن ایشیاء میں چونکہ مذہب کو تمام اصول پر مقدم سمجھا جاتا ہے اس لئے یا تو اندرونی طور پر اہل یورپ کے اشاروں سے اور یا قومی بہبود کو اپنے خیال میں مدنظر رکھ کر اور یا کسی اور غرض سے ناسخان شرع محمدی نے امامت، رسالت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور تجدید کا لباس پہن کر مسلمانوں کو آہستہ آہستہ اصول اسلامی سے دل برداشتہ کر کے مادی ترقی کی خدمت کی انجام دہی میں اپنی سرخروئی حاصل کی اور اپنا نام ان لوگوں کی فہرست میں (اہل یورپ کے ہاں) داخل کرایا جنہوں نے ایک نئی روح پھونک کر مسلمانوں کو اس پلیٹ فارم کے قریب کر دیا جس پر کہ اہل یورپ قائم ہیں اور کم از کم اس قدر کامیاب ضرور ہوئے ہیں کہ اسلام قدیم پر قیام کرنا بقول حضور ﷺ ایسا ہی مشکل ہو گیا ہے جیسا کہ ہاتھ میں انگیاری تھامنا ناممکن ہے۔

۱۲...... یہ عجیب افسانہ پردازی ہے کہ مسیح قادیانی کے ظہور کیلئے علامات (ریل وغیرہ) قرآن میں مذکور ہیں۔ شاید قرآن کے نئے مفہوم میں جو بہائیت کے زیر تعلیم گھڑا گیا ہے مذکور ہوں گے۔ مگر اسلام قدیم کے ماننے والوں کے نزدیک ایسے خیالات گوز شتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے اور یہ نظریہ بھی عجیب ہے کہ یہودیوں کی حکومت اٹھ گئی تھی تو مسیح آئے تھے ایسا ہی مسلمانوں کی حکومت اٹھ گئی تو قادیانی مسیح آیا۔ آنکھ کھول کر دیکھئے مسلمان ابھی تک ایشیا کے نصف حصہ سے زیادہ پر حکمران ہیں تو پھر یہود سے تمثیل کیسے درست رہی؟ اگر صرف ہندوستان کے مسلمان ہی مراد ہوں تو اس تنگ چشمی اور بوالہوسی کے بعد ریاست بہاولپور اور حیدر آباد دکن کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا بھی ضروری ہوگا کہ جنکی یہودیوں میں مثال نہیں ملتی۔ بہر حال یہ نظریہ اس شخص کیلئے ہے جو آنکھ بند کر کے ہمیشہ کے لئے خادم قدرت ثانیہ قادیانیہ بن چکا ہو۔

۱۳...... ترک جہاد کا مسئلہ ۵۷ء سے طے ہو چکا ہے اور سرسید و دیگر علمائے اسلام نے حالات کا مطالعہ کر کے پہلے سے ہندوستان میں بے جا قرار دیا ہوا ہے۔ اور ایران میں بابی اور بہائی مذہب نے بھی قادیانیت سے پہلے منسوخ کر دیا ہے۔ اسلئے یہ کہنا غلط ہے کہ مسیح قادیانی نے اس پر قلم نسخ پھیر دیا تھا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی مرزا صاحب کے ہم درس نے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی اس مسئلہ پر چار مربعے حاصل کر لیے تھے۔ مگر یہ ماننا پڑتا ہے کہ مدعیان مسیحیت نے بڑھ کر یہ کام ضرور کر دیا ہے کہ یہ مسئلہ اسلام سے نکال ہی دیا ہے۔ لیکن پھر بھی اپنے مخالفین سے وہی اسلامی جنگ کا اجراء ضروری سمجھے ہوئے ہیں۔ اور اغیار کو تہ تیغ کرنے سے بھی پیچھے ہٹتے نظر نہیں آتے، مگر کیا کریں حکومت درمیان میں حائل ہو جاتی ہے۔

۱۴...... مسئلہ جہاد کے متعلق یوں سمجھنا چاہیے کہ جب شریعت محمدی پر آج کوئی سلطنت پورے طور پر عمل پیرا نہیں اس لئے جس طرح باقی احکام اسلامیہ کے اجراء کیلئے انقلاب زمانہ نے جگہ نہیں چھوڑی اسی طرح جہاد کی بھی گنجائش نہیں رہی۔ ورنہ یہ مطلب نہیں کہ یہ حکم منسوخ ہی ہو چکا ہے، ورنہ یہ لازم آئے گا کہ جو احکام عہد رسالت میں جاری تھے سب ہی منسوخ ہو چکے ہیں۔

۱۵...... مسیح قادیانی نے **مغضوب علیہم** کہہ کر تمام اہل اسلام کو یہودی کہہ دیا ہے اور اسلام سے خارج کر دیا ہے۔ اب یہ بہانہ پیش نہیں کیا جا سکتا کہ مرزا صاحب نے کسی کو کافر نہیں کہا اور لوگ ان کو کافر کہہ کر خود کافر ہو رہے ہیں۔ اور اس سے پہلے ناظرین پڑھ چکے ہیں کہ ایک ہزار سال کے تمام مردہ مسلمانوں کو قرآن سے گمراہ قرار دیا ہے تو گویا سارا جہان قادیانیوں کے نزدیک کافر ہوا اور وہ مٹھی بھر اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اسے کون مان سکتا ہے؟ اس سے بہتر تو یہ ہوگا کہ ان کو اسلام جدید کے پیرو مان کر اسلام قدیم کی رو سے کافر اور بے ایمان سمجھا جائے۔ (عوض معاوضہ گلہ ندارد)

۱۶...... حیات مسیح کے ماننے والوں کو فیج اعوج میں داخل کر کے پھر ان کو معافی دے کر جناب نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ پہلے لوگ اس لئے معذور تھے کہ ان پر قرآن کے اصلی معانی نہیں کھلے تھے، لیکن ہم نے ''کاویہ جلد اول'' میں ثابت کر دیا ہے کہ حیات مسیح کا قول نہ صرف تمام مجددین اسلام اور تمام اہل سنت نے تسلیم کیا ہے، بلکہ عہد رسالت اور عہد خلافت

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سے بھی اسی پر اتفاق چلا آیا ہے۔ لیکن مسیح قادیانی پر اس کا انکشاف نہیں ہوا اس لئے مسلمانوں کو دو جماعتوں میں تقسیم کر کے ایسے افتراق وانشقاق کا باعث ہوئے کہ بھائی بھائی کا دشمن بن گیا ہے اور بیٹا باپ کا نہیں رہا۔ ترک موالات غیر مسلم سے کرنا تھا الٹا مسلمان آپس میں کر رہے ہیں۔ قادیانی تحریک سے پہلے مسلمان گو حنفی، وہابی کے جھگڑوں سے چُور ہو چکے تھے مگر آخر میں کسی حد تک باہمی مصالحت ہو چکی تھی۔ مگر قادیانی تحریک نے ایسی پھوٹ ڈال دی ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے کسی اور پھوٹ کی ضرورت نہیں رہی۔ حکومت کے بھاگ جاگے، ہندوستان کا میوہ پھوٹ پیدا ہو گیا اور ایسا تقسیم ہوا کہ غیر ممالک میں بھی ٹکے سیر ہو گیا ہے۔ تو گویا یہ مسیح حکومت کے لئے ہی آیا تھا، ورنہ مسلمانوں کی اصلاح اسے منظور نہ تھی کیونکہ تعلیمی اصلاح سر سید کر چکا تھا اور رائی ورعیت کے باہمی معاملات کو بھی ایسے طور پر سدھارا تھا کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی بن چکے تھے۔ صنعت وحرفت اور تجارت کی طرف زعمائے قوم توجہ دلا رہے تھے اور مذہبی تعلیم کے لئے مولانا مولوی محمد قاسم دیوبندی نے توجہ دلائی تھی۔ اب صرف پھوٹ رہ گئی تھی جو مسیح قادیانی نے کھلانی شروع کر دی، ورنہ کوئی بتائے کہ اس کی شخصیت سے مسلمانوں کو کونسا معراج ترقی حاصل ہوا۔

۱۷...... مثیل مسیح بنتے ہوئے ضمناً توہین مسیح کا بھی ارتکاب کر لیا ہے کہ مسیح کی والدہ گنہگار قوم کا فرد تھی اور اپنی ایک دادی سید تھی جس کی وجہ سے آپ کی والدہ اس دور کے تعلق سے بے گناہ قوم کی فرد بن چکی تھی۔ پھر یہ بھی کہا ہے کہ مسیح میں صرف انوثیت کا مادہ تھا اور مجھ سے تمام انوثیت کا مادہ نکال دیا گیا تھا کیونکہ کچھ دن پہلے ایک لڑکی پیدا ہو کر مر گئی تھی۔ (گویا مسیح ناصری مرد ہی نہ تھے)

۱۸...... آپ پیر دستگیر بن کر یہ افسوس کرتے ہیں کہ مجھے دجال کہا گیا پھر خوش بھی ہوتے ہیں

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ مسیح کو بھی یہودیوں نے برا کہا تھا۔ آج کل تبلیغی رسائل میں تکفیر مرزا کو صداقت مرزا کا نشان بتایا جاتا ہے اور یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ فتوے دینے والے علمائے اسلام سب یہودی ہیں اور بدترین مخلوقات ہیں، کیونکہ ان سے **فیج اعوج** کے علمائے اسلام بھی نالاں تھے۔ کونسا پارسا تھا کہ جس پر انہوں نے فتوائے تکفیر جاری نہ کیا ہو، اور کونسا امام تھا جس پر ان کی تکفیری قلم نہ چلی ہو۔ مزید برآں آپس میں بھی ایک دوسرے کو کافر کہتے رہتے ہیں اس لئے ان کی تکفیر مضر نہیں بلکہ صداقت کا نشان ہے انبیائے سابقین کے وقت بھی یہی لوگ تھے جنہوں نے انبیاء کی مخالفت کی تھی۔ دیکھئے بہائی، بابی اور مرزائی تینوں ایک ہی راگ گاتے ہیں۔ ''ایقان'' میں بہاء اللہ نے علمائے اسلام کا نام ''**همج رعاع**'' رکھا ہے اور قادیانی تعلیم میں ان کا نام سب سے بڑھ کر شرارتی یہودی، دجال اور **فیج اعوج** رکھا گیا۔ گو ان کے پیغمبر نے فیج اعوج کا زمانہ چودہویں صدی سے پہلے گذار دیا تھا، مگر یہ لوگ اس کو بھی اجتہادی غلطی بتا کر اب بھی فیج اعوج کا ہی زمانہ بتا رہے ہیں۔ تو جو جوابات مرزائی مذہب بہائی مذہب کے مقابلہ پر پیش کر سکتے ہیں ہماری طرف سے بھی مرزائیوں کے مقابلہ پر وہی وار دسکہ استعمال ہوسکتا ہے مگر حقیقی فیصلہ یوں ہے کہ فتوائے تکفیر دو قسم کا ہوتا ہے۔

ایک اصلاحی جو مسلمان اور اہل علم ایک شریعت کو مان کر آپس میں لگایا کرتے ہیں اور اس کی اصلی غرض اس غلطی کی اصلاح مقصود ہوتی ہے جو فریق مخالف سے سرزد ہوتی ہے، تو پھر جب اصل واقعات کھل جاتے ہیں اور فریقین کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اصل میں وجہ مخالفت صرف نافہمی معاملات تھی۔ تو فتویٰ منعدم ہو جاتا ہے اور فریقین آپس میں ویسے ہی موالات اور اتحاد سے معاشرت کرنے لگ جاتے ہیں جیسے کہ پہلے تھے' بلکہ بعض دفعہ ایسے تکفیری فتوے کی موجودگی میں بھی باہمی رشتہ ناطہ کے تعلقات پوری موالات کے ساتھ قائم رکھتے ہیں۔ دیوبندی، بریلوی، حنفی، وہابی وغیرہ کا جھگڑا اسی قسم میں داخل ہے۔ اور مرزائی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تعلیم میں اس کی نظیر پیش کرنے میں پیغامی اور محمودی تکفیر وتلعین اور تجہیل وتوہین بہترین نمونہ ہیں۔فتوے کی دوسری قسم تکفیر بیزاری ہے اور یہ فتوی عہد رسالت سے لے کر آج تک ان مدعیان امامت ورسالت پر جاری کیا گیا ہے کہ جنہوں نے نئی رسالت، نئی وحی، نیا اسلام یا انوکھی ترمیم وتجدید اسلام پیش کر کے اپنے آپ کو پھر بھی مسلمان ہی کہلایا ہے۔اس کی غرض وغایت یہ ہوتی ہے کہ یہ لوگ مسلمانوں کو دھوکہ نہ دینے پائیں بلکہ یہ ظاہر کر دیں کہ جس اسلام کو ہم سمجھتے ہیں وہ اسلام قدیم سے الگ ہے تاکہ نئے پرانے اسلام میں امتیاز قائم ہو جائے' اور اس قسم کے فتاوی مرزائیت میں بہائیت کے خلاف خود موجود ہیں۔ایسے فتوے کا اثر اولین یہ ہوتا ہے کہ فریقین میں ترک موالات اور باہمی متارکت شروع ہو کر تنافر اور مخاصمت تک پہنچ جاتی ہے۔

اب ناظرین بتائیں کہ اگر مسلمانوں نے قادیانی مسیح پر تکفیری فتوی از قسم دوم جاری کیا تو کونسا گناہ کیا یا وہ کس طرح یہودی اور کافر بن گئے؟ اگر بلا تحقیق ہی بنانا ہے تو بہائیوں کے مقابلہ پر مرزائی خود یہودی، شرالناس اور زبح رعاع وغیرہ ثابت ہوں گے۔اگر قسم دوم کے فتوے سے مرزا صاحب کی صداقت پیدا ہوتی ہے تو سب سے پہلے بہاء اللہ اور باب کی صداقت بھی تسلیم کرنی پڑے گی، اس لئے مرزائیوں کا یہ کہنا غلط ہو گیا کہ تکفیر مرزا صداقت مرزا کی دلیل ہے۔

۱۹...... یہ کہنا بھی غلط ہے کہ آج کل کے علمائے اسلام فیج اعوج اور بدترین مخلوقات ہیں۔ کیونکہ بقول مسیح قادیانی **فیج اعوج** کا زمانہ چودھویں صدی کے آغاز پر ختم ہو چکا ہے اور اب ہدایت کا ہزار شروع ہے اور اگر یوں کہا جائے کہ غیر احمدیوں میں **فیج اعوج** اب تھی جاری ہے تو یہ ماننا پڑے گا کہ **فیج اعوج** میں پہلے بھی دو قسم کے علمائے اسلام چلے آئے ہیں۔اول علمائے ربانی جو وارث انبیاء ہوتے ہیں اور اعلائے کلمۃ الحق میں بے دریغ ہو کر

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنی جان قربان کر دیتے ہیں اور جن کے متعلق وارد ہے کہ وہ حزب اللہ بن کر اہل باطل کے مقابلہ پر مظفر و منصور رہیں گے۔ اور یہ جماعت وہ ہے کہ جنہوں نے آج تک تمام مذاہب جدیدہ کی تردید اور مدعیان نبوت کی (خواہ بروزی ہوں یا ظلی) تکفیر کی ہے اور جن کے متعلق لکھا ہے کہ یہ جماعت اصلی مسیح کے ساتھ شامل ہو کر دجال، مدعی الوہیت و رسالت بروزی کو جان سے مار ڈالے گی۔ دوم علمائے سوء، شریر الناس اور بدترین مخلوقات جو مذاہب جدیدہ اور تعلیمات جدیدہ کی طرف دعوت دے کر اسلام کا مفہوم ہی بگاڑ ڈالتے ہیں اور لفظی مباحث کے آسرے پر بروزی الوہیت و رسالت یا بروز کرشن و راچند رو جے سنگھ بہادر اور مظہر جٹیاؤ غیرہ بن کر اپنی شخصیت کو بھول بھلیاں کا نمونہ بنا کر پیش کرتے ہیں اور یہی فیج اعوج کا مصداق ہیں۔ پس احادیث نبویہ دو قسم کے علمائے اسلام بتا رہی ہیں۔ اس لئے یہ حد بندی کرنا کہ **فیج اعوج** کے وقت علمائے ربانی کا وجود نہیں ہوتا، کمال خوش فہمی ہوگی۔

۲۰..... روحانی نماز سکھلانے کے بعد آپ نے دعاء اور محبت الٰہی کے ذریعہ نبی بننے کا طریق سکھلایا ہے مگر اپنی شخصیت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے نبوت کو خدا کے سپرد کر دیا ہے کہ جسے چاہے فناء فی اللہ، محبت الٰہی اور کثرت مکالمہ و مخاطبہ سے نبی بنا دیتا ہے اور وہی محدث اور مجدد بھی کہلاتا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ۱۹۰۲ء میں آپ کو مستقل طور پر نبی بنا دیا گیا تھا اور اصل میں تزکیہ نفس کو اس کا بہترین سبب قرار دیا ہے اور ضمناً کہہ دیا ہے کہ نبوت کسب و اجتہاد سے بھی حاصل ہو سکتی ہے اور وہ صرف وہبی امر نہیں ہے۔ گویا فلاسفہ کا مذہب آپ کے نزدیک حق ہے اور قرآن کا حکم قابل تاویل ہے کہ بغیر استعداد تامہ کے نبوت کا فیضان نہیں ہوتا۔ اگر اس طریق سے نبوت بروزی مراد ہو تو پھر بھی قرآن کا خلاف ہوگا کیونکہ اس میں کسی طرح کی نبوت بروزی کا ذکر تک نہیں۔

۲۱..... پاپ دور کرنا جب کرشن اور مسیح میں مساوی طور پر پایا جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ مرزا صاحب بھی پاپ دور کرنے کے مدعی ہیں اور کفارہ کا مسئلہ جس کو "کتاب البریہ" میں غلط اور ناممکن قرار دے آئے ہیں، اپنے لیے بڑے زور سے ثابت کر رہے ہیں۔ اور یہ دعویٰ نہ صرف شرک ہے بلکہ خدا کو خدائی سے ہی جواب دینے کے برابر ہے اور بعینہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح سزا و جزا کا مالک ہے۔ خدا نے یہ کام مسیح کے ہی سپرد کر دیا ہوا ہے۔

ناظرین! غور کریں کہ آیا حیات مسیح کا عقیدہ شرک ہے یا یہ عقیدہ رکھنا کہ مسیح قادیانی ثواب و عقاب پر قابض ہے۔

۲۲...... بہاء اللہ نے موعود کل بن کر اپنے مریدوں کو آزاد کر دیا ہوا ہے کہ خواہ وہ کسی مذہب میں شمار ہوں بغیر بیعت کے بھی بہائی ہو سکتے ہیں۔ مگر مرزا صاحب یہ مسلک نہیں جاری کر سکے کیونکہ ان کے نزدیک شرائط ضروری ہیں اس لئے ان کو نسبتاً کامیابی نہیں ہوئی اور نہ آریوں نے آپ کو قبول کیا ہے، نہ سکھوں نے اور نہ عیسائیوں نے۔ بلکہ سب نے آپ کو اس تحقیر سے دیکھا کہ کسی دشمن کو بھی نہیں دیکھا جا سکتا۔ ہاں مسلم قوم پر آپ کا افسوں چل رہا ہے کیونکہ ان میں مذہبی تعلیم سے ناواقف بہت ہیں لیکن جنہوں نے ایمان کی قدر کی ہے وہ اس سودے میں جب تک کہ اسے امتحان کی کسوٹی پر بار بار نہ پرکھ لیں اپنا نقد ایمان نہیں کھو بیٹھتے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی ایک اس وقت اندر ہی اندر پچھتا رہے ہیں مگر اب ان کو چھوڑ نا مشکل ہو رہا ہے۔

۲۳...... سورج کی کشش بہت زبردست ہے، جبراً اپنی طرف کرۂ ارض کو کھینچ رہی ہے۔ مگر مرزا نبی بن کر اس کشش کے مدعی ہوئے تو ہیں لیکن بہاء اللہ کے مقابلہ پر اپنی طرف لوگوں کو کھینچ نہیں سکے۔ اور جن لوگوں نے آپ سے قطع تعلق کیا ہے ان کے لئے برباد ہونا لازمی امر نہیں ہوا کیونکہ اس وقت پیر جماعت علی شاہ صاحب اور پیر مہر علی شاہ صاحب اور مولوی

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ثناء اللہ صاحب روز افزوں ترقی کر رہے ہیں، کسی قسم کا کھٹکا نہیں اور سختی نرمی جیسی کہ مرزائیوں پر آتی ہے ویسی دوسروں پر بھی آتی ہے۔ ورنہ امتیازی طور پر ہمارے سامنے کوئی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔ اور اگر یہ نظریہ پیش کیا جائے کہ مقربین بارگاہ الٰہی تکالیف میں بہت مبتلا ہوتے ہیں تو سارا معاملہ ہی بگڑ جاتا ہے۔ ہاں حضرت نوح علیہ السلام کے دشمن آناً فاناً تباہ و برباد ہو گئے، موسیٰ علیہ السلام کے دشمن فوراً ہلاک ہو گئے، ھود و لوط و صالح اور شعیب علیہم السلام کے دشمن نیست و نابود ہو گئے اور حضور علیہ السلام کے دشمن لڑائیوں میں جو عذاب الٰہی تھیں مارے گئے اور یہ وعدہ سچا نکلا کہ ''ہم اپنے رسولوں کی امداد کرتے ہیں''۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آج وہ شخص جو خود خدا اور ابن اللہ بلکہ ابو اللہ بنتا ہے (**استغفر اللہ**) اپنے دشمنوں کو ہلاک نہیں کر سکا۔ بلکہ اپنے دشمنوں کے سامنے ان کی پیشینگویوں کے مطابق بغیر اس کے کہ ان میں تاویل کی جائے مر چکا ہے اور دنیا جانتی ہے کہ اس کے دشمن اب تک زندہ ہیں اور پھولتے پھلتے ہیں اور جو مرے بھی تھے وہ امتیازی طور پر نہیں مرے تھے ورنہ ان کے متعلق حاشیہ آرائیوں کی ضرورت نہ پڑتی کہ بددعا کبھی اندرونی خوف سے ٹل جاتی ہے، صدقہ خیرات اسے دفع کر دیتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ ہم مانتے ہیں کہ یہ سب کچھ درست ہے مگر سوال یہ ہے کہ جس پیشینگوئی یا بددعا کو اپنی صداقت کا معیار قرار دیا جائے تو کیا اس کا پورا ہونا ضروری نہیں ہوتا! اگر یہی بات تھی تو کیوں اچھل اچھل کر اسے پیش کیا تھا؟ دیکھئے انبیاء علیہم السلام نے بددعائیں دیں اور پیشینگویوں سے اپنی اپنی قوم کو متنبہ کیا، مگر کبھی بھی وقوع عذاب کو اپنی سچائی کا معیار قرار نہیں دیا اور نہ ہی اپنے اوپر مغلظات اور گالیاں لی ہیں مگر وہ پھر بھی پوری اتریں اور یہاں اگر کوئی بہانہ نہیں چلتا تو کہہ دیتے ہیں کہ فریق مخالف اندر سے تائب تھا یا خوف زدہ ہو گیا تھا یا یوں کہا جاتا ہے کہ اسکا وقوع عہد خلافت میں ہوگا کیونکہ قدرت ثانیہ کا بروز بھی آپ کا ہی عہد ہے مگر تاڑنے والے بھی قیامت کی نظر رکھتے ہیں کہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ع　　شیر برفی دیگر و شیر نیستاں دیگر است

۲۴..... روح کا بار بار دنیا میں آ کر جنم بدلنا جس طرح باطل ہے اسی طرح مسیح قادیانی کا بار بار بروز بھی باطل ہے۔ اگر یہ درست تھا تو جس طرح مسیح قادیانی پر انبیاء کا بروز ہوتا رہا ہے اسی طرح بعد میں دوسرے کے اندر بھی جاری رہنا چاہیے تھا، یہ کیا غضب ہے کہ آپ نے باقی انبیاء کا بروز بند کر دیا ہے اور اپنا بروز جاری رکھا ہے۔ تو گویا یہ مطلب ہوا کہ اب حضور علیہ السلام کا اسوۂ حسنہ براہ راست مفید نہیں، جب تک کہ مسیح قادیانی کا اسوۂ حسنہ درمیان میں واسطہ نہ سمجھا جائے۔ باقی رہے دوسرے انبیاء تو ان کو تو سرے سے بے تعلق ہی کر دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ تقدس کی بیماری نے زور پکڑ کو نخوت کا مادہ بھی پیدا کر دیا تھا اور ہمچو ما دیگرے نیست کا مرض ایسا پیدا ہو گیا تھا کہ اپنے آقائے نامدار کی بھی کچھ پروانہیں کی اور کہہ دیا کہ گوان کے ذریعے سے ہی ہم نے ترقی حاصل کی ہے مگر خدا کے ساتھ ایسا تعلق ہے جو کسی کو حاصل نہیں' اسی وجہ سے تو ایک دفعہ آپ خدا بن گئے تھے اور بہاء اللہ سے بڑھ کر صفات الہیہ، تکوین، تفرید اور توحید بالمادہ وبغیر مادہ اور **کن فیکون** پر قبضہ کر لیا تھا۔ دوسری دفعہ ابن اللہ بن کر خدا سے یہ لفظ سنے تھے کہ ''اے میرے بیٹے میری بات سن'' تیسری دفعہ جب عروج ہوا تو اپنی قدرت ثانیہ مرزا محمود کو خیر الرسل اور خدا نے نازل من السماء کہہ کر دنیا کے سامنے پیش کیا تو گویا **کل یوم ھو فی شان** آپ کے لئے ہی شایان ہے مگر ایک مسلم جو خدائے قدوس کو ان حیا سوز آلائشوں سے پاک سمجھتا ہے اور ایسے مدعی کو غلط گو یا ماؤف الدماغ یقین کرتا ہے نہ اسے ایسے بروز کی ضرورت ہے اور نہ ایسے مومی خدا کی ضرورت ہے کہ جھٹ بیٹا بن گیا پھر خیال آیا تو باپ یا دادا بن گیا۔ خدا ایسی گمراہ کن شرکیہ تعلیم سے مسلمانوں کو بچائے۔ مرزائیوں کو شکایت ہے کہ عیسائیوں میں انسان پرستی کی تعلیم موجود ہے مگر اپنا گھر سارے کا سارا ہی آتش شرک وکفر سے بھسم ہو چکا ہے اور خبر تک نہیں۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۵......جناب کا الہام ہے کہ ''کسف الشمس والقمر فی رمضان فبای آلاء ربکما تکذبان'' تعجب ہے کہ پہلے تو کسوف وخسوف کا مطلب غلط سمجھے پھر تاویل ایسی کی کہ جس پر طفل مکتب بھی ہنسی اڑاتا ہے۔ پھر اتنی شوخی دکھائی کہ ''سورہ رحمٰن'' کی ایک آیت کا نمونہ پیش کر دیا۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ کا ملہم فصیح اللسان نہ تھا ورنہ کچھ بعید نہ تھا کہ آپ بھی مسیلمہ کے فرقان اول وثانی کا بروز پیش کر دیتے۔ پھر یہ غضب ڈھایا ہے کہ **معذبوھا** سے یہ مطلب لیا ہے کہ ہماری صداقت کے لئے مخالفین کو طاعون سے عذاب دیا جائے گا اور جاہلوں کو ایسا الو بنایا ہے کہ وہ اس تحریف قرآنی کو معارف قرآنی سمجھنے لگ گئے۔ کیا اس گھمنڈ پر کہہ دیا تھا کہ چودھویں صدی سے پہلے ہزار سال تک قرآن مخفی رہا اور اس کے معارف کھلے ہیں تو صرف چودھویں صدی میں، مگر وہ بھی صرف ہم پر۔ جناب اگر ایسے ہی معارف ہیں تو تمام ملاحدہ وزنادقہ آپ سے بڑھے ہوئے ﴿ **تَنَزَّلُ عَلٰی کُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ** ﴾ سے آپ پر فتوائے شیطانی لگا دیتے ہیں۔ قربان جائیں ایسے معارف پر کہ جنہوں نے اسلام ہی بدل ڈالا۔ اور قرآن پاک کو ایسا بازی طفلاں بنا ڈالا ہے کہ آج وہ لوگ بھی معارف بیان کرنے لگ گئے ہیں کہ جن کو ایک حرف بھی پڑھنا نہیں آتا اور معارف بیانی ایسی بدنام ہوگئی ہے کہ جب ہم معارف کا نام سنتے ہیں تو فوراً یہ نقشہ ذہن میں جم جاتا ہے کہ معارف بتانے والا ضرور ماؤف الدماغ ہوگا یا مولانا جناب

ع جاہل ونادان وابلہ بیوقوف

ہوں گے ورنہ کسی مسلم کو یہ جرأت نہیں پڑتی کہ اسلام کو نئی طرز پر پیش کرے کیونکہ اس کا یہ معنی ہوتا ہے کہ ہم نے ایک مذہب تیار کیا ہے اور اس کا عنوان ہم نے بھی اسلام ہی رکھا ہے کیونکہ یہ لفظ بہت مانوس ہو چکا ہے۔

۲۶......نبی کی شناخت کے تین طریق (عقل ونصرت الٰہی وتصدیق سلف) اگر تسلیم کئے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جائیں تو جناب کی ذات میں نہیں پائے جاتے کیونکہ عقلی دلیل یہی دیجاتی ہے کہ جب دنیا میں ظلمت آتی ہے تو روشنی کا تقاضا پیدا ہو جاتا ہے۔ ہزار سال سے قرآن مخفی تھا کیونکہ فیج اعوج گمراہی کا ہزار تھا اس لئے ظلمت تھی، چودھویں صدی کا آغاز ہدایت کیلئے آیا اور روشنی پیدا ہو گئی۔ یہ دلیل بہائیت میں بھی موجود ہے اور ہر ایک مدعی نبوت اپنی تصدیق کیلئے ادھر اُدھر کی باتوں سے استدلال پیش کر سکتا ہے اور یہ دلیل بھی اصولی طور پر غلط ہے کیونکہ یہ ساتواں ہزار ہے جو ہدایت کا شمار کیا جاتا ہے۔ چھٹا ہزار فیج اعوج کے لئے اور گمراہی کا سال تھا، پانچویں ہزار میں بھی صرف تین سو سال (قرون ثلثہ) ہدایت کے لئے تھے باقی سات سو سال گمراہی کا دور تھا۔ پھر چوتھے ہزار میں صرف ۳۳ سال ہدایت کے لئے تھے جو مسیح علیہ السلام کا زمانہ تھا اور اسی کے قریب قریب حضرت یحییٰ علیہ السلام اور زکریا علیہ السلام کا زمانہ ہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام تک گمراہی کا زمانہ آ جاتا ہے۔

ناظرین غور کریں کہ خیر الانام کے حصہ میں ہدایت کا زمانہ صرف چار سو سال ہے اور ہزار سال امت گمراہی میں رہی ہے خدا بڑا ہی بے رحم ہے کہ رحمۃ للعلمین بھیج کر بھی خیر الامم کو دھوکے میں رکھتا ہے؟ پھر باقی پڑتال کی جائے تو ثابت ہوتا ہے کہ خدا اپنے بندوں سے نیک سلوک نہیں رکھتا، کیونکہ ایک ہزار سال تک خبر گیری نہیں ہوتا اور جب ہدایت کے ہزار میں خبر دیتا ہے تو اس میں بھی مٹھی بھر انسان ہدایت پاتے ہیں باقی گمراہی میں پھنسے رہتے ہیں تو گمراہ۔ ثابت ہوا کہ مرزائیوں کے نزدیک **(سبقت رحمتی غضبی)** غلط ہو گا۔ اور یہ ماننا پڑے گا کہ خدا اپنی مخلوق کو گمراہ کرنے میں بہت خوش ہوتا ہے اور **(قلیل من عبادی الشکور)** کی مثال مرزا صاحب سے ہی پوچھ کر قائم کرتا ہے۔ نصرت الٰہی کا مفہوم بہاء اللہ نے اپنی درخواست میں بیان کیا ہے، غالباً وہی مفہوم جناب نے بھی مراد لیا ہے کہ تسخیر قلوب مراد ہے، ورنہ ظاہری حکومت مراد نہیں ہو سکتی' کیونکہ پیر صاحب تو ہمیشہ قید میں ہی رہتے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے اور مرید صاحبان کو مقدمہ بازی اور دُعا بازی، مباہلہ بازی اور لیاقت بازی یا نبوت بازی سے ہی فرصت نہیں ملتی تھی اور حکومت کا پاس ہر وقت پیش نظر تھا تو اب محکوم کو حاکمانہ نصرت ہو تو کیسے ہو۔ اس لئے یہ بہانہ بنایا کہ ہم دلوں پر حاکم ہیں اور دلوں کی تسخیر ہماری فتح مندی اور نصرت الٰہی ہے مگر اس میں بھی پیر کے نمبر زیادہ ہیں۔

۲۷......**مورخ طبری** نے روایت کی رو سے ثابت کیا ہے کہ دنیا کی کل عمر سات ہزار سال ہے جن میں سے چھ ہزار سال گذر چکے ہیں۔ ساتویں ہزار میں حضور ﷺ کی امت جا رہی ہے یوں بھی وارد ہے کہ **الدنیا سبعة آلاف سنة، انا فی آخرها الفا.** حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ دنیا سات ہزار سال ہے اور میں آخر ہزار سال (ساتویں ہزار سال) میں ہوں۔ (رواہ الطبرانی والبیہقی فی دلائل النبوۃ)

اس تحقیق کی رو سے مرزا صاحب کا یہ دعویٰ غلط ہو گیا کہ میں ساتویں ہزار سال میں بھیجا گیا ہوں اور ثابت ہو گیا کہ غلام نے صریحاً اپنے آقا پر ڈاکہ مارا ہے۔

۲۸......امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ "**بسط الکف فی مجاوزۃ هذه الامة الالف**" میں لکھا ہے کہ ساتویں ہزار سال پر کچھ صدیاں اس امت کیلئے بڑھائی گئی ہیں۔ اب مرزا کا یہ کہنا غلط ہو گیا کہ چودھویں صدی پر دنیا ختم ہو چکی تھی اس کے بعد نئے سرے سے دنیا کا دورِ جدید شروع ہوا جس کا (دنیا ختم ہونے کے بعد اس کے دورِ جدید کا) میں آدم ہوں اور خدا نے کہا ہے کہ **اسکن انت وزوجک الجنة** "تو اور تیری بیوی جنت میں رہو" یہ خیال دراصل بہائی تعلیم سے اڑایا ہوا ہے۔ ورنہ یہ بلند پروازی جناب کو کہاں سے حاصل تھی۔

۲۹......صحیحین کی حدیث میں خود آپ نے ٹھوکر کھائی ہوئی ہے کیونکہ اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ نزول مسیح کے وقت پہلے امام الزمان موجود ہوں گے جو مسلمانوں کو مسیح کے سپرد کر دیں گے ورنہ یہ مطلب نہیں کہ مسیح امت محمدیہ کا ایک فرد ہو گا جیسا کہ "کاویہ، جلد اول" میں مذکور ہے

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بہر حال یہ پیشینگوئی بھی دانیال کی پیشینگوئی کی طرح آپ پر چسپاں نہ ہوئی۔ مال کا آنا اور سیالکوٹ میں کامیابی دیکھنا اور ''براہین'' کا بیکسی میں لکھنا صداقت کا نشان نہیں ہے کیونکہ نہ تو سرسید کے برابر آپ کو کامیابی ہوئی نہ ہی اس کے برابر بیکسی میں ایسا اعجاز دکھایا کہ اسلامی یونیورسٹی قائم کی ہو۔ آپ سے بڑھ کر تو دیا بند اور مہاتما گاندھی کو زیادہ کامیابی حاصل ہو چکی ہے تو پھر یہ کیا معیار ہوا۔ شاید ﴿یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا﴾ کو اپنے اوپر چسپاں کر نے کا خیال کر لیا ہوگا مگر شرح دامن گیر ہوگئی ہوگی کہ ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

۳۰..... ''کتاب الاعداد، ب ۱۶'' میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام جب بنی اسرائیل کو ملک کنعان کے پاس کوہ فاران کے قریب لے آئے اور بنی عناق سے لڑنے کو حکم دیا تو بنی اسرائیل نے انکار کر دیا تو آپ نے داتن اور ابیرام کو بلا بھیجا تو دونوں نے انکار کر دیا۔

دوسری طرف قورح نے اڑہائی سو آدمی لے کر بغاوت پھیلا دی کہ موسیٰ علیہ السلام ہم پر کیوں ناحق حکومت کرتے ہیں تو موسیٰ علیہ السلام نے ان کو خدا کے حضور کھڑا کر کے بددعا کی تو وہ آگ میں بھسم ہوگئے۔ پھر داتن اور ابیرام کے گھر آکر کہنے لگے کہ اگر تم پر وہی حوادث آئیں جو لوگوں پر آتے ہیں تو یوں سمجھو کہ تم پر عذاب نہیں آیا اور میری صداقت بھی ظاہر نہ ہوگی ورنہ تمہاری ہلاکت یقینی ہے۔ سو وہ دونوں اپنے گھروں کے دروازوں میں کھڑے ہوگئے تو فوراً پاؤں کے نیچے سے زمین پھٹ گئی اور تمام بال بچے اور مال ومتاع زمین میں چلا گیا اور اوپر سے زمین پھر مل گئی۔ اس واقعہ نے بتا دیا کہ جو پیشینگوئی اظہار صداقت کے لئے ہوتی ہے اس میں انوکھا پن ہوتا ہے اور عام حوادث کے ماتحت نہیں ہوتی۔ اب اگر اس معیار کے ساتھ مرزائیت کی پیشینگوئیوں کو پرکھا جائے تو کوئی بھی صحیح نہیں نکلتی۔ مگر مرزا صاحب کہتے چلے جا رہے ہیں کہ ہماری پیشینگوئیاں سچی ہیں ایک دو اگر سچی نہیں نظر آتیں تو

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ہم سے پوچھیں تا کہ ہم بتا دیں کہ اس میں کبھی اجمال ہوتا ہے کبھی مشروط ہوتی ہے، کبھی صدقہ خیرات سے وہ ٹل بھی جاتی ہے، کبھی فریق مخالف قوم یونس علیہ السلام کی طرح تائب ہو جاتا ہے اور کبھی اس کو عقبیٰ کا ذخیرہ بنایا جاتا ہے اور کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ اس کا وقوع بعد الموت ہوتا ہے اور ملہم سمجھتا ہے کہ میری زندگی میں ہوگا۔ بہر حال ایسے بہانوں سے کچھ فائدہ نہیں ہم تو سیدھا جانتے ہیں کہ نبی کی بددعا نہیں ٹلتی اور نہ ہی وہ حاشیہ آرائیوں کی محتاج ہوتی ہے۔ دعائے یونس کو بھی خواہ مخواہ بدنام کر رکھا ہے۔ کیونکہ زیر بحث وہ دعائیں ہیں جو معیار صداقت ٹھہرائی جائیں۔ لیکن حضرت یونس علیہ السلام نے نہایت سادگی سے ان کو عذاب الٰہی کی خبر دی تھی اور خود وہاں سے چل دیئے تھے تب قوم نے اپنے نبی کی ناراضگی کو موجب ہلاکت سمجھا اور ایمان لا کر ان کی تلاش میں نکلے۔ تو جناب باری میں ٹاٹ پہن کر کمال عاجزی کے ساتھ آہ وزاری کرنے لگے، تو خدا نے ان کو معاف کر دیا۔ مگر ہمیں یہاں یہ دیکھنا ہے کہ جن کی نسبت تو یہ یا خوف الٰہی کو منسوب کیا جاتا ہے کیا انہوں نے کبھی بھول کر بھی مرزا صاحب کو نبی مانا تھا؟ یا ان کی ہلاکت اگر ہوئی تھی تو کیا عام حالات کے ماتحت نہ ہوئی تھی؟ خدا کا شکر ہے کہ مرزا صاحب کی اپنی وفات بھی فوری اور غیر معمولی حوادث سے ہوئی تھی۔ ورنہ اگر کسی کی موت ایک دست یا چلّی بھرتے سے بھی ہوتی تو یہ لوگ شور مچا دیتے کہ دیکھئے وہ عذابی موت سے مرا ہے مگر اب کیا کریں کوئی پیش نہیں جاتی۔ ادھر ادھر ہاتھ مارتے ہیں کوئی پیشینگوئی بھی عام حالات کے خلاف ثابت نہیں ہوئی اس لئے وہ معیار صداقت نہیں بن سکتیں۔

۳۱...... اپنے لیکچر کو ختم کرتے ہوئے پھر کہہ دیا ہے کہ وفات مسیح کا مسئلہ ہمارا بنیادی پتھر ہے جس کی تائید شب معراج سے ہوتی ہے کہ حضور علیہ السلام نے مسیح علیہ السلام کو مردہ انبیاء میں دیکھا تھا اور خطبہ صدیقیہ میں آپ کی وفات صراحۃً مذکور ہے۔ گو اس دلیل کی تردید کاویہ

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

جلد اول" میں ہو چکی ہے مگر یہاں پھر بھی اتنا عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ جب مرزائیت میں معراج جسمانی صرف ایک قسم کا زبردست کشف ہی تھا جس کے مدعی خود مرزا صاحب بھی تھے تو یہ کہاں سے ضروری معلوم ہو گیا کہ کشف میں صرف مردے ہی نظر آئیں یا صرف زندے؟ یہ کیسی بے بنیاد بات کہہ دی۔ اس پر تو بچے بھی ہنسی اڑائی گے کہ نبی بن کر ایسی لایعنی دلیل دی۔ **لاحول و لاقوۃ الا باللہ۔**

دانیال کی پیشینگوئی

"کوکب دہلی" یکم اگست ۱۹۲۸ء میں لکھا ہے کہ اول دانیال نے ایک فرشتہ کو یوں کہتے ہوئے سنا کہ ایک مدت، دو مدت اور ڈیڑھ مدت۔ پھر کہا کہ ۱۲۹۰ دن میں دائمی قربانی موقوف ہو جائے گی۔ پھر کہا کہ مبارک وہ ہے جو ۱۳۳۵ تک انتظار کرتا ہے (اور کتاب الاعداد، ب ۱۴ میں مذکور ہے کہ یوشع اور کالب کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ملک کنعان کا حال دریافت کرنے کو بھیجا تھا تو وہ چالیس روز کے بعد واپس آئے تھے مگر بنی اسرائیل نے کہا کہ ہم فاران ہی میں رہیں گے ملک کنعان کو کبھی نہ جائیں گے کیونکہ وہاں کے باشندے ہم کو مار ڈالیں گے۔ اب خدا کا حکم آیا کہ ان چالیس دن کے بدلے چالیس سال تک تم کو ملک کنعان سے محروم کر دیا گیا ہے یہیں مرو گے اور تباہ ہو جاؤ گے۔ چالیس سال کے بعد تمہاری نسلیں وہاں داخل ہوں گی)

دوم: اس سے معلوم ہوا کہ تورات میں یوم سے مراد سال ہوتا ہے اور مدت سے مراد ایک سال شمسی ۳۶۰ یوم ہوتے ہیں۔ اور جب اس کے ساتھ ایک اور سال ۳۶۰ یوم اور نصف سال ۱۸۰ یوم جمع ہوں تو کل یوم ۱۲۶۰ ہوئے جن سے مراد پھر سال ہوں گے اور ۱۲۶۰ ہجری کی طرف اشارہ ہوگا جس میں حضرت باب ظاہر ہوئے تھے۔

سوم: سال قمری ۳۵۴ یوم کا ہوتا ہے اور سال شمسی بحساب اہل نجوم ۳۶۵ یوم کا تو ۱۲۶۰ ظہور

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

باب کو سال قمری (۳۵۴) میں ضرب دے کر ۴۴۶۰۶۰ حاصل کرو اور اسے سال شمسی ۳۶۵ پر تقسیم کرو تا کہ ۱۲۲۲ کا عدد حاصل ہوا۔ اور ۶۲۲ اس میں جمع کرو (کیونکہ اسی ۶۲۲ء میں سنہ ہجری کا آغاز ہوا ہے) تو ۱۸۴۴ء، ۱۲۶۰ھ حاصل ہوگا۔ تو گویا ۱۲۶۰ میں ۱۸۴۴ء کی طرف بھی اشارہ موجود ہے۔ اسی واسطے اس پیشینگوئی میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہ راز مخفی ہے دانش مند ہی اسے معلوم کریں گے اور آج اس کا انکشاف باب کے ذریعہ سے ہو چکا ہے پھر چھ سال بعد ۱۸۵۰ کو شیراز میں باب کو بمعہ احباب کے گولی سے اڑایا گیا۔

چہارم: یوحنا، ب ۹ میں مسیح علیہ السلام کا قول مذکور ہے کہ میں باب الوصول الی اللہ ہوں اس لئے باب نے بھی (بروزی رنگ میں) اپنا نام باب رکھ لیا تھا۔ ملاکی ب ۳ میں ہے کہ مسیح اپنے ظہور سے پہلے اپنا ایک مبشر بھیجے گا (تو باب بھاء کے ''مبشر'' بھی بن گئے) مکاشفات میں یہ بھی مذکور ہے کہ خدا اور مسیح آخری ایام میں ظاہر ہوں گے اور مسیح خدا کی حکومت قائم کرے گا اور خدا ہیکل انسانی میں ظاہر ہو کر روپ لے گا۔ تو وہ انسان مظہر الٰہی اخوت عامہ اور امن کلی پھیلائے گا (تو وہ مسیح جناب بہاء ہیں جنہوں نے اتحاد ملی اور وحدت بین الاقوام والادیان کا حکم دیا ہے)

پنجم: امریکا میں ''ملوائٹ'' فرقہ نے (جو تشریح مکاشفات بائبل میں مشہور ہے) لکھا ہے کہ مسیح کا ظہور ۱۸۴۴ء میں ہوگا۔ مگر انہوں نے یہ سمجھا کہ مسیح جسمانی طور پر امریکا میں ظاہر ہوگا حالانکہ اس کا ظہور ایران میں مقدر تھا اس لئے وہ ناکام رہے۔

ششم: ''مفاوضات عبدالبہاء'' مطبوعہ ۱۹۰۸ء بریل لیڈن ہالینڈ کے حصہ اول میں یوں لکھا ہے کہ:

۱...... دانیال کی پیشینگوئی میں اڑہائی سال کا ذکر ہے جن کے مہینے ۴۲ ہوتے ہیں اور ایام ۱۲۶۰ جو میلاد بہائیہ کی تاریخ ہے۔ اور ۱۲۹۰ (یعنی ۱۲۰۸ھ) میں آپ نے باغ رضوان

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بغداد میں ۱۲ روز اقامت کے بعد اعلان نبوت کیا (اور کتاب ایقان لکھی) اور ۱۲۹۰ میں سے دس عدد اس لئے کم کئے ہیں کہ حضور ﷺ نے چالیس سال بعد دعوائے نبوت کیا تھا اور اعلان نبوت تین سال بعد (۴۳ سال کی عمر میں) ہوا تھا پھر ہجرت ۵۳ سال میں ہوئی اور وفات ۶۳ میں تو چونکہ اعلان نبوت ہجرت سے پورے دس سال پہلے ہوا تھا اس لئے ۱۲۸۰ء میں دس سال ملا کر ۱۲۹۰ بتایا گیا تا کہ اعلان نبوت بہائیہ کی تاریخ اعلان نبوت محمدیہ سے شروع کی جائے اور مقابلہ درست ہو۔

۲.....دانیال کی یہ بھی پیشینگوئی ہے کہ دو ہزار تین سو روز (یعنی سال) تک بیت المقدس تعمیر ہو جائے گا یعنی ولادت باب تاریخ تجدید عمارت بیت المقدس ۲۳۰۰ سال کو ہوگی کیونکہ ولادت مسیح اور آغاز تجدید کے درمیان ۴۵۶ سال کا عرصہ تھا اور میلاد مسیح و میلاد باب کے درمیان ۱۸۴۴ سال کا عرصہ ہوا ہے دونوں کو ملائیں تو وہی ۲۳۰۰ سال کا عرصہ نکلتا ہے۔

۳.....کتاب عزرا فصل اول میں ہے کہ میلاد مسیح سے پہلے ۵۳۶ سال کو شاہ کورش نے تجدید بیت المقدس کا حکم دیا تھا۔ فصل ہفتم میں مذکور ہے کہ شاہ ارتحشستا جب سات سال حکومت کو چکا تو قبل از میلاد ۴۵۷ میں اس نے بیت المقدس کو از سر نو تعمیر کرایا۔ اور "نحمیا" فصل دوم میں ہے کہ قبل از میلاد مسیح ۴۴۴ میں ارتحشستا نے حکم دیا تھا کہ بیت المقدس کی تجدید کرائی جائے۔ تو خلاصہ یہ ہوا کہ چار دفعہ بیت المقدس مسمار ہوا اور چار دفعہ از سر نو تعمیر ہوا اور ہمارے زیر نظر شاہ ارتحشستا کی تعمیر کی تاریخ ہے اور اسی کو سامنے رکھ کر ولادت باب کا سنہ میلاد اخذ کیا ہے۔

۴.....۴۵۷ سال کو "دانیال" نے ۷۰ ہفتہ کے عنوان سے بھی ذکر کیا ہے کیونکہ ۷۰ ہفتہ کے دن ۴۹۰ ہوتے ہیں جو ۴۹۰ سال کے برابر ہیں اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ ۴۵۷ میں مسیح کی ولادت ہوئی اور ۳۳ سال میں واقعہ صلیب پیش آیا تو واقعہ صلیب اور تجدید بیت المقدس میں ۴۵۷+۳۳=۴۹۰ سال ہوئے۔

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

۵...... ''دانیال'' فصل نہم میں بھی یہی مدت مذکور ہے کیونکہ اس میں یہ اشارہ ہے کہ سات ہفتہ یعنی ۴۹ سال تک بیت المقدس زیر تعمیر رہا۔ پھر ۶۲ ہفتہ تک ولادت مسیح ہوئی اور ایک ہفتہ بعد صعود مسیح ہوا تو کل مدت ۷۰ ہفتہ ہوئی۔

۶...... تورات میں وعدہ ہے کہ رب الجنود اور مسیح آئیں گے۔ انجیل میں ایلیا اور مسیح کا رجوع مذکور ہے اور اسلام میں مہدی و مسیح کا انتظار ہے یعنی تینوں میں دو دو موعود کا ذکر ہے (جو باب وبہاء سے پورا ہوا) کہ وہ زمین کو خلد بریں بنا کر وحدت بین الادیان والاقوام پیدا کریں گے۔ قادیانی مذہب نے بھی ''دانیال'' کی پیشینگوئی کو اپنے مسیح قادیانی پر چسپاں کیا ہے کہ ۱۲۶۰ھ میں آپ موجود تھے لیکن ادعائے نبوت اور ولادت یا وفات کا صحیح وقت نہیں بتا سکے۔ آپ کی وفات ۱۳۲۶ھ میں ہوئی ہے اگر اس میں بہائی مذہب کی طرح دس سال اور ملا کر ۱۳۳۶ سمجھا جائے تو پھر بھی آپ کا وجود دنیا میں پایا نہیں جاتا۔ ہاں اگر یہ اشارہ ہوتا کہ مسیح ۱۳۲۶ھ/۱۳۳۶ھ میں مر جائے گا تو اس پیشینگوئی کا یہ مطلب نکلتا کہ وفات مسیح قادیانی کے بعد خیر و برکت شروع ہوگی اور اس کا زمانہ فیج اعوج کے زمانہ میں داخل ہوگیا مگر ہم قادیانیت کا سارا استدلال اس کتاب سے پیش کریں گے جو ناظر دعوت و تبلیغ قادیان زین الدین ولی اللہ شاہ نے ۵ دسمبر ۳۱ء کو مرتب کر کے سالانہ جلسہ قادیان دسمبر ۳۱ء میں سنا کر خراج تحسین حاصل کیا تھا اور اس کا نام رکھا تھا:

''انبیاء کی آسمانی بادشاہت اور اس کی تکمیل مسیح موعود کے ہاتھ سے''

(الکاویہ جلد دوم کا باقی حصہ اگلی جلد میں ہے)

Click For More Books
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الکاویہ علی الغاویہ

چودھویں صدی ہجری کے مدعیان نبوت
کے مختصر ترین حالات

(جلد دوم، حصہ دوم)

جس میں بالخصوص مرزائیوں اور بالعموم ان کذابوں کا رد بلیغ ہے
جنہوں نے تحریف، تنسیخ اور افتراء سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو مصلح قوم،
مہدی، مسیح اور نبی ظاہر کیا اور اسلام کو ایک نامکمل مذہب کی صورت میں
میں پیش کرنے کی مذموم کاوشیں کیں۔

(سنِ تصنیف: 1934ء)

تصنیفِ لطیف

گنجینۂ علم، قاطع مذاہب باطلہ، الحافظ، الحکیم

حضرت علامہ محمد عالم آسی امرتسری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

www.aqaideislam.com/org/net

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرستِ الکاویہ علی الغاویہ (جلد دوم، حصہ دوم)

صفحہ نمبر	تفصیل	نمبر شمار
03	بائبل کی پیشینگویاں	1
20	مکاشفات بائبل	2
24	اعلان نبوت قادیانی	3
35	دشنامہ قادیانی	4
42	الہام وکشف اور خوابہائے مسیح قادیانی	5
43	وحی رحمانی وشیطانی میں امتیاز	6
44	قلیل المقدار الہامات	7
46	بے معنی الہام	8
48	الہامات شرکیہ	9
52	البشریٰ (قرآن قادیانی)	10
55	الہامات مرکبہ	11

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(12) عربی الہامات (بشریٰ نصف اول) 70

(13) عربی الہامات (بشریٰ نصف ثانی) 80

(14) الہامات اردو (بشریٰ نصف اول) 104

(15) الہامات اردو (بشریٰ نصف ثانی) 105

(16) پنجابی الہام 115

(17) فارسی الہام 116

(18) انگریزی الہام 118

(19) مرزائیت اور اہل اسلام میں فرق 119

(20) عہد قادیانیت میں مدعیان نبوت 137

(21) حسن بن صباح اور اس کی مصنوعی بہشت 301

(22) شام میں اسماعیلی فرقے 317

(23) خلاصۂ کتاب ہذا 322

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲۱) بائیبل کی پیشینگویاں

دسمبر ۱۹۳۱ء کے سالانہ جلسہ قادیان میں ناظر شعبہ تبلیغ مرزائیت اہم ولی اللہ نے ایک مطبوعہ مضمون زیر عنوان ''آسمانی بادشاہت اور اس کی تکمیل مسیح موعود کے ہاتھ سے'' پڑھ کر خراج تحسین حاصل کیا تھا جس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ جو کام پہلے نبی نہیں کر سکے یا جس کو وہ ادھورا چھوڑ گئے ہیں وہ کام مسیح قادیانی پائے تکمیل تک پہنچا کر دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔ ہم ناظرین کے سامنے وہ مضمون پیش کرتے ہیں اور بعد میں اس پر تنقید کریں گے خلاصہ مضمون یہ ہے۔

دانیال علیہ السلام نے کہا کہ مقدس لوگ چھوٹے سینگ کے قبضہ میں دیئے جائیں گے یہاں تک ۱۲۶۰ ھ کا زمانہ گذر جائے گا یہ بھی کہا کہ جب سے دائمی قربانی موقوف کی جائیگی اور مکروہ چیز قائم کی جائی گی تو اس کا اخیر ۱۲۳۵ ہجری ہوگا۔ مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے اور ۱۲۳۵ ہجری تک آتا ہے۔

ڈمبل بی لکھتا ہے کہ ۱۸۹۸ء میں مسیح آئے گا۔ تمام نبی ایسی بادشاہت کے قائم ہونے کی خبر دیتے آئے ہیں کہ جس میں قیدیوں کی رہائی ہوگی۔ اندھے بینا ہوں گے، خدا کا جلال ظاہر ہوگا اور تمام بنی نوع انسان راہ نجات دیکھیں گے۔ یہی وہ جنت ہے کہ جس سے آدم نکالے گئے اور اس کا نام سعادت اور خوشحالی کا جنت ہے۔ تمام نبی اس کو مکمل کرنے میں کوشش کرتے چلے آئے ہیں۔ مگر ان سے مکمل نہ ہو سکا۔ چنانچہ یسعیا علیہ السلام کا قول ہے کہ کوہ سلع کے باشندے ایک نیا گیت گائیں گے۔ یحیٰی نے کہا کہ آسمانی بادشاہت نزدیک ہے اور یہ وہی ہے جو یسعیا نے کہا تھا کہ بیابان میں پکارنے والے کی آواز آتی ہے۔ دانیال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا قول ہے کہ انہی ایام میں خدا ایک سلطنت قائم کرے گا جو تا ابد نیست نہ ہوگی اور دوسروں کے قبضہ میں نہ پڑے گی۔ اور ابد تک قائم رکھے گی۔ (۴۴/۲)

باب ہفتم میں دانیال کا قول درج ہے کہ چار حیوان ہیں یعنی سلطنتیں ہیں چوتھی سلطنت روم ہے جس کے دس بادشاہ آپ کو دس سر نظر آئے تھے اور سلطنت ۲ عیسوی میں تقسیم ہوگئی۔ پھر دیکھا کہ دس سینگوں کے درمیان ایک چھوٹا سینگ ہے جس میں آنکھ اور منہ نہیں، خوفناک تھا اور مقدسوں سے لڑتا تھا۔ اس نے خدا کے مخالف باتیں کیں اور شریعت بدلنا چاہتا تھا۔ یہ سینگ دجال ہوگا جو مقدسوں سے سلطنت چھین لے گا۔ یہاں تک کہ ۱۲۶۰ھ گذر جائے گا اور مقدس اس سے سلطنت واپس لے کر اسے تباہ کریں گے۔ اب وہ سلطنت عالمگیر ہوگی اور سب اس کے ماتحت ہوں گے۔ ۱۵/۱۴ میں زکریا کا قول ہے کہ خدا آکر ساری دنیا کا بادشاہ بنے گا اور ساری زمین عرابا کے میدان کی طرح ہموار ہو جائے گی۔ ملاکی کا قول ہے کہ عہد کا رسول (یعنی خدا کی بادشاہت کی بنیاد رکھنے والا رسول) ناگہاں آئے گا۔ ''متی'' ۱/۹ میں مسیح کا قول ہے کہ آسمانی بادشاہت نزدیک ہے عہد کے رسول کا انتظار تھا۔ یحیی سے یہود نے پوچھا تو کہا کہ میں وہ نہیں ہوں قرآن شریف میں ہے کہ **ربنا واتنا ما وعدتنا علی رسلک** یعنی وہ بادشاہت جو نبی قائم کرنا چاہتے تھے ہمیں عنایت کر۔ عیسائی کہتے ہیں کہ یہ بادشاہت دوسری دفعہ مسیح ۱۲۶۰ یا ۱۲۳۵ یا ۱۲۶۸ میں کریں گے۔ ڈمبل بی لکھتا ہے کہ ہم اس زمانہ کے قریب ہیں کہ جس کے متعلق مسیح نے ''لوقا'' ۵۲/۲۱ میں فرمایا ہے کہ جب تک غیر اقوام کی میعاد پوری نہ ہو یروشلم ان سے پامال رہے گا، سورج چاند میں نشان ظاہر ہوں گے، دنیا تکلیف میں ہوگی۔ سمندر کی موجیں اور بلائیں ڈرائیں گی اور آسمان کی قوتیں بلائی جائیں گے۔ اس وقت ابن آدم بڑے جلال کے ساتھ آسمان سے اترے گا نئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زمانہ کا آغاز اور غیر ممالک کا خاتمہ ۱۸۹۸ء اور آمد ثانی کی حد ۱/۴، ۱۸۹۸ ہے جس کے بعد تیس سال میں آپ نشان ظاہر کریں گے اور یہود یروشلم میں آباد ہوں گے۔ ٹرکی کا خاتمہ ہوگا۔ اس عرصہ میں عالمگیر بادشاہت کی بنیاد ڈالی جائے گی اس کی انتہا ۱/۴، ۱۸۲۸ تک ہے جیسا کہ دانیال کا قول گزر چکا ہے کہ جس وقت سے قربانی ہوگی ۱۲۹۰ دن ہوں گے۔ مبارک وہ جو ۱۳۳۵ تک آتا ہے اور اس وقت سے ساتواں ہزار شروع ہوگا جسے مبارک کہا گیا ہے۔ ڈمبل بی لکھتا ہے کہ مسیح پہلی دفعہ درمیانی آسمان میں آئے گا اور فرشتہ بھیج کر اپنے مقدسوں کو آسمان پر بلائے گا۔ دوسری دفعہ جب اترے گا تو تمام قدوسیوں کے ساتھ اترے گا اور بوجہ ضلالت کے شناخت نہ کیا جائے گا۔ مگر راستباز اسے ضرور شناخت کرلیں گے۔ پہلی آمد کی آخری حد ۱۸۹۸ ہے دوسری آمد کے وقت اس حیوان (دجال) کو آگ میں ڈالا جائے گا اور سعادت کا ہزارواں سال شروع ہوگا اور ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان پیدا کیا جائے گا یہ سینگ دجالی حکومت ہے اور اس کے ظاہر ہونے کی میعاد بھی وہی ۱۲۶۰ ہے اور یہ زمانہ اسوقت شروع ہوتا ہے کہ جب بیت المقدس تباہ کرنے والا (روم) تباہ ہوگا اور سوختنی قربانی بند ہوجائے گی۔ گبن لکھتا ہے کہ بیت المقدس ۱/۴ ۶۳۷ کو فتح ہوا۔ اگر اس میں ۱۲۶۰ شامل کئے جائیں گے تو ۳/۴ ۱۸۹۷ مدت ہوتی ہے جس کو ڈمبل ۱/۴ ۱۸۹۸ لکھتا ہے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ دجال رومن کیتھولک ہیں جن کا خاتمہ ۱۸۰۷ میں ہوا۔ ڈمبل اسلامی حکومت کو دجال کہتا ہے جس کا خاتمہ ۱/۴ ۱۸۹۸ پر ہوا مگر چونکہ اسلامی حکومت کا قیام ظہور دجال، اسلامی حکومت کی دجال کے ہاتھ سے تباہی، مسیح موعود کی آمد اور دجالی حکومت کے خاتمہ کا آغاز یہ پانچوں امور ایک ہی مدت میں مقدر ہیں اس لئے ڈمبل کو یہ کہنے کا موقع مل گیا کہ حکومت اسلامی ہی دجال ہے جس کے خاتمہ کے لئے دانیال نے ۱۲۶۰ یا ۱۲۹۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سال کی میعاد بتائی ہے اور یہ غلط ہے، کیونکہ ہمارے نبی علیہ السلام میں یہ علامتیں نہیں پائی جاتیں کہ دجال روم سے پیدا ہو کر شمال سے نکلے گا اور حیوانی بادشاہت کرے گا اور وہ سیاسی حیوان ہوگا۔ پالیسی سے اپنی تجارت کو فروغ دے گا دھوکے سے عجیب طرح اوروں کو تباہ کرے گا۔ الغرض ایسٹر ۱۸۹۸ء میں نزول مسیح قرار پایا تھا۔ ''حجج الکرامہ، ص ۱۳۹'' میں بھی چودھویں صدی کا آغاز ہی ظہور مسیح کا زمانہ مقرر ہے۔ عیسائیوں کے نزدیک ۱۸۹۸ء کی مارچ آخری حد تک تھی مگر تیس سال اور بھی گذر گئے اور آخری میعاد ۱۸۹۸ء اور ۲۱ مارچ بھی گذر گئی لیکن آنے والا نہ آیا باوجودیکہ سب نشان پورے ہو چکے تھے۔ چھوٹے سینگ کے قبضہ میں مقدس بھی دیئے گئے اور دجال کے قبضہ میں ۹۸ء سے پہلے ہی دیئے جا چکے تھے۔ ترکی حکومت بھی اٹھا دی گئی' یہودی بھی آباد ہو گئے۔ ۱۹۲۸ء کو تیس سال بھی گذر گئے جس کے بعد ساتواں ہزار سال شروع بھی ہو گیا۔ گو قادیان میں مسیح نے اپنی مسیحیت کا دعویٰ ۱۸۹۱ء میں کر دیا تھا مگر لوگوں نے شناخت نہ کیا تھا۔ عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح کی آمد روحانی تھی جس کا بروز یورپ کی ترقی میں ہوا۔ اور خدائی بادشاہت کا بروز یورپ کی مالداری میں ہوا مگر یہ غلط ہے کیونکہ یورپ کی حکومتیں شہوانی ہیں اور دجل وفریب سے پر ہیں' جس کی وجہ سے وہ خدائی حکومت کی حقدار نہیں کیونکہ مسیح کا قول ہے کہ دولتمند کو آسمانی بادشاہت میں داخل نہیں کیا جاتا ہے **سخرلکم مافی الارض جمیعا** کے تحت میں حیوانی حکومت نے ترقی کرتے کرتے انسانوں کو بھی غلام بنا لیا ہے مگر تسخیر قلوب نہیں کر سکی۔ اس کام کیلئے روحانی حکومت انبیاء قائم ہوگئی اور جس نبی نے اس بادشاہت کو تکمیل تک پہنچایا وہی اس بادشاہت کا حقدار ہوا۔ یعنی وہ نبی جس کو امی پکارا جاتا ہے اور امی کا معنی ہے ''جامع جمیع صفات کاملہ'' کیونکہ یہ مشہور ہے کہ **الام لکل شی ھو المجمع** جامع اشیاء کو ''ام'' کہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جاتا ہے۔ اسی نبی نے غلام و آقا کو ایک صف میں کھڑا کر دیا اور غلامی کی قیدیں توڑ ڈالیں ۔قرآن شریف میں سرکش حکام کو جن کہا گیا ہے اور مظلوم رعایا کو انس بتایا ہے شریر اولیوں کو جنان الجبال کہتے ہیں **نولی بعض الظالمین بعضها** میں محکوم کو بھی ظالم کہا گیا ہے کیونکہ انہوں نے حق عبودیت قائم نہیں رکھا تھا۔ حکام کو ظالم اس لئے کہا گیا کہ انہوں نے قلوب پر تسلط کرنا چاہا تھا مگر ان پر کامیاب نہ ہو سکے۔ کیونکہ وہ تخت گاہ الٰہی ہیں **الجن و الانس فی النار۔ دخلت امة لعنت اختها. سادتنا و کبراء نا** میں بھی حاکم و محکوم ہی مراد ہیں۔ حضور ﷺ کا زمانہ شیطانی حکومت کا خاتمہ تھا۔ **بلغنا اجلنا الذی اجلت لنا** میں بھی مذکور ہے کہ ہم مسلمان اس مدت کو پہنچ گئے ہیں جو یا اللہ تو نے مقرر کر رکھی تھی۔ اور اس سے پیشتر شیطان کو ایک خاص مدت تک مہلت دی گئی تھی۔ آپ نے نماز ادا کرانے سے مساوات اور عبودیت کو قائم کیا جو آسمانی بادشاہت کی صحیح تصویر ہے اور آپ نے جس آسمانی بادشاہت کی بنیاد ڈالی وہ دنیا کی تمام حکومتوں سے نرالی ہے۔ پس اس عہد کے رسول نے اس بادشاہت کی بنیاد ڈالی جس پر نماز کو نشان ٹھہرایا۔ نماز سے پہلے اذان ہوتی ہے جس کے بعد دعا میں کہا جاتا ہے کہ **وابعثه مقاما محمودا** یہ وہ مقام محمود ہے کہ جس تک پہنچانے کے لئے وسیلہ کی ضرورت ہے اور یہ وسیلہ وہ **سلطان نصیر من لدن الرب القدیر** ہے جو مسیح موعود کے نام سے ظاہر ہوا اور نبی اللہ پکارا گیا۔ **تبت یدا ابی لهب** میں پیشینگوئی ہے کہ عہد احمدیت میں اللہ کا دشمن آتشی سامانوں سے حکومت کرے گا۔ مگر ناکام رہے گا۔ یہ ابولھب وہی دجال اکبر ہے جو مسیحی کلیساؤں سے نکلا اور سینگ بن کر نمودار ہوا۔ اور ۱۸۹۸ء سے پہلے مقدسوں کو منتشر کر دیا اور یہ وہ مسیح ہے جو مقدسوں کا دوسرا گروہ ہے اور جس نے دجال سے حکومت چھین لی ہے ''یوحنا'' ب ۱۲ میں ہے کہ ایک حیوان سمندر سے نکلے گا منہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ببر کا سا ہوگا جس کو اژدہا یعنی شیطان نے اپنا تخت دے دیا ہے' اس کے سر پر دس سینگ تھے جن پر کفر کا لفظ لکھا ہوا تھا۔ کفر بکنے کیلئے ایک منہ دیا گیا اور ۴۲ ماہ کام کرنے کا اس کو اختیار ملا تا کہ مقدسوں پر آ جائے۔ ڈمبل اپنی کتاب کے ص ۱۹۴ میں لکھتا ہے کہ یہ حیوان پولیٹیکل حکومت ہے اور اسی کو چھوٹا سینگ اور دجال بھی کہتے ہیں۔ چالیس ماہ اڑہائی سال کے مساوی ہیں اور دن سے مراد پیشینگوئیوں میں سال مراد ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ شیطان حضور ﷺ پر آگ کا شعلہ لے کر حملہ آور ہوا تھا تو آپ نے پکڑ کر چھوڑ دیا تھا۔ اس میں یہ اشارہ تھا کہ اللہ کا دشمن مغلوب رہے گا۔ محکمہ ہائے احتساب قائم ہیں۔ جن میں جھوٹ، باطل، فساد اور شرارت کا رواج موجود ہے۔ شریف نے اپنی حیات سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ قید خانے بھرے پڑے ہیں۔ چور اور ڈاکو بکثرت ہیں۔ کوتوالیاں بھی ہیں مگر پھر زنا اور بدکاری ترقی کر رہی ہے۔ تربیت کیلئے درس گاہیں ہیں مگر صحیح تربیت نہیں تو کیا اس کا نام دجل نہیں؟ ڈمبل لکھ چکا ہے کہ دجال کوئی اوپرا جانور نہیں بلکہ وہ انسان ہے۔ وہ عظیم الشان بدعت اور دہریت ہے جو زمین پر پھیلے گی اور وہ گناہ کا آدمی ہوگا جو شریعت کی پابندی کو لعنت قرار دے گا۔ اور الٹی راہ دکھائے گا۔ وہ سیاسی حیوان ہوگا جس کی بنیاد مکاری اور فریب کاری پر ہوگی۔ آج وہ آتشی اسلحہ کے ساتھ مسلح ہو کر توپ وتفنگ لئے کھڑا ہے اور صرف احمدی ہیں جو اس کے مقابل اس غرض سے کھڑے ہیں کہ اس کی حکومت کو ملیامیٹ کر کے آسمانی بادشاہت قائم کریں۔ وہ خدا کا دشمن ابولہب ابلیس میدان میں آیا ہے اور آسمانی بادشاہت کو ملیامیٹ کرنے کی فکر میں ہے اور لوگ اس کی غلامی میں جکڑے جا رہے ہیں۔

تنقید: پیشتر اس کے کہ ہم اس مضمون پر خامہ فرسائی کریں۔ باب وبہاء اور مرزا کی حیات وممات کا نقشہ پیش کرتے ہیں تا کہ آئندہ بحث کرنے میں آسانی ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جناب باب		جناب بہاء		جناب مرزا	
سنہ	سنہ ھ	سنہ	سنہ ھ	سنہ	سنہ ھ
۱۸۵۰ء وفات	۱۲۶۸ھ	۱۸۹۲ء وفات	۱۳۱۰ھ	۱۹۰۸ء وفات	۱۳۲۶ھ
۱۸۱۹ پیدائش	۱۲۳۴	۱۸۱۷ء پیدائش	۱۲۳۵	۱۸۳۹ء پیدائش	۱۲۵۷ھ
۳۱ عمر	۳۱	۷۵ عمر	۷۵	۶۹ عمر	۶۹
		۱۸۵۳ دعوائے مخفی	۱۲۷۱		
۱۸۴۴ دعویٰ	۱۲۶۰	۱۸۶۳ اعلان دعویٰ	۱۲۸۱	۱۸۷۲ دعویٰ بقول شخصے	۱۲۹۰

اس نقشہ سے معلوم ہوا کہ دانیال علیہ السلام کی پیشینگوئی کا تعلق اگر سن ہجری سے وابستہ خیال کیا جائے تو ۱۲۶۰ سال کی مدت باب اور مرزا صاحب دونوں کے لئے ہوگی کیونکہ ۱۲۶۰ ہجری میں آپ نے مہدویت کا دعویٰ کیا تھا جب کہ باب ۲۵ سالہ جوان تھے اور مرزا صاحب ابھی دو تین سال کے بچے تھے۔ مگر دانیال علیہ السلام لکھتے ہیں کہ ۱۲۶۰ کو ایک مکروہ چیز قائم کی جائے گی تو اگر مکروہ چیز ان مدعیان مہدویت کا وجود یا ان کی تعلیم ہو (یقیناً ہے) تو دونوں مذہب دانیال کے نزدیک قابل اجتناب ہوں گے اور بہتر ہوگا کہ ان سے پرہیز کیا جائے اور اگر کوئی اور چیز مراد ہے جو ان بزرگوں کے وقت مکروہانہ حالت میں پیدا ہوئی تو اس کا بیان کرنا بھی ضروری تھا مگر افسوس ہے کہ نہ مرزائیوں نے کچھ بتایا اور نہ بابیوں نے۔ اس لئے ناظرین خود ہی فیصلہ کریں کہ وہ کیا ہے؟ دوسری مدت جو دانیال نے بیان کی ہے وہ ۱۲۹۰ ہے جس میں مرزا صاحب مدعی مکالمہ صراحۃً نظر آتے ہیں اور بہاء اللہ نے بھی تقریباً اسی مدت میں کچھ تاویل کر کے دعوائے مسیحیت کیا ہے۔ (دیکھو منا ضات)

بہرحال دونوں مدعی مساوی طاقت سے لڑتے ہوئے نظر آتے ہیں' اس لئے کسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے حق میں فیصلہ نہیں دیا جاسکتا۔ تیسری مدت ۱۳۳۵ جس میں دونوں کی کوشش ضائع ہو چکی ہے کیونکہ اول تو اس میں لکھا ہے کہ مبارک وہ ہے جو ۱۳۳۵ روز تک انتظار کرتا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ۱۳۳۵ تک تمام مدعیان مہدویت و مسیحیت کا شور وغل ہو جائے گا اور دعوت مذاہب جدیدہ کا زمانہ ختم ہو جائے گا۔ دوم وفات مسیح قادیانی ۱۳۲۵ ہجری تھی۔ اب اگر سن اعلان نبوت سے یہ مدت شروع کی جائے تو بے شک بابیوں کی تاویل سے ۱۳۳۵، ۱۳۲۵ھ ہی بن جاتا ہے اور اگر سن بعثت سے یہ مدت شروع کی جائے تو تیرہ سال کرنے پڑیں گے کیونکہ ہجرت سے تیرہ سال پہلے آپ نے دعوائے رسالت کیا تھا اور اعلان تین سال بعد کیا تھا مگر بابی مذہب اس مقام پر خاموش نظر آتا ہے کیونکہ ان کے کسی عہد پر بھی یہ مدت چسپاں نہیں ہوتی۔ چوتھی مدت ۲۳۰۰ ہے جس میں بابیوں نے یہ پیش کیا ہے کہ دانیال نے یہ مدت تعمیر بیت المقدس سے شروع کی تو ولادت مسیح سے پہلے ۴۵۶ سال گذر چکے تھے اور میلاد مسیح کے بعد ۱۸۴۴ میں باب کی ولادت ہوئی ہے اس لئے آپ کی ولادت ۲۳۰۰ مقدس میں واقع ہوئی تھی۔ مگر مرزائی یہاں خاموش ہیں تو تیسری موت کا گلہ نہ رہا۔ مگر غیر جانبدار کے نزدیک اس طرح سے اپنی صداقت پر بائیبل کو پیش کرنا سراسر حماقت ہے کیونکہ وہاں روز یا صبح وشام کے لفظ ہیں اور یہاں سال مراد اس لئے لیئے جاتے ہیں کہ ایک دفعہ دن کا مقابلہ سال سے کیا گیا تھا۔ ناظرین خود سوچیں کہ یہ کہاں تک صحیح ہوسکتا ہے اس کی مثال تو ہوئی کہ کسی نے کہا تھا کہ قرآن مجید میں وارد ہے کہ خدا کے ہاں ایک روز کی مقدار ہزار سال ہوگی تو دنیا کی پیدائش چھ ہزار سال میں ہوئی ہوگی اور ایک ہزار سال خدا نے تھکاوٹ اتاری ہوگی۔ رمضان کے روزے تیس ہزار سال کے کہ روزے ہونگے اور کفارہ کے ساٹھ ہزار سال کے۔ اور سال کی گنتی بارہ ہزار سال تک پہنچ جائے گی،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیونکہ قرآن مجید میں مہینوں کی گنتی بارہ بتائی گئی ہے۔اس کے بعد دوسری **قباحت** یہ ہے کہ ایک جگہ تو یہ کہا جاتا ہے کہ دانیال علیہ السلام نے اپنا حساب سنہ مقدس سے شروع کیا تھا اور دوسری جگہ سنہ ہجری اور سنہ بعثت پیش کیا جاتا ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دونوں مذہب ایک دوسرے کو کاٹنا چاہتے ہیں ورنہ خود بھی جانتے ہیں کہ ہماری یہ چال صحیح راستہ پر نہیں۔**تیسری قباحت** یہ ہے کہ سنہ مقدس میں سال مذکور ہیں تو اگر دنوں سے مراد ہر جگہ سال مراد ہوں تو سالوں سے مراد صدیاں لینی پڑیں گی ورنہ یہ ماننا پڑے گا کہ دانیال کی پیشینگوئی میں دونوں مذہب کامیاب نہیں ہوسکتے۔**چوتھی قباحت** یہ ہے کہ عیسائیوں کی طرح دونوں نے اس پیشینگوئی کے مقام کو تبدیل کرڈالا ہے جیسا کہ مقابلہ سے معلوم ہوسکتا ہے۔ **پانچویں قباحت** یہ ہے کہ جب ہلاکت مرزا کا سوال پیش آتا ہے تو خاص تاریخ پر روز دیا جاتا ہے کہ وہ پیش ہونے والی پیشینگویاں سچی نہ تھیں۔مگر جب اپنی باری آتی ہے تو دس سال تک بھی چقمہ دیا جاتا ہے، کیا یہی انصاف اور اسلام ہے جس کو بانس پر چڑھایا جارہا ہے؟

اصل بات یہ ہے کہ دانیال کی کتاب خوابوں سے پر ہے جن کی تاویل کے متعلق آخری سطروں میں لکھا ہے کہ یہ راز آخری دنوں تک سربمہر رہیں گے۔اب ان دونوں کو دیکھئے خواہ مخواہ مہر شکن بنتے ہیں اور یہ ظاہر نہیں کرتے کہ ان ایام کے واقعات سے ہماری مہر شکنی موافق بھی ہے یا کہ ہم تحریف ودجل سے کام لے رہے ہیں۔پس ان حرکات ناشائستہ سے ثابت ہوتا ہے کہ دونوں مذہب دھوکا دینے میں اس ایک دوسرے سے کم نہیں خدا ان سے محفوظ رکھے

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے ۔۔۔ خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

۲......۱۸۹۸ء میں بقول ڈمبل مسیح کا ظہور قادیان میں ثابت نہیں ہوتا اور نہ ہی ڈمبل کے کسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قول سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایک نقلی مسیح قادیان میں ظاہر ہوگا اب اگر اس کا قول معتبر ہے تو اس کے باقی خیالات بھی پیش کئے جائیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ وہ کس جگہ ظہور مسیح کا منتظر تھا۔

۳......عہد مسیح کو جنت سعادت بتایا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اسی جنت سے آدم نکالا گیا تھا تو مرزائی تعلیم کسی محسوس جنت کی معتقد نہیں اور پھر دعویٰ ہے کہ ہم اہلسنت والجماعت ہیں۔ (ہمیں تو اہلسنت والجماعت کے کسی عقیدہ کی جھلک مرزا صاحب یا ان کے کسی حواری میں دکھائی نہیں دیتی۔ لیکن یہ مرزائی دیدہ دلیری کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے ناظرین کو متحیر نہیں ہونا چاہئے) اتنا بڑا دھوکا کچھ تو شرم کرو۔ بابی مذہب نے پہلے ہی بتادیا ہوا ہے کہ عہد مسیح آزادی، عیاشی اور کمال امن وامان اور مساوات کا زمانہ ہوگا جس کا بہترین نمونہ کسی زمانہ میں یونان کے اندر یو جانس کلبی کے عہد میں ملتا ہے یا آج کل بالشویک کے عہد سے روس میں نمبر اول پر اور پیرس یا دیگر حصص یورپ میں دوسرے نمبر پر اور ہندوستان اور ایشیاء میں تیسرے نمبر پر نظر آتا ہے، مگر مرزائی ڈگمگاتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ کبھی تو پوسٹ کارڈ پر دکھاتے ہیں کہ بکری اور شیر دونوں ایک جگہ پانی پیتے نظر آتے ہیں اور قیامت خیز زلازل سے دنیا کو آئے دن تباہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور کبھی حکومت برطانیہ کو ظل الٰہی کا خطاب دے کر تحفہ قیصریہ پیش کرتے ہیں اور کبھی اس سلطنت کو چھوٹا گینگ اور سیاسی دجال بناتے ہیں تو گویا اس وقت ہند کا علاقہ بہشت و دوزخ دونوں کا بروز بنا ہوا ہے کیونکہ یہاں کا مسیح بھی نقلی (بروزی) ہی تھا۔ بہر حال ان گورکھ دھندوں سے بابی مذہب پاک ہے اس لئے جو اسلام کو چھوڑ کر کسی جدید مذہب میں جنم لیتا ہے اس کے لئے بہتر ہوگا کہ بابی یا بہائی مذہب اختیار کر کے باعث امن ثابت ہو نہ کہ قادیانی بن کر ہندوستان کا میوہ پھوٹ بیچنے کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ٹھیکہ دار بنتے ہوئے اپنے بھائیوں کا گلہ کاٹے۔ ابھی خدا کا شکر ہے کہ ملہم قادیانی نے ژالہ باری کے متعلق کوئی الہام نہیں کیا اور نہ ہی شدت کی برف اور کڑاکے کی دھوپ پر کچھ لکھا۔ ورنہ معلوم نہیں کہ آپ کی رحمۃ اللعالمینی ہندوستانیوں پر کیا کیا غضب ڈھاتی۔

۴...... ۱۲۶۰ھ گذرنے کے بعد بتایا ہے کہ دجال یورپ مقدس مسیح کے مقابلہ پر مغلوب ہو جائے گا اور اس سے یہ مراد لی ہے کہ ملہم قادیانی نے دو چار رسالے لکھ کر کسر صلیب کر لیا ہے اور اس تمدن کا خاتمہ کر دیا ہے جو ترک مذہب کا درس دیتا ہے۔ مگر آج اندھے بھی دیکھ رہے ہیں کہ ملہم قادیانی کے بعد یورپ کی آزادی روز افزوں ترقی کر رہی ہے لوگ عملی طور پر ہر ایک مذہب سے دستکش ہو کر اسے لعنت کا طوق سمجھ رہے ہیں زن و مرد میں صورت و سیرت کا امتیاز نہیں رہا اور راگ و رنگ میں حیا سوز وہ وہ طریق اختیار کئے جا رہے ہیں کہ ۱۲۶۰ھ میں بطور خواب و خیال بھی کسی کو معلوم نہ تھے۔ خود اسی رسالہ میں اس زمانہ کو دجال کا زمانہ لکھا ہے تو پھر آپ ہی بتائیں کہ یہ کہاں تک صحیح ہوا کہ ۱۲۶۰ھ کے بعد خدائی بادشاہی قائم ہوگی۔ ہاں اگر یہ مراد ہو کہ قادیانی ملہم دوسرں کو یوں پکارتا تھا

بن کے رہنے والو تم نہیں ہو آدمی کوئی ہے روباہ کوئی خنزیر اور کوئی ہے مار

اور اپنی چھ لاکھ فرضی جماعت کو انسان بلکہ قدوسی بتا کر بروز صحابہ بتایا کرتا تھا اس لئے خدائی بادشاہت بالکل چھوٹی حدود کے اندر قائم ہو چکی تھی تو اس پر دو اعتراض وارد ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ تلخ تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ ہر جگہ راعی و رعیت کے درمیان شکر رنجی کا باعث یہی جماعت ہوتی ہے اور جھوٹ، دجل و فریب قدوسیت کے پردہ میں خباثت کا منظر دیکھنا ہو تو اسی جماعت میں ملتا ہے۔ دوم یہ کہ اس صورت میں خدا بڑا کمزور ثابت ہوتا ہے کہ دجال کی حکومت کا مقابلہ نہیں کر سکا، بلکہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر محکومانہ اور اعیانہ پہلو اختیار کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے یہ معاہدہ کرلیا ہے کہ ہمیں ٹرکی کی طرح وجہ معاش کیلئے کچھ حکومت دے دیں تا کہ ہماری شکم پروری ہو جائے۔ باقی تم جانو تمہارا کام اور ہم بھی سچے رہیں اور تم بھی۔ عقل کے دشمن بہتیرے ہوں گے جو ہم کو تم پر غالب سمجھیں گے۔ معاذ اللہ اگر یہی فیصلہ الٰہی ہو چکا ہے تو ایسے اسلام کو صد سلام اور ایسے مسیح پر ہزار پوست گندہ رنج و آلام۔

۵...... ﴿مَاوَعَدْتَنَا﴾ سے مراد عہد مسیح لینا قرآن شریف کے خلاف ہے کیونکہ اس میں اہل جنت کا بیان دوسری دنیا سے تعلق رکھتے ہوئے ظاہر ہوتا ہے ہاں اگر بہائیوں کی طرح آج کی دجالی حکومت بہشت ہے تو یہ معنی ہوگا کہ دجالی حکومت کے ماتحت رہنا مرزائیوں نے دعائیں مانگ مانگ کر حاصل کیا ہے پھر اس کے حاصل ہونے کے بعد اسے مٹانے پر بھی آمادگی ظاہر کردی ہے یہ عجیب گورکھ دھندہ ہے ہم سے اس کی عقدہ کشائی نہیں ہوسکتی۔

۶...... یہ عجیب منطق ہے کہ مسیح کی بادشاہت کا ذکر آتا ہے تو بہائیوں کی طرح تسخیر قلوب مراد لی جاتی ہے اور جب اس کے مقابلہ پر دوسری حکومتوں کی تباہی کا تذکرہ آتا ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ دیکھو روما تباہ ہوگیا، ٹرکی کا خاتمہ ہوگیا، یہودی بیت المقدس کے پاس آباد ہورہے ہیں۔ مگر اب دنیا ہوشیار ہوچکی ہے۔ اب اس طرح کے چکموں میں دنیا نہیں آسکتی بلکہ جو لوگ پھنس چکے ہیں وہ بھی بیزار نظر آتے ہیں۔

۷...... ناظرین کی آنکھ میں دھول ڈال کر ظہور مسیح کا وقت بقول ڈمبلی وغیرہ دو طرح بیان کیا ہے، اول سن ہجری ۱۲۶۰ یا ۱۳۳۵، دوم سن عیسوی ۱۸۶۸ یا ۱۸۹۸۔ اور اتنا بھی نہیں سوچا کہ عیسائیوں کو یا بالخصوص دانیال علیہ السلام کو کس بات نے مجبور کیا تھا کہ سنہ ہجری کے مطابق اپنا خیال بیان کریں۔ اس کے بعد یہ بھی خیال نہیں کیا کہ جب عیسائیوں نے ۱۸۹۸ کے بعد تیس سال گذر جانے پر ظہور مسیح کا وقت دیا ہے تو ملہم قادیانی کو کب موقع مل سکتا ہے کہ وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدعی مسیحیت بنے۔ کیونکہ ۱۹۲۸ء سے پہلے مرزا کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ علاوہ اس کے جس مسیح ناصری کو عیسائی پیش کر رہے ہیں، ملہم قادیانی وہ مسیح نہ تھا۔ اس لئے عیسائی تحریرات سے اپنی مسیحائیت ثابت کرنا دانشمندوں کے نزدیک خوش فہمی ہوگی اور خوش فہموں کے نزدیک ابلہ فریبی۔

۸...... یہ عبارت آج کل کی بائبل میں نہیں ملتی کہ "مبارک وہ جو ۱۳۳۵ء تک آتا ہے" اگر مان بھی لی جائے تو اس میں مرزا صاحب کی صداقت ظاہر نہیں ہوتی کیونکہ ۱۳۲۶ھ تک ختم ہو چکے تھے اور دنیا سے چلے گئے تھے۔ اگر کسی تاویل سے "آتا ہے" کا مطلب "زندہ رہتا ہے" کیا جائے تو بابی اور بہائی صداقت پیش کرنے کے حقدار ہوں گے کیونکہ وہ بھی اس مدت سے پہلے زندہ مدعی رکھتے تھے۔

۹...... ڈمیل کو بیوقوف بنایا جاتا ہے (کہ شکست دجال کا آغاز اس وقت ہوا ہے جب کہ اسلامی حکومت اٹھ چکی تھی) اس لئے اس نے حکومت اسلامیہ کو ہی دجال سمجھ لیا تھا۔ حالانکہ حکومت یورپ ہی دجال تھی جو دنیا کو مذہب سے بیزار کر رہی ہے اور اس کو دور کرنے کے لئے ۱۸۹۸ء میں خدائی بادشاہی قائم ہوئی جس کا دارالخلافہ قادیان تھا اور جس کا گورنر ابن مریم خود مریم مسیح بن اللہ خود اللہ ابوالالہ، مظہر انبیاء و اولیاء و کرشن اوتار جیئہ بٹالوی، جے سنگھ بہادر حجر اسود، سنگ افتادہ، خالق ارض و سماء پیدا کنندہ آدم و حوا اور خود آدم خود کوزہ گر و گل کوزہ مالک بہشتی مقبرہ ہے۔ مگر افسوس ہے تو یہ کہ اپنی خیالی بادشاہت پیش کرنے پر اس جرأت سے کام لیا جاتا ہے کہ بابی مذاہب بھی ایسی ابلہ فریبی سے کنارہ کش نظر آتے ہیں۔

۱۰...... زمانہ حال کو جنت سعادت یا ہزار ہفتم عہد سعادت کا خطاب دیا جاتا ہے اور دنیا جانتی ہے کہ روحانی اعتبار سے دنیا بربریت اور وحشیت کے وہی پہلے منازل طے کر رہی ہے جو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ظہور اسلام سے پہلے زمانہ میں طے کئے جاتے تھے۔

۱۱...... یہ افسوس کیا ہے کہ ۱۸۹۱ء میں مسیح ظاہر ہو چکا تھا مگر عیسائیوں نے شناخت نہ کیا اور ہم بھی ان پر افسوس کرتے ہیں کہ واقعی یہ ناقدر شناس واقع ہوئے ہیں قادیانی ملہم سے پہلے ایرانی مسیح بھی گذر چکا تھا وہ اسے بھی شناخت نہیں کر سکتے تھے۔ مگر جب انہوں نے اسے شناخت نہ کیا حالانکہ علم و فضل اور جاہ و جلال میں قادیانی ملہم سے بڑھ کر تھا تو یہ کمال ابلہ پن ہوگا کہ قادیانی مسیح کی ناقدر شناسی پر افسوس کیا جائے۔ ہمارے خیال میں تو اگر انگریزوں کی ناقدر شناسی کو ہی معیار صداقت مقرر کیا جائے تو فیصلہ کن بات ہو سکتی ہے کیونکہ آج یورپ ہی تمام معاملات کا فیصلہ کرتا ہے اور یہیں کے لوگ آجکل نیک و بد کے امتیاز کرنے میں ثالث مقرر ہو چکے ہیں اور دنیا کے ہر گوشہ سے یہ آواز آرہی ہے کہ

بجا کہے جسے یورپ اسے بجا سمجھو — اسی کا فیصلہ نقارہ خدا سمجھو

۱۲...... ﴿سَخَّرَ لَكُمْ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے حکومت یورپ کو حیوانی حکومت کا خطاب دیا ہے صرف اسلئے کہ مصنف کے خیال میں یورپ نے تسخیر قلوب کا کام نہیں کیا۔ حالانکہ صاف غلط ہے کیونکہ تمدن یورپ اور احکام حکومت کے سامنے سر انقیاد کی خمیدگی نظر آرہی ہے اور آزادی و نشاط کا تسلط آج دلوں پر اس شد و مد سے ہو رہا ہے کہ خود تقدس مآب ہستیاں بھی اس عیاشی کے سیلاب میں بہہ کر اپنا آپ چکنا چور کر چکی ہیں اور شراب تمدن یورپ میں ایسی مدہوش ہو رہی ہیں کہ ان کو یورپ کی ہر ایک حرکت و سکون مذہبی جذبات کا نمونہ دکھائی دیتی ہے اور اسی کی خاطر ہزاروں روپے خرچ کئے جارہے ہیں غرضکہ یورپ نے ایسی تسخیر قلوب کی ہے کہ عیاشی کے کلورافارم سونگھنے سے لوگ یہی سمجھے ہوئے ہیں کہ ہم ابھی مذہب کے دلدادہ ہیں، حالانکہ مذہبی تسخیر کو رخصت ہوئے تیس سال کا عرصہ ہو چکا ہے یعنی جب کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا صاحب نے اپنی نبوت کا اعلان کیا تھا اور تمام دنیا کو اسلام جدید کی دعوت دی تھی جو تمدن یورپ کا پہلا زینہ تھا تو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ چونکہ مسیح قادیانی حیوانی حکومت کا خود معین و مددگار تھا اس لئے نہ وہ نبی تھا اور نہ اس میں تسخیر قلوب تھی۔

۱۳......اس مقام پر ''امی'' کا معنی جامع صفات کمالیہ کیا ہے جو کسی لغت سے نہیں ملتا اور ہم سنتے تھے کہ مرزا صاحب کو ہی نئے معنی کشف ہوتے تھے مگر نہیں آپ کی امت نے معنی تراشی میں آپ کے بھی کان کتر ڈالے ہیں۔ آج اگر وہ زندہ ہوتے تو اس میں شک نہیں کہ اپنی امت کی شاگردی اختیار کرنے میں ان کو فخر حاصل ہوتا۔

۱۴......دروغ گورا حافظہ نباشد۔ آپ پہلے لکھ آئے ہیں کہ آسمانی بادشاہت کا آغاز ۱۸۹۸ء سے ہوا۔ مگر اب ص ۴۲ پر لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اس کی بنیاد ڈالی تھی اور عہد رسالت میں اس کا آغاز ہوا تھا شاید یہ خیال کیا ہوگا کہ بنیاد اور آغاز میں فرق ہوتا ہے اس لئے گو عہد رسالت میں اس کی بنیاد ڈالی گئی تھی مگر چونکہ بہت جلد **فیج اعوج** کا زمانہ ہزار ششم (عہد ضلالت سے) شروع ہو گیا تھا اس لئے مسیح موعود نے ہزار ہفتم (عہد رسالت) میں آغاز کر دیا گو اس تاویل سے عہد رسالت کی توہین تو ہوتی ہے مگر ساتھ ہی عہد مسیح کی عزت وتوقیر بھی کافور ہو جاتی ہے، کیونکہ دعویٰ تو یہ تھا کہ مسیح موعود نے اس بادشاہت کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا کہ جس کی تکمیل کیلئے تمام انبیاء شائق تھے، مگر مکمل نہ کر سکے اور اب کہا جاتا ہے کہ مسیح موعود تکمیل کا بیج بو کر چلے گئے ہیں جس کو کوئی قدرت ثانیہ آ کر مکمل کرے گی' تو پھر بتایئے مسیح کس مرض کی دوا ٹھہرا؟

۱۵......توہین رسالت کرتے ہوئے مؤلف نے یہ بھی بتایا ہے کہ تیرہ سو سال تک مسلمان خواہشمند ہو کر خدا کے سامنے دست بدعا رہے کہ حضور ﷺ کو معاذ اللہ قادیان (مقام محمود)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں مبعوث فرمایا۔ مگر اس کو تحریف کرتے ہوئے ذرہ شرم دامن گیر نہ ہوئی۔ کجا مقام محمود، عرش عظیم کے پاس جگہ جو حضور ﷺ نے مقام شفاعت ٹھہرائی ہے اور کجا مغلوں کی بستی قادیان جو متعفن ڈھاب کے کنارہ پر جو اپنے اندر ہزاروں معائب لپیٹے ہوئی ہے کیا مرزا صاحب نے تمہیں یہی ہدایت کی تھی کہ ہر ایک لفظ کے مفہوم کو بدل کر اپنی خوش فہمی کا ثبوت دیا کرو مگر ہم تو اس وقت آپ کو شاگرد رشید سمجھیں گے کہ آپ قادیان کے لفظ سے کچھ قیدی ثابت کریں اور کادیان سے کچھ کیاد اور مکار کا استنباط کریں یا کم از کم لفظ مرزا سے ثابت کریں کہ ایک دفعہ مر جاؤ پھر زندہ ہو کر قدرت ثانیہ کا ہی ظہور دکھاتے رہو۔

۱۶..... ص ۷۰ پر قرآن شریف کی خانہ زاد اور ہی تفسیر کی ہے کہ ابولہب دجال (حکومت یورپ) ہے جس کو مسیح موعود نے تسخیر قلوب کی حکومت سے بے دخل کر دیا ہے مگر مؤلف نے یہاں پر صرف تین جھوٹ بولے ہیں۔ اول یہ کہ مرزائی تعلیم پیٹ پیٹ رہی ہے کہ مرزا صاحب سے اپنے مشن کی تکمیل نہیں ہو سکی اور آپ بتاتے ہیں کہ تکمیل ہو چکی ہے۔ بتایئے جھوٹا کون ہوا؟ دوم اسلام میں ابولہب سے مراد حضور ﷺ کا چچا ہے جس کی مخالفت مشہور ہے اور آپ کہتے ہیں کہ ابولہب دجال حکومت یورپ ہے آپ یہ اعلان کر دیں کہ یہاں ابولہب سے مراد حضور ﷺ کا چچا نہیں ہے تو دنیا خود فیصلہ کر لے گی۔ سوم یہ کہ تسخیر قلوب کے مقابلہ میں عیسائی مشن کی تسخیر قلوب کمزور پڑ گئی ہے حالانکہ یہ حقیقت بالکل عیاں ہے کہ آج سب سے بڑا مذہب تمدن یورپ کی محبت ہے کہ جس نے بڑی بڑی مقدس ہستیوں کو بھی سیر یورپ کا گرویدہ کر لیا ہے اور تبلیغ کے بہانہ سے ہزاروں روپے اس بیدردی سے خرچ کر ڈالے ہیں کہ جس کے حساب دینے سے بھی ان کو چکر آتے ہیں۔ صرف ہندوستان میں ہی خاص عیسائیوں کی آبادی بیس لاکھ سے زیادہ ہے اور مرزائی مشکل سے پانچ لاکھ بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوں تو بڑی کامیابی سمجھی جائے گی۔ اس کے علاوہ سکھ، ہندو اور مسلمان محبت یورپ میں اپنے اپنے مقدور کے مطابق مستغرق نظر آتے ہیں اور مذہب کو لعنت بتا کر آزاد ہو رہے ہیں نہ ہندو ہندو رہا ہے اور نہ مسلمان مسلمان۔ بلکہ یہاں کی نئی نسل کا تو یہ حال ہے کہ ہر ایک بچہ لارڈ کرزن کا بروز بننا چاہتا ہے اور ہر ایک لڑکی مس روفن کے روپ میں عریاں ہو کر ڈانس کی ڈیوٹی دینے کو تیار ہے۔ گو غریب اور جاہل مسلمان اس سیلاب سے بچ کر بر کنار دریا نظر آتے ہیں۔ مگر تعلیم یافتہ اور مالدار ہندوستان جن میں مغل قوم زیادہ مستور نظر آتی ہے سب کے سب قعر دریائے غوایت وضلالت میں تہ نشین ہو چکے ہیں اور کسی طرح بھی اس امر کے باور کرنے کی کوئی وجہ پیدا نہیں ہو سکتی کہ قادیانی خلیفہ یا اس کا باپ اسلامی محبت پیدا کرنے میں محبت یورپ کے مقابلہ پر کامیاب ہو چکا ہے، بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ قادیان کا تمام نظم ونسق اور سب کاروبار اور ہر طرح کا نشیب وفراز تعشق یورپ کی جھلک دکھا رہا ہے تو اب آنکس کہ گمراہ است کرا رہبری کند؟

۱۷..... مرزائی مذہب میں عہد مسیح کو ہزار ہفتم اور سعادت وہدایت کا زمانہ بتایا جاتا ہے اور مؤلف نے ص ۲۷ پر حکومت برطانیہ کے نظم ونسق پر نکتہ چینی کرتے ہوئے ثابت کر دیا ہے کہ حکام بھی اس وقت سیاسی دجال بن گئے ہیں حالانکہ مرزا صاحب نے کتاب البریہ میں ثابت کیا تھا کہ مشنری اور مستری دونوں دجال ہیں اور حکام رحمت الٰہی ہیں۔ اب میں پیرو مرید آپس میں اختلاف رائے رکھتے ہیں کوئی شخص صحیح الرائے سمجھے تو کسے سمجھے؟ شاید مرید صاحب کہہ دیں گے کہ دیسی حکام دجال ہیں اور انگریزی حکام رحمت الٰہی ہیں مگر ایک کچہری دیکھ کر یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے گا کہ رحمت الٰہی اور دجال جب آپس میں ملکر کام کرتے ہیں تو غلبہ کس کو ہوتا ہے۔ پس اگر دجال کو غلبہ حاصل ہو تو مسیح مغلوب ہوا اور اگر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رحمت الٰہی کو غلبہ حاصل ہو تو ص ۲ ے کا بیان غلط ثابت ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیت میں ایک یہ بھی تاثیر ہے کہ دماغی طاقتیں قائم نہیں رہتیں کیونکہ آخری سطروں میں صاف لکھ دیا ہے کہ قادیانی اور ابولہب (دجال) برسرپیکار ہیں اور بہت جلد اس سے حکومت چھین لیں گے اس کا مطلب یہ ہوا کہ بانی مذہب قادیانی دجال سے حکومت حاصل نہیں کر سکا۔ حالانکہ مؤلف نے اس رسالہ کا اصل مدعا یہ قرار دیا تھا کہ وہ ثابت کرے کہ مرزا صاحب نے وہ بادشاہت مکمل کر دی ہے کہ جس کی تکمیل کیلئے تمام انبیاء سابقین کوشاں نظر آتے تھے۔ مگر اپنی ہی تخالف بیانی سے مؤلف کی وہ خوش فہمی ظاہر ہو چکی ہے کہ اگر انسان ہوگا تو آئندہ کبھی کوئی تحریر شائع کرنے پر آمادگی ظاہر نہ کرے گا۔

(۴۲) مکاشفات بائیبل

مرزائیوں نے شاید بائیبل کو موڑ توڑ کر اپنے مذہب پر چسپاں کیا ہوگا، مگر دانیال علیہ السلام کی پیشینگوئی کی بحث میں جب دیکھ چکے ہیں کہ وہ اپنے پیر و مرشد باب و بہاء کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو ہمیں یقین ہو چکا ہے کہ فن تحریف میں مکاشفات بائیبل کے متعلق بھی ان سے بڑھ کر ثابت نہیں ہو سکتے۔ ذیل میں مفاوضات عبدالبہاء کے ابتدائی ابواب سے چند کلمات نقل کیے جاتے ہیں تا کہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ بائیبل کو اپنے اوپر چسپاں کرنے میں بہائی کس قدر چالاک ثابت ہوئے ہیں۔ اب ذیل میں مکاشفہ کی عبارت نقل کی جاتی ہے اور خطوط وحدانیہ میں بہائی مذہب کی تشریح درج ہوگی۔

ا......مکاشفہ نمبر ۲۱ میں ہے کہ میں نے ایک نئے زمین و آسمان (شریعت جدیدہ) کو دیکھا کیونکہ پہلا زمین و آسمان (شریعت قدیمہ) جاتے رہے تھے اور سمندر (لغزش مذہبی) بھی نہ رہا۔ پھر میں نے نئے بیت المقدس (شریعت بہائیہ) کو خداوند کے پاس سے اترتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیکھا۔

۲۔۔۔۔۔مکاشفہ نمبر ۱۲ میں ہے کہ ایک عورت (شریعت محمدیہ) نظر آئی جو آفتاب کو اوڑھے ہوئے تھی (یعنی سلطنت فارس پر حکمران تھی جس کا قومی نشان سورج تھا) اور چاند (ترکی جس کا قومی نشان چاند ہے) اس کے پاؤں کے نیچے تھا اور بارہ ستاروں (بارہ اماموں) کا تاج اس کے سر پر تھا۔ اور بچہ (بہاء اللہ) جننے کی تکلیف میں تھی پھر سرخ اژدہا (حکومت بنی امیہ) جس کے سات سر (ہفت اقالیم بنی امیہ (۱) مصر (۲) افریقہ (۳) روم فارس (۴) عرب (۵) فارس (۶) اندلس (۷) ترک ماوراء النہر تھے) اور دس سینگ (بنی امیہ کے دس بادشاہ جو بلا تکرار نام گذرے ہیں جن کا پہلا بادشاہ ابوسفیان تھا اور آخری مروان الحمار) تھے اور اس کی دم نے آسمان کے تہائی ستارے (اڑہائی سال جو دانیال علیہ السلام نے بتا کر ۱۲۶۰ کی مدت ظہور باب کیلئے مقرر کی تھی) کھینچ کر زمین پر ڈال دیئے پھر وہ اژدہا اس عورت کے پاس گیا تا کہ اس کے بچے کو نگل لے۔ مگر وہ بچہ جنی جو لوہے کے عصا (قوت قدسیہ) سے حکومت کرے گا اور بہت جلد خدا کے پاس بھیجا گیا اور وہ عورت (شرع محمدی) بیابان (حجاز) کو بھاگ گیا تا کہ ۱۲۶۰ دن (سال) تک اس کی پرورش کی جائے۔

۳۔۔۔۔۔مکاشفہ نمبر ۱۱ میں ہے کہ مجھے عصا کی مانند (معین ومددگار ہر عاجز) ایک (مرد کامل) نے ناپنے کی لکڑی دی اور کہا گیا کہ مقدسوں کو ناپوں (اور ان کا حال دریافت کروں) اور صحن کو نہ ناپوں (کیونکہ اس پر دوسروں کا قبضہ ہے) دوسرے لوگ ۴۲ ماہ (۱۲۶۰ سال) تک پامال کریں گے (شریعت روحانی عقائد نہیں بدلتی اور شریعت جسمانی کے عبادات ومعاملات وغیرہ بدل جاتے ہیں اور یہی صحن اور مقدس کی حقیقت مبدلہ ہے) اور میں اپنے دو گواہوں (محمد وعلی) کو اختیار دوں گا اور وہ ٹاٹ اوڑھے ہوئے (اور پرانی شریعت کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تصدیق کرتے ہوئے) ۱۲۶۰دن نبوت کریں گے اور یہ وہی دو (محمد وعلی) چراغدان ہیں جو خدا کے حضور کھڑے ہیں جو ان کو ضرر پہنچاتا ہے اسے ان کے منہ (احکام شرعیہ) سے آگ نکل کر کھا جاتی ہے (اور دشمن مغلوب ہو جاتا ہے) ان کو اختیار ہے کہ آسمان کو بند کر دیں تا کہ ان کی نبوت کے زمانہ میں پانی نہ برسے (اور فیض حاصل نہ ہو) اور پانیوں پر اختیار ہے کہ انہیں خون بنا ڈالیں (کیونکہ وہ موسیٰ ویوشع کی طرح ہیں) اور جتنی دفعہ چاہیں زمین (عرب) پر ہر طرح کی آفت (عربی قوم) لائیں۔ جب وہ اپنی گواہی دے چکیں گے تو وہ حیوان (حکومت بنی امیہ) جو ہاویہ سے نکلے گا ان سے لڑ کر غالب آئے گا۔ (اور بنی ہاشم مغلوب ہوں گے) اور ان کو مار ڈالے گا۔ اور ان کی لاشیں (شرع محمدی) اس بڑے شہر (ملک سوریا و بیت المقدس پایۂ تخت بنی امیہ) کے بازار میں پڑی رہیں گی۔ جو مصر اور سدوم کہلاتا ہے۔ جہاں ان کا خداوند بھی مصلوب ہوا تھا۔ اور لوگ ان کی لاشوں کو (شریعت محمدی مردہ اور بے فیض کو) ساڑھے تین دن (۱۲۶۰سال) تک دیکھتے رہیں گے اور دفن نہ کرنے دیں گے اور خوشیاں منائیں گے، کیونکہ ان دونوں نبیوں نے ان کو بہت ستایا تھا۔ ساڑھے تین دن (۱۲۶۰سال) کے بعد ان میں زندگی کی روح (باب وبہاء کا ظہور) داخل ہوئی اور کھڑے ہو گئے۔ لوگ ڈر گئے اور آسمان سے آواز آئی کہ اوپر آجاؤ تو بادل پر سوار ہو کر آسمان پر چڑھ گئے۔ (یعنی باب وبہاء شہید ہو گئے) دشمن ان کو (ان کی عظمت) دیکھ رہے تھے پھر اسی وقت ایک زلزلہ آیا (اور قتل باب کے وقت شیراز میں زلزلہ آیا اور وبا پھیل گئی) اور شہر کا دسواں حصہ گر گیا اور ۷۰۰۰ آدمی مرے۔ دوسرا افسوس (باب) ہو چکا۔ تیسرا افسوس (بہاء اللہ) ہونے کو ہے۔" حزقی ایل" فصل نمبر ۳۰ میں ہے کہ اے آدم زاد (بہاء اللہ) نبوت کر اور خداوند کہتا ہے کہ افسوس اس روز پر۔ پھر مکاشفہ نمبر ۱۱

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ہے کہ ساتویں فرشتہ (مبشر بالمسیح) نے نرسنگا پھونکا تو آسمان پر یہ آواز بلند ہوگئی۔ کہ دنیا کی بادشاہت خداوند اور مسیح (بہاء اللہ) کی ہوگئی اور وہ ابدالآباد تک بادشاہی کرے گا اور چوبیں بزرگوں نے جو خدا کے پاس تخت پر بیٹھے تھے سجدہ کر کے کہا کہ شکر ہے کہ اے خدا تو نے بادشاہی کی (ہر ایک دور نبوت میں بارہ اصفیاء گذرے ہیں۔ چنانچہ دور ابراہیمی میں یعقوب کے بارہ بیٹے اصفیاء تھے، دور موسوی میں بارہ نقیب اور دور محمدی میں بارہ امام تھے لیکن دور بہاء میں چوبیں اصفیاء ہیں) اور وہ وقت آگیا ہے کہ مردوں (محبت الٰہی سے خالی آدمیوں) کا انصاف ہو اور تیرے بندوں اور نبیوں کو جو تجھ سے ڈرتے ہیں اجر دیا جائے (اور ابرِ پُر از فیض جاری کیا جائے) اور خدا کا مقدس (تعلیم بہائی کی فلاح) جو آسمان پر ہے کھولا گیا اور اس کے عہد کا صندوق (کتاب عہد) دکھائی دیا، بجلیاں (انوار) پیدا ہوئیں، بھونچال آیا اور اولے پڑے (اور غضب الٰہی منکروں پر نازل ہوا)

یہ امر نا قابل تردید ہے کہ مرزائی مذہب نے بہائیت کا ہر امر میں تتبع کیا ہے۔ مگر اس موقع پر مکاشفات کی تحریف میں وہ کامیاب نہیں ہو سکے جس قدر کہ بہائیوں نے قطع و برید سے کام لے کر مکاشفات کو اپنے بانیان مذہب پر چسپاں کر دکھلایا ہے لیکن حقیقت شناس طبائع خوب سمجھ چکی ہیں کہ ان دونوں کی نکتہ آفرینی صرف ابلہ فریبی کا کام دے سکتی ہے، ورنہ اگر مکاشفات کا خود مطالعہ کیا جائے تو ساری کتاب میں اول سے آخر تک نہ مسیح قادیانی کا وہاں ذکر ہے اور نہ مسیح ایرانی کا کیونکہ یوحنا حواری کے عہد میں عیسائیوں کے صرف سات گرجے تھے۔ جن کی طرف اس نے خط و کتابت کے سلسلہ میں یہ مکاشفات لکھے تھے جن کا ماحصل یہ ہے کہ میں خواب میں مسیح علیہ السلام کے پاس آسمان پر گیا ہوں جب کہ وہ خدا کے سامنے ایک تخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور چوبیں فرشتے آس پاس تھے تو آپ نے سات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گرجوں کے متعلق سات پیغام الگ الگ روانہ کئے پھر سات فرشتے دکھائی دیئے جنہوں نے مخالفین کے ہلاکت کے سامان دکھائے اور مریم علیہا السلام کو دیکھا کہ لوگوں نے آپ کی مخالفت میں بڑا زور لگایا ہے، مگر آپ کا بیٹا مسیح دوسری دفعہ دنیا میں نازل ہوا ہے اور نزول سے پہلے یاجوج ماجوج ہلاک ہو چکے ہیں۔ شیطان کی حکومت جاتی رہی ہے بت پرستی کے شہر بابل وغیرہ تباہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے عیسائیوں کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ آمد مسیح کے منتظر رہیں اور عیسائیت پر ثابت قدم رہیں۔ یہ خواب تھا مگر انہوں نے خواہ مخواہ دخل در معقولات دے کر اصل مقصد بگاڑ دیا اور لوگوں کی آنکھوں میں مٹی ڈال کر اپنی مسیحیت منوانی چاہی تو گو اندھی تقلید کے پتلے ان کے چکمہ میں آ گئے لیکن دیکھ بھال کرنے والوں کا شکار کرنا مشکل تھا اور ہے۔

(۲۳)۔ اعلان نبوت مسیح قادیانی اور ایک غلطی کا ازالہ

(مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۱ء)

ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ آپ نے آہستہ آہستہ دعاوی کے مراتب طے کئے تھے اور شروع میں دبی زبان سے مدعی نبوت نظر آتے تھے لیکن منتظر تھے کہ جماعت کافی ہو جائے تو گول مول اقوال کو وحی کا رنگ دے کر ''اعلان نبوت'' کے عنوان سے پیش کیا جائے تو جناب کی خوش قسمتی نے آپ کو یہ زریں موقع دیا کہ آپ سے سوال ہونے لگے کہ حضور نبی علیہ السلام کو خاتم النبیین مان کر کون مدعی نبوت ہو سکتا ہے تو اس کے جواب میں اسلامی تعلیم کے خلاف یوں کہا کہ محمد ثانی ہوں۔ اس لئے میری نبوت کوئی الگ نبوت نہیں اور نہ آپ کے بعد کوئی دوسرا نبی پیدا ہوا۔ اور جن تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی ہوگا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی شخصیت کو چھوڑ کر کوئی دوسرا نبی نہیں ہو سکتا یا یوں کہہ کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوئی ایسا نبی نہیں ہوسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرڈالے لیکن سورہ جمعہ میں لکھا ہوا ہے کہ آخری زمانہ میں آپ روپ بدل کر مسیح موعود کہلائیں گے۔اس لئے نبوت قادیانی نبوت محمدی کا ہی بروز ٹھہرا، کوئی الگ چیز نہ ہوئی۔

مگر ناظرین غور کریں کہ یہ تاویل آپنے کہاں سے سیکھی؟ ظاہر ہے کہ جناب بہاء نے یہ سبق پڑھایا تھا کیونکہ "ایقان" میں آپ نے صاف لکھ دیا تھا کہ شمس حقیقت ایک ہے کبھی موسیٰ بن کر نمودار ہوتا ہے کبھی عیسیٰ اور کبھی محمد یا بہاء اللہ تو جو شخص اس کے مظاہر میں سے ایک کا بھی منکر ہے وہ تمام مظاہر نبوت کا منکر ہوگا۔جیسے کہ اگر کوئی آج سورج سے انکار کرتا ہے تو گذشتہ ایام کے سورج کا بھی اسے انکار کرنا پڑے گا، کیونکہ سورج ایک ہی ہے اور لیل ونہار کے اختلاف سے اس میں جزوی اور رنگی اختلاف پیدا ہو رہا ہے مرزا صاحب نے بھی اپنی آخری تصنیف "ایک غلطی کا ازالہ" میں اس حقیقت کو یوں بے نقاب کردیا ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ:

"ایک پر یہ اعتراض ہوا کہ تیرا مرشد نبوت کا مدعی ہے اس کا جواب نفی میں دیا گیا۔مگر حق یہ ہے کہ جو پاک وحی مجھ پر نازل ہوتی ہے اس میں ایک دفعہ نہیں صد ہا دفعہ نبی، رسول اور مرسل کے لفظ موجود ہیں اور اس وقت تو پہلے کی نسبت زیادہ صراحت موجود ہے۔"براہین احمدیہ" شائع ہوئے ۲۲ برس ہو چکے ہیں اس میں مکالمہ الٰہیہ موجود ہے کہ **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی** (صـ ۴۹۸)، **جری اللہ فی حلل الانبیاء** یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلوں (کپڑوں) میں ہے (صـ ۵۰۴). **محمد رسول اللہ والذین معہ** صـ ۵۵۷. دنیا میں ایک نذیر آیا ص ۵۵۷۔دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا اسی طرح براہین میں مجھے متعدد جگہ رسول کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے یہ کہنا کہ خاتم النبیین کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بعد دعوائے نبوت کیسے صحیح ہوا غلط نکلا کیونکہ اس کا ایک معنی یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی نیا یا پرانا نبی نہیں آ سکتا مگر آپ لوگ چالیس برس مسیح کو اتار کر نبی مانتے ہیں۔ اور سلسلہ وحی کو چالیس برس تک حضور ﷺ سے بھی بڑھ کر جاری رکھتے ہیں۔ بے شک یہ عقیدہ معصیت ہے اور لفظ خاتم النبیین اور **لانبی بعدی** اس کے خلاف زبردست شاہد ہیں اور کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہیں اور ہمارا یہ عقیدہ نہیں۔ ہاں خاتم النبیین میں ایک پیشینگوئی ہے جس کا علم مخالفین کو نہیں کہ خدا نے پیشینگوئیاں کرنے والے (نبیوں) کا خاتمہ کر دیا ہے اور قیامت تک پیشینگوئی کے دروازے بند کر دیئے ہیں اور ممکن نہیں کہ کوئی ہندو، عیسائی یا رسمی مسلمان نبی کا لفظ اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ سیرت صدیقی کے سوا تمام کھڑکیاں بند کی گئی ہیں جو اس کھڑکی سے آتا ہے اس پر ظلی طور پر نبوت محمدی کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ نبی کے چشمہ سے نبوت لیتا ہے تاکہ اپنے نبی کا جلال ظاہر کرے اس لئے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی بروزی طور پر ملی اور آیت کا یہ معنی ہوا کہ **وخاتم النبین ولا سبیل الی فیوض اللہ من غیر توسطہ** تو میری نبوت میرے محمد اور احمد ہونے کی وجہ سے ہے اور یہ نام مجھے فنافی الرسول ہونے سے ملا تو خاتم النبیین کے معنی میں کوئی فرق نہ آیا لیکن عیسیٰ کے اترنے سے ضرور فرق آ جاتا ہے۔ سو میں اب ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے منکر نہیں۔ خدا نے مجھے آنحضرت ﷺ ہی کا وجود قرار دیا ہوا ہے اس لئے میرے وجود سے ختم رسالت میں کوئی فرق نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اثر سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں اس لئے ختم رسالت کی مہر نہیں ٹوٹی۔ اور محمد کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی، محمد ہی نبی رہا نہ کوئی اور۔ جب کہ میں بروزی طور پر محمود ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمد یہ معہ نبوت محمدیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا انسان ہوا جس نے الگ ہو کر نبوت کا دعویٰ کیا ہو۔ غرض کہ خاتم النبیین کا لفظ ایک الٰہی مہر ہے جو آنحضرت ﷺ کی نبوت پر لگ گئی ہے ممکن نہیں کہ یہ مہر ٹوٹ جائے، مگر ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں اور بروز رنگ میں نبوت کا بھی اظہار کریں اور یہ بروز ایک قرار یافتہ عہد تھا جو **و آخرین منھم** میں مذکور ہے۔ نبیوں کو اپنے بروز پر غیرت نہیں ہوتی کیونکہ وہ انہی کا نقش اور صورت ہوتا ہے لیکن دوسرے پر ضرور غیرت ہوتی ہے۔ پس جو شخص شرارت سے مجھ پر الزام لگاتا ہے کہ میں نے نبوت اور رسالت کا دعویٰ کیا ہے وہ جھوٹا اور ناپاک ہے مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے (اور اسی بناء پر اللہ نے مجھے نبی اللہ اور رسول اللہ کہا ہے) مگر بروزی رنگ میں میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا ہے اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا اور نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی بلکہ محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی''۔

تنقید

مرزا صاحب کے طرز کلام سے یہ تو ثابت ہوگیا کہ آپ کو نبوت کا درجہ حاصل ہو چکا تھا۔ باقی رہی یہ بات کہ وہ نبوت نقلی تھی یا اصلی تناسخ یا رجعت اور بروز کے طور پر تھی یا حقیقی یا مجازی طور پر تھی اور یا محدث کو ہی نبی سمجھ بیٹھے تھے، اس لئے ہمیں کوئی بحث نہیں، کیونکہ اخیر دم تک آپ کو یہ معلوم نہ تھا کہ میں ہوں کیا۔ طبیعت مراقی تھی جس طرح خیال جم گیا اپنے ہی خلاف کہتے چلے گئے۔ چنانچہ ''ضمیمہ تحفہ گولڑویہ'' ص ۲۴، ۱۹۰۲ء پر لکھتے ہیں کہ محدث پر نبی کا اطلاق فصیح استعارہ ہے، استفتاء مطبوعہ ۱۹۰۷ء کے ص ۶۴ پر لکھ دیا کہ میرا نام مجازی طور پر نبی رکھا گیا ہے، تقریر'' واجب الاعلام'' دہلی میں لکھا تھا کہ منکر ختم نبوت کو دائرہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ ''حمامۃ البشریٰ'' ص ر ۸۱ میں لکھا کہ محدث میں نبوت کے اجزاء بالقوہ موجود ہوتے ہیں بالفعل نہیں ہوتے۔ پس محدث بالقوۃ نبی ہے اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہوتا تو وہ بھی بالفعل نبی ہوتا۔

''شہادت القرآن'' طبع دوم ص ۲۷ میں لکھ دیا کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا اس شریعت میں نبی کے قائمقام محدث رکھے گئے ہیں۔ ۱۹۰۲ء میں جب بمقام لاہور مولوی عبدالحکیم کلانوری مرحوم سے مباحثہ ہوا تو آٹھ گواہوں کے سامنے آپ نے حقیقی نبوت سے دستبردار ہوتے ہوئے ایک تحریر دی کہ '' ابتداء سے میری نیت یہی ہے کہ میں محدث کو نبی جانتا ہوں جو مکلّم کے نام سے مشہور ہے (مسلمان اگر محدث کو نبی کہنا مناسب نہیں سمجھتے) تو اپنے بھائیوں کی دلجوئی کیلئے اس لفظ کو دوسرے پیرایہ میں بیان کرنے سے کیا عذر ہو سکتا ہے۔ سو ہر جگہ (میری تصانیف میں) نبی کے بجائے محدث کا لفظ سمجھیں اور اس (لفظ نبی کو) کاٹا ہوا خیال کریں'' یہ اقرار نامہ قول مجدد میں مولوی احسن امروہی نے بھی نقل کیا ہے۔ ناظرین کو تعجب ہو گیا ہوگا کہ کوہ کندن اور کاہ برآوردن کا معاملہ ہوا کہ لو جی سنا تھا کہ مرزا جی نبی ہیں۔ چودم برداشتم مادہ برآمد شعر

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا　　　جو چیرا تو اک قطرہ خوں نہ نکلا

دیکھا تو اقرار نامہ میں بالکل ہی مکر گئے اور ''قول مجدد'' میں اس مقام پر یہ لکھا ہے کہ آپ نے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ ایسے مشتبہ الفاظ نہ لکھوں گا' مگر یہ وعدہ بھول گئے اور ۱۹۰۷ء میں پھر وہی دلآ زار لفظ لکھ دیا کہ میں نبی ہوں۔ اور ۱۹۰۸ء کو مئی کے پرچہ اخبار عام میں شائع کر دیا کہ ''خدا کے فضل سے ہم نبی اور رسول ہیں'' اس حرکت ناشائستہ کا ارتکاب اور وعدہ خلافی کا اختیار کرنا ایسا عیب ہے کہ جو معمولی اخلاق کا مالک انسان بھی گوارا نہیں کر سکتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

'تو اگر ایک مقدس ہستی اپنے لفظوں سے پھر جائے تو سخت افسوس ہوگا اور یہ کہنے کا موقع نہیں رہے گا کہ اس کی زندگی بے لوث تھی۔ اصل بات یہ تھی کہ مولوی عبدالحکیم صاحب کلا نوری مرحوم کو بھی آپ نے چکمہ دیکر پیچھا چھڑایا تھا کہ میں محدث ہوں نبی نہیں ہوں' کیونکہ آپ کے نزدیک محدث کی شخصیت وہ نہیں جو اسلام میں مشہور ہے کہ وہ نور ایمان کی وجہ سے واقعات کا پس وپیش اس طرح عیاں دیکھتا ہے کہ گویا اس کو کسی نے کچھ بتادیا ہوا ہے' اس حالت کا نام فراست ایمانیہ ہے اور یہ صفت اولیاء اللہ میں کبھی کبھی پائی جاتی ہے جس سے کوئی شخص بالقوہ بھی نبی نہیں بن سکتا' کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے محدث تسلیم کیا تھا وہ اس لئے اول المحد ثین تھے مگر باوجود اس کے آپ نے کسی طرح کی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا نہ بالفعل، نہ بالقوہ، نہ مجازی، نہ حقیقی، نہ اصلی، نہ نقلی اور نہ بروزی، نہ عکسی اور نہ مستقل اور نہ غیر مستقل۔ یہ تمام اصطلاحی الفاظ مدعیان نبوت کے زیر استعمال رہے ہیں اور کبھی صوفیائے کرام نے بھی ایسے شطحیات کہہ دیئے ہیں، لیکن بعد میں یا تو انہوں نے خود انکار کر دیا تھا اور یا اہل حق نے اصلاح کروا ڈالی تھی تو فتنہ فرو ہوگیا تھا۔

ع بدنام بھی ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا؟

ہاں مرزا صاحب کے نزدیک محدث کی شخصیت اتنی بڑھی ہوئی ہے کہ کبھی وہ خدا میں بھی گھس سکتی ہے اور کبھی خدا اس میں گھس جاتا ہے اور تمام انبیاء واولیا کا مظہر بنتی ہے اور جامع جمیع صفات کمالیہ کی بن کر اور تمام انبیاء سے مساوات پیدا کر گے کہ

آنکہ دادست ہر نبی را جام داد آں جام را مرا بتمام

توہین انبیاء میں بھی اتنی جرأت دکھاتی ہے کہ

ع عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پس اس شخصیت کا محدث تمام انبیاء سے افضل ٹھہرا تو اسے نبی یا رسول بننے کی کیا ضرورت تھی اس لئے مولوی صاحب کو چقمہ دے دیا کہ آئندہ میں نبی کا لفظ اپنے لئے استعمال نہ کروں گا مگر پھر جب خیال آیا کہ محدث کی اصلیت سوائے اظہار نبوت کے منکشف نہیں ہو سکتی تو پھر خلاف وعدہ اپنے آپ کو نبی کہنا شروع کر دیا اور یہاں تک بڑھ گئے کہ ''اربعین'' میں نبی تشریعی اور مستقل ناسخ شرع ہونے کا بھی دبی زبان سے دعویٰ کر دیا۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب کی محدثیت میں کیا کیا دھرا پڑا ہے۔ آپ غور سے اعلان نبوت کی عبارت پڑھیں تو آپ کو مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوں گی کہ:

۱...... جناب نے یہ پیش کیا ہے کہ نبوت جس طرح پہلے جاری تھی اسی طرح حضور ﷺ کے بعد میں بھی جاری چلی آئی ہے اور قیامت تک چلی جائے گی' مگر فرق صرف اتنا ہے کہ عہد رسالت سے پہلے ہر ایک مذہب میں جاری تھی اور عہد رسالت کے بعد مذہب اسلام سے خاص ہو گئی اور مسلمانوں میں اس نبوت کو وہ لوگ حاصل کرتے رہے جو فنا فی الرسول ہو کر صدیقی کھڑکی سے داخل ہوتے آئے ہیں اور مسیح قادیانی نے جب نبوت حاصل کی تو صرف اپنے خاندان کیلئے مخصوص کر لی اور باقی تمام مسلمانوں کو اس سے محروم کر دیا۔ مگر ہمارے نزدیک یہ افسانہ طرازی صرف اس شخص پر موثر ہو سکتی ہے جو اسلامی تعلیم سے ناواقف ہو اور یہ بھی سمجھتا ہو کہ علوم مروجہ کے حاصل کرنے سے میں نے اسلام بھی سیکھ لیا ہے ورنہ ٹھوس لیاقت کا انسان اسے بلا ثبوت اور بلا دلیل ہونے کی وجہ سے صرف مرزا صاحب کے کہنے پر ماننے کیلئے تیار نہیں۔

۲...... تعلیم بہائیہ اور ہندو تاثرات کے ماتحت آپ نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ جناب محمد ﷺ بار بار دنیا میں روپ بدل کر آتے رہے ہیں اور ہزاروں دفعہ قیامت تک روپ بدل کر آتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہیں گے۔ اس روپ دھارنے کو رجعت، تناسخ اور بروز وغیرہ کے الفاظ سے سمجھایا جاسکتا ہے۔ بہرحال یہ مسئلہ یہود ونصاریٰ[1] سے حاصل کیا گیا ہے یا ہندوؤں اور سکھوں سے اڑایا ہے۔ کیونکہ آپ کو کرشن اوتار اور جنیا بننے کی سخت ضرورت تھی، مگر نہ آریوں نے مانا اور نہ سکھوں نے۔ مسلمان بھی پھنسے تو وہی جو عقل کے دشمن تھے یا جن کے پیچھے عقل ڈنڈا لئے پھرتی تھی۔

۳..... نمبر دوم کے خلاف آپ نے دعویٰ کیا کہ میں محمد ثانی ہوں اور میری بعثت بعثت محمدی ہی ہے اور خدا نے میرا نام محمد رکھا ہوا ہے کیونکہ خدا اپنے پیاروں کو نبیوں کے نام دیا کرتا ہے مگر یہ دعویٰ ایسا ہے کہ جس پر سوائے اس کے کوئی اور دلیل نہیں کہ ہم نے کہہ دیا ہے اور بس۔ کیونکہ ہم کرشن ہیں اور رجعت وتناسخ کا ثبوت اس نے اپنی کتاب ''گیتا'' میں بار بار پیش کیا ہے۔

۴..... آپ نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ مجھ میں حضور ﷺ کے تمام صفات کمالیہ حاصل ہوگئے ہیں اور خاتم الانبیاء بھی بن گیا ہوں تاکہ یہ ثابت ہو سکے کہ آئندہ رسالت میری اولاد میں ہی جاری رہے اور ان لوگوں میں جو میرے مخلص تابعدار بن کر صدیقی کھڑکی سے داخل ہوں۔ یہاں تک تو آپ نے ثابت کر دیا کہ مجھ میں اور حضور ﷺ میں کوئی فرق نہیں رہا سوائے اس کے کہ آپ اصلی محمد ہیں اور میں نقلی یا وہ اصل ہیں اور میں ان کا سایہ۔ بہرحال اس قسم کی مساوات ایسی اہل اسلام کیلئے جان فرسا ہے کہ اس سے بڑھ کر تکفیر کے لئے کوئی مکمل سامان نہیں ہوسکتا، کیونکہ جب حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ جیسی شخصیت آپ کے مساوی نہ ہوسکی تو دوسرے امتی کی کیا وقعت ہے کہ آپ کے غبار پا کے برابر بھی ہوسکے۔

[1] سب سے پہلے اسلام میں عبداللہ بن سبا مسلم نما یہودی نے بروزی محمدی کا اعلان کیا تھا۔ ۱۲ آسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۵......محدث کی شخصیت کو آپ نے اتنا بڑھایا کہ حضور ﷺ کے مساوی لا کر کھڑا کر دیا اور جب دوسرے دعووں کا خیال کیا جائے تو ثابت ہوتا ہے کہ اس مساوات کے حاصل کر لینے کے بعد آپ کو وہ مدارج بھی حاصل ہو گئے تھے جو کسی نبی کو حاصل نہیں تھے۔ مثلاً خدا سے متحد ہونا، خدا کی صفت بننا، خدا کا کارمختار بننا اور تمام انبیاء کا مظہر بننا وغیرہ۔ یہ ایک ایسی حرکت ہے جو کسی ایماندار سے سرزد نہیں ہو سکتی سوائے اس کے وہ اسلام چھوڑ کر مستقل نبوت کا مدعی ہو۔

۶......ایک جگہ آپ نے اپنی حرکت کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ خدا نے لوگوں سے خوب چال چلی کہ براہین میں مجھے نبی بنا کر لوگوں کو اشتباہ میں ڈالے رکھا اور جب یہ مخالفت میں ہلاک ہو چکے تو میری نبوت کا صریح اعلان کروا دیا۔ تو گویا ۲۲ برس تک خدا امت محمدیہ کو دھوکا دیتا رہا ہے اور آپ بھی دھوکا دیتے رہے۔ حق برزبان جاری۔ اصل بات نکل آئی کہ آپ نے شروع سے ہی نبوت کی ٹھان لی تھی مگر اخلاقی کمزوری سے ۲۲ برس اینچ پیچ میں ہی گذار دیئے اور جب اپنی جماعت بن گئی تو اعلان کر دیا کہ میں ایسا محدث نبی ہوں کہ جو کمالات ایک ایک نبی میں تھے وہ سارے ہی مجھ میں پائے گئے ہیں۔ تو بھلا ایسا چالاک نبی کب خدا کا پیارا بن سکتا ہے اور تکفیر سے بچ کر اپنی پوزیشن، اخلاقی کمزوری سے کیسے پاک رکھ سکتا ہے؟

۷......بہائی مذہب کی پیروی کرتے ہوئے جناب نے یہ بھی پیش کیا ہے کہ حضور ﷺ بھی تین سال تک اعلان نبوت نہ کر سکے تھے (جیسا کہ ۱۳۳۵ھ کی تقریر میں بیان ہو چکا ہے) اور بقول شیعہ غیبت صغریٰ میں رہے تھے اور میں بھی بائیس برس تک اسی غیبت میں رہا کیونکہ میری مخالفت ان سے بڑھ کر تھی۔ مگر جب حکومت برطانیہ آپ کے ساتھ تھی تو کوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وجہ نہ تھی کہ آپ پہلے دن ہی نبی نہ بن جاتے۔ شاید یہ ڈر ہوگا کہ مجھ پر میرا ہی نسخہ نہ برتا جائے کہ مفتری علی اللہ اور مدعی نبوت قطع وتین کے عذاب سے فوری موت کے ساتھ مرتا ہے' مگر خدا کی قدرت دیکھئے اعلان نبوت کرنا ہی تھا کہ سات برس کے اندر ہی ہیضہ سے فوری موت نے پیر صاحب کی بددعا کے زیر اثر آ دبوچا اور یہ ظاہر کر دیا کہ واقعی آپ کی نبوت دھوکے کی ٹی تھی۔

۸......اس تقریر میں آپ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ خاتم کا مفہوم یہ ظاہر کرتا ہے کہ جس پر مہر لگ جائے اس میں کمی بیشی نہیں ہوسکتی اور حضور ﷺ آخری نبی تھے جن کے بعد دوسرا نبی نہیں آسکتا' مگر آپ کے مرید اس ضد پر اڑے ہوئے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی نہیں بلکہ کامل نبی مراد ہے جس کے ماتحت اور نبی بھی ہوسکتے ہیں' تو گویا جس چال پر آپ چل رہے ہیں اسے چھوڑ کر مریدوں نے دوسری آسمان چال نکال لی ہے جس سے ہم حیران ہیں کہ آیا ان کے نبی کو ناقص البیان سمجھیں یا ان لوگوں کو گستاخ جانیں کہ اپنے نبی کی مخالفت کرنے سے بھی شرم نہیں کرتے مگر۔

نیش عقرب نہ ازپے کین ست مقتضائے طبیعتش این است

۹......نبوت کا بنڈل چاروں طرف مہروں سے بند کیا ہوا موجود تھا۔ آپ نے اپنے کیمرہ وجودی میں اس کا فوٹو حاصل کر کے دعویٰ کر دیا کہ جو کمالات اس بنڈل میں تھے سب ہی مجھ میں موجود ہوگئے ہیں۔ مگر پہلے تو ہم بلادلیل کیسے مان لیں کہ آپ فوٹو کا کیمرہ بن چکے تھے۔ اسکے بعد ہم کیسے مانیں کہ کسی چیز کی تصویر میں اسکی خاصیتیں بھی موجود ہو جاتی ہیں۔ خود آپ کی تصویر مریدوں کے پاس موجود رہتی ہے مگر اس میں نہ آپ کی کوئی تاثیر موجود ہے اور نہ وہ بول کر آپ کی طرح کسی کو لپیٹ میں لاسکتی ہے۔ بہر حال یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایسا چکمہ دیا گیا ہے کہ سادہ مزاج فوراً پھنس جاتے ہیں، مگر حقیقت شناس جانتے ہیں کہ آپ وہی ہیں جو ہیں ۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش   من انداز قدت را مے شناسم

۱۰......اپنے آپ کو نبوت محمدی کا حقدار ثابت کرنے میں جو طریق جناب نے اختیار کیا ہے آپ نے کمال کر دیا ہے۔ اپنی نبوت کو محدثیت بنا کر اس طرح بانس پر چڑھایا کہ تمام نقلی نبوتوں کے دانت کھٹے کر دیئے اور پھر امتی کے امتی بنے رہے۔ بلی سات چوہے کھا کر پھر حاجن کی حاجن۔ یہ چال اگر عقل سلیم تسلیم کرتی ہے تو جارج پنجم کا ایک مخلص دوست کہہ سکتا ہے کہ میں فنافی الجارج ہو کر جارج ثانی بن گیا ہوں اس لئے انگریزی حکومت کا وارث میں ہی ہوں اور میرے بعد وہ لوگ وارث ہیں جو میری نسبی یا روحانی اولاد ہوں گے۔ بہر حال یہ ایک ایسی مکروہ حرکت ہے کہ جس سے ادنیٰ درجہ کا مسلم بھی نفرت کرتا ہے۔

۱۱......اگر آپ کو تمام کمالات محمدی کے حاصل کرنے میں سچا مان لیا جائے تو امتحان کرنے سے بالکل فیل نظر آتے ہیں کیونکہ حضور ﷺ کا کوئی کمال بھی آپ میں موجود نہ تھا۔ نہ صحت اور تنومندی تھی، نہ فصاحت و بلاغت تھی کہ آپ کے اقوال بھی ضرب المثل بن جاتے، نہ شجاعت وشہامت، نہ سلطنت و بادشاہت تھی، نہ بیکسی اور یتیمی تھی نہ جود و سخا تھا، نہ جان کے خطرہ میں وطن چھوڑنا پڑا نہ حکومت کی مخالفت تھی، نہ دشمنوں کے بار بار حملوں سے سینہ سپر ہو کر جوابدہی کے طور پر جنگ آزما ہونے کا موقع پیش آیا تھا، نہ قومی احساس تھا نہ قومی ہمدردی میں جانثاری تھی، نہ یہ موقعہ حاصل تھا کہ ایک پست قوم کو عرش معلیٰ تک پہنچایا ہوتا اور نہ پیشینگوئی کا بغیر تاویل کے پورا ہونا، نہ بددعاؤں کی تاثیر کاری طور پر تھی، نہ خوش بیانی تھی نہ شیریں گفتاری اور تحمل تھا، نہ برائی کے بدلے نیکی تھی، نہ عبادت تھی نہ زہد تھا، نہ تقویٰ تھا نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پرہیزگاری تھی، نہ دنیا سے بے تعلقی تھی نہ سادہ خوراک تھی، نہ سادہ لباس تھا نہ قناعت تھی، نہ صبر تھا نہ توکل تھا، نہ تبتل الی اللہ تھا۔غرض کہ کچھ بھی نہ تھا تو پھر کس شیخی سے کہہ دیا کہ مجھ میں حضور ﷺ کے تمام صفات کمالیہ حاصل ہو گئے ہیں۔کیا یہ دعویٰ موجب تکفیر نہیں ہوسکتا؟

۱۲......جب محمد ثانی کا دعویٰ تھا تو کرشن کے مدعی کیوں بنے؟ جٹیا کیوں ہوئے؟ جے سنگھ بہادر کیوں بنے؟ حجر اسود، خدا، خدا کا بیٹا، خود خدا، بلکہ خدا کا باپ، مریم، ابن مریم، معجون مرکب، سنگ قادیان اور قادیانی پتھر اپنے آپ کو کیوں بنایا؟ کیا کبھی ہمارے نبی ﷺ نے ان دعاوی میں سے کبھی ایک دعویٰ بھی کیا تھا؟ کوئی پیچیدہ مسئلہ نہیں، کوئی صریح آیت یا حدیث دکھا دیجئے ہم مان لیں گے اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر یہ کیوں شیخی بگھاری کہ میں محمد ثانی ہوں۔پس اگر یہ چمہ دیا ہے تو اپنی ہستی خراب کر لی۔نہیں دیا تو حضور ﷺ سے بڑھ کر دعویٰ ہوا تو پھر تکفیر سے کیا ڈر؟

۱۲......خلاصہ یہ ہے کہ اس اعلان نبوت کا ایک ایک لفظ ہمارے اسلام کے خلاف ہے اور جو امور آپ نے پیش کیے ہیں ان میں کا ایک بھی تو انسان کو خارج از اسلام کر دینے کیلئے کافی ہے تو بھلا جب سارے اکٹھے ہو جائیں تو ایسے شخص کو کیوں ایسا نہ سمجھا جائے کہ اس نے نیا اسلام اور نئی نبوت پیش کی تھی اور جو کچھ بہائی مذہب نے کیا تھا وہی رنگ مرزائیت کو دیا تھا؟ اور کیوں ہم یوں نہ کہیں کہ جب بہائیوں کے نزدیک مرزائیت کفر ہے اور مرزائیت کے نزدیک بہائیت کفر ہے تو ہمارے نزدیک دونوں مذہب کیوں کفر نہ ہوں گے؟ بالخصوص جب کہ ہم کو دونوں مذہب مخالف نبوت بنا کر جہنمی اور کافر قرار دیتے ہیں۔

(۲۴)۔دشنامہ قادیانی مسیح

مرزا صاحب نے اپنا اتحاد حضور ﷺ سے پیش کیا ہے مگر ذیل کا دشنامہ یہ ظاہر کرتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ جناب کو حضور ﷺ سے دور کی بھی نسبت نہ تھی، کیونکہ حضور ﷺ **(لم یکن فحاشا)** فحش گو نہ تھے اور آنجناب کی کوئی تحریر بھی فحش گوئی سے خالی نہ تھی۔ چنانچہ "کتاب البریہ" میں جناب خود مان چکے ہیں کہ مجھے تقریبا چار سو گالیاں دی گئیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ کم از کم زیادہ نہ بھی تو جناب نے بھی تو لوگوں کو چار سو گالیاں دی ہوں گی جن کا خلاصہ بلا تکرار لفظی کتاب "تحریک قادیان" مصنفہ مدیر "سیاست" لاہور سید حبیب صاحب سے نقل کیا جاتا ہے جو کہ ردیف وار ہے:

(الف) اے بدذات فرقہ مولویاں تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی نام کالانعام کو بھی پلایا، اندھیرے کے کیڑو، ایمان و انصاف سے دور بھاگنے والا، اندھے، نیم دہریہ، ابولہب، اسلام کے دشمن، اسلام کے عار، اے جنگل کے وحشی، اے نابکار، ایمانی روشنی سے مسلوب، احمق، مخالف، پلید، دجال، اسلام کے بدنام کرنے والے، اے بدبخت مفتریو، اعمی، اشرار، اول الکفرین، اوباش، اے بدذات، خبیث، دشمن اللہ و رسول، ان بیوقوفوں کو بھاگنے کی جگہ نہ رہے گی اور صفائی سے ناک کٹ جائے گی۔

(ب) بے ایمان، اندھے مولوی، بدگوہری ظاہر نہ کرتے، بے حیائی سے بات بڑھانا، بد دیانت، بے حیا انسان، بدذات، فتنہ انگیز، بدقسمت، منکر، بدچلن، بخیل، بداندیش، بد باطن، بدبخت قوم، بدگفتار، بدعلماء، باطنی، جذام بخل کی سرشت والے، بیوقوف، جاہل، بیہودہ، علمائے بے بصر۔

(پ) پاگل، بدذات، پلید طبع۔

(ت) تمام دنیا سے بدتر، تنگ ظرف، ترک حیا، تقویٰ اور دیانت کے طریق کو بکلی چھوڑ دینا، ترک تقویٰ کی شامت سے ذلت پہنچ گئی تکفیر و لعنت کی جھاگ منہ سے نکالنے کیلئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(ث) ثعلب،ثم اعلم ایها الشیخ الضال والدجال البطال۔

(ج) جھوٹ کی نجاست کھائی، جھوٹ کا گوبر کھایا، جاہل، وحشی، جادہ صدق وصواب سے منحرف، جعلساز، جیتے ہی جی مر جانا۔

(چ) چوہڑے چمار۔

(ح) حمار، حمقا، حق سے منحرف، حاسد، حق پوش۔

(خ) خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا ضمیر اپنے اندر رکھتے ہیں، خنزیر سے زیادہ پلید، خطا کی ذلت، انہی کے منہ میں، خالی گدھے، خائن، خیانت پیشہ خاسرین، **خالیة من نور الرحمن**، خام خیال، خفاش۔

(د) دل سے محروم دو کھادے، دیانت وایمانداری سے خالی، دجال، دروغ گو، دشمن سچائی، دشمن حق، دشمن قرآن، دلی تاریکی۔

(ذ) ذلت کی موت، ذلت کے ساتھ پردہ داری، ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو سؤروں اور بندروں کی طرح کردیں گے، ذلت سے غرق ہوجاؤ۔

(ڈ) ڈوموں کی طرح مسخرہ۔

(ر) رئیس الدجال، ریش سفید کو منافقانہ سیاہی کے ساتھ قبر میں لے جائیں گے، روسیاہ، روباہ باز، **رئیس المنافقین، رئیس المعتدین، راس الغاوین**۔

(ز) زہرناک مارنے والے، زندیق، **زور کم یفشوالی موحی الغرور**

(س) سچائی چھوڑنے کی لعنت انہی پر سی، سفلی ملاں، سیاہ دل منکر، سخت بے حیا، سیاہ دل فرقہ، کس قدر شیطانی افتراؤں سے کام لے رہا ہے، سادہ لوح سانسی، سفہاء، سفلہ، سلطان المتکبرین، **الذی اضاع نفسه بالکبرو التوهین**، سگ بچگان۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(ش) شرم وحیا سے دور، شرات خباثت وشیطانی کاروائی والے، شریف از سفلہ نمے ترسد بلکہ از سفلگی او میتر سد، شریر مکار، شیخی سے بھرا ہوا شیخ نجدی۔

(ض) ضال، ضررهم اكثر من ابليس لعين.

(ط) طالع منحوس طبتم نفاقا بالفاء الحق و الدين.

(ظ) ظلمانی حالت۔

(ع) علماء السوء، عداوت اسلام عجب دیندار، عدو العقل، عقارب، عقب الکلب (کتے کی نسل) عدوہا۔

(غ) غول الاغوال، غدار سرشت، غالی، غافل

(ف) فمت یا عبد الشیطان فریبی فن عربی سے بے بہرہ، فرعونی رنگ۔

(ق) قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے، قست قلوبهم قد سبق الكل فى الكذب۔

(ک) کینہ ور، کمہارزادے، کوتاہ نطفہ، کھوپڑی میں کیڑا، کیڑوں کی طرح خود ہی مرجائیں گے، کتے، کمینہ، کج دل قوم

(گ) گدھا، گندے اور پلید فتوے والے، گندی کاروائی والے، گندی عادت، گندے اخلاق، گندہ دہانی، گندی روحوں۔

(ل) لاف وگزاف والے، لعنت کی موت

(م) مولویت کو بدنام کرنے والو، مولویوں کا منہ کالا کرنے کیلئے، منافق، مفتری، مورد غضب، مفسد، مرے ہوئے کیڑے، مخذول، مجہور، مجنون، مغرور، منکر، محجوب مولوی مگس طینت، مولوی کی بک بک، مردار خوار مولویو! نجاست نہ کھاؤ۔

(ن) نااہل مولویو۔ ناک کٹ جائے گی، ناپاک طبع لوگوں نے، نابینا علماء، نمک حرام نفسانی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ناپاک نفس، نابکار قوم، نفرتی ناپاک شیوہ، نادان متعصب، نالائق، نفس امارہ کے قبضہ میں نااہل حریف، نجاست سے بھرے ہوئے، نادانی میں ڈوبے ہوئے، نجاست خواری کا شوق

(و) وحشی طبع، وحشیانہ عقائد والے۔

(ہ) ہالکین، ہندوزادہ۔

(ی) یک چشم مولوی، یہودیانہ تحریف، یہودی سیرت، **یاایھا الشیخ الضال والمفتری البطال**، یہود کے علماء، یہودی صفت۔

مندرجہ ذیل نظم بھی جناب کی گندہ ذہنی کا ثبوت ہے

نظم

اک سگ دیوانہ لودیانہ میں ہے — آج کل وہ خرشتر خانہ میں ہے
بد زباں بد گوہر و بد ذات ہے — اس کی نظم و نثر واہیات ہے
آدمیت سے نہیں ہے اس کو مس — ہے نجاست خوار وہ مثل مگس
سخت بد تہذیب اور منہ زور ہے — منہ پر آنکھیں ہیں مگر دل کور ہے
حق تعالیٰ کا وہ نافرمان ہے — آدمی کا ہے کو ہے شیطان ہے
چیختا ہے بے بدے مثل حمار — بھونکتا ہے مثل سگ وہ باربار
مغز لونڈوں نے لیا ہے اس کا کھا — بکتے بکتے ہوگیا ہے باؤلا
کچھ نہیں تحقیق پر اس کی نظر — اس کا اک استاد ہے سو بدگہر
دوغلا استاد اس کا پیر ہے — اس کی صحبت کی یہ سب تاثیر ہے
جہل میں بوجہل کا سردار ہے — بولہب کے گھر کا برخوردار ہے
سخت دل نمرود یا شداد ہے — جانور ہے یا کہ آدم زاد ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے وہ نابینا و یا خفاش ہے — مسخرہ ہے منہ پھٹا اوباش ہے
وہ مقلد اور مقلد اس کا پیر — پھر محدث بنتے ہیں دونوں شریر
اس کو چڑھتا ہے بخاری سے بخار — پھیرتا ہے اس سے منہ اب نابکار
شوریخی ان کی ہر رگ رگ میں ہے — جس طرح کہ زہر مار و سگ میں ہے
ہائے صد افسوس اس کے حال پر — لاکھ لعنت اس کے قیل و قال پر
آدمی ہے یا کہ ہے بندر ذلیل — مل گیا کفار سے وہ بے دلیل
وہ یہودی ہے نصاریٰ کا معین — پادری مردود کا ہے خوشہ چین

ذیل میں وہ فحش گوئی درج کی جاتی ہے جو دوسروں نے پیش کی ہے مثلاً:

كل مسلم يقبلني ويصدق دعوتي الا ذرية البغايا. (آئینہ ص/۵۴۲) جو مسلمان ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اسے ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں ہے۔ حرام زادہ کی یہی نشانی ہے کہ وہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے۔

(انوار خلافت ص ۳۰)

ان العدى صاروا خنازير الفلا. ونساءهم من دونهن الاكلب.

(نجم الہدیٰ ص ۱۰)

اذيتني خبثاً فلست بصادق ان لم امت بالخزى يا ابن بغاء.

(تتمہ حقیقۃ الوحی، ص/۱۵)

من ينكرني فهو كافر. (حقیقۃ ص ۱۶۳)

"درثمین" اردو میں ہے۔

بن کے رہنے والو تم ہرگز نہیں ہو آدمی — کوئی ہے روباہ کوئی خنزیر اور کوئی ہے مار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہم اس مبحث میں دور نہیں جانا چاہتے۔ کیونکہ آپ کے متعلق یہ مسلم الثبوت نظریہ ہے کہ آریوں، عیسائیوں، ہندوؤں اور مسلمانوں کو اس تحقیرانہ اور ناقابل برداشت الفاظ سے مخاطب کیا ہے کہ جن کے سننے کی ادنیٰ غیرت بھی اجازت نہیں دیتی۔ آپ کی پہلی کتاب ''براہین'' سے لے کر آخری کتاب ''نزول مسیح'' تک مطالعہ کرنے والا تحقیرانہ پیرایہ کے فقرات اور مقدحانہ گالیاں نوٹ کرنے لگ جائے تو شاید کوئی مقام بھی ایسا دکھائی نہ دے گا کہ جس میں مخاطب کو دوشالہ میں لپیٹ کر جوتے سے تواضع نہ کی ہو اور اس دل آزار رویہ پر آپ کو پھر ناز بھی ہے کہ قرآنی آیات میں مخالفین کو اسی محقرانہ طرز پر خطاب کیا گیا ہے اور البشریٰ کے ایک مقام پر ایک الہامی شان نزول بھی لکھا ہوا ہے، کہ جناب ابوطالب نے حضور ﷺ سے کہا تھا کہ تم گالیاں نہ دیا کرو، تو آپ نے جواب دیا تھا کہ میں اپنا رویہ نہیں بدل سکتا۔

یہ روایت جس طریق پر بگاڑ کر اپنی تائید میں پیش کی ہے اس کی ذمہ داری خود مرزا صاحب پر ہی ہے مگر تاہم اتنا ضرور ماننا پڑتا ہے کہ آپ کو قول اللہ اور قول النبی ﷺ میں امتیاز نہ تھا یا عمداً دونوں کو ایک ہی سمجھ رکھا تھا، ورنہ یہ ظاہر ہے کہ گو قول الٰہی میں تندی آمیز الفاظ موجود ہیں مگر قول الرسول میں ایک لفظ بھی ایسا موجود نہیں کہ جو قابل اعتراض ہو۔ لیکن یہاں یہ حالت ہے کہ آپ کی وحی بھی گالیوں اور تحقیر آمیز الفاظ سے پر ہے اور آپ کا ذاتی قول بھی حیا سوز فقرات سے موجب اعتراض بنا ہوا ہے۔

خلاصہ یوں ہے کہ حضور ﷺ کا ذاتی کلام اشتعال آمیز بالکل نہیں تھا اور مرزا صاحب کا کلام جابجا اشتعال آمیز اور نفریں آلود تھا۔ اس لئے یوں کہنا کمال گستاخی ہوگی کہ معاذ اللہ محمد ﷺ نے اپنے دوسرے روپ میں فحش گوئی بھی اختیار کر لی تھی۔ ورنہ یہ تسلیم کرنا پڑے گا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ مرزا صاحب حضور ﷺ کا بروز نہ تھے۔

ہم نے جو فہرست یا نظم پیش کی ہے اس کے متعلق اگر یہ اعتراض ہو کہ کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا گیا تو جواب یوں ہوگا کہ جو تحریرات قادیانیہ ہم نے اس کتاب میں پیش کی ہیں ان سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مرزا صاحب کس درجہ پر جانفرسا تھے۔ ابھی معترض کو ہمارا شکر گذار ہونا چاہیے کہ ہم نے تفصیلی طور پر فحش گوئی پر بحث نہیں کی، کیونکہ یہ ہمارا موضوع نہیں ہے ورنہ اگر "انجام آتھم" اور "براہین" کے حواشی کی ہی فہرست پیش کی جائے یا "قصیدہ اعجازیہ" سے گالیوں کی فہرست مرتب کی جائے تو کم از کم ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہوگی' اس لئے اس مختصر فہرست اور نظم پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے اور یقین دلایا جاتا ہے کہ اگر یہ گالیاں اور یا یہ نظم مرزا صاحب کی پیدا کردہ نہ بھی ہوں تو ان کے طرز تحریر کا نمونہ ضرور ہیں۔ جس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ فحش گوئی کے عیب سے ایک بزعم خود بڑی مقدس ہستی بے لوث ثابت نہیں ہوسکتی

ع   قیاس کن نہ گلستان من بہار مرا

(۲۵) مسیح قادیانی کے الہامات، کشف اور خوابیں

قرآن مجید میں مکالمہ الہیہ کے تین طریق مذکور ہیں۔ پس پردہ، بوساطت فرشتہ اور وحی۔ مگر مرزا صاحب کا خدا سے مکالمہ بحوالہ "براہین احمدیہ" پانچ طرز پر تھا۔ ژالہ باری، غوطہ زنی، قلبی خیال، رویت تحریر یا فرشتہ بشکل انسان وغیرہ اور بیرونی آواز کی شنوائی۔ قرآن کی رو سے آپ نے بھی تسلیم کرلیا ہے کہ شیطانی وحی بدمعاشوں پر نازل ہوتی ہے اور وحی رحمانی نیک آدمیوں پر نازل ہوتی ہے۔ مگر مکالمہ الہیہ کو مطلب خیز شاہی اقتدار کے ساتھ نازل ہونے والا اور غیب پر بکلی اطلاع دینے والا لکھا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وحی رحمانی اور شیطانی میں امتیاز

اور شیطانی مکالمہ کو قلیل المقدار غیر فصیح بد بودار صرف ایک فقرہ یا دو فقرہ پر مشتمل بتایا ہے، کیونکہ شیطان بخیل، گنگا، گلا ہوا ہوتا ہے، اونچی آواز سے بول ہی نہیں سکتا۔ اس کا کلام رعب اور شوکت سے خالی ہوتا ہے تو ملہم بھی سختی کے وقت اس کا الہام چھوڑ بیٹھتا ہے اور الہام الٰہی اکثر معظمات امور میں ہوتا ہے۔ کبھی غیر زبان میں اور کبھی غیر مستعمل الفاظ میں ہوتا ہے۔ اس وحی سے نہ مجھے کوئی خوشی حاصل ہوتی ہے اور نہ مجھے اس سے کچھ غرض ہے **اجرد نفسی من ضروب الخیال**۔ یہ خدا کا فعل ہے میرا اس میں دخل نہیں ہے۔ میں نے "براہین" میں لکھا تھا کہ مسیح آسمان سے نازل ہوں گے اگرچہ مجھے بتایا گیا کہ تو ہی مسیح ہے اور تیرے ہی آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی ہے مگر میں نے اس وحی کو مشتبہ سمجھ کر تاویل کی اور عقیدہ نہ بدلا۔ مگر جب بارش کی طرح بار بار وحی نازل ہوئی کہ مسیح تم ہی ہو اور صد ہا نشان بھی مل گئے تو مجبوراً مجھے کہنا پڑا کہ آخری زمانہ کا مسیح میں ہی ہوں پھر اس الہام کو قرآن کی رو سے پیش کیا تو معلوم ہوا کہ مسیح مر چکے ہیں۔ پھر قرآن وحدیث نے مجھے مجبور کیا کہ میں اپنے آپ کو مسیح موعود مانوں۔ میں پوشیدگی کے حجرہ میں تھا اس نے مجھے جبراً نکالا اور عزت کے ساتھ شہرت دلانے کا وعدہ کیا۔ میرا یہ بھی عقیدہ تھا کہ میں کجا اور مسیح ابن مریم کجا۔ مگر جب مجھے نبی کا خطاب دیا گیا اور امتی بھی ٹھہرایا گیا تو ۲۳ برس کی وحی نے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ پہلی وحیوں پر ایمان ہے۔ مسیح سلسلہ موسوی کے آخری خلیفہ تھے اور سلسلہ محمدی کا میں آخری خلیفہ ہوں۔ اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ میں اس سے کم رہوں، میں عالم الغیب نہیں میں وحی کے تابع ہوں۔ اس وقت آسمان پر غیرت الٰہی جوش زن ہے کیونکہ عیسائی حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔ سو خدا نے دکھا دیا کہ حضور ﷺ کے ادنیٰ غلام مسیح ابن مریم سے بڑھ کر ہیں۔ میری نبوت وہ نہیں جو پہلے زمانہ میں براہ راست ملتی تھی بلکہ مصلحت الٰہیہ نے حضور ﷺ کے افاضۂ روحانیہ کی تکمیل کیلئے مجھے نبوت تک پہنچا دیا ہے۔ اسی وجہ سے میرے الہام اور حدیث میں مجھے امتی بھی کہا گیا ہے اور نبی بھی۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۸)

قلیل المقدار الہامات

۱...... ''براہین احمدیہ'' کے لئے امداد مانگی تو الہام ہوا'' بالفعل نہیں''۔ کچھ عرصہ بعد الہام ہوا **ھُزّ اِلَیْکَ بِجِذْعِ النَّخْلِ** ''کھجور کا تنا ہلاؤ تو تازہ پھل کرے گا'' پھر آمدنی ہونے لگی، چنانچہ الہام ہوا ''عبداللہ ڈیرہ اسمعیل خان'' تو ڈاکخانہ سے اس کا خط آ گیا۔

۲...... ایک مدقوق ہندو کے لئے دعا کی تو الہام ہوا **قُلْنَا یَانَارُ کُوْنِیْ (الایۃ)** تو اس کا بخار سرد ہو گیا۔

۳...... غلام علی قصوری کا شاگرد مولوی نور احمد قادیان آیا اور الہام کی تصدیق طلب کی تو علی الصباح مجھے ایک کاغذ دکھایا گیا جس پر دو فقرے لکھے تھے آئی ایم کوارلر **ھذا شاھد نزاع**۔ شام کو امرتسر سے سمن آ گیا کہ رجب علی پادری مالک مطبع سفیر ہند کا کسی سے مقدمہ ہے تم گواہی کے لئے آؤ اور نزاع (تباہ کن) بنو۔ تو ثابت ہوا کہ پہلے فقرہ سے مراد ''رجب علی'' تھا اور دوسرے سے ''میں'' مراد تھا۔ اس سے پہلے دس دن روپیہ پاس نہ تھا تو الہام ہوا کہ دس دن کے بعد موج دکھاتا ہوں۔ **الا ان نصر اللّٰہ قریب فی شائل مقیاس**۔ دین ویل یوگو ٹو امرتسر (یعنی اونٹنی بچے جننے کے لئے کچھ دن تک دم اٹھاتی ہے، بس اتنی ہی دیری ہے روپیہ آجائے گا، مگر بتاؤ تم امرتسر کب جاؤ گے) تو گیارہویں روز راولپنڈی سے روپے بھی آ گئے اور امرتسر بھی شہادت کے لئے جانا پڑا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴.....مخالفوں نے قرآن پر اعتراض کئے تو الہام ہوا'' گاڈ از کمنگ بائی ہز آرمی۔ ھی از ود یو ٹو کل اینمی (خدا فوج لے کر آتا ہے وہ تیرے ہمراہ دشمن کو ہلاک کرنے کے لئے ہے) میری فتح ہوئی۔خدا ان کو جلا دے گا۔ **واللہ واللہ** سدا ہو یا اولا خوشیاں منائیں گے، بلائے ناگہانی یا اللہ فتح مسیح کا مہمان، غلام احمد کی جے، ان کے لئے بہتر ہے، پوری ہوگئی، طوفان آیا، شر آئی، تلوار کی تیز دھار، احمد غزنوی، بلائے دمشق، سلطان عبدالقادر، تکلیف کی زندگی، پچیس دن، ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہیں رہے گا، روشن نشان، بادشاہ آیا، مبارک آسمانی بادشاہت، **فوق حمید**، خدا اس کو پنج بار ہلاکت سے بچائے گا، امین الملک جے سنگھ بہادر، پیٹ پھٹ گیا، دشمن اضطراب میں ہے، ایک دم میں دم رخصت ہوا، ابنا عاج عالم کباب، شادی خان، کلمۃ اللہ خان، کلیسا کی طاقت کا نسخہ، دشمن کا بھی ایک وار نکلا، زلزلہ آیا، بشیر الدولہ، درد ناک دکھ، درد ناک واقعہ، میری بیوی یکا یک مرگئی، ایک کلام اور دولڑکیاں، زندگی، ۲۵ فروری کے بعد جانا ہوگا، ایک دانہ کس کس نے کھایا، سلام اخبار شائع ہوگیا، کرنسی نوٹ، تین بکرے ذبح کئے جائیں گے، کمبل میں لپیٹ کر صبح قبر میں رکھ دو، دن تھوڑے رہ گئے سب پر اداسی چھا گئی، ربا گوسپندان عالی جناب، پیشاب کا دورہ تھا، توصحت کا الہام ہوا، السلام علیکم، دوشہتیر ٹوٹ گئے، رد بلا، بامراد، آتش فشاں، مصالح العرب، **مسیر العرب، انا اللہ** ......الخ اس پر آفت پڑی، ان لوگوں کی شرارت جن پر تو نے انعام کیا، میں ان کو سزا دوں گا، میں اس عورت کو سزا دوں گا، لنگر اٹھا دو، زمین تہ و بالا کردی، آہ نادر شاہ کہاں گیا، ہماری فتح، فتح نمایاں، المبارک، اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں، میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا، (یہ فقرہ کسی کی فریاد تھی) چودہری رستم علی، روز نقصان، بر تو نیاید، غلام قادر صاحب آئے گھر تو رو برکت سے بھر گیا، دخت کرام (شریفوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی لڑکی) ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت، فضل الرحمٰن نے دروازہ کھول دیا۔ تم سب جانے والے ہو، خدا کے نزدیک اس کی موت کا واقعہ بڑا بھاری ہے، بلا نازل یا حادث یا آثار صحت، سلیم حامد استبشرا، مجموعہ فتوحات، اس میں خیر و برکت ہے، تم (مردوں) میں سے کوئی نہیں مرے گا، **ینادی مناد من السماء** (ایک پکارنے والے نے آسمان سے پکارا) اگلی عبارت یاد نہیں رہی، نتیجہ خلاف مراد نکلا، افسوس صد افسوس راہ گرائے عالم جا ودانی شد، محموم، رشن الخبر (بخار والا، ناخواندہ مہمان کی خبر) سلطان القلم، فیئر مین (معقول آدمی) خاکسار، پیپر منٹ، مصرصحت، کمترین کا بیڑہ غرق، ۲۵ دن۔

اس قسم کے الہام و کشوف اور بھی ہوں گے جن میں ملہم نے اپنی طرف سے کچھ بیان نہیں کیا کہ یہ کس کے متعلق ہیں یا ان کا کیا مطلب ہے۔ مجذوب کی بڑ یا گونگے کے اشاروں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوئے۔ مگر مریدوں نے ان سے بہت فائدہ اٹھایا ہے کوئی واقعہ درپیش آجاتا ہے تو فوراً اس پر چسپاں کر لیتے ہیں اور کئی دفعہ چسپاں کرنے میں غلطی بھی کر جاتے ہیں اور کبھی ان میں اختلاف بھی پڑ جاتا ہے۔ بہر حال ان سے اس طرز عمل سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ ان کے نبی کو جو باتیں معلوم نہ ہو سکیں ان کو معلوم ہو گئی ہیں۔

بے معنی الہام

۱ غثم. غثم. غثم. **له دُفِعَ اليه من ماله دَفعة** (دیا گیا) اس کو مال اس کا اچانک [1]

۲......

(الف) ۲۸۔۲۷۔۱۴۔۲۔۲۷۔۲۔۲۶۔

(ب) ۲۔۲۸۔۱۔۲۳۔۱۵۔۱۱۔

---

[1] یہ معلوم نہیں کیا الہام ہے۔ ہمیں تو چڑی کی الہام معلوم ہوتا ہے۔ ۱۲ کاتب۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(ج) ۱۔۲۔۲۷۔۱۴۔۱۰۔۱۔۲۸۔۲۷۔۴۷۔۱۶۔۱۱۔۳۴۔۱۴۔۱۱۔

(د) ۷۔۱۔۵۔۳۴۔۲۳۔۳۴۔۱۱۔۱۴۔۷۔۲۳۔۱۴۔۱۔۱۔۱۔

(ھ) ۱۴۔۸۔۲۸۔۷۔۳۴۔۱۔۷۔۳۴۔۱۱۔۱۶۔۱۔۱۴۔۷۔۲۔۱۔۷۔۵۔۱۴۔۱۔۱۔

(و) ۱۴۔۲۔۲۸۔۱۔۷۔۷۔

۳......معلوم ہوتا ہے کہ پہلا الہام دوران سر کے وقت ہوا تھا کیونکہ اس وقت بے معنی الفاظ مدہوشی کی حالت میں منہ سے نکلتے ہیں۔ چنانچہ ایک صوفی نے بھی شدت دوران سر کے وقت کہا تھا ع

من غبرط غجم کریا ریلل یلواہ یدغ یایوصلنا

اور دوسرا الہام مستحصلہ یا علم جفر کے کسی تعویذ کو حل کرتا ہے کیونکہ بقول شخصے جناب نے ایام ملازمت سیالکوٹ میں ایک سید مبارک شاہ صاحب سے علم جفر، رمل اور نجوم تینوں حاصل کئے تھے' اس لئے ممکن ہے کہ کسی مخالف کے متعلق کوئی سیفی تیار کی ہوگی۔ یا حب وعداوت کی رفتار معلوم کی ہوگی ایک مرید نے ان اعداد سے واقعات مشہورہ کی طرف اشارات پیدا کرنے کی کوشش کی ہے مگر مدعی ست گواہ چست۔ اس کو اپنے نبی کے بیان کی تصدیق حاصل نہیں ہوئی اس لئے وہ ناکام رہا۔ کچھ مریدوں نے ایسے الہاموں کو قرآن، شریعت کے مقطعات کی طرح تشابہات قرار دیا ہے' کیونکہ ان کے نزدیک جب مسیح قادیانی محمد ثانی ہیں تو ان کی وحی بھی ثانی ہوگی اور اس میں مقطعات بھی ہوں گے' مگر انہوں نے یہ جرأت نہیں دکھائی کہ اس قرآن ثانی کو نماز میں بھی پڑھتے اور بہائیوں کی طرح ان الہامات کی تلاوت بھی کرتے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی ضمیر ایسے الہامات قبول کرنے سے ان کو روکتی ہے کیونکہ ان کے اپنے اصول کے مطابق یہ ایسے الہام ہیں کہ جن کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیطانی الہام کہا جا سکتا ہے یا کم از کم وہ ایسے الہامات سے مشابہت ضرور رکھتے ہیں۔

الہامات شرکیہ

انی مع الرحمن اتیک بغتة. انی مع الرسول.ومن یلزمه الوم. افطر واصوم.انت معی وانامعک. انی بایعتک. بایعنی ربی. یعظمک الملئکة. اصلی واصوم. اسهر وانام. واجعل لک انوار القدوم واعطیک مایدوم. میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا، جاگتا ہوں اور سوتا ہوں، تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کروں گا، تجھے وہ چیز دوں گا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے۔ انی مع الاسباب اتیک بغتة. انی مع الرسول اجیب. اخطی واصیب. انی مع الرسول محیط. میں اسباب کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا، خطا کروں گا، بھلائی کروں گا، میں اپنے رسول کے ساتھ محیط ہوں۔انی مع الرسول اقوم ولن ابرح الارض الی الوقت المعلوم۔ایک مقرر وقت تک اس زمین سے علیحدہ نہیں ہوں گا۔ ساکرمک بعد توهینک تیری توہین کے بعد تیرا اکرام ظاہر کروں گا،ساکرمک اکراما عجبا عنقریب تیرا بہت عجیب طرح سے اکرام کروں گا، یسئلونک عن شانک وقل اللّٰه۔تیری شان کی نسبت پوچھتے ہیں انہیں کہہ دے کہ اللہ خوب جانتا ہے۔ سلام علیکم طبتم انت منی بمنزلة لا یعلمها الخلق، انت منی بمنزلة عرشی۔سلام ہو تم پر، تیری منزلت میرے نزدیک ایسی ہے جسے لوگ نہیں جانتے، تو مجھ سے بمنزلہ عرش کے ہے۔انی مع الروح معک ومع اهلک میں روح کے ساتھ تیرے اور تیرے ساتھ ہوں۔ لاتقوموا ولا تقعد وا الامعه لا تردوا موردا الامعی۔نہ کھڑے ہو اور نہ بیٹھو مگر اس کے ساتھ نہ کسی کو ہٹاؤ مگر ساتھ اس کے۔انی مع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الرسول اقوم واروم مایروم میں رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور بہتان باندھنے والے پر بہتان باندھوں گا۔ **یا شمس یاقمر انت منی وانا منک** اے سورج چاند تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔ **انت منی بمنزلة بروزی** تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میں ہی ظاہر ہو گیا۔ یعنی تیرا ظہور میرا ظہور ہو گیا۔ **انک انت الاعلی** بے شک تو ہی عالی مرتبہ ہے۔ **نثنی علیک** ہم تیری ثنا کرتے ہیں۔ **ظهور ک ظهوری** تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔ **والله لولا الاکرام لهلک المقام** واللہ اگر تمہارا اکرام ہم کو منظور نہ ہوتو یہ مقام ہلاک ہو جاتا۔ **اکرام تسمع به الموتی** تیرا اکرام کروں گا کہ اس کے ذریعہ تو مردوں کو سنائے گا۔ **ان مع الله فی کل حال** میں ہر حال میں اللہ کے ساتھ ہوں۔ **سنکرمک اکراما عجبا** ہم تیرا نہایت ہی اکرام کریں گے یا عجیب طور پر ہم بزرگی دیں گے۔ **اروم مایروم** اس بات کا قصد کروں گا جس کا وہ قصد کرے۔ **احمل اوزارک** میں تیرے بوجھ اٹھاؤں گا۔ **یامسیح الله عدوانا** اے اللہ کے مسیح ہماری شفاعت کر۔ **کذب علیکم الخبیث الخنزیرعنایة الله حافظک انی معک.اسمع ولدی. الیس الله بکاف عبده. فبراه الله بما قالوا وکان عند الله وجیها** تم پر خبیث نے جھوٹ باندھا، تم پر خنزیر نے جھوٹ باندھا، اللہ کی عنایت تیری محافظ ہے اے میرے بیٹے سن، کیا اللہ اپنے بندہ کیلئے کافی نہیں؟ اللہ نے اس بات سے اسے بری کیا جو انہوں نے کہی تھی۔ وہ اللہ کے نزدیک وجیہ تھا۔ **بشری لک یا احمدی. انت مرادی ومعی غرست کرامتک بیدی وقس علیه.**

ان الہامات میں خدا رحمان کے ساتھ آتا ہوا دکھائی دیتا ہے، صوم صلوۃ کا پابند اور عید فطر کی سیویاں کھاتا ہوا نظر آتا ہے، مگر رحمان کون ہے؟ قرآن شریف میں ﴿**لَا تَاخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿نَوْمٌ﴾ کیوں کہا؟ اور یہاں جاگتا سوتا کیوں دکھائی دیا، پھر وہ غلطی بھی کرتا ہے۔ اور بھول بھی جاتا ہے حالانکہ پہلے قرآن میں ﴿لاینسیٰ﴾ کہا ہے کہ وہ نہیں بھولتا اور یہ بھی کہا کہ ﴿لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾ لیکن اب کہتا ہے کہ تو میری اولاد اور میرا بچہ ہے کیا ﴿لَمْ یَلِدْ﴾ کا لفظ یوں ہی کہہ دیا تھا؟ الحمدللہ کہہ کر بتایا کہ تمام تعریف خدا ہی کا حق ہے اور یہاں پر مسیح کی تعریف وثنا کرنے لگ گیا' پھر ایسا خادم بنا کہ اس کے بوجھ اٹھاتا ہے، اس کی عزت وآبرو کیلئے تعظیم بجالاتا ہے، کبھی اس کو عرش بنا کر اس پر بیٹھ جاتا ہے۔ ہمیں کہتا ہے کہ ﴿لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ﴾ اور قادیانی کو اپنا بروز اور مظہر اتم بناتا اور کبھی خود قادیانی مسیح کا مظہر اتم بن جاتا ہے۔ اگر ''کتاب البریۃ'' کے الہامات اور کشوف محویت اور ''الوصیۃ'' کے وحی بھی ساتھ ملائیں تو خدا و مسیح ایسے نظر آتے ہیں کہ کبھی مسیح خدا کا اوتار بن جاتا ہے اور کبھی خدا مسیح کا اوتار بن کر ظاہر ہوتا ہے۔ اگر یہ الہامات وحی الٰہی قرآن ثانی ہیں تو قرآن اول کی تعلیم سے اس میں اختلاف کیوں ہوا؟ وہاں تو خدا چھوٹی چھوٹی بات پر شرک کا خوف دلاتا ہے اور یہاں ایسا شیر وشکر ہوا کہ عابد ومعبود میں محویت ہوگئی پھر اس پر ہی بس نہیں' آپ مسیح میں محو ہوگیا پھر مسیح محمد اول میں محو ہوتا ہے۔ کبھی مسیح ناصری اور باقی انبیاء میں، کبھی کرشن میں، کبھی جے سنگھ بہادر اور جنیدہ میں، یا کبھی سکندر ذوالقرنین اور حجر اسود اور سنگ قادیانی میں، تو نتیجہ یہ نکلا کہ یہ تمام ہستیاں ایک ہی ہیں' چنے کی طرح کبھی دال کا روپ لیتی ہیں، کبھی روٹی کا، کبھی مٹھائی وغیرہ کا۔ تو پھر مسیح ایرانی بہاء اللہ پر کیا افسوس ہوا کہ اس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا اور سب انبیاء کو حقیقۃ واحدۃ کا مظاہر ٹھہرایا تھا مگر پھر بھی وہ اچھا رہا کہ اینٹ، پتھر اور جمادات کو تو اس امر میں شامل نہیں کیا تھا اور یہاں دیکھو کہ **ھو ھو الکل** ہمہ اوست کا نقشہ جمایا جاتا ہے۔ کبھی خدا کی صفات خاصہ توحید وتفرید میں اشتراک ہے، کبھی صفت خلق پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قبضہ ہے اور کبھی عاشق کبھی معشوق اور کبھی مخدوم کبھی عاجز کبھی خادم۔ غرض کہ عجب بھول بھلیاں میں مریدوں کو ڈال دیا ہے۔ وہ بہتیرا ہاتھ پاؤں مارتے ہیں اور وحی ثانی کو وحی اول کے ساتھ موافق کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں مگر ان کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ رہ رہ کر یہ کہہ دیتے ہیں کہ **انت منی** کا یہ معنی ہے کہ تو میرا تابعدار ہے' تو پھر **انا منک** سے خدا تابعدار کیوں نہ ہوا؟ حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ **سلمان منا** مگر اس پر قیاس نہیں ہوسکتا کیونکہ بنی نوع انسان کچھ نہ کچھ متحد فی الصفات ہوسکتے ہیں' لیکن عابد و معبود نے آج تک نہ کسی سے اتحاد ذاتی کیا ہے نہ صفاتی۔ قادیانی اتحاد کن صفات میں ہے اس کا جواب سوائے اس کے کچھ نہیں کہ یہ تشابہات سے ہے۔ **اسمع ولدی** میں مسیح کو ابن اللہ ہونے کا دعویٰ ہے' کچھ مرید گھبراتے ہیں کہ ہائے یہ کیا ہوگیا ہم تو انجیل کو غلط بتاتے تھے وہی بلا یہاں آپڑی کہ انسان خدا کا بیٹا بن گیا' مگر جو انسان خدا کا روپ ہو اسے بیٹا بننے سے کیا ڈر ہے؟ پھر یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ یہ الہام اصل میں **اسمع وادی** تھا (کہ میں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں) کاتب کی ستیاناس اس نے **ولدی** لکھ دیا تھا یا شامت اعمال کو سنگساز نے یہ گوہ کھایا تھا۔ تعجب ہے کہ بیس سال بعد آج یہ سوجھی اور خوب سوجھی لیکن یہ تو بتائیں کہ اس فقرہ کا ترجمہ بھی کسی اور نے کیا تھا؟ جس میں صاف لکھا ہے کہ ''سن اے میرے بیٹے'' کاتب نے یہ ترجمہ کیا تھا تو وہ ضرور بہائی مذہب کا پیرو ہوگا، سنگساز نے بگاڑ کر یہ حرکت کی تھی تو وہ بابی ہوگا۔ تاکہ مسیح ایرانی وقادیانی کی تعلیم ایک طرح کی نظر آئے۔ بھلا یہ عذر کون مان سکتا ہے؟ سیدھا یوں کیوں نہیں کہہ دیتے کہ قرآن کی رو سے یہ ایک الہام نہیں ایسے سارے الہام ہی غلط ہیں اور جس قوم کو حیات مسیح کا اعتقاد رکھنے سے شرک کا ڈر لگتا ہے اس ملہم نے اس کو شرک کے بھنور میں ڈال دیا ہے' کہ ہر قسم کے شرک کو مدار نجات ٹھہرا دیا ہے۔ بھلا اب کوئی اسلامی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توحید کا نام تو لے۔ بے شک قادیانی توحید وتفرید اور قادیانی عابد ومعبود اسلامی نکتہ نگاہ سے الگ ہیں اور واقعی یہ لوگ تاویل در تاویل کرتے کرتے درجۂ الحاد تک پہنچ چکے ہیں چنانچہ ایک نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ **فاذکروا اللہ کذکرکم اٰبائکم** قرآن شریف میں بھی ایسی شرکیہ تعلیم موجود ہے؟ کہ اللہ کو اس طرح یاد کر جیسے کہ تم اپنے باپوں کو یاد کیا کرتے ہو اور خدا کو پکارو تو ابا ابا۔ باپ باپ یا جد بزرگوار کہہ کر پکارو۔ وائے بر حال قادیان! تو کس منہ سے کہتی ہے کہ میں نے توحید پھیلائی۔ کیا تو نے یہودی اور عیسائی تعلیم کو اسلامی تعلیم سے ملا کر سب کو مشرکانہ لباس نہیں پہنایا؟ اگر یہ سچ ہے تو بت پرست بھی مشرک نہیں ٹھہرتے' تو پھر اس تحریف سے اسلام کو کیا فائدہ ہوا؟ اور تم کو یہ کہنے کی کیسے جرأت ہوئی کہ مسیح ایرانی اسلام سے خارج ہے۔ کیونکہ بار بار یوں بھی کہا جاتا ہے کہ صوفیائے کرام کو بھی ایسے ویسے الہام ہوئے ہیں' مگر یوں نہیں سوچتے کہ اہل حق نے ان سے کیا برتاؤ کیا تھا؟ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جب تک وہ ایسے الہامات سے دست بردار نہیں ہوئے تکفیری فتاوے کی دسترس سے نہیں بچ سکے' اگر یہ سچ ہے تو آپ کو کون چھین لینے دے گا؟ خصوصاً جب کہ یہاں محدث بن کر تمام انبیاء کو بھی پچھاڑ دیا ہوا ہے۔ کون ہے کہ تغلب واستیلاء خدا اسے چیخ نہ اٹھے۔

البشریٰ

مسیح قادیانی کی انجیل کا نام ''کتاب البشریٰ'' ہے جو حکیم نور الدین صاحب کے عہد میں تالیف کی گئی تھی۔ اس کی دو جلدیں ہیں (انجیل اول انجیل ثانی) اور ہر ایک جلد کے اخیر ایک ایک تشریحی ضمیمہ درج ہے۔ جس میں آیات الہامیہ کی تشریح اور شان نزول بیان کیا گیا ہے۔ مگر یہ انجیل ہمارے قرآن سے بڑھ کر چند زائد صفات رکھتی ہے۔

اول یہ کہ وہ عربی، فارسی، اردو، پنجابی، انگریزی اور جنات کی زبانوں میں اتری ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوم: یہ کہ کچھ آیات ایسی ہیں کہ ان میں عربی، فارسی اور انگریزی تینوں زبانیں درج ہیں اور کچھ ایسی ہیں کہ صرف انگریزی ہیں یا عربی یا اردو یا پنجابی۔ ہم نے ہر قسم کے الہام الگ الگ لکھ دیئے ہیں۔

سوم: یہ کہ اس میں اشعار بھی درج ہیں اور اشعار بھی کوئی ایک زبان پر منحصر نہیں۔ کچھ اردو ہیں کچھ فارسی اور کچھ پنجابی۔

چہارم: یہ کہ قرآن مجید کی آیات کو مختلف مقامات سے انتخاب کر کے ایک مسلسل واقعہ کی صورت میں پیش کیا ہے اور یہ پروا نہیں کی کہ نزول اول میں یہ آیات پس و پیش تھیں یا ان کا ماقبل و مابعد کسی دوسرے طریق پر شروع ہوتا تھا۔ کیونکہ خدا خود مختار ہے اور وہ قدرت رکھتا ہے کہ ایک ہی وحی کو نزول ثانی میں کچھ تبدیلی کے ساتھ نازل کرے۔

پنجم: یہ کہ چونکہ مرزا صاحب ہر ایک نبی کا بروز تھے اس لئے ان کی تاریخی آیات نزول ثانی میں ایک پیشینگوئی کے رنگ میں اتری ہیں مگر ہیں وہ غیر متعین۔ اس لئے جب کوئی بھی واقعہ درپیش ہوتا ہے تو فوراً اس پر چسپاں کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ششم: الہام کشفی کی آیات یہ منظر پیش کرتی ہیں کہ ملہم کے سامنے آئندہ کے واقعات پیش نظر ہیں جن کے اظہار کی اس کو اجازت نہیں مگر ان واقعات کے متعلق چیدہ فقرات یا آوازیں جو سنائی دی ہیں وہ بے ساختہ ملہم کی زبان سے جاری ہوگئی ہیں۔

ہفتم: نزول ثانی میں بعض دفعہ الہام کا کچھ حصہ یاد سے نکل بھی جاتا تھا اس لئے یہ وحی قابل اعتبار نہیں اور نہ ہی مکمل ہے۔

ہشتم: اس وحی کی عربی عبارت اسلامی قرآن کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ فارسی عبارت بھی کچھ ایسی ویسی ہے ''کتاب الایقان'' کا ایک فارسی فقرہ مقابلہ پر رکھا جائے تو فوراً معلوم ہو جاتا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ نبوت بہائیہ میں نبوت قادیانیہ سے زیادہ طاقت تھی۔ پنجابی عبارتیں گو صحیح ہیں مگر پنجابی کے مشہور شاعر ''وارث شاہ'' کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔ اردو کا تو خدا ہی حافظ ہے، پنجابی نما گلابی اردو ہے۔ زمیندار کا ایک پرچہ سامنے رکھ کر پڑھا جائے تو سارا بہروپ کھل جائے۔ باقی رہے انگریزی الہام سو اس کے متعلق یہ رائے ہے کہ اگر مرزا صاحب دو کتابوں کے علاوہ دو چار اور بھی انگریزی کی کتابیں پڑھ لیتے تو آپ کو ایسے لیکچروں میں مکمل الہام ہوتے کہ ایک ایک کو کتابی صورت میں شائع کیا جاتا۔ مگر افسوس کہ ملہم کو پرائمری سے زیادہ لیاقت نہ تھی۔ اس لئے یہ سلسلہ کچھ مکمل نہ ہوسکا۔

نہم: اس قرآن [1] میں زیادہ تر تعلیات کا ذکر ہے جو تو ہین انبیاء تک پہنچ چکی ہیں۔

دہم: کہ یہ قرآن [2] اگرچہ قرآن اہل اسلام کے مساوی سمجھا جاتا ہے مگر نماز میں اس کا دہرانا ابھی تک رائج نہیں ہوا۔ ممکن ہے کہ کسی وقت اس کے چیدہ چیدہ فقرات نماز میں دہرائے جانے لگیں۔ مگر ہمارے خیال میں یہ اس وقت ہوگا کہ جب قادیان کو مکہ معظمہ بنا کر وہاں کی ''مسجد حرام مسجد المرزائیہ'' قرار دی جائے گی۔

یازدہم: ''البشریٰ'' بمعنی انجیل سمجھا جاتا ہے، کیونکہ ملہم مسیح ہے اور تابعدار بنی اسرائیل اور یہودی، اور جس طرح یہودیوں میں ایک جماعت ایسی ہے جو مسیح کو نبی نہیں مانتی بلکہ صرف ولی اللہ مانتی ہے اسی طرح قادیانی یہودیوں میں بھی پیغامی جماعت اپنے مسیح کو صرف محدث اور ولی اللہ مانتی ہے اور حقیقی نبی نہیں مانتی۔

دوازدہم: یوز آسف کو مسیح ناصری تصور کرلیا گیا ہے جس پر بشوریٰ کتاب نازل ہوئی تھی اس لئے جب ملہم مسیح کے ضمن میں یوز آسف بنا تو ضروری تھا کہ اس پر بشوریٰ یا بشریٰ بھی نازل

---

[1]،[2] قرآن سے مراد انجیل قادیانیہ (البشریٰ) ہے۔ ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتی۔

سیزدہم: الہامات میں نصف اوّل سے ''بشریٰ'' کی پہلی جلد مراد لی گئی ہے اور نصف ثانی سے دوسری۔ نصف اول کے الہامات پر صفحات کے نمبر درج ہیں اور نصف ثانی کے اوپر خود الہامات کے نمبر لکھے گئے ہیں اور الہامات مہملہ والہامات قلیل المقدار بھی صفحات کے نمبر ہیں اوران کے نیچے ایک یا دو کا ہندسہ لکھ کر جلد اول ودوم کا اشارہ کر دیا ہے۔

چہاردہم: ''البشریٰ پیغامی'' یہودیوں کے نزدیک قابل ترمیم ثابت ہو چکی ہے اس لئے انہوں نے اسے ''مکاشفات'' کے عنوان سے شائع کرنا شروع کر دیا ہے۔

الہام مرکب نصف اوّل

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید وپائے محمدیاں برمنارہ بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار، خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے دے گا۔ رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا (اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ جناب الٰہی کی عنایات کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور اس کی پاک رحمتیں اس طرف متوجہ ہیں) دی ڈیز شل کم وین گاڈ ھیلپ یوگوری بی ٹو دس لارڈ گاڈ میکر اوف ارتھ اینڈ ھیون۔ وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا۔ خدائے ذوالجلال آفرینندہ زمین وآسمان میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا۔ **الفتنة ههنا فاصبر کما صبر اولوا العزم یا داؤد عامل بالناس رفقا واحسانا واذا حییتم بتحیة فحیوا باحسن منها واما بنعمة ربک فحدث. یومسٹ ڈووٹ آئی ٹولڈیو. اشکر نعمتی**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رایت خدیجتی انک الیوم لذوحظ عظیم انت محدث اللّٰہ فیک مادۃ فاروقیۃ. فارتد اعلی اثارھما ووھب لہ الجنۃ. اتنے میں طاقت بالا اس کو کھینچ کر لے گئی۔

نصف ثانی سچا ارادتمند اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء فرزند دلبند گرامی وارجمند مظہر الحق والعلا کان اللّٰہ نزل من السماء غلام احمد قادیانی، مسیح تجدید فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہوکر وعدہ کے مطابق تو آیا ہے وکان وعد اللّٰہ مفعولا انت معی وانت علی الحق المبین انت مصتیب ومعین للحق (۱۸۹۷) ماھذا الا تھدید الحکام قد ابتلی المومنون لیعلمن اللّٰہ المجاھدین منکم ولیعلمن الکاذبین (ای فی البیت) بیت

صادق آں باشد کہ ایام بلا میگذارد با محبت باوفا

گر قضا را عاشقے گرد و اسیر بوسداں زنجیر را کز آشنا

ان الذی فرج علیک القرن لرادک الی معاد انی مع الافواج اتیک بغتۃ تاتیک نصرتی۔ انی انا الرحمن ذوالمجد والعلی۔ مخالفوں میں پھوٹ۔ ایک منافس کی ذلت اور ملامت خلق پھر اخیر حکم ابراء و فیہ شیٔ (اے فی البریۃ) بلجت آیاتی۔ لوائے فتح انما امرنا......فیکون۔ یہ الہام مقدمہ اقدام قتل کے متعلق ہے جو "کتاب البریۃ" میں مذکور ہیں۔ (۱۸۹۸) میں ظالم کو ذلیل اور رسوا کروں گا اور وہ اپنے ہاتھ کاٹے گا۔ ان الذین یصدون عن سبیل اللّٰہ سینالھم غضب من ربھم ضرب اللّٰہ اشد من ضرب الناس انما امرنا اذا اردنا شیئا ان نقول لہ کن فیکون. اتعجب لامری انی مع العشاق. انی انا الرحمن ذوالمجد والعلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ویعض الظالم علی یدیه ویطرح بین یدی. جزاء سیئة بمثلهاو ترهقهم ذلة. مالهم من اللّٰہ من عاصم فاصبرحتی یاتی اللّٰہ بامره ان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین هم محسنون۔ یہ الہام تبتی زٹلی اور بٹالوی کے متعلق ہے ان کو کہا گیا تھا کہ تیرہ ماہ (۱۵دسمبر ۱۸۹۸ء لغایت ۱۵جنوری ۱۹۰۰ء) کے اندران کو ذلت ہوگی' چنانچہ بٹالوی نے ایک خفیہ رسالہ در بارہ انکار مہدی خونی لکھ کر گورنمنٹ کو دیا جو مجھے مل گیا اور اسی انکار پر مجھ کافر کہلا چکا تھا۔ اب میں نے بھی استفتاء کے ذریعہ سے اس کی تکفیر کرائی اور وہ ذلیل ہوا اور دوسرے بھی ذلیل ہوئے۔ ایک عزت کا خطاب ایک عزت کا خطاب لک خطاب العزة ایک بڑا نشان اس کا ساتھ ہوگا (۱۹۰۰) آپ کے ساتھ انگریزوں کا نرمی کے ساتھ ہاتھ تھا اسی طرف خدائے تعالیٰ تھا جو آپ تھے۔ آسمان پر دیکھنے والوں کو ایک رائی برابر غم نہیں ہوتا یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر سیالکوٹی عبدالکریم کو خذوا الرفق فان الرفق راس الخیرات خدا تیرے سب کام درست کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا، اگر مسیح ناصری کی طرف دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس جگہ اس سے برکات کم نہیں۔

؎ پاک محمد مصطفیٰ ﷺ نبیوں کا سردار (نبیاں دا سردار) وروشن شد نشانہائے من۔ بڑا مبارک وہ دن ہوگا بر مقام فلک شدہ یارب گرامید ے دہم مدار عجب بعد۔ اا۔ ان شاء اللّٰہ تعالیٰ لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں ان کو اطلاع دی جائے' لطیف مٹی کے ہیں، وسوسہ نہیں رہے گا، مگر مٹی رہے گی، سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی تھا، سب مولوی ننگے ہو جائیں گے، انا اللّٰہ ذوالمنن انی مع الرسول اقوم (شعر کا مطلب یہ ہے کہ میری رفعت ہوگی۔ باقی الہام سمجھ میں نہیں آیا) جس کا تھا اس کے پاس آ گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لنفخنا فیھم من صدقنا. یہ بات آسمان پر قرار پا چکی ہے تبدیل ہونے والی نہیں، تعھد وتمکن فی السماء. الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل تضلیل نزول درقادیان انی انا الرحمن حلّ غضبه علی الارض تقدیر مبرم ہے اور ہلاکت مقدر۔ یسبح له من فی السموات والارض من ذالذی یشفع عنده الاباذنه انک انت المجاز (یعنی نواب محمد علی خان کا لڑکا عبدالرحیم خان دو ہفتہ تک بخار سے بیمار رہا میں نے تہجد میں دعا کی تو یہ الہام ہوا تو میرے منہ سے یہ نکلا کہ اگر دعا کا موقع نہیں تو میں شفاعت کرتا ہوں۔ تو الہام ہوا کہ تمہیں اجازت ہے اب ہر ایک اعتراض کرتا ہے کہ مردہ زندہ ہو گیا۔ ہماری فتح ہمارا غلبہ ظفر من الله وفتح مبین. ظفر وفتح من الله، رسول ﷺ پناہ گزین ہوئے قلعہ ہند میں، والله مخرج ماتکمتون. بلاء وانوار بستر عیش خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بود۔ کلکم ذاهب ضرور کامیابی اکمل الله کل مقصدی کل امری کمل، انی مع الرسول اقوم واقصد واروم، انت معی وانا معک اریحک ولا اجیحک(۱۹۰۴) اے بسا خانہ دشمن کہ تو ویراں کردی، اجرت من النار جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے۔ زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں فسحقهم تسحیقا (یہ مخالفان اسلام کے متعلق ہے)انت منی بمنزلة لایعلمها الخلق انت منی بمنزلة عرشی۔ فضل الرحمٰن نے دروازہ کھول دیا۔ امن ست درمکان محبت سرائے ما۔ طاعون تو گئی مگر بخار رہ گیا دخت کرام انت معی وانا معک. انی معک یا امام رفیع القدر رب اجزه جزاء اوفی۔ شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا۔ انه فعال لما یرید. انی معک ومع اهلک ومثلک در لایضا ع انا فتحنا لک فتحا مبینا.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ع معنی دیگر نہ پسندیم ما

سنلقی فی قلوبھم الرعب. خدا تیرا دوست ہے۔اسی کی صلاح ومشورہ پر چل۔عفت الدیار محلھا ومقامھا. انی حافظ کل من فی الدار. انی اعطیتک کل النعیم. میں تمہیں بھی ایک معجزہ دکھاؤں گا انّا لک الحدید انا انزلناہ فی لیلۃ القدر. انا انزلناہ للمسیح الموعود. مبارک سو مبارک آسمانی تائیدیں ہمارے ساتھ ہیں اجرک قائم وذکرک دائم. الفارق وما ادراک ماالفارق. روز نقصان بر تو نیاید۔ غلام قادر آئے گھر نور و برکت سے بھر گیا۔رد اللّٰہ الیّ(۱۹۰۵) تازہ نشان،تازہ نشان کا دھکا۔زلزلۃ الساعۃ. قوا انفسکم. ان اللّٰہ مع الابرار. دنا منک الفضل جاء الحق وزحق الباطل. میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا(ایک روح کی آواز ہے)بخور آنچہ ترا بخورانم۔لک درجۃ فی السماء وفی الذین ھم یبصرون. نزلت لک نری ایات ونھدم مایعمرون. قل عندی شھادۃ من اللّٰہ فھل انتم مومنون. کففت وعن(مراد مرزائی ہیں)بنی اسرائیل ان فرعون ...... خاطئین. فتح نمایاں ہماری فتح صدقت الرؤیا. انی مع الافواج الخ(میاں محمود کو خواب آیا کہ مجھے افواج کا الہام ہوا ہے تو میں نے تصدیق کی)المبارک. برکۃ زائدۃ علی ھذا الرجل۔اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں مارمیت الایہ(اشتہارات مراد ہیں)آہ نادر شاہ کہاں گیا پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔یستنبؤنک احق ھوالایہ زمین تہ وبالا کر دی۔انی مع الافواج الخ لنگر اٹھا دو۔شرالذین انعمت علیھم میں ان کو سزا دوں گا میں اس عورت کو سزا دوں گا (معلوم نہیں وہ عورت کون ہے)اراد الیھا روحھا وریحانھا. انی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رددت الیھا روحھا وریحانھا۔ گھر درد سر اور کھانسی کی شکایت تھی تو یہ الہام ہوا۔ صلوٰۃ العرش الی الفرش ان معی ربی سیھدین (گھر تکلیف تھی تو شفا ہوگئی) تپ ٹوٹ گیا۔ اور صحت ہوئی الحمدللہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین اس پر بڑی آفت پڑی روحانی عالم کا دروازہ تیرے پر کھل گیا فبصرک الیوم حدید آتش فشاں مصالح العرب مسیر العرب۔ بامراد رد بلا۔ امابنعمۃ ربک فحدث۔ انی مع الرسول الخ آب زندگی۔ قل میعاد ربک خدا کی طرف سے سب پر اداسی چھا گئی۔ انی معک یا ابن رسول اللہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو۔ علی دین واحد قلْ میعاد ربک بہت دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اس دن رب پر اداسی چھا جائے گی۔ قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا (١٩٠٦) قل اللہ ثم ذر کل شیء ان اللہ مع الذین ھم یتقون، دہلی گئے ہیں اور خیریت سے واپس آئے ہیں۔ الحمد للہ الذی اوصلنی صحیحا کتب اللہ لاغلبن الایۃ سلام قولا الایۃ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں (یعنی قبل از موت مکی فتح نصیب ہوگی اور مدنی غلبہ اسلام حاصل ہوگا)۔

ع پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض، عورت کی چال ایلی ایلی لما سبقتنی، بریت کففت عن بنی اسرائیل شاید کوئی چھپا رستم تکلیف دے گا۔ زلزلہ آنے کو ہے ہمارے لئے عید کا دن۔ رب لاترنی زلزلۃ الساعۃ رب لاترنی موت احد منھم جس سے تو پیار کرتا ہے میں اسے پیار کروں گا اور جس سے تو ناراض ہے میں اس سے ناراض ہوں گا (آفت مراد ہے) اینما تولوا فثم وجہ اللہ (یعنی میری محبت خدا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی محبت ہے) خدانے تیری ساری باتیں پوری کردیں (یعنی کرے گا) اما نرینک الایہ (بشرط عدم توبہ ان کو سزا ملے گی) قل ان صلاتی ونسکی الایۃ، رب ارنی آیۃ من السماء، اکرام مع الانعام انا اعطینک الکوثر الایات. ان احد من المشرکین الایۃ، مردوں کو جتنے چاہو لے جاؤ مگر عورتیں نہ جائیں سواء علیھم أانذرتھم الایۃ، انت سلمان ومنی یا ذاالبرکات (یہ حضور ﷺ کا قول ہے)

ع چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشاں کی پنجبار

؎ مقام اونبیں از راہ تحقیر بدور انش رسولاں ناز کردند

خدا نکلنے کو ہے (اور نکل کر زلزلہ لائے گا) انت منی بمنزلۃ بروزی (یعنی تیرا ظہور میرا ظہور ہوگیا) وعداللّٰہ ان وعد اللّٰہ لایبدل، رفیقوں کو کہہ دیں کہ عجیب درعجیب کام دکھلانے کا وقت آگیا ہے۔ قال ربک انہ نازل من السماء مایرضیک زلزلہ آیا زلزلہ آیا۔ انا ارسلنک شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا رب لا تضع عمری وعمرھا واحفظنی من کل افۃ انہ نازل من السماء ما یغنیک اریک مایرضیک عندی حسنۃ ھی خیر من جبل الم تعلم ان اللّٰہ علی کل شی قدیر آسمان سے دودھ اترا ہے محفوظ رکھو۔ انا ارسلنا الیکم رسولا ...... الی فرعون رسولا، تیری خوش زندگی کا سامان ہوگیا ہے اللّٰہ خیر من کل شی، دشمن کا بھی ایک وار نکلا۔ وتلک الایام نداولھا بین الناس یہ میری کتاب ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگائے مگر وہی جو خاص میرے خدمت گار ہیں۔ اللّٰہ یعلینا ولانعلی.

ع پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(ثلج سے مراد اطمینان قلب ہے کہ متردد ین بہت نشان دیکھ کر تسلی پائیں گے یا بہت برف پڑے گی جیسا کہ ۱۹۰۶ء میں ہوا یا بہت مصائب اور آفات نازل ہوں گی)۔

هل اتاک حدیث الزلزلة. بل یاتیهم بغتة، دو چار ماہ۔ **اریحک ولا اجحیک واخرج منک قوما،** جیسا کہ میں نے ابراہیم کو قوم بنایا آفتوں اور مصیبتوں کے دن ہیں (ایک دوست کے متعلق ہے) خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ان پر کوئی غالب نہیں آ سکتا فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا برہمن اوتا رسے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔ **رب فرق بینی وبین صادق وکاذب، انت تری کل مصلح وصادق، ما ارسل نبی الا اخزی به الله قوما لا یومنون یلقی الروح علی من یشاء من عباده.** خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا بشیر الدولہ عالم کباب شادی خان کلمۃ اللہ خان (یعنی منظور محمد کے گھر محمدی بیگم سے دو بیٹے پیدا ہوں گے جن کے یہ نام ہیں مگر وہ مرگئی اور کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا) **رب ارنی انوارک الکلية انی انرتک واخترتک وانه نزل من السماء مایرضیک** دو نشان ظاہر ہوں گے اللہ اس کو سلامت رکھنا نہیں چاہتا (معلوم نہیں وہ کون ہے) **انا اخذناه بعذاب الیم،** خدا تمہیں سلامت رکھے **ینصرک رجال نوحی الیهم من السماء یاتون(یاتیک)من کل فج عمیق، سلام علیکم طبتم ولا تصعر لخلق الله ولا تسام من الناس، لمن الملک الیوم لله والواحد القهار** (یہ الہام ایک زلزلہ دیکھ کر ہوا) مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں۔ اور ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور ان پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا اور سلامتی کے شہزادے کہلاتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔ انا اخذناک بعذاب الیم، پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے پانی برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے۔ صحن میں ندیاں چلیں گی اور سخت زلزلے آئیں گے۔ ویل لکل همزة لمزة، ساکرمک اکراما عجبا والقی به الرعب العظیم یاتون من کل فج عمیق. واذابطشتم بطشتم جبارین نصرت بالرعب وقالوا لات حین مناص، صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کرے گا۔ لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے۔ شیر خدا نے ان کو پکڑا اور شیر خدا نے فتح پائی۔ امین الملک جے سنگھ بہادر رب الاتبق لی من المخزیات ذکرا، پیٹ پھٹ گیا (معلوم نہیں کہ کس کا پیٹ پھٹا) دشمن نہایت اضطراب میں ہے۔ لنبلونکم فوق حمید، کاذب کا خدا دشمن ہے وہ اس کو جہنم میں پہنچائے گا۔ آسمانی بادشاہت لاتخف ان الله معنا (معلوم نہیں کہ کسے تسلی دی گئی) ماننسخ من ایۃاو ننسھا...... قدیر لاتخف ان الله معنا اے سیف اپنا رخ پھیر لے۔ (ایک نواب کے متعلق ہے جو مغلوب ہوگا) مبارک ما اقمت موقفا اغیظ من هذا ان بطش ربک لشدید ان الله من علیکم واعطاک ما اعطاک ان الذین لا یلتفتون الیک لایلتفتون الی الله، اولیاء اللہ سے مخالفت رکھنا اس کا نتیجہ اچھا نہیں یکرمک الله اکراما عجبا الیس الله بکاف عبدہ مبارکباد۔

ع پاک محمد ﷺ نبیوں کا سردار

خدا تیرے سب کام درست کردے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ امن است در مکان محبت سرائے ما آسمان سے بہت دودھ اترا ہے محفوظ رکھو۔ بہت سے سلام تیرے پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوں۔ درکلام تو چیز ے ست کہ شعر رادر وے دخلے نیست۔ اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ۔ وہ کام جو تم نے کیا وہ خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا (۱۹۰۷) ساکرمک اکراما عجبا وکان اللہ علی کل شی مقدرا، اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں معمر اللہ روشن نشان ہماری فتح ہوئی خدا نے تیرے پر رحم کیا ہے رحمک اللہ انک انت الاعلی امید ہماری ہر ایک مکان سے خیر دعا ہے۔ ان اللہ مع الابرار و انت من الابرار تمام دنیا میں سے ایک العید الاخر تنال منہ فتحا عظیما زندگی با رام ہو جانا پہلی زندگی ہے۔ ایک اور خوشخبری۔ نثنی علیک الخیر والبرکۃ، آسمان ٹوٹ پڑا سارا کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے اولئک قوم لایشقی جلیسھم من ذالذی ھو اسعد منک، ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔ ویل لکل ھمزۃ لمزۃ انی مع الرسول الخ پسپا شدہ ہجوم افسوسناک خبر آئی ہے (میری موت مراد ہے) بہتر ہوگا کہ اور شادی کرلیں (یہ کسی کی طرف اشارہ ہے) سخت زلزلہ آیا۔ آج بارش بھی ہوگی خوش آمدی نیک آمدی۔ انمایرید اللہ ان یذھب..... تطھیرا، بے تو ہاری مگر خدائی امتحان کو قبول کرلو۔ یاایھا الناس اعبدوا..... خلقکم القوا ربکم اللہ خلقکم اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے انت منی و انا منک (یعنی تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں تجھ سے اس زمانہ میں ظاہر ہونے والا ہوں) انت الذی طار الی روحہ ربنا افتح بیننا وبینھم اعجبتم ان تموتوا ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ پچیس دن (تک) من الناس و العامۃ، لاہور میں ایک بے شرم ہے۔ ویل لک ولاھلک انی نعیت انی انا اللہ لا الہ الا انا ان اللہ مع الصادقین ایک امتحان ہے بعض اس میں پکڑے جائیں گے اور بعض چھوڑے جائیں گے۔ انمایریداللہ لیذھب......

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تطهیرا اعجبنی موتکم یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گی جو بہت ہی سخت ہوگی۔ ریاست کابل میں قریب پچاس ہزار کے آدمی مریں گے۔ واستوت علی الجودی قدرت کے دروازے کھلے ہیں۔ نیکی یہی ہے کہ خدا کے احکام کو پورا کرنا۔ تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں۔ انی امرتک و اثرتک جو دعائیں آج قبول ہوئیں ان میں قوت اسلام اور شوکت اسلام بھی ہے تیرے لئے ایک خزانہ مخفی تھا کل لک ولامرک "یا اللہ اب شہر کی بلائیں بھی ٹال دے" ایک موسیٰ ہے میں اس کو ظاہر کروں گا اور لوگوں کے سامنے اس کو عزت دوں گا۔ اجرالاثیم واریه الجحیم بلجت ایاتی قل الله ثم ذرهم فی خوضهم یلعبون، میں نے خدا کی مرضی کیلئے اپنی مرضی چھوڑ دی اس سے تو تم پر حسن چڑھا ہے۔ اردت زمان الزلزلة لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کردوں گا۔ انی مع الرسول اقوم میرا دشمن ہلاک ہوگیا میرے دشمن ہلاک ہوگئے بن اسد الیکھا خدا ٹال جا پیا ئے۔ ان الله مع الابرار، کوئی درباری میرے حلقہ اطاعت سے گذرنے نہ پائے کوئی درباری اس جرم پر سزا سے محفوظ نہیں رہے گا۔ سلطان عبدالقادر احل له الطیبات قل مافعلت الا ماامرنی به الله کل مقابر الارض لاتقابل هذه الارض، اے ازلی ابدی خدا مجھے زندگی کا شربت پلا۔ احق الله امری و لا تنفکا من هذه المرحلة دولت اسلام بذریعہ الہام بہشتی کمرہ میں نزول ہوگا۔ هل تری جزاء الاحسان الا الاحسان لولا الاکرام لهلک المقام لولاخیر الانام هلک المقام (آغاز الہام یاد نہیں رہا) لائف آف پین یا اللہ رحم انی مع الله فی کل حال اخترطنا سیفه خدا کے سات نیکو کار بندے ہر جگہ بیٹھے ہیں۔ حم تلک ایات الکتاب المبین، راز کھل گیا۔ الذین اعتدوا منکم فی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

السبت (باقی فقرہ بھول گیا)مت ایھا الخوان تمت کلمة اللّٰہ ان اللّٰہ مع الذین اتقوا الذین یذکرون اللّٰہ قیاماوقعودا. رحم اللّٰہ فضلنا علی ما سواک. واللّٰہ انی غالب وسیظھر شوکتی وکل ھالک الا من قعد فی سفینتی اعزاز (لفظ یاد نہیں مگر مفہوم یہ ہے کہ) اس کو پکڑ لواسے چھوڑ دو۔ایک اور قیامت برپا ہوئی بلائے دمشق سرک سری ایک اور بلا برپا ہوئی فتح ہے تمہاری، تمہارے نام کی ان شانئک ھو الابترحد ظباۃ انت منی بمنزلۃ موسیٰ احمد غزنوی سلام قولا، خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا پس پھوٹ کا ثمرہ ہے انی مع الافواج انی مع اللّٰہ الکریم ......طوفان آیا وہی طوفان شر آئی۔ ساریکم آیاتی فلا تستعجلون. یہ دو گھر بھی مر گئے۔اصلح بینی وبین اخوتی خروا علی الاذقان سجداربنا اغفرلنا اناکناخاطئین. تاللّٰہ لقداثرک...لاتثریب الراحمین. سلام قولا من رب رحیم، پوری ہوگئی۔فلیدع الذبانیه،اے بسا خانہ کہ تو ویراں کردی۔ان شکرتم لازیدنکم اما نرینک الایہ،زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی۔انا انزلنا فی رقیمة من موسی. انی مھین من اراد اھانتک سنسمه علی الخرطوم رب انی مغلوب فانتصر ساریکم ایاتی فلا تستعجلوہ، بدی کا بدلہ بدی ہے۔اس کو پلیگ ہوگئی اس کا نتیجہ طاعون ہے جو ملک میں پھیلے گی ویل یومئذ للمکذبین کئی نشان ظاہر ہوں گے کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہوجائیں گے وہ دنیا کو چھوڑ کر جائیں گے، ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا، وہ قیامت کے دن ہوں گے، زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی، ایک ہولناک نشان میری رحمت تجھ کو لگ جائے گی اللہ رحم کرے گا واللّٰہ خیر حافظا......الراحمین اعییناک. حالیا مصلحت وقت دراں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ے بنیم رب اخرجنی من النار الحمد للّٰہ الذی اخرجنی من النار انی مع الرسول......یلوم واعطیک......لن ابرح الارض الی الوقت المعلوم غلام احمد کی جے انی مع الرسول. یروم رب ارنی حقائق الاشیاء الیوسی ایشن ہیضہ کی آمدن ہونے والی ہے انی مهین......معین رب اجعلنی غالبا علی غیری۔میری فتح انی مع الافواج عبرت بخش سزائیں دی گئیں۔انی من الناظرین انی انزلت معک الجنة توکلوا علیه ان کنتم مؤمنین بسلام مناتو ہر ایک بلاء سے بچایا جائیگا۔خدا خوش ہوگیا۔ یاعبدی انیمعک انت منی بمنزلةرحی الاسلام. انرتک و اخترتک ان اللّٰہ معی فی کل حال ہر حال میں تمہارے ساتھ میں ہوں تیری منشا کے مطابق کل یوم هو فی شان احببت ان اعرف انی انا الرحمٰن ذوالعزوالسلطان انت منی بمنزلة عرشی انت منی بمنزلة هارون الم ترکیف فعل ربک باصحب الفیل......ایا ہیل لائف اوف پین رب ارحمنی ان فضلک ورحمتک ینجی من العذاب تعلقت بالاهداب. خیر اور نصرت اور فتح ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ما منا الا وله مقام معلوم ینصرک رجال نوحی الیهم وماکنا معذبین. رسولا ضیف مسیخ اریک ما اریک ومن عجائب مایرضیک آپ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔رد الیها روحها وریحا نهلو اما ترین احدا منهم انا مبشرک بغلام حلیم ینزل منزلة المبارک (مبارک احمد جیسا ہوگا)۔

ع ساقیا آمدن عید مبارک بادا ست

ان اللّٰہ مع الذین اتقوا ساهب لک غلاما زکیا. هب لی ذریة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طیبة انا نبشرک بغلام اسمه یحیٰ.الم تر......الفیل. اخذهم اللّٰہ وحده لاشریک معه قل جاء الحق و زهق الباطل،موت قریب۔ ان اللّٰہ یحمل کل حمل من خدمک خدم الناس کلهم ومن اذاک اذی الناس جمیعا.

ع آمدن عید مبارک بادست

عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔ دیکھ میں ایک نہایت چھپی ہوئی بات پیش کرتا ہوں (آگے بتانے کی اجازت نہیں) بلائے ناگہانی بخری (یعنی تو ان کی چیخیں سنے گا) یااللہ فتح، انی معک، اهلک، احمل اوزارک،میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں،انی معک یا مسرور وقع واقع وهلک هالک وضعنا الناس تحت اقدامک وضعنا عنک. اجیبت دعوتک سنریهم ایاتنا انفسهم. اجیبت دعوتکما ان اللّٰہ علی کل شی قدیر یا ابراهیم انی انا ربک الاعلی اخترت لک ما اخترت، بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید، ۲۷ کو ایک واقعہ۔اللّٰہ خیروابقی خوشیاں منائیں گے۔ بعد سنة واحدة صلوتک خیر وابقی ان صلوتک سکن لهم دخلتم الجنة وما علمتم ماالجنة وما علمتم ما الجنة ذلک الیوم الأخر، آج ہماری بخت بیداری ان شانئک هو الابتر. خدا نے اسے لیا ۔واللہ واللہ سدہا ہوا اولا وقت رسید (ایک تائب کے متعلق ہے) (۱۹۰۸)دبدبہ خسر ویم شد بلند۔ زلزلہ در گور نظامی فگند انی معک اینما تذهب وتسیر.حرتهما اللّٰہ قتلهم اللّٰہ،میری فتح ہوئی۔انا ارادوه الیک انت منی بمنزلة سمعی. انی معک یا ابراهیم.

ع اے خدایا بندمردان خدا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انت امام عبادک لعنة اللّٰه علی من کفرانی معک فی السماء والارض انی معک فی الدنیا والاخرة ان اللّٰه مع الذین اتقوا اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا. لاتقتلوا زینب، آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیاامثالا لرحمة اول الذکر اخر الذکر حم تلک ایا ت الکتاب المبین لاتذروه جاریة، معدے کے خلل سے بھی ورم ہو جاتی ہے احسن اللّٰه امرک احسن اللّٰه امری. یاتین من کل فج عمیق امید سے بڑھ کر، رعایا میں سے ایک شخص کی موت، فتح حم تلک آیات الکتاب المبین بیار بہت ہی چیخیں مارتا ہے یا مارتی ہے۔ ماتم کدہ ہے

انی احافظ کل من فی الدار من هذه المرض الذی هو ساری

امید سے بڑھ کر فائدہ ہوا، دوبارہ زندگی منسوخ شدہ زندگی۔ انی براء من ذلک (کسی کا قول ہے) کتب اللّٰه علی نفسه الرحمة. حق علینا نصر المومنین. اتانی الرحمة فی اول الذکر واخر الذکر. رحمت اور فضل کا مقام شکر کا مقام۔

تنقید بر الہامات مرکبہ

ان الہامات میں ملہم نے بتایا کہ

۱...... میں آہستہ آہستہ ترقی کروں گا مخالفین تنگ کریں گے مگر آخر میں ان پر غالب آ جاؤں گا

۲...... چونکہ میری تبلیغ مختلف ممالک میں پہنچے گی اس لئے مختلف زبانوں کے فقرے ایک ہی الہام میں درج ہوئے ہیں۔ مگر یہ نہیں سوچا کہ اپنے آقا سے بڑھ کر میں کیوں قدم مار رہا ہوں شاید محمد ثانی بن کر یہ درجہ پایا ہوگا۔

۳...... آئندہ کے واقعات کا منظر سامنے دکھایا گیا ہے جن کی طرف یہ بے ربط فقرات اشارہ کر رہے ہیں میرے مرید بعد میں خود یہ پہیلیاں بوجھ لیں گے بہر حال ملہم کو علم ما کان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وعلم ما سیکون کا دعویٰ ہے اور نرا دعویٰ ہی نہیں بلکہ فوقیت کا بھی خیال ہے۔ کیونکہ احادیث نبویہ کے اخبار المتقن کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

عربی الہام نصف اول

یااحمد بارک اللّٰہ فیک مارمیت اذرمیت لکن اللّٰہ رمی،الرحمن علم القران، لتنذر قوما ما انذر اباؤھم، لتستبین سبیل المجرمین، قل انی امرت وانا اول المومنین، قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا، کل برکۃ من محمد ﷺ فتبارک من علم وتعلم. قل ان افتریتہ فعلی اجرامی ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ. لا مبدل لکمات اللّٰہ ظلموا وان اللّٰہ علی نصرھم لقدیر. انا کفینا ک المستھزئین یقولون انی لک ھذا ان ھذا الا قول البشر و اعانہ قوم اخرون افتاتون السحر وانتم تبصرون ھیھات ھیھات لما توعدون.من ھذا الذی ھو مھین ولایکاد یبین اوجاھل مجنون قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین.ھذا من رحمۃ ربک یتم نعمتہ علیک لیکون آیۃ للمومنین انت علی بینۃ من ربک فبشر. ما انت بنعمۃ ربک بمجنون قل ان کنتم تحبون اللّٰہ الایہ ھل انبئکم علی من تنزل الشیاطین الایہ قل عندی شھادۃ من اللّٰہ فھل انتم مومنون...مکرر مسلمون. ان معی ربی سیھدین رب ارنی کیف تحی الموتی رب اغفر و ارحم من السماء رب لاتذرنی فردا وانت خیر الوارثین. رب اصلح انت امۃ محمد. ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین. قل اعملوا علی مکانتکم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الایہ لاتقولن لشیء انی فاعل غدا. وتخوفونک من دونہ. انک باعیننا سمیتک المتوکل. یحمدک اللہ من عرشہ. نحمدک ونصلی. یرید ون ان یطفئوا نور اللہ الایہ. اذاجاء نصر اللہ والفتح وانتہی امر الزمان الینا. الیس ھذا بالحق ھذاارسل رؤیای من قبل قد جعلھا ربی حقا. قالوا ان ھذا الااختلاف قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون. من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا ولن ترضی عنک الیہود ولاالنصاری، وخرقوا لہ بنین وبنات کل اللہ احد الایہ ویمکرون ویمکراللہ واللہ خیر الماکرین. الفتنۃ ھھنا فاصبر کما صبر اولو العزم قل رب ادخلنی مدخل صدق و اما نرینک بعض الذی نعدھم اونتوفینک ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم کن معی انی معک اینما کنت. اینما تولوا فثم وجہ اللہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس وافتخارا للمومنین ولاتیئس من روح اللہ. الا ان روح اللہ قریب الا ان نصراللہ قریب. یاتیک من کل فج عمیق. یاتون من کل فج عمیق ینصرک اللہ من عندہ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء لامبدل لکلمات اللہ انا فتحنالک فتحامبینا فتح الولی فتح وقربنا ہ نجیا اشجع الناس لوکان الایمان معلقا بالثریا لنالہ. انار اللہ برھانہ. یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک انک باعیننا. رفع اللہ ذکرک ویتم نعمتہ علیک فی الدنیا والاخرۃ ووجدک ضالا فھدی ونظرنا الیک وقلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم خزائن رحمۃ ربک یا ایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر.یا احمد یتم اسمک ولا یتم اسمی کن فی الدنیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

كانک غريبا اوكعابر سبيل وكن من الصالحين الصديقين وامر بالمعروف وانه عن المنكروصل على محمد وال محمد. الصلوة هو المربى. انى رافعك الى والقيت عليك حجة منى فاكتب وليطبع وليرسل فى الارض خذوا التوحيد يا ابناء فارس وبشر الذين امنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم واتل عليهم ما اوحى اليك من ربك ولا تصعر لخلق الله ولا تسام من الناس واصحاب الصفة ما اصحاب الصفة ترى اعينهم تفيض من الدمع يصلون عليك.ربنا اننا سمعنا مناديا ينادى للايمان وداعيا الىّ وسراجا منيرا. بوركت ما احمد وكان ماباركک الله فيك حقا فيك شانك عجيب واجرك قريب انى راض منك انى رافعك الىّ، الارض والسماء معك كما هو معنى (یہ تعریف درحقیقت حضور ﷺ کی ہے اور ہر جگہ یوں ہی سمجھو) انت وجيه فى حضرتى اخترتك لنفسى.انت منى بمنزلة توحيدى وتفريدى فحان ان تعان وتعرف بين الناس هل اتى على الانسان حين من الدهر لم يكن شيئا مذكورا، سبحان الله تبارك وتعالى زاد مجدك ينقطع اباؤك ويبدا منك (شرف اور مجد کی ابتداء مراد ہے) نصرت بالرعب واحييت بالصدق ايها الصديق نصرت وقالوا لات حين مناص ماكان الله ليتركك حتى يميز الخبيث من الطيب غالب على امره ولكن اكثر الناس لا يعلمون اذا جاء نصرالله والفتح وتمت كلمة ربك هذا الذى كنتم به تستعجلون اودت ان استخلف فخلفت ادم انى جاعل فى الارض (یہ اختصاری کلمہ ہے آدم سے مراد روحانی پیدا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کش کا باپ ہے)دنی فتدلی......ادنی

(بقاباللہ مراد ہے اور تخلق باخلاق اللہ)محی الدین ویقیم الشریعه یا ادم اسکن وزوجک الجنة یامریم اسکن انت وزوجک الجنة یا احمد اسکن انت وزوجک الجنة. نفخت فیک من لدنی روح الصدق. نصرت و قالوا لات حین مناص ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللّٰه رد علیهم رجل من فارس شکرا اللّٰه سعیه کتاب الولی. (براهین احمدیه)

ذوالفقار علی. یکاد زیته یضیء ولو لم تمسسه نار ام یقولون نحن جمع منتصر. سیهزم الجمع ویولون الدبر وان یروا ایاته یعرضوا ویقولوا سحرمستمر و استیقنتها انفسهم وقالوا لات حین مناص فبما رحمة من اللّٰه لنت لهم الایه، ولو ان قرانا سیرت به الجبال. انا انزلناه قریبا من القادیان وبالحق انزلنا وبالحق نزل صدق اللّٰه وصدق رسوله وکان امر اللّٰه مفعولا. هو الذی ارسل رسوله...... کله(روحانی طور پر یہ آیت میری خبر دیتی ہے کیونکہ اس وقت طبائع مائل بہدایت ہیں اور تبلیغ کے وسائل کمال تک پہنچ گئے ہیں۔ اب میرے ہی ذریعہ سے اسلام کا غلبہ تمام ادیان پر ہوگا)صل علی محمد وال محمد سیدولد ادم وخاتم النبیین هذا رجل یحب رسول اللّٰه انک علی صراط مستقیم فاصدع بما تومر واعرض عن الجاهلین وقالوا لولا انزل علی رجل من القریتین عظیم وقالوا انی لک هذا. ان هذا لمکرمکرتموه فی المدینة ینظرون الیک وهم لا یبصرون. تاللّٰه لقد ارسلنا الی امم من قبلک فزین لهم الشیطان قل ان کنتم تحبون اللّٰه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاتبعونی یحببکم اللّٰہ واعلمواان اللّٰہ یحی الارض بعد موتھا. من کان اللّٰہ
کان اللّٰہ لہ قل ان افتریتہ فعلی اجرام شدید انک الیوم لدینا مکین امین
وان علیک رحمتی فی الدنیا والدین وانک من المنصورین.یحمدک
اللّٰہ ویمشی الیک الا ان نصراللّٰہ قریب سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا(
گمراہی کی رات مراد ہے جس کی مسجد اقصٰی معرفت الٰہی ہے)خلق ادم فاکرمہ جری
اللّٰہ فی حلل الانبیاء(اس کا مضمون علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کے موافق
ہے)وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا عسی ربکم ان یرحم
علیکم وان عدتم عدنا وجعلنا جھنم لکفرین حصیرا (یہاں نزول مسیح کی
طرف اشارہ ہے پھر اس کے بعد مسیح علیہ السلام کمال جلالت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے
اور تمام راہیں صاف کردیں گے اور یہ زمانہ اس کیلئے بطور ارہاص کے واقع ہوا ہے)توبوا
واصلحوا و الی اللّٰہ توجھوا وعلی اللّٰہ توکلوا واستعینوا بالصبروالصلوۃ
بشری لک یا احمدی انت مرادی ومعی غرست کرامتک بیدی قل
للمومنین یغضو من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذلک ازکی لھم واذا
سئلک عبادی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذادعان ومارسلناک
الارحمۃ للعلمین لم یکن الذین کفروامن اھل الکتاب والمشرکین الایہ
وکان کیدھم عظیما واذا قیل لھم لاتفسدوا فی الارض...... المفسدون
قل اعوذ برب الفلق......وقب انی ناصرک انی حافظک انی جاعلک
للناس اماما اکان للناس عجبا قل اللّٰہ عجیب قل ہو اللّٰہ عجیب یجتبی من
عبادہ من یشاء لایسأل عما یفعل وھم یسئلون وتلک الایام نداولھا بین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الناس (عنایات الٰہیہ نوبت بنوبت افراد امت محمدیہ پر وارد ہوتے ہیں) تلطف بالناس وترحم علیهم انت فيهم بمنزلة موسى واصبر على مايقولون (موسیٰ علیہ السلام بڑے حلیم تھے) واذا قيل لهم امنوا كما امن الناس ......لايعلمون ويحبون ان تدهنون قل ياايها الكفرون لا اعبد ماتعبدون قيل ارجعوا الى الله فلا ترجعون وقيل استحوذوا فلا تستحوذون (اى لا تغلبون على النفس) ام تسئلهم من خرج فهم من مغرم مثقلون. بل اتيناهم بالحق فهم للحق كارهون سبحانه وتعالى عمايصفون احسب الناس ان يحمدوا بما لم يفعلوا ولا يخفى على الله خافية ولايصلح شى قبل اصلاحه ومن رد من مطبعه فلا مرد له (خدا کا مطبع مراد ہے) لعلك باخع ان لايكونوا مومنين لاتقف ماليس به علم لا تخاطبنى فى الذين ظلموا انهم مغرقون ياابراهيم اعرض عن هذا انه عبد غير صالح (لااعلم من هو) انما انت مذكر و ما انت عليهم بمسيطر واستعينوا بالصبر و الصلوة واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى (اى الحب فى الله) يظل ربك عليك ويغيثك ويرحمك وان لم يعصمك الناس فيعصمك الله من عنده وان لم يعصمك الناس واذ يمكر بك الذين كفروا اوقد لى يا هامان لعلى اطلع الى اله موسى و اظنه لمن الكاذبين" تبت يدا ابى لهب وتب" ماكان له ان يدخل فيها الاخائفا وما اصابك فمن الله (اشارة الى شر احد) الفتنة ههنا فاصبر كما صبراولوالعزم الا انها فتنة من الله ليحب حبا جما من الله العزيز الاكرم عطاء غير مجذوذ شاتان تذبحان وكل من عليها فان و لا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تهنوا ولا تحزنوا اليس الله بكاف عبده الم تعلم ان الله على كل شيء قدير وجئنا بک على هؤلاء شهيدا اوفى الله اجرک ويرضى عنک ربک ويتم اسمک عسى ان تحبوا شيئا وهو شرلكم وعسى...... شرلكم والله يعلم وانتم لاتعلمون كنت كنزا مخفيا فاحببت ان اعرف ان السموات والارض كانتارتقا ففتقنا هما وان يتخذونک الا هزوا اهذا الذى بعث الله قل انما انا بشرمثلكم يوحى الى انما الهكم اله واحد والخير كله فى القرآن لايمسه الا المطهرون لقد لبثت فيكم عمرا من قبله افلا تعقلون قل ان هدى الله هو الهدى وان معى ربى سيهدين رب اغفر وارحم من السماء رب انى مغلوب فانتصرايلى ايلى لما سبقتنى ايلى آوس (لا اعلم ما هوايلى آوس) يا عبد القادر انى معک اسمع و ارى غرست لک وبيدى قدرتى ونجينا من الغم وفتناک فتونا ليأتينكم منى هدى الا ان حزب الله هم الغالبون"وماكان الله ليعذبهم وانت...... يستغفرون" انا ربک الارحم. انا مجيبک نفخت فيک من لدنى روح الصدق والقيت عليک محبة منى ولتصنع على عينى كزرع اخرج شطأه ......سوقه(اشارة الى كمالنا) انافتحنالک فتحا مبينا تاخر. اليس الله بكاف عبده فبراه الله بما قالوا وكان عندالله وجيها فلما تجلى ربه للجبل جعله دكا والله موهن كيد الكفرين بعد العسر يسر ولله الامر مومن قبل و من بعد اليس الله بكاف عبده ولنجعله اية للناس ورحمة منا، وكان امر الله مقضيا قول الحق الذى فيه تمترون محمد رسول الله......عن ذكر الله

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

متع الله المسلمین ببرکاتھم فانظر الی اثار رحمة الله وانبئونی من مثل هولاء ان کنتم صدقین ومن یتبع غیرالاسلام دینا......الخاسرون یااحمد فاضت الرحمة علی شفتیک ـ"انا اعطینک الکوثر فصل لربک وانحر" "واقم الصلوة لذکری" انت معی وانا معک سرک سری وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظهرک ورفعنا لک ذکرک انک علی صراط مستقیم وجیها فی الدنیا والاخرة ومن المقربین حماک الله نصرک الله رفع الله حجة الاسلام جمال هو الذی امشاکم فی کل حال لا تحاط اسرار الاولیاء. وقالوا انی لک هذا ان هذا الا سحر یوثر لن نؤمن لک حتی نری الله جهرة لایصدق السفیه والا سیف الهلاک عدو لی عدولک قل اتی امر الله فلا تستعجلوه اذا جاء نصر الله (یقال) الست بربکم قالوا بلی انی متوفیک ورافعک الیّ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمة ولا تهنوا ولا تحزنوا وکان بکم رؤفا رحیما الا ان اولیاء الله لاخوف.....لایحزنون، تموت وانا راض منک فادخلوا الجنة ان شاء الله امنین سلام علیکم طبتم فادخلوها امنین سلام علیک جعلت مبارکا سمع الله انه سمیع الدعاء انت مبارک فی الدنیا والاخرة امراض الدنیا وبرکاته ان ربک فعال لما یرید ـ"اذکروا نعمتی التی انعمت علیک انی فضلتک علی العالمین (المعاصرین) "فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی"(الاحسان)من ربکم علیکم واحسن الی احبابکم"وعلمکم مالم تکونوا تعلمون" "وان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعدوانعمة اللّٰہ لا تحصوھا"رب اجعلنی مبارکا حیث ماکنت لا تخف انک انت الاعلی ننجیک من الغم"الم تعلم ان اللّٰہ علی کل شی قدیر"الخیر کلہ فی القران کتاب اللّٰہ الرحمن الیہ یصعد الکلم الطیب ھو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا وینشر رحمتہ (اشارۃ الی تجدید الدین) وکذلک مننا علی یوسف لنصرف عنہ السوء والفحشاء ولتنذر قوماما انذر اباؤ ھم فھم غافلون، قل عندی شھادۃ من اللّٰہ فھل انتم مومنون ان معی ربی سیھدین ربنا عاج رب السجن احب الیّ مما یدعوننی الیہ رب نجنی من الغم ایلی ایلی لما سبقتنی (عاج کے معنی معلوم نہیں ہوئے)یعیسٰی انی متوفیک ورافعک الی و جاعل الذین......القیمۃ ثلۃ من الاولین وثلۃ من الاخرین فلماتجلیٰ ربہ للجبل(المشکلات) جعلہ دکاقوۃ الرحمن لعبید اللّٰہ الصمد مقام لایترقی العبد فیہ بسعی الاعمال سلام علیک یا ابراھیم انک الیوم لدینا مکین امین ذوعقل متین حب اللّٰہ خلیل اللّٰہ اسد اللّٰہ و صل علی محمد"ما ودعک ربک وماقلی" "الم نشرح لک صدرک" الم نجعل لک سھولۃ فی کل امر بیت الفکر بیت الذکر ومن دخلہ کان امنا (جوخلوص کے ساتھ بیت الفکر میں داخل ہوگا وہ سوء خاتمہ سے امن میں آجائے گا)بیت الفکر وہ چوبارہ ہے جس میں ''براہین'' وغیرہ کتابیں تصنیف ہوئیں اور بیت الذکر وہ مسجد ہے جو اس کے پاس واقع ہے)

مبارک ومبارک وکل امر مبارک یجعل فیہ (اس الہام سے بیت الفکر کی تاریخ نکلتی ہے)رفعت وجعلت مبارکا. والذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بظلم اولئک لهم الامن وهم مهتدون يريدون ان يطفئوانور الله قل الله حافظ عناية الله حافظک نحن نزلنا وانا له لحافظون ۔ الله خير حافظا وهوارحم الراحمين ويخوفونک من دونه ائمة الكفر لاتخف انک انت الاعلى ينصرک الله فی مواطن ان يومی لفصل عظيم كتب الله لاغلبن انا ورسلی لامبدل لكلماته بصائر للناس نصرتک من لدنی انی منجيک من الغم وكان ربک قديرا انت معی وانا معک خلقت لک ليلاً ونهاراً اعمل ماشئت فانی غفرت لک (لانک صرت علی حدة من المنكرات)انت منی بمنزلة لايعلمها الخلق وقالوا ان هو الا افک افترى وما سمعنا بهذا فی ابائنا الاولين"ولقد كرمنا بنی ادم" "وفضلنا بعضهم علی بعض" اجتبينهالهم واصطفينا هم كذلک ليكون اية للمومنين ام حسبتم ان اصحب الكهف والرقيم كانوامن ايتنا عجبا ۔قل هوالله عجيب" كل يوم هو فی شان" ففهمناها سليمان وجحدوا بهاواستيقنتها انفسهم ظلما وعلوا سنلقی فی قلوبهم الرعب قل جاء كم نور من الله فلا تكفروا ان كنتم مومنين سلام علی ابرهيم صافيناه ونجيناه من الغم تفردنا بذلک فاتخدوا من مقام ابراهيم مصلی (طریق نجات مجھ سے طلب کریں اور اپنے طریق چھوڑ دیں)"والسماء والطارق" اليس الله بكاف عبدا کا شان نزول سیرۃ المہدی میں گذر چکا ہے۔ اما ما ينفع الناس فيمكث فی الارض. اجيب كل دعائک الا فی شركائک (رشتہ داروں سے جائداد کا تنازع تھا دعا مقبول نہ ہوئی) "جاعل الذين اتبعوک"الايه (یہاں کفر سے مراد صرف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرا انکار ہے)فیہ (ای فی المسجد)

برکات للناس من دخله کانا امناان یمسسک بضرفلا کاشف له الاھو و ان یردک بخیر فلا راد الفضله۔ الم تعلم ان اللّٰہ علی کل شیء قدیر ان وعد اللّٰہ لات۔ قل لیفیضک انی متوفیک قل لاخیک انی متوفیک (جو تیرا مورد فیض یا بھائی ہے اسے کہہ کہ میں تیرے پر اتمام نعمت کروں گا) یا میں تجھے وفات دوں گا۔ (مکتوبات احمدیہ ا/ ۶۷)

قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین. یایحیی خذ الکتاب بقوۃ خذھا ولا تخف سنعیدھا سیرتھا الاولی یا عبد الرافع انی رافعک الی ۔انی معزک لامانع لما اعطی. یدعو لک ابدال الشام وعباداللّٰہ من العرب عجل جسد له خوار له نصب وعذاب (یہ لیکھرام کیلئے ہے) ایتھا المراۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک ان کیدکن عظیم (سالے نے پٹیالہ سے بہانہ دیگر خط لکھا کہ میرا بیٹا اور آپ کی ساس مرگئی ہے مگر الہام نے بتایا کہ یہ جھوٹ ہے) انا نبشرک بغلام حسین فارتد اعلی اثارھما ووھب له الجنۃ اجاھد جیشی ساوتیک برکۃ واجلی انوارھاحتی یتبرک من ثیابک الملوک والسلاطین. الا الذین امنوا وعملوا الصلحت بلیۃ مالیۃ.

نصف ثانی ثمانین حولا او قریبامن ذلک او تزید علیه اسنینا و تری نسلا بعیدا

تریاق القلوب، ص ۳۷، میں لکھا ہے کہ مجھے سولہ دن قولنج خونی تھا اور بار بار خونی پاخانہ آتا رہا۔ رشتہ دار تین بار مجھے سورہ یٰس سنا چکے تھے انتظار تھا کہ آج رات کو قبر میں چلا جاؤں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گا تو خدا نے کہا کہ دریا کا پانی جس میں ریت بھی ہولیکر اس پر یہ پڑھو سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اللھم صل علی محمد وال محمد تو یہ پڑھ پڑھ کر پانی بدن پر لگانا شروع کر دیا ابھی ایک پیالہ ختم نہ ہوا تھا کہ بدن کی گرمی جاتی رہی اور اطمینان ہوگیا اور رات سوتا رہا صبح ہوئی تو الہام ہوا: ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بشفاء مثلہ میر عباس لود ہانوی اور الٰہی بخش نے دعا کرائی تو الہام ہوا ننجیھما من الغم رایت ھذہ المرأۃ واثر البکاء علی وجھھا فقلت ایتھا المرء ۃ توبی فان البلاء علی عقبک والبلاء نازلۃ علیک یموت(احمد بیگ)ویبقی منہ کلاب متعددۃ کذبوا بایاتنا وکانوا بھا یستھزئون. فسیکفیکھم اللہ ویردھا الیک لاتبدیل لکمات اللہ ان ربک فعال لما یرید انت معی وانا معک"عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا"(لڑکی کا باپ وغیرہ مجھے کاذب جانتے تھے تو ان کیلئے نشان طلب کیا گیا۔ چنانچہ میری طرف متوجہ ہوا میں نے استخارہ کے ذریعہ درخواست کردی۔ ۷، اپریل ۱۸۹۲ء کو دوسری جگہ اس کا نکاح کر دیا گیا۔ ۳۱ ستمبر ۱۸۹۲ء کو احمد بیگ مرگیا تو وہ ڈر گئے اس لئے اس پیشینگوئی کے باقی جزو منسوخ ہوگئے)انا ارسلناہ شاھدا ومبشرا ونذیرا کصیب من السماء فیہ ظلمت ورعد وبرق کل شیٔ تحت قدمیہ(میری موت کے بعد یہ ظاہر ہوگا)۔فاذا عزمت فتوکل علی اللہ واصنع الفلک باعیننا ووحینا. الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ......ایدیھم ۱۸۸۸ء میں یہ پیغام بیعت آیا ہے۔

الا انتی فی کل حرب غالب ۔۔۔ فکدنی بما زورت فالحق یغلب

وبشرنی ربی فقال مبشرا ۔۔۔ ستعرف یوم العید و العید اقرب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(یہ لیکھرام کے متعلق ہے)انه من الهالكين (بشرنى ربى بموته فى ست سنة) قل ما يعبابكم ربى لولا دعاوكم. قل انى امرت وانا اول المومنين الحمد لله الذى اذهب عنى الحزن واتانى مالهم يوت احدا من العلمين (زمانہ حال کے لوگ مراد ہیں)الذين تابواواصلحوا اولئک اتوب عليهم واناالتواب الرحيم امم يسرناها الهدى وامم حق عليهم العذاب ويمكرون ويمكر الله والله خير الماكرين ـ ولكيد الله اكبر ـ وان يتخذونک الا هزوا هذا الذى بعث الله قل يا ايها الكفار انى من الصادقين ـفانتظروا اياتى حق حين سنريهم اياتنا فى الافاق وفى انفسهم حجة قائمة وفتح مبين. ان الله يفصل بينكم ان الله لايهدى من هو مسرف كذاب.يريدون ان يطفئوا..... الكفرون نريد ان ننزل عليک اسرارا من السماء.

ع ونمزق الاعداء كل ممزق

ونرى فرعون وهامان وجنودهما ما كانوا يحذرون سلطنا كلابا عليک وغيظنا سباعا من قولک وفتناک فتونا فلا تحزن على الذين قالوا ان ربک لبالمرصاد.حكم الله الرحمن لخليفة الله السلطان يوتى له الملک العظيم ويفتح على يده الخزائن وتشرق الارض بنور ربها ذلک فضل الله وفى اعينكم عجيب (اس میں کفار سے مراد منکر ہیں)ويستلونک احق هو قل اى وربى انه الحق وما انتم بمعجزين وزوجناكها لامبدل لكلماتى وان يروا اية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر ـكتاب سجلناه ومن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عندنا. اخرج منه اليزيديون (قادیان کے باشندے یزیدی الطبع پیدا کئے گئے ہیں) لوكان الامرمن عندغيرالله لوجدتم فيه اختلافا كثيرا. قل لواتبع الله اهوائكم لفسدت السموات والارض ومن فيهن ولبطلت حكمته وكان الله عزيزاً حكيما. قل لوكان البحرمدادا......مددا. قل ان كنتم تحبون فاتبعوني يحببكم الله ان الله كان غفوراً رحيما۔"كم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله". انت اشد مناسبة بعيسى ابن مريم واشبه الناس به خَلقا وخُلقا وزمانا كلب يموت على كلب (ایک مخالف ۵۲ سال کی عمر میں مرے گا اور ۱۳۰۰ھ ہوگا) هذا هوالترب الذى لايعلمون (اى عمل الترب والشعبدة)الحق من ربك فلاتكونن من الممترين. جعلناك المسيح ابن مريم انا زينا السماء الدنيا بمصابيح اردت ان استخلف فخلقت ادم انا خلقناالانسان فى احسن تقويم(۱۸۹۲)انا الفتاح افتح لك ترى نصرا عجيبا (بعض التائبين) يخرون على المساجد (ويقولون) ربنا اغفرلنا انا كنا خاطئين جلابيب الصدق فاستقم كما امرت. الخوارق تحت منتهى صدق الاقدام. كن لله جميعا و مع الله جميعا. انى مهين من اراد اهانتك (لاہور میں مولوی محمد حسین بٹالوی کیلئے الہام ہوا)۔قل انى امرت وانا اول المومنين . يتربصون عليك الدوائر. عليهم دائرة السوء. الله اجرك الله يعطيك جلالك. قل ان كنتم تحبون الله. الآيه(فتوائے تکفیر جاری ہوا تو یہ الہام ہوئے)طوبىٰ لمن من وسار. لاتخف اننى معك وماش مع مشيك. انت منى بمنزلة لايعلمها الخلق وجدتك ماوجدتك وانى معين من اراد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اعانتک انت معی و سرک سری وانت مرادی ومعی انت وجیه فی حضرتی اخترتک لنفسی هذا(التعریف)لی وهذا لاصحابی یاعلی دعهم وانصارهم وفداعتهم ذرونی اقتل موسی نظر اللّٰه الیک معطر اقالوا اتجعل فیهامن یفسد...لاتعلمون قا لوا کتاب(براهین)ممتلی من الکفر والکذب قل تعالوا ندع ابناء نا.الکاذ بین یوم یجی الحق ویکشف الصدق ویخسر الخاسرون انت معی وانا معک ولایعلمها (هذه الحقیقة) الا المسترشدون نردالیک الکرة الثانیة وتبدلنک بعد الخوف امنا.یاتی قمر الانبیاء وامرک یتاتی یسر اللّٰه وجهک وینیر برهانک سیولد لک الولد ویدنی منک الفضل وقالوا انی لک هذا قل هواللّٰه عجیب ولا تیئس من روح اللّٰه انظر الی یوسف واقباله.

وقد جاء وقت الفتح والفتح اقرب

یخرون علی المساجد ربنا اغفرلنا انا کنا خاطئین لاتثریب علیکم الیوم یغفراللّٰه لکم وهوارحم الراحمین. اردت ان استخلف فخلقت ادم نجی الاسرار انا خلقنا الانسان فی یوم موعود (یعنی اس وقت مسیح آئے گا کہ روئے زمین پر دجال یعنی عیسائی حکومت ہوگی اور وہ روحانی حکومت سے ان پر حکمران ہوگا، کیونکہ جسمانی حکومت تو صرف قریش کے لئے ہی مخصوص ہے اور تضع الحرب کا اشارہ بھی یہی ہے کہ مسیح لڑائی موقوف کردے گا اور جہاد کا حکم اڑادے گا)یجی الحق......الخاسرون.ان ربک فعال لمایرید.ادعونی استجب لکم

محمد حسین بٹالوی نے مجھے دجال اور جاہل کہا اور میرے دوست حکیم نوارالدین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور محمد احسن امروہی کو بھی جاہل کہا تو ہم نے کہا کہ آؤ تم اور تمہارے ہم خیال ملاں اور مولوی نذیر حسین دہلوی میرے مقابلہ پر عربی میں دس جزوی عربی تفسیر لکھو جس میں بالکل مفہومات جدیدہ ہوں اور کسی کتاب سے اخذ نہ ہوں اور اسلام سے بھی باہر نہ ہوں اسّی اسّی آیات کی سورتیں انتخاب کرلیں۔ ان میں سے جس پر قرعہ نکلے اس کی تفسیر لکھی جائے' اس کے بعد انتخاب کرکے قرعہ نکالا جائے' جب قرعہ نکلے تو اس پر ایک مدحیہ قصیدہ مشتمل برنعت محمد ﷺ عربی میں لکھا جائے۔ مگر محمد حسین بھاگ گیا اور میں نے اپنے غلبہ کیلئے دعا کی تھی تو بذریعہ الہام مذکور الصدر قبول ہوئی۔ **انا نری تقلب وجھک فی السماء ماقلبت فی الارض انا معک نرفعک درجات۔**

مہر علی کو خواب میں دیکھا کہ اس کے فرش کو آگ لگ رہی ہے تو میں نے بجھائی۔ اس سے کہا گیا کہ بلا آئے گی استغفار کرو تو چھ ماہ بعد اس پر سنگین مقدمہ چلا۔ چھ ماہ کے بعد وہ رہا ہوگیا۔ درحقیقت وہ دعا کا اثر تھا مگر وہ انکاری رہا۔ آخر ۲۵ فروری ۹۳ء کو الہام ہوا کہ اگر وہ ایک ہفتہ تک اقرار نہ کرے تو میرا اور اس کا مقدمہ آسمان پر دائر ہوگا۔ **وکان حقا علینا نصر المومنین ھذا۔** (آئینہ کمالات اسلام) **کتاب مبارک فقوموا للاجلال والاکرام۔** حضور ﷺ کو دو دفعہ خواب میں اس پر اظہار مسرت کرتے دیکھا اور ایک فرشتہ نے زور سے یہ الہام پڑھا۔ مسیح انسان تھے **کرم الجنۃ دوحۃ الجنۃ** یعنی میری بیٹی عصمت زندہ رہے گی' پھر قبض رہی تو زیادتی عمر کی دعا قبول نہ ہوسکی۔ **یقضی امرہ فی میت** (لیکھرام ۶ مارچ ۹۶ء) کو زخمی ہوکر چھ بجے دن کے مرگیا۔ **یاعیسی ساوریک ایاتی الکبری انی معک حیثما کنت انی جاعلک عیسی ابن مریم وکان اللہ علی کل شی مقتدرا اردت استخلف فخلقت ادم** (۱۸۹۴)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انا نبشرک بغلام عبدالحق غزنوی نے مباہلہ چاہا مگر میں نے بد دعا نہ دی، آتھم کو مہلت ملی تو اس نے استہزاء کیا کہ مجھے دوسری عورت بھی مل گئی ہے (جو اس کے بھائی متوفی نے چھوڑی تھی) الہام ہوا کہ ''ان شانئک ھو الابتر'' بیں سال تک اس کی اولاد نہ ہوئی۔ مگر میرے ہاں مرزا شریف احمد ۱۸۹۵ء کو پیدا ہوا۔ پھر خدا نے کہا کہ جب تک چار بچے نہ ہولیں عبدالحق نہ مرے گا ان کنتم فی ریب مما ایدنا عبدنا فاتوا بکتاب من مثلہ (یعنی نورالحق کتاب لاجواب ہے جس میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں) ''ماننسخ من ایۃ او ننسھا'' الایۃ، جنگ مقدس کے بعد عیسائیوں پر آفات آئیں اور حکم نورالدین کا لڑکا مر گیا تو سعد اللہ لدھیانوی نے استہزاء کیا تو ''انوار السلام'' لکھتے لکھتے یہ دیکھا کہ ایک خوبصورت لڑکا حکیم صاحب کو دیا جائے گا جس پر کچھ پھوڑے ہوں گے اور ہلدی وغیرہ لگانے سے صحیح ہو جائے گا تو ویسا ہی ہوا۔ آتھم خوفزدہ ہوا تو الہام ہوا کہ اطلع اللہ علی ھمہ و غمہ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا فلا تعجبوا ولا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مومنین. وبعزتی وجلالی انک انت الاعلی.

ونمزق الاعداء کل ممزق

ومکر اولئک ھو یبور. انا نکشف السر عن ساقہ یومئذ یفرح المومنون. ثلۃ من الاولین ثلۃ من الاخرین. وھذہ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا (۱۸۹۵) وانی انا الرحمن ناصر حزبہ (۱۸۹۶) تری اعینھم تفیض من الدمع یصلون علیک ربنا اننا سمعنامنادیا. الایہ. یہ لوگ مصدق ہیں اللہ اکبر خربت خیبر (مذاہب باطلہ) ان اللہ معک ان اللہ یقوم اینما قمت (۱۸۹۷) بینی وبینکم میعاد یوم من الحضرۃ (مبارک احمد کی پیدائش مراد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے جو ایک یوم یعنی دو سال کے بعد ہوئی)ان اللّٰہ یجعل الثلثۃ اربعۃ (تو لید فرزند چہارم مراد ہے)الارض والسماء معک کماھو معی فستذکرون ما اقول لکم وافوض امری الی اللّٰہ عیسائیوں نے رسالہ ''امہات المومنین'' شائع کیا تو حمایت اسلام لاہور نے اس کی بندش کی درخواست کی، مگر گورنمنٹ نے نامنظور کی اور میں نے کہا تھا کہ اس کا جواب لکھنا چاہیے تو یہ الہام ہوا (۱۸۹۸) ''ان اللّٰہ لایغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم'' انہ اوے والقریۃ.انی مع الرحمٰن اتیک بغتۃ. ان اللّٰہ موھن کید الکافرین. یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک. یا عیسی انی متوفیک ......الی یوم القیمۃ. برکات غیر فانیہ یعنی معارف الہیہ اور علوم حکمیہ مجھے عطا ہوئیں تو میں مہدی بن گیا اور برکات فانیہ جیسے تابعداروں کی بہتری اور مخالفین کی ابتری مجھے عطا ہوئیں تو میں عیسیٰ ابن مریم بن گیا اور چونکہ برکات غیر فانیہ حضور ﷺ کی وساطت سے حاصل ہوتی ہیں اس لئے میرا نام محمد اور احمد بھی ہوا اور مہدی بھی اس لیے ہوا کہ اصلی طور پر مہدویت حقیقت محمدیہ ہے جو میری مہدویت کا وسیلہ ہے۔

غثم غثم غثم دفع الیہ من مالہ دفعۃ ـالسھیل البدری الامراض تشاع و النفوس قضاع ان اللّٰہ لایغیر ما بقوم لایہ انہ اوی القریۃ ان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون والذین ھم محسنون ـانت معی یا ابراھیم ـ یاتیک نصرتی انی انا الرحمٰن یا ارض ابلعی ماء ک وغیض الماء وقضی الامر" سلام قولا من رب رحیم،وامتازو الیوم ایھا المجرمون"انا تجالدنا فانقطع العدو واسبابہ ویل لھم انی یوفکون یعض الظالم علی یدیہ ویوثق وان اللّٰہ مع الابرار۔ وانہ علی نصرھم لقدیر شاھت الوجوہ وانہ من ایات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللّٰہ ۔ وانہ فتح عظیم ۔ انت اسمی الاعلی انت منی بمنزلة المحبوبین.

اخترتک لنفسی قل انی امرت وانا اول المومنین (مراد تریاق القلوب کا قصہ)

سیغفر۔

جمال الدین منصفی میں فیل ہوا تو اسے جموں میں انسپکٹر مارس بنایا گیا برق طفلی

بشیر اس کی آنکھ دکھی تو ہفتہ بعد اچھی ہوگئی ۔ فورب السماء والارض انه الحق

(۱۸۹۹) یخرون سجدا ربنا اغفرلنا انا کنا خطئین. مراد توبہ کرنے والے

ہیں ۔ ربی الاعلی اصبر علیا ساھب لک غلاما زکیا. انی اسقط من السماء

واصیبه رب اصح زوجتی هذه. مراد پیدائش مبارک احمد یاحی یاقیوم

برحمتک استغیث ان ربی رب السموات والارض انا لنعلم الامر وانا

عالمون سیبدی الامر و ننسفن نسفا (مراد عبد الکریم) قل عندی شهادة من

اللّٰہ فهل انتم مومنون ایضا. مسلمون "قل ان کنتم تحبون اللّٰہ" الایه وقل

یاایها الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا ای مرسل من اللّٰہ یا تیک من کل

فج عمیق ـلولا فضل اللّٰہ علیکم ورحمته علیّ لالقی راسی فی هذا

الکنیف (مراد عبد الکریم). انا اخرجنا لک زروعا یا ابراهیم ۔ ربنا امنا فاکتبنا

مع الشاهدین (۱۹۰۰) ان الرحی تدور وینزل القضاء ان فضل اللّٰہ لات

ولیس لاحد ان یرد ما اتی قل وربی انه الحق لایتبدل ولا یخفی وینزل ما

تعجب منه وحی من رب السموات العلی ان ربی لایضل ولا ینسی ظفر

مبین وانما نؤخرهم الی اجل مسمی انت معی وانا معک قل اللّٰہ ثم ذره

فی غیه یتمطی انه معک وانه یعلم السروماخفی لااله الاهو یعلم کل شی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ویری ان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون الحسنی. انا ارسلنا احمد الی قومہ فاعرضوا فقالوا کذاب اشر وجعلوا یشہدون علیہ ویمیلون الیہ کماء منہم ان حبی قریب انہ قریب مستتر (مراد وہ وقت ہے جب کہ مسجد کا کوچہ کچی اینٹوں سے بند کیا گیا ہے۔ مجھے حسب معمول دردِ سر تھا' ظہر وعصر ملا کر پڑھ لی تو شام تک یہ الہام ہوئے) کلام افصحت من لدن رب کریم مبارک مراد خطبہ الہامیہ سبحان اللّٰہ انت وقارہ فکیف بترکک انی انا اللّٰہ فاخترنی وقل رب انی اخترتک علی کل شیء. سیقول لک العدولست مرسلا سناخذہ من مارن اوخرطوم وانا من الظالمین منتقمون.

وانی مع الافواج اتیک بغتۃ

یوم یعض الظالم علی یدیہ یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا وقالوا سیغلب الامر و ما کانوا علی الغیب مطلعین انا انزلنک وکان اللّٰہ قدیراً انت قابل یاتیک وابل انی حاشر کل قوم یاتونک جنبا (جوق در جوق) وانی انرت مکانک تنزیل من اللّٰہ العزیز الرحیم بلجت ایاتی انت مدینۃ العلم طیب مقبول الرحمٰن وانت اسمی الاعلی. بشریٰ لک فی ہذہ الایام انت منی یا ابراہیم انت القائم علی نفسہ مظہر الحی وانت منی سید الامر.

انت من مائنا وہم من فشل

ام یقولون نحن جمع منتصر سیہزم الجمع ویولون الدبر الحمد للّٰہ الذی جعل لکم الصہر والنسب انذر قومک قل انی نذیر مبین قالوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لنهلکنک. قال لاخوف علیکم لاغلبن ورسلی وانی اموج موج البحران فضل اللّٰه لات ولیس لاحد ان یرد ما اتی قل ای وربی انه لحق لایتبدل ولا یخفی وینزل ماتعجب منه وحی من رب السموات العلی لا اله الا هو یعلم کل شیئ ویری ان اللّٰه مع الذین اتقوا والذین هم یحسنون الحسنی تفتح لهم ابواب السماء ولهم بشری فی الحیوة الدنیا انت تربی فی حجر النبی وانت تسکن قنن الجبال وانی معک فی کل حال ـ وقالوا ان هذا الا اختلاق ان هذا الرجل یجوح الدین قل جاء الحق وزهق الباطل. قل لو کان الامر من عند غیر اللّٰه لوجدتم فیه اختلافا کثیرا هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق وتهذیب الاخلاق لتنذر قوما ما انذر اباؤهم ولتدعوا قوما اخرین عسی اللّٰه ان یجعل بینکم وبین الذین عادیتم مودة. انی انا اللّٰه فاعبدنی ولاتنسی واجتهد ان قضلتی واسئل ربک وکن سئولا اللّٰه ولی حنان علم القران فبای حدیث بعده تحکمون نزلنا علی عبدنا رحمة ذرنی والمکذبین انی مع الرسول اقوم ان یوحی لفضل عظیم وانی رافعک الی ویاتیک نصرتی. انی انا اللّٰه ذوالسلطان انا للّٰه الایه (مراد وفات محمد اکبر بٹالوی) سلمان منا اهل البیت یضع الحرب ویصالح الناس علی مشرب الحسن (یعنی مسیح موعود حسنی المشرب ہوگا، حسن کا دودھ پیئے گا اور لڑائی کا خاتمہ کرکے لوگوں میں صلح پیدا کرے گا) یریدون ان یروا طمثک واللّٰه یریدان یریک انعامه. الانعامات المتواترة. انت منی بمنزلة اولادی. اللّٰه ولیک وربک وقلنا یا نارکونی بردا ان اللّٰه مع الذین اتقوا والذین هم یحسنون الحسنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(عصائے موسیٰ کے متعلق ہے کہ اس کا مصنف الٰہی بخش لاہوری میری کمزوریاں دکھانا چاہتا ہے مگر ایسا نہ ہوگا) کونی بردا وسلاما (انگلی میں درد تھی تو آرام ہوگیا) تنزل الرحمة علی ثلث (العین وعلی الأخرین) تین اعضاء مراد ہیں قل ان ھدی اللّٰہ ھو الھدی قطع وتین کا مسئلہ سمجھایا تو الہام ہوا کہ یہی تقریر صحیح ہے والموت اذا عسعس اے منع ذیابیطس سے سو سو دفعہ مجھے پیشاب آتا تھا۔ کاربنکل کا بھی خطرہ تھا، کیونکہ اس کے آثار دونوں شانوں میں نمودار ہو چکے۔ الہام ہوا تو شفا ہوگئی۔ ہماری زندگی کا ہر ایک لمحہ (سیکنڈ) بھی ایک نشان ہے (۱۹۰۱) اصح زوجتی میری بیوی کو غشی ہوئی تو یہ الہام ہوا منعه مانع فی السماء (تو اعجاز المسیح کا مقابلہ کسی نے نہ کیا) قالوا ان التفسیر لیس بشیء مراد تفسیر سورہ فاتحہ مندرجہ اعجاز المسیح انی انا الرحمٰن دافع الاذی انی لایخاف لدی المرسلون۔ پھنسی نکلی ہوئی تھی خیال ہوا کہ ذیابیطس کا اثر نہ ہو تو اس الہام سے تسلی ہوئی کفیناک المستھزئین رب زدنی عمری وفی عمر زوجی زیادة خارق العادة زوج سے مراد سلسلہ کے خاص خاص دوست ہیں انی مع الافواج اتیک دیوار کے مقدمہ میں ہوئی ایام غضب اللّٰہ غضب غضبا شدیدا. انه ینجی اھل السعادة انی انجی الصادقین ھذا علاج الوقت والتربسی قاضی یوسف علی ریاست جنید بیمار تھے تو یہ الہام ہوا محموم جاء نظرت الی المحموم رشن الخبر. ناخواندہ مہمان کی خبر رشن بمعنی ناخواندہ مہمان۔ کان من اھل البیت علی مشرب الحسن یصالح بین الناس مراد مسیح موعود ہے لاتنقطع الاعداء الا بموت احدمنھم (۱۹۰۲) قدجرت عادة اللّٰہ انه لاینفع الاموات الاالدعاء فکلّمه من کل باب ولاینفعه الا ھذا الدواء (ای الدعاء) فیتبع القرآن ان القران

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کتاب اللّٰہ کتاب الصادق ایک عربی مردہ دل تخت جوش زن تھا۔ اسکے لئے یہ دعا ہوئی ' دوسرے روز دوران سر میں میں نے عربی زبان میں اپنی صداقت کے دلائل پیش کیے تو وہ مرید ہوکر واپس عرب کو مبلغ بن کر چلا گیا اور یہاں بھی ایک تائیدی اشتہار دے گیا۔ انی افر مع اھلی الیک حکیم نورالدین کے متعلق ہے کہ وہ کہہ رہے تھے کہ جموں میں طاعون ہے میں قادیان آرہا ہوں انت معی و انی معک انی بایعتک بایعنی ربی. انی مع الرسول اقوم ومن یلومہ الوم افطر واصوم یعنی کبھی طاعون پڑے گا اور کبھی نہیں پڑے گا۔ یا مسیح الخلق عدوانا لن تری من بعد موادنا وفسادنا اے مسیح ہماری خبر لے شفاعت سے بچا تو پھر ہمارے خبیث مادے تو نہیں دیکھے گا یعنی ہم سیدھے ہو جائیں گے اور بدزبانی چھوڑ دیں گے۔ یا ولی اللّٰہ کنت لاعرفک زمین کے متعلق ہے کہ معذرت کر رہی ہے نزل بہ جبیز چراغدین جمونی کے متعلق ہے کہ اس کے الہام حدیث النفس ہیں جو خشک مجاہدات کا نتیجہ ہیں۔ یا تمنا کے وقت شیطان القاء کرتا ہے یا کسی خشکی یا سوداوی مواد سے ایسے خیالات کا القا ہوتا ہے۔ پس ہماری اصطلاح میں اسے "الہام جبیز" کہتے ہیں۔ ان کی کثرت سے دیوانگی کا خطرہ ہے انی اذیب من یریب یہ بھی چراغ الدین کے ہی متعلق ہے کہ اگر وہ اپنی رسالت سے تائب نہ ہوا تو وہ غارت ہو جائے گا۔ انی احافظ کل من فی الدار دار کی تشریح نہیں ہوئی کہ اس میں کیا کچھ شامل ہے لولا الا مولھک التمر یعنی ائمۃ الکفر کی ہلاکت میں تاخیر نہ ہوتی تو اب بھی درندہ صفت مخالف ہلاک ہو جاتے شعر

انی احافظ کل من فی الدار   الا الذین علوا باستکبار

علو موسوی جائز ہے اور علو فرعونی ناجائز ہے۔ انی اری الملائکۃ الشدائد اللّٰھم ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اهلكت هذه العصابة فلن تعبد فی الارض۔ یہ الہام شدۃ مرض میں ہوا۔

انی انا ربک القدیر لامبدل لکلماتی سیف چشتیائی کے متعلق ہے مات ضال هائما نذیر حسین دہلوی مرا تو میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہوا۔ انی احافظ کل من فی الدار ولنجعله اية للناس ورحمة منا وکان امرا مقضیا عندی معالجات۔ لوگ طاعون کا ٹیکہ کراتے ہیں ہم خدا پر چھوڑ دیتے ہیں۔ میری بیوی نے بھی ایک تصدیقی خواب دیکھا کہ شیخ رحمت اللہ نے لاہور سے ہزار شیشی کا ایک بکس بھیجا ہے۔ میں نے کہا کہ ہم نے بھی کلائیں دس بارہ شیشیاں منگائی تھیں مگر یہ خواب معالجات کی تصدیق کرتا ہے۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنّا وهم لایفتنون یریدون ان یطفئوا نورک و یتخطفوا عرضک انی معک ومع اهلک واما نرینک بعض الذی نعدهم للسلسلة السماوية اونتوفینک جف القلم بما هو کائن قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الهکم اله واحد. والخیر کله فی القرآن فاتقوا النار ...... کفرین. ”حجارہ“ سے وہ انسان مراد ہیں جو اپنے حواس سے کام نہیں لیتے۔ تسبیح ۳ بار والله شدید العقاب انهم لایحسنون پگٹ مدعی الوہیت کے متعلق دیکھا کہ چند کتابوں پر یہ الہام لکھا ہے۔ خسف القمر والشمس فی رمضان” فبای الاء ربکما تکذبان“ ”الاء“ سے مراد میں ہوں من اعرض عن ذکری نبتله بذرية ملحد ة یمیلون الی الدنیا ولا یعبدوننی شیا یعنی مخالف کی اولاد ملحد ہوگی اور عبادت نہ کرے گی یموت قبل یومی هذا یہ رسل بابا مکذب امرتسر کے متعلق ہے۔ میرے یوم سے مراد جمعہ کا دن ہے جو دراصل خدا کا دن ہے اس دن میں بیمار تھا تو وہ مجھ سے پہلے طاعون سے مرگیا رب کل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شي خادمک رب فاحفظني وانصرني وارحمني یہ اسم اعظم ہے اور دافع ہر مصیبت ہے۔سلام علیک یا ابراهیم ينادى مناد من السماء ایک نے پکارا اس کے آگے ایک فقرہ تھا یاد نہیں رہا انی مع الافواج اتی میں اپنی فوجوں کے ہمراہ آیا علی شكر المصائب ای هذه صلة عليه اياتی عليک زمن كمثل زمن موسى انه كريم تمشى امامک وعاد من عاد(ای عادى من عاداک)انی صادق صادق وسيشهدالله لي انی انا الصاعقة صاعقه خدا کا نام ہے۔انی اجهز الجيش.ان الله لا يغير ما بقوم الاية. انه اوى القرية لولا المقام لهلک المقام (۱۹۰۳) يبدى لک الرحمن شيئا. اتی امر الله فلا تستعجلوه. بشارة تلقاها النبيون.جاء نی آئل واختار و ادار اصبعه واشار يعصمک الله من العدى اوليسطو بكل من سطا ان وعد الله قد اتی (وركل على الارض وسطا)فتوبى لمن وجد ورائی قتل (العدو) خيبة وزيد هيبة بقية الطاعون اريک بركات من كل طرف اثرک الله على كل شی ان معی ربی سيهدين افانين ايات تفصيل ما صنع الله في هذا الباس بعد ما اشعته في الناس اصبر سنفرغ يامرزا غاسق (عند) الله ساكرمک اكراما عجبا ان الله مع عباده (وهو) يواسيک لايموت احد من رجالكم (مما لا افهم) سننجيک سنعليک وانی معک واهلک ساكرمک اكراما عجبا انی مع الافواج اتيک بغتة دعاؤک مستجاب انی مع الرسول اقوم واصلی واصوم واعطيک ما يدوم اصلی واصوم واسهرو انام واجعلک لک انوار القدوم واعطيک مايدوم ان الله مع الذين اتقوا ابرزماعندهم من الرح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذلک بما عصووا کانو یعتدون حرب یھجه (آریوں نے گالیوں بھرا اشتہار دیا تھا)انی مع......بغته انی مع الرسول اجیب اخطئی واصیب انی مع الرسول محیط انی مع الرسول اقوم ولن ابرح الارض الی الوقت المعلوم یوم الاثنین وفتح الحنین حجة اللّٰه یہ نام نواب محمد علی کا ہے کیونکہ وہ اپنی قوم سے الگ ہوکر میرے پاس آیا تھا دعاؤک مستجاب.ساخبره فی اخرالوقت انک لست علی الحق محمد حسین بٹالوی کے متعلق ہے"ماکان اللّٰه لیعذبھم وانت فیھم" رب انی مظلوم فانتصر انا نحن نرث الارض ناکلھا من اطرافھا قلنا یاارض ابلعی ماء ک یا سماء اقلعی فیه خیر وبرکة (نسیت ادله)سلیم حامدا مستبشرا (نسیت شیئا منه) ان اللّٰه مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون فیه آیات للسائلین مقدمہ جہلم میں جس کی فتح ہوئی اس کی طرف اشارہ ہے الفتنة ھھنا و الصدقات لعنة اللّٰه علی الکاذبین لیس و القران......رحیم لااله انا فاتخذنی وکیلا ساکرمک بعد توھینک ساکرمک اکراما عجبا ساکرمک اکراما حسنا ان السموات فتقناھما قل اللّٰه ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون.یسئلونک عن شانک قل اللّٰه(اعلم)ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون."ماتری فی خلق الرحمن من تفاوت"مقدمہ گورداسپور کے متعلق تھا کتب اللّٰه لاغلبن اناورسلی فی حفاظة اللّٰه سلام علیکم طبتم.یا حفیظ یا عزیز یا رفیق طاعون وغیرہ سے بچنے کیلئے بتایا گیا۔"رفیق"خدا کا نیا نام ہے"سلام قولامن رب رحیم"سر الشہادتین لکھ رہا تھا کہ درد گردہ سے بیتاب ہوگیا مقدمہ پر گورداسپور بھی جانا تھا تو شہید عبداللطیف کا تصور کر کے دعا کی اور گھر والوں نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آمین کہی تو شفا ہوگئی قتل خیبۃ و زید ھیبۃ۔

اری ارض مدّ قد ارید بتارھا وغادرھم ربی کغصن مجدر

ولیس علاج الوقت الا اطاعتی اطیعون فالطاعون یغنی و یدحر

لقوم ھذی لابارک اللّٰہ مدھم جھول فادی حق کذب فابشروا

(غصن اونٹنی۔ مدّ میں طاعون پڑا تو نصف تک آدمی مرگئے)فبشری للمومنین بمقام گورداسپور لیلۃ القدر کو اپنی جماعت کیلئے دعا کی تو الہام ہوا۔انی ھمی الرحمٰن کبرعنداللّٰہ مرت ھذا الرجل ان اللّٰہ لایضر ان اللّٰہ مع الذین الایہ تری نصرا من عند اللّٰہ وھم یعمھون.(۱۹۰۴)"غلبت الروم"الایہ.اردت ان تستفتح ان اللّٰہ عزیز ذوانتقام(ب) اذاجاء نصراللّٰہ. الایۃ کھانسی شدت سے تھی،موت قریب تھی مگر خدا نے کہا کہ لوگ جوق در جوق آئیں گے تو تمہاری موت ہوگی لعلی اتیکم منھا بقبس او اجد علی النار ھدی."ان شانئک ھوالابتر" من دخلہ کان امنا غفوررحیم اعملواماشئتم(من المباحات) انی غفرت لکم ان شاء اللّٰہ امینن انی امرت لکم (ای امرت الملئکۃ بالدعاء لک) نراد اللّٰہ عمرک اذ نعمتی.غرست لک بیدی رحمتی وقدرتی.

عفت الدیار محلھا ومقامھا

سنزداد حسناً من حسنک (ای بسبب حسنک)

انی انا الرحمٰن ساجعل لک سھولۃ فی امرک انی انا التواب من جاءک (کانہ) جاء نی ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر وانتم اذلۃ، سلام علیکم طبتم عفت الدیار محلھا ومقامھا انت منی وانا منک" عسٰی ان تکرھوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیئا وھو خیرلکم" انی مع الرسول فقط (۱۹۰۵)ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بشفاء مثلہ.

حکیم نور الدین بیمار ہوگئے تو دعا کی گئی اور شفا ہوگئی یہ الہام پہلے بھی ہوا تھا:

بسم اللہ الکافی، بسم اللہ الشافی، بسم اللہ الغفور الرحیم، بسم اللہ البرالکریم،یا حفیظ یا عزیز یا رفیق یاولی اشفنی. میری گال سوج گئی تو اس دعا سے شفا ہوئی'' انی لاجد ریح یوسف لولاان تفندون"انی مع الروح معک ومع اھلک انما امرک اذا ارد ت شیئا ان تقول لہ کن فیکون (لم یؤلہ الملھم).لاتیاسوا من روح اللہ (نسیت ما بعدہ)سلاماً سلاماً محونا نارجھنم (لعل اللہ ید فع الطاعون عن الدیارکلھا اوعن الدار خاصة) کففت عن بنی اسرائیل مرزائی جماعت مراد ہے کہ اس پر جو ظلم ہو رہے ہیں آئندہ نہ ہوں گے)انی مع الافواج اتیک بغتة جاء ک الفتح قل مالک حیلة ؟سلام قولا من رب رحیم صدقنا الرؤیا.انا کذلک نجزی المتصدقین مراد خواب طاعون ہے جو سچ نکلا ارید ما تریدون مجھے خطاب ہے

یاتون من کل فج عمیق و یاتیک من کل فج عمیق

۲۵ برس بعد پھر یہ الہام ہوا ینجی الناس من الامراض یعنی میرے ذریعہ سے کئی لوگ شفا پائیں گے انی معک ومع اھلک ومع کل من احبک فزع عیسی ومن معہ شاھت الوجوہ اس سے معلوم ہوا کہ دشمن مغلوب ہوں گے اذا جاء نصر اللہ الایہ نماز میں والعصر الایہ پڑھنے کو تھا کہ یہ لفظ زور سے جاری ہوگئے ارنی زلزلة الساعة ماکان النفس ان تموت الا باذن اللہ توثرون الحیوة الدنیا.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان المنایا لا تطیش سهامها

السلام علیکم پیشاب کا سخت دورہ تھا اچھا ہوگیا ۔انی انا الرحمٰن لایخاف لدی المرسلون.قل اللّٰہ ثم ذرهم فی خوضهم یلعبون طلع البدر علینا من بینات الوداع لاتخف انی لا یخاف الایة. وقالوا من ذالذی یشفع عنده هیهات هیهات لما توعدون قل ان اللّٰہ عزیز والا قتدار افلا تومنون قل عندی شهادة من اللّٰہ فهل انتم مؤمنون قل ما ارید لکم من امری والحمدللّٰہ رب العلمین انانزلناه فی لیلة القدر انا کنا منزلین یا تیک نصرنی حسنت مستقرا ومقاما.اذکففت عن بنی اسرائیل ارید الخیریاایها الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم. انی مهین الخ انی مع الرسول اقوم......یدم. لاتقوموا ولاتقعد الامعه ولا تردوا موردا الا معی انی معک ومع اهلک. انی مع الرسول اقوم. امانرینک بعض الذی نعدهم او نتوفینک تموت وانا راض منک لا یقبل عمل مثقال ذرة من غیر التقوی انک جاعینا سمیتک المتوکل انفقوا فی سبیل اللّٰہ ان کنتم مسلمین.قرب اجلک المقدر ولانبغی لک من المخزیات شیئا. واخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمین یہ فقرہ الہام نمبر ۲۰۵ کے ساتھ دوبارہ نازل ہوا۔انزل فیها(مقبره بهشتی) کل رحمة کبرت فتنة جاء وقتک ونبغی لک الایات باهرات قرب وقتک ونبغی لک الایات بینات.بینات اور باہرات اسم حالیہ ہیں جو دوام وجود پر دال ہیں (خوب بہت خوب)قال ربک اللّٰہ نازل من السماء ما یرضیک رحمة مناد کان امرا مقضیا قرب ماتوعدون. واما

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بنعمة ربک فحدث انه من يتق الله ويصبر فان الله لايضيع اجر المحسنين. ياشمس ياقمرانت منی وانامنک (خوب ہے)انا نبشرک بغلام نافلة لک من عندی(مگرلڑکا پیدا نہ ہوا)(١٩٠٦)انی مع الافواج الخ حرام علی قرية الايه وضعنا عنک وزرک الايه الله غالب علی امره ننجيک من کربک قطع دابر القوم الذين لايومنون.يوم تا تی السماء بد خان مبين وترى الارض يومئذ خامدة مصفرة سفينة وسکينة مراد سلسلہ کی تخت نرمی ہے رب اشف زوجتی هذه واجعل لها برکات فی السماء وبرکات فی الارض ها انی اثرتک انی مع الافواج الخ ولنجعل لک سهولة من کل امران ربک فعال لما يريد رب اخر وقت هذا(ای الزلزلة بتاويل العذاب)رب سلطنی علی النار ای نار العذاب اخره الله الی وقت مسمی اس سخت زلزلہ کو تاخیر میں ڈال دیا گیا۔ انانبشرک بغلام نافلة پسر محمود مراد ہے۔ هوالذی ارسل رسوله کله. ان الله قد من علينا ياتيک الفرح. رب ارنی زلزلة الساعة يريکم الله زلزلة الساعة. اريک زلزلة يسئلونک احق هو قل ای وربی انه لحق ولا يرد (عذابه) من قوم يعرضون نصر من الله وفتح مبين اراد الله ان يبعثک مقاما محمودا هو الذی ارسل رسوله. الامراض تشاع والنفوس تضاع یہ دوسری دفعہ الہام ہوا ہے یہ معلوم نہیں کہ قادیان کے متعلق ہے یا پنجاب کے متعلق۔تاالله لقد اثرک الله وان کنا لخطئين.انی حفيظک ويل لهذه الامرأة وبعلها(معلوم نہیں کہ یہ کون عورت ہے) اشفنی من لدنک وارحمنی بیماری کی حالت میں ہوا۔انی مع الاکرام لولاک لما خلقت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الافلاک۔ لاتکلمنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون وعد علینا حق یعنی جو تیری جماعت سے بگڑیں ان کے لئے شفاعت مت کر غیر بھی خیال رکھیں اور جماعت میں داخل ہوں۔ھل اتاک حدیث الزلزلۃ اذازلت الارض زلزالھا الایات یعنی اکثر جگہ یوں ہوگا۔انی مع الافواج اتیک بغتۃ اریک زلزلۃ الساعۃ انی احافظ کل من فی الدار۔

ترد علیک انوار الشباب سیاتی علیک زمن الشباب

ان کنتم فی ریب......بشفاء من مثلہ رد علیھا روحھاوریحانھا

تین چار ماہ سے میری حالت ایسی کمزور ہوگئی تھی کہ ظہر وعصر کے سوا نماز بھی گھر ہی پڑھتا تھا۔خدمت اسلام کیلئے ایک دوسطر بھی لکھتا تو خطرناک دوران سر شروع ہوجاتا تھا اور دل ڈوبنے لگتا تھا جسم بالکل بے کار ہوگیا تھا جسمانی قوائے بالکل مضمحل ہوچکے تھے کہ مسلوب القویٰ ہوکر آخری وقت آگیا تھا میری بیوی بھی دائم المریض تھی اور امراض رحم وجگر دامن گیر تھے تو دعا کی اور یہ بشارت آئی۔واذا قیل لھم لاتفسدوافی الارض الایہ ادعونی استجب لکم. انی مع الافواج بغتۃ انی احافظ کل من فی الدار اردت ان استخلف فخلقت ادم ان اللہ علی کل شی قدیر ان اللہ لایخزی المومنین ایک دفعہ بدن کا اسفل حصہ حرکت سے معطل ہوگیا اور یک قدم اٹھانا مشکل تھا۔سخت درد تھی خیال تھا کہ فالج ہے تب دعا سے نجات ہوگئی۔شفیع اللہ یہ میرا نام ہے انی مع الروح اتیک بغتۃ بلجت ایاتی وبشر الذین امنوا ان لھم الفتح. (علم الدرمان)

ع

ان المنایا لاتطیش سھامھا ان المنایا قد تطیش سھامھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اما نرینک بعض الذی نعدھم. یا تیک من کل فج عمیق یاتون من کل فج عمیق یاتیک رجالا نوحی الیھم من السماء فتوحات مالیہ مراد ہیں ینصرکم اللّٰہ فی دینہ اتقنط من رحمۃ اللّٰہ الذی یربیکم فی الارحام لنگر خانہ کا خرچ پندرہ سو سے بھی زیادہ بڑھ گیا۔ قرضہ لیں تو وہ بھی ایک ماہ میں خرچ ہوجائے گا' تو یہ الہام ہوا رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا۔ماننسخ من اٰیۃ الاٰیۃ. رب احفظنی فان القوم یتخذوننی سخرۃ. یکرمک اللّٰہ اکراما عجبا الیس اللّٰہ بکاف عبدہ (۱۹۰۷)انی انا الرحمن اصرف عنک سوء الاقدار. انما یرید اللّٰہ بکم الیسر الحق بشیعۃ موسٰی ورضی اللّٰہ بہ قولا انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت دعنی اقتل کل من اذا ک ان العذاب مربع ومدور کل الفتح بعدہ مظھر الحق والعلاء کان اللّٰہ نزل من السماء.من(خواص)الناس والعامۃ لو لا الاکرام لھلک المقام. یعنی میری جماعت کے لوگ بھی طاعون سے مریں گے اور قادیان کا طاعون سے استیصال نہ ہوگا۔ یا عیسٰی انی متوفیک ورافعک الی انت منی وانا منک ظھورک ظھوری انت الذی طار الی روحہ انی انا اللّٰہ ذوالجودوالعطاء انزل الرحمۃ علی من اشاء، والضحی......الاولی واللّٰہ لولا الاکرام لھلک المقام. اکرام تسمع بہ الموتی. علمہ عند ربی لایضل ربی ولا ینسٰی لاتطاء قدم العامۃ قدم النبی. بلغت قدم الرسول. انی علی کل شیٔ قدیر. کل واحد منھم ثلج. انقلب علی عقبیہ. لقد اثرک اللّٰہ علینا. انی مع الرسول اقوم الخ یدوم.اجیب دعوۃ الداع.سلام علیک یاتیک تحائف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کثیرۃ سننجیک سنعلیک۔ سنکرمک اکراما عجبا عمرہ اللّٰہ علی خلاف التوقع۔امرہ اللّٰہ علی خلاف التوقع۔ء انت لاتعرفین القدیرمرادک حاصل اللّٰہ خیرحافظاوھوارحم الراحیمن۔خیرلھم خیرلھم شرفنا بکلام مناشرفنا باکرام منا۔سلام۔ انی مبشر ان اللّٰہ معنا انی مع اللّٰہ ان خبر رسول اللّٰہ ﷺ واقع۔ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللّٰہ سینالھم غضب من ربھم یوم تاتی السماء بدخان مبین یعنی قحط پڑے گا۔ان خبر رسول اللّٰہ واقع لا تحزن ان اللّٰہ معنا۔ان ربی کریم قرین انہ فضل ربی انہ کان بی حفیا۔ انی معک یاابراھیم۔لاتخف صدقت قولی۔سینالھم غضب من ربھم۔ افمن یجیب المضطر اذا دعاہ قل اللّٰہ ثم ذرھم من کان فی نصرۃ اللّٰہ کان اللّٰہ فی نصرتہ۔لکم البشری فی الحیوۃ الدنیا۔ والضحی......ماقلی۔انی معک ومع اھلک انی معک یا ابراھیم انی مبارک ما بقی لی ھم بعد ذلک۔ انی انا الرحمن لایخزی عبدی ولایھان عشقک قائم ووصلک دائم۔ من عاد ولیا لی فکانما خرمن السماء انی موجود فانتظر۔لایھدی بناؤک وتوتی من رب کریم وضعنا......ذکرک قذف فی قلوبھم الرعب وعد غیر مکذوب۔انماصنعوا کیدساحرولایفلح الساحرحیث اتی۔ انت منی بمنزلۃ روحی انت منی بمنزلۃ النجم الثاقب۔جاء الحق وزھق الباطل۔یاایھاالنبی اطعموالجائع والمعتر جلسہ پر کچھ بھوکے رہ گئے تو آپ نے الہام پاکران کو پھر کھانا کھلوایا۔انی معک ومع اھلک انی معک فی کل حال وعند کل مقال۔انت معک فی کل موطن نصر من اللّٰہ وفتح قریب وھم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

من بعد غلبھم سیغلبون.واما نرینک بعض الذی نعدھم اونتوفینک نصرکم اللّٰہ نصرا موزرا. انی معک یاابرھیم. انی معک ومع اھلک ھذہ. ملعونین اینما ثقفوا اخذوا. ان الصفا والمروۃ من شعائر اللّٰہ.یامسیح اللّٰہ عدوانا. ظفرکم اللّٰہ ظفرا مبینا.انا فتحنالک فتحا مبینا.

الہام عربی پر تنقید

ا......ان الہامات میں ملہم نے کوشش کی ہے کہ حضور ﷺ کے اسماء صفاتی کے مقابلہ میں اپنے بھی نو دو نہ نام پیش کرے، اگر کوئی تاڑ جائے گا تو کہہ دیں گے کہ میری ہستی درمیان میں نہیں ہے، یہ محمد ثانی کے ہی نام ہیں۔ ایسے بہانوں کی تردید میں تو سارا قرآن بھرا پڑا ہے اگر مسلمان پھر وہی مشرکانہ تعلیم پھیلانے لگے تو اسلام اور کفر میں کیا فرق رہا اور بت پرستی اور خدا پرستی میں کس طرح امتیاز ہو سکے گا۔

۲......قابل شرم ایک اور یہ بھی بات ہے کہ الہامی عربی جس میں کہ قرآنی آیات سے قطع و برید نہیں کی ایسی کمزور یا غلط ہے کہ کوئی عربی تعلیمیافتہ اپنی زبان پر نہیں لا سکتا اور **کلموا الناس علی قدر عقولھم** کے مطابق خدا مجبور ہو گیا تھا کہ وہ تھرڈ کلاس عربی میں الہام بھیجے، کیونکہ مرزا صاحب کو عربی مبین میں نطق کرنے کی ابھی لیاقت حاصل نہیں ہوئی تھی۔ اگر آپ سوچ سے کام لیتے تو پہلے فصیح عربی کی لیاقت پیدا کر لیتے تب الہام شروع کرواتے۔ اب کیسی شرم کی بات ہے کہ خدا کو بھی غلط، گویا ناآموز ثابت کر دکھلایا ہے اور اپنی لیاقت کا بخیہ خود ہی ادھیڑ ڈالا ہے۔ کیا بہتر ہوتا کہ یہ سلسلہ شروع ہی نہ کرتے۔

۳......تابعدار کہتے ہیں کہ جو اعتراض اس عربیت پر پڑتے ہیں وہی قرآن شریف پر بھی وارد ہوتے ہیں مگر ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ خیال صرف ان لوگوں کا ہے جو خود عربیت سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پوری واقفیت نہیں رکھتے اور نیم ملا بن کر خطرہ ایمان ثابت ہو رہے ہیں، ورنہ یہ عربیت یوں کہنے پر اہل علم کو مجبور نہ کرتی کہ اگر آپ کو عربی لکھنا نہیں آتا تھا تو کیوں عربی الہام وغیرہ لکھنے بیٹھے گئے؟ سمرقندی مسیح اور عربی الہام؟ پھر لکھتے ہیں یہ سمجھ میں نہیں آیا، وہ مشتبہ ہے، فلاں کے معنی نہیں آتے، سمجھ میں کیا آئے خاک؟ غور کرنے کا مقام ہے کہ سمرقند سے ہند میں آئے آپ کو پشتہا پشت ہوگئیں (دیکھو سلسلہ نسب مرزا) مادری زبان تو اس طرح گئی' عربی میں جو لیاقت ہے وہ ناظرین خوب جانتے ہیں۔ پہلے ان کے خدا نے عربی میں الہام بھیجے تو جناب کی لیاقت جواب دے گئی پھر جب اس نے آپ کی سابقہ مادری زبان میں ایک الہام اتارا (غثم غثم غثم) تو آپ بہت پریشان ہوئے۔ تو اب ان کے خدا کو بھی بڑی مشکل درپیش آئی کیونکہ جو زبانیں مرزا صاحب جانتے ہیں وہ خدا نہیں جانتا (پنجابی وغیرہ) اور جس زبان میں الہام ہوتا ہے وہ مرزا صاحب کی سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ بھی آخر خدا تھا اس نے ایک نئی زبان ایجاد کر ڈالی جس کا نام ''**قادیانی عربی**'' تجویز ہوا۔ بظاہر وہ عربی نما تھی لیکن معانی جو مرزا صاحب کریں وہ ہی صحیح ہیں اور وہ یقیناً خدا ہی کے سکھائے ہوئے معانی ہوتے تھے! اب مرزا صاحب رہے نہیں، دنیا بھر میں کوئی اور شخص یہ زبان جانتا نہیں، ہم یہ تعلیم کس سے حاصل کریں؟ صاف ظاہر ہے کہ جس طرح مرزا صاحب نہیں رہے، ان کی زبان نہ رہی، اسی طرح ان کا مذہب بھی باقی نہیں رہے گا۔ **ان شاءاللہ**

اردو الہام (نصف اول)

اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر اپڑ جاتا۔ تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے برکت دیگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ بست و یک روپیہ آنے والے ہیں۔ بست و یک روپیہ آئے ہیں۔ ایک مقدمہ درپیش تھا مجھے الہام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوا کہ ڈگری ہوگئی مگر لوگ نہ مانے، مجھے بھی شک ہوا تو خدا نے کہا کہ تو مسلمان ہے؟" تو میں نے یقین کرلیا"، وید گمراہی سے بھرا ہوا ہے، اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں تو میں زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اوپر سے مدد کر سکتا ہوں۔ اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کی بیراہیوں کا وبال جلد تر اسے (مرزا نظام الدین کے) درپیش ہے۔ اس سفر (موضع کنجراں ضلع گورداسپور) میں تمہارا یا تمہارے رفیق کا کچھ نقصان ہوگا (تو حامد علی کی چادر اور ہمارا رومال کھویا گیا)۔ پٹیالہ سے واپس آئے تو الہام ہوا کہ اس سفر میں کچھ نقصان ہوگا اور کچھ ہم وغم پیش آئے گا۔ چنانچہ ٹکٹ لینے لگے تو رومال ندارد، موضع دوراہہ کے سٹیشن پر پہنچے تو ہمیں لدھیانہ بتایا گیا اتر پڑے تو گاڑی چلی گئی۔ دیکھ۔ میں محمود۔ دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں (پچاس روپے کی ضرورت تھی قادیان سے بٹالہ کی طرف تین میل کے فاصلہ پر نہر کے کنارہ پر جا کر دعا کی تو الہام ہوا اور دوسرے دن روپے مل گئے)۔ یہودا اسکریوطی لوگ آئے اور اس کو پکڑ بیٹھے شیر خدا نے ان کو پکڑا اور شیر خدا نے فتح پائی۔ آریوں کا بادشاہ آیا ہے کرشن جی رودر گوپال۔ خدا قادیان میں نازل ہوگا، آگ سے ہمیں مت ڈرا آگ ہماری بلکہ غلاموں کی غلام ہے دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ خدا تین کو چار کرے گا ایک امیر نووارد پنجابی الاصل کی نسبت متوحش خبریں۔

نصف ثانی

ماجھے خان کا بیٹا اور شمس الدین پٹواری ضلع لاہور سے بھیجنے والے ہیں۔ تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ میں واقع ہوا) میں نے مبارک کر دیا، تجھے قربت کا نشان دیا جاتا ہے، فتح وظفر کی کلید تجھے دی جاتی ہے، اے مظفر تجھ پر سلام تا کہ اسلام کا شرف ظاہر ہو...... تجھے بشارت ہو کہ تجھے ایک وجیہ اور ایک پاک لڑکا دیا جائے گا۔ زکی غلام (بیٹا)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تجھے ملے گا، وہ تیرے ہی تخم سے ہوگا، تمہارا مہمان آتا ہے، اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اسے مقدس روح دی گئی۔ رجس سے پاک ہے نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے، اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ مسیحی نفس سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کردے گا، کلمۃ اللہ ہے، سخت ذہین وفہیم ہوگا۔ دل کا حلیم علوم ظاہری وباطنی سے پر کیا جائے گا، تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ، فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر، مظہر الحق والعلا ء۔ **كأنّ الله نزل من السماء**، جس کا نزول مبارک اور موجب ظہور جلال الٰہی ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے مسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا، جلد بڑھے گا، اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا، زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اسے اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا **و كان أمر الله مقضيا**۔

تیرا گھر برکتوں سے بھرے گا۔ خواتین مبارکہ سے تیری نسل بہت ہوگی۔ نسل بہت بڑھاؤں گا، کچھ بچپن میں بھی مریں گے، تیری نسل ملکوں میں بھی پھیل جائے گی، تیرے جدی بھائیوں کی ہر ایک شاخ کاٹی جائے گی، توبہ نہ کریں گے تو بہت نابود ہو جائیں گے۔ رجوع کریں گے تو خدا رحم کرے گا۔ تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی۔ تیرے نام انقطاع دنیا تک عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔ تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچادوں گا۔ تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا، جو تیری ذلت اور تباہی کے خواہاں ہیں وہ خود نامرادی میں مریں گے۔ خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا، تجھے ساری مرادیں دے گا۔ میں یہ خالص محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ ان کے مال وجان میں برکت ہوگی۔ منکروں پر غالب رہیں گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو مجھے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل۔ بادشاہوں اور امیروں کے دل میں تیری محبت ڈالے گا اور وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اے منکرو اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی دکھلاؤ۔ ''فان لم تفعلوا ولن تفعلوا'' الایة . نازل من السماء ونزل من السماء. (پہلے نو برس کی خبر ملی تھی اب نو ماہ کی خبر ملی ہے مگر جو لڑکا آیتہ اللہ ہوگا وہ معلوم نہیں کہ کب پیدا ہوگا)، اکیس ماہ تک ان پر (یعنی مرزا امام الدین و نظام الدین) پر ایک سخت مصیبت پڑے گی (تو نظام الدین کی لڑکی پچیس سالہ مرگئی)۔ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود ہے اور وہ اولوالعزم ہوگا۔ پاس ہو جائے گا (تو میرا بیٹا تحصیلداری میں پاس ہوگیا)۔ دشمن کا بھی خوب وار نکلا (بشیر کی جگہ لڑکی پیدا ہوئی تو لوگوں نے مخول کیا تھا) جب کفار کو رجس، شرالبریہ، ذریۃ الشیطان وغیرہ کہا گیا تو ابوطالب کو دشنام دہی سے روکا۔ مگر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اظہار واقعہ ہے دشنام نہیں، تو مدد چھوڑنے کو تھا مگر آب دیدہ ہو کر پھر آمادہ ہوگیا۔ ان علماء نے گھر کو بدل ڈالا، میری عبادت گاہ میں ان کے چولھے ہیں میری پرستش کی جگہ میں ان کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں (مراد اس زمانہ کے مولوی ہیں)۔ نبی ناصری کے نمونہ پر اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ بندگان خدا کو زیادہ صاف کر رہا ہے، اس سے زیادہ کہ جسمانی بیماریوں کو صاف کیا گیا ہو۔

(۱۸۹۲): اب اے مولویو! اے بخل کی سرشت والو! اگر طاقت ہے تو خدا تعالیٰ کی ان پیشینگوئیوں کو ٹال کر دکھلاؤ، ہر ایک قسم کے فریب کام میں لاؤ اور کوئی فریب باقی نہ رکھو، پھر دیکھو کہ خدا کا ہاتھ غالب رہتا ہے یا تمہارا۔ میں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا۔ تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا، یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈھونڈیں گے۔ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا، یہاں تک کہ بادشاہ......الخ۔

چل رہی ہے نسیم رحمت کی جو دعا کیجئے قبول ہے آج

سید محمد حسن وزیر پٹیالہ غم میں مبتلا تھے تو میری دعا سے رہائی ہوئی۔

(۱۸۹۳ء): ۲۰ فروری ۹۳ء سے چھ برس تک یہ شخص لیکھرام اپنی بدزبانیوں کی سزا میں جو حضور ﷺ کے حق میں کی ہیں شدید مرض میں مبتلا ہو جائے گا، (یہ الہام میرا معیار صداقت ہے) ۔ ۷ مارچ ۹۷ء کو بمقام لاہور وہ قتل ہوگیا۔ اس بحث میں جو فریق عمداً جھوٹ اختیار کر رہا ہے پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا، بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور دوسرا فریق عزت پائے گا۔ اور بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔ عبداللہ آتھم پنشنر کو جب یہ الہام دس بجے جلسہ گاہ میں سنایا گیا تو ڈر کر کہنے لگا کہ میں حضور علیہ السلام کو مفتری اور دجال نہیں سمجھتا اس لئے تاخیر سے مستفید ہوا۔ پھر جب عیسائیوں نے برانگیختہ کیا اور اس نے چار ہزار روپے دینے تک بھی اظہار خوف نہ کیا تو ایک سال تک مر گیا۔ جنگ مقدس سے پہلے ڈاکٹر ہنری مارٹن کو مباہلہ کی دعوت دی اور کہا کہ مسیح انسان تھے مگر سچے مرسل برگزیدہ نبی بھی تھے، جو مسیح کو دیا گیا وہ بمتابعت حضور ﷺ تجھے دیا گیا اور تو مسیح موعود ہے اور تیرے پاس ایک نورانی حربہ ہے جو ظلمت کو پاش پاش کرے گا اور صلیب توڑے گا مگر عیسائی مقابلہ پر نہ نکلے۔

(۱۸۹۴ء): مسیح موعود کی روحانی لڑائیاں ہیں۔ آتھم نے مہلت پائی تو سعد اللہ نے استہزاء کا اشتہار دے کر دجال کہا تو مجھے الہام ہوا کہ اے عدواللہ تو مجھ سے نہیں خدا سے لڑ رہا ہے، خدا نے کہا ہے کہ ”ان شانئک ھو الابتر“ تو سعد اللہ جنوری ۱۹۰۷ء میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پلیگ سے مرا، جب کہ وہ اپنے پندرہ سالہ لڑکے کی شادی میں مصروف تھا اور وہ لڑکا لاولد رہا۔ اگر آتھم اپنے دعویٰ میں سچا ہے کہ اس نے رجوع نہیں کیا تو وہ عمر پائے گا، جھوٹا ہے تو جلد مر جائے گا۔

(۱۸۹۵): ''یوم یقوم الروح والملئکة ''الایہ میں روح سے مراد رسول اور محدث ہیں جن پر روح القدس ڈالا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ہمکلام ہوتے ہیں اور بمحاورۂ قرآنی روح بمعنی ارواح ہے۔ ''نور القرآن'' لکھی تو عمادالدین پادری کے متعلق الہام ہوا: تو اس کی مثل پر قادر نہیں ہوگا، خدا تجھے عاجز اور رسوا کرے گا، تیری قوم تجھ سے متفق بھی ہو جائے مگر آخر تم مغلوب ہو جاؤ گے۔ نور الحق کے متعلق الہام ہوا: کافر اور مکفر اس پر قادر نہ ہوں گے کہ اس کتاب کی مثل نثر اور نظم مع التزامِ معارف و احکام تالیف کر سکیں۔ کسوف و خسوف کی تشریح بذریعہ الہام ہے۔ ''کرامات الصالحین'' میں سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے، مکفرین کے مقابلہ پر ایک ہفتہ میں لکھی گئی ہے اور ان کو ایک ماہ کی بھی مہلت دی، مگر وہ قاصر رہے۔

(۱۸۹۶): جلسۂ مذاہب لاہور میں ہوا تو الہام ہوا کہ ''یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا۔ نیک اور ابرار کے درجات اخروی کی تشریح۔

(۱۸۹۷): پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا رجوع اسلام کی طرف بڑے زور کے ساتھ ہوگا۔ خدا کا یہی ارادہ ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جائے گا، بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ۔ سلطان روم کی حالت اچھی نہیں ارکان کی حالت اچھی نہیں، میرے نزدیک انجام نہیں، تم پاس ہو گئے ہو (مرزا یعقوب بیگ نے آخری امتحان دیا تو یہ الہام ہوا تھا)۔ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۸۹۹): خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھائے اور تیرے نام کی چمک آفاق میں دکھائے، آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔ دشمنوں سے ملاقات کرتے وقت ملائکہ نے تیری مدد کی۔ قیصر ہند کی طرف سے ایک شکریہ۔ یہ متشابہات میں سے ہے۔ مبشروں کا زوال نہیں ہوتا۔ گورنر جنرل کی پیشینگوئیوں کے پورے ہونے کا وقت آ گیا۔

(۱۹۰۰): مبارک وہ آدمی جو اس دروازہ کی راہ سے داخل ہو۔ (مراد ایوب بیگ کی وفات)۔ اقبال ؎

قادر کے کار بار نمودار ہو گئے   کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے   جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

(مراد اتمام حجت ہے)۔ اچھا ہو جائے گا، مراد نور محمد مالک ہمدم (۱۹۰۰) آج سے یہ شرف دکھائیں گے ہم۔

ع   اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

(مراد تقویٰ ہے)، سب سے بہتر اور تیز تر وہ تلوار ہے جو تیری تلوار میرے پاس ہے یعنی سیف یا حربہ قلم۔ حقیقت میں ہزار سالہ موت کے بعد جو احیاء ہوا ہے اس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہیں یعنی جیسے مسیح بن باپ پیدا ہوا اور اس کی حیات میں کسی انسان کو دخل نہ تھا ویسے ہی یہاں بدوں کسی استاد یا مرشد کے خدا نے روحانی زندگی عطا کی۔ فریمین مسلط نہیں کئے جائیں گے کہ اس کو ہلاک کریں۔ پوڑی یعنی روح آسمان سے آئی اور آسمان پر ہی جائے گی۔ عدالت عالیہ سے اسے بری کیا ہے۔ نواب مبارکہ بیگم یعنی مبارکہ بیگم نواب سے بیاہی گئی۔ اس کتے کا آخری دم ہے۔ افسوس صد افسوس! نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا۔ آخری لفظ یاد نہیں رہا یہ بھی معلوم نہیں کہ کس کے متعلق ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۹۰۳):اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ (یعنی میری مدد کر) استقامت میں فرق آ گیا۔طاعون کا دروازہ کھولا گیا۔ آثار صحت (معلوم نہیں کہ کس کے متعلق ہے) مجموعہ فتوحات بلا یا نازل یا حادث یا (معلوم نہیں کہ یا کے بعد کیا تھا) عنقریب ایسا ہوگا کہ شریر لوگ جو رعب داب رکھتے ہیں کم ہوتے جائیں گے۔عرب کی خبر گیری کرو اور ان کو راہ بتاؤ خدا کی پناہ میں عمر گزارو۔کابل سے کاٹا گیا اور سیدھا ہماری طرف آ گیا۔قریب ہے کہ دنیا میں صرف اسلام ہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ دیکھا جائے گا اور جو اسے معدوم کرنا چاہے گا اس کا نام نہ رہے گا یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔ یاد رکھو آسمان سے کوئی نہیں اترے گا تمہاری اولاد در اولاد بھی عیسیٰ کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی تو لوگ گھبرائیں گے کہ صلیب کا غلبہ بھی گزر گیا مسیح کیوں نہ اترا۔آج کے دن سے تیسری صدی ابھی پوری نہیں ہوگی کہ لوگ اس جھوٹے عقیدے کو چھوڑ دیں گے۔دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا (یعنی میں اور میری تعلیم) میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔اب وہ تخم بڑھے گا، پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔جس مذہب میں خدا کے ساتھ مکالمہ نہیں وہ مذہب مردہ ہے۔ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے کہ آریہ مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لو گے۔تم خوشی سے اچھلو۔خدا تمہارے ساتھ ہے' کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔گالیاں سنو چپ رہو مار یں کھاؤ صبر کرو، بدی کے مقابلہ سے حتی المقدور پرہیز کرو۔کابل کی زمین دیکھ لے گی کہ عبداللطیف کا خون کیسے کیسے پھل لائے گا۔عبدالرحمن مارا گیا تو خدا چپ رہا مگر اب چپ نہیں رہے گا۔اس نادان امیر نے کیا کیا کہ ایسے معصوم کو قتل کر کے اپنے آپ کو تباہ کر لیا۔اے بدقسمت زمین کابل تو خدا کی نظر سے گر گئی۔آگ سے ہمیں مت ڈرا۔آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۹۰۴): ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت خدا تیری ساری مرادیں پوری کرے گا۔ بہت حادثات اور عجیب کاموں کے بعد تیرا حادثہ ہوگا۔

(۱۹۰۵): خاکسار پیپرمنٹ موتا موتی لگ رہی ہے۔ وہ سنتا ہے اور دیکھتا ہے۔ چودھری رستم علی موت دروازہ پر کھڑی ہے۔ ہم نے وہ جہاں چھوڑ دیا ہے (یہ روح کی آواز ہے)۔

ع ہے سرِ راہ پر تمہارے وہ جو ہے مولا کریم

بھونچال آیا اور بڑی شدت سے آیا بادشاہ وقت پر جو تیرے چلاوے' اسی تیر سے وہ مارا جائے۔ کیا عذاب کا معاملہ درست ہے اگر درست ہے تو کس حد تک؟ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اری رضوانہ اللہ اکبر مضر صحت خدا نے اس کو اچھا کرنا ہی تھا' بے نیازی کے کام ہیں (باغ میں چار بیمار تھے ایک کی موت یقینی تھی مگر وہ بچ گیا تو معلوم ہوا کہ اس کی تقدیر اصلی طور پر مبرم نہ تھی ورنہ توجہ الی صاحب الحال سے بھی نہ ٹلتی) محمد مفلح تیرے لئے تیرا نام چمکا پہاڑ گرا تو جانتا ہے میں کون ہوں۔ میں خدا ہوں جس کو چاہتا ہوں عزت دیتا ہوں اور جس کو چاہتا ہوں ذلت دیتا ہوں۔ ۷۴ سال کی عمر۔ **انا للہ**. یہ خدا کا کلام ہے۔ اللہ اکبر زندگیوں کا خاتمہ۔ کمبل میں لپیٹ کر صبح قبر میں رکھ دو۔ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔

(۱۹۰۶): تین بکرے ذبح کئے جائیں گے۔ ۲۵ فروری کے بعد جانا ہوگا، اٹھو نمازیں پڑہیں، اور قیامت کا نمونہ دیکھیں۔ پہلے بنگالہ کی نسبت جو حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دلجوئی ہوگی۔ کرنسی نوٹ۔ دیکھو میرے دوستو۔ اخبار شائع ہوگیا (اخبار سے مراد خبر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے) بشیر الدولہ۔ دردناک دکھ اور دردناک واقعہ میری بیوی یکا یک مر گئی۔ زلزلہ آنے کو ہے۔ پچاس یا ساٹھ نشان دکھلاؤں گا۔ کلیسا کی طاقت کا نسخہ۔

ع کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں

اب تک پیچھا نہیں چھوڑتی، زندگی کے آثار (یہ سیٹھ عبدالرحمٰن مدراسی کا تار تھا) زلزلہ آنے کو ہے، ایک دم میں دم رخصت ہوا، (معلوم نہیں کس کے متعلق ہے باقی الہام بھول گیا) آج کل کوئی نشان ظاہر ہوگا۔ خیر۔ موت تیراں ماہ حال کو (معلوم نہیں کس کے متعلق ہے) اے عبدالحکیم خدا تجھ کو ہر ایک ضرر سے بچائے۔ اندھا ہونے مفلوج ہونے اور مجذوم ہونے۔

ے قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام بنائے بنا بنایا توڑ دے، کوئی اس کا بھید نہ پائے

کمترین کا بیڑہ غرق ہوگیا (کسی کی آواز ہے) تیری دعا قبول کی گئی۔

(۱۹۰۷): روشن نشان ہماری فتح ہوئی۔ تحفۃ الملوک ہزاروں آدمی تیرے پیروں کے نیچے ہیں۔ دہلی میں واصل جہنم، واصل خان فوت ہوگیا، زلزلہ اس طرف چلا گیا۔ آج ہمارے گھر میں پیغمبر ﷺ آئے۔ آ گئی عزت اور سلامتی قبول ہوگئی۔ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا (مراد مبارک احمد) ایک وبا پڑے گی۔

اردو الہام پر تنقید

ا...... ملہم کا خدا بھی فصیح اردو نہیں بول سکتا تھا۔ پنجابی نما اردو فقروں میں اپنے مطالب کا اظہار فرمایا ہے شاید اس لئے کہ ملہم اہل تسوید میں سے نہ تھا تو بھلا ملہم کو سلطان القلم کا خطاب کیوں دیا جاتا ہے؟ غالباً اس لئے کہ غلط سلط ایسی کتابیں اور سینکڑوں اشتہار لکھ مارے تھے مگر صرف لکھنے سے سلطان القلم کا خطاب نہیں مل سکتا ورنہ ملاپ و پرتاپ اخبار کا ایڈیٹر بھی اس خطاب کا حقدار ہوگا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲......اردو الہامات میں مصائب کا ذکر بہت ہے اور زلزلوں کی بھرمار ہے اور کچھ اپنی کامیابی پر اظہار افتخار ہے۔ ورنہ ان میں کوئی روح صداقت نہیں ملتی' کیونکہ اس قسم کے گول مول الہام اور تعلی آمیز مضامین ان لوگوں کے تبلیغی رسائل میں بھی درج ہیں جو آپ کے بعد نبوت کر چکے ہیں یا کر رہے ہیں۔

۳......''مشکوۃ شریف'' کا آخری حصہ اٹھا کر مطالعہ فرمائیے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ شان نبوت یوں ہوا کرتی ہے؟ اخبار بالغیب کس صفائی سے مذکور ہیں۔ **علم ما کان وما سیکون** کا اظہار کس طرح کیا گیا ہے۔ الہامات قادیانیہ اور حضور ﷺ کی اخبار بالغیب بالمقابل رکھ کر موازنہ کریں تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ

ع شیر بری دیگر و شیر نیستاں دیگر است

دعویٰ تو یہ تھا کہ حضور ﷺ جب قادیان میں کرشن اوتار بن کر آئے ہیں۔

ع تو آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں

مگر تجربہ نے ثابت کر دیا کہ یہ دعویٰ غلط تھا۔ زبانی باتیں ہی تھیں اور اس کرشن اوتار نے قلمی اور قولی میدان میں جو نظم ونثر کے گدھے ہانکے ہیں ان سے تو اس شہسوار میدان فصاحت رائض مضمار جوامع الکلم سیدنا ومولانا وماوانا وملجانا ﷺ

ہزار بار بشویم دہن بمشک وگلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

کے غبار کا تتبع بھی نہیں ہو سکتا۔ بھلا کہاں ایک پنجابی الفطرت مغل بچہ اور کہاں وہ باعث تخلیق عالم، افصح العرب صلوات اللہ علیہ۔

ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

مگر افسوس ہے تو ان مسلمانوں پر کہ جن کو عربی فارسی اور اردو میں ایک سطر بھی لکھنا یا سمجھنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں آتا وہ مفتی اردو بن کرفتوی جاری کر دیتے ہیں کہ تعلیم قادیانی اپنی فصاحت و بلاغت میں لاجواب ہے۔ اور اس پر نکتہ چینی کرنا گویا نعوذ باللہ قرآن پر نکتہ چینی کرنے کے برابر ہے۔ یہ قول اگر مسلم الثبوت شخصیت کا ہوتا تو قابل توجہ بھی تھا۔ مگر "اندھوں میں کانا راجا" اہل بصیرت مانیں تو کیسے مانیں؟ **فذرھم فی طغیانھم یعمھون.**

پنجابی الہام

ع عشق خداداوسے منہ پرولیاں ایہ نشانی

(نصف ثانی) میںنوں کوئی نہیں کہہ سکدا کہ ایسی آئی جس نے ایہ مصیبت پائی (مراد مبارکہ بیگم)۔ بیہوشی پھر غشی پھر موت (جمعہ کے دن مہندی لگا کر بیٹھے تھے تو بوڑھے خاں قصوری کے متعلق خبر مرگ کا الہام ہوا) ہے رود ہر گوپال تیری است گیتا میں لکھی ہے۔

ناظرین! چند پنجابی فقرے الہام مرکب میں بھی گذر چکے ہیں جن کو یہاں پر ملانے سے ہم خیال کر سکتے ہیں کہ ہیر وارث شاہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور نہ ہی کسی پنجابی نثر کا لگا کھا سکتے ہیں۔ اور ملہم کو خود بھی اعتراف ہے کہ میری اصلی غرض شعر نہیں بلکہ اصل مقصد اپنی تبلیغی جدو جہد ہے اور یہ جس قدر الہامات کی صورتیں اختیار کی گئی ہیں ان سے صرف یہی غرض ہے کہ سامعین کو دلچسپی پیدا ہو۔ اصل میں "ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا" والا معاملہ ہے۔ کیونکہ ملہم کا خاندان عموماً شاعر ہے آپ بھی قبل از نبوت اشعار میں فرخ تخلص باندھ کر مجلس مشاعرہ میں حاضر ہوتے رہے۔ ہاں یہ بات اور ہے کہ آپ کو فن شاعری میں پاسنگ مارکس بھی نہیں ملے تھے۔ لیکن آپ کی جدو جہد میں کوئی شک نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فارسی الہام

شخصے پائے من بوسید من گفتم کہ سنگ اسودم۔ بحسن قبولی دعا بنگرکہ زچہ زود دعا قبول میکنم۔ ازبردیش محمد احسن را۔ تار کروزگارمے بینم تهیدستان عشرت را۔

لدھیانہ کے سفر میں امام بیبی شریک جائداد کے متعلق الہام ہوا کہ) نصف ترا نصف عمالیق را (تو وہ مرگئی اور ہمیں اس کی نصف جائداد مل گئی) عبداللہ سنوری کی منگنی چھوٹی تو الہام ہوا

ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

طریق زہد و تعبد ندانم اے زاہد۔ خدائے من قدمم راندہ بررہ داؤد۔

نصف ثانی

ہرچہ بائدنوعروسی را ہماں ساماں کنم   آنچہ مطلوب شما باشد عطائے آں کنم

(تو خاندان میر درد میں میری دوسری شادی ہوئی) (۱۹۰۱)

سال دیگر را کہ مے داند حساب   تا کجا رفت آنکہ باما بود یار

سلامت برتو اے مرد سلامت۔ السلام علیکم۔ سلطان القلم۔ دلم نے بلندد چو یاد آرم مناجات شوریدہ اندر حرم۔ شوریدہ سے مراد دعا کرنے والا ہے اور حرم سے مراد غالباً قادیان ہے۔ راہگرائے عالم جاودانی شد سرانجام جاہل جہنم بود کہ جاہل نکو عاقبت کم بود (۱۹۰۳) عود صحت (یہ الہام درد گردہ کے بعد ہوا) خوش باش کہ عاقبت نکوخواہد بود (۱۹۰۴) رسید مژدہ کہ ایام نو بہار آمد (۱۹۰۵) شکار مرگ۔ ع امن است درمکان محبت سرائے ما۔ ع تو در منزل ما چو بار بار آئی۔ خدا ابر رحمت بباریدیا نے۔ رسید مژدہ کہ آں یار دلپسند آمد۔ رسید مژدہ کہ دیوار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ازمیاں برخاست دست تو دعائے تو رحم از خدا (۱۹۰۶)ع تزلزل درایواں کسری فتاد (یعنی شاہ ایران تخت سے اتارا گیا)۔

چو دور خسروی آغاز کروند مسلمانرا مسلماں باز کروند

خدا قاتل تو باد ہے مرا از دست تو محفوظ دارد (۱۹۰۷) ع آید آں روز یکہ مستخلص شود۔

ناظرین ان الہامات کو "کتاب ایقان" مؤلفہ بہاء اللہ کے سامنے رکھ کر دیکھیں کہ خدا تعالی نے حضرت بہاء سے بہترین اور فصیح فارسی میں کلام کیا ہے یا مرزا صاحب کو معمولی ابجد خوانی فارسی میں ٹال دیا ہے کیونکہ آپ کو ذاتی قابلیت نہ تھی اور مسلم الثبوت استاد فن تسلیم نہ ہو چکے تھے۔ غرض کہ ان حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ ملہم کی لیاقت کے مطابق الہام ہوتے ہیں اور الہام کی شان سے ملہم کی شان نظر آتی ہے۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ الہام بازی میں اپنے مرشد (حضرت بہاء) کے مقابلہ پر مرزا صاحب اعلیٰ نمبر نہیں لے سکے۔ باقی رہی شان رسالت تو اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ ملہم کو خدا تعالی خود تعلیم دیتا ہے وہ کسی مکتب میں الف بے بھی نہیں پڑھتے اور خدائی تعلیم سے اس قابل ہو جاتے ہیں اور ایسے قابل ہو جاتے ہیں کہ اعجازی کلام اور لا ثانی الہام ان کے دل پر نازل ہوتا ہے۔ جس کو وہ خود بھی سمجھتے ہیں اور دور حاضر کے فصحائے قوم اس کے سامنے ہتھیار ڈال کر کہہ دیتے ہیں کہ **ماھذا اقول البشر** اور کسی کو اس وقت جرأت نہیں ہوتی کہ اس کلام کا ایک حرف بھی بے موقع ثابت کرے یا اس میں ادبی غلطی دکھائے۔ ہاں یہ بات اور ہے کہ آج کل کے جاہل دشمنان اسلام جو خود عربیت میں فیل ہیں نکتہ چینی کرنے لگ جائیں مگر ایسے لوگوں کو ع **فخیر من اجابتہ السکوت** کہہ کر دفع کیا جا سکتا ہے اس لئے یہ چقمہ نہیں دیا جا سکتا کہ اگر قادیانی الہام پر نکتہ چینی ہوئی ہے تو مکی اور مدنی الہامات پر بھی نکتہ چینی ہو چکی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ع فشتان ما بین العراق ویثرب

انگریزی الہام: (۱) دوال مین سڈ بی اینگری بٹ گاڈاز ودہ یوھی شیل حیلپ یو۔ ورڈزاوف گاڈ کین ناٹ ایکس چینج آئی لو یو آئی شیل گیو یو اے لارج پارٹی اوف اسلام۔

(۲) آئی شیل حیلپ یو یو ھیو گوٹو امرتسر۔ ھی ھیلٹس ان دی ضلع پشاور ورڈ اینڈ ٹو گرلز لا ئف۔

۱......معلوم ہوتا ہے کہ ملہم کا خدا مجبور تھا کہ انگریزی میں شیکسپیئر کے ڈرامے نازل نہ کرتا کیونکہ ملہم سمجھنے کی قابلیت نہ رکھتا تھا صرف دو ہی انگریزی کی کتابیں پڑھی تھیں اور یہ الہام بھی بعض دفعہ ایسے مشکل نظر آتے تھے کہ ان کا ترجمہ کرانے کو آریہ دوستوں سے امداد لینی پڑتی تھی اسی اصول سے معلوم ہوسکتا ہے کہ پہلے ملہم کو اعلیٰ قابلیت پر قابض ہونا ضروری ہے ،ورنہ الہامات تھرڈ کلاس ہی نازل ہوں گے اور اسی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ملہم کا ذاتی کلام بھی کس پایہ کا ہوگا۔

ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا

۲......اس موقع پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ قادیانی الہام مختلف زبانوں میں کیوں ہوگئے اگر یہ خیال تھا کہ **لیظھرہ علی الدین کلہ** کے تحت میں ہر رنگ کے الہام کا نازل ہونا ضروری ہے تو کشمیری، گجراتی ،سندھی اور پنجاب کی باقی زبانوں میں الہام کیوں نہ ہوئے۔ کیا یورپ کی زبان صرف انگلش ہی رہ گئی تھی اور وہ بھی صرف بچوں کے فقرے۔ جرمنی ،فرانس، اٹلی ،روس ،چین ،جاپان ،ٹرکش وغیرہ کی زبانیں کہاں گئیں؟ کیا ان میں تبلیغ کی ضرورت نہیں تھی؟ شاید ان الہامات کو ام الالسنہ کے الہام تصور کرلیا ہوگا اگر یہی بات ہے تو ان لوگوں کو ہی سلامت رہیں جو عقل کے اندھے اور گانٹھ کے ڈھیلے نظر آتے ہیں ورنہ ارباب دانش وبینش اس جہل مرکب میں پھنس نہیں سکتے یا صفراء یا بیضاء غری غیری۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲۷) مرزائیت اور اہل اسلام میں فرق

جب تک مسیح قادیانی "براہین احمدیہ" کی چار جلدیں ختم نہ کر چکے تھے آپ بحثیت مبلغ اسلام اور خادم دین کے اسے پیش کرتے رہے اور اہل علم نے آپ کو صوفی اور فلاسفہ اسلام سمجھ کر اتنا بڑھا دیا کہ آپ کے الہامات مندرجہ براہین کی بھی وہی تاویلیں کرنے لگے جو دوسرے صوفیوں کے الہام اور شطحیات کی کیا کرتے ہیں۔ اور آپ کے متعلق سادہ مزاج صوفیوں نے خوابیں بھی دیکھنی شروع کر دیں۔ صرف اس لئے کہ آپ نے ابھی اپنا وہ راز جس کیلئے یہ تمام جال بچھایا تھا ظاہر نہیں کیا تھا اور نہ ہی کسی عہدہ کے مدعی بنے تھے۔ چنانچہ اسی لاعلمی میں لوگوں نے ان کو صوفیاء کی صف میں لا کھڑا کر دیا اور ان کی طرف سے مدافعت کرنا کارِ ثواب سمجھا۔ چالاک قادیانی نے جب اسلامی طبقے کا یہ رنگ دیکھا تو اپنی غیر معمولی عیاری سے کام لیکر لدھیانہ میں بنیادی پتھر رکھ کر اپنی بیعت لینی شروع کر دی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہزار ہا مسلمان آپ کے مرید ہو گئے اور آپ کی ہر دلعزیزی میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی ہوتی گئی۔ جناب یہ سنہری موقع کب ہاتھ سے دینے لگے تھے فوراً غنیمت سمجھ کر اپنے دعاوی کو ایک دوسرے سے وابستہ کر کے غیر متناہی سلسلہ میں پیش کرنا شروع کر دیا۔ مسلمان ان نقلی صوفی صاحب کو گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے دیکھ کر نہایت ہی متحیر ہوئے اور زبان حال وقال سے بہتیرا سمجھایا بجھایا، لیکن جناب نے جلتی پر تیل کا کام کرتے ہوئے ۱۹۰۱ء میں محمد ثانی کا دل خراش دعویٰ پیش کر دیا۔ بس پھر کیا تھا ملک بھر سے آپ کا اعتماد اٹھ گیا۔ بیگانے تو رہے بیگانے ان کے اپنے سگے لڑکے سلطان احمد نے وہ وہ ہاتھ دکھائے کہ ساری جماعت کے چھکے چھوٹ گئے۔ ہندوستان بھر میں بہت سے مناظرے کئے لیکن کبھی بھی اپنے آپ کو نبی ثابت نہ کر سکے۔ سینکڑوں پیشگوئیاں کیں لیکن ایک بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پوری نہ ہوئی۔ ہزاروں الہام لکھے مگر ایک بھی سچا ثابت نہ کر سکے۔حتیٰ کہ ۱۹۰۸ء میں بمقام لاہور حضور پیر جماعت علی شاہ مدظلہ العالی کی بددعا سے مرض ہیضہ سے وفات پائی۔آپ کی لاش بقول ان کے دجال پر سوار کر کے قادیان پہنچائی گئی یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ "نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے" کیا جناب اس اصول کی رو سے کاذب ثابت نہیں ہوتے؟ کیا مرزائیوں کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟

وفات مسیح کے بعد خلافت اول کا اثر نمایاں طور پر ظاہر نہ ہوا تھا مگر خلافت ثانیہ میں پیغامی جماعت (لاہوری) الگ ہوگئی اور اپنے مرشد کو اس قدر نہ بڑھایا کہ مستقل نبی بنا کر پیش کریں۔مگر قادیانی جماعت نے بھی تشدد سے کام لیا اور جس تشدد کو مسیح نے شروع کیا تھا اسے تکمیل تک پہنچا دیا۔ع پسر اگر نتواند پسر تمام کند۔اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزائی تعلیم اسلامی تعلیم سے الگ نظر آنے لگی اور کئی وجوہات سے ایک دوسرے کی تکفیر و تلقین کا سلسلہ شروع ہوگیا۔اور اب معاملہ یہاں تک پہنچ چکا ہے کہ مذہب قادیانی نے اپنے خیالات کا نام "اسلام جدید" رکھ لیا ہے اور اسے اسلام کا روشن پہلو بتانے لگ گئے ہیں۔جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس تعلیم نے گو قرآن وحدیث کو تو قابل عمل لکھ کر اپنے مذہب کا نام اسلام ہی رکھا ہوا ہے، مگر اہل بروز کی طرح عملی طور پر یہ بتا دیا ہے کہ چودھویں صدی کے اول قرآن وحدیث کا مفہوم کچھ اور تھا اور بعد میں دوسرا ہوگیا اور اس تبدیلی کا حق سوائے امام الزمان کے کسی کو نہیں پہنچتا' اس لئے امام الزمان و نبی اللہ ماننا پڑے گا اور چونکہ یہ شریعت ناقابل تنسیخ ہے اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ مسیح کو محمد ثانی اور حضور انور کا ہی اوتار مانا جائے۔گویا حضور محمد ﷺ نے ہی قرآن وحدیث کے مفہومات سابقہ کو منسوخ کر کے نئے مفہومات کو واجب التعمیل قرار دیا ہے۔بنابریں ہمارا فرض ہے کہ ناظرین کے سامنے ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے چند ایک ایسے عام خیالات پیش کریں جو اہل اسلام کے خلاف قادیانی مذہب میں موجود ہیں۔

وجوہات تفرقہ: ا...... **الفضل ۱۱ رمارچ ۱۹۳۰ء** میں ہے کہ ''عبادات میں روح باقی نہ رہی تھی حضور ﷺ کی روح بھی باقی نہ رہی تھی اس لئے مسیح کی ضرورت محسوس ہوئی۔'' تعلیمات بہائیہ میں بھی یہی عذر کیا گیا ہے کہ دنیا مرچکی تھی تو بہاء اللہ نے قیامت برپا کر کے ازسرنو روحانی زندگی عطا کی ہے' مگر قادیانی تعلیم میں یہ اضافہ کیا ہے کہ حضور ﷺ کو بھی مسیح نے محمد ثانی بنا کر ازسرنو زندہ کر دکھلایا ہے اور مریدوں کو صحابہ کا درجہ دے کر خلافت راشدہ قائم کی ہے' لیکن اسلام اس نقل وحرکت کو بنظر تحسین نہیں دیکھتا۔

۲...... **''ریویو'' جون ۱۹۲۹ء** میں ہے کہ ''ان کے مسیح کا ذہنی ارتقا حضور ﷺ سے بھی بڑھ کر تھا کیونکہ آپ کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع نہیں ملا تھا اور چونکہ یہ ایک جزوی فضیلت ہے اس لئے حضور ﷺ کی توہین نہیں ہوتی'' مگر اہل اسلام یہ لفظ سننے کو بھی تیار نہیں اور جن لفظوں سے ان کی اشک شوئی کی ہے وہ بالکل ہی فضول ہیں' کیونکہ مسیح قادیانی کی شخصیت کا ارتقاء تجربہ کے بعد خود قادیانیوں کی زبان سے معلوم ہو چکا ہے کہ بالکل ناقص تھا' کیونکہ آپ نے کئی جگہ غلطی کی ہے اور کئی عقائد تبدیل کئے تو پھر اہل اسلام ایسے ناقص التعلیم کو حضور ﷺ کا ثانی یا حضور سے بڑھ کر ماننا تو بجائے خود سننے کیلئے کیسے تیار ہو سکتے ہیں؟

۳...... **انوار خلافت ص ۶۰** میں ہے کہ ''جو شخص میری (میاں محمود) کی گردن پر تلوار رکھ کر کہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں کہوں گا کہ تو جھوٹا ہے'' اس مقام پر اجرائے نبوت کی توثیق کرتے ہوئے تمام مسلمانوں کو کاذب لکھ دیا ہے کیونکہ کسی مسلم کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث ہوگا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴..... آئینہ صداقت ص ۲۹ میں ہے کہ "جو مسیح قادیانی کی بیعت میں شامل نہیں وہ اسلام سے خارج ہے، اگرچہ اس نے ابھی تک نام بھی نہ سنا ہو" یہ بروزی نبوت اتنی تیز ہوگئی ہے کہ اس نے سب کے سینہ پر مونگ دل دیئے ہیں۔ اس کا جواب تو مخالفین کی طرف سے جو کچھ ہوسکتا ہے ظاہر ہے مگر اس عذر کی اصلیت ضرور معلوم ہوگئی ہے کہ ہم کسی کو کافر نہیں کہتے جس قدر کافر ہوئے ہیں مسیح کو نہ ماننے سے کافر ہوئے ہیں۔

۵..... کوئی احمدی غیر احمدی کو لڑکی نہ دے" (انوار خلافت ص ۹۰) تو پھر کیوں یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ اہل اسلام کی لڑکیاں ان کے گھر ہوں۔

۶..... مسیح قادیانی اس لئے آیا ہے کہ مخالفین کو موت کے گھاٹ اتارے (عرفان الٰہی ص ۹۴) اور اس زمانہ کے یہودی صفت لوگوں کو سولی پر لٹکائے (تقدیر الٰہی، ص ۲۹) ناظرین غور کریں کہ مخالفین کی طرف سے اس کا کیا جواب ہوسکتا ہے؟

۷..... جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو یوں سمجھا جائے گا کہ اسے ولد الحرام بننے کا شوق ہے (انوار الاسلام ص ۳۰) کیا ایسی ہستی محمد ثانی بن سکتی ہے؟ نعوذ باللہ

۸..... غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہے، اس لئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیے (انوار خلافت ص ۹۳) کیا اس سے بھی بڑھ کر تفرقہ اندازی ہوسکتی ہے؟

۹..... حضرت موسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں ان کی حیات پر ایمان لانے کو خدا تعالیٰ نے اپنے قرآن میں حکم دیا ہے اور وہ ابھی تک نہیں مرے اور مرنے کے بھی نہیں (نور الحق ص ۵۰) اہل اسلام کے قرآن میں یہ مسئلہ درج نہیں یقیناً مسیح قادیانی نے غلط لکھا ہے اور اسی وجہ سے وہ امام الزمان تسلیم نہیں ہوسکتا۔

۱۰..... یہ غلط ہے کہ نیم مردہ مسیح کو پہلو شگاف زخم آیا اور ۲۴ گھنٹے تک کسمپرسی کے عالم میں رکھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرمرہم عیسیٰ سے علاج کیا گیا تھا کیونکہ حالات حاضرہ اس کی تکذیب کررہے ہیں اور پہلی کوئی معتبر تاریخ اس کی تصدیق نہیں کرتی۔

١١......"یوز آصف" کے معنی یہ کہنا غلط ہے کہ وہ خود مسیح تھا کیونکہ خیالی دلائل کے سوا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا۔

١٢......کتاب "مسیح ہندوستان میں ص ۵۳" پر یہ غلط لکھا ہے کہ مسیح کی بروایات صحیحہ عمر ۱۲۵ برس گذر چکی ہے یہ بھی غلط لکھا ہے کہ تمام فرقے مانتے ہیں کہ مسیح کی عمر ۱۲۵ برس ہے اور یہ کہ زمین کے اکثر حصہ پر آپ نے سیاحت کی تھی اور یہ کہ عیسیٰ خیل کیا تعجب ہے مسیح کی اولاد ہوں اور یہ کہ پرانی تاریخیں بتلاتی ہیں کہ مسیح بنارس اور نیپال وغیرہ میں آیا تھا اور یہ کہ نبی اسرئیلی نبی کشمیر میں آیا تھا اور یہ کہ اس نے کہا تھا کہ میرے اوپر ایک انجیل نازل ہوئی تھی اور یہ کہ اس کا وقت بھی وہی لکھا ہے جو حضرت مسیح کا وقت تھا۔

١٣......مرہم عیسیٰ پہلو شگاف زخم کیلئے استعمال نہیں ہوتی۔

١٤......اسلام میں بروزی نبوت کا ثبوت صرف زنادقہ اور ملاحدہ میں پایا گیا ہے۔

١٥......امام الزمان سے مراد حضرت امام مہدی علیہ السلام لئے گئے ہیں اور حدیث **من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتة الجاهلیة** میں حاکم وقت مراد ہے، جو ہر زمانے میں موجود ہوتا ہے، ورنہ اس سے مسیح قادیانی مراد نہیں کیونکہ وہ خود محکوم تھا حاکم کیسے ہوسکتا تھا۔

١٦......اسلام اس امر کا عادی ہو چکا ہے کہ لفظوں کو اپنی اصلیت پر پورا ہوتے ہوئے دیکھے جس طرح کہ قرآن وحدیث کی تمام پیشینگوئیاں اور حشر ونشر کے تمام واقعات پیش نظر ہیں۔اس لئے نزول مسیح کے مقام پر سارا اسلام ہی تبدیل کر دینا غلط ہوگا۔

١٧......عیسائیوں پر تو یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ کفارہ کا مسئلہ اس لئے غلط ہے کہ وہ مذہبی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلسل تعلیم کے خلاف ہے لیکن جب دعاوی مسیح کا معاملہ پیش کیا جاتا ہے تو کوئی مسلسل مذہبی تائید پیش نہیں کی جاتی۔

۱۸......توہین انبیاء کا ارتکاب صرف الزامی صورت میں امکان پذیر ہوسکتا ہے مگر ساتھ ہی اس کے اپنی شخصیت کو بڑھا کر توہین کرنا اسلام میں ممکن سمجھا گیا۔

۱۹......کتب بینی، استغراق مطالعہ، امتحان میں ناکامی، چار قسم کے استادوں سے تعلیم حاصل کرنا اور قرآن وحدیث کی خود ہی تیاری کرنا، پھر اس کے بعد تصنیف کا سلسلہ ۸۰ کتابوں تک پہنچا اور تقریروں کا ڈھیر اشتہارات کے ذریعہ لگا دینا۔ نظم ونثر میں اپنا ذاتی کلام فحش طور پر لکھنا اور کچھ مدت تک شاعر بن کر فرخ نام رکھنا وغیرہ وغیرہ وغیرہ ایک مولوی یا منشی یا محرر کے اوصاف ہوسکتے ہیں ورنہ کسی نبی میں یہ تمام اوصاف موجود نہیں ہوتے' اس لئے اہل اسلام مسیح قادیانی کو نبی تسلیم کرنے میں تامل کرتے ہیں، کیونکہ نبی کا علم لدنی ہوتا ہے اور کسی سے حاصل نہیں ہوتا اور صحیح ہوتا ہے غلط نہیں ہوتا اور اپنی امت سے بلکہ تمام دنیا سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ کم از کم اپنی امت سے کم نہیں ہوتا۔

۲۰......نبی کی تصدیق دو قسم ہے اول یہ کہ وہ اپنے زمانہ میں سچا تھا۔ دوم یہ کہ اس کی تعلیم ہمارے لئے واجب التعمیل ہو مرزا وہی تعلیم مانتا ہے جو مسیح قادیانی نے بطور تجدید فی الاسلام پیش کی ہے۔

۲۱......حدیث کسوف کی تاویل صرف الہامی طور پر پیش کی جاتی ہے، ورنہ اس کا ثبوت کسی اسلامی تعلیم سے پیش نہیں کیا۔

۲۲......اہل بیت کی توہین خواہ کسی تاویل سے کی جائے اہل اسلام کے نزدیک قابل تلعین ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۳......امکانی طور پر کسی کو نبی مان کر اس کی تصدیق کرنا خلاف اسلام ہے اس لئے کرشن وغیرہ کو حقیقی طور پر نبی تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

۲۴......اسلام کسی کو اختیار نہیں دیتا کہ کسی کے ''پاپ'' جھاڑ کر صاف کر دے مگر مرزا صاحب نے کرشن بن کر یہ ٹھیکہ بھی حاصل کر لیا ہے۔

۲۵......اسلامی روایات کی رو سے حضور ﷺ کا ظہور دنیا کے ساتویں ہزار سال میں ہوا ہے اور مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ساتویں ہزار پر ہمارا قبضہ ہے۔

۲۶......ولادت مسیح اسلام میں بغیر باپ کے مانی گئی ہے اور آج کل محقق مرزائی آپ کا قرآن سے باپ ثابت کرتے ہیں کہ ایک فرشتہ خصلت آدمی مریم کو نظر آیا اور اس سے نکاح کی درخواست کی تا کہ اس کی اولاد ہو، ورنہ پیشتر مریم کو یہ یقین دلایا جا چکا تھا کہ خدمت گاروں کو شادی کرنا ممنوع ہے اور بغیر اجازت ولی کے عورت کا نکاح جائز نہیں ہوتا اور زکریا کے قریبی رشتہ دار (موالی) بھی اسے غیر سے نکاح نہ کرنے دیتے تھے اور چاہتے تھے کہ اپنے نکاح میں لائیں اس لئے قرعہ ڈال کر اپنی تحویل میں لانا چاہتے تھے، تب مریم ناامید ہو چکی تھی اور اس مرد سے کہا تھا کہ میں قابل اولاد نہیں رہی مگر اس نے کہا کہ میں تمام موانع رفع کر کے تجھے اولاد بخشوں گا، کیونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ آئندہ کوئی خادم یا خادمہ بغیر شادی کے نہ رہنے پائے۔ اس لئے یوسف نے شادی کر لی اور اسے مصر لے گیا وہاں بچہ پیدا ہوا جس کو یہود کی دستبرد سے بچا کر مشکل سے پالا پھر اور اولاد بھی ہوئی اور یہ واقعہ اس لئے آیت الٰہی ثابت ہوا کہ اس میں عورتوں کو اجازت ہوگئی کہ بغیر ولی کے نکاح کر سکتی ہے اور کسی مقدس مقام کا مجاور بھی نکاح سے محروم نہیں رہ سکتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ واقعات صرف خیال اور نکتہ طرازی سے نہیں گھڑے جا سکتے ورنہ واقعات کی طرف کسی کو رجوع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی' اس لئے یہ نظریہ صرف خیالی ہی خیالی ہے۔ کوئی مورخ' کوئی اہل کتاب اور کوئی اہل مذہب اسے تسلیم نہیں کرتا اور یہ کہنا کہ قرآن سے ایسا معلوم ہوتا ہے بالکل غلط ہے کیونکہ تیرہ سو سال سے ایسا معلوم نہیں ہوتا اب کیوں معلوم ہونے لگا؟ یہی جواب ہوگا کہ ہم نے معنی اور مفہوم تبدیل کر کے یہ واقعہ گھڑ لیا ہے تو پھر اس کو ہم تحریف کہتے ہیں۔ خواہ تم اس کا نام اصل رکھو یا اسلام کا روشن پہلو یا اسلام جدید یا کوئی اور۔

۲۷...... بروز رجعت اور روپ یا جون بدلنا اسلام کے نزدیک ہرگز معتبر نہیں۔ مگر بہائی اور مرزائی تعلیم میں یہ ایک اساسی مسئلہ تصور کیا گیا ہے۔ ہم مسلمان حضور ﷺ کو لا ثانی نبی مانتے ہیں مگر مرزائی تعلیم میں مسیح قادیانی کو محمد ثانی تصور کر لیا گیا ہے۔

۲۸...... اسلام میں اہل اسلام کے کسی خاص فرقہ میں فیضان نبوت مخصوص نہیں کیا گیا مگر مرزائی مذہب میں یہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ مرزا صاحب یا آپ کے بعد آپ کی جون قدرت ثانیہ بدل بدل کر ٹھیکیدار ہو چکی ہے کوئی غیر احمدی اس فیضان سے مستفید نہیں ہو سکتا

۲۹...... توہین انبیاء الزامی طریق کے علاوہ اپنے تقدس کو پیش کر کے شائع کرنا اسلام میں ہرگز جائز نہیں مگر ان کے ہاں صرف جائز ہی نہیں بلکہ ضروری بھی ہے۔

۳۰...... غیر تابعداروں اور مخالفین کو قرآن مجید میں سخت سست الفاظ سے یاد کیا گیا ہے مسیح قادیانی بھی اپنے ذاتی کلام کو وحی قرآنی کا مساوی قرار دے کر توہین کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے گویا اس نے اپنے آپ کو خدا سمجھ رکھا ہے اور اپنے کلام کو وحی الٰہی ورنہ اگر صرف نبوت کا دعویٰ ہوتا تو اپنے کلام کو کلام رسول کے مساوی قرار دے کر ثبوت پیش کرتا مگر اسلام کا دعویٰ ہے کہ حضور ﷺ نے کبھی کسی کو برا نہیں کہا تو پھر مسیح قادیانی محمد ثانی کیونکر ہوا؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳۱...... انبیاء علیہم السلام تعلیم یافتہ نہیں ہوتے اور تعلیم کے متعلق جو روایات بعض انبیاء کے بارے میں آئی ہیں یہ سب مشکوک ہیں، کیونکہ انبیاء کی تعلیم روحانی طور پر خدا کی طرف سے ہوتی ہے اور اس لئے یہ قرار پایا جاچکا ہے کہ ایک نکما مولوی کبھی نبی نہیں ہوسکتا۔ مگر مسیح قادیانی کی تاریک حیات بتا رہی ہے کہ جناب نے چار استادوں سے علم ظاہری حاصل کیا تھا کیمیا گری اور علم جفر، رمل وغیرہ کیلئے بھی کچھ اوقات بسر کئے تھے تصوف سیکھنے کیلئے بھی ایک حنفی اور ایک وہابی صوفی کی صحبت میں حاضر ہوتے رہے تھے لیکن خودداری کو مدنظر رکھ کر نہ قرآن وحدیث کسی سے سبقاً سبقاً پڑھا اور نہ منازل فقر کسی خاص مرشد سے طے کئے، بلکہ خود بدولت شب بیداری اور کثرت مطالعہ سے اور کتب بینی کی حرص سے ادھر صوفی بن کر خشک مجاہدے شروع کر کے اپنا ستیاناس کرلیا اور ادھر خود ساختہ تعلیم سے قرآن وحدیث کی آڑ میں اسلام جدید گھڑنا شروع کردیا' حالانکہ یہ دونوں راستے خطرناک تھے۔ استاذ کامل اور مرشد صادق کے سوا کبھی طے نہیں ہوسکتے تھے اس لئے خود بھی ڈوبے اور دوسروں کا بھی بیڑہ غرق کیا ۔

راہ پر خطر ست و دزداں در کمیں   رہبرے برتا نہ مانی بر زمیں

اور یہ مقولہ سچ نکلا کہ من لم یاخذ الشیخ فشیخه الشیطان

۳۲...... ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء) میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت، ایک وحی الٰہی اور مسیح موعود کا دعویٰ تھا (حاشیہ براہین ۵ ص ۵۵) یہ دعویٰ آپ کا آخری دعویٰ ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ بروز، محدثیت، امتی اور مجدد ہونے کے مراحل طے کر کے آپ نے ایک مستقل نبوت کا رتبہ حاصل کرلیا تھا۔ اسلام اس قسم کی ترقی ماننے کو ہرگز تیار نہیں کیونکہ اس کی نظر میں کوئی ایسا نبی نہیں گذرا کہ جس کو پہلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنی شخصیت کا ہی علم نہ ہو کہ میں کیا ہوں اور پھر آہستہ آہستہ محدث سے ترقی کرتا ہوا مستقل نبی بن چکا ہو بلکہ جو نبی ہوئے ہیں اپنی عہد رسالت کے پہلے دن ہی نبی تھے اور ترقی پا کر یا بے خبری کے بعد کوئی نبی نہیں بنا۔

۳۳...... مسیح قادیانی نے جس قدر جونیں بدلی ہیں اسی قدر اس میں بیماریاں بھی جونیں بدلتی رہی ہیں۔ لیکن تشنج قلبی اور امراض دماغی کا دائمی شکار کوئی نبی نہیں تھا اس لئے اہل اسلام حیران ہیں کہ یہ جون کس روح سے حاصل کی تھی؟

۳۴...... آپ کا فوٹو دیکھ کر ہر ایک ماہر طب بتا سکتا ہے کہ آپ کے موٹے ہونٹ صاف بتارہے ہیں کہ آپ کو مالیخولیا مراقی ضرور تھا۔ گاہ بگاہ فوری قے یا دست کا آنا بھی بتا رہا ہے کہ آپ میں مراق خوب جڑ پکڑ چکا تھا۔ نیم خواب آنکھیں اور تہیج اجفان اس امر کی علامات تھیں کہ آپ کے دماغ میں سوداوی اور بلغمی مواد کا کافی ذخیرہ تھا جس کی وجہ سے نخوت، خلوت نشینی، تنفر بیجا اور خیالی خطرات سے خوف اور رنگ دار اشیاء کا خواب میں نظر آنا اور وہمیات میں پڑ کر اپنے تقدس کو بڑھاتے جانا، طویل خاموشی یا طول کلامی اور بار بار ایک مضمون کو دہرانا، بیہوشی، غشی اور استغراق فی الخیال یہ سب کچھ موجود تھا لیکن کوئی نبی اس قسم کا بیمار نظر نہیں آتا۔ اس لئے آپ کی نبوت نہ صرف مخدوش ہی ہے بلکہ کسی حد تک خلاف واقع مجذوبانہ شطحیات میں داخل ہے۔

۳۵...... جناب میں غلط نویسی کا مادہ بہت تھا اور زباندانی کے دعویٰ میں بھی گل ترانیاں بہت دکھائی ہیں مگر جب آپ کی ضمیر آپ کو ملامت کرتی ہے تو اعتراف بھی کر جاتے ہیں کہ میری اصلی غرض صرف تفہیم ہے ورنہ میں شاعر نہیں۔ ذرا اور اضافہ کر دیتے کہ میں عربی، فارسی میں بھی ماہر نہیں ہوں تو معاملہ ہی صاف ہو جاتا۔ لیکن کوئی ایسا نبی نہیں گذرا کہ جس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زبان میں وہ وحی پاتا ہے اس میں وہ قادر الکلام نہ ہو۔

۳۸...... جناب کی صداقت کے اصول آپ کے عالم الہام اور عام پیشینگوئیاں ہیں جن میں آیات آسمانی کو فتوحات، کثرت مال، کثرت اتباع اور عام مقبولیت کے رنگ میں دکھایا گیا ہے لیکن کوئی نبی ہمیں ایسا دکھائی نہیں دیتا کہ جس نے اپنے فتوحات مالیہ کو پیش کیا ہو۔ تحصیل نبوت کیلئے ایسی فتوحات اور ایسی مقبولیت نشان صداقت کبھی پیش نہیں ہو سکتے اور یہ ایک زبردست مغالطہ ہے جو خود قادیانیوں کو بھی لگا ہوا ہے اور دوسروں کو بھی اسی مغالطہ میں ڈال رہے ہیں۔ غالباً پیغامی پارٹی (لاہوری) نے اسی وجہ سے فیصلہ کرلیا ہے کہ مرزا صاحب ایک صوفی آدمی تھے اور مولوی نہ نبی تھے اور نہ رسول، مگر اہل اسلام اس کے ساتھ ایک اور یہ بھی اضافہ کرتے ہیں کہ بے مرشد اور بے استاد بھی تھے۔

۳۹...... صوفیانہ نشانات کو چھوڑ کر اگر دیکھا جائے تو الہامات اور نشانات کی ٹوکری میں سوائے چند گول مول ظاہری استدلالات کے کچھ نظر نہیں آتا اور وہ بھی اسلام کی مسلسل تعلیم سے مصدقہ نہیں ہیں۔ مگر ایک نبی دوسرے نبی کی تعلیم کے خلاف دکھائی نہیں دیتا اس لئے بھی نبوت قادیانی نہایت مخدوش ثابت ہوتی ہے۔

۴۰...... مولوی اور زباندان بن کر جب عربی الفاظ کی تحقیق کرنے لگ جاتے ہیں یا ان کو استعمال کرتے ہیں تو وہ طریقہ اختیار کرتے ہیں جو بالکل اہل زبان کے خلاف اور غلط ہوتا ہے جس کے جواب میں یوں عذر کیا جاتا ہے کہ ہم کسی اصول کے پابند نہیں ہیں بلکہ تمہارا فرض ہے کہ ہمارے کلام سے اصول قائم کر کے ایک نئی صرف ونحو شائع کرو اور یہ ایک ایسا چقمہ ہے کہ جاہل تو اس پر لٹو ہو جاتے ہیں مگر اہل علم تاڑ جاتے ہیں کہ "ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا" بھلا آج تک کبھی یہ بھی پڑھا یا سنا ہے کہ اہل عرب نے کلام مرزا کو فصحائے عرب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے دیوانوں میں درج کیا ہے؟ یا اسکو بنظر استحسان دیکھ کر آپ کو افصح العرب کا خطاب دیا ہو سخت افسوس ہے کہ حضور ﷺ افصح العرب تسلیم کئے گئے ہوں اور محمد ثانی مسیح قادیانی عربی کا ایک فقرہ بھی صحیح نہ لکھ سکتا ہو؟

۴۱...... کسی نبی کی پیشنگوئیوں کو ضرورت نہیں پڑتی کہ ان پر حاشیہ آرائی کی جائے اور اگر کچھ ذرہ اشتباہ ہوتا ہے تو فوراً کافور کر دیا جاتا ہے مگر جناب کی ایک پیشنگوئی بھی ایسی نہیں ہے کہ جس کی عمارت پچر کاری کی محتاج نہ ہو۔

۴۲...... مرزائی عموماً اور پیغامی خصوصاً اپنے مرشد کی تجہیل کیا کرتے ہیں کہ انہوں نے اجتہادی غلطیاں کی ہیں اور انہی غلط بیانوں پر ہی ان کا خاتمہ ہوا تھا لیکن کوئی نبی ایسا نہیں پایا جاتا کہ جس کی امت علوم نبوت میں اس کی تجہیل کرتی ہو۔

۴۳...... نظریہ سازی میں امت مرزائیہ اپنے مرشد سے بڑھ گئی ہے اور ایسے ایسے خیالات اختراع کر رہی ہے کہ اس کے مرشد کو بھی نہیں سوجھے تھے تو گویا امت کا علم اپنے نبی کے علم سے بڑھ گیا ہے اور یہ ان کے نزدیک کوئی عیب کی بات نہیں کیونکہ مرشد خود لکھ چکا ہے کہ معاذ اللہ حضور ﷺ کی ذہنیت سے اس کی ذہنیت بڑھی ہوئی ہے۔ اب اس کی روح تلملاتی ہوگی کہ میری بھی حجامت ہونے لگ گئی ہے، مگر عوض معاوضہ گلہ ندارد، اس نے حضور ﷺ پر اپنی علمی طاقت کو بڑھایا تھا تو اس کے مریدوں نے اپنی علمی فوقیت اس پر ظاہر کر دی تو کون سا غضب ہوگیا؟ ''خود کردہ را علاج چیست'' لیکن اسلام اس ملحدانہ ارتکاب کا روادار نہیں۔

۴۴...... اسلامی میں مسیح و مہدی دو ہستیاں الگ الگ ہیں اور مرزائی تعلیم اپنے مسیح قادیانی کو (جو درحقیقت نہ مسیح تھا نہ مہدی) مسیح اور مہدی ایک ہستی مانتی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴۵......مہدی ومسیح کے متعلق جس قدر اسلام میں پیشینگوئیوں کے ضمن میں حالات بتائے گئے ہیں مسلمان ان کو محسوس اور واقعی صورت میں دیکھنے کے منتظر ہیں اور دجال، مسیح، مہدی، دابۃ الارض، مقعد خلیفہ مسیح یاجوج ماجوج اختصار وقت نزول مسیح، کسر صلیب، قتل خنزیر اور دم مسیح وغیرہ محسوس اور مشاہدہ کے طریق پر دیکھنا چاہتے کیونکہ جس قدر آج سے پہلے اسلامی پیشینگوئیاں پوری ہو چکی ہیں (جیسے ہلاکت کسریٰ وقیصر، فتح مکہ، اشاعت اسلام، ذلت یہود، عموم حکومت نصاریٰ، مصائب اہل مدینہ، واقعات کربلائے معلّٰی اور تنافس فی الاموال معہ حالات حاضرہ) وہ سب بلا تاویل مشاہدہ میں آچکی ہیں اور آرہی ہیں لیکن مرزائی تعلیم ان کو خیالی طور پر پیش کرتی ہے اور تاویل پر تاویل کر کے اسلام کو مشکوک حالت میں پیش کر رہی ہے۔

۴۶......اسلام میں حضرت مسیح علیہ السلام کا نزول جسمانی طور پر دمشق میں مذکور ہے اور جناب امام کا ظہور مکہ معظمہ میں حج کے موقع پر لکھا ہے اس کے بعد جبل افیق پر یہود واہل اسلام کے مابین جنگ مذکور ہے مگر مرزائی تعلیم میں اس کا نشان نہیں ملتا۔ باتیں بنا کر سب کچھ قادیان میں بنالیا ہے جو بچوں کا کھیل سمجھا جاسکتا ہے کہ جس کا جو جی چاہے بنالیا کرے۔

۴۷......اہل اسلام کا حج بیت اللہ شریف میں ہوتا ہے اور ان لوگوں کو حج قادیان میں قرار پایا ہے اور مکہ کا حج اس کے بعد چنداں ضروری نہیں سمجھا گیا۔

۴۸......کوئی نبی پچاس سال تک شرک میں گرفتار نہیں رہا لیکن مرزا صاحب قرآن وحدیث کی روشنی میں بھی بقول خود حیات مسیح کا قول کرتے ہوئے پچاس سال تک مشرک رہے ہیں اگر کسی نبی کو شرک کے ماحول سے کچھ اشتباہ ہوتا تھا تو بہت جلد اس کا دفعیہ کر دیا جاتا تھا۔

۴۹......اسلام کہتا ہے کہ حضور ﷺ کے بعد بعثت انبیاء نہ ہوگی مگر مرزائی مذہب نے حیلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بہانے کر کے اسے جاری کر رکھا ہے لیکن صرف اپنے لئے اور یہ امر ابھی تک مشتبہ رہا ہے کہ کیا یہ نبوت صرف مرشد کی اولاد صلبی میں جاری رہے گی یا روحانی اولاد (مرید) بھی اس کے حقدار ہیں؟ محمودی پارٹی کا خیال ہے کہ اولاد صلبی ہی قدرت ثانیہ اور نبی بن سکتی ہے اور چند ایسی ہستیاں بھی موجود ہیں کہ قدرت ثانیہ بن کر اعلان کر رہی ہیں کہ مسیح کے تمام مرید بھی نبی وقت بننے کے حقدار ہیں اور اسی کشمکش میں ان کے درمیان رسالہ بازی اور مباہلہ بازی ہوتی رہتی ہے اور ان کے مدعیان زمانہ حال صاف لفظوں میں کہہ رہے ہیں کہ جب تک ہمارے ہاتھ پر بیعت نہ کی جائے خود خلیفہ محمود کی بھی نجات نہیں ہو سکتی۔ مگر خلیفہ صاحب ان کے متعلق یہ رائے رکھتے ہیں کہ وہ صحیح الدماغ نہیں ہیں۔ اہل اسلام مرزا صاحب کے متعلق یہی لفظ استعمال کرتے ہیں تو یہ لوگ گھبراتے ہیں لیکن اپنے سر پر پڑی تو بے دھڑک جنون کا فتویٰ لگا دیا ہے۔

۵۰......۱۰ جولائی ۱۹۳۴ء کو "معاصر زمیندار" لاہور نے (بحوالہ کتاب سیر المصنفین از محمد یحییٰ تنہا) ثابت کیا ہے کہ "براہین احمدیہ" مسیح قادیانی کی تصنیف نہ تھی بلکہ اس میں جتنا مواد تھا وہ دوسرے لوگوں کی منت خوشامد اور چاپلوسی کر کے بمشکل حاصل کیا ہوا تھا چنانچہ مولوی چراغ علی مرحوم کے کاغذات سے ایسی کئی چٹھیاں برآمد ہوئی ہیں۔ جن میں سے تین چٹھیوں کا اقتباس ذیل میں درج ہے۔

الف...... "جب آپ جیسا اولوالعزم صاحب فضیلت دینی و دنیوی تہ دل سے حامی ہو اور تائید دین حق میں دل گرمی کا اظہار فرمائے تو بلا شائبہ ریب اس کی تائید فی سبیل اللہ خیال کرنی چاہئے۔ ماسوا اس کے اگر کچھ دلائل یا مضامین آپ نے نتائج طبع عالی سے جمع فرمائے ہوں تو وہ بھی مرحمت فرما دیں"۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ ہے مرزائیوں کے آقا و مولا کی لیاقت کے ڈھول کا پول۔ دعویٰ تو یہ ہے کہ تخلیق آدم سے سات ہزار سال تک جتنے رسل اور انبیاء آئے ہیں حقیقت میں میں ہی ایک شخص تھا، جو مختلف صورتوں میں پیرہن نبوت پہن کر ظاہر ہوتا رہا۔ نجی اللہ، خلیل اللہ، ذبیح اللہ، کلیم اللہ اور روح اللہ بن کر ایک عرصہ تک اپنے روحانی کرشموں اور معجز نمائیوں سے دنیا کو حیرت زدہ کرتا رہا۔ جتنے آسمانی صحائف اترے ان کا حامل میں ہی تھا۔ حتیٰ کہ سید الرسل، فخر انام، شافع عالمیان، محمد رسول اللہ کہلا کر میں نے ہی دنیا کو تاریکی کے عمیق گڑھے سے نکال کر بام ثریا تک پہنچایا اور وہ کلام معجز بیان بھی مجھ پر ہی نازل ہوا جس کو دنیا کے کروڑوں انسان باوجود سیزدہ صد سال گزرنے کے آج تک اسے اپنا حرز جاں بنائے ہوئے ہیں۔ اور آج تک کسی کو اس میں سر مو تحریف کرنے کی جرأت نہیں ہوئی یہاں تک کہ میں محمد ثانی بن کر تجدید دین کیلئے پہلے سے زیادہ آن بان کے ساتھ پھر نازل ہوا۔

حیرت کا مقام ہے کہ وہ دعویدار افضلیت انبیاء آج ایک کتاب ''براہین احمدیہ'' لکھنے سے عاجز آ گیا اور اسے اپنی امت میں سے ایک شخص کا جس سے کہ اس کا علم ہر حیثیت میں زیادہ ہونا چاہے تھا ہمیں تعجب ہے کہ یہی افضل نبی دست نگر نظر آتا ہے اور اس سے استمداد چاہتا ہے اور اپنی سچائی کے لئے اس سے دلائل مانگتا ہے۔ حیف ہے ایسی افضلیت پر اور تف ہے ایسی نبوت پر۔ کیا نبی کا علم اپنی امت میں سب سے زیادہ نہیں ہوتا' کیا مرزائی انبیاء میں اس کی نظیر پیش کر سکتے ہیں؟ اب ہم دوسری چٹھی کا اقتباس درج کرتے ہیں جو پہلے سے وضاحت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔

ب...... ''آپ کے مضمون اثبات نبوت کی ایک مدت تک انتظار میں نے کی، کوئی عنایت نامہ نہیں پہنچا مکرر تکلیف دیتا ہوں کہ براہ عنایت بزرگانہ بہت جلد مضمون اثبات حقانیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرقان حمید تیار کر کے میرے پاس بھیج دیں"۔

ناظرین خوب سمجھ گئے ہوں گے کہ مرزائی ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلتے رہے ہیں۔ لیکن مسلمانوں میں اب ان کی دال گلتی نظر نہیں آتی' کیونکہ انہوں نے ان کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے۔ اب تیسری چٹھی ملاحظہ فرمائیں۔

ج...... "آپ کو جو اپنی ذاتی تحقیقات سے ہنود پر اعتراضات معلوم ہو ہوئے ہوں یا وید پر جو اعتراض ہوں ان اعتراضوں کو ہمراہ مضمون اپنے کے ضرور بھیج دیں۔

لو اب اور سنئے۔ محمد احسن امروہی جب ۱۹۱۴ء میں قادیانیت چھوڑ کر لاہوری پارٹی میں شامل ہو گیا تھا تو اس نے بھی اپنی کتاب "قول مجد" میں کئی ایک چٹھیاں مرزا صاحب کی نقل کی ہیں' جن میں بتایا ہے کہ مرزا صاحب کو جب مشکل آ پڑتی تھی یا کتاب کے حوالہ دینے میں یا کسی سخت اعتراض کا جواب دینے میں تو مجھ (احسن امروہی) سے ہی امداد طلب کرتے تھے اور کمال لجاجت اور منت سماجت سے خط لکھا کرتے تھے۔ جس میں میری تعریف و توصیف میں زوردار فقرے موجود ہوتے تھے۔

بہرحال یہ ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب بحیثیت ایڈیٹر کے اپنی تصانیف کیا کرتے تھے۔ مضامین عام طور پر لوگوں کے ہوتے اور ایک آدھ اپنا بھی ہو گیا تو خیر مگر نام مرزا صاحب کا ہی چلتا تھا مگر افسوس یہ ہے کہ لوگوں کے مضامین کو اس طرح بیان کرتے تھے کہ گویا وہ ان کے اپنے ہی مضامین ہیں۔ اور یہ طرز ان کا توہین مسیح میں بھی مسلم الثبوت ہو چکا ہے۔ ثابت ہوتا ہے کہ آپ شہرت طلب بہت تھے اور مضمون چرانے میں بھی مہارت تامہ رکھتے تھے' لیکن اسلام میں اس وصف کا کوئی نبی نہیں گذرا۔ کہ لوگوں کے مضامین چرا کر وحی کے رنگ میں ظاہر کرتا ہوں۔

کرشن کا دعویٰ کرتے ہوئے مرزا صاحب نے بروز اور رجعت کا بھی دعویٰ کیا ہے کیونکہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرشن کی کتاب ''گیتا'' میں تناسخ اور بروز کا ثبوت کم از کم پندرہ جگہ پر دیا ہے اس لئے جب آپ کرشن تھے تو یہ عقیدہ بھی خلاف اسلام آپ کو بدلنا پڑا اس لئے اہل اسلام زور سے کہتے ہیں کہ کسی نبی نے تناسخ کا قول نہیں کیا اور نہ ہی اپنے روپ بدلنے کو ظاہر کیا ہے اور جن تحریرات سے رجعت اور تناسخ ثابت کیا جاتا ہے وہ اسلام کے نزدیک غیر معتبر ہیں اور یا انکا مطلب غلط طور پر بتایا جاتا ہے اس لئے اہل اسلام مانتے ہیں کہ نہ مسیح قادیانی نبی تھا اور نہ کرشن ورنہ ان دونوں کی تعلیم اسلام کے خلاف نہ ہوتی۔

۵۱......مولوی محمد حسین مرحوم بٹالوی اور مرزا صاحب کے درمیان دیر تک ہتک عزت کے دعاوی عدالت میں چلتے رہے۔ اخیر میں دونوں سے اقرار نامہ لے کر صلح کرائی گئی۔ مرزائیوں نے مولوی صاحب کا اقرار نامہ شائع کر کے ثابت کیا ہوا ہے کہ ان کو ذلت پہنچی تھی اور مرزا صاحب بچ نکلے تھے' مگر ذیل کی تحریر ثابت کرتی ہے کہ مرزا صاحب میں جرأت نبوی ذرہ بھر بھی نہ تھی اور نہ ان کی زندگی بے لوث تھی' بلکہ ہزاروں عیوب سے بھری ہوئی تھی۔ پہلے عدالت کا نوٹس ملاحظہ ہو پھر مرزا صاحب کا اقرار نامہ۔

''جی ایم ڈبلیو ڈگلس صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت سے مؤرخہ ۲۳ راگست ۱۸۹۷ء بمقدمہ سرکار بذریعہ ڈسٹرکٹ کلارک بنام مرزا غلام احمد ساکن قادیان حسب ذیل ریمارک فیصلہ میں ہوئے ''جو تحریرات عدالت میں پیش کی گئی ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ وہ (مرزا) فتنہ انگیز ہے انہوں نے بلاشبہ طبائع اشتعال کی طرف مائل کر رکھا ہے'' پس مرزا غلام احمد کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ ملائم اور مناسب الفاظ میں اپنی تحریرات استعمال کریں ورنہ بحیثیت صاحب مجسٹریٹ ضلع ہم کو مزید کاروائی کرنی پڑے گی۔''

''میں مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو بحضور خداوند تعالیٰ حاضر جان کر باقرار صالح اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱)......میں ایسی پیشگوئی جس سے کسی شخص کی تحقیر (ذلت) کی جائے یا مناسب طور سے حقارت (ذلت) سمجھی جائے یا خداوند تعالیٰ کی ناراضگی کو مورد ہو شائع کرنے سے اجتناب کروں گا۔

(۲)......میں اس سے بھی اجتناب کروں گا شائع کرنے سے کہ خداتعالیٰ کی درگاہ میں دعا کی جائے کہ کسی شخص کو حقیر (ذلیل) کرنے کے واسطے جس سے ایسا نشان ظاہر ہو کہ وہ شخص موردِ عتاب الٰہی ہے یہ ظاہر کرے کہ مباحثہ مذہبی میں کون صادق اور کون کاذب ہے؟

(۳)...... میں ایسے الہام کی اشاعت سے بھی پرہیز کروں گا کہ جس سے کسی شخص کا حقیر (ذلیل) ہونا یا موردِ عتاب الٰہی ہونا ظاہر ہو یا ایسے اظہار کے وجوہ پائے جائیں۔

(۴)...... میں اجتناب کروں گا ایسے مباحثہ میں مولوی ابوسعید محمد حسین یا اس کے کسی دوست یا پیرو کے خلاف گالی گلوچ کا مضمون یا تصویر لکھوں یا شائع کروں جس سے اس کو درد پہنچے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اس کے یا اس کے کسی دوست یا پیرو کے برخلاف اس قسم کے الفاظ استعمال کروں جیسا کہ دجال، کافر، کاذب، بطالوی۔ میں کبھی اس کی آزادانہ زندگی یا خاندانی رشتہ داروں کے برخلاف کچھ شائع نہ کروں گا جس سے اس کو آزار پہنچے۔

(۵)...... میں اجتناب کروں گا کہ مولوی ابوسعید محمد حسین یا اس کے دوست یا پیرو کو مباہلہ کیلئے بلاؤں اس امر کے ظاہر کرنے کیلئے کہ مباحثہ میں کون صادق اور کون کاذب ہے۔ نہ میں اس محمد حسین یا اس کے دوست یا پیرو کو اس بات کیلئے بلاؤں گا کہ وہ کسی کے متعلق کوئی پیشینگوئی کریں۔

دستخط

مرزا غلام احمد قادیانی بقلم خود۔ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء

کسی نبی نے اس قسم کا اقرار نامہ حکومت وقت کے سامنے پیش نہیں کیا اور نہ ہی اپنی کمزوریوں کا کا ضمناً اقرار کیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲۸) عہد قادیانیت میں مدعیان نبوت

(۱) چراغدین جمونی: مرزا صاحب نے رسالہ "**دافع البلاء**" میں اس کا ذکر کیا ہے کہ وہ میری تائید کے لئے مبعوث ہوا تھا مگر میں نے اس کو منظور نہیں کیا کیونکہ خشک مجاہدہ سے اس کا دماغ خراب ہو چکا تھا اور جو الہامات اس پر نازل ہوتے ہیں ان کے متعلق مجھ کو یہ الہام ہوا ہے کہ **نزل به جبیز** اس پر خشک روٹی اتری ہے۔ مراد یہ ہے کہ اس کے الہام شیطانی ہیں۔ یہ نبی آپ کی زندگی ہی میں تباہ ہو گیا۔

(۲) الٰہی بخش ملتانی: نزیل لاہور (اکاؤنٹنٹ) وہ مرزا صاحب کا مرید تھا' بگڑ کر موسیٰ بن گیا تھا اور ایک بڑی ضخیم کتاب (عصائے موسیٰ) لکھی جس میں الہامات کے ذریعہ بتایا کہ مرزا میرے ہاتھ سے ہلاک ہو جائے گا مگر وہ طاعون سے پہلے مر گیا۔

(۳) ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی: بیس سال تک مرزائی رہ کر خود مدعی رسالت بن بیٹھا۔ قرآن شریف کی تفسیر لکھی اور رسالہ "**الحکیم**" جاری کیا اور مرشد کی ہلاکت کے متعلق اس نے ایک الہام شائع کیا کہ ۴ راگست ۱۹۰۸ء تک مرزا صاحب مر جائیں گے۔ مرزا صاحب نے اس کے مقابلہ پر الہام شائع کیا تھا کہ وہ میری زندگی میں تباہ ہو جائے گا۔ مگر وہ ایسا سخت جان مرید نکلا کہ مرشد کے مرنے کے بعد سات سال تک زندہ رہا۔

(۴) ڈاکٹر ڈوئی (امریکہ): نے مسیح ہونے کا اعلان کیا اور چونکہ وہ بہت عمر رسیدہ تھا فالج گرنے سے مر گیا اور مرزا صاحب نے کہا کہ چونکہ وہ میرے مقابل کھڑا ہوا تھا اس لئے مر گیا۔

(۵) احمد سعید ن سنکھڑ یالی: مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ میں جون بدل بدل کر آؤں گا اور قدرت ثانیہ کہلاؤں گا۔ تو جناب کی موت کے بعد کئی مدعی کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ احمد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سعید سنبھڑیالی (ضلع سیالکوٹ) اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس مدعی قدرت ثانیہ ہوا اور اپنا لقب یوسف موعود رکھا۔ اپنے الہامات اپنے رسائل ''پیراہن یوسفی'' میں جمع کیے جس میں اس نے ظاہر کیا تھا کہ میں نہایت غم کی حالت میں رو رہا تھا کہ مریم علیہا السلام نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ''بچہ رونہ'' یہی الہام امرتسر چوک فرید میں بیان کیا تو لوگوں نے اسے سنگسار کرنا شروع کیا وہ بھاگ گیا اور بچوں نے ''بچہ رونہ، بچہ رونہ'' کہہ کر چھیڑنا شروع کیا۔ وہ اپنی ایک تصنیف میں لکھتا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ رشتہ داریاں سب ناجائز ہیں۔ اور وہ ولد الزنا ہیں۔ آئندہ کے لیے میں حکم دیتا ہوں کہ ہندوؤں کی طرح غیر قوموں سے رشتہ کریں۔ اس کے گلے میں ایک گلٹی ہے جسے مہر نبوت ظاہر کرتا ہے۔

(۶) ظہیر الدین (اروپ ضلع گوجرانوالہ) اس نے بھی یوسف موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا اپنی کتاب ''براہین حقہ'' میں لکھا تھا کہ مرزا صاحب کی شخصیت کو آج تک کسی نے نہیں سمجھا۔ وہ حقیقی نبی تھے' قادیان میں مسجد الحرام بیت اللہ شریف ہے اور وہی خدا کے نبی کی جائے پیدائش ہے اس لئے اس کی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھنا ضروری ہے۔ یہ نبی ناکام رہا اور مرزا محمود کے ہاتھ پر تائب ہو کر مریدوں میں شامل ہو گیا۔

(۷) یار محمد وکیل ہوشیار پور: اس کا دعویٰ ہے کہ محمدی بیگم میں ہوں۔ نکاح سے مراد بیعت میں میرا داخلہ ہے اور مرزا صاحب کے بعد گدی کا حقدار میں ہوں' کیونکہ مرزا صاحب نے کہا ہے کہ قدرت ثانیہ کا مظہر وہ ہوگا جو میری خو بو پر ہوگا۔ چنانچہ یہ علامت مجھ میں سب سے بڑھ کر پائی جاتی ہے۔

مرزا محمود کے مقابلہ میں تقریباً پچاس رسالے لکھ چکا ہے جس میں وہ خلافت کا مطالبہ کرتا ہے مگر مسند خلافت پر چونکہ محمود صاحب قابض ہیں۔ اس لیے اس کی تبلیغ معرض وجود میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں آئی۔

(۸) فضل احمد ابن غلام محمد ڈاکخانہ چنگا بنگیال متصل گجر خان (عرف عجم النساء): نے دعویٰ کیا ہے کہ مرزا صاحب کا ظہور میں ہوں۔ میں اپنی چالیس سال کی عمر گذار چکا ہوں۔ مرزا صاحب کی اصلی عمر پچانوے سال تھی وہ ساٹھ سال کی عمر پا کر مر گئے تو بقیہ بیس سال کی عمر مجھے دی گئی۔ اب میں مرزا صاحب ہوں اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ فتوحات مکیہ جلد اول باب بہتر (۷۲) میں ہے کہ بیت اللہ شریف کے تہہ زمین میں ایک خزانہ مدفون ہے۔ حضور ﷺ نے کسی مصلحت کی وجہ سے اس کو نہیں نکالا۔ فاروق اعظم نے بھی ارادہ کیا تھا مگر پھر رک گئے اور جب میں (ابن عربی) شہر تونس ۵۹۸ھ ہجری میں گیا تو مجھے ایک تختی دکھائی گئی جو انگل بھر موٹی، طول بھی ایک بالشت یا کچھ زیادہ تھا۔ میں نے دعا مانگی کہ یا اللہ یہ تختی واپس اسی خزانہ میں لوٹائی جائے' مجھے خوف تھا کہ اگر لوگ دیکھیں گے تو بگڑ جائیں گے' کیونکہ یہ امام آخر الزمان کا حق ہے کہ وہ خزانہ نکال کر تقسیم کرے اور یہ خزانہ معارف قرآنی ہیں جو مجھ پر ظاہر ہوئے ہیں۔ ۱۵ جنوری ۱۹۳۱ء کو مجھے الہام ہوا کہ مولوی صاحب **اخرج من کنوزک المخزونة** .

ازالہ اوہام، ص ر ۶۳۵ پر لکھا ہے کہ جو شخص کعبہ کی بنیاد کو حکمت الٰہی کا مسئلہ سمجھتا ہے وہ بڑا عقل مند ہے۔ خدا کا فرشتہ مجھے قرآن پڑھاتا ہے۔ اصحاب کہف کا قصہ یوں ہے کہ (**تری الشمس**) نبوت محمدیہ کے آفتاب کو تم دیکھو گے کہ (**اذا طلعت تزاور عن کھفھم ذات الیمین**) جب وہ نکلے گا تو کعبہ سے دائیں طرف مشرق کو نکل جائے گا یعنی قادیان میں ۳ مارچ ۱۸۸۸ء کو اس کا ظہور ہوگا یعنی مرزا صاحب کا ظہور ہوگا (**تقرضھم ذات الشمال**) پھر وہ سورج قادیان سے شمال مشرق کاٹتا ہوا چلا جائے گا۔ جس سے مراد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ہوں۔

۱۸ اگست ۱۹۰۷ء کو مسیح قادیانی نے بھی دیکھا تھا کہ شمال مشرق کی جانب سے یعنی میرے مقام رہائش سے ایک ستارہ سیدھا سرتک آ کر گم ہوگیا۔ یعنی میں اس تحریک کو کمال تک پہنچا کر مر جاؤں گا۔ جو میری راہ میں نہیں چلے گا وہ ٹوٹ جائے گا' تمام رکاوٹیں اٹھادی جائیں گی۔ میں اقوام عالم کے لئے خدا کے ارادوں کا الارم ہوں۔ میں القائم بامر اللہ ہوں، میں ہی وہ خزانہ تقسیم کر رہا ہوں جو بیت اللہ میں ہے، میں نجم النساہوں، میری بیعت کرو۔

یہ مدعی نبوت ابلہ مغرور ہے جیسا کہ اس کے شعروں سے اندازہ ہوسکتا ہے:

(الف) شعر

یار غصے میں سخت بھرا ہے پر کہ اندر آؤ جل جائیں گے باہر والے جلدی اندر آؤ
یار کی نظر اب قہر آلود ہے آ جاؤ قال مری میں پھر اب اس نے مجھے بنایا آ جاؤ ڈھال مری میں
سامنے اس کے میں کھڑا ہوں آ جاؤ ڈھال کے اندر بیعت میری ڈھال خدا کی آ جاؤ بیعت کے اندر
اب نہ رکنا بیعت مری ہے بیعت جلدی کرلو شاہ گدا سب آؤ ادھر کو بیعت جلدی کرلو

(ب)

ورنہ یہ کہ آخری میں ہوں آ جاؤ میرے اندر بعد مرے دروازہ بند ہو کیونکر آؤ گے اندر
زمانہ میرا بیس سال پانچ اور پانچ ہیں پھر بھی فضل کے بعد بھی فضل ہی ہوگا بیعت کرنا پھر بھی

(ج)

اے عزیزو! وہ چمکنے والا ستارہ میں ہوں سب سے بڑا فرزند مسیحی فضل العمر بھی میں ہوں
صدیوں کے غوث مجدد قطب ابدال جہاں کے پیچھے چھوڑے اڑنے والے کل اولیاء جہاں کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(د)

اے خدا میری سن لے دعا اے میرے رب مجیب دعا
الہام دلوں پر نازل کر کلام اب اپنا نازل کر

میری زندگی کی حد خدا تعالی نے یوں بتائی ہے کہ **ثمانین حولا او قریبا من ذلک. ما هو المیزان. هو فوق سبعین حولا**. یا اللہ اس سے آگے یہاں رہنے کی زندگی مرحمت ہو۔ زندگی آگے ملتی ہے۔ یہاں انڈہ ہے (**ان اللہ جعل الصورۃ فی الشقین**) یعنی آدھی زندگی آسمان پر اور آدھی زمین پر اے خدا عالم آخرت میں میرا کیا عہدہ ہے؟ تم نجم النساء ہو۔

اپنے مغرب سے طلوع آفتاب اب ہوگیا
باب توبہ بند ہو گا فیصلہ اب ہوگیا

یہی خاکسار ستر سال والا دروازہ ہے۔ جب تک میں دنیا میں ہوں عذاب کمتر ہوگا اس جہان سے جانے کے بعد بالکل نظارہ قیامت ۱۹۵۱ء تک قائم رہے گا۔ بیعت کرو تو یہ عذاب رفع ہو جائے گا اور آئندہ بیس سال امن میں گذریں گے۔ خدا نے ۱۸۸۸ء کو مجھے کہا کہ تیری عمر ستر سال ہے۔ اور مانگی تو کہا فراخ ہے۔ فراخی کے ساتھ عمر کا طول مانگا تا کہ کام مفوضہ انجام دے سکوں۔ فرمایا زندگی آگے ملتی ہے یہاں انڈہ ہے یعنی انسان یہاں انڈے کی مانند ہے اس دنیا سے نکلنے کے بعد خالص زندگی ملتی ہے۔

(۹) مرزا محمود بن مرزا غلام احمد قادیانی: مسند آرائے خلافت آپ ہی ہیں۔ آپ میٹرک فیل ہیں۔ مولوی نور الدین خلیفہ دوم سے دینیات کی مشق کی۔ اردو میں ان کی تصانیف ہیں اور لیکچر دیتے ہیں۔ عربی فارسی میں کوئی تحریر نہیں دیکھی گئی۔ پرائیویٹ طور پر انگریزی کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معمولی تعلیم حاصل کر لی ہے۔ اپنے والد بزرگوار سے **کأنّ اللہ نزل من السماء** کا خطاب حاصل کیا ہوا ہے۔ عنموا ایل صاحب المجد والعلی بھی آپ ہی کہلاتے ہیں۔ فخر الرسل بھی آپ ہی کا خطاب ہے۔ ۱۹۳۳ء میں سالانہ جلسہ کے موقع پر بیان کیا تھا کہ فرشتوں نے مجھے قرآن شریف کے وہ جدید مفہوم سمجھائے ہیں کہ آج تک کسی کو معلوم نہیں۔ چنانچہ آج کل وہ مفہوم تفسیر کی صورت میں خاص خاص مرزائیوں کے پاس چھپ کر پہنچ رہے ہیں۔ بہر حال آپ قدرت ثانیہ کہلاتے ہیں جس کی وجہ سے ان کو نبوت جدیدہ کے دعویٰ کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب کے عہد میں تبلیغ زوروں پر ہے مگر قوت بازو سے تبلیغ میں وہ تمام وسائل استعمال کئے جاتے ہیں جو سر فدائی اور متشددین استعمال کیا کرتے ہیں انہی کے عہد میں محفوظ الحق علمی اینڈ کو بہائی مذہب کے پیرو مدت دراز تک مرزائی رہ کر قادیانی سے نکال دیئے گئے۔ عبدالکریم ایڈیٹر اخبار مباہلہ کا سانحہ جانفرسا بھی آپ کے عہد میں ہی پیش آیا۔ سکھوں کے ایک گروہ نے مرزائی بن کر آپ سے ہی ہزاروں روپے کی تھیلیاں وصول کیں۔ ضرب وقتل کی واردات بھی آپ کے عہد کا امتیازی نشان ہیں اور آپ کا ہی یہ فتویٰ ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب کو نہیں مانتے وہ کافر ہیں اور مخالف کتیوں کی اولاد اور یہود سے بدتر ہیں۔ سیر یورپ کو گئے تو دمشق اتر کر منارۂ بیضا کا قرب حاصل کیا۔ اور جناب عرفانی صاحب خلیفہ بہاء نے ہر چند تبادلہ خیالات کی غرض سے ملاقات کرنا چاہی مگر آپ گریزاں رہے۔

(۱۰) عبداللہ تیماپوری: اسے دائیں بازو کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔ انجیل قدسی اس کی بہترین کتاب ہے۔ قرآن شریف کی تحریف کرتے ہوئے یوں لکھا ہے کہ **یسفک الدماء** سے مراد یہ ہے کہ معاذ اللہ حکم الٰہی کے خلاف حضرت آدم علیہ السلام نے بی بی حوا علیہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلام سے خلاف وضع فطرت انسانی کا ارتکاب کیا تھا۔ یہ بھی قدرت ثانیہ کا مدعی ہے اور دعویٰ سے کہتا ہے کہ بہت جلد مرزا محمود میری بیعت میں داخل ہو جائیں گے۔ اس کے تابعدار کیمل پور (اٹک) اور پشاور کے مضافات میں پائے جاتے ہیں۔

(۱۱) عابد علی شاہ بد وملی ضلع سیالکوٹ: مرزا محمود کا فتویٰ ہے کہ مرزائیوں کو مسلمانوں سے رشتہ ناطہ قطعاً حرام ہے مگر اس نے اجازت دی ہوئی تھی۔ یہ طاعون سے مرا تھا۔

(۱۲) محمد بخش قادیانی: پہلے پہل مخالف رہا پھر بیعت مرزا میں داخل ہو گیا اور بہت جلد ترقی کر کے الہامات شائع کر دیئے۔ جن میں سے ایک الہام یہ بھی ہے کہ "آئی ایم وٹ وٹ"

(۱۳) ڈاکٹر محمد صدیق: (لاہوری پارٹی) علاقہ گدک (بہار) میں اپنا مذہب پھیلا رہا ہے۔ اپنی کتاب (ظہور بشویسور) میں لکھتا ہے کہ مسیح قادیانی وشنو اوتار تھا۔ خلیفہ محمود ولد مرزا غلام احمد ویر بسنت ہے اور میں چن بشویسور ہوں۔ میرے ظہور کے بعد سات سال تک مرزا محمود مر جائے گا (مگر یہ الہام غلط ثابت ہوا ممکن ہے کہ اس سے مراد اخلاقی موت ہو کیونکہ بقول فضل پکٹ بھی اخلاقی موت سے مر گیا تھا) اور یہ بھی لکھا ہے کہ صوبہ بہار کی مذہبی کتابوں میں یہ دو موعود مذکور ہیں اور ان کا ہندو لوگ کمال انتظار کر رہے تھے یہ بھی لکھا ہے کہ:

۱.....مرزا محمود بہت جلد میرا ہم خیال ہو کر بادشاہوں کا سردار بنے گا اور ۸۴ سال عمر پائے گا

۲.....جب خدا اور رسول کے خلاف کوئی بات پیدا ہوتی ہے تو مامور (غوث، قطب، ابدال) وغیرہ بھیجے جاتے ہیں۔ قادیان سے آواز آئی ہے کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت جاری ہے۔ اس ہتک آمیز عقیدہ کے دفعیہ کے لئے خدا نے مجھے مبعوث کیا ہے۔

۳.....جو علامات کتب ہنود میں لکھے ہیں ان کے مطابق ظاہر ہوا ہوں کہ میری والدہ نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیوہ ہو کر نکاح ثانی کیا تو میں ساتویں نمبر پر پیدا ہوا۔ برہمچاری بن کر علاقہ کرناٹک کو گیا۔ ۸ سال تک پوشیدہ رہ کر ظاہر ہوا۔ پیٹھ پر سانپ کے منہ کا نشان موجود ہے۔ ہاتھ میں سنکھ، بیل چکر وغیرہ کے نشانات بھی موجود ہیں۔ کتب احادیث میں چالیس مہدیوں کا ذکر ہے جن میں سے چند نشان مثلاً خال وجہ وغیرہ مجھ میں بھی پائے جاتے ہیں۔

۴...... حضور ﷺ کے بعد صدیق کا درجہ مہدی اور مسیح سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ میرا نام بچپن سے ہی صدیق دیندار ہے۔ مجھے ایسے دعاوی کی ضرورت نہیں، خدا نے مجھے اپنے فضل سے پیشوا بنایا ہوا ہے۔ میرا فرض ہے کہ جو ہتک قادیان سے ظاہر ہوئی ہے اسے دور کروں۔

۵...... حضور ﷺ کے قول کے مطابق ۱۳۴۲ میں ترکستان میں سات سال جنگ رہی۔ بعد میں میں پیدا ہوا۔ اس وقت میری عمر چالیس برس تھی اور ۱۳۰۳/۱۸۸۶ میں میری پیدائش ہوئی ہے۔ ۸/ اپریل ۱۸۸۶ء/۱۳۰۳ میں مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ ایک مامور (مدت حمل میں) عنقریب آنے والا ہے۔ اس کا نزول نزول الٰہی ہے۔ وہ میں ہی یوسف موعود ہوں تاکہ اہل قادیان کی اصلاح کروں۔ اسلام میں اس سے بڑھ کر کوئی اور حملہ نہیں کہ حضور ﷺ کے بعد ایک اور نبی کھڑا کیا جائے اور امتی کو احمد والی آیت کا مصداق بنایا جائے اور بیس کروڑ مسلمانوں کو نبوت مرزا کے انکار پر خارج از اسلام تصور کیا جائے۔ اہل قادیان باز آجائیں تو بہتر ہے ورنہ وعید ہے۔ ''دیر آمدہ زراہِ دور آمدہ'' کا وعدہ مجھ سے پورا ہوا۔ محمودیوں اور پیغامیوں میں جھگڑا تھا اس لئے میں حَکَم بن کر آیا ہوں۔ (چن بشویسور)

۶...... ہندوؤں میں مشہور تھا کہ میں مسلمانوں میں پیدا ہوں گا مرزا صاحب بھی میری خبر دے چکے ہیں۔ میری صداقت سمجھ میں نہیں آتی تو چند دن صبر کرو خود فیصلہ ہو جائے گا۔ زمین آسمان میرے شاہد ہیں میں نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا جیسا کہ ان کو بھی معلوم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔مزید تحقیقات کی ضرورت ہوتو کم از کم پندرہ روز میرے پاس ٹھہر و حق کھل جائے گا۔

۷۔۔۔۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ۱۴ سو سال بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مجازی طور پر خدا کا نفاذ اپنے اوپر عائد کیا (جیسا کہ کذکر کم اباء کم من مذکور ہے) مگر لوگوں نے حقیقی خدا سمجھ لیا خدا کے دربار میں جب پوچھا گیا تو حضرت عیسیٰ نے اپنی خدائی سے بالکل انکار کر دیا اسی طرح حضور ﷺ کے بعد مجدد قادیان نے مجازی طور پر اپنی نبوت ظاہر کی تو مرنے کے بعد محمود نے حقیقی نبوت سمجھ لی۔۱۳۴۴ھ میں مجھے مکاشفہ ہوا کہ میں جناب باری میں کھڑا ہوں مرزا صاحب بھی موجود ہیں۔خدا نے پوچھا کہ کیا تم نے اپنی جماعت کو تعلیم دی کہ مجھے نبی مانو۔کہا میں نے کبھی یہ تعلیم نہیں دی۔

۸۔۔۔۔لوگ مجھے مہدی مانتے ہیں مگر مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔میں وہی ہوں جو میں جانتا ہوں یا میرا خدا جانتا ہے کہ میں احمدیوں کیلئے یوسف موعود ہو کر آیا ہوں اور ہتک نبوت دور کر دی ہے۔ہندوؤں میں کلمہ طیبہ موجود تھا میں نے اسے بھی ظاہر کر دیا ہے۔وہ دھڑ ادھڑ مسلمان ہو رہے ہیں میرے نشانات کئی ہزار ہیں صرف اخلاقی نشان ۵۴ ہیں۔یہ نعمت کیسے ملی؟ صرف حضور ﷺ کی محبت میں فنا ہونے سے ملی اور قادیان کے خلاف کرنے سے ملی؟ غیرت الٰہی نے مرزا صاحب سے بڑھ کر نشانات میرے لئے ظاہر کئے میرے سوا قادیان کی اصلاح ممکن نہ تھی۔

۹۔۔۔۔تلاش حق میں مرزا محمود کا مرید بنا۔عقائد پسند نہ آنے پر بیعت فسخ کر دی۔وہاں سے نکالا گیا اور لگا تار ۱۲ رسال سے اس عقیدہ کی تردید کر رہا ہوں۔خدمت رسول اللہ ﷺ کی طفیل جو مجھے نشان دیئے گئے ہیں ان میں سے بارش کا نشان زیادہ اہم ہے جو میری کتاب ''خاتم النبیین'' میں مذکور ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۰...... **کذبت رسل من قبلک**......**نصرنا**، گدگ کے جنگل میں ۲۰ دن بیٹھا رہا۔ ہند و مار نے آئے تو ایک اژدہا نے بھگا دیئے۔ ملاڑ کے علاقہ میں بارش دو دو ہفتہ تک برستی ہے۔ میرا وعظ میدان میں مقرر ہوا، ہندوؤں نے مجھے جیل میں ڈالنے کی ٹھان لی تھی۔ بعد از مغرب ابر پھٹ گیا۔ گیارہ ہندو آپڑے میں نے ایک آیت پڑھی سب ڈر گئے۔ باوجود زبان بندی کے ۲۵ وعظ کئے۔ گدگ میں بارش نہ تھی میں نے دعا کی تو بارش آ گئی۔ موضع بلہاری میں میرے خلاف میٹنگ ہو رہی تھی تو میز کے نیچے سے ایک سانپ نکل آیا تو سب بھاگ گئے۔ ڈاؤن گڑھ میں بارش نہ تھی میں نے کہا کہ میں وعظ کروں تو پندرہ منٹ میں بارش آئے گی تو ایسا ہی ہوا۔ لوگ واپس گھر پہنچے ہی تھے کہ سخت بارش ہوئی۔ پنڈت ہالیا نے کہا کہ بشویسور کی دعا سے بارش کا ہونا لکھا ہے۔ ضلع میسور میں ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس نے وعظ کے وقت مجھ پر گندگی پھینکوادی تو اس کی ذلت ہوئی کہ اس کا داماد میرا مرید ہو گیا۔ مقدمہ چلا، ہائی کورٹ میں میرے حق میں فیصلہ ہوا اور وہ دل کی حرکت بند ہونے سے مر گیا اور اس کے معاون ڈگریٹ ہو گئے۔ سیٹھ محمد صاحب میسور نے مجھے چار شنبہ کے روز کہا کہ ٹاون ہال میں اتوار کو وعظ کرو میں نے کہا کہ خدا نے مجھے روک دیا ہے' کہا کہ تم جھوٹے ہو میں ضرور وعظ کراؤں گا۔ اگلے دن ہی ایک ہندو پنڈت نے بحث کی تو میرا مرید ہو گیا۔ غنڈوں نے کہا کہ آیتوار کو ہم فساد کریں گے کیونکہ تم ہندو اوتار ہو کر گائے کا گوشت کھاتے ہو ۔اب سیٹھ صاحب گھبرا گئے اور مجھے اتوار سے پہلے ہی میسور سے نکال دیا اور میں نے ان کو خط لکھا کہ دیکھو خدا کا کلام کیسے پورا ہوا۔ تالیکوٹہ میں میرے ہمزلف عبدالقادر کے ہاں میری بیوی اپنی بہن کے پاس آئی میں اندر آنے لگا تو مجھے ڈانٹ بتائی۔ واپس چلا آیا تو چند یوم بعد وہ مر گیا اس کی بیوہ میری مرید بن گئی۔ رات میرے پاس تنہا رہتی اور خدمت کرتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۔ مجھے رامدرگ سے تالی گوٹہ کو جانا پڑا، اسٹیشن تک ۳۰ میل کا فاصلہ تھا، رات کو میری خوشد امن نے اس کو میرے ساتھ گاڑی میں بٹھا دیا، جب پھر ہمزلف مذکور کے مکان پر پہنچے تو کوٹھے پر سو گئے۔ بارش آئی تو نیچے الگ الگ سوئے۔ تھوڑی دیر گذری تو وہ لڑکی اپنی چھاتی میرے پاؤں سے لگا کر سوئی ہوئی دکھائی دی۔ اب میں دعا میں مصروف ہو گیا چند روز بعد میری بیوی مر گئی اور اس لڑکی نے مجھ سے شادی کر لی۔ اسی تالیکوٹہ میں ایک ساہوکار نے مجھے چھپر بند اور کار رکھ کر شہر بدر کرنا چاہا تو رات کو اسے کان درد نے اتنا ستایا کہ ڈاکٹر بھی عاجز آ گئے' آخر دل میں ہی پشیمان ہو کر میرا نام لیا اور راکھ باندھی تو فوراً آرام ہو گیا' صبح مجھ سے معافی مانگی۔ گدگ میں میرا ایک مخالف لڑکا مر گیا۔ لکائت میں ایک لڑکے نے مجھے کہا کہ تم ہندو اوتار ہو؟ میں نے کہا ہاں' اس نے مجھے مارنے کی دھمکی دی۔ میں وہاں سے نکل آیا تو وہ مر گیا۔ ۱۹۲۵ء میں بتایا گیا کہ ۵ ماہ کے بعد سرکاری دنگہ فساد ہو گا۔ تو ممتاز و باؤلہ کا کیس واقع ہوا۔ مجھے اپنے فوٹو کا بلاک بنوانا تھا۔ قیمت سات روپیہ بذریعہ الہام ہو گئی۔ ہو سہلی کی مسجد سے مجھے آواز آئی بنگلور میں صرف ۵۰۰ سو آدمی ہیں مطلب یہ تھا کہ اسلام کے معاون صرف پانچ سو تھے ورنہ دو لاکھ کی آبادی تھی۔ رائچور میں بارہ ہزار آدمی بتائے گئے تو سچ نکلا۔ میرے حقیقی بھائی سید محبوب حسین میرے ساتھ تبلیغی دورہ میں مصروف تبلیغ رہے۔ ۲۲ جگہ قیام کیا اور ۲۴ گھنٹے میں بغیر موسم کے بارش ہوتی رہی اور یہی چن بشویسور کی نشانی تھی جو پوری ہوئی۔ ۱۹۲۵ء میں قادیان آیا تو وہاں بھی سخت بارش رات کو اس قدر ہوئی کہ کتب خانہ کی کتابیں لت پت ہو گئیں' صبح میرے تکیہ کے پاس ہی کتابیں دھوپ میں رکھی گئیں۔ وہ یوں کہتی تھیں کہ تم نے غلط تعلیم دیکھ کر ہم پر پانی پھیر دیا ہے' میرے مکاشفہ کے مطابق میرے بھائی احمد علی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا' خواب آیا کہ تیرتا ہوں اور میرے پیٹ پر میرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھائی احمد علی کا لڑکا تہنیت علی ہے۔ کنارہ پر گیا تو اس کی جگہ اس کا بھائی مراتب علی پایا۔ معلوم ہوا کہ اسی رات مر گیا تھا۔ موضع ہلیلا رگ میں مجھے الہام ہوا کہ ایک واقعہ ہوگا، چنانچہ ایک مسجد میں وعظ کرتے ہوئے میں نے کہا کہ جس طرح حضور ﷺ امام الانبیاء ہیں اسی طرح آپ کی امت بھی امام الامم ہے' اس لئے چن بشو یسور بھی اسی امت میں پیدا ہوا، اتنا کہنا ہی تھا کہ مجھے بری طرح نکالا گیا اور مسجد دھوئی گئی۔ دربار شاہی حیدرآباد میں حاضر ہوا تو لوگ مجھے پیشوا ماننے لگے میں نے انکار کردیا اور کہا کہ خدا نے مجھے پیشوا بنادیا ہوا ہے۔ ایک مولوی صاحب نے مجھے کافر کہہ کر خوب ڈانٹا مگر میں نے پروانہ کی، بلکہ لکھ کردیدیا کہ میں پکا احمدی ہوں۔ سلسلہ محمودیہ کا سخت دشمن ہوں' اس کی بیخ کنی کرتا ہوں اور کروں گا۔ پھر میں نے دبایا تو وہ دب گئے اور مجھ سے معافی مانگی۔ حکیم سید محمد احسن نے میرے عقائد پوچھے تو میں نے یہ نظم پڑھ سنائی۔

نظم

ساری قوموں کے میرے سامنے ہیں اصل اصول جگ کی ہر قوم کے دنگل کا پہلوان ہوں میں
یعنی عیسائی وموسائی زردشتی ہوں آریہ ہوں اکابُ ہوں وقرآن ہوں میں
چھتری ہوں دیش ہوں شودر ہوں برہمن ہوں میں سکھ کائستہ ہوں اور حلقہ بھگوان ہوں میں
قادیانی ہوں لاہوری ہوں نجدی ہوں میں نیچری ہے مرا مذہب اور اس سے فرحان ہوں میں
قادری چشتی وسہروردی و رفاعی ہوں میں نقشبندی بروز مہدیٔ دوراں ہوں میں
حنبلی شافعی ہوں مالکی اور حنفی ہوں عرشی فرشی ہوں بہائی اوہل قرآن ہوں میں
خارجی معتزلہ اور ہوں میں اہل حدیث اور سنی بھی ہوں اور زمرہ شیعیان ہوں میں
الغرض کل یہ مذاہب جو ہیں انسان کے ہیں مجھ میں سارے ہیں مذاہب کیونکہ انسان ہوں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جیسے آدم کا وجود ہے گا خلاصۂ عالم پس اسی طرح ہے اسلام مسلمان ہوں میں

ہر ایک مذہب اور بالخصوص اسلام اپنے اصول پر قائم نہیں لوگوں نے فالتو باتیں شامل کر رکھی ہیں۔ مرزائی تعلیم کا بھی یہی حال ہے لوگ مرزا کو نبی جانتے ہیں حالانکہ ۶۳ جگہ اس نے لکھا ہے کہ میں نبی نہیں ہوں۔ پھر مولوی صاحب مجھے بزرگ جاننے لگے کیونکہ ایک بجلی میرے ساتھ تھی جس سے وہ میرے مرید بن گے۔

۱۴...... شروع میں موضع مرچ سے ایک نے کہا کہ ہندو کہتے ہیں کہ ایک مسلمان گوشت خور بشویسور بنا ہوا ہے، کرنا ٹک علاقہ سے نکال دیں یا اس پر جادو چلائیں تا کہ روگی ہو جائے۔ میں نے کہا کچھ پروا نہیں۔ دو ہزار روپیہ دے کر آٹھ دن تک جادو کرایا مگر کچھ نہ بگڑا کیونکہ یہ کام اللہ کا تھا اور میرا وجود درمیان میں نہ تھا۔

۱۵...... ایک نے مجمع میں مجھے مارڈالنے کی ٹھان لی قریب آیا تو میں نے کیا کہ میں چراغ الٰہی ہوں خدا مجھے بجھنے نہ دے گا۔ موضع چکوڑی میں ایک نے کہا کہ تم بشویسور ہو تو میں داڑھی بڑھا کر رسول اللہ بنتا ہوں۔ میں نے کہا کہ میرا ثبوت تو ۱۶ جگہ سے ملتا ہے تمہارا کیا ثبوت ہے؟ وہ خاموش ہو گیا پھر ایک لاٹھی لیکر آیا میں نے اس کو پاس بٹھا لیا تو وہ لاٹھی غائب ہو گئی اور میں بچ گیا پھر میں جاترا میں جا گھسا تو لوگ مجھے سلام کرنے لگے۔ بیل ہونگل۔ میں لوگ مجھ پر مخول اڑانے لگے کسی نے داڑھی نوچی، کوئی دانت دیکھتا، کسی نے دم پوچھی، میں نے کہا کہ تم گالیاں دو میں کچھ نہیں کہوں گا تو کہنے لگے ہم آپ کو اوتار مانتے ہیں ہم نے آزما لیا ہے۔

۱۶...... میں حیدرآباد آیا وہاں ایک مولوی صاحب تکفیر میں بڑے ماہر تھے مجھے بھی مرتد کہا۔ میں نے کہا کہ میں ایسے لفظوں سے نہیں گھبراتا' میں تو برہمن ہوں، میں خود قرآن ہوں،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک ایک آیت پر اٹھارہ اٹھارہ کتابیں لکھ سکتا ہوں۔ سارھقہ کا ترجمہ پوچھا تو میں نے سنا دیا اور کہا کہ کیا ماہر قرآن کو مرتد کہتے ہو؟ خالی ترجمہ تو غیر مسلم بھی کر سکتے ہیں مگر معارف کس سے سیکھیں گے۔ ایک دن اپنی انجمن بنگلور کے ہال میں وعظ کو نکلا، خیال تھا کہ بیت المال قائم ہو۔ خلیل صاحب سے کہا کہ وہ قائم نہ ہوگا کیونکہ ایک اور واقعہ ہونے والا ہے۔ یہ کہہ کر سورہ توبہ کی آخری آیات پڑھیں' جن میں ایثار کا ذکر تھا' پھر میں نے کہا کہ اگر تم ایثار نہ کرو گے تو کیا قبر میں مال لے جاؤ گے؟ یہ سن کر جناب ظہیر الدین کی وزیر زراعت میسور وہیں مر گئے' ہلال ضلع کاروار میں سورۂ ابراہیم پر وعظ کیا تو ایک آدمی بیہوش ہو گیا۔ ایک عورت ہبلی میں میرا وعظ سن کر ایسی متاثر ہوئی کہ ہر طرف اسے بشو یسور ہی نظر آتا تھا' کئی دن تک یہی حالت رہی پھر میری مرید ہو گئی۔ کئی ایک وعظ سن کر مجھے مہدی کہنے لگے' میں نے کہا صدیق ہوں اور یہی اعلیٰ رتبہ ہے۔ میں اپنا نام نہیں جانتا نبی کا نام بس ہے۔ میں سب کو مسلمان جانتا ہوں۔

۱۷......ایک نے خواب دیکھا کہ میں چار سورجوں کے درمیان ہوں تو اس نے حلیہ پہچان کر میری بیعت کر لی۔ ۱۳۴۱ھ میں محبوب شاہ افغانی نے خواب دیکھا کی ہبلی نور سے پُر ہے اور ایک حوض میں کثرت سے تارے گرتے ہیں تو وہ مدراس سے مجھے ملنے آیا اور میرا ہم خیال ہو گیا۔ سید غوث محی الدین تار پتری نے کہا کہ گدگ میں مہدی آئے ہوئے ہیں تو آپ نے میری بیعت کر لی۔ ایک سیاح نے خواب میں کتاب پر پیران پیر کی تصویر دیکھی کہ وہ مجسم بن گئی ہے، اسی سے میرا حلیہ لے کر میرا مرید بن گیا۔ ایک راجہ کو دوپہر کے وقت خواب آیا کہ جاؤ پیران پیر صاحب مصیبت میں ہیں حفاظت کرو تو وہ میری حفاظت کو آ گئے۔ ڈیڑھ ماہ پیشتر پیر محی الدین نے میسور میں خواب دیکھا کہ میں ان کے پاس دو خادم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لے کر آیا ہوں آواز آئی کہ ان کی مدد کرو، میں پہنچا تو پہلے خواب سنا چکے تھی اور میری شناخت کر لی اور معتقد ہو گئے۔ گل محمد نے ۹ ماہ پیشتر شاہ نور میں خواب دیکھا جس میں میرا حلیہ بتایا گیا جب میں پہنچا تو اس نے شناخت کر لیا۔

۱۸...... بہلی میں ایک شادی پر مجھ سے کہا گیا کہ بارش ستاتی ہے میں نے دعا کی تو بند ہو گئی۔ بلہاری میں ایک کو بچھو نے کاٹ کھایا کسی نے میرا نام کی دہائی دے کر دم کیا تو وہ فوراً اچھا ہو گیا۔ رکن الدین مخالف تھا تو اس کا گھر بار فنا ہو گیا، آخر ایک بچہ رہ گیا تو اسے میرے قدموں پر رکھ کر معافی کا خواستگار ہو گیا۔ سیٹھ حسن نے اپنی بہن سے میرا نکاح کرا دیا۔ جب مذہبی وعظوں کا شور اٹھا تو گھبرا گئے۔ ایک رات میں باہر تھا تو میرے گھر کو باہر سے تالا ڈال گئے، میں نے دیکھ کر کہا کہ تالا کھولو مگر آپ نے بہت کچھ کہا کہ کل عقائد کا تصفیہ ہو گا، میں ایک دوست کے گھر چلا آیا صبح ہوئی بحث چھڑی میں نے کہا کہ یہ مہینوں کی بات ہے بتاؤ کہ ہمشیرہ کو بھیجتے ہو کہ جاؤں تو وہ خاموش ہو گئے۔ میں نے سوچا کہ وہ مجھے ماریں گے مگر وہ نرم ہو گئے اور گھر لے جا کر کھانا کھلایا پھر سارا کنبہ میرا مرید بن گیا۔ ایک روشن ضمیر بچہ ست سال بجن کئی متصل گدگ میں تھا۔ اس نے ایک سادھو سے پوچھا کہ تم نے کیا پڑھا ہے؟ کہا کہ ۶ دید، ۱۸ پران اور چھ شاستر۔ کہا تو پھر چن بشویسور آج کہاں ہیں؟ کہا معلوم نہیں، کہا تو پھر تم نے کچھ نہیں پڑھا۔ لو وہ ڈیڑھ ماہ تک گدگ آئیں گے، میں گدگ آیا تو میرے پاس آ کر میری تصدیق کی اور سب حاضرین کا حال بتا دیا اور میرے پاؤں دبانے لگا اور مجھے اپنا باپ کہہ کر پکارنے لگا مجھے یقین ہو گیا کہ یہ ولی اللہ لکنت والا مہدی ہے جو میری تصدیق کے لئے مبعوث ہوا ہے۔

۱۹...... میں یوسف صدیق ہوں، یوسف جیسا حلم مجھے دیا گیا ہے جس کی شہادت میرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عقارب اور میرے تبلیغی علاقہ کے مخالفین دے سکتے ہیں اور یوسف جیسی پاکدامنی بھی مجھے دی گئی ہے' کیونکہ میرے ایک بعید رشتہ میں ایک خوبصورت اور شوخ طبع لڑکی تھی، جو چار سال عمر میں ہی میری دوست تھی اور اس کے سینہ میں سوائے میری تصویر کے کسی دوسرے کی تصویر نہ تھی۔ ۲۸ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہوکر میں کفن پوش فقیر بن گیا تو اس کا ناطہ دوسری جگہ ہو گیا مگر وہ مجھے چاہتی تھی' میرا خط جاتا تو سینہ سے لگا لیتی۔ جب میں نے اصلاح المسلمین، تبلیغ الاسلام، خادم اسلام صفہ اسلام وغیرہ انجمنیں قائم کیں تو ان دنوں میں اسی کے گھر رہتا تھا۔ ایک دن جمعرات کو ۵ بجے دیوانخانہ میں بیٹھا تھا کہ اس نے اپنے ماموں کا بستر ہ تو دیوانخانہ میں بچھوایا اور میرا بستر ہ دالان میں تیار کرایا۔ رات کے دو بجے تھے بجی سجائی میری چادر میں آگھسی اور لب پر لب رکھ دیئے' میں نے آنکھ کھلتے ہی اسے دھکیل دیا اور تہجد کے لئے کھڑا ہو گیا۔ وضو کرتا تھا مگر ہوش قائم نہ تھی اور گھنٹہ بھر وضو ہی کرتا رہا اور جب تہجد شروع کی تو نیند آ گئی اور خواب دیکھا کہ میں پریشان حال اپنی بیوی کے پاس رام درگ ضلع بلگاؤں گیا ہوں' پیراہن پیچھے سے چاک ہے' بیدار ہوا تو صبح اور تہجد ملا کر پڑھی اور لڑکی کو خط لکھا کہ ایسا کام نہ کیا کرو میں تم سے شادی نہ کروں گا اگر موجودہ ناطہ ناپسند ہے تو دوسری جگہ تبدیل کرالو' اس نے کہا کہ مجھے لے جاؤ ورنہ زہر کھالوں گی میں نے روکا مگر وہ نہ مانی' یہ خطوط اس کی جیب میں تھے' کپڑے اتار غسل خانہ میں گئی تو خالہ اس کے کمرہ میں آئی اور وہ خط اٹھا کر پڑھ لئے' اس نے فوراً ٹنکچر آیوڈین کی شیشی پی لی' اب ڈاکٹر آئے کہرام مچ گیا۔ رات کو میں نے دیکھا تو نبض کمزور تھی اور کہہ رہی تھی کہ مردار کی موت مر رہی ہوں۔ میرے چچا نے کہا کہ خون تم نے کیا ہے' میں نے کہا کہ وہ خود دو بجے میری گود میں آگھسی تھی' میں کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار ہوں' میری عصمت پر دھبہ آتا ہے اس واسطے میں نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاف کہہ دیا ہے اور یہ عصمت حضرت یوسف علیہ السلام سے بڑھ کر تھی۔ کیونکہ میں تیس سالہ تھا اور وہ ۱۷ سالہ۔ کسی کا خوف بھی نہ تھا، وہ منکوحہ تھی اور یہ باکرہ۔ میرا عفو یہاں تک ہے کہ مجھے کسی چیز کی پروا نہیں۔ نہ جنت کی خواہش ہے نہ دوزخ کا ڈر۔ ہزار ہا روپے آتے ہیں مگر گھر ایک روپیہ بھی نہیں بھیجتا کیونکہ میں جہاد بالنفس کا پہلوان ہوں۔

۲۰..... اس امت میں جو مامور آئے گا حضور ﷺ کے متعلق جو ہتک کے لفظ استعمال کئے جاتے ہیں ان کو دور کرنا اس کا خاص کام ہوگا۔ دکن میں مشہور ہے کہ پہلے اولوالعزم محمود ویر بسنت آئے گا، اس کے خیالات سے دنیا میں ابتری پھیلے گی (کیونکہ وہ ختم رسالت کا انکار کرے گا) جن کو دور کرنے کیلئے چن بشو یسور صدیق اللہ کا بندہ ظاہر ہوگا۔ ویر بسنت کے نشانات یہ ہیں کہ ۱۹۱۴ء بروز جمعہ گدی نشین ہوگا۔ تاریخ پیدائش ۱۸۹۱ء سے پہلے ہوگی، کشمیر کے نیچے کے علاقہ میں ظاہر ہوگا، گردن اور پیشانی کے بال اکٹھے ہوں گے، پیشانی پر ہری رگیں ظاہر ہوں گی، کرشن اوتار کی گدی پر بیٹھے گا۔ اس کے عہد میں جماعت دو ٹکڑے ہوگی اور خون کی ندی بہے گی یعنی گریٹ وار ہوگی۔ اس کے دست دراز ہوں گے۔ قرآن شریف کے غلط معنی کرے گا۔ ایشور اوتار حضور ﷺ کی ہتک کرے گا۔

۲۱..... اے جماعت احمدیہ! تمہاری جدوجہد کا لوہا مانا گیا ہے۔ دکن میں میرے ساتھ مل کر کام کرو، اختلاف چھوڑ دو، نیچ اقوام کو سرکش لوگوں کی غلامی سے چھڑاؤ اور مسلمانوں کو کافر کرنے کی بجائے کافروں کو مسلمان کرو۔ اے خلیفہ قادیان! دکن اور قادیان کی جماعتیں مل جائیں گی آپ کو شالی دولہا کہا گیا ہے میرے پاس دس بارہ ہزار تک لوگ جمع ہو جاتے ہیں، لوگ مسلمان ہو رہے ہیں۔ مرزا صاحب نے ۶۳ جگہ مدعی نبوت کو کافر جانا ہے۔ میں یوسف موعود بھی اعلان کرتا ہوں کہ آپ کے بعد مدعی نبوت، کافر، کاذب اور دجال ہے (یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہاتھی کے دانت دکھا کر ص ۸ ے پر لکھا ہے کہ لاہوری پارٹی اور قادیانی پارٹی دونوں نے خط وکتابت سے فیصلہ کرلیا ہے کہ ہم تیرے ساتھ مل کر تبلیغ کا کام کریں گے)

۲۲......حضور ﷺ کے بعد نئی بادشاہت قائم نہ ہوگی۔ جتنے بھی پہلے یا پیچھے موعود آئے ہیں وہ حضور ﷺ کے خادم تھے آپ نے فرمایا کہ **ما من نبی الا له نظیر من امتی**، اس لئے آپ کے عہد میں اعزازی اور بروزی موعود تھے۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبر شیل ابراہیم تھے، حضرت عمر مثیل نوح، حضرت عثمان مثیل ادریس اور حضرت امام مثیل یحیٰ تھے۔ مگران کو نبی ماننا سخت گناہ ہے۔ حضرت پیران پیر نے اپنے اندر نبوت دیکھی تو فرمایا کہ **اوتی الانبیاء اسم النبوۃ واوتینا اللقب**. مولائے روم نے شمس تبریزی کو کہا کہ آپ رسول اللہ ہیں اور میں عمر ہوں۔ صرف چھیالیسواں حصہ نبوت کا باقی ہے' اس سے کوئی نبی نہیں بن جاتا۔ علم تصوف سے ناواقف غلو کرتے ہیں اور تکفیر میں لگ جاتے ہیں' ورنہ مثنوی میں صاف لکھا ہے کہ

ع آں نبی وقت باشد اے مرید

اور ابن عربی اس کو ہمیشہ جاری مانتے ہیں۔ اے جماعت قادیان! تمہارا غلو کرنا مصلحت خداوندی تھی کہ مماثلت مسیح پوری ہو' مرزا صاحب کا قول ہے کہ آج ۱۸۸۶ء سے چالیس سال بعد تم (قادیانیوں) کا ماموراتا ہے۔ وہ عمنوائل یوسف صدیق ہے' دور سے آتا ہے، آپ نے بھی اس کے ملنے کا اشتیاق ظاہر کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ

باغ میں ملت کے ہے کوئی گل رعنا کھلا — آئی ہے باد صبا گلزار سے مستانہ وار
آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے — گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

۲۳......عہد رسالت میں جہاد کبیر سے صحابہ نے بڑے مراتب حاصل کئے اب پھر یہ زمانہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ بابرکت ہیں وہ لوگ جو اس لیلۃ القدر کی قدر کرتے ہیں قادیانیو! میاں صاحب مامور نہیں ہیں ان کا میرے ساتھ ہونا ضروری ہے اور ہم دونوں کا وجود کن اس لئے حجت ہے۔ اسلامی کامیابی صوفیانہ رنگ میں ہوتی ہے اور کبھی خشک ملاؤں سے نہیں ہوئی اور یہ کامیابی غیر اقوام کے موعود سے ہوتی ہے چنانچہ حضرت طارق اسپین کے موعود تھے، خواجہ معین الدین ہندوستان کے، حضرت عمر بیت المقدس کے، محمود غزنوی گجرات کے، یوسف عادل شاہ کرنا ٹک کے۔ دکن مسلمان ہونے کو ہے، تم ہی ہو جو اس بوجھ کو اٹھاؤ گے۔ مجھے خدا نے اس لئے بھیجا ہے کہ تم میرے پاس جمع ہو جاؤ۔ کیونکہ میں تمہارا موعود بشیر ہوں۔ مرزا صاحب کو نبی کہنا چھوڑ دو۔ خدا ایک ہے اور ہم سب کا رسول بھی ایک ہے۔ سخت بدینی ہوگی کہ اس مرکز کو چھوڑ کر الگ مرکز قائم کیا جائے۔ پہلے گو مرکز بہت تھے مگر جب شہنشاہ آ گیا تو الگ بادشاہت قائم کرنا بغاوت ہوگا۔ اس کتاب سے ان شاء اللہ قادیانیوں کو ہدایت ہوگی۔

۲۴...... فروری ۱۸۸۶ء میں مرزا صاحب نے کہا کہ خدا نے الہام کیا ہے کہ ایک وجیہ پاک لڑکا تم کو دیا جائے گا۔ وہ غلام ذکی ہوگا، خوبصورت، تمہارا مہمان، عمنوائل بشیر، صاحب روح مقدس، نوراللہ، آسمان سے نازل ہونے والا، مبارک، رفیق، فضل، صاحب شکوہ وعظمت ودولت۔ مالک مسیحی نفس، شافی امراض، کلمۃ اللہ، سخت ذہین فہیم، حلیم القلب، عالم علوم ظاہری وباطنی، تین کو چار کرنے والا، فرزند دلبند، گرامی ارجمند، مظہر الاول والآخر۔ **مظهر الحق والعلاء، كأنّ الله نزل من السماء**، نور آتا ہے نور، ممسوح الٰہی، قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ ۸/ اپریل ۱۸۸۶ء کو الہام ہوا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب پیدا ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کرے گا۔ **نازل من السماء كذلك مننا على يوسف** ۸۳۔ **انظر الى يوسف واقباله. انا خلقنا الانسان فى يوم**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

موعود ۹۲؁. یاتی قمر الانبیاء ۹۳؁ء کان من اھل البیت علی مشرب الحسن یصالح بین الناس ۱۹۰۱؁ء. انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون ۱۹۰۵؁ء. تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا، اس کو قرب اور اپنی وحی سے مخصوص کروں گا، اس سے حق ترقی کرے گا۔ لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ ممکن ہے کہ وہ ابتدا میں بے حقیقت نظر آئے۔ یاد رہے کہ ہر ایک کامل انسان بننے والا ابھی پہلے نطفہ اور علقہ ہی ہوتا ہے ۱۹۰۵؁ء۔

اے فخر رسل قرب تو معلوم شد دیر آمدۂ زراہ دور آمدۂ

باغ میں ملت کے ہے کوئی گل رعنا کھلا...... الخ۔

۱۹۰۷؁ء حضرت صاحب کو تین پھل آم کے ملے۔ ایک سبز رنگ سب سے بڑا تھا۔ یعنی بشیر اول یوسف موعود۔

۲۵...... ویر بسنت مرزا محمود کے متعلق یہ الہام ہے کہ ایک دوسرا بشیر تم کو دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم بھی ہوگا۔ ۱۸۸۸؁ء میاں محمود پیٹ میں تھے تو مرزا صاحب کو ان کا نام مسجد کی دیوار پر لکھا ہوا نظر آیا۔ یہ بھی الہام ہے کہ ایک اولوالعزم پیدا ہوگا۔ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند، **مظہر الحق و العلاء، کأنّ اللّٰہ نزل من السماء** اور وہی فضل عمر ہے ۱۸۸۶؁ء۔

۲۶...... بشیر اول عنموائل (ثانی اثنین) خدا اس کے ساتھ ہے۔ یعنی صدیق اور عنموائل دونوں کے اعداد ۲۰۸ ہیں۔ یہ مکان کا بچہ نہیں کیونکہ اس بشارت کے بعد ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئے ہیں۔ جو گذر گئے تھے اس کے بعد دو سال، ۹ ماہ ۴ دن تک کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا۔ اس کے بعد میاں محمود پیدا ہوئے اس کے بعد دو فرزند پیدا ہوئے ہیں۔ اخیر میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مبارک احمد پیدا ہوا۔ اب میری صداقت یہ ہے کہ:

(۱) آپ کہتے ہیں کہ وہ یوسف کہیں ضرور پیدا ہوا ہے۔ اب دور ہے دیر سے آئے گا۔ ۱۹۰۷ء کے اشتہار ''باغ ملت'' کی نظم میں اسی مضمون کو دہرایا ہے۔

(۲) میں ۱۸۸۶ء میں پیدا ہوا۔ اور یوسف موعود ہوا جیسا کہ الہام میں تھا۔

(۳) تورات اور احادیث اور منجمین یورپ و امریکہ بھی یہی ۱۸۸۶ء بتاتے ہیں اور ۱۹۲۴ء کو تاریخ ظہور بحساب قمری بعد میں قرار دیا ہے۔

(۴) دکن کے ۶۳ اولیاء اللہ بھی ۱۸۸۶ء میں پیدائش مانتے ہیں اور ۱۹۲۴ء میں اس کا ظہور لکھا ہے۔

(۵) یوسف کی تمام صفتیں باکمال پائی جاتی ہیں۔ (مرزا محمود میں نہیں پائی جاتیں)

(۶) میں بھائیوں کے لحاظ سے چوتھا ہوں بیٹوں کے لحاظ سے بھی چوتھا اور چھوٹوں بڑوں کے لحاظ سے بھی چوتھا ہوں۔

(۷) پیدائش کی گھڑی بھی چوتھی ہے، دن بھی چوتھا ہے، تاریخ بھی چوتھی ہے، بعد از ہزار صدی بھی چوتھی ہے، سال بھی چوتھا ہے۔ (۴ رمضان پیر کا دن ۱۳۰۳ھ)

(۸) یوسف زلیخا کے قصہ سے میرا قصہ بالکل مشابہ ہے۔

۲۷...... اس کے الہامات بھی مرزا صاحب کے الہامات کی طرح بیدم اور بے زبان ہیں۔ مثلاً یہ کہ:

(الف) تم دونوں مل کر ایک محکمہ قائم کرو گے' لوگ اس سمت کے نہیں دیکھیں گے' میدان کربلا، کام کرنا چھوڑ دیں گے' ڈھوروں کے حملہ سے کتا آیا اور میرے انگوٹھے کو آ پکڑا، مفارقت ہوگئی، ۳۵ کو سرکاری ڈنگا ہوگا، جاتا ہے مارکھاتا ہے، یہ آگ نہیں بجھتی، یہ پانی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کڑوا ہے' آج بازار ہے، آگے کام بڑھے گا جو مانگے گا سودوں گا' اب بھی بہت ہے چلو۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار، بنگلور اور میسور کربلا کے میدان ہیں، چور ہے، سر پر سبز پگڑیاں باندھے ہوئے ہیں، لوگ تماشہ دیکھیں گے، سکندر وہاں جاؤ کام ہو جائے گا، شاید ہی ایسی سیر نصیب ہو، یہ گھر جانے ہیں، رائے چور میں بارہ ہزار آدمی مل جائیں گے، میں یہاں سے نکال دیتا ہوں حیدرآباد کی ناک آپ کے ہاتھ میں ہے، بنگلور جائے، تکلیف یا نقل پائے، کشتی ہوگی، معذرت نامہ ذرا کمزور ہے، ہندو الٹ گئے ہیں، جماعت والوں کو تمہارا بھی یقین ہوگیا۔ گیارہ کوس تک تمہارا اثر ہے

(ب) ترکوں کی دغابازی کا روز صدیق کے ہاتھوں سے ظاہر ہوگا۔ مہدی کے زمانہ میں آدمی بیچ سے چیرا جائے گا۔ تیئیس خزانے ملتے ہیں۔ مکین والا مکان تیرا۔ زمین و آسمان تیرا۔ دانت توڑ ڈالیں گے۔ آپ کی جان میرے ہاتھ میں ہے۔ تیری عزت کروانا میرا کام ہے۔ کمال پاشا ایک مردہ زمین کو جگائے گا۔ ہم تغیر کرنے والے ہیں۔ ۱۹۳۵ء کو تختہ الٹ جاتا ہے۔ چھ باب ہیں۔ تو سب کو گھیرے گا۔ تم میں اور جارج تیرا نام دنیا میں جگاؤں گا۔ تین سال گذر جانے دو۔ اب اس علاقہ میں اسلام نہیں پھیلے گا۔ انگورہ گورنمنٹ نے تیرے لئے سامان تیار کیا ہے۔ گدک مسلمانوں کا ہے۔ حیدرآباد ڈیڑھ سو سال کے بعد روحانیت کے کمال کو پہنچ جائے گا۔ جو مجھے مان کر آگے بڑھا وہ شہید ہوا۔ اے مسیحا مصیبت کے دن ہیں۔ انگلینڈ کے لئے بھی تلوار چلے گی۔ قادیانی پارٹی مجھے مل جائے گی۔ تلوار لے کر کام کریں گے۔ آٹھ سو سال میں کھڑا ہوتا ہوں۔ ایک اور لڑائی ہوگی۔ سب سے بڑا واقعہ حسن نظامی کی بیعت ہے۔ ایک بچی آئی ہے آپ کے پاس تاکہ نکاح کرے۔ یک سالہ لڑکی دعا کرتی ہے کہ یا اللہ کہ میں کسی (صدیق) سے قرآن شریف پڑھوں اور اس کی مرید

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو جاؤں۔ گاندھی جی مجھ کو دیکھ کر ایک اندھیرے حجرے میں جا کر چھپ گئے۔

(۲۸) نظم

راز دانوں کیلئے نقطہ عرفاں ہوں میں اس کا اظہار کروں کس طرح حیراں ہوں میں
یہ وہ شے ہے جس کی تقسیم نہیں ہو سکتی گنتی میں ہوں میں احد سب میں نمایاں ہوں میں
کوئی شے ایسی نہیں جو نہ ہو مجھ میں ظاہر مظہر عالمیاں کرتب یزداں ہوں میں
کوئی سیارہ فلک کا نہیں مجھ سے باہر ہر فلک مجھ میں ہے افلاک میں دوراں ہوں میں
میرے مائدہ پر دھری رہتی ہے دنیا کی فضا عالم ہر جنس کا ہے سب کا حکمراں ہوں میں
جتنے دنیا کے مزے ہیں وہ ہیں مجھ میں موجود گندمی رنگ ہے میرا مجموعہ الواں ہوں میں
میں ہوں قرآنِ جہاں میری قرأت سب میں گو لحن ایک ہے پر مجموعۂ الحاں ہوں میں
فعل مخصوص ہر ایک جان کا ہے عام میرا مظہر نورِ خدا پرتوِ یزداں ہوں میں
اب تو انسان ہی کو **خلق لکم** کہتا ہے ہوں میں **لولاک** کے شایاں اگر انسان ہوں میں
جب عناصر کے یہ پردے کو اٹھا کر دیکھا قربِ اللہ میں خود جنت وریحاں ہوں میں
کچھ جدائی نہیں کہنے کو ہے اندر باھر پھر قریب اور بعید ہونے میں یکساں ہوں میں
کوئی شے غیر نہیں غیر کا سایہ بھی نہیں احدیت میں جو بھی تھا وہی الآں ہوں میں
قاب قوسین کے منزل میں اتر کر دیکھا انتِ خالق مخلوق سے انساں ہوں میں
دل ہے آئینہ میرا اور میں آئینہ میں ہوں ہے مخالف یہ خلافت ورنہ رحماں ہوں میں
دیکھی تبدیلی امثال میرے ہاتھوں میں عکس رب ہوں یا کہو قدرت یزداں ہوں میں
رب کی مرضی سے میری مرضی ہے ملتی جلتی کیونکہ راضی برضا ہونے سے یک جاں ہوں میں
مالک الملک ہوا ہے خانساماں میرا پھر تو ڈر کیا ہے اگر بے سروساماں ہوں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بندہ رب ہی رہا ہے قادر کن فیکوں — چار میں چوتھا وہی بندۂ رحماں ہوں میں
میں وہی نور ہوں جس نور سے افلاک بنے — ان میں ظاہر ہوں کبھی اور کبھی پنہاں ہوں میں
آنا آتا ہے جانا کبھی دکھتا ہی نہیں — فرط رحمت میں برستی ہوئی باراں ہوں میں
ہفت افلاک انگوٹھی میں نگینہ ہوں میں — یعنی اس دور کا خورشید درخشاں ہوں میں
میری آمد نے ملائک کی زبان بند کردی — سب کو تابع بھی کیا تابع فرماں ہوں میں
میرے ہی قلب میں اللہ ہی سما سکتا ہے — کیونکہ سب ہستیوں سے اشرف جاناں ہوں میں
دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے میرے رب نے مجھے — چونکہ ذوالفضل ہے وہ اس لئے ذوشاں ہوں میں
ظل مولی کے نتیجہ میں تو مولی نکلا — جو زمانہ میں عیاں وہی پنہاں ہوں میں
یہ جہاں عرش خدا ہے لوح محفوظ ہوں میں — دائرہ نون یہ ہے نقطۂ عرفاں ہوں میں
پائی ہے رفعت سماوات نے رفعت مجھ سے — زیں سبب عرش معلی پر حکمراں ہوں میں
آگئے ارض وسما میرے قدم کے نیچے — کیونکہ ہر شان سے توحید میں سرعاں ہوں میں
مات کر دیا میری پرواز نے پروازوں کو — یعنی احمد کے عقب دست بداماں ہوں میں
میری پرواز ہے اس طرح کہ لا آں یاں ہوں — دوسری آن میں بر عرش حکمراں ہوں میں
ہُو کا حاکم ہوں میں اللہ کا شاہد ہوں میں — اور در رنگ الہ گنبد دوراں ہوں میں
کوئی مکنون جہاں مجھ سے نہیں چھپ سکتا — میں ہوں قرآن میں سائر نفس قرآں ہوں میں
کل یہ اعیان کھڑے ہوگئے میرے ہی لئے — میری خادم ہے ہر اک چیز حکمراں ہوں میں
میں نہ ہوتا تو خدا کو یہ ضرورت کیا تھی — میں ارادہ ہوں خدا کا یعنی انساں ہوں میں
عقل کل تھا میں کبھی نفس میں آکر ٹھہرا — صورتِ جسم لئے سب میں نمایاں ہوں میں
اے دلا! دیکھ لے ہیں تینوں زمانے مجھ میں — روپ لاکھوں میں ہر ایک شان کا شایاں ہوں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دست احمد میں چھلکتا ہوں مثیل خورشید — حوض کوثر ہوں وہی پیالۂ عرفاں ہوں میں
مجھ سے بڑھ کر نہیں اس وقت کسی کی قسمت — جام کوثر ہوں صراط ہوں اور میزاں ہوں میں
احدیت سے جو بڑھ کر ایک میں آ کر ٹھیرا — عالم غیب شہادت میں نمایاں ہوں میں
شان قرآں و عمل میں میں ہی شاہد بن کر — ماہ و خورشید و کواکب میں درخشاں ہوں میں
خشک زاہد تو کلیروں سے جسے ڈھونڈتا ہے — وہ میرے قلب میں ہے اس میں ہی سرعاں ہوں میں
دائرہ نون میں نکتہ کا ٹھکانا ہوں میں — لوح محفوظ میں لکھا ہوا قرآن ہوں میں
ہفت افلاک سدا میری عبادت میں ہیں — اور مسجود ملائک و حورو غلماں ہوں میں
یہ زمین آسمان جو ہے وہ میری کرسی ہے — سب میں موجود ہوں پھر سب سے جداگاں ہوں میں
مجھ سے نکلا ہوا مجھ میں ہی فنا ہوتا ہے — کیونکہ ارواح و اجسام کی بنیاں ہوں میں
درود آلام کا احساس مجھے کچھ بھی نہیں — اور خوشحالی و تنگ حالی میں یکساں ہوں میں
نہ کبھی نیند ہے، نہ اونگھ، نہ غفلت کا اثر — چرخ گردوں کے اثر سے بھی دراماں ہوں میں
میں نہ محصور ہوں نہ موت مجھے آئے گی — ملک الملک ہوں اور عرش پر حکمراں ہوں میں
ہر زمانہ کو سنبھالا ہے میری طاقت نے — منبع رحمت حق قدرت یزداں ہوں میں
رات دن عالم ملکوت میں ہے ذکر مرا — روح ارواح ہوں اور شکل میں عرفاں ہوں میں
غیر موصوف ہوں، موصوف نظر آتا ہوں — اس کی اک خاص وجہ یہ کہ مہرباں ہوں میں
عقل انسان کی رسائی سے بہت دور ہوں میں — اہل دل دیکھتے ہیں غیروں سے پنہاں ہوں میں
یہ مقامات ہیں غیروں کو دکھانے کے لئے — ورنہ کیا جانے کوئی کون ہوں اور کاں ہوں میں

تنقید: ناظرین آپ نے دیکھ لیا ہوگا کہ اس مظہر قدرت ثانیہ نے اپنے دعاوی میں کیا کیا رنگ دکھلائے ہیں ایک طرف تو مدعی نبوت کو کافر کہہ کر اپنی ہستی کو مہدویت و مسیحیت سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الگ رکھا ہے اور دوسری طرف حضرت یوسف علیہ السلام سے بڑھ کر اپنی فوقیت دکھائی ہے اور صاحب وحی مظہر الٰہی اور نجات دہندہ عالم و عالمیان بن کر وحدت وجود کا بھی دم بھرا ہے اور بعینہ یہی اس کے مرشد کی بھی حالت تھی مریدوں میں بیٹھ کر خدائی تک پہنچتے تھے اور غیروں کے سامنے نبوت اور مولویت سے بھی انکار تھا۔

(۱۴) احمد نور کابلی قادیان: مدعی رسالت قادیان میں ہی مدت سے مسیح قادیانی کا زلہ ربا ہے ناک پر پھوڑا ہوا تھا تو کاٹی گئی اور نبوت کا رتبہ پایا۔ تہجد گذار قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا سرمہ فروش، خانہ بدوش افغان ہے۔ ہم ذیل میں اس کی افغانی اردو میں اس کے دعاوی بیان کرتے ہیں اس نے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے۔ **لکل امة اجل**. نیچے لکھا ہے کہ:

ا...... اے لوگو! میں اللہ کا رسول ہوں۔ دین میری ہی تابعداری ہے۔ مجھے نہ ماننا اللہ کے دین سے اخراج ہے۔ روحانی سورج ہوں میرا زمانہ لیلۃ القدر ہے، رحمۃ اللعالمین ہوں میرا نام محمد رسول ہے۔ میں منارہ سپید سے نازل ہوا۔ مظہر جملہ انبیاء ہوں۔ قرآن کو ستاروں سے لایا ہوں۔ **عیسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا** میں خدا نے مجھے ہی کہا تھا کہ خلیفہ محمود کے عہد میں قادیان کے اندر تجھے مبعوث کیا جائے گا اور **وابعثه مقام محمودا** بھی یہی حکم ہے۔ **هوالذی بعث فی الامیین** میں ہے کہ افغانوں میں خدا نے ایک رسول بھیجا ہے **واخرین** اور احمدیوں میں جو مسیح قادیانی کے بعد پیدا ہوئے ہیں۔ کیونکہ اس میں دو قوم کا ذکر ہے ایک قوم مسیح موعود کی جو امت محمدیہ سے ملحق ہے دوم میری قوم جو مسیح کے بعد پیدا ہوئی اور غیر ملحق ہے اور اسی غیر ملحق قوم میں رسول کا مبعوث ہونا لکھا ہے۔ سو میں شرعی رسول ہوں، میری شریعت قرآن ہے اور یہ قرآن اب اللہ نے مجھ پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نازل کیا ہے، مجھے کلمہ طیبہ **لاالہ لا اللّٰہ احمد نور رسول اللّٰہ** دیا ہے سورہ فاتحہ بھی دی ہے قریبا دس ہزار کے وحی ہے اور کثرت کے ساتھ کلام کیا ہے۔ میری وحی رحمٰن کی طرف سے ہے اس پر ایمان واجب ہے، میرا ساتھ دینا جنت ہے الگ رہنا دوزخ ہے۔ میرے انکار پر مرنا لعنت ہے۔

۲.....الہامات یہ ہیں کہ تم جملہ انبیاء کے مظہر ہو **واتبعوا النور الذی معہ. کما اوحینا الی نوح ولقد اوحی الیک. ارسلنک شاھدا. احمد نور کا بلی اللّٰہ کا رسول. الا رحمۃ للعلمین. ما انت بنعمۃ ربک بکاھن ولا مجنون.** تم خاتم النبیین ہو اور قرآن تجھ کو دیا ہے۔ مسیح موعود نے کلمہ کا دعویٰ کیوں نہیں کیا (اگرچہ بعد میں مرزائی یوں کہتے ہیں **لاالہ الا اللّٰہ احمد جری اللّٰہ**) اس کا جواب یہ ہے کہ **ذلک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء۔**

۳.....فلسفہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہر ایک رسول کا وقت مقرر ہے دوسرا وقت اس کی امت کا ہے اور اسی کو لیلۃ القدر کہا گیا ہے پھر اور رسول کا وقت آجاتا ہے جو صبح ثانی اور شمس روحانی کے نام سے مشہور ہے۔ موسیٰ کے بعد یہودی **شھداء علی الناس** بن کر حاکم بنے رہے شمس روحانی عیسیٰ آیا تو یعم **الضحی** تھا اور وہی لیلۃ القدر تھا عیسیٰ کے بعد عیسائی شھداء ہوئے اور مطلع الفجر تک حاکم رہے تب محمد ﷺ ایۃ للناس آیا اور فجر آیا کہ رات تمہاری اسی سے ختم ہو گیا۔ اللہ نے اپنی تبلیغ اپنے رسول کے سپرد کیا۔ جب آپ فوت ہو گئے تو امت کے سپرد دین کی خدمت کیا اور اس کو شھداء بنایا۔ مسیح موعود آیا۔ اب امت محمدیہ کا وقت گذر گیا۔ مسیح موعود مر گیا تو رات ہو گئی اور مرزائیوں نے سمجھا کہ ہمارا وقت قیامت تک ہے اب کوئی نبی نہ آئے گا، یہ نہ سمجھا کہ لیلۃ القدر پر نبی کا وقت ہے یہ **حتی مطلع الفجر**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تک ہے۔ اب امت کا وقت گذر گیا احمد مسیح موعود کی امت میں محمد ثانی کے سپرد ہے۔ اب حکم ہے کہ **ماآتکم الرسول فخذوه. اطیعوا الرسول** اگر تمام انبیاء ماقبل مانو اور مجھے نہ مانو تو تم مومنین میں نہیں ہو۔ میں قادیان میں سورج چڑھا ہوں میرا انکار کفر ہے۔ میں صبح ہوں۔ **والصبح اذا تنفس۔ الیس الصبح بقریب۔** اگر لوگ میرا انکار کریں تو وہ مجرم ہیں اور سورج کی روشنائی سے دور ہیں۔ اب موسیٰ عیسیٰ محمد اور احمد پر ایمان لانا کام نہیں دیتا میں اپنے مقام پر بیٹھ کر تبلیغ کروں گا، کیونکہ تبلیغ کے وسائل ڈاک وغیرہ موجود ہیں، اپنی جان خطرہ میں کیوں ڈالوں۔ **فلا تکونن من الجاھلین.** تم رسول کو ڈھونڈو، ورنہ دوزخ میں جاؤ گے۔ پڑھو **لا الٰہ الا اللّٰہ احمد نور رسول اللّٰہ. اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان احمد نور رسول اللّٰہ.**

۴...... شمس روحانی رسول اپنے وقت کا وائسرائے ہے۔ جب جاتا ہے تو دوسرے وائسرائے کے آنے تک منشی کام کرتے ہیں۔ دوسرا آجائے تو پھر بھی وہ کام کرنے لگ جائیں تو ان کو توپ سے اڑا دے گا۔ ہائے افسوس ان لوگوں نے (یعنی مرزائیوں نے) رسول کو نہ مانا، خدا کی لعنت ان پر برسی اور دین سے خارج ہو گئے۔ **کمثل الحمار یحمل اسفار** بن گئے۔ رسول کے وقت لوگ تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک **منعم علیھم** رسول کو ماننے والے۔ دوم **مغضوب علیھم** اس کے منکر۔ سوم **ضالین** جو خاموش ہیں۔ **جعلوا اصابعھم فی اذانھم.** یہ تین قسم کے لوگ قیامت تک رہیں گے۔ جو لوگ مجھے مانتے ہیں وہ کامیاب ہیں۔ اب یہ کلام الٰہی مانو۔

الحمد للّٰہ رب العالمین...... ولا الضالین. الم ذلک الکتاب. ھم یوقنون. ارسلنک للناس رسولا وکفی باللّٰہ شھیدا. فکیف اذاجئنا...... شھیدا.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لکل امة اجل.یاایھاالرسول بلغ......الذین یبایعونک......والذین امنوابه و عزروه...... یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول......مالکم لاتومنون باللّٰہ والرسول یدعوکم لتؤمنوا بربکم اخذ عنکم میثاقکم.فتوکل علی اللّٰہ.انک علی الحق المبین.من یطع اللّٰہ......فوزا عظیما.ومن یشاقق اللّٰہ ......شدیدالعقاب.فجعلھم کعصف ماکول.ماواھم جھنم. الا انھم ھم الخسرون.کتب اللّٰہ لاغلبن انا......عزیز.اعد اللّٰہ لھم عذابا شدیدا.قل فانتظروا انی معکم...... فباء وا بغضب علی غضب وللکفرین عذاب مھین. بئس مثل القوم الذین کذبوا بایات اللّٰہ.انک لمن المرسلین.امنوا باللّٰہ و رسوله والنور الذی انزلنا.یٰحسرۃ علی العباد...... المومنون یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم. اس میں یہ ہے کہ محمد رسول کلمہ والا سفید منارہ سے نازل ہو کر عیسٰی بن مریم کے بعد قرآن لایا اور زمانہ محمود اور مقام محمود پر قائم ہوا۔"مثل الذین حملوا التوراۃ" الایه."انا فتحنا لک فتحا مبینا" الایه "ھو الذی بعث فی الامیین" الایه یعنی افغانوں میں نبی بھیجا، اس افغان قوم کو دین کا وارث بنایا ہے۔ احمد نور کی وفات کے بعد یہ قوم شھداء علی الناس ہوگی پھر ایک اور رسول آئے گا اور یہ تین قسم بن جائیں گی منعم علیھم، مغضوب علیھم اور الضالین۔ افغان قوم بالتخصیص اور باقی لوگوں کو بالعموم بشارت ہے کہ بابرکت ہے وہ جس نے میری آواز پر لبیک کہا اور کہا کہ ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول.کذبت قبلھم قوم نوح......وعید بل کذبوا بالحق لما جاء ھم. ماارسلناک الارحمۃ للعلمین ھوالذی ارسله رسوله الایه."

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مشرک ہے جو میری مقابل کی آواز پر لبیک کہا اور میری آواز کو چھوڑ دیا انا لما طغا الماء......واعیه. کذبت ثمود......ابشرا واحدا نتبعه. ما اغنی عنی مالیه...... فما بکت علیهم السماء یا ایها الذین امنوا استجیبوا لله......یحییکم.قل تمتعوا فان مصیرکم الی النار. علم قباب بھی یہی ہے اس آیت میں بتایا ہے کہ احمد نور علم قباب ہے کہ مسیح نے اس کے آنے کی خبر دی ہے۔وقالوا کنا نسمع......کان نکیر وذرنی والمکذبین......عذابا الیما.قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله. اب اللہ کے دین کی باگ صرف احمد نور کے ہاتھ میں ہے۔ افغانو! میرے ساتھ ہوجاؤ عرب کی طرح عزت پاؤ گے۔والله علیم بذات الصدور قل یاایهاالناس قدجاء کم برهان الایه. یوم تبیض وجوه وتسود.یوم ید عون الی جهنم دعا.یاایها المدثر......فکبر. الیس بقادر ان یحیی الموتی. کیا میں قادر نہیں کہ احمد نور اور افغانوں جیسے مردوں کو زندہ کروں انه لقول رسول کریم ...... تذهبون. احمد نور کا کلام رسول کا کلام ہے اور کریم رسول ہے اور ثاقب اول رسول ہے۔ اللہ کے پاس کے عرش والا اللہ ہے عزت دیا گیا امین ہے یہ تمہارا صاحب مجنون نہیں یہ مجنون کا حال نہیں کہ ایسا کلام اس پر نازل ہوا اور خدا تعالیٰ کو کھلا کھلا بار بار آسمان پر دیکھا ہوا اور خدا تعالیٰ مجھے اپنے ساتھ آسمان پر لے گیا ہے انه لقول فصل ما یتجنبها الا الاشقی الذی یصلی النار الکبری فهل وجدتم ماوعدربکم حقا وجیء یومئذ بجهنم الایه. لقد جاء کم موسی بالبینات ثم اتخذتم العجل من بعده وانتم ظلمون. احمد نور موسیٰ ہے اس کا کلام بینات ہے میری تابعداری چھوڑ کر دوسرے کی تابعداری کرنا عجل ہے اور یہ ظلم ہے یہ شرک فی الآواز ہے۔ ایک طرف اللہ کی آواز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے اور ایک طرف غیر اللہ کی ایسے بچھڑے کی تابعداری ہر قوم نے کی ہے۔ **هو الذی ارسل رسوله الایه**۔ یہ مشرک وہ ہے جو اللہ کی رسالت کو ناپسند کرتا اور بر خلاف آواز پر لبیک کرتا ہے۔ اللہ رحم کرے۔

تنقید: اس رسول نے اپنے عقائد کی بنا پر مرزا صاحب کو حقیقی رسول مانا ہے اور اپنے آپ کو مرزائیت کا ناسخ نبی قرار دے کر وہی چال چلا ہے جو اس کا مرشد چلا تھا' مگر اس کا قرآن چھوٹا ہے اور اس کا بڑا۔ شرک فی الآواز کا محاورہ مرشد کی تابعداری سے حاصل کیا ہے۔ اب ہمیں کچھ ضرورت نہیں رہی کہ مرزائیوں کو خارج از اسلام کہیں' کیونکہ خود ان میں دو شخص (صدیق اور احمد نور) خصوصاً اور باقی مدعیان نبوت عموماً ان کی تکفیر کر رہے ہیں۔ ایران کی طرف نگاہ کی جائے تو وہاں سے بھی ان پر تکفیری گولہ برستا ہوا نظر آتا۔ یہ آپس میں نپٹ کے ہماری طرف متوجہ ہوں۔

ع تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

(۱۵) غلام محمد لاہوری رسول محاسبہ مظہر قدرت ثانیہ یہ مسلم ہائی اسکول لاہور میں انٹرنس پاس کر کے دفتر ''پیغام صلح'' لاہور میں ملازم ہو گیا' پھر وہیں ترقی پا کر ذمہ دار ارکین مجلس تک پہنچ گیا اور جب اس نے دیکھا کہ اس کے خلاف مرضی کام ہوتا ہے تو وہی طریق حصول نبوت اختیار کیا جس سے ان کے ہاں نبی بنا کرتے ہیں اور الہام ہونے شروع ہو گئے۔ پیشینگوئیاں ہونے لگیں جن میں سے ایک یہ تھی کہ خواجہ کمال الدین بہت جلد مر جائے گا' ملازمت سے برخواست کیا گیا، اور زیر علاج رہ کر پھر بحال ہو گیا اور اس نے اپنے اشتہارات کے ذریعہ انجمن کی خیانتیں لکھنی شروع کر دیں، کیونکہ راز دار تھا اس لئے انجمن نے یہی مناسب سمجھا کہ گو اس کا دماغ درست نہیں مگر فتنہ سے بچنے کے لئے یہی بہتر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ اس کو کچھ دلا سادے کر اپنے ساتھ ہی شامل کر لیا جائے۔ یقیناً اگر الگ ہو جاتا تو ضرور اپنی کتاب "مائدہ" شائع کر دیتا جس کا کہ وہ وعدہ کر چکا تھا' مگر اب اسکی آتش فتنہ فرو ہو چکی ہے۔ تاہم اپنے دعویٰ سے دستبردار نہیں ہوا۔ ہمارے خیال میں وہ کسی موقع کی تلاش میں ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جب کہ وہ اپنی لن ترانیاں اہل ہند کے گوش گذار کرے گا۔

(۱۶) عبداللطیف قمر الانبیاء: مہدی آخرالزمان مجدد وقت نبی اور رسول ساکن موضع گناچور ضلع جالندھر پنجاب۔ اس کا دعویٰ ہے کہ ایک دفعہ ۱۹۰۴ء میں بروز جمعہ قبل از نماز مغرب مجھے یہ الہام ہوا کہ "**ھو الذی ارسل رسوله بالھدی**" **الایه** جس میں مجھ کو قطعی طور پر نبی اور رسول بتایا گیا اس دعویٰ کے ثبوت میں اس نے ایک کتاب "چشمہ نبوت" شائع کی ہے جس کا پہلا حصہ پانچ سو صفحہ تک پہنچتا ہے۔ اس میں لکھتا ہے کہ

۱.....لوط علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام پہ پہلے ایمان لائے تھے پھر نبی بنائے گئے اسی طرح میں بھی مرزا صاحب پر ایمان لایا تھا مگر ان کی وفات کے بعد مہدی آخرالزمان اور نبی امتی اور رسول بن گیا ہوں۔

۲.....مرزا صاحب کو ۱۸ سال تک اپنی رسالت پر یقین نہ تھا بعد میں وحی جب زور سے آنے لگی تو ہوش سنبھالا کہ او ہو میں تو نبی ہوں اور مسیح ناصری سے بڑھ کر ہوں۔ تعجب ہے کہ اس طرز نبوت کی تصدیق حضور ﷺ کی نبوت سے حاصل کی جاتی ہے کہ (حضور ﷺ کو بھی تین سال تک یا بروایت دیگر چند ماہ تک یقین نہ تھا کہ میں نبی ہوں یا ماؤف الدماغ؟ جبرئیل علیہ السلام ہر چند آ کر عرض کرتے رہے کہ انک رسول اللہ مگر آپ اسے آسیب شیطانی سمجھے۔ جنابہ خدیجہ الکبریٰ اور ورقہ بن نوفل نے ہر چند حضور کو سمجھایا مگر آپ کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اطمینان حاصل نہ ہوا اور اسی تذبذب میں آپ نے کئی دفعہ یہ ارادہ بھی کر لیا تھا کہ کسی پہاڑ کے اوپر سے گر کر جاں بحق ہو جائیں مگر تائید ایزدی نے آپ کو بچا لیا تھا) لیکن یہ نظریہ بالکل غلط ہے کہ حضور ﷺ کو پہلی وحی میں نبوت حاصل نہ ہوئی' اور نہ ہی آپ کو یقین ہوا تھا کہ آپ نبی ہیں۔ اور مرزا صاحب نے اپنی نبوت ثابت کرنے کیلئے حضور علیہ ﷺ کا یہ لفظ نقل کیا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ **خشیت علی نفسی** مجھے اپنی جان کا خوف پڑ گیا تھا کہ جن بھوت مجھے ہلاک نہ کر ڈالیں۔ یہ بھی غلط ہے کیونکہ حضور ﷺ کو وحی اول سے پہلے ہی یقین ہو چکا تھا کہ مجھے نبوت عطا ہوگی۔ قبل از نبوت کے تاریخی واقعات، ارہاصات اور معجزات نہ صرف آپ کو یقین دلا چکے تھے بلکہ یہود و نصاریٰ کو بھی چشم براہ اور آمادہ کر چکے تھے کہ کب آپ سے یہ دعویٰ معرض ظہور میں آئے۔ اگر ان واقعات کو نظر انداز کیا جائے تو یہ لازم آئے گا کہ وحی اول کے بعد متصل جو لوگ مسلمان ہوئے تھے ان کا اسلام معتبر نہ ہوتا۔ بچوں میں حضرت علی علیہ السلام اول المومنین نہ ہوتے، عورتوں میں جنابہ خدیجۃ الکبریٰ اور مردوں میں جناب صدیق اکبر صدیق کو خطاب نہ ملتا کیونکہ حضور ﷺ کو جب پہلی وحی ہوئی تھی تو آپ سفر میں تھے کوئی آدمی مکہ سے واپس جاتا ہوا ملا تو اس نے کہا کہ حضور ﷺ نے وحی اول کے ساتھ ہی نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے تو جناب ابوبکر نے اسی وقت آپ کی تصدیق کی اور صدیق کا لقب پایا۔ اگر ان واقعات کو بھی قابل توجہ نہ سمجھا جائے تو اس کی وجہ ہمیں ضرور سمجھا دی جائے کہ وحی اول (سورۃ اقراء) آج قرآن شریف میں کیوں داخل ہے؟ کیونکہ جب حضور ﷺ کو اپنی نبوت کا (بقول مرزا) یقین نہ تھا تو یہ وحی اول وحی نبوت نہ ٹھہری' بلکہ وحی ولایت ثابت ہوگی جو وحی نبوت میں شامل نہیں ہو سکتی ورنہ اولیاء عظام کے الہامات بھی داخل قرآن سمجھے جائیں۔ بہر حال اس مقام پر مرزا صاحب نے سخت غلطی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کھائی ہے اور آپ کے بعد جناب خلیفہ محمود بھی لکیر کے فقیر بن کر سخت ٹھوکر کھا رہے ہیں اور **خشیت علی نفسی** کا مفہوم بھی صحیح طور پر نہیں سمجھا، کیونکہ اس کا اصل مطلب یہ تھا کہ حضور ﷺ کو اپنا ماحول دیکھ کر خطرہ پڑ گیا تھا کہ میں اس بار امانت کو کس طرح سنبھال سکوں گا۔ علاوہ بریں یہ امر پایہ یقین تک پہنچ چکا ہے کہ بیرونی شہادات سے حضور ﷺ کو اپنی نبوت کا فوراً یقین ہو چکا تھا۔ تذبذب کی حالت صرف چند ساعت تھی گو آپ نے فترۃ وحی کی وجہ سے یا اپنی دنیاوی کمزوری سے تین سال تک اعلان نبوت کی تبلیغ شروع نہیں کی تھی مگر خاموشی سے اپنا کام اول یوم سے شروع کر دیا تھا۔ لیکن مرزا صاحب کو نہ تو ۱۸ سال تک اپنی شخصیت معلوم ہو سکی اور نہ ہی اعلان نبوت سے پہلے بیعت نبوت شروع کی۔ لدھیانہ میں بھی ۸۷ء کو جو پہلی بیعت شروع کی تھی وہ بھی مہدویت کی بیعت تھی۔ نبوت کی تصریح پر قادر نہ ہو سکے ۱۹۰۱ء میں بھی گو اعلان نبوت کر دیا تھا مگر بیعت میں پھر بھی نبوت کا اقرار نہیں لیا جاتا تھا۔ بہر حال اگر ہم مان بھی لیں کہ بقول مرزا حضور ﷺ کو کچھ دیر کیلئے اپنی نبوت میں شک رہا تھا تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا کہ مرزا صاحب کو پورے اٹھارہ سال تک اپنی نبوت کا یقین نہ ہو۔ اسی کج فہمی کی بناء پر مخالفین مرزا صاحب کی اس طرز نبوت پر ہنسی اڑایا کرتے ہیں یا یوں کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے عجیب ڈھنگ کھیلا تھا۔

۳...... نبی کو سب سے پہلے اپنی نبوت پر یقین ہونا ضروری ہے اور جس کو یقین نہیں وہ اس وقت تک نبی نہیں۔ نبی کو خدا تعالیٰ اپنا خاص غیب بتلاتا ہے کہ جس میں حواس ظاہری اور باطنی تجربہ اور قواعد حکمیہ کو مطلق دخل نہیں ہوتا اور نہ یہ وہ غیب ہے کہ بعض کو معلوم ہو اور بعض سے پوشیدہ۔ جیسے برقیات کا تجربہ کہ پہلے اہل ہند نہیں جانتے تھے اور اب جاننے لگ گئے۔ اور جیسے مسمریزم وغیرہ کہ قواعد حکمیہ کا استعمال کرنے سے حواس کے ذریعہ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حاصل ہوتا ہے، کہ یہی غیب الٰہی پر اطلاع پانا نبی کا معجزہ ہوتا ہے اور یہی وہ علم غیب خدا کا خاص علم غیب ہے جو دوسرے میں ذاتی طور پر پایا نہیں جاتا۔

۴.....مرزائیوں نے یہ غلط سمجھ رکھا ہے کہ مسیح اور مہدی ایک شخصیت ہیں کیونکہ مرزا صاحب کہہ چکے ہیں کہ مجھ سے پہلے بھی مہدی آ چکے ہیں اور بعد میں آئیں گے۔ ہاں ان کے زمانہ میں کوئی مہدی نہ تھا کیونکہ وہ خود ہی ایسے مہدی تھے کہ جن کو خدا تعالیٰ نے مسیح بن مریم کا خطاب عطا کیا تھا۔ اس لئے میں آخرالزمان مہدی ہوں میرا زمانہ شروع ہے اور مسیح کا زمانہ ختم ہو چکا ہے۔

۵.....مرزا صاحب کا اصلی نام غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ تھا مگر آسمان میں آپ کا نام مسیح بن مریم رکھا گیا علیٰ ہذاالقیاس۔ میرا اصلی نام عبداللطیف ہے مگر خدا نے آسمانوں میں میرا نام مہدی موعود محمد بن عبداللہ رکھا ہے اور جس طرح آپ روحانی اولاد بن کر سید ہاشمی بن گئے تھے اسی طرح میں بھی آل رسول میں داخل ہوں۔

۶.....میرے نوے معجزہ ایسے ہیں جو بالکل مفصل واضح اور یقینی ہیں اور درست نکلے ہیں۔ خوابیں اور پیشینگوئیاں الگ ہیں جن کی تعداد بھی سینکڑے کے اوپر ہے اور مرزا صاحب سے بڑھ کر سچی نکلی ہیں۔ چنانچہ ہندوستان میں زلزلے، وبائیں اور سیاسی انقلاب میری پیشینگوئیوں کے مطابق آئے اور مرزا صاحب کی پیشینگوئیاں وہاں درست نہ نکلیں۔ رہا اب یہ سوال کہ ایک مدعی نبوت کو کس قدر معجزوں کی ضرورت ہے تو اس کا حل یوں ہے کہ مرزا صاحب کو اگر بقول بعض مرزائیاں مدعی نبوت ۱۸۸۲ء میں مانا جائے تو صرف سینتیس معجزوں سے کام چل سکتا ہے، کیونکہ آپ نے "سراج منیر" ۱۸۹۷ء میں اپنے صرف اتنے ہی معجزے گنے ہیں۔ اگر آپ کو ۸۷ء یا ۸۸ء میں مدعی نبوت تسلیم کیا جائے تو سو معجزوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے زیادہ کی ضرورت نہ ہوگی۔ جیسا کہ ''تریاق القلوب'' ۱۸۹۹ء میں مذکور ہے ''نزول المسیح ۱۹۰۱ء'' میں ۱۵۰ تک مکمل کرنے کا ارادہ کیا تھا مگر بیماری کی وجہ سے ۱۲۵ تک لکھ سکے اخیر میں ''حقیقۃ الوحی'' ۱۹۰۷ء میں ص ۳۸۶ پر یوں لکھا کہ میرا ارادہ تھا کہ تین سو تک نشان لکھوں مگر تین روز سے بیمار ہوں۔ اور ۲۹، ستمبر ۱۹۰۶ء کو اس قدر بیمار تھا کہ غلبہ مرض اور ضعف اور نقاہت سے لکھنے سے اب مجبور ہو گیا ہوں۔ ''براہین حصہ پنجم'' میں ان شاء اللہ تین سو پورے کردوں گا۔ بہر حال ''حقیقۃ الوحی'' میں بھی ۲۰۸ سے زیادہ نہیں لکھ سکے اور ۹۲ معجزوں کا ادھار ان کے سر رہا۔ اب اگر ابتدائے نبوت کا خیال رکھا جائے تو میں نے معجزوں کا کورس ختم کرلیا ہوا ہے۔ میں ابھی زندہ ہوں میری نبوت کا آخری زمانہ امید ہے کہ مرزا صاحب سے بہت زیادہ معجزے حاصل کر سکے گا کیونکہ اس وقت بھی اگر رویا کشوف اور اخبار بالغیب شامل کئے جائیں تو ان کی تعداد ۲۰۸ سے نہ صرف بڑھ کر ہوگی بلکہ کئی گنا زیادہ نکلے گی جو کہ قلمبند ہو چکے ہیں اور قلمبند کرنے میں روزنامچہ پٹواریوں کی طرح تاریخ، دن اور وقت تک درج ہے۔ باقی رہے وہ نشانات جو ابھی تک تحریر میں نہیں آئے تو وہ بھی مرزا صاحب سے زیادہ ہیں کیونکہ ان کے نشان تین لاکھ سے زیادہ نہیں اور میرے نشان بارہ لاکھ سے زیادہ ہیں۔

۷..... خواجہ نعمت اللہ نے میری نسبت مہدی کا لفظ لکھا احادیث میں میرا ہی ذکر ہے حدیث الکسوف میں میرا ہی تذکرہ ہے۔ دانیال نے میرا ہی زمانہ ۱۳۳۵ھ سے ۱۳۴۰ھ تک بتایا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جو صداقتیں اپنے لئے مرزا صاحب نے پیش کیں ہیں وہ ساری مجھ پر بہت چسپاں ہوتی ہیں غرض کہ پونے چار سو تک میرے دلائل صداقت موجود ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۸......مرزا صاحب کی طرح شرائط بیعت بھی دس ہی مقرر ہیں مگر گورنمنٹ سے جائز مطالبہ میں شریک کار ہونا ہمارے نزدیک گناہ نہیں اور نہ ہی ہم کسی مسلمان کو صرف اس وجہ سے کافر کہتے ہیں کہ اس نے ہماری بیعت اختیار کیوں نہیں کی کیونکہ ایسے امور فروعات میں داخل ہیں اور اصل نجات خدا اور رسول اور قرآن شریف کے مان لینے سے ہی حاصل ہوسکتی ہے اور بس باقی امور صرف تجدید ایمان کے لئے پیش کئے جاتے ہیں (اس لئے مرزا صاحب کا اپنی تعلیم کو مدار نجات ٹھہرانا غلط ہوگا)

۹......مرزا محمود مامور من اللہ نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی تخت نشینی کے وقت لکھا تھا کہ پیغامی پارٹی بہت جلد فنا ہو جائے گی، کیونکہ ان کو الہام ہوا تھا کہ **یمزقھم اللہ** خدا ان کو پارہ پارہ کردے گا، مگر ابھی تک وہ الہام پورا نہیں ہوا۔

۱۰......مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی اپنے زمانہ میں مہدی وقت تھے کیونکہ سات نشان والا مہدی وہی تھے اور مرزا محمود بھی پہلے تو ان کو مہدی مانتے تھے۔ مگر جب تخت نشین ہوگئے تو **لامھدی الا عیسیٰ** کی بناء پر منکر ہو بیٹھے۔

۱۱......رہا یہ سوال کہ ایک ہزار سال تک نبی کیوں نہ آئے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضور ﷺ کو صرف ہزار سال کیلئے خاتم النبیین قرار دیا تھا تا کہ فیضان نبوت کے بند ہونے سے اہل اسلام کمزور ہو جائیں اور نصاریٰ **جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا** کی تحت میں طاقتور ہو جائیں اور غلبہ نصاریٰ کے وقت ظہور مسیح موعود کا وعدہ بھی پورا ہو جائے۔

تنقید رسالت

اہل اسلام کے نزدیک نہ مرزا صاحب رسول تھے اور نہ ان کے مظاہر قدرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ثانیہ، جو مہدی اور رسول بنے ہوئے ہیں۔ کیونکہ وحی رسالت جبرائیل علیہ السلام کی وساطت سے شروع ہوتی ہے اور یا ایسے مخاطبہ و مکالمہ الہیہ سے ہوتی ہے کہ جس کو اور لوگ بھی محسوس کرتے ہیں۔ اور اس مقام وحی کو خاص طور پر ممتاز بنایا جاتا ہے' مگر یہ پیر و مرشد بتائیں کہ ان کو کس مقام مقدس پر شرف مکالمہ حاصل ہوا تھا یا کس فرشتہ کی وساطت سے یہ مقام حاصل ہوا تھا' بالخصوص جب یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ان کو محمد کی رسالت حاصل ہوئی ہے تو گھر بیٹھے بٹھائے یا غنودگی اور خواب میں کیوں حاصل ہوئی، جبرائیل کیوں نہ آئے؟ دعویٰ تو اتنا زبردست کیا جاتا ہے کہ محمد اول کو بھی معاذ اللہ وہ وسعت علمی اور وسائل تبلیغ حاصل نہیں ہوئے جو ان کو حاصل ہیں۔ مگر جب پوچھا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ صرف ہمارے دل میں ڈالا گیا تھا کہ ہم نبی وقت بن گئے ہیں۔ جناب اس قسم کے الہاموں نے نو آموز اور خام خیال صوفیوں کا بیڑہ غرق کر دیا تھا تو بھلا آپ کون ہیں؟

تعجب تو یہ ہے کہ ان کے پیر صاحب فخریہ طور پر لکھتے ہیں کہ جس طرح حضرت مسیح کا باپ نہ تھا اسی طرح میرا بھی روحانی باپ اور مرشد کوئی نہ تھا۔ اس لئے مجھے مسیح کا خطاب دیا گیا اور یہ کبھی خیال نہیں کیا کہ شاید شیطان ہمارا مرشد بن چکا ہو۔ اور نہ ہی اس وسوسہ کو دور کرنے کیلئے کسی مرد کامل سے استصواب یا استفسار کیا تھا اور نہ ہی (جیسا کہ تاریخ گواہ ہے) پیروں، مریدوں میں سے کسی نے استعاذہ اور ابتلائے شیطانی سے بچنے کی کوشش کی ہے۔ زور دیا جاتا ہے تو صرف شب بیداری اور تہجد گذاری پر' مگر ہم کہتے ہیں کہ شیطان ایسے لوگوں کو ہی تو آسانی کے ساتھ شکار کر لیا کرتا ہے۔ کیا تم نے صوفیائے کرام کے حالات نہیں پڑھے یا تم نے جناب غوث اعظم کا مشہور واقعہ نہیں سنا کہ روشن ستونوں میں تہجد کے وقت آپ کے سامنے جناب شیطان **علیہ اللعنة** تشریف لے آئے تھے ا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ورقسم قسم کی بشارتیں دے کر فاصنع ماشئت کا درجہ پیش کیا تھا، مگر آپ اس کے چکمہ سے بچ نکلے تھے اور شیطان ہاتھ ملتا ہوا واپس چلا گیا اور کہتا تھا کہ تمہاری قسمت یاور تھی بچ گئے، ورنہ میں نے تو کئی تہجد گذاروں کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔ مرزائی نبی بھی اگر کسی کامل کی صحبت میں تزکیہ قلوب حاصل کریں یا کچھ دنوں کے لئے تہجد کی بجائے اپنے تقدس کو جواب دے کر روزانہ سجدہ میں گر کر ہزار دفعہ استغفار اور استعاذہ کو دہرائیں یا جو ان میں ماؤف الدماغ ہیں اپنی صحت جسمانی کے حاصل کرنے میں کوشش کریں تو ہمیں امید کامل ہے کہ اس وقت نبوت بازی اور اشتہاری تقدس کی بلا سے ان کو نجات حاصل ہو جائے گی۔

اگر یہ عمل نا قابل برداشت ہے تو ذرا اتنا سوچئے کہ جس نبی میں فنافی الرسول کا جھوٹا اور بلا ثبوت دم بھرتے ہو اس کو تو تینوں طرح کی وحی حاصل ہو چکی تھی۔ اول وحی فرشتہ کی وساطت سے اظہار عطائے نبوت کے وقت۔ دوسری وحی بالمشافہ یا من وراء الحجاب لیلۃ المعراج میں۔ اور تیسری وحی الہامات وکشوف کے ضمن میں کہ جس کو وحی غیر متلو کہا جاتا ہے۔ مگر تمہاری پلے کیا ہے۔ یہی خوابیں، حدیث النفس، غیر معقول طبیعت کے اثرات اور سوداوی خیالات جن کو وحی ولایت سمجھ بیٹھے ہو۔ اگر یہ سب صحیح بھی ہوں تو اس وحی رسالت کا درجہ حاصل نہیں ہو سکتا اور صوفیائے کرام کا دعوائے رسالت اور دعوائے الوہیت بھی اس لئے مسترد کر دیا گیا تھا کہ ان کو وحی رسالت حاصل نہ تھی۔ مگر اپنے تقدس کے عشق میں اپنے الہام اور اپنی وحی ولایت کو گو عرش بریں تک پہنچا دیا تھا مگر خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے، انہوں نے اس وحی کو وحی رسالت کا رنگ دیکر نہ اپنی تعلیم کو حقیقی طور پر موجب نجات ٹھیرایا تھا اور نہ اپنے غیر مبایعین کو اسلام سے خارج تصور کیا تھا، مگر یہ آپ ہی ہیں کہ گندم نما جو فروش ہو کر اصل اسلام سے لوگوں کو بے خبر کر رہے ہیں اور نبوت کو ایسا مضحکہ خیز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بنادیا ہے کہ آئے دن ایک نہ ایک ان میں سے محمد کا روپ لے کر دنیا کے سامنے آدھمکتا ہے۔ پوچھو تو (پیش ملاں حکیم و پیش حکیم ملاں و پیش ہر دو ہیچ)۔ لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل' کچھ شرم کرو غیر مسلم اقوام کے سامنے اہل اسلام کی کیوں تضحیک کرا رہے ہیں' کیونکہ جب وہ ماؤف الدماغ نیم تعلیمیافتہ مظاہر محمدیہ کو یہ کہتے ہوئے سنیں گے کہ العوداحمد کے طریق پر ہم کو معاذ اللہ محمد اول پر علمی اور عملی طور پر فوقیت حاصل ہے تو فوراً اسلام سے برگشتہ ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

(۱۷) نبی وقت نبی بخش (معراج کے): ضلع سیالکوٹ کا باشندہ ہے اس کا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب کے طریق پر میں بھی اس وقت کا نبی ہوں۔ کسی ظریف نے اس کے جواب میں لکھ بھیجا تھا کہ ہم نے تو تمہیں نبی بنا کر نہیں بھیجا تم خواہ مخواہ کیوں نبی بن گئے؟

(۱۸) غلام حیدر جہلمی: محکم الدین پیالوی اور محمد زمان سندھی وغیرہ بھی مدعی نبوت ہیں' مگر ان کی شہرت نہیں ہوئی۔

(۱۹) حکیم نور الدین بھیروی: حکیم الامۃ اور مہدی وقت سات نشان والے مدعی مسیح قادیانی بقول عبداللطیف گناچوری آپ قریشی النسب ذوشجہ (پیشانی کے زخم والے) تھے۔ بنی عباس میں آپ کا نسب ملتا ہے مسیح نے انہی کی اقتداء میں پڑھتی تھی، سو مدت تک پڑھتے رہے۔ یہی معاون مسیح بن کر نصاریٰ سے لڑتے رہے۔ اکثر مسلمان ان کی بدولت ہی مرزائیت میں داخل ہوئے اور یہی خلیفہ مسیح قرار پائے۔ ابتدائی تعلیم اپنے اصلی مولد بھیرہ ضلع شاہ پور میں جناب مولانا احمد الدین صاحب مرحوم بگوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاصل کی تھی۔ مروجہ تعلیم سے فارغ ہو کر لکھنو جا کر طب پڑھی، پھر حرمین شریفین میں اکتساب علوم کیا۔ مولانا مرحوم بگوی فرمایا کرتے تھے کہ اے نور الدین تم سے مجھے بدبو آتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ مجھے خیال ہے کہ تم اہل اسلام کے لئے فتنہ بنو گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب مدینہ نبویہ میں قیام کیا تو حضرت مولانا عبدالغنی مرحوم کی وساطت سے شیخ الاسلام عارف آفندی کے کتب خانہ سے علامہ طحاوی مرحوم کی تالیف شدہ ایک نایاب کتاب اٹھالائے' کیونکہ وہ اسی لائق تھی کہ وہ کعبہ بدزداگر بیابی۔ جناب مولانا عبدالغنی مرحوم نے ہر چند مطالبہ کیا خطوط لکھے مگر مہدی وقت ایسی پی گئے کہ ڈکار تک نہ لی' کیونکہ کتاب کے کیڑے تھے اور نئی تحریک کے دلدادہ تھے' ہندوستان واپس آئے تو ترک تقلید پر وعظ کہنے شروع کر دیئے۔ اور رسائل شائع کئے تو علمائے عصر نے تحت قیادت جناب مولانا عبدالعزیز صاحب بگوی سجادہ نشین، جناب مولانا غلام مرتضیٰ صاحب سجادہ نشین بیربل اور جناب مولانا غلام نبی صاحب سجادہ نشین للہ شریف حکیم صاحب کو ایک فیصلہ کن مناظرہ میں شکست دے کر فتوائے تقفیر تیار کیا جس کی وجہ سے آپ کو بھیرہ چھوڑنا پڑا اور جموں تشریف لے گئے اور کسی کی سفارش سے مہاراجہ کے پاس طبیب رہے۔ طبیعت جدت پسند تھی اور سرسید کا آغاز تھا تو آپ نے سید صاحب سے خط و کتابت کے ذریعہ رشتہ اتحاد پیدا کر لیا۔ مرزا صاحب بھی ان دنوں تصانیف سرسید کے شائق تھے' انہوں نے بھی نیچریت کی اشاعت میں مالی اور قولی بہت حصہ لیا' بقول وکیل جموں آپ نے ایک ایسا رسالہ مرتب کیا کہ جس میں ترک مذاہب کی تعلیم تھی' مگر یہ حوصلہ نہ ہوا کہ اسے شائع کر دیں۔ ان کی خوش قسمتی سے لاہور میں عبداللہ چکڑالوی نے تعلیم قرآنی کا اعلان کر دیا تو آپ فوراً اس کے طرف دار بن کر منکر احادیث بن گئے۔ ابھی اسی خیال میں منہمک تھے کہ ''براہین احمدیہ'' زیر مطالعہ آ گئی تو لٹو ہو گئے اور قادیان کی راہ لی۔ اس وقت مرزا صاحب کی خوش قسمتی سے حکیم صاحب کے تعلقات ریاست جموں سے منقطع ہو چکے تھے اور بھیرہ واپس آ کر اپنے جدی مکانات کی تیاری میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عمارتی ضروریات بہم پہنچانے کو لاہور آئے تو اشتیاق نے قادیان آنے پر مجبور کر دیا۔ پھر مرزا صاحب نے نہ جانے دیا، آخر قادیان میں ہی ہجرت کر آئے اور مرزا صاحب کے آخری دم تک تبلیغ کے کام پر متعین رہے۔ ۱۹۰۸ء میں جب مرزا صاحب کا انتقال ہوا تو جناب ہی خلیفۃ المسیح منتخب ہوئے اور چھ سال تک امن وامان سے گدی سنبھالے رہے۔ اور مرزا محمود خلیفہ دوم کو اپنی زیر تعلیم اس قابل بنا گئے کہ وہ مسائل متنازعہ کا مطالعہ خوب کر سکے اور مضمون نویسی میں کہیں غم نہ کھائے۔ بہرحال یہ شخص الہام وانکشاف کا مدعی تھا۔

مہدویت کا دعویٰ گو اپنی زبان سے نہیں کیا تھا لیکن مریدوں کے دل میں یقیناً یہ بات جم چکی تھی کہ سات نشان والے مہدی یہی تھے۔ وعظ میں ایک خاص لطف آتا تھا' منکرین اسلام کے اعتراضات کا جواب ایسے طرز پر بیان کر جاتے تھے کہ ان کو برا معلوم نہ ہوتا تھا۔ مرزائیت چونکہ نیچریت کا ہی دو آتشہ عرق ہے اس لئے نظریہ سازی میں جناب ید طولےٰ رکھتے تھے دہرمپال کے مقابلہ پر اپنے نام سے کتاب ''نورالدین'' لکھی جس میں مذہب سے آزاد ہو کر جواب دیئے اور صداقت مرزا پر ایک دو مقام میں اس قدر زور دیا کہ ناظرین حیران رہ گئے۔ قرآن شریف کے تفسیری نوٹ لکھواتے تھے مگر کتابی صورت میں شائع نہ کر سکے (مرزا محمود جو تفسیر آج کل شائع کر رہے ہیں شاید وہی ہو) اور کتاب ''فصل الخطاب'' میں باریک مسائل پر بحث کی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ احسن امروہی اور یہ شخص اگر مرزا صاحب کی تائید میں کھڑے ہو کر تصانیف اپنے نام پر یا مرزا صاحب کے نام پر شائع نہ کراتے تو اس مذہب کو کبھی یہ فروغ حاصل نہ ہوتا' مگر تاہم ادبیات میں طبیعت کے بلید واقع ہوئے تھے' عربی میں نظم ونثر کی کوئی کتاب نہیں لکھی۔ احسن امروہی بھی اس قماش کے مالک تھے۔ ''سیرۃ المہدی'' میں گذر چکا ہے کہ مرزا صاحب اپنی فوقیت حاصل کرنے کیلئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنی عربیت کی تحریریں ان دونوں کو ہی پیش کرتے تھے اور یہ دونوں بزرگ سر دھن کر اور خراج تحسین گذار کر مریدوں کے سامنے چار چاند لگا دیتے تھے۔ اگر کچھ اصلاح دی بھی ہوتی تو مرزا صاحب اس کو مسترد کر دیتے بہر حال علوم نقلیہ میں مرزا صاحب سے یہ دونوں بزرگ فائق تھے جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے۔ اور مرزا صاحب کا قول ہے کہ مسیح کے دو فرشتے یہی دونوں ہیں کہ جن کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر وہ اترا ہے۔ حکیم صاحب کی خصوصیات یہ تھیں کہ قبر کشمیر کا نظریہ آپ نے ہی قائم کرایا تھا۔ ہر مذہب و ملت کی کتب بینی کے شوق نے آپ کو مجبور کر دیا تھا کہ بہائی مذہب کی کتابوں کی ایک بڑی تعداد بھی آپ کے کتب خانہ میں موجود تھی۔

گردن کا مسح چھوڑ رکھا تھا، نکسیر، قے اور قہقہ سے آپ کا وضو نہیں ٹوٹتا تھا مذہب آزادی تھا۔ نہ حنفی تھے، نہ وہابی۔ سو کے قریب عمر پا کر قادیان میں ۱۹۱۴ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ (دیکھو رسالہ شمس الاسلام بھیرہ فروری ۲۳ء)

مرزائیوں نے آپ کے تاریخی حالات قلمبند کرنے میں بہت کچھ غلو کیا ہے مگر اہلیان بھیرہ کے مصدقہ حالات وہی ہیں جو ہم نے درج کر دیئے ہیں۔

۲۲...... تیماپوری نبی کے متعلق رسالہ مذکور لکھتا ہے کہ تیماپور ریاست حیدرآباد دکن میں ہے عبداللہ نے اپنا نام یہ رکھا ہے کہ **یمین السلطنة حکم عدل فی الارض خلیفة اللہ وفی السماء محمد عبداللہ مامور من اللہ مھدی موعود**۔ پہلی وحی یہ ہے کہ **یاایھا النبی** تیماپور میں رہیو۔ ۱۳۲۴ھ میں مدعی نبوت ہوا ہے اپنی کتاب "محاکمہ آسمانی" ص ۳۱ پر لکھتا ہے کہ مجھے ۱۳۳۴ھ میں دعوائی نبوت کرتے ہوئے دسواں سال جارہا ہے اور اپنے عروج کے لئے ۱۵ ر سال کا الہام موجود ہے، اگر کسی دشمن خلافت کو مقابلہ منظور ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو مباہلہ کے لئے تیار ہوں ۔اس کتاب سے پہلے ۴۰ سال سے الہام شروع ہیں ۔مگر ۱۳۳۴ھ میں زیادہ زوردار الہام شروع ہو گئے ہیں ۔مرزا صاحب کو مقام شہودی حاصل تھا، مقام وجودی سے خالی تھے' مگر مجھے دونوں مقام حاصل ہیں ۔اس لئے میں ظل محمد اور ظل احمد ہوں اور دونوں کا مظہر ہوں ۔میرے مذہب کا نام **طریقہ محمدیہ** ہے ۔مرزا صاحب نے خود میرے متعلق لکھا ہے کہ **کان اللّٰہ نزل من السماء وجاء ک النور وھو افضل منک** درجہ رسالت میں میں اور مرزا صاحب دونوں مساوی اور بھائی ہیں، جو فرق کرے کافر ہے ۔اسی طرح مرزا صاحب اور حضور ﷺ کی نبوت میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ مامور من اللہ کو ۳۰ یا ۴۰ آدمی کی قوت رجولیت حاصل ہوتی ہے اور بلا اجازت فراغت نہیں ہوتی ۔۱۳۳۹ھ میں اپنی کتاب "قدسی فیصلہ" میں اعلان کیا کہ میں نے خدا کے دربار حاضر ہو کر درخواست کی تھی کہ یا اللہ مسلمان مفلس ہو رہے ہیں، سود کی ممانعت منسوخ ہونی چاہئے تو جواب آیا کہ فی سینکڑہ ساڑھے بارہ روپے سود تک کی اجازت دیتا ہوں ۔رمضان کے تین روز سے بھی کافی ہیں، عورتیں بے پردہ رہ سکتی ہیں، میں بروز محمد ہوں اس لئے احکام شریعت بدل سکتا ہوں ۔اس سلسلہ کی تصانیف یہ ہیں:

تفسیر فاتحہ، طوفان کفر، اسلامی گیت، ام العرفان، قصہ آدم، قدرت ثانیہ، رحمت آسمانی، ارشادات، توحید آسمانی، شناخت آسمانی، مکار، مرشد کا ارشاد، فرمان محمدی، کسر صلیب، رسمی شادی، مبشرات آسمانی، صحیفہ آسمانی، شان تعالیٰ، حقیقت وحی الہ، ان کی اشاعت کے لئے میر حسن مرزائی میل کنٹریکٹر موٹر سروس ٹمکور صوبہ دکن وقف ہو چکا ہے ۔

۲۳...... **لوتقول علینا بعض الاقاویل** سے مرزا صاحب نے "آئینہ کمالات اسلام" ص ۴۲/۵ میں ثابت کیا ہے کہ کیا وہ شخص مفتری جو مدعی مکالمہ الٰہیہ ہو، بارہ سال کی مہلت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پا سکتا ہے؟ ''انجام آتھم'' ص ر ۵۰ میں لکھا ہے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک مفتری خدا پر بیس سال افتراء کرتا رہے اور وہ اسے نہ پکڑے۔ ضمیمہ'' تحفہ گولڑویہ'' ص ر ۶ میں لکھا ہے کہ'' براہین احمدیہ'' کو شائع ہوتے ہوئے تیئس سال ہو رہے ہیں تو اگر یہ مدت میری صداقت کے لئے کافی نہیں تو معاذ اللہ نبوت محمدیہ بھی مشکوک ہوگی (کیونکہ اس کی مدت بھی ۲۳ سال ہی تھی)'' ایام صلح ص ر ۳۷'' میں لکھا ہے کہ کوئی مفتری علی اللہ ایسا نہیں پایا گیا کہ جس نے پچیس سال یا اٹھارہ برس مہلت پائی ہو۔'' حقیقۃ الوحی، ص ر ۲۰۶'' میں لکھا ہے کہ میری دعوت پر تیس سال کا عرصہ گذر چکا ہے جو نبوت محمدیہ کے زمانہ سے بھی زیادہ ہے' اگر کہا جائے کہ ہلاکت مفتری سلسلے کی چار شرطیں ہیں۔ اول دعویٰ الہام مع علم اس بات کے کہ وہ خود خدا نہیں کیونکہ مجنون اور معتوہ (نیم پاگل) کا کچھ اعتبار نہیں۔ دوم یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا معترف ہو۔ سوم یہ کہ دعویٰ کرے کہ مجھ سے خدا کلام کرتا ہے۔ چہارم یہ کہ وہ اپنے دعویٰ کا اعلان بھی کرتا ہے تو جس مفتری میں یہ چار شرط موجود نہ ہوں وہ اس سے ہلاکت کے تحت میں داخل نہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ حسب تحقیق مرزا صاحب مفتری بارہ سال کے اندر ہلاک ہو جاتا ہے اور اگر زیادہ مہلت پائے تو تیس سال کے اندر ضرور مر جائے گا۔ پس اگر معیار اول پر فیصلہ کیا جائے تو مرزا صاحب مفتری ثابت ہوتے ہیں، کیونکہ اعلان نبوت کے بعد صرف آٹھ سال زندہ رہے تھے اور آپ کے مرید مظاہرِ قدرت ثانیہ دیندار فضل بنگالوی، عبد اللطیف تیماوری اور احمد نور وغیرہ جو اس وقت مرزا صاحب کو کافر کہہ رہے ہیں اور ایک دوسرے کو بھی جہنمی قرار دے رہے ہیں بارہ سال گذار چکے ہیں۔ تو کیا وہ سب معیار اول کے مطابق سچے ہیں؟ تو پھر انکی اطاعت کیوں نہیں کی جاتی؟ گر یہ عذر ہے کہ وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معتوہ اور نیم پاگل ہیں یا مجنون اور مراقی ہیں تو یہ الزام مرزا صاحب پر بھی قائم ہوسکتا ہے۔ خصوصاً جبکہ وہ خود اقراری ہیں کہ مجھے مراق ہے۔ اور یہ مدعی اقرار نہیں کرتے کہ ہمیں بھی کسی وقت مراق ہوا تھا اور اگر مراق یا مجنون کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے کیونکہ وہ خود اس قابل نہیں ہوتا کہ اس کو دعوائے رسالت میں سچا تسلیم کیا جائے تو اس لئے بھی مرزا صاحب کی نبوت مخدوش نظر آتی ہے۔ اگر یہ عذر ہو کہ یہ لوگ خدائی دعویٰ کرتے ہیں تو اس لپیٹ میں مرزا صاحب بھی سب سے پہلے آسکتے ہیں کیونکہ تھوڑی دیر کے لئے یہ بھی خدا بن گئے تھے اور صفات الہیہ کا درجہ ہمیشہ کے لئے ان کو عنایت کیا گیا تھا۔ بہر حال اس موقع پر معیار صداقت ۱۲ سال یا ۳۰ سال مقرر کرنا صداقت مسیح کی مخصوص دلیل نہیں ہوسکتا اور نہ ہی قرآن شریف میں کوئی خاص مدت مقرر کی گئی ہے۔ نکتہ بعد الوقوع کے طور پر یہ سب کچھ گھڑ لیا گیا ہے کہ مفتری بارہ سال یا تیس سال کے اندر ہلاک ہوجاتا ہے، بلکہ یہ نظریہ قرآن شریف کے بھی خلاف ہے، کیونکہ خدا تعالیٰ مفتری کی رسی دراز کرتا ہے اور اہل مکہ کو شرکیہ مسائل کے اختراع کرنے میں مفتری کہا گیا ہے اور وہ خدا کو بھی مانتے تھے اور مجنون بھی نہ تھے اور دعویٰ کرتے تھے کہ ان کے مسائل حکم الٰہی کے مطابق ہیں، مگر نہ عہد رسالت سے پہلے زمانہ فترت میں بارہ سال کے اندر مرے اور نہ ہی عہد رسالت کے بعد بارہ سال کے اندر برباد ہوئے۔ اسلئے آیت قطع وتین سے ایک اصول قائم کرنا بالکل غلط ہوگا کہ چونکہ نزول آیت کے بعد حضور ﷺ تیرہ سال زندہ رہے تھے۔ اس لئے ہلاکت مفتری کی کم از کم مدت بارہ سال ہوگی اور چونکہ آپ کی رسالت ۲۳ برس تھی اس لئے جو شخص تیس سال تک مدعی نبوت رہے وہ درجہ اول سچا رسول ہوگا۔ اب اگر ہم انبیائے سابقین پر نظر دوڑائیں تو سب سے پہلے حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت مخدوش ہوجاتی ہے کیونکہ اعلان نبوت کے بعد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صرف اڑہائی سال تبلیغ کر سکے تھے اور واقعہ صلیب کے بعد گو مرزائیوں کے نزدیک کشمیر چلے گئے تھے، مگر اعلان نبوت سے دستبردار ہو کر روپوشی کی حالت میں زندگی بسر کر رہے تھے اور اگر قطع وتین سے مراد قتل مفتری ہو تو کوئی ایک ایسے نبی بھی پائے گئے ہیں کہ ان کو ناحق قتل کیا گیا تھا۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ آیہ قطع وتین سے ایک اصول، کلیہ قائم کرنا بالکل غلط ہوگا۔

۲۴...... حقیقت یہ ہے کہ قطع وتین کی تہدید صرف حضور ﷺ کے لئے ہی تھی۔ جس سے آپ بچ نکلے تھے۔ اس کے نظائر خصوصی قرآن شریف سے اور بھی بہت مل سکتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ آپ یتیم تھے تو خدا تعالیٰ نے اپنی کفالت سے پرورش کی تھی یا آپ غار میں چھپ گئے تھے یا آپ تنگدست تھے، بعد میں مالدار ہو گئے تھے وغیرہ وغیرہ۔ تو ان مخصوص واقعات سے اگر یہ اصول قائم کیا جائے کہ نبی کیلئے یتیم ہونا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مفلس ہو اور غار میں چھپے تو تینوں اصول سے مرزا صاحب کی نبوت کافور ہو جاتی ہے اور امر ونواہی میں بھی کوئی اصول قائم نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ کو حکم ہوتا ہے کہ **قم اللیل الا قلیلا. رتل القرآن ترتیلا.** اکثر رات کو خدا کی یاد میں قیام کرو اور قرآن شریف خوش الحانی سے پڑھو۔ تو پھر بھی مرزا صاحب فیل ہو جاتے ہیں کیونکہ دائم المریض ہونے کی وجہ سے نہ خوش الحان تھے اور نہ قائم اللیل، بلکہ صرف تقدس کے زور میں محمد ثانی بننے کا شوق تھا اور بس۔

(۲۵) خواجہ کمال الدین وکیل: ولد خواجہ عزیز الدین، ان کے بھائی جمال الدین نے کشمیر اور جموں میں تعلیم کی نشر واشاعت کی اور ان کے جد امجد خواجہ رشید الدین ایک مشہور شاعر اور لاہور کے قاضی تھے۔ خواجہ نے ''فارمن کرسچین کالج'' لاہور میں تعلیم پا کر ۱۸۹۳ء میں بی اے کی ڈگری حاصل کی اور اکنامس میں تمغہ حاصل کیا اور ان کو بائیبل میں خاص شغف تھا ۱۸۹۸ء میں وکالت پاس کر کے لاہور اور پشاور میں پریکٹس کرتے رہے اور اسلام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر لیکچر دیتے رہے اور علی گڑھ یونیورسٹی کے ممبر بھی منتخب ہوئے۔ ۱۹۱۲ء میں تبلیغ کیلئے یورپ گئے اور ووکنگ مشن کی بنیاد ڈالی اور ووکنگ مسجد کے امام بن کر رسالہ'' اسلامک ریویو'' شائع کیا اردو میں رسالہ'' اشاعت اسلام'' بھی اپنے ہی خرچ سے نکالا اور رسائل بھی تصنیف کئے، جن سے متاثر ہو کر سینکڑوں عیسائی مسلمان ہوگئے اور کئی ایک خاص مجبوریوں کی وجہ سے اظہار پر قدرت نہ پاسکے۔ کلرجی مَن پادریوں میں خصوصیت کے ساتھ تبادلۂ خیالات کیا جن سے متاثر ہو کر لارڈ ہیڈ لے مسلمان ہوئے جو آج کل لنڈن میں مسجد نظامیہ کی تحریک کر رہے ہیں۔ خواجہ صاحب نے افریقہ یورپ اور ایشیا کا بھی سفر کیا تھا۔ حج کے موقع پر مرزا محمود کے ہمراہ جب مسیح قادیانی کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے یوں کہہ کر ٹال دیا کہ میں اسے صرف اپنا مرشد سمجھتا ہوں (جس کا یہ مطلب تھا کہ نبی اور مسیح نہیں مانتا) بہر حال سلامتی کے ساتھ حج کر سکے۔ آپ کی مشہور کتاب **ینابیع المسیحیة** ہے، جو **ینابیع الاسلام** کے مقابلہ پر لکھی تھی۔ اسلام کے لئے اپنی جائیداد وقف کر چکے تھے اور ۱۹۳۲ء میں ۲۸ ستمبر کو وفات پائی جب کہ قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر زیر تالیف تھی۔ مولوی کرم الدین صاحب جہلمی کے مقدمہ میں مرزا صاحب کی طرف سے مفت وکالت کرتے تھے اور مولوی فضل الدین صاحب بھیروی[1] نے بھی اس مقدمہ میں بہت حصہ لیا تھا۔ مرض الموت میں فالج گر گیا تھا اور لاہور میں دفن ہوئے تھے۔ گو عام عقائد کی بناء پر مسلمانوں کو مسلمان ہی جانتے تھے، مگر ترک موالات میں سخت کوشاں تھے۔ لاہور پارٹی سے تقریباً الگ ہو کر تبلیغ اسلام میں سرگرم تھے' کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ مرزا صاحب کو

[1] یہ شخص لاولد مرا۔ مرزا صاحب نے ہر چند دعائیں کیں۔ علاج بھی کیا اور دوسری شادی بھی کی۔ مگر مسیح کا مرید لاولد ہی مرا اور ثابت کر گیا کہ لاولد مرنا مخالفت کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ جیسا کہ سعید اللہ لدھیانوی، عبد الحق امرتسری کے متعلق کہا جاتا ہے۔ ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بحیثیت مسیح ہونے کے پنجاب سے باہر اور یورپ میں کوئی نہیں جانتا۔ چنانچہ لارڈ ہیڈ لے جب پنجاب میں آئے تھے تو قادیان نہیں گئے تھے۔

۲۶..... قادیانیوں کی بہ نسبت لاہوری ذرا وسیع الخیال معلوم ہوتے ہیں۔ مگر خواجہ ان دونوں سے الگ تھے۔ اور مرزائی اس وجہ سے تھے کہ انہوں نے مرزا صاحب سے بیعت کی تھی اور مجدد وقت اور صوفی یا فلاسفر اسلام سمجھتے تھے، مگر غور سے دیکھا جائے تو دونوں کا اصل مقصد ایک ہی ہے، کیونکہ قادیانی کہتے ہیں مرزا صاحب نے امتی، مجدد، مثیل مسیح اور مہدی موعود کے مدارج طے کر کے بروز کے طریق محمد ثانی کا درجہ حاصل کیا تھا اور اخیر میں کمال رسالت کو پہنچ کر بغیر کسی حاشیہ آرائی کے کہہ دیا تھا کہ خدا کے فضل و کرم سے ہم نبی اور رسول ہیں اس لئے جو شخص انکا منکر ہے ایمان بالرسل نہیں رکھتا وہ اسلام سے خارج ہے۔ لاہوری اس منزل پر دوسرے راستہ سے پہنچتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ان کو نبی نہیں مانتے بلکہ صرف مجدد وقت مانتے ہیں اور مسلمانوں کو کہہ دیا تھا کہ ''میرے انکار کی وجہ سے کوئی مسلمان کافر نہیں ہوسکتا'' اور لاہور کے مناظرہ میں مرزا صاحب نے تحریرا چند گواہوں کے سامنے مان لیا تھا کہ میں نبی نہیں ہوں اور یہ بھی کہا تھا کہ حضور ﷺ کے بعد مدعی نبوت کو کافر سمجھتا ہوں اس لئے آپ کے بعد نہ کوئی پرانا نبی آسکتا ہے اور نہ نیا۔ مگر چونکہ مرزا صاحب مجدد اعظم اور اعزازی طور پر بروزی نبی اور مسیح موعود تھے اور ایسے مقام پر پہنچ چکے تھے کہ جہاں تک گذشتہ مجددین میں سے کوئی نہیں پہنچا اس لئے جو مسلمان مرزا صاحب کو خارج از اسلام سمجھتا ہے ہم بھی بطور معاوضہ اس کو کافر جانتے ہیں اور اس اصول میں خواجہ صاحب بھی شریک کار تھے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ اہل اسلام قادیانیوں کے نزدیک اس لئے کافر ہیں کہ انہوں نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا صاحب کو نبی نہیں مانا۔ اور مدعی نبوت کا الزام دے کر کافر قرار دیا ہے' اور لاہوریوں کے خیال میں اس لئے کافر ہیں کہ انہوں نے ایک مجدد اعظم کو کہ جس کو خدا تعالیٰ نے اعزازی طور پر نبی کا بھی خطاب دیا تھا کافر کہا ہے اور خواجہ صاحب کے خیال میں مسلمان اس لئے کافر تھے کہ ان کے مرشد کو مسلمان نہ جانتے تھے۔ لو اب مطلع صاف ہو گیا کہ اہل اسلام کو مرزائیوں کا کوئی فرقہ بھی مسلمان نہیں جانتا، گو بظاہر چندہ وصول کرنے کی خاطر یوں کہدیں کہ ہم اہل اسلام کو اپنا بھائی جانتے ہیں اور اہل اسلام ان کے تمام فرقوں کو اسلام سے خارج جانتے ہیں اور جو انکے کفر میں سر موشک کرے اسے بھی ایسا ہی یقین کرتے ہیں' کیونکہ قادیانیوں نے اس شخص کو محمد ثانی قرار دیا ہے کہ جس نے قرآن وحدیث کو بدل ڈالا تھا اور بروزی نبوت کا دعویٰ کر کے ان سابقہ بروزی نبیوں میں شامل ہو گیا تھا جو ملاحدہ اور زنادقہ میں پیدا ہوئے تھے اور اسلامی تلوار سے مارے گئے اور جس کے مظاہر قدرت ثانیہ آج کل برساتی کیڑوں کی طرح جابجا سر نکال رہے ہیں اور اپنی اپنی نبوت کی رو سے خود مرزائیوں کو بھی کافر ثابت کر رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اور لاہوریوں نے اس شخص کو مجدد تسلیم کیا ہے کہ جس نے تجدید اسلام کا مطلب یہ لیا ہے کہ اسلام قدیم کو چھوڑ کر اسلام جدید پیش کیا جائے، گو ان کا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب باشریعت نبی نہ تھے مگر جو کام ناسخ شریعت نے کرنا تھا وہ جب مجدد نے سرانجام دیدیا ہے تو صاحب شریعت ماننے کی ضرورت ہی کیا رہی' اور مظاہر قدرت ثانیہ نے مرزا صاحب کو مستقل نبی مانا ہے اور اپنی نبوت کی دعوت دی ہے۔

بہر حال اس نبوت بازی سے مسلمانوں کا شیرازہ جمعیت کچھ پہلے ہی بکھرا ہوا تھا اور بھی بکھر گیا اور دن بدن بکھر رہا ہے۔ ان حالات کو پیش نظر رکھ کر ایک شاعر نے کہا ہے۔ شعر

چہ خوش بودے اگر مرزانہ بودے   اگر بودے فتن افزا نہ بودے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بدیں تجدید کردہ چوں بہائی ازاں شد چوں بہائی میرزائی
مسلماناں بدند در قعرِ پستی زاد دیگر تباہ کردند ہستی
چرا گشتی مسیح اے قادیانی چوں دانستی کہ آں ہستی کہ آئی
مسیح وصل را مایاں خریدار کرشن فصل را از دُور بیزار

۲۷..... خواجہ صاحب اگرچہ کسی عہدہ کے مدعی نہ تھے مگر یہ بات ضرور تھی کہ اپنے مرشد کی اصولی اصلاح ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب تھا۔ مسیح بن باپ کا مسئلہ آپ نے ہی ترمیم کیا تھا۔ اور ''ینابیع المسیحیۃ'' میں ثابت کیا ہے کہ یہ مسئلہ بت پرستوں سے لیا گیا ہے حالانکہ مرزا صاحب کو اپنے بے مرشد رہنے پر اس لئے ناز تھا کہ مسیح بن باپ پیدا ہوئے تھے۔ مگر خواجہ نے یہ خیال منسوخ کر دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ میں بھی کچھ الہامی گدگدیاں موجود تھیں جو تصانیف میں ظاہر ہوتی تھیں۔ آخری تفسیر اور ترجمہ شائع ہو جاتا تو سارا بخیہ ادھڑ جاتا' کہ آپ کو باوجود تفسیرِ مولوی محمد علی کے کیا ضرورت پیش آئی تھی کہ وہ خامہ فرسائی کریں۔

مولوی محمد علی صاحب کو یہ ناز ہے کہ جس تفسیر کو مرزا صاحب اپنی حین حیات میں شائع نہ کر سکے وہ میرے لئے مقدر تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ جو جماعت اس کام کو سرانجام دے گی وہ حق پر ہوگی اور چونکہ ایک الہام میں مرزا صاحب نے کہا ہے کہ قادیان میں یزیدی پیدا ہوں گے۔ اس لئے ضروری ہوا کہ ہم مدینۃ المسیح، دارالجزۃ لاہور میں اس قلم کی روشن تبلیغ مذہب کریں کہ جس کی نسبت مرزا صاحب نے کہا ہے کہ جو قلم علوم لدنیہ کے ظاہر کرنے کو مجھے دی گئی تھی میرے بعد خدا تعالیٰ نے وہی قلم محمد علی کو دے دی ہے۔ خیالات صحیح ہوں یا غلط ہمیں اس سے بحث نہیں مگر ان سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ کلام محمد علی کلام مسیح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے اور کلام مسیح وحی الٰہی تھا اور وحی الٰہی خدا کا کلام تھا۔ پس وحی کا دعویٰ سات پردوں میں ضرور مضمر ہوا۔

۲۸......مرزا محمد کا دعویٰ ہے کہ میں مظہر قدرت ثانیہ ہوں میرے آنے کی سب نبیوں نے خبر دی ہے۔ میں فخر رسل ہوں۔

مقام او مبیں از راہ تحقیر بدورانش رسولاں ناز کردند

پس میرا انکار مرزا صاحب کا انکار ہے اور مرزا صاحب کا انکار تمام انبیاء کا انکار ہے۔ اس لئے جو مجھے نہ مانے وہ کافر ہوا۔ بہر حال لاہوریوں نے قادیانیوں کو یزیدی قرار دے کر اپنے اسلام سے خارج کیا تھا تو قادیانیوں نے ان کو خارجی اور باغی بنا کر بدلہ لے لیا۔ عوض معاوضہ گلہ ندارد۔ ناظرین یہ ہے نئی روشنی اور باہمی تکفیر و تلعین۔ کیا اب بھی آپ شکایت کریں گے کہ دقیانوسی مسلمان جھٹ کافر بنا دیتے ہیں؟

(۱۹) رجل یسعی احمد رسول نبی

چیچاوطنی ضلع منٹگمری (محمد ثانی عبداللہ مسیح موعود)

اس کی ادبی لیاقت بالکل محدود ہے۔ مرزائیوں میں جس قدر جہالت کمال پر پہنچتی ہے۔ اسی قدر نبوت کے دروازے ان پر کھل جاتے ہیں۔ آنجناب اپنی کتاب ''ھدایۃ للعلمین'' میں فرماتے ہیں کہ شناخت مسیح کے متعلق در منام وحی کا مفہوم یہ تھا کہ ساتھ منادی عیسیٰ کے اپنا رسول ہونا بھی ظاہر کر۔ **الرسول یدعوکم** اور **اطیعوا الرسول** میں میری طرف اشارہ ہے۔ ایک خواب میں میں نے اپنی والدہ مرحومہ سے کہا کہ میرا جامہ مسیح کا، وہ حیران رہ گئی کہ کل تو یہ کہتا تھا کہ مسیح آئے گا اور آج خود بن بیٹھا ہے، بیدار ہوا تو مجھے معلوم ہوا کہ روح بدنے مجھ سے مسیح ہونے کا دعویٰ کرایا تھا اور اسی طرح یہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روح خبیث مرزا غلام احمد قادیانی پر ڈالی گئی تھی اور خود مسیح بن گیا تھا' حالانکہ خود لکھ چکا تھا کہ مسیح آسمان سے نازل ہوگا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۵) براہین میں میں نے مسیح کا آسمان سے آنا لکھا ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۳۳۸)، میرا نام خدا کے نزدیک مدت تک مریم رہا تو اس نے مجھ میں سچائی کی روح پھونک دی اور میں حاملہ ہوا **فنفخنا فیها من روحنا** میں میرا ہی ذکر ہے، پھر میرا ہی نام مسیح بن مریم رکھا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۵)، مجھے الہام ہوا کہ مرزا ابن مریم کیسے بن سکتا ہے اس کی آمد کا کوئی حکم نہیں جیسا فرضی مریم بنا ویسا ہی ابن مریم بنا۔ جو ماں ہے وہ بیٹا نہیں بن سکتی اور جو بیٹا ہے وہ ماں نہیں بن سکتی۔ یہ کیسے ابن مریم بن سکتا ہے، حالانکہ نہ یہ اللہ کا بندہ بنا، نہ اس کے پاس کتاب ہے نہ **الصلوٰۃ الوسطیٰ** قائم کی، نہ **صلوٰۃ دلوک الشمس**، نہ **صلوٰۃ زلفا من اللیل**، نہ زکوٰۃ دی، نہ بغیر باپ کے پیدا ہوا، نہ کلام فی المھد کیا، نہ اس کو کتاب وحکمت سکھائی گئی، نہ تورات وانجیل، نہ بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہیں، نہ پرندے پیدا کئے، نہ کھانے پینے کی خبر دی، نہ تورات کی تصدیق کی، نہ کچھ حرام کیا، نہ حلال کیا، نہ حواری (یعنی صوفیائے کرام) اس پر ایمان لائے وحی سے، نہ تائید روح القدس پائی، نہ بند کئے اسرائیل اس سے، نہ مائدہ اترا اور نہ پاک ہوا، نہ وجیہ اور نہ بلند، نہ اس کے تابعداروں کو مخالفین پر فوقیت حاصل ہوئی، نہ کل اہل کتاب اس پر ایمان لائے، نہ اس نے احمد رسول کی تصدیق کی، نہ سولی کی، نہ قتل کی۔

حق الیقین کے ص ۱۳۸ پر لکھتا ہے کہ غلام احمد معنوی طور پر ابن احمد ہے اور اپنے باپ احمد کی طفیل وصفی طور پر بلکہ اسم علم نہ ہونے کے طور پر بھی احمد ہے۔ وہ خود کہتا ہے کہ؂

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو　　　اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور محمود لکھتا ہے کہ احمد رسول یہ خود ہی ہے۔ عیسائیوں کو ستانے کے لئے خدا نے ان کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

استعارہ کے طور پر اپنا بیٹا کہا۔ اس دعویٰ کرنے میں محمد سے بھی بڑھ گیا، یہ بھی دعویٰ کیا کہ میں خدا کی صفت توحید اور صفت تفرید ہوں۔ ''حقیقۃ الوحی''، ص ۹۵ میں ہے کہ یہ تمام برکت محمد سے حاصل ہے۔ **انه جمع فی نفسی کل شان النبیین انه خاتم الانبیاء وانا خاتم الاولیاء لاولی بعدی الا الذی هو منی وعلی عهدی. سیقول العدو لست مرسلا انک لمن المرسلین** (حقیقۃ الوحی، ص ۹۹) جائداد کا دسواں حصہ دے کر اس کا مرید بہشت حاصل کرتا ہے۔ جنت چندہ اور دفن مقبرہ بہشتی میں نہیں ملتی جس کے متعلق اس کا شیطانی الہام ہے کہ **انزل فیها کل رحمة** مجھے الہام ہوا ہے کہ کل بہشتی مقبرہ حرام اور عیسیٰ ملنے پر منہدم کیا جائے گا تمام۔ اس نے اپنے خدا کو دیکھا پاس شکل محمد کی بھی تھی تو کاغذات پیش کر کے فیصلہ کرالیا کہ اے احمد تیرا نام آج رنگ دیا ہے۔ قلم کا چھینٹا عبداللہ سنوری کے کرتہ پر بھی پڑا اگر خدا سامنے کلام نہیں کرتا، جس پر آیت **ما کان لبشر الایه** گواہ ہے اور **ولا هم منا یصحبون** قلم دوات کی ضرورت نہیں۔ **کن فیکون** کا طریق جاری ہے نہ کوئی اس کے حکم میں شریک ہے۔ الہام ہوا کہ غلام احمد مخالف مسیح انجیل کا اس میں روح اور نگزیب کی طرح ہے۔ ابن مریم کا نزول ہوگا منارہ قادیان پر۔ ابن اللہ ہونے پر اس کو نہ مانوں گا اگر چہ کل صفات الٰہیہ کا مصداق بن جائے مگر قادیانی مسیح کو مار چکا ہے اور **توفیتنی** کا سوال قیامت کو ہوگا اور وہ کہتا ہے کہ ہو چکا ہے۔ **توفی** کا معنی پورا ہونا ہے، خواہ کسی طرح ہو۔ موت میں ہو یا منام میں اور خواہ احسن **تقویم** میں۔ تفصیل کیلئے دیکھو ''ہدایت للعالمین''۔ اس میں ثابت کیا ہے کہ عیسیٰ کی **توفی فی المنام** تھی اور خدا نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا تھا پس حیات مسیح کے تین دلائل ہیں کہ وہ ادھیڑ عمر میں نازل ہوگا۔ کل اہل کتاب اس کے مرنے سے پہلے اس پر ایمان لائیں گے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قیامت کے روز سب پر گواہی دے گا اس لئے میرا دعویٰ مسیح کا نہیں ہے۔''حقیقۃ الوحی'' میں لکھا ہے کہ ہر ایک اہل کتاب اپنے مرنے سے پہلے محمد پر ایمان لے آتا ہے اور یہ غلط ہے کیونکہ قرآن میں اس قسم کے ایمان سے فرعون کو مومن نہیں کہا اور نزع کے وقت کا ایمان معتبر نہیں ہوتا۔ الہام ہوا کہ کل اہل کتاب بطور تاریخ کے وفات عیسیٰ سے پہلے موجود ہوں گے۔

۳۰...... مسیح قادیانی کی وفات کے بعد جو زلزلے آئے ہیں ان کے متعلق آنجناب کے الہام یوں ہیں۔ بھونچال، زلزلہ دکھائی دیا کہ ظالم ہلاک ہوں۔ زلزلہ دس دن ایک گھنٹہ رہے گا۔ زلزلہ تین دن سات راتیں آتا رہے گا۔ لوگوں نے کہا آفت آئی میں نے کہا یہ وہی زلزلہ ہے۔ زلزلہ عظیم دیکھا۔ قیامت برپا تھی آسمان صاف تھا۔ **ترجف الارض** وہ دعویٰ کردیں۔ زلزلہ نمونہ قیامت ہوگا۔ پہاڑ اڑتے ہیں۔

۱۹۲۶ء میں مرزائیوں کا اشتہار دکھائی دیا کہ مرزا کی صداقت کے لئے فلاں جگہ طغیانی آئی۔ میں نے کہا کہ یہ میری صداقت ہے اس کو تو مرے ہوئے اٹھارہ سال گذر چکے ہیں۔ چند شکلوں نے کہا کہ تیری کوئی بات پوری نہیں ہوئی۔ ہر چند کی شکل نے کہا جاپان، یورپ اور بمبئی میں عذاب آیا ہے میں نے کہا کہ جب یہ سرکش مانتے ہیں تو خواجہ حسن نظامی کیوں نہ مانتا ہوگا۔ اچھا اس سے پوچھیں گے، **رعد وبرق**۔ دنیا کا کل نقشہ دکھایا گیا۔ موضع شاہ حسین جھیل تھی۔ بیڑی چلتی تھی۔ جنوبی ہندگول۔ بر ہمار اس کماری نہ تھی۔ صاعقۃ دوبار۔ **مثل صاعقۃ عاد وثمود**۔ جن علماء نے اس الہام سے انکار کیا ان کی شکلیں شیطان کی تھیں۔ اکبر پور ضلع نکودر کو عذاب سے ڈرایا گیا۔ خواب میں اس کی تصدیق ہوگئی۔ دو پٹواریوں نے کہا کہ ایسا نہ ہوگا۔ میں نے کہا آٹھ دن عاد پر بارش ہوئی اب بھی ہوگی۔ ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہندو نے کہا کہ ایسا عذاب کسی کتاب میں درج نہیں۔ میں نے کہا کہ خدا نے کہا ہے کہ تو اس عذاب سے ڈرا اس قوم کو کہ جس کے ہاں نذیر نہیں آئے یعنی اہل ہند کو ڈرا۔ رام کرشن اور گوتم کے عہد میں کوئی عذاب نہیں آیا (اس لئے وہ نذیر نہ ٹھہرے) ایک ہندو نے کہا کہ بابو صاحب کو بچا لینا۔ میں نے کہا کہ میرا اختیار نہیں۔ تینوں منظور کیتا۔ جھڑی بدلیوں والی آئے گی۔ میری ہمشیرہ مردہ نے مجھ سے ایک کارڈ پڑھایا جس پر میرا ہی دعویٰ لکھا تھا۔ خواب میں دیکھا کہ قوم لوط جیسی باد صرصر اٹھی ہے۔ عذاب صیحہ سے کیوں نہیں ڈرتے؟ میری بستی کے باشندے **رجل یسعی** کے ہیں۔ وہ **خامدون** کے ہیں۔ **قریۃ الظالم اھلھا** سے مراد نکودر ہے۔ انطاکیہ کے ہیں۔ **المغضوب** بھی نکودر ہی ہے۔ محمود احمد قادیانی نکودر ہے۔ دو رسولوں کا پہلا ایک ہے۔ انطاکیہ تا حال ہلاک نہیں ہوا بلکہ وہ تا بعثت امام مہدی آخر الزمان ۱۹۶۱ء تک باقی رہے گا۔ بعد موسیٰ کے قرون اولی ہلاک نہیں ہوئے اب میرے وقت ہلاک ہو رہے ہیں۔ عقوبتیں، مماثل، محکمہ حال کے ملازم تبدیل ہوئے تو میں نے کہا **کالرمیم** اول ملوہا اتارنا ہے۔ پھر تجھ کو ٹکسال کا مالک بنانا ہے۔ پچاس ہزار برس جنت ہے۔ اس میں سے دس ہزار برس زمین کا جنت ہے اور چالیس ہزار برس آسمان پر اور اسی قدر عذاب ہے۔ نہ لائیں گے ایمان جب تک نہ دیکھ لیں عذاب۔ **اللّٰہ محیط بالکفرین** میں اشارہ ہے قادیانی فرقہ کی طرف اور ان کی طرف جو مجھے دیوانہ اور جھوٹا کہتے ہیں۔ اٹھا لیا ہم نے تم کو کشتی میں۔ ہم نہیں بھیجتے بلا جب تک کہ نہیں بھیجتے رسول کو۔ جڑ کافروں کی کاٹی جائے گی۔ بمبئی میں بارش شدید دکھائی دی۔ گھوڑے پر سوار ہوں۔ عذاب کیوں نہ آئے گا۔ سلطنت روم مٹ گئی۔ **خلافت علی منهاج النبوة**۔ وعدہ عذاب کا اٹل ہے۔ ٹلنا اس کا ناممکنات سے ہے، وہ عذاب ماہ جون میں آئے گا۔ بخدا تم پر ضرور عذاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آئے گا۔ میں **مامور من اللہ** ہوں۔ جنہوں نے نکالا ہم ہلاک کریں گے انکو شہامد، دُلّہ اور محمود مع اولاد کے ہلاک ہوں گے۔ دہارو لعل ابوجہل ہے۔ ارے کہاں تک پہنچ گیا وہ ملازم اول تبدیل ہوگا پھر ہلاک۔ عطیہ دار کوئی نہیں بچے گا۔ ۱۱۰ چک ہلاک ہوگا۔ بروئے تناسخ علمائے امت اب یہود و نصاریٰ ہیں اور زہریلے سانپ ہیں ان کا مار ڈالنا ضرور ہے۔ ہم تھوڑا سا عذاب دیں گے جس میں پھوڑے پھنسی اور دردسر وغیرہ بھی شامل ہے۔ جو رات کو عبادت نہیں کرتا وہ ایماندار نہیں۔ سکھو! دیکھ لو اپنی کتاب میں میرا آنا ضرور ہے۔ ممالک یورپ میں عذاب آئے گا۔ **انذر الناس لتنذر ام القری ومن حولھا. اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ** ذوکر مامور ہوگیا۔ بنایا ہم نے تم کو رسول۔

۳۱......قبروں کے متعلق یوں دیکھا کہ ایک قبر پر بیٹھنے والے کو خوب مار رہا ہوں۔ چیچا وطنی میں ایک قبر سپید پتھر کی تھی دیکھا تو اس میں کچھ بھی نہ تھا۔ بانی نے کہا کہ اس پر میرا تین سو روپیہ خرچ ہوا ہے میں نے کہا بے سود۔ مسجد میں ایک قبر تھی زبان سے نکلا کہ صرف پتھر ہی ہیں۔ بوسیدہ قبر دیکھی جو کسی وقت بتکدہ تھی۔ محبوب الٰہی کی قبر دیکھی بیچ میں کچھ نہیں۔ پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور خواجہ حسن نظامی چلہ کشی کرتے تھے میں نے کہا کہ فضول ہے۔ علی ہجویری کے مزار پر آیا دیکھا تو اس میں کچھ بھی نہیں کیونکہ داتا صاحب ماچھی نمبردار چیچا وطنی میں روپ لے چکے تھے۔ ملتان کے قبرستان میں نماز کے لئے جگہ تلاش نہ کی کیونکہ اس جگہ نماز حرام ہے۔ رب سے مراد انصاب ہیں **فاجتنبوہ. رجس من عمل الشیطان.** دیوان چاولی محمد خان چودہری میں آیا ہے۔ مزار میں کچھ نہیں رہا، بیعت حرام ہے۔ پاکپتن گیا پیاس لگی مگر مزار کے پاس کے پانی سے سور کے برابر نفرت تھی۔ کل بہشتی مقبرہ حرام۔ عیسیٰ ملنے پر جاکر اس کو گرا دونگا۔ یہ الہام قادیان کے بہشتی مقبرہ کی طرف تھا۔ جو دریا کو مانے یا کتاب یا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرشد یا مزار کو سجدہ کرے من الضالین ہے۔ شہیدوں پر چراغ جلاتے ہیں یہ مزار پرستی ہے۔
مڑہی کے پاس ہندو مرد وزن دیکھے میں نے کہا کہ نہ مڑہی میں طاقت ہے کہ مرادیں دے
سکے اور نہ مجھ میں۔ اس وقت میرا جامہ ہندو کا تھا سامنے شکل کرشن کی تھی۔ عمر ۵۵ سال
داڑھی منڈی ہوئی سفید۔ برائے تناسخ میں کرشن ہو گیا اور ان کو کہنے لگا کہ میں نے تو نہیں کہا
کہ میری مورتی پوجو اور میری مڑہی بنا کر پوجو، انہوں نے خود ہی یہ کام شروع کر رکھا ہے۔
اس زمانہ کے بت پنجتن بغدادی اور اجمیری اور انبیاء ورسول ہیں۔ پیر مہر علی شاہ گولڑوی جس
جس جگہ بیٹھے اس جگہ کو پرستش ہوتی ہے یہ بھی گمراہی ہے۔ پیر مہر علی شاہ کے ہاتھ سے
کاغذات گر پڑے۔ ہزاروں اٹھانے کے لئے آئے، میں نے کہا کہ یہ بت ہے۔ خواجہ حسن
نظامی سے میں نے پوچھا کہ کیا میرے رسالے پہنچے ہیں، کہا ہاں۔ پھر میں نے کہا کہ خواجہ
محبوب الٰہی بت ہے، خواجہ ناراض ہو کر چلا گیا۔ خواجہ کی شکل کبھی نورانی نظر آئی اور کبھی سیاہ۔
بال کترے ہوئے داڑھی نصف بالشت۔ میں نے کہا شیطان ہے۔ میں نے رؤیا میں یہ وعظ
کی **واتخذوا من دون اللہ آلھۃ الایہ**۔ یا علی کہنا مردود ہے۔ جن کو تم پکارتے ہو عباد
امثالکم، مثلاً محمد رسول پیدا ہو کر زین العابدین کہلایا، موسیٰ پاک شہید، شاہ شمس تبریز اور سر
مدیا حسن پھلواری کہلایا۔ شیعہ یا علی پکارتا تھا، میں نے کہا نہ عبادت کر اس کی جو نہ سنتا ہے اور
نہ دیکھتا ہے۔ تابوت دیکھا جیسا کہ دسہرہ ہے، میں نے کہا جب تناسخ مانا جائے گا یہ نہ رہے
گا۔ مراسی اندر دیوتا کا بھجن گاتا تھا۔ تو میں نے کہا کہ اسی طرح مسلمان نعت خوانی کرتے
ہیں، مردہ رسول یا استاد یا مرشد سے فیض حاصل کرتے ہیں، مگر وہ آگاہ نہیں۔ ہندو کو سورج
پوجتے دیکھا تو کہا کہ وہ بھی آگاہ نہیں۔ رسولوں کو ہمیشہ رہنے والا اور ایسا جسم جانتے ہیں جو
کھاتا پیتا ہے اور نذر و نیاز دیتے ہیں۔ کریم بخش نمبردار نے کہا کہ پاکپتن کب جاؤ گے؟ تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں نے کہا میلوں پر جانا حرام ہے، اور ان کے نام کا کھانا بھی سور کے برابر ہے۔ مردہ کی دعوت دیکھی ہے، میں نے کہا فضول رسم ہے، مردہ کو ثواب نہیں پہنچتا۔ تو میں نے نہ کھانا کھایا اور نہ کلام بخشی۔ یہ تو مردہ کے بھائیوال ہیں کفن سے صافہ لیتے ہیں۔ ساتویں دن کپڑے، جمعرات کو روٹی، چالیسواں، دسواں، ششماہی اور سالانہ وغیرہ۔ قبر پر تین روز قرآن پڑھتے ہیں اور اسقاط کراتے ہیں، گیارھویں اور دودھ۔ ایک نے کہا کہ تین ماہ ہوئے میرا لڑکا مر گیا ہے دعائے مغفرت کرو، میں نے کہا کیا فائدہ؟ وہ تو دوسرے جسم میں آ بھی گیا ہوگا۔

۳۲..... شفاعت کے متعلق یہ خواب آیا کہ یہ پیر و مرشد ہر ایک کے کہنے سے دعا کیلئے ہاتھ اٹھا لیتے ہیں حالانکہ اس کی کوئی سند نہیں **من ذا الذی یشفع عندہ الایہ**، اور تناسخ کے ثبوت میں کئی آیات پیش کی ہیں اور خواب دیکھا ہے کہ خدا نے میری زبان سے یہ کہلایا کہ میرا دعویٰ ہے مر کے پیدا ہونا۔ خدا کی قسم یہ قرآن کا بھاری معجزہ ہے شمس الدین پٹواری نے پیر مہر علی شاہ سے کہا کہ اس نے نرالا دعویٰ کیا ہے کہ انسان بار بار پیدا ہوتا ہے۔ پیر نے کہا کہ فلاں بزرگ نے بھی لکھا ہے' میں کہا کہ خدا نے بھی یوں ہی لکھا ہے **من نفس واحدۃ. خلقا بعد خلق. فی ھذہ الدنیا حسنۃ. عذاب شدید فی الدنیا والآخرۃ.** وہ گن گن کر کے جواب دینے لگا۔ پیر نے کہا کوئی پختہ دلیل دو۔ میں نے کہا میں دلیل دیتا ہوں کہ اندھا، کانا، گونگا، بدصورت وغیرہ بچہ پیدا ہوتا ہے تو اگر اس جہاں میں بدلہ نہیں ملتا تو سارے بچے یکساں پیدا ہوتے۔ مجھے بتایا گیا تم ہابیل ہو۔ میں نے سمجھا کہ میں ہی پہلے نوح۔ لوط۔ اسحق۔ ہارون۔ الیاس۔ لقمان۔ سلیمان۔ عمران۔ یحییٰ محمد۔ ابن عربی وغیرہ تھا۔ جارج پنجم اور فرعون بھی رہا ہوں قادیانی اندھیرے میں سو رہا ہے۔ میں نوح جاگتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوں پوچھا گیا موسیٰ کون ہے، نوح کون ہے؟ جواب آیا کہ یہ نذیر (یعنی میں)، خیال آیا کہ دیکھو قادیانی کی دعوت قبول کرتے ہیں اور میری سچی دعوت قبول نہیں کرتے۔ **کفی باللہ شہیدا** میں حزا قیل اور یونس ہوں۔ اے اسرائیل میں آیا تمہارے پاس جیسے آیا تھا پہلے (یعنی سیسے ہوں) تیری جورو آگ میں جلی تو لوط تھا، شعیب کا نام دیکھ کر میں نے کہا یہ محمد رسول اللہ تھا۔ بلقیس آئی تو میں سلیمان تھا اور بلقیس میری بیوی جھنڈو بی بی تھی وہ ام المومنین ہے۔ میری روح صالح نبی میں تھی۔ کسی نے کہا محمد عبید اللہ نے "اصحاب الرس" سے خوب کی۔ ایلیا نبی کی روح مجھ میں ہے۔ روح عمران یحییٰ میں۔ میرے پاس دو آدمی آئے تیسرا ڈر گیا نہ آیا، دو بھی جانے لگے کہ مرزائی نہ دیکھ لیں میں نے کہا نہ ڈرو میں یحییٰ زندہ ہو کر بیٹھا ہوں، وحی میں خدا نے کہا اے یحییٰ تیری روح ہر سہ امام میں یعنی امام مہدی، امام زین العابدین، اور امام غائب میں ہے۔ **ان الیک یسعی والیک المصیر. انتم الخلفاء** یعنی تو ہی ہارون الرشید تھا، امام بخاری اور ابن عربی اور تو ہی امام آخر الزمان ہوگا۔ ملتان گیا تو کسی نے کہا کہ موسیٰ پاک شہید رسول اللہ ہیں۔ شاہ شمس تبریز میں ہوں، نعمت ولی بھی میں ہی ہوں، خدا نے کہا کہ حافظ شیرازی تو ہے میں کہا کہ روح میری سرمد میں ہے۔ میں میاں میر ہوں۔ لوگوں نے مجھے فرد الاولیاء حسن پھلواری کہا اخیر میں ہی رجل **یسعی** ہوا۔ میں بہادر شاہ تھا کسی نے مجھے کہا تم نے **محمد سمرنا ب ۸** ص ۸/ر بنتا ہے، کسی ہندو نے کرشن کے جامے (روپ) دریافت کئے۔ جامہ محمد پر خاموش رہا اور جامہ گوبند سنگھ پر تصدیق کی۔ میں نے کہا کہ اب وہ کرشن کی روح مجھ میں ہے کشن سنگھ دیکھ کر میں نے کہا کہ اگر میں اسے کہوں کہ میں ہی گوبند سنگھ اور کرشن ہوں تو برا منائے گا نہ کہنا ہی مناسب ہے۔ گورو گوبند سنگھ محمد ہے دسویں گرنتھ میں دیکھو۔ کہا تو ساکی منی ہے اور تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بُدہ ہے۔ محمد رسول اللہ کی نورانی شکل دکھائی گئی اخیر پر ظاہر ہوا کہ وہ میں ہی تھا۔ زبان سے جاری ہوا میں ہی محمد ہوں۔ میں نے ایک مجمع میں بار بار پیدا ہونے کا ثبوت دیا۔ ایک نے میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ تصدیق ہو چکا کہ یہی محمد ہے۔ ثبوت تناسخ میں آیات بتائی گئیں **الانسان من سلالة، من طین لازب، یمیتکم ویحییکم، من ماء مهین** ہدایت دیئے بغیر کوئی مجرم نہیں بن سکتا تو بتاؤ ہند میں کون نذیر آیا امریکہ یورپ اور چین میں کون تھا۔ لمبی عمریں دے کر ادھر کی روحیں ادھر ادل بدل کر ایشیاء کے نبی سب کیلئے نذیر بنے۔ بار بار ایشیاء اور یورپ کی تبدیل خلق ہی تطاول عمر ہے اور اسی پر گرفت ہوگی۔ اب پہلے قرن پیدا کئے گئے **خلقکم ثم یتوفاکم** احسن تقویم میں تم کو مکمل کرتا ہے۔ ارذل العمر سے مراد دوسری ادنیٰ مخلوق ہے کہ جس میں انسان جا کر پہلے کام بھول جاتا ہے۔ اس سے مراد شیخوخت نہیں ہو سکتی کیونکہ کبرسنی میں ابرہیم اور یعقوب، زکریا وغیرہ ہوئے ان کے حواس تو ٹھکانہ تھے تو **لکی لایعلم بعد علم شیئا** کیسے صحیح ہوا؟ **لبثت فیکم عمرا** یہاں **عُمُر** جمع ہے عمر کی۔ **تقلبک فی الساجدین** میں بار بار پیدائش مراد ہے اسی طرح **لرادک الی معاد**. ہابیل کی موت پر کہا **من اجل ذلک. هذا نذیر من النذر الاولی** سورہ نوح میں الم تر سے تناسخ ثابت ہے۔ **سخرلکم مافی السموات ومافی الارض** تسخیر سماوی بغیر تناسخ کے مشکل ہے۔ **عبد انعمنا علیه انه علم للساعة** سے مراد قادیانی اور میں ہوں **اهلکناهم بذنوبهم ثم أنشأنا بعدهم قرنا اخرین** سے دنیاوی بدلہ مراد ہے **الم یروا کم اهلکنا من قبلهم من قرن**. ہلاکت قرون کے وقت اہل مکہ مشاہدہ کر رہے تھے۔ ارایت میں بھی یہی اشارہ ہے۔ **ان الله قادر ان یخلق مثلهم. انکم مبعوثون. یوم الدین** میرا عہد ہے۔ **منکم من یتوفی**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

من قبل. کیا اب بھی تناسخ میں شک ہے۔کما بدانا اول خلق نعیدہ. انکم مخرجون. یحییکم ثم یمیتکم ثم یجمعکم. کنتم امواتا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم الیہ ترجعون. یعنی حیاتی کی طرف لوٹائے جاتے ہو۔یبدا الخلق ثم یعیدہ وھو اھون علیہ.کما بدأکم تعودون. یات بخلق جدید.بدلنا امثالھم تبدیلا. اولیس الذی خلق السموات والارض بقادر علی ان یخلق مثلھم بلی. اذا شاء انشرہ. لم یکن شیئا مذکورا. فی ای صورۃ ما شاء رکبک.جون سابق کی طرف اشارہ ہے انسان کی پیدائش مٹی،ہڈی، علقہ، نباتات، کیچڑ، جونک وغیرہ سے بتا کر جونیں ثابت کی ہیں۔ینقلب الی اھلہ مسرورا.انہ کان فی اھلہ مسرورا.پڑوتا مر کے پیدا ہوتا ہے کل نفس بما کسبت رھین. فجعلہ نسبا وصھرا مختلف جونوں میں نسب وصہر ہوسکتا ہے۔ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم. یوبقھن بما کسبوا بچوں پر اعمال بد سے مصائب آتے ہیں۔من کان یرید الحیوٰۃ الدنیا وزینتھا نوف الیھم اعمالھم فیھا. مراغما کثیرۃ بار بار کی پیدائش مراد ہے۔لترکبن طبقا عن طبق. بعثرما فی القبور،۸نومبر ۱۹۰۸ء میں میرا والد فوت ہوا۔۱۸رجولائی ۱۹۱۷ء میں والدہ فوت ہوئی۔میری تاریخ پیدائش مارچ ۱۸۹۹ء ہے۔رؤیا میں والدہ آئی تو اس کو بخشوایا گیا۔میرا والد سری سقطی کے ساتھ رہتا تھا۔دہلی سے کئی مردے اٹھے،مجھ میں روح محمد کی ہے اور علاؤالدین میرٹھی میں روح عثمان کی،نور صدیق عبداللہ چکڑالوی ہے،میرا بیٹا نور صدیق صدیق اکبر ہے اور علی ذوالفقار حضرت علی ہے۔یابنی لا تشرک باللہ میں لقمان تھا۔میرا نام اسمٰعیل بھی ہے۔یعقوب ہی ایوب ہے۔سموئیل پیغمبر علی۔بنت محمد مریم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ نیکیوں کے نصف برابر بدیاں ہوں تو کانا پیدا ہوتا ہے، برابر ہوں تو اندھا، اندھے سادھو کو سکھ پر سوار دیکھا معلوم ہوا کہ سکھ ظالم تھا۔ ظالم بلا بھی بنتا ہے۔ میرے دونوں بھائی ظالم ہیں۔ فقیر اور ماچھی ظالم ہیں، چوہڑے بیچ ظالم ہیں، ایک ننگی عورت دیکھی وہ ظالم تھی۔ چیڑا سی ظالم ہیں، نور صدیق نے کہا اباجی جو حد سے گذرے وہ ظالم ہے، ساتوں جنت آسمان پر نہیں کچھ زمین پر بھی ہیں۔ **لا تفتح لهم ابواب السماء** سے معلوم ہوا ہے کہ ایک جنت آسمان پر بھی ہے۔

۳۳..... آریہ جزوی تناسخ مانتے ہیں۔ درختوں میں روح نہیں مانتے مگر بدعملی سے روح درخت بھی بن جاتی ہے کیونکہ وہ بھی نر و مادہ ہوتے ہیں۔ وحی سے معلوم ہوا کہ مرزائی فرقہ بھی درختوں میں روح نہیں مانتا تو پھر وہ تسبیح کیسے کرتے ہیں؟ اور انسان نباتات سے کیسے نکلا۔ آریہ قوم ثمود ہیں **یا جبال اوبی معه** سے ثابت ہے کہ پتھروں میں بھی جان ہے۔ علمائے زماں سانپ ہیں۔ دہارو لعل کو مگر مچھ دیکھا۔ نذیر احمد کو دیکھا کہ وہ چوہڑا منڈا امموں کا ہے۔ فقیر سائل گھوڑے پر سوار تھا۔ معلوم ہوا کہ وہ شیطان ہے سابقہ جنم اس نے کچھ اچھے عمل کئے تھے۔ اس لئے اسے سواری ملی ہے۔ ایک ہندو عورت مریدوں میں بیٹھی تھی آواز آئی کہ وہ سورنی ہوگئی۔ مراسن چوہیا بنتی ہے، ایک بلونگڑہ نے میرے ہاتھ سے ٹکڑہ جھپٹ لیا۔ وحی آئی کہ یہ مولا سنگھ ہے، چوہدری عبدالرحیم راجپوت میں نانک کی روح بولی پھر وہ بلال کا درجہ بھی حاصل کرے گا۔ غلام محمد امام مسجد چیچاوطنی کو دیکھ کر معلوم ہوا کہ وہ دیا نند تھا اور اس کا بیٹا شردہانند ہے۔ (انتھی اقوال رجل یسعی)

تنقید: (۳۴) محمد ثانی کا مصداق ہر ایک مدعی نبوت بن رہا ہے۔ غالباً یہ مسئلہ انہوں نے آریوں سے حاصل کیا ہے کہ چار رشی چار وید کی تعلیم ایک دفعہ دے چکے ہیں اور جب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زمانہ کی رفتار بدل جاتی ہے تو وہی کسی ایک میں روپ دھار کر پھر ان ویدوں کی تجدید کر دیتے ہیں۔ چنانچہ دیانندان کا ہی بروز تھا جس نے ویدوں کی اصلی تعلیم کو بگاڑ کر ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالی تھی اور ہندوؤں میں تفرقہ ڈال دیا تھا۔ مرزا صاحب اور انکے تابعدار و غیر تابعدار نبیوں نے بھی وہی چال چلی ہے اور حضور ﷺ کا بروز بن کر محمد ثانی کا دعویٰ کیا ہے اور قرآن مجید کی تعلیم کو از سر نو قائم کیا ہے۔ مگر بدقسمتی سے یہ بہروپی نبی جس قدر بھی ہیں خود اپنے مرشد مسیح قادیانی کو باطل ٹھہراتے ہیں اور اگر اس کی تعلیم کو منسوخ قرار نہ دیں تو آپس میں ایک دوسرے کی تکفیر و تلعین کرتے دکھائی دیتے ہیں اور یہ سلسلہ آج نہیں، شروع سے چلا آرہا ہے۔ ایرانی مدعیان نبوت نے آپس میں بگاڑ کر صبح ازل کو کافر ٹھہرایا تھا اس کے بعد جب معاملہ سلجھا تو ہزار سال تک اعلان کر دیا کہ اب محمد ثانی بننے کی کوئی ضرورت نہیں رہی اور فتویٰ لگا دیا تھا کہ جو مدعی نبوت اس ہزار سال کے عرصہ میں پیدا ہوگا وہ دجال اور کافر و ملعون ہوگا۔ لیکن مرزا صاحب نے جرأت کر لی اور محمد ثانی بن کر ان ایرانی گیارہ نبیوں کو خارج از اسلام قرار دیا اور کہہ دیا کہ اب نبوت میرے خاندان سے مخصوص ہو چکی ہے۔ لیکن آپ کی وفات کے بعد آپ کے مریدوں نے روحانی ذریت بن کر محمد ثانی بننا شروع کر دیا اور جو داؤ پیچ آپ نے پیدا کئے تھے انہی کے ذریعہ یہ بھی نبی بن بیٹھے۔ غالباً ان پنجابی نبیوں کی تعداد بھی گیارہ تک پہنچ چکی ہے اور ایک دوسرے کو کافر کہنے میں اور قرآن شریف کا نیا نیا مفہوم تراشنے میں استاد ثابت ہوئے ہیں' جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ جو شخص ایسے تمام مدعیان نبوت کی تعلیم پر ایک سرسری نظر بھی دوڑاتا ہے وہ یوں کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ

(الف) انہوں نے تناسخ اور رجعت کا مسئلہ جو آج تک اسلامی تعلیم میں مردود تصور کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جاتا ہے اپنا بنیادی اصول قرار دیکر وحدت ادیان کا اعلان کیا ہے، جس کا مطلب یا تو یوں لیا جاتا ہے کہ اصول مذہبی تمام مذاہب میں ایک ہی تھے، مگر بعد میں لوگوں نے مخصوص الوقت امتیازات سے تفرقہ ڈال رکھا ہے اس لئے قرآن، وید، گیتا اور گرنتھ وغیرہ کو ایسے مفہوم پر لا کر کھڑا کر دینا چاہئے کہ ان کی تعلیم ایک ہی نظر آئے اور یا یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ ان تمام کتابوں کو منسوخ قرار دے کر ایک نئی آسمانی کتاب پیش کرنے کی ضرورت ہے کہ جس میں ہر ایک مذہب وملت کے تابعدار داخل ہوسکیں۔ بہر حال دونوں خیالات کا واحد مقصد اخیر میں یہ نکلتا ہے کہ دنیا مذہب کو لعنت سمجھ کر چھوڑ دے اور ایک نئی شریعت قائم کرے جو تمدن یورپ سے حاصل ہورہی ہے۔

(ب) یہ اصلاحی نبی اگر آپس میں متفق ہوکر ایک تعلیم پیش کرتے تو بہت ممکن تھا کہ ان کو آریوں کی طرح کامیابی حاصل ہوجاتی۔ اور لوگ اسلام کو خیر باد کہہ کر نئی شریعت کو قبول کر لیتے، مگر بدقسمتی سے ایسی آواز ایک نہیں، دو نہیں اکٹھی بیس چالیس چاروں طرف سے سمع خراشی کا باعث ہورہی ہیں اور وحدت ادیان پیش کرتے ہوئے اپنی اڑھائی اینٹ کی مسجد کی الگ الگ دعوت دے رہی ہیں' تو اس کا نتیجہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ یہ وحدت پھر کثرت اور اختلاف کا باعث بن جائے۔ اور جس اسلامی اختلاف مذہبی سے بچ کر یہ چال چلے تھے وہی پھر آپس میں پیش آگیا۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ایک عام مجلس میں حکومت برطانیہ کے زیر صدارت تمام موجودہ انبیاء کی تعلیم پیش کی جائے اور مدبران تمدن یورپ کچھ عرصہ کمال خوض وفکر کے بعد فیصلہ کریں کہ اسلام چھوڑنے کے بعد کسی نبی کی تعلیم تمدن یورپ کے لئے ازبس مفید ہوسکتی ہے۔ اس کے بعد انتخاب بائیبل کی طرح ان کی تعلیم سے ایک نیا کورس تیار کرایا جائے جو سلطان معظم جارج خامس کے شاہی دربار میں نظر ثانی کرکے شاہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حکم سے واجب التعمیل قرار دیا جائے تا کہ رعایا آرام کی نیند سوئے اور تکفیری مشینیں توڑ کر یورپ کے عجائب خانہ میں رکھی جائیں۔

(ج) قدیم اسلام میں صرف دو سیاسی فرقے چلے آتے تھے سنی اور شیعہ مگر ان میں سے کسی قسم کا سنی یا شیعہ کوئی بھی ایسا نہیں پایا گیا تھا کہ سرے سے قرآن کو ہی دوبارہ نازل کرنے کی ضرورت محسوس کرتا ہو اور عہد حاضر میں تجدید اسلام کے بانیوں نے آپس میں اصول تجدید کی بناء پر ایسا اختلاف اور ایسی دھڑا بندی پیدا کر دی ہے کہ ہر ایک کا طریق اسلام الگ ہی نظر آتا ہے اور اصولی اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کو کافر اور خارج از اسلام یقین کرتے ہیں۔ ہر ایک دوسرے کا جانی دشمن نظر آتا ہے اس لئے لوگ اگر چہ کہنے کو تو کہہ دیتے ہیں کہ آج سے پہلے مسلمانوں کو مذہبی اختلافات نے قعر مذلت میں گرادیا ہے لیکن اگر غور کریں تو ان کو یقین ہو جائے گا کہ قدیمی اختلافات صرف فروعی تھے جو صرف تھوڑی دور تک چل کر رہ جاتے تھے اور باوجود اختلاف کے تمام فروعی مذاہب عام طور پر اخوت اسلامی پر قائم تھے لیکن دور حاضر کے نبوتی اختلاف ایسے پیدا ہو رہے ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے ممکن نہیں کہ مسلمان آپس میں بحیثیت مسلمان ہونے کے ایک پلیٹ فارم پر کھڑے ہو سکیں۔

(د) حالات حاضرہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے دل سے یہ آواز بے بس ہو کر نکلتی ہے کہ مسلم ان تمام مذاہب جدیدہ کو اور ان تمام جدید اسلامیات کو دور سے سلام کرے۔ اگر مسلمان رہنا ہے تو اپنے اسلام قدیم پر ہی قدم جمائے جائیں اور جس قدر نئے نئے شکوک اور نئی نئی تحقیقات پیش کی جائیں ان سب کو ایک ہی لاحول پڑھ کر دور ہٹایا جائے، کیونکہ ان میں سے گو ہر ایک محمد ثانی کا دعویدار ہے لیکن صرف لفظ ہی لفظ ہیں ورنہ سب بے معنی دعاوی ہیں کیونکہ ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں سے ایک بھی اس قابل نہیں ہے کہ کم از کم ادبی لیاقت میں حضور ﷺ تو کجا آپ کے کسی ادنیٰ غلام کا پاسنگ بھی ثابت ہو۔ آؤ ان سب کے تالیف شدہ قرآن اور الہام ناظرین کے پیش خدمت ہیں قرآن وحدیث سے مقابلہ کر کے دیکھ لیں ایک لفظ بھی نہ قول رسول سے لگا کھاتا ہے نہ قرآن سے۔ بھلا جس بانیٔ اسلام کے مقابلہ میں مسیلمہ کذاب جیسے فرقان بنانے میں ناکام رہے اور ابوالعلاء معری جیسے مقابلہ کر کے تھکے۔ اور لبید جیسے شاعروں نے شاعری چھوڑ دی اس کا مقابلہ ایرانی اور پنجابی کریں جن کو فعل فاعل پہچاننے کی بھی تمیز نہیں اور عربی فارسی ترکیب میں امتیاز نہیں، لکھنے بیٹھتے ہیں تو فصاحت و بلاغت کا نام نہیں، شعر بولتے ہیں تو عروض ہی ندارد۔ کیا پدی کیا پدی کا شوربا۔ مفت میں انہوں نے محمد اول کو بھی بدنام کر رکھا ہے۔ کیا مخالفین اسلام ان کو دیکھ کر یوں نہ کہتے ہوں گے کہ جب مسلمانوں کے محمد ثانی غلط گو، غلط نویس، اصول کے کچے، بات بات پر بدلنے والے، بدگو، بدنویس اور بد اخلاق ہیں تو ان کا محمد اول بھی شاید ایسا ہی ہوگا۔

(ہ) ابتداء میں مسلمانوں کو اگر چہ بہت تکلیف کرنے کے بعد مرزائیوں کا مقابلہ کرنا پڑتا تھا مگر اب خدا کا فضل ہو گیا ہے کہ یہ لوگ خود ہی ایک دوسرے کو کاٹ کاٹ کر کھا رہے ہیں اور ایسا مطلع صاف ہو گیا ہے کہ ان میں اگر ایک کی صداقت پیش کی جائے تو دوسرے کی صداقت اس کا قلع قمع کر دیتی ہے۔ گو ان اسلام کے دشمنوں نے اسلام منسوخ کر ڈالا ہے اور ہمارے سینے پر مونگولے ہیں لیکن

ع   خدا شرے برانگیزد کہ در وے خیر ما باشد

اس نبوت بازی میں اب ہمیں ہاتھ ہلانے کی ضرورت نہیں رہی ان کی پتنگیں خود بخود ہی آپس میں پیچا لگا کر کٹ رہی ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ یہ تمام مذاہب جدیدہ کٹ کٹ کر کسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وقت ایک افسانہ رہ جائیں جس طرح کہ ازمنۂ متوسطہ میں قرامطہ اور ملاحدہ کی بروزی نبوتیں اور خدائی دعویٰ آج صرف کتابوں میں ملتے ہیں ورنہ ان کا نام لیوا آج ایک بھی نظر نہیں آتا۔

(و) (**رجل یسعی**) نے اپنی صداقت سورہ یٰسین سے پیش کی ہے، مرزا صاحب نے سورہ فاتحہ سے پیش کی تھی ۱؎ بہر حال قرآن سے ہی ہر ایک ناسخ شریعت قرآن کے مٹ جانے کا ثبوت دیتا ہے مگر تعجب یہ ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان کیوں کہلاتے ہیں تا کہ وحی جدید کی عالمگیری ثابت ہو۔ شاید ان کی ضمیر ہی خود ملامت کرتی ہوگی کہ پلے ہاتھ تو کچھ بھی نہیں۔ صرف چند ابلہ مغرور نا تعلیم یافتوں کو پھنسانے کی کوشش کی ہے ورنہ من آنم کہ من دانم اس لئے شرم آتی ہوگی کہ اسلام کا عنوان چھوڑیں تو کس منہ سے، اور کس بل بوتے پر۔ ان گھر کے بھیدی دشمنوں نے اندر ہی اندر اسلام کو کھالیا ہے اور گھن بن کر اسے کھوکھلا کر دیا ہے۔ ''ہر کمالے را زوالے'' شاید یہی تفرقہ خود ان کی نبوت فروشی کی دکان کو پھیکا کر دے۔ **توقع زوالا اذا قیل تم۔**

(ز) (**رجل یسعی**) کے دعاوی مرزا صاحب کی نسبت وزنی اور شمار میں زیادہ ہیں اس نے کوئی دعویٰ ایسا نہیں کیا کہ جسکا بار ثبوت اس کے ذمہ پڑے اور اس سے عہدہ برآنہ ہو سکے۔ تمثیلی طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے صرف یہ کہہ کر جان چھڑا لی ہے کہ خواب میں مجھے نانک بنایا گیا، مگر مرزا صاحب نے اپنی صداقت ایک تحریری ثبوت میں پیش کی ہے کہ ایک جنم ساکھی میں یوں مذکور ہے کہ مردانہ نے گورونانک سے پوچھا تھا کہ بھگت کبیر کے بعد بھی ویسا کوئی ہوگا تو نانک نے کہا تھا کہ وہاں سو سال بعد بٹالہ کے پاس ایک جٹیا پیدا

۱؎ باب ایرانی نے اپنی صداقت سورہ زمر سے پیش کی تھی۔ ۱۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوگا مرزا صاحب نے دعویٰ کیا کہ یہ جٹیا میں ہوں ناواقفوں نے تو جھٹ تسلیم کرلیا۔مگر جب تاریخی واقعات کی دیکھ بھال ہوئی تو نانک کا عہد بابر کے عہد حکومت میں پایا گیا اور مرزا صاحب کا عہد نبوت حکومت برطانیہ میں۔حساب لگایا گیا تو صرف چار سو برس کا فرق نکلا اب لگے حاشیہ آرائی کرنے مگر کیا پیش جاسکتی ہے غرض کہ ان کے باقی نظریات بھی کچھ ایسے ہی ہیں کہ اگر تاریخی معیار سے جانچے جائیں تو نظریہ قبر کشمیر اور ہند میں سفر مسیح ناصری کی طرح تاریخی جہالت کا پورا ثبوت دے سکتے ہیں۔لو اب ہم ایک اور نبی کا ذکر کرتے ہیں جو غالباً انبیائے ایران کا بروز ہے۔

(۳۵) سید محبوب عالم شاہ، بنی اسرائیل، مناد خداوندی، اہل اللہ: پنجاب ،گوجرانوالہ، موضع باغبانپورہ برلب سڑک حافظ آباد رہتے ہیں۔انہوں نے ایک الہامی کتاب مسمی بہ ''امام حقیقی'' لکھی ہے جس کے چار حصہ ہیں پہلے حصہ ''عقدہ کشا'' میں لکھتے ہیں کہ پنجاب میں پنجابی نبی ہی آسکتا ہے جو اردو یا پنجابی میں تبلیغ کرے نبوت کو کس نے بند کیا؟ آدم کو کہا کہ شجر یعنی جھگڑے کے نزدیک نہ جاورنہ ظالم ہوجائے گا۔ **کُلُوْا** جھگڑے والوں کی باتیں اس کے دل میں سماگئیں۔**ورق الجنۃ** نجاتی ورق یعنی دعا کی طرف متوجہ ہوا۔شیطان جھگڑالو آدمیوں نے اسے بہکایا تھا۔اور حکم دیا ہم نے کہ اس سرسبز زمین سے نکل جا اور محنتی زمین میں جاکر رہ۔جھگڑے سے تباہی آتی ہے اس لئے نماز روزہ حج زکوۃ سے جتنا ہوسکے کرو اور آپس میں نہ جھگڑو۔ناری شریعت والے رسول سے ہم نے کہا کہ تم سے دنیا تنگ آگئی ہے اس لئے ہم خاکی خلیفہ پیدا کریں گے۔اس نے کہا کہ یہ بھی تو شرارت کریگا ہم نے کہا کہ نہیں یہ اور کام بھی کرے گا پھر اس کو ناری اور خاکی شریعت دی اور ناری سے کہا کہ آدم کی شریعت پڑھ کرسنا تو وہ نہ سنا سکا اس لئے ہم نے کہا کہ اسے سجدہ کرو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور جھگڑا چھوڑو تو ناری رسول نے انکار کیا اور تباہ ہوا۔ پس خدا نے فرشتوں سے مشورہ نہیں لیا تھا بلکہ ناری رسول کو بتایا تھا کہ دنیا تجھ سے تنگ آ گئی ہے، مگر آدم نے بھی جھگڑا کیا اس لئے جنت جیسی زمین سے نکالا گیا۔ اور اسے کہا کہ تیری نسل پر شریعت آتی رہے گی اور نوح کے زمانہ میں بھی لوگ جھگڑا کرنے لگے تو تباہ ہو گئے۔ پھر ابراہیم کا اپنے باپ سے جھگڑا ہوا تو اس نے دعا مانگی خواہ کچھ ہو یا اللہ تو ان میں رسول بھیجتا رہیو۔ پس موسیٰ عیسیٰ اور محمد اس کی نسل سے آ گئے اور آئندہ بھی آتے رہیں گے۔ **واتقوا یوما** میں میم کی تنوین جمع کی ہے یعنی اے بنی اسرائیل تم ایسے دنوں سے ڈرو کہ جب مصر میں نہ تمہاری کوئی ضمانت دیتا تھا اور نہ تمہارا جرمانہ منظور ہوتا تھا، پھر ہم نے تمہارے لئے دریا کا پانی چھوٹا کر دیا تو تم پار اتر گئے۔ موسیٰ طور پر گیا تو تم فوٹوگراف کے صندوق کو پوجنے لگ گئے۔ خدا کا دیدار مانگا تو تباہ ہونے لگے اور اس موت سے بجلی کے ساتھ ہم نے پھر زندہ کیا **من وسلویٰ** یعنی مہربانی سے ہم نے نرم گوشت کھلایا۔ شہر میں نماز پڑھ کر داخل نہ ہوئے تو ہم نے رجز یعنی بھوک پیاس بھیج دی، پھر ہم نے بانٹ دیا بارہ عقلمند سرداروں کو۔ **(عینا)** پس موسیٰ نے شکار کھیلنے کا گھاٹ ہر ایک کو بنا دیا تا کہ وہیں پانی بھی پئیں، اب مچھلیاں کھاتے کھاتے تنگ آ گئے اور ساگ پات کے متلاشی ہوئے تو ہم نے ان کو پھر مصر میں بھیج دیا اور پھر ذلیل ہو گئے۔ **رفعنا فوقکم الطور** پہاڑی لوگوں نے کہنا مانا تو فائق ہو گئے۔ اے محمد جب تک یہ جھگڑا کریں گے تم کو نہیں مانیں گے۔ مریم کی ماں نے دعا مانگی تو ہم نے کہا کہ تیری لڑکی کی مانند اب کوئی مرد نہیں ہے۔ ہم نے اس کا نام رکھا مریم، (آزاد) شرارتوں سے ہم نے اسے پناہ دی۔ **ان یطھرکم** پس اے نبی بغاوت سے بچ اور اہل بیت کو بچا۔ اہل بیت نسل رسول اور اس کے آباؤ اجداد ہیں جن کو خدا نے فضیلت دی ہے۔ ابراہیم نے اپنے بیٹے کو خواب سنایا تو اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے کہا اے بابا خواب کیا ہے خدا کا کہنا مان۔ مگر ابراہیم نے بیٹے کا کہنا نہ مانا۔ (**لما اسلما**) اور زمین پر اسے گرا دیا تو خدا نے کہا تو نے خواب کو سچ ہی مان لیا تھا۔ **لما** حرف نفی ہے جیسے **لما یعلم اللہ** میں ہے۔ خدا کا کلام تین طرح سے ہوتا ہے، آواز سے یا قاصد سے یا الہام قلبی سے۔ پس خواب ان تینوں میں نہیں پس نیند کی شریعت سے نجات اخروی نہیں ملتی۔ قربانی ابراہیم سے شروع نہیں بلکہ آدم کے بیٹوں نے پہلے قربانی دی تھی اور بیت اللہ کی قربانی کا حکم ابراہیم کو ہوا تھا۔ **الھدی** سے مراد قیمت بھی ہے اور یہ حکم نہیں کہ قربانی کی بڑیاں سکھا کر کھاتے رہو۔ **بالغ الکعبہ** قربانی کعبہ میں ہی ہوتی ہے گھر کی قربانی کچھ نہیں **لاتحلوا شعائر اللہ** میں حکم ہے کہ راستہ میں کعبہ کی قربانیوں کی بے عزتی مت کرو۔ پس اگر گھر ہی میں کعبہ کی طرف منہ کر کے قربانی ہو سکتی ہے تو گھر بیٹھے حج بھی کر لیا کرو۔ **لاتحلقوا رؤسکم** جب تک قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے تم اپنے سر پیچھے کو نہ موڑو۔ اذی مقدمہ وغیرہ سر پر بن جائے تو قربانی بھیجو تو پھر جب امن ہو جائے تو عمرہ سے حج کا فائدہ حاصل کرو پاس کچھ نہ رہ جائے تو روزے رکھو تین کعبہ میں اور سات گھر واپس آ کر اور یہ قربانی ہوگئی۔ اور یہ روزے مسافروں کے لئے ہیں کیونکہ وہ جانور نہیں لے جا سکتے پس گھر قربانیاں نہ کرو۔ نوح کا کوئی بیٹا کنعان نافرمان نہ تھا جیسا کہ بائبل سے ثابت ہوتا ہے۔ **من سبق** جو کشتی چلنے سے پہلے آئیں ان کو بھی سوار کر لے۔ اس نے اپنے بیٹے کو بلایا یعنی اپنے قوم کو مگر اس نے نہ مانا غرق ہوتی دیکھ کر پھر دعا مانگی تو خدا نے کہا۔ **لیس من اھلک** کہ یہ قوم تیری تابعدار نہیں ہے۔ ابن آدم سے مراد بنی نوع انسان ہیں۔ اسی طرح ابن نوح اور ابن لقمان سے مراد ان کی قوم ہے، کیونکہ جزو سے کل مراد ہو سکتی ہے اور کل سے جزو۔ جیسے **لاالہ اللہ** میں نفی کل کی ہے اور مراد ثبوت ایک کا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عامین یعنی ماں نے بچہ کو پیٹ اور گود میں اٹھایا۔ کیا صرف لقمان کے بیٹے کو ہی اٹھایا تھا؟

نماز: **اعظکم بواحدة** وحدانیت کی عبادت کو کہتا ہوں۔ **ان تقوموا مثنی وفرادی** ایک دو دفعہ تو ضرور حاضر ہوا کرو اور سوچو کہ ان جنوں سے ہمارا کوئی مددگار نہیں۔ اہل علم **یخرون** وہ سجدہ کرتے تھے۔ **یزیدھم** وہ زیادہ عاجزی کرتے تھے۔ پس سجدہ ایک ہو یا دو ہوں یا دو سے بھی زیادہ مگر انکار نہ کرو۔ **یا ایھا المزمل** اے تکلیف اٹھانے والے رات کو کھڑا ہو خواہ آدھی رات کو یا نصف رات کو یا (زد) چوتھے پہر میں دن کے کام سے فارغ ہو کر۔ تیرا رب مشرق و مغرب دونوں میں ہے ہر طرف سجدہ کرلیا کرو۔ **ان ربک یعلم** تیرا رب جانتا ہے کہ نصف رات کے بعد کھڑا ہوتا ہے تو اخیر رات تک کسی وقت عبادت کرلیا کرو۔ اسی طرح دن کے نصف اخیر میں شام ہونے تک کسی وقت نماز پڑھا کرو کیونکہ تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ **عَلِمَ** تم جانتے ہو کہ تم لیل ونہار کو نہیں روک سکتے، اس لئے تم ہر روز نماز پڑھو۔ **عَلِمَ** تم یہ بھی جانتے ہو کہ تم کو سفر کرنا اور روزی کمانا بھی ہے۔ پس جتنا ہو سکے تم ان تینوں وقتوں میں نماز پڑھ لیا کرو پس **تحصوہ** کا معنی ہے بند کرنا اور **حصو** سے نکلا ہے۔ **تاب** بار بار آنا۔ **فاذا فرغت** جب کام سے فارغ ہو جاؤ تو پھر عبادت کرو خواہ دن میں ہو یا رات میں۔ **یسر** یعنی کام حاصل کرنے کے بعد جتنا میسر ہو۔ **ادبار النجوم** یعنی سورج ڈھلنے کے وقت یا پچھلی رات جب کہ ستارے ڈوب جائیں۔ **نجوم** سے مراد یہاں سورج ہوا کیونکہ سارے ستارے اسی سے روشنی لیتے ہیں۔ **دلوک** سورج ڈھلنے سے دن کی نماز کے تین وقت مراد ہیں۔ **خیط ابیض** سورج ہے کیونکہ **والشمس وضحھا** میں بتایا کہ سورج وہ ہے جو روشن کرتا ہے۔ قمر پیچھے جاتا ہے۔ اسی طرح نفس وہ ہے جو کسی شکل میں ہوتا ہے۔ الہام وہ ہے کہ جس کو نیکی بدی کی شناخت ہوتی ہے۔ **قبل طلوع الشمس**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے مراد **مطلع الفجر** ہے، جس میں نبی پر فرشتے اترتے تھے اور وحی یعنی کتاب لاتے تھے۔ چونکہ انسان، بندہ اور آدمی ایک ہے اس لئے فجر اور سورج بھی ایک ہی ہیں۔ **وان جو** بھی نبی گذرا ہے اس کو مخالف دور لے جا کر چھوڑنا چاہتے تھے۔ **سنۃ** یہی طریق چلا آتا ہے مگر ہم حفاظت کرتے ہیں اس لئے حکم ہوا کہ نماز پڑھو۔ **مشھود** یعنی فجر تک۔ **اور بہ** یعنی اس سے تم کو انعام ملے گا۔ فجر لفظ جر سے نکلا ہے جس کا معنی ہے ایک رنگ سے دوسرا رنگ ظاہر ہونا یا اس سے مراد رات کا بلنا اور دن آنا ہے یا اس کا معنی چیرنا جیسے **فجرنا العیون** سے ظاہر ہے۔ پس دن کو بھی تین وقت ہیں اور رات کو بھی تین وقت ہیں (اور رات دن کے پہلے نصف میں چھٹی ہے) تو چھ وقتوں میں کسی وقت نماز پڑھ لیا کرو۔ اے نبی بشیر تو پیدائشی اور نسلی رسول ہے۔ مجھ کو بلا اعمال رسالت ملی ہے، نجات بھی بلا اعمال ہوگی، مگر تم عمل کرو اور شریعتی رسول کا کہنا مانو۔ ورنہ یوں نہ کہنا کہ ہمارے پاس ہماری زبان کے رسول نہیں آئے تھے۔ روزے تین سے دس تک رکھو، کیونکہ ایام حج میں یہی دس روزے مذکور ہیں۔

روزہ: مگر روزہ دار کو عاکف رہنا ضرور ہوگا، یعنی تیرا دل و دماغ ہماری طرف ہونا چاہئے۔ احکام حج میں **یومین** ہے اور یہاں **اُخر** ہے تو دونوں ملا کر تین ہوئے۔ **والفجر ولیال عشر** دس فجریں اور دس راتیں روزہ کی ہیں۔ شفع وتر دو دو رکھو یا ایک ایک۔ **یسر** تم کو آسانی دی ہے، سارے سال میں رکھو یا اکٹھے رکھو۔ وتر سے مراد ایک روزہ ہی ہے اس لئے اے مخاطب دس رکھ یا ایک۔ ال سے فجر کی تعداد دس مراد ہے۔ **بعاد** کیا تم کو معلوم نہیں کہ ہمارے رحم کے حکم سے پھرنے والی قوم سے ہم نے کیا کیا تھا۔ فجر برزخ ہے رات دن کے درمیان اور اعتکاف گھر میں ہی کر سکتے ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نکاح وطلاق: عورت ایک کرو، وہ اجازت دے تو اس کے کنبہ سے دوسری بھی کر سکتے ہو مگر وہ اس کی غلام ہوگی۔ آقا اپنے غلام کی خلوت نہ روکے ورنہ ایک ماہ دس روز تک وہ غلام بن جائے گی اور یہ آقا ہوگی مگر صلح ہو جائے تو معاف ہوگا۔ خدا کی نظر میں نر اور ناری برابر ہیں۔ اس لئے تم ناری کی عزت کرو، ورنہ عذاب ہوگا۔ ناری بھی اپنے نر کی خدمت کرے ورنہ اس کو عذاب ہوگا۔ اب یہ احکام منسوخ ہیں: تین یا چار عورتیں کرنا۔ نماز کی قضا دینا، جہاد کرنا، زانی کو سزا دینا اور عارضی گناہ کے بدلے قدرتی اعضا کاٹنا، حوا آدم سے پیدا نہیں ہوئی (بلکہ یہ دونوں اپنے والد سے پیدا ہوئے تھے)۔ محمد کے زمانہ میں جہاد تھا اور یتیم لڑکیاں او ربیوہ عورتیں آتی تھیں تو اس وقت یہ حکم ہوا کہ ان پر جبر نہ کرو۔ بلکہ دو سے چار تک نکاح کرو اور ان سے انصاف کرو۔ ورنہ ایک ہی کافی ہے، مگر اب نہ جہاد ہے، نہ غنیمت۔ تو یہ حکم کیسے جاری رہا؟ خدا کا وجود قدیم ہے تو اس کے اوصاف بھی قدیم ہیں۔ اس لئے خلق کی صفت بھی قدیم ہوئی۔ اور آدم سے حوا پیدا نہ ہوئی۔ **کنتم امواتا** سے مراد کفر واسلام نہیں ورنہ **ثم یمیتکم** کا یہ معنی ہوگا کہ خدا تم کو کافر بنا دے گا۔ بلکہ اس سے مراد وہ اٹھارہ تبدیلیاں ہیں جو پیدا ہونے سے پہلے والدین کی پیٹھ اور پیٹ میں یا اس سے پہلے ہوتی ہیں اور اسی طرف اشارہ ہے کہ **لم یکن شیئا مذکورا** اور یہی انسان کی لطیف صورت ہے۔ **ما دامت السموات** میں بتایا ہے کہ نیک وبد لطیف صورت میں کئی دفعہ اتنی مدت رہا کہ جتنے میں زمین وآسمان کو فنا کیا جا سکتا ہے اور اس کے بعد کثیف صورت میں آیا، یعنی کئی دفعہ دنیا تباہ ہوئی اور کئی دفعہ تباہ ہوگی۔ لڑکی کا وارث اپنے کنبہ کے معتبروں کے سامنے کہے کہ میں نے اپنی لڑکی اس لڑکے کو دینی ودنیاوی خدمت کے لئے بخشدی' پھر لڑکی سامنے آکر کہے کہ مجھے منظور ہے، لڑکا بھی کہے کہ مجھے منظور ہے۔ مہر اور دیگر اشیاء سب اشام پر لکھ کر لڑکی کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جائداد بنائی جائیں اور اسی وقت دی جائیں مہر کی کمی بیشی میں کوئی حد مقرر نہیں۔ موسیٰ نے بھی پہلے مہر دیا تھا اور لڑکی کے والد نے وہ وصول کرلیا تھا۔ محمد نے لے پالک زید کی بیوی سے نکاح کرلیا جبکہ اس نے طلاق دے دی مخالفوں نے کہا کہ یہ اخلاقی جرم ہے۔ مگر لے پالک تکلیف دیتے تھے کہ چندروز بیٹا بن کر مال کا حصہ لیتے اور اصلی والدین سے جاملتے۔ اس لئے حکم ہوا کہ ہمارا پرانا حکم جاری کرو کہ یہ اصلی بیٹے بن کر وارث نہیں بنتے۔ نبیین سے مراد پرانے احکام رسالت ہیں جو لوگوں نے چھوڑ دیئے تھے اس لئے آپ کو" خاتم النبیین" کہا گیا کہ انہوں نے پرانی رسالت کو کامل طور پر جاری کردیا تھا اور جمع کا صیغہ کئی مقام پر واحد کے لئے خدا نے اپنے واسطے استعمال کیا۔ اس لئے یہاں پر بھی ایک رسالت کو جمع بنایا گیا تاکہ عظمت معلوم ہو ورنہ یہ مطلب نہیں کہ رسول آنے بند ہو گئے تھے کیونکہ آپ وسط زمانہ میں آئے ہیں اور آپ کی امت (وسط) درمیانی امت کہلاتی ہے۔ اس لئے ضروری ہوا کہ جتنے نبی آپ سے پہلے آئے تھے اتنے ہی آپ کے بعد بھی آئیں اور امتیں بھی اتنی ہی ہوں جتنی کہ پہلے تھیں۔ یوسف مرگئے تو لوگوں نے کہا کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا اسی طرح موسیٰ وعیسیٰ کے بعد بھی ہوا اور محمدیوں نے بھی وہیں سے سیکھ لیا اور گالیاں بھی ان سے ہی سیکھی ہیں کہ نبیوں کو دیوانہ جانتے تھے مجھے بھی کہتے ہیں کہ تو دیوانہ ہے مگر تم مجھ سے ملجاؤ تاکہ تم سے یہ سوال نہ ہو کہ کیا تمہارے پاس رسول نہیں آئے تھے؟ تو تم سے کوئی جواب بن نہ پڑے گا اور عذاب میں پڑو گے۔ طلاق اور نکالنا جائز نہیں' آپ نکل جائے تو اس کا مہر باطل ہو جائے گا' واپس آئے تو مہر کی حقدار نہ ہوگی کیونکہ ایسے احکام سے عداوت پھیلتی ہے۔ اگر بدچلن ہو تو تم کو کیا وہ خود اپنی سزا بھگتے گی اور جب تک مذہبی عداوت سے نہ بچو گے تو سات سو سال تک تباہ ہوتے جاؤ گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عام احکام: قبروں اور قبوں کا گرانا حرام ہے۔ نبی رشی، مناد حقیقی، خدا کا کلمہ، روح اور حکم ہوتے ہیں اور تم میں ہر وقت ان میں سے کوئی نہ کوئی موجود رہتا ہے ورنہ گواہ نہیں رہ سکتے۔ اور سب کا مادہ ایک ہی ہے۔ اسی پودے سے محمد، موسیٰ، عیسیٰ، رام چندر اور نانک پیدا ہوئے ہیں اس لئے ان کو زندہ ماننا فرض ہے۔ ہاں جسمانی موت سے سب مر چکے ہیں۔ عیسیٰ بھی مر چکے ہیں البتہ ان کا نام زندہ اور باقی ہے، کیونکہ ان کو خلد نہیں حاصل ہوا۔ **کل نفس ذائقة الموت** کا معنی ہے کہ ہر ایک نبی مر چکا ہے کیونکہ اگر کل شی مراد ہو تو معنی صحیح نہیں رہتا۔ تعلیم شریعت پر تنخواہ لینا حرام ہے کیونکہ کسی نبی نے معاوضہ نہیں لیا۔ اور زکوۃ نہ دینا بھی حرام ہے۔ اس لئے اہل اللہ کو نذر و نیاز دینا ضروری ہوا۔ اور قربانی کا خمس بھی ضروری دیا جائے اور جو بچ رہے وہ بیت المال میں جمع رہے۔ مالدار اتنی شراب پئیں کہ ان کی روٹی ہضم ہو سکے اور ہوش میں فرق نہ آئے۔ غریب آدمیوں پر دودھ اور گوشت حرام ہے اور شراب بھی حرام ہے، جب تک کہ روزانہ تین سے پانچ روپیہ تک نہ کمائیں۔ اور اپنا مکان نہ بنالیں اور قرضہ نہ اتاریں۔ سکر یعنی شراب کو خدا نے اپنا انعام بتایا ہے تو پھر کیسے حرام ہوا؟ ہاں ہمارے حکم کے خلاف حرام ہے۔ اپنی ضروریات سے زائد مال سے صدقہ خیرات کرو اور یہی نیکی ہے خواہ چٹکا آٹا ہو اور یہی نیکی ہے کیونکہ اس سے دوسروں کو فائدہ ہے۔ ورنہ تمہاری نماز اور روزہ سے دوسروں کو کیا حاصل ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے کہ ربا یعنی روپیہ کے کرایہ سے خدا کے ہاں مال نہیں بڑھتا اگرچہ دنیا میں بڑھ جاتا ہے اور زکوۃ سے بڑھ جاتا ہے اس لئے سود خوار گیارہ ماہ سود کھائے اور بارھویں ماہ کا زکوۃ میں دے۔ اپنے رشتہ داروں کو اور شریعت بتانے والے کو اڑھائی روپے فی سینکڑے کا حساب منسوخ ہو گیا ہے۔ کمائی کرنے والا فی روپیہ پیسہ دیا کرے اور مختتی فی روپیہ ایک ادھیلہ۔ زمین اور چار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاؤں کی زکوۃ بھی فی روپیہ ایک پیسہ کے حساب سے ہے۔ تکبیر سے حرام جانور حلال نہیں ہوسکتا' بلکہ صاف کرنے سے حلال ہوتا ہے۔ پس جو مردہ جانور صاف کیا جائے وہ اگر اپنی حیاتی میں حلال تھا تو اب بھی حلال ہے، ورنہ حرام ہے۔ ہاں کھانے کے وقت سب پر خدا کا نام لیا کرو۔ کتا روٹی لے جائے تو دانت کی جگہ پھینک دو باقی صاف کر کے کھاؤ۔ نذر و نیاز خواہ کافر اور مشرک کی ہو اللہ اکبر کہہ کر کھا جاؤ کیونکہ وہ اصل میں حلال ہے۔ مگر غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز دینا حرام ہے۔ اللہ اکبر کہہ کر یہ بھی کھاؤ جس کا گلا گھونٹا ہوا ہو، جسکے لاٹھی لگی ہو، گر کر مرا ہو، سینگ سے مرا ہو یا درندہ پھاڑ گیا ہو قبر یا بت وغیرہ کی نیاز ہو یا تیر وغیرہ سے مر گیا ہو یا باز، کتے اور بندوق سے مر گیا ہو۔ تم شکاری کتا یا باز وغیرہ چھوڑو تو حق تیری ذات کہہ کر چھوڑو۔ اہل توحید کا رشتہ لو، اہل تثلیث کا نہ لو۔ بغیر سود کے روپیہ قرض نہ دو۔ بیوپار کی سند سرکاری ہو۔ لنگر جاری کر کہ بڑا ہو جائے۔ ذی روح کو تکلیف نہ دے۔ جھوٹ نہ بول۔ معافی لے اور دے۔ غریب کی پرورش کر۔ میرے نام کا تصور کرتا کہ تو گورو بن جائے اور عالم محبوب کی حیاتی میں مل۔ مفت روپیہ نہ دو، محنت کرو امیر بن جاؤ گے۔ چھوٹے سے بحث نہ کر کیونکہ وہ کچا پھل ہے۔ برابر یا بڑے سے دین کی بات کر۔ بد بو دار اور بری چیز کو مکروہ کہتے ہیں۔ نیک و بد کی تمیز الہام، قرآن، وید، نبوت اور رسالت سے ہے۔ یہی الہام چرند و پرند میں بھی ہے۔ حالات بدلنے سے خدا کا علم بھی بدلتا ہے، پس اختلاف کی وجہ سے امام حقیقی کو نہ چھوڑو۔ دکھ سکھ خدائی ہے اور نیک و بد تمہاری ایجاد ہے اور اس پر جزا و سزا شریعت ہے۔ الہام بوقت ضرورت ہوتا ہے۔

۳۶......امام حقیقی مسمی بہ ''مظہر الاسرار'' میں لکھتے ہیں کہ خدا اپنی ذات اور سات صفات میں قدیم ہے اور ہم اپنی ذات، سات صفات، عناصر اربعہ، روح، خلاء اور تغیر میں حادث ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مصنوع اپنے صانع کونہیں پاسکتا۔ خدا کی چار صفات (قدیم، نا قابل تغیر ہونا، بلا اسباب پیدا کرنا اور قائم بالذات ہونا) ذاتی ہیں اور ہماری سات صفات خدا کی صفاتی صفات ہیں اوران گیارہ صفات میں وہ لاثانی ہے باقی اوصاف عارضی اور جدید ہیں۔ اور نبی صفات صفاتیہ کی صفت عرضی ہوتا ہے اور زمانہ جدید میں ہوکر جدید ہی چلا جاتا ہے۔ سات صفاتی صفات میں انسان عارضی طور پر شریک ہیں۔ اور چار ذاتی صفات میں ہرگز شریک نہیں ہوسکتے انسان کی صفات لاشریک ہیں اور وہ بھی اپنی ذات میں لاشریک ہے تو خدا کیوں لاشریک نہ ہوا؟ خدا خالق حقیقی ہے اور سات عناصر خالق عارضی ہیں اور خالق ذاتی کی مخلوق ہیں اور اپنے خالق کی طرح نہیں ہوسکتے جس طرح تمہارا فعل تم میں داخل نہیں ہوسکتے، اسی طرح خدا کی مخلوق اس میں داخل نہیں ہوسکتی۔ جس شریعت میں نفع کم اور نقصان بہت ہو وہ قابل تنسیخ ہوگی تو پھر تم کیوں قدرت کا اضافہ (کہ ایک دانہ سے سات سودانہ بنتا ہے) کھاتے ہو اور روپے کا اضافہ (سود) نہیں کھاتے؟ کمہار برتن بناتا ہے تو جس طرح چاہے ان کو پکاتا یا توڑتا ہے نہ وہ برتن کمہار میں داخل ہوسکتے ہیں اور نہ کمہار برتنوں میں داخل ہوتا ہے۔ پس خدا اور مخلوق آپس میں ایک نہیں ہوسکتے۔ جو لوگ پتے کی سبزی سے صفت موصوف ایک بناتے ہیں وہ دیکھ لیں کہ سبزی اڑ جاتی ہے اور پتا قائم رہتا ہے تو پھر کس طرح وہ ایک دوسرے میں داخل ہوئے اور خدا جب تم میں داخل ہوگا تو تم ہی خدا بن جاؤ گے تو بڑا کون ہوگا؟ خدا نے سات صفات کو بغیر مادہ کے پیدا کیا اور ان کو خلق بالاسباب کا وسیلہ بنایا، چنانچہ پہلے خلا یعنی آسمان پیدا کیا، اس کی حرکت سے ہوا پیدا ہوئی پھر ان دونوں سے آگ پھر ان تینوں سے پانی، پھر ان چار سے مٹی اور ان پانچ سے حیوان، پھر ان کے بدلنے سے تغیر اور اس سے ہمارا نام خالق ہوا۔ پس یہ خالق عارضی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئے۔

تناسخ اور ان سے مخلوق ہدایت، وحی، پرورش وغیرہ چلی، پس ہر چیز جہاں سے پیدا ہوتی ہے وہیں ملیامیٹ ہو جاتی ہے اسی طرح تم بھی ملیامیٹ ہو جاؤ گے، اگر اس بات کو سمجھنا چاہتے ہو کہ دنیا کہاں سے آئی ہے اور کہاں جائے گی تو گورو سے ملو۔ مخلوقات جتنی قسم کی ہے اتنی قسم ہی اس کے عناصر ہیں۔ کڑوے کے کڑوے اور شیریں کے شیریں گو بعض صفات میں مل جاتے ہیں مگر مادہ میں نہیں ملتے اور ہر ایک کا تخم اسی مادہ میں رکھا ہے اس لئے ایک جنس سے دوسری پیدا نہیں ہوتی اور ان میں اتحاد نہیں، بلکہ عداوت چلی آتی ہے۔ جو عنصر جس میں زیادہ ہے وہی مخلوق اس کی ہے۔ تم میں مٹی زیادہ ہے اس لئے تم مٹی ہو جاؤ گے اور مچھلی میں پانی زیادہ ہے تو مر کر پانی ہو جاتی ہے۔ ایک روحانی مخلوقات بھی ہے جو جزو مادہ کے سوا پیدا ہوتی ہے جیسے کھیتی وغیرہ کے کیڑے اور پتنگ اور ہر وقت کی بیشی ہوتی ہے اس لئے تم ہر وقت مرتے بھی ہو اور جیتے بھی۔ عناصر کی بیرونی سطح نیچے اور درمیان میں ان کی اپنی اپنی پیدائش چھوٹی بڑی موجود رہتی ہے اور ہر ایک عنصر اپنے ان تین حصوں میں ختم ہو جاتا ہے اور ہر ایک عنصر کی اپنی پیدائش دوسرے عنصر میں اتنا ہی زندہ رہ سکتی ہے کہ جتنا حصہ اس عنصر کا اس میں موجود ہوتا ہے پھر فنا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اپنے حصے کے مطابق دوسرے عنصر کی پیدائش کو سنوارتا یا بگاڑتا بھی ہے۔ تم نے سنا ہوگا کہ جنس کو جنس کا تخم ہے اور لو ہے کو لوہا۔ اس سے ثابت ہوا کہ انسانی اصلاح انسان سے ہی ہو سکتی ہے غیر سے نہیں ہوتی اور تمہارے عناصر کو بھی تمہاری طرح بھوک پیاس، دکھ سکھ، خوارک کی موافقت اور مخالفت ہوتی ہے اور تمہارے تخم (روح و مادہ) کے ذرات کا بھی یہی حال ہے کہ وہ بھی آپس میں دوست و دشمن نیک و بد ہوتے ہیں اور تمہاری طرح ان کی بھی عبادت ہے اور ان کو بھی موت و حیات آتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔اور یہی سات عناصر سات روز پیدائش کے ہیں۔پس یہی نظام عالم، قانون قدرت ہوا۔ان میں اتفاق وافتراق ہوتا ہے جیسا کہ پہلے تھا اور پھر ہوگا اور یہی اتفاق کر کے کئی شکلیں بدلتے رہتے ہیں جیسے الف ایک ہے مگر بدل بدل کری تک تیس حرف بن گیا ہے۔

یہ سات عناصر حیات دنیا ہیں تم ان میں حرکت کرتے آئے ہو اور پہلے جہاں سے فنا ہو کر دوسرے میں پیدا ہوتے رہے ہو۔ جتنے جنم تم بھوگ آئے ہو ان کی خبر سوائے نبی کے کسی کو نہیں ہوتی۔تم رحم سے نکل کر ۴۵ یوم ماں کے جسم میں پھیل جاتے ہو پھر تین ماشہ کی بوٹی بن کر ۴۵ یوم میں انسان بن جاتے ہو،پس یہی تمہارے ۴۵ یوم پہلے ۴۵ سال ہیں جس میں تم عقل کامل تک پہنچتے ہو، پھر ۴۵ سال تک ختم ہو جاتے ہو۔ جتنے سانس تم نے ماں کے پیٹ میں لیئے ہیں اتنی صدیاں تریتے اور کل جگ کی عمر ہے اور جتنے سانس والد کی پشت میں لئے ہیں اتنے سال کلجگ اور دواپرا کی عمر ہے اور جتنے سانس تم نے خوارک، خلا اور ماں کے جسم میں مل کر لئے ہیں اتنی صدی روز شب کی آبادی ہے۔ جتنے مسام تیرے جسم پر ہیں اتنی قسم کے انسان ہیں اور اتنے ہی تیرے معدے میں کانٹے ہیں۔دوپہر تک ست جگ کی عمر کا اندازہ ہے اور تیسرے پہر سے کلجگ کا اندازہ لگاتے ہیں۔جب تم نوے دن رحم میں رہتے ہو تو والدین کو چاہئے خوارک اچھی کھائیں ورنہ تیری حقیقی عمر ۹۰ سال دس سال کم ہو جائے گی۔اس وقت بوٹی میں سب طاقتیں موجود ہیں مگر ابھی روح مادہ نہیں آیا اس لئے ان کا اظہار ناممکن ہے۔والد کی پشت میں بھی تم بیمار ہو سکتے ہو اور رحم میں بھی۔اور اس میں ماہوار ساڑھے تین چھٹانک تم بڑھتے ہو۔جس کو خون کی بیماری ہو اس کا بچہ دس روز بعد پیدا ہوتا ہے اور ۴۰ سال تک بچہ بیمار رہ کر مر جاتا ہے۔والدین پیدا ہوتے ہیں تو تم بھی ان کے ساتھ پیدا ہوتے ہو اور ۱۵ سال تک منی بن جاتے ہو۔ جتنے بیمار سانس تم نے پشت اور پیٹ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں لئے ہیں اتنے ہی دنیا میں لوگے کیونکہ تم اس جہاں کا فوٹو ہو، جس طرح تم کو دوائی کی ضرورت یہاں ہے وہاں بھی ہے۔ اس لئے جس کا بچہ پیدا نہ ہو یا مر جائے تو سات سال دوسرے ملک میں رہے اور خوراک بدل کر کھائے۔ جو یہاں عبادت کرتا ہے موت کے بعد بھی وہ اس میں مصروف رہتا ہے۔ غرض جو کچھ تم اس دنیا میں ہو وہی تم اگلے جہاں میں بنو گے۔ اگر یہاں ہم سے ملو گے تو وہاں بھی ہمارے ہی طالب رہو گے۔ جتنے روز وشب یہاں ہیں اتنے ہی جنت اور جہنم کی عمر ہے اور پھر وہ دونوں برباد ہو جائیں گے اور دوبارہ زمانہ از سر نو شروع ہوگا کیونکہ تم محدود ہو تمہاری جزا وسزا بھی محدود ہوگی۔ سات حالت عناصر کی لطیف زندگی ہے پھر پانچ حالتیں (خوارک۔ منی۔ رحم موجود اور قبر) کثیف زندگی کی ہیں۔ کل بارہ حالتیں اور جونیں ہیں اگر تم ہم میں سرقی لگا کر محو اور حلول ہونے کی عادت پکاؤ تب تم کو نجات حاصل ہوگی ورنہ تم کو پھر یہی بارہ جونیں بھگتنی پڑیں گی اور جتنا چکر تمہارے آنے جانے کا ہے اتنا ہی چکر تمام حیوانات کا ہے۔ وضو میں تین تین دفعہ پانی لینے کی ضرورت نہیں صرف صفائی کی ضرورت ہے خواہ مٹی سے ہو یا پانی سے۔ کہنی اور ٹخنہ کی بھی ضرورت نہیں۔ خون، ہوا اور پاخانہ پیشاب سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ جنابت سے غسل فرض نہیں صرف قدرتی اصول ہے کہ انسان صاف رہے۔ پرندے بھی اس وقت پر جھاڑ لیتے ہیں۔ قصر وقضا کا حکم منسوخ ہے۔ محدود اشیا نصف عمر تک بڑھتی ہیں پھر گھٹتی گھٹتی فنا ہو جاتی ہیں مگر غیر محدود کی نہ کوئی ابتدا ہے اور نہ انتہا۔ اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ امت وسط تک دنیا کمال تک پہنچ چکی تھی تو اب نبوت بند ہو چکی ہے، کیونکہ دنیا انادی اور غیر محدود ہے اس کا قیاس محدود پورے وغیرہ نہیں کرنا چاہئے، پس امت محمدیہ وسط اور درمیان ہے جتنے نبی اس سے پہلے آئے تھے اتنے ہی بعد میں آئیں گے اور جب کبھی ضرورت پڑتی ہے تو خدا تعالیٰ اپنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آلہ قدرت کھڑ کا دیتا ہے، یعنی نبی بھیج دیتا ہے تا کہ لوگوں کو از سرِ نو خبر دار کرے ۔

احکام: اور خواب کی شریعت معتبر نہیں (جیسا کہ مرزائی تعلیم میں ہے) کیونکہ ابراہیم کی خواب کو خدا نے باطل ٹھہرایا تھا اور یوسف علیہ السلام کو بتایا کہ تم افضل ہو اور جنگ بدر میں تھوڑے دکھائے گئے تا کہ جو کام کرنا تھا ہو جائے، ورنہ اس کی اصلیت کچھ نہیں صرف دیکھنے والے تک ہی محدود رہتی ہے اور۔ بس قدرتی حلال وہ ہے جو دکھ نہ دے اور نہ اس کے کھانے سے تکلیف ہو اور نہ اس کے لباس سے کراہت ہو ورنہ پلید اور حرام ہوگی۔ روٹی بدبو دار ہو کر مکروہ ہو جاتی ہے۔ تم بھی گناہ سے پلید ہو جاتے ہو، تم کو پاک کرنے کی ضرورت ہے۔ پانی اور ہمارے نام سے کوئی حرام حلال نہیں ہوتا۔ گناہ سے تمہاری روح بد بودار ہو جاتی ہے تو ہم کو پکارا اور جنم کو سدھارو۔ نیک و بد کے لئے تمہارا ضمیر ہی تمہارا امام ہے۔ دکھ میں صبر کرو۔ اور خدا کی یاد میں جو سانس گذارو گے اس میں عذاب نہ ہوگا، ورنہ غیر جنس میں جنم لینا ہوگا۔ جو یہاں پر ہی نجات کا طالب ہے وہ زندہ گورو درباری کو ملے۔ جس کی شناخت یہ ہے کہ ہر مذہب سے آزاد ہوتا ہے اور پیدائشی عالم ہوتا ہے کسی سے کچھ نہیں پڑھتا، مصلح ہو کر شرارت دور کرتا ہے۔ شریعت کا مادہ ہوتا ہے وہ سب کو ایک ہونا اور محبت سکھلاتا ہے اور کوئی بھی اس کے کلام کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس کے اصحاب بننے سے یا اس کا تصور جمانے سے نجات حاصل ہوتی ہے اس کے مرنے کے بعد اس کے کلام کا تصور جمانا بھی موجب نجات ہے۔

جن کو درسن ات ہے ان کو ہوگا اُت　　　جن کو ات نہ ہووی ان کو ہوگ نہ اُت

یعنی حقیقی گورو کے دیکھنے والے وہاں بھی اسے دیکھیں گے اور عارضی گورو (یعنی مولوی وغیرہ) کا ملنے والا اسی کے ساتھ ہوں گے اور ان کی مکتی اتنے بھگتنے کے بعد ہوگی کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جتنے سانس اس نے اپنی ماں کے پیٹ میں لئے ہیں۔ الہام قدیم اور جدید ایک ہی ہیں مگر ضرورت کے مطابق تبدیل ہو جاتے ہیں۔ پس قربانی مکہ میں جائے۔ سود جائز ہوا۔ جتنے وقت چاہو عبادت کرو، روزہ ایک رکھو یا دس جب چاہو حج کرو۔ جہاں نبی ہے وہی جگہ خدا کا مکان ہے، اسی مکان کی زیارت ہی حج ہے۔ حقیقی منادی کی علامت یہ ہے کہ ایک اکیلا ہو کر سب پر غالب آتا ہے اور لوگوں کی غلطیاں ٹھیک کرتا ہے' کہ کسی کو کافر مت کہو ورنہ تم کافر ہو جاؤ گے۔ کافر وہ ہے جو خدا کو نہیں مانتا۔ جس کو خدا خود پکڑے گا فتویٰ حکم آسمانی ہوتا ہے۔ خدا نے اب تمام فتووں کو عالم محبوب کی زبانی توڑ دیا ہے۔ جو اپنی بیوی کو ماں کہے یا جو اپنے خاوند کو باپ کہے وہ حسب طاقت جرمانہ بھریں۔ مفلس ہوں تو رشتہ دار پانچ پانچ جوتے ان کے سر پر ماریں یہ معاف بھی کر سکتے ہیں مگر ان کو بری عادت پڑ جائے گی۔ ہر فیصلہ مالی یا بدنی امام وقت یا سلطان وقت کرے اور یا قوم کا سردار۔ برا کہنے والے کو ملامت کرو، چوری یاری، ڈاکہ، خون، لوٹ مار اور جبر کا فیصلہ سرکار کرے گی۔ ورنہ یوں فیصلہ ہوگا کہ وہ نقصان پورا کرے جرمانہ اور قید بھی ہو۔ زانی اور زانیہ کو جرمانہ اور قید۔ چور سے مال لے کر جرمانہ اور قید۔ خون کا جرمانہ مقتول کے وارث کو ملے۔ باقی جرمانہ حاکم کو۔ جو بدکاری کا بن دیکھے الزام لگائے اس کے منہ پر تھوکنا اور ملامت۔ درود سے مراد نبی کی عزت وآبرو ہے نہ کہ منہ کی آواز۔ ایمان بالغیب ضروری ہے دیکھ کر نہیں جو ایک کا بھی انکاری ہے وہ سب کا انکاری ہے جیسے ایک آیت کا انکار سب آیات کا انکار ہے۔ وسیلہ بغیر نجات نہیں اس لئے تم میرے پاس آؤ میں تمہارے بوجھ اتاروں گا اور راستہ صاف کروں گا کیونکہ تم نے اختلاف مذہبی کیا ہے۔ غریب چوہڑے چمار کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھاتے اور ان سے عورت نہیں لیتے۔ ہر ایک نبی بنایا نہیں جاتا۔ جن چیزوں سے انسان یا اور مخلوق پیدا ہوتی ہے وہی پاک اور معصوم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔ ایک جز و ہوا کا نبی اور بادشاہ ہوتا ہے ایک پانی کا، ایک مٹی کا اور ایک آگ کا، اسی طرح خلا وغیرہ میں بھی خیال کرو اور انہیں اجزاء سے حقیقی منادکی پیدائش ہوتی ہے اور اس کا ماننا ہی حقیقی کلمہ اور اسلام ہے اور نہ ماننا کفر ہے۔ اور عارضی کلمہ اسلام نہیں نبی کے حکم کا پابند ولی، شیدائی، مصدق اور گواہ ہے اور یہ نبی کے زمانہ میں ہوتے ہیں۔ خواب نشہ ہے اور نشہ والے کا کلام معتبر نہیں، اس لئے نیند کی شریعت معتبر نہیں۔ نبی پیدائشی پاک ہوتا ہے۔ گیارہویں پارہ تیسری سطر میں نبی کو استغفار کا حکم نہیں ہوا بلکہ یہودیوں کو ''سورہ فتح'' میں بتایا کہ مال خرچ کر کے جو تم نے لڑنا تھا لڑ چکے آئندہ لڑائی کا بوجھ تم سے اتار لیا ہے اب محبت سے اسلام چلے گا۔ ذنبک بمعنی تکلیف جنگ ہے۔ پس محمد نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ ناپاک کا کلام ناپاک ہوتا ہے تو اس سے نجات کیسی؟ نماز میں جس طرح چاہو ہاتھ باندھو۔ بچہ رو کر کہتا ہے ماں موت لینی ہے، اسی طرح تم اختلافی موت رو کر خدا سے لیتے ہو اور برباد ہو رہے ہو۔ میری بیعت میں داخلہ ضروری ہے جس طرح کہ محمد کی بیعت میں داخلہ ضروری تھا۔ بربط، ستار باجہ اور راگ سے بھی خدا کی عبادت کر سکتے ہو، مگر اس میں غیر کا نام نہ ہو۔ عبادت میں بھجن اور نظم ونثر راگ سے ہو سکتی ہے، کیونکہ راگ ایک آواز ہے جس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ بھجن کا نمونہ یہ ہے ؎

یا مولا تو واحد ہے خالق ہر جز و کل ۔۔۔ ہر اک برکت ذات وچ لیا کجھ نہ مل
پیدا جنسوں کریں تو دیویں روزی آپ ۔۔۔ نہ تیری کوئی نسل کل ناں بھائی ماں باپ
رحم محبت پرورش وصف تیری وچ ذات ۔۔۔ بنا تساڈی ذات دے ساری ذات کذات
جو در تیرا چھوڑ کے تکے پرائی آس ۔۔۔ جنم جنم اس گھاٹرا ہرگز ودھے نہ راس
تو مالک ملکیاں کریں حفاظت آپ ۔۔۔ اوہ بھی وچ نگاہ دے جو وچ پشت باپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تے ہور خوراکاں اندر جیہڑے رحمیں آئے — تے اوہ بھی پرورش تیری اندر جو مائی نہیں جائے

یا مولا ہر حالت اندر توں مالک ہیں کل — جوشی پرورش واسطے کدیں نہ وتجیں مل

یا مولا صلوٰۃ تمامی تیری خاطر ہے — تو قائم بالذات ہے دائم تیری جے

داڑھی منڈاؤ یا رکھو یہ نجاتی فعل نہیں ہے ہاں نبی ضرور رکھے اور لب کے بال بھی نہ کاٹے۔ وہ بال کاٹیں جو تکلیف نہ دیں۔ ختنہ بھی اختیاری ہے، یہ رسم ابراہیم سے پہلے کی ہے۔ حنیف کا معنی مختون نہیں بلکہ وحدانیت والا ہے۔ غسل میت صرف صفائی کیلئے ہے ورنہ نجاتی نہیں۔ بیوی میاں کو اور میاں بیوی کو غسل دے۔ اسی طرح ماں باپ وغیرہ کا ساتواں، چالیسواں کوئی چیز نہیں، سامنے رکھ کر مردہ کیلئے دعا نہ مانگو۔ بعد دفن مانگو۔ کوئی تعزیت کے لئے نہ آئے کیونکہ اس میں مالی نقصان ہے۔ فراغت پا کر عام قبروں میں جاؤ تا کہ تم کو موت یاد آ جائے۔ مصیبت کا نام معجزہ ہے۔ ۱۹۱۰ء میں میں نے کہا تھا کہ رنگ بدلنے والا ہے۔ لوگوں نے مجھے جرمنی جاسوس سمجھ کر تین روز گرفتار کرایا۔ مگر حاکم نے کہا کہ تو راست باز پادری ہے باغی نہیں اور بعد میں خود شکایتی باغی ہو گئے۔ ہر طرف پاؤں دراز کر سکتے ہو۔ آواز آئی کہ نبی کی بھینس ہی رسالت ہے اندر رہ کر سناؤ باہر جانے کی ضرورت نہیں۔ جو مذہبی لڑائی کرتے ہیں وہ کتے ہیں اور یہ مثال بری نہیں، کیونکہ پہلی تعلیم میں اس سے بھی بڑھ کر مخالفوں کو کہا گیا تھا۔ موسیٰ نے جب کتاب (عصا) سنائی تو فرعون کو (**حیۃ**) سانپ ڈس گیا اور ید بیضا یعنی سپید آنکھیں نکالیں اور ناراض ہوئے۔ ''**عصا**'' سے مراد کتاب ہے، **غنم** سے مراد قوم اور بتوں سے سائل ہیں۔ مسیح نے مردہ دل زندہ کئے تھے نہ کہ حقیقی مردے زندہ کئے ورنہ ان کی نسل دکھاؤ۔ اور وہ پرندے بھی دکھاؤ جو آپ نے بنائے تھے **کیف تحیی الموتی** ابراہیم نے کہا کہ میری قوم مردہ کیسے زندہ ہو سکتی ہے تو خدا نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پرندوں کی مثال سے سمجھایا کہ ان کی پرورش کرو پھر بلاؤ آ جائیں گے۔ میرا مددگار نبی ابھی پوشیدہ ہے جب اس کا نام مجھے بتایا جائے گا تو میں اعلان کروں گا' پانچ گواہ تو ہو چکے ہیں جو میری طرف سے تبلیغ کرتے ہیں **انشق القمر** انسان کا وجود پھٹ گیا اور جسم فنا ہو گیا۔ **سراجا منیرا** نبی کی حیاتی ہے۔ خدا کی طرف دھیان کرو ہم میں محو ہو جاؤ اور **یاوھاب** کی آواز ہو' مگر نبی سے یا کسی نسل نبی سے اجازت حاصل کرو تو دیدار الٰہی ہو جائے گا۔

صابرہ: جو حساب سے عبادت کرتے ہیں وہ اپنی جان کا دام ادا کریں پھر خوراک پھر پرورش کا ورنہ غریبی کا اظہار کریں میری بیوی صابرہ بیس سال سے میری محبت میں رہی اور خدا کا اسم اعظم اپنے دل پر لکھا اور خیال میں ہی خدا کو پکارتی رہی کہ یا اللہ کرامت کیا چیز ہے' تو خدا نے کہا کہ کرامت تو تیرا ہی وجود ہے۔ پھر کہا تو کہاں رہتا ہے؟ تیرا جسم کیسا ہے تو خدا آگ پانی وغیرہ سے مرکب ہو کر محدود شکل دھار کر چارپائی پر نظر آیا اور نقشہ قدرت اس کو دکھایا ایسا دیدار سات دفعہ ہوا اور نبی کی نظر میں محدود ہو کر آتے ہیں اور وہ غیر محدود بن کر ہمارے وجود میں نہیں آ سکتا، کیونکہ ہم ہر ایک چیز پر قادر ہیں اور شاہ رگ سے بھی نزدیک ہیں۔ ایک دفعہ ہم صابرہ کو یوں نظر آئے کہ ہم آسمان پر اس کو چار چاند لگا کر شاہی شکل میں نظر آئے اور بال بال سنہری تار تھا تاکہ اس کو معلوم ہو کہ خدا ہی تمام روشنی کا منبع ہے جب اسے شک ہوا کہ خدا آسمان پر ہے تو خدا نے اسے زمین کی پتال بھی دکھائی اور زمین و آسمان کے دفتر بھی دکھائے اور ایک تار لطیف روحی بھی دکھائی تاکہ گواہ رہے کہ نرناری کا یہاں فرق نہیں۔ یہ مرتبہ میری وجہ سے اس کو حاصل ہوا اور گو میں نبوت کا طالب ہوں مگر وہ خدا کی طالب ہے میری طرح وہ فطرتی اور بلا اعمال پاک ہے اس نے پوچھا کہ یا اللہ تو کہاں رہتا ہے اور کیا کرتا ہے؟ تو خدا ایک کمہار کی شکل میں بت بناتا ہوا دکھائی دیا' کہا کہ یا اللہ بت کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پرستش منع ہے، کہا کہ میں بناتا ہوں پرستش نہیں کرتا۔ پس بت بنانا جائز ہوا اور پوجنا حرام۔

۳۷۔۔۔۔۔کتاب امام حقیقی ع ۳ مسمی ''بمعراج روحانی'' میں لکھتے ہیں کہ مجھے روحانی معراج جنوری ۱۹۰۷ء میں یوں ہوا تھا کہ دوپہر کے بعد خدا کی ہستی میں غور کرتے ہوئے باغ کے درمیان بیٹھا ہوا تھا کہ پانچ آدمی آ کر کہنے لگے چلو تم کو ام الکتاب کا حقیقی راز دکھلائیں۔ جب میں تھوڑی دور چلا تو ایک طاق تہ زمین کی طرف دیکھا جس میں اتر کر میں نے ایک دوسری دنیا دیکھی جس میں نظام شمسی قائم تھا۔ تو تین آگے چلنے لگے اور دو پیچھے اور یہ دنیا مجھے بھول گئی کیونکہ وہ دنیا صاف ستھری شور و غل سے پاک تھی۔ آگے بڑھا تو ایک وسیع میدان میں اسٹیج پر ایک کرسی خوشنما نظر آئی جس پر محمد (ﷺ) جلوہ افروز تھے اور پیر دستگیر چوری کر رہے تھے اور دائیں طرف رام چندر اور کرشن کھڑے درخواست کر رہے تھے اور بائیں طرف نانک اور دیانند اپنی درخواست پیش کر رہے تھے اور میرے تابعدار اس بہشت میں جمع ہو رہے تھے۔ میں نے کہا یہی اصل اسلام ہے کہ تمام مذہب جمع ہیں۔ آگے بڑھا تو عورتوں کی مجلس پر نظر پڑی جس میں حضرت مریم اور موسیٰ کی والدہ (یوحانذ) کرسی نشین تھیں اور حضرت فاطمہ اور سیتا سامنے درخوست گذار تھیں۔ پھر آگے بڑھا تو ایک پردہ نظر آیا اس کے اندر گیا تو ایک بڑا میدان آیا جس کے درخت ہاتھ سے محسوس نہیں ہوتے تھے کیونکہ میں ابھی کثیف حالت میں تھا۔ پھر ایک اور مجلس دیکھی جس میں راون تخت نشین تھا اور پیچھے آدم پر ہما اور روشن کھڑے تھے' دائیں طرف ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ کھڑے تھے اور بائیں طرف رنجیت سنگھ اور اورنگزیب۔ یہ گو دنیا میں لڑتے رہے مگر وہ بلا اعمال تھے، کیونکہ اصلاح عالم کے لئے لڑتے تھے۔ آگے بڑھا تو لوگوں نے کہا آؤ خاص دربار میں حاضری بھرو آگے چلا تو لوگ کچھ پڑھتے نظر آئے، معلوم ہوا کہ وہ اسم ذات اوم یا وہاب پڑھ رہے تھے اور آج

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیسرا اسم حق تیری ذات ان کو پڑھایا گیا تھا' یہ تینوں اسم میری شریعت میں داخل ہیں اور یہی تینوں اسم ہر ایک نبی اور رشی کا تکیہ کلام ہوتے ہیں۔ آگے بڑھا تو شیشے کے رنگا رنگ مکان نظر آئے جن کے وسط میں اک بڑا سا ئبان دیکھا جس میں ایک کرسی پر انسان کی شکل نظر آئی جس کے ارد گرد تمام ستارے اور چاند گھوم رہے تھے اور وہ حرکت کرتا تھا تو ان لوگوں نے سجدہ کرتے ہوئے کہا حق تیری ذات، پاک تیری ذات۔ پھر آواز آئی کہ سید سردار عالم تریتے میں حقیقی امام ہوا اور شریعت اتفاقی اس کو عطا ہوئی۔ پھر محمد نے نانک کے ہاتھ کپڑے منگوائے تو دستار حسن نے رکھی، چولہ حسین نے پہنایا، چادر محمد نے اور شلوار میں نے خود ہی پہن لی۔ پھر محمد نے کہا اے نانک تیرے بعد میرا بیٹا خلیفہ کیا گیا ہے۔ یزید نے میرا گھر ویران کر دیا تھا اب پھر آباد ہو گیا ہے۔ پھر نانک نے مچھلی اور نان کھلائے۔ پھر راگ شروع ہوا جس میں یہ شعر پڑھتے تھے نظم

تو پورب تو پچھم سائیاں تیریاں سب نے جایاں تیرا حمد تے حامد تیرے تیریاں سب وڈیایاں
تیرا علم علیم بھی تیرے تیرا کھیل کھلایاں تو دانو کا دانا سایاں تیریاں سب دانایاں
تو حاکم محکوم اسی ہاں تیری سب بھلایاں اول آخر ظاہر باطن تیریاں نے سب شاہیاں
تو اونچے تو نیچے سایاں ہر ہر جا سمایا سورج چند ستارے سارے نظر تیری وچ آیا
رنگو رنگ عجائب خانے قدرت رنگ دکھایا ہر اک بوٹے ڈالی پتر راگ تیرے تھیں پایا
تو وحدت تے وحدت تیری ہر ہر وچ سمائی نبی رشی سب اتھے اوتھے تیری دین گواہی

محمد نے کہا راگ جائز ہے اور یہاں صرف نبی اور رشی ہے یا وہ ہیں کہ جن کو اتفاق شریعت ملی ہے باقی لوگ بہشت کے ساتویں پردہ میں رہتے ہیں۔ جن کو اختلاقی شریعت ملی تھی تم اتحادی شریعت سکھاؤ۔ آپ کے دائیں طرف ایک مکان میں پنجتن پاک اور خدیجۃ الکبریٰ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیکھیں۔ پھر محمد نے کہا کہ میں نے حکم دیا تھا کہ شریعت بنی اسرائیل کا حق ہے۔ مرتے وقت پھر حکم ہوا تو میں نے قلم دوات منگائی کہ خلافت حضرت علی اور اس کی اولاد کا حق لکھوں مگر عارضی عالموں نے جھگڑا کیا اور کہا کہ یہ بیہوشی کا کلام ہے حالانکہ نبی کبھی بیہوش نہیں ہوتا۔ قرآن میں بھی ہم نے یہی لکھا تھا، مگر عارضی عالموں نے سب حکم توڑ دیئے اس لئے تم کو نبی بنایا کہ لوگوں کو دھوکے سے بچائے۔ پھر مشرق ومغرب کی طرف دروازے کھلے جس میں انسانی پیدائش نظر آئی، ایک ہوائی تھا دوسرا ناری، مگران دونوں میں بھی تخت خداوندی نظر آیا۔ پھر اور پردہ کھلا جس میں تمام جانوروں کی پیدائش نظر آئی، انڈے سے پرند نکلتا ہوا معلوم ہوا اور پرندے سے انڈا دکھائی دیا۔ پھر شاہی مسجد لاہور کے گنبدوں کے برابر ساتھ انڈے نظر آئے مگر وہ بھی مکان ہی تھے۔ پھر ایک اور پردہ کھلا جس میں تمام قسم کے ہتھیار جنگی موجود تھے۔ پھر دوزخ کا پردہ کھلا جس میں نہ روشنی تھی اور نہ گرد، تالاب خون اور پیپ سے پر تھے، ریچھ اور بندروں کی آواز سنائی دیتی تھی۔ پھر ایک اور پردہ کھلا جس میں سورا لئے ٹانگے ہوئے تھے کہ جن کے زمانہ میں کوئی نبی نہ آیا تھا۔ پھر ایک دروازہ سے باہر نکلا تو ساتھ والوں نے کہا کہ پورے دس سال آپکو معراج ہوا ہے۔ صابرہ نے کہا کہ تم کو گئے ہوئے تو ایک ہی منٹ گذرا ہے۔ محمد نے بھی ایسا ہی معراج کیا تھا۔ ابراہیم کو ایک آدمی راستہ میں ملا جو قبرستان سے عبور کرتا تھا۔ کہا کہ یہ قبرستان کیسے زندہ ہوسکتا ہے؟ تو اس کو نیند آگئی جس میں سو سال تک سویا رہا۔ جاگا تو ابراہیم نے پوچھا کتنی مدت سوئے ہو؟ کہا کہ ابھی ایک دن بھی نہیں گذرا۔ ابراہیم نے کہا کہ تم تو سو سال مرے رہے، یعنی سوئے رہے ہو۔ مگر اس نے نہ مانا اور کہا کہ میری خوراک اور میری سواری سلامت ہے لیکن اے ابراہیم تیرا کہنا مانتا ہوں کیونکہ تو نبی ہے اور خدا ہر شی پر قادر ہے۔ میرا معراج بھی دس سال کا اسی طرح گذرا ہے،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ماننے والے مان لیں گے۔ میں بھی چار سال کا تھا میرا باپ مکھن شاہ نماز پڑھ رہا تھا تو جب سجدہ میں پڑا تو میں اس کے سر پر بیٹھ گیا اور زور سے دیر تک دباتا رہا آخر وہ ہنس کر مجھے اتارنے لگا تو میری دادی نے کہا کہ اس بچہ نے تیری نماز معاف کرادی ہے، ایک ہی سجدہ منظور ہے، معلوم ہوتا ہے کہ یہ ولی اللہ ہوگا کیونکہ جب دیکھتی ہوں قرآن پھاڑتا ہے اور کاغذ دھوتا ہے اور انکے جانور بناتا ہے۔ تو ابتداء سے ہی تبدیلی مجھ میں موجود تھی جس نے جو کام کرنے ہیں بچپن میں ہی اس کو ان کا خیال ہوتا ہے۔ مثلا عالم و عاقل بچپن میں ہی بعد پیدائش پچاس دن کے آواز کو غور سے سنے گا اور جب وہ پشت اور رحم میں ہوگا تو اس کے والدین عقل کی باتیں سنیں گے۔ حاکم بچپن میں کسی کا کلام نہ سنے گا اور متحمل مزاج ہوگا۔ کنجوس عورت کا حمل سخی ہو تو وہ بھی سخاوت کرنے لگ جاتی ہے۔ صدقہ بیماری کی شفا کے لئے کیا جاتا ہے۔ سوالی کو دینا خیرات ہے اور آمدنی سے کچھ دینا زکوۃ ہے مگر صدقہ عقیقہ ولیمہ۔

احکام: ساتواں، چالیسواں وغیرہ سب حرام ہیں کیونکہ ان میں انسان کا نام آجاتا ہے۔ خدا کا نام لے کر نذر نیاز ہو تو جائز ہے۔ سال میں تین دفعہ ہمارے ہاں حاضری بھرو۔ اول بیس جیٹھ کو جب کہ میں پیدا ہوا۔ دوم یکم جنوری کو جب کہ مجھے معراج ہوا۔ سوم میری موت کے دن جبکہ شریعت پوری ہو جائے گی۔ میرے بعد خلیفہ وہ ہوگا جو میری ہدایت پر چلے۔ اپنا بیوپار یا کام کر کے پیٹ پالے ورنہ بیت المال سے اس کو کچھ تعلق نہ ہوگا اور نہ ہی ہماری جائداد مکسوبہ فروخت کر سکے گا۔ ایک ماہ میں ایک دفعہ جمعہ کیا کرو اور اسمیں اپنی جماعت کے لئے بہتری کے کام سوچو اور خلیفہ سے منظوری حاصل کرو اور جاتے ہوئے ہر طرف ایک ایک سجدہ کرو اور خلیفہ بھی مغرب کی طرف پاؤں پھیلائے، ورنہ وہ طرف پرست ہوگا۔ جمعہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پر آنے والے کم از کم ہمارے لئے فی روپیہ ایک پیسہ لائیں تا کہ یتیموں کی تعلیم پر خرچ ہو۔ نذر و نیاز، قربانی، زکوۃ، خشک یا تر مال، سب یہاں پر حاضر کرنا ہوگا تم کو بڈی کی تجارت بھی روا ہے۔ تعلیم دینے والا بیت المال سے کھائے اور تنخواہ لینا اس کو حرام ہے۔ لڑکی کی شادی پر ایک روپیہ اور پیدائش پر آٹھ آنے بیت المال میں جمع کرواؤ اور لڑکے کی پیدائش پر ایک روپیہ ادا کرو اور شادی پر دو روپے۔ ہر ایک دنیاوی کام پر بھی ہماری فیس دینی ہوگی۔ مبلغین اور ان کی اولاد بیت المال سے کھائیں۔ کسی اہل اللہ کو ضرورت ہو تو بیت المال سے قرضہ سود پر لے سکتا ہے بشرطیکہ خلیفہ نگرانی کرے۔ متعہ ناجائز ہے اور نکاح وقتی جائز ہے اور مدت گزرنے پر خود بخود طلاق ہو جائے گی ورنہ طلاق منسوخ ہو چکی ہے۔ لاوارث عورت تن بخشی کرے تو گواہوں کے سامنے کرے ورنہ وہ دونوں زانی ہوں گے اور ان کو دس آدمیوں کے درمیان شرمایا جائے۔ ہماری عبادت گاہ کے دروازے ہر طرف ہوں گنبد چنداں ضروری نہیں۔ عبادت کے وقت راگ میں میرا نام بھی خدا کے ساتھ ملا کر جپو ورنہ تم مشرک بن جاؤ گے۔ نبی اور اللہ کو دو حاکم ماننا شرک ہے اس لئے تمام مولوی مشرک ہیں، ان کو عذاب ہوگا۔ چھپ کر یار رکھنے والی عورت چار تک مردوں سے نکاح کر سکتی ہے مگر ایسی خونخوار عورت سے بچو۔ زانی کا نکاح زانیہ سے کرائیں تا کہ جنس کو جنس مل جائے۔ غیروں سے پردہ کرو۔ امیر پر غریب کی پرورش فرض ہے۔ خاوند چھ ماہ تک غائب رہے تو اس کے بھائیوں سے خرچ بھی اور دنیاوی خواہش بھی پوری کرائے۔ اور لوگوں کو شادی سے وہ نہ مانیں تو کسی سردار ہم خیال سے اپنی خواہش پوری کرے۔ پھر اس کے گھر رہے یا وہ سردار اسے کسی کے سپرد کرے، اس کا بھی اظہار کر دے ورنہ چوری مدد دینے والا زانی ہوگا اور چھ صدی آگ میں عذاب پائے گا۔ مالک واپس آ جائے تو عارضی مالک انکار نہ کریں ورنہ سردار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سرداری سے توڑا جائے اور مالک کا بھائی غدار ثابت ہوگا اس اثناء میں جو اولاد ہو اس کی وارث صرف ماں ہے جسے چاہے دے دے سات رشتہ والدین کے اور سات رشتہ اپنے چھوڑ کر باہر شادی کرو ورنہ تم کافر بن جاؤ گے۔ آدم کے پہلے ساتھ آدم تھے تو اس کی اولاد نے ان کی اولاد سے نکاح کیا اور جب ناری تنگ کرتے ہیں تو خاکی کو پیدا کیا جاتا ہے اسی طرح کئی دفعہ ہوا اور ہوتا رہے گا اور جب نبی نہیں آتا تو اس وقت گناہ کوئی چیز نہیں ہوتی اس لئے نبی بعد نبی کے اور کتاب بعد کتاب کے بھیجنا ضرور ہوا، ورنہ پیراؤ مولوی دین تباہ کردیتے ہیں جیسا کہ محمد کے بعد انہوں نے حجرا سود اور منازل شیطان (جمرات) کو پوجنا شروع کردیا ہے تم اس سے بچو خواجہ خضر پانی پرستوں نے پانی کا نام رکھا ہوا ہے اور زمزم کی بھی عبادت کرتے ہیں ورنہ قرآن کا حکم نہیں حلال چیز حرام کے ملنے سے حرام نہیں ہوتی اس لئے چوری کے مال سے زکوۃ جائز ہے شیر دار کو ایذا نہ دو ورنہ بارش کم ہو جائے گی بادشاہ اور نبی کے بچاؤ کے لئے قربانی دیا کرو میزان نظام شمسی کا نام ہے۔ وزن اعمال کا نام نہیں کیونکہ معراج میں دکھایا گیا ہے کہ قیامت سے پہلے ہی جزا و سزا شروع ہے کم نہ تولو اور پردہ دری نہ کرو۔ نبی اور بادشاہ پر زکوۃ واجب نہیں کوا بلبل کے بچے پکڑے رہا تھا کہ میں نے ان کو چھوڑا یا تو بلبل کہنے لگی کہ اب حفاظت میں میرے بچے آگئے ہیں۔ یہ ابھی آزاد کردے گا کبھی کبھی ہر ایک کے عبادت خانہ میں جا کر ان کی طرح عبادت کرو۔ عناصر پاک ہیں مگر جب تجھ سے ملتے ہیں تو ناپاک ہو جاتے ہیں۔ میں کرشن ہوں، محمد، موسیٰ، مسیح اور رامچندر کا عملی نمونہ ہوں گا۔ گاندھی نہ رشی ہے نہ اوتار ہے، کیونکہ وہ ایک مذہب کا پابند ہے اور چوہڑے چمار، سکھ، عیسائی اور ہندو مسلمان سب کو ملاتا ہوں خدا کا حکم ہے کہ

میری خشکی بحر سمندر میرے گرجے مسجد مندر　　میرے ازل ابد دے بندر میں مالک مختار یدا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ہر اک بچے دیوچ آواں اپنی وچ تحریر لکھاواں نحن اقرب حکم سناواں کم کراں دلدار یدا

میں خود نبی رشی ہو آواں اپنا حکم میں آپ بتاواں پیر عالم تھیں براسداواں دیواں سبق غفار یدا

ہر ایک نبی کو غریبوں اور مسکینوں نے مانا ہے اس لئے صدقہ خیرات حق ان کا ہے۔

محمدی لوگ نماز میں ہی شرک کرنے لگ جاتے ہیں پہلے کہتے ہیں کہ یا اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں پھر نبی کا درود پڑھتے ہیں۔ اس کی عبادت شروع کر دیتے ہیں۔ میں سولہ سال کا تھا کہ خدا شیر کی صورت میں آیا اور اس نے پکڑ کر مجھے چاروں طرف گھمایا تو میں نے کہا حق تیری ذات سچ تیری ذات۔ شریعت رو رہی تھی کہ میرا پرسان حال کوئی نہیں ہے' خدا نے کہا کہ تیرے مخالفوں کو آگ میں ڈالوں گا۔ اے راستی تیرے بیٹوں میں سے سب سے بڑا بیٹا سید محبوب عالم بنی اسرائیل اب تیری حفاظت کے لئے نبی بنایا ہے۔ آل رسول کے دشمن یزیدی اور فرعونی ہیں۔ انہوں نے ہی کہا تھا حسین کو جلد قتل کرو نماز قضا نہ ہونے پائے۔ شریعت کے بعد جو مصدق شریعت آتی ہے وہ تبدیل ہو کر پہلی ہی شریعت ہوتی ہے اور پہلا ہی نبی رشی مناد ہوتا ہے (یعنی میں محمد ثانی ہوں)۔ مگر لوگ نہیں سمجھتے۔ نبی کے بعد خلیفوں نے نماز کو یعنی شریعت کو بگاڑ دیا۔ اسلئے تم ان سے بچو۔ خدا بے مثل ہے تو میں بھی بے مثل ہوں اور میرا کلام بھی بے مثل ہے۔ **علیون، سجیون** بہشت کے دو علاقے ہیں، جن میں میرے لوگ رہیں گے۔ **فلا اقتحم** میں **تحم** سے مراد سستی ہے اور **عقبہ** سے مراد غلام ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ تم اپنے ہم خیال کو تکلیف میں دیکھ کر سستی نہ کر اور نہ فقیر کی خدمت سے باز آ۔ **سموات** دو لفظوں سے مرکب ہے **سما** یعنی آسمان اور **وات** یعنی پیدائش یا یوں کہو کہ اصل میں تھا **سما معہ سات**، یعنی آسمان اور سات عناصر جن کا ذکر پہلے کر چکا ہوں۔ قیام سے لے کر سجدہ تک جو تم کرتے ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ نماز اور صلوٰۃ ہے جو ایک دفعہ کرو یا دس دفعہ، تین یا پانچ کی شرط نہیں۔ قرآن کی ماہیت خدا جانتا ہے یا راسخون جانتے ہیں۔ میں راسخون ہوں اور قرآنی معمہ میں ہی حل کروں گا۔ عارضی بادشاہ ایک قوم کو عزت دیتا ہے اور دوسری کو ذلیل کرتا ہے اور حقیقی بادشاہت کو عزت دیتا ہے۔ پس نبی ہی حقیقی بادشاہ ہوا۔ ابراہیم نے جب تین جھوٹ بولے تھے تو اس وقت وہ نبی نہ تھا، ورنہ وہ جھوٹ نہ بولتا۔ اس کا نام برکت ہے اور ہر ایک نبی کا نام بھی برکت ہوتا ہے۔ مشہور ہے کہ خدا پنڈلی دوزخ میں ڈالے گا تو وہ سرد ہو جائے گا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ مردے کی پنڈلی کھولی جائے گی اور قیامت میں کھڑا کیا جائے گا۔ مسیح اور محمد کے حواری بھی اسرائیل ہی ہیں۔ سردار ولی، غلام علی۔ سردار صابرہ اسی نسل سے ہیں جنہوں نے تیری گواہی دی۔ بدلہ کا معنی برابر کرنا ہے۔ سو آج تیرے سبب اس کرخت شریعت کو منسوخ کیا اور رحم فرمایا تا کہ اتفاق پیدا ہو۔ پس جو قاتل ہو وہی مارا جائے۔ یہ نہیں کہ جس کے گلے میں پھانسی پوری ہو اس کو قتل کیا جائے۔ شکم پرور حرامیوں نے شریعت بگاڑ دی ہے۔ اخیر کا نشان یہ ہے کہ بھلائی گم ہو جائے گی اور برائی تیزی پر ہوگی۔ یہ نشان تیسری پتی کل جگ کے جانے پر ہوں گے۔ دوسری تبدیلی تب ہوگی کہ زمین و آسمان بدلیں گے اور اس تبدیلی کو سات سو سال گذر جائیں گے، پھر سب چیز پانی ہو جائے گی اور سو سال تک پانی چڑھتا رہے گا اور اصلی اخیر تب ہوگی کہ گھڑا اوٹا بھی فنا ہو جائے گا اور صرف خدا ہی رہ جائے گا۔ شیریں اور تلخ کو زیادہ نہ کھاؤ۔ اندر بیٹھ، آرام کر، برتن کی تاثیر خوراک میں ہوتی ہے اس لئے تو مٹی ہے اور مٹی کے برتنوں میں ہی کھا۔ امیر کو خیرات لینی زہر ہے۔ جانور سے اس کی طاقت کے موافق کام لو مخالفت کو توڑنا خارق ہے۔ انتہی نمبر ۳۔

۳۹...... امام حقیقی نمبر ۴ مسمی بہ ''گیان گنج'' میں لکھا ہے کہ اگر تم آنے والے عذاب سے بچنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چاہتے ہو تو میری تابعداری کرو ورنہ پچھتاؤ گے اور چار صدی نو ماہ نو دن کے بعد بار بار پیدا ہوتے رہو گے' اور اگر تابعداری کرو گے تو حشر تک آرام سے سوتے رہو گے۔ جب بہشت، دوزخ برباد ہو کر دوسری دفعہ دنیا آباد ہوگی تو اس کا ابتدائی زمانہ ست جگ ہوگا' جیسا کہ صبح سے سات بجے تک کوئی شرارت نہیں ہوتی' ست جگ میں نہ نکاح منڈو ہوتا ہے نہ چوری یاری۔ اور نہ شریعت صرف جنگل کی گذران ہوتی ہے' جب جنگلی تمدن چھوڑ کر انسان اپنا تمدن اختیار کرے گا اور شریعت آئے گی، یہ زمانہ دواپر کا ہوتا ہے جو سات بجے سے ایک بجے تک کی مثال ہے۔ اور اس میں کام کاج ہوتے ہیں اور ترتیے میں یعنی تین بجے سے پانچ تک بھوک پیاس ڈگریاں وغیرہ ہوتی ہیں اور اسی حصہ میں ظلم ہوتا ہے' اور نبی آ کر کہتا ہے کہ کسی کو نہ ستاؤ۔ عصر کے بعد کا وقت آخری زمانہ کل جگ ہے جس میں ہر کوئی آرام کی طرف مائل ہوتا ہے اور مطلب کی عبادت کرتا ہے' مگر اہل اللہ راستی کی آواز سناتے ہیں قیامت اسی زمین پر قائم ہوگی اور یہیں نیک بندے اپنے اعمال کی جزا پائیں گے۔ یاجوج ماجوج یعنی انکاری لوگ جب قبروں سے نکل کر ادھر ادھر بیہوشی میں پھریں گے تو ہماری اطاعت نہ کرنے پر افسوس کریں گے۔ نبی رشی اور سات ہستی حقیقی فرشتے ہیں' ہر ایک بھلا کرنے والا بھی فرشتہ ہے اور برا کرنے والا شیطان۔ اس کی شناخت یہ ہے کہ انسان کو چھیڑتا رہتا ہے۔ زمانہ کے دوسرے حصہ میں آٹھ مذہب ہیں، ایک اہل اللہ، باقی سات مٹی، آگ، ہوا، خول، پانی، روح اور تغیر کو ہی مانتے ہیں مگر وہ فساد نہیں کرتے' اس لئے ان کو عذاب نہ ہوگا۔ ''ان تذبحوا بقرۃ'' بنی اسرائیل کو حکم ہوا تھا کہ جس سانڈہ کی تم عزت کرتے ہو اس سے کام لو اور اسے خدا کا اوتار نہ سمجھو۔ اور فاقتلوا انفسکم تم اپنے آپ کو گناہ کی وجہ سے ذلیل سمجھو' اس مقام پر نذر و نیاز کا جانور یا قتل نفس مراد نہیں' اس لئے خدا کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

راہ نہ کچھ جلایا جائے اور نہ جانور مارا جائے' اور اپنے نبی کی مورتی کے سوا کسی اور مورتی کی پرستش نہ کرو ورنہ تمیں جنم کی سزا ملے گی اور نبی کی مورتی کی تعظیم سال بسال کی جائے، ورنہ تم برباد ہو جاؤ گے۔ جتنی عمر تم زندہ رہتے ہو اگر تم انکاری ہو گے تو اس سے تمیں گناہ زیادہ سزا پاؤ گے (مثلاً جو ۲۰ سال کا ہے اس کو ۶۰۰ سال زیادہ ہوگی)۔ انسان، چرندو پرند وغیرہ میں جنم نہیں لیتا بلکہ چوراسی اجزا میں اس کی خوراک موجود ہوتی ہے۔ ۴۵ برس میں وہ اپنے چوراسی جنم کھالیتا ہے اور نوے سال تک گھٹتا جاتا ہے' نیک ہوگا تو جنت میں جائے گا ورنہ پھرا ن چوراسی اجزا میں واپس آئے گا اور پھر پیدا ہوگا پس یہی چوراسی جنم ہیں۔ جو اپنی حیاتی میں کھا کر مرتا ہے چالیس سال کے بعد جو نر ناری شادی کریں اور بے عیب ہوں تو ان کی اولاد ایک سو چالیس سال تک زندہ رہے گی۔ تیس سال میں شادی کریں تو ایک سو بیس سال۔ بیس سال میں شادی کریں تو اسی، نوے تک انکی اولاد زندہ رہے گی۔ زمین و آسمان ایک برتن ہے' جس میں چرند، پرند اور سارے انسان، چوہڑے چمار، بادشاہ اور کمین سانس لیتے ہیں اور اپنے اندر سے خوراک نکالتے ہیں۔ اور وہی مشترکہ اجزء لطیف ہو کر اور ہماری کثیف غذا بن کر ہمارے جسم میں آتے ہیں' تو پھر اونچ نیچ کا خیال کرنا غلط ہوگا، اس لئے گورو سے ملو۔ تاکہ تمہارا یہ بھرم گنوادے ورنہ ایک لاکھ چوراسی جنم لینا ہوگا۔ سوچو کہ غیب اور لطیف حالت میں تم سب ایک ہی ہو۔ جیسا کہ ثابت ہوا مگر اب کثیف حالت میں تم الگ الگ کیوں ہو گئے اس لئے میں مذہبی اختلافات کو مٹانے آیا ہوں اور خدا بھی مٹانا چاہتا ہے۔

پڑھ عالم تم چڑیاں سارے مذہب باز بن آیا ایک ایک کر کھائے سبھناں اپنا جشن منایا

ہے شیطان فسادی ظالم جورل بہن تھیں موڑے ست چت آنند سروپوں سانوں توڑ وچھوڑے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اکو ازل، ابد بھی اکو اکو ماپیاں جائے ۔۔۔ تے ہندو مسلم چوہڑے گلوے کیونکر نام سدائے

جاپے ملاں پنڈت دیدی ملن تساں نہ دیندے ۔۔۔ اک کلمہ نوں پڑے جے دوجا اسنوں کافر کہندے

لاالہ دے آکھن کارن دسو کی برپائی ۔۔۔ تے رام رام دے آکھن کارن کیوں نہ ملے رہائی

جب تک تم مذہب کی گرفت میں ہو تم ترقی نہیں کر سکتے' اسے چھوڑ دو ورنہ تمہارے لئے بیڑیاں، ہتھکڑیاں اور پھانسی تیار ہے۔ تو جب اس عذاب میں پھنسو گے تو کہو گے ہائے مذہب تیرا ستیاناس۔ ہر ایک عنصری پیدائش اسی میں پرورش پاتی ہے اور اسی کا رنگ اختیار کرتی ہے اور ہر ایک پیدائش کی جنسیں حقیقت میں ایک ہی ہیں، تمام انسان ایک ہیں، صرف اوقات اور موسم سے مختلف ہیں ورنہ منی میں انسان ہوتا ہے اور انسان میں منی۔ اپنے گھر آپ ہی پیدا ہوتا ہے اور اپنا ہی بیٹا کہلاتا ہے۔ اسی طرح رشی نبی کا مادہ قرآن، وید، پران اور گرنتھ ہیں۔ یہی مٹی ان میں خرچ ہوتی ہے' اس لئے ان کی بھی تعظیم واجب ہے۔ صفا اور مروہ پہاڑیاں ہیں ان کی تعظیم بھی جاری ہے' مگر یہ تعظیم خدا کے جلوہ سے ہے ورنہ لکڑی، پتھر وغیرہ کی پرستش ناجائز ہے۔

احکام: اسی طرح گورو کو پرماتما ہی مانو جو انسانی صورت میں نمودار ہوا ہے، ورنہ بت پرستی ہوگی اور نوے سال میلا اور پیپ کھانا پڑے گا۔ پس نبی صورت تبدیل کر کے انسان بنا ہوا ہے، ورنہ وہ پرماتما ہی ہے۔ **انہ لقول رسول کریم** قرآن رسول کا ہی کلام ہے اور وہی کلام خدا کا بھی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ خدا، رسول اور قرآن رسالت سب ایک مادہ ہیں جو شخص الگ الگ خیال کرے وہ کافر ہوگا اور ایک سو سال تک کوہڑی رہے گا اور جو لوگ نبی کو نبی جان کر، مٹی کو مٹی جان کر اور پتھر وغیرہ کو پتھر وغیرہ جان کر پوجتے ہیں، وہ بت پرست ہیں۔ سانس لطیف خوراک ہے۔ تم جب نطفہ تھے اس وقت بھی تمہاری خوراک لطیف تھی تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بہشت میں بھی تمہاری خوراک لطیف ہوگی۔ نبی اپنے فائدہ کی دعا نہ مانگے۔ اٹھودانہ تلاش کرو۔ سورج آگ ہے اور چاند پانی اور چاند سورج کے اوپر ہے اور اس سے بڑا ہے تاکہ سرد رہے، ایک سیر پانی تول کے رکھو تو جتنا وہ ہر روز کم ہوتا ہے اتنا ہی تم روزانہ مرجاتے ہو اور تین گنا زندہ ہوتے ہو۔ نصف عمر کے بعد دو گنا موت اور ایک گنا خوارک ہوگی۔ نیک بروں کی صحبت میں نہ بیٹھے اس لئے گورو سے ملو تاکہ تمہارے دل کا زنگار صاف ہو۔ مذہب کا تفرقہ اصلاح کے لئے ہوا ہے، مگر تم نے عداوت کا ذریعہ بنالیا ہے، اس سے بچو۔ بچہ پیدا ہو تو اسکے منہ میں پہلے پہل گیانی کو تھوک ڈالو اور اس کے مکان میں روزانہ سات دفعہ رام رام کرو اور سات دفعہ اللہ اللہ، تاکہ مذہب سے دور رہے اور بچے کو لوری اس طرح دیا کرو۔

اے بچہ تیرے رب تدہ عدموں کیا موجود ۔۔۔ باجھوں اس اکال روپ کریں نہ کتے سجود
اندر ہر ہر حال دے ہے تیرا نگہبان ۔۔۔ ست چت آنند تند تے رکھیں دلوں ایمان
پرورش کرداتدہ دی باجھوں دام دعا ۔۔۔ منگے عوض نہ ایسدا کرداہے دیا
تیرے وانگر اوس تے بچہ ہردی آس ۔۔۔ جو منگے سو پائے گا نہ کوئی رہے نراس

حاملہ عورت سے نہ ملو ورنہ وہ بھی بیمار ہوگی اور تم کو بھی سستی وغیرہ ہو جائے گی اور حمل گرتا رہتا ہے اور سات جنم میں اوتر (بے اولاد) رہتا ہے۔ نبی کا فیض بعد از موت بھی ہے ورنہ وہ نبی ہی کیسا ہے۔ مگر واقفیت ضروری ہے اس لئے "بدیشی نبی" سے تم کو نجات نہیں ملتی، کیونکہ وہ تمہارا واقف ہی نہیں۔ پس میں ہی موجودہ زمانہ کے لئے آیا ہوں مجھ سے ملو اور جو میرے بعد میرا خلیفہ ہوگا وہ بھی کسی مذہب کا طرف دار نہ ہوگا۔ میں حقیقی انسان مثل پرماتما کے ہوں تمام تفرقے مٹانے آیا ہوں۔ کیا خدا انسان کا جامہ نہیں پہنتا تو پھر قرآن، گرنتھ وغیرہ خدا کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کلام کیسے ہوئے؟ حالانکہ یہ نبی کا کلام ہے، خدا نے تو ان کو جلد بنوا کر نہیں دی۔ پس رسول، رسالت اور خدا ایک ہیں۔

پڑھ ٹھم مندر ہم مسجد گرجے ہم ہی ٹھاکر دوارے ہیں	ہم ہی رام محمد نانک ہم ہی کرشن پیارے ہیں
ہم ہی داویا گر ہم ہی انگی ہم عالم درباری ہیں	ہم ہی موسیٰ عیسیٰ برہما وشن مہیش سہارے ہیں
ہم ہی گنگا جمنا لکاتے ہند سندھ پیارے ہیں	ہم ہی یروشلم تے مکے اکے دے بلہارے ہیں
کہو عالم جو کل ہے میرا باغ تمام	پھل پھول اسدے جان تو نوع نبی انسان

جب دنیا پھر پیدا ہوگی تو جو عورتیں اس وقت حاملہ ہو کر مری ہیں وہ اس وقت بغیر مرد کے بچے جنیں گی اور آدم، حوا پیدا ہوں گے۔ اگرچہ وہ اس وقت مٹی ہو گئے ہیں مگر ان میں انسان کا بیج موجود رہے گا۔ جیسا درخت میں بیج ہے اور بیج میں درخت۔ آدم کا باپ بھی اسی طرح اس سے پہلے مخلوق سے تھا اور عیسیٰ کا باپ ایک رسول تھا کہ جس نے کہا تھا کہ "**لاھب لک غلاماز کیا**" میں تجھے لڑکا دیتا ہوں۔ بہشت کی خوراک لطیف ہوگی اور کھانے والے بھی لطیف ہوں گے اور ان لطیف جوڑوں سے حور و غلمان پیدا ہوں گے۔ خلیل کا بت خانہ خدا کا مکان تھا۔ ویسے محمد، موسیٰ، عیسیٰ، کرشن اور نانک کا آستان بھی خدا کا ہی آستان ہے۔ ویسے ہی عارضی مسجد، مندر، گرجا اور گوردوارہ بھی اسی کا آستان ہے۔ اسی طرح میرا مکان بھی درہ نجات ہوا ایک دن میں نے جنگل میں کچھ کورے برتن دیکھے جو پانی سے خالی تھے اور کچھ پرانے جن میں پانی تھا، مجھے پیاس تھی میں نے پیاس بجھائی تو خدا نے مجھے کہا کہ رسمی مولوی اور پنڈت کورے برتن ہیں۔ ان میں نجات کا پانی نہیں اور جنکو لوگ نفرت سے دیکھتے ہیں ان میں نجات کا پانی موجود ہے۔ انسان مچھلی مار کر کھاتا ہے یہ اس کا اپنا عمل ہے جو ظاہر ہوا تم کسی کو کچھ نہ کہو برے اپنی برائی خود پالیں گے۔ تین ماہ میں جس کا بچہ گرتا ہے اس کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاس تین ماہ کی حاملہ نہ جائے ورنہ اس کا بھی حمل گر جائے گا۔ جس کے بچے مرتے ہوں تو زچہ کے پاس نہ جائے بلکہ پچاس روز تک زچہ کے پاس خوبصورت نیک خصلت جائیں۔ بری مورتی پاس نہ ہو وہاں لڑائی نہ ہو بلکہ راگ لطیف ہو اور محبت کی باتیں ہوں اور وہ پچاس روز تک باہر نہ نکلے ورنہ بیمار ہو جائے گی۔ روح کا حلیہ نہیں تو خدا کا حلیہ بھی نہیں۔ بھائی اور والدین سے خوراک کا مول نہ لے کیونکہ بعد موت کے تم وراث ہو۔ بھائی کی بیوہ تم سے اولاد حاصل کرے بشرطیکہ وہ کہہ دے کہ میں اب دیور سے اولاد لے لوں گی۔ اگر دیور نہیں تو سسر سے اولاد پیدا کرے بشرطیکہ غیر کنبہ کی ہو۔ لے پالک لڑکی بھی تم پر جائز ہے بشرطیکہ غیر کنبہ کی ہو۔ دودھ شریک بہن بھائی کا نکاح جائز ہے بشرطیکہ غیر کنبہ کے ہوں۔ جبرائیل، عزرائیل، میکائیل، اسرافیل چار فرشتے یعنی چار رشی تھے، پھر لطیف ہوئے تو دید، شنید، و چار اور ذائقہ کے چار اصول بن گئے۔ اسی طرح نبی، رشی، رسول، اوتار اور کتاب ایک ہی ہیں۔ جاہل اعتراض کرتے ہیں موسیٰ بحری آدمی کی بیعت ہو تو اس نے کہا کہ میرا کہنا مان۔ میرے کام پر اعتراض نہ کرنا اس لئے میرے شیدائی سردار ولی، ولی غلام اور بھاگ تول اور صابرہ ایسے ہوئے کہ موسیٰ بھی ایسا نہ ہوا۔ اور نہ مسیح و محمد کے حواری ایسے ہوئے کیونکہ وہ سب منافق تھے۔ ''یعتذرون'' عذر کرتے تھے مگر نبی کو خدا نے ان کا حال بتادیا تھا اس لئے ان میں مل کر گذارہ کرتا رہا۔ اصلی تابعدار تو حسین کے ساتھ شہید ہو گئے تھے باقی سب یزیدیے تھے۔ اب بھی جو لوگ ہم سے عداوت رکھتے ہیں وہ سب یزیدیے ہیں اور چار آدمی میرے ساتھ اصلی تابعدار ہیں۔ ہاروت ماروت رشی تھے جو سلیمان سے مل کر کام کرتے تھے بلقیس کا تخت بھی وہی لائے تھے۔ میرے ساتھی بھی ہاروت ماروت جیسے ہیں۔ تنخواہی مولویوں نے باتیں بنائی ہیں کہ وہ فرشتے تھے اور انہوں نے اپنی طرف سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک کتاب بنا کر محمد ﷺ کی پیش کی کہ یہ سلیمان کی تعلیم تھی۔ مگر خدا نے کہا کہ سلیمان کا فرنہ تھا اور اس میں کفر ہے تو وہ جھوٹے ہوئے۔ وہ دونوں رشی بابل میں تھے، ان پر شریعت اتری جس میں تفرقہ کی بات کوئی نہ تھی۔ جب محمد نے یہ سنایا تو نبذ فریق ایک گروہ نے نہ مانا اور وہ پیر و مولوی تھے۔ وراء ظھورھم بعد کی کتاب کو بھی نہیں مانتے حالانکہ اس میں قرآن کی ہی عقدہ کشائی ہے۔ یاکلون بالباطل پیر مولوی حرام کھاتے ہیں۔ مہدی سے مراد ہدایت اور شریعت جدید ہے ورنہ اس سے مراد کوئی آدمی نہیں۔ مردہ پرست چاہتے ہیں کہ نیا مہدی پیدا ہو مگر کہاں سے؟ پس حقیقی مہدی وہ ہے کہ جس کو شریعت جدید ملتی ہے۔ رشی کا وجود کلام الٰہی کا صندوق ہے۔

جیوں جیوں چین ضرورتاں تیوں تیوں ہون اوپا　　اہل ہمارے ہون جودیون ترت سنا

تن میت وچ من مصلے سرت امام پچھان　　اواز صلوٰۃ خواہش تسبیحاں ہونی ہار ایمان

وضو حق تے بانگ محبت پرورش پڑھن پڑہان　　بھرم تمامی دور کر ہوویں مسلمان

تین قسم کے صوفی ہیں۔ اول لباس بھورا پوش۔ دوم سفید پوش اور ہاتھ منہ صاف رکھنے والے۔ سوم جو ہمارے نام سے صفائی حاصل کرتے ہیں اور کسی مذہب کے پابند نہیں۔ حج کے دنوں میں سردار مال جمع کیا ہوا بانٹتے تھے اور ان میں صلح ہوتی تھی تین دن بعد میں جلسہ کرتے تھے اور اپنی اپنی ترقی کے وسائل سوچتے تھے۔ محمد نے کہا تم یوں تباہ ہو جاؤ گے۔ صرف ایک کا حصہ ضروری ہے یعنی جو بت نہیں پوجتا اور جمعہ بھی ماہ بماہ قائم کرتے تھے جس میں مشورہ کرتے تھے ورنہ اس قسم کا حج بیکار ہے کہ جا کر پیسہ خرچ کر آئے اور خالی ہاتھ گھر آ بیٹھے۔ اس لئے اسراف سے بچو پس وہ مال اہل اللہ کو دو اور اختلاف مٹانے پر خرچ کرو۔ نر کا ورثہ یکساں برابر ہے۔ نر نہ ہو تو ناری کا حصہ یکساں برابر ہے۔ نر کے ہوتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئے ناری کا وہی حصہ ہے جو اس نے شادی پر حاصل کرلیا ہے یا کرے گی۔ کیونکہ اب وہ خاوند کی وارث ہوگی۔ لاولد آدمی کا وارث اس کا رحم شریک ہے۔ لاولد عورت کا وارث بھی رحم شریک ہے، جو صرف اس کے مہر سے حصہ حاصل کرے گا۔ اگر کل مال مہر سے کم ہو تو بعد ادائے قرضہ تین حصہ آدمی کے وارث لیں اور ایک حصہ عورت کے وارث۔ جس کا قرضہ اور اولاد ہو وصیت نہ کرے اور جیتے جی جتنا ہو سکے اہل اللہ کو دے کیونکہ ان سے ہی راجہ اور گور وجنم ملتا ہے۔ ہم سے تصور لگاؤ تو موت کے بعد تم ہم میں حلول ہو جاؤ گے اور آرام کا بہشت پاؤ گے ورنہ جس کی محبت میں مرو گے اسی میں جاؤ گے اور عذاب ہوگا۔ لڑکیوں سے جبراً زنا نہ کرو، خرچی دے کر جائز ہے۔ بازاری کے پیٹ سے جو اولاد ہو وہ صاحب نطفہ کی ہوگی۔ اے انسان تو نور ہے مگر دشمن کے کہنے سے نار ہو گیا ہے۔ اب نجات کی خواہش ہے تو عالم محبوب کا دامن پکڑ، کیونکہ نبی رشی کی دید، شنید اور کلام خود خدا ہوتا ہے اور دونوں کا جسم ایک ہے، پس ہمارے جسم میں عالم محبوب ہے، معافی مانگ ورنہ اندھیرا جنم لے گا۔ (انتہی نمبر ۴)

(۳۹) تنقید: مدعیان نبوت قادیانیہ وایرانیہ وچیچاوطنی وگوجرانوالیہ نے یہ ثابت کردیا ہے کہ ہمارے خیال میں تمام نبی اور ذات باری ایک ہی تھے تب ہی تو اس کا کلام ان کا کلام ہوا۔ اور یہ بھی ثابت کردیا ہے کہ جو پہلے زمانہ میں رجعت اور بروز کا لفظ استعمال کیا جاتا تھا اور اس کی تشریح کرنے میں تناسخ کا مفہوم الگ کیا تھا اور پھر بھی کسی زبردست دلیل سے یہ امتیاز حاصل نہ ہوا تھا وہ آج وحی کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہے کہ یہ سب لفظ ایک ہی معنی رکھتے ہیں اور جنم بھوگنا یا جون بدلنا ان کا آسان ترجمہ ہے، مگر حیرت یہ ہے کہ اسلام تناسخ کا قائل نہیں البتہ جو لوگ کرشن یا نانک کے اوتار بنے ہیں ان کا یہ اصولی مسئلہ ٹھہرتا ہے ورنہ وحدت ادیان کا ادعا پیش نہیں کرسکتے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴۰..... جب تعلیمات پیش کردہ سے ثابت ہوتا ہے کہ چودھویں صدی کے رشیوں نے تناسخ پر ہی اپنی نبوت کی بنیاد رکھی ہے تو اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ

(الف) اگر معصوم بچہ بیمار ہوتا ہے اور گذشتہ جنم کی سزا میں بیمار ہوتا ہے تو اس کی تشخیص گزشتہ حالات سے کیوں نہیں کی جاتی اور کیوں خواہ مخواہ ڈاکٹری اور یونانی اصول حکمیہ کے استحصال میں پسینہ اور خون ایک کیا جا رہا ہے؟ ان لوگوں کا فرض تھا کہ ایک مکمل فہرست پیش کرتے کہ ان بداعمالیوں سے دوسرے جنم میں یہ بیماریاں پیش آتی ہیں تا کہ اسی قسم کا اوپا کیا جاتا ہے اگر وہ غلطی ناقابل تلافی ہے تو ڈاکٹر اور حکیم کو کیوں خواہ مخواہ مجرم بنا دیا جا رہا ہے کہ خدا تو اس کو یہ سزا دے کر اسے صاف کرنا چاہتا ہے تا کہ وہ کسی بہترین جنم میں اوتار بنے۔ مگر معالج خواہ مخواہ اس فعل خداوندی میں رکاوٹ پیش کرتا ہے اور والدین بھی چاہتے ہیں کہ اس کی یہ سزا دور ہو جائے۔ تو پھر کیا معالج یا وارث اس طرح رکاوٹ ڈالنے سے مجرم نہ ٹھہریں گے؟ اور کیا اس بیمار کے حق میں یہ خیر خواہی کمال عداوت نہ ہوگی کہ اس کو پوری سزا نہیں بھگتنے دیتے۔

(ب) ''قصص الانبیاء'' (بائیبل) کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر اصلی نبی یا تابع نبی ہوئے ہیں وہ ایک دوسرے کے مصدق تھے اور ایک دوسرے کی مخالفت میں اپنی زبان کو کبھی حرکت نہ دی تھی۔ مگر ان چودھویں صدی کے مدعیان نبوت کے حالات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کو کھا جانے پر تلے ہوئے ہیں ایرانی مسیح اپنے بعد کے مدعیوں کو کافر و دجال کہتے ہیں، اور قادیانی مسیح ان کو کفر تو کجا اس سے بھی اوپر لے جاتا ہے۔ اس کے بعد جب قادیانی نبوت نے قدرت ثانیہ کا بیج بویا تو جنگلی دھتوروں نے پیدا ہوتے ہی ایک دوسرے کی آنکھ پھوڑنی شروع کر دی اور اعلان کر دیا کہ ہم چو ما دیگرے نیست۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آج میری بیعت ہی باعث نجات ہے اور جو مجھے نہیں مانتا وہ ناری اور صحیح طور پر کافر دین الٰہی ہے۔ ان لوگوں کو شکایت تھی کہ اہلسنت آپس میں ہمیشہ تکفیری الفاظ میں مستغرق رہتے ہیں مگر ان چالیس نبیوں کی باری آئی تو آپس میں تکفیری مشینیں اس طرح چلائیں کہ اتحاد کرتے کرتے انشقاق وافتراق کا پختہ اور غیر متزلزل ستون بن گئے اور اس بات کو نہ سمجھے کہ اتفاق صرف اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ جب کہ دعوت اتحاد دنیا میں صرف ایک ہو مگر ایسی دعوتیں ۳۵ یا ۴۰ تک پہنچ جائیں تو یہ تمام اتحادات ان افترا قات سے بھی برا نتیجہ پیدا کرتے ہیں۔ جوان سے پہلے تھے اور جن کے متعلق دنیا شاکی تھی کہ انہوں نے شیرازۂ اسلام بکھیر دیا ہوا ہے۔ بہر حال جب عہد حاضر کے مسیح آپس میں ہی ایک دوسرے کے مصدق نہیں تو ہم سے کیا امید رکھ سکتے ہیں کہ ہم ان کی ہاں میں ہاں ملاتے چلے جائیں۔

(ج) خدا ایک ہے اور اس کے افعال اور اقوال اپنی اپنی جگہ پر قائم ہیں اور سب گواہ ہیں کہ اس کا کوئی فعل کسی قسم کے عیب سے ملوث نہیں مگر جب عہد حاضر کے کرشنوں کے حالات پیش نظر آتے ہیں تو تمام حالات پڑھنے کے بعد خدا کے متعلق بھی ایک بدظنی پیدا ہو جاتی ہے کہ ہر ایک کو وہ بیٹا ہی دیتا ہے کسی کو بیٹی نہیں دیتا یعنی وہ بھی زمانہ ساز ہے جو سامنے آیا اسی کو امام الزمان وغیرہ بنا دیا اور غیر حاضر نبی کی امامت سلب کر کے اس کو دیدی تو گویا خدا تعالیٰ بھی (عیاذاً باللہ) ان چالیس کرشنوں کے بھیجنے میں صادق القول نہیں رہ سکا اور دھوکا دے کر سب کو نبوت عطا کرتا رہا ہے۔ اور ساتھ ہی تکفیر کی تعلیم بھی کرتا رہا ہے، کہ جو تمہیں نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ ادھر کچھ ادھر کچھ، ایک کو امام الزمان بنایا پھر اسی کو دوسرے کی زبان سے شیطان یا دجال بتایا۔ کیا یہ ایسا فعل شنیع نہیں ہے کہ جس سے انسانی اخلاق بھی تنفر کرتے ہیں؟ تو بھلا خدائی صفات اس سے کیوں تنفر نہ کریں گے؟ رنجیت سنگھ صبح دربار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں بیٹھا ہوا تھا تو میراثی سائلانہ طریق پر دعا دینے لگا تو رنجیت سنگھ نے اپنے نوکر سے کہا میرے والد نے آج مجھے خواب میں حکم دیا ہے کہ جب یہ مراثی صبح آئے تو اس کے سر پر سو جوتے لگانا۔ مراثی نے عرض کیا کہ جناب آپ کا والد بڑا ہی دوغلا ہے کہ مجھے تو خواب میں یوں کہہ گیا تھا کہ کھڑک سنگھ سے صبح سنہری کنگن کی جوڑی وصول کرو۔ دیکھو وہ بڑا ہی شاطر ہے کہ مجھے کچھ کہہ گیا اور بیٹے کو کچھ۔ تو ایسے والد کی اولاد کیسی ہوگی؟

(د) وحدت ادیان کا ولولہ ایسے تمام تعلیم یافتہ اشخاص کی ذہنیت پر قابض ہو کر دکھائی دے رہا ہے کہ جن کے نزدیک تجدید یورپ کے سامنے قدامت مذہب نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں تو اب جب تک مذہب کو موڑ توڑ کر اس کے موافق نہ کر لیا جائے مذہب قائم نہیں رہ سکتا۔ ورنہ مجبوراً مذہب کو خیر باد کہنا پڑیگا۔ اسلئے ان خیر خواہان مذاہب نے دو طرح پر اصلاح شروع کر دی ہے جن میں سے ایک وہ گروہ ہے جو صاف تمدن یورپ میں جذب ہو کر اسلام کو مختص الوقت مذہب قرار دیتا ہے اور صاف کہتا ہے کہ اگر بانی اسلام اس وقت ہوتے تو آج وہی تمدن اور معاشرت اختیار کرتے جو محققین یورپ نے عملاً اور تحقیقاً پیش کی ہے اور اپنے عقائد بھی وہی ٹھان لئے ہوتے جو موجودہ فلسفہ سے پیدا ہو چکے ہیں۔ دوسرا گروہ ایک وہ پیدا ہوا جنہوں نے مسیح کرشن اور دنیا کے قریب تر بانی مذہب نانک وغیر بن کر اپنا اپنا نصاب تعلیم پیش کیا اور اپنی اپنی یونیورسٹی کے اخراجات کیلئے ایک بیت المال قائم کرنے کی دعوت دی۔ جواز سود و ترک صلوات اور قطع ارکان حج اور روزہ اور دیگر مروجہ عبادات کے بعد اپنے فروعی اختلافات میں ایک دوسرے کو کاذب، دجال اور کافر بتانے لگا اور اسلام قدیم کو موجب لعنت قرار دے کر ایک نیا اسلام دنیا کے سامنے پیش کیا جس میں تمدن یورپ کی جھلک موجود ہے۔ اور ہندو، مسلم اور عیسائی اور یہودی تعلیم کو سامنے رکھ کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک نیا مذہب تجویز کیا جو اس وقت مسلم ہستی کے لئے موجب نجات تصور کیا جا رہا ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ہر ایک کا نصاب نبوت اور کورس شریعت آپس میں ٹکرا رہا ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ تمام مذاہب جدیدہ اور نبوات حاضرہ کے تابعدار ایک کانفرنس قائم کر کے اس امر کا فیصلہ کریں کہ دنیائے اسلام کے لئے کونسا کورس جاری کیا جائے۔ پھر جاری کرنے میں ان کو دو طریق پر چلنا ہوگا۔ **ایک** یہ کہ ایک ایک یا دو سال کے لئے پہلے مرزائی تعلیم یا ایرانی تعلیم پاس کی جائے کیونکہ یہ پہلے کورس ہیں۔ ان کے بعد دوسرے کرشنوں کی تعلیم کو بھی ترویج کا موقع دیا جائے۔ **دوم** یہ کہ محققین یورپ ان چالیس کرشنوں کی تعلیمات کو یکجائی طور پر غور و فکر کے بعد ایک مشترکہ تعلیم پیش کریں جس میں تمام کو فیصدی کے حساب سے حقوق دیئے جائیں اور حصہ رسدی ہر ایک کے بیت المال کو پہنچتا رہے۔

۴۱..... موجودہ صورت میں تارکین اسلام قدیم کیلئے یہی بہتر ہوگا کہ براہ راست تمدن یورپ اور معاشرت مغربی کو اختیار کر کے ان کرشنوں کو یک قلم چھوڑ کر دور سے ہی سلام کریں کیونکہ یہی ان کا آخری مقصد ہے۔ جہاں تک پہنچنے کیلئے خواہ مخواہ کرشن بننے کی زحمت گوارا کر رہے ہیں۔ علاوہ بریں بیت المال کی فیس اور بہشتی مقبرہ کا جزیہ وغیرہ بھی ادا کرنے سے رہائی ہوگی مگر جو لوگ اصلی اسلام پر قائم رہنا چاہتا ہیں وہ یہ سمجھ لیں کہ سچ ایک ہوتا ہے اور جھوٹ متعدد ہوتے ہیں۔ پس اگر اسلام کو تجدید اور تنسیخ کی ضرورت پیش آئی تھی تو خدا تعالی ضرور ایک قسم کی ہی تجدید پنجاب اور ایران میں پیش کرتا اور نبوت کے لئے وہ اشخاص منتخب کرتا جو خود غرضی کبر و نخوت اور جہالت مرکبہ سے خالی ہو کر صرف خدائی تعلیم کا جلوہ پیش کرتے اور محمد ثانی بن کر اسلام کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ نہ بنتے۔

۴۲..... عیسائیوں نے مدت سے یہ ظاہر کیا ہوا ہے کہ قرون اولی میں اسلام کچھ اور تھا اور بعد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں تفسیر، حدیث اور فقہ وتصوف سے اس کی اصلی تعلیم کو ستر ہزار پردوں کے نیچے دبا دیا گیا ہے اور اس اظہار سے ان کا یہ مطلب تھا کہ عیسائیت سے یہ اعتراض رفع ہو جائے کہ اصلی انجیل تو دنیا سے معدوم ہو چکی ہے تو اب عیسائیت کس حقانیت پر قائم ہے؟ اور جواب یوں دیا کہ اگر اصل عیسائیت دنیا میں نہیں رہی تو اسلام بھی اپنی اصلیت پر قائم نہیں رہا۔ اب اس اشکال کو جو لوگ پائیدار سمجھ کر محو حیرت ہوئے تو انہوں نے عیسائیت کے ہم نوا ہو کر مان لیا کہ واقعی اسلام ایک معمہ بن چکا ہے جس کو آج تک کسی نے حل نہیں کیا۔ آؤ ہم اپنی فہم وفراست سے یا اپنے الہامات جدیدہ سے حل کرتے ہیں' لیکن بدقسمتی سے جو جو حل ان لوگوں نے پیش کئے ہیں وہ آپس میں ایک مرکز پر قائم نہیں۔ باوجودیکہ ہر ایک کا یہی دعویٰ ہے کہ قرآن شریف کی اصلی ماہیت میں ہی جانتا ہوں اور آج تک اس کو کسی نے حل نہیں کیا اس لئے ایک غیر جانبدار ان تمام کرشنوں کو پیش نظر رکھ کر اس نتیجہ تک پہنچ جاتا ہے کہ اسلام میں اتحاد کی بجائے اور اختلافات قدیمہ سے بڑھ کر اختلافات جدیدہ نے مسلمانوں کو ایسی مشکلات میں ڈال دیا ہے کہ ان کی عقل کوئی فیصلہ نہیں کرسکتی کہ کس کرشن کو قبول کیا جائے اور کس کو مسترد کر کے جھوٹ کا پتلا سمجھیں۔

ع شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیرہا

اس لئے آخری فیصلہ یہی بہتر معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیت کی اس چال کو ایک چقمہ سمجھ کر اعلان کر دیں کہ اسلام کی اصل کتاب قرآن مجید اور اسلام کی اصل تشریحات حدیث وتفسیر جب ہمارے پاس صاف صاف اپنی اصلیت سے موجود ہیں تو مسلم بجائے اس کے کہ تعلیمات جدیدہ کے مخمصوں میں پڑے ان کو پائے استحقار سے ٹھکرا کر سلف صالحین کی اصلی تعلیم کو حاصل کرے اور قرآن وحدیث کی عربیت اور علوم توابع کی باقاعدہ سند حاصل کرنے کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوشش کرے تاکہ نیم ملاؤں کے تنازعات اس کے راستہ سے رفع ہوکر کافور ہو جائیں۔

۴۳...... اسلام کو جو شخص کماحقہ باقاعدہ تعلیم پاکر حاصل کرتا ہے اس کے سامنے آج کل کی تحقیق اور آج کل کی نبوت صرف بچوں کا کھیل نظر آتا ہے کیونکہ عموماً آج کل کے محققین کو اسلام کی اسلامی تعلیم باقاعدہ نہیں ہے اور مدعیان نبوت نے تو اور بھی کمال کردیا ہے کہ اپنی جاہلانہ لیاقت کو دبانے کیلئے اپنی جہالت علمی کا نشان صداقت ٹھہرالیا ہے اور اعلان کردیا ہے کہ ہم کو خدائی تعلیم حاصل ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ یہ تعلیم ادبی لحاظ سے انسانی تعلیم سے بھی گری ہوئی ہے۔ اغلاط سے پر ہے، محاورات سے خالی ہے، فصاحت و بلاغت کا نام تک نہیں، اصول محاورات کا پاس نہیں رکھا گیا۔ پھر دعویٰ ہے کہ ہم محمد ثانی ہیں اور محمد اول سے افضل ہیں تو کیا شمس نبوت نے جو کچھ الہامی عبارات میں پہلے ادبی کمال دکھایا تھا آج وہ سب کچھ بھول گیا؟ اور یا یہ لوگ تمام اہل اسلام کو اپنے مریدوں کی طرح ہی علوم اسلامیہ سے کورے سمجھے ہوئے ہیں نہیں ہرگز نہیں ابھی اسلام میں اہل حق موجود ہیں جو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کردکھانے کو تیار ہیں اور جو تحریرات کرشنیہ اس کتاب میں جمع کی ہیں ان سے بخوبی ثابت کرنے کو تیار ہیں کہ یہ مدعی خود ہی ادبیت اسلامیہ سے خالی ہیں دوسرے کو کب راہ راست پر لانے کے حقدار ہو سکتے ہیں

ع   آنکس کہ گمراہ ست کرا رہبری کند؟

۴۴...... عہد حاضر کے مدعیان نبوت کو دو بیماریاں لگی ہوئی ہیں اول تقدس کی بیماری کہ جو کچھ ہم کہیں خواہ صحیح ہو یا غلط وہی وحی الٰہی ہے۔ اور جو کچھ دنیا میں انقلاب آرہے ہیں وہ ان کی تصدیق و تکذیب کا ہی نتیجہ ہیں۔ دوم وحدت وجود کی بیماری۔ جس کی تعلیم اٹھا کر دیکھیں سب میں اپنے آپ کو موعود الکل ہونے کا دعویٰ ہے اور گن گن کر جتنے بروز ایک کرشن نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سنبھالے ہیں اتنے ہی یا اس تعداد سے بڑھ کر دوسرے نے بھی پیش کئے ہیں' حالانکہ یہ دونوں بیماریاں انسان کا ایمان بھی ضائع کردیتی ہیں اتنا بڑا دعویٰ کہ ایک نہیں دو نہیں تمام انبیاء کا مظہر بنیں پھر اس پر بھی صبر نہیں، خدا کا مظہر اور خدا کی صفات کا مظہر بننے کا شوق بھی دامنگیر ہو مگر ذاتی قابلیت کا امتحان کیا جائے تو پانچ فیصدی نمبر بھی حاصل نہ کرسکیں۔

۴۵......اب ہم لگے ہاتھ جناب کمترین کا مذہب پیش کرتے ہیں کہ جس نے خود پیدا کردہ لیاقت علمی سے قرآن مجید کا ایک نیا مفہوم قائم کیا ہے جو ان مدعیان نبوت سے بھی نرالا ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ امت محمدیہ نے اس کی اصلی تعلیم کو مدت سے چھوڑ کر پیروں اور مولویوں کی تعلیمات کو اسلام سمجھ رکھا ہے اور آج تک قرآن کی اصلی تعلیم پر ان کی بدولت ستر ہزار پردے پڑ چکے ہیں مگر خدا کے فضل وکرم نے مجھے قرآن فہمی کا ایسا کامل مادہ عطا فرمایا ہے کہ جس سے تمام تفاسیر واحادیث کا امتحان ہوسکتا ہے۔ اور چونکہ یہ نعمت الٰہی بلا عمل حاصل ہوئی اس لیے اس کا اظہار ضروری ہے۔ جو اس وقت متعدد تصانیف اور رسالہ ''البلاغ'' امرتسر کی اشاعتوں میں ناظرین کی خدمت میں پیش ہو رہا ہے اور ایک تفسیر **بیان للناس** اردو میں شائع کی جارہی ہے جس میں تمام مخالفین (آریہ، ہندو، سکھ عیسائی، اہل سنت اور شیعہ) کی کمزوریوں پر بحث کی جاتی ہے اور ثابت کیا جاتا ہے کہ جو قرآنی مفہوم چودہویں صدی میں قرار پایا ہے وہی دستور العمل بننے کا حقدار ہے۔ پچھلے دنوں میں ان کے رسالہ ''البلاغ'' کے مضامین پر اہل اسلام نے تنقید کرتے ہوئے ثابت کیا تھا کہ یہ فرقہ ضروریات اسلام کا منکر ہے اور اہل قرآن کی پارٹیوں میں سے یہاں تک غلو کرچکا ہے کہ قرآن وحدیث کی تردید قرآن سے ہی کرتا ہے اور عبادات اسلامیہ سے روکش ہونے کا درس دیتا ہے اس لئے اس پارٹی نے ان دنوں ایک آٹھ ورقہ ٹریکٹ شائع کیا ہے جس میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ اپنی پوزیشن الزامات مذکورۃ الصدر سے صاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر جو چال اس میں چلی گئی ہے وہ بہت گہری ہے۔ جو نہ امام حقیقی کو سوجھی ہے اور نہ مہدیان پنجاب و ایران کے فلک کو سمجھ میں آئی ہے' چنانچہ جناب لکھتے ہیں کہ

اول: ہمارے عقائد میں اس قدر کشش ہے کہ تمام نو تعلیم یافتہ خود بخود ان کی طرف کھچے آ رہے ہیں قوم کو گمراہ کرنے والے مولوی چاہتے تھے کہ کوئی مسلمان ان کی اجازت کے سوا قرآن پر حاوی نہ ہو، مگر اس امت مسلمہ نے یہ بت توڑ کر ذہنی آزادی کا علم کھڑا کر دیا ہے۔ ایسی جماعت کا شخصی نام امت مسلمہ ہے' اور افراد امت ہذا کا نام مسلم قرار پایا ہے، کیونکہ یہ نام جناب ابراہیم نے اپنی ذریت کو دیا تھا جس کو نبی اکرم نے اپنے لئے اور اپنے تابعداروں کیلئے قبول کیا ہے اور ہم بھی قبول کرتے ہیں یہ ''امت'' ہر ایک مسئلہ میں قرآن کو ہی کافی سمجھتی ہے اور ان مولویوں کا ذریعہ شکم پروری بند کرتی ہے جو اس وقت **اربابا من دون اللہ** بنے ہوئے ہیں اور ہم کو بدنام کر رہے ہیں۔

جواب: جو عقائد کرشن قادیانی اور مسیح ایرانی نے پیش کیے ہیں ان پر بھی نو تعلیم یافتہ لٹو ہو جاتے ہیں تو پھر یہ صداقت کا نشان کیسے ٹھہرا؟ رب کی تعریف آج کل یہ ہے کہ وہ ایک شخص ہے کہ اپنے ہم عقائد بہم پہنچائے تو اس تعریف میں ''کمترین'' کا نمبر کسی سے کم نہیں۔ بلکہ سب کے اول ہے کیونکہ غیر کے ذریعہ معاش پر بھی چھاپہ مارنے کی ٹھان لی ہے کیا یہ وہ حرکت نہیں جو اہل مکہ نے آغاز اسلام میں مسلمانوں کے خلاف کی تھی؟

دوم: خدا ہی حقیقۃ واجب الاطاعۃ اور مستحق عبادت ہے اسی کے احکام جاری ہوں جس کے سب محتاج ہیں۔

جواب: یہ اصول اگرچہ بڑا زبردست معلوم ہوتا ہے مگر عملی حالت میں آپ اس کے خلاف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک معمولی چوہدری محلہ کے احکام بھی مانتے ہیں اور اگر یہ مطلب ہے کہ خدا نے ہی ان کے احکام ماننے کو کہا ہے تو اطاعت رسول بھی کسی جان ہل کی اطاعت سے کم نہ ہوگی۔

سوم: یہ ماننا شرک ہے کہ خدا نے اپنے احکام میں کسی کو شریک کار بنا رکھا ہے۔ **لایشرک فی حکمہ احدا.**

جواب: لفظ حکم اور حکومت انتظامی معاملات پر حاوی ہے عبادتی اوامر ونواہی سے مخصوص نہیں اس لئے آیت پیش کردہ کا صحیح مفہوم یوں ہوگا کہ خدا تعالیٰ اپنی تدبیر وقضاوقدر میں کسی کو شریک نہیں سمجھتا مگر پھر کتریں کا مطلب حاصل نہ ہوگا۔

چہارم: رسول کی ذاتی شخصیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی اطاعت اطاعت الٰہی سمجھنا کفر ہے اور رسول کا اسوۂ حسنہ مصدقہ بالقرآن واجب الاطاعۃ ہے اور اس کی عقلی وانتظامی اطاعت عند الضرورۃ واجب ہوتی ہے۔

جواب: اس عقیدہ نے **لایشرک فی حکمہ احدا** کے مستثنیات کی فہرست پیش کردی ہے اور رسول کو بلحاظ انتظام اور اسوہ کے شریک فی الحکم بنا دیا ہے۔

پنجم: قرآن مجید اپنے اندر ایک ایسا دستور العمل رکھتا ہے کہ جس سے سرفرازی حاصل ہوسکتی ہے اور وہ دنیا وآخرت میں مالا مال کردیتا ہے اور وہ اپنی تفسیر آپ ہے۔

جواب: دستور العمل کی تشریح نہیں کی کہ آیا وہ ان فروعات پر بھی حاوی ہے جو موجب ہدایت ہیں یا اس میں وہ تخیلات بھی جمائے جاسکتے ہیں کہ جن سے عہد حاضر کے کرشنوں نے اپنی نبوت ثابت کی ہے اور قصہ طرازی میں یہاں تک جوہر دکھائے ہیں کہ کفر واسلام کو ایک پلیٹ فارم پر کھڑا کردیا ہے اور تناسخ کا اعتراف کرتے ہوئے امور آخرت کا صفایا کر دیا ہے' یہ کس کا قول ہے کہ قرآن اپنی تفسیر آپ کرتا ہے؟ اگر کسی انسان کا قول ہے تو اسے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیوں تسلیم کیا جاتا ہے؟ ہمارے نزدیک یہ قول اگرچہ بعض جگہ قابل عمل ہوتا ہے، مگر قرآن فہمی کیلئے اس کے علاوہ زباندانی اور محاورات شناسی کی بھی ضرورت ہے، ورنہ یہ اصول انسان کو ایسی تحقیقات کی طرف لے جائے گا کہ فجر، جر سے نکلا ہوا ہے اور زنجبیل، زنا اور جبل سے مرکب ہے۔

ششم: فرقہ بندی اور مذہبی نام فتنہ عظیم ہے **ھو سماکم المسلمین** کا ارشاد ہے اس لئے ہم مسلمان کا عنوان اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔

جواب: کیا تمام اہل اسلام کو اس سے انکار ہے آپ نے آنکھ بند کر کے یہ کیسے خصوصیت پیدا کر لی ہے کیا یہ مطلب ہے کہ اس امت کے سوا تمام غیر مسلم ہیں؟ تو پھر کرشن ایرانی وقادیانی پر کیا افسوس ہے کہ وہ دونوں اور ان کے تابعدار غیر بہائی وقادیانی کو مسلم نہیں جانتے۔ جناب ایسی خودغرضیوں نے ہی مدعیان تقدس کو تباہی کا شکار کیا ہوا ہے کوئی اہل اللہ بنتا ہے کوئی آخرین میں داخل ہوسکتا ہے اور باب رحمۃ میں داخل ہوتا ہے، مگر ان نام نہاد عنوانوں سے کچھ نہیں بنتا اور نہ ہی ایسے نام اپنے اندر کچھ اصلیت رکھتے ہیں اور ہمارے خیال میں امت مسلمہ کا امتیازی نام ''امۃ کمترینہ'' زیادہ موزوں ہے تاکہ پبلک کو معلوم ہوجائے کہ یہ ''امت'' صرف ان تفہیمات کی پیرو ہے جو ''بیان للناس'' میں کمترین نے شائع کیے ہیں اور حنفی شافعی وغیرہ کا بھی یہی مطلب ہے کہ ایک جماعت ان خیالات کو صحیح تر سمجھتی ہے جو امام اعظم یا امام شافعی نے بہم پہنچائے ہیں اس لئے یہ کہنا غلط ہوگا کہ یہ مذہبی نام فتنہ عظیم ہے اور امت مسلمہ کا خطاب مخصوص طور پر امتیازی نام بنانا فتنہ عظیم نہیں بلکہ واقعات شاہد ہیں کہ اس نام کے تحت میں کئی دفعہ فتنہ برپا ہوا اور برپا ہوگا۔

ہفتم: صرف **احسن** اور **اھدی** حدیث قابل تسلیم ہے اور وہ حدیث مردود ہے جو عقل کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خلاف ہو یا جس سے قرآن، رسول اور خدا پر کوئی الزام قائم ہوتا ہو۔

جواب: اگر اس نمبر میں ایک اور اضافہ ایزاد کر دیتے کہ عقل سے مراد کمترینی فرقہ کی عقل ہے اور قرآن سے مراد وہ مفہوم ہے جو ''بیان للناس'' میں پیش کیا گیا ہے اور الزام سے مراد بھی وہ نکتہ چینی ہے کہ جس کو یہ فرقہ عیب قرار دیتا ہے تو اہل اسلام پر بڑا احسان ہوتا اور لوگ گندم نمائی کے جال میں پھنس کر جو فروشی کے خسارہ سے بچ جاتے' کیونکہ یہ فرقہ باقی تمام مسلمانوں کو حدیث فہمی میں بیوقوف اور دشمن اسلام سمجھتا ہے جیسا کہ ظاہر ہے۔

ہشتم: حدیث قرآن پر حاکم اور قاضی نہیں کیونکہ عہد رسالت میں قرآن جمع کرنے کا حکم تو تھا مگر احادیث جمع کرنا تو کجا بلکہ ممانعت کی جاتی تھی اس کی بنیاد دوسری صدی میں پڑی ہے تو اگر اسے وحی غیر متلو کا درجہ حاصل ہوتا تو عہد خلافت راشدہ تک بھی اسے کتابی صورت میں کیوں جمع نہ کیا گیا تھا۔

جواب: یہ وہم دلانا غلط ہے کہ حدیث ناسخ قرآن ہے اور یہ کوئی مسلم بھی ماننے کو تیار نہیں کہ نبی اللہ کے حکم کے برخلاف حکم دیتا ہے۔ یہ آپ لوگوں کی خوش فہمی ہے کہ اہل سنت کے عمل بالحدیث سے حدیث کی حکومت قرآن پر مان لی گئی ہے اور خواہ مخواہ افترا پردازی سے کام لیا گیا ہے کیونکہ عمل بالحدیث اور نسخ بالحدیث الگ الگ دو مفہوم ہیں اور تاریخ شاہد ہے کہ ابتدائے اسلام میں تدوین علوم کا سلسلہ نہ تھا خود ان کے اشعار بھی مدون نہ ہوئے تھے زیادہ سے زیادہ قراطیس استعمال کرتے تھے قرآن کریم بھی عہد خلافت میں ہی کتابی صورت میں جمع کیا گیا تھا اور یہ بھی بڑی مشکل سے سرانجام پایا تھا اسی طرح عہد رسالت کے فیصلہ جات اخبار بالغیب اور حکم و مصالح یا تزکیہ نفس کے متعلق حضور ﷺ کے ارشادات اور تعلیمات عبادات چونکہ عملی نمونہ قائم رکھنے اور زبانی تعلیم دینے سے رات دن کا طرز عمل و علم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بن چکے تھے اور اس لئے کتابی صورت میں لانے کی طرف توجہ معطوف نہ کی گئی مگر جب خیر القرون کا پہلا حصہ دنیا سے رخصت ہوا اور عہد رسالت کے چشمدید واقعات دیکھنے والے نہ رہے تو روایات کا سلسلہ شروع ہو گیا اور اختلاف رونما ہونے سے ائمہ ہدیٰ کو خیال پیدا ہوا کہ اپنی اپنی سعی و کوشش سے اسلام کے اس حصہ کو بھی قلم بند کریں تب قراطیس اور زبانی روایات کو جمع کیا گیا اور علم حدیث ایک مستقل معرکہ آراء علم بن گیا۔ غرض کہ مصلحت وقت نے تدوین قرآن و حدیث پر ان کو مجبور کیا تھا ورنہ وہ تو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ یہ سلسلہ یوں ہی زبانی قائم رہے گا جس طرح کہ ان کے علوم و فنون اور اشعار جاہلیت کا ذخیرہ سینوں میں جمع تھا۔ لیکن چونکہ اسلام کا تعلق تمام دنیا سے تھا اس لئے عجم کا داخلہ بھی تدوین اصول کلام اور تدوین حدیث کا سبب بنا۔ اور زیادہ عجمیوں نے ہی اپنی سہولیت کے لئے اس امر میں قدم بڑھایا۔ عہد رسالت کی مثال یوں سمجھو کہ جو لوگ نماز کے پابند ہیں اور اولاد کی تربیت بھی اپنی طرح کرنا چاہتے ہیں ان کے بچے بچپن میں ہی نماز، روزہ، والدہ کی گود میں سیکھ جاتے ہیں اور قرآن شریف پر ان کی لب کشائی ہوتی ہے مگر جن میں صرف شنیدنی اسلام ہے ان کا بچہ اگر نماز، روزہ سیکھنا چاہے تو اس کو ایک مستقل علم سیکھنے کا سامنا پڑتا ہے۔ اسی طرح اسلام صرف جزیرہ عرب میں رہتا تو ان کو نہ تدوین قرآن کی ضرورت تھی اور نہ تدوین حدیث کی، مگر جب عاقبت اندیش مومنین نے یہ سوچا کہ یہ مذہب عجم کے لئے بھی ہے تو ان کی تعلیم و تربیت کیلئے تدوین حدیث و علوم توابع کی ضرورت محسوس ہوئی اس لئے آج یوں کہنا کہ قرآنی تعلیم کیلئے زباندانی کی بھی ضرورت نہیں اس بات کا ثبوت ہے کہ ایسے آدمی کو اسلام کی ضرورت نہیں آپ کے سامنے متعدد کرشنوں کے حالات موجود ہیں آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ تعلیمی کمزوری کیوجہ سے انہوں نے کس کس طرح قرآن میں تحریف کی ہے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیسے کیسے خیالات کھڑے ہیں کہ خود لفظ قرآنی بھی ان کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ باقی رہا احادیث کو وحی غیر متلو کا درجہ دینا سو اس کے متعلق یوں گذارش ہے کہ جب جناب کے تفسیری مضامین کو فہمات الٰہیہ کا درجہ دیا جاتا ہے جو تقریباً الہام کے مساوی ہے تو اگر مسلمانوں نے مقالات نبویہ کو **ما ینطق عن الھوی** کے ماتحت الہام یا وحی کہہ دیا تو آپ کو کیوں ناگوار گذرتا ہے۔

نہم: بیس آیات میں نماز کا حکم ہے کہ دو دو پڑھا کرو۔ کسی جگہ تیسری نماز کا بھی بطور نفل حکم دیا گیا ہے۔ شاہ عبدالقادر دہلوی بھی **فھی تملی علیه** کے حاشیہ پر دو ہی نمازیں صبح و شام کے وقت لکھتے ہیں اور چند احادیث سے بھی دو نمازوں کا حکم ثابت ہوتا ہے، ایک حدیث نے صرف ایک نماز بھی بتائی ہے اس لئے ہم کہتے ہیں کہ پانچ نماز کا پابند بہت مبارک ہے۔ سات والا اس سے بھی زیادہ مبارک ہے مگر یہ ضروری ہے کہ کم از کم دو نمازیں تو پڑھی جائیں۔

جواب: احادیث کی روشنی میں اگر قرآن کی تشریح کرتے تو پانچ نمازوں کی فرضیت ظاہر ہو جاتی اور خواہ مخواہ عبادات سے روگردانی کا سبق دینے پر مجبور نہ ہوتے۔ مانا کہ آغاز اسلام میں پانچ نمازیں نہ ہوں مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ تکمیل اسلام کے وقت بھی پانچ کی فرضیت قائم نہ ہوئی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ہاں نماز بھی صرف زبانی دو چار دعائیہ لفظ پڑھنے کا نام ہے جیسا کہ بعض روایت سے ثابت ہوا ہے کہ اس امت کا ایک بہترین فرد حقہ پیتے ہوئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا تھا۔ اگر یہ واقعہ آج صحیح نہیں تو بہت جلد اس امت کے مصروف العمل افراد عملی نمونہ قائم کر دیں گے کیونکہ یہ تعلیم ہی ایسی ہے کہ جس سے ایک طرف سکھ جپ جی پڑھتا ہوا نظر آئے اور دوسری طرف ایک کمتر بن دو چار تعریفی لفظوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں نماز ادا کر لے گا۔ بابی مذہب نے بھی نمازوں کے متعلق کچھ ایسا ہی حکم دیا ہے۔ جس کا ثبوت اقتباس ''ایقان'' میں ملتا ہے۔ بہر حال ہمارے خیال میں آج کل نبی کی ڈیوٹی یہ تسلیم کی گئی ہے کہ مسلمانوں کو احکام جدید کی دعوت دے کر قدیم اسلام کی پابندیوں سے آزاد کرے اور یہ صفت ''کمترین'' میں پائی جاتی ہے اس لئے امت کا فرض ہے کہ اپنے مرشد کو نبی خفی کا خطاب دیگران کرشنوں کی صف میں کھڑا کر دے جن کی تفصیل اوپر ہو چکی ہے، تا کہ چالیس دجالوں کی فہرست مکمل ہو جائے۔ اور احادیث نبویہ سے دو نمازوں کا ثبوت دینے میں جناب نے اسی ایک بیوقوف کا طریق اختیار کیا ہے کہ جس نے آٹھ کی نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا کہ ایک جمعہ کی نماز دوسرے جمعہ تک کفارہ ہوتی ہے۔ کاٹھ کی نماز پڑھنے والے نے کہا نماز جنازہ پڑھی جائے تو دوزخ سے نجات ہو جاتی ہے۔ آخر میں ۳۶۰ کی نماز کا پابند کہنے لگا کہ صرف عیدین کی نماز موجب نجات ہے جیسا کہ روایات سے ثابت ہے۔ ایک حضرت بالکل ہی ملنگ تھے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ **من اسلم وجهه لله دخل الجنة** جو خدا کی واحدانیت کا اقرار کرے وہ داخل جنت ہوگا، اس لئے سرے سے اقرار بالرسالت کی ہی ضرورت نہیں تو نماز اور دیگر عبادات کی کیا ضرورت ہے۔ دیکھا اہل قرآن نے اخیر میں کیسا عمدہ فیصلہ کیا ہے امید ہے کہ امت کمترینہ بھی اس کی اشاعت میں مونچھوں پر تاؤ دے کر دو ہاتھ دکھائے گی۔ جناب قرآن فہمی چیز ے دیگر ست اور نکتہ آرائی امرے دیگر است۔ اس لئے آپ کا وجود اشد فتنہ عظیم ہے اور آپ جو عوام کو اس راستہ پر لے جانا چاہتے ہیں جس میں قرآن یوں پڑھایا جاتا ہے کہ **کلو اواشربوا** کھاؤ پیو **ولا تسرفوا** اور صرفہ نہ کرو۔

ع   کہ ایں راہ کہ تو میروی بترکستان است

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دہم: اصل مطاع اور واجب الاطاعۃ صرف خدا ہی ہے جس کی اطاعت خود نبی پر بھی عائد ہے۔

جواب: اگر اس سے جناب کا یہ مطلب ہے کہ اہل سنت اپنے نبی کو خدا سمجھتے ہیں تو یہ بالکل افتراء ہے اور اگر یہ مطلب ہے کہ رسول خدا کا حکم حسب تفہیم الٰہی واجب الاطاعۃ نہیں تو جناب کا خیال غلط ہے کیونکہ ماتحت ملازم کیلئے اپنے افسر کا حکم واجب الاطاعۃ اور غیر مسئول عنہ ہوتا ہے۔ کیونکہ جب آپ کی امت کو جناب پر سوال کرنے کا حق نہیں ہے ورنہ چتون بدل جاتے ہیں تو امت محمد یہ کی کیا شامت آئی ہے کہ رسول کا حکم زیر بحث لا کر اپنی تحقیقات کے درپے ہو آج تک قرون ثلثہ سے لے کر کوئی ایک موقع بھی نہیں ہے جس میں کسی مسلم نے حضور کے سامنے تنقیح و تنقید شروع کی ہو۔ ہاں منافق بحث و تمحیص میں پڑ جاتے تھے مگر وہ مسلمان نہ تھے۔ ہاں حاکم ماتحت اور حاکم بالا کا باہمی معاملہ اور ہے۔ حاکم بالا خواہ اپنے ماتحت حاکم پر سوال کرے یا نہ کرے ہمیں اس میں دخل دینا خلاف ادب ہے۔

یازدہم: قبلہ مقصود حقیقی نہیں **اینما تولوا فثم وجہ اللّٰہ لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب**۔

جواب: بہتر تھا کہ سرے سے یوں ہی کہہ دیتے کہ **لیس البر** سے ثابت ہوتا ہے کہ قبلہ رو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا جائز ہی نہیں کیونکہ جو امر بر نہیں وہ ضرور شر میں داخل ہوگا تاکہ جو نتائج اس جماعت کو دوسرے سٹیج میں پیدا ہونے والے ہیں ابھی ان کا ایک نمونہ پیش کیا جاتا۔ ذرا اور ترقی کر کے امام حقیقی کے زیر ہدایت نماز میں ہر طرف جھکنے کا حکم دینا مناسب تھا، مگر معلوم نہیں کہ جناب کو انتظار کس کا ہے ورنہ جب تحویل قبلہ کا واقعہ ثابت ہوا اور آج تک غیر کعبہ کی طرف ادنیٰ فریضہ صلوٰۃ میں رخ بھی نہ کیا ہو اور قرآن شریف میں بھی **شطر**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المسجد الحرام کی طرف رخ کرنے کا حکم ہو تو جناب کا یوں کہنا کہ روبقبلہ ہونا نمازی کے لئے ضروری نہیں تو اس کا مطلب یوں ہوا کہ انسان گھر بیٹھے حقہ بدہن اور چوبے بدست روبصحت خانہ دو چار کلمات کہہ دے تو ادائے فریضہ سے سبکدوش ہو سکتا ہے۔

دوازدہم: ہم سورج کو قبلہ معین نہیں کرتے۔

جواب: ہاں ہمیں معلوم ہے کہ تعیین قبلہ آپ کے ہاں خلاف قرآن ہے تو سورج کو قبلہ کیسے بنایا جا سکتا ہے؟ مگر جن کو یہ وہم پیدا ہوا ہے کہ امت کمترین سورج پرست ہے کیا ان کو اس امر سے تو مغالطہ نہیں لگا کہ آپ کے رسالہ بلاغ میں یہ مسئلہ شائع ہو چکا ہے کیونکہ جس طرح تفسیر میں شائع کرنا مذہبی رنگ ظاہر کرتا ہے اسی طرح رسالہ میں بھی کہا جا سکتا ہے کہ ''مخفی نبی'' کا بھی یہی حکم ہے۔

سیزدہم: جو دین مولویوں نے بنایا ہم اس کے دشمن ہیں اس لئے بقول شخصے ہم دہریہ مشہور ہو گئے ہیں مگر یہ فیصلہ خدا کے سپرد ہے۔

جواب: اگر دہریہ کا مفہوم یہ ہو کہ خدا کی ہستی سے انکار کیا جائے تو آپ بے شک دہریہ نہیں ہیں اور اگر یہ مفہوم لیا جائے کہ دہریہ صفت ہو کر آج نیا مذہب دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ تو جناب کو اس سے انکار نہیں کرنا چاہیے کیونکہ آپ نے فلسفہ جدید اور خیالات مغربیہ کی روشنی میں جو دہریت کا ماوی وملجا ہے تفسیر لکھی ہے اور جو اسلامی لٹریچر واقعات اسلامیہ احادیث نبویہ اور اقوال سلف یا تحقیقات کی روشنی میں ہم پہنچا ہے۔ اسے مولویوں کا بنا ہوا دین قرار دیا ہے اور دبی زبان سے کرشن قادیانی کی طرح یہ ظاہر کر دیا ہے کہ عہد رسالت کے ختم ہوتے ہی علمائے امت نے یہ اسلام گھڑنا شروع کر دیا تھا اور اس پر پردے ڈالنے شروع کر دیئے اور یہودیوں کی طرح وحی الٰہی کو ستر ہزار پردوں میں ڈھانپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیا ہے اور اس لئے نہ وہ صرف کافر ہی ہیں بلکہ اشد ترین دشمنان اسلام ہیں۔ خداوند تعالیٰ کو ایک ہزار تین سو برس بعد رحم آیا تو مخفی نبی امرتسر میں بھیج کر وہ ستر ہزار پردے اڑا دیئے اور تفہیمات الہامیہ کے ذریعے اسلام کی نئی بنیاد پڑی جس کے ماننے والے ابھی چند آدمی آٹے میں نمک پیدا ہوئے ہیں۔ خدا کی ساری دنیا تباہ ہو جائے **لاتذر علی الارض من الکفرین دیار**ا اور ہم دنیا میں یوں زندگی بسر کریں کہ

(الف) نہ تو کسی مسجد کا نشان نظر آئے کیونکہ اس میں سمت پرستی کا وہم پڑتا ہے بلکہ اس کی بجائے ایک بارہ دری یا کھلا میدان ہو جس میں انسان ہر طرف سجدہ کر سکے۔ امام حقیقی کی ہدایت پر عمل کرنا ہو تو ہر طرف ایک ایک سجدہ ہونا چاہیے۔

(ب) نہ تعداد صلوٰۃ مقرر ہو کر مصیبت بنے بلکہ ایک رکعت جس میں رکوع وسجود ہو ادا کی جائے یا کم از کم دو اور وہ بھی ضروری نہیں کہ روزانہ ادائیگی سے وبال جان بنے بلکہ **فا ذا فرغت فانصب** فراغت کے بعد جب بھی فرصت ہو نماز ادا کی جائے اور اس میں کوئی خاص دعا مقرر نہیں۔ تسبیح وتھلیل کی آیات کو دہرا کر فرشتہ صفت نماز پیدا کی جائے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ یہ فریضہ نماز شخصی ہو کہ ہر ایک کو ادا کرنا پڑے کیونکہ ممکن ہے کہ حج اور جہاد کی طرح فرض کفایہ اور قومی ڈیوٹی ہو جو برگزیدہ اشخاص کی ادائیگی سے ساری امت کیلئے کفایت کرے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ نماز میں عربی لفظ ہوں بلکہ رام رام اور اللہ اللہ کہنا ہی کافی ہوگا۔

ع   پھوٹی ہوئی بوتل ہو ٹوٹا ہوا پیمانہ

(ج) جمعہ کا قیام بھی صرف ایک ماہ میں ایک دفعہ ہو کیونکہ پرانی تحریروں سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ رسم ایک بار ہی منائی جاتی تھی، بلکہ اگر پارہ ذرا اور اوپر ہو جائے تو یوں حکم دیا جائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ بوقت ندا لوگ دوڑ کر ذکر اللہ کی طرف آئیں اور نماز پڑھیں بلکہ نماز کا وقت نکل کر نماز قضا ہوجائے (قضیت الصلوۃ) تو وہاں سے چلے جائیں، زیادہ تشریح یوں کی جائے کہ یہ ماہوائی جلسہ ہوگا جس میں امت کمتر یہ اپنی بہبودی کے وسائل سوچ سکے گی کیونکہ اسلام قدیم میں حج کا اجتماع اور با جماعت پانچ وقت نماز کا اجتماع صرف باہمی تبادلہ خیالات اور تعارف اسلامی کے لئے تھا جس کو آج اصلی طور پر ادا نہیں کیا جاتا۔ اس لئے آج اس کی ضرورت نہیں مگر جب کوئی صحیح خیال سے ایسا کرے تو اسے اجازت بھی ہے۔

(د) نماز کے لئے وضو کی بھی ضرورت نہیں صرف صفائی مراد ہے اور چونکہ پہلے زمانہ میں خصوصاً عرب روزانہ غسل نہ کرتے تھے اس لئے نماز با جماعت کیلئے ان کے ہاتھ پاؤں صاف کرنے کو کہا گیا تھا ورنہ اگر یہ زمانہ ہوتا تو صبح کا غسل ہی کافی تھا۔

(ہ) قربانی ضروری نہیں ختنہ بھی پرانی رسم ہے ورنہ قرآن حکم نہیں دیتا۔ غرض کہ امام حقیقی نے یا بہاء اللہ نے جو احکام جاری کئے ہیں ان کی روشنی میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ اسلام عبادات سے وابستہ نہیں سیاست، تمدن اور باہمی الفت واتحاد کا نام اسلام ہے۔

(و) غالباً ہم نے آپ کے دلی خیالات کا صحیح فوٹو کھینچ دیا ہے اور اگر کچھ غلطی معلوم ہو ترمیم کیلئے ہدایت نامہ بھیج دیں۔ مگر ہمارا مشورہ یہ ہے کہ حتی یاتیک الیقین کو ملحوظ رکھ کر تمام عبادات کا خاتمہ کر دینا چاہئے۔ کیونکہ اس وقت بڑے بڑے فلاسفر بھی خدا کی ہستی کے قائل ہو چکے ہیں۔

(ز) پانچ وقتی نمازیوں سے کہہ دیا جائے کہ قرآن میں صرف پانچ نمازوں کے اشارے موجود ہیں جن سے تم نے روزانہ حاضری سمجھ رکھی ہے مگر قرآن میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ تم ہر روز بھی نماز پڑھاؤ اور ہر ایک پڑھے، بلکہ یہ دوامر مولویوں نے اپنی شکم پروری کے لئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گھڑ لئے ہیں۔ بالفرض اگر مان بھی لیا جائے کہ روزانہ حاضری ہر ایک کی ضروری ہے تو پھر یہ نہیں بتایا گا کہ اس روزانہ سے مراد ہفتہ میں سے کس دن حاضری ہوگی۔ صرف یوم جمعہ کی حاضری لکھی ہے مگر ادائیگی نماز کا وہاں بھی حکم نہیں بلکہ یوں کہا گیا ہے کہ نماز قضا ہو جائے تو نکل جاؤ، دو نمازیوں سے بھی گذارش کی جائے طلوع وغروب شمس گو مذکور ہے مگر یہ مذکور نہیں کہ ہر روز یا فلاں روز نماز کی حاضری ہوگی کیونکہ یوں آیت نہیں اتری کہ **کلما طلعت وکلما غربت الشمس** اینچ پیچ چھوڑ کر ہماری ''تفہیمات الٰہیہ'' پر ایمان لاؤ۔ یہ حصہ صرف کمترین کو دیا گیا ہے **ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء** مگر دیکھنا چاہئے کہ یہودی اور عیسائی کس طرح عبادت کرتے ہیں اور ہندو کس طرح بھجن گاتے ہیں۔ پس اسی ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ باجے گاجے کے ساتھ خدا کے بھجن گائے جائیں، کیونکہ حکم ہوا ہے کہ **فبھدھم اقتدہ** انبیائے سابقین کی پیروی کرو اور اگر تجدید دین میں کمی رہ گئی ہو تو امام حقیقی اور مسیح ایران کی تعلیم پیش نظر رکھ کر مکمل کی جائے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس عقیدہ کے ضمن میں مرزا صاحب کا راگ الاپا ہے کہ عہد رسالت وخلافت کے بعد تین سو سال سے ہزار سال تک فیج اعوج اور گمراہی رہی ہے اور چودھویں صدی میں محمد ثانی مسیح قادیانی نے اپنے کرشنی ظہور سے اسلام کی دعوت شروع کر دی ہے۔ پس اتنی مدت میں یا تو اس کے تابعدار مسلمان ہیں اور یا ہزار سال سے پہلے تین سو سال میں۔ باقی ہزار سال میں سب کفر ہی کفر تھا اور اب بھی جو ہمارے منکر ہیں وہ بھی کافر ہیں۔ مرزائیوں نے تو اسی کی تصریح کر دی ہے امت کمتریہ بھی اس کی تصریح کر دے تا کہ آئندہ کیلئے میدان صاف ہو جائے اور مسلمان یوں کہہ سکیں کہ اگر ہمارا اسلام مولویوں کی ساخت ہے تو امت کمتریہ کا اسلام بھی کمترین کا ساختہ پرداختہ ہے کیونکہ اسلام کی مسلسل تعلیم اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی تائید سے خاموش ہے اور اس طرح مذہب طرازی کی متعدد دکانیں نکل چکی ہیں جن میں قرآن ہی کو تحریف کر کے کئی لوگ نبی بن چکے ہیں، کئی امام اور کئی کرشن۔ نبی خفی نے بھی اگر دماغ سوزی سے اسلام کا ایک نیا ڈھانچہ کھڑا کر دیا ہے تو کوئی بات نہیں' کیونکہ ان سے بڑھ کر استاد کار پیدا ہو چکے ہیں۔ اور غالباً اسی امت کثیریہ کا کوئی اور دور جدید ایسا بھی پیدا ہوگا کہ جو مخفی نبی کی شریعت کو ترمیم کر دے گا۔ کیونکہ تاریخ واقعات کو دہراتی ہے، عبداللہ چکڑالوی نے اس مذہب کی بنیاد ڈالی تھی اور اہل قرآن کہلایا تھا اور تفسیر لکھ کر نیا اسلام پیش کیا تھا مگر اس کے ہم خیالوں نے نہ اس کی تعلیم کو بحال رکھا اور نہ ہی اس کے عنوان ''مذہبی'' کو قائم رہنے دیا' بلکہ کوئی امام حقیقی بنا، کوئی اہل اللہ اور کوئی امت مسلمہ جس سے فرقہ شمسی الگ ہو گیا ہے اور آئندہ اس کی بھی خیر نہیں لوگ اس سے بڑھ کر مذہب تراش لیں گے۔

چہاردہم: کوئی تہذیب ان مسائل کے کہنے سے اور سننے سے انکار نہیں کرتی کہ نمازیں دو ہیں۔ سورج قبلہ ہے' حدیث کے ہم منکر ہیں' مگر اہل سنت کی کتابوں میں ایسی حیا سوز باتیں موجود ہیں کہ پیشانی پر بل ڈالے سوا کوئی شخص نہیں سن سکتا' جو ہمیں برا جانتے ہیں وہ ذرا یہ حوالجات بھی مطالعہ کریں۔ بخاری تفسیر **نسا ؤکم حرث لکم** باب الحیض باب الغسل وغیرہ، ہدایہ، ص ۲۹۳، شرح وقایہ ص ۲۳۷، قاضی خان، ص ۱۱۰۔ کنز، ص ۲۵۰۔ درمختار، ص ۲۸۴ ردالمختار، ص ۱۹۰۔

جواب: اس نمبر میں معلوم ہو گیا کہ شمسی فرقہ بھی آپ کے نزدیک صراط مستقیم پر ہے اور جو کچھ پہلے لکھا جا چکا وہ خالی رعب ہی تھا مگر اہل سنت آپ کے خیال میں دین کے ہادم دود ہیں کہ انہوں نے نہ صرف اسلام کو ہی چھپایا ہے بلکہ حیا سوز باتیں بھی اس میں درج کر دی ہیں جو دشمنوں کا کام ہے۔ اور جو حوالہ جات آپ نے پیش کئے ہیں ان کے جوابات بار ہا شائع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو چکے ہیں، اس لئے ان پر یہاں بحث کرنا بے محل ہوگا مگر تاہم اتنا ضرور کہہ دیتے ہیں کہ شیعوں نے ہفوات المسلمین لکھ کر پیش کیا تھا کہ زیر بحث مسائل کتب حدیث سے نکال دیئے جائیں اور اہل حدیث نے کئی ایک رسالوں میں فقہی مسائل پیش کر کے ہدایت کی تھی کہ یہ قابل اعتراض ہیں اور شیعہ صاحبان نے بھی اس کی تائید کی تھی لیکن بہارستان رفض نے شیعوں کے گھناؤنے مسائل پیش کر کے کہا تھا کہ یہ مسائل مذہب سے نکالے جائیں۔ ایک دفعہ دہرم پال نے بھی ترک اسلام لکھ کر پیش کیا تھا کہ قرآن مجید نے خلاف توحید اور برعکس تحقیقات جدیدہ تعلیم دی ہے اس لئے اس میں بھی ترمیم ہونی چاہئے اور اہل قرآن نے بھی آج مختصر فہرست پیش کی ہے کہ مسائل پیش کردہ حیا سوز ہیں اور اس سے پیشتر اہل سنت نے البلاغ اور بیان للناس سے متعدد مسائل پیش کئے تھے اور ظاہر کیا تھا کہ یہ حیا سوز ہیں۔ بہر حال یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ہر ایک مذہب دوسرے پر نکتہ چینی کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ اگر یہ مسائل نہ ہوتے تو مخالفین اسلام کے اعتراضات پیدا نہ ہوتے۔ مگر اہل سنت والجماعت نے ایسے اعتراضات کے جواب میں یہ ثابت کیا ہے کہ یہ اعتراضات لاعلمی اور جہالت اسلامیہ کی وجہ سے پیدا ہوئے۔ ورنہ معاملہ صاف تھا مگر جدت پسند طبائع نے ان اعتراضات کو قبول کر لیا اور معترض کے مشورہ سے ان مسائل سے انکار کر کے ایک جدید مذہبی نصاب شریعت تیار کر لیا ہے جو غور کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ان کی یہ حرکت ان مسائل سے زیادہ حیا سوز واقع ہوئی ہے جو مذکورہ صدر مسائل سے پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کو آج اتحاد کی سخت ضرورت ہے، مگر الٹی کھوپڑی والے وہ اتحاد اسی میں سمجھتے ہیں کہ آئے دن ایک نیا فرقہ اور نیا مذہب نکالا جائے حالانکہ جس فرقہ بندی سے نفرت کرتے ہیں اسی کو پیدا کر رہے ہیں۔ غالباً یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا اور ہر ایک نو پیدا مذہب پہلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی خبر لیتا رہیگا۔ اس لئے امت محمدیہ کو غرہ نہ ہونا چاہئے کہ ان کی تعلیم نکتہ چینی سے خالی رہے گی یا اس امر کی تردید کرنے والے پیدا نہ ہوں گے۔ تمثیلاً بیان کیا جاتا ہے کہ آج کل کے مذہب طرازاور اہل سنت میں سے قدامت پسند فٹ بال کی دو ٹیمیں ہیں اور مذہب فٹ بال ہے۔ اہلسنت کی ٹیم اصحاب الیمین ہے کیونکہ انہوں نے اسلام سیکھنے میں وہ تعلیم پائی ہے جو دائیں ہاتھ سے دائی طرف سے لکھی جاتی ہے۔ دوسری ٹیم اصحاب الشمال ہیں کیونکہ انہوں نے پہلے وہ تعلیم حاصل کی ہے جو بائیں طرف سے لکھی جاتی ہے پھر تصانیف محققین یورپ کو پیش نظر رکھ کر اسلام کا مطالعہ کیا ہے اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ اسلام کو ان تمام مسائل سے پاک کر دینا چاہے جن سے آج کل کا تمدن متنفر ہے۔ یا جن کو آج کل کا فلسفہ تسلیم نہیں کرتا۔ بہر حال مذہبی فٹ بال اصحاب الشمال میں، رگیدا جارہا ہے، اصحاب الیمین اسے اصحاب الشمال کی زد سے بچانا چاہتے ہیں، مگر وہ زور پکڑ گئے ہیں، اور اسے گول کے قریب لے جارہے ہیں ہر ایک کھلاڑی ایسی کک لگاتا ہے کہ باوجود اصحاب الیمین کے روکنے کے وہ گیند گول کے قریب ہوا جاتا ہے اور اصحاب الشمال اپنی اپنی ذاتی قابلیت کے جوہر دکھا کر ایک دوسرے سے بڑھ کر نمبر لے رہے ہیں، مگر ابھی تک ایک گول کرنے میں بھی کامیاب نہیں ہوئے۔ میچ بڑا زبردست ہے۔ امت محمدیہ اور کرشنوں کا مقابلہ ہے، دیکھئے نتیجہ کیا نکلتا ہے کہ آیا اصحاب الشمال خود آپس میں لڑلڑ کے فنا ہو جاتے ہیں یا آپس میں اتحاد پیدا کر کے اصحاب الیمین کے سر گول کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں لیکن واقعات بتا رہے ہیں کہ یہ میچ نصف صدی سے جاری ہے۔ ایران کی ٹیم نے شروع کیا تھا قادیانی ٹیم نے اس کا ہاتھ بٹایا تھا مگر پھر بھی کامیاب نہ ہو سکے آخر الامر مظاہر قدرت ثانیہ اور مجددین اہل قرآن نے بھی اپنی ساری طاقت خرچ کر ڈالی لیکن ابھی تک کامیابی نہیں ہوئی۔ بہر حال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اصحاب الیمین کو اپنی کامیابی پر کامل وثوق ہے کیونکہ ایسے برساتی مذہب ہزاروں دفعہ نکلے اور چار دن کے بعد خود بخود مٹ گئے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ چیت رامی فرقہ نکلا تھا اور آج اس کے پیرو نظر نہیں آتے۔ عبداللہ چکڑالوی نے ایک جماعت پیدا کی تھی جو اسی سے وابستہ تھی، خود اس مسلک کے اتحادیوں نے اس کی تعلیم کو غلط قرار دیا۔ قادیانی تعلیم میں بھی افتراق نمودار ہو چکا ہے اور اپنے پیر کی تحریرات کو بعض دفعہ صاف لفظوں میں کہہ دیتے ہیں کہ غلط ہیں۔ چیچاوطنی نبی مر چکا ہے اور اپنا مذہب ساتھ لے گیا ہے۔ ازمنۂ متوسطہ میں حسن بن صباح کے مذہب نے بڑا زور پکڑا تھا، مگر اڑہائی سو سال بعد اس کا نام ونشان نہ رہا۔ قادیانی مذہب کے متعلق خود کرشن کی پیشینگوئی ہے کہ خدا کہتا ہے کہ میرا نام ختم نہیں ہوگا اور تیرا نام ختم ہو جائے گا۔ اسلئے انکا خاتمہ بھی ضروری ہے، ورنہ کرشن قادیانی اپنے دعاوی اور الہامات میں سچا ثابت نہ ہوگا اور امت کتربیونہ بھی یہ سمجھ رکھے **العلوم تتزاید یوما فیوما** اس لئے ممکن ہے کہ جن تحقیقات کی بناء پر "**بیان للناس**" لکھی جاری ہے چند سال بعد غلط ثابت ہوں اور یہ مذہب بھی مٹ جائے۔

پانزدہم: **ما اوتیتم من العلم الا قلیلا** اور **رب زدنی علما** سے ثابت ہے کہ رسول کا علم قابل اضافہ ہے اور وہ علم الٰہی نہیں کہ جس میں اضافہ نہ ہو سکے اور قرآن کے عجائب غیر محدود ہیں تو اگر آپ نے سارے عجائب بیان کر دیے تھے تو ان کا پیش کرنا ضروری ہے، ورنہ یہ ماننا پڑے گا کہ آپ نے اپنے زمانہ کے متعلق جو کچھ بتایا تھا وہ کافی تھا۔ مگر مستقبل زمانہ میں جن تشریحات کی ضرورت محسوس ہوئی ہے ان کے متعلق آپ کا علم کافی نہ تھا، یہی وجہ ہے کہ خود اہل سنت نے بھی اپنی تفاسیر میں نئے علوم بھر دیے ہیں۔

جواب: آپ بیشک دقائق ومعارف بیان کیجئے مگر آپ کو یہ حق ہرگز حاصل نہیں کہ جو پہلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حقائق منکشف ہو چکے ہیں ان کو پاؤں سے ٹھکرا کر رکھ دیں پہلے معارف بیان کنندوں نے عمارت پر عمارت کھڑی کی۔ پہلی عمارت گرا کر از سر نو قائم کرنا آج کل کے مجددین اسلام کا شیوہ ہو رہا ہے اور جدت پسندی ایسی زور پکڑ گئی ہے کہ اپنے ہمعصر مجدد کی بنیاد بھی آنکھوں کا شہتیر بن جاتی ہے۔ علم نبی میں اضافہ خدا کی طرف تو ممکن ہے مگر یہ اضافہ ناممکن ہے جو آپ جیسے کر رہے ہیں۔ جس میں مفہومات قرآنیہ قدیم کو باطل قرار دے کر نئے مفہوم قائم کئے جائیں یہ تو وہی شان ہے جو بہاء اللہ نے دکھائی ہے یا امام حقیقی دکھا رہا ہے اور کچھ کچھ مرزائے قادیانی نے بھی دکھائی تھی مگر آپ کا ڈھنگ کچھ نرالا ہے، آپ تو مار آستین ہو کر ڈنگ چلاتے آتے ہیں، حدیث مانتے بھی ہیں اس کی تردید پر کمربستہ بھی ہیں، حضور کی فضیلت کا اقرار بھی ہے لیکن گھٹاتے گھٹاتے علمی استعداد میں اپنے آپ سے بھی کم ظاہر کر دیا ہے۔ دنیا شاہد ہے کہ آپ سے تیس روزے اور پانچ نمازیں بلا کم و کاست دستور العمل بن کر منقول ہیں مگر جناب ہیں کہ اپنی رائے سے ارکان اسلام کو اتنی وقعت بھی نہیں دیتے کہ جتنی سکول میں پاجامہ کو ہے یا کالج میں ہیٹ کو۔ اسی طرح ہمارے نبی کی ثابت شدہ تعلیمات کو ہر جگہ رگید کر اپنی رائے الگ قائم کر لی ہے پھر نزاکت یہ ہے کہ احکام شرعیہ کو وجوب سے اباحت تک یا اباحت سے حرمت تک پہنچا کر اور شریعت جدید قائم کر کے بھی کمترین کا خطاب نہیں چھوڑا

ع   برعکس نہند نام زنگی کافور

ہم نے تو آپ کو انبیاء کی صف میں کھڑا کر دیا ہے کیونکہ ایسے حالات کا مالک رسول ہی ہوتا ہے یا زندیق؟ غالباً آپ زندیق بننا تو پسند نہ کریں گے اس لئے آپ اپنی نبوت کا اعلان کر دیں۔ مرزا نے بھی کہا تھا کہ میری استعداد علمی حضور ﷺ سے بڑھ گئی ہے۔ اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لئے اب میں نبی ہوں آپ بھی کہدیں کہہ میں بظاہر کمترین مولوی ہوں مگر اندر سے نبی ہوں کیونکہ خدا نے مجھے وہ باتیں سمجھائی ہیں جو احکام شرعیہ کی تفصیل میں معاذ اللہ محمد عربی کو بھی نہیں سوجھی تھیں لیکن مشکل یہ ہے کہ آپ کی شریعت امام حقیقی اور کرشن قادیانی اور مسیح ایرانی کی شریعت سے ذرا مختلف ہے۔ بہتر ہوتا کہ آپ ان کی شریعت کو مطالعہ فرما کر ان سے اتفاق رائے کر لیتے۔ مگر چونکہ آپ کی ذہنیت سب سے برتر تھی اس لئے آپ کی غیرت نے یہ گوارا نہ کیا کہ ان کا تتبع کریں بہرحال کمترین بن کر جس طریق سے آپ نے علمی ذہینت کا حملہ کیا ہے وہ ہم برداشت نہیں کر سکتے ہم اس کے معاوضہ میں جس قدر بھی آپ کو برا کہیں حق بجانب ہوں گے

ع   دل آزردہ را سخت باشد سخن

آپ کا سوال ہے کہ تشریحات نبویہ کہاں ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ احکام قرآنی کا علمی نمونہ اور اس کی مکمل تشریح کتب احادیث میں موجود ہے جن کو اگر کوئی وقعت شرعی نہ بھی دی جائے تو کم از کم بائبل کی حیثیت میں تاریخی طور پر تو معتبر ہو سکتی ہے باقی رہے کہ سوالات جدیدہ کے جوابات اور تحقیقات فلسفیہ پر تنقید سو یہ سب کچھ بعد کی چیزیں ہیں جن کے سمجھنے میں بھی انوار نبوت کی روشنی میں ہی ہم سب کچھ کر سکتے ہیں شاید آپ کو خیال ہوگا کہ مخالفین کی تردید میں آپ کو ید طولے حاصل ہے مگر آپ جہل مرکب سے نکل کر ذرا دنیا کی ہوا لیں، اسلام میں اب بھی ایسی زبردست ہستیاں موجود ہیں جو آپ کے طرز تعلیم کو بازیچہ طفلاں سمجھ کر صدائے بیاباں سمجھ رہی ہیں۔ ہائے تقدس تیرا ستیاناس! تو نے کمترین کو بھی نہ چھوڑا وہ بھی چند حاشیہ نشینوں کے خوشامدی فقروں کا شکار ہو گیا۔ ارے نخوت تیرا خانہ تباہ تو نے اس کے چھوٹے سے دماغ پر تسلط جما لیا اور اس پر آمادہ کر دیا کہ تعلیمات نبویہ کو قرآن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے خلاف ثابت کر کے اپنی تعلیمات کو اس کے موافق کرنے میں ہماری نبی سے بڑھ جائے مرو ے خوب بود چہ شد کہ بحواے من یضلله فلا هادی له، مصداق علی ابصارهم غشاوة پیدا شدو بحکم لایسمع الصم الدعاء گوش بر والرسول یدعوکم لما یحییکم ندارد۔

تفو بر تو اے چرخ گردوں تفو چنیں کس نفہمد انگوہش برو

شانزدہم: صحیح بخاری نہ وحی متلو ہے نہ غیر متلو، ورنہ کئی اور احادیث کو اس میں کیوں درج نہ کیا۔ مسلم نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ جو شخص قرآن کے سوا کسی اور وحی کا قائل ہے وہ بدمذہب ہے اور تنقید کرتے ہوئے لکھا کہ امام بخاری منتحل الحدیث، مخطی خلاف مذہب علماء، ساقط الاعتبار اور فاسد القول تھے۔ تیسری صدی میں تصنیف ہوئی اور اس پر تنقید یں ہوتی رہیں۔ آخر چھٹی صدی کے اخیر "ابن صلاح" نے کہہ دیا کہ اصح الکتاب بعد کتاب الله صحیح البخاری، حالانکہ یہ فقرہ دوسری کتب احادیث کے متعلق بھی کہا گیا ہے۔ درحقیقت محدثین نے اقوال منسوبہ بطرف نبی کو تسلیم کیا مگر ان کو یہ معلوم نہ ہوسکا کہ فلاں قول واقعی رسول کی طرف منسوب ہونے کا حق رکھتا ہے یا نہیں؟ صدیوں کی کہی ہوئی باتیں کیسے پرکھ سکتے تھے؟ اگر امت مسلمہ کی قسمت یاور ہوتی تو ان اقوال کو قرآن پر پیش کرتے اور عقل سے جانچتے، مطابق کو لے لیتے اور مخالف کو چھوڑ دیتے۔

جواب: یہ مانا کہ قسمت نے "کمترین" کے وجود سے یہ سعادت عظمیٰ حاصل کی ہے مگر سوال یہ ہے کہ آیا تیسری یا چھٹی صدی میں آپ جیسی ہستی کا پایا جانا ممکن تھا؟ جبکہ نہ تمدن یورپ کی بنیاد پڑی تھی اور نہ علوم وفنون جدیدہ نے اپنے عالمگیر اثرات سے دنیا کو مذہب سے روکش کیا تھا۔ اس لئے مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ آپ ہی کا حصہ تھا اور آپ کی ہی ہستی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے اسلام کی یہ سعادت وابستہ تھی۔ جناب بخاری سے پہلے ارا کین اسلام اور بنائے اسلام کی ادائیگی ویسی تھی جیسی کہ بعد میں چلی آئی ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چھ سو سال تک اسلام بغیر بخاری کے جاری تھا۔ اس لئے اس کے وجود سے اسلام میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوئی تھی۔ مگر چونکہ اس کتاب میں حضور ﷺ اور عہد رسالت کے اقوال اور حالات بیان ہوئے تھے جو اس وقت کے علمائے اسلام کے نزدیک خلاف قرآن نہ تھے، کیونکہ ابھی بقول آنجناب قرآن شریف ستر ہزار پردوں میں پوشیدہ تھا، اس لئے قرآن وحدیث کا تطابق اظہر من الشمس تھا، تو صحیح بخاری کو وہ وقعت پیدا ہوئی جو دوسری کتابوں کو حاصل نہ ہوسکی۔ کیونکہ اس میں علاوہ احکام کے اخبار بالغیب اور سیرت نبوی بھی درج تھی اور امام موصوف نے حتی المقدور وہ روایات درج کی تھیں جو بلاشبہ قابل قبول تھیں اور جو تنقیدات بعد میں کی گئی تھیں وہ جزوی طور پر تھیں جنہوں نے اس کی عام مقبولیت کو نقصان نہیں پہنچایا تھا اور اغلاط کا ہونا ناممکن نہ تھا، وہ خدانخواستہ تفسیر ''بیان للناس'' تھوڑی تھی کہ اس کا ایک ایک حرف تفہیم الٰہی سے ناقابل تنقید ہوتا اور امام بخاری کو وہ درجہ حاصل نہ ہوا تھا جو آپ کو عنایت ہوا ہے۔ **ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء**۔

لیکن آنجناب اگر بنی نوع انسان کے فرد ہیں اور آپ سے بھی غلطی کا امکان ہوسکتا ہے تو یہ بخوبی ذہن نشین کرلیں کہ دو چیزیں آپس میں اسی وقت ملتی ہیں کہ ایک ہی خط مستقیم پر واقع ہوں، ورنہ ان میں تطابق محال ہوگا۔ عہد تجدید یعنی چودہویں صدی کے مجددین اور انبیاء سے پہلے قرآن وحدیث کو لوگ ایک ہی خط مستقیم پر (کہ وہ دونوں مافوق البشریت ہیں) سمجھتے رہے اور جن اقوال کو انہوں نے موضوع پایا ان کی کانٹ چھانٹ کر کے الگ کردیا تھا، جو کتب موضوعات میں اب تک درج ہیں اور آج تک ان کے باہمی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تطابق پر کسی کو شبہ تک بھی پیدا نہیں ہوا، مگر بدقسمتی سے اصحاب الشمال تعلیم یافتہ اصحاب نے تصانیف غیر مسلم کو زیر مطالعہ کر کے اور ان کے اثرات اولیہ کو اپنے سادہ اور صاف دماغ پر جگہ دے کر بعد میں جب اسلامی لٹریچر کا از خود مطالعہ کیا تو انہوں نے پہلے قرآن کو مذکور الصدر خط مستقیم سے نیچے اتار کر سطح کروی کے ایک نقطہ پر رکھ دیا جو چاروں طرف جھکنے لگا، شمال کو جھکا تو ایرانی مجددوں نے اس کی کھال کا بال بال نوچ ڈالا، مشرق کو مائل ہوا تو قادیانی مغل نے لوٹ کر اپنے اندر ڈال لیا، مغرب کو متوجہ ہوا تو محققین یورپ نے اس کی ہستی کو مٹا دیا کہ یہ قول بشر ہے اور صحف متقدمہ کا منتخب کورس ہے۔ سیدھا پنجاب کو رخ کیا تو مظاہر قدرت ثانیہ اور امام حقیقی اور دیگر امام الزمانوں نے اس کی خوب خاطر کی۔ امت مسلمہ کے ہاتھ پڑا تو اس نے اس کا سارا مفہوم ہی بدل ڈالا اور صاف کہہ دیا کہ آج تک جتنے مذاہب ہیں سب قرآن تصحیف شدہ کے خلاف ہیں اور شان رسالت کو ایک معمولی چٹھی رساں کی حیثیت میں لا کر کھڑا کر دیا۔ کبھی رسول کو کاٹھ کی پتلی بنایا کبھی خطا کار اور کبھی غلط گو۔ الغرض یہاں تک غلو کیا کہ جو کچھ نبی نے سمجھ کر قرآن شریف سے دستور العمل قائم کیا تھا اس پر صاف ہاتھ پھیر دیا کہ نمازیں پانچ نہیں دو ہیں۔ روزے تیس نہیں دس ہیں اور نماز ارکان مخصوصہ کا نام نہیں، صرف خدا کی طرف رجوع ہونے سے، رام رام کرنے سے بھی ادا ہو سکتی ہے۔ قبلہ ضروری نہیں، وضو فرض نہیں، ہاتھ پاؤں صاف ہوں تو کرسی پر بیٹھ کر منہ میں حقہ کا دودہ کش لئے ہوئے بھی صبح و شام کی تسبیح ادا ہو سکتی ہے غرض کہ ساری ہی شریعت بدل ڈالی اور جب قرآن کو نیچے قدموں پر گرا لیا تو احادیث کو اس کے پاس لا کر رکھنے کی کوشش کی مگر ان میں تحریف اور تبدیل معانی کا حربہ نہ چل سکا اسلئے جو نا قابل تحریف ثابت ہوئیں ان کو نکالنا شروع کر دیا اور جو تحریف شدہ مفاہیم قرآنیہ سے مناسب معلوم ہوئیں ان کو قرآن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ساتھ کھڑا کر دیا۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ ایک نکتہ پر دو جسم قائم نہیں ہو سکتے اس لئے قرآن ہی قرآن رہ گیا اور احادیث نبویہ کی ضرورت باقی نہ رہی۔ یہ اسلامی خیر خواہی پہلے فرقہ ہائے اہل قرآن کے پہلے مجدد عبداللہ چکڑالوی نے ظاہر کی تھی کہ جب کہ وہ لاہور مسجد چینیاں میں پیش امام اور مدرس تھا۔ مدت تک صحاح ستہ کا درس دیتے ہوئے آخر اس نتیجہ پر پہنچا کہ صحیحین (مسلم و بخاری) ہی صحیح ہیں کچھ عرصہ بعد صرف صحیح بخاری کو صحیح بنا کر قرآن مجید کے ترجمہ خود ساختہ کے ساتھ مطابق کرنے لگا۔ آخر کہہ دیا کہ یہ ترجمہ اور صحیح بخاری ایک ہیں تو صرف قرآن ہی قابل عمل ہے، بہر حال اس کا ترجمہ اور تشریح قرآنی کچھ نہ کچھ احادیث کے مطابق تھی۔ لیکن بعد جو اس کے ناخلف پیدا ہوئے انہوں نے اپنے مرشد کو بھی غلط گو اور خطا کار ٹھہرایا اور آج وہ دن ہے کہ اس کے مذہب اہل قرآن کو بھی بدعت سمجھا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ امت مسلمہ کے ناخلف کچھ عرصہ بعد اس کو بھی امت مسیلمہ ہی کہنے لگ جائیں۔

ہفدہم: ہمارے مخالف قرآن کو نہیں سمجھتے اور نہ ہی صاحب قرآن کی حقیقت کو جانتے ہیں تو پھر ہمارے عقائد پر کیسے حاوی ہو سکتے ہیں؟

جواب: قرآن مجید کا جو پہلو آپ نے نکالا ہے واقعی ابھی تک مشتبہ ہے، جب تک آپ کی ساری تفسیر شائع ہو کر عام نہ ہو جائے کسی کو کیا معلوم کہ آپ صاحب قرآن ہیں یا کوئی اور؟ مگر یہ تقدس کی خود آرائی نرالی شان رکھتی ہے کہ ہمارے سوا کسی نے قرآن نہ سمجھا اور نہ سمجھتا ہے۔ مرزا بھی یہی کہتا تھا اس لئے ہم آپ کو اس کے ساتھ ہی کھڑا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس وقت تجدید قرآن میں منہمک ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۴۶) خواجہ احمد الدین ناظم امت مسلمہ امرتسر

چند رسائل لکھ چکے ہیں اور ایک تفسیر ''بیان للناس'' شائع کر رہے ہیں۔ ماہواری رسالہ ''البلاغ'' آپ کی ہی زیر ارادت شائع ہوتا ہے جس میں جدت طرازی کے خاص خاص نمونے شائع کیے جاتے ہیں۔ بارہا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے مناظرہ ہوا کہ رسول کی حیثیت کیا ہے اور وحی کس کا نام ہے اور احادیث قابل عمل ہیں یا نہیں؟ جس میں آپ نے کہہ دیا کہ اصل مطاع غیر مسئول خدا کے سوا کوئی نہیں اور نبی ہماری طرح کے غلط کار اور غلط گو ہوتے ہیں اور جو شخص حدیث کو وحی غیر متلو کہتا ہے یا جو رسول کو مطاع غیر مسئول سمجھتے ہیں وہ مرتکب شرک **فی الالوهية** ہیں۔ آپ انڈر گریجویٹ عمر رسید مولوی مشہور ہیں۔ ابتدائی تعلیم امرتسر کے مایا ناز مولوی غلام علی صاحب سے پائی تھی پھر خود دینیات کا مطالعہ شروع کر دیا اور کئی کروٹ بدل بدل کر اس نتیجہ پر آ پہنچے ہیں کہ قرآن مجید آج تک کسی نے نہیں سمجھا قرآن مفصل کتاب ہے اور جو تفصیلات مسلمانوں نے قرآن کے لئے مقرر کی ہیں وہ مولویوں کی خود ساختہ ہیں اس لئے قرآن کی تفصیل وہی معتبر ہوگی جو خود قرآن میں موجود ہے اس لئے ضرورت پیش آئی کہ قرآن اور قرآن کی تفصیل میں ایک تفسیر لکھی جائے جس کا حجم کم از کم ڈیڑھ ہزار صفحہ ہو۔ یہ ارادہ دیر سے کر رہے تھے مگر چونکہ پہلے پہل انجمن اسلامیہ امرتسر کے ملازم تھے اور اسکول میں مختلف مضامین پڑھاتے رہے تھے اور لوگ آپ کے متعلق نیک ظن رکھتے تھے اس لئے یہ بھی دبے رہے اور جب ریٹائر ہو کر امام مسجد بن گئے تو آزادی سے اپنے خیالات کا اظہار شروع کر دیا۔ آخر الامر یہاں تک اپنی جماعت تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے کہ عقائد لکھ کر اپنا مذہب قائم کر لیا۔ جس کی تفصیل پچھلے نمبروں میں آ چکی ہے۔ یہ حضرت اگرچہ ''کمترین'' کا خطاب اپنے لئے تجویز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے ہیں مگر اس تجدید اسلام کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو انہوں نے اپنے عقائد نامہ میں ظاہر کیے ہیں ہم ان کو نبی مخفی کا خطاب پیش کرتے ہیں، امید ہے کہ منظور فرما کر چودہویں صدی کے انبیاء میں شامل ہو جائیں گے۔ اگر یہ خطاب منظور نہیں تو کم از کم مجدد وقت اور امام الزمان کا خطاب تو ضرور لینا پڑے گا، ورنہ امت مسلمہ بغیر نبی کے کس طرح معنون ہو سکتی ہے۔ شاید یہ خیال ہو گا کہ آپ بروز ابراہیمی ہیں کیونکہ آنحضرت نے ہی کہا تھا کہ یا اللہ میری ذریت سے امت مسلمہ ہو گو یہ امت ابراہیمی خاندان سے تعلق نہیں رکھتی مگر روحانی تعلق کی وجہ سے اس میں داخل ہو سکتی ہے۔

(۴۷) یحییٰ بہاری

"کاویہ، حصہ اول" میں یحییٰ بہاری کا نام چودہویں صدی کے نبیوں میں درج ہو چکا ہے اب ہم اس کی کتاب "فرمان" سے ایک نظم درج کرتے ہیں جس میں اس نے اپنے تمام دعاوی درج کیے ہیں۔ نظم کی بندش دیکھ کر اندازہ لگ سکتا ہے کہ آدمی بڑا معقول ہے۔ مسیح قادیانی کی نظم اس کے سامنے پانی بھرتی ہے۔ اور اس کے مظاہر قدرت تو سرے سے اس کی گاڑی کے بیل ہی نہیں، بلکہ ان کا ذکر ہی فضول ہے۔ البتہ مسیح ایرانی فارسی نثر لکھنے میں اس سے بڑھا ہوا ہے کیونکہ فارسی اس کی مادری زبان تھی اور اردو یحییٰ کی مادری زبان تھی۔ لیکن قادیانی مسیح کی مادری زبان نہ فارسی تھی نہ اردو۔ اسلئے پنجابی نما نظم و نثر لکھنے پر قادر تھا اور چونکہ ان مدعیان مسیحیت و مہدویت میں سے کوئی بھی عربی الاصل نہ تھا اس لئے عربی نظم و نثر لکھنے میں ان تینوں میں کوئی بھی ایسا نہ نکلا کہ اس مردہ زبان کو زندہ کرے یا اس کے اندھے لولے الفاظ کو درست کر کے صحیح طور پر شفا بخشی سے کام لے۔ اور مخفی نبی نے بھی کوئی خاص ادبی لیاقت آج تک اپنی خاص نظم یا نثر میں پیش نہیں کی۔ صرف آپ کو ناز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے تو اس تقدس یا اس لیاقت پر جوان کو ثنا گو شاگردوں اور اصحاب الشمال تابعداروں کی واہ واہ سے حاصل ہو چکی ہے۔ بہر حال یحییٰ کی نظم ذیل میں درج ہے:

نظم

راما ہم ہیں مریم ہم ہیں رستم ہم ہیں ہم ہی جم
گویا کہ بس ہم ہی ہم ہیں ہم ہی ہیں ہم ہی ہم

یادر ہے تم سب کو اتنا جب تک ہے اس دم میں دم
بولیں گے ہم بیشک حق حق لاکھ کرو تم ذم پر ذم

یا امی یا امی امی امی امی امیم
مہدی مہدی مہدی مہدی مہدی مہدی مہدی ام

ہم ہی صبی مہدی ہیں گہوارہ میں جو بولے تھے
احمد ہم ہیں موسیٰ ہم ہیں عیسیٰ ہم ہیں یحییٰ ہم

پہلے جو کچھ لائے تھے ہم دیدا کے تم سب کو گئے
تم نے اس کو ایک نہ مانا سید ہے بن کے ہو گئے غم

اب ہم جو کچھ لائے ہیں سو لیلو بھلے منسائی سے
چھوڑو اپنا دھوم دھڑکا چھوڑو اپنا سارا بم

دیکھو کیا ہے شان ہماری سارے احمد حامد ہیں
قال رسول اللہ تعالیٰ ﷺ ا لعم

ایلی ایلی ایلی ولما سبقتنی
ان اللہ معا پھر کیا ہے ہم کو اس کا غم

سبحنک لاعلم لنا الا ما علمتنا
انک انت العلیم میں ہوں تیرا خالی فم

قدرت تیری رنگ برنگی تو قدرت کا مالی ہے
میں ہی تیرا فونو ہوں بس مجھ سے ہے عام البم

ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ
سارے علم اسی میں بھرے ہیں خا ظہور العالم کم

دیکھو بھا گو بچتے جاؤ چلتی ہے تلوار میری
چھم چھم چھم چھم چھم چھم چھم چھم چھم چھم چھم چھم چھم چھم چھم

خون بہے گا دنیا میں پڑ جائیں گے کہرام بڑے
سوکھی ساکھی دہرتی سب ہو جائے گی اک دم سے یم

لاتبدیل لخلق اللہ سمع اللہ لمن حمدہ
نمنی تل کے ماس کی ہے دیکھو دو نو نینا نم

سبحان اللہ تعالیٰ من یخش اللہ یتقہ
جعل لکل شی سیا ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہم

ھوالمھدی ھو الھادی لیس الھادی الاھو
نازل ہوگا کس جا پر؟ امریکہ میں جو ہے اک تھم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خشعا ابصارھم یخرجون من الاجداث	لیس لھم من دون اللہ کاشفۃ من ھم الغم
ہادی، مہدی، نرنرائن دولہا دولہن ایک ہیں	سب کے سب کنگالی ہیں اور اتم جو کھم خالی ہم
خود بقا اور خود فنا ہوں میں	خود نبی اور خود نبأ ہوں میں
واہ کیا خوب دلربا ہوں میں	اپنے ہی آپ پر فدا ہوں میں
اختر و مہر و ماہ برج و فلک	جنت و دوزخ و خلا ہوں میں
ابر و باد و سحاب و قوس و قزح	بارش و برق و طور و طاء ہوں میں
بحر و بر سبزہ و مکین و مکاں	روح و ارواح و بار بوریا ہوں میں
الغرض جملہ کائن و ماکان	میں ہی میں ہوں بتاؤ کیا ہوں میں
اور ناممکن القیاس جو ہو	وہ بھی میں ہوں بس اب خدا ہوں میں
خود سے چھپتا ہوں شرم کے مارے	حی یحیا و باحیا ہوں میں
پس خدا ہی کا نام یحیٰی ہے	میں نہ کچھ یا و حا و یا ہوں میں

احکام: دل نہ دکھاؤ، اپنی صفات کو قدسیہ بناؤ، میرا چال چلن اختیار کرو، ورنہ افلاس اموات وامراض اور تناسخ ومصائب میں گرفتار ہو کر عذاب پاؤ گے۔ زانی کو کتے سے کٹوا کر مار ڈالو۔ کوئی پیشہ امتحان پاس کرنے کے بغیر نہ کرو، محبت عامہ کو مقدم رکھو، بغیر پسند کے شادی نہ کرو، جو مزاحم ہو اس پر کھولتا ہوا پانی ڈالو، طلاق نہ دو، کوئی کسی کا منہ چڑائے تو ہونٹ کاٹ ڈالو، ابرو سے اشارہ کرے تو موچنہ سے بال نوچ دو، بہتان باندھنے والے کو چونے کی بھٹی میں بٹھا کر پانی ڈال دو، رہن اجارہ نہ کرو، قرض نہ لو، قاتل کو کرسی پر بٹھا کر بجلی سے قتل کرو، زیادہ گوشت نہ کھاؤ، جس سے تکلیف ہو وہ نہ کھاؤ، کسی کو دجال اور حرامی نہ کہو، صحت درست رکھو، جو باغ میں پیشاب کرے اس کے منہ میں پیشاب کرو، نطفہ ضائع کرنے والے کا آلہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تناسل کاٹ ڈالو اور جو عورت گاجر وغیرہ سے فرزجہ کرے، نمک، نوشادر اور مرچ سے اس کو فرزجہ کرو، جانور سے مجامعت کرے تو عضو تناسل کاٹ دو، جو زنا بالجبر کرے اس کی جورو یا بیٹی سے بازار عام میں زنا کراؤ، کتے سے اس کی سفرہ کو بلی کرائی جائے، پھر تہ خانہ میں برف کے نیچے دباؤ، زانیہ حاملہ ہو تو اسے محاصرہ میں رکھو کہ حمل نہ گرائے ورنہ قتل عمد کی سزا پائے، فاعل کو الٹا لٹکا دو کہ سوکھ کر مر جائے یا درندے نوچیں اور مفعول کو سولی دو، جو عقیم ہونے کی دوا دے یا مخنث بنائے اسے لاکھ کی دیوار میں چپکا دو، آگ لگانے والے کو توپ سے اڑاؤ۔ باغی کو بچھو کی خندق میں ڈالو۔ زبان کاٹ ڈالو اس کی جو غلط خواب یا خبر پھیلائے یا برا افسانہ لکھے یا غیبت اور غمازی کرے یا جھوٹی گواہی یا جھوٹی جاسوسی کرے۔ جو کسی کو بنظر تحقیر دیکھے اس کی آنکھ میں چونہ بھر دو۔ انگلی سے بکرنہ توڑو۔ زفاف کا خون نہ دکھاؤ۔ عقیقہ اور تسمیہ وغیرہ پر خرچ کرنے والے کو حبس دوام کرو، زخم پہنچانے والے کو قتل کرو، مفلسی دور کرو کیونکہ وہ تم کو گرجا میں بھی یکسوئی پیدا نہیں کرنے دیتی۔ سب کے ساتھ مل کر **موحد الکل** بنو۔ یہی اصل عبادت ہے جو سب کو **موحد الکل** بنائے۔ اس کو عبادت کی ضرورت نہیں کیونکہ اس نے صبر کیا، خوش کیا، برائی نہیں کی، نیکی کو راہ دی، بروں کو نکال دیا، اس لئے وہ عقل وحسن وصورت، حکمت، حکم، حکومت، عزت و اقبال اور نبوت و رسالت کا مستحق ہے۔ ید اللہ اور خلیفۃ اللہ بنا ہے اور عرش بریں پر بیٹھنے کے قابل ہے اور **خلیفۃ الشیطان فی نار جھنم**۔ سب اردو بولو، اسی میں تعلیم ہو۔ ایک فرمانروائے کل کو قبول کرو جس کے ماتحت فرمانروائے جزو ہوں جو اس سے مل کر کام کریں اور خمس ۱/۵ جمع کر کے بیت المال میں جمع کرائیں۔ جو فرمانروائے کل کے زیر تصرف ہو اور جب تک ساری دنیا غنی نہ ہو جائے بیت المال سے خرچ نہ کرو۔ سکہ، اسٹامپ بیرق، ٹکٹ، خطبہ، کلمہ سب فرمانروائے کل کے نام پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہو۔ جواتحاد کے مزاحم ہو اسے تیزاب میں ڈالو، کھال اتر کر صحت ہو تو پھر تیزاب میں ڈالتے رہو۔ ان کے ہاتھ کاٹو: راشی مرتشی، چور، بغاوت کا اشتہار شائع کرنے والا، خط کھولنے والا، برہنہ فوٹو بنانے والا، ربڑ کا آدمی یا عورت بنانے والا۔ بے جا طور پر مال کھانے والے پر وہی مال پگھلا کر ڈالو۔ کفر و سرکشی کی سزا چار میخہ ہے جس پر اس کی کھال کھینچی جائے۔ پھوٹ ڈالنے والے کو سنگسار کرو۔ فرمان کے خلاف چلنے والے کو بھی سنگسار کرو۔ ملاح، گاڑیبان اور سواری والا تازہ سامان رکھے ورنہ جرمانہ اور تازیانہ لگاؤ۔ اور نقصان بھر لو۔ جس عضو سے جو برائی ہو وہی کاٹ ڈالو۔ جو جرم کسی جرم کے مشابہ ہو اسے اس کی مشابہ سزا دو، عورتوں کو پردہ میں حبس نہ کرو۔ پردہ داری عندالامن حرام ہے، اور پردہ دری عندالخوف حرام ہے۔ قابل اطمینان حالت پیدا کرو پھر حرام کو بند کرو۔ توحید فی العمل کی ضرورت ہے۔ ایسا نہ کرو گے تو جبراً کرایا جائے گا۔ یہ فرمان سب کے لئے ہے۔ ایک ابدالآباد وحمد کردہ شدہ زندہ سردار سید محمد یحیٰ تمہاری سرکوبی کیلئے کافی ہے۔ زمانہ کے ساتھ تم بھی رنگ بدلو۔ آبحیات کی حفاظت کرو۔ اور اس کو اپنے جوڑے سے اعتدال کے ساتھ خرچ کرو، یحیٰ مسیح کا یہی لیکچر ہے جو گرجاؤں میں دہرایا جائے اور یہی کافی عبارت ہے نیچے کی نظم میں سب برائیاں درج ہیں ان سے پرہیز کرو۔

نظم

بخلی و طمع و بزدلی و کاہلی   سرقہ میخواری و کبر و جاہلی
قہر و بے صبری و بہتان و نفاق   کفر و شرک و بغض اسراف و طلاق
کید و غمازی و دجل و احتکار   غیبت و قتل و قمار و افتخار
فتنہ و جملہ فسادات و شرور   مسکرات عجب و اغواء غرور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بے وفائی و ریاؤ حقد و جنگ — جلق وانغلام وزنا وکسر ننگ
چاپلوسی ودل آزاری و زور — غبن وبد خلقی و گمراہی وجور
ہر بغاوت ہرخیانت ہر حسد — ہر بدی ملعون گشتہ تا ابد
ہر چہ فرمود ست یحییٰ گوش کن — زشت را بگذار حالا ہوش کن
نیز ترک مذہب اقوام غرب — گفت آسی بد تریں عصیاں رب

گرجا کو صاف رکھو۔ اتوار کو منبر کے پاس بخور جلاؤ۔ دائیں بائیں مسیح ثانی (میری) دو تصویریں ہوں۔ اس طرف لوگ سینہ پر ہاتھ رکھ کر سر جھکائیں۔ بیچ کے سامنے لمبا ٹیبل ہو۔ حکام کیلئے اوپر برآمدہ ہو۔ منبر کے پاس سٹیج پر خوش آواز باجا ہو۔ جب فرمان پڑھتے پڑھتے کوئی مقام سرور افزا آجائے تو باجے کے ساتھ خوش گلو گائیں۔ اور بہت خوشی سے گرجا گھر میں فرمان پڑھ پڑھ کے خدا سے دعائیں مانگیں سب ہموا ہو کر قسطنطنیہ کو اپنا دارالخلافہ بناؤ اور وہاں کے خنزیروں کو مارڈالو ورنہ حلقہ **سموات** کے پار سے ڈائنومٹ رکھ کر دنیا اڑادی جائے گی۔ بیت المقدس کو سید المعابد بناؤ، ممکن ہو تو امی کو وہاں جا کر اس طرز جدید پر نماز ادا کرو۔ فرمان کی تلاوت ڈیڑھ گھنٹہ سے زیادہ نہ ہو۔ بیچ میں ٹفن کی چھٹی بھی ہو۔ دلچسپی نہ بھی ہو تو پھر بھی ایک گھنٹہ عبادۃ ضرور پڑھو۔ جلسہ برخواست ہونے کے وقت خطیب ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے۔ دعا ختم کرنے کے بعد **لا الہ الا اللہ یحییٰ عین اللہ** کہہ کر سینہ پر ہاتھ رکھ کر سر جھکائے۔ اور لوگ ٹیبل پر ہاتھ رکھ کر سر جھکائیں۔ پھر نزدیک والے دروازہ سے نکل جائیں۔ ٹیکہ لگواؤ۔ مردہ کے غم میں ماتمی نشان چالیس روز تک بازو پر رکھو۔ مردہ کو گاڑی پر لے جا کر مشین کے ذریعہ آگ میں پھونک دو اور راکھ کسی خندق میں ڈال دو یا گڑھے میں غرق کردو۔ بے اجازت گاڑی کے پیچھے بیٹھنے والے کو خوب مارو، اگرچہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مر جائے۔ ہسپتال، پل، سڑکیں اور کنوئیں بناؤ۔ حاجت روائی کرو تاکہ کوئی مفلس نہ رہے۔ مگر مساوی الدرجہ جائداد تقسیم نہ کرو۔ مجلس قائم کر کے ضلع کے ماتحت رپورٹ دیا کرو۔ وہاں سے والسرائے کے پاس جائے اور وہ فرمانروائے کل کے پاس بھیجے۔ اصلاح عالم جہاد ہے اس میں درم خرچ کرنا، زکوٰۃ اور قدم بڑھانا خدمت ہے۔ قلم کی حاضری ملازمت ہے اور کلم کی حاضری وکالت۔ عندالضرورۃ اخبار نکال سکتے ہو اور سفارش بھی کر سکتے ہو۔ مشہور خادم خلق اللہ کا سٹیچو اونچے مینار پر کسی بڑے شہر میں رکھو۔ ریلوے اور چنگی کے سوا اتوار کو چھٹی کرو۔ لڑکی اپنی تصویریں بھیج کر لڑکوں کی تصویریں منگوا کر کسی ایک کو قرعہ ڈال کر منتخب کرے۔ خواہ کیسا ہی ہو۔ فیس داخلہ فوٹو دو روپے ہوگی جو لڑکی کا مہر معجل ہوگا۔ پھر دونوں گرجا میں جا کر شکریہ ادا کریں اگر خاوند میں نقص نکلے تو فوراً خلع کرائے اور دوسری جگہ شادی نہ کرے تو اچھا ہے۔ بچوں کو تصویروں سے بہلاؤ۔ آتشی مواد کی دکان باہر ہو، ٹیلیفون اور تار کے ستونوں پر چلیپا مع چن تارہ کی شکل ہو۔ جانداروں پر رحم کرو۔ تعلیم لازمی ہے۔ صبح غسل کر کے جمناسٹک یا کبڈی وغیرہ کھیلو۔ بچہ کو قیمتی کپڑا نہ پہناؤ۔ جو قصداً خود کو فاقہ کشی اور روزہ میں مبتلا کرے وہ حرامزادہ کفران نعمت کرتا ہے اور ایسے حرامزادوں پر پھٹکار ہے جو فرمانروا کی پیروی نہیں کرتے۔

صداقت یحییٰ

اے نمک حرام سؤر کے بچو! تمہیں اب بھی یقین نہ ہوگا، حالانکہ تمہارے لئے مالک نے انسانی لباس اختیار کیا ہے۔ کنواری لڑکی سے خود کو پیدا کر دکھلایا، مردہ زندہ کیا، تیہ میں پھرا، امی بن کر اہل فصاحت کو متحلیج کرایا۔ قبل از وقت پیدا ہو کر ۴۵ روز بغیر دودھ کے رہا۔ بچپن میں نکتہ چینی کی۔ چنے اور چائے پر گذارا کیا اور مہینوں لگاتار فاقہ کشی کی۔ مسمرائز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نام دہرایا۔ عبدالمجید نے میرے حجرے میں دیکھا تو اس کی آنکھ کو صدمہ پہنچا۔ چنو کو حیدر آباد میں خاک کر دیا۔ اشارہ کیا تو چھ ستارے ٹوٹے۔ خواب میں خدائی لباس میں بہتیروں کو دیدار دیا۔ دشمن کو حکم دیا کہ جوانی موت میں مرے یا مریض ہو یا کوڑھی یا بے اولاد۔ پیشینگویاں پوری ہوئیں۔ غیب سے آ کر کسی نے کہا کہ یہ خدا کا فوٹو ہے۔ فوٹو گرافر نے ہمارے فوٹو لینے میں ایک درجن شیشے استعمال کئے مگر فوٹو نہ آیا۔ غیب سے میری تصدیق کے لئے آواز آئی کہ درست ہے، فضائے آسمانی سے یہ آواز آئی کہ **حضرت مولانا سید محمد یحییٰ ! التحیات علیکم وخیر لک من الاولی**، تکیہ سے **ان اللہ مع الصابرین** کی آواز آئی۔ ۲۸ روز بڑودہ میں فاقہ کش ہو کر لیکچر دیا۔ لوگ مارنے آئے تو ہم نے تلوار دکھائی اور سب لوگ بھاگ گئے۔ مکہ میں لیکچر دیا، مدینہ پہنچا تو روضہ اقدس کانپا اور **یا ھو** کی آواز آئی۔ اژدہا بچھونے میں سما گیا، دیکھا تو آئینہ ٹوٹ گیا۔ زنجبار اور بمبئی میں انتقال کیا اور چار گھنٹہ بعد پھر جی اٹھا۔ تم نے کئی بار سنکھیا دیا مگر کچھ نہ ہوا۔ بمقام لنڈن انڈیا آفس میں خوبصورت تصویر نے جھک کر سلام کیا۔ ایک ہی وقت کئی جگہ تم کو نظر آیا۔ اصل کو پکڑ لو اور اہل اللہ یا حقانی کہلاؤ۔ کوئی نن، مرلی، جوگی اور سنیاسی نہ بنے۔ شادی کا حکم قطعی ہے۔ کوئی عورت برقعہ نہ ڈالے، پاجامہ نہ پہنے، بلکہ گاؤن اور بوٹ اور ساڑھی پہنے۔ ہاتھ اور چہرہ کے سوا بدن ننگا نہ ہو۔ جھوٹا خواب نہ بناؤ۔ مہندی نہ لگاؤ۔ سلام کرنے میں ٹوپی اتارو اور سینے پر ہاتھ رکھو۔ فرمانروا کے سامنے جھکو، السلام علیک ہرگز نہ کہو۔ بلکہ کہو کورنش یا کہو التحیات علیکم۔ پیغمبر السلام نے السلام علیکم کہہ کر یہ بتایا تھا کہ بابا تم کو سلام ہے گویا یہ **لعنة اللہ علیکم** کا ہم معنی ہے۔ تم کو کوئی کافر کہے تو تم خوش ہو جاؤ کیونکہ تم مردودوں کو کافر کرنے والے ہو یا حق کی کھیتی کرنے والے اور باطل کو چھپانے والے ولی۔ صلوات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اسلام اور مسلم کا لفظ بھی آج نجس معنی میں استعمال ہو رہا ہے۔ جسے ہم محمود کہیں وہ محمود ہے اور جسے مردود کہیں وہ مردود ہوگا، کیونکہ تمام الفاظ پر ہمارا قبضہ ہے۔ عورت ڈاکٹری کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے اسے وہی سکھاؤ۔ شریعت قدیم ختم ہوگئی۔ اب شرع جدید پر عمل کرو، اس کے خلاف کرنا جرم ہے ورنہ تم واجب التعزیر ہو۔ مال ومتاع چھین لیا جائے گا۔ جورو بیٹی خواص بنائی جائے گی۔ پھر تہ تیغ کیا جائے گا۔ رومی، ایرانی، حیدرآبادی اور انگریزی ٹوپی پہنو۔ پگڑی، شملہ ابلیس کا لباس ہے۔ عورتیں ٹیڑھی مانگ نہ نکالیں۔ چلیپا نما موباف ہو، نقاب جالیدار۔ حجامت نہ حجری نما، نہ مہراب نما، نہ نالی نما، نہ تالاب نما (بلکہ بیعہ نما ہو) یا منڈواؤ یا مسیحائی وضع کی رکھو۔ مونچھ سے خوبصورتی ہوتی ہے۔ کان میں عطر کا پھاہا نہ رکھو۔ سرمہ نہ لگاؤ۔ ناک میں بال نہ ہونے دو۔ گندہ دہن فوقانی دہن کو تحتانی بناتا ہے۔ منہ کا لعاب نہ پیو۔ بہ ہجو ملیح کسی کو نہ بناؤ۔ اردو بغیر کوئی زبان استعمال نہ کرو۔ ابن الوقت بنو۔ محض کمینہ اور حرام زادہ نہیں ٹلتا تو تم اس پر درشتی کرو۔ اگر وہ پاجی سرہی ہو جائے تو اس کی پوری خبر لو ورنہ تم سا کرئی والدالحرام نہیں۔ تمباکو و دیگر مسکرات اشیاء حرام سمجھو۔ فرستادہ خدا کے سامنے دلائل پیش نہ کرو۔ متکبر سے تکبر کرو۔ دجال کے سامنے دجال بنو اور بدمعاش کے سامنے بدمعاش اور مسیحا میں مسیحا بن کر جذب ہو جاؤ۔ شعر گوئی میں وقت ضائع نہ کرو۔ وہ قوم حرامزادی بڑی مردود ہے جس نے کتابوں کا حرف حرف نقطہ نقطہ اعراب وغیرہ شمار کیا ہے۔ موسیقی بہترین چیز ہے مگر سور کے بچے حرامزادے ہیں جو ساری نعمت الٰہی کا کفران کرتے ہیں۔ بچہ کو محلاب سے دودھ پلاؤ، جانگیہ پہناؤ، ٹھیل گاڑی میں باہر لے جاؤ، ختنہ نہ کرو، زیور نہ پہناؤ، **ھوالحق** کہہ کر بھلاؤ، اور یوں دو: **ھو الھادی ھو المھدی لیس الھادی الا ھو، ھوالحق ھو اللّٰہ ھو یحییٰ، قل یاھو**۔ بچہ کے بائیں کان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں کہو ان اللّٰہ علی العظیم پھر دائیں کان میں یہی فقرہ کہو۔ حاملہ بیہودہ قیام وقعود اور حرکت بے جا کو عبادت نہ سمجھے۔ مثلاً بار بار زمین پر ناک رگڑنا یا دو پہاڑ کے درمیان دوڑ دھوپ کرنا۔ جھومر کھیل کھیل کے رو سیاہ پتھر کو چومنا۔ سارے شیاطین کا ایک مجمع تصور کر کے اینٹ پھینکنا۔ وہ حرامزادے ہیں جو عورتوں کو جس بیجا کرتے ہیں اور ظنوا المومنین خیرا کا دم بھرتے ہیں۔ بہت سے مردود لوگ تصویر رکھنا حرام سمجھتے ہیں، وہ حرام کے بچے یہ نہیں سمجھتے کہ کوئی چیز تصویر سے خالی نہیں۔ لہذا ایسی مادر بخطا مردود حرامزادی قوم جو دکی باتیں نہ سنو۔ جوٹھا پانی نہ پیو۔ گلاس بائیں ہاتھ سے پکڑو۔ انگلی اور برتن نہ چاٹو۔ اوپر کی چھت پر چلیپا نما انجم وہلال ہو۔ مکان کشادہ ہو دو دو کیلئے سات سات گز کا کمرہ ہو، گل وریحان ہوں وغیرہ وغیرہ۔

۴۸۔ تنقید: فرمان یحییٰ بہاری کا قرآن ایک ضخیم کتاب ہے جس کے صفحات ۸۲۴ تک ہیں۔ شروع میں اپنا نام یوں لکھا ہے۔ اعلیٰ حضرت واحدیت ماب فرمانروا سید محمد یحییٰ خان دوران۔ نائب اللّٰہ علی العالمین. دی لینڈ لارڈ آف موضع یحییٰ پرگنہ ارولی ضلع گیا صوبہ بہار۔ اور سنہ تالیف وطباعت مذکور نہیں۔ مگر صفحہ ۸۰۷ پر ۱۹۰۳ء لکھا ہوا ہے جس میں ان کو تین صحیفے ملے ہیں۔ جن کی بناء پر اپنا دعویٰ کھڑا کیا ہے، اردو نثر خوب زوردار لکھی ہے، فارسی اور اردو اشعار میں بھی خوب زور دکھایا ہے مگر عربی میں مرزا کے قادیانی کے بھائی ہیں۔ لکھنے سے نہیں چوکتے۔ مگر سب بے ہنگم۔ غلط سلط جو منہ میں آیا لکھ مارا۔ اخیر میں کہہ دیا کہ تمام الفاظ پر ہمارا قبضہ ہے۔ اس مقام پر ان کے احکام کا خلاصہ لکھ دیا گیا ہے ورنہ ان کے صحف آسمانی کی تشریح عقائد اور مسئلہ تناسخ کا ثبوت اور علم کلام دوسرے مسائل اتنے ہیں کہ یہاں ان کی گنجائش نہیں مگر جو اسلام کے خلاف حکم تھے وہ یہاں ضرور پیش کیے گئے ہیں،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلام چھوڑ دو اور جو کچھ تمدن یورپ پیش کرتا ہے اسی کو اپنا مذہب بنا کر اہل اللہ کہلاؤ تو خلاصہ یہ ہے کہ:

(الف) علی محمد باب سے لے کر مرزائے قادیانی کے اخیر زمانہ تک جو کچھ بھی تعلیمات بہائیہ اور مرزائیہ میں تھا یحییٰ نے اس کا صحیح مطلب بتادیا ہے کہ گویہ لوگ کچھ نہ کچھ اسلام کا نام لیتے ہیں مگر مطلب سعدی ہمین ست کہ ما گفتیم۔

(ب) جس تحریک کو بہائی اور مرزائی تجدید نے شروع کیا تھا اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر اس نے عریاں ہو کر کہہ دیا کہ عیسائی ہو جاؤ، اور اسلام کے دست کش ہو کر دنیاوی ترقی حاصل کرو۔

(ج) یہ جس قدر مامور بن کر آتے ہیں معلوم ہوتا کہ یہ ایسے ہیں کہ **مامور من اللہ** نہیں ہوتے بلکہ **مامور من النصاریٰ** ہوتے ہیں۔ جو عیسیٰ اور مہدی بن کر اس طرز پر اسلام سے بہکاتے ہیں تاکہ ان کا مرید آسانی کے ساتھ عیسائی ہو سکے۔ یا کم از کم اس سے برسر پیکار نہ رہے۔

(د) اگر یہ خدا کی طرف سے ہوتے تو ان کی تعلیم ایک دوسرے کی تائید میں لبریز ہوتی اور ایک دوسرے کو کافر کہنے کی بجائے مصدق ہوتے جیسا کہ انبیائے سابقین کا دستور تھا۔ مگر ان کا یہ طرز عمل ظاہر کرتا ہے کہ یہ کارخاص پر مامور ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو بھی کاٹ کاٹ کھاتے ہیں تاکہ اپنے بہروپ میں فرق نہ آنے پائے۔

(ہ) بالفرض اگر یہ لوگ **مامور من النصاریٰ** نہیں تو غالب خیال یہ ہے کہ یہ لوگ بائبل کے انبیاء کی طرح کاہن بن بن کر تعویذات، جفر، رمل اور نجوم یا مسمریزم کے کمالات سے کچھ کرامات اور پیشینگوئیاں جمع کر لیتے ہیں اور چونکہ بدارواح سے ان کو تعلیم حاصل ہوتی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس لئے اسلام سے بہکانا ان کا فرض اولین ہو جاتا ہے اور جو کچھ اپنی وحی کے ذریعہ سے پیش کرتے ہیں وہ خبیث ارواح کی تعلیم ہوتی ہے۔ بائبل کا مقالہ تاریخ نمبر اول، باب ۲۲/ مطالعہ کریں جس میں آپ کو صاف نظر آئے گا کہ اخی اب بادشاہ نے اپنے وقت کے چار سو نبیوں کو جمع کر کے پوچھا تھا کہ بتاؤ کیا مجھے جلعاد کی لڑائی میں فتح ہوگی؟ سب نے کہا کہ ہاں ضرور فتح ہوگی۔ یہوسفط نے کہا کہ میکایاہ نبی کو بھی بلاؤ اسے حاضر کیا گیا تو اس نے صاف کہہ دیا کہ خدا کے دربار میں پاک روحیں حاضر تھیں تو ایک خبیث روح آ کر کہنے لگی کہ مجھے اجازت ہو کہ اخی اب کو جلعاد کی لڑائی میں بہکاؤں تاکہ وہ وہاں جا کر مر جائے تو اسے اجازت دی گئی اور اس نے چار سو نبیوں کو (جو اصل میں فال گیر اور رمال (راول) یا کاہن تھے) سکھادیا کہ اپنی غیبی آواز کی شنوائی کی بنیاد پر جا کر کہہ دیں کہ اخی اب فتحیاب ہوگا۔ صدقیا نے یہ بات سن کر میکایاہ کے گال پر تھپڑ رسید کیا مگر اس نے کہا کہ وہ وقت بہت جلد آنے والا ہے کہ تم اندر کی کوٹھری میں جا چھپو گے۔ اخی اب مارا جائے گا اور بنی اسرائیل بغیر راعی کے آوارہ بھیڑیں ہوں گی چنانچہ چار سو نبی جھوٹے نکلے اور ایک سچا ثابت ہوا۔

(و) غالباً وہ خواب سچا ہوگا جو ایک حق پرست بزرگ نے ۱۹۱۴ء میں دیکھا تھا کہ میں ایک سرسبز جنگل میں پھر رہا تھا کہ ظہر کا وقت ہو گیا۔ چھوٹی سی سجدہ گاہ نظر آئی وہاں وضو کر کے نماز میں مصروف ہو گیا۔ جب آخری نفل بیٹھ کر پڑھ رہا تھا تو کسی نے پیچھے سے آ کر سر پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔ جلدی سے فارغ ہو کر دیکھا تو مرزائے قادیانی نظر آئے کہ برقعہ پہنے ہوئے ہاتھ پھیر پھیر کر کچھ پڑھتے ہیں اور دم بھی کرتے جاتے ہیں، میں نے پوچھا کہ جناب یہ کیا؟ فرمایا کہ تم کو اپنا مطیع کر رہا ہوں۔ میں نے کہا آپ سارا زور خرچ کر ڈالیں پتھر کو گیدڑ نہیں چاٹ سکتے۔ تو وہ اپنے کام میں مصروف رہے اور میں خاموش رہا۔ چند منٹ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے بعد میں نے نیچے دیکھا تو اپنے مرزا صاحب کے بائیں ہاتھ میں ایک ڈرائنگ کاپی نظر پڑی جس کو میں نے چپکے سے چھین لیا تو فوراً آپ نے اپنا عمل بند کر دیا اور کاپی واپس دینے کو کہا مگر میں نے کہا کہ تم اپنا کام کرتے جاؤ میں اپنا کام کروں گا۔ اسی کشمکش میں کاپی الٹ کر جو دیکھی تو تین تصویریں نظر آئی۔ پوچھا تو کہا کہ پہلی تصویر میرے ہمزاد کی ہے دوسری شیطان کی اور تیسری ملک الموت کی۔ پھر پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے تینوں کا عمل یاد ہے، ہمزاد کے اثر سے پاس آنے والے کو مطیع کر لیتا ہوں۔ دور والے شیطان اور ارواح خبیثہ کے زیر اثر ہو کر چلے آتے ہیں اور جو دشمنی کرے اس کو عزرائیل کے سپرد کر کے ہاتھ چلاتا ہوں تو وہ تباہ یا ہلاک ہو جاتا ہے۔ میں نے کہا کہ بس آپ کی ساری نبوت معلوم ہو چکی ہے جایئے میں یہ کاپی نہیں دوں گا۔ میرا قبضہ آپ کی نبوت پر ہو چکا ہے' آپ منتیں بھی کرتے رہے مگر میں نے کاپی نہ دی اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

(ز) حق اور سچی بات ایک ہوتی ہے، جھوٹ اور باطل متعدد ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے خلاف ہوتے ہیں آپ اس معیار سے جانچ سکتے ہیں کہ چودھویں صدی کے مدعیان نبوت اور دعویداران تجدید کہاں تک اپنے اندر صداقت رکھتے ہیں؟ ان سب کی تعلیمات کو مطالعہ کرو تو ضرور اس نتیجہ تک آسانی کے ساتھ پہنچ جاؤ گے کہ ان میں کچھ مامور من النصرانیت ہیں، کچھ پاگل ہیں اور کچھ کاہن اور فال گیر اسلام کے دشمن۔ دنیا کو عیسائی بنا رہے ہیں اور اسلام کو اسلام کے ہاتھوں ہی تباہ کرنے کی ٹھان چکے ہیں'۔

جہاں تک ہماری رائے کا تعلق ہے ہم بانگ دہل بلا خوف لومۃ لائم عیسائی مشزیوں کی اس گہری چال کا بھانڈا پھوڑنے میں حق بجانب ہوں گے جو انہوں نے چند سال سے عیسائیت کی علی الاعلان تبلیغ کو قطعاً بند کر کے ایک نیا راستہ تجویز کیا ہے یعنی مذہب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وسیاست کے علمبردار گروہ اور اپنے حریف ازلی سے تلوار کی شکست کھانے کے بعد آج پھر سر اٹھانے کی جرأت کی اور چند خود غرض اور مست وسرشار اسلام سے روکش کا خطاب لینے والوں پر دولت کے ڈورے ڈال کر ایک زبردست سیاسی جنگ کا آغاز کر دیا۔ جس کے نتیجہ کے طور پر مرزائے آنجہانی اور یحیٰی بہاری کی تعلیم ہمارے سامنے موجود ہے۔ مثلاً جیسا کہ اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۹ پر کتاب ''فرمان'' یعنی یحیٰی بہاری کے قرآن کے ص ۴۰۶ کا اقتباس درج کیا گیا ہے کہ ''گرجا کو صاف رکھو، اتوار کو منبر کے پاس بخور جلاؤ، دائیں بائیں مسیح ثانی (یحیٰی) کی دو تصویریں ہوں، اس طرف لوگ سینہ پر ہاتھ رکھ کر سر جھکائیں'' وغیرہ وغیرہ۔ یہ اس مسیح کی شرکیہ تعلیم ہے جو مسلمانوں کیلئے باعث نجات بنائے پھرتا ہے حقیقت میں نجات نہیں بلکہ ''نجاست'' ہے جو شیرازۂ اسلام میں بدبو پھیلا رہا ہے۔

عیسائیوں کو ان نبیوں کی تعلیم سے کیا فائدہ ہوا؟ ہم اس نبی کے ایک فقرہ سے بوضاحت بیان کرتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ سب عیسائی مبلغ ہیں:

۱...... ''ہر بہاری مسجد کی بجائے گرجا کو صاف ستھرا رکھے اور

۲...... جمعہ کی بجائے اتوار کو اپنا اجتماع قرار دے۔

۳...... ایک خدا کو ماننے کی بجائے یحیٰی مسیح کے سامنے جھک جائے۔''

ہر کلمہ گو مسلمان جس کے پہلو میں دل اور دل میں اسلام کا درد ایک ذرہ بھر بھی موجود ہے اور جو شخص اپنے آپ کو محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ کا سرفدائی وشیدائی بتاتا ہے کیا ان مندرجہ بالا باتوں پر بحضور قلب ایمان لا سکتا ہے؟ کیا شہنشاہ دو جہاں کی غلامی پر عیسائی مبلغ کی غلامی کو ترجیح دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ بہاری تعلیم اور اسلامی تعلیم دو متضاد باتیں ہیں، بالآخر دوبارہ میں پھر قوم سے پرزور اپیل کروں گا کہ وہ زمانہ کی نزاکت کا خیال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے ہوئے ایسے دھوکا باز، جھوٹے اور دجل وفریب کے پتلوں سے ہمیشہ اپنے دین ایمان کو محفوظ رکھیں اور ان کی روباہ بازیوں سے بچ کر اپنا مال ودولت مفت میں ضائع نہ کریں۔ اگرچہ ہمیں امید کامل ہے کہ جس طرح ازمنۂ متوسطہ میں ملاحدہ وزنادقہ کے ہاتھ سے اسلام تنگ آچکا تھا اور اخیر میں وہ خود بخود تباہ ہو چکے تھے اسی طرح یہ لوگ بہت جلد تباہ ہو جائیں گے، اسلام پھر اپنی جگہ سرسبز شاداب نظر آئے گا۔ **واللہ المستعان** شعر

حق پہ رہ ثابت قدم باطل کا شیدائی نہ ہو — گر تجھے اسلام پیارا ہے تو ہر جائی نہ ہو

(۴۹)۔ **علامہ عنایت اللہ مشرقی امرتسر**: ان کا مولد امرتسر ہے، ابتدائی تعلیم پنجاب میں پائی ہے اور انتہائی تعلیم یورپ میں پا کر پی، ایچ ہوئے ہیں۔ سررشتہ تعلیم میں وزارت کا عہدہ سنبھالا، طبیعت تند تھی، ڈگریٹ ہو کر پرنسپل بنے پھر ہیڈ ماسٹر ہوئے مگر تنخواہ وہی بارہ سو ملتی رہی۔ دس سال ہو رہے ہیں کہ انہوں نے ایک کتاب (تذکرہ مطبوعہ وکیل پریس امرتسر ۱۹۲۴ء) لکھی تھی۔ جس کے متعلق یہ اعلان تھا کہ دس جلدوں میں ختم ہوگی۔ مگر ان کی بدقسمتی سے ایک جلد میں ختم ہو کر رہ گئی، جس میں اسلام کی طرف سے قرآن کی آیات لیکر مسلمانوں کو منحرف کرنے کی ٹھان لی تھی اور اسلام حقیقی کی مخالفت کرتے ہوئے اسلام جدید کی بنیاد ڈال کر مسلمان کو پریشان کیا تھا۔ سات سال کے بعد جب آپ کو مایوسی ہوئی تو یحییٰ بہاری کی طرح انہوں نے بھی ایک محرک غیبی مقرر کیا۔ جس کی زبانی یہ اطمینان دلایا کہ "تذکرہ" اندر ہی اندر تاثیر کر رہا ہے اور وہ وقت قریب ہے کہ اس کی قدر افزائی ہو۔ تو آپ نے اس مضمون کو دوسری تصنیف "اشارات" میں قلم بند کیا اور ایک دستور العمل پیش کیا کہ جس پر عمل پیرا ہونے سے مسلمان ترقی پا سکتے ہیں۔ ان کی تعلیم کا خلاصہ ذیل میں درج ہے کہ پانچ بنائے اسلام (کلمہ، صوم، صلوۃ، حج اور زکوۃ) اس وقت فروعات میں داخل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں آج اصل اسلام کے یہ دس اصول مقرر کئے جاتے ہیں۔ ملکر کام کرنا، اتحاد بین الاقوام، حکومت کی تابعداری، مخالفین سے جہاد بالمال، جہاد بالنفس، جہاد بالسیف، غیر ممالک کو سفر کرنا، سعی وعمل کی رکاوٹیں دور کرنا۔ استقلال مکارم اخلاق تعلیم اور ایمان بالآ خرۃ۔

خدا نے بھی کہا تھا مگر علمائے امت نے لوگوں کو بہکا کر نماز روزہ میں لگا دیا۔ پس جو شخص ان اصول کا پابند ہوگا وہی مسلمان ہے ورنہ کافر ہے۔ یا اللہ تو نے مجھے خبر دی ہے کہ مسلمان بہت جلد تباہ ہو جائیں گے اس لئے میں نے ان کو تنبیہ کر دی ہے۔ تمہاری موضوع احادیث میں مہدی کا ذکر ہے۔ مگر قرآن میں نہیں ہے اس لئے تمہارے لئے آج وہی شخص مہدی ہو سکتا ہے جو تمہیں صحیح راستہ کی تعلیم دے۔ قرآن الفاظ کا نام نہیں جو تم رٹتے رہتے ہو، بلکہ اصول عشرہ پر عمل پیرا ہونے کا نام ہے اور اس قانون الٰہی کا نام ہے، جو ہر ایک کتاب سماوی میں مذکور ہے اور فطرت انسانی کا نام ہے جس کی خبر ہر ایک نبی نے دی ہے۔ اسلام یہ ہے کہ تم خدا کے سامنے جھک جاؤ، اس میں یہودی، عیسائی اور محمدی ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ صرف امتیازی علامات ہیں۔ میں نہ نبی ہوں، نہ عالم، نہ فقیر لیکن خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ ”تم مسلمان پانچ سال کے اندر تباہ ہو جاؤ گے۔ اگر بچنا ہے تو صراط مستقیم یعنی اصول عشرہ کی پیروی کرو“۔ تو میں نے قرآن مجید سے دس اصول قائم کر کے تمہارے سامنے پیش کر دیئے ہیں۔ عبادات اسلامیہ فطرت نہیں ہیں اور نہ ہی اسلام کی بنیاد ہیں بلکہ کسی وقت وہ امتیازی نشان تھے، جب کہ یہود ونصاریٰ سے ممتاز ہونے کی ضرورت تھی۔

۵۰۔ تنقید: جناب نے کمال ناز اور فخر کیساتھ مہدی وقت ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور پیشینگوئیوں کی بناء پر اپنی تعلیم کو مدار نجات سمجھا ہے، اس کے علاوہ مسلمانوں کو منہ بھر کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گالیاں دی ہیں علمائے اسلام کو بدتر سے بدتر ثابت کیا ہے۔ احادیث وفقہ پر وہ گالیاں کسی ہیں کہ غیر مسلم بھی نہیں جرأت کر سکتا۔ مشائخ اور پیروں کو بھی بری طرح گالیاں دی ہیں۔ بہر حال جتنے اس کے ہم خیال پہلے گذر چکے ہیں ان سب کی طرف سے گالیوں اور بکواس کی ڈیوٹی اس نے پوری کر دی ہے اور اپنی کتاب ''اشارات'' میں اپنی اس کتاب کی تعریف کی ہے اور اپنے تابعداروں کی تعریف میں پل باندھ دیئے ہیں اور اخیر فصلوں میں بیت المال قائم کرنے کیلئے ایک اسکیم پیش کی ہے کہ لاہور نئی آبادی میں ایک ہوسٹل ہے، اس میں نوجوان بھرتی ہو کر کچھ عرصے کے لئے داخل ہوں۔ ان کا خرچ ان کے اپنے ذمہ ہوگا۔ صبح غسل کے بعد بیلچہ سے ڈرل ہوگی۔ پھر چار گھنٹہ کیلئے ان کو بیلچہ لے کر باہر جانا ہوگا کہ اس کے ذریعہ عمارتی کاموں میں مزدوری کریں۔ جس میں سے کچھ بیت المال میں بطور کرایہ ہوسٹل جمع ہوگا اور باقی ان کی ملکیت ہوگی، اور پچھلے پہر ایک مانیٹر کے ماتحت شہر کے گلی کوچوں میں چکر لگا کر غریب اور یتیموں کا مفت میں کام کرنا ہوگا۔ پانڈی مزدوری اور نوکری مزدور کی اعانت کرنی ہوگی۔ انگریزوں کی کوٹھیوں میں فوجی سلام کر کے لید اٹھانا ہوگا اور صاحب بہادر کے گھوڑوں کیلئے گھاس لانا ہوگا، اور جب ہمارے دارالخلافہ سے سند حاصل ہو جائے تو اپنے اپنے علاقہ میں اسی طرح فوج تیار کرنا ہوگا تاکہ تمام مسلمان خدمت خلق اللہ میں مستغرق ہو جائیں۔ علامہ نے یہ تعلیم پھیلائی۔ لاہور امرتسر اور پشاور میں اپنی فوج تیار کر لی اور ہزاروں کی تعداد میں بیلچہ بردار ڈرل کرتے ہوئے نظر آنے لگے اور افسروں کو اپنے ذاتی تیار کردہ نوٹوں سے تنخواہ دی جانے لگی اور کہا گیا کہ جب ہمارا بیت المال قائم ہوگا تو یہ نوٹ نقدی سے تبدیل کئے جائیں گے، مگر لوگوں نے جب غور کیا کہ ''تذکرہ'' کی تعلیم میں کچھ اور بتایا تھا اور اشارات میں کچھ اور رنگ بدلا ہے، جس میں وہ مسلمانوں کو صرف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گھسیارے بنانا چاہتا ہے تا کہ ذلیل ہو کر ہمیشہ کیلئے صاحب بہادر کے خانساماں بنے رہیں یا گوبر اٹھانے کی ڈیوٹی سنبھالیں، نہ ان کو کسی صنعت وحرفت میں دخل ہو نہ علم وفضل کی راہ چلیں اور نہ تجارت اور سیاست سے آگاہ ہوں۔ اس لئے غیرتمند مسلمان تاڑ گئے کہ یہاں ضرور دال میں کچھ کالا کالا ہے، وہ یہ ہے کہ وہ غالبًا مامور من النصاریٰ ہو کر سیاسی رَو کو دبانا چاہتا ہے اور مسلمانوں کے بلند ارادوں کو پست کر کے ہمیشہ کیلئے دست نگر غیر کردیگا۔ اس لئے بیلچہ پارٹیاں ٹوٹ گئیں، سوائے ان چند پارٹیوں کے جن کو دست غیب سے تنخواہ ملتی ہے اور انجام کو نہیں سوچتے کہ علامہ صاحب اس وقت کیوں مستعفی ہو گئے ہیں اور کیوں گورنمنٹ سے جنگ زرگری شروع کردی ہے، حالانکہ یہی پہلے تذکرہ پر نوبل پرائز صرف اس لئے حاصل کر چکے تھے کہ انہوں نے تبدیل خیالات میں بڑی کامیابی حاصل کی تھی اور مسلمانوں کو اسلام چھڑانے میں بڑی کوشش کی تھی اور انگریزی لباس میں جلوہ گر ہو کر نظر آتے تھے مگر اب دیسی صورت اور دیسی سیرت میں مستغرق ہیں۔ معلوم نہیں اس کے تحت میں کیا راز مضمر ہے بہر حال مسلمانوں کو ایسے چھپے رستموں سے پرہیز کرنا چاہئے کہ کہیں عیسائی نہ بناڈالیں۔

۵۱......آج کل کے مجدد شاکی ہیں کہ اسلام کو یہود ونصاریٰ نے مسلمان بن کر بہت بگاڑ دیا ہے اور احادیث کا طومار بنا کر اصل تعلیم سے غافل کردیا ہے، اس لئے احادیث اور فقہ قابل عمل نہیں ہیں، بلکہ یہ ستر ہزار پردے ہیں جو اسلام کے منہ پر پڑے ہوئے ہیں اس لئے یہ تمام پردے اٹھا کر اصل اسلام ٹٹولنا چاہئے کہ کہاں گیا۔ رات اندھیری تھی، سب مجدد ٹٹولنے لگے کسی کو عیسائی تعلیم ہاتھ لگی، کہا بس یہی اسلام ہے۔ کسی کو مغربی تمدن نے لٹو کردیا، فرمانے لگے ہاں یہی اسلام ہے اور بعض کارخاص پر تھے انہوں نے توہین الاسلام والمسلمین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو ہی اسلام سمجھ لیا۔ بہر حال اپنے اپنے مطلب کا اسلام انہوں نے گھڑ لیا اور پھر وہی پہلی وقت پیش آئی کہ اسلام کس کے حصہ میں ہے یا کہ سارے خالی ہیں اس لئے اگر اسلام قدیم کے علمائے اسلام پر یہ حرف آتا ہے کہ ان کو یہود و نصاریٰ نے احادیث سازی میں دھوکا دیا تھا تو آج کون گارنٹی دے سکتا ہے کہ یہ مجددین عیسائیوں کا آلۂ کار بن کر اسلام کو برباد نہیں کرتے؟

۵۲...... عام طور پر کہا جاتا ہے کہ ہم صرف مسلم ہیں مگر سنی، شیعہ، اہلحدیث، مرزائی، بہائی اور کمتر ینی مذہب سے بیزار ہیں کیونکہ یہ بدعات ہیں اس لئے ہم کو ان سے الگ رہنا ضروری ہے۔ مگر یہ جب پوچھا جاتا ہے کہ تم ملکی حیثیت سے کون ہو؟ تو آپ صرف یہ کہہ کر جواب نہیں دیتے کہ ہم ایشیائی ہیں بلکہ ملکی تقسیم کرتے ہوئے کسی شہر سے تعلق پیدا کرتے ہیں۔ پھر اس میں بھی کسی محلّہ اور بازار یا گلی کوچہ کی تخصیص کرنی پڑتی ہے اس کے بعد خاص سکونتی مکان بتایا جاتا ہے اور باوجود ان تمام بے اندازخصوصیتوں کے پھر آپ کے ایشیائی یا ہندوستانی ہونے میں فرق نہیں آتا اور نہ ہی تمہارے صرف ہندوستانی ہونے سے یہ سمجھ آتا ہے کہ تمہاری سکونت ملک کے کسی خاص حصہ، شہر، محلّہ اور مکان میں نہیں ہے۔ علی ہذا القیاس اگر کوئی شخص چشتی صابری ہو تو اسکا مطلب یہ نہ ہوگا کہ وہ مسلم نہیں ہیں بلکہ یہ مطلب ہوگا کہ اسلام کی وسعت میں اس نے اپنے خاص مسلک کو الگ کر لیا ہے اور خصوصیات مشربی پیدا کرتے کرتے صابری چشتی بن گیا ہے، اس لئے جو شخص ملکی خصوصیات کو بدعتوں میں شمار کرنے کی بجائے ان کو از حد ضروری سمجھتا ہے وہ یہ بھی یقین کرے کہ مذہبی خصوصیات بھی انقلاب زمانہ سے ایسی ضروری سمجھی جاتی ہیں کہ اپنی مذہبی خاص سکونت کو اظہار کرنے میں مسلم کو دقت نہ رہے اور جس طرح قدرت نے ایشیا کے صوبے، قسمتیں، اضلاع، تحصیلیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شہر، کوچہ، گلی اور محلہ پیدا کئے ہیں اسی طرح اسلامی مذہب میں قدرت ربی مذہبی تقسیم پیدا کر کے سنی، شیعہ پھر تقسیم در تقسیم کرتی ہوئی مسلم ہستی کو صابری چشتی تک پہنچا کر امتیاز کلی بخشتی ہے۔ پس اگر ہندوستانی کہنے کا یہ مطلب ہے کہ اس کو کسی خاص آبادی یا ملک اور شہر وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وحشی، خانہ بدوش، آزاد منش ہے تو مسلم کہنے کا بھی یہی مطلب ہوسکتا ہے کہ وہ مذہبی دنیا میں ایک جنگلی جانور ہے جس کو اسلام کے کسی خاص قدرتی حصہ سے بھی کچھ تعلق نہیں رہا یایوں کہو کہ وہ اسلام سے ہی بیزار ہے۔ اس لئے بار بار مجددین عہد حاضر کا یہ کہنا بالکل غلط ہوگا کہ ہم صرف مسلم ہیں ورنہ وہ صرف ہندوستانی بن کر دکھائیں اور موجودہ تعلقات کو خیر باد کہہ کر جنگلی اور افریقہ کے بن مانس بن کر وحشیانہ زندگی بسر کریں۔

(۵۳)۔میڈیم محمد یوحنا رام: ایک امرتسری عورت کا نام ہے جس نے ہندوازم، نصرانیت اور اسلام تینوں کے اجزاء کوکوٹ کر ایک مذہب جدید کی معجون مقوی تہذیب مغربی تیار کی ہے۔ اس نے اپنی شریعت کا نام کتابی صورت میں لوح کتاب پر یوں لکھا ہے: کلجگ کا جنازہ۔ کرشنا کرائسٹ مصطفائے مذہب (ایک اوبرہم دیتا ناستی۔ ایک انکار کرتار پر کیہ نر بھونر ویر مسجدیں گوردوارے اور گرجے سفید پوش بدمعاشوں کے اڈے بنے ہوئے ہیں) اس کے بعد کتاب شروع ہوتی ہے جس کو ہم بہ ترتیب ابواب مختصر الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

ا...... من وسلویٰ بہشت کا کھانا تھا، لوگوں نے دوزخیوں کے کھانے پسند کئے جو پختہ نہ تھے، اب وہی کھاؤ جنتی بن جاؤ گے۔ مردہ جلانے سے تین زہریلی گیسیں (کاربن ڈائی اوکسائڈ کاربن مونو اوکسائڈ اور کورین گیس) تیار ہوتی ہیں جو ہوا میں مل کر انسان کو ترقی نہیں کرنے دیتیں۔ اسی سے ہندوستان میں انگریزوں کے دماغ بھی نکمے ہوگئے ہیں۔ مردہ جلانا بند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کروتا کہ سوراج کی پہلی قسط مل جائے۔

۲..... ''قرآن''، ''پران'' اور ''وید'' بجھارتیں ہیں۔ چنانچہ روح القدس باپ بیٹا ہیں اور برہما، بشن مہیش، روح نفسانی حیوانی اور طبعی ہیں۔ آلہ تناسل پر دھار مار کر بورک ایسڈ کے بخارات بجھاؤ۔ فوتوں میں انگلی ڈال کر صاف کرو تو ہاتھی کی مانند عقل آ جائے گی۔

۳..... بائیں ہاتھ کی تین انگلیاں قولہوں میں داخل کرو پاربتی کا مندر صاف ہو جائے گا اور گنیش شو بھگوان کا ترسول مارا جائے گا اور تم چوہے کی مانند چست و چالاک ہو جاؤ گے۔ شیر گاؤ شراب طہور (کام دھن) ہے۔ گائے ہماری ماتا نہیں۔ شو آسن اور بیر آسن التحیات ہے۔ ہر کشن بھگوان کی تصویر داڑھی مونچھ کے بغیر بناتے ہیں۔

۴..... بچوں کو انگریزی لباس پہنا کر تعلیم کی دیوی کی پوجا کراؤ۔ مہتر بادشاہ ہے، موسیٰ بھی مہتر ہی تھے۔ بھنگی سرحد کی ایک بہادر قوم ہے۔ خدا دجالوں کا خاتمہ کرے تا کہ ہم امن سے بیٹھیں۔ منشیات خون کا دورہ بند کر دیتی ہیں۔ لوگ نمک کھاتے ہیں تو سانپ سے مر جاتے ہیں، کیونکہ نمک سے وٹ مائین تباہ ہو جاتی ہے۔ منو نے کرشن سرتی کی بجائے منوسرتی جاری کر کے بیٹی کو محروم الارث بنایا ہے۔ ورن آشرم شاردا ایکٹ کا مخالف ہے۔ حضرت علی نے ایک بھیک مانگنے والے کو مارا تھا۔

۵..... مہاراج جسم میں ہیں۔ مہیش، برہما، وشن جسم کے حصے ہیں، صراط مستقیم جسمانی راحت ہے، ناک میں پانی ڈالنا (استنشاق) جلی کریا کرم ہے۔ گدا چکر وضو ہے جو مواد فاسد نکالتا ہے۔ بچے کی پیدائش پیدا ہونے سے پہلے بیس سال ہوتی ہے۔ سرمایہ دار خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ دیویاں ست جگ پیدا کر دیں گی۔ شادی سوئمبر کی رسم ہوگی۔ گن، کرم اور سبھا کے دیوتاؤں کی عبادت کرو۔ وٹ مائین تین قسم کے اوجھ (سلوبل فیٹ،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سلوبل واٹراور سلوبل شوگر) ہیں۔ پانچ نمازیں پانچ بانیاں ہیں اور جپ صاحب تہجد ہے۔ کچی زمین پر نماز پڑھنے سے جسم میں زمین کی بجلی دوڑتی ہے اور گدا، لنگ اور ناک سے مواد فاسد خارج ہوتے ہیں۔

۶..... چشمہ کا پانی عیسائیوں کے پاس نہیں رہا، سکھوں کے پاس ہے۔ مگر وہ صرف سکھ بنا سکتا ہے۔ آنحضرت نے معجزہ دکھلانے سے انکار کیا کیونکہ وہ مداری کا کھیل تھا۔ حدیث (گورو بلاس) بہت عمدہ چیز ہے۔ خلق عالم سات دنوں میں ہوئی ہے۔ عورت اکاس بیل ہے اس کے بال اس کی جڑ ہیں۔ راہب ٹھگ تھے جن کو عرب کے سانوریا نے ختم کر دیا۔ بغل کے بال شوجتا ہیں اور مقوی روح طبعی ہیں۔ زن و مرد بال نہ کٹائیں اور زیور نہ پہنیں۔ پیغمبروں کا خاندان عرب لارڈ کملی والے گرد باری کے ساتھ ختم ہو گیا ہے۔ روٹی توے پر نہ پکاؤ۔ ماش کی دال میں زیری ڈالو اور مونگ کی دال میں تیز پات۔ مہابیر کی غذا دلیہ ہے۔ رفع حاجت گرڑ کی سواری ہے۔ بہشت، انگ، ڈنڈوٹ نماز جمعہ ہے۔ امریکہ میں خشک زمین پر تیرتے ہیں۔

۷..... مسیح نے کہا کہ ایک گال پر تھپڑ پڑے تو دوسری آگے کر دو۔ پس یہی ہو رہا ہے کہ لیڈر قید کو فخر جانتے ہیں۔ لارڈ کملی والے نے کہا کہ ماتم صرف تین دن ہے، کرائسٹ نے کہا تھا کہ میں بھی صرف تین دن قبر میں رہوں گا۔ ہندوؤں نے نفس ناطقہ کو آسمان پر جانے نہیں دیا۔ زمین بھوکی ہے۔ معلوم نہیں آنے والے عذاب کے لئے قدرت کو کیا کچھ کرنا پڑے گا۔ کرتی کسان موجودہ نظام کو بدل دیں۔ ہمارا مذہب ست جگ لے آئے گا، کرائسٹ تبت میں لامہ گوروں کے پاس رہ کر ٹینس کا کھیل لے گیا تھا جو گوری قوم میں بلا تبدیلی ہے۔ نرویر سکھوں کو حکم تھا مگر انہوں نے جھٹکا شروع کر دیا۔ لارڈ کملی والے نے کہا تھا کہ مسجد حرام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے پاس شکار حرام ہے۔ خدا جب ہر جگہ ہے تو مسجد حرام بھی ہر جگہ ہوئی مگر مسلمانوں نے عرب کی مسجد کو حرام (عزت والا) بنایا اور باقی مسجدوں کو بوچڑ خانہ۔ سر تاج رشی نے فرمایا تھا کہ اے محمد خدا کی عبادت اور اپنے نفس کی قربانی کر کیونکہ یہی بے نسل دشمن ہے۔ تو لارڈ کملی والا جانوروں سے اتنا پیار کرتا تھا کہ حسنین کے پاس ایک ہرنی اپنے بچے کھیلنے کو چھوڑ جاتی تھی۔ مولا ہارا چکر میں صحت ہے۔ شو اور پاربتی عزرائیل اور جبرائیل ہیں جن کی پوجا سے صحت حاصل ہوتی ہے۔ گنیش راون کے دس سر ظاہر کرتا ہے۔ گدھے کا سر ظاہر کرتا ہے کہ جب دماغ روشن نہ ہو تو انسان گدھا ہے۔ گردش کواکب سے مراد ٹانگوں کے تین چکر اور جسم کے چار چکر ہیں۔ ان کے رنگ بھی سات ہی ہیں اور یہی چودہ طبق ہیں پہلی سروس روح حیوانی کی ہے پانچ اندر یا پانچ چکر ہیں۔ لخنہ، گھٹنہ اور موضع انگشت پابوقت التحیات۔ دوسری سروس روح طبعی کی ہے اور تیسری روح نفسانی کی۔

۸......امریکہ میں عورتیں چولی پہنتی ہیں۔ لارڈ کملی والے نے بھی کہا ہے کہ مونڈھوں سے گھٹنوں تک پہنو اور یہی برقعہ ہے۔ جو پھل پک کر خود نہ گرے وہ من سلویٰ نہیں۔ تم بھی پھول ہو مگر تم کو پکنا نہیں آتا۔ تم بہار حسن میں خزاں نہ آنے دو۔ دو ہم جنس پول ایک دوسرے کو پھینک دیتے ہیں اور متضاد پول کھینچتے ہیں۔ زن و مرد بھی متضاد پول ہیں ایک پول میں شراب طہور اور کوثر کی کرنٹ ہے دوسرے میں گاؤ کا دودھ اور سرتی کا پھوارہ ہے۔ کرشن، کرائسٹ اور محمد ایک ہیں۔ جیسے واٹر میلن، تربوز اور ہندوانہ ایک ہیں۔ شو بھگوان بائیں کا مالک ہے۔ بھارت کے ممبر و معابد کو مال گودام کا کمرہ بناؤ۔ مساوات اور حریت کی حوریں آئیں گی تو ست جگ آجائے گا۔ رامائن اور مہابھارت صرف دو ناول ہیں، سکندر نامہ اور شاہنامہ بھی ناول ہی ہیں۔ یہ جھوٹ ہے کہ راون کے ایک لاکھ پوت تھے اور سوا لاکھ ناری۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

درو پدی ساتھ بھایوں کی ناری تھی۔

۹...... امریکہ میں شراب بند ہے۔ ہماری ایک بہن عرب میں نماز پڑھتی تھی پھر اس کا کپڑا لے کر اس کا باپ نماز پڑھتا تھا۔ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک دن وہ دیر سے آیا تو آپ نے کچھ تحفے اور ایک اونٹ کھجور سے لاد کر بھیج دیا مگر ہماری بہن نے واپس کر دیا کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ ایسی دیویوں نے اسلام یورپ تک پہنچایا تھا۔ وقت کی پابندی آنحضرت کا فرمان ہے۔ پرانک فلاسفی میں نصف چکر کی بجلی ہے جو زمین سے لی جاتی ہے۔ عمر نے اسی کو استعمال کر کے تیس سو میل تک پہنچایا تھا کہ پہاڑ کی آڑ لو۔ محبت کا دیوتا خدا ہے، شملہ میں مساوات ہے کہ ریت کی رقم (حق مہر) لے کر محبت کی دیوی شادی کراتی ہے، چاہتی ہے تو نامل ورتن (طلاق) دیکر دوسرے سے ملتی ہے۔ شملہ میں سر پر رومال باندھتی ہیں اور یورپ میں ٹوپی۔ چونکہ دونوں کا ایک ہے۔ تم کھدر کی ہیٹ مصطفائی استعمال کرو۔ پاؤں گرم رکھو محبت کا دیوتا چوتھے آسمان پر ہے۔ جس پر لہو کی لالی ہے، آنکھ متوالی، ناگن لٹک رہے ہیں، کمر پتلی، صراحی دار گردن، لکڑی کی کنگھی، مقوی شعر ہے۔ انگیا پستان محفوظ رکھتا ہے۔

۱۰...... عورتیں میدان میں نکلیں تو فتح ہو۔ جوان چارج رشی بنارس کالج میں سائنس کا پروفیسر تھا وہ بنارس کو چھوڑ کر عربستان میں جا بسا۔ اس کے بیٹے کا پوتا محمد ایک بڑا بھاری جوگی ہوا ہے۔ خدا نے اس کو پیغمبر آخر الزمان کا خطاب دیا۔ اس نے عربی میں قرآن لکھ کر کرشن سرتی کو ترمیم کر کے محمد سرتی بنائی۔ چاند کا نشان چندر بنسیوں کا ہے اور ہم نے محمد سرتی کو ترمیم کر کے مساوات، حریت اور انسانیت پر قائم کیا ہے۔ چونکہ سکنتلا کو انگوٹھی کھونے پر تکلیف ہوئی تھی۔ اس لئے ہم نے حق المہر قائم کر دیا ہے۔ دو گواہ ضروری ہیں تا کہ اگر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شادی کی انگوٹھی گم ہو جائے تو وہ گواہی دے سکیں۔ (سین) آنحضرت بیٹھے ہوئے ہیں یوگی اور پیغمبر پاس ہیں جن میں کرائسٹ اور نانک بھی ہیں۔ حور وغلماں سریلی آواز سے اس دنیا کے چلنے کی پرارتھنا کر رہے ہیں۔ گنیش جی (بلی دیوتا) سرتی دیوی (حوروں کی سرتاج) مع اپنی بہن لکشمی کے ست جگ کے پاس دائیں طرف ہیں۔ مگر ست جگ جی مہاراج دونوں بہنوں سے پوچھ رہے ہیں کہ تم نے کل جگ کو کیوں آنے دیا۔ وہ کہتی ہیں کہ ہم شرافت کی چال چل کر پھنس گئی ہیں۔ لوگوں نے حوروں کو زندہ جلایا اور برقعہ اور ستر کی آگ میں راکھ کر دیا۔ کلجگ کی سنتوں نے سنت محمدی کی خبر تک نہیں لینے دی۔ چین میں پاؤں چھوٹے کر دیئے۔ منو نے عورتوں کے حق تلف کیے جب تک گاؤ پرستی، بہمن پرستی اور مردہ جلانے کی رسم ہے کن کرم اور سبھا کے فرشتے ہندوستان میں نہیں آسکتے۔ صنعت وحرفت کا عروج غربا کیلئے چیزیں مہنگی کرتا ہے اس لئے جھونپڑی میں رہو اور جھونپڑی ہی میں دستکاری کرو۔

اا...... آنے والی جنگ سے پہلے ہمارے مذہب میں داخل ہو کر امن پاؤ۔ جانور وقت مقررہ پر جوڑہ سے ملتا ہے اپنی خوارک کے سوا دوسری نہیں کھاتا۔ مگر تم کیوں بہت نکاح کرتے ہو۔ جانور تین قسم ہیں دو پائے، چار پائے اور بے پائے۔ کرائسٹ نے صرف مچھلی سے معجزے دکھائے۔ عیسائیوں نے سارے جانور کھائے، سکھوں نے جھٹکا کر لیا، مسلمان حلال کا لفظ لے کر جانور کھانے لگے۔ ہمارے نزدیک صرف پانی کا شکار جائز ہے۔ کیونکہ مقوی دماغ ہے یہ جل توری ہے خشکی کے جانوروں کا گوشت اندرونی دیتاؤں کو خشک کر دیتا ہے اور وحشی بنا دیتا ہے۔ نشہ سے نباتات بھی بیہوش ہو جاتی ہے۔ آنحضرت صراط مستقیم بتانے آئے تھے مگر ابراہیمی مولویوں نے خبر نہ لی آخر گوردواروں کے خاندان کو بتانا پڑا۔ جنہوں نے کہ باوہ سبز رنگ کی تعریف کی تھی کہ مارا بوقت جنگ بکار آید۔ سکھوں نے اسے بھنگ سمجھا۔ نشہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والے کی شفاعت نہ ہوگی۔ ہپ باتھ سے کنیش کریا آسان ہے۔ جس میں انگلیاں ڈالکر پاخانہ نکال لیا جاتا ہے۔ انیما بھی کچھ نہیں۔ ستر باتھ سے ڈرائی ستر باتھ اور ڈرائی کلینگ اچھے ہیں کیا ایک چھٹا نک کی وٹوانی لے کر قولوں میں داخل کر کے قولن صاف کرو۔ کرشن بھگوان کے وقت اس کو ایک چھٹا نک کی ہڑ ہڑ کہتے تھے۔ اس سے دل ودماغ صاف ہوتے ہیں لوئی کہنی کا علاج مسلمان نہیں کر سکتے۔ کیونکہ مختون ہیں اس لئے سنت محمدی بہتر ہے۔ قرآن میں ہے کہ سور اور مردہ جانور اور جو جانور پیر کے نام پر ذبح ہو حرام ہیں۔ گورو کے خاندان نے پیر پرستی کو معدوم کر دیا ہے۔ مچھلی کے سوا کوئی جانور نہ کھاؤ۔ پانی کی مردہ مچھلی بھی نہ کھاؤ۔

۱۲......قوت رجولیت دماغ میں ہے خدا میں بھی یہی طاقت ہے تب ہی تو وہ تھکتا نہیں۔ دماغ اکال پرکھ کا ہیڈ آفس ہے۔ دجالوں نے لارڈ کملی والے کو قلم دوات نہ دی تو اس نے کہا چلے جاؤ۔ اکال پرکھ کے پیغام سنانے والا وحی کے حکم سے کہتا ہے یہی وشنو بھگوان کی مہما ہے اور یہی جبرائیل ہے۔ اے میری چٹی کالی بہنوا جو کچھ مجھے ملا ہے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ جو کعبہ پرستی سے پیٹ پالتے ہیں ان سے کہہ دو کہ اب محنت سے پیٹ پالنا ہوگا۔ چودہ سو سال تک تمہارا بڑا لحاظ کیا ہے اب ہم کو **اینما تولوا فثم وجه الله** کی فلاسفی سمجھ آگئی ہے۔ بدھ اچھا تھا مگر بعد میں بدمعاشوں نے بت پرستی شروع کرادی۔ یورپ کا بچہ بچہ محبت کرتا ہے اور یہاں لڑتے ہیں۔ مگر یہ والدین کا قصور ہے کہ سوئمبر کی عمر میں شادی نہیں کرتے۔ ایسی شادی ہوگی تو خود بخود محبت ہو جائے گی۔ شو جتا جسم کا اعلیٰ جزو ہے کیونکہ لکاہشمی اور سورستی دیوی شو کے ہمراہ رہتی تھیں۔ جب شو جتانہ ہو تو حوریں بھی دنیا میں نہیں مل سکتیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۳......شوجتا کی تصویر سکول میں لٹکاتے تھے کہ عبادت کرنے سے غم کی گنگا پاس نہ آئے گی۔ یورپ میں نرناری ایسا ہی کرتے ہیں۔ روس کے نجات دہندہ لینن کا دماغ برلن میں دیکھا گیا تو ۲۴ہزار حصے نظر آئے۔ اگر وہ رگ پنڈ کی باتیں سیکھنا چاہیں تو ہمارے مذہب میں داخل ہوں۔ گنیش کی پوجا اس لئے زبردست ہے کہ جس سمندر میں گنیش سونڈ نکالے گا وہیں سورتی بھی کنول کے نیچے دکھائی دے گی اس کا مطلب یہ ہے کہ گنیش کریا کرم سے کولن صاف ہوجاتی ہے اور عقل قائم ہوتی ہے۔ کرشن کو دکھاتے ہیں کہ عورت کے کپڑے لیکر درخت پر چڑھ گیا تھا۔ ہم حیران ہیں اس وقت تو گن کر اور سبھاؤ کی پوجا تھی انسان پرستی کہاں سے آگئی۔ اب عورتوں نے یہ سارے راز کھول دیئے ہیں۔ بیضہ رحم کو دائیں طرف لگایا جائے تو بچہ پیدا ہوگا۔ بائیں ہو تو بچی۔ انجکشن سے بدن کی طاقت ماری جاتی ہے۔ لمبے بال اوجھ بڑھاتے ہیں۔

۱۴......کوئی شکار نہ مارو، کیونکہ قرآن میں اس کا تاوان لکھا ہے۔ آنحضرت نے وعظ کیلئے حج جاری کیا تھا مگر اب ریل آگئی ہے اس لئے حج نہ کرو۔ روزہ سے خدا خوش نہیں ہوتا۔ زکوۃ ٹیکس میں ادا ہوجاتی ہے۔ مولویوں نے نواب بنائے ہیں، شیطان بھی بناتا ہے' مگر اس میں طاقت ہی کیا ہے جو حکومت برطانیہ کو ہماری اصلاح کیلئے خدا نے بھیجا ہے۔ اس لئے اس کا فرض ہے کہ ہمیں حکومت خود اختیاری دے دے۔ اول سلمان آئے تو پوجاریوں کو مسلمان بنا کر گوشت کھلانا شروع کردیا۔ مگر ان کو قرآن نظر نہ آیا کہ بوقت ضرورت گوشت جائز ہوتا ہے جبکہ اس کے سوا جان نہ بچے۔ سرمد اور منصور کی روح پوچھتی ہے کہ تم کب مولویوں، پنڈتوں اور پادریوں کا خاتمہ کرو گے۔ جب تک یہ دجال ہیں صراط مستقیم نظر نہیں آئے گا۔ ہمارے مذہب کا پیرو ہی سچا مسلمان اور کالی کملی والے کا تابعدار ہے۔ استری ہٹ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سامنے کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی۔ جب سوئمبر کی رسم جاری ہوگی تو انقلاب زندہ باد کا نعرہ لگے گا۔

۱۵۔۔۔ یہاں کی کنواریوں کو کھیلنے نہیں دیتے تو مکمل کیسے ہوں۔ دولت مند بنتا ہے تو اپنے اخراجات کم کردو۔ مسٹر گلیڈ سٹون درجہ سوم میں سفر کرتا تھا۔ ہون میں خوشبو اور گھی جلایا جاتا ہے جس سے پلاسم کے جرمز طاقت پکڑتے ہیں۔ مگر مردہ جلانے سے مردہ دلی پھیلتی ہے جس کا تدارک ہون نہیں کرسکتا اور نباتی گھی نے ہون کو اور بھی کمزور کردیا ہے۔ ہندوستانی انگریزی حروف لیں تاکہ اتحاد ہو۔ اگر مردہ کی ہڈیوں کی کھاد بنتی تو معلوم نہیں کس کس قسم کی نباتات پیدا ہوتی مگر وہ تو سب گنگا کے سپرد ہوتی ہیں۔ غسل اور وضو سے گندے مواد نکل جاتے ہیں۔ پانی کی نسوار بھی مفید ہے۔ گردن کا مسح بھی مفید ہے۔ اب حوروں کے پیچھے لگو تب نجات ہوگی۔ اور یہی راستہ صاف کریں گی۔ چنانچہ مصطفیٰ کمال پاشا نے نجات پائی اور امان اللہ بھی نجات پاتا اگر مولوی نہ ہوتے۔ **انتھی ما قالتہ** نبیۃ امرتسر۔

۵۴۔تنقید: اس عورت نے تمام وہ مقاصد بیان کردیئے ہیں کہ جن کی طرف آج کل مجددین وقت قدم بڑھاتے ہوئے اسلام کا انکار کرتے رہتے ہیں کیونکہ اس نے تحریف کلام الٰہی میں وہ کام کیا ہے جو اس سے پہلے کسی محرف کو نہیں سوجھا اور اسلام چھوڑنے میں وہ جرات دکھائی ہے جو نہ امام حقیقی دکھا سکا ہے نہ کوئی کمترین اور نہ بہائی کا کوئی گورو یا ان کا مرید مرزائی، مگر اس تعلیم کے دو مقام زیر بحث ہیں اول یہ کہ تعداد ازواج ان کے ہاں جائز نہیں اور نہ امام حقیقی اور کمترین جائز سمجھتا ہے۔ مگر انہوں نے یہ خیال نہیں کیا کہ اسلام ان کے لئے بھی ہے کہ جن میں رجولیت کی طاقت مافوق الاحتمال ہوتی ہے۔ عرب میں جایئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ بیوی کے سوا ان کا گذارہ مشکل ہوتا ہے۔ طبی نکتہ نگاہ سے بھی تعداد ازواج ضروری معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب جوان آدمی ایک دفعہ فراغت پالے تو مدت حمل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تک وہ مل نہیں سکتا' پھر بچہ پیدا ہوا تو والدہ کا دودھ چونکہ ازبس ضروری ہے اس لئے ڈیڑھ دو سال تک اور بھی اسے جواب مل گیا۔ ورنہ خلاف ورزی کی صورت میں نہ بیوی تندرست رہ سکتی ہے اور نہ بچہ صحت سے اپنی عمر حاصل کر سکتا ہے۔ انہی غلطیوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہی بچے بیمار ہو جاتے ہیں اور یہ بہانہ بن جاتا ہے۔ کہ لو جی پچھلے جنم میں اس نے گناہ کمائے تھے یہ معلوم نہیں کہ اس کے والدین اس سے دشمنی کرتے رہے ہیں۔ اب بتاؤ اس اصول کے مطابق جوان آدمی تین سال تک کیا کرے۔ جلد بالعمیر ہ کرے تو جان جاتی ہے۔ رنڈی بازی کرے تو تباہی کا سامنا ہے، بندر ہے تو دماغ خراب ہو جاتا ہے اور جسم میں امتلا کی وجہ سے بیمار ہو جاتا ہے۔ اس لئے حسب مقدور اس کو اجازت ہے کہ دوسری بیوی حاصل کرے اس پر بھی اگر گذارہ نہیں ہو سکتا تو تیسری اور چوتھی بھی کرے مگر زیادہ نہیں، کیونکہ چار انتہا ہے اس سے زیادہ انسان نہیں بڑھ سکتا۔ اب جو لوگ صرف ایک ہی نکاح کے خواہاں ہیں وہ یا تو خود ہی کمزور واقع ہوئے ہیں کہ ایک دفعہ کے بعد ان کو ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ یا ان کے ہاں استحصال خلاف وضع فطرت انسانی اور رنڈی بازی یا اغلام وغیرہ حرام نہیں یا انہوں نے طبی خیال سے اس پر غور نہیں کیا اور یا وہ تمام دنیا کو اپنے جیسا ہی کمزور خیال کرتے ہیں۔ دوم ''مردہ جلانا'' کمترین اور امام حقیقی کی رائے ہے کہ مردہ جلایا جائے لیکن اس عورت نے خوب عقلی طور پر مقابلہ کر دکھایا ہے اس لئے جلانے کی حمایت والے سمجھ لیں کہ اس عورت نے ان کو چاروں شانے چت گرا دیا ہے۔ کیونکہ اگر یہ خیال ہے کہ مردوں سے قبرستان پھیل کر زمین تنگ کر دیں گے تو یہ خیالی بات واقع کے خلاف ہے۔ دنیا دیکھتی ہے کہ پرانے قبرستان پھر استعمال کئے جا رہے ہیں اور کوئی دقت پیش نہیں آتی اگر اخراجات کا خیال ہے تو لکڑی تیل پر بھی بہت خرچ ہوتا ہے اس لئے بہتر ہے کہ یہ لوگ دو پیسے کا دہی مل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر مردہ کو کتوں کے سپرد کر دیا کریں یا جنگل میں چھوڑ کر چلے آیا کریں تا کہ جنگلی درند پرند کھا کر ان کو دعائیں دیں یا خود قیمہ بنا کر کھا لیا کریں تا کہ آباواجداد کا اثر جسم میں باقی رہے۔ بہر حال یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ گنگا کی مچھلیوں کو مردہ سے کیوں نوازا جاتا ہے کہ وہ تو کچا گوشت کھائیں۔ یا ہڈیوں کا رس چوسیں اور مردوں کے بال بچے محروم رہیں۔

۵۵۔ **امام الدین**: ہم ذیل میں استاذ امام الدین مرزائی کی نظم لکھتے ہیں جس نے علامہ اقبال کے مقابلہ میں اپنے دیوان کا نام "بانگ دہل بمقابلہ بانگ درا" رکھا ہے آپ گجرات شہر پنجاب میں میونسپلٹی کے ملازم ہیں ہم پیشہ اصحاب کا کھلونا بنے ہوئے ہیں انہوں نے ہی انکو اپنے ایک اجلاس کامل میں یہ ڈگریاں دے رکھی ہیں۔ بی اے (بانی اور موجد ادب) ایل ایل ڈی (لایعنی اور لاثانی ڈگری یافتہ) ایم اے (موجد علم ادب)۔ مطلب یہ ہے کہ وہ ملکی علم ادب سے ناواقف ہیں اور قادیانی علوم ادبیہ میں بڑے مشاق ثابت ہوئے ہیں اور جس طرح ان کا پیر و مرشد مسیح قادیانی پنجابی نما غلط سلط اردو لکھتا تھا اسی کا بروز آپ بھی ہیں۔ بقول شخصے معمولی کارگذار میونسپلٹی گجرات پنجاب ہیں، مگر ظریف کانگریس نے ان کو ایسا آسمان پر چڑھایا ہے کہ کبھی کسی کو گالیاں دینے لگ جاتے ہیں، کبھی کسی شاعر کا مقابلہ کرتے ہیں اور کبھی اپنی شیخیاں بگھارتے ہیں۔ غرض کہ ان کا دیوان "بانگ درا" سے حجم میں کم نہیں مگر جس طرح بانگ درا سے لطف آتا ہے اسی قدر اس بانگ دہل کے مطالعہ سے تفریح طبع کا سامان پیدا ہوتا ہے۔ ناظرین کی تفریح طبع کے لئے ہم یہاں پر ان کی وہ نظم درج کرتے ہیں جس میں وہ اپنے مشرب کے مطابق کسی وقت (رسول) رہ چکے ہیں۔ مگر وہ دوسری جون میں کلارک کا جنم لئے ہوئے ہیں۔ اس لے جو شخص ان کو نبی یا رسول نہیں مانتا اسے ڈانٹ دکھلاتے ہیں اور پھر ہمہ اوست کا دورہ پڑتا ہے تو صدیق دیندار اور امام حقیقی کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طرح اپنا وجود ہر ایک چیز میں دکھاتے ہیں۔ نظم پڑھتے ہی بے ساختہ ہنسی آجاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے چارلی چیپلن اور ہیرولڈ لائڈ وبسٹر کیٹن ظریفوں کے نبی ہیں ورنہ کوئی سلیم الطبع انسان ان کو صحیح الدماغ بھی تسلیم نہیں کرسکتا۔

عالم نہیں رہا کہ میں فاضل نہیں رہا ۔۔۔ دانا نہیں رہا کہ میں عاقل نہیں رہا
آتھر نہیں رہا کہ میں شاکل نہیں رہا ۔۔۔ جدا نہیں رہا کہ میں واصل نہیں رہا
تونگر نہیں رہا کہ میں سائل نہیں رہا ۔۔۔ حقیقی نہیں رہا کہ میں ناقل نہیں رہا
مجنوں نہیں رہا کہ میں لیلیٰ نہیں رہا ۔۔۔ ناقہ نہیں رہا کہ میں محمل نہیں رہا
ہرقل نہیں رہا کہ میں ہیکل نہیں رہا ۔۔۔ ہے شکر کی جگہ کہ میں بزدل نہیں رہا
کاغذ نہیں رہا کہ میں پنسل نہیں رہا ۔۔۔ حاکم نہیں رہا کہ میں شامل نہیں رہا
بیرسٹر نہیں رہا کہ میں موکل نہیں رہا ۔۔۔ منصف نہیں رہا کہ میں عادل نہیں رہا
ڈپٹی نہیں رہا کہ میں جنرل نہیں رہا ۔۔۔ عہدہ وہ کونسا ہے جو حاصل نہیں رہا
بی اے نہیں رہا کہ میں ایل ایل نہیں رہا ۔۔۔ ممبر نہیں رہا کہ میں کونسل نہیں رہا
جرنل نہیں رہا کہ میں کرنل نہیں رہا ۔۔۔ تمغا نہیں رہا کہ میں ماڈل نہیں رہا
مقتل نہیں رہا کہ میں قاتل نہیں رہا ۔۔۔ زخمی نہیں رہا کہ میں بسمل نہیں رہا
تنزل نہیں رہا کہ معطل نہیں رہا ۔۔۔ عرصہ ملازمت میں مسلسل نہیں رہا
ارسطو نہیں رہا کہ میں اجمل نہیں رہا ۔۔۔ دارو نہیں رہا کہ میں ورمل نہیں رہا
کیوڑہ نہیں رہا کہ میں صندل نہیں رہا ۔۔۔ روغن نہیں رہا کہ میں جائفل نہیں رہا
زیرہ نہیں رہا کہ میں فلفل نہیں رہا ۔۔۔ گوجہ نہیں رہا کہ میں نریل نہیں رہا
واٹر نہیں رہا کہ میں بوتل نہیں رہا ۔۔۔ وسکی نہیں رہا کہ میں لیول نہیں رہا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انجن نہیں رہا کہ میں آئل نہیں رہا　　خشکی نہیں رہا کہ میں جل تھل نہیں رہا
من امٹ نہیں رہا کہ میں ہل جل نہیں رہا　　سمندر نہیں رہا کہ میں ساحل نہیں رہا
بجلی نہیں رہا کہ میں بادل نہیں رہا　　صادق نہیں رہا کہ میں باطل نہیں رہا
پیغمبر نہیں رہا کہ میں مرسل نہیں رہا　　نمازی نہیں رہا کہ نوافل نہیں رہا
پڑھتا نہیں رہا کہ میں غافل نہیں رہا　　قرآں نہیں رہا کہ حمائل نہیں رہا
کتب نہیں رہا کہ رسائل نہیں رہا　　میداں نہیں رہا کہ میں ڈنگل نہیں رہا
گرتا نہیں رہا کہ میں سنبھل نہیں رہا　　قصیدہ نہیں رہا کہ میں غزل نہیں رہا

امام دیں نہیں رہا کہ میں فضل نہیں رہا

۵۶......ناظرین آپ دیکھیں گے کہ اس نظم میں کئی لفظوں کا ستیاناس کیا ہوا ہے۔ اور عروضی اصول کو پامال کیا گیا ہے مگر چونکہ استاذ امام الدین بروز مرزا ہیں۔اس لئے ان کے لئے تشدید لفظ پر تشدد کرنا ناجائز ہے۔اور قطع و برید سے اپنی قطع و برید کا نشان دیا ہے اسلئے اگر وہ صحیح،صاف،شستہ اردو لکھتے تو ان کو مرزائیت سے خارج ہونے کا اندیشہ ہوگا۔

خلاصہ یہ ہے کہ جو مرزائی اس وقت نبی ہیں یا دوسرے مجدد جو اس وقت وحی پا رہے ہیں،ان کا فرض اولین ہے کہ وہ امام الدین کی بیعت کریں۔خاکسار و کمترین بھی اس سے فیض اٹھائیں کیونکہ وہ نبوت بازی اور تنسیخ بازی کے تمام کھیل کھیل چکا ہے اسلئے ان کا فرض ہے کہ اس سے پوچھ کر مذہب جاری کریں۔کیونکہ تجربہ کار غلطی نہیں کرتا۔مشہور کہ **سل المجرب ولا تسال الحکیم** فلاسفر سے مشورہ نہ لو،لینا ہے تو کسی تجربہ کار سے لو۔آیئے ہم آپکو ایک گذشتہ امام الزمان کے کارہائے نمایاں سناتے ہیں کہ جس نے اسلامی حکومت کے چھکے چھڑا دیئے تھے اور جس کی امامت پورے اڑھائی سو سال تک چلتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہی تھی ۔ بہائی اور مرزائی مذہب کی مدت العمر ابھی اتنی لمبی نہیں ہوئی ۔ اس لئے بھی یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا وہ سچے ہیں یا مرزائی ، کیونکہ جس طرح آیت **تقول** سے معیار صداقت ۲۳ سال پیدا کیا گیا ہے اس طرح معیار بطالت ذیل کے سانحہ جاں گزا سے اڑھائی سو سال تک قائم کیا جا سکتا ہے۔

حسن بن صباح اور اس کا سبق آموز ویر بسنت قادیان (مصنوعی بہشت)

ا..... مولانا عبدالحلیم شرر اپنے رسالہ ''حسن بن صباح'' میں لکھتے ہیں کہ امام موثق الدین پانچویں صدی کے آغاز میں سرزمین فارس میں مرکز علم تھے آپکے شاگردوں میں سے تین نامور ہوئے ہیں **اول** حسن بن صباح، دو نظام الملک **سوم** عمر خیام ۔ عمر خیام فلاسفر، شاعر اور مہندس ہوا جس کی یادگار میں آج یورپ کا ایک کلب ''عمر خیام کلب'' کے نام سے موسوم ہے ۔ نظام الملک کا نام حسن تھا ۔ اس نے دربار سلجوقی میں نظام الملک طوسی کا خطاب پایا تھا اس کا قول تھا کہ حسن بن صباح ضعیف الاعتقاد مسلمانوں کے لئے فتنہ ثابت ہوگا ان تینوں نے ایام طالب علمی میں باہم عہد کیا تھا کہ تحصیل علم کے بعد جو بھی برسر روزگار ہو دوسرے کی امداد کرے ۔ ان دنوں فراموش خانہ مذہب اسمٰعیل کے پیروں نے شہر قیروان افریقہ میں قائم کیا ہوا تھا ۔ گو اس کی بنیاد حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہد سلطنت سے بیان کی جاتی ہے مگر اس کا اجرا خلفائے فاطمیین کے ماتحت مصر میں شروع ہوا تھا، جب دارالخلافہ قاہرہ میں تبدیل ہوتو فراموش خانہ بھی وہیں قائم کیا، گیا اس میں پہلے سات تعلیمیں تھیں مگر اب دو اور بڑھا کہ نو تعلیمیں کر دی گئیں ۔ **پہلی تعلیم** یہ تھی کہ اسلام کے متعلق وساوس پیدا کئے جائیں اور اپنے مذہب کی اشاعت کے متعلق جو دشواریاں پیش آئیں ان کو حسب ہدایت دور کیا جائے ۔ **دوسری تعلیم** یہ تھی کہ امام الزمان اس وقت کون ہے؟ **تیسری تعلیم** میں عقائد اسماعیلیہ بتائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جاتے تھے مثلاً یہ کہ امام صرف سات تھے۔ جن میں سے افضل امام اسمٰعیل بن جعفر صادق تھے۔ چوتھی تعلیم یہ تھی کہ آج تک صرف سات نبی صاحب شریعت ہوئے ہیں جو اپنے نبوت کا اظہار کرتے تھے اور ان میں ہر ایک کے ساتھ ایک خاموش نبی ہوتا تھا جو ان کی تائید وتصدیق کیلئے کمربستہ رہتا تھا چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ حضرت شیث علیہ السلام تھے۔ نوح علیہ السلام کے ساتھ سام۔ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اسمٰعیل علیہ السلام بن ابراہیم علیہ السلام۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ شمعون (بطرس) اور محمد ﷺ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اسماعیل رضی اللہ عنہ بن جعفر کے ساتھ محمد بن اسماعیل بن جعفر الصادق رضی اللہ عنہ۔ پانچویں تعلیم یہ تھی کہ ہر ایک نبی کے لئے بارہ داعی اور نقیب ہوتے ہیں۔ جن میں سے ایک داعی الدعاۃ (مبلغین کا افسر) ہوتا ہے گویہ بارہ فضیلت میں ان سے کم ہیں مگر ان کی اطاعت سخت ضروری ہے۔ چھٹی تعلیم یہ تھی کہ شریعت ہمیشہ فلسفہ کے تابع ہوتی ہے۔ ساتویں تعلیم میں علم جعفر سکھایا جاتا تھا۔ جس میں حروف کی تاثیر اور اشارات اور باہمی طریق مکالمہ سکھایا جاتا تھا۔ آٹھویں میں انسانی حرکات وسکنات کا علم سکھایا جاتا تھا۔ اور علم قیافہ سے بات معلوم کرنے کا طریق معلوم کرایا جاتا تھا اور علم جفر وقیافہ کو علم انبیاء میں بنیادی اصول بتایا جاتا تھا کہ انہی کے ذریعے سے وہ نبوت کرتے تھے۔ نویں تعلیم میں تھا کہ کسی پر یقین نہ کرو۔ جرأت سے کام لو بہر حال ان نقیبوں اور داعیوں نے مصر میں ایک بڑا لاج (فراموش خانہ) قائم کیا ہوا تھا اور کئی ایک اس میں تعلیم پا کر چپکے چپکے حکومت عباسیہ کے خلاف اپنے امام بنی اسماعیل کا حق خلافت ذہن نشین کر رہے تھے۔ حسن بن صباح بھی ان ہی ایام میں یعنی چوتھی صدی کے ابتداء میں پیدا ہو چکا تھا اور مضافات خراسان میں شہر طوس اس کی جائے پیدائش تھی۔ باپ غریب آدمی عیش پرست تھا اور صباح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حمیری عربی النسل کی طرف خود بھی منسوب تھا اور اپنے بیٹے حسن کو بھی منسوب کیا تھا۔

۲......حسن خود کہتا ہے کہ میں اثنا عشری ہوں اور سات برس کی عمر میں اصلاح مذہبی کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔ بقول شخصے والد اہل سنت تھا۔ اور استاد امام موثق الدین بھی اہل سنت ہی تھے۔ مگر یہ شیعہ ہی رہا۔ اور جب روزگار کی تلاش میں نکلا تو اپنے کلاس فیلو حسن نظام الملک کو وزیر سلطنت پایا تو اس کے پاس جا کر وہ بھی وزیر بن گیا اور دل میں ٹھان لیا کہ اپنے محسن کو وزارت سے برطرف کرا دے گا۔ اتفاقاً ایک روز سلطان حسن شاہ (شاہ روم ومصر و خراساں) نے نظام الملک کو حکم دیا کہ تمام ملک کی مردم شماری مع آمد وخرچ کے تیار کرے تو کہا کہ کم از کم دو سال میں تیار ہوگی حسن بن صباح حسد کے مارے آگے بڑھ کر کہنے لگا کہ میں صرف چالیس یوم میں تیار کر سکتا ہوں مگر جب اس نے رپورٹ تیار کی اور سلطان نے تفصیلات پوچھیں تو لاجواب ہوگیا تو اسی وقت حسن نظام الملک نے آگے بڑھ کر عرض کیا کہ میں نے اسی وجہ سے دو سال طلب کئے تھے تو سلطان نے اسی وقت حسن بن صباح کو دربار سے نکال دیا۔

۳......اس وقت زمانہ کی حالت یہ تھی کہ جب سے بنی امیہ برسر اقتدار ہوئے تھے تب سے ہی بنی فاطمہ اور بنی عباس مل کر اندر ہی اندر رعایا سے اپنی بیعت لیتے تھے یہاں تک کہ جب سب رعایا بگڑ گئی تو بنی امیہ کے آخری خلیفہ مراوان الحمار کے عہد میں خراسان سے لے کر شام تک یکدم بغاوت ہوگئی اور بنی عباس نے اپنا پہلا خلیفہ ''سفاح'' قائم کر لیا، اب چونکہ بنی فاطمہ کو اپنی کوشش کا کچھ حصہ نہ ملا تو انہوں نے بدستور سابق اب بنی عباس کے خلاف پوشیدہ بیعت لینی شروع کر دی' مگر غلطی یہ ہوئی کہ بنی فاطمہ کی الگ الگ پارٹیاں اپنے اپنے امام کے لئے بیعت لیتی تھیں جس کی وجہ سے بنی عباس کو موقع بموقع گنجائش ملتی رہی کہ بنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فاطمہ کے فتنہ کو تیغ آبدار سے فرو کرتے رہیں۔ مگر تاہم جابجا بنی العباس کے خلاف محبان اہلبیت کی پوشیدہ پارٹیاں کام کر رہی تھیں جن میں سے اسماعیلی پارٹی کی تبلیغ سب سے بڑھ کر باقاعدہ اور کامل تنظیم کے ساتھ شروع تھی اور مصر میں بنی فاطمہ کی ایک پارٹی کی حکومت قائم ہو چکی تھی اور حسن بن صباح چونکہ سلطان سے ناراض ہو چکا تھا اس لئے جب شام سے چل کر اصفہان پہنچا اور ابوالفضل مجسٹریٹ کے ہاں مہمان ہوا تو وقتاً فوقتاً یوں کہنے لگا کہ سچے دوست دو تین ہی مل جاویں تو سلجوقی سلطان کا تہس نہیں کر دوں۔ مگر ابوالفضل اسے دیوانہ کی بڑھ سمجھتا تھا کیونکہ شام سے کاشغر تک کی حکومت کا اکھاڑ دینا کوئی معمولی کام نہ تھا۔ مگر اسنے یہ وظیفہ بدستور جاری رکھا۔ جس سے ابوالفضل کو خیال پیدا ہوا کہ شاید یہ دیوانہ ہے اس لئے اس کا باقاعدہ علاج دماغی شروع کرا دیا اور اس پردہ تنگ آ کر وہاں سے چل دیا۔ آوارہ گردی کرتے ہوئے ایک اسمٰعیلی نقیب سے آشنائی ہوگئی جس کے ساتھ تبادلہ خیالات کر کے اندر ہی اندر بہت متاثر ہوگیا مگر بظاہر اس کی ایک نہ مانی اس کے بعد کسی جگہ جا کر ایسا بیمار ہوا کہ خدا سے باتیں کرنے لگا۔ لیکن دل میں یہ حسرت رہی کہ اگر کوئی نقیب مل جاتا تو مذہب اسماعیل میں داخل ہو کر مسلمان تو مرتا لیکن خدا کی قدرت کچھ دن بعد تندرست ہوگیا۔ اور نقبا کی تلاش میں پھرنے لگا۔ آخر اسے ایک نقیب ابونجم صباح ملا۔ جس سے اس نے از سرنو تبادلہ خیالات کیا اور مذہب اسماعیلیہ کا معتقد ہوگیا اس کے بعد مومن داعی سے ملا جس کو داعی عراق عبدالملک بن عطاء نے باقاعدہ سند دعوت اور اجازت دعوت بخشی تھی اور اس سے متاثر ہو کر داخل مذہب اسماعیلیہ ہوگیا تو اس نے خلیفہ مصر المستنصر باللہ کے پاس شرفیابی کیلئے بھیج دیا جب وہاں پہنچا چونکہ اس کی شہرت تو پہلے ہی ہو چکی تھی تو خلیفہ نے کمال احترام کے ساتھ داخل دربار کیا جس پر اراکین سلطنت کو حسد پیدا ہوا اور اس کے نکالنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے در پے ہو گئے چنانچہ بدر رحمانی سر عسکر نے ایک دن موقع پا کر اسے زبردستی سے ایک جہاز پر سوار کر دیا جو افریقہ جا رہا تھا اور جس میں فرنگی سوار تھے۔ راستہ میں طوفان آ گیا مسافر پریشان ہو گئے۔ تو یہ کمال تقدس کے ساتھ کہنے لگا کہ خدا نے مجھے کہا ہے کہ یہ جہاز سلامت رہے گا۔ (غالباً اس خیال سے کہ مر گئے تو کون پوچھے گا، بچ گئے تو مفت کی قدوسیت حاصل ہو گی) اتفاقاً طوفان ہٹ گیا اور مسافر اس کے معتقد ہو کر اسمٰعیلی بن گئے اور جب ایک عیسائی ملک میں جہاز آ لگا تو وہاں کے حاکم عیسائی نے ان کو راہب تصور کر کے تواضع کی، پھر جہاز ساحل شام پر آ لگا تو حسن اترتے ہی ایران کو روانہ ہو گیا راستہ میں حلب، اصفہان، خراسان، یزد، کرامان اور ایشائے کوچک کے تمام مشہور شہروں میں ہوتا ہوا اور مذہب اسماعیلی کی نشر و اشاعت کرتا ہوا پھر واپس اصفہان آ پہنچا۔ اور وہاں چار ماہ ٹھہر کر خوزستان میں تین ماہ ٹھہرا۔ پھر وہاں سے نکل کر دامغان آ کر تین سال ٹھہرا۔ اور وہاں سے نکل کر اپنے ہم خیال پیدا کرتا ہوا ''قلعہ التمو نت'' میں آ پہنچا اور وہیں ٹھہر گیا۔

۴...... اگلے زمانہ میں ایک دیلمی بادشاہ شکار کھیلتا ہوا اس سلسلہ کوہ میں آ پہنچا جہاں بعد میں قعلہ التمو نت بنایا گیا تھا اسی سلسلہ کے نشیب میں شکار کھیلتے ہوئے اور اپنا باز چھوڑا تو اس نے شکار مار کر اپنی فرودگاہ عین وہ میدان بنایا جس میں کہ بعد میں قلعہ التمو نت تھا۔ بادشاہ اسے تلاش کرتے کرتے جب اپنے باز کے پاس آیا تو دیکھا کہ ایک بڑا لمبا چوڑا میدان خوشنما منظر کے ساتھ واقع ہے۔ اسے بہت ہی پسند خاطر آیا یہاں تک کہ اس نے چندروز بعد اپنی سیر گاہ کیلئے ایک شاہی عمارت بصورت قلعہ کھڑی کر دی۔ اور اس کا نام ''الہ موت'' رکھا کیونکہ ان کی زبان میں باز کو بلانے کی آواز یہی لفظ تھا۔ جس سے اس نے اپنے باز کو واپس بلایا تھا۔ مگر بعد میں بگڑ کر التمو نت بن گیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد اس کا نام قلعہ طالقان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑ گیا تھا۔ جو شہر قزوین کے صوبہ رود بار میں واقع تھا اور ایک اسماعیلی حاکم مہدی نامی اس میں رہتا تھا جس سے ایک دن حسن نے کہا کہ ہم گوشہ نشینوں کیلئے یہ جگہ بہت مناسب ہے۔ اگر آپ تین ہزار روپیہ لے کر مجھے اتنی جگہ دے دیں کہ جس پر ایک چرسہ آ سکتا ہو تو آپ کی کمال مہربانی ہوگی۔ مہدی نے مان لیا اور بیع ہو چکی مگر جب جگہ کا قبضہ ہونے لگا تو حسن نے چرسہ یعنی گائے کی پوری ایک کھال کی مہین مہین دھجیاں نکال کر ایک دوسرے سے جوڑ کر ان کو اتنا لمبا کیا کہ قلعہ کے تمام احاطہ کو محیط ہو گئیں۔ جس کا یہ مطلب نکلا کہ اس نے تین ہزار روپیہ دے کر سارا قلعہ خرید کر لیا ہے۔ اب مہدی مجبور تھا، حسن کے مریدوں سے ڈر کر وہاں سے چلا گیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حسن پہلے پہل وہاں مسافرانہ زندگی بسر کرتے ہوئے شیخ اسماعیلیہ مشہور ہو چکا تھا اور اپنے تقدس کا زور یہاں تک بڑھایا تھا کہ مہدی بھی مرید ہو گیا تھا۔ آخر الامر اندرون پردہ مریدوں سے مل کر قلعہ لینے کی یوں ٹھانی کہ ایک دن صبح کو مہدی سے کہنے لگا کہ قلعہ ہمارے قبضہ میں کر دو۔ اس نے نہ مانا تو حسن نے اپنے مریدوں سے حملہ کرا دیا' چنانچہ انہوں نے اسے زبردستی پکڑ کر مع سامان کے دامغان پہنچا دیا۔ بہر کیف اب حسن نے فرامش خانہ اپنے قبضہ میں کر لیا اور خلیفہ مصر سے بھی برائے نام ہی متفق تھا۔ ورنہ وہ خود امام بن گیا اور اصول مذہب نو کی بجائے پھر سابقہ ہی رکھے۔ اور مریدوں کی کثرت سے آس پاس کے بادشاہ ڈر کھا گئے، کیونکہ اس کے مریدوں نے جابجا اپنے قلعے بنا لئے تھے اور ''حسن'' نے شدت سے کام لینا شروع کر دیا تھا اور قلعہ کے گرد باغات اور عمدہ عمدہ خوشنما عمارات، تالاب اور کوٹھیں تیار کرالی تھیں۔

۵...... ۴۸۵ھ میں جب ملک شاہ اور نظام الملک دونوں نہاوند میں تھے اور بغداد جانے کو تھے اور قلعہ طالقان پر محاصرہ کیلئے کافی فوجیں بھیج چکے تھے، جن کی وجہ سے قلعہ میں قحط پڑ گیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھا اور لوگ تنگ آگئے تھے تو حسن نے اپنے ایک نوخیز سر فدائی کو نظام الملک کے مار ڈالنے کیلئے بھیج دیا۔ چنانچہ وہ فوراً مستغیث کی صورت میں روتا چلاتا ہوا نظام الملک کے پاس آحاضر ہوا جبکہ وہ رمضان شریف کا روزہ افطار کر کے حرم سرا کو جا رہا تھا۔ لڑکے نے دامن پکڑ کر لمبی کہانی شروع کر دی اور جب نظام الملک کو ہمہ تن متوجہ پایا تو اس کے پیٹ میں چھری گھونپ دی جس سے وہ وہیں مر گیا۔ سلطان کو بڑا غم ہوا' مگر اتفاقاً ایک ماہ بعد وہ بھی اپنی موت سے یا بقول راوی کسی سر فدائی کے زہر پلانے سے مر گیا۔ اس لئے فوجیں واپس آگئیں اور حسن آزادی سے ایسے سر فدائی تیار کرنے لگا جس کا نمونہ قائم ہو چکا تھا جس سے تمام حکمران تھرا گئے اور یہ سلسلہ اس کے جانشینوں میں قائم رہا۔

۶..... قصر التمونت میں وہ تیس سال حکمران رہا مگر اپنا تقدس یہاں تک جمایا کہ اس قصر سے تیس سال کے عرصہ میں صرف دو دفعہ نیچے اترا تھا۔ ورنہ وہ تھا یا چلہ کشی اور تقدس کے مواعظ پر تاثیر یا سلسلہ تصانیف تھا جن کے ذریعہ اپنے مذہب کی نشر و اشاعت میں استدلال قائم کیا کرتا تھا (غالباً مسیح قادیانی نے بھی یہ دو سبق اسی سے حاصل کئے تھے۔ م) تقدس جمانے کی خاطر یہ بھی حکم دے دیا تھا کہ شریعت کی حکم عدولی کی سزا صرف قتل ہوگی۔ چنانچہ اس نے اپنے دو بیٹوں پر یہی حکم نافذ کر دیا تھا۔ وہ یوں کہ اس نے بیٹے حسن حرام کو اس لئے قتل کیا تھا کہ اس نے شراب پی لی تھی' اور دوسرے بیٹے حسین کو اس لئے قصاص میں مار ڈالا تھا کہ اس نے کسی کو قتل کیا تھا۔ ایک نے بانسری بجائی تو اسے قلعہ سے نکال دیا گیا۔ اب تمام لوگ سہم گئے، کسی کو حکم عدولی کی جرأت نہ پڑتی تھی۔

۷..... اپنے قلعہ کے ارد گرد باغات میں ملک کی خوبصورت عورتیں اور چھوٹے لڑکے جمع کر لئے تھے جو ہجرت کر کے وہیں رہا کرتے تھے۔ اور تمام آرائشی سامان، نہریں، شہد اور دودھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی نشست گاہیں، محلات، البسہ فاخرہ، زیورات، اشجار و اثمار اور پر فضا میدان جسے دیکھ کر ہر شخص حیران و ششدر رہ جاتا تھا بڑے حسن انتظام سے تیار کئے تھے۔ اس کام سے فارغ ہونے کے بعد اپنے مرید تین گروہوں میں تقسیم کئے۔ **داعی** پوشیدہ تبلیغ کر کے اپنا ہم خیال پیدا کرنے والے رفیق، **مجتہد** مذہب جو مناسب موقع پر مسائل گھڑ لیا کرتے تھے۔ **فدائی** جو مخالفین کو قتل کرنے میں، تبدیل مذہب، دھوکا فریب اور تمام بے ایمانی کے وسائل اختیار کرنے میں دریغ نہ کرتے تھے' تا کہ ان کو یہ جنت حاصل ہو اور حشیش (بھنگ) کے پودے اس جنت میں لگائے گئے تھے جن کو ان علاقہ میں پہلے پہل حسن نے ہی استعمال کرانا شروع کیا تھا۔ علاقہ رود بار طالقان کے نوجوان سر فدائی یوں بنائے جاتے تھے کہ حسن ان کو اپنے پاس کچھ عرصہ رکھ کر اس صفائی سے بھنگ پلا دیتا کہ انکو معلوم بھی نہ ہوتا تھا جب بیہوش ہو جاتے تو باغات میں پہنچا کر "حور و غلمان" کے سپرد کئے جاتے جوان کو اپنی گود میں لے کر بلائیں لیتیں۔ جب ہوش آتا تو نئی دنیا دیکھ کر محو حیرت ہو جاتے اور حور و غلماں کو اپنے زیر تصرف پاتے اور جو چاہتے کرتے' بلکہ وہ اپنی دلربائی کے کرشموں سے وہ سین پیدا کرتیں جن کی نظیر کسی چکلہ میں بھی نہیں ملتی تھی۔ چھ، سات روز میں باغات کے چھ سات طبقات کی سیر کے بعد وہ بھی بھنگ سے بیہوش کر کے پھر حسن کی خدمت میں واپس بھیج دیتی تھیں۔ اب جو ہوش آیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ پیر کی صحبت میں شرف قدمبوسی حاصل کر رہے ہیں اور جو کچھ وہ دیکھ چکے ہیں سب خواب و خیال ہو گیا ہے تو پیر کا حکم ہوتا ہے کہ جس جنت کی سیر کر چکے ہو اگر اس کی خواہش ہے تو جب تک کوئی سر فدایانہ کام نہ کرو گے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اب یہ نوجوان بڑھ بڑھ قتل مخالفین کی ڈیوٹی اپنی ذمہ لیکر وہ کام کر گزرتے جو مافوق الوسعۃ تصور ہوتے تھے۔ چنانچہ جب سلطان سنجر حملہ آور ہوا تو رات کو کسی فدائی کی وساطت سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سنجر کے سرہانے ایک خنجر رکھوادیا۔ صبح اٹھتے ہی سلطان سنجر خنجر دیکھ کر ڈر گیا کہ یہ کہاں سے آگیا اسی وقت حسن کا خط بھی پہنچ گیا کہ اگر میں چاہتا تو اسی خنجر سے تمہارا سر کٹوادیتا، مگر میں نے مصلحت نہ سمجھی کہ پہلے ہی یہ کام شروع کیا جائے۔ سلطان سنجر نے اس سے متاثر ہو کر صلح کرلی اور واپس چلا گیا۔ لیکن شرائط صلح میں ایک یہ شرط بھی تھی کہ حسن اپنی ترقی نہ کرے، نہ باغ بنائے اور نہ قلعے تیار کرائے اور نہ ہی سرفدائی بھرتی کرے اور نہ منجنیق واسلحہ کی طاقت بڑھائے۔ اس کے معاوضہ میں شہر "قم" کی آمدنی شیخ الجبال (حسن بن صباح) کو دی گئی اور اس نے بڑی خوشی سے یہ شرط منظور کرلی' کیونکہ یہ لوگ پہلے ہی اپنی تبلیغ باطن اور اندرون پردہ کے حاتم ہو چکے تھے' اور اسی وجہ سے ان کا مذہبی نام مسلمانوں کے ہاں باطنی قرار پاچکا تھا۔ کبھی ان کو "حشیشی اسماعیلی" یا "قرامطی" بھی کہتے تھے۔ مصر اور ہندوستان تک کے شیعہ اسماعیلی [1] تھے۔ انکا اعتقاد تھا کہ حق خلافت جعفر صادق کے بعد حضرت اسماعیل کا تھا۔ پھر آپ کی نسل میں مخفی طور پر امام مہدی تک پہنچ گئی اور جب دعوت فاطمیین عہد عباسیہ میں الگ ہو کر شروع ہوئی تھی تو سب سے پہلے ایک داعی نے جس کا لقب **قرامطی** تھا "شیخ الجبال" کی طرح الگ مذہب گھڑ لیا تھا۔ جس میں محرمات کی اجازت تھی۔ اس نے بغاوت کر کے عمان میں اپنا دارالخلافہ مقرر کرلیا تھا۔ جو خلفائے مصر فاطمیین، اور خلفائے بغداد عباسیین کے زیر اثر نہ تھا۔ اس کے تابعدار "قرامطی" کہلاتے تھے اور انہوں نے یہاں تک زور پکڑا تھا کہ شرک و بدعت مٹانے کی خاطر بیت اللہ شریف تک کو گرانے کیلئے تیار ہوگئے تھے جو ان سے نہ ہو سکا۔ مگر حجر اسود اٹھا کر عمان کو لے گئے تھے جس کو مسلمانوں نے بیس سال بعد پھر حاصل کیا تھا۔ شیخ الجبال نے جب دیکھا کہ ظاہری بغاوت میں آخر مغلوب ہونا

[1] آغاخانی شیعہ اسماعیلی کی ایک شاخ ہے جو نزاری کہلاتے ہیں اور اپنا مذہب چھپاتے چھپاتے ہندو نما بن گئے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑتا ہے اس لئے اس نے در پردہ بغاوت شروع کر دی جو حشیش کے ذریعہ سے پھیلی تھی۔ اس لئے اس کا فرقہ بنام **حشیشی** اور **باطنی** بھی مشہور ہو گیا۔ ملک شاہ نے ایک دفعہ سفارت بھیجی جس نے تمام حالات دریافت کر کے پیش کیا تھا کہ یہ قلعہ سلطان کے قبضہ میں کر دیا جائے مگر اس نے اپنا رعب یوں دکھایا کہ ایک مرید کو حکم کیا تو اس نے فوراً خودکشی کر لی دوسرا برج پر تھا اسے حکم دیا تو فوراً نیچے گر کر مر گیا' کیونکہ وہ منتظر رہتے تھے کہ حکم ہو تو مر کر جنت حاصل کی جائے۔ اب سفارت خوفزدہ ہو کر واپس چلی گئی اور اس نے انتظام کرنا شروع کر دیا۔ ترکستان سے مصر تک اپنے تمام داعی بھیج کر سرفدائی پیدا کر لئے اور مسلمانوں نے فتوائے تکفیر جاری کر کے سرفدائیوں کا قتل ضروری سمجھا۔ مگر وہ اور بھی تیز ہو گئے اور شام میں بھی جم گئے۔ ان دنوں صلیبی لڑائیاں وہیں ہوتی تھیں۔ والی حلب ''رضوان'' نامی اسمٰعیلی تھا، اس نے عیسائیوں سے مل کر مسلمانوں کو قتل کرنا شروع کیا' مگر جب وہ مر گیا تو پھر مسلمانوں نے اسماعیلیوں کو بیدریغ قتل کیا۔ اور انہوں نے بغداد میں عین دربار کے روبرو والی خراسان کو یہ سمجھ کر مار ڈالا کہ وہ ''اتابک'' والی دمشق ہے۔ اب تمام والیاں ملک پر ہیبت بیٹھ گئی اور اپنے سنگین قلعے خود ہی مسمار کر دیئے، کہ کہیں شیخ الجبال کو نہ دینے پڑیں۔ آخر ۲۵ جمادی الثانی ۵۱۸ھ میں شیخ الجبال مر گیا اور وصیت کی کہ ''کیا بزرگ'' داعی الدعاۃ (گرینڈ ماسٹر) ہو کر سب پر حاکم ہو' دیدار علی نظام الملک ہو اور قصرانی سپہ سالار ہو۔ مگر سلطان سنجر کے بیٹے محمود نے قلعہ پر قبضہ کر لیا اور اسماعیلیوں کو سخت اذیت پہنچائی۔ لیکن جب محمود مر گیا تو پھر ''کیا بزرگ'' نے قلعہ واپس لے لیا اور قزوین تک حکومت حشیشی کا احاطہ وسیع ہو گیا۔

۸...... ''کیا بزرگ'' کے عہد خلافت میں فدائیوں نے قتل عام کیا' چنانچہ سب سے پہلے اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے سرفدائی بھیج کر "ابو ہاشم گیلانی" کو گیلان سے گرفتار کر کے مروا ڈالا کیونکہ اس نے اپنی امامت کا دعویٰ کیا تھا اور جب اسے روکا گیا تو سختی سے جواب دیا تھا۔

دوم: والی موصل کو سرفدائیوں نے مار ڈالا جن میں سے سات گرفتار ہو کر مارے گئے اور ایک بچ نکلا، جب اس کی والدہ نے پہلے سنا تھا کہ وہ شہید ہو گیا ہے اس لئے بہت خوش تھی اور کپڑے بدل کر آراستہ ہوئی تھی۔ بعد میں جب سنا کہ وہ بچ گیا ہے تو سخت غمزدہ ہو کر کپڑے پھاڑ ڈالے کہ ہائے اسے جنت نصیب نہ ہوئی۔

سوم: مصر کے خلیفہ ہشتم فاطمی کو بھی مار ڈالا کیونکہ ان کے نزدیک مصر کی حکومت نزار کا حق تھا جس سے فاطمیوں نے حکومت چھین لی تھی۔

چہارم: آٹھ سال کے بعد خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کو بغداد میں سر بازار بری طرح مار ڈالا اور کان کاٹ کر لاش باہر پھینک دی۔

پنجم: دولت شاہ والیٔ اصفہان کو مار ڈالا۔

ششم: آقا مستنصر باللہ حاکم مراغہ کو بھی شہید کر ڈالا۔

ہفتم: ابو القاسم حسن مفتی قزوین کو بھی نہ چھوڑا۔ غرض کہ ہر طبقہ کے لوگوں میں یہ خوف پیدا ہو گیا تھا کہ آج نہیں تو کل ضرور مارے جائیں گے اور سرفدائیوں نے بھیس بدل بدل کر تمام ایشیاء کو چھان مارا بلکہ یورپ میں بھی داخل ہو گئے تھے اور حکومت کی طرف سے ان کے پسماندگان کو جاگیریں دی جاتی تھیں۔ غلام ہوتے تو آزاد کئے جاتے اور مر جاتے تو سیدھی جنت نما دوزخ کی راہ مل جاتی۔

۹...... "کیا بزرگ" کے بعد اس کا بیٹا "محمد" خلیفہ ہوا جس کے عہد میں الراشد باللہ خلیفہ بغداد اپنے باپ مستنصر باللہ کا انتقام لینے کو فوج لے کر روانہ ہوا تو راستہ میں ہی اس کو خواب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گاہ میں سرفدائیوں نے مارڈا۔ جب محمد کو یہ خبر پہنچی تو ایک ہفتہ تک چراغاں کیا اور خوشیاں منائیں مگر چونکہ وہ علمی قابلیت نہ رکھتا تھا اس لئے سرفدائی اس کے گرویدہ نہ ہوئے بلکہ اس کے بیٹے حسن کی طرف راغب ہو گئے اور جب اسے اس اندرونی سازش کا سراغ ملا تو اس نے تمام ایسے ۲۵ سرفدائیوں کے سر کٹوادیئے۔ بیٹے نے ڈر کر صاف کہہ دیا کہ میرا ان سے کوئی سروکار نہ تھا' یہ خود دہریہ تھے۔ مگر درپردہ اس نے پھر اپنے ہم خیال پیدا کر لئے کیونکہ اس کے باپ سے قلعوں کا انتظام نہ ہوسکتا تھا۔ جو خراسان سے بحر خزر اور آذربائیجان تک پھر وہاں سے جنوب کو عراق اور بجستان تک اور وہائی سے سواحل روم تک پہاڑی سلسلوں میں سینکڑوں کی تعداد میں تھے۔ اور ابھی ان کوششوں میں مصروف ہی تھا کہ اس کا باپ مر گیا۔

۱۰......اب حسن خلیفہ سوم نے تخت نشین ہوتے ہی اعلان کر دیا کہ مجھے امام غائب نے خط لکھا ہے، سرفدائی آ کر سن جائیں۔ ۲۷ رمضان کو سب فدائی جمع ہو گئے تو اس نے منبر پر کھڑے ہو کر وہ خط سنایا کہ امام مہدی (امام غائب) کہتے ہیں کہ حسن ہمارا داعی اور نقیب ہے اس لئے اس کی اطاعت واجب ہے اور جس امر کا حکم دے اسے مانو اور جس سے روکے اس سے رک جاؤ۔ کیونکہ اس کا کلام وحی الٰہی ہے اور وہ ملہم بالغیب ہے، اس کے بعد اس نے کہا کہ جو میری اطاعت کریں وہ مبارک اور قدسی ہیں اور ان سے قیود شرعی اٹھا دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ اسی وقت روزے تڑوائے گئے اور بڑی دعوت قائم کی گئی۔ جس میں شراب بھی پی گئی اور اسی آزادی کے جلسہ کے بعد مسلمانوں میں اس فرقہ باطنیہ کا نام ''فرقہ ملاحدہ'' (بے دین) قرار پایا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ حسن بن صباح جب خلیفہ فاطمی مصر کو ملا تھا تو اس خلیفہ نے کہا تھا کہ میرے بعد میرا بیٹا نزار خلیفہ ہوگا مگر نزار کو خلافت نصیب نہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئی' لیکن اس ایک چھوٹا بیٹا ''قلعہ التمونت'' میں لایا گیا اور در پردہ پرورش پا کر جوان ہوگیا شادی ہوئی تو اس کے ہاں ایک بیٹا حسن نامی پیدا ہوا اور اسی دن ''محمد بن کیا'' کے ہاں بھی ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جو حسن سے تبدیل کیا گیا تھا۔ اب میں وہی حسن ہوں جو محمد کے گھر نزار کی اولاد سے پرورش پا کر خلیفہ وقت بنا ہوں۔ اس طرح اس نے مصر کی خلافت کا بھی نام مٹا دیا تھا اور چار سال بعد اپنے سالہ کے ہاتھ سے مارا بھی گیا اور سید بننا کام نہ آیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ''محمد ثانی'' تخت سلطنت پر متمکن ہوا۔

١١۔۔۔۔۔ محمد ثانی اپنے باپ سے بھی بڑھ کر فلاسفر اور عالم شریعت تھا۔ اس نے تخت نشین ہوتے ہی اپنے باپ کے قاتل مروا ڈالے اور اسی کے عہد میں ''امام فخر الدین رازی'' شہر ''رے'' میں وعظ کرتے تھے اور بدنام ہو گئے تھے کہ وہ بھی اسماعیلی ہیں' اس اشتباہ کو دور کرنے کیلئے آپ نے ایک دفعہ وعظ میں 'ملاحدہ'' کے خلاف سخت لفظ کہہ دیے۔ مگر جب محمد ثانی کو خبر ملی تو اس نے اپنا ایک سرفدائی بھیجا کہ آپ کو سیدھا کرے۔ وہ سات ماہ تک شاگرد بن کر زانوئے ادب خم کر کے معتقد بنا رہا' آخر ایک دن موقع پا کر آپ کے حجرہ میں سینہ پر بیٹھ گیا اور خنجر سینہ پر رکھ دیا۔ آپ نے کہا آخر تمہارا مطلب کیا ہے؟ کہا کہ تم ہمیں برا کہنا چھوڑ دو۔ تو آپ نے وعدہ کیا کہ آئندہ میں ملاحدہ کے متعلق کوئی لفظ نہ کہوں گا' تو وہ سینہ پر سے اتر کر کہنے لگا کہ یہ نہ سمجھنا کہ میں نے تم پر رحم کھایا ہے، بلکہ مجھے قتل کا حکم نہ تھا۔ ورنہ آپ ضرور مارے جاتے۔ یہ کہہ کر اس نے تین قیمتی تھان اور تین سو اشرفیاں نذر کیں اور واپس چلا گیا اور کہہ گیا کہ یہ تنخواہ آپ کو سالانہ ملتی رہے گی۔ زبان بندی کے متعلق امام سے لوگوں نے پوچھا تو کہا کہ میں ملاحدہ کے متعلق کچھ نہیں کہوں گا۔ کیونکہ ان کے ارادے بہت تیز ہیں۔ کہتے ہیں کہ محمد ثانی نے آپ کو قلعہ میں رہنے کیلئے بلا بھیجا تھا مگر آپ نے معذرت پیش

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر کے جان چھڑائی تھی۔ اس وقت سلطان صلاح الدین نے خلافت فاطمیہ کا خاتمہ کر کے حلب میں تھا کہ چار فدائی اس پر آپڑے، مگر وہ بچ نکلا اور شہر مسیات کا محاصرہ چھوڑ کر شام سے روانہ ہو گیا' تو انہوں نے اپنا سردار رشید الدین سنان بنالیا، جس نے پہلے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور ایک کتاب پیش کر کے کہنے لگا کہ میں بروزی خدا ہوں' پھر اس نے اپنا سفیر بیت المقدس بھیجا مگر عیسائیوں نے اسے مارڈالا اور قاتل بھی نہ دیا۔ اسلئے سرفدائیوں نے عیسائیوں کو بھی قتل کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ کنٹراؤ شہر طائر میں مارا گیا۔ فریڈرک شہر میلان کا محاصرہ کر رہا تھا تو وہ بھی وہیں قتل کیا گیا۔ کنٹراؤ کے قتل کے بعد دو سال جب شانپین فلسطین کا سفر کرتا ہوا شہر مسیات میں پہنچا تو سنان کے ہاں مہمان ہوا' اس نے مرعوب کرنے کیلئے ایک برج دکھایا جس کے ہر زینہ پر دو دو سپاہی کھڑے تھے، دو کو اشارہ کیا فوراً گر کر مر گئے۔ سنان نے کہا آیا ایسی فرمانبردار سپاہ آپ کے پاس ہے، کہا میں کجا؟ کسی کے پاس نہیں۔ پھر سنان نے کہا حکم دوں تو سب گر کر مر جائیں۔ بتاؤ کوئی دشمن ہے تو اسے مروا ڈالوں۔

۱۲......محمد ثانی کے بیٹے حسن ثالث نے اس کو زہر دلوادیا اور خود تخت نشین ہو گیا۔ مگر یہ مسلمانوں کا ہم عقیدہ تھا۔ حسن بن صباح کی تعلیم کی کتابیں جلادیں، مسجدیں آباد، کیں اور حج کو گیا اور مسلمانوں نے غنیمت سمجھ کر اس کی بڑی عزت کی مگر اس سے ڈرتے بھی تھے۔ ڈیڑھ سال تک اسلامی ممالک میں پھرتا رہا۔ اور مسلمانوں سے اتفاق پیدا کیا' مگر سرفدائی برخلاف ہو گئے اور زہر سے مارڈالا گیا۔

۱۳......حسن ثالث کا بیٹا محمد ثالث علاؤ الدین ابھی نو برس ہی کا تھا کہ تخت نشین ہوا اور اپنے باپ کے قاتلوں کو مارڈالا اور باطنی مذہب پھر زور پکڑ گیا کیونکہ وہ آغاز حکومت میں ہی بیمار ہو گیا تھا' فصد لیا گیا تو اس کا دماغ اور کمزور ہو گیا۔ کسی کی بات برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس لئے اراکین سلطنت خود ہی چپکے چپکے انتظام کرتے تھے۔ اسی کے عہد میں سلطان خوارزم نے آرخان کو نیشاپور مع مضافات کے بخش دیئے، مگر وہ کسی مہم پر تھا۔ اس کے قائم مقام نے اسی گھمنڈ میں باطنیوں کے چند شہر لوٹ لئے۔ شیخ الجبال نے سرفدائی بھیج کر آرخان کو قتل کرادیا۔ اور شہر میں علاؤالدین کے نعرے لگاتے ہوئے وزیر پر حملہ آور ہوئے۔ مگر وہ بچ نکلا اور لوگوں نے ان کو ڈھیلے مار مار کر مار ڈالا۔ اسی وقت **بدرالدین احمد** شیخ الجبال کی طرف سے سفیر ہو کر آیا اور وزیر کا مہمان ہوا۔ اور اس شرط پر صلح ہوئی کہ جنگ کا خاتمہ کیا جائے اور قلعہ "دامغان" باطنی خرید کرلیں۔ وہ سفیر ایک دن وزیر کے دسترخوان پر بیٹھا تھا کہ کہنے لگا ہمارے دوست ہر جگہ ہیں، وزیر نے کہا اس جگہ پر کتنے ہیں؟ کہا کہ پانچ۔ وزیر نے اس کی طرف رومال پھینک کر ان کو امان دی کہ سامنے آئیں تو اس کے خاص ملازم پانچ سامنے حاضر ہوگئے۔ وزیر سہم گیا اور منت ساجت کرنے لگا کہ آپ مجھے اپنا نوکر سمجھیں مگر میری جان بخشی ہو سفیر واپس چلا گیا۔ مگر بادشاہ نے وزیر کو حکم دیا کہ ان پانچ باطنیوں کو آگ میں ڈال دے، مجبوراً جلا دیئے گئے، مگر وہ بڑے خوش تھے۔ شیخ الجبال نے جب سنا تو پچاس ہزار اشرفی تاوان میں طلب کی۔ اس وزیر نے غنیمت سمجھ کر قلعہ دامغان کی قیمت بھی واپس کردی۔ انہی ایام میں **محمد ثالث** اپنے ایک نوکر کے ہاتھ سے قتل ہوا۔

۱۴...... اس کے بعد اس کا بیٹا رکن الدین خورشاہ آخری خلیفہ تخت نشین ہوا۔ اسی کے عہد میں **منقو خان** تاتاریوں کا بادشاہ مشرق میں تھا۔ اس کے بھائی ہلاکو خان سپہ سالار نے مغرب کی طرف دریائے جیحون سے نیل تک سلطنت مغلیہ قائم کرنے کی خاطر حملہ کردیا، کیونکہ باطنی مغلوں پر حملہ آور ہوتے تھے اور خود خلیفہ بغداد بھی ملتجی ہوا تھا کہ باطنی ڈیڑھ سو سال سے تنگ کررہے ہیں، ان کا استیصال تمہارے سوا ممکن نہیں۔ اب وہ "تورہ چنگیز خانیہ" کی زیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہدایت مخالفین کے اہل وعیال کو تہ تیغ کرتا ہوا بڑھا۔ بدقسمتی سے شیخ نصیر الدین طوسی نے ایک کتاب لکھ کر خلیفہ بغداد مستعصم باللہ کی خدمت میں پیش کی' جس میں اس نے بہت خوشامد کی مگر اس کے وزیر ابن علقمی نے اپنی عداوت کی بناء پر کہہ دیا کہ اس نے آپ کو **خلیفۃ اللہ فی ارضہ** کا خطاب نہیں دیا تو خلیفہ نے ناراض ہو کر وہ کتاب دجلہ میں ڈلوادی۔ اور شیخ نصیر الدین، شیخ الجبال کے پاس چلا گیا۔ مگر چونکہ وہاں بھی اس کو خاطر خواہ جگہ نہ ملی۔ اسی لئے ہلاکو خان سے ملکر حکومت بغداد اور حکومت باطنیہ کا خاتمہ کروادیا اور شام میں سلطان بیبرس نے شام کی باطنی حکومت کا استیصال کر دیا۔ اب عراق، شام اور ایران میں باطنی برائے نام رہ گئے۔ **تیمور لنگ** جب ماژندران میں داخل ہوا تو اس نے وہاں پر بھی انکا خاتمہ کر دیا۔ ترکی سلاطین نے بھی یمن، حضر موت، بحرین میں انکا خاتمہ کر دیا۔ مگر جو بچے، سندھ میں آبسے اور یہاں ملتان اور ناصرہ (جو اس وقت معدوم ہے) کو اپنا مرکز بنالیا اور چونکہ بغداد کی حکومت نگرانی نہ کرسکتی تھی اسی لئے ملتان اور ناصرہ کی حکومت نے مسلمانوں کو باطنی بنانا شروع کر دیا۔ جب **سلطان محمود غزنوی** آیا تو اس نے **ابوالفتح** باطنی سے جو سومرہ خاندان سے تھا ملتان واگذار کرایا اور **ابوالفتح** سراندیپ کو بھاگ گیا۔ اور انگریزی حکومت تک ایرانی اور ترکی وہاں حکمران رہے۔ ابوالفتح مذکور کی اولاد دکن، گجرات میں پھیلی جو بعد میں بھورے مشہور ہوگئے۔ ان دنوں حضر موت اور یمن کے باطنی بھی گجرات میں تجارت کرتے تھے' ان کی اولاد بھی بھورے مشہور ہوگئی۔ اب وہ آرام سے زندگی بسر کرنے لگے' مگر ایرانی باطنیوں نے دعویٰ کیا کہ ان کا امام **شاہ خلیل** ہے۔ شہر خیج متصل شہر ''قم'' میں رہتا ہے' جو اسماعیل بن جعفر کی نسل سے صاحب کرامات ہے' جس کی زیارت کو بھورے بھی جاتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۳۰) اسماعیلی فرقے جو شام میں رہتے ہیں

۱...... یہ تین فرقے ہیں۔ دروزی۔ خضروانی اور سویدانی۔ یہ تینوں گو حسن بن صباح کے معتقد نہیں ہیں مگر ان کا طریق معاشرت وہی ہے جو اس نے مقرر کیا تھا، چنانچہ دروزی شام کے پہاڑوں کی درزوں میں رہتے ہیں ان کی وجہ تسمیہ میں لوگ حیران ہیں کسی نے کہا کہ درز کپڑے کو کہتے ہیں۔ درزی کمینہ قوم ہے جو کپڑے کی درز کی مانند کسمپرسی کے عالم میں پڑی رہتی ہے۔ کسی نے کہا کہ درز خوش آدمی کو کہتے ہیں اور وہ آزاد ہیں اس لئے دروزی ہوئے انگریزی محققین نے کہا کہ کونٹ اوف درز کے تابعدار اور عیسائی ہیں اور کسی نے کہا کہ ''نارمن'' نسل سے جرمنی النسل ہیں۔ بہر حال اب یہ ثابت ہوا ہے کہ حکومت ٹرکی کے ماتحت خراج گذار مسلمانوں کی ایک جماعت ثابت ہوئے ہیں، جو اپنے آپ کو موحد کہلاتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ توحید کی اصلی ماہیت ہم پر ہی منکشف ہوئی ہے۔

۲...... الحاکم بامر اللہ مصر میں فاطمی خلیفہ تھا۔ محمد بن اسمٰعیل نامی ایک اسماعیلی داعی نے اعلان کیا کہ الحاکم بامر اللہ مظہر الٰہی یا بروز خداوندی اور خدا کا روپ دیوتا ہے، حاکم نے بھی اپنے قوت بازو سے اپنی خدائی کا اعتراف کرایا۔ مگر جو زیادہ تر معتقد ہوئے وہ دروزی ہی تھے۔ حمزہ بن علی نے کتاب الدروز لکھی جو اس وقت یورپ میں چھپ چکی ہے۔ اس میں اس نے ایک لوح خداوندی کے اندر ظاہر کیا ہے کہ محمد (ﷺ) کو قرآن شریف کا اصلی مفہوم معلوم نہ تھا، صرف ظاہری اور لغوی معانی سمجھے تھے۔ اس لئے خدا نے انسانی روپ لیا اور اصلی معانی سمجھائے۔ جو الحاکم بامر اللہ نے اپنے تبلیغی خط مسمّی بہ ''عقائد'' میں بیان کئے ہیں اور ہم ہی ایک واحد جماعت ہیں جس کو پیغمبر اسلام کے بعد ایمان کے لئے خدا نے مخصوص کیا ہے

(قادیانی اور مکتر ینی نوٹ کرلیں)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳......انکا یہ بروزی نبی جناب امام اسماعیل بن جعفر صادق کی اولاد سے ثابت کیا جاتا ہے اور والدہ کی طرف سے بھی جناب فاطمہ علیہا السلام کے سلسلہ سے ملا دیا ہے۔ وہ ایک پہاڑ پر وحی لینے جایا کرتا تھا۔ ۳۶ سال اور چھ ماہ حکومت کی اور اپنی کرخت شریعت منوانے میں لوگوں کو تباہ کیا۔ آخر لوگ تنگ آ گئے تو اس کی ہمشیرہ سِتُّ الملک کی سازش سے جبکہ وہ وحی لینے پہاڑ پر گیا تھا مارڈ الا گیا اور اس کی لاش بھی کہیں پھینک دی گئی۔ مگر مریدوں نے یہ سمجھ لیا کہ وہ غائب ہو کر جنت میں زندہ ہی چلا گیا ہے' اگر چاہے تو ابھی واپس آ کر مخالفین کا ناک میں دم کر دے گا۔ اب نہیں تو پھر جب کبھی بھی واپس آیا، قیامت تک ہماری ہی حکومت ہوگی اور مخالفین کو یہاں تک ذلیل کیا جائے گا کہ وہ اپنے لباس میں خاص نشان رکھیں گے جس سے وہ شناخت ہو سکیں۔

۴......موحدین کا خیال ہے کہ قرآن کا اصلی مفہوم ہمیں ہی حاصل ہوا ہے۔ جس کو پیغمبر اسلام بھی نہیں پا سکے۔ اسی لئے آپ کے متعلق ان کو نیک ظن نہیں۔ کیونکہ جب ان کا نبی مرا تھا تو دوسرے روز ایک مسجد کے دروازے پر اس کی طرف سے ایک فرمان (عقائد نامہ) نظر آیا جس میں اس نے افسوس ظاہر کیا تھا کہ ہر چند مصریوں کو سمجھایا گیا مگر وہ نہ سمجھے آخر وہ لوگ اس کام کے لیے منتخب کئے گئے جو خدا کے ہاں نہایت ہی مقدس (دروزی) ہیں۔ اس لئے موحدین اس فرمان کی قدر قرآن سے بھی زیادہ کرتے ہیں۔ مگر ان کی عملی حالت یہ ہے کہ ان کی مسجدیں غیر آباد ہیں، کوئی اذان دے تو کہہ دیتے ہیں کہ ''گدھے خاموش رہو چارہ مل جائے گا''۔ ہر ایک مسجد کے اندر ایک مورتی کپڑوں میں لپٹی ہوئی موجود رہتی ہے۔ جس کی زیارت کے حقدار خاص خاص موحدین کے سوا دوسرے نہیں ہوتے۔ یہ مورتی بچھڑے کی شکل کی ہوتی ہے جو امام غائب کی نشانی بتائی جاتی ہے۔ مسجدیں پہاڑ کی چوٹی پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتی ہیں۔ مگر وہ نماز روزہ سے آزاد ہیں۔ شراب آزادی سے پیتے ہیں لحم خنزیر شوق سے کھاتے ہیں، نکاح وطلاق میں بھی آزاد ہیں۔ مگر طلاق شوہر کے ہاتھ میں ہے اگر شوہر کہہ دے کہ جاؤ اور جب تک اس لفظ کے ساتھ ''واپس آؤ'' کا فقرہ نہ ہوا سے تین طلاق سمجھا جاتا ہے' جو طلاق کے سوا رفع نہیں ہوسکتیں۔ کتاب الدروز کا صندوق بہت پوشیدہ رکھا جاتا ہے اور جہاں پر پڑا ہے وہاں سے اٹھانے کا حکم نہیں۔ کیونکہ وہ جگہ بھی بہت مقدس ہو چکی ہے۔ حکومت عثمانیہ کے ماتحت یہ باجگذار خود مختار ہو کر رہے ہیں۔ برائے نام رعایا تھے ورنہ بات بات پر بغاوت کرتے تھے۔ ان کی تعلیم عملی طور پر ہوتی ہے۔ بچوں کو بڑوں کی صحبت میں بٹھا کر ایسا ہوشیار کر دیا جاتا ہے کہ بڑی بڑی کونسلوں میں دندان شکن جواب دینے لگ جاتے ہیں۔ مگر ان کا ہر ایک کام پر اسرار ہے، کسی کو کچھ معلوم نہیں۔ ان میں مشترکہ جلسے ہوتے ہیں جن میں خیال کیا جاتا ہے کہ فحش اور حیا سوز امور کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ ان میں ایک پیشینگوئی مشہور تھی کہ انگریز ان کو مسخر کریں گے' اس لئے یہ انکے دشمن رہے اور بددعا بھی دیتے تھے تو یوں کہ'' جاؤ خدا تیرے سر پر ہیٹ رکھے''۔ انگریزوں کو بھی خیال تھا کہ وہ عیسائی بگڑے ہوئے ہیں مگر بعد میں ابھی سو سال نہیں ہوئے کہ ان کو ثابت ہو گیا کہ یہ تو مسلمان بگڑے ہوئے ہیں (مگر خدا کی قدرت ہے کہ وہ پیشینگوئی پوری ہوگئی اور فرانس نے وہ علاقہ فتح کر لیا ہے)

۵..... خضریوں کے مرکز شہر مسیاۃ پر نصیری (بنی ارسلان) حکمران چلے آتے ہیں اور شہر فزارہ (سویدانیوں کا مرکز) بھی ان کے ہی ماتحت ہے مگر یہ تینوں فرقے آپس میں بگڑے رہتے ہیں۔ ۱۸۰۹ء کی ابتداء میں خضریوں اور سویدانیوں نے نصیریوں کو مار مار کر قلعہ سیاۃ سے نکال دیا اور شیخ مصطفیٰ ادریس کو اپنا سلطان بنایا۔ بعد میں نصیریوں نے ہر چند کوشش کی مگر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قلعہ پر قابض نہ ہو سکے۔ آخر اپنی پرانی چال چلے کہ خضری بن کر شہر مسباۃ میں تمام جگہ میں پھیل گئے' یہاں تک کہ شیخ مصطفیٰ ادریس کے خاص مصاحبوں میں اپنی کافی جمیعت پیدا کر لی اور قلعہ کی فوجوں میں بھی کافی تعداد میں بھی موجود ہو گئے۔ ایک دن موقع پا کر سلطان شیخ مصطفیٰ ادریس کے پیٹ میں چھریاں گھونپ کر اس کو ہلاک کر دیا اور سارے نصیری اپنے لباس اصلی میں جمع ہو کر قلعہ پر قابض ہو گئے اور آج تک خضری اور سویدی سر نہ اٹھا سکے۔

۶.....خضری اور سویدانی اس عقیدہ میں شریک ہیں کہ حضرت علی بروز الٰہی اور خدا کا اوتار تھے اور نجف میں بغداد سے دو چار منزل کے فاصلہ پر حضرت امام کے مزار پر حج چھوڑ کر بھی جاتے ہیں۔ اور کعبہ مکرمہ کے نزدیک ایک غیر معلوم جگہ پر بھی پوشیدہ پوشیدہ کسی مزار کی زیارت کرنے کو جاتے ہیں' مگر ابھی تک معلوم نہیں ہوا کہ وہ کس کا مزار ہے۔

۷.....ان تینوں فرقوں کے علاوہ چند اور فرقے بھی ہیں: اول زیدیہ جو جناب زید بن زین العابدین بن حسین بن علی علیہ السلام کے پیرو ہیں۔ ان کے نزدیک خلافت شیخین صحیح ہے اور اماموں کی تعداد بارہ تک محدود نہیں بلکہ ایک وقت میں مختلف امام ہو سکتے ہیں اور وضیع شریف پر حکمرانی کرنے کا حقدار ہو سکتا ہے۔

دوم: جعفریہ جو جناب زین العابدین کے بعد زید کی بجائے آپ کے بیٹے امام باقر کو امام جانتے ہیں۔ پھر ان کے بیٹے امام جعفر صادق کو امام مان کر ختم کر دیتے ہیں۔

سوم: اسماعیلیہ جو امام جعفر صادق کے بیٹے اسماعیل کو امام سمجھ کر سلسلہ ختم کر دیتے ہیں۔ جناب اسماعیل جناب امام جعفر صادق کے حین حیات میں ہی ایک بیٹا محمد نامی چھوڑ کر وفات پا چکے تھے جس کو متمم امامۃ سمجھ کر یوں بتایا گیا کہ یہ لڑکا گویا خود اپنا باپ اسمٰعیل ہی ہے۔ مغرب میں جا کر انہوں نے اپنی حکومت قائم کر لی۔ ان کے نزدیک امامت سات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سات کا دورہ ختم کرتی ہے چنانچہ جناب اسمٰعیل تک سات امام ختم ہوئے اور محمد بن اسمٰعیل سابع تام ہیں۔ کیونکہ اپنے باپ کی ڈیوٹی دیتے رہے ہیں۔ ان کے بعد تین امام مخفی تھے۔ جن کی بجائے ان کے نقیب حکمران رہے۔ **اول** منثور بن محمد مکتوم دوم جعفر مصدق اور سوم حبیب۔ نقباء کی تعداد بارہ رہتی ہے۔ بہرحال جب یہ دور ختم ہوا تو پھر سات ظاہری اماموں کا دور شروع ہوا۔ جن میں سے پہلا امام **عبیداللہ مہدی** ہے، جس نے مصر میں خلافت فاطمی شروع کی تھی۔ دوم ابوالقاسم محمد (قائم بامراللہ) **سوم** اسمٰعیل (منصور) **چہارم** سعد (المعز لدین اللہ) **پنجم** نزار (عزیز بامراللہ) **ششم** الحاکم بامراللہ **ہفتم** علی الظاہر لدین اللہ۔ اس کے عہد میں چار سال اس کی پھوپھی ''ست الملک'' حاکم رہی۔ اسی لئے اس کے بعد ابوتمیم سعد المستنصر باللہ حاکم ہوا جس سے حسن بن صباح کی ملاقات ہوئی تھی۔ غرض کہ جب نقابت ظاہر ہوتی ہے تو امامت مخفی ہوجاتی ہے اور جب امامت ظاہر ہوتی ہے تو نقابت مخفی ہوجاتی ہے اور قرآن کے ہر حکم قطعی کیلئے ایک تاویل بھی ضرور ہوتی ہے جس کی وجہ سے اسلام ترمیم ہوسکتا ہے۔

۸...... حسن بن صباح معقولی آدمی تھا اسی لئے اس نے ثابت کیا کہ خدا **مجرد عن المادۃ** اور **مجرد عن الصفات** ہے ورنہ مخلوق کے ساتھ تشبیہ حاصل ہوجاتی ہے اور جو صفات اس کی طرف منسوب ہیں وہ عارضی ہیں۔ جو مخلوق کی فیضیابی سے خود بخود پیدا ہوگئے ہیں۔ مثلاً جب اس نے کسی کو طاقتور بنایا تو قدرت کو خدا کی طرف منسوب کر کے اُسے قادر کہا جاتا ہے وجود سے بھی وہ خالی ہے کیونکہ یہ صفت بھی مخلوقات کو موجود کرنے سے ہی اس کو حاصل ہوئی ہے یعنی تمام صفات اضافیہ ہیں حقیقیہ نہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۳۱) خلاصۂ کتاب ھذا

۱...... بابی اور بہائی تعلیم حسن بن صباح یا دیگر اسمٰعیلی فرقوں کی یادگار ہے۔ جو دولت قاچاریہ ایران میں چپکے چپکے پرورش پاتی رہی اور ان کے طریق پر ہی اپنے تقدس کے لپیٹ میں سرفدائی تیار کرتی رہی ہے' جس نے اخیر میں حکومت کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ یہ حکم دے کہ بابی باطنی جہاں پاؤ مار ڈالو۔ مگر تعلیم بہائیہ نے اس کے اصول بدل ڈالے اور خاموش مقابلہ کے ساتھ تمام مذاہب کا مقابلہ شروع کر دیا اور ایسے ثابت قدم ثابت ہوئے کہ آج بھی جس قدر ان کو برا کہو برا نہیں مناتے اور اپنے اصول سے جو در پردہ رکھا جاتا ہے ہمیشہ اس پر قائم رہتے ہیں۔

۲...... قادیانی مذہب نے جو کچھ سیکھا ہے بہائی تعلیم سے سیکھا ہے۔ تاویل در تاویل ترمیم و تنسیخ' خاموش مقابلہ بلکہ دستی مقابلہ بھی عند الضرورت جائز رکھا گیا ہے' بلکہ اگر ذرا غور کیا جائے تو قادیانیت بہائیت اور صباحی تعلیم میں سر مو فرق نہیں ہے۔ موخرالذکر دونوں تعلیمات جیسا کہ ظاہر ہے، اول الذکر تعلیم میں بحیثیت مجموعی موجود ہیں۔ چشم بینا اور عقل رسا چاہئے جس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ قادیانیت نے ملاحدہ قدیم سے کس قدر فائدہ اٹھایا ہے۔

۳...... قادیانیت کے عہد میں چونکہ مذہب طرازی کا راز کھل گیا ہے اس لئے کئی قسم کے اور بھی دعویدار کچھ اندرونی کچھ بیرونی پیدا ہو گئے ہیں' جنہوں نے وحدت وجود اور تناسخ کی بناء پر سب کچھ بننا اور ترمیم اسلام بچوں کا کھیل بنا دیا ہے۔ جن پر سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک کو مستقل مذہب پیدا کرنے کی دھن لگی ہوئی ہے۔

۴...... چودہویں صدی کے دعویداران نبوت و تجدید سے پہلے قرامطہ، ملاحدہ اور زنادقہ بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدعیان نبوت تھے' مگران کا منشا اندرونی یہ معلوم ہوتا تھا کہ اسلامی پابندی اور حکومت اسلامیہ سے تنگ آ کر آزادی کی راہ نکال کر آزاد ہو جائیں' اس لئے وہ بیدین قرار دیئے گئے تھے۔ مگر چودہویں صدی میں یہ تحریک کچھ ایسی مشتبہ ہے کہ معلوم نہیں ہوسکتا کہ آیا وہ اسلامی احکام سے تنگ آ کر نئی شریعت پیدا کرتے ہیں یا عیسائیوں کی طرف سے مامور ہو کر اسلام کو قابل نفرت ثابت کر رہے ہیں اور یا خود خوشامد کے طور پر حکومت ہند یا عیسائی مشنریوں کو خوش کرنے کے لئے یہ چالیں چلی جاتی ہیں' تا کہ ان کو نوبل پرائز یا بطور دست غیب اندرونی طور پر سرکار کی خیر خواہی میں کچھ دستیاب ہو سکے یا شاید ان کا دماغ چکر کھا گیا ہے یا اس کو چکر دلایا گیا ہے اور نبوت فروشی کی دکان علیحدہ اور الگ کھولنا چاہتے ہیں۔ بظاہر کچھ بھی ہوا یسے لوگ اسلام کے پکے دشمن اور مسلمانوں کیلئے درحقیقت مار آستین ثابت ہوئے ہیں، اس لئے جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کو ان گندم نما جو فروشوں سے بچنا چاہئے۔

۵..... مسلمانوں کو ایسی کسی نبوت کی ضرورت نہ تھی اور نہ کسی تجدید احکام کی مشکل پیش آئی تھی، بلکہ ضرورت اس امر کی تھی کہ ان کو انکے پرانے دو مذہب سنی وشیعہ پر چھوڑ کر ان کا مستقبل ٹھیک کیا جاتا چونکہ یہ ہمسایہ اقوام سے پیچھے رہ چکے ہیں۔ ایسے وسائل سوچے جاتے کہ جن سے ان کے دوش بدوش چلنے کے قابل ہو جاتے' نہ یہ کہ جن خانہ جنگیوں سے پہلے تباہ ہو چکے تھے نئی تعلیمات پیش کر کے ان کی رہی سہی دماغی طاقت کو اختلافات جدیدہ کی نذر کیا جاتا۔ اب ہمیں یہ تمام مصلحین اسلام بتائیں کہ بہشتی مقبرہ کیلئے جدو جہد کرنے میں اسلام اور اہل اسلام کو کیا فائدہ پہنچتا ہے یا کسی ناسخ شریعت کا خصوصی بیت المال پر کر دینے سے مسلم قوم کا کیا بھلا ہو سکتا ہے یا وہ بتائیں کہ احکام شریعت چھوڑ کر عیسائی مذہب کے اصول پر عمل پیرا ہونے سے ان کی کونسی ترقی ہو سکتی ہے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ سب پیٹ کے دھندے ہیں جو سب پیٹ کے بندے ہیں
نفسی نفسی کرتے ہیں ٹکے ٹکے پہ مرتے ہیں

۶...... اگر اسلام کی خیر خواہی پیش نظر تھی تو سب سے پہلے اسلامی زبان عربی کی نشر واشاعت میں توجہ مبذول کی جاتی۔ ایک بڑی بھاری مذہبی یونیورسٹی قائم کی جاتی۔ علوم قدیمہ اور فنون جدیدہ سے اسے مکمل کر کے علوم قرآنیہ پھیلائے جاتے۔ اس کے بعد علوم جدیدہ کی تکمیل کیلئے کمربستہ ہوکر کھڑا ہونے کی از حد ضرورت تھی۔ مگر افسوس کہ جس طریق پر مسلم قوم کو چلنا چاہئے تھا وہ نہ چلے اور راستہ بھول گئے، ورنہ مسلمانوں کو آج اسلام اور اسلامی زبان سے تنفر نہ ہوتا جو کہ اس وقت محسوس ہو رہا ہے۔ مگر تاہم اس کی کو مسلمانوں نے کسی حد تک پورا کیا۔ اس کے بعد تیسرے درجہ پر صنعت وحرفت اور تجارت یا کاشت کی تکمیل تھی جس طرف کوئی مسلمان آج تک متوجہ نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی ایسی تحریک ہوئی ہے۔ جو مسلمانوں میں اس کی کا احساس پیدا کرے۔ گو فرداً فرداً مسلمانوں نے اس طرف توجہ کی ہے، مگر متحدہ حیثیت سے کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا گیا جس سے مسلمانوں کو عالمگیر فائدہ ہو سکے۔ ہندو قوم کو دیکھئے۔ تجارت کی چوٹی پر بیٹھے ہوئے ہیں انگریزوں کے بعد وہ کونسی تجارت ہے جس پر ان کا قبضہ نہیں۔ اب مسلمان جس قدر بھی تجارت کر رہے ہیں وہ ان کے ہی دست نگر ہیں اور بہت سی ایسی تجارتیں ہیں کہ مسلمانوں کو ان کا پتہ ہی نہیں کہ وہ کس کام کی چیز ہے اور بہت سے ایسے کام ہیں کہ جن میں باوجود معلوم ہونے کے کوئی مسلمان آدمی نظر نہیں آتا۔ یہی چالیس دعویداران نبوت اگر مسلم قوم کو بام ترقی پر پہنچانے کیلئے ایسے وسائل سوچتے کہ جن سے مسلمان ہر شعبہ تجارت پر قابض ہو جاتے تو نبی بننے کی بجائے ان کا رہنما بننا بہتر تھا۔ اور یہ ایک بہانہ ہے کہ اسلام جب تک نہ چھوڑا جائے تجارت نہیں ہو سکتی۔ ورنہ کوئی ہمیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بتائے کہ جن لوگوں نے اسلام چھوڑ کرنئی نبوت کا ہار پہن رکھا ہے ان کو کونسا سرخاب کا پر لگ گیا ہے۔ اور صنعت وحرفت اگر چہ بہت ضروری ہے مگر چونکہ یورپ نے تمام مشینیں اپنے ملک کیلئے ہی مخصوص کر رکھی ہیں اس لئے ایسے فنون کا حاصل کرنا چنداں مفید نہیں ۔ کیونکہ جب کوئی ہنرور یورپ سے ہنر سیکھ کر آتا ہے تو چونکہ ہندوستان کو انقلاب زمانہ نے ایسی صنعتوں سے خالی کر رکھا ہے ان کو پیٹ پالنے کی بھی جگہ نہیں ملتی اسی لئے پھر وہ واپس یورپ چلے جاتے ہیں ۔ بہر حال اس نازک حالت میں زیر بحث مدعیان نبوت کا وجود بہت مضر واقع ہوا ہے۔ سوائے شکم پروری یا غیر کی خوشامد کے اس کے تحت میں کچھ بھی نہیں ہے۔

نبی بنے ہو مجدد یا ناسخ اسلام — یہ غیر کی ہے خوشامد یا گوش وناں کیلئے
نہ اس میں قوم کی رفعت کا راز مضمر ہے — نہ اس جہاں کیلئے ہو نہ اس جہاں کیلئے

ے...... بائبل مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت کے احکام تورات میں تھے جن کا انجیل نے موقع ہی نہیں رہنے دیا کہ ان کا اجرا ہو سکے کیونکہ اس میں صرف یہی تعلیم ہے کہ مکارم اخلاق حاصل کرو اور برائیوں سے رک جاؤ اور خدا کو یاد کرو۔ مگر یہ حصہ چھوڑ دیا ہے کہ ان احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں پر کونسی تعزیر عائد ہوتی ہے؟ اور یہ تعزیر خدا کے سپرد کردی ہے یا حکومت وقت کو اس میں مختار کر دیا ہے اور یاد الٰہی کا طریق بھی انجیل میں کوئی مخصوص نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد "**اعمال الرسل**" مطالعہ کرو تو اس میں صاف لکھا ہوا بار بار تم کو نظر آئے گا کہ مقدس لوگوں کی پرورش کرو اور شریعت کی پابندی چھوڑ دو۔ ہم اسی لئے مبعوث ہوئے ہیں کہ شرعی تعزیرات کا ایک ہی کفارہ (صلیب مسیح) سے دنیا کو آزاد کر دیں۔ اس کتاب میں ایشیائی مجددین کی تعلیمات کا خلاصہ بھی ہو بہو یہی ہے۔ تو ناظرین خود انصاف کریں کہ یہ لوگ مبلغین اسلام ہیں یا عیسائیوں کے کرایہ دار یا خوشامدی مفت کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تبلیغ کرنے والے ہیں؟ اس نکتہ کو سمجھ کر خوب امتحان کرو اور ان لوگوں سے الگ ہو کر اپنے اسلام پر قائم رہو اور دینی و دنیاوی ترقی کرتے جاؤ۔

۸...... انصاف سے دیکھئے تو مسلمانوں میں بہ نسبت دیگر اقوام کے عیش پرستی، شہوت رانی اور تعیش یا آزادی کے اسباب بہت کم موجود ہیں۔ مگر حیرت ہے کہ یہ مجددین نہ یہود کو برا کہتے ہیں نہ عیسائیوں کو غلط کار ثابت کرتے ہیں اور نہ ہندو، سکھ اور آریوں کو گمراہ جانتے ہیں۔ شامت آئی ہے تو بیچارے مسلمانوں کی' کہ صرف آج کل کے ہی مسلمانوں کو کافر نہیں کہتے بلکہ صاف کہتے ہیں کہ آج تک اسلام ستر ہزار پردوں میں رہا۔ ع

برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

یوں تو عہد رسالت کے متصل ہی لوگوں نے اسلام سے عداوت شروع کر دی تھی اور اس کی بجائے اپنی اپنی تعلیم کے احکام جاری کر رکھے تھے، لیکن آج کل کے یہ مجدد مسلمانوں کو تو وہ گالیاں سناتے ہیں کہ الامان۔ کسی بازاری عورت کو بھی یہ جرات نہیں ہو سکتی کہ ایک بازاری آشنا کی یوں خاطر کرے۔ پھر باوجود اس بدگمانی اور بدزبانی کے ہمارے "نبی" بنتے ہیں۔ بہت خوب صاف کیوں نہیں کہہ دیتے کہ اسلام چھوڑ کر عیسائی بن جاؤ۔ کیوں سادہ لوح انسانوں کی دنیا و عقبیٰ خراب کر رہے ہو۔ اسلام کو چھوڑتے بھی نہیں اور اسلام کے پیچھے سے بھی نہیں ٹلتے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان سے قطع تعلق کر کے ان جدید اختلافات سے نجات پائیں اور اپنے دین وایمان کو محفوظ رکھیں۔

۹...... ہر نادان بھی سمجھ سکتا ہے کہ آج ڈاکٹر یا بیرسٹر وہ بن سکتا ہے جو باقاعدہ تعلیم پا کر اس زبان کا پورا ماہر ہو، جس میں ڈاکٹری یا بیرسٹری نے نشوونما پائی ہے۔ شروع میں بیرسٹری صرف چند اصول کا نام تھا' مگر انقلاب زمانہ نے ایسے واقعات پیش کر دیئے کہ اب ان چند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اصولوں کو پورے طور پر سمجھنے کیلئے بڑے بڑے کورس ختم کر کے جب تک حکومت کی طرف سے سند حاصل نہ کی جائے یا اگر کوئی دعویدار عدالت میں یا کسی بیرسٹر کے سامنے دخل در معقول دے کر کوئی قانونی بحث چھیڑ کر اپنی رائے قائم کرنے لگ جائے یا کسی قاعدہ کو ترمیم و تنسیخ میں لاکر اپنے پیش کردہ خیال کو مقدم سمجھے، تو ضرور ہے کہ عدالت یا وہ بیرسٹر کان سے پکڑ کر باہر نکال دے گا یا یہ رائے قائم کرے گا کہ اس میں شی لطیف بہت کم ہے۔ علی ہذا لقیاس قرآن عربی میں ہے جب تک اسلام صرف عرب میں رہا ان کو قرآن فہمی میں کوئی دقت نہ تھی معاملات سادہ تھے، تمدن سادہ تھا، غیر کی مداخلت نہ تھی، قرآن کی زبان عربی تھی، سمجھنے والے عرب تھے، ان کی اولاد عرب تھی اور معلم بھی عرب تھے۔ مگر جب اسلام نے عرب سے باہر پاؤں پھیلا کر فارس میں ڈیرا جمایا اور عجم کے فلسفہ نے اور یونان کی حکمت نے مذہبی مقابلہ شروع کر دیا اور ادھر عہد رسالت دور چلا گیا اور عجمی مسلمان قرآنی زبان سے نابلد تھے۔ اس لئے صرف، نحو، تاریخی حالات، احادیث اور فتاوائے نبویہ اور فیصلہ جات خلافت راشدہ کو قلم بند کرنا ضروری سمجھا گیا۔ ورنہ سارا اسلام عرب میں ہی بند رہتا۔ رفتہ رفتہ ازمنۂ متوسطہ میں قرامطہ و ملاحدہ اور زنادقہ و دجاجلہ نے اودھم مچا رکھا تھا اور موجودہ چالیس استاکاروں سے بڑھ کر اسلام میں تحریف کرنی شروع کر دی تھی اس لئے اہل اسلام کو اور بھی علوم و فنون ایزاد کرنے پڑے۔ اس کے علاوہ حکومت کا نظم و نسق بھی اندرون عرب اور بیرون عرب میں اسلامی قواعد پر ہی قرار پایا۔ اس لئے نت نئے واقعات پیش آنے لگے اور ایسے حوادث پیش آئے جو صدر اسلام میں ناممکن الوقوع خیال کئے جاتے تھے۔ مگر ان کو حل کرنے کے لئے مجتہدین اسلام نے قرآن و حدیث کی روشنی میں سب کا جواب دریافت کر کے نظام اسلامی کو قائم رکھا۔ اب جبکہ وہ نظام ہی باقی نہیں رہا اور اسلام کے ملکی اور سیاسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قانون چھوڑ دیئے گئے اور اسلامی علوم وفنون کی تحصیل کا انتظام بھی باقاعدہ طور پر قائم نہیں رہا تو آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ قرآن کا حقیقی طور پر سمجھنا جیسا کہ پہلے زمانہ میں سمجھتے تھے، کیسا مشکل ہوگا؟ کیونکہ جب تک راستہ کی مشکلات کو حل نہ کیا جائے قرآن فہمی کا دعویٰ مشکل ہوگا۔ اسی لئے جس قدر علوم اسلامیہ کی تحصیل آج کل قرآن فہمی کیلئے ضروری ہے پہلے اس کا عشر عشیر بھی نہ تھا۔ مگر آج نیم ملا جن کو عربی زبان میں صحیح طور پر ایک فقرہ بھی لکھنا نہیں آتا، وہ اندھوں میں کانا راجہ بنا ہوا ہے اور یوں واقعات کو نظر انداز کر کے یوں ہی کہہ دیتے ہیں کہ قرآن آسان ہے۔ بھلا اگر آسان ہے تو تم میں سے کوئی بڑا تعلیم یافتہ ایک لفظ بھی کیوں نہیں پڑھ سکتا' ابھی حرکات وسکنات موجود ہیں، پھر ان دعویداروں کو پڑھنا نہیں آتا اور اکڑ کر کہتے ہیں کہ طوطے کی طرح رٹ لگانے سے کیا فائدہ؟ مانا کہ کوئی فائدہ نہیں مگر آپ کو کیا معلوم کہ کس لفظ کا ترجمہ فلاں لفظ ہے۔ انگریزوں نے انگریزی ترجمے کئے جن کو پڑھ کر قرآن فہمی کے دعویدار بن گئے۔ صرف تراجم کی بناء پر تم نے بی۔ اے کی ڈگری کیوں نہ حاصل کر لی؟ ساری عمر اصحاب الشمال میں گذری اب قرآن کے حاوی بن بیٹھے۔ نہ باقاعدہ تعلیم پائی، نہ علوم وفنون اسلامیہ کی خبر، نہ خود میں اتنی لیاقت کہ اسلامی زبان میں دو چار سطریں لکھ سکیں اور دعویٰ یہ ہے کہ ہم اس وقت کے نبی ہیں، ہم مجدد ہیں۔ کاشف اسرار قرآنی ہیں' کمترین اور خاکسار بن کر سب کا بیڑہ غرق کر رہے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ بات کہ ہم کو براہ راست قرآن کے وہ معانی سمجھائے گئے ہیں کہ خود اس نبی کو بھی معلوم نہ تھے جس پر یہ قرآن نازل ہوا تھا! کیا اس کا یہ جواب نہیں ہو سکتا کہ تمہارے خود حواس اپنی جگہ پر قائم نہیں رہے۔ علاوہ بریں تمہیں تو اتنا بھی معلوم نہیں کہ اس کتاب میں تمہارے اور تمہارے ہم خیال محرفین کے جو عربی اقوال یا عربی تحقیقات لکھی ہیں ان میں کیا کیا سقم ہیں؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ضرورت ہو تو کسی اہل علم کے بغیر خود اپنی کمزوریاں معلوم کریں۔ کتاب ہذا میں ان پر تنقید اس لئے نہیں کی گئی کہ ہم کو موضوع سے باہر نکلنا پڑتا تھا اور خواہ مخواہ تطویل مضمون کا بھی اندیشہ تھا۔

۱۰...... پنجابی مسیحوں میں مسیح قادیانی کی لیاقت تسلیم کی گئی ہے۔ مگر ذیل میں ایک عربی اخبار کا اقتباس (جس کا عنوان سخافة القاديانية ہے) درج کیا جاتا ہے، جس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ مرزا صاحب کس لیاقت کے مالک تھے۔ چنانچہ اخبار ''الفتح'' مصر عدد ۲۵۲ مؤرخہ ۹ر صفر ۱۳۵۰ھ رقمطراز ہے:۔

''ولواطلعت على هذا الوحي السخيف في مؤلفات القادياني العربية (لجة النور وغيرها) لعلمت ان اى صبي من صبيان مدارسنا الابتدائية يستنكف ان تنسب اليه هذه الثرثرة خصوصاً شعره العربي. اجارنا الله واياک من العي والضعف. فان قراء ته تورث مرض السل حتماً. ومن الواجب على مصلحة الصحة ان تحرق هذه السخافات شفقة على صحة من تتألم اعصابه من مثل هذا العبث بلغة العرب''

اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مرزا کی نظم ونثر ایسی واہیات ہے کہ اگر عربی کے ابتدائی طالب علم کو بھی کہا جائے کہ اسے تم قبول کر کے اپنے نام پر شائع کرو تو وہ بھی نہیں نظر آئے گا۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ تم اس کی عربی تعلیم سے بچو ورنہ تم کو (مذہبی) سل ودق کا مرض ضرور ہو جائے گا اور اسلامی ہیلتھ افسر کا فرض ہے کہ اس کی تمام کتابوں کے گندہ مواد کو نذر آتش کر دے تاکہ آئندہ امراض مہلکہ کے پھیلنے کا اندیشہ نہ رہے۔

۱۱...... ان لوگوں سے تو ''نانک'' ہی اچھا تھا کہ کسی کو کافر نہیں کہتا تھا' بلکہ مسلمانوں کے ساتھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مل کر خدا کی یاد میں مصروف رہتا تھا اور مسلمانوں کی یادگاریں اس کے پاس موجود تھیں۔ اوراس نے اپنے چولے پر بھی اسلامی تعلیمات لکھوائی تھیں۔ چنانچہ دائیں بازو پر آیہ ﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ﴾ لکھی تھی اور بائیں بازو پر کلمہ شہادت تھا، گردن سے ناف تک سورہ فاتحہ اور کچھ اسمائے الٰہی لکھے تھے اور ﴿لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾، ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ﴾۔ پیٹ کے دائیں طرف آیۃ الکرسی اور سورہ نصر۔ پھر کچھ رموزی اعداد اور اسمائے حسنیٰ۔ اسی وجہ سے قادیانیوں نے اس کو مسلمان سمجھ رکھا ہے اور مرزا کا الہام ہے کہ میں نے اس کو مسلمان پایا۔ اور ''جنم ساکھی'' بالا ص/۲۲۰ میں مذکور ہے کہ ''اس نے یہ بھی کہا تھا کہ کلمہ طیبہ سے نجات حاصل ہوتی ہے اور خدا کا دیدار اس کو ہوگا جو تیس روزے اور پانچ نمازوں پر قائم رہے گا۔ انجیل، تورات اور وید کچھ نہیں صرف قرآن ہی باعثِ نجات ہے۔ تارک کا قائل دوزخی ہے''۔ اور آج کل رادہا سوامی مت بھی ہر ایک کو اپنے اپنے مذہب پر رہنے کی تلقین کرتا اور مسلمانوں سے بڑی محبت سے پیش آتا ہے اور ان کو ان کے مذہب میں ہی اپنا مرید کرتا ہے۔ مگر یہ خیال غلط ہے کہ ایسے صلح کل ہونے سے انسان پکا مسلمان بن جاتا ہے کیونکہ ہندو فقیر اگر کبھی صلح کل ہو کر نماز، روزہ کر بھی لے تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ وہ مسلمان بھی ہو گیا تھا۔ کیونکہ اس کی کوئی یادگار ایسی نہیں ملتی کہ جس میں کوئی مسجد ہو یا اسلامی تعلیم کو جاری رکھ کر اپنا مسلم ہونا ثابت کیا ہو۔ محمد یعقوب لاہوری مرزائی ''پر افت نمبر'' میں لکھتا ہے کہ گرو نانک اپنے خیالات کے رو سے پکا ہندو تھا اور مصلح قوم اور ہندو قوم کی مذہبی دیواروں کا معمار تھا۔ دیکھئے مرزائی خود اپنے آقا کو جھوٹا ثابت کر رہے ہیں۔ بالفرض اگر اسے مسلمان بھی مان لیں تو ہم کو کیوں کافر کہا جاتا ہے؟ جب کہ ہم میں ساری اسلامی تعلیم موجود بھی ہے۔ اور ہم اسلام پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عمل پیرا بھی ہیں افسوس!

ع   بادوستاں عداوت بادشمناں مدارا

۱۲...... پنجاب مرزا صاحب کی طفیل سے نبوت خیز علاقہ بن گیا ہے۔ مرزائی کہا کرتے ہیں کہ خربوزہ کا موسم آتا ہے تو اس وقت پہلے پیچھے کڑوے خربوزوں کی بیلیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں اس لئے یہ بناوٹی نبی ہیں اور مرزا صاحب سچے ہیں۔ مگر جب ذرا اوپر نظر اٹھائی جائے تو مسیح ایرانی کی صداقت اسی مقولہ سے ظاہر ہوسکتی ہے کیونکہ وہ اپنے خیال میں کابل کا سردہ تھا اور مرزائی ماجھے کی پھوٹ ہیں۔ غالباً چیت رامی فرقہ بھی سکھوں کی طرح آپ کے نزدیک پکا مسلمان ہوگا۔ جس کی تشریح یوں ہے کہ چک نمبر ۳ ڈاک خانہ خاص، تحصیل ننکانہ، ضلع شیخوپورہ میں ایک ہندو عورت ہے جو مسلمانوں سے بھی (مرزائیوں سے بڑھ کر) نیک سلوک کرتی ہے۔ ۲۵ یا ۳۰ سال کا عرصہ ہوا اسی جگہ ایک پیر صاحب محبوب شاہ رہتے تھے اور ان کی زمین بھی ایک مربع بطور جاگیر تھی۔ ایک ہندو (چیت رام اروڑہ) بھی ان کا مرید ہوا، جو اسی علاقہ میں رہتا تھا۔ مگر لوگ کہتے تھے کہ وہ مراقی اور پاگل ہے۔ پیر صاحب مر گئے تو لکڑی کے تابوت میں ان کی لاش اسی گاؤں میں دفن کی گئی۔ چیت رام کی لڑکی مسماۃ بدہاں بھی سادھن تھی۔ لاہور چونی منڈی میں اس نے اپنے ہم خیالوں کے ساتھ ایک تکیہ بنایا ہوا تھا۔ چونکہ مسماۃ مذکورہ خوبصورت جوان تھی تو کسی پیر بھائی کے ساتھ سرگشت لگانے چلی گئی، جب کچھ عرصہ بعد فارغ ہو کر واپس آئی تو اس کا باپ چیت رام مر چکا تھا۔ اور اس کی لاش بھی پیر صاحب مذکور کے پاس ہی صندوق میں دفن کی گئی تھی۔ اب سب سنتے ہی یہ وہاں چلی گئی اور دونوں صندوق باہر نکال کر شہر بشہر پھرانے شروع کر دیئے۔ آخر حکومت نے مجبور کیا تو چک مذکور میں واپس لی گئی اور قبر کے مقام پر رکھ دیا۔ جو جائیداد اس کے پیر یا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باپ کی تھی سب پر قابض ہوگئی۔ ہندو مسلمان اس کے پاس جمع رہتے ہیں۔ اور اس کی عمر اب ۴۵ سال ہوگی۔ سال میں تین دفعہ میلہ لگاتی ہے۔ ایک پیر محبوب شاہ کا دوسرا اپنے والد چیت رام کا اور تیسرا اپنی والدہ کا۔ صبح سویرے حقہ کی ''نے'' پیر صاحب کے صندوق پر رکھ دیتی ہیں کیونکہ اس کے خیال میں وہ اب بھی حقہ پیتے ہیں۔ کبھی یوں بھی کرتی ہے کہ اس ''نے'' کے نیچے قرآن شریف بھی رکھ دیتی ہے۔ میلہ کے دن دائیں بائیں قرآن و انجیل رکھتی ہے اور درمیان میں حقہ کی ''نے''۔ مسجد پاس ہے اذان کی اجازت نہیں دیتی' ورنہ اس کے مرید زدوکوب سے خوب تواضع کرتے ہیں مگر نماز کی اجازت دے سکتی ہے۔

(انقلاب ۲۸ اگست ۱۹۳۰ء)

امرتسر میں ابھی تک اس کے دیکھنے والے موجود ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ چیت رام دراز قد ہندو تھا۔ گلے میں کفنی تھی جس کے کان میں کچھ پھونکتا تھا وہی اس کے ساتھ ہوجاتا تھا۔ اسی طرح اس کے مرید اس کے پیچھے پیچھے پھرتے تھے۔ حلال و حرام اس کے ہاں سب ایک تھا۔ موریوں کا پانی بھی پی جاتا تھا۔ جابجا اس کے مریدوں نے تکیے ابھی تک بنائے ہوئے ہیں اور باقاعدہ خلافت جاری ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا چیت رام بھی مسلمان تھا؟ اور اگر وہ مسلمان تھا تو ہم کو کیوں کافر کہا جاتا ہے؟ کیا اس نے مرزا صاحب کا اقرار کرلیا تھا کہ ہم پیچھے رہ گئے تھے؟

۱۳......یحییٰ بہاری اپنی کتاب ''فرمان'' کے آخری صفحہ پر لکھتا ہے کہ **مرحبا بک یا خطة البنجاب. انت فی جمیع الامصار و النواحی کالقمر الطالع فی سماء المعالی فی کل حال مع الاداب**۔ میں الوداع ہوتا ہوں تجھ سے اے خطہ پنجاب اور میں تجھ کو اس بات کا سرٹیفکیٹ دیتا ہوں کہ تو جمیع خطوں سے مبارک ہے۔ بلکہ مصر، عرب اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

استنبول سے بھی ہمدردی میں فوقیت رکھتا ہے۔ تو نے مجھ کو آٹھ ماہ تک (فرمان کتاب چھپوانے کیلئے) اپنی آغوش میں رکھا۔ اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ بوقت معلوم اس خطہ کی زیادہ رعایت کرنا۔ یہاں کہ لوگ اہل دل ہیں۔ مجھ کو عزیز گرامی رکھا۔ میری امتحان آمیز جباریت وقہاریت برداشت کی۔ السید محمد یحیی **خلده الله فی عینه۔**

آخری صفحہ پر لکھا ہے کہ **لااله یحیی اله الله** یعنی حبیب اللہ۔

۱۴...... مدعیان نبوت کے حالات مطالعہ کرنے کے بعد یہ امر بالکل ظاہر ہو جاتا ہے کہ آج کل امام الزمان اور نبی بننا بالکل آسان ہے۔ وہ یوں کہ سب سے پہلے قیامت کا انکار یوں کرو کہ وہ ایک روحانی حالت کا نام ہے، اس کے بعد جو آیات اور احادیث قیامت کے متعلق ہیں ان کو یا تو موجودہ حالات پر چسپاں کرنے کی کوشش کرو۔ یا انکا سرے سے انکار ہی کردو۔ اس کے بعد گذشتہ انبیاء کے معجزات کو اس طریق پر تبدیل کرڈالو کہ اس طریق پر تم بھی نبی بن سکو۔ اور تمام انبیاء کی شخصیت کو یہاں تک کمزور کر کے نیچے گرادو کہ جس قدر بھی تم میں کمزوریاں ہوں وہ قابل اعتراض نہ رہیں پھر قرآن وحدیث سے اپنے آنے کی پیشینگوئی ثابت کرنے میں لفظوں کو اپنی جگہ پر نہ رہنے دو اور کہدو کہ خدا تمہاری لغوی تحقیقات اور قواعد کا پابند نہیں رہا تا کہ اب وہ غلط فقرے استعمال نہ کر سکے بلکہ خدا ہمیشہ بولتا ہے اور رنگ برنگ کی تخالف بیانی سے ملوث ہوتا رہتا ہے۔ قانون قدرت گو نہیں بدلتا۔ مگر اس کی وحی ضرور بدلتی رہتی ہے۔ اور یہ تمام مراحل طے کر کے اپنے مریدوں میں تقدس جما کر یوں بھی کہہ دو کہ مسلمانوں نے اگر چہ کئی دفعہ قرآن کے معارف بیان کئے ہیں۔ مگر جو معارف اور نکات ہم نے بتائے ہیں ان کے فلک کو بھی یاد نہ تھے۔ یہ حصہ ہمارا ہی تھا جو خدا کی وحی سے ہمیں عنایت ہوا ہے۔ پھر تجہیل وتکفیر کی مشین چلا کر تمام مخالفین کو بمبارڈ کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈالو۔

۱۵..... سورہ مومنون کے آخری رکوع میں مذکور ہے کہ ﴿حَتّٰی اِذَا جَاءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ o لَعَلِّیْ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ط اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ o﴾

روز مرگ میں بدکار کافر کہیں گے کہ ہمیں ایک دفعہ پھر دنیا میں واپس بھیجا جائے تا کہ ہم نیک عمل کر کے رہائی پاسکیں۔ مگر جواب دیا جائے گا کہ اب تمہارا لوٹنا کسی طرح قیامت تک ممکن نہیں رہا۔ اس آیت کی رو سے جون بھگتنے کا خیال غلط ہوگا اور یہ بھی غلط ہوگا کہ پاک روحیں آج کل کے نبیوں میں جلوہ گر ہوتی ہیں یا حلول کرتی ہیں کیونکہ قرآن میں بار بار یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ احیاء و اموات کے مابین عالم برزخ موجود ہے۔ جس کی وجہ سے کوئی روح دنیا میں اپنا مسکن کسی وجود میں نہیں بنا سکتی اور یہ تو عقل بھی نہیں مانتی کہ ایک جسم میں تمام انبیاء کی روحیں جمع ہو جائیں ورنہ وہ جسم بالکل بے کار ہو جائے گا۔ کیونکہ جس ملک میں دو عملی پیدا ہو وہ ہمیشہ ویران ہو جاتا ہے اس لئے اکٹھا بروز انبیاء اور بروز کرشن بننا صحیح نہ ہوگا۔ پھر مظہر الٰہی کا مطلب بھی اگر تناسخ ہو تو قرآن کے رو سے مردود ہوگا۔ اگر صرف تجلی مراد ہو تو سب سے پہلے اپنے اندر وہ صفات پیدا کرنے ہوں گے جو پہلے انبیاء میں موجود تھے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ یہ سب مدعی کورے ہیں اس لئے ان کے دعاوی غالباً کچھ اور مضمون رکھتے ہیں جو ہمیں معلوم نہیں ہو سکتے۔

۱۶..... بروز کے متعلق یہ آیت پیش کی جاتی ہے کہ ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا﴾ (الآیہ) خدا نے مکہ والوں کے پاس رسول بھیجا اور ان لوگوں میں جو ابھی ان سے آنہیں ملے۔ اب ظاہر ہے کہ جب تک حضور ﷺ خود زندہ رہے دنیا میں خود بدولت مبعوث

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے اور جب دنیا سے تشریف لے گئے تو بطور قدرت ثانیہ کے پچھلی قوموں کیلئے مبعوث ہوتے رہے۔ چنانچہ مسیح قادیانی حضور ﷺ کا مظہر قدرت ثانیہ بن کر محمد ثانی بن گئے ہیں۔ اور آپ کی امت **واخرین منھم** بن کر حضور علیہ السلام کے صحابہ سے ہم مرتبہ ہوگئی ہے۔ لیکن یہ استدلال بالکل واہیات ہے، کیونکہ اس آیت کا صحیح مطلب یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی بعثت عامہ ہے اور قیامت تک تمام آئندہ بنی نوع انسان کے لئے ہے۔ کیونکہ آپ پہلے پہل مکہ کی طرف مبعوث تھے تا کہ ان کو اول المومنین کا درجہ حاصل ہو پھر اس کے بعد عرب کے دوسرے حصوں کی طرف مبعوث تھے جو ابھی تک اہل مکہ میں شامل نہیں ہوئے تھے اس وقت آپ عرب کے سوا تمام اہل عجم کی طرف بھی مبعوث تھے تا کہ غیر ملک کے لوگ بھی اسلام میں داخل ہو سکیں۔ چنانچہ سلمان فارسی اور شاہ حبش بھی آپ کی حین حیات میں ہی حلقہ بگوش ہو گئے تھے اور ان کے اسلام نے ثابت کر دیا تھا کہ اسلام تمام دنیا کیلئے ہے۔ کسی خاص ملک یا خاص قوم کے لئے نہیں ہے اور قیامت تک حضور علیہ السلام کی بعثت آئندہ نسلوں کیلئے بھی ہے جو اس وقت تک پیدا نہ ہوئی تھیں۔ چنانچہ تیرہ سو سال تک دنیائے اسلام نے اسکو اسی طرح تسلیم کیا اور کسی دوسرے نبی کی ضرورت نہ سمجھی اور ﴿**اکملت لکم دینکم**﴾ اور "**خاتم النبیین**" سے بھی اسی مضمون کی تائید ہوتی رہی اور نہ یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ حضور ﷺ بار بار جلوہ گر ہو کر محمد ثانی کہلائیں اور نہ یہ مجبوری پیش آئی کہ دوسرا نبی ناسخ قرآن پیدا ہو۔ کیونکہ گذشتہ واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ دوسرا نبی اس وقت مبعوث ہوتا تھا جبکہ پہلے نبی کی تعلیم مٹ جاتی تھی۔ چنانچہ تورات جب مٹ گئی اور بابل کی دستبرد نے اسے خاک میں ملا دیا اور بعد میں یہودیوں کے ہاں اسکا صرف افسانہ رہ گیا تو انجیل نازل ہوئی اور عیسیٰ علیہ السلام نے مبعوث ہو کر وحی الٰہی کی تبلیغ کی اس کے بعد جب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انجیل دنیا سے اٹھ گئی اور یہودیوں نے اس کا ایک ایک ورق تلف کر دیا اور عیسائیوں کے پاس صرف تاریخی کہانیوں (بائبل) کے کچھ نہ رہا تو قرآن مجید نازل ہوا اور چونکہ قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری خود خدا نے لی ہے ﴿وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ تو یہ ممکن نہیں کہ یہ تعلیم دنیا سے مٹ جائے اور کسی دوسری تعلیم کی ضرورت محسوس ہو۔ پس ختم رسالت اور تکمیل دین اور حفاظت قرآن تینوں الگ الگ زبردست دلائل ہیں۔ اس امر پر کہ بنی نوع انسان کی ہدایت کیلئے حضور علیہ السلام کے بعد نہ کسی اور نبی کا امکان ہے اور نہ یہ ضرورت ہے کہ بار بار آپ روپ بدل کر دنیا میں تشریف فرما ہوں۔ ہاں یہ بات اور ہے کہ اسلام پر عمل پیرا لوگ سستی کا اظہار کریں۔ یا اس کی تعلیم کو (عہد حاضر کے مدعیان نبوت کی طرح) بدلنا چاہیں تو اس وقت مجددین اسلام اور علمائے امت کھڑے ہو جاتے ہیں تو یہ فتنہ کافور ہو جاتا ہے اور لوگ ایسی غلط فہمیوں سے نجات پاتے ہیں مگر یہ نبی نہیں ہوتے اور نہ ہی انبیاء کا بروز ہوتے ہیں۔ جیسا کہ آج تک کے واقعات اس پر گواہ ہیں۔ پس ظاہر ہو گیا کہ تعلیمات شرعیہ کا مٹ جانا اور چیز ہے اور اس میں دست اندازی کر کے منہ کی کھانا اور بات ہے۔

۱۷..... آیت متذکرہ بالا سے اگر رجعت محمدی ثابت کی جائے تو اس پر پہلا یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ آپ صرف ''امیین'' اہل مکہ ہی کی طرف مبعوث تھے نہ کہ اہل عجم کے لئے بھی اور جو مبلغین آس پاس اور دور ونزدیک ملکوں میں پہنچے ماننا پڑے گا کہ وہ مظاہر قدرت ثانیہ تھے حالانکہ یہ بالکل باطل ہے کیونکہ قدرت ثانیہ کا ظہور نبی کی حیات میں تجویز نہیں کیا گیا بلکہ وفات کے بعد تسلیم کیا گیا ہے۔ دوسرا اعتراض یہ پیدا ہوتا ہے کہ عہد رسالت کے بعد جو مسلمان **لما یلحقوا** کے مصداق ٹھہرے ہیں ان کی طرف آپ کی بعثت نہ ہو بلکہ کسی مظہر قدرت ثانیہ اور محمد ثانی کی بعثت سے اسلامی تبلیغ پھیلی ہو حالانکہ عہد صحابہ میں کوئی مدعی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبوت محمد ثانی بن کر ثابت نہیں ہوا تھا۔ تیسرا اعتراض یہ ہے کہ نبی کی بعثت صرف اس کی حیات تک محدود ہو۔ اور اس کی وفات کے بعد اس کے تمام خلفاء اور مبلغین سارے ہی مظہر قدرت ثانیہ مانے جائیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آپ کے حواری سب عیسیٰ ثانی ہو نگے اور موسیٰ علیہ السلام کے بعد تورات پر حکم کرنے والے تمام سلاطین اور انبیاء بھی موسیٰ ثانی ہوں گے۔ علی ہذا القیاس حضور علیہ السلام کے بعد تمام مبلغین بھی محمد ثانی ہوں گے بلکہ ہر ایک فرد امت بھی محمد ثانی ہوگا کیونکہ آیۃ ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ سے ثابت ہوتا ہے کہ ساری امت عہدہ تبلیغ پر مامور ہے تو ہر ایک امتی محمد ثانی ہوا تو پھر مسیح قادیانی کی کیا تخصیص رہی؟ چوتھا اعتراض یہ ہے کہ کسی آیت یا حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مسیح موعود ظاہر ہوگا تو وہ محمد ثانی بھی ہوگا اس لئے ان اعتراضات کی روشنی میں یہ امر پایۂ یقین تک پہنچ جاتا ہے کہ مسیح قادیانی نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا تو یہ مشکل پیش آئی تھی کہ احادیث میں تو مسیح موعود کو نبی تسلیم نہیں کیا گیا ہے تو ہماری صداقت کیسے ظاہر ہوگی، اس لئے نبوت عکسی کا نظریہ گھڑ لیا مگر جب پھر یہ مشکل آپڑی کہ حضور علیہ السلام کی نبوت کا دور قیامت تک ہے تو پھر ہماری بعثت کیسے صحیح ہوگی۔ اب ذرا اور کروٹ لی اور کہہ دیا کہ میری عکسی نبوت بروزی ہے اور میں محمد ثانی ہوں اور چونکہ نبوت محمدیہ کوئی غیر نبوت نہیں ہے اس لئے نہ ختم رسالت پر حرف آیا اور نہ نبوت قادیانیہ قابل اعتراض رہی۔ لیکن ظاہر ہے کہ یہ تمام تعلیم ایرانی مدعیان نبوت سے نقل کی گئی ہے۔

۱۸......واقعہ قتل عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت عبداللہ بن سبا یہودی کو موقع مل گیا تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ سے اپنا انتقام لے کیونکہ آپ کے ہاتھ سے خیبر کے یہودی تباہ ہوئے تھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور عبداللہ بن سبا کا خاندان خصوصاً تباہ ہوا تھا، اب اس نے مسلمان بن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے طرف داروں میں یوں کہنا شروع کر دیا کہ جب مسیح ابن مریم آسمان سے اتریں گے تو کیا وجہ ہے کہ افضل المرسلین محمد ﷺ دنیا میں دوبارہ تشریف نہ لائیں' مگر چونکہ آپ کی وفات ہو چکی ہے۔ اس لئے آپ کا ظہور بروزی طور پر ہوگا اور اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ بروز محمدی ہیں۔ اس لئے ان کی مخالفت ناجائز ہوگی اور حق خلافت آپ کا ہی ہے۔ اسی بناء پر حدیث میں آیا ہے کہ ''**من کنت مولاہ فعلی مولاہ** ''اور یہ ظاہر ہے کہ آپ کے طرف داروں میں اس عقیدہ کے پھیلانے سے بہت بڑا جوش پیدا ہو گیا تھا اور دوسری طرف بنی امیہ کے طرف دار قتل عثمان رضی اللہ عنہ کا مرتکب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے تھے اور دنیائے اسلام سے مطالبہ کرتے تھے کہ جب تک آپ سے حضرت عثمان کا قصاص نہ لیا جائے خلافت قائم نہ ہو سکے گی۔ اور'' عبداللہ'' مذکور نے اس پارٹی کو بھی بڑے زور سے اندر ہی اندر جوش دلایا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مقتول کا خون آلود کرتہ عین خطبہ کے وقت پیش کر کے ماتم کیا کرتے تھے جس سے لوگوں میں بڑا جوش پیدا ہو گیا تھا۔ اور میدان جمل وصفین میں ہزاروں مسلمان آپس میں لڑ کر تباہ ہو گئے۔ واقعہ نہروان میں بھی بڑی تباہی ہوئی اور رفتہ رفتہ ان وجوہ مخاصمت سے **واقعہ کربلا** اور بعد میں **واقعہ مختار ثقفی** بھی پیش آ گیا اور اسی کشمکش میں خاندان علوی تقریباً مٹ گیا اور عبداللہ بن سبا کے دلی ارمان پورے ہو گئے۔ بہر حال یہ عقیدہ رفتہ رفتہ'' قرامطہ وملاحدہ '' شام ومصر میں ہوتا ہوا مدعیان نبوت ایران تک پہنچ گیا تو انہوں نے بھی اپنے آپ کو مظہر الٰہی اور بروز محمدی ثابت کیا اور اس پر رجعت کا رنگ چڑھا کر تمام شریعت محمدی کو ہی بدل ڈالا اور کہہ دیا کہ محمد کی ہی شریعت تھی وہ آپ ہی واپس آ کر اس کو بدل رہے ہیں کسی کا کیا دخل ہے۔ ایرانی مدعی رخصت ہوئے تو قادیان میں یہ رجعت بروزی رنگ میں ظاہر ہو گئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور جو کچھ اس نے کرنا تھا کر دکھلایا۔ اور مرنے سے پہلے مسیح قادیانی نے کہہ دیا کہ میں قدرت ثانیہ بن کر پھر دنیا میں آؤں گا تو مرزائیوں میں بیسیوں مدعی کھڑے ہو گئے۔ اور جب دوسرے آزاد منش لیڈروں نے دیکھا کہ اسلام میں ختم رسالت کی مہر ٹوٹ کر اجرائے رسالت کی رو جاری ہو چکی ہے تو انہوں نے بھی اپنی نبوت چلتی کی اور جا بجا نبوت بازی کا کھیل شروع ہو گیا۔ اور عبداللہ بن سبا کی روح خوش ہو گئی۔ مگر اس موقع پر یہ ماننا پڑتا ہے کہ شیعہ قدیم میں رجعت کا مسئلہ اس لئے قائم کیا گیا تھا کہ امام الزمان جناب امام مہدی کے وقت خاندان رسالت اور جماعت یزید دونوں کا بروز ہوگا اور واقعہ کربلا پھر پیش آئے گا۔ جس میں یزیدیوں سے بدلہ لیا جائے گا اور یہ مطلب ہرگز نہ تھا کہ اس رجعت کے وقت اسلام ہی تبدیل یا منسوخ ہو جائے گا لیکن آج کل بروزیوں نے ساری کایا ہی پلٹ ڈالی ہے اور رجعت کو ایسے برے طریق پر استعمال کیا ہے کہ عبداللہ بن سبا کی روح بھی پھڑک اٹھی ہوگی اور بیساختہ کہتی ہوگی کہ لو یہ تو ہمارے بھی باپ نکلے۔ بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ۔

۱۹...... پہلے نمبروں میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضور ﷺ کے وقت اسلام کی تکمیل ہو چکی تھی اور آئندہ اس میں ترمیم و تنسیخ کا حق کسی کو حاصل نہ تھا۔ کیونکہ حضور علیہ السلام پر قرآن نازل ہوا تھا اور ہم پر نازل نہ ہوا تھا بلکہ حضور ﷺ کے ذریعہ سے ہماری طرف نازل کیا گیا تھا (کیونکہ **نزول علیہ** اور **نزول الیہ** میں بڑا فرق ہے) مگر اس قدر اہل قرآن کا دعویٰ حد سے بڑھ گیا کہ قرآن درحقیقت ہم پر نازل ہوا تھا رسول تو صرف قاصد تھا اس لئے انہوں نے تعلیم احکام قرآنیہ کی ڈیوٹی خود سنبھال لی ہے اور مخفی طور پر نبی بن کر اس تعلیم نبوی کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں جو یقینی طور پر عہد حاضر تک دستور العمل بن کر چلی آ رہی ہے۔ پہلے تو کہتے ہیں کہ حاملین اسلام کہ جن کی بدولت ہمیں اسلام نصیب ہوا ہے معاذ اللہ سب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جھوٹے تھے اگر جھوٹے نہ تھے تو نادان اور جاہل ضرور تھے کیونکہ انہوں نے علم فقہ وحدیث ان یہود نصاریٰ سے حاصل کیا تھا جو بظاہر مسلمان تھے اور باطن میں اسلام کے سخت ترین دشمن تھے جیسا کہ آج کل محققین یورپ نے ثابت کر دیا ہے۔ بہر حال ان مقلدین تعلیمات یورپ نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ قرآن کو اس سادگی کی حالت میں دستورالعمل بنانا چاہیے جو اسلام سے پہلے صحف قدیمہ کے وقت تھی۔ اس لئے موجودہ طرز ادائیگی صوم وصلوٰۃ جو بعد میں گھڑ لی گئی ہے گو بری نہیں ہے، مگر چنداں ضروری بھی نہیں ہے۔ لیکن ''بائیبل'' جو ان کے نزدیک معتبر کتاب ہے اس میں تو طریق عبادت یوں مذکور ہے کہ گناہ بخشوانے کیلئے ہیکل پر قربانیاں چڑھائی جائیں اور یاد الٰہی کرنا ہو تو ٹاٹ پہن کر سر پر راکھ ڈالو اور الگ بیٹھ کر اللہ کی یاد کرو۔ نیل ڈاؤن ہوئے رہو یا صرف سجدہ میں گرے رہو۔ تو کیا آنجناب اس طرز عبادت کو جاری کریں گے؟ **فبھداھم اقتدہ.** اگر نہیں تو قرآن کو احادیث کی روشنی میں کیوں نہیں سمجھنا پسند کرتے اور کیوں اہل علم کے نزدیک اپنا مبلغ علم خواہ مخواہ ظاہر کر کے تضحیک کرا رہے ہیں۔

تمثیلی طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ آنجناب کے نزدیک نماز تسبیحات سے ادا ہو سکتی ہے حالانکہ ''سورہ نور'' میں صاف مذکور ہے کہ ﴿ **يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ** ﴾ مساجد اسلام میں ایسے لوگ موجود ہیں کہ جو صبح وشام یاد الٰہی میں مصروف رہتے ہیں اور ان کو تجارت یا سودا سلف نماز کی پابندی اور ادائے زکوٰۃ سے غافل نہیں کرتی۔ اس آیت میں ادائے تسبیح اور **اقام الصلوۃ** الگ الگ دو امر بتائے گئے ہیں اور اسلام میں ان دونوں پر عملدرآمد یوں ہو رہا ہے کہ تسبیحات الگ ادا کی جاتی ہیں اور ذکر الٰہی میں خدا کے بندے ہر وقت مصروف رہتے ہیں اور ان کے علاوہ نماز کی پابندی الگ کرتے ہیں۔ اگر جناب اب بھی نہیں مانتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو ذرا یہ بتلا یئے کہ اگر پہلا ہی طریق عبادت منظور تھا تو تکمیل دین کس مرض کی دوا تھی؟

۲۰..... آج کل کے مدعیان نبوت سے تصویر کشی کو اسلام میں داخل کر لیا ہے اور استدلالی طور پر پیش کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بت بنوائے تھے، سکینہ میں تصویریں تھیں، جناب عائشہ کی تصویر جبرئیل علیہ السلام لائے تھے، فارسیوں کے باتصویر سکے عہد رسالت میں مروج تھے، ایک صحابی کے نگینہ میں تصویر تھی، حضور ﷺ کے گھروں کے پردوں پر تصویریں تھیں، گدیلے باتصویر تھے، شیشہ میں تصویر آجاتی ہے تب پرستی کے خوف سے تصویر بند کی گئی تھی اور اب وہ خوف نہیں رہا، تصویر صرف تفہیم اور شناخت کیلئے بنائی جاتی ہے اور تصویر وعکس میں فرق ہے کیونکہ فوٹو گرافر کو عکاس کہتے ہیں اور تصویر بنانے والے کو مصور۔ مگر ہمارے طرف سے یہ جواب ہے کہ ان تمام دلائل سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مسلمانوں نے تصویر سازی کا کام عہد رسالت، عہد خلافت یا بعد میں خلافت بنی امیہ یا عباسیہ میں کبھی کیا ہو، اور کیا ہو تو علمائے اسلام نے قرآن وحدیث یا فقہ سے اسے جائز قرار دیا ہو۔ حالانکہ بت پرستی کا وہم جاتا رہا تھا اور علوم وفنون کی تفہیم بھی درپیش آچکی تھی۔ اور انبیاء و اولیاء یا خلفاء وسلاطین کو اپنی شناخت کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی تھی، مگر تاہم یہ آواز آتی تھی کہ

کس لئے تصویر جاناں تم نے کھچوائی نہیں بت پرستی دین احمد میں کہیں آئی نہیں

ہاں استعمال کرنا اتنی حد تک پایا جاتا ہے کہ تصویر یا مجسمہ کو کچھ وقعت نہ دی جائے۔ ورنہ آج کل کی طرح تصویر کا استعمال بھی نہیں پایا جاتا اور یہ عذر بے بنیاد ہے کہ مسلمان اس فن سے بے بہرہ رہیں گے تو ان کی ترقی رک جائے گی۔ کیونکہ گائے کے گوشت کی بڑی تجارت ہے مگر ہندو نہیں کرتے تو کیا انکی ترقی بند ہوگئی ہے۔ اور یہ نظریہ خود گھڑ لیا ہے کہ بت پرستی کے خوف سے تصویر سازی بند کی گئی تھی۔ اور یہ غلط ہے کیونکہ اس وقت پھر تصویر پرستی مرزائیوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور بعض صوفیوں میں مروج ہو چکی ہے اور اس کی ترویج میں دو بھاری نقص پیدا ہو گئے ہیں اول پاکدامن عورتوں کی عفت اس سے جاتی رہی ہے۔ دوم ننگی تصویروں میں اور سینماؤں میں حیا سوز تصاویر کے ذریعہ وہ بے حیائی سکھائی جاتی ہے کہ جانور بھی اس کے مرتکب نہیں ہوتے۔ تو کیا اندریں حالات کوئی مسلمان حضور علیہ السلام کے خلاف فتویٰ دے سکتا ہے کہ مسلمان تصویر بنائیں یا ان کو بنظر تحسین استعمال کریں؟ ہم نے آپ کے سامنے پیغمبر اسلام کی دور اندیشی اور روحانی تربیت کی طرف توجہ دلا دی ہے، آئندہ آپ کو اختیار ہے مانیں یا نہ مانیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

تمت بالخیر

www.alahazratnetwork.org

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari